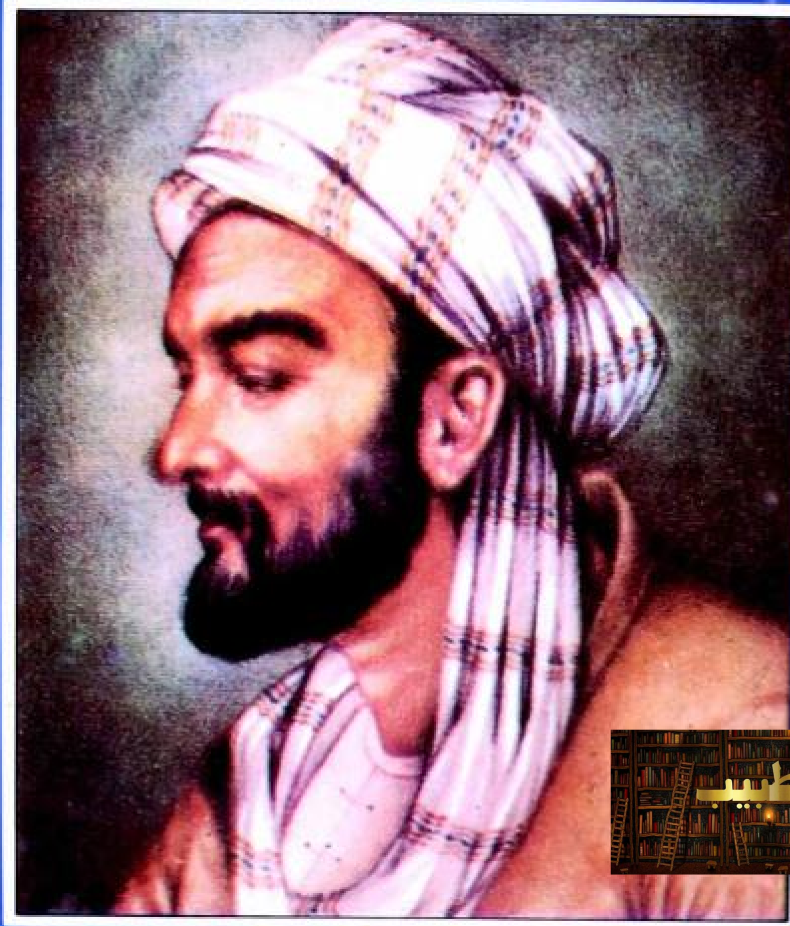
چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانیوالا

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا





عظیم مسلمان سائنسدان بوعلی سینا کی شہرۂ آفاق کتاب

قانون کا اردو ترجمہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

HAKEEM SHOUKAT ALI

چھ سو سال تک مشرق و مغرب میں نصاب کے طور پر پڑھایا جانے والا

طبِ اسلامی کا انسائیکلوپیڈیا

عظیم مسلمان سائنسدان بو علی سینا کی شہرۂ آفاق کتاب

"قانون" کا اردو ترجمہ

جلد اول و دوم

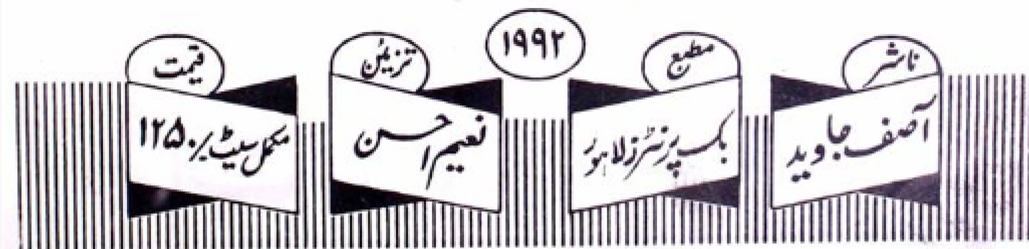
مترجم

مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کنتوری

نگارشات ○ میاں چیمبرز ۳ ○ ٹمپل روڈ ○ لاہور

فون: ۳۶۲۳۱۲

HAKEEM SHOUKAT ALI



قیمت
مکمل سیٹ ۔/۱۲۵۰
تزئین
نعیم احسن
۱۹۹۲
مطبع
بک پرنٹرز لاہور
ناشر
آصف جاوید

ابتدائیہ

ابو علی الحسین ابن عبداللہ المعروف بو علی سینا ایک بلند پایہ طبیب، فلسفی اور ریاضی دان تھے۔ دنیائے اسلام کے اس شہرہ آفاق سائنس دان کو بجا طور پر شیخ الرئیس کہا جاتا ہے۔

ابن سینا کا باپ عبداللہ ماورالنہر کے سامانی امیر نوح ثانی کے عہد میں بلخ سے بخارا آیا اور اپنے اثر و رسوخ کے باعث ایک اعلیٰ عہدے پر مامور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد اسے محکمہ مالیات میں ایک عہدے پر فائز کر کے بخارا کے قریب خرمثین بھیجا گیا تو اس نے قریبی بستی افشنہ میں شادی کر لی۔ یہیں پر اگست 980ء بمطابق صفر 370ھ کو ابن سینا کی ولادت ہوئی۔

چھ سال کی عمر میں ابن سینا اپنے والد کے ہمراہ بخارا پہنچے اور ان کی تعلیم و تربیت کا آغاز ہوا۔ دس سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد مختلف اساتذہ سے حساب، فقہ اور علم کلام کی تحصیل کی۔ منطق، فلسفہ، ہندسہ اور ہیئت کی تعلیم انہوں نے ابوعبداللہ الناتلی سے حاصل کی جو اتفاقاً بخارا آئے اور ان کے باپ کے ہاں ٹھہرے ان کی ذہنی استعداد کا یہ عالم تھا کہ بہت جلد استاد سے سبقت لے گئے۔ اس دوران وہ اپنے طور پر طبیعات، مابعد الطبیعات اور طب کا مطالعہ کرتے رہے چنانچہ طب میں انہوں نے بہت جلد مہارت حاصل کر لی، علاج معالجے اور براہ راست تجربوں اور مشاہدوں کی وجہ سے ان کی معلومات درجہ تکمیل تک پہنچ گئیں۔

16 برس کی عمر میں انہوں نے نوح بن منصور تاجدار بخارا کا علاج کیا جس کے صلے میں انہیں شاہی کتب خانے کا مہتمم مقرر کر دیا گیا۔ بیس برس کی عمر تک انہوں نے یکسوئی کے ساتھ

اپنے مشاغل علم جاری رکھے۔ باپ کی وفات اور اس کے تھوڑا عرصہ بعد بخارا کے سامانی امیر کی وفات سے ابن سینا اپنی زندگی کے اس دور میں داخل ہوئے جہاں انہیں قدم قدم پر پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے بخارا کو خیرباد کہا اور 1001ء میں خوارزم پہنچے۔ چند دن بعد انہوں نے عراق عجم کا رخ کیا لیکن عقیدہ کے اختلاف کے سبب وہ زیادہ عرصہ وہاں نہ ٹھہرے اور 1009ء میں جرجان پہنچے۔ 1015ء میں جرجان سے رے جاتے ہوئے انہوں نے، دیالمہ کے انتزاع سلطنت سے جابجا اٹھ کھڑی ہونے والی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں، بہت پریشانی کی زندگی گزاری۔

1022ء کا آغاز ہوا تو انہیں امیر علاء الدولہ ابو جعفر کاکویہ، جو خود ایک آزاد منش اور عالم فاضل آدمی تھا، کی صحبت میسر آگئی وہ انہیں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا یہاں تک کہ ابن فارس سے مقابلہ کے وقت بھی ابن سینا علاء الدولہ کے ہمراہ تھے۔ اسی دوران وہ بیمار ہوئے اور اس مہم کی طوالت کے ساتھ ان کی بیماری بھی طویل ہوتی گئی۔ بیماری کی حالت ہی میں وہ اصفہان لوٹے جہاں ان کی حالت بظاہر سنبھل گئی جب وہ پھر علاؤ الدولہ کے ہمراہ حمدان روانہ ہوئے تو مرض قولنج نے ان پر شدت سے حملہ کر دیا اور اسی میں 21جون 1037ء بمطابق 4 رمضان 428ھ کو ان کا انتقال ہوا۔ حمدان میں ان کی قبر آج بھی موجود ہے۔

ابن سینا کی بہت سی تصانیف ہیں، نثر میں بھی اور نظم میں بھی، جن میں زیادہ تر عربی اور کم تر فارسی میں ہیں۔ طب میں ان کی شہرہ آفاق تصنیف "القانون" طبی معلومات کی ایک بلند پایہ مکمل و کامل کتاب ہے۔ کہتے ہیں کہ علم طب کو عدم سے بقراط نے پیدا کیا جب وہ مر گیا تو جالینوس نے اسے زندگی بخشی، متفرق و منتشر ہوا تو رازی نے سمیٹا اور وہ ناقص تھا تو ابن سینا نے اسے مکمل کر دیا۔

'قانون' طب قدیم، طب حدیث اور جملہ اسلامی معلومات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے منصہ شہود پر آنے کے بعد، جالینوس، رازی اور علی ابن عباس کی تصنیفات کا استعمال ترک کر دیا گیا۔ مشرق و مغرب میں چھ سو سال تک طب کی

تعلیم کی اساس یہی شہرہ آفاق تصنیف رہی۔ یورپ میں یہ کتاب CANON MEDICINA کے نام سے مشہور ہے۔

پریس کی ایجاد کے تیس سال بعد روم میں 1476ء میں اس کا متن چار جلدوں میں شائع ہوا۔ اس کے بعد کی اشاعتیں مندرجہ ذیل ہیں۔ روم 1593ء تہران 1867ء (صرف جز اول) لکھنؤ 1879ء (صرف ایک جز جو حمیات کے متعلق ہے) لکھنؤ 1881ء (صرف جز اول) لکھنؤ 1905ء

زیر نظر ترجمہ سید غلام حسنین کنتوری نے کیا ہے۔ اس کی جلد اول 1930ء جلد دوم 1931ء جلد سوم 1934ء جلد چہارم 1929ء اور جلد پنجم 1927ء کی مطبوعہ ہے۔ (جلد پنجم سب سے پہلے شائع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حصہ ادویہ مرکبہ کے متعلق ہے جسے عرف عام میں قرابادین کہتے ہیں۔ افادیت کے لحاظ سے بھی یہ جلد سب سے اہم ہے)

غلام حسنین، کنتور، تحصیل فتح پور ضلع نواب گنج میں پیدا ہوئے اور دس برس کی عمر میں لکھنؤ کا رخ کیا۔ ایک طویل عرصہ لکھنؤ میں گزارا لہٰذا یہ بات بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ زبان و بیان پر مترجم کو مکمل عبور حاصل تھا۔ اس ترجمے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مترجم نے اسے مقامی بنا دیا ہے۔ مثال کے طور پر طبیب کو جن آلات و ظروف کی ضرورت ہوتی ہے ابن سینا نے اپنے عہد اور وطن کے روایتی آلات و ظروف کے اسما اس کتاب میں درج کئے۔ مترجم نے ان کے عوض ہندوستان میں رائج ظروف و آلات کی تصریح بھی کر دی ہے۔ اسی طرح ادویات اور امراض کے اسما بھی جہاں تک ممکن تھا مترجم نے اردو قالب میں ڈھالنے کی کوشش کی، مزید برآں جو امراض اطبائے ہند نے دریافت کئے ان کے مشاہدات تجربات اور طریقہ علاج کا مفصل ذکر بھی اس ترجمہ میں شامل ہے۔ اس اضافے کے سبب کتاب کی افادیت دوچند ہو گئی ہے۔

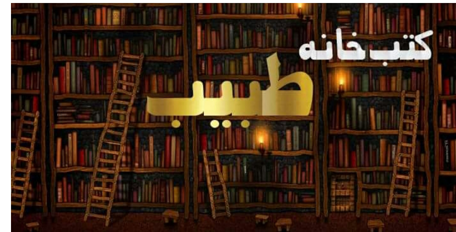
مترجم نے اس کتاب کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ حصہ اول طب کے امور کلیہ پر مشتمل ہے۔ اس میں علم طب کی تعریف توضیح کے علاوہ انسانی بدن اور اس کی کارکردگی کا تفصیلی

جائزہ لیا گیا ہے۔ اسے علم الابدان کی جامع ترین کتاب کہا جا سکتا ہے۔ حصہ دوم میں ادویہ مفردہ کا بیان حروف تہجی کی ترتیب سے کیا ہے، حصہ سوم جلد اول اور حصہ سوم جلد دوم میں امراض جزئیہ یعنی انسان کے پاؤں سے لے کر سر تک تمام ظاہری و باطنی عوارض کا بیان ہے۔ حصہ چہارم میں ان امراض کا بیان ہے جو کسی خاص عضو سے تخصیص نہیں رکھتے، اسی جلد میں خوبصورت و تندرست رہنے کے مصدقہ طریقے بھی درج ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر آدمی اپنی شخصیت کو پروقار جاذب نظر اور خوبصورت بنا سکتا ہے۔ جلد پنجم میں ادویہ مرکبہ کا بیان ہے اور اسی کو قرابادین کہتے ہیں جو کسی طبیب کے لئے سب سے موثر ہتھیار ہوتا ہے۔

ہم نے چھ جلدوں اور پانچ حصوں پر مشتمل اس کتاب کو موضوعات کی بجائے حجم کے حوالے میں چار جلدوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ نئی تقسیم ہمارے خیال میں زیادہ بہتر رہے گی وہ یوں کہ حصہ اول و دوم یکجا کرنے سے علم الابدان اور ادویہ مفردہ کا بیان اکٹھا ہو گیا ہے، حصہ سوم اول اور دوم کو علیحدہ علیحدہ جلدوں میں رہنے دیا گیا ہے۔ حصہ چہارم جو کہ عمومی امراض کے متعلق ہے اور حصہ پنجم یعنی ادویہ مرکبہ کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ اس سے یہ بھی ہوا کہ چاروں جلدوں میں ایک توازن پیدا ہو گیا ہے۔

اس کتاب کی دوبارہ اشاعت کے سلسلے میں ہم نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ یہ کتاب معنوی اور صوری اعتبار سے اپنی عالمگیر شہرت کے شایان شان طبع ہو اور کسی قسم کا سقم اس میں باقی نہ رہے اپنی اس کوشش میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔

مصطفیٰ وحید



بعون صانع بیچون و بکرم فضل خلاق زمین و زمان

متضمن کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیہ جامع مآرب حکمیہ
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا اعنی جلد اوّل

قانون شیخ

بزبان اردو مترجمۂ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکہ تاز مضمار
ہمہ دانی واقف اسرار یونانی جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مرحوم بحسن انتظام

مطبع منشی نول کشور لکھنؤ میں طبع ہو کر مطبوع جہانیان ہوئی

HAKEEM SHOUKAT ALI

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی حمد جو لائق اسکی شان کے شئون غیر متناہیہ سے ہو بشر سے محال ہے اور اسکی ثنا اور توصیف بقدر لائق بہ شان ممدوح کے زبان گویائی لال
بلکہ اگر فقط ایک خاص قسم کی نعمت کا حمد خواہ اسکی خاص حکمت بالغہ و صنعت عجیب و غریب کی نظر سے محامد و اوصاف بیان ہوں یعنے خلقت انسانی
میں جو عجیب ہوئی اور حکمت غیر متناہی صانع عز سبحانہ و تعالیٰ اسمیں نے بخشا و لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کے مخلوق کیے اس سے زیادہ تر معتدل
طبعی ہی کوئی حیوان مخلوق نفرمایا اور نہ اس سے زیادہ شریف مخلوق کوئی اور بلحاظ کمالات غیر بدنی کے ایجاد فرمایا ولقد کرمنا بنی آدم سے اسکا پتہ بخوبی
لگتا ہے اور علم تشریح اعضا اور اسکے بعد علم علاج یعنے طب جسمانی اور بعد اسکے علم اخلاق جو طب روحانی ہے اکثر وجوہ فضیلت انسانی کو جو بمثل قطرہ از دریا ہے بیان
کرتے ہیں بالجملہ اگر فقط اسی ایک نعمت کا حمد اور شکر کیا جاوے تو کیونکر ہو سکتا ہے اسلیے کہ ایک ایک نعمت ان نعمہاے غیر متناہی سے ایسی ہے کہ دونوں عالم
کا حمد اسکے مقابل میں بہت کم وزن معلوم ہوتا ہے بہر حال حمد اور شکر کے بعد نعت برگزیدہ کونین باعث ایجاد نشاتین مقدم الایجاد خاتم الوجود محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا ہوں جو درحقیقت علت غائی ہماری ایجاد و علت آفرینش و درفی الواقع ذریعہ ہماری شرافت اور کرامت اور حسن تقویم کی ذات مقدس
اسی جناب کی ہے اور درود نامحدود انپر اور انکی ارواح مقدسہ پر جو خزانے ابواب مدینہ علم نبوی کے ہیں من علیہم الی محمد و آلہ صلوٰۃ نامیۃ ذاکیۃ
ما دام مید وما دام و بیکون ذکا بیکون بکون کوان تعالے سبحان عبد العبد الراجی الی رحمۃ ربہ القدیر **سید غلام حسنین** کنتوری بخدمت
ارباب فطنت و ذکا و صاحبان ذہن رسا کے گزارش کرتا ہے کہ اس خاکسار کو بعد فراغ علوم درسیہ حتیہ و عقلیہ اور بعد تحصیل علوم دینیہ کے جسقدر
اس زمانہ نے فرصت دی تھی جب متوجہ بطرف فن طب کے ہوا اور جو مبادی از قسم علوم اور فنون کے بطور مقدمات اس علم کے ہیں از قسم ریاضیات و
طبعیات خواہ انکے مسائل کلیہ خواہ اعمال جزئیہ اور نیز جسقدر فن کیمیا جسکا جاننا طبیب کو بنظر ترکیب و تحلیل اجزا کے ضرور ہے اور بدون مشاقی اعمال
کیمیائی از قسم حل و عقد و تعفین و تقطیر وغیرہ جائز نہیں ہے جسقدر حاصل کر چکا تب خیال اسکا ہوا کہ ہمارے اہل اسلام میں باوجودیکہ علم طب کی کتابیں ایسی عمدہ اور
تو اعد ایسے صحیح اور خطیر و صبر من وعدہ مدلل ہیں اسکی کیا وجہ ہے کہ اس فن خاص کے ماہر و عالم بہت کم لوگ ہوتے ہیں اور کیا وجہ ہے کہ باوجود کثرت درس و تدریس

کتب طب کے ادنے ادنے مسائل سے اعلیٰ اعلیٰ درجہ کے لوگ واماندہ رہجاتے ہین بعدکمال غور اور تامل کے ایسا گمان ہوا کہ جسقدر خلط مبحث اور علوم
اور فنون مین متاخرین اہل اسلام نے کردیا ہو فن طب مین بھی جسکی بنا اکثر تجربات پر ہو کیا ہو گو زمانۂ جالینوس وغیرہ سے قیاس کے ذریعہ سے تقویت ان احکام
کی کی گئی ہو مگر مدار کار بالکل قیاس فاسد اساس پر نہین ہو سکتا اور اگر کسیقدر ہو تو اتنا نہین ہو کہ بس اسی کے پیچھے پڑ کے اصل غرض سے دور جا پہونچے درس
و تدریس مین یہ کیفیت ہو کہ جو کتب بالفعل مروج ہین اکثر بلکہ جمیع کا ماخذ قانون شیخ بوعلی ٹھہرا ہو اور اسیکا حوالہ کتابی اور زبانی دونون طرح سے دیا جاتا ہو
اور جو جو نقصانات اس کتاب مین بوجہ غلطی کاتب اور ناقلین کے خواہ جو جو تناقض ور اغلاط اصل مولف سے اسکی خاص تحقیق مین بوجہ اغلاط مترجمین کے
جنہون نے یونانی سے عربی مین ترجمہ کیا تھا اسکی اصلاح اور درستی مین اسنا کتب کے تیار ہین اور اسکی خبر نہین ہو کہ شیخ کو معصوم کامل ہو گو خطا سے کیونکر
معصوم ہو سکتا ہو قرشی کی شرح دیکھیے تو عجب گل کھلا ہوا ہو ایک مسئلہ نہین چھوڑتے جو مخدوش نہو اور گیلانی اور آملی کو دیکھیے تو انکی توجیہات نسبت مباحثہ
لاطائل کے دفعاً عن الشیخ وحمایۃ عنہ کیا ہو رہے ہین مین ان کاملین کی توہین اور تحقیر نہین کرتا ہون بلکہ مین اقرار کرتا ہون کہ یہ بھی ایک فن نہایت دقیق ہو
مشاغلہ اسکا جو چاہو خوب ہو مگر میرا مطلب یہ ہو کہ اصل غرض طبیب کی ایسی نزاع عقلی و تحقیقات منطقی خواہ طبیعی اور آلہی سے شاید پوری نہین ہو سکتی اور شاید شیخ
بھی جسوقت کسی مقام پر ترجیح قول بقراط و جالینوس مین ایسی تقریر باضطرار اس کتاب مین کرتا ہو اسکی نظر مقصود نزاع لفظی پر نہین ہوتی چنانچہ ناظرین کتب
قانون پر بخوبی واضح ہوگا۔ علاوہ برین اس اختلاف نسخ نے قانون ایسی عمدہ کتاب کو ایسا برباد کر دیا کہ باینہمہ وضوح اور سلاست بیانی جو خاص طریقہ بوعلی
کا ہو پہیلی اور چیستان سے بھی زیادہ دقیق ہو گئی ہو اور اب اس زمانہ کے اطبائے محققین اور ماہرین جو مخصر چند انفاس ہین سمجھے جاتے ہین اگرچہ لفظ طبیب
ومحقق کامل کی غیر محصور ہو انکا قول تو برملا یہی ہو کہ شاید قانون کسی کی سمجھ مین نہین آسکتا ہو گو شفا اور اشارات جو بہ نسبت قانون کے علوم کثیرہ مین تصنیف
ہوئی ہین سمجھ مین آجائے۔ اور اگر کوئی بیچارہ طالب علم مرتے کھپتے اسحد تک پہونچے تو اسکو درس قانون مین جو جو سختیان جھیلنی پڑتی ہین اسکا بیان
کیا ضرور ہو کہ عیان راچہ بیان ایک خاندان کے عقیدے کی بات مین نے یہ بھی سنی ہو کہ شیخ نے عمداً مقامات قانون کو مغلق کر دیا ہے جسمین غرض یہ تھی کہ کس
کی سمجھ مین نہ آئین اور وہ رموز سینہ بسینہ انھین لوگون کو پہونچتے آتے ہین جو حامل اسرار شیخ کے ہین جیسے ارباب تصوف اور علم باطن کے غوامض سلوک
کا یہی حال ہو وہ لوگ یہی کہتے ہین کہ جب شراح متقدمین باینہمہ علم وکمال جو اس زمانہ مین قریب محال ہو غرض اصلی شیخ کو نہ سمجھے تو اب کون
سمجھ سکتا ہو بہر حال اس سے معلوم ہوتا ہو کہ اب علم طب کا حاصل ہونا قطعاً محال ہو اسلیے کہ مدار کار جس کتاب پر ہے وہ تو بطور رموز اور چیستان کے ایسی ہو
جیسے مصنفات جابر اور جلدکی کی علم اکسیر مین خواہ مصنفات ابن عربی وغیرہ تصوف مین خواہ مصنفات علمائے حروف جفر اور جمل و تافر مین پھر
کسطرح سے یہ علم حاصل ہو سکے۔ راقم خاکسار کو یہ ظن فاسد بطرف شیخ کے جو معلم علوم طبعی اور آلہی اہل اسلام مین تھا نہین ہو سکتا اور کبھی ان اوہام
باطلہ کو صحیح نہین تصور کر سکتا ہو خصوصاً جب اسکی عادت بیانی دیگر مصنفات مین بخوبی دیکھی جاتی ہے کہ ہر جگہ تغلیط جدال ور خطابت سے بیزار دل
وجان ناراض ہوتا ہو اور خاص قانون کے اکثر مباحث مین جو مسئلہ منجر بحث طبیعی خواہ منطقی کی طرف ہو اس سے کیسی دامن کشی اور اعراض کرتا ہو تو پھر
ایسے شخص کو جو در پے توضیح وایضاح اور تعلیم وارشاد کے ہو من چیستان کو کیونکر تجویز کر سکن۔ ان لحاظ میری راے اسکی مقتضی ہوئی کہ اصل کتاب
قانون کو جو در حقیقت ایک نہایت اعلے درجہ کی کتاب ہو اور میرا رتبہ اسکے نکات اور غوامض اسرار کے سمجھنے کا نہین ہو اور نہ مجھے دعوی اور ناز اپنی ہمہ
دانی کا اور نہ مجھے ہوس لن ترانی کی ہو فقط اس غرض سے کہ جو مطالب ظاہری اس کتاب کے ہین انکو ایسی عبارت سلیس اردو مین بطور ترجمہ کے
لکھون جسپر اکثر اذہان متوسطہ کی رسائی بآسانی ہو اور شاید طالب علم جو درجہ اوسط پر اس فن کے پہونچا ہوا ہے یہ ترجمہ کسی قدر مفہم
عبارات قانون کا ہو جائے اور کسی قدر زحمت ان بیچارون کی کم ہو اور شاید یہ میری سعی اور کوشش منافی اصل غرض مصنف قانون کی نہو

جس نے اسکو واسطے افادہ عام کے تصنیف کیا ہو اگرچہ یہ ہیچمدان گمان کرتا ہے کہ اس زمانہ کے ارباب علم کے اذہان مین جو مقدمات مشہور وغیرہ بہ انیہ بہ نسبت افشا خواہ اسرار علوم کے ٹھہری ہین انسے نتائج بہ نسبت میرے نکالین گے اور ہمیشہ حال اس ترجمہ کی نسبت وہی ہوگا جو اوائل اسلام مین بہ نسبت فارابی وغیرہ دیگر مترجمان کتب یونانی کا زبان عربی مین ہوا اور جس طرح یونانی دان عربی کی طرف ان علوم کے مترجم ہونے سے مدعی اسکے تھے کہ اب علم کی قدر کم ہوجاویگی اور اسکا مرتبہ گھٹ جائیگا وہی حال ہمارا بھی ہے بہ نسبت اس ترجمہ کے اور ظاہر ہے چونکہ زبان شریف سے کم رتبہ زبان کیطرف مین اس کتاب کو ناقل ہوں اسوجہ سے مجھے ملامت زیادہ ہوگی لیکن مین اپنے خداے یگانہ کی قدرت یاد دلانیکی غرض سے جسنے اختلاف السنہ اور اختلاف الوان کو اپنی عجائب قدرت مین شمار کیا اور فرمایا کہ ومنہا اختلاف السنتکم والوانکم اسکا مرتکب ہوا ہوں اور مین جانتا ہوں کہ شاید مجھسے پہلے حکیم رازی وغیرہ نے فارسی مین اکثر کتابین اس علم کی ترجمہ کی ہونگی اور ان کے معاصرین جنہین جو بہ جنہین رہے اور انکے تراجم کو نظر حقارت سے دیکھا ہے لیکن آج ہندوستان مین لاکھون نہین تو ہزارون طبیب بذریعہ انھین تراجم کے ہوے ہین اور لاکھون مریض ان کی کتابون کے پڑھنے والون کے علاج سے شفا پاتے ہین کہ شاید اتنی برکت اور اتنا فیض عربی زبان کی کتاب پڑھنے والے طبیبون کو میسر نہین علاوہ بریان ہمیشہ سے یہی عادت مستمر ہے کہ جب کوئی عمدہ شئے کسی ولایت مین ایجاد ہوئی اور وہان کی زبان کی کتب مین درج ہوئی دوسری ولایت کے اہل علم نے اس زبان کو بغرض تحصیل اسی شئے کے سیکھا اپنی ولایت کے متعلمین کیواسطے اپنی زبان خاص مین اسکا ترجمہ کرتے چلے آئے مین کیا علم ہندسی کی اوستادی اور فیثاغورس کی شاگردی مین کسی کو شک ہے اور کیا یہ ہمارا فعل بالکل خلاف اوضاع سلف بہ نسبت انتقال علوم کے ایک زبان سے بطرف دوسری زبان کے پہلے ہی پہل ہوا ہے اور کیا پچھلے مترجمین کو نتیجہ اپنی جانکاہی اور دماغ سوزی کا نہین ملا جو مین اس سے محروم رہونگا اور کیا میرے معاصرین جو بوجہ معاصر ہونے کے آج مجھے تخطیہ کرینگے آئندہ آنیوالے زمانہ مین ایسے منصف پیدا نہونگے جو میرے معاصر نہوں ہان ایک بات کا لحاظ پر ضرور ہوگا کہ بہ تطبیق لازمۂ بشری مجھسے نقل در ترجمہ کسیطرح کی خطا واقع ہوئی ہو خواہ مین اصل مطلب مرموز کا جو قول بعضے ماہران حکمت کا اوپسین ہو خوب نہ سمجھا ہوں اس مقام پر اگر کوئی میری خردہ گیری کرے وہ امر واقعی ہے مگر اس عیب کی تخصیص کچھ مجھہی نہین ہے اگر مین خواہ کوئی اور معاصر خواہ کوئی اور متقدم جسنے مطلب غلط سمجھا ہو اگر زبان عربی مین اسے بیان کریگا تو کیا یہ زبان محض بوجہ عربیت کے اس خطا کو دور کردیگی مجھے تو یہی گمان ہے کہ مطلب غلط کسی عبارت مین بیان کیا جائیگا ضرور غلط ہوگا اور نہ بان عربی مین اگر گنجائش غلطی کے چھپاؤ کی ہو تو شاید منشی میر احمد صاحب نصیری کو تاویل اقوال شاہ جم جاہ دین پناہ مہ کج کلاہ خاقان ابن الخاقان اعنی جناب واجد علیشاہ بہادر دام اقبالہ کی نسبت آسانی ہوتی ہوگی بہرحال ان اغلاط کے رفع کو امید مین معاصرین اور آئندہ کاملین سے سطرح گمان رکھتا ہوں شاید اگر میرے عذر کم فہمی کو قبول فرماوین گے تو سہو صحیح ضرور کرینگے اور شاید جن مقامات مین سست عبارات اور بے تکلف ترجمہ جو آمد طبیعت پر دلالت کریگا اگر پسند خاطر ارباب نظر ہوگا اسکے عوض یہ زحمت اختیار فرماکر اصلاح فرمائینگے اسلیے کہ گھوڑے سے گھوڑے کا سوار گرتا ہے اور آگ سے لوہار اور آتشباز زیادہ جلتا ہے اور پانی مین اکثر ملاح ہی ڈوبتا ہے اور تلوار سے اکثر سپاہی مرتا ہے اور علاج مین اکثر طبیب ہی خطا کرتا ہے تصنیف مین مصنف ہی غلطی کرتا ہے جو جو نقصانات اس ترجمہ مین باوجود اجتماع نسخ عدیدہ اور شروح کثیرہ کے باقی رہگئے اسکی واقفیت جسقدر راقم خاکسار کو ہے اتنی اگر ناظر کتاب کو ہوگی تو شاید میرے عذر کو زیادہ قبول کریگا اور جسقدر مساعدت زمانہ نسبت راقم الحروف کے بروقت تحریر اوراق ہذا کے ہے اسکو اگر تماشہ ناظرین ملاحظہ کرین جانینگے شاید میرے ایک عذر کو ہزار عذر کے برابر تصور فرمائینگے تاہم چونکہ قدردان علم و ہنر فیض رسان کرم گستر یکتاے عصر وحید دہر مجمع بذل و عطا کان جود و سخا فارس مضمار جود و کرم عالی گوہر والا ہمم عالی دماغ ہنر پرور منشی نولکشور صاحب

جو بانی مبانی اسکے ہیں نہایت مستعجل تمام ہوے لہذا عجالۃً یہ اوراق حیز تحریر میں آئے اور اگرچہ بعض احباب نے اشارہ رجوع بطرف تراجم فارسی
حکیم شریف خان دہلوی کے کیا تھا مگر راقم الحروف کو کسی جلد کا اُس ترجمہ کے اسوقت تک کہ تمام جلد کلیات کر چکا ہوں و جزئیات کے بھی آخر مبحث
بحران کے ترجمہ سے فارغ ہوگیا ہوں پتہ نہیں ملتا اور کچھ مجھے زیادہ پابندی بھی ایسی نہیں ہو ہاں اگر اتفاق مرتب ہو تو کوئی جلد ملی تو دیکھا جائیگا و کم ترک
الاول للآخر۔ اب میں مختصر بیان ان چیزوں کا کرتا ہوں جو واسطے تسہیل کتاب ہذا کے تمام کتاب کے ترجمہ میں ملحوظ رکھی گئی ہیں **اول** یہ کہ ہر ایک فقرہ
بعد تمام ہونے کے آیندہ فقرے سے بخط عرضی جدا کیا گیا تاکہ ناظرین کتاب ہذا کو واسطے سمجھنے اس ترجمہ و نیز سمجھنے اصل کتاب کے بوجہ افراز فقرات
کے مدد کامل ملتی ہو **دوسرے** جس لفظ کے ترجمہ سے محاورۂ اردو خراب ہوتا تھا وہ لفظ بعینہ لکھکر اسکے ساتھ اسکا ترجمہ بعد لفظ یعنے خواہ
لفظاً اور خواہ لفظ یا کے جو حروف عاطفہ سے ہیں اور اکثر مترجمین علوم جدیدہ از قسم فروع علم ہیئت و ہندسیہ و حساب و فروع طبعیات نے
زبان انگریزی سے بطرف اردو یہ ایک اصطلاح خاص قبل ازیں مقرر کرلی ہو انکی پیروی سے یہ اتفاق ہوا ہے **تیسرے** جو مصطلحات علم طبی
خواہ ہیئت کے زیادہ معروف تھے انھیں بنظر توضیح واضحات کے چھوڑ دیا اور جو زبان زد عام و خاص نہ تھے حاشیہ خواہ متن میں ان کی
بھی توضیح کردی ہو **چوتھے** واسطے زیادہ آسانی کے جو اوقات معالجہ خواہ تدبیرات میں مہینہ فارسی ترکی وغیرہ مذکور تھے انکی تحویل تخمینی بطرف
ماہ ہاے مروجہ ہندوستان کے کردی گئی **پانچویں** اکثر آلات فصد اور حجامت خواہ قدح اور جرح خواہ حمام کے آلات خواہ بچھونا اور فرش وضع کے
اور ازیں قبیل ہو آلات اور ظروف وغیرہ جو مروج ولایت عرب خواہ وسط ایشیا کی جہاں کا شیخ الرئیس متوطن تھا انکے عوض جو چیزیں ہندوستان میں مروج
ہیں انکی بھی تصریح کردی ہو **چھٹے** وہ دوائیں جو زبان عربی و یونانی درج کتب طبی ہیں حتی الوسع انکی ہندی بھی لکھدی اگرچہ یہ امر زیادہ مفید نہیں مگر
کلموا الناس علی قدر عقولہم کے یہی معنی ہیں **ساتویں** امراض کے اسامی بھی جہاں تک ممکن ہو زبان اردو بلکہ ہندی میں لکھدی گئیں اور جو امراض
جدید ہندوستان کے اطبا نے دریافت کئے ہیں اور انکے معالجات بھی بحسب نئے تجارب کے جدید ہیں انکا اضافہ کردیا ہو تاکہ اصلی غرض اس کتاب
کی پوری ہوے **آٹھویں** مجربات خاص مؤلف کے جو بہ نسبت امراض کے ہیں اور وہ مجربات اساطین اطباے ہند و نیز کاملین و ماہران
اہل تجربہ سے مجھے پہونچے اور معمول بہ فقیر کے ہیں وہ بھی اضافہ کردیے ہیں **نویں** اکثر مقامات پا تخمینہ قیاسی جو بہ نسبت اصول کیمیائی خواہ
ضبط اوزان صنفی خواہ اندازہ کیفیات کی ضرورت ہوئی ہو مثلاً وزن پانی کا خواہ وزن حرارت اور جوش دینے کا اسے بنظر تحقیق حال کے
جو آلات اسکے واسطے تیار ہوے ہیں اور جو قواعد بالفعل مروج ہیں جیسے مقیاس الحرارۃ یعنے تھرما میٹر وغیرہ حتے الوسع انسے اسکے مقدار کو
ضبط کردیا ہو **دسویں** حساب اوزان اور تخصیص و رجمع تفریق ضرب و قسمت وغیرہ کی اگر کہیں ضرورت پڑی ہو جو علامات بالفعل اختصا
ر و تسہیل مروج ہیں اور جن قواعد سہل سے اب اعمال حسابی کیے جاتے ہیں اسی طور پر لکھا ہو چنانچہ علامت جمع کی + اور علامت تفریق کی
اور علامت ضرب کی × اور علامت قسمت کی ÷ اور علامت مساوی خواہ حاصل عمل کی = لکھدی ہے **گیارھویں** کسی مقام پر اگر ضرورت زیادہ
توضیح کی ہوئی تو بذکر امثلہ خواہ عبارت جداگانہ جسمیں پابندی ترجمہ کی وجہ سے زیادتی اور کمی کا اختیار ہو کچھ عبارت بڑھا بھی دی ہو اور اس اضافہ
اور اصل کا تفرقہ یہ رکھا ہو **مترجم** لکھا ہو اور پھر جب عبارت ناید ہوئی جلی قلم سے لفظ **متن** کی لکھدی ہو **بارھویں** اگر کسی مقام پر قیاس
منطقی سے کسی مقدمہ پر شیخ نے کچھ نظر کی ہو خواہ عکس مستوی خواہ عکس نقیض خواہ تلازم شرطیات سے کوئی مقدمہ ثابت خواہ منع کیا ہے
بالاجمال اشارہ اسی قاعدہ میزانی کی طرف بھی کردیا ہو کہ طالب علم کو جو دقت زیادہ ہو اور خود شیخ کے استدلال برہانی خواہ جدلی میں جو
نقصان اور خلل تھا اسے ذکر نہیں کیا اسلیے کہ منصب ترجمہ اور توضیح کا درستی اصل و متن کی ہے نہ کہ اسکو خراب کرنا جیسے قرشی وغیرہ

کا شعار ہو تیرھوین جس مسئلہ خواہ تدبیر علاجی خواہ اور کسی قسم کا حوالہ اجمالی شیخ نے دیا ہو اسکی تصریح مع نشان فصل ورجملہ اور تعلیم ورفن کے بخوبی کردی ہو تاکہ دقت نرہے چودھوین امور مفصلۂ بالا کے سوا اور امور جزوی جو بنظر توضیح کے کسی خاص مقام پر مناسب معلوم ہوئے کہ انکی تفصیل وشمار ہو مرعی رہے ہین ناظرین با تمکین کو خود ہی بروقت ملاحظہ مقامات لائقہ کے واضح ہونگے اب پھر مین بطرف عذر تقصیر کے رجوع کرتا ہون اور کہتا ہون کہ ابتدائے خلقت سے آج تک بہ نسبت ہر ایک مرغریب کے یہی معاملہ جاری ہو کہ جبتک اس شے مین فی الجملہ غرابت بوجہ تجدد کے باقی رہتی ہو جبلی انسان یہی ہو کہ اسکی نسبت تعصب کرتے ہین اور یہ طریقہ کچھ خاص ہندوستانی لوگون کا نہین ہو۔ بلکہ علی العموم یہی قاعدہ مستمر ہو اس نظر سے اگر کوئی متصد ترک ایجاد اور اخفاے ما فی الضمیر کا کرے سلسلۂ تحقیقات اور ایجاد کا قطعاً مسدود ہوجاوے اور اگر یہ خیال ہو کہ ہمارا فعل جدید مطبوع عام اور مقبول انام ہو یہ تو اس سے بھی زیادہ دشوار بلکہ بنظر عادت محال ہو بایخیال مین ناظرین کتاب ہذا سے درخواست اس امر کی نہین کرسکتا کہ بالضرور میرے اس فعل کو پسند کرین لیکن اتنا خیال ضرور فرمائین کہ آج تک کوئی شے ایسی موجود نہوئی ہوگی صنعت انسانی مین کہ اسکے نقصانات کے رفع کیواسطے زمانہ ہزارون خواہ سیکڑون برس کا درکار نہوا ہو اسی طرح اگر یہ ترجمہ بھی مقامات عدیدہ مین غلط خواہ کسی اور وجہ سے کہ منجملہ اسکے عدم تاویہ مراد لعبنیہ ہو بآمد ہو امید کرتا ہون کہ آئندہ جب کثرت انظار سے اس کی ناہمواری درست ہوتی رہے گی آخر کو پاک صاف ہوکر جیسا چاہیے ویسا ہی ہوجائیگا اور میری گزارش خاص بہ نسبت اطباء اور ماہران فن کے یہ ہو کہ اگر کوئی ایسی غلطی جسمین مین کسی اور مقدم شارح سے برابر ہون خواہ وہ تناقض جو اصل کتاب مین بموجب بیان مندرجہ بالا پڑا ہے اسکی برائی سے مجھے معذور فرمائین اور اگر بالضرور فقط الزام ہی لگانیکا منشا ہو تو اسکا بھی لحاظ فرمائین کہ ایسی کوئی غلط بات نہین ہو کہ تاویل صحیح نہو سکے یعنے علوم غیر تعلیمی کے پس شاید جو بات انکے قیاسات کے ذریعہ سے غلط ہوتی ہو کسی اور کے مقدمات برہانی خواہ وجدانی کے ذریعہ سے صحیح بھی ہوجاوے۔ تاہم مجھے اپنے خاص احباب سے امید ہو کہ اگر اس کتاب کو بنظر اصلاح دیکھین تو اسکی غلطی کی اصلاح حتی الامکان فرمائین بعید از الطاف دوستانہ اور مقتضائے نصفت سے نہوگا اور خاص اہل علم خصوصاً مطببین سے یہ گزارش ہو کہ چونکہ اختلاف نسخ اصل کتاب کا اسدرجہ تھا کہ اگر مین متعرض حوالہ ان اختلافات کا ہوتا حجم کتاب زیادہ ضخیم ہوتا اسلیے سوائے مقامات غیر ضروری خواہ ایسے مقامات کے جن کا اختلاف نسخ مثل اختلاف و تنوع اشکال ہندسی کے ہو یعنے باوجود تغیر الفاظ کے اصل معنی مین چندان فرق نہین ہوتا ہو اور قسم کے اختلافات کا بالامکان تعرض کردیا ہو اور ترجیح کی علامت یہ قرار دی ہو کہ جو نسخہ تحقیق مترجم مین انسب تھا پہلے اسکا ترجمہ کرکے بلفظ تردید دوسرے نسخہ کا ذکر کیا ہو مگر اسمین رعایت اسکی ضرور یہی ہو کہ مطلب کتاب مین خبط پیدا نہو چونکہ خطبہ ور دیباچہ قانون کا مختلف طور پر دیکھا گیا ایک یہ بھی طرز ہو کہ فہرست ہر حصہ کی داخل اسی حصہ مین مذکور ہوتی ہو راقم خاکسار نے فہرست حصہ اول کا ترجمہ دیباچہ سے اوپر بہت توضیح اور تصریح کے ساتھ مع نشان صفحہ وغیرہ کے لگا دیا ہو کہ ہر فصل ور جملہ ور تعلیم اور فن کے دیکھنے کی ضرورت کے وقت زیادہ دقت نہو اور جہان کہین اصل کتاب مین لفظ فصل سرخی سے نہ تھی اور مقام کے نظر سے اسکا فصل جداگانہ ہونا مناسب تھا جیسے اکثر مقامات مین کتاب امراض جزویہ خواہ حمیات کی جلد مین ہو وہان لفظ فصل لکھدی ہو اسقدر اختلاف کو محمول غلط پر نفرماوین اسلیے کہ خاکسار نے جو تہذیب مناسب تعلیم سمجھی ہو اسکے لحاظ سے ترتیب مقولی ہو اور نزاع لفظی کے درپے ہونا شان تحقیق سے بعید ہو اور خلاف وصایائے متقدمین اور کاملین کے ہر فصل ہوئی تو کیا اور بیان اور ذکر ہوا تو کیا اصل مطلب و نفس مسئلہ سمجھنا چاہیے ہان اگر اس تبدیل سے کوئی خرابی معنوی جیسے اقلیدس کی اشکال ور مقامات کی الٹ پلٹ خواہ اور فروع ہندسی کی اشکال کے عکس اور تبدیل سے لازم آتی ہو اور مین نے براہ غلط فہمی عکس ترتیب کردیا ہو

اسکی اصلاح فرمائینگے اور معذور جانینگے میں نشانہ تیر ملامت تو اسوقت سے ہو چکا جب بسم اللہ اور تمہید کے بعد شروع تسوید اوراق ہذا کا کیا جو ور بخدمت محاورہ دانان لکھنؤ اور فصحائے دہلی کے گزارش ہو کہ اگرچہ مولد و موطن خاکسار کا قصبۂ کنتور متصل بہرام گھاٹ تحصیل فتحپور ضلع بارہ بنکی مضافات لکھنؤ سے ہو اور دس برس کی عمر سے خدمت اکابر شہر لکھنؤ میں حاضر رہا ہوں اور کسیقدر شعرا اور نظائر محاورات کے سوائے کامین کے ازبر بھی رکھتا ہوں اور باانیمہ بوقت تصنیف کتاب ہذا کے اہل زبان شہر سے مشکوک الفاظ کی تحقیق بھی کرتا رہا ہوں تاہم میں کسیطرح قادر اس فصاحت اور صحت پر نہیں ہو سکتا جو لکھنؤ و دہلی کے چار پانچ برس کے لڑکے کو بوجہ خلقت کے حاصل ہو **بیت** بچۂ بط اگرچہ دینہ بود آب دریاش تا بسینہ بود مجدالدین فیروزآبادی صاحب قاموس جنکی مہارت اور کمالات پر اسکی مصنفات آج تک دلیل واضح ہیں اور تاج کمتر کوئی ایسا کسی ولایت بلکہ خاص عرب میں نہوا ہوگا جو اسکی تصنیفات سے مستفید نہو پھر انتقال السراج سے بڑے فارسیت آہی گئی اور چھپ نسکا چہ جائیکہ یہ خاکسار اردو کا علم ادب اچھی طرح نہیں جانتا ہو بہر حال اگر کسی مقام پر محاورہ میں خواہ تذکیر و تانیث کا فرق پائیں یہ عذر واقعی جائز رکھیں خاطر رہے اور یہ بھی خیال ہو کہ فن لسانی نہیں ہو خیال کیجیے کہ اکثر الفاظ خاص فارسی کو اطبا نے تعریب کرکے عبارات میں بخوبی تصرفات کلمات عربی کے انپر جاری کر دیے لیس انہیم بالا سے علم تصور کریں علماء علم نحو عرب کی خدمت میں ضروری گزارش یہ ہو کہ شیخ الرئیس کی عبارت میں جسطرح جو لفظ وارد ہوئی خاکسار اسکا پابند ہو آپ کے قواعد کا زیادہ پابند نہیں ہو سکتا ہوں فقہائے اہل اسلام کی خدمت میں گزارش ہو کہ اگر کسی مقام پر بہ تتبع اصل کتاب کے بعض محاسن اور منافع ادویہ محرمہ خصوصاً شراب کے درج ہوئے اولاً تو بمفاد قل فیهما اثم کبیر و منافع للناس واثمهما اکبر من نفعهما کسی چیز کو نافع کہنا اسکا مقتضی نہیں ہو کہ اسکا استعمال بھی عیاذاً باللہ جائز کیا جائے دوم بنظر تقلید ترجمہ کے بعض ان منافع کا اقرار اور اعتقاد بھی لازم نہیں اکثر علمائے اہل اسلام جو پابند ترجمہ کے ہوئے ہیں وہ بھی اسیوجہ سے معذور رکھے گئے اخلاق ناصری اور اخلاق جلالی وغیرہ مع دیگر کتب طبیہ اسکی گواہ ہیں اس مختصر اعتذار کے بعد اب وقت اسکا آیا ہے کہ میں ترجمہ اصل کتاب کا خطبہ سے شروع کروں واسال اللہ الاعانۃ والتوفیق بالاتمام انہ خیر موفق ومعین وعلیہ ثقتی فی البدایۃ ومنہ بدایتی والیہ النہایۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا سے اعانت چاہتا ہوں اور خدا ہی پر توکل کرتا ہوں حمد خدا کی اسقدر کرتا ہوں جو لائق اسکی شان کے ہو اور مناسب خدا کے شیوع احسان کے ہو اور درود نامحدود خدا کا اسکے نبی پر جنکا نام نامی محمدؐ ہے اور ان کے آل و اصحاب پر نازل ہو **بعد** حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ مجھسے میرے بعض خاص احباب نے کہ جنکے سوال کو میں رد نہیں کر سکتا اور اسکی حاجت روائی مجھپر بقدر میری وسعت اور امکان کے لازم تھی درخواست کی اسبات کی کہ اسکے لیے میں ایک کتاب فن طب میں ایسی تصنیف کروں جو شامل طب کے قواعد کلیہ اور جزئیہ پر اس لطف سے ہو کہ باوجود اختصار کے جتنے مسائل اور احکام اسمیں مندرج ہوں شرح بھی ہوں اور باوجودیکہ بیان مسائل اور احکام کا جو حق ہو بخوبی ادا ہو جائے اور پھر ایجاز کی رعایت ہو اجابت اسکی التماس کے نظر سے میں نے قصد تصنیف کا کیا اور تجویز مناسب اس کتاب کی ترتیب میں یہ ٹھہری کہ پہلے میں امور عامہ کلیہ دونوں قسم نظری اور عملی طب کے بیان کروں اسکے بعد ادویہ مفردہ کی قوتوں میں جو احکام کلی ہیں اور ان کے بعد احکام جزئی ادویہ کے بیان کروں اسکے بعد امراض خاص ہر ایک عضو کے اسطرح بیان کروں کہ پہلے اس عضو خاص

کی تشریح اور جو منفعت اسکی خلقت مین ہو گی پھر بعد ازان اکثر مقامات مین اس عضو کی حفظ صحت کے اسباب بھی لکھون گا مگر یہ تشریح اعضائے مرکبہ کی ہو جو کتاب امراض جزئیہ مین درج ہو گی اور اعضائے مفردہ کی تشریح کتاب اول یعنے فن کلیات مین درج کی ہو اور اسی طرح منافع اعضائے مفردہ کے اسی کتاب اول مین بیان کرونگا پھر کتاب امراض جزئی مین بعد ذکر حفظ صحت عضو خاص کے بطور عام امراض عضو مخصوص اور اسباب امراض اور طرق استدلال اوپر انھین امراض کے اور معالجہ ان امراض کا بطور کلی اور عام طریقہ سے لکھونگا جب ان سب امور سے فراغت ہو جائے امراض جزئیہ اس عضو کے مذکور ہونگے اور اس مقام پر بھی اکثر حکم کلی تعریف مرض اور اسباب عام اور دلائل کلیہ کا پہلے ذکر کرکے اسکے بعد خاص احکام جزئی کا ذکر کرونگا پھر معالجہ کا قانون عام پہلے ذکر کرکے معالجہ جزئی کو دوائے بسیط خواہ مرکب سے بیان کرونگا اور معالجہ عام خواہ علاج مخصوص مین اگر انھین دواؤن کا استعمال مناسب ہے جنکا ذکر کتاب ادویہ مفردہ کی جدول اور نقشہ جات مین کرلیا ہو جنسے طالب علم اس مقام پر پہونچ کر واقف ہو سکتا ہو بہرحال ایسے ادویہ کو کہ یہ ہر ایک مقام پہ بیان نکرونگا لہذا اسی مقام پر حوالہ کردیا جائیگا مگر کوئی ضروری دوا کہ جسکا ذکر ضروری ہو البتہ مکرر لکھی جائیگی اور جو دوائے مرکب ایسی ہو کہ اسکے منافع اور اسکے بنانے کا طریقہ لائق اسی کے ہے کہ اسکا ذکر قراباذین مین کیا جائے اسکی نسبت بھی یہی طریقہ ملحوظ ہو پھر اس کتاب مین امراض جزئی کے اتمام کے بعد مجھے ایسا مناسب معلوم ہوا کہ ایک اور کتاب ان امراض کے بیان مین لکھون جو امراض خصوصیت کسی خاص عضو سے نہین رکھتے جیسے حمیات وغیرہ اور انھین امراض کے بعد قواعد زینت کے ذکر کرونگا اور اس کتاب مین بھی وہی طریقہ بیان کا مرعی ہو جو ترتیب امراض خاصہ کے باب مین مذکور ہوا ہو پھر اگر خدائے تعالی توفیق اتمام اس کتاب کی دے اسکے بعد قراباذین مین مرکبات ادویہ کو حسب خواہش جمع کرون اور یہ تمام کتاب اول سے آخر تک جو نکہ شامل بیان ضروری اور لابدی مسائل اور احکام طب پر اختصار ہو باین نظر ایسی نہین ہو کہ جو طبیب قصد معالجہ امراض کا بالفعل کرے اسکو اکثر مسائل مندرجہ کتاب ہذا معلوم خواہ یاد نہون یعنے کم سے کم جسقدر علم طبیب کو ضرور ہو اسپر یہ کتاب شامل ہو اور اس سے زیادہ جو اور چیزین بکار آمد طبیب کی ہین انکا حصر وشمار ہی لیکن اگر بحکم خدائے تعالی عمر نے مجھے مہلت دی بعد اتمام اس کتاب کے دوبارہ ایک اور کتاب جو زائد پر شامل ہو تصنیف کرونگا اور اسی کتاب کے ابواب و فصول کو جمع کرتا ہون۔ اس کتاب کو پانچ کتابون پر قسمت کرتا ہون **کتاب اول مین** طب کے امور کلیہ کا بیان ہو **کتاب دوم مین** ادویہ مفردہ کا بیان ہو **کتاب سوم مین** امراض جزئیہ جو انسان کے اعضائے جسمانی مین سر سے پانون تک عارض ہوتے ہین وہ اعضائے ظاہری ہون خواہ باطنی انکا بیان ہو **کتاب چہارم مین** ان امراض کا بیان جو کسی خاص عضو سے تخصیص نہین رکھتے اسی کتاب مین احکام زینت کے بھی مذکور ہونگے **کتاب پنجم مین** ادویہ مرکبہ کا بیان ہو اور یہی قراباذین ہو **کتاب اول مین** چار فن ہین **فن اول مین** چھ تعلیمین ہین **تعلیم پہلی مین** دو فصلین ہین

فصل اول علم طب کی تعریف. **طب** ایسا علم ہو کہ جس سے انسان کے بدن کے حالات از قبیل صحت اور زوال صحت دریافت ہوتے ہین فائدہ اس علم سے یہ ہو کہ صحیح آدمی کی صحت کا حفظ کیا جائے اور بیمار کی صحت جو زائل ہو چکی ہے وہ پھیر لائی جائے اس تعریف پر یہ اعتراض ہو سکتا ہو کہ علم طب کی دو قسمین ہین ایک قسم نظری دوسری عملی اور جب ہمنے کہا کہ طب ایک علم ہو یعنے ایک ادراک ہو تو تمام علم طب نظری ٹھہرا **مترجم کہتا ہو** علم نظری اسکو کہتے ہین کہ آدمی کی قوت باطنی اس مین کارگر ہو اور قوت حواس خمسہ ظاہری کو کوئی تصرف اس مین نکرسکے جیسے منطق خواہ فلسفہ اولی خواہ اصول طبیعات اور علم عملی وہ علم ہے کہ جس مین حواس خمسہ ظاہری سے کام لیا جائے جیسے فلاحت جر ثقیل کیمیا وغیرہ **جواب** اس اعتراض کا یہ ہے کہ ہر ایک صناعت

ہیں نظری اور عملی دو دونوں قسمیں ہوتی ہیں اور ہر علم میں لفظ نظری اور عملی سے جو مراد ہوتی ہے ان سب کے بیان کی ہمکو اس مقام پر کوئی ضرورت نہیں ہے البتہ علم طب میں جو دو قسمیں نظری اور عملی کی ٹھہرائی گئی ہیں انسے جو غرض ہے وہ ہم بیان کرتے ہیں جب کوئی کہے کہ طب کی بعض قسمیں نظری ہیں اور بعض عملی تو یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ قسم نظری طب کی وہ ہے کہ جسکا سیکھ لینا درکار ہے اور قسم عملی وہ ہے کہ جس میں مباشرت عمل کی بھی درکار ہے جیسا کہ اکثر لوگ خیال کرتے ہیں بلکہ اس مقام پر یہ سمجھنا لائق ہے کہ یہاں پر نظری اور عملی سے کچھ اور مراد ہے اور وہ یہ ہے کہ درحقیقت دونوں قسمیں علم طب کی علمی باتیں ہیں اور عملی اور نظری میں فرق یہ ہے کہ جس قسم کو ہم نظری کہتے اس میں بیان اصول قواعد کا ہوتا ہے اور دوسری قسم جسے عملی کہتے ہیں اس میں بیان کیفیت مباشرت اور استعمال انہیں قواعد کا ہوتا ہے پھر ایک کو نظری اور دوسرے کو عملی جو قرار دیتے ہیں مراد یہ ہے کہ قسم نظری وہ ہے کہ اسکی تعلیم فقط مفید اعتقاد اور ادراک قواعد کی ہوتی ہے اور کیفیت عمل کے بیان سے تعرض نہیں کیا جاتا مثلاً کہتے ہیں کہ حمیات کی تین قسمیں ہیں یا مزاج انسان کی نو قسمیں ہیں اور عملی قسم میں علم طب کے یہ مقصود نہیں ہوتا ہے کہ بالفعل یہ عمل کرنا چاہیے یا مزاولت حرکات بدنیہ کی بالفعل اسمیں درکار ہو بلکہ اسمیں بیان ایک قسم کی رائے اور تجویز کا ہوتا ہے کہ یہ تجویز اور رائے متعلق بیان کیفیت اور عمل سے ہوتی ہے جیسے طب میں بیان کرتے ہیں کہ جتنے ورم گرم ہیں ابتدائے علاج میں ضرور ہے کہ ایسی چیزیں استعمال کیجائیں کہ جو رادع ہوں اور برودت پیدا کریں اور تکثیف مسامات کریں اسکے بعد رادعات کے ساتھ مرخیات ملائے جائیں اسکے بعد انتہا میں بوقت انحطاط مرض کے مرخیات محللہ پر اقتصار کیا جاوے سوائے ان دوموں کے جنکے مادے کو اعضائے رئیسہ نے اعضائے خسیسہ کیطرف دفع کیا ہو پس یہ تعلیم ایک رائے اور تجویز کا فائدہ دیتی ہے وہ بیان کیفیت عمل کی ہے نہ کہ نفس عمل ہو پس جب ان دونوں قسموں کو متعلم نے جانا تو ایک سے علم نظری اور دوسرے سے علم عملی حاصل ہوگا گو کبھی عمل نہ کرے

دوسرا اعتراض اس مقام پر یہ بھی وارد ہوتا ہے کہ حالات بدن انسان کے تین ہیں صحت اور مرض اور حالت متوسطہ کہ نہ وہ صحت ہے اور نہ مرض اور اوپر علم طب کی تعریف میں فقط دو ہی حالتوں کا ذکر کیا گیا یہ اعتراض اگر معترض بخوبی غور کرے ہماری عبارت پر وارد نہوگا اسلیے کہ جب وہ فکر کریگا تو تین حالتوں کا بدن انسان میں قائل ہونا اسے درست معلوم ہوگا اور نہ یہ بات اسے صحیح معلوم ہوگی کہ اگر واقع میں کوئی حالت ثالثہ بدن انسان میں ہوتی ہے اور ہمنے اسکو تعریف علم طب میں ترک کر دیا اور ذکر نہیں کیا اب ہم فرض کرتے ہیں کہ اگر یہ مذہب تثلیث صحیح بھی ہے تو ہمارا قول زوال صحت خیال ہے مرض اور حالت ثالثہ دونوں کو اسلیے کہ حالت ثالثہ جہاں لوگوں نے نئی نکالی ہے اسپر تعریف صحت تو صادق نہیں آتی یعنے حالت ثالثہ کو نہیں کہسکتے کہ وہ ایک حالت ہے یا ایک ملکہ ہے کہ اسکی موجودگی میں افعال سلیمہ موضوع خواہ صاحب حالت سے صادر ہوں اور نہ حالت ثالثہ کی تعریف بنقض علیہ تعریف صحت کی کرسکتے ہیں جیسے کہ مرض کی تعریف کیجاتی ہے ہاں اگر صحت کی تعریف میں ایسی قیدیں یا شرطیں بڑھائیں جن کی کچھ حاجت نہیں ہے اسوقت ہماری تعریف علم طب کی البتہ حالت ثالثہ کے شمول میں کوتاہی کریگی مگر تبھی اسوقت اطبا سے کیطرح کا مناقشہ نہوگا اسلیے کہ تجویز تعریف اور حدود ایک امر اصطلاحی ہے اور نزاع لفظی سے کوئی فائدہ طبیبوں کو نہیں ہے نہ تو نزاع لفظی مناسب انکی شان کے ہے اور نہ علم طب میں نزاع لفظی کچھ فائدہ دیسکتی ہے حالت ثالثہ کا موجود ہونا بدن انسان میں یا نہ ہونا یہ امر علم طب میں محقق نہیں ہوسکتا ہے بلکہ طبیعیات میں اسکی تحقیق بخوبی کیگئی ہے وہاں سمجھنا چاہیے

فصل دوسری علم طب کے موضوعات کے بیان میں چونکہ علم طب میں بدن انسان کے حالات سے بنظر حصول صحت وزوال صحت بحث ہوتی ہے اور ہر ایک چیز کا علم جبھی پورا حاصل ہوتا ہے جب اس چیز کے اسباب جانے جائیں بشرطیکہ اس چیز کیواسطے واقع میں کچھ اسباب بھی ہوں اسی جہت سے طب میں ضرورت اسباب کی ہے کہ اسباب صحت و مرض کے پہلے دریافت کیے جائیں صحت و مرض کے اسباب ظاہر بھی ہوتے ہیں اور پوشیدہ بھی ہوتے ہیں کہ ان کو حس نہیں دریافت کرسکتی ہو بلکہ استدلال عقلی عوارض سے کرکے وہ اسباب

دریافت کیے جاتے ہیں اسی سبب سے طب میں پہچاننا اُن عوارض کا جو صحت و مرض کو مخصوص ہیں بھی ضرور ہے۔ علوم حکمیہ میں یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ جس شئی کا ادراک اور علم اسکے اسباب و مبادی پر موقوف ہوتا ہے اس شئی پر علم اسباب اور مبادی مقدم ہوتا ہے اور اگر اس شئی کے واسطے اسباب و مبادی نہوں تو اسکے عوارض و لوازم ذاتی کے دریافت کرنے سے اس شئی کا علم پورا ہوتا ہے اسباب کی اقسام پر چار قسم کی ہیں مادی صوری فاعلی غائی۔ مادی اسباب وہ چیزیں ہیں کہ جنمیں صحت یا مرض حاصل ہوتی ہے خواہ حصول اسکا بوضع قریب ہو جیسے عضو یا روح یا بوضع بعید ہو جیسے اخلاط یا اس سے زیادہ تر بعید قیاس کیا جائے جسطرح سے ارکان یعنی ارکان اور اخلاط کو بحسب ترکیب موضوعات میں سے علم طب کے ٹھہرایا ہے اگرچہ بعد ترکیب کے جو استحالہ ہوتا ہے اور کیفیت ارکان اور اخلاط کی بدلکر ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی ہے اس استحالہ کو بھی ان کے موضوع علم طب کے ہونے میں دخل ہے اور جو چیز کہ بنظر ترکیب و استحالہ موضوع کسی علم کے قرار دیجاتی ہے وہاں اس ترکیب و استحالہ کے بعد جو وحدت حاصل ہوتی ہے اسکا بھی لحاظ کیا جاتا ہے اور یہاں پر وہ وحدت کہ جو ان اخلاط و ارکان کثیر کو عارض ہوتی ہے تو وہ مزاج ہے یا ہیئت ہے مزاج تو بعد استحالہ کے ہوتا ہے اور ہیئت بحسب اجتماع و ترکیب پیدا ہوتی ہے اسباب فاعلی صحت و مرض کی دو قسمیں ہیں مغیرہ و حافظہ۔ مغیرہ وہ چیزیں ہیں کہ جو کیفیات و حالات بدن انسانی کو تغیر دیا کرتی ہیں۔ اور حافظہ وہ چیزیں ہیں کہ محافظت کرتی ہیں بدن انسان کی خواہ از قسم ہوا ان کے ہیں یا وہ چیزیں کہ جو قریب العنصر ہوں خواہ کھانے کی چیزیں اور پانی یا اور پینے کی چیزیں اور جو قریب المزاج ان چیزوں کے ہو خواہ استفراغ یا احتقان یا مخصوص بلاد و مساکن و ان سے متصل بقیہ امور اور چیزیں خواہ حرکات و سکنات بدنیہ یا نفسانی حرکات و سکون کہ جس میں خواب و بیداری بھی داخل ہے یا ایک سن سے دوسرے سن میں پہنچنا مثلاً لڑکے سے جوان ہونا خواہ ایک ہی سن میں اختلاف بنظر اوقات اربعہ کے پیدا ہونا یا اجناس و صناعات و عادات میں استحالہ پیدا ہونا یہ سب اسباب مغیرہ و حافظہ شمار کیے جاتے ہیں اور اسیطرح وہ چیزیں جو بدن انسان پر وارد اور اسکے متصل ہوتی ہیں مثل ضماد اور طلا خواہ آگ اور پانی اور برف اور روغن وغیرہ کے خواہ طبیعت کے مناسب نہوں یا مخالف ہوں۔ اسباب صوری صحت و مرض کی وہ قوتیں ہیں کہ جو بعد حاصل ہونے مزاج کے حادث ہوتی ہیں اور بعد ترکیب کے پیدا ہوتی ہیں اسباب تمامی و غائی صحت و مرض کے وہ افعال ہیں جو بدن انسان سے صادر ہوتے ہیں جنکے شناخت میں معرفت قوی اور شناخت ارواح کی جو حامل قوی کی ہیں ضرور داخل ہے چنانچہ ہم آگے بیان کرینگے یہ جتنے موضوعات علم طب کے اوپر بیان کیے گئے فقط اس نظر سے موضوع قرار دیے گئے ہیں کہ علم طب بیان کرتا ہے کہ بدن انسان کیونکر صحیح رہتا ہے اور کیونکر مبتلائے مرض ہو جاتا ہے اب اگر تمام و کمال مباحث علم طب کے خیال کیے جائیں اور قواعد حفظ صحت و ازالہ مرض کے موضوعات کا بھی لحاظ کیا جائے تو ضرور موضوعات میں کچھ اور چیزیں بنظر اسباب آلات حفظ صحت و ازالہ مرض کے بڑھ جائینگی حفظ صحت و ازالہ مرض کے اسباب جیسے تدبیر ماکول و مشروب یا اختیار کرنا ہوائے مناسب کا خواہ مقدار معین پر حرکت و سکون کرنا خواہ کسی دوا سے علاج کرنا یا علاج عمل میکرنا یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ اکثر اطبا تینوں قسم حالات انسان کے اسباب تجویز کرتے ہیں یعنی صحت و مرض اور تیسری قسم وہ ہے کہ جو حالت ثالثہ سے موصوف ہے کہ اسکا ہم آگے ذکر کرینگے اور یہ بھی بیان کرینگے کہ باوجودیکہ حقیقتاً درمیان صحت و مرض کے واسطہ نہیں ہے پھر کیونکر یہ لوگ تیسری قسم کے قرار دیے جاتے ہیں اور کیا سبب ہے کہ ہم اسکو متوسط درمیان صحت و مرض کے قرار دیتے ہیں یہ تھوڑی سی تفصیل جو اوپر بیان کی گئی اس سے ہمکو اجمالاً اسقدر دریافت ہوا کہ علم طب میں ان چیزوں پر نظر کیجاتی ہے ارکان مزاج اخلاط اعضائے بسیطہ اعضائے مرکبہ ارواح قوای طبعی قوای حیوانی قوائے نفسانی افعال حالات ثلاثہ بدنیہ یعنی صحت و مرض و حالت ثالثہ اور ان تینوں کے اسباب ماکولات اور مشروبات یا ہوائیں اور پانی یا مخصوص بلاد و مساکن یا استفراغ اور احتقان و صناعات و عادات و حرکات بدنی و نفسانی اور اسیطرح سکون یا اسنان۔ اور اجناس اور جو چیزیں بدن پر وارد ہونیوالی ہیں امور غریبہ سے اور تدبیر طعام و شربات اور اختیار کرنا ہوائے مناسب کا اور مقرر کرنا حرکات و سکنات کا اور استعمال دواؤں کا اور عمل بالید اور

اختلاف بلاد وصناعات اور عادات واسطے حفظ صحت کے اور علاج کرنا ایک ایک مرض کا جداگانہ ان مین سے بعض چیزون کا جاننا طبیب پر بنظر منصب طبابت اسطرح پر واجب ہے کہ ان چیزون کی ماہیات کا تصور اور تصدیق انکے وجود کی کرے اور انکو واقعی معلوم کرے اور یہ سمجھے کہ ان چیزونکا ماننا ہمکو ضرور ہے اور یہ چیزین ہمارے اصول موضوعہ مین داخل ہین۔ علم طبعی مین یہ چیزین بدلیل ثابت کیجاتی ہین اور اسکو عقلا ان چیزونکے وجود کا اس بنا پر کرنا چاہیے اگر کوئی ایسی مقصد حکیم طبعی نے انکے واسطے یہ موضوعات مقرر کیے ہین۔ ان موضوعات مین کچھ ایسی چیزین بھی ہین کہ جن پر دلیل نہ لانا طبیب کو اسکے فن مین درکار ہے ان موضوعات مین جو چیزین از قسم مبادی ٹھہرائی جائین انکے نسبت طبیب کو یہی لازم ہے کہ تقلیداً انکے وجود کو مانے اسلیے کہ مبادی جملہ علوم جزئیہ ان علوم مین مسلمات قرار دیے جاتے ہین اور علوم کلیہ مین انپر بیان لائی جاتی ہے اور اسیطرح ہر علم جزئیہ بنسبت کسی دوسرے علم کے فرع یا جزئی قرار دیا جاتا ہے انکے مبادی کا ثبوت جو علم اس پر مقدم ہے یا جسکا یہ علم جزئی یا فرع قرار دیا گیا ہے اس مین بیان کیا جاتا ہے یہانتک کہ جتنے جزئیہ ہین تمام علوم کے مبادی فلسفہ اولی مین ثابت کیے جاتے ہین اور اس علم کو علم مابعد الطبیعیہ بھی کہتے ہین بعض طبیبونکا یہ طریقہ جو ٹھہر گیا ہے کہ شروع مین علم طب کے اثبات عناصر اور مزاج وغیرہ بدلائل طبعیہ کرتے ہین اور اسیطرح وہ باتین کہ جو طبیب کے واسطے طبعیات مین اصول موضوعہ قرار دیے گئے ہین انکا ثبوت بھی علم طب مین بدلائل کرنے لگتے ہین ان لوگون کو اس طریقہ مین دو قسم کی غلطیان درپیش ہوتی ہین ایک تو یہ کہ جو باتین علم طب مین داخل نہین ہین انکو بطور خلط مبحث طب مین ذکر کرتے ہین اور دوسری غلطی یہ ہوتی ہے کہ اپنے گمان مین وہ یہ جانتے ہین کہ ہم نے ان چیزون کو بدلیل ثابت کر دیا ہے حالانکہ ایسے کوئی چیز ثابت نہین ہوسکتی ہے اسی جہت سے طبیب پر واجب ہے کہ ان چیزونکی ماہیت کا تصور کرکے جو باتین ان مین سے بدیہی خواہ مبین الثبوت نہین ہین انکے وجود کو تقلیداً مانے اور انکا اثبات حکیم طبعی کو سپرد کرے۔ موضوعات علم طب مین جو مبین الثبوت امور ہین منجملہ انکے ایک تو ارکان اربعہ ہین کہ آیا یہ موجود ہین یا نہین اور موجود ہین تو کتنے ہین اور انکی تعداد کیا ہے دوسرے مزاج ہے کہ اسکا وجود بھی ثابت ہے یا نہین اور ہے تو کسطرح ہے اور کتنی قسمین ہین تیسرے اخلاط ہین کہ انکا وجود اور تعداد اور کیفیت اور اسیطرح قوی کا وجود اور تعداد اور امکان وجود انکا خواہ ارواح کا وجود اور تعداد اور محل وجود یہ سب باتین طبیب کو اصول موضوعہ مین داخل کرنی چاہیین اور یہ بھی کہ ہر ایک تغیر حال کو خواہ ثبات اور استمرار شئ کو بحال واحد ایک سبب درکار ہوتا ہے پھر وہ سبب کتنے ہین یہ بھی اصول موضوعہ مین داخل ہے لیکن اعضائے جسمانی اور انکے منافع اور فوائد کو بطور حس دیکھنا چاہیے اور بذریعہ تشریح کے دریافت کرنا چاہیے وہ چیزین کہ جنکا تصور کرنا طبیب پر واجب ہے اور اسکے بعد انکا وجود بدلیل ثابت کرنا بھی لازم ہے وہ امراض اور اسباب جزئیہ اور علامات امراض کے ہین اور کیفیت طریقہ ازالہ مرض اور حفظ صحت کے ہین جنکو مین جو بدیہی نہو طبیب کو اسے بدلیل و برہان تفصیلی ثابت کرنا چاہیے اور اسکی مقدار اور وقت مقرر کرنا چاہیے جالینوس کا دستور ہے کہ جب وہ قصد کرتا ہے کہ قسم اول پر اقامت بیان کرے یعنی جن چیزون پر دلیل لانا ہمنے علم طب مین ناجائز قرار دیا ہے جالینوس جب انکے دلائل کا ذکر کرتا ہے اسوقت اپنے تئین طبیب نہین سمجھتا ہے بلکہ وہ حکیم فیلسوف بنکر ان دلائل کو ذکر کرتا ہے اور اسے اسوقت ایسا خیال ہوتا ہے کہ علم طبعی مین بحث کر رہا ہے اور طب سے بالکل الگ ہو گیا جیسے کوئی فقیہ کامل جسوقت قصد کرتا ہے کہ وجوب متابعت اجماع کی صحت ثابت کرے تو اسوقت وہ فقیہ اپنے کو فقیہ نہین سمجھتا ہے بلکہ اپنے تئین متکلم جانکر درپے اثبات اس مسئلہ کے ہوتا ہے اسلیے کہ طبیب بحیثیت طبیب ہونیکے اور فقیہ بنظر فقیہ ہونیکے اسکی قدرت نہین رکھتا ہے کہ ان باتون کو بدلیل ثابت کرے اور اگر باوجود لحاظ اپنے اپنے منصب کے یہ دونون درپے اثبات ایسے امور کے ہون مبحث در محال لازم آئیگا

تعلیم دوسری ارکان کے بیان مین

اور وہ ایک ہی فصل ہے۔ ارکان چند اقسام بسیط کو کہتے ہین جو بدن انسان کے اجزائے اولیہ ہین ان کی تقسیم مختلف حصون کے اجسام کیطرف ممکن نہین ہے اور انکے ملنے اور مرکب ہونے سے انواع مختلفہ کائنات کے پیدا ہوتے ہین

طبیب اس بات کو مسلم مانے کہ وہ چار ہیں زیادہ نہیں دو ان میں سے [illegible] اور خفیف اور دو ثقیل و بھاری ہیں خفیف تو آگ اور ہوا اور ثقیل پانی اور مٹی زمین کی زمین ایک جسم بسیط ہے کروی الشکل موضع طبعی اسکے ٹھہرنے کا بیچ میں تمامی کرات عالم کے ہے کہ وہ اُس مقام میں بالطبع ٹھہری ہوئی ہے اور اگر بیچ میں کل کے نہ ہوتی تو بالطبع حرکت کرکے اسی مقام پر آجاتی بسبب ثقل مطلق اپنی کے طبیعت اسکی سرد خشک ہے مراد یہ ہے کہ اگر طبیعت اسکی بحال خود باقی رہے اور کوئی سبب خارجی بغیر اسکے اصل طبیعت میں پیدا نکرے تو اس سے برودت اور یبس محسوس ہوگا۔ زمین کا وجود کائنات کے واسطے چسپیدگی اور ثبات اور حفظ اشکال و ہئیات کا فائدہ دیتا ہے۔ پانی جسم بسیط ہے موضع طبعی اسکا یہ ہے کہ زمین کو وہ شامل ہو اور ہوا اسکو شامل ہو یعنی وہ اس طرح پر واقع ہو کہ سطح مقعر یا اندرونی اسکی متصل ہو سطح محدب یا بیرونی زمین سے اور سطح محدب پانی کی متصل سطح مقعر ہوا سے بشرطیکہ کرہ زمین اور ہوا دونوں اپنی وضع طبعی پر باقی ہوں اور یہ وضع مخصوص پانی کی ثقل اضافی کہلاتی ہے **مترجم کہتا ہے** زمین کے واسطے از روئے قیاس اور مشاہدہ کے دو مرکز پائے گئے ہیں ایک مرکز حجم جو بنظر ثقل مطلق کے ہے اور ایک مرکز ثقل کہ وہ مرکز حجم سے ہٹا ہوا ہے یہ اسکا ثقل اضافی ہے بہ نسبت اتصال کرہ آب و ہوا کے پیدا ہوا ہے تفصیل اس مسئلہ کی اور مقدار فاصلہ کی درمیان دونوں مرکزوں کے فروع طبعیات میں دیکھنی چاہیے اور ملاحظہ ہیئت کرات عالم سے بخوبی دریافت ہو سکتا ہے کہ مرکز ثقل مرکز حجم سے کتنا ہٹا ہوا ہے **متن** پانی کی طبیعت سرد و تر ہے یعنی جس وقت پانی کے ساتھ کوئی دوسری چیز نہو اور نہ کوئی سبب خارجی مخالف طبیعت کے پانی میں اثر کرے برودت اسکی محسوس ہوگی اور ہمراہ برودت کے ایک حالت جسے ہم رطوبت کہتے ہیں بھی محسوس ہوگی رطوبت اس حالت کا نام ہے کہ پانی اپنی اصل خلقت میں اس کیفیت پر ہے کہ ادنیٰ سبب سے صور مختلفہ کو بسہولت قبول کرتا ہو اور بہت آسانی سے اسکے اجزا کا اتصال زائل ہو جاتا ہے اور بآسانی پھر متصل واحد ہو جاتا ہے اور پھر ایک شکل کو بآسانی قبول پھر کر لیتا ہے اور اس شکل کی حفاظت نہیں کر سکتا ہے بلکہ بسہولت اسے ترک کر دیتا ہے۔ پانی جو ایک جزو مادی کائنات کا ٹھہرا ہے فائدہ اسکا یہ ہے کہ اجسام مرکبہ بآسانی ان ہیئات کو قبول کریں جو انکے اجزا میں بوجہ تشکیل و تخطیط و تعدیل کے درکار ہے اسلیے کہ جسم رطب اگرچہ بسہولت ہیئات شکلیہ کو ترک کر سکتا ہے لیکن قبول اشکال بھی بآسانی کرتا ہے جیسے کہ جسم یابس بدشواری قبول ہیئات شکلیہ کرتا ہے مگر بعد قبول کسی شکل کے پھر اس شکل کا چھوٹنا بھی اسے دشوار ہوتا ہے **مترجم کہتا ہے** لوہار خوب جانتا ہے کہ لوہے کی گولی سے کیل یا پتر بنانا کتنا دشوار ہے کہ اس دشواری کی نسبت سے موم کی گولی سے صورت کیل و پتر کی بنانی بہت کم وقت رکھتی ہے **متن** جب کسی جسم یابس کو جسم رطب کے ساتھ خمیر کریں تو جسم یابس جسم رطب سے ملکر استفادہ قابلیت تمدید و تشکیل کی پاتا ہے اور جسم رطب کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ بہ نسبت اپنی ذاتی خاصیت کے اس میں حفظ شکل کی قوت بڑھ جاتی ہے اسلیے کہ جسم رطب کو ایک استواری و تعدیل قوی حاصل ہوتی ہے اور جسم یابس بسبب آمیزش جسم رطب کے اپنی پراگندگی اجزا سے محفوظ رہتا ہے اور جسم رطب بسبب آمیزش جسم یابس کے ایک چسپیدگی پیدا کرکے اپنے سیلان سے محفوظ رہتا ہے۔ ہوا ایک جسم بسیط ہے اسکا موضع طبعی پانی کے اوپر اور آگ کے نیچے ہے اور یہ خفت ہوا کی اضافی ہے طبیعت اسکی گرم تر ہے اسیطرح جیسے طبیعت زمین اور پانی کی بیان ہوئی یعنی بدون آمیزش کسی دوسرے جسم کے یا بدون حادث ہونے کسی سبب خارجی کے اسکی حرارت اور رطوبت محسوس ہوتی ہے۔ ہوا جو کائنات کا ایک جزو مادی قرار دیا گیا فائدہ یہ ہے کہ پانی اور مٹی کے جو اجزا نہایت متصل ہیں انکا اتصال دور کرکے تخلخل پیدا کرے اور مسامات باقی رہیں اور لطافت اور خفت اسوجہ سے حاصل ہو اسلیے کہ جسم جسقدر قلیل المسامات ہوتا ہے مثل سونے وغیرہ کے اتنا ہی ثقیل اور وزنی ہوتا ہے اور جسقدر مسامات زیادہ ہوتے ہیں اسیقدر سبک ہوتا ہے جیسے دھنی ہوئی روئی۔ آگ جسم بسیط ہے اسکا موضع طبعی کل اجرام عنصریہ کے اوپر ہے اور مکان اسکا سطح مقعر اس فلک کی ہے جہانتک کون و فساد منتہی ہوتا ہے اور یہ مکان اسکا بنظر خفت مطلقہ کے ہے طبیعت آگ کی گرم و خشک ہے اسکی موجودگی کائنات میں جزو مادی ہو کر

فائدہ نضج اور تلطیف کا دیتی ہے اور عناصر کو آپس میں ملا دیتی ہے اگر حرارت آگ کی معین و مددگار نہ ہو تو نفوذ جوہر ہوا کا جوہر ارضی اور مائی میں نہ ہو سکے۔ آگ سے ایک یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ بہ سبب شدت ارضی اور مائی کی ٹوٹ جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے اور اس آگ سے برودت کا فائدہ یہ بھی ہے کہ وہ دونوں جسم ثقیل محض عنصر یہ سے منکسر قابلیت آمیزش کی پیدا کرتے ہیں پانی اور مٹی یہ دونوں ارکان بوجہ ثقل کے خلقت اعضا میں بہت کام آتے ہیں اور سکون اعضا کو ان سے مدد ملتی ہے اور ہوا اور آگ بوجہ خفت کے ارواح کی پیدائش کی معین ہیں اور انکے متحرک ہونے میں فائدہ دیتی ہیں اور اعضا کا حرکت دینا انھیں دونوں سے متعلق ہے اگرچہ محرک اول اعضا کا نفس ہے یہ چیزیں جو اوپر مذکور ہوئیں یہی ارکان اربعہ ہیں **تعلیم ثالث** اور اس میں دو فصلیں ہیں **فصل اول مزاج کا بیان** مزاج ایک ایسی کیفیت ہے جو کیفیات متضادہ کے آپس میں فعل و انفعال سے پیدا ہوتی ہے یعنی جب وقت عناصر کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو کر آپس میں ملتے ہیں اور اکثر جرم ہر ایک عنصر کا اکثر جرم دوسرے عنصر سے مَاس ہوتا ہے بعض اپنی قوتوں سے ہر ایک کوئی فعل پیدا کرتا ہے نتیجہ اس فعل و انفعال کا یہ ہوتا ہے کہ ایک کیفیت متشابہ جو مناسب تمام عناصر کے ہے پیدا ہوتی ہے اسی کیفیت کا نام مزاج قرار دیا گیا ہے واضح ہو کہ اولی قوتیں ارکان اربعہ مذکورہ کی حرارت و برودت و یبوست و رطوبت ہیں اس سے صاف ظاہر ہو کہ مزاج ان اجسام کا جو ان ارکان سے بنیں مجموعہ انھیں کیفیات کا ہوگا۔ ہم اگر بحسب قسمت عقلی مزاج کو سوچیں اور کسی چیز کو سواے ارکان مخصوصہ کے تصور نہ کریں تو مزاج کی دو قسمیں نظر آتی ہیں **پہلی قسم** یہ ہے کہ مقدار کیفیات اربعہ کی برابر ہو اس صورت میں کیفیات متضادہ متساوی ہو کر مقاومت ایک دوسرے کی علی السویہ کریں گے جو کسر و انکسار ہوگا اس سے وہ کیفیت متوسط واقعی جسے معتدل حقیقی کہتے ہیں پیدا ہوگی اور اس قسم کا مزاج معتدل حقیقی کہلاتا ہے **دوسری قسم** یہ ہے کہ مقدار کیفیات اربعہ کی برابر نہو اس صورت میں کیفیات متضادہ کے فعل انفعال سے مزاج وسط مطلق خواہ معتدل حقیقی پیدا نہوگا بلکہ جس کیفیت کی مقدار زیادہ ہو مزاج میں وہی کیفیت غالب ہوگی خواہ رطوبت و یبوست میں سے کوئی کیفیت غالب ہو خواہ حرارت و برودت میں ایک کیفیت زائد ہوگی خواہ اضداد اربعہ میں سے دو کیفیتیں مجاز زائد ہوں گی **مترجم کہتا ہے** تساوی کیفیات اربعہ سے جو معتدل حقیقی پیدا ہوتا ہے منحصر دو صورت میں **پہلی صورت** یہ ہے کہ مقادیر ارکان اربعہ کے برابر ہوں **دوسری صورت** یہ ہے کہ مقدار ارکان اربعہ کی برابر نہو مگر دو دو رکن جو اضداد حقیقی ہیں وہ آپس میں برابر ہوں جیسے نار و ماء آپس میں برابر ہوں اور ہوا اور ارض آپس میں برابر ہوں مگر بہ نسبت نار و ماء کے ہر ایک ارض اور تراب کی مقدار کم ہو خواہ زیادہ **مثال اسکی** جیسے کسی مرکب عنصری کے اجزاء ناری دو اور مائی بھی دو ہوں اور اجزائے ترابی اور ہوائی ایک ایک اس صورت میں بھی کیفیات چہارگانہ متساوی ہونگے کیونکہ حرارت ناری دو اور حرارت ہوائی ایک مجموع مقدار حرارت کی تین ہے اسیطرح برودت مائی دو اور برودت ارضی ایک ملکر تین ہے اور یبوست ناری اور ارضی بھی ملکر تین ہیں اور رطوبت مائی اور ہوائی بھی ملکر تین ہیں پس باوجود اختلاف مقادیر ارکان عناصر اربعہ کے کیفیات اربعہ برابر پیدا ہیں اسلیے یہ مرکب معتدل ہوگا واسطے توضیح اس مثال فرضی کے ایک نظیر جسم مرکب کی بموجب تصریح نفیس جلد کے مصنف رسالہ دقائق المیزان کے لکھتے ہیں **مثلاً** سونا اور چاندی جو فلزات معدن سے برآمد ہوتے ہیں اور عیبہ کہلاتے ہیں یعنی غیر مصفی سوقت سونے میں اجزاے ناری تین اور ترابی دو اور مائی دو اور ہوائی تین ہوتے ہیں اور چاندی میں اجزاے ناری ایک اور ترابی چار اور مائی دو اور ہوائی تین ہیں بعد ترکیب ان دونوں کے مجموع اجزائے ناری چار اور مائی چار اور ترابی چھ اور ہوائی چھ ہونگے پس چونکہ اجزاے ناری اور مائی آپس میں برابر ہیں اور ترابی اور ہوائی بھی برابر ہیں اور مجموع اجزاے حارہ ناری اور ہوائی دس ہیں اسی طرح مجموعہ اجزاے ترابی اور مائی بھی دس ہیں اور مجموعہ اجزاے رطبہ ہوائی اور مائی بھی دس ہیں اور مجموعہ اجزائے یابسہ ناری اور ترابی بھی دس ہیں اس سبب سے کیفیات اربعہ اس مرکب کے متساوی ہیں پس یہ **معتدل** ہے اگرچہ مقدار بسائط کے متساوی نہیں جیسا اس بیان سے واضح ہوا

اور جو تمت کیفیات اربعہ مساوی نہون معتدل حقیقی نہوگا اسکی پانچ صورتین ہین **پہلی صورت** یہ ہو کہ زیادتی خواہ کمی عنصر واحد مین ہو اس صورت مین مزاج یقیناً غیر معتدل ہوگا اور اس صورت کی ایک مثال یہ ہو کہ ہم ایک جسم مرکب حدید اور قلعی سے فرض کرین چونکہ حدید مین اجزاء ناری ایک اور مائی دو اور ترابی تین اور ہوائی ایک ہو اور قلعی مین اجزاء ناری دو اور مائی دو اور ترابی ایک اور ہوائی تین ہین پس مجموع اجزاء ناری تین اور باقی چار چار ہین اور یہ مزاج بارد رطب درجہ اول کا ہو۔

نام	نار	تراب	ماء	ہواء
ذہب	۳	۲	۲	۳
فضہ	۱	۴	۲	۳
میزان	۴	۶	۴	۶

پہلی صورت

دوسری صورت یہ ہو کہ زیادتی خواہ کمی دو عنصر مین علی التسویہ ہو مگر وہ دونون عنصر اضداد حقیقی نہون بلکہ اضداد مشہوری ہون جیسے سونا کہ اجزائے ناری اور ہوائی اسکے دو دو ہین اور اجزاء مائی اور ترابی ایک ایک ہین جیسا کہ جدول ذیل سے واضح ہوگا۔

نام	نار	تراب	ماء	ہواء
حدید	۱	۳	۲	۱
قلعی	۲	۱	۲	۳
میزان	۳	۴	۴	۴

دوسری صورت

تیسری صورت یہ ہو کہ زیادتی دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقی نہین ہین مگر زیادتی غیر مساوی ہو اسمین بھی اعتدال حقیقی نہوگا جیسے تانبا اجزائے ناری اسکے تین اور مائی ایک اور ترابی تین اور ہوائی دو ہین۔

نام	نار	تراب	ماء	ہواء
ذہب	۲	۱	۱	۲

تیسری صورت

چوتھی صورت یہ ہو کہ زیادتی خواہ کمی دو عنصر مین ہو جو اضداد حقیقی ہین مگر زیادتی غیر مساوی ہو اور اس صورت مین بھی مزاج غیر معتدل ہوگا۔

نام	نار	تراب	ماء	ہواء
نحاس	۳	۳	۱	۲

چوتھی صورت

پانچوین صورت یہ ہو کہ زیادتی تین عنصر مین بمقدار غیر مساوی ہو اس کی مثال اس جدول سے واضح ہوگی۔ اور تفصیلی بیان اس قاعدے کا انشاء اللہ تعالیٰ بحث استخراج مزاج ادویہ بسیطہ و مرکبہ مین کیا جائیگا یہ مقام استطرادی ہو زیادہ تفصیل کی گنجائش نہین ہو۔

نام	نار	تراب	ماء	ہواء
اسرب	۱	۳	۲	۲

پانچوین صورت

نام	نار	تراب	ماء	ہواء
نحاس	۳	۳	۱	۲
نحاس کبا	۳	۴	۱	۱
میزان	۶	۷	۲	۳

متن معتبر فن طب مین معتدل و غیر معتدل یہ دونون قسمین جو اوپر بیان ہوئین انمین سے کوئی نہین ہو بلکہ طبیب کو واجب ہو کہ وہ اپنے مسلمات اور اصول موضوعہ مین یہ بھی داخل کرے کہ معتدل حقیقی کا موجود ہونا محال ہے چہ جائیکہ کسی انسان کا مزاج یا انسان کے کسی عضو خاص کا مزاج معتدل حقیقی ہو۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ لفظ معتدل جسے اطباء اپنے فن مین استعمال کرتے ہین وہ مشتق تعادل سے نہین ہو جسکے معنے ہموزن اور برابر ہونے کے ہین بلکہ معتدل مشتق ہو عدل فی القسمت سے یا نیئے کہ وہ مرکب جسے اطباء معتدل کہتے ہین خواہ تمام بدن فرض کیا جائے یا عضو مخصوص اسکو عناصر کی کیفیات اور کمیات سے ایسا پورا حصہ ملا ہو جو نہایت مناسب بدن انسانی کے ہو کبھی ایسی قسمت معتدل و نسبت مناسب جو انسان کے حصہ مین آتی ہو نہایت قریب ہوجاتی ہو اس اعتدال حقیقی سے جسکا اوپر ذکر کیا گیا اور یہ بات شاذونادر بعض افراد انسان مین پائی جاتی ہو یہ اعتدال جسکا طب مین اعتبار ہو بہ نسبت بدن انسان کے یہ بھی اعتدال اضافی ہو یقیناً پس طرف غیر انسان کے گر جسے یہ اعتدال نہین ہوا ور نہ مزاج اسکا قریب بمزاج انسان ہو بہ نظر اعتدال حقیقی کے اس اعتدال اضافی انسان کی آٹھ صورتین معتبر ہوتی ہین **پہلی صورت** یہ ہے کہ نوع انسانی مین یہ معتدل قیاس کیا جائے اور مقیس بنایا جائے بہ نسبت اس چیز کے کہ جو مختلف اعتدال مین ہو اور خارج از انواع انسانی ہو **دوسری صورت** یہ ہو کہ مقیس گردانا جائے بہ نسبت اپنی نوع کے ان اشخاص سے جنکے مزاج کا اعتدال مختلف ہو **تیسری صورت** نوع انسانی کی ایک صنف کی نسبت اس کا اعتدال مقیس ہو بہ نسبت ان لوگون کے جو اس صنف سے خارج ہین اور نوع انسانی مین داخل ہین

چوتھی صورت ایک صنف خاص نوع انسانی کا مزاج مقیس ہو بہ نسبت ان لوگوں کے جو اسی صنف میں داخل ہیں اور مختلف الاعتدال ہیں **پانچویں صورت** ایک شخص خاص ایک صنف نوع انسانی میں سے ایسا معتدل ہو کہ مقیس گردانا جائے بہ نسبت مختلف الاعتدال کے جو خارج ہو اس شخص سے اور صنف اور نوع میں داخل ہو **چھٹی صورت** شخص واحد بنظر اختلاف احوال اور اوقات اپنے کے کبھی معتدل ہو اور کبھی غیر معتدل **ساتویں صورت** ایک ہی شخص بہ نسبت ایک عضو خاص کے معتدل ہو بہ نسبت ان اعضا کے جو اس عضو سے خارج ہیں اور اسکے بدن میں داخل ہیں غیر معتدل ہو **آٹھویں صورت** ایک ہی شخص بحسب عضو خاص کے معتدل ہو اور مقیس ہو اپنے ذاتی احوال اسی عضو کی نسبت میں **پہلی صورت** یعنے انسان کا اعتدال مزاج نسبت سائر موجودات کائنات کے ایک ایسی بات ہے کہ اسکو بہت گنجائش ہے اور کسی عرض خاص میں محدود نہیں اور بھی کوئی امر اتفاقی نہیں ہے بلکہ اس صورت کی دو حدیں افراط اور تفریط کی ہیں کہ ان میں سے جس کسی حد کو تجاوز کرے مزاج انسانی باطل ہو جائیگا ایک جانب تفریط کی ہے کہ اسکے تجاوز سے بہائم میں شمار کیا جائے گا دوسری جانب افراط اعتدال کی ہے کہ بساطت التجرد عن المادہ کے خواص اس حد کے تجاوز سے پیدا ہوتے ہیں عالم کون و فساد سے نکل کر روحانیات اور ملکوتیات میں داخل ہو جائیگا۔ بیچ میں ان دو حدوں افراط اور تفریط کے متوسطات بیشمار ہیں کہ تفاوت مراتب انسانی ان مراتب کو ظاہر کرتا ہے **دوسری صورت** وہ درمیانی مزاج ہے اعتدال میں ان دو حدوں افراط اور تفریط کے جنکا پہلی صورت میں بیان کیا گیا مگر یہ اعتدال ایسے شخص میں پایا جاتا ہے جسکا مزاج نہایت معتدل ہو اور وہ صنف بہ نسبت اور اصناف کے نہایت اعتدال پر ہو اور سن بھی ایسا ہو کہ اس سے بڑھکر نشو و نما اور سن میں نہو سکے۔ اگرچہ یہ معتدل وہ اعتدال حقیقی نہیں رکھتا جسکا وجود ابتدائے مفصل میں مثال بیان کرچکے تاہم ایسا معتدل نہایت عزیز الوجود ہو اگر بالفرض ایسا انسان کسی اقلیم کے کسی شہر معتدل میں پایا جائے تو اسکا اعتدال قریب بہ اعتدال حقیقی بطور قضیہ اتفاقیہ کے نہوگا بلکہ اس کے اعضائے حارہ مثل قلب و اعضائے باردہ مثل دماغ و رطبہ مثل جگر و یابسہ مثل استخوان کے آپس میں متکافی ہونگے اور جسقدر ان اعضا کے موازنہ میں تعادل زیادہ ہوگا اسیقدر یہ شخص مزاج میں معتدل حقیقی کے قریب تر ہوگا ایک عضو خاص کے اعتبار سے کوئی آدمی ایسا معتدل نہیں ہو سکتا ہاں جلد ایک ایسا عضو ہے کہ وہ تنہا اس درجۂ اعتدال کو پہنچ سکتا ہے چنانچہ ذکر اسکا ہم باب تشریح میں اور کچھ آخر فصل ہذا میں بھی کر چکے۔ ارواح اور اعضاء رئیسہ کے اعتبار سے کوئی فرد بشر قریب بہ اعتدال حقیقی نہیں ہو سکتی بلکہ ان دونوں کے اعتبار سے خارج اعتدال سے ہو کر مائل بجانب حرارت و رطوبت ہوگا اسلیے کہ مبدء حیات قلب اور روح ہے اور یہ دونوں نہایت گرم اور با فراط مائل بجانب حرارت ہیں بقائے حیات بسبب حرارت کے اور نشو و نما بوجہ رطوبت کے ہے بلکہ حرارت رطوبت سے قوام پاتی ہے اور غذا لیتی ہے۔ اعضائے رئیسہ میں ہیں جیسا آگے بیان کرینگے ان میں سے ایک دماغ ہے سرد مزاج ہے اسکی برودت اسقدر نہیں ہے کہ حرارت قلب و جگر کی تعدیل کرے اور خشک مزاج اعضائے رئیسہ میں فقط قلب ہے لیکن اسکی خشکی اتنی نہیں ہے کہ رطوبت دماغ و جگر کی تعدیل کرے اور دماغ بھی اسقدر بارد نہیں ہے اور قلب بھی اسقدر یابس نہیں لیکن قلب بہ نسبت دماغ و جگر کے یابس ہے اور دماغ بہ نسبت قلب و جگر کے بارد ہے **تیسری صورت** معتدل کی بہت گنجائش کم رکھتی ہے بہ نسبت قسم اول یعنے اعتدال نوعی کے مگر اس سے ایک غرض صالح اور سود مند نکلتی ہے کہ وہ مزاج صالح ہے ایک گروہ کا چند گروہوں سے بقیاس طرف ایک اقلیم کے اور اقالیم سے یا بہ نسبت ایک ہوا کے باقی ہواؤں سے مثلاً اہل ہند کا ایک مزاج ہے کہ وہ تمام ہندوستانیوں میں پایا جاتا ہے اور ان کی صحت اسی مزاج سے قائم رہتی ہے یا صقالیہ کے واسطے ایک مزاج

مناسب ہو کہ اُنکی صحت اسی پر موقوف ہو ہر ایک مزاج ان دونون قلیمون کا بقیاس اپنی صنف کے معتدل ہو اور بقیاس دوسری صنف کے غیر معتدل ہندوستانی کسی آدمی کے بدن کی کیفیت مزاجی اگر مثل مزاج صقلابی کے ہوجاوے تو وہ شخص یا بیمار ہوگا یا مرجائیگا اسی طرح صقلابی کے مزاج کی کیفیت اگر مثل مزاج ہندی کے ہو تو وہ بھی یا مریض ہوگا یا ہلاک ہوگا۔ یہان سے یہ معلوم ہوا کہ ہر ایک صنف مکان معمورہ کیواسطے ایک مزاج خاص ہو کہ وہان کی ہوا کے موافق وہی مزاج ہو اور اس مزاج کے واسطے عرض اور گنجایش بھی ہے اور اس عرض کے واسطے دونون جانب افراط اور تفریط کے بھی ہین **چوتھی صورت** درمیانی مزاج ہو اور وہ واسطہ ہو بیچ مین عرض اقلیم کے جسکا تیسری قسم مین ذکر ہوا اس چوتھی قسم کے مزاج کے اعتدال سے یہ مراد ہو کہ اس صنف مین اس سے زیادہ کوئی معتدل نہین ہو **پانچوین صورت** نہایت تنگ تر ہے بہ نسبت قسم اول و ثالث کے اس سے وہ مزاج مراد ہو کہ ایک شخص معین کیواسطے تاوقتیکہ وہ زندہ اور صحیح موجود ہو اسکے واسطے ایسے مزاج کی ضرورت ہو اس مزاج کے لیے بھی عرض ہو جس سے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتے ہین بہت ضروری اس مقام پر یہ امر جاننا چاہیے کہ ہر شخص ایک مزاج خاص کا مستحق ہو کہ اس مین دوسرے کی شرکت ممکن نہین ہو یا نادر ہو **چھٹی صورت** یہ وہ مزاج واسطہ ہو درمیان دو حدون افراط و تفریط صورت پنجم کے وہ مزاج ایسا ہوتا ہو کہ جب کسی شخص کو حاصل ہو تو افضل حال پر اُن حالات سے ہوگا جن حالات پر اسے ہونا چاہیے یعنی جتنے حالات اسکے لائق ہیں کل مین ان مین سے افضل حالات سے متصف ہوگا **ساتوین صورت** یہ وہ مزاج ہو کہ ہر ایک نوع عضو وہ اعضا سے اسیر ہونا واجب ہو اور دوسری نوع کو اسکے مخالف مزاج درکار ہو مثلاً استخوان کو واجب ہو کہ اسکا مزاج یابس زیادہ ہو اور دماغ کو ضرور ہو کہ اس مین رطوبت زیادہ ہو اور قلب مین حرارت کی زیادہ ضرورت ہو اور کچھ مین برودت کی ضرورت زیادہ ہو کہ اس مزاج کے واسطے بھی عرض ہو جسے دو طرفین افراط و تفریط کی محدود کرتی ہین مگر یہ عرض بہ نسبت عرض فرجہ متقدمہ کے کمتر ہو **آٹھوین صورت** یہ مزاج واسطہ ہی ساتوین صورت کی افراط و تفریط کے درمیان مین یہ مزاج ایک خاص عضو کا ہو ایسا کہ جبوقت اس عضو کو یہ مزاج حاصل ہو تو اسکا حال افضل حالات لائقہ پر ہوگا جب لحاظ انواع کائنات کے مزاجون کا کیا جائے تو ان مین سے نوع انسان مزاج اقرب باعتدال حقیقی ٹھہریگا پھر اگر اعتبار اصناف کا بھی کرین تو ہمارے نزدیک یہ بات صحیح ہو کہ جو آبادی معاذی معدل النہار کے واقع ہو اور اس آبادی مین اسباب ارضیہ کے سبب سے کوئی امر مخالف باعتدال نہین عارض ہوا مثلاً پہاڑ یا صبا وغیرہ اسمین نہین واقع ہین اُس مقام کے رہنے والونکا مزاج واجب ہو کہ قریب باعتدال حقیقی ہو اور ہمارے تحقیق مین یہ بھی ثابت ہوا ہو کہ جو لوگ گمان کرتے ہین خط استوا بسبب قرب شمس کے چونکہ حرارت زیادہ ہوتی ہو اعتدال حقیقی باقی نہین رہتا ہو انکا یہ گمان فاسد ہو ہمنے یہ بھی ثابت کیا ہو کہ مسامتت شمس کی اس مقام پر کمتر مضر ہو اور کمتر ہوا کو تغیر دیتی ہو بہ نسبت ان مقامات کے کہ جنکا عرض لہذا اس مقام سے زیادہ ہے اگرچہ وہان پر مسامتت شمس نہین ہوتی ہو لیکن جسوقت آفتاب انکے سمت الراس کے قریب آتا ہو ان کو تکلیف زیادہ ہوتی ہو اور ہوا مین وہان کے تغیر زیادہ ہوتا ہو خط استوا کے رہنے والون کے سب حالات اچھے ہوتے ہین اور انکے حالات کی فضیلت یکسان رہتی ہو اور کسی فصل کی ہوا انکے مزاج کے ایسی مخالف نہین ہوتی ہو جسکا ضرر نمایان ہو بلکہ انکا مزاج ہمیشہ یکسان رہتا ہو ہمنے اس مسئلہ خاص مین ایک رسالہ تصنیف کیا ہو جسمین اپنی اس راے کو بدلیل ثابت کیا ہو بعد سکان خط استوا کے معتدل مزاج اصناف انسان مین چوتھی اقلیم کے رہنے والے ہین اسلیے کہ وہ لوگ ایسی جگہ ہین کہ ہمیشہ مسامتت آفتاب چونکہ انکے سر پر نہین رہتی ہو لہذا اس گرمی سے وہ نہین جلتے ہین جیسے رہنے والے آخر اقلیم ثانی اور اقلیم ثالث کے اور بھی یہ لوگ یعنی اقلیم رابع کے رہنے والون کے اخلاط مین خامی اور بدن مین زیادتی چربی کی نہین ہو بسبب ہمیشہ دور رہنے آفتاب کے انکے سمت الراس سے جیسے اقلیم پنجم کے رہنے والے یا

جو اقلیم اس سے زیادہ عرض رکھتی ہو۔ ایک شخص خاص معتدل وہی ہوتا ہو جو فی نفسہ معتدل ہو اور اسکی صنف بھی سب سے زیادہ معتدل ہو اس
نوع سے کہ جو سب انواع سے معتدل ہو۔ اعضائے انسانی کا حال تو اوپر بظاہر ہو کہ اعضائے رئیسہ بھی قریب اعتدال حقیقی سے نہین لیکن یہ بات
جاننی ضرور ہو کہ جملہ اعضا کی بہ نسبت گوشت اعتدال حقیقی سے قریب ہو اس سے زیادہ جلد معتدل ہو جلد کا تو یہ حال ہو کہ اگر ایک پانی جسمین برابر
برف اور کھولتا ہوا پانی ملائین اور اسکا اثر جلد تک پہونچائین شاید اسکا کچھ اثر جلد تک نہ پہونچیگا شاید کہ جلد مین جسقدر گرمی خون اور سردی گوشت کی پہونچتی
ہو اور جتنی تبرید عصب کی پہونچتی ہو برابر ہو جاتی ہو اور اسیطرح اگر ایک جسم نہایت خشک اور دوسرا نہایت تر دونون برابر کچھ پانی ملا کر جلد سے
ملائین ظاہر جلد پر کچھ بھی اثر نہوگا اسبات کی شناخت کہ جلد متاثر نہین ہوتی ہو یہ ہو کہ وہ اپنی حس سے ان چیزونکا ادراک نہین کرتی ہو یہ دو معتدل
صورتین اجسام کی جو اوپر لکھی گئین کہ جبکہ جلد احساس نہین کرتی اور منشا عدم انفعال کا مثل اعتدال جلد کا ٹھہرا اور دعوی کیا ہے کہ جلد مثل
چیزون کے معتدل ہو اسکی وجہ یہ ہو کہ اگر جلد معتدل نہوتی بلکہ ان معتدل چیزون کے مخالف ہوتی تو بیشک انکا کچھ اثر جلد کو پہونچتا اور محسوس ہوتا اسلیے
کہ جو چیزین متفق عناصر سے مرکب ہوتی ہین اور طبیعت مین مخالف ہوئین ضرور ایک عنصر دوسرے سے منفعل ہوتا ہو ایک چیز دوسری چیز سے
اسیوقت متاثر اور منفعل نہین ہوتی ہو جب کہ دونون کسی ایک کیفیت مین شریک ہون اور یہ مشارکت کیفیت کی ان مین مشابہ ہو **مترجم کہتا ہو**
اکثر امتحان ہوا ہے کہ طبیب اور مریض جسوقت دونون ایک ہی درجے کی تپ رکھتے ہین اسوقت مریض کا لمس طبیب کو گرم نہین معلوم
ہوتا ہو یا کسی سبب خارجی سے اگر ہتھیلیان سرد ہو جاتی ہین تو صحیح آدمی بذریعہ لمس کے محموم تجویز کیا جاتا ہو غرض اس سے یہ ہو کہ دو چیزین
جس کیفیت مین برابر ہوتی ہین ان مین سے ایک دوسرے سے متاثر نہین ہوتا اختلاف کیفیات مین البتہ انفعال بھی ہوتا ہو اور احساس بھی۔
متن جلد کا بھی یہ حال ہو کہ مختلف مقامات کی جلد مختلف قسم کا اعتدال رکھتی ہو ہاتھ کی جلد تمام جسم کی جلد سے زیادہ معتدل ہو اور ہاتھ
مین کف کی جلد سب سے زیادہ معتدل ہو اور اُس سے زیادہ راحت کی جلد معتدل ہو اس سے زیادہ انگلیون پر جتنی جلد ہو وہ معتدل ہو اس سے
زیادہ سبابہ کی جلد معتدل ہو اور اس سے زیادہ سبابہ کے اوپر کا جو پور ہو اس کی جلد معتدل ہو اور انگلیون کی پور گویا کہ بالطبع حاکم ہین ملموسات
کی مقدار دریافت کرنے مین جسطرح حاکم کو واجب ہوتا ہو کہ دونون جانبین افراط اور تفریط رعایا کو سنبھالے رہے تاکہ جو کوئی توسط اور
میانہ روی سے باہر ہو فوراً اُسے پہچان لے اسی طرح ان انگلیون کا حال ہو کہ جو شئی از قسم ملموسات اعتدال سے خارج ہو اُسے فوراً
پہچان لیتے ہین۔ جو چیزین اوپر بیان ہوچکین ان کے جاننے کے بعد یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ ہم جسوقت کسی دوا کو معتدل کہین تو ہماری یہ
مراد نہین ہوتی ہو کہ وہ دوا معتدل حقیقی ہو اسلیے کہ یہ تو غیر ممکن ہے اور نہ یہ مطلب ہو کہ جیسے انسان اپنے مزاج مین معتدل ہو اتنی
یہ دوا بھی معتدل ہو نہین تو یہ دوا خاص جوہر انسانی سے عینیت رکھتی بلکہ ہماری غرض اعتدال دوا سے یہ ہو کہ جسوقت حار غریزی یعنے
روح یا خون انسان کے بدن سے یہ دوا منفعل ہو تو ایک ایسی کیفیت اسے لاحق ہوگی کہ وہ کیفیت مخالف اعتدال اور خارج ایک دو
طرفون مساوات بدن انسانی سے نہوگی یعنے حار غریزی سے وہ دوا کچھ متاثر نہوگی بجہت تشابہ کیفیت کے بس گویا کہ یہ دوا بھی
معتدل ہو بہ نسبت اس اثر کے جو بدن انسان کی نسبت ذکر کیا گیا اسی طرح کسی دوا کو جب حار یا بارد ہم کہین تو یہ غرض نہین ہو کہ وہ اپنے
جوہر ذاتی مین نہایت حرارت و برودت رکھتی ہو یا اسکا جوہر ذاتی بدن انسان سے زیادہ حار یا زیادہ بارد ہو ورنہ دوائے معتدل سے
بھی یہ مراد ہوگی کہ اسکا مزاج مثل مزاج انسان کے معتدل ہو بلکہ حرارت و برودت مزاج دوا سے یہ مراد لیتے ہین کہ وہ جسقدر حرارت خواہ
برودت انسان کے بدن مین پیدا کرتی ہو حرارت اور برودت اصلیہ بدن انسانی سے زیادہ ہوتی ہو اسی جہت سے بعض دوا بقیاس مزاج انسان

سرد ہوتی ہے اور عقرب کے مزاج مین وہی دوا گرمی پیدا کرتی ہے یا ایک دوا بہ نسبت مزاج انسان کے گرم ہوتی ہے اور سانپ کے مزاج کی نسبت وہی دوا سرد قرار دیجاتی ہے بلکہ انسان مین خاص ایک دوا بہ نسبت زید کے جسقدر گرم ہوتی ہے اتنی گرم بہ نسبت عمرو کے نہین ہوتی اسی فائدہ پر بنا کر کے معالجین کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب کسی شخص کی تبدیل مزاج کرنا چاہین ایک دوا پر اقتصار نکرین جسوقت کہ اثر اسکا ظاہر نہوتا ہو بلکہ دوسری دوا بدل دین مزاج معتدل مین ہم کو جو کچھ بیان کرنا تھا جب کر چکے تو اب غیر معتدل کا بھی بیان کرنا چاہیے اب ہم کہتے ہین کہ غیر معتدل مزاج خواہ بقیاس کسی نوع کے فرض کیا جائے یا کسی صنف یا شخص یا عضو سے نسبت دیا جائے اسکی بھی آٹھ صورتین ہو سکتی ہین مگر یہ آٹھون صورتین اسبات مین تو مساوی اور مشترک ہین کہ مزاج معتدل کے مخالف اور مقابل ہین اور خروج اعتدال مین مختلف ہین انکا اختلاف اسی طرح پر حادث ہوتا ہے کہ یا تو خروج اعتدال سے بوجہ بساطت ہو اور علی الاطلاق غیر معتدل ہو یہ بات اسی صورت مین ہوتی ہے کہ جس معتدل سے اس مزاج کو نسبت دیجائے اس سے اسکو ایک ہی طرح کی مخالفت خواہ مضادت واقع ہو مثلاً فقط حرارت مین تضاد ہو یا فقط برودت مین اور علی ہذا القیاس **دوسری صورت** یہ ہے کہ اس مزاج کا خروج اعتدال سے بسیط نہو بلکہ مرکب ہو کہ دو کیفیتون متضادہ مین خروج اعتدال سے ہو۔ اور بسیط غیر معتدل جو ایک ہی قسم کی مضادت رکھتا ہے یا وہ مضادت کیفیت فاعلہ مین رکھتا ہو اور اسکی دو قسمین ہین یا زیادہ گرم ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نرکھتا ہو یا زیادہ سرد ہو مقدار مناسب سے مگر رطوبت اور یبوست مقدار مناسب سے زیادہ نہ رکھتا ہو اور اگر مضادت کیفیت منفعلہ مین رکھتا ہو اسکی بھی دو قسمین ہین یا خشکی اور یبس مقدار مناسب سے زیادہ رکھتا ہو لیکن حرارت اور برودت اس کی مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہے خواہ رطوبت اسمین مقدار مناسب سے زیادہ ہے اور برودت اور حرارت مقدار مناسب سے زیادہ نہین ہے یہ چارون قسمین مضادت بسیط کی ایسی نہین ہین کہ ایک زمانہ معین تک ان کی کیفیت کا اثر واحد باقی رہے اور جو اثر ان مین مانع اثر اصلی کا ہوتا ہے پیدا نہو مثلاً غیر معتدل بسیط جس کی حرارت مقدار مناسب سے زیادہ ہے اگرچہ بعد استعمال کے کسی بدن مین پہلے حرارت ہی پیدا کرتا ہے تھوڑے زمانہ کے بعد برد بھی پیدا کرتا ہے اسی طرح غیر معتدل بسیط جو بارد زیادہ ہو مقدار مناسب سے بعد تھوڑے زمانے کے بدن مین رطوبت بھی مقدار مناسب سے زیادہ پیدا کرتا ہے اور یہ رطوبت غریبہ کہلاتی ہے اور اسی طرح غیر معتدل بسیط جسمین یبس اندازہ لائق سے زیادہ ہو وہ بھی برودت غیر مناسب پیدا کرتا ہے اور غیر معتدل بسیط جسمین رطوبت غیر مناسب ہو اگر یہ رطوبت بافراط ہو تو بہ نسبت غیر معتدل یابس کے تبرید زیادہ کرتا ہے اور اگر بافراط رطوبت نہو البتہ حفاظت بدن کی دیر تک کر کے آخر کو پھر ایسی برودت پیدا کرتا ہے جو مقدار مناسب سے زیادہ ہو

فائدہ ان بیانات سے اتنا تو ضرور سمجھ مین آتا ہے کہ اعتدال و صحت کو جسقدر مناسبت حرارت سے ہے اتنی برودت سے نہین ہے۔

غیر معتدل بسیط کی تو یہ چارون قسمین بیان ہو چکین اب باقی رہا غیر معتدل جو دو کیفیتون مین مضادت کسی مزاج معتدل سے رکھے اسکی بھی چار صورتین ہین **پہلی صورت** یہ ہے کہ حرارت اور رطوبت ساتھ ہی حد اعتدال سے زیادہ ہون **دوسری صورت** یہ ہے کہ حرارت اور یبوست دونون مین اعتدال سے خارج ہو **تیسری صورت** کہ برودت اور رطوبت مین ساتھ ہی غیر معتدل ہو **چوتھی صورت** برودت اور یبوست مین معاً خارج از اعتدال ہو اب چونکہ حرارت اور برودت کی زیادتی معاً خواہ رطوبت اور یبوست کی زیادتی معاً ایک مزاج مین جمع نہین ہو سکتی اسلیے یہ دونون صورتین ترکیب و اجتماع دو کیفیتون متضادہ کی شمار اقسام سے ساقط کردی گئین اگرچہ قسمت عقلی انکو شامل تھی۔ ان آٹھون صورتون مین ہر ایک صورت کا یہ حال ضرور ہے کہ یا بلا مادہ ہوگی یا مع مادہ ہوگی بلا مادہ ہونیکے یہ معنے ہین کہ مزاج اس غیر معتدل کا بدن انسان مین محض ایک کیفیت پیدا کرے وہ کیفیت اس درجہ کی نہو کہ اس کی جہت سے کسی خلط

کے نفوذ کی قابلیت اس بدن کو حاصل ہو کر پھر وہ خلط اسی کیفیت غیر معتدلہ سے متکیف ہو کر بدن انسان کو متغیر کرے جیسے حرارت مدقوق کی خواہ بدن دق زدہ کو گرم کرے یا برف زدہ کی کہ یہ غیر معتدل بلا مادہ کی پوری مثال ہے۔ اور با مادہ ہونیکے یہ معنے ہیں کہ بدن انسان کی ایسی کیفیت یہ غیر معتدل کرے کہ اس سے ایک خلط مناسب اسی کیفیت کے اس بدن میں نافذ ہو اور یہی کیفیت غیر معتدلہ اسپر غالب ہو جیسے بلغم زجاجی سے تبرید انسانی کو حاصل ہوتی ہے خواہ صفرا کراثی یا زنجاری سے جو تسخین پیدا ہوتی ہے اسکے بعد نفوذ میں ان دونوں خلطوں کے جو کیفیت ہوتی ہے وہ ظاہر ہے۔ اور کتاب ثالث و کتاب رابع میں انشاء اللہ تعالی ہر واحد مزاج شانزدہ گانہ کی مثالیں بتفصیل بیان کی جائینگی جاننا چاہیئے کہ مزاج مادہ کے ساتھ دو طرح سے خیال کیا جاتا ہے اسلیے کہ عضو کبھی تو تر ہوتا ہے کہ مادہ میں بھیگ جاتا ہے اور کبھی مجاری یا بطنوں میں یہ مادہ محتبس ہو جاتا ہے اور یہ احتباس بھی کبھی تو اس عضو میں ورم پیدا کرتا ہے اور کبھی نہیں پیدا کرتا ہے اس مقام کے مناسب مزاج میں بحث اسیقدر تھی جو اس فصل میں کی گئی ان بیانات میں جو باتیں غیر واضح ہیں طبیب کو چاہیئے کہ ان کو مسلم جانے اور انکا بدلیل ثابت کرنا حکیم طبعی کے سپرد کرے۔

فصل دوسری تعلیم ثالث مزاج اعضا کے بیان میں خالق تبارک و تعالی نے ہر حیوان اور ہر عضو حیوان کو ایک مزاج خاص عطا فرمایا ہے جو کہ لائق اور مناسب تھا اور جس میں اس مخلوق کے احوال اور افعال کی مصلحت تھی اور جتنا اس حیوان یا عضو کو تحمل ممکن تھا تحقیق اس مسئلہ کی یہ فلسفیت پر واجب ہے طبیب کو اس سے کچھ واسطہ نہیں ہے انسان کو خالق عالم نے ایسا مزاج معتدل عطا فرمایا جو معتدل اس عالم کون و فساد میں ممکن تھا اور باوجود اعتدال مزاج کے اس مزاج کو مناسبت اسکے قوی سے ایسی عطا فرمائی کہ انکا فعل و انفعال تمام ہوتا ہے اور ہر عضو خاص کو جو مزاج اسکے لائق تھا عطا فرمایا اسی بنا پر بعض اعضا کا مزاج نہایت گرم اور بعض کا نہایت سرد اور بعض کا نہایت خشک اور بعض کا نہایت تر پیدا کیا۔ نہایت گرم مزاج بدن انسان میں روح اور دل ہے کہ جو منشا روح کا ہے اسکے بعد خون اگرچہ وہ جگر میں پیدا ہوتا ہے لیکن بوجہ اتصال قلب کے استفادہ اسقدر حرارت کا کرتا ہے جو کبد میں نہیں ہے خون کے بعد حرارت میں درجہ کبد کا ہے اسلیے کہ جگر مثل خون بستہ کے ہے اسکے بعد ریہ ہے بعد اسکے گوشت ہے کہ اسکی گرمی ریہ کی گرمی سے بھی کم ہے اس جہت سے کہ ریشہ ہائے عصب سرد مزاج ہیں گوشت میں لپٹے ہوتے ہیں اسکے بعد مزاج عضل یعنی پٹھے کہ وہ گوشت سے بھی کمتر گرم ہے اسلیے کہ اسمیں عصب اور رباط کی بھی آمیزش ہوتی ہے اسکے بعد طحال یعنی تلی کی حرارت ہے کہ اسمیں دم خون کا ہوتا ہے اسکے بعد گردوں کی گرمی ہے کہ ان میں خون کم ہوتا ہے اسکے بعد گوشت دونوں پستان اور انثیین کا اسکے بعد طبقات جو رگہاے جہندہ میں ہوتے ہیں نظر انکے جوہر عصبی کے جسے بذر بعد اس خون اور روح کے جو ان میں رہتے ہیں گرمی پہونچتی ہے بعد اسکے طبقات ان رگوں کے جو ساکن ہیں اور انمیں فقط خون موجود ہے بعد اسکے جلد تمام بدن کی بعد اسکے جلد کف دست کی جسے ہم اوپر معتدل لکھ چکے ہیں سب سے زیادہ سرد چیز بدن انسان میں بلغم ہے اسکے بعد بالوں کی سردی ہے بعد اسکے ہڈی اسکے بعد غضروف یعنی کرری اور اسکے بعد رباط اسکے بعد وتر یعنی رودہ اسکے بعد غشا یعنی جھلی بعد اسکے عصب یعنی پٹھہ بعد اسکے نخاع یعنی حرام مغز بعد اسکے دماغ یعنی بھیجا بعد اسکے شحم یعنی چربی بعد اسکے سمین یعنی دہنیت بدن انسان کی اسکے بعد جلد سب سے رطب چیز بدن انسان میں بلغم ہے اسکے بعد خون بعد اسکے دہنیت اسکے بعد چربی بعد اسکے دماغ اسکے بعد حرام مغز بعد اسکے گوشت پستان و انثیین اسکے بعد پھیپھڑا بعد اسکے جگر پھر طحال بعد اسکے گردے اسکے بعد عضل اسکے بعد کرری بعد اس کے جلد یہ ترتیب وہ ہے جسے جالینوس نے مقرر کیا ہے لیکن اس بات کا جاننا بہت ضرور ہے کہ پھیپھڑا اپنے جوہر ذاتی خواہ طبیعت میں زیادہ تری نہیں رکھتا اسلیے کہ ہر عضو اپنے مزاج اصلی میں مشابہ اپنی غذا کے ہوتا ہے اور مزاج عارضی میں مشابہ اس چیز کے ہوتا ہے جو اسکی غذا سے بڑھے پھر چونکہ پھیپھڑے کی غذا نہایت گرم خون سے ہے جسمیں صفرے کی آمیزش زیادہ ہوتی ہے یہ بات خود قول جالینوس

ت ظاہر ہوئی اس غذا کا مقتضا تو یہی تھا کہ مزاج پھیپھڑے کا گرم مائل بخشکی ہوتا لیکن چونکہ بہت سے فضول رطوبت کے ان بخارات سے جو بدن مین اٹھتے ہین اور پھیپھڑے کی طرف از قسم نزلات گرتے ہین اس جہت سے اسکی یبوست جاتی رہی اور شدید الرطوبت بھی نہ رہا جگر بہ نسبت ریہ کے زیادہ رطب ہو اور اس کی رطوبت غریزی بہ نسبت ریہ کے بہت زیادہ ہو اور یہ رطوبات سے بھیگنے اور تر رہنے مین جگر سے زیادہ ہو اور اگرچہ ہمیشہ تر رہنا اسکا رطوبت ذاتی کو بھی بڑھاتا ہو اسی طرح ضرور ہو کہ حال بلغم کا سمجھا جاے اور خون کا بھی لحاظ کیا جاے ایک خاص جہت سے وہ یہ ہو کہ بلغم جو کسی چیز کی ترطیب کرتا ہو اکثر اوپر ہی اوپر بھگو دیتا ہو اور تر کرتا ہو اور خون کی ترطیب جس چیز مین ہوتی ہو اس کے جوہر ذاتی مین رطوبت بڑھتی ہو علاوہ بریں بلغم طبعی اگرچہ کبھی فی نفسہ رطوبت مین زیادہ ہوتا ہو اسلیے کہ خون چونکہ نضج اسکا پورا ہوتا ہو بایں جہت بہت سی رطوبت اسکی متحلل ہو جاتی ہو یعنے بلغم مائی سے جو وقت خون بنتا ہو بوجہ نضج کے اسکی رطوبت متحلل ہو جاتی ہو آئندہ بہت قریب معلوم ہوگا کہ بلغم طبعی درحقیقت خون ہو کہ بعض قسم کے استحالہ کی وجہ سے بلغم ہو گیا ہو سب سے زیادہ خشک انسان کے بدن مین بال ہو جو بخار دخانی سے پیدا ہوتا ہو اسطرح پر کہ خلط بخاری متحلل ہو کر محض دخانیت لبتہ ہو جاتی ہے بعد اس کے ہڈی کی یبوست ہو کہ وہ سب اعضا مین سختی اور صلابت زیادہ رکھتی ہو لیکن ہڈی بال کے بہ نسبت رطوبت زیادہ رکھتی ہو اسلیے کہ اس کی پیدائش خون سے ہوتی ہو اور اسکی ساخت ایسی ہو کہ رطوبت اصلی کو جذب کر لیتی ہو اور اسپر قدرت رکھتی ہو اسی جہت سے بعض ہڈیون سے اکثر حیوانات کو غذا بکثرت ملتی ہو اور بالون سے کسی قدر بھی غذا نہین ملتی ہے ہان شاذ و نادر شاید کسی حیوان کو اس سے تغذیہ ہوتا ہو جیسا بعضون نے گمان کیا ہو کہ شپرہ بالون کو ہضم بھی کر لیتا ہو اور بآسانی حلق سے اتار لیتا ہو مگر ہم جو خت دو مقدار مین برابر ہڈی اور بال سے ہموزن لیکر قرع انبیق مین تقطیر کرین ہڈی سے پانی اور دہنیت زیادہ ٹپکے گی اتنی بالون سے نہ ٹپکیگی اور ثقل ہڈی کی تقطیر مین کم رہیگا اور بالون کی تقطیر مین زیادہ اس تجربہ سے معلوم ہوتا ہو کہ ہڈی مین بالون سے زیادہ رطوبت ہو بعد ہڈی کے یبوست غضروف کی ہو اسکے بعد رباط کی بعد اسکے وتر کی بعد اسکے جھلی کی اسکے بعد شرائین اسکے بعد اوردہ اسکے بعد ان پٹھون کی جو آلہ حرکت ہین بعد اسکے یبوست قلب کی ہو اسکے بعد یبوست ان پٹھون کی ہو جو آلہ حس ہین اسلیے کہ جو پٹھے آلہ حرکت ہین ان کی برودت اور خشکی معتدل سے زیادہ ہو معتدل سے اور اعصاب حس کے برودت مین تو زیادہ ہین مگر یبس مین بہ نسبت معتدل کے انکو زیادتی نہین ہے بلکہ شاید یبوست مین قریب معتدل ہین اگرچہ برودت مین بھی معتدل سے انکو اسقدر بعد نہین ہو بعد ان پٹھون کے یبوست جلد کی ہو

فصل تیسری تعلیم ثالث سے امزجہ اسنان اور اجناس کے بیان مین انسان کی عمر طبعی کے جو چار حصہ مقرر کیے گئے انمین سے ہر ایک حصہ کا ایک نام جداگانہ ہو اور لفظ سن کی ہر ایک حصہ پر ایک ہی معنے مین بولی جاتی ہو۔ پہلا حصہ سن نمو اور سن حداثت کہلاتا ہو تیس برس کے قریب تک اسکا زمانہ ہو اسکے بعد سن وقوف جسے سن شباب بھی کہتے ہین اسکی حد پینتیس یا چالیس برس تک ہو بعد اسکے سن الخطاط ہو مگر اس سن مین قوت اصلی باقی رہتی ہو یہ سن ارباب کہولت کا ہو ساٹھ برس تک اسکی نہایت ہو اور پھر سن الخطاط کا کہ جس مین ظہور ضعف قوت کا بھی ہوتا ہو اور یہ سن مشایخ کا ہو آخر عمر تک مگر سن حداثت کی پانچ قسمین کی جاتی ہین ان مین سے **پہلا حصہ** سن طفولیت ہو جبتک لڑکے کے اعضا مستعد حرکات نشست و برخاست کے نہین ہوتے ہین سن طفولیت کہلاتا ہو **دوسرا** سن صبی ہو کہ لڑکا چلنے پھرنے لگتا ہو مگر ابھی اعضا مین شدت توانائی کی نہین ہوتی اس سن کے زمانہ کی حد جبتک ہو کہ سب دانت جنھیں عوام دودھ کے دانت کہتے ہین گر نہ جائین اور انکے

عوض نئے دانت سب نہ نکل آئیں **تیسرا** سن ترعرع ہو جو بعد شدت اور درشتی اعضا اور سب دانت نکلنے کے اور قبل بلوغ کے ہوتا ہو **چوتھا** سن غلامیت
اور بلوغ ہو اسکا زمانہ جبتک ریش و بروت برآمد ہوں رہتا ہو **پانچواں** سن فتی ہو اسکا زمانہ جبتک کہ نمو ٹھہر جاتا ہو باقی رہتا ہو صبیان یعنے طفولیت سے
لیکر سن حداثت تک انکا مزاج حرارت مین قریب باعتدال ہوتا ہو اور رطوبت مین گویا کہ اعتدال سے زیادہ ہوتا ہو **مترجم کہتا ہو** اگرچہ اس سن مین حرارت
بہت زائد ہوتی ہو مگر زیادتی رطوبت کی جسے برودت لازم ہو اس حرارت کا کسر اور انکسار کر کے اسکو قریب باعتدال کر دیتی ہو **متن** قدمائے اطبا
مین بھی اندر شباب کی حرارت مین اختلاف واقع ہو بعضون کی یہ رائے ہو کہ صبی کے مزاج مین حرارت زیادہ ہو اسی جہت سے اس مین نمو بھی زیادہ
ہوتا ہو اور اسکے افعال طبیعیہ مثل خواہش طعام اور ہضم وغیرہ بھی اکثر اور ہمیشہ بامداومت ہوتے ہین یہ دلیل زیادتی حرارت کی سن صبی مین آتی ہو اور لمی
دلیل یہ ہو کہ اس سن مین چونکہ حرارت غریزیہ اصلی جو مادہ منی سے اٹھی ہوتی ہو تازہ اور مجتمع ہوتی ہو اس جہت سے ان کی حرارت بہ نسبت شبان کے
زیادہ ہوتی ہو بعضون کی یہ رائے ہو کہ حرارت غریزی جوانون مین بہت قوی ہوتی ہو اور خون ان مین زیادہ اور متین یعنے پختہ اور معتدل القوام ہوتا ہو اور
اسی جہت سے ان کی نکسیر زیادہ پھوٹتی ہو ایک یہ بھی دلیل کثرت حرارت جوانون کی تجویز کرتے ہین کہ مزاج انکا مائل بصفراویت ہوتا ہو اور لڑکون کا
مزاج مائل بہ بلغمیت ہوتا ہو اور چونکہ جوانون کے حرکات قوی تر ہوتے ہین اور حرکت کو حرارت لازم ہو اور استمراء اور ہضم طعام انکا قوی ہوتا ہو اسکا
بھی منشاء حرارت ہو اور لڑکون مین زیادتی شہوت طعام کی جو منشاء حرارت ٹھہرائی ہو یہ بات صحیح نہین ہو بلکہ کثرت شہوت طعام کا منشاء برودت
ہوتی ہو اسی وجہ سے اکثر شہوت کلبی بوجہ برودت کے پیدا ہوتی ہو اور جوانون مین جو جتنے شدت ہضم طعام کا دعوی کیا دلیل اسکی یہ ہو کہ انھین متلی اور
قے اور تخمہ کمتر عارض ہوتا ہو جیسا لڑکون کو اکثر بوجہ سوء ہضم کے عارض ہوتا ہے مزاج جوانون کا ہم نے جو مائل بصفراویت کہا اسکا ثبوت یہ ہے
کہ اکثر امراض حارہ مین مبتلا ہوتے ہین مثل حمائے غب کے اور قے انکی صفراوی ہوتی ہو بخلاف اسکے لڑکون کے مرض بارد رطب ہوتے ہین کہ ان کی
چھینک بلغمی ہوتی ہین اور اکثر انکی قے مین بلغم برآمد ہوتا ہو نمو کی زیادتی لڑکون مین بھی بوجہ قوت حرارت نہین ہوتی بلکہ اسکا منشا کثرت رطوبت ہو
اور بھوک کی زیادتی ان مین نقصان حرارت پر بخوبی دلالت کرتی ہو یہ خلاصہ دلائل مذہب فریقین کا ہے مگر جالینوس ان دونون گروہ کے مذہب
کو رد کرتا ہو اور اسکی رائے یہ ہو کہ دونون کی حرارت قوت مین برابر ہو اور اصل مین مختلف فرق یہ ہو کہ لڑکون مین مقدار حرارت زیادہ ہے اور کیفیت یعنے
حدت اور لذع کمتر اور جوانون مین مقدار حرارت کم ہوتی ہو اور کیفیت یعنے حدت ولذع بیشتر توضیح قول جالینوس کی یہ ہو فرض کرو کہ ایک ہی حرارت
مقدار واحد مین خواہ ایک ہی جسم لطیف حار مقدار واحد کا بکیفیت واحد کبھی تو ایسے جسم مین پھیلے اور منتشر ہو کہ جسکا جوہر رطوبت زیادہ رکھتا ہے
مثل پانی کے اور کبھی جسم یابس مین مثل پتھر وغیرہ کے پھیلے اور منتشر ہو اس فرض خاص مین ہم یقیناً پانی کی مقدار مین گرمی زیادہ پائینگے اور
کیفیت حدت مین نرمی اور کمی محسوس ہوگی بخلاف پتھر کے کہ اسکی مقدار حرارت گو کم ہوگی مگر حدت کی کیفیت بمدارج زیادہ ہوگی اسیطرح لڑکے
اور جوانون کی حرارت تصور کرنی چاہیے چونکہ لڑکون کی پیدایش منی کثیر الحرارت سے ہوئی ہے اور ابھی اس حرارت کو وہ اسباب بہم نہین پہونچے
جو اسے بجھادین اسلیے کہ لڑکا مثل اسپ تیز رو کے تزید مین چلا جاتا ہو اور رفتہ رفتہ نمو مین چلا جاتا ہے ابھی ٹھہرا نہین ہو کسی حد پر مقدار مین
اقطار ثلثہ کے پس کی حرارت کیطرف رجوع کرنے کا کیا مذکور ہو اور جوانون کو اگرچہ کوئی ایسا سبب بہم نہین پہونچا جو حرارت غریزیہ کو بجھا
اور نہ ایسا کوئی سبب واقع ہوا جو اسے بجھاے بلکہ وہ حرارت محفوظ ہے بحیثیت رطوبت کے جو کیفیت اور کمیت مین ساتھ ہی کم ہے اور
اسی طرح محفوظ رہیگی جبتک کہ حرارت زمانہ انحطاط کو پہونچے رطوبت جوانون مین اگرچہ بہ نسبت لڑکون کے کم ہو جاتی ہو مگر اتنی کم
نہین ہوتی ہو کہ حفاظت حرارت غریزیہ کی نہ کر سکے البتہ بقیاس نمو کے کم ہوتی ہو شاید یہ بات صحیح ہو کہ لڑکین کی رطوبت اتنی زیادہ ہوتی کہ

سے مستحیل ہوکر اور صورت بدلکر اعضا مین نفوذ کرتی ہین لیکن ابھی کسی جز نا اعضاء مفردہ کے جزو نہین ہونے پاتی ہین اور فعل نفوذ کا تمام ہوجاتا ہے
انکی چار قسمین ہین ایک وہ رطوبت ہے جو اندرونی اطراف چھوٹی رگون کے جو گرد اعضائے اصلیہ کے واقع ہین محصور ہوتی ہے اور یہ رگین بوجہ
اس رطوبت کے اعضائے اصلی کو رطوبت پہونچانے والی ہین دوسری وہ رطوبت ہے کہ جو اعضائے اصلی مین مثل شبنم پھیلی ہوئی ہے اسکو یہ استعداد
ہے کہ غذا اعضا کی ہوجائے جس وقت بدن کو کوئی اور غذا نہ پہونچے اور اسکی بھی استعداد رکھتی ہے کہ اعضائے اصلی کو تری پہونچائے جس وقت بسبب
کسی درشت حرکت وغیرہ کے خشکی عارض ہو تیسری وہ رطوبت ہے جسکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہوتا ہے اور یہ رطوبت غذا ہے کہ جو مستحیل بجوہر
اعضا ہوتی ہے بجہت مشابہت مزاج کے لیکن ابھی بطور قوام استحالہ تام نہین پائی ہے اسلیے کہ قوام تام کے بعد تو اعضا مین شمار کی جایگی
پھر رطوبت اسکو نہ کہہ سکین گے چوتھی وہ رطوبت ہے جو اعضائے اصلی مین داخل ہے ابتدائے نشو سے اسی رطوبت کی جہت سے اتصال اجزاء
کا آپس مین ہوتا ہے مبدا اس رطوبت کا نطفہ سے ہے اور مبدا نطفہ کا اخلاط سے اب ہم کہتے ہین کہ رطوبات خلطیہ محمودہ اور وہ رطوبات جن کو
ہمنے فضول تجویز کیا ہے انکا بھی چار قسمون مین انحصار ہے ایک جنس خون ہے کہ جو چارون مین افضل ہے اور بلغم اور صفرا اور سودا ہے خون بالطبع
حار رطب ہے طبعی اور غیر طبعی طبعی سرخ رنگ اسمین بدبو نہین ہوتی ہے شیرین ہوتا ہے اور غیر طبعی کی دو قسمین ہین ایک قسم وہ ہے کہ اسکا مزاج صالح
بجہت ملنے کسی چیز کے بدل گیا ہو مگر اسطرح پر کہ اسمین سوء مزاج پیدا ہوا مثلاً بارد ہوگیا خواہ حار ہوگیا دوسری قسم وہ ہے کہ اسمین
کوئی خلط ردی پیدا ہوئی اسکی دو صورتین ہین یا تو خلط ردی خارج سے وارد ہوکر اسمین نافذ ہوئی اور اسکے مزاج کو فاسد کردیا یا کہ خلط ردی
اسی خون سے پیدا ہوئی مثلاً اس مین عفونت ہوگئی یا اسکا جوہر لطیف مستحیل مرۂ صفرا کی طرف ہوگیا اور کثیف مرۂ سودا کی طرف
مستحیل ہوا اور یہ دونون اس مین باقی رہے خواہ ایک ان مین کا باقی رہا اس جہت سے اس خون کا مزاج متغیر ہوا یہ دوسری قسم
دو قسمون غیر طبعی کی کیفیت مین مختلف ہوتی ہے بسبب اختلاف اس چیز کے جو اسمین ملتی ہے خواہ اصناف بلغم سے ملے یا سودا سے ملے خواہ صفرا سے ملے
خواہ مائیت اسمین داخل ہو کبھی یہ خون بمنزلہ درد کے ہوجاتا ہے کبھی رقیق اور کبھی سیاہ ایسا ہوتا ہے کہ جسکی سیاہی شدید ہوتی ہے کبھی سپید رنگ
ہوتا ہے اور اسی طرح اسکی بو اور مزہ بھی متغیر ہوتا ہے اور کبھی تلخ ہوجاتا ہے اور کبھی نمکین اور کبھی ترش ہوتا ہے بلغم بھی طبعی اور غیر طبعی دونون
طرح پر ہوتا ہے بلغم طبعی وہ ہے جس مین صلاحیت اسبات کی ہو کہ وہ کسی وقت خون ہوجائے اس لیے کہ وہ درحقیقت خون ہے کہ
ابھی اسکا نضج پورا نہین ہوا وہ ایک قسم بلغم شیرین کی ہے جسمین شدت سے برودت نہین ہے بلکہ وہ بقیاس طرف بدن کے قلیل البرودت ہے
اور بقیاس طرف خون اور صفرا کے بارد ہے کبھی قسم بلغم شیرین سے غیر طبعی بھی ہوتا ہے وہ بلغم ایسا ہوتا ہے کہ جو ذائقہ ہم آگے ذکر کرینگے وہ ذائقہ
اسمین نہین ہوتا ہے اگرچہ اتفاقاً اسمین خون طبعی بھی ملجائے اور اکثر یہ بلغم بروقت خروج نزلہ کے خواہ نفث مین محسوس ہوتا ہے بلغم طبعی جو
شیرین ہے جالینوس نے اسکی نسبت ایسا گمان کیا ہے کہ طبیعت نے اسکے واسطے جو کوئی عضو خاص مثل سانچے کے ڈھلا ہوا نہین آمادہ کیا
خصوصاً جیسا کہ مرۂ صفرا اور سودا کیواسطے ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ بلغم نہایت قریب ہے خون سے کل اعضا اسکے محتاج ہین اسلیے قائم مقام
خون کے گردانا گیا اور کوئی عضو خاص کہ جسکی فقط یہی غذا ہو نہین مخلوق ہوا مین جالینوس کے قول کی شرح اسطرح پر کرتا ہون کہ اس
بلغم کیطرف حاجت دو وجہون سے ہے ایک تو ضرورت ہے اور دوسرے منفعت ہے ضرورت دو سبب سے ہوتی ہے اول سبب ان مین سے یہ ہے کہ یہ
بلغم قریب اعضا کے موجود ہے جس وقت غذا بہم نہ پہونچے وہ غذا جو آمادہ خون صالح ہونے کے ہوتی ہے اور مفقود ہونا اس غذا کا یا بوجہ کسی قدر
احتباس کے معدہ اور جگر مین خواہ بذریعہ اور اسباب عارضیہ کے ایسے وقت فقدان غذا مین قوتین اعضا کی بذریعہ اپنی حرارت غریزی کے

متوجہ بطرف اس بلغم کے ہو کر اسے نضج دیکر منہضم کر دیگی اور اس بلغم سے غذاے صالح بنا دیگی اور جسطرح حرارت غریزی اس بلغم کو نضج دیکر منہضم کرکے خون صالح بناتی ہے اسیطرح حرارت غریبہ کبھی اسکو متعفن کرکے فاسد بھی کر دیتی ہے اور اس قسم کی ضرورت مرۂ سودا اور صفرا کے واسطے نہین ہے سو اسلیے کہ یہ دونون بلغم کے اسباب مین شریک نہین ہین کہ حرارت غریزیہ ان کو خون صالح بنا دے اگرچہ اسباب مین انکو شرکت ضرور ہے کہ حرارت غریبہ دونون کو مثل بلغم مذکور کے فاسد اور متعفن کر دیتی ہے **دوسرا سبب** یہ ہے کہ یہ بلغم خون سے ملے تاکہ تغذیہ ان اعضا کا جو بلغمی مزاج مین کرے وہ اعضا کہ جو خون ان کی غذا ہوتا ہے اس مین ایک معلوم حصہ بلغم کا ہونا واجب ہے مثل دماغ کے اور یہ بات مرۂ صفرا اور سودا کیواسطے بھی موجود ہے اور منفعت اس بلغم کی یہ ہے کہ اعضا اور مفاصل جو کثیر الحرکت ہین بذریعہ اس بلغم کے تر رہین اور انکو بسبب حرارت اور احتکاک یعنے رگڑنے کے خشکی عارض نہو اور یہ منفعت دراصل منجملہ ضرورت کے واقع ہے بلغم جو غیر طبعی ہوتا ہے کچھ اس مین سے فضلہ مختلف القوام ہوتا ہے یہانتک کہ حس بھی اسکے قوام کا اختلاف دریافت کر لیتی ہے یہی بلغم مخاطی کہلاتا ہے اور بعض بلغم غیر طبعی مستوی القوام حس مین معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت مین مختلف القوام ہے اسکو بلغم خام کہتے ہین اور بعض قسم بلغم کی نہایت رقیق ہوتی ہے وہ مائی کہلاتی ہے اور بعض قسم نہایت غلیظ ہوتی ہے وہ بلغم ابیض ہے جو جصی کہلاتا ہے یہ وہ بلغم ہے کہ جسکا جزو لطیف متحلل ہو گیا ہے اس جہت سے کہ اسکا منافذ اور مفاصل مین بہت دیر تک احتباس رہا ہے یہی بلغم سب سے زیادہ غلیظ تر ہے اور بلغم کی ایک قسم مالح یعنے شور ہوتی ہے اس سے زیادہ گرم مزاج اور خشک کوئی بلغم نہین ہوتا ہے اور جو ملوحت پیدا ہوتی ہے اسکا سبب یہی ہے کہ تھوڑی سی رطوبت مائی کم ذائقہ خواہ بالکل بے ذائقہ اسکے ساتھ اجزاے ارضیہ محترقہ خشک مزاج تلخ مزہ باعتدال ملتے ہین اسلیے کہ اگر وہ بکثرت ملین تو ملوحت نہ پیدا ہو بلکہ تلخی پیدا ہو جمیع املاح کے پیدا ہونے کی یہی صورت ہے اور پانی کی شوریت کی بھی یہی وجہ ہے راکھ یا سجی یا چونے وغیرہ سے جو نمک بنایا جاتا ہے اسکی بھی یہی ترکیب ہے کہ بہت سے پانی مین اس شی کو پکاتے ہین جسکا نمک بنانا منظور ہوتا ہے پھر اس پانی کو صاف کرکے جوش دیتے ہین یہانتک کہ نمک جم جاتا ہے کبھی اس پانی کو بعد صاف کرنے کے بحال خود رہنے دیتے ہین کہ وہ بستہ ہو جاتا ہے اسی طرح بلغم رقیق بے طعم خواہ کم مزہ اس مین بھی جسوقت مرۂ یابسہ جو بالطبع محترق ہو بوزن معتدل ملتا ہے اسکو نمکین اور گرم کر دیتا ہے یہ بلغم صفراوی ہے مگر جالینوس نے کہا ہے کہ یہ بلغم اپنی عفونت سے نمکین ہوتا ہے اگر کوئی مائیت اس مین ملکر اسکو نمکین کر دیتی ہے مین اس قول کی شرح کرتا ہون عفونت اسکو اسطرح نمکین کر دیتی ہے کہ اس مین احتراق پیدا کرکے رمادیت موجود کرتی ہے اور جب وہ رطوبت سے ملتا ہے پھر وہی صورت نمک بنانے کی جو اوپر بیان ہوئی پیدا ہو جاتی ہے اور مائیت کو جو جالینوس نے کہا ہے کہ اس مین ملکر شوریت پیدا کرتی ہے مجھے ایسا گمان ہے کہ تنہا مائیت احداث ملوحت مین کافی نہین ہو سکتی ہے بظاہر عبارت جالینوس سے معلوم ہوتا ہے کہ بجاے لفظ (او) کے جو تقسیم کے معنے پیدا کرتا ہے اصل عبارت جالینوس مین لفظ (واو) ہے اب اسوقت معنے عبارت کے یہ ہون گے کہ یہ بلغم بجہت اپنی عفونت کے مع ایک مائیت کے جو اس مین ملتی ہے نمکین ہو جاتا ہے اسوقت کلام جالینوس کا صحیح المعنے اور تام ہو جاتا ہے اور ایک بلغم ترش بھی ہوتا ہے جیسے بلغم حلو کی دو قسمین بیان ہوئی ہین ایک تو وہ کہ جسکی حلاوت لذاتہ ہوتی ہے دوسرا وہ کہ اسکی حلاوت کسی امر خارجی کی وجہ سے ہوتی ہے اسی طرح ترش بلغم کی بھی دو قسمین ہین **ایک قسم** تو بسبب ملنے ایک شی غریب کے حاصل ہوتی ہے یعنے سوداے حامض جسکا ذکر ہم آگے کرینگے وہ ملتا ہے **دوسری قسم** مین ترشی کسی امر ذاتی کی وجہ سے ہوتی ہے وہ امر ذاتی یہ ہے کہ اس بلغم خمیرین کو یا جو بلغم کہ خمیرین ہونے والا ہے پہلے ایک قسم کا غلیان اور جوش عارض ہو جیسے اور عصارات خمیرین مین جوش آتا ہے بعد اسکے ترشی پیدا ہو ایک قسم بلغم کی عفص یعنی کسیلی ہوتی ہے یہ عفوصت کبھی بسبب برودت ذاتی کے جو بلغم کو عارض ہوتی ہے پیدا ہوتی ہے اسکا مزہ مائل بعفوصت ہو جاتا ہے اسلیے کہ اسکی مائیت منجمد ہو کر بجہت

بس کے اسکا استحالہ تھوڑا سا ترشیت کی طرف ہوجاتا ہے، اسوقت حرارت اتنی ضعیف تو ہوتی نہین جو اسکو جوش مین لاکر ترش کردے اور نہ حرارت ایسی قوی ہوتی ہو جو اسکو نضج تام دے، اسی جہت سے وہ عفص رہ جاتا ہو۔ بلغم کی ایک قسم زجاجی بھی ہو جو ثخین اور غلیظ مثال زجاج گداختہ کے ہوتا ہو لزوجت اور ثقل مین اور کبھی ترش ہوتا ہو اور کبھی نہایت بے مزہ اور شاید اس بے مزہ بلغم مین سے غلیظ وہی بلغم خام ہو یا اسکی طرف مستحیل ہوجاتا ہو یہ قسم بلغم کی وہ ہو کہ پہلے مائی اور بارد تھی اور عفونت اس مین پیدا نہین ہوئی تھی اور نہ اس مین کوئی اور چیز ملی تھی بلکہ الگ الگ ایک جگہ منحبس ٹھہرا رہا یہانتک کہ غلیظ اور گاڑھا ہوگیا اور برودت اس کی بڑھ گئی اوپر کے بیان سے یہ معلوم ہوا کہ بلغم فاسد کی لحاظ طعم کے چار قسمین ہین مالح حامض عفص متسخج یعنے نمکین ترش کھٹا بے مزہ اور بہ جہت قوام کے بھی بلغم کی چار قسمین ہین مائی زجاجی مخاطی جصی اور بلغم خام مخاطی مین داخل ہے صفرا بھی طبعی ہوتا ہے اور ایک بطور فضلہ کے غیر طبعی بھی ہوتا ہو صفرا طبعی خون کا رغوہ یعنے کف ہو سرخ رنگ ناصع یعنے خالص اور سبک اور تیز ہوتا ہو جسقدر اس خلط مین گرمی زیادہ ہو جاتی ہے سرخی زیادہ بڑھتی ہو جس وقت جگر مین پیدا ہوتا ہو اسکی دو قسمین ہوتی ہین **ایک قسم** اسکے ہمراہ خون کی رگون مین چلی جاتی ہو **دوسری قسم** صاف ہوکر مرارہ کو پہونچتی ہو اور جو حصہ خون کے ساتھ جاتا ہو اسکے جانے کی ایک ضرورت ہے اور ایک منفعت ضرورت تو یہ ہے کہ خون کے ساتھ ملکر جو اعضا بنظر اپنے مزاج کے مستحق اس بات کے ہین کہ ان کی غذا مین ایک جزو صالح صفرا کا داخل ہو ان اعضا کا یہ جزو تغذیہ کرتا ہے جسقدر کہ تقسیم مین اس عضو کو اس سے حصہ پہونچتا ہے مثل ریہ کے اور منفعت اسکی یہ ہو کہ خون کو لطیف کرکے اسکو تنگ راہون مین نفوذ کی قابلیت بخشے جسقدر صفرا صاف ہوکر مرارہ کی طرف متوجہ ہوتا ہو اسکا جانا بھی بنظر ضرورت اور منفعت کے ہو ضرورت بہ نسبت تمام بدن کے تو یہ ہو کہ فضول صفراوی سے تمام بدن کی تخلیص ہوجاتی ہو اور محفوظ رہتا ہے اور بہ سبب عضو خاص کے یہ ضرورت ہو کہ مرارہ کا تغذیہ کرتا ہے منفعت اسکے مرارہ مین جانے کی دو ہین **ایک** یہ ہو کہ امعا کو ثقل اور بلغم لزج سے دھوکر صاف کردیتا ہے **دوسری** یہ ہو کہ امعا مین لذع یعنے خلش پیدا کرتا ہو اور اسیطرح عضل مقعد مین لذع پیدا کرتا ہو تاکہ اسکو حاجت براز کی محسوس ہو اور واسطے تقاضائے حاجت کے اسے حاجتمند کرکے اٹھائے اسیوجہ سے اکثر بسبب سدہ اس مجرے مین پڑتا ہے جو مرارہ سے امعا تک اترا ہے قولنج عارض ہوتا ہو صفرائے غیر طبعی اسکی ایک قسم یہ ہے کہ خروج اسکا طبیعت سے بہ سبب کسی غریب شئے کے ہو جو اس سے ملے اور ایک قسم یہ ہے کہ سبب اسکے خروج کا مزاج طبعی سے خود اسکی ذات ہو بایطورکہ وہ اپنے جوہر ذات مین غیر طبعی ہو **پہلی قسم** تو بہت مشہور و معروف ہے کہ شئے غریب جو اس سے ملتی ہو وہ بلغم ہے اس صفرے کی پیدائش اکثر جگر مین ہوتی ہے اسی قسم اول سے ایک طرح کا صفرا وہ ہو جو بہت کم مشہور ہو اسمین جو شئے غریب ملتی ہو وہ سودا ہوتا ہو مشہور و معروف یا تو مرہ صفرا ہے یا مرہ محیہ ہو اسلیئے کہ جو بلغم اس مین ملتا ہو اگر رقیق ہو تو اس سے مرہ صفرا پیدا ہوتا ہے اور اگر بلغم غلیظ اس سے ملے تو مرہ محیہ پیدا ہوتا ہو یعنے وہ صفرا کہ جو مشابہ ہو انڈے کی زردی سے اس صفرائے غیر طبعی کی جو غیر مشہور قسم ہو اسکا صفرائے محترقہ نام ہو اسکی پیدائش دو طرح سے ہوتی ہے ایک یہ ہو کہ صفرا فی نفسہ سوختہ ہوجائے اور اس مین رمادیت پیدا ہو کہ اسکا جزو لطیف اس رمادیت سے جدا نہو بلکہ رمادیت اسمین محتبس ہوجائے، اور یہ بدترین اخلاط ہے اسیکو صفرائے محترقہ کہتے ہین دوسری صورت اسکی پیدائش کی یہ ہے کہ سودا خارج سے وارد ہو کر اس مین ملجائے یہ بہ نسبت قسم سابق کے اسلم ہو اور رنگ اس قسم کا سرخ ہے مگر خالص نہین ہو اور نہ اس مین چمک ہوتی ہو بلکہ نہایت مشابہ خون سے ہو فرق اتنا ہو کہ رقیق ہوتا ہو اور کبھی اپنے رنگ سے متغیر بھی ہوجاتا ہو جیسے اسباب رنگ بدلنے والے پیدا ہون سوا صفرا جو اپنی طبیعت سے خود بخود

خارج ہوتا ہے ایک قسم اس میں کی اکثر جب پیدا ہوتی ہے تو جگر میں پیدا ہوتی ہے اور دوسری قسم کی پیدایش جب ہوتی ہے تو معدے میں ہوتی ہے وہ قسم صفرا کہ جسکا تولد اکثر جگر میں ہوتا ہے صنف واحد ہے کہ لطیف خون جسوقت محترق ہوا اس سے یہ صفرا پیدا ہوتا ہے اور جو مقدار خون کی احتراق سے کثیف ہوجاتی ہے اس سے سودا بنتا ہے اور جو قسم کہ اکثر معدے میں پیدا ہوتی ہیں اسکی دو قسمیں ہیں کراثی و زنجاری۔ شاید کہ صفراے کراثی محی کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ محی جسوقت محترق ہوتا ہے تو احتراق اس میں ایک سودا پیدا کرتا ہے اور یہ سیاہی جسوقت زردی سے ملتی ہے درمیانی رنگ ان دونوں کا سبز پیدا ہوتا ہے زنجاری کی پیدایش غالباً اس طرح پر ہوتی ہوگی کہ جب صفراے کراثی کے احتراق میں شدت ہوتی ہے یہاں تک کہ اسکے رطوبات جلکر فنا ہوجاتے ہیں اور اُمل بیاض کیطرف بوجہ خشکی کے ہوجاتا ہے اسلیے کہ حرارت پہلے جسم تر میں یہ اثر کرتی ہے کہ اسے سیاہ کردیتی ہے پھر جتنی جتنی حرارت بڑھتی جاتی ہے سیاہی کو کم کرتی جاتی ہے اور اسکی رطوبت کو فنا کرتی ہے یہاں تک کہ سفید کردیتی ہے اس مسئلہ کے ثبوت میں تر لکڑی کی مثال سمجھنی چاہیے کہ پہلے اسکا کوئلہ بنتا ہے اسکے بعد راکھ ہوجاتی ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ حرارت جسم تر میں سیاہی پیدا کرتی ہے اور خشک میں سپیدی اور برودت جسم تر میں سفیدی پیدا کرتی ہے اور خشک میں سیاہی یہ دونوں حکم جو ہم نے کراثی اور زنجاری میں کیے ہیں محض تخمینی ہیں صفرے کی زنجاری قسم جمیع اقسام صفرا میں بہت گرم اور نہایت ردی اور بڑی قاتل ہے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ قسم جوہر سمی سے ہے سودا جو بھی خلط ہے طبعی بھی ہوتا ہے اور فضلہ غیر طبعی طبعی دم محمود کا درد ہے اور ثفل اور عکر الدم ہے مزہ اسکا شیریں اور عفص کے درمیان میں ہے جگر میں جب پیدا ہوتا ہے تو اسکی دو قسمیں ہوجاتی ہیں **ایک قسم** خون کے ساتھ اعضا میں نفوذ کرتی ہے **دوسری قسم** طحال کی طرف چلی جاتی ہے اور جو قسم کہ خون کے ساتھ نفوذ کرتی ہے اسکی ایک ضرورت ہے اور منفعت بھی ہے ضرورت تو یہ ہے کہ خون سے ملکر بمقدار واجب تغذیہ میں ہر ایک ایسے عضو کے اعضاے بدن سے بکار آمد ہو جسکی غذا میں جزو صالح سودا کا پڑنا ضروری مثل ہڈیوں کے اور منفعت یہ ہے کہ خون کو مضبوط کرے اور تقویت دے اور کثیف کرے طحال کیطرف سودا کی جو قسم جاتی ہے وہ اسیقدر ہوتا ہے کہ جسے خون اپنے ہمراہ لینے سے چھوڑ دیتا ہے اور اس سے مستغنی ہوتا ہے اسکا نفوذ بھی طحال میں بنظر ضرورت اور منفعت دونوں کے ہوتا ہے۔ ضرورت بسبب تمام بدن کے تو یہ ہے کہ تنقیہ فضول کرے اور بسبب ایک عضو خاص کے یہ ہے کہ طحال کی غذا بنے اور منفعت اسکی جب ہوتی ہے کہ جب طحال سے کھنچکر فم معدے پر پہونچے یہ منفعت دو طرح کی ہے **ایک** تو یہ ہے کہ فم معدہ کو مضبوط کرتا ہے اور تکثیف و تقویت اسکی کرتا ہے **دوسری** یہ کہ فم معدہ میں بوجہ اپنے مزۂ خاص کے خارش پیدا کرتا ہے اسوقت معدہ متنبہ گرسنگی پر ہوتا ہے اور بھوک معلوم ہوتی ہے **یہ بھی ضرور جاننا چاہیے** کہ جو صفرا مرارہ کی طرف کھنچتا ہے وہی ہے کہ جس سے خون مستغنی ہوتا ہے اور اسکو اپنی اصلاح میں صفرے کیطرف کچھ حاجت نہیں ہوتی ہے اور جو صفرا مرارہ سے معا کیطرف کھنچکر جاتا ہے اسکی مرارہ کو کچھ پروا نہیں ہوتی ہے اسیطرح سودا بھی جسقدر طحال کیطرف کھنچکر جاتا ہے وہی ہے کہ جسکی خون کو کچھ ضرورت نہیں ہے اور جو سودا طحال سے کھنچکر فم معدہ کی طرف جاتا ہے اس سے طحال بے پروا ہوتی ہے اور جسطرح وہ صفرا کہ مرارہ سے امعا کو جاتا ہے قوت دافعہ پر آگاہی دیتا ہے اسفل معا سے اسیطرح یہ سودا جو فم معدہ کیطرف کھنچتا ہے قوت جاذبہ پر اوپر سے آگاہی دیتا ہے فسبحان اللہ احسن الخالقین سودائے غیر طبعی وہ ہے کہ جو بطریق رسوب اور ثفل کے نہیں ہوتا ہے بلکہ بطور خاکستر اور احتراق کے ہوتا ہے اسلیے کہ تر چیزیں جنمیں ارضیت ملتی ہو اسمیں اجزائے ارضیہ کی تمیز دو طرح پر ہوتی ہے ایک بطریق رسوب اور تہ نشینی کے مثال اسکی واسطے خون کے سودائے طبعی سے دیجاتی ہے یا تمیز بسبب احتراق کے ہوتی ہے کہ لطیف متحلل ہوجاوے اور کثیف باقی رہے مثال اسکی واسطے خون اور اخلاط کے سودائے فضلی سے دیجاتی ہے جسکا نام مرہ سوداء ہے۔ رسوب سواے خون کے جو اور

کسی خلط کیواسطے نہو اسکی وجہ یہ ہو کہ بلغم مین بوجہ لزوجت کے کوئی چیز تہ نشین نہین ہوتی مثل تیل کے اور صفرے مین رسوب بجہت لطافت اور قلت اجزاے ارضیہ کے نہین ہوتا اور بھی چونکہ صفرا ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور زیادہ اجزا اسکے خون سے ملے ہوئے تمام بدن مین ہوتے ہین لہذا اُنکی تمیز اور انفصال خون سے دشوار ہے اور بھی اسکا رسوب بقدر معتدبہ نہین دریافت ہوسکتا ہے اور اگر متمیز بھی ہو تو رسوب اتنا نہین ٹھہرتا ہو کہ متعفن ہو اور کسیطرف دفع ہو بس جسوقت متعفن ہو لطیف اُسکا متحلل ہو اور کثیف اسکا سوداے حراقیہ ہوکر باقی رہے کہ جس مین رسوب ہو سوداے فضلیہ کی کئی قسمین ہین **ایک قسم** خاکستر صفراے حراقیہ کی ہے اور وہ مزہ مین تلخ ہوتی ہے اس سودے مین اور اس صفرے مین جسکا نام صفراے محترقہ نام رکھا ہے فرق یہ ہے کہ صفراے محترقہ مین خاکستر مخلوط نہین ہوتی ہے اور یہ سودا خود خاکستر ہے بذات خود متمیز ہے اور اسکے اجزاے لطیف متحلل ہوتے ہین **دوسری قسم** سوداے فضلیہ کی رماد بلغم ہے اور بلغم کے اجزاے احتراق سے پیدا ہوتی ہو اگر بلغم نہایت لطیف مائی ہو اسکی رماد نمکین ہوگی ورنہ ترش خواہ عفص ہوگی **تیسری قسم** سوداے فضلیہ کی شبیہ کہ خاکستر خون اور اسی خون کی حرارت سے پیدا ہوتی ہے یہ قسم نمکین مائل بازک حلاوت ہوتی ہے **چوتھی قسم** سوداے فضلیہ کی خاکستر سوداے طبعیہ کی ہوتی ہے اگر سوداے طبعی رقیق ہو تو اسکی خاکستر خواہ اسکے اجزاے محترقہ بہت ترش ہونگے جیسے سرکہ جب زمین پر گرتا ہے جوش مین آکر ایسی ترش بو دیتا ہے کہ اسکی بو سے مکھیان وغیرہ بھاگتی ہین اور اگر سوداے طبعی غلیظ ہو تو اس کی رماد اور حراقت مین ترشی کم ہوتی ہے بلکہ کسیقدر عفوصت اور تلخی اسکے مزہ مین ہوتی ہے اب معلوم ہوا کہ قسم سوداے ردی کی تین ہین ایک قسم سودا کی وہ ہے جو رماد ہو صفرا کی جو وقت صفرا مین احتراق ہوا اور لطیف اسکا متحلل ہوجائے اور دو قسمین وہ ہین کہ جو اسکے اوپر مذکور ہوئین وہ سودا جو احتراق بلغم سے پیدا ہوتا ہو دیر مین ضرر کرتا ہے اور اسکی رداءت بھی کم ہوتی ہے اور بہت جلد فساد انگیز سوداے صفراوی ہوتا ہے مگر بوجہ لطافت کے علاج پذیر سب قسمون سے زیادہ ہو باقی دو قسمین جنکی رداءت اوپر زیادہ تجویز کی گئی اس مین جو زیادہ ترشی رکھتا ہے اسی کی رداءت بھی زیادہ ہو لیکن ابتدا مین اگر اسکا تدارک کیا جائے تو علاج پذیر ہونے کی قابلیت زیادہ رکھتا ہے تیسری قسم ان مین کی جسکا جوش زمین پر گرنے سے کم ہوتا ہو اور رنگ اور قوام اسکا اعضا مین سقیم کم ہوتا ہو اور مدت دراز مین منتہی طرف اہلاک کے ہوتا ہو مگر تحلل اسکا بہت دشوار ہے اور تنقیح پانے مین اسکے نہایت دقت ہو علاج پذیر بھی مشکل سے ہوتا ہے یہی سب قسمین ہین اخلاط طبعیہ اور فضلیہ کی جو اوپر بیان ہوئین **جالینوس** کہتا ہے کہ راے صائب نہین ہے اس شخص کی جسنے گمان کیا کہ خلط طبعی فقط خون ہو اور سب اخلاط فضول ہین ان کی احتیاج بالیقین ثابت نہین ہو دلیل اس راے کے غلط ہونے کی یہ ہو کہ اگر تنہا خون ہی خلط طبعی ہوتا کہ تغذیہ اعضا کا وہی کرتا تو سب اعضا ایک مزاج کے ہوتے اور قوام انکا متشابہ ہوتا پھر ہڈی مین بہ نسبت گوشت کے سختی زیادہ نہوتی اور چونکہ ہڈی مین سختی زیادہ ہو اسکی اور کوئی وجہ نہین ہو مگر یہ کہ اسکے خون مین آمیزش سودا کی ہوتی ہو کہ جو جوہر باصلابت اور سخت ہے اسی طرح اگر فقط خون سے تغذیہ فرض کیا جائے تو دماغ بہ نسبت گوشت کے زیادہ نرم نہوگا چونکہ نرم ہو اسکا سبب بجز اسبات کے کہ اسکی غذا مین خون کے ساتھ جوہر نرم بلغم کا بھی ملتا ہو اور کچھ نہین ہو خون کو یہ صفت تو ضرور حاصل ہو کہ جمیع اخلاط کے ساتھ ملا رہتا ہو جب اسکا اخراج کرین تو اخلاط سے منفصل ہوکر نکلتا ہو ایک مثال چارون خلطون کی محسوسات سے ہم بیان کرتے ہین برتن مین ایک چیز بھری ہوئی ہو کہ اسمین بطور کف اور پھین کے جو چیز اوپر نظر آئے وہ صفرا ہو اور ایک چیز مثل سپیدی بیضۂ مرغ کے ہو وہ بلغم ہو اور ایک چیز تہ نشین ہو وہ سودا ہو اور ایک چیز پانی ہو کہ جسمین رطوبت محسوس ہوتی ہو اور جسکا فضلہ بول مین دفع ہوتا ہو یہ مائیت داخل اخلاط مین نہین ہو کیونکہ پیدائش مشروبات سے ہوتی ہو جو غذاے

بدن نہیں ہوتی حاجت مشروب کی طرف اسوجہ سے ہو کہ غذا کو رقیق کر کے اسکو نفوذ کے قابل کر دے اور خلط کی پیدائش تو ماکول اور مشروب دونوں سے ہوتی ہے مگر وہ مشروب جو غاذی ہو غاذی کے یہ معنی ہیں کہ بالقوۃ شبیہ ہو اجزاے بدنی کے جو چیز بالقوۃ شبیہ بدن انسان کے ہو وہ جسم مرکب ہو نہ بسیط اور پانی بسیط ہو اس جہت سے یہ غاذی نہیں ہو سکتا ہو بعض کم فہم آدمی ایسا گمان کرتے ہیں کہ قوت بدن کی کثرت خون کے تابع ہو اور ضعف بدن تابع قلت خون کے ہو حالانکہ یہ بات صحیح نہیں ہو بلکہ معتبر یہ ہو کہ بدن کو خون سے کسی قدر نصیب اور حصہ پہونچتا ہے اور بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہیں کہ اخلاط میں جسوقت زیادتی یا کمی ہو بعد از نیکہ جو مقدار مناسب ان کے بدن کے واسطے ہو اس نسبت پر پوری پہونچیں جب بھی صحت محفوظ رہتی ہو یہ خیال بھی صحیح نہیں ہو بلکہ ضرور ہو ہر خلط کے واسطے کہ باوجودیکہ وہ مقدار مناسب پر ہو اس کے واسطے ایک مقدار محفوظ ہونی چاہیے جسکی نسبت کسی دوسری خلط سے نہیں جاوے بلکہ اسکی مقدار فی نفسہ لیجاتی ہو اخلاط کے بیان میں بہت سے مباحث ایسے باقی رکھے ہیں کہ جو طبیبوں کے درجہ کے موافق نہیں ہیں انسے فلاسفہ طبعی بحث کرتے ہیں

فصل دوسری تعلیم چوتھی کیفیت تولد اخلاط کے بیان میں

جاننا چاہیے کہ ہضم غذا کا بسبب مضغ یعنے چبانے کے ہوتا ہو اسکا سبب یہ ہو کہ منھ کی سطح معدے کی سطح سے متصل ہے بلکہ یہ دونوں سطحیں گویا ایک ہی ہیں اور اسی معدے کی سطح سے منھ کی سطح میں بسبب شدت اتصال کے قوت ہاضمہ موجود ہوتی ہو اگرچہ اسقدر نہیں ہو جو معدے میں آتا ہو تاہم جسوقت کہ چبائی ہوئی چیز کو سطح اندرونی فم کی ملتی ہو کسیقدر اسمیں تغیر پیدا کرتی ہو اس تغیر کا معین آب دہن بھی ہوتا ہو کہ جیسے فائدہ نضج کا حرارت غریزیہ جو اسمیں واقع ہو رہتی ہو اسیواسطے گیہوں کو اگر منھ میں چبا کر دنبل یا دو جراحت پر لگا دیں جتنا یہ فائدہ کریگا اگر گیہوں کو صرف پانی میں بھگو کر خواہ پکا کر لگاویں اتنا مفید نہ ہوگا طبیبوں نے کہا ہو کہ اسبات پر دلیل کہ چبائی ہوئی چیز میں کسی قدر نضج قبل از انحدار شروع ہوجاتا ہو یہ ہو کہ بعد چبانے کے اسکا اصلی مزہ اور بو باقی نہیں رہتی پھر جب انحدار اسکا معدے میں ہوتا ہو وہاں جاکر ہضم تمام ہوتا ہو ہضم فقط حرارت معدے سے نہیں ہوتا ہو بلکہ اور بھی کسیقدر حرارت معدے کی داہنی طرف جگر سے یا بائیں طرف طحال سے پہونچتی ہے۔ طحال بھی کبھی فائدہ حرارت دیتی ہو نہ بنظر اپنے عضو اصلی کے بلکہ باعانت شرائین خواہ اوردہ کہ جو اسمیں ہیں معدے کو طبخ میں غذا کے قدام یعنے پیش رو سے بھی حرارت پہونچتی ہو وہ حرارت ثرب کی ہو جو ایک عضو شحمی ہے قابل حرارت کا بسرعت ہو بسبب شحم کے اس حرارت کو معدے تک پہونچاتا ہے۔ معدے کو بجانب فوقانی قلب سے حرارت پہونچتی ہو اسلیے کہ قلب حجاب کو گرم کرکے اس ذریعہ سے معدے کو گرم کرتا ہے جب غذا ہضم ہوتی ہو تو پہلے بذاتہ اکثر حیوانات میں کیلوس بنتی ہو اور بذریعہ شرکت مشروب کے صورت کیلوسی اسپر طاری ہوتی ہو کیلوس ایک جوہر سیال جو مشابہ ہو آب کشک غلیظ کے پھر بعد کیلوس ہونے کے لطیف اسکا معدے لیے اور امعا سے جذب ہو کر طرف عروق کے دفع ہوتا ہو ان رگوں کا ماساریقا نام ہے اور یہ پتلی رگیں ہیں سخت سخت انتڑیوں کے متصل جب غذا دفع ہو کر ان میں پہونچتی ہو ان میں سے ایک رگ جسکا باب کبد یا دروازہ جگر نام ہو اسمیں ہو کر جگر میں نافذ ہوتی ہے کہ اسکے اجزا اور شاخیں باب کبد کی جو داخلی اور چھوٹی چھوٹی اور ضعیف مثال بال کے باریک ہیں اور انکے منھ ملے ہوئے ہیں جزئے اصول اس رگ کے منھ سے جو پشت جگر سے نکلی ہو اور کوئی چیز ان چھوٹی چھوٹی راہوں کے اندر ہو کر نافذ نہیں ہوتی ہو مگر جسقدر پانی یا کوئی چیز مشروب لامقدار حاجت ہم استعمال کرتے ہیں اسلیے کہ بدن کو تھوڑے لیے پانی کی ضرورت ہو اور باقی جسقدر پیا جاتا ہو غذا کی تنفیذ کیواسطے تاکہ غذا رقیق ہو کر باریک رگوں میں داخل ہو جب غذا ان چھوٹی چھوٹی رگوں کے اندر داخل ہوتی ہو ایسا ہوجاتا ہو کہ گویا سارا جگر اس تمام کیلوس کو ملاقی ہوتا ہو اور ملجاتا ہو اسی جہت سے فعل جگر کا اس کیلوس میں شدید اور سریع ہوتا ہو اسوقت اس کیلوس کا پھر طبخ ہوتا ہو اور ہر طبخ میں ایک چیز مثل کف کے اوپر ہوتی ہو اور ایک چیز تہ نشین

مثل رسوب کے ہوتی ہے اور کبھی ان دونوں کے ساتھ اگر طبخ میں افراط ہوجائے ایک چیز محترق اور اگر پورا طبخ نہو تو ایک چیز خام بھی پیدا ہوتی ہے۔ کف تو صفرا ہے اور رسوب سودا اور یہ دونوں طبعی خلط ہیں اور سوختہ چیز میں لطیف صفراے ردی یعنے غیر طبعی اور کثیف سوداے ردی یہ دونوں غیر طبعی ہیں اور خام وہی بلغم۔ اور جو شی صاف ہو کر خوب نضج پاتی ہے وہی خون ہے مگر جبتک جگر میں رہتا ہے نہایت پتلا ہوتا ہے یعنے جتنی غلاظت خون کو لائق ہے اتنی نہیں ہوتی ہے اسلیئے کہ وہ مائیت جسکی طرف احتیاج نہیں ہے اسمیں ملی ہوتی ہے اور ملنے کا سبب یعنی تنفیذ غذا اوپر مذکور ہوچکا ہے پھر یہ خون جگر سے جب الگ ہوتا ہے تو اس رطوبت زائدہ سے پاک اور صاف ہوجاتا ہے جسکی حاجت واسطے تنفیذ غذا کے تھی اور اب وہ حاجت مرتفع ہوگئی یہ رطوبت جگر سے نکلکر اس رگ میں آتی ہے جو گردوں کی طرف اترتی ہے اور اپنے ہمراہ خون اسقدر لاتی ہے کہ جو بہ اعتبار کمیت اور کیفیت گردوں کی غذا کے لائق ہو۔ اس رطوبت کی چکنائی اور دسومت دونوں گردوں کی غذا ہوتی ہے اور جو کچھ اس رطوبت میں باقی رہتا ہے وہ بطرف مثانہ اور احلیل کے آجاتا ہے۔ خون جسکا قوام اچھا ہوتا ہے ایک بڑی رگ کی طرف سے کہ جو پشت کبد سے نکلی ہے اور وہ میں آتا ہے اور عروق کہ جن میں ساکن جو کبد سے نکلی ہیں اور وہ سے خون جداول اور وہ میں آتا ہے اور جداول اور وہ سے ہوکر سواقی جداول میں آتا ہے سواقی جداول سے رواضع سواقی میں آتا ہے **مترجم کہتا ہے** جداول اور سواقی اور رواضع کا بیان باب تشریح جگر میں دیکھنا چاہیے یہاں اسکی تفصیل میں طول ہوگا **متن** پھر رواضع سے خون نکلکر پتلی پتلی رگیں جو مثل بال کے ہیں اس میں آتا ہے اور ان رگوں کے منھ سے اعضاے جسم میں مترشح ہوتا ہے یہ اندازہ مقرر کیا ہوا اس حکیم کا ہے جسکی حکمت سب پر غالب ہے۔ خون کی پیدائش کا سبب فاعلی حرارت معتدلہ ہے اور سبب مادی غذا میں جو معتدل حصہ نکلے اور سبب صوری نضج کامل ہے اور اسکی علت غائی بدن کا غذا دینا صفراے طبعی جو کف خون کا ہوتا ہے اسکا سبب فاعل حرارت معتدلہ اور صفراے محترقہ کا سبب فاعلی حرارت ناری مفرط یعنے زائد خصوصًا وہ حرارت جو جگر میں ہوتی ہے۔ اور سبب مادی غذا میں جو چیز لطیف اور حار اور حلو اور چرب اور تیز ہے اور سبب صوری نضج کا حد افراط پہونچ جانا۔ اور علت غائی ضرورت اور منفعت دونوں کا ذکر فصل اول میں ہوچکا ہے۔ بلغم کا سبب فاعلی نقصان حرارت کا ہے اور سبب مادی اسکا جو غذا کہ غلیظ بارد رطب بالزوجت ہو اور سبب صوری بلغم کا ملی نضج کی ہے اور علت غائی ضرورت اور منفعت جو اوپر بیان ہوئی ہے سوداے طبعی کا سبب فاعلی حرارت معتدل اور سوداے محترقہ کا جو حرارت حد اعتدال سے بڑھ جائے اور سبب مادی سودا کا جو غذا کہ غلیظ ہو اور رطوبت اس میں تھوڑی ایسی غذا اگر گرم مزاج ہو واسطے تولد سودا کے سبب قوی ہوتی ہے اور سبب صوری اسکا ثفل جو تہ نشین ہوتا ہے دو وجہوں سے یا اس میں سیلان نہیں ہوتا ہے یا متحلل نہیں ہوتی ہے اور علت غائی اسکی وہی ضرورت اور منفعت ہے جسکا ذکر اوپر ہوچکا۔ سودا اکثر بجہت حرارت جگر کے پیدا ہوتا ہے یا طحال میں ضعف ہوجائے یا برودت ایسی پہونچے کہ اخلاط میں انجماد پیدا کرے یا زمانہ دراز احتقان میں گزرے یعنی اخلاط بدن میں محتقن اور بستہ رہیں کہ انکا خروج کسی استفراغ کے ذریعہ سے نہو یا امراض بہت پیدا ہوں اور مدت میں ان کے طول ہو کہ اخلاط کو خاکستر کردیں جسوقت سودا میں کثرت ہو اور درمیان جگر اور معدہ کے ٹھہرے خون اور اخلاط جیدہ کا تولد کم ہوتا ہے اسی جہت سے بدن میں خون کم نظر آتا ہے۔ اسباب کا جاننا ضرور ہے کہ حرارت اور برودت تولد اخلاط کے سبب فاعلی ہیں مع دیگر اسباب کے مگر حرارت معتدلہ خون کو پیدا کرتی ہے اور افراط حرارت سے صفرا پیدا ہوتا ہے اور نہایت افراط حرارت سے سودا پیدا ہوتا ہے بسبب فرط احتراق کے اور برودت بلغم کو پیدا کرتی ہے اور زیادہ برودت سے سودا پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ زیادتی انجماد کی ہوتی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو قوتیں منفعلہ ہیں بمقابلہ قوتوں فاعلہ کے انکی رعایت بھی کرنی چاہیے اور اسباب پر اعتقاد کردینا واجب نہیں ہے کہ ہر مزاج اور مرکب سے اسکی شبیہ بالاصالت پیدا ہوتی ہے

اور ضد اس مزاج کی بالعرض اس سے نہیں پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ مزاج کو ایسا اکثر اتفاق ہوتا ہو کہ اپنی ضد کو بالعرض پیدا کرتا ہے چنانچہ بارد
یابس مزاج رطوبت غریبہ کو پیدا کرتا ہو جو اسکے ضد ہو اور یہ فعل اس مزاج کا بوجہ مشاکلت اور مشابہت کے نہیں ہو بلکہ برودت اور یبوست
کی وجہ سے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہوتا ہو اور طبخ کامل جس سے جذب رطوبات نہیں ہونے پاتا اس جہت سے رطوبت غریب پیدا ہوتی ہے
بالاصالت یہ رطوبت لازم ہو عدم نضج کو جو لازم ہو برودت اور یبوست کو مثال اسکی یہ کہ آدمی نحیف و ضعیف ہوتا ہو جسکے جوڑ بند ڈھیلے اور
بال بدن پر کم اور لمس سرد و نرم و نازک اور رگیں تنگ ور اسی بالعرض کے مشابہ ہو جو سن شیخوخت میں بلغم پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ مزاج شیخوخت کا
درحقیقت بارد یابس ہو اور بلغم کی رطوبت بلحاظ یبس مزاج کے رطوبت غریبہ معلوم ہوتی ہو **یہ بھی جاننا بہت ضرور ہو** کہ واسطے خون کے
اور جو خلط ہمراہ خون کے رگون میں جاری ہوتا ہو ایک ہضم تیسرا بھی ہو علاوہ ان دو ہضمون کے جو اوپر مذکور ہوئے اور جسوقت یہ خون مع دیگر اخلاط کے
اعضا پر تقسیم ہوتا ہو پس جبکہ ہر عضو کو حصہ خاص پہونچتا ہو اسوقت ایک ہضم چوتھا بھی ہوتا ہو **پہلا ہضم** جو معدے میں ہوتا ہو اسکا فضلہ براز ہو جو بزرا
امعا دفع ہوتا ہو **دوسرا ہضم** جو کبد میں ہوتا ہو اسکا فضلہ بیشتر تو براہ بول دفع ہوتا ہو اور باقی بطرف طحال و مرارہ کے جاتا ہو **تیسرا اور
چوتھا ہضم** کا فضلہ بذریعہ تحلل کے دفع ہوتا ہو کہ وہ محسوس نہیں ہو یعنی پسینہ اور میل یعنی دونون ہضمون کا فضلہ ہے جو منافذ محسوسہ مثل
ناک اور کان کے یا منافذ غیر محسوسہ مثل مسامات کے دفع ہوتا ہو خواہ منافذ غیر طبعی مثل زخم کا نہا یا اورام منفجرہ کے خواہ وہ نامی چیزین جو بدن سے
اگتی ہین مثل بال و ناخن کے انکی راہ سے دفع ہوتا ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جسکے اخلاط رقیق ہو جائین اسے اخلاط کے نکلنے اور
استفراغ پانے سے ضعف ہوتا ہو اور بحیث وسیع ہونے مسامات کے اذیت پاتا ہو ضعف قوت کا اس سبب سے کہ تحلل جسقدر زیادہ ہوگا ضعیف
قوت اسکا تابع ہوتا ہو اور یہ بھی سبب ہو کہ اخلاط رقیقہ کا تحلل و استفراغ آسان ہو اور جس چیز کا تحلل اور استفراغ آسان ہوتا ہو اسکے
ہمراہ تحلل روح کا بھی بیشتر ہوتا ہو پس روح کے تحلل سے یقیناً ضعف پیدا ہوتا ہو **اور یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جسطرح ان اخلاط کیواسطے
اسباب پیدائش اور تولد میں درکار ہین اسیطرح ان کے بدن میں حرکت کرنیکے واسطے بھی اسباب درکار ہین حرکت جسمانی اور دیگر اشیاے حارہ خون اور
صفرا کے حرکت دینے کے اسباب ہین اور کبھی سودا کو بھی حرکت دیتے ہین اور اسکی تقویت بھی کرتے ہین مگر سکون اور آرام بلغم کو تقویت دیتا ہے
اور بعض سودا کے اقسام کو اوہام بذات خود بھڑک اخلاط میں مثلاً سرخ چیزون کی طرف دیکھنا محرک خون ہو اسیواسطے جو شخص رعاف میں مبتلا ہو
اسکو منع کیا جاتا ہو کہ جو شے سرخ اور چمکدار ہو اسکی طرف نہ دیکھے اسیقدر بیان اخلاط اور کیفیت ان کے تولد کی مناسب اس مقام کے تھی جو جھگڑے
ذکر کیا اب نزاع مخالفین کی ان باتون کے صواب اور خطا ہونے میں حکماے طبیعیین سے ہو اطبا سے نہیں ہو **تعلیم پانچوین مین ایک
فصل اور پانچ جملہ ہین فصل مین بیان ماہیت عضو اور اقسام عضو کا ہو** اعضا ان اجسام کا نام ہو جو اول آمیزش اخلاط
سے پیدا ہوتے ہین جیسے اخلاط وہ اجسام ہین جو اول آمیزش ارکان سے متولد ہوتے ہین اعضا کی اول دو قسمین ہین مفرد اور مرکب اعضاے
مفردہ وہ ہین کہ جو جزو محسوس ان اعضا مین سے کسی عضو کا لیا جائے اسکا نام اور اسکی حد وہی اور کل کا نام ایک ہی ہوگا مثلاً گوشت
اپنے اجزا میں بھی کیفیت رکھتا ہو پارہ گوشت بھی گوشت کہلاتا ہو اور عصب یعنی پٹھے اپنے کسی جزو سے بھی یہی کیفیت رکھتے
ہین اور ہڈی بہ نسبت اپنے اجزا کے اسی صفت پر ہو اور جو عضو مثل ان تینون کے ہو وہ عضو مفرد ہے اور ان اعضاے مفردہ کو اعضاے
متشابہۃ الاجزا بھی کہتے ہین۔ اور اعضاے مرکبہ وہ اعضا ہین جنکے جزو اور کل کا نام اور انکی حد ایک سی نہو جیسے ہاتھ پانون منھ کہ منھ کے
جزو کو منھ نہین بولتے اور ہاتھ کے جزو کو ہاتھ نہین کہتے ان اعضاے مرکبہ کو اعضاے آلیہ بھی کہتے ہین اسواسطے کہ یہ اعضا آلہ ہین واسطے

نفس کے اسکی حرکات اور افعال کے تمام ہونے کے واسطے۔ اول اعضاے متشابہۃ الاجزا سے ہڈی ہو یہ سخت پیدا کی گئی اسواسطے کہ بناے قیام بدن اور ستون اسکے حرکات کا ہو اور اسکے بعد غضروف یعنے کری وہ بہ نسبت ہڈی کے نرم ہے اور لچکنی ہے اور بہ نسبت تمام اعضا کے سخت ہو فائدہ اسکی خلقت کا یہ ہے کہ ہڈیون کا اعضاے نرم سے متصل ہونا بوجہ احسن انجام پائے ایسا نہو کہ سخت اور نرم دو چیزین بے کسی درمیانی شئ کے ترکیب پائین کہ نرم کو سخت سے اذیت پہونچے خصوصًا جسوقت کہ چوٹ لگے یا تنگ جگہ مین دباؤ پہونچے بلکہ ترکیب مناسب یہ ہو کہ درجہ بدرجہ سختی گھٹتی جائے اور نرمی بڑھتی جائے جیسے ترکیب شانہ کی ہڈی مین اور شراسیف کے اضلاع خلف مین اور جیسی نرم ہڈی حنجرہ کے نیچے قص یعنے استخوان سر سینہ کے۔ ایک یہ بھی فائدہ خلقت غضروف سے ہو کہ اسکی جہت سے مفاصل جو آپس مین قریب قریب ہین اور ایک دوسرے کو صدمہ رگڑ کا پہونچتا ہو آسمین انتظام پیدا ہو کہ وہ بجہت صلابت کے ریزہ ریزہ نہ ہوجاوین اور ایک یہ بھی فائدہ خلقت غضروف سے ہو کہ جسوقت کوئی عضل کسی ایسے عضو کیطرف کھنچتا ہو کہ جسمین ہڈی نہو تو غضروف پر اعتماد کرتا ہو اس کشش مین غضروف سے تربیت پاتا ہو جیسے عضل جفان یعنی پلکون کے کوئے کی جگہ پر غضروف انکے عضلات کیواسطے ستون اور دعامہ یعنے اٹھانا انکے اوتار کیواسطے لگائے گئے ہین کبھی اکثر مقامات مین احتیاج ہوتی ہو کہ ایک شئ جو بہت قوی نہو جیسے حنجرہ مین اسکے واسطے ایک اعتماد حاصل ہو غضروف کے بعد سختی مین عصب یعنے پٹھہ شمار کیا جاتا ہو وہ جسم ہو کہ جسکا محل نبات یا مقام روئیدگی دماغ ہو یا نخاع رنگ اسکا سفید تری لیے ہوئے کہ پیچیدگی مین تو نرم ہوتا ہو اور جدا ہونے مین سخت اسکی خلقت اس غرض سے ہوئی ہو کہ اعضا کا احساس و حرکت تمام ہو بعد پٹھہ کے اوتار ہین یہ اجسام عضل کے اطراف سے پیدا ہوتے ہین اور مشابہ ہین پٹھون کے اور جتنے اعضا متحرک ہین انسے ملتے ہین کبھی اعضاے متحرکہ مذکورہ کو کھینچتے ہین اس جذب مین جو بسبب تشنج عضل کے ہوتا ہو یا بوجہ اجتماع عضل کے اور رجوع کرنے عضل کیطرف پشت کے وہ جذب پیدا ہوتا ہو اور کبھی اعضاے متحرکہ کو ڈھیلا کر دیتے ہین وہ استرخاے جو بواسطہ انبساط عضل کے جسوقت وہ اپنی ہیئت اصلی کیطرف پھرے درکار ہو خواہ مقدار طول مین جسوقت عضلہ کے بڑھنے کی ضرورت ہو اور جو وضع طبعی عضلہ کی مقرر ہو اسپر باقی رہے اسوقت بھی یہی اوتار فائدہ استرخا کا دیتے ہین جسطرح ہم یہ حس بصر معلوم کرتے ہین اس کیفیت کو بعض عضلات مین یہ اوتار اکثر مرکب اس طرح سے ہین کہ جو عضلہ مین نفوذ ہو کر اسکے دوسرے جانب نکلجائے اور کبھی ان جسمون سے انکی ترکیب ہو کہ جنکا ذکر ہم اوتار کے بعد کرینگے اور وہ رباطات ہین رباطات بھی جسم عصبانی دیکھنے اور لمس کرنے سے معلوم ہوتے ہین ہڈیون سے اگر طرف عضل کے پہونچتے ہین اور وہان پر بھی رباطات مع اعصاب اور اوتار کے مجتمع ہو کر ریشہ ریشہ کرکے بطور لیف کے ملحق ہوتے ہین ان مین سے جو متصل عضلہ کے ہوتے ہین اسپر گوشت آجاتا ہو اور عضلہ سے جدا ہونے مین مفصل تک خواہ عضو متحرک تک وہ بذات خود جمع ہو کر وتر کو بٹتے ہین یہ رباطات جنکا ہم نے ذکر کیا یہ بھی اجسام مشابہ عصب ہوتے ہین بعض کو ان مین سے مطلق رباط کہتے ہین اور بعض ان مین کا باسم عصب نام رکھا جاتا ہو جو رباط کہ طرف عضلہ تک پہونچتا ہو اسکا فقط رباط نام رکھا گیا اور جو رباط عضلہ تک نہین پہونچتا ہو بلکہ اسنے دونون کنارے دو ہڈیون مفصل کا وصل کر دیا خواہ اور اعضا کے درمیان مین وصل پیدا کیا اور مضبوط باستواری ایک چیز کے ملنے کو دوسری چیز سے کرے یہ رباط با انکہ رباط بھی ہے کہتے ہین باسم عصب مخصوص ہوتا ہو رباطات مین کسی ایک کو بھی حس مطلق نہین ہو اس مصلحت سے تاکہ اسکو اذیت نہ پہونچے اس حرکت سے اور رگڑنے سے جو کثرت اسکو لازم ہو رباط کی منفعت اوپر کے بیان سے معلوم ہو چکی اسکے بعد شریانات ہین یہ اجسام دل سے اگے ہین اور پہنچے ہوئے بطرف اعضا کے اور مجوف طولانی ہوتے ہین اور عصبانی ہین کہ جنکا جوہر رباطی ہو انکے واسطے حرکت انبساطی اور انقباضی دونون ہین ان دونون حرکتونکا فصل اور جدائی سکونات سے ہوتا ہو انکی خلقت کا فائدہ یہ ہو کہ قلب مین ہوا پہونچا کر ترویح کرین اور بخار دخانی جو قلب مین پہونچتا

ہوا سے دفع کریں اور روح کو تمام اعضا پر تقسیم کریں ان کے بعد اوردہ ہیں یہ رگیں خلقت اور مشابہت میں مثل شریان کے ہیں لیکن یہ جگر سے اگتی ہیں اور ساکن ہیں انکی خلقت کا فائدہ یہی ہے کہ خون کو تمام اعضا پر تقسیم کریں انکے بعد اغشیہ ہیں جن کی بناوٹ غیر محسوس عصبانی ریشوں سے جنکا جسم باریک ہو ہوتی ہے یہ جھلیاں ہیں واسطے مخلوق ہوئی ہیں تاکہ اجسام کی سطحوں کو ڈھانپ لیں اور ان سب کے اوپر پہونچ جائیں اسمیں کئی منفعتیں ہیں از انجملہ یہ منفعت ہے کہ وہ اجسام اپنی شکل اور ہیئت پر باقی رہیں از انجملہ یہ بھی ہے کہ ایک عضو کو دوسرے عضو سے تعلق ہو جاوے اور ربط پیدا کرے یہ جھلی بواسطہ عصب اور اس رباط کے جو فراہم ہوا ہے ان اعضا کے ریشوں تک پس اسکی بناوٹ اسی رباط سے پوری ہوگئی ہے جیسے گردہ اعضاے پشت سے از انجملہ یہ منفعت ہے کہ جو اعضا اپنے جوہر ذاتی میں فاقد الحس ہیں یعنے حس نہیں رکھتے ہیں ان کے واسطے یہ جھلی بالعرض ایک سطح حساس بنجات ہو کہ جو چیز اس عضو عدیم الحس کو مس ہوتی ہے اس کی خبر میں حادث ہو یہی یہ جھلی لپٹی ہو اسکو بالعرض دریافت کرے اور جن اعضا کو یعنے فاقد الحس کہا ہے اور ان پر یہ جھلی لپٹی ہے وہ یہ ہیں ریہ جگر طحال دونون گردے کہ یہ سب فاقد حس نہیں رکھتے ہیں جن چیزون کی حس انھیں ہوتی ہے بذریعہ انھیں جھلیون کے ہوتی ہے جو ان پر لپٹی ہیں جب ان اعضا میں کوئی ریح یا کسی قسم کا ورم پیدا ہو فوراً محسوس ہوجاتی ہے ریح کو تو جھلی بالذات ادراک کرلیتی ہے بذریعہ تمدد کے جو جھلی میں اسوقت پیدا ہوتا ہے اور ورم کا احساس جھلی تو بالذات نہیں کرتی ہے مگر مبدء جھلی کا یعنے معلق ہونا اسکا یعنے جہان سے وہ لٹک رہی ہے اسکے ذریعہ سے بالعرض کرتی ہے اسواسطے کہ جس عضو میں ورم ہوتا ہے بوجہ ثقل کے اس میں ایک رجحان اور میلان سا پیدا ہوتا ہے کہ مبدء تعلق تک اسکا اثر پہونچتا ہے بعد جھلی کے گوشت ہے وہ ایک بھرتی ہے روزن دار یہ سب اعضا بدن میں رکھے گئے اور قوتیں انکی جن پر اعتماد بدن کا ہے بدن میں مقرر کی گئیں ہر عضو کو ایک قوت اصلی اور غریزی ہے کہ اسکے ذریعہ سے ہر عضو کی تغذی یعنے اس عضو کا غذا پانا تمام ہوتا ہے اور تغذی جذب غذا کرنا اور اسکا ٹھہرالینا اور اسکی صورت بدلکر اپنے مشابہ کرلینا اور اس مشابہ صورت کو اپنے میں ملالینا اور فضلہ کو دفع کردینا ان افعال سے تمام ہوتی ہے اور بعد تغذیہ کے اعضا کی قوتوں میں اختلاف ہے بعض اعضا کو علاوہ تغذی کے اور ایک قوت ہے کہ وہ قوت اسکے غیر سے بطرف عضو کے پہونچتی ہے اور بعض اعضا ایسے ہیں کہ ان میں یہ قوت نہیں ہے جسوقت یہ اعضا آپس میں مرکب ہوتے ہیں کبھی ایک عضو قابل اور معطی پیدا ہوتا ہے اور کبھی معطی غیر قابل پیدا ہوتا ہے اور کبھی قابل غیر معطی پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایسا عضو پیدا ہوتا ہے کہ نہ قابل ہوتا ہے اور نہ معطی **مترجم لکھتا ہے** قابل کسی عضو کو اس لحاظ سے کہتے ہیں کہ کسی چیز کو یا کسی وصف کو اپنے غیر سے قبول کرے اور معطی اسکو کہتے ہیں جو کسی قوت یا وصف کو دوسرے کو عطا کرے اور بلحاظ ان دو وصفون ثبوت اور سلب کے ازروے تقسیم عقلی یہی چار صورتیں نکلتی ہیں **متن** پیدا ہونا عضو قابل معطی کا ایسا بدیہی ہے کہ اس میں کسی کو شک نہیں ہوا سلیے کہ دماغ اور جگر دو ایسے عضو ہیں کہ بالاجماع یہ دونون قابل قوت حیات اور حرارت غریزی اور روح کے قلب سے ہیں یعنے قلب جو مبدء قوت حیات اور حرارت غریزی اور روح کا ہے اس سے ان قوتون کو قبول کرتے ہیں اور اسی طرح دماغ اور جگر مبدء ایک قوت کے ہیں کہ اس قوت کو اپنے غیر کو عطا کرتے ہیں یعنی معطی ہیں۔ دماغ مبدء حس کا ہے علی الاطلاق ایک قوم کے نزدیک اور ایک قوم کے نزدیک علی الاطلاق مبدء حس کا نہیں ہے اور جگر تغذیہ کا مبدء علی الاطلاق ہے ایک قوم کے نزدیک اور بعضے کہتے ہیں کہ جگر مبدء تغذیہ کا علی الاطلاق نہیں ہے وہ عضو کہ جو قابل ہے اور معطی نہیں ہے اسکے وجود میں شک کرنا اس سے بھی زیادہ بعید تر ہے کہ کوئی شخص عضو قابل معطی کے وجود میں شک کرے گوشت ایسا عضو ہے کہ قابلیت قوت حس وحیات کی رکھتا ہے اور کسی قوت کا مبدء نہیں ہے جو اور کسی عضو کو عطا کرے اور اسکا معطی کہلائے۔ اب دو قسمیں جو باقی رہیں ان میں سے ایک کے وجود میں یعنی معطی غیر قابل کے درمیان اطبا اور کبراء فلاسفہ کے اختلاف واقع ہے اکبر فلاسفہ یعنے ارسطاطالیس کہتا ہے کہ یہ عضو قلب ہے اصل الاصول ہر قوت کی ہے اور سب اعضا کو قوت

تغذیہ اور حیات اور ادراک اور حرکت کی دیتا ہو اور خود قابل کسی قوت کا دوسرے عضو سے نہیں ہو یہ غیر قابل اور معطی ہو۔ اطبا اور بعض متقدمین فلاسفہ نے ان قوتون کو اعضا مین بہ اسمہ تجویز کیا ہو ان لوگون کا یہ قول ہو کہ قلب معطی ان قوتون کا ان اعضا کو نہین ہو اور ایسا کوئی عضو نہین ہے جو معطی غیر قابل ہو۔ ہمارے نزدیک قول اول بلحاظ تحقیق اور تدقیق نظر کے ارجح معلوم ہوتا ہے اور قول اطبا کا بادی النظر مین اظہر ہے چوتھی قسم کہ جو نہ قابل ہو نہ معطی اسکے وجود مین بھی ابین اطبا اور فلاسفہ کے اختلاف ہو ایک گروہ کا یہ مذہب ہو کہ ہڈیان اور گوشت بے حس اور جو چیز مثل انکے بدن مین ہو انکی بقا ایسی قوتون سے ہو کہ انھین مین خاص پائی جاتی ہین وہ قوت اور اعضا معطیہ سے انکو نہین پہونچتی مگر یہ اعضا بوجود ان قوتون کے اس حالت پر ہین کہ جب ان کی غذا ان تک پہونچتی ہو اسکے تصرف اور استحالہ کو خود بھی اعضا کافی ہوتے ہین پس یہ اعضا ایسے ہین کہ نہ کسی کو کچھ دیتے ہین اور نہ کسی عضو سے کوئی قوت حاصل کرتے ہین یعنی یہ اعضا نہ معطی ہین اور نہ قابل ہین ایک گروہ کی رائے یہ ہو کہ یہ اعضا جو ابھی مذکور ہوئے انکی قوتین ذاتی نہیں ہین بلکہ جگر یا قلب سے یہ قوتین انکو پہونچتی ہین اول خلقت مین اور جب یہ قوتین پہونچ چکین اس وقت ان مین جاگزین ہو گئین پھر ہمیشہ قائم رہتی ہین طبیب پر یہ بات واجب نہین ہو کہ ان دونون مذہبون مین سے مذہب حق کی تلاش کرے اور برہان عقلی سے اس اختلاف کو مٹائے اسے بنظر طب کے اسقدر گنجائش نہین ہو اور نہ اسکے مباحث مین ہے اس اختلاف کے مٹے ہوئے کوئی ضرر پہونچیگا اور نہ اسکے اعمال مین بے رفع اس اختلاف کے کوئی مضرت ہو مگر اتنا جاننا اور معتقد کرنے مین نسبت اختلاف اول کے طبیب کو کچھ ضرر نہین ہو کہ قلب مبدء حس و حرکت کا واسطے دماغ کے اور مبدء قوت مغذیہ کا واسطے کبد کے ہو یا نہو مگر دماغ خواہ بنفسہ خواہ بعد اعطائے قلب کے مبدء افعال طبیعیہ مغذیہ کا ہو بہ نسبت تمام اعضا کے۔ اور دوسرے اختلاف مین بھی طبیب کو اسقدر اعتقاد مین کچھ ضرر نہین ہو کہ حصول اول قوت غریزی کا ہڈی وغیرہ مین جگر سے ہو خواہ ہڈی وغیرہ بذاتہ اس قدرت کی مستحق ہو یا ان دونون صورتون سے کوئی صورت نہو مگر اب اتنا اعتقاد کرنا ضرور ہو کہ بعد تمام خلقت ان اعضا کے فیضان اس قوت کا جگر سے نہین ہوا کرتا ہے اسطرح کہ اگر راہ آمد و شد قوت کی جگر اور ان اعضا کے درمیان کی بند ہو جائے اور ہڈی کیواسطے ایک غذا موجود ہو جو فعل تغذیہ کا ہڈی تک کر سکے جس طرح حس و حرکت جسوقت کہ وہ پٹھہ جو دماغ سے آتا ہو بند ہو جائے باطل ہو جاتی ہو بلکہ اب یہ قوت واسطے ہڈی کے بمنزلہ قوت اصلی کے ہو گئی ہو جب تک ہڈی اپنے مزاج پر باقی ہو اب اسوقت ہم طبیب کیواسطے شرح کیفیت اقسام اعضا کی بیان کرتے ہین اور بشرح و بسط حال اعضائے رئیسہ اور اعضائے خادمہ رئیسہ اور اعضائے مرؤسہ بلا خدمت کا اور حال ان اعضا کا جو نہ رئیسہ اور نہ مرؤسہ ہین بیان کرتے ہین **اعضائے رئیسہ** وہ ہین کہ جو مبدء ہین اولی قوتون کے بدن مین اسلیئے کہ بدن بنظر اضطرار انکے طرف بقائے شخص اور نوع مین حاجتمند ہو بحسب حاجت بقائے شخص کے اعضائے رئیسہ تین ہین **قلب** ہو مبدء قوت حیات کا و **دماغ** ہو مبدء قوت حس و حرکت کا **جگر** ہے مبدء تغذیہ کی قوت کا اور بحسب بقائے نوع بھی یہ تینون اعضائے رئیسہ ہین اور چوتھا عضو جو خاص بقائے نوع کا محتاج الیہ ہو وہ **انثیان** ہو کہ ان کی طرف ایک طرح کا اضطرار بھی ہو اور ایک قسم کا انسے نفع بھی حاصل ہوتا ہو اضطرار بوجہ تولید منی کے ہو کہ اس سے حفاظت نسل کی قائم ہو اور نفع یہ ہو کہ تمام ہونا ہیئت اور مزاج مرد اور عورت کا جو عوارض لازمہ انواع حیوان کا ہے اور اجزائے ہیئت حیوان مین داخل نہین ہے انثیین سے ہوتا ہو **اعضائے خادمہ رئیسہ** بعض ان مین کے خدمت مہیہ کرتے ہین یعنے اس خدمت سے کسی دوسری بات پر آمادگی ہوتی ہو اور بعض اعضائے خادمہ خدمت مودیہ کرتے ہین خدمت مہیہ کا منفعت تام ہو اور خدمت مودیہ کو خدمت علی الاطلاق کہتے ہین خدمت مہیہ فعل عضو رئیس پر مقدم ہوتی ہو اور خدمت مودیہ فعل رئیس سے موخر ہوتی ہو اور قلب کے واسطے خدمت مہیہ کرنے والا ریہ ہو اور خادم مودی شرائین ہین دماغ کیواسطے

خادم بھی جگر ہے اور تمام اعضائے غذا کے اور حفظ روح کا اور خادم مودی دماغ کا عصب ہے اور جگر کا خادم بھی معدہ ہے اور خادم مودی باردہ ہین انثیین کے خادم بھی وہ اعضا ہین جو تولید منی کی ان انثیین سے پہلے کرتے ہین اور خادم مودی انثیین کا مردون مین احلیل ہے اور وہ رگین جو درمیان انثیین اور احلیل کے واقع ہین اسیطرح عورتون مین خادم مودی وہ رگین ہین جنکی طرف سے منی ہو کر محمل یعنی مکان حمل مین پہونچتی ہے عورتون کیواسطے رحم ایک عضو ہے جس مین منی کی منفعت تمام ہوتی ہے **جالینوس** کہتا ہے کہ اعضا مین کوئی ایسا عضو ہے کہ اسکے واسطے فقط فعل ہے اور کوئی عضو ایسا ہے کہ جسکے واسطے فقط منفعت ہے فعل نہین ہے اور کسی عضو کیواسطے فعل و منفعت دونون ہین پہلے کی مثال قلب ہے دوسرے کی ریہ تیسرے کی جگر مین اس قول کی شرح کرتا ہون کلام جالینوس مین فعل سے یہ مراد ہے کہ جو بات تنہا ایک ہی چیز سے تمام ہو جتنی باتین خواہ افعال حیات شخص خواہ بقائے نوع مین داخل ہین مثال اسبات کی جسطرح قلب کیواسطے تولید روح کی کہ یہ بات فقط قلب سے تمام ہوتی ہے اور ان چیزون مین داخل ہے جو بقائے نوع یا حیات شخص مین درکار ہین اور منفعت سے جالینوس کے قول مین اسجگہ وہ چیز مراد لینی چاہیے کہ جو آمادہ کرے ایک فعل کے قبول کرنے پر کسی دوسرے عضو کو یہانتک کہ فعل تمام ہوجائے فائدہ دینے مین حیات شخص یا بقائے نوع کے جیسے ریہ ہوا کو آمادہ کرتا ہے کہ قلب کی ترشیح کرکے بقائے شخص کا فعل تمام ہوجائے اور جگر ہے ہضم ثانی کرتا ہے اور ہضم ثالث اور رابع کیواسطے آمادہ کرتا ہے اس چیز کو جو ہضم اول کے فعل کو تمام کرتی ہے تاکہ صلاحیت رکھے یہ شے ہضم یعنی خون واسطے غذا دینے اسی جگہ کے اسوقت کہ یہ جگر اپنا فعل اس مین کرچکے اور وہ فعل تمام ہو چکے اور سا ایک معین ایسا کرے جس سے ایک فعل آئندہ ہونے والے کا انتظار ہو اور اس فعل معین کو منفعت مین داخل کرنا چاہیے اور اس سے منفعت مراد لینی چاہیے پھر ہم از سر نو بیان اعضا کا شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ منجملہ اعضا کے کچھ ایسے اعضا ہین کہ منی سے پیدا ہوتے ہین یہی اعضا متشابہۃ الاجزا ہین سوائے لحم اور شحم کے اور کچھ اعضا ایسے ہین کہ خون سے پیدا ہوتے ہین جیسے لحم اور شحم کہ ان کے سوا ہر ایک چیز مرد اور عورت دونون کی منی سے پیدا ہوتی ہے مگر بنا بر قول حکمائے محققین کے نر و مادہ دونون کی منی سے اعضا پیدا ہوتے ہین جسطرح کہ جبن یعنے پنیر کا نفحہ اور لبن سے پیدا ہوتا ہے اور جیسے مبدء بستگی پنیر کا نفحہ مین ہے اسیطرح بستگی صورت اعضا کا نر کی منی مین ہے اور جیسے مبدء قبول کرنے بستگی یا انعقاد کا دودھ مین ہے اسیطرح مبدء انعقاد صورت اعضا کا یعنے قوت منفعلہ مادہ کی منی مین ہے پھر جسطرح ہر واحد پنیر مایہ اور لبن سے جزو ذاتی جبن کے ہین جو اسسے بنتا ہے اسیطرح دونون منی نر و مادہ کی جنین کے جزو ذاتی ہین یہ قول تھوڑی سی مخالفت بلکہ بہت سی قول جالینوس سے رکھتا ہے اسلیے کہ جالینوس کی یہ رائے ہے کہ ہر ایک منی نر و مادہ کے واسطے قوت عاقدہ اور منعقدہ دونون ہین اور با اینہمہ یہ بات ناجائز نہین ہے اگر ہم کہین کہ قوت عاقدہ نر کی منی مین قوی تر ہے اور منعقدہ مادہ کی منی مین اقوی ہے **مترجم کہتا ہے** چونکہ ظاہر قول جالینوس سے یہ بات برآمد نہین ہوتی ہے کہ نر کی منی مثل پنیر مایہ کے سبب استحالہ انعقاد کا ہوتی ہے اسلیے شیخ نے قول اول کو جالینوس کے قول کے مخالف تجویز کیا ہے **متن** تحقیق اس مسئلہ کی بہ تفصیل تمام ہماری کتابون جو علوم اصلیہ مین ہین اور جن مین اصول طبعیات مبرہن ہوئے ہین ملاحظہ کرنی چاہیے جو خون عورتون سے ایام حیض مین جدا ہوتا ہے اور اسکو ہم غذا تجویز کرتے ہین اس مین سے کسیقدر مستحیل ہو کر مشابہ جوہر منی اور ان اعضائے اصلیہ کے ہوتا ہے جو منی سے پیدا ہوتے ہین اور انھین اعضا کے واسطے غذائے نمو دہندہ ہوتا ہے اور کسیقدر وہ خون اسبات کی تو صلاحیت نہین رکھتا مگر اسکے لائق ہوتا ہے کہ ان اعضا کے اندر بستہ ہو جاوے اور جسقدر جگہ خالی درمیان اعضائے اولی کے ہے اسے بھر دیتا ہے کہ اس سے لحم اور شحم پیدا ہوتا ہے اور کسیقدر اس خون سے ایسا ہوتا

کہ ان دونوں باتوں میں سے کسی کی صلاحیت نہیں رکھتا ہو پس وقت نفاس تک باقی رہتا ہو کہ طبیعت اسکو بطور فضلہ کے دفع کرتی ہو جس وقت جنین پیدا ہوتا ہو جو خون کہ جگر کو پیدا کرتا ہے اسی خون نفاس کے قائم مقام ہوتا ہو اور اس کے جگر سے وہ چیز پیدا ہوتی ہے جو اس خون سے پیدا ہوتی ہے اور گوشت جنین کا پیدا ہوتا ہو خون صاف اور پختہ سے اور حرارت اور یبوست اسکو بستہ کرتی ہے شحم کی پیدائش اس خون کی مائیت اور دسومت یعنے چکنائی سے ہو اور برودت اسکو منعقد کرتی ہو اسیواسطے جب گرمی ہوتی ہے تو پگھل کر نکل جاتی ہے اور جو اعضا ایسے ہیں کہ نر مادہ دونوں کی منی سے پیدا ہوتے ہیں جس وقت وہ ٹوٹ جائیں پھر بستہ اور درست نہیں ہوتے اور اتصال حقیقی پھر انمیں نہیں پیدا ہوتا اگر بعض عضو کسی حالت میں درست ہو سکتا ہو اور سن صبی میں اسکے انجبار اور بستگی کی امید ہو سکتی ہو ان اعضا کی مثال جیسے ہڈیاں چھوٹے بچے کی شعبہ اور وہ سوم سے شعبے اور شریانوں کا یہ حال نہیں ہے۔ ان اعضا میں سے اگر کوئی چیز کم ہو جائے پھر اسکے عوض کچھ نہیں اگتا ہے جیسے ہڈی اور پٹھہ۔ جو عضو خون سے پیدا ہوتا ہے وہ بعد ٹوٹ جانے کے بعد پھر درست ہو جاتا ہو اور متصل ہو جاتا ہے جیسے گوشت اور جو عضو خون سے پیدا ہوا اور کسی قدر اس میں منی کی بھی شرکت ہو جبتک زمانہ اسکی خلقت کے بعد زیادہ نہیں گذرتا ہو اگر اس میں کوئی نقصان ہو تو وہ پھر سے پیدا بھی ہو سکتا ہو اور درست بھی ہو سکتا ہے جیسے دانت لڑکے کے مگر جب زمانہ بعید ہو جائے کہ خون کے مزاج پر دوسرا مزاج غالب ہو اسوقت دوبارہ نہیں اگ سکتا ہو۔ یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے اعضا ذی حس اور متحرک ہیں ان میں سے کبھی کسی عضو کا مبدء حس و حرکت کا ساتھ ہی عصب واحد ہوتا ہو جیسے آنکھ کا پٹھہ کہ مبدء حس و حرکت دونوں کا ہو اور کبھی ہر ایک قوت کا مبدا واسطے عصب جداگانہ ہوتا ہو یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے احشاء جوف میں لپٹے ہوئے ہیں انکی غشا کا منبت ورجائے روئیدگی ایک دو جھلیوں میں سے ضرور ہو یا جھلی سینہ کی یا جھلی شکم کی اور یہ دونوں جھلیاں اندرونی ہیں سینہ کے اندر جتنی چیزیں ہیں جیسے حجاب اور وہ شرائین اور ورید انکی جھلیوں کا منبت وہ جھلی ہو کہ مستبطن یعنی اندرونی ہو واسطے اضلاع اور پسلیوں کے اور جو چیزیں جوف میں اعضاء عروق کے ہیں منبت اسکی جھلیوں کا اندرونی پردہ عضل بطن کا ہو جسے صفاق کہتے ہیں یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ جتنے اعضا لحمی ہیں وہ بطور لیف کے ہیں جیسے گوشت عضلہ میں خواہ اول میں لیف نہیں ہو مثل جگر کے جتنی حرکتیں اعضا کی بدن میں ہوتی ہیں کوئی حرکت بے مدد لیف کے نہیں ہوتی حرکت ارادی بسبب لیف کے ہوتی ہو اور طبعی حرکت جیسے رحم کی خواہ عروق کی اور اسیطرح جو حرکت مرکب طبعی اور ارادی سے ہو جیسے حرکت ازدراد کی یعنی لقمہ اتار لینے کی یہ سب حرکتیں لیف مخصوص سے تمام ہوتی ہیں کہ جنکے واسطے ہیئت خاص ہو طول اور عرض اور توریب سے جذب اور کشش بسبب اس لیف کے پیدا ہوتی ہو جو دراز ہو اور دفع اس لیف سے پیدا ہوتی ہو جو عرض میں چلی گئی ہو جو عاصر یعنے نچوڑنے والی ہے اور امساک کے واسطے وہ لیف بنائی گئی ہو جو مورب ہیں جن اعضا میں ایک ہی طبقہ ہو مثل اوردہ کے اسکی تینوں قسم کے لیف یعنے لیف جاذب ودافع اور ممسک ایک دوسرے میں بنی ہوئی ہیں اور جو اعضا دو طبقہ رکھتے ہیں انکے طبقہ خارجی میں وہ لیف ہوتی ہو جو عرض میں چلتی ہے اور طول کی اور مورب طبقہ داخلی میں ہوتی ہے مگر طولی سطح باطن کیطرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ اس وضع پر انکی خلقت کا یہ سبب ہو تاکہ لیف جذب اور لیف دفع یکجا نہوں بلکہ لیف جذب اور امساک کا یکجا ہونا البتہ مناسب اور اولی ہو مگر اشریوں میں چونکہ حاجت امساک شدید نہیں ہوتی ہے اس جہت سے لیف جذب اور دفع کی یکجا مخلوق ہوئی ہیں لا محالہ کو ضرورت شدید جذب اور دفع کی ہو ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ جتنے اعضائے عصبانی ان اجسام کو محیط ہیں جنکا مادہ عصبانی مادہ سے جدا ہو ان عصبانی اعضا میں سے بعض ایسے ہیں کہ جو ایک ہی طبقہ رکھتے ہیں اور بعض دو طبقے رکھتے ہیں دو طبقے کئی منفعتوں کیواسطے پیدا کیے گئے **پہلی منفعت** یہ ہو کہ جو عضو انکے اندر گھرا ہوا ہو نہایت قوت سے حرکت کرتا ہو اسکی حفاظت وثیق ہو جائے جیسے وہی چیز کہ گئی جو خود اپنے جسم میں نہایت مضبوط ہو مثلاً شریان جو ہر وقت بقوت متحرک ہو اسکا محیط وہی عضو عصبانی ہو سکتا ہو جو دو طبقے رکھتا ہو

دوسری منفعت یہ ہے کہ احتیاج شدید اسباب کی ہے کہ عضو اندرونی جسم عصبانی تحلل نہو اور تکل بجائے تحلل کا خوف اس نظر سے ہے کہ اگر ایک ہی طبقے کا جسم محیط ہوتا بسبب نحافت اور کمزوری کے تحلل سے بے خوف نہوتا اور نکلجانے کا خوف اس سبب سے ہے کہ ایک طبقے کا جسم اگر محیط ہو تو پھٹ جانے سے بخطر نہو گا وہ جسم جسکے تحلل اور خروج کا خوف ہمنے ذکر کیا روح اور خون ہو جو شرائین مین رہتا ہے اور یہ دونون روح اور خون ایسی چیزین ہین کہ ان کی بقا مین کمال احتیاط درکار ہے اور انکے ضائع ہونے مین نہایت خوف ہے روح تو اگر جسم عصبانی محیط مضبوط نہو گا بہ عجلت تحلیل کے دفع ہو جائیگی اور خون اسکی نامضبوطی کی وجہ سے شق ہو کر نکل جائیگا ان دونون باتون مین خطر عظیم ہے **تیسری منفعت** یہ ہے کہ جسوقت کوئی عضو بحیثیت حرکت قوی کے اسمین جذب ودفع زیادہ ہو اور اسکو حاجت جسم محیط کی ہوتی تھی واسطے ایک اسکے آمیزش درکار ہو جیسے معدہ اور امعاء **چوتھی منفعت** یہ ہے کہ جب کوئی عضو ایسا ہو کہ اسکے ہر طبقہ سے ایک فعل خاص صادر ہوتا ہو اور وہ چند فعل ایسے ہین کہ مخالفت مزاج طبقوت صادر ہوسکتین تو اس عضو کے طبقات مین جدائی اور اختلاف مناسب ہو گا مثلاً خالق عز وجل کا یہ ارادہ ہوا کہ معدے مین دو فعل ایک حس دوسرا ہضم موجود ہو اور حس بدون عضو عصبانی نہین ہوسکتی اور ہضم بے عضو لحمی ممکن نہین تھا انھین دونون فائدون کے واسطے معدے مین دو طبقے پیدا کیے گئے ایک طبقہ عصبی جس سے حس صادر ہوتی ہے اور دوسرا طبقہ لحمی جس سے ہضم صادر ہوتا ہے ان دونون طبقون مین طبقہ اندرونی عصبانی ہے۔ اور بیرونی لحمی اسواسطے کہ ہاضم کا اتصال شئ منہضم سے بالقوۃ جائز ہے اور ملاقات یعنے اتصال بالفعل جائز نہین اور حساس کا فعل حس لمس بدون ملاقات اور اتصال کے تمام نہین ہوسکتا یہ بھی ہم کہتے ہین کہ اعضا مین کچھ ایسے عضو ہین کہ جنکا مزاج قریب بخون ہو پس انکی غذا ہونے مین خون کو اسکی حاجت نہین ہے کہ بہت سے استحالات اور تبدلات اختیار کرے تب انکی غذا بنے جیسے گوشت اسیواسطے گوشت مین بہت سے تجاویف اور سوراخ نہین رکھے گئے کہ اس مین غذا دیر تک ٹھہرے بعد اسکے گوشت اس سے متغذی ہو بلکہ غذا جسوقت گوشت تک پہونچتی ہے فوراً گوشت کیطرف مستحیل ہو کر گوشت بنجاتی ہے۔ بعض اعضا ایسے ہین کہ انکا مزاج خون کے مزاج سے بہت بعید ہے جیسے ہڈی پس خون کو ایسے اعضا کیطرف مستحیل ہونے مین بہت سے استحالے اور تبدیلات کی حاجت ہوتی ہے تاکہ رفتہ رفتہ مشابہ صورت ہڈی کے ہوجائے اسیواسطے کسی ہڈی مین بڑا خلقت ایک تجویف رکھی گئی جس مین اسکی غذا دیر تک ٹھہر کر ہڈی کی ہمصورت ہو کر اسکا جزو بنے جیسے ہڈی ساق اور ساعد کی۔ اور بعض ہڈیون مین کوئی تجویف نہین رکھی گئین جیسے ہڈی فک اسفل یعنے جبڑے کی اور جو اعضا ایسے ہون یعنے جنکی غذا دیر مین انکی جزو بنے انکو حاجت طرف امتیاز غذا کے زیادہ ہے اسلیے کہ غذا کو اپنی صورت کیطرف رفتہ رفتہ پھیرتے ہین پس جتنی دیر انکو حالۃ غذا مین درکار ہے اتنی دیر تک امتیاز اجزائے غذا مین بھی درکار ہے۔ جو اعضا قوی ہین وہ اپنی غذا کے فضول کو اپنے قرب وجوار کے اعضائے ضعیف کیطرف دفع کردیتے ہین جیسے قلب اپنی غذا کے فضول کو بطین کی طرف دفع کردیتا ہے یا دماغ خلف اذنین کیطرف یا جگر اربتین یعنی کنش ران کیطرف دفع کردیتا ہے

جملہ پہلا تعلیم پانچوین کا ہڈیون کے بیان مین اور اس مین تیس فصلین ہین **فصل پہلی** عام طور کا بیان ہڈیون اور مفاصل کا ہم کہتے ہین کہ بعض ہڈیون کی نسبت بدن سے ایسی ہے جیسے اساس اور مبنی شئ کو ہو طرف اس ہڈی کے جیسے فقرے پشت کے کہ وہ اساس ہین بدن کے اور ایسا ہی نسبا بدن کی ہے جیسے بالشتی کی اس لکڑی پر ہوتی ہے کہ جو پہلے کھڑی کی جاتی ہے کہ اسکے بعد سب لکڑیان ملائی جاتی ہین بعض ہڈیان بدن سے نسبت پوشش ورد قایہ کی رکھتی ہین جیسے ہڈی یا فوخ یعنے تالوکی۔ اور بعض ہڈیان ایسی ہین کہ جنکی نسبت بدن سے مثل ہتھیار کے ہے جس سے ٹبے ٹبے صدمے اور رگڑے اور ٹھوکرین اشیائے موذی کی دفع کی جاتی ہین جیسے وہ ہڈیان جنکا سناسن نام ہے اور یہ وہ ہڈیان ہین جو پشت کے فقرون پر مثل کانٹون کے نکلی ہوئی ہین۔ اور بعض ہڈیان

دو میں جیسے بھرتی مفاصل کے سوراخون کی ہوتی ہیں جیسے عظام سمسمانیہ جو درمیان سلامیات کے ہوتی ہین۔ بعض وہ ہڈیان ہین کہ جو اجسام انکی طرف بعلاقہ احتیاج ہین انکو متعلق کیے ہوئے ہین جیسے ہڈی لام کے صورت کی عضل حنجرہ اور زبان وغیرہ کیواسطے اور کل ہڈیان دعامہ اور قوام بدن کی بنا جو ہڈی ان ہڈیون مین سے ایسی ہے کہ انکی طرف بدن منظور جاتا ہے یا حفاظت کے محتاج ہے اور تحریک اعضا مین ان کی طرف حاجت نہین رکھتا ہو وہ ہڈیان مصمت یعنی ٹھوس پیدا کی گئین اگرچہ ان مین مسام اور چھوٹے چھوٹے سوراخ ضروری بھی ہین اور جو ہڈیان کہ ان کی طرف بدن کو بوجہ تحریک اعضا بھی حاجت ہے انکی مقدار تجویف مین زیادتی کی گئی اور انکی تجویف ٹھیک وسط مین ایک ہی بنائی گئی تاکہ جرم انکا غذا کے متفرق مقامات پر ٹھہرنے کا محتاج نہو نہین تو یہ ہڈی نرم ہوجاتی ہے بلکہ اسکا جرم سخت ہو اور اسکی غذا یکجا ہوئی اور مغ اسکی غذا تجویز ہوئی جسے حرام مغز کہتے ہین وہ اسکے حشو مین بھری گئی زیادہ تجویف ان ہڈیون کی اسواسطے رکھی گئی جس مین بھاری نہون اور سبک رہین اور ایک ہی تجویف بنانے کا یہ فائدہ ہے کہ جسم مین جرم انکا سخت رہے اور سختی جرم کی اس غرض سے ہے کہ جس مین بروقت حرکات عنیفہ کے ٹوٹ نجائین اور حرام مغز اسواسطے رکھا گیا ہے کہ ان کی غذا ہے بموجب اس طریقے کے جو ہم فصل اول مین بیان کرچکے ہین اور یہ بھی فائدہ حرام مغز کا ہے کہ ان کو ہمیشہ رطوبت دیا کرے تاکہ کہبت خفیف حرکت کے ان مین تفتت عارض نہو یعنے پارہ پارہ نہون۔ یہ بھی ایک فائدہ حرام مغز کا ہے کہ ان کی تجویف کے اندر داخل ہوکر ان کو مثل اجسام مصمتہ کے کردے اور تجاویف کم ہوجائے جتنی حاجت مضبوطی کی زیادہ ہوتی ہے اتنی تجویف کم ہوتی ہے۔ اور جتنی حاجت استواری کم ہوتی ہے اتنی تجویف زیادہ ہوتی ہے۔ نرم ہڈیان اسواسطے پیدا کی گئین کہ امر غذائے مذکور تمام ہو اور ایک حاجت زیادہ ان کیطرف یہ ہے کہ ان مین ایک شئ اسطرح نفوذ کرے جیسے بو ہمراہ ہوا کے بروقت سونگھنے کے اس ہڈی مین نفوذ کرتی ہے جسکا مصفات نام ہے اور جیسے فضول خشکیہ دماغ دفع کرتا ہے انہین نفوذ کرتے ہین سب ہڈیان قریب قریب آپس مین ملی ہوئی ہین اور کسی دو ہڈی کے درمیان مین بہت سی مسافت نہین ہے بلکہ بعض ہڈیون مین اتنی مسافت کم ہے کہ لواحق غضروفیہ خواہ شبیہ بغضروف ان ہڈیون کی درمیانی جگہ کو بھر دیتے ہین ان لواحق کی خلقت اسی منفعت کی راہ سے ہے جس منفعت کے واسطے غضروف کی خلقت ہوئی ہے اور جہان رعایت اس منفعت کی نہوان دو ہڈیون کے درمیان مین ایک مفصل پیدا کیا گیا ہے بعض لاحقہ غضروفیہ کے جیسے فک اسفل یعنے نیچے کا جبڑا قریب قریب چیزین جو درمیان ہڈیون کے ہین انکی کئی قسمین ہین کسی مین اسقدر بعد ہے کہ جتنا مفصل نرم مین ہوتا ہے۔ اور کسی مین اسقدر بعد ہوتا ہے کہ جتنا بعد مفصل تنگ غیر مضبوط مین ہے اور کسی مین اسقدر فاصلہ ہے جتنا مفصل مضبوط مین ہو خواہ وہ مفصل گڑھا ہوا ہو خواہ درزدار ہو خواہ چپ۔ نیدہ۔ مفصل سلس یعنے نرم وہ مفصل ہے کہ جسکی دو ہڈیون مین سے ایک ہڈی بآسانی حرکت کرے بے اسکے کہ اسکے ساتھ دوسری ہڈی کو حرکت ہو جسطرح مفصل رسغ کا یعنے جوڑ کلائی اور بازو کا اور مفصل عسر غیر موثق وہ جوڑ ہے جو درمیان ہیئہ مدسرہ ست اور استخوان کتف کے واقع ہے یا وہ جوڑ جو درمیان دو ہڈیون منجملہ استخوانہائے پشت پا کے واقع ہے اور عسر غیر موثق ایسے سے ایسے جوڑ کو کہتے ہین کہ ایک دو ہڈیون کی حرکت اس مین دشوار اور کم ہے اور مفصل موثق وہ جوڑ ہے جسکی دو ہڈیون مین سے ایک ہڈی کو تنہا بالکل حرکت نہو جیسے سینہ کی ہڈیون کے جوڑ اور مفصل مرکوز وہ جوڑ ہے کہ اسکی ایک دو ہڈیون مین زیادتی پائی جائے اور دوسرے کیواسطے نقرہ ہو جس مین یہ زیادتی گڑی ہو اور اسطرح پر گڑے کہ اسے حرکت نہو جیسے دانتون کی جڑین۔ اور مفصل مدروز وہ جوڑ ہے جسکی ہر ہڈی کیواسطے دونون ہڈیون مین سے تخاریز یعنے فاصلے ہین دندانہ دار جیسے آرہ ہوتا ہے اور دندانہ اس ہڈی کے تیز ہوتے ہین شگافون مین اس دوسری ہڈی کے جیسے روئین گر یعنے ٹھٹھیرے تانبے کے پترون کو جوڑتے ہین اور اس جوڑ کا نام شان

اور درز کہا گیا ہو جیسے جوڑ کھوپڑی کے اور مفصل مزنق ایک تو وہ جوڑ ہے جسے طول مین لغزش ہو جیسے جوڑ درمیان دو ہڈیون ساعد کے اور دوسرا مزنق وہ جوڑ ہو جسے عرض مین لغزش کرے جیسے ہڈیان پشت کی نیچے کے فقرون کی اسواسطے کہ اوپر کے فقرون کی ہڈیان مفاصل غیر موثق ہین

فصل دوسری تشریح قحف اور اسکی منفعت کے بیان مین

کھوپڑی کی سب ہڈیون کی منفعت یہ ہو کہ وہ دماغ کی سپر ہو اور اسکو چھپا کر آفات سے محفوظ رکھتی ہو مختلف قسمون کی متعدد ہڈیان کھوپڑی کی اسواسطے بنائی گئین کہ تقسیم اسکی دو جملون پر ہو ایک جملہ کا اعتبار بنظران فوائد کے ہو جو خاص ہڈیون سے متعلق ہو دوسرے جملہ کا اعتبار بنظران فوائد کے ہو جسکو ہڈیان گھیرے ہین اس سے تعلق ہو پہلے جملہ کی منفعتین دو قسم کی ہین ایک منفعت تو یہ ہو کہ اگر بسبب اتفاق کھوپڑی کے کسی جزو مین کوئی آفت پہنچے مثلاً ٹوٹ جائے یا عفونت آجائے یہ ضرور نہو کہ تمام کھوپڑی کو یہ آفت شامل ہوجائے جیسے اگر ایک ہی ہڈی ہوتی دوسری منفعت یہ ہو کہ ایک عضو مین اختلاف اجزا کا سختی نرمی تخلخل تکاثف رقت غلظ نہین ممکن تھا اور کھوپڑی مین یہ اختلاف درکار ہے بنظر اس حاجت کے جسکو عنقریب ہم ذکر کرینگے پس اختلاف اقسام ہڈیون سے یہ سب باتین حاصل ہوئین دوسرا جملہ اسکی منفعت مختلف طور پر تمام ہوتی ہے کوئی منفعت بقیاس نفس دماغ کے ہو بایطور کہ جسوقت بخارات غلیظ ہوجائین کہ نفوذ انکا ہڈیون سے دشوار ہو بسبب غلظت راہ اور مسک سے مختلف اقسام کی ہڈیون سے یہ فائدہ ہو کہ وہ بخارات دماغ سے جدا ہوجائین تاکہ تنقیہ دماغ کا بوجہ تحلل بخارات کے ہوجائے اور ایک منفعت اسکی بقیاس اس لیف عصب کے ہو جو اعضاے سر مین پراگندہ ہو اختلاف سے ان ہڈیون کے اسکے واسطے راہین کھلی ہین منفعتین اسکی مشترک ہین دماغ اور سر دو اور چیزون مین پہلی منفعت بقیاس عروق اور شرائین داخلی سر کے ہے یا کہ ان کے واسطے طریق اور منفذ بنے دوسری منفعت بقیاس طرف اس حجاب کے ہو جو غلیظ اور ثقیل ہو کہ اسکے اجزا ہر طرح بطرح متفرق ہین اسوجہ سے اسکا بوجھ دماغ پر نہین ہو شکل بیضی اس ہڈی کی یعنے کھوپڑی کی گول ہو دو منفعتون کی وجہ سے ایک منفعت بنظر اشیاے داخلی کے ہو وہ منفعت یہ ہے کہ شکل مستدیر مساحت اندرونی بڑی ہوتی ہو بہ نسبت اشکال مستقیمۃ الخطوط کے جسوقت احاطہ کئے دور دونون کا برابر ہو اور جب مساحت اسکی بڑی ہو تو اسکے اندر بڑی چیز کے سمانے کی گنجائش بھی ہوگی دوسری منفعت بہ نسبت امر خارجی کے یہ ہے کہ شکل مستدیر پر صدمہ چوٹ وغیرہ کا بوجہ قلت مصادمت کے بہت کم ہو پہنچتا ہو اسواسطے کہ اس مین قلت مصادمت ہوتی ہے بہ نسبت شکل مستقیمۃ الخطوط کے کہ جسمین زاویہ مستقیمہ پیدا ہو کھوپڑی گول بیضی ہے اور طولانی بھی اسکا فائدہ یہ ہے کہ منابت اعصاب دماغی طولانی وضع رکھتے ہین اور یہی وضع انکے واسطے واجب ہو تاکہ ان مین تنگی اور انضغاط واقع نہو کھوپڑی کیواسطے دو ابھار آگے پیچھے ہین تاکہ دونون جانب سے جسقدر بھیجے اترے ہین وہ بحال مناسب باقی رہین اور اسی شکل کیواسطے تین درزین حقیقی ہین اور دو کاذب حقیقی دو درزون مین سے ایک درز مشترک ہو پیشانی کے ساتھ بشکل قوس جسکی صورت اسطرح پر ہو اور اسکا اکلیلی نام ہے اور ایک درز طول سر کی منصف ہے وہ مستقیم ہے اسکو سہمی کہیے اور جب اسکا اتصال اکلیلی سے اعتبار کیا جائے اسکو سفودی کہتے ہین اسکی صورت ایسی ہو کہ جیسے کسی قوس کے بیچ میں اوپر کی جانب ایک خط مستقیم مثل عمود کے واقع ہو بایصورت اور تیسری درز مشترک ہو درمیان سر کے پیچھے سے اور اسکے قاعدہ مین اسکی شکل ایسی ہو کہ جیسے کسی زاویہ سے کنارا سہم متصل ہو اسکو درز لامی کہتے ہین اسواسطے کہ یونانیون کے لام سے کتابت مین مشابہ ہے بایصورت اور دو درزین کاذب طول مین سر کے بطور موازی سہم کے دونون جانب سے واقع ہین اور ہڈی مین سر کے پیوست نہین ہوگئی ہین اسواسطے انکا قشریین نام ہو اور جسوقت حقیقی تینون درزین سے ملتی ہین انکی شکل ایسی ہوتی ہو یہ شکل طبعی تام الدروز ہے لیکن سر کی شکلیں غیر طبعی

تین ہین پہلی یہ ہے کہ دو ہر آمدون مین سے پیش سر بر آمد نہو اسمین درز اکلیلی نہین ہوتی ہے دوسری شکل غیر طبعی یہ ہے کہ بجانب پشت سر کے بر آمدہ نہو اسمین درز لامی نہین ہوتی تیسری شکل غیر طبعی یہ ہے کہ دونون بر آمدے نہون اور مثل کری کے گول ہو کہ جسکا طول و عرض برابر ہوا فضل اطبا یعنے جالینوس نے کہا ہو کہ جسمین ابعاد برابر ہین عقل قسمت اسکا مقتضی ہو کہ اسمین قسمت درزونکی برابر ہوا ور چونکہ شکل طبعی مین قسمت درزونکی اسطرح پر تھی کہ طول مین ایک درز تھی اور عرض مین دو اب یہان چاہیے کہ طول مین ایک درز ہوا ور عرض مین بھی درز واحد ہوا ور درز عرضی وسط عرض مین ہو ایک کان سے دوسرے کان تک جسطرح سے درز طول وسط طول مین فاضل جالینوس کہتا ہے کہ چوتھی شکل غیر طبعی سر کی نہین ہوسکتی ہے کہ مثلاً طول کم ہو عرض سے اسواسطے کہ طول عرض سے جب ہی کم ہوگا کہ کوئی بطن بطون دماغ سے کم ہو یا جرم دماغ سے کسیقدر کم ہوا ور یہ فرض مخالف حیات اور مانع صحت ترکیب ہو مقدم اطبا ابقراط نے بھی اصابت رائے کی ہو اسطے کہ سر کی چار ہی شکلین تجویز کی ہین ایک طبعی اور تین غیر طبعی اس مسئلہ کو خوب سمجھنا چاہیے **فصل تیسری پہلے جملہ سے تشریح مین ان چیزون کے جو قحف سے نیچے ہین** سر کے واسطے بعد ان چیزون کے جو اوپر کی فصل مین بیان ہوئین پانچ ہڈیان اور ہین چار مثل دیوارون کے کھڑی ہین اور پانچوین مثل قاعدے کے رکھی ہوئی ہو یہ دیوارین یا فوخ کے بہ نسبت سخت بنائی گئین اسواسطے کہ صدمے چوٹ وغیرہ کے ان دیوارون پر زیادہ پہونچتے ہین دوسرا فائدہ یہ ہے کہ حاجت تخلخل قحف اور یا فوخ کی دو وجہون سے پوری ہو ایک تو اسوجہ سے تاکہ اس مین بخار تحلیل نفوذ کرے دوسری وجہ یہ ہو کہ دماغ پر گرانی پیدا نہو ان چارون دیوارون مین سب سے زیادہ سخت وہ ہڈی ہو جو پشت سر کیطرف واقع ہو اسلیے کہ وہ نگہبانی حواس سے پوشیدہ ہے پہلی دیوار ہڈی پیشانی کی ہو اسکا اوپر کی حد درزا کلیلی ہو اور نیچے کی حد ایک دوسری درز ہے کہ جو درز اکلیلی کے کنارے سے آنکھون پر چلی آئی ہے ابرو کے قریب یعنے نیچے ہو کر اور اس درز کا آخر درز اکلیلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہے دو دیوارین جو ہین وہ پسیار ہین انھین دونون مین دونون کان بنائے گئے ہین انکا نام حجری ہے کہ مثل پتھر کے سخت ہین اوپر سے ان دونون کو درز قشری محدود کرتی ہے اور نیچے کی جانب ایک درز ہو جو کنارے سے درز لامی کے آکر اسکا منتہا درز اکلیلی تک پہونچتا ہو اور آگے سے ان دونون کو ایک جز درز اکلیلی کا اور پیچھے سے ایک جز درز لامی کا محدود کرتا ہے چوتھی دیوار پشت سر کی اسکو اوپر کی جانب سے درز لامی محدود کرتی ہو اور نیچے کی جانب سے وہ درز جو درمیان قحف اور وتدی کے مشترک ہو اور درز لامی کے دونون کنارون مین در آور دہ ہو کر غائب ہو گئی ہو پانچوین ہڈی جسے ہمنے قاعدہ دماغ کہا ہے وہ ہڈی سب ہڈیون کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو اسکو وتدی کہتے ہین اسکی خلقت مین سختی دو منفعتون کے واسطے ہوئی ہو ایک منفعت تو یہ ہو کہ بوجہ سختی کے بوجھ اٹھانے پر مدد دیتی ہے اور دوسری منفعت یہ ہو کہ سخت چیز فضول کی عفونت کم قبول کرتی ہو یہ ہڈی ایسے مقام پر نصب کی گئی ہے کہ اسپر ہمیشہ فضول دماغی گرتے رہتے ہین اسواسطے سخت کرنے مین احتیاط کامل کی گئی۔ ہر ایک دو جانبون صدغین یعنے کنپٹیون مین دو ہڈیان سخت واقع ہین کہ جو کچھ صدغ مین جا تا ہو اسے چھپاتی ہین اور سیان کی وضع طول صدغ مین بطور تورب کے ہے اور بنا انکا زوج نام ہو **فصل چوتھی پہلے جملہ سے فکین اور انف کی ہڈی کے بیان مین** ہڈیان فک اعلی اور صدغ کی ان کے شمار کو ہم بیان کرتے ہین اسکے ساتھ درز جو فک اعلی مین ہین انکا بھی ذکر کرینگے پس ہم کہتے ہین کہ فک اعلی کے اوپر سے ایک درز مشترک تحدید کرتی ہے جسکی شرکت درمیان فک اعلی اور پیشانی کے ہو اور وہ درز ابرو کی جانب سے طرف کنپٹی کے جاتی ہو اور نیچے سے

HAKEEM SHOUKAT ALI

فک اعلیٰ کی حد پر دانتوں کی جڑیں ہیں اور دونوں جانب سے ایک درز فک اعلیٰ کی حد پر جو از طرف گوش آتی ہو اور فک اعلیٰ اور عظم وتدی میں مشترک ہو وہ عظم وتدی جو پیچھے اضراس کے واقع ہو پھر اسکے اخیر کا کنارہ وہ اسکے منتہا پر واقع ہے یعنے وہ کنارہ دوبارہ جھکتا ہے طرف انسی فک اعلیٰ کے تھوڑا سا پس ایک درز سی ہو جاتی ہو جو فرق کرتی ہے درمیان اس فک کے اور درمیان اس درز کے جسکو ہم ذکر کرتے ہیں وہ درز ایسی ہو کہ جو قطع کرتی ہو اعلاے حنک کو طولاً یہ حدود اربعہ فک اعلیٰ کے ہیں لیکن وہ درزیں جو اسکے حدود میں داخل ہیں ان میں سے ایک وہ درز ہو جو قطع کرتی ہو اعلاے حنک کو طولاً اور ایک درز دوسری ہو جو شروع ہوتی ہو درمیان دونوں ابرو سے لے کر تا محاذات ابین ثنیتین کے یعنے اوپر کے اگلے دو دانت اور ایک درز اور ہو جو شروع ہوتی ہو دوسری درز کے مبدا سے اور مائل ہوتی ہو اس مقام سے اترتی ہوئی محاذات میں ابین رباعیہ اور ناب کے داہنی جانب سے چوتھی درز اسکے مثل ہے بائیں طرف ان تینوں درزوں کے درمیان میں اور درمیان محاذات مناسبت اسنان مذکورہ کے دو ہڈیاں جو بشکل مثلث ہیں محدود ہوتی ہیں لیکن قاعدے ان دونوں مثلثوں کے نزدیک مناسبت اسنان کے نعین ہیں بلکہ درآتی ہو قبل اسکے ایک قاطع جو قریب قاعدۂ مخروطین کے ہو بایں صورت ⧍ اسلیئے کہ تینوں درزیں اس درز قاطع سے مواضع مذکورہ تک تجاوز کرتی ہیں اور نزدیک دونوں مثلثوں کے دو ہڈیاں ایسی حاصل ہوتی ہیں جنکو محیط ہوتے ہیں دونوں قاعدے مثلثوں کے اور مناسبت اسنان اور دونوں قسمیں کنارے کی درزوں نے ان دونوں ہڈیوں میں سے ایک کو دوسرے سے جدا کرتی ہو وہ چیز جو اترتی ہے درز اوسط سے اس جہت سے ہر ایک ہڈی میں دو زاویۂ قائمہ پیدا ہوتے ہیں نزدیک اس درز کے جو بطور عمود فاصل ہو ترتی ہو اور ایک زاویہ حادہ نزدیک انیں کے اور ایک زاویہ منفرجہ نزدیک مخروطین کے پیدا ہوتا ہو درز فک اعلیٰ سے ایک وہ بھی درز ہو جو اترتی ہو درز مشترک علیا سے یہ درز شروع ہوتی ہو کنارے چشم سے اور جسوقت پہونچتی ہو نقرہ تک یعنی منفذ تک تو تین شعبوں پر منقسم ہوتی ہو ایک شعبہ تو گذرتا ہو نیچے درز مشترک کے اور پر نقرہ چشم کے تا انکہ متصل ہو کے ہوجاتا ہو اور ایک درز یعنے دوسرا شعبہ قریب ہو میں متصل ہوتا ہو بے اسکے کہ نقرہ میں داخل ہو اور تیسری درز یعنے تیسرا شعبہ وہ ہو اسیطرح متصل ہوتا ہو مگر نقرہ داخل ہو کر اور جو درزان تینوں میں اسفل ہو بقیاس اس درز کے جو زیادہ بہ ہو پس وہ دور تر ہے اس مقام سے کہ مماس ہوتا ہو اسکو اعلاے حنک مگر وہ ہڈی جسے درز اول ان تینوں و سو درزوں سے جدا کرتی ہو وہ سب سے بڑی ہو اسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہو جسکو درز ثانی جدا کرتی ہو اسکے بعد وہ ہڈی بڑی ہو جسکو درز ثالث جدا کرتی ہو **شرح الف** ناک کی منفعتیں ظاہر ہیں اور وہ تین ہیں **پہلی منفعت** یہ ہو کہ وہ معین ہوتی ہو جسبب اس تجویف کے جسپر یہ شامل ہو استنشاق یعنی سونگھنے میں یہانتک کہ جمع ہوتی ہے اسمیں ہواے کثیر اور قبل ازانکہ دماغ میں پہونچتی ہو معتدل بھی ہوجاتی ہو اسواسطے کہ جو ہوا سونگھی جاتی ہے اکثر اسکے بر یہ میں پہونچتی ہو لیکن کسیقدر مقدار صالح اسمیں سے دماغ میں بھی نفوذ کرتی ہے اور بھی اس استنشاق کے واسطے جس سے سونگھنا کسی قدر ہواے صالح کا مطلوب ہوتا ہے ایک مقام خاص میں جو آگے آلہ شم کے واقع ہے جمع کی جاتی ہے تاکہ ادراک زیادہ ہو اور موافق لائحہ مشموم کے ہو پس یہ تین منفعتیں ایک منفعت میں ہیں تیسری منفعت جمع ہونا ہوا کا دوسری معتدل ہونا اسکا قبل اسکے کہ دماغ تک نافذ ہو تیسری جمع ہونا کسی قدر ہوا کا آگے آلہ شم کے **دوسری منفعت** یہ ہو کہ تقطیع حروف اور تسہیل اخراج حروف پر معین ہوتی ہے کہ ہوا کل اس مقام پر جمع نہو جائے جسجگہ سے تقطیع حروف مطلوب ہو پس یہ دو منفعتیں بایک ہی منفعت میں ہیں بعد ازان جو فائدہ مقدار معین کرنے میں حروف کے دیتی ہے اسکی نظیر ایسی ہو کہ جیسے وہ ثقبہ منصوب جو پیچھے مزمار کے واقع ہے تقدیم اس ہوا کی کرتی ہے اور اس ہوا کے روکنے سے

متعرض نہین ہوتی ہو **تیسری منفعت** یہ ہے کہ جو فضول طرف سر کے دفع ہوتے ہین انکے واسطے ناک بمنزلہ پردے اور محافظ کے ہو کہ وہ فضول دیکھنے سے پوشیدہ رہتے ہین اور کبھی اسکے نکال ڈالنے پر بذریعہ نفخ کے ناک مددگاری کرتی ہے یہ دو منفعتین اسی تیسری منفعت مین داخل ہین ناک کی ہڈیون کی ترکیب دو مثلث ہڈیون سے ہو جن دونون کے زاویہ اوپر سے ملجاتے ہین اور اول کے قاعدے قریب ایک زاویہ کے متماس ہوتے ہین اور ان دونون مثلثون مین بجہت وزنا دیون کے جدائی ہوتی ہو اور دونون ہڈیان ہر ایک ان مین کی ایک ان دو عضرون کنارے والی سے جو منفذ کی دندون مین مذکور ہو چکی ہین مرکب ہوتی ہے ان دونون ہڈیون کے نیچے کے کنارے پر دو غضروف نرم واقع ہین کہ انکے بیچ مین طول وند وسطانی ہر ایک غضروف ایسا ہو کہ جسکا جزو اعلیٰ جزو اسفل سے زیادہ سخت ہو اور حاصل یہ ہو کہ یہ غضروف ان دونون غضروفون سے صلابت مین زیادہ ہو منفعت اس غضروف وسطانی کی یہ ہو کہ ناک کے جدا جدا دو نتھنے بنادیتا ہے تاکہ جب دماغ سے کوئی فضلہ اترے تو اکثر ایک ہی نتھنے کی راہ سے نکلے اور سارا راستہ استنشاق کا جدھر سے ہوا ترویح دماغ کے واسطے جاتی ہو بند نکرے اسواسطے کہ اس ہوا سے روح دماغی کی تازگی ہو وہ دو غضروف کنارے والے جو ہین انکی تین منفعتین ہین **پہلی منفعت** ایسی ہو کہ جو مشترک ہو جملہ ان غضروفون مین جو کنارے ہڈیون کے واقع ہین اور اسکے بیان سے ہمکو فراغت ہو چکی ہو **دوسری منفعت** یہ ہو کہ کشادگی اور بخوبی گنجایش پیدا ہوا گر زیادہ استنشاق اور نفخ کی ضرورت ہو **تیسری منفعت** یہ ہو کہ معین ہو کر ادنیٰ بخارہ خالی کی اسطرح ہو کہ بروقت نفخ کے دونون غضروف کھلجائین اور جدا جدا ہوجائین اور کم ہوجائین اور لرزنے لگین دونون ہڈیان ناک کی باریک اور سبک پیدا کی گئین اسلیئے کہ احتیاج طرف خفت کے زیادہ ہو بہ نسبت مضبوطی کے خصوصاً اس لحاظ کر ان مین ایسے اعضا نہین ملتے جو مورد آفات او صدمات ہین اور بھی موضع مس سے یہ دونون ہڈیان دور تر واقع ہین **فک اسفل** یعنے نیچے کا جبڑا صورت اسکی ہڈیون کی اور جبڑے کی منفعت بخوبی معلوم ہو کہ وہ دو ہڈیون سے مرکب ہو ان دو ہڈیون کو نیچے ذقن کے ایک مفصل موثق جمع کرتا ہے اور دو کنارے ان ہڈیون کے جو باقی رہے ان مین سے ہر ایک کنارے پر ایک ہڈی خمدار بلند ہوتی ہو جو ترکیب پاتی ہے ایک زیادتی درست اور ہموار کی مونی کے ساتھ جوا گتی ہو اس ہڈی سے جو اس کنارے تک منتہی ہوتی ہو اور ایک دوسرے پر بوجہ بندش رباطات کے گر نہین سکتی

فصل پانچوین پہلے جملہ سے دانتون کی تشریح مین

دانت کل بتیس ہین اور جن دانتون کا نواجذ نام ہو بعض آدمیون مین نہین بھی ہوتے ہین اور یہ نواجذ وہ چار دانت ہین جو کنارون پر ہوتے ہین جنمین یہ چار دانت نہین ہوتے اس مین اٹھائیس دانت ہوتے ہین دانتون مین دو دانت دوہرے جنکو ثنیتان کہتے ہین اوپر کی طرف اور دو دانت جو ہرے جن کو رباعیتان کہتے ہین یہ بھی اوپر ہوتے ہین اور اسی طرح دو دو نیچے کی طرف ہین یہ دانت واسطے کاٹنے کے پیدا کیے گئے اور دو دانت اوپر اور دو دانت نیچے ہین کہ انکو ناب کہتے ہین واسطے توڑنے کے پیدا ہوے چار یا پانچ دانت نیچے اور اوپر جنکو اضراس کہتے ہین یہ واسطے پیسنے کے مخلوق ہوے یہ سب بتیس یا اٹھائیس دانت ہین نواجذ اکثر اوسط زمانہ نمو مین اگتے ہین اور وہ زمانہ بعد سن بلوغ کے موقوفی نمو تک ہو اسلیے کہ سن وقوف تیس برس کے قریب تک رہتا ہے اور چونکہ یہ دانت اس سن مین اگتے ہین انکو اسنان حلم کہتے ہین دانتون کے واسطے جڑین ہین اور سرین تیز جو گڑھتے ہین ان ہڈیون کے سوراخون مین جو دونون جبڑون مین انکو تھامے ہوئے ہین اور ہر ایک سوراخ کے گرد ایک زیادتی استخوانی گول پیدا ہوتی ہے جو شامل ایک دانت کو ہوتی ہو اور اسکو مضبوط کرتے ہین اس مقام پر قوی رو ابط اور سواے اضراس کے ہر دانت کے ایک ہی سر ہوتا ہے لیکن اضراس جو نیچے کے جبڑے میں ہوتے ہین کم سے کم ان کے دو سرے ہوتے ہین اور کبھی تین بھی ہوجاتے ہین خصوصاً دونون نا جذون کے واسطے اور وہ اضراس

جو اوپر کے جبڑے میں ہیں کم سے کم انکے واسطے تین سرے ہوتے ہیں اور کبھی چار بھی ہو جاتے ہیں خصوصاً دونوں ناجذ کے واسطے اور کبھی اضراس کے سرے اس سے بھی زیادہ ہوتے ہیں بسبب انکے بڑے ہونے کے اور کام زیادہ متعلق ہونے کے اور زیادہ سرے اوپر کے اضراس میں اسواسطے ہوتے ہیں کہ وہ معلق ہیں ثقل کا یہ حال ہے کہ اضراس کے میل کو خلاف جہت رؤس یعنی جانب بن دندان کے کر دیتا ہے نیچے کے اضراس کا ثقل مخالف انکے گرنے کے نہیں ہے **مترجم کہتا ہے** چونکہ اوپر کے اضراس کی جڑ فوقانی ہے یعنی فک اعلی میں واقع ہے اور ثقل کا بالطبع مائل بطرف فک اسفل ہے جبکہ ادھر نکا سرے اسطرف کا حجم بوجہ ثقل طبعی کے زیادہ ہوا اور سرے بھی متعدد ہوئے تحتانی اضراس کا حال بنظر ثقل طبعی کے مخالف اضراس فوقانی کے ہے کہ انکے ثقل کا میل طبعی ان کی جڑوں کی طرف ہے اسی جہت سے یہ ثقل انکے گرنے کا مخالف نہیں ہے بلکہ انکے سروں کا بوجھ مائل بجڑ ان کی طرف ہے اس سے انمیں سرے زیادہ نہیں ہوئے **متن** کسی ہڈی میں حس یقیناً نہیں ہے کہ وہ بذات خود چوٹ وغیرہ کے صدمہ کو دریافت کرے مگر دانتوں میں جو از قسم ہڈیوں کے ہیں البتہ حس ہے جالینوس نے بھی کہا ہے اور تجربہ بھی شاہد ہے کہ دانتوں میں حس ہے ایک قوت جو دماغ سے آتی ہے اسنے دانتوں کی حس پیدا عانت کی ہے تاکہ انکو درمیان سرد اور گرم اور دیگر مضرات کے تمیز حاصل رہے

فصل چھٹی جملہ اولی سے پشت کی منفعت کے بیان میں

پشت کی خلقت چار منفعتوں کے واسطے ہے **پہلی منفعت** یہ ہے کہ وہ راہ ہے نخاع کی جسکی طرف حیوان اپنی بقا میں محتاج ہے اسکا تفصیلی بیان تو خاص اسکے مقام پر کرینگے مگر یہاں مجملاً کہتے ہیں کہ اگر سب پٹھے دماغ سے نکلتے جتنی تعداد سوقت سر کی ہے اس سے بہت بڑی ہوتی اور بدن پر اسکے بوجھ کا اٹھانا بہت دشوار ہوتا اور پٹھے کو منتہائے اطراف تک پہونچنے میں مسافت بعید قطع کرنی پڑتی اور ہمیشہ معرض آفات اور انقطاع رہتے پٹھوں کا طول ان کی قوتوں کو اعضائے ثقیلہ کے جذب کرنے میں طرف مبادی اور اصول انھیں اعضا کے سست کر دیتا بنظر ان قباحتوں کے خالق جل جلالہ نے اتمام نعمت کر کے دماغ سے ایک جزو جسے ہم نخاع کہتے ہیں اتارا اسفل بدن تک مثل نہر کے تاکہ اسکے ذریعہ سے قسمت عصب کی اسکے جنبات اور اطراف میں پوری ہو جائے اور مؤخر کی جانب یعنی بطرف پشت اسے رکھا اسلیے کہ اسکی موازات اور سامنا اور قربت اعضا کی بحسب مناسب باقی رہے بعد اسکے پشت کو ہنگام محفوظ اس نخاع کے واسطے مقرر فرمایا **دوسری منفعت** یہ ہے کہ پشت ذریعہ محافظت اور سپر ہے واسطے اعضائے شریفہ کے جو اسکے سامنے رکھے ہیں اسیواسطے پشت میں کانٹے اور گریان پیدا کی گئیں **تیسری منفعت** یہ ہے کہ پشت پیدا کی گئی اسواسطے کہ بنے ہو کل ہڈیوں کے واسطے جیسے وہ لکڑی جو ناؤ کی جڑ میں پہلے لگائی جاتی ہے اسکے بعد اور لکڑیاں گاڑی اور بندھی جاتی ہیں اسیواسطے پشت خلقت میں سخت اور مضبوط بنائی گئی **چوتھی منفعت** یہ ہے کہ بدن انسان کا قوام اور استقلال پشت سے حاصل ہوتا ہے اور مختلف جہات میں حرکت کرتا ہے جھکنا اور پھیلنا اسپر قدرت بذریعہ پشت کے ہوتی ہے اسیواسطے پشت میں فقرے گنڈے ہوئے پیدا کیے گئے ایک ہڈی بڑی مقدار کی نہیں پیدا کی گئی اور جوڑ ان فقروں کے نہ بہت نرم بنائے گئے کہ قوام بدن میں سستی پیدا کریں اور نہ بہت مضبوط بنائے گئے کہ پھرنے کو منع کریں

فصل ساتویں جملہ اولی سے فقرات پشت کے بیان میں

فقرہ اس ہڈی کو کہتے ہیں کہ جسکے بیچ میں ایک سوراخ ہو جس میں نخاع نفوذ کرے فقرہ میں چار زیادتیاں ہوتی ہیں داہنے اور بائیں دونوں جانبوں سوراخ میں ہوتی ہیں اور دو زیادتیاں نیچے اور اوپر کی ہیں اوپر کی زیادتی کا نام شاخص فوقانی اور نیچے کی زیادتی کا نام شاخص تحتانی ہے اور اسکو منکسہ بھی کہتے ہیں اور کبھی چھ زیادتیاں بھی ہوتی ہیں چار ایک طرف اور دو ایکطرف

اور کبھی آنتوں بھی ہوتی ہیں منفعت ان زوائد کی یہ ہے کہ اتصال مفصلی میں انتظام پیدا ہو جائے کسی جگہ پر بذریعہ فقرہ یعنے مغا کچھ فقا کے اور کسی جگہ پر بذریعہ ان سرون کے جو روس لقمیہ کہلاتے ہیں ان فقرون کے واسطے زوائد ہیں انکی یہ منفعت نہیں ہے جو اوپر بیان ہوئے بلکہ یہ زوائد واسطے حفاظت کے مخلوق ہوئے اور قائم مقام سپر کے ہیں کہ اپنے اوپر لیتے ہیں اس صدمے کو جو ان اعضاے شریفہ کیطرف متوجہ ہو اور لپٹے ہیں انپر رباطات اور یہ زوائد جوڑے اور سخت ہڈیاں ہیں کہ جو طول فقرات پر رکھی گئی ہیں ان میں جو فقرہ کے نیچے رکھا گیا ہے اسکو شوک اور سناسن کہتے ہیں اور جو فقرہ کے یمین و یسار میں ہے اسکو اجنحہ کہتے ہیں اور ان زوائد سے حفاظت کی منفعت جو چیز کہ طول بدن میں رکھی ہو اسکے زیادہ ہوتی ہے عصب اور عروق اور عضل سے بعض اجنحہ جو متصل اضلاع کے ہیں ان میں ایک منفعت خاص اور بھی ہے وہ یہ ہے کہ ان اجنحہ میں نقرے پیدا کیے گئے ہیں اسلیے کہ ان اجنحہ سے جب روس اضلاع کے محدب ہو کر مرتبط ان فقرات یعنے مغا کیون میں منہدم یعنے درست ہو جائین گرا و پر انکا کچھ حجم نمایان نہو ہر جناح کیواسطے ان اجنحہ میں دو دو فقرے ہین اور ہر ضلع کیواسطے دو دو زبانیاں محدب ہین جو ان فقرات میں پیوست ہوتی ہین بعض جناحون کے دو سر ہین کہ وہ مشابہ جناح مضاعف یعنے دو ہرے بازو کے ہوتا ہے اور یہ بات گردن کے مہرون میں ہے کہ اسکی منفعت آگے بیان ہوگی فقرات کیواسطے سوا ے بیچ کے ثقبہ کے اور بھی سوراخ ہین اسلیے کہ اسمین ہو کر عصب داخل ہوتا ہے اور نکلتا ہے اور رگون کی در آمد بر آمد انھین سوراخون سے ہوتی ہے کوئی ثقبہ پیدا ایک ہی فقرے میں پایا جاتا ہے اور کوئی فقرہ دو ثقبون میں بشرکت تمام ہوتا ہے اسکا مقام حد مشترک ہو درمیان دونون فقرون کے اور کبھی فقرے کے نیچے اور اوپر دونون جانب ثقبہ ہوتا ہے۔ اور کبھی ایک ہی طرف اور کبھی ایک فقرے میں پورا نصف دائرہ اس ثقبہ کا ہوتا ہے اور کبھی ثقبہ ایک فقرے میں نصف دائرہ سے زیادہ ہوتا ہے اور دوسرے میں چھوٹا ثقبہ کی پیدائش دونون جانب فقرے میں ہوئی اور پیچھے فقرے کے نہوئی اسلیے کہ جو پیچھے ثقبہ ہوتا تو محافظت اس چیز کی جو داخل و خارج اس مقام سے ہوتی ہے نہو سکتی اور بھی چونکہ فقرہ جانب خلف سے مورد صدمات ہو وہان پر ثقبہ ہونا مناسب نہیں تھا اور فقرے کے آگے ثقبہ اسواسطے نہوا کہ اگر پیش رو ہوتا تو ان مقامات میں واقع ہوتا جن پر میل بدن کا از روے ثقل طبعی اور حرکت ارادی کے ہے اور یہ حرکات اسکو ضعیف کر دیتے اور یہ بات نہ رہتی کہ ثقبہ کے اندر جو چیزین گذر کر ربط دیتی ہین اس بندش میں استواری باقی رہتی اور میل طبعی بھی ان اعصاب کے مخرج پر تنگی پیدا کرتا ہے اور اسجگہ پر یہی واقع ہوتی۔ یہ زوائد جو واسطے حفاظت کے ہین کبھی انکے محیط رباطات اور عصب ہوتے ہین اور رباطات ان کے گرد محیط ہو کر چلتا اور نرم کر دیتے ہین تاکہ جو گوشت انسے مماس ہو اسکو ان کی سختی کی اذیت نہ پہونچے زوائد مفصلیہ بھی ایسے ہی ہین کہ وہ بھی مضبوط ہین اور بعض انکا بعض سے نہایت مضبوطی سے ملا کر رکھا گیا ہے تعقیب اور ربط سے ہر طرف لیکن انکی تعقیب آگے سے زیادہ مضبوط ہے اور پیچھے سے نرم اور نامضبوط کیونکہ حاجت جھکنے اور دوہرے ہونیکی آگے زیادہ ہے بہ نسبت خمیدہ ہونے اور الٹا دوہرا ہونے پشت کیطرف سے اور جب رباطات پشت کی جانب نرم ہین تو جو فضا اسمقام پر واقع ہے اسکو اگرچہ کچھ کم ہو رطوبات لزجہ بھر دینگے فقرات پشت کے چونکہ انکی تعقیب میں بافراط مضبوطی کی گئی ہے مثل استخوان واحد کے ہو گئے ہین اس خلقت کا فائدہ التفات اور سکون میں ہوتا ہے اور نرمی ان کی جو چند ہڈیون کی پیدائش سے حاصل ہوئی ہے وہ حرکت میں فائدہ دیتی ہے

فصل آٹھوین از جملہ اولی گردن کی تشریح مین اور اسکی ہڈیون کے بیان مین

گردن کی پیدائش واسطے قصبہ ریہ کے ہے اور قصبہ ریہ کی پیدائش میں جو منفعتیں ہین ان کو اپنے مقام مین ذکر کرینگے چونکہ فقرے گردن کے اور خصوصاً اوپر کا فقرہ محمول ہے

اُس چیز پر جو اسکے ماتحت پشت مین ہو واجب ہر کہ یہ فقرہ چھوٹا ہو اسواسطے کہ محمول کا سبک ہونا حامل سے ضرور ہے جسوقت ارادہ حرکات کا یا نقل طبعی کے کیا جائے اور جسوقت کہ پہلے نخاع کا غلیظ اور عظیم ہونا مثل ذیل نہر کے واجب ہوا کیونکہ جو چیز جزو اعلی کی اقسام عصب سے نکلتی ہو وہ بہ نسبت اس چیز کے جو اسفل کو خاص ہو بڑی ہونی ضرور ہر اسیواسطے واجب ہوا کہ ثقبہ نقرات عنق کے بہت وسیع ہون اور جبکہ چھوٹا ہونا اور تجویف مین وسعت ہونی ان دونون وجہون سے جرم فقرہ کا رقیق ہو گیا اس جہت سے ضرور ہوا کہ یہان وثاقت اور مضبوطی ہو یا ایک ایسی چیز معین ہو جو اس ضعف کا تدارک کرے جسکا ذکر اوپر کی فصل مین ہو چکا ہے یعنے نقل طبعی اور حرکات ارادی پس وہ معین اس فقرے مین صلابت کی زیادتی مقرر کی گئی یعنے فقرہ عالیہ سب فقرون سے زیادہ مضبوط پیدا کیا گیا اور چونکہ جرم ہر فقرہ کا گردن کے فقرون مین سے رقیق ہے اسیواسطے ان کے سناسن چھوٹے پیدا کئے گئے اسواسطے کہ اگر یہ بڑے پیدا کیے جاتے تو فقرات کو آمادگی ٹوٹ جانے اور آفت رسیدہ ہونے کی زیادہ ہوتی سنسنون کی وجہ سے اور جب سنسنے چھوٹے ہوے تو اجنحہ بڑے پیدا کیے گئے جن مین دوہرے سرے ہین دو جنح بہ نسبت اور جناحون کے اور چونکہ حاجت فقرون کو طرف حرکت کے زیادہ ہو بہ نسبت ثبات اور سکون کے اسواسطے کہ اٹھانا فقرون کا عظام کثیرہ کو اسقدر نہین ہے جتنا فقرون کے ماتحت چیزون کو اٹھانا پڑتا ہو اسی سبب سے مفاصل گردن کے مہرون کے نرم پیدا کیے گئے بہ نسبت مفاصل ماتحت گردن کے اور چونکہ جو چیز بوجہ نرمی کے ان کی مضبوطی مین سے فوت ہو گئی تھی اسکے مثل خواہ اس سے زیادہ بکثرت احاطہ عصب اور عضل اور عروق کے وثاقت اور استواری پیدا ہو گئی اسوجہ سے مفاصل کی وثاقت مین زیادہ تاکید نہین کی گئی اور نہ مفاصل کی شدت توثیق مین بوجہ ان کے نرم ہو کے کمی ہونے پائی بلکہ مقدار محتاج الیہ کو ان کی نرمی اور احاطہ عصب اور عضل وغیرہ کافی ہو گیا **مترجم کہتا ہے** جسقدر ضرورت مضبوطی مفاصل کی تھی بکثرت مہرون کے نرم ہونے کے اس سے زیادہ ضرورت کا احتمال تھا لیکن چونکہ مہرون کے گرد عصب اور عضل اور عروق اسقدر مجتمع ہوے کہ مہرے کی مضبوطی جسقدر بحالت صلابت ہونی چاہیے اب باوجود نرم ہونے کے اسیقدر بلکہ اس سے زیادہ پیدا ہو گئی اسیوجہ سے مفاصل کی مضبوطی مین زیادہ اہتمام نہین کیا گیا بلکہ جتنی مضبوطی مفاصل کے مناسب تھی اسیقدر باقی رہی **متن** زوائد مفصلیہ شاخصہ گردن کے اوپر اور نیچے بڑے بڑے اور بہت چوڑے نہین پیدا کیے گئے جیسے گردن کے نیچے کے زوائد کی خلقت ہوئی ہو بلکہ گردن کے زوائد مفصلیہ کے قاعدے طولانی اور رباط نرم بنائے گئے اور مخارج انکے عصب کے مشترک رکھے گئے جس طرح ہم نے اوپر ذکر کیا وجہ اسکی یہ ہو کہ چونکہ ہر فقرہ کا جرم پتلا اور حجم صغیر تھا اسکو تحمل وسعت مجاری نخاع نہین تھا کہ خاص طور کے ثقبہ اس مین رکھے جاتے سواے اس فقرے کے ان مین سے جسکو ہم لکھ گئے مستثنی کرینگے اور اسکی مفصل کیفیت ذکر کرینگے اب ہم یہ کہتے ہین کہ مہرہ گردن کے شمار مین سات ہین اور یہی مقدار عدد اور طول مین معتدل ہو اور ہر ایک فقرے کے واسطے ان مین سے سواے فقرۂ اولی اور ثانیہ کے کل گیارہ زوائد مذکورہ ہین کہ ایک سنسنہ اور دو جناح اور چار زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر اور چار نیچے یہ سب گیارہ ہوے اور ہر جناح کے اوپر شعبہ اور ایک دائرہ ہے جس مخرج عصب ہر دو فقرون کے درمیان مین بصفت قسمت پاتا ہو لیکن پہلے اور دوسرے مہرے کے واسطے چند خواص ایسے ہین کہ وہ انکے غیر مین نہین پائے جاتے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ حرکت سر کی یمین و یسار ترکیب پاتی ہو اس مفصل سے کہ جو درمیان سر اور فقرۂ اولی کے ہو اور حرکت سر کی آگے اور پیچھے ترکیب پاتی ہو اس مفصل سے جو درمیان سر اور فقرۂ ثانی کے ہو اب واجب ہر کہ پہلے ہم مفصل اول کو بیان کرین مفصل اول کی یہ صورت ہر کہ دونون شاخصہ فقرۂ اولی پر اوپر کی طرف دونون جانبون یمین و یسار سے دو نقرہ پیدا کیے گئے کہ ان دونون مین دو زائدتیان استخوان سر کی داخل ہوتی ہین جسوقت ایک زائدتی انمین کی بلند ہو اور دوسری اندر چلی جائے تو سر اندر والی کی

طرف مائل ہوتا ہو اور اس فقرہ پر دوسرے مفصل کا ہونا ممکن نہین ہو اس جہت سے اسکے واسطے دوسرا فقرہ علیحدہ بنایا گیا کہ وہی فقرۂ ثانیہ ہو اور اسکے جانب مقدم سے جو بطرف باطن ہو ایک زیادتی طویل بہ سخت روئیدہ ہوئی جسکا گندہ اور نفوذ ثقبہ فقرۂ اولی مین آگے نخاع کے ہوتا ہو اور ثقبہ ان دونون مین مشترک ہو اور یہ ثقبہ پیش و پس زیادہ طول رکھتا ہے بہ نسبت داہنے اور بائین کے اسلیے کہ ما بین پیش اور پس کے دو چیزین نفوذ کرنے والی ہین کہ جنکے مکان مین گنجایش بہ نسبت نافذ و اخذ کے زیادہ درکار ہو اندازہ عرض کا موافق ٹہرے نافذ کے ان دونون سے مقرر کیا گیا ہو اور اکبر نافذ نخاع ہو اور اس زیادتی کا نام سن ہے نخاع اس زیادتی سے بسبب رباطات قویہ کے پوشیدہ کر دیا گیا ان رباطات کی پیدایش اسیواسطے ہوئی کہ ناحیہ سن کو ناحیہ نخاع سے جدا کر دین تاکہ سن نخاع کو شکستہ نکرے اپنی حرکت سے اور اسکے مکان مین تنگی پیدا کرے یہ زیادتی فقرہ اولی سے برآمد ہوتی ہے اور استخوان راس کے فقرہ مین ڈوب جاتی ہو اور اسکے گرد وہ فقرہ ٹھہرا ہو جو استخوان سر مین ہو اور اسی سے حرکت سر کی آگے اور پیچھے ہوتی ہو یہ سن آگے کی جانب دو منفعتون کے واسطے پیدا کیا گیا **ایک** تو یہ نہایت محافظت کرے **دوسری** منفعت یہ کہ تبلی جانب مہرہ کے داخلی ہو خارجی نہو فقرۂ اولی کی خاصیت یہ ہے کہ اس مین سنسنہ نہین ہو اسواسطے کہ اگر ہوتا تو اس مین ثقل پیدا ہوتا اور اسکے سبب سے معرض آفات ہوتا اسلیے کہ جو زیادتی کسی ضرب قوی کی دافع ہوتی ہے وہ اکثر کسر اور آفات کو ضعیف مین پیدا بھی کرتی ہو اور یہ بھی سنسنہ نہونے کی وجہ ہو کہ اگر ہوتا تو عضل اور عصب کثیر جو اسکے گرد رکھے گئے ہین اسکے سر شکستہ ہونے کا خوف تھا یا آنکہ حاجت اس مقام ایسے شوک نگاہدار ندہ کی کم ہے اسلیے کہ یہ فقرہ مثل بیچ مدفون اور پوشیدہ چیز کے ہو فقرہ بعید کی محافظات کے اندر جو کہ پہونچنے کے آفات سے محفوظ ہے اور انھین وجوہ سے اسمین اجنحہ بھی متفرق نہین ہوئے خصوصاً جو قوت عصب اور عضل کی اکثر مقدار اسکی اس فقرے کے دونون پہلوؤن مین بہ تنگی رکھی گئی اسلیے کہ اسکو مبدا سے نہایت قرب ہو بجز اجنحہ کے واسطے مکان مین گنجایش باقی نرہی فقرۂ اولی کو ایک یہ بھی خصوصیت ہو کہ عصبہ اسکے جانبین اور ثقبہ مشترکہ سے نہین نکلتا بلکہ ان دو ثقبون کے نکلتا ہو جو اسکے اوپر کے دونون جانبون سے متصل ہین بطرف پشت کے اسلیے کہ اگر مخرج عصب کا وہ مقام ہوتا کہ جس جگہ پر سے دونون زیادتیان سر کی برآمد ہوتی ہین اور فرو رفتہ ہو جاتی ہین اور جس جگہ ان دونون کے حرکات قوی ہوتے ہین ہر آئینہ عصب کو اس سے مضرت شدید پہونچتی اسی طرح اگر مخرج عصب کا اس مقام پر ہوتا جس جگہ پر دوسرے فقرہ مین دونون زیادتیان فقرۂ اولی کی درآتی ہین وہ زیادتیان فقرۂ اولی کی جو دونون فقرہ ثانیہ مین بذریعہ مفصل نرم کے جو متحرک آگے پیچھے ہو داخل ہوتی ہین تب بھی ضرر ہوتا ہو مخرج عصب کا اس لائق بھی نہ تھا کہ آگے اور پیچھے سے نکلتا بنظر ان اسباب کے جو اور مہرون کے بیان مین ذکر کیے جائینگے اور نہ اس لائق تھا کہ جانبین سے آگے کیطرف ہوتا اسواسطے کہ جانبین کی ہڈی تبلی ہے بسبب واقع ہونے اس زیادتی کے جسکا نام سن ہے بس چارہ کار یہی ٹھہرا کہ نزدیک مفصل راس کے تھوڑا سا اور طرف پشت کے جانبین سے اسکی جگہ قرار پائے یعنی جہان سے یہ عصب سطلین قرار پائے درمیان خلف اور جانب کے بہ نظر ضرورت کے یہ بھی واجب تھا کہ دونون ثقبہ چھوٹے ہون پھر یہ بھی ضرور ہوا کہ عصب رقیق ہون اور دوسرے مہرے مین جب یہ بات ممکن نہ تھی کہ مخرج عصب کا اسمین اوپر سے ہو جیسا پہلے مہرے مین ہوا اسلیے کہ اسمین خوف تھا کہ اگر اسکا مخرج عصب بھی مثل فقرۂ اولی کے ہو تو بسبب حرکت فقرۂ اولی کے عصب ٹوٹ جاوے اور ضربہ رسیدہ ہو جائے اس حرکت فقرۂ اولی سے وہ حرکت مراد ہو کہ جو واسطے جھکانے سر کے آگے کیطرف یا پلٹنے سر کے پیچھے کیطرف ہوتی ہو اور یہ بھی ممکن نہ تھا کہ مہرۂ ثانیہ مخرج عصب کے آگے پیچھے ہو بنظر اسی وجہ کے جو ابھی مذکور ہوئی اور نہ یہ ممکن تھا کہ مخرج عصب یمین و یسار مین ہو ورنہ یہ مخرج عصب فقرۂ اولی کے مخرج

عصب سے شرکت رکھتا اور ہر آئینہ عصب ثابت بنظر ضرورت کے باریک ہوتا اور منابت اول کی کمی کی تلافی نہ ہوتی اور حاصل ان اعصاب سے ازواج ضعیفہ یکجا ہوتے اور فقرۂ اولیٰ کی شرکت بھی بدستور ہوتی اور فقرۂ اولیٰ میں اگر دونوں جانب سوراخ ہوتے اسکا فساد حال تو اوپر بیان ہوچکا ان وجوہات سے واجب ہوا کہ قبضے فقرۂ ثانیہ کے دونوں جانب سفنہ میں ہوں اس مقام پر جہاں محاذات دونوں ثقبہ فقرۂ اولیٰ کے بھی باقی رہے اور جرم فقرۂ اولیٰ کا دونوں کی شراکت کا متحمل ہو زیادتی سن کی جو دوسرے فقرہ میں نکلتی ہے بذریعہ ایک رباط قوی کے فقرۂ اولیٰ سے بندھی ہوئی ہے مفصل سر کا فقرۂ اولیٰ کے ساتھ اور مفصل سر مع فقرۂ اولیٰ کے فقرۂ ثانیہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں مفصل کل فقرات مفاصل کے نسبت نرم ہیں اسلیے کہ ان دونوں کو طرف ان حرکات کے حاجت شدیدہ ہے جو ان دونوں سے ہوتے ہیں یعنے سر سے اور فقرۂ اولیٰ مع فقرۂ ثانیہ کے اور یہ بھی حاجت ہے کہ یہ نسبت اور حرکات کے یہ حرکات پورے اور ظاہر ہوں اور جسوقت سر کو مع مفصل ایک دو فقروں کے حرکت ہوتی ہے دو سر ان دونوں کا اپنے مفصل کے ساتھ لازم ہوجاتا ہے اور مفصل مع اس فقرہ لازم کے بمنزلہ شئ واحد کے ہوجاتا ہے یہاں تک کہ اگر سر کو آگے اور پیچھے حرکت ہو اسوقت سر مع فقرۂ اولیٰ کے بمنزلہ استخوان واحد معلوم ہوتا ہے اور اگر سر کو طرف جانبین کے بلاتاریب حرکت ہے تو فقرۂ اولیٰ اور ثانیہ بمنزلہ استخوان واحد کے ہوجاتے ہیں اسیقدر ہمارے ذہن میں کیفیت گردن کے فقروں کی اور انکے خواص تھے جو لکھے گئے

فصل ساتویں از جملۂ اولیٰ سینہ کے فقرات اور انکی منفعت کے بیان میں

فقرے سینہ کے جن سے اضلاع متصل ہوتے ہیں اور بعد اتصال کے اعضا تنفس کو گھیرتے ہیں یہ گیارہ فقرے ہیں جنمیں سناسن اور اجنحہ ہیں اور ایک فقرہ اسکے واسطے دو جناح نہیں ہیں پس سب بارہ فقرے ہوے اور ان فقروں کے سناسن متساوی نہیں ہیں اسواسطے کہ جو سنسنہ متصل اعضاے شریفہ کے ہے وہ بڑا اور قوی تر ہے اجنحہ مہروں صدر کے سخت ہیں اور مقام کے مہروں سے اسلیے کہ اتصال اضلاع کا انھیں مہروں سے ہوتا ہے سات فقرے اوپر والے فقرات صدر کے سناسن بڑے ہیں اور اجنحہ غلیظ ہیں تاکہ قلب کی نگہبانی بطور کامل کیجاے اور جبکہ سناسن کے سرے اسمیں در آئے تو ان کی زوائد مفصلیہ چھوٹی اور عریض بنائی گئی تو تک اسلیے کہ انکی زوائد مفصلیہ شاخصہ اوپر کیطرف وہی ہیں کہ جنمیں فقرے التقام کے ہیں یعنے وہ مغاک جن کے اندر مہرے چھپ جاتے ہیں اور مفصلیہ شاخصہ جو نیچے کی جانب ہیں ان میں سے نکلتے ہیں وہ حدبہ کہ جو فقروں میں منہدم ہوے ہیں اور اسکے سناسن کا انحداب بغل کیطرف ہوتا ہے اور دسویں زیادتی مفصل کے اوپر یعنے نوین زیادہ اسکی سناسن گھٹے ہوے اور مضبوط ہیں اور اسکی زوائد مفصلیہ کے واسطے دونوں طرف سے مغاک میں بے لقمہ کے اسلیے کہ اسکا التقام اوپر اور نیچے دونوں جانبوں سے ہوتا ہے پھر جو دسویں مفصل کے نیچے ہے اسکا التقام اوپر سے ہے اور فقرہ اسکا نیچے سے اور سناسن اسکے منحدب اوپر کیطرف اور قریب ہے کہ ان سب کے منافع ہم ذکر کریں - بارھویں فقرہ کے واسطے جناح نہیں اسلیے کہ شدت حاجت بسبب اضلاع کے کم ہے اور نگہبانی کی منفعت کیواسطے ایک دوسری تدبیر کی گئی ہے کہ جو ساتھ منفعت وقایہ کے ایک اور منفعت کو جامع ہے بیان اسکا یہ ہے کہ مہرۂ قطن یعنے میان دوران کے ان میں حاجت عظم زیادہ ہے اور مفاصل کی مضبوطی بھی زیادہ درکار ہے اسلیے کہ وہ اپنے اوپر کی چیزوں کا بوجھ اٹھائے ہیں اسواسطے حاجت ہوئی کہ فقرہ اور نظم مفاصل میں بعید و کثیر ہوں پس انکے مفاصل کے زوائد دو چند کیے گیے اور اسکی بھی حاجت ہوئی کہ جسطرف سے کہ خرزہ یعنے مہرۂ قطن متصل بارھویں فقرہ صدر کا ہے اسکے مشابہ ہو لہذا اسکے زوائد مفصلیہ مضاعف کیے گئے اور جو چیز قابل جناح کے نہیں تھی ان زوائد میں خروج ہو گئی بعد اسکے زیادہ تعریض لاحق ہوئی قریب ہے جو چیز کہ عریض ہوئی ہے بمشابہ جناح کے ہوجائے اسطرح کی خلقت میں دونوں منفعتیں جمع ہوگئیں یعنی جناح کا بھی کام نکل آیا اور استواری بھی پیدا ہوگئی یہ بارھواں فقرہ وہی ہے کہ جسکے متصل کنارہ حجاب صدر کا ہے اور اس بارھویں مہرے تک

ور جتنے مہرے ہین انکا چھوٹا ہونا اس طور کی مضبوطی سے کہ انکے زوائد مفصلیہ زیادہ کیے جائین مستغنی ہو بلکہ زیبائی اسقدر کہ جو سناسن اور اجنحہ
سے پیدا ہوتی ہو کمتر زوائد سے انکے پر دالرتی ہوا اور چونکہ مہرے سینہ کے گردن کے مہرون سے بڑے تھے اسیلیے نقبہ مشترکہ دو مہرون پر برابر
منقسم نہوا بلکہ تھوڑی تھوڑی کمی وبیشی اسطرح پر ہوئی کہ اوپر کے مہرے کو اس نقبہ سے بڑا حصہ ملا اور نیچے کے مہرے کو کم اور یہی کمی وبیشی درجہ بدرجہ
ایسی نسبت پر واقع ہوئی کہ ایک نقبہ پورا ایک ہی مہرے کے واسطے مقرر ہوا جو دسوان مہرہ ہے اور باقی مہرے سینہ اور قطن کے انکا جرم
متحمل اسبات کا ہوا کہ پورے نقبہ کو برداشت کرلے لہذا مہرہ قطن مین ایک دامنا اور ایک بایان رکھا گیا واسطے خروج عصب کے

فصل دسوین جملہ اولی سے فقرات قطن کے بیان مین فقرات قطن یعنے میانہ دوران بجانب پشت فقرات قطن سناسن
اور اجنحہ چوڑے ہوتے ہین اور زوائد مفصلیہ اسفل کی جانب کے ایسے عریض ہین کہ مشابہ اجنحہ ناقبہ کے ہین اور یہ پانچ فقرے ہین اور قطن مع عجز
کے بمنزلہ قاعدہ کے ہو واسطے کل پشت کے اور تنہا قطن دعامہ اور حامل ہو واسطے استخوان عانہ کے اور منبت ہو پانون کے پٹھون کا

فصل گیارھوین تشریح مین عجز کے مہرے عجز کے تین ہین اور وہی نہایت مضبوط فقرے ہین از روے تہندم یعنے درستی اور استواری
مفصل کے اور اجنحہ کے عریض ہونے مین بھی یہ فقرے سب فقرون سے زیادہ ہین عصب ان ثقبون سے ان فقرون کے نکلتا ہو کہ حقیقتاً
ان کو جانبین پر نہین واقع ہین تاکہ مفصل ورک کی مزاحمت انکو نہو پہنچے بلکہ مفصل سے دور تر اور بہت داخل بطرف قدام اور خلف
کے ہین اور مہرہ ہائے عجز کی مشابہ مہرہ ہائے قطن کے ہین

فصل بارھوین تشریح عصعص مین تہیگاہ کی ہڈی جسکا عصعص نام ہے
مرکب تین فقرون غضروفی سے ہو کہ ان کے واسطے زوائد نہین ہین عصب کی پیدائش انکے نقبہ مشترکہ سے ہوتی ہو جسطرح گردن مین ہے
بوجہ چھوٹے ہونے فقرات کے اور تیسرے فقرے کنارے سے ایک عصب مفرد نکلتا ہو کہ وہ زوج نہین ہو

فصل تیرھوین مثل خاتمہ کے منفعت پشت مین پشت کی ہڈیون کی نسبت کلام مناسب جدا جدا کرچکے اب مجموع پشت کی منفعت مین ایک کلام
جامع ختم کرتے ہین ساری پیٹھ بمنزلہ شئی واحد کے ہو اور جو افضل اشکال تھے یعنے شکل مستدیر اسکو ملی ہو اسلیے کہ شکل مستدیر نسبت سب
شکلون کے قبول آفات بروقت صدمات کے کم کرتی ہو اسیواسطے قبہ دار بنائی گئی اوپر کے فقرون کے سرے نیچے کیطرف اور نیچے کے
سرے اوپر کیطرف اور جمع ہوگئے نزدیک واسطے کے جو دسوان فقرہ ہو اور یہ دسوان فقرہ قبہ دار نہوا اگر کسی طرف اسی مین قبہ ہوتا
تو دونون خمدار سرے نیچے اوپر کے اسپر ملزم نہوتے۔ اور با ملازمہ نہ جھکنے اور جگہ نہ پاتے کہ درست بیٹھین۔ دسوان فقرہ واسطہ ہو واسطے
سناسن کے عدد مین واسطہ نہین مجموع ہو بلکہ طول مین ہر گاہ کہ پشت محتاج حرکت دوہری ہونے اور جھکنے کی طرف جانبین کے ہو اور
یہ بات اسطور پر تمام ہوتی ہو کہ واسطہ ضد اس حرکت مین مائل ہوتا ہو اور واسطہ کی فوقانی اور تحتانی چیزین بطرف اس جہت
حرکت کے مائل ہوتی ہین گویا کہ دونون کنارے پشت کے مائل ہوتے ہین ملجانے پر اسلیے پشت کے واسطے لقم نہین پیدا کیے گئے بلکہ فقرے
مخلوق ہوے بعد اسکے لقمہ تحتانی اور فوقانی متوجہ کیے گئے اسیواسطے کی طرف فوقانی تو نازل اور تحتانی صاعد تاکہ زوال اسی واسطہ کا
ضد جہت میل مین آسان ہو اور فوقانی کو یہ بات حاصل ہو کہ طرف اسفل کے کھنچ جائے اور تحتانی کو یہ بات حاصل ہو کہ بطرف فوق کے
منجذب ہوجائے

فصل چودھوین اضلاع کی تشریح مین اضلاع یعنی پسلیان حفاظت کرتی ہین آلات تنفس کو جنھین گھیرے
ہوے ہین اور اسیطرح بچاتی ہین آلات غذا کے اعالی کو یعنے اوپر والے آلات جیسے فم معدہ اور پسلی سب ملکر ایک استخوان واحد نہین بنائی گئین
ورنہ ثقل پیدا ہوتا اور کسی جگہ آفت پہونچتی تو تمام عضو ماوف ہوجاتا یہ بھی ایک فائدہ تعدد پسلیون کا ہے کہ جسوقت حاجت زیادہ ہوتی ہو بطلب

خواہ احشاء غذاسے ممتلی ہوں یا نفخ ہو اور مکان وسیع کے واسطے ہوائے مجتذب کی ضرورت ہو تو انبساط اضلاع کا سہل ہوجائے اور یہ بھی ایک فائدہ ہو کہ اگر پسلیاں متعدد ہوں تو ان کے درمیان میں عضل صدر کے وہ عضل کہ جو افعال تنفس کا اور جو چیزیں کہ متصل با فعال تنفس ہیں ان کا معین ہے۔ مرگاہ سینہ محیط ریہ اور قلب کا ہو اور ان دونوں کے ہمراہ جو چیزیں ہیں انکا بھی احاطہ کیے ہوئے ہو پس ضرور ہوا کہ ان دونوں کی حفاظت اور نگہبانی میں نہایت احتیاط کیجائے اسواسطے کہ تاثیر ان آفتوں کی جو ریہ اور قلب کو عارض ہوتی ہیں بہت بڑی ہو اور بالخصوص ان کی جمیع جہات سے ایسی ہونی چاہیے کہ قلب و ریہ پر تنگی اور کچھ ضرر نہ ہو پہنچنے پائے اسواسطے سات پسلیاں اوپر کی تمام ان چیزوں کے جو ہر وہ مشتمل ہیں اسطرح بنائی گئیں کہ نزدیک سینہ کے ملتقی ہوئیں اور محیط ہوئیں عضو رئیس کے جمیع جوانب سے اور جو پسلیاں متصل آلات غذا کے ہیں ان کی پیدائش مثل محرزہ لینے انکل کے پیچھے سے ہو کہ اسکو حاسہ بصر نہیں دریافت کر سکتا اور آگے سے متصل نہیں ہوا بلکہ درجہ بدرجہ میں انقطاع پیدا ہو اسب سے اوپر جو پسلی ہو اسکی مسافت مابین اطراف ظاہرہ کے کمتر ہو اور سب سے نیچے کی مسافت مابین طرفین سے زیادہ ہے یہ بات اس غرض سے رکھی گئی کہ حفاظت اعضائے غذا کی مثل کبد و طحال وغیرہ پر مجتمع ہو جائیں اس میں گنجائش اور وسعت مکان معدہ کو بھی ملتی ہے جو وقت غذاؤں سے پر ہوا سمیں تنگی نہ آنے پائے اسطرح بحالت نفخ رکھی گئے سات پسلیاں کہ جو اوپر ہیں انکا نام اضلاع صدر ہو اور یہ ہر جانب سے سات ہیں دو بیچ والی ان میں کی بڑی اور طولانی ہیں اور کنارے کی چھوٹی اور یہی شکل کمال احتیاط پر ہے اسباب میں کہ اندرونی شئی کو بخوبی شامل ہوں اور یہ پسلیاں اولا اپنی خمیدگی پر مائل بطرف اسفل ہوتی ہیں پھر لپیٹ کر دوسرا سرا انکا مائل بجانب فوق ہو کر متصل بسینہ ہوجاتا ہو جیسے ہم آگے ابھی بیان کرینگے تاکہ اشتمال ان پسلیوں کا وسیع تر مکان ہیں ہو ہر واحد میں ان اضلاع کے دو زوائد اور بیان داخل ہوتی ہیں دو مغاک اندرونی میں جو ہر بازو میں واقع ہیں اس جہت سے ایک مفصل دوسرا پیدا ہوتا ہو اور یہی حال ہو سات پسلیوں فوقانی کا سینہ کی ہڈیوں سے ہو پانچ چھوٹی پسلیاں جو باقی رہیں وہ بھی ہڈیاں پیچھے کی اور اضلاع زور یعنی چھوٹی پسلیاں کہلاتی ہیں اسواسطے کہ یہ پوری پسلیاں ہیں اور انکے سرے متصل بغضاریف پیدا کیے گئے تاکہ بروقت صدموں کے ٹوٹنے سے محفوظ رہیں اور اعضائے نرم سے نہ ملیں اور حجاب سے بھی ان کا اتصال ہو کہ یہ سخت ہیں بلکہ ملیں ان اعضا کو ایسے جرم سے جو سختی اور نرمی میں متوسط ہو **فصل پندرھویں تشریح میں قص یعنی سر سینہ کے** قص یعنی سر سینہ مرکب ہو سات ہڈیوں سے اور کل کی ایک ہڈی نہیں پیدا کی گئی اسی منفعت سے جسکا اوپر بیان مکرر ہو چکا ہو اور یہ بھی منفعت ہو کہ نرم ہو مساعدت یعنی قوت دینے میں اس چیز کے جو اسکے گرد ہو اعضائے تنفس سے بیچ انبساط کے اسیواسطے نرم پیدا کیے گئے غضاریف سے ملے ہوئے تاکہ جو حرکت پوشیدہ انکی ہو اسپر معین رہیں اگرچہ مفاصل انکے موثق ہیں اور سات ہڈیاں بشمار اضلاع کے اسواسطے پیدا کی گئیں کہ ان سے التصاق ایک ایک کا باقی رہے اسفل قص کے متصل ہوتی ہے ایک استخوان غضروفی چوڑی جسکا کنارا نیچے کا مائل باستدارت ہے اور اسکا نام خنجری رکھا گیا اسلیے کہ مشابہ خنجر کے ہو اور یہ ہڈی فم معدہ کی حفاظت کرتی ہو اور بیچ میان سر سینہ اور اعضائے نرم کے واسطے ہو کہ اتصال سخت کا نرم سے اچھی طرح انجام پاتا ہو جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں **فصل سولویں تشریح ترقوہ یعنی ہنسلی میں** ہنسلی کی ہڈی دونوں جانب پر سر سینے کے رکھی ہوئی ہو بیچ میں نزدیک نحر کے خالی ہو جہاں گڑھا سا معلوم ہوتا ہے اور محدود کیے ہوئے ہے ایک فرجہ یعنے گہری جگہ جس میں نفوذ کیے ہوئے ہیں وہ رگیں جو دماغ کو چڑھنے والی ہیں اور وہ پٹھے جو دماغ سے اترتا ہو اور اسکے جانب وحشی کیطرف مائل ہوتا ہو اور سر شانہ سے متصل ہوتا ہو اسی پٹھے سے شانہ کا ارتباط ہوتا ہو اور شانے اور پٹھے دونوں سے ملکر عضد بنتا ہو **فصل سترھویں کتف کی تشریح میں** شانہ کی خلقت دو منفعتوں کیواسطے ہو ایک تو یہ کہ عضد اور ہاتھ اس سے متعلق ہوں

تاکہ عضد سینہ کے متصل نہو پس دشوار ہوتی حرکت ہر ایک ہاتھ کی طرف دوسرے کے اور تنگی ہوتی بلکہ پیدا کیا گیا پسلیون سے جدا اور جہات حرکات مین اسکے واسطے وسعت رکھی گئی کہ ہر طرف پھرے **دوسری منفعت** یہ کہ نگاہبان رہین ان اعضا کے جو سینہ مین محصور اور گھرے ہوئے ہین اور قائم ہون مقام ستاسن فقرات اور اجنحہ فقرات کے جس مقام پر نہ فقرے ہین کہ مقاومت صدمات کی کرسکین اور نہ حواشی ہین کہ اُن صدمات پر آگاہی دین اور شانہ جانب وحشی سے باریک ہوتا ہے اور غلیظ ہوتا جاتا ہے تا انیکہ کنارہ وحشی پر ایک فقرہ یعنی مغاک جو غائر نہین ہوتا پیدا ہوتا ہے اسمین مدور کنارہ عضد کا داخل ہوتا ہے اور اس فقرے کے واسطے دو زیادتیان ہین ایک تو فوق اور خلف کی طرف اسکا نام اجزم ہے اور منقار الغراب بھی کہتے ہین یعنی کوّے کی چونچ اسی زیادتی سے رباط شانہ کا تمزوہ سے ہے اور یہی زیادتی انخلاع یعنی باہر نکلجانے عضد کو اوپر کی جانب سے منع کرتی ہے دوسری زیادتی داخل و اسفل مین ہے جو عضد کو باہر نکلجانے سے منع کرتی ہے پھر شانہ چوڑا ہوتا جاتا ہے جہت انسی مین جسقدر قصد میلان کا کرے تاکہ شمول اسکا محافظت اضلاع پر زیادہ ہو یعنی جسقدر یہ زیادتی پسلیون سے قریب ہوتی جاتی ہے منفعت حفاظت کی بخوبی ظاہر ہوتی جاتی ہے پشت پر شانے کے ایک زیادتی بشکل مثلث ہے جسکا قاعدہ بجانب وحشی اور زاویہ بطرف انسی واقع ہے تاکہ مسطح اور ہموار ہونے پشت مین خلل نہو اسواسطے کہ قاعدہ اگر جانب انسی مین ہوتا جلد کو اٹھا دیتا اور اذیت پہونچاتا بروقت صدمات کے اور یہ زیادتی بمنزلہ سینہ کے واسطے فقرات کے ہے اسکی خلقت بغرض محافظت ہوئی ہے اور اسکا نام عیر الکتف ہے یعنی تیزی سر کتف اور بنا اسکا عریض ہونا الکتف کا نزدیک اسکے غضروف کے ہے جہان پر گول سر امتصل ہوجاتا ہے اور متصل ہونا ان کا غضروف سے بنظر اسی علت کے ہے جو سبب غضاریف کے بیان مین ذکر کیجاتی ہے

فصل اٹھارہوین تشریح عضد مین

ہاتھون کی ہڈی گول پیدا کی گئی تاکہ قبول آفات سے دور ہے اور اسکے اوپر کا کنارہ محدب ہے کہ نقرہ کتف مین داخل ہوتا ہے وہ کنارا ساتھ ایک جوڑ نرم کے جو نہایت نامضبوط ہے اور اسی مفصل کی نرمی کے جہت سے اکثر بازو کو خلع عارض ہوتا ہے یعنی یہی جوڑ اکثر اتر جاتا ہے اس نرمی سے وہ کام نکلتے ہین ایک حاجت ہے اور دوسرے امان حاجت آسانی حرکت کی جمیع جہات مین **امان** یہ ہے کہ اگرچہ بازو محتاج قدرت چند حرکات کا مختلف جہات تین ہے لیکن یہ حرکات چونکہ دائمی اور اکثری نہین ہین کہ خوف بازو کے رباطات ٹوٹنے کا یا اسکے اتر جانے کا ہو بلکہ بازو اکثر حالات مین ساکن رہتا ہے اور ساعد یا ہاتھ متحرک رہتا ہے اسیواسطے اور سب مفاصل مین زیادہ مضبوطی کی گئی اور عضد کا خاص مفصل زیادہ مضبوط نہین بنایا گیا مفصل عضد کو چار رابطہ شامل ہین **ایک** ان مین کا عریض غشائی ہے کہ مفصل کو گھیرے ہوئے ہے جسطرح اور مفاصل مین بھی صورت رباط کی واقع ہے **دوسرا اور تیسرا** رابطہ یہ دونون اجزم سے اترتے ہین ایک ان مین کا جسکا کنارا عریض ہے کنارہ عضد کو شامل ہے اور دوسرا ان مین کا بجذاور شخت(?) ہے ہمراہ چوتھے رباط کے یعنی اس رابطہ سے اترتا ہے اس زیادتی سے جو نزدیک ہے حرزے(?) کے یعنی اس شئی کے جو بطور نیفہ ازاران دونون کے واسطے بنائی گئی ہے اور شکل ان دونون کی چوڑی ہے خصوصاً بروقت مماس ہونے عضد کے اُنکی اس وضع خاص کی جہت سے یہ بات ہوئی ہے کہ مستبطن عضد ہوتے ہین یعنی باطن عضد مین داخل ہین پس متصل ہوتے ہین اس عضل کے جو باطن عضد پر بانظہ(?) بنایا گیا ہے بازو مین تقعیر یعنے گڑھا بجانب انسی ہے اور تحدیب یعنی کوزہ پشت بطرف وحشی تاکہ پوشیدہ ہو جو عضل سپر بنا جاتا ہے اور جو عصب اور عروق اس بات کے تانے بانے مین داخل ہین اور وہ کبھی چھپ جائین تاکہ خوب درست ہو بغل مین لینا اس چیز کا جسے انسان بغل مین لیتا چاہیے اور تاکہ درست ہو اٹھاکر رکھنا ایک ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر کنارہ بازو کا نیچے والا اسپر دو زیادتی مثل خلق مرکب ہوئے ہین ان مین جو متصل باطن کے ہے طولانی اور دقیق ہے اور اسکے واسطے کسی چیز نے مفصل نہین ہے بلکہ یہ زیادتی واسطے لمبائی عصب(?)

اور عروق کے مقرر کی گئی ہو اور دوسری زیادتی جو متصل ظاہر کے ہو اس سے مفصل مرفق تمام ہوتا ہو اسطرح پر کہ نقرۂ زند اعلی کا اور ایک لقمہ اسی نقرہ کا جسطرح ہم آگے بیان کرینگے ان دونون کے بیچ مین ضرور ایک شئ بطور نیفۂ اشارہ کے ہو اور دونون کنارون پر اس نیفہ کے آگے اور اوپر سے ایک نقرہ اور نیچے اور پیچھے سے دوسرا نقرہ ہوتا ہو اور نقرہ انسی اور پہلا الان دونون مین سے بڑا ہو اور جانب ہو کوئی مانع اسپر نہین ہو اور نقرۂ وحشی ان دونون سے بڑا ہو اور جو چیز نقرۂ انسیہ سے ملتی ہو جگنی نہین ہو ورنہ اسکا گڑھا مستدیر ہے تاکہ مثل سیدھی دیوار کے ہو جسوقت اس مین زندہ ساعد بطرف جانب وحشی حرکت کرتا ہو اور اس تک پہونچتا ہو ٹھہر جاتا ہو اور ہم عنقریب بیان اس حاجت کا جو ان دونون کی طرف ہو کرینگے اور نقرا طنے ان دونون کا عنقتین نام رکھا ہے یعنی ہر ایک کو عقبہ کہتا ہو **فصل انیسوین تشریح ساعدین** چنانچہ وہ دو ہڈیون سے مرکب ہو جو طولاً آپس مین ملی ہوئی مین ہر ایک کا نام زند ہو اور پہ والی جو متصل انگوٹھے کے ہو اور ہر ایک اسکو زند اعلی کہتے مین اور پیچھے والی کہ مفصل خنصر کے ہو وہ موٹی ہو اسواسطے کہ وہ اوپروالی کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو۔ اور زند اسفل اسکا نام ہو۔ زند اعلی کی منفعت یہ ہو کہ اسکے ذریعہ سے حرکت بازو کی التوا یعنے لپٹنا اور انبطاح یعنے گرپڑنے کی ہے اور منفعت زند اسفل کی یہ ہو کہ اس سے حرکت بانہ کی انقباض یعنے کھنچنا اور انبساط یعنے پھیلنے کی تمام ہوتی ہے اور وسط دونون زندون کا باریک ہو اس لیے کہ جو عضل غلیظ ہر ایک کو گھیرے ہوے ہو۔ اسی کی گندگی نے انکو اپنی گندگی سے مستغنی کیا ہے اور یہ ثقیل بھی نہونے پائے تاکہ سبک رہے کنارے ان دونون کے اسواسطے گندہ ہوے کہ حاجت انکے رباطات کی ان دونون سے زیادہ ہو چونکہ بکثرت دھکا دینے والی اور صدمہ پہونچانے والی سخت چیزین ان تک پہونچتی مین جسوقت کہ مفاصل متحرک ہوتے مین اسلیے انکا غلیظ ہونا ضروری تھا اور یہ بھی ایک ضرورت ہو کہ یہ گوشت اور عضل سے خالی مین زند اعلی ترچھا ہے گویا کہ جہت انسیہ سے ترچھا ہونا شروع کرکے تھوڑا سا منحرف جانب وحشی مین لپٹ کر ہوجاتا ہو اس اعوجاج یعنے کجی کی منفعت یہ ہو کہ استعداد حرکت التوا کی بخوبی ہوجاتی ہو اور زند اسفل سیدھا ہو تاکہ کہ وہ زیادہ تر صلاحیت انقباض اور انبساط کی رکھتا ہو **فصل بیسوین مرفق کی تشریح مین** کہنی مرکب ہو مفصل زند اعلی اور مفصل زند اسفل سے مع عضد کے۔ زند اعلی کے کنارے پر ایک نقرہ ہو منہدم یعنے درست کیا ہوا جس مین ایک لقمہ طرف وحشی عضد سے آکر مرتبط ہوجاتا ہو اور گھوم جاتا ہو اور اسی نقرہ سے حرکت انبطاح اور التوا پیدا ہوتی ہو۔ اور زند اسفل کا سرین دو زیادتیان مین جن کے بیچ مین ایک چیز بطور نیفہ کے مشابہ حرف شین کتابت یونانی اسطرح پر ہو اور یہ نیفہ محدب السطح ہو جسکی سطح اسکی تقعیر مین ہو تاکہ درست بیٹھے وہ چیز جو نیفہ مین کنارے پر اس عضد کے جو مقعر ہو مگر شکل اسکی تقعیر کے مشابہ حد بیعنی نشیب دائرہ کے ہو بس انہدام سے اس نیفہ کے جو چیز درمیان دونون زیادتی زند اسفل کے ہو اس نیفہ مین چلتی ہے مفصل مرفق سے جسوقت دونون سرے نیفہ کے ایک دوسرے پر حرکت کرتے پیچھے اور نیچے پھر نہ ہاتھ کھلجاتا ہے جسوقت آڑ کرے نیفہ دونون دیوارون نقرہ حاسہ سے واسطے لقمہ کے روک لیگا اور منع کریگا ہاتھ کو زیادتی انبساط سے بس ٹھہر جائیگا ہونچا اور بازو سیدھا ہوکر اور جسوقت ایک سرا نیفہ کا دوسرے پر آگے اور اوپر کی جانب حرکت کرتا ہو ہاتھ کھینچکر ایسا ہوتا ہو کہ ساعد اور عضد جانب انسی اور قدام مین مماس ہوجاتی ہو دونون کنارے زندین کے نیچے سے یکجا مجتمع ہونے مین مثل شئ واحد کے اور بیچ مین ایک خلا کچھ وسیع پیدا ہوتا ہو جسکا اکثر مشترک زند اسفل مین ہو اور جسقدر غار ہونے سے باقی رہتا ہو وہ محدب اور چکنا ہوتا ہو تاکہ دور ہوجائے پہونچنے آفات سے خلف نقرہ زند اسفل سے ایک زیادتی پیدا ہوتی ہو طول مین اور قریب ہو منفعت اسکی ہم بیان کرین **فصل اکیسوین رسغ کی تشریح مین** باریکی پہونچہ رسغ بست کہتے ہین اور یہ عضو مرکب ہو بہت سی ہڈیون سے

تاکہ آفت عام کل پونہچ کو نہو اگر کسی طرح ہوپونچے اور ہڈیان رسغ کی سات ہین اور ایک ہڈی زاید ہے اصلی سات ہڈیون کی دو صفین ہین ایک صف متصل پہنچے کے ہے اسکی تین ہڈیان ہین اسواسطے کہ وہ متصل پہنچے کے ہے پس ضرور ہوا کہ باریک ہون اور ہڈیان دوسری صف کی چار ہین اسلیے کہ وہ متصل پشت کف دست کے اور انگلیون کے ہین اسی جہت سے ضرور تھا کہ دو صف زیادہ چوڑی ہون اور تینون ہڈیون مذکورہ مین داخل ہون ان ہڈیون کے دوسری جو متصل ہوپنچے کے ہین ایک ایک بہت درست اور متصل ہین اور جو سرے کہ متصل دوسری صف کے ہین جوڑے ہین اور درستی اور اتصال مین کم ہین آٹھوین ہڈی جو زاید ہے وہ دونون صفون مین رسغ کے داخل نہین ہے بلکہ یہ ہڈی پیدا کی گئی ہے تاکہ حفاظت کرے اس چھوٹے عصب کی جو کف دست مین آیا ہے صف ثلاثی یعنی پہلی صف جسمین تین ہڈیان ہین حاصل ہوتی ہے رسغ کیواسطے بہت اجتماع سر اور ہے استخوان رسغ کے پس داخل ہوتی ہے اس نقر مین جسے ہمنے ذکر کیا بیان مین دونون کنارے زندین کے اس جہت سے حاصل ہوتا ہے مفصل انبساط اور انقباض کا۔ اور یہ آٹھوین ہڈی زائدہ ہیا سفل مین داخل ہوتی ہے اس نقر مین جو ہڈیون مین رسغ کے ہے پس اسکے ذریعہ سے مفصل التواء وانبطاح پیدا ہوتا ہے

فصل بائیسوین مشط کف کی تشریح مین

مشط کف بھی بہت سی ہڈیون سے مرکب ہے تاکہ اگر کوئی آفت اس مقام مین ہوپونچے شامل تمام عضو کو نہو اور ممکن ہو تقعیر کف کیواسطے جسقدر درکار ہے بروقت قبض کے اوپر اٹھانے گول چیزون کے اور ضبط کرنے بہنے والی چیزون کے یہ ہڈیان مفاصل موثق رکھتی ہین اور ایک دوسری سے بندھی ہوئی ہے تاکہ متفرق نہوجائے پس ضعیف ہوجائے بوقت ضبط کے کف دست اس چیز کے جو شامل ہوا اور جسکو گھیرے اور بند کرے یہانتک کہ اگر جلد کف دست کی چھیل ڈالی جائے یہ ہڈیان ایسی نظر آئین گی گویا کہ متصل ہین اور ان کے فضول حس سے بعید دار ہین باوجود اسکے بندش نے ایک دوسرے کو مضبوط کر رکھا ہے مگر ان ہڈیون مین تھوڑی سی لطافت اس انقباض کی ہے جو باطن کف کی تقعیر تک ہونچتا ہے ہڈیان مشط کی چار ہین اسواسطے کہ یہ چارون انگلیون سے متصل ہین وہ قریب قریب ہین اس جانب سے جو رسغ سے ملتی ہے تاکہ خوب اتصال ہو انکا ہڈیون سے جیسے ایک ہی مین ملی ہوئی ہڈیان متصل ہوتی ہین اور کشادہ ہین یہ ہڈیان تھوڑی سی انگلیون کی طرف تاکہ اچھا ہو اتصال انکا ان ہڈیون سے جو کشادہ جدا جدا ہین اور باطن سے انہین گڑھا پڑا ہوا ہے جسکی منفعت تو نے پہچان لی ہے مفصل رسغ کا مع مشط کے پیوستہ پاتا ہے ان نقرون مین جو کنارے ہڈیون رسغ کے ہین اور داخل ہوتا ہے ان نقرون مین لقمہ ہڈیون مشط سے جو پھنسی ہوئی ہین غضاریف سے

فصل تیئیسوین انگلیون کی تشریح اور انکی منفعت کے بیان مین

انگلیان آلات مقرر کی گئی ہین گرفت مین چیزون کے اور گوشت محض سے نہین پیدا کی گئین جسمین ہڈی نہو اگرچہ مختلف حرکات کا واقع ہونا اس صورت مین بھی ممکن تھا جیسے اکثر کیڑے اور مچھلیان جو بے استخوان کی مخلوق ہین وہ حرکت کرتی ہین اور ان حرکات مختلفہ کا انسے صدور بضعف و استرخاء ہوتا ہے اور انگلیون مین ہڈیان اسواسطے بنائی گئین کہ ان کے حرکات اور افعال سست اور ضعیف نہون جیسے صاحبان رعشہ کے اور پھر انگلی ایک ہڈی سے نہین بنائی گئی تاکہ افعال انکے بدشواری نہون جسطرح سے انگلیان ان لوگون کی کہ بوجہ خلقت اصلی خواہ بوجہ پھر جانے کسی مادہ کے گرجائین اور قبض و بسط نکر سکین۔ اور تین ہڈیون پر اسواسطے اختصار کیا گیا کہ اگر تین سے زیادہ انگلیون مین جوڑ ہوتے تو زیادتی حرکات کی بھی انکے واسطے پیدا ہوتی ہے اور یہ بات ضرور سان مین سستی اور ضعف پیدا کرتی گرفت مین اس چیز کے جسکے پکڑ نہین زیادہ مضبوطی درکار ہے اسطرح اگر تین سے کم مثلاً دو جوڑون سے انگلیون کی خلقت ہوتی تو مضبوطی ٹہرجاتی اور جتنی حرکات مین کفایت مطالب کی ہے اتنی نہوتی اور احتیاج طرح طرح کے حرکات کرنے کی زیادہ ہے بہ نسبت مضبوطی زائد از حد اعتدال کے۔ ایسی ہڈیون سے جنکے قاعدے عریض

اور سرے تلے اور نیچے کی ہڈیون سے چوڑائی بتدریج کم ہوتی ہو یہانتک کہ سرے انگلیون کے نہایت پتلے ہو گئے ان انگلیون کی پیدایش اسواسطے ہوئی تاکہ نسبت درمیان حامل اور محمول کے درست اور بہتر پیدا ہو اور استواری جو شکل مخروط مین منحصر ہے کسی قدر انگلیون کو حاصل ہو۔ ہڈیان انگلیون کی گول پیدا کی گئین تاکہ آفات سے محفوظ رہین اور سخت بلا تجویف اور بے مخ کی بنائی گئین تاکہ حرکات بامداد اور پکڑنے اور کھینچنے مین استوار رہین۔ باطن کیطرف ان مین تقعیر اور ظاہر کیطرف تحدیب پیدا کی گئی تاکہ بخوبی گرفت کرین جو شئی قابل گرفت ہو اور مین اور دبائین اس چیز کو جو قابل ملنے اور دبانے کے ہو۔ ایک انگلی کی تقعیر یا تحدیب دوسرے کے پاس نہین بنائی گئی تاکہ اتصال انگلیون کا درست رہے اور جسوقت ضرورت ہو سب ملکر استخوان واحد ہو جائین۔ مگر کنارے کی انگلیان جیسے انگوٹھا اور خنصر انکی تحدیب ایسی جہت مین بنائی گئی کہ اس جہت مین کوئی انگلی ملاقات نہین کرتی تاکہ بروقت یکجا کرنے کے کل انگلیان بصورت شبیہ ہیئت استدارت ایسی کہ جو آفات سے محفوظ رکھتی ہو ہو جائے۔ باطن انگلیون کا لحمی بنایا گیا تاکہ آرام دے انگلیون کو اور پیچھے ملنے والی چیزونکے ملجاے بروقت گرفت کے جہت خارج مین انگلیون کے گوشت نہین رکھا گیا تاکہ ثقل انکا زیادہ نہو اور سب ملکر ایک سلاح یا ہتھیار گزند پہونچانے والا نہین پورون مین انگلیون کے پوست زیادہ رکھا گیا تاکہ درست ہو جائین بخوبی بروقت ملنے کے مثل ملنے والی شئے کے۔ بیچ کی انگلی کے مفاصل سب سے زیادہ طولانی ہین اسکے بعد بنصر کے اسکے بعد سبابہ کے اسکے پیچھے خنصر کے بترتیب چھوٹے بڑے بنائے گئے تاکہ سرے انگلیونکے بروقت گرفت کے برابر ہو جائین اور بیچ مین کوئی فصل اور انفراج باقی نرہے اور ایسا نہو چارون انگلیان او ہتھیلی ملکر ایسی تقعیر پیدا کرین تاکہ گول چیز کی گرفت مین کام آئے۔ انگوٹھا عدل یعنی شبیہ ہو سب انگلیون کیواسطے اگر اسکا مقام جہان اب ہو وہان نہوتا تو اسکی خلقت سے جو منفعت ہو وہ باطل ہوتی اسلیئے کہ اگر اندر ہتھیلی کے رکھا جاتا تو اکثر کام جو ہم ہتھیلی سے لیتے ہین نہو سکتے اور اگر بطرف خنصر کے بنایا جاتا تو دونون ہاتھ جیسے ایک دوسرے کے سامنے اب ہین نرہتے دونون ہاتھون کا برابر سامنے ہونا کبھی کسی چیز کے اٹھانے مین بوجہ یکجا کرنے دونون ہاتھونکے بہت بکار آمد ہوتا ہو اس سے زیادہ بعید صورت انگوٹھے کی یہ تھی کہ انگوٹھا پشت دست پر رکھا جاتا۔ یہ امر کا ربط مشط کے ساتھ نہین کیا گیا تاکہ بعد درمیان انگوٹھے اور سب انگلیون کے کم نہوجائے۔ جسوقت چارون انگلیان کسی طرف ایک شئے کے لینے پر متوجہ ہون اور انگوٹھا انکی مقاومت دوسری جانب سے کرے تو لے لینا کف کا بڑی چیز کو ممکن ہوتا ہے اور انگوٹھا دوسرے سے مثل ڈھکنے کے ہو اس چیز پر جسکی گرفت کرے اور چھپاے بنصر اور خنصر مثل پردے کے نیچے ہو جاتے ہین۔ سلامیات یعنی ہڈیان انگلیون کی سب مین ہیچل اور پیوند کیا گیا ہو بذریعہ حروف یعنی تیز نوکون کے اور نقرے یعنی گڑھون کے جو ایک دوسرے مین متداخل ہوا ہے بیچ مین ایک رطوبت چسپندہ ہو اسواسطے ان جوڑون مین تری ہمیشہ رہے اور حرکت ہاتھ کی اس تری کو خشک نکردے۔ انگلیون کے مفاصل ربط تو یہ پر فاصل ہین اور غضروفی جھلیونسے ملتے ہین اور مفاصل کے گڑھے ان سے پُر کیے جاتے ہین واسطے زیادتی مضبوطی کے چھوٹی ہڈیون سے جنکا سمسمانیات نام ہو

فصل جو منسوب ناخن کی تشریح اور ان کی منفعت کا بیان ناخن کی پیدایش چار منفعتون کے واسطے ہوئی ہو **پہلی منفعت** آمیہ ہو انگلی کے پور کا تاکہ سست نہوجائے جسوقت زیادہ زور کرے کسی چیز کے گرفت مین **دوسری منفعت** قادر ہو جائین انگلیان چھوٹی چیزون کے چننے پر **تیسری منفعت** قادر ہو جائین انگلیان بذریعہ ناخن کے کھجلانے اور صاف کرنے مین کسی چیز کے **چوتھی منفعت** بعض وقت ناخن بمنزلہ ہتھیار کے ہو جاتے ہین۔ پہلی تین منفعتین نوع انسانی کے واسطے مناسب ہین اور چوتھی اور حیوانات کیواسطے ہو ناخن کنارے گول پیدا کیے گئے جیسا معلوم ہوچکا اور ہڈیان ناخن کی نرم بنائی گئین تاکہ اطمینان پائے نیچے ناخن کے سر انگشت صدمے سے اس چیز کے

جو اسکو کچھ ٹکتا ہو سب پھٹ نجاے اسکے صدمے سے ناخن کی پیدایش ہمیشہ مقرر کی گئی اسلیے کہ وہ ایسے مقام مین ہو جہان شگافتہ ہونا اور ریزہ ریزہ ہونا ہمیشہ ہوتا ہو **فصل پچیسوین عانہ یعنی پیڑو کی ہڈیون کی تشریح مین** نزدیک سرین کے دو ہڈیان داہنے بائین ہین کہ بیچ مین ایک مفصل موثق سے ملتی ہین اور وہ دونون مثل بنائے ہین کل اوپر کی ہڈیون کے واسطے اور حامل اور ناقل نیچے کی ہڈیون کے واسطے ہر ایک ہڈی ان دونون مین سے چار حصون پر تقسیم کی گئی ہین جو حصہ جانب وحشی یعنی بیرونی کے متصل ہے اسکو حرقفہ اور عظم خاصرہ کہتے ہین اور جو حصہ متصل آگے کے ہو وہ استخوان عانہ ہو اور جو حصہ متصل خلف کے ہو وہ عظم الورک ہو اور جو حصہ متصل سفل انسی کے ہے اسکا نام حق الفخذ یعنی کٹش ران ہو اسلیے کہ وہ گڑھا کہ جسمین ران کا گول سر داخل ہوتا ہو اسی چوتھے حصہ مین ہو اس ہڈی پر خفیف تلف اعضا رکھے گئے ہین جیسے مثانہ اور رحم اور اوعیۂ منی مردون کی اور مقعد اور سرین یعنے دبان رودہ کہ جو مخرج ثفل ہو **فصل چھبیسوین کلام مجمل پاؤن کی منفعت مین** خلاصہ کلام پاؤن کی منفعت مین یہ ہو کہ پاؤن سے دو فائدے ہین ایک تو ٹھہرنا اور قائم ہونا یہ قدم سے متعلق ہو۔ دوسرے جگہ بدلنا ہر ایک جگہ ہو خواہ اونچی نیچی ہو یہ ران اور ساق سے متعلق ہو قدم مین جب کوئی آفت پہونچتی ہے ثبات اور قوام دشوار ہوتا ہو چلنا دشوار نہین ہوتا اگرچہ وہ چلنا کہ جسمین کسی ایک پاؤن کا ٹھہرنا دیر تک درکار ہو وہ مشکل ہوتا ہے اور اگر عضل ران یا ساق مین کوئی آفت ہو پہنچے ٹھہرنا آسان ہوتا ہو اور چلنا دشوار **فصل ستائیسوین ران کی ہڈیون کی تشریح مین** پہلی ہڈی پاؤن کی ران کی ہڈی ہو جس سے بڑی تمام بدن مین کوئی ہڈی نہین ہو اسلیے کہ وہ بارکش ہو کل بدن کی چیزون کی اور اٹھا لیجانے والی ہو نیچے کی چیزون کی اسکے اوپر کا کنارا قبلدار ہوتا کہ بیٹھ جائے حق الورک مین اور یہ ہڈی محدب ہو وحشی کیطرف اور پیالہ سا یا تقعیر ہو جانب انسی اور خلف مین اسلیے اگر وہ سیدھی اور متوازی حق الورک کی رکھی جاتی ایک قسم کا فحج عارض ہوتا یعنے ترچھے پاؤن چلنا اسطرح ہے کہ دونون اڑیونکا بعد بہ نسبت انگلیون کے زیادہ رہتا ہو جسطرح افحج چلتا ہو کہ جسکی خلقت مین یہ بات ہو اور اچھی طرح نگہداشت بڑے عضل اور عصب اور عروق کی اس شکل مین ہو سکتی اور مجموع اجزاء پاؤن کی شکل مستقیم پر نہ بنتی اور بیٹھنے مین خوبصورتی نہوتی۔ پھر اگر دوبارہ جہت انسی مین یہ ہڈی نہ آتی تو ایک دوسری قسم کی کجی پیدا ہوتی اور قوام کے لیے اسکی طرف اور اس سے واسطہ میل نہ پیدا ہوتا پس قوام معتدل نہوتا نیچے کے کنارے مین اس ہڈی کی دو ابھارتیان ہین واسطے مفصل رکبہ کے اب ہم پہلے ساق کا بیان کرکے پھر مفصل کا بیان کرینگے **فصل اٹھائیسوین ساق کی ہڈی کی تشریح مین** پنڈلی مثل ساعد کے دو ہڈیون سے مرکب ہو ایک ہڈی بڑی اور طولانی اور یہ انسی ہو اسکو قصبہ کبرے یعنی بڑی نلی کہتے ہین نزدیک سرے چھوٹی اور تنگ ہو کہ ران سے نہین ملتی بلکہ وہان تک پہونچنے مین کمی کرتی ہے مگر نیچے سے یہ ہڈی اور بڑی ہڈی دونون ایک ہی جگہ پر تمام ہوئین اسکو قصبہ صغرے یعنی چھوٹی نلی کہتے ہین ساق بھی جانب وحشی محدب ہو پھر نیچے کے کنارے مین دوسری تحدیب ہو بجانب انسی تاکہ قوام اچھی طرح ہو اور معتدل رہے قصبہ کبرے درحقیقت وہی ساق ہے ران سے چھوٹی بنائی گئی اسلیے کہ جب جمع ہوے اسکے واسطے دونون سبب زیادتی کبر کے کہ وہ ثبات اور اٹھانا اوپر کی چیزون کا اور سبب زیادتی صغر کے اور وہ سبک ہونا حرکت مین اور دوسرا سبب یعنی خفت اولی ہو غرض مقصود مین بیچ ساق کے پس چھوٹی پیدا کی گئی اور پہلا سبب اولی ہو غرض مقصود مین بیچ ران کے اور وہ بڑی پیدا کی گئی اور ساق کو ایک مقدار معتدل ایسی عطا کی گئی کہ اگر زیادہ عظیم ہوتی تو حرکت مین دشواری پیدا ہوتی جیسے صاحب داء الفیل اور وہ والی کو دشواری ہوتی ہو حرکت مین اور اگر کم عظیم ہوتی تو ضعف عارض ہوتا اور عاجز ہوتا اٹھانے مین اوپر کی چیزون کے جیسے پنڈلی والے اور ان سب مضبوطیون کے ساتھ اسکے واسطے تکیہ بنایا گیا اور تقویت دیگئی چھوٹے قصبہ سے

اور اس قصبۂ صغریٰ کے واسطے اور بھی منفعتین ہین کہ عصب کو اور جو رگین بیچ مین ان دونون کے ہین ڈھانپتا ہے اور قصبۂ کبریٰ کے مفصل قدم مین مشارکت کرتا ہے تاکہ مضبوط اور قوی ہوجائے وہ مفصل جس سے انبساط قدم اور اسکا دوہرا پیدا ہوتا ہے

مفصل انتیسوین زانو کے مفصل کی تشریح مین زانو کا جوڑ پیدا ہوتا ہے دخول سے ان دو زیادتیون کے جو کنارے سے پٹری ران کے ان دو نقرون مین پیدا ہوتی ہین جو کنارے پر پانچوان ساق کے واقع ہین اور ان دونون کی مضبوطی ایک رباط پیچیدہ اور ایک رباط جو اندر جاتا ہوا ہے اور دو رباط قوی دونون جانب سے جنکا مقدم درست بیٹھ گیا ہے بذریعہ رضفہ کے جو عین رکبہ ہے اور رضفہ گول ہڈی غضروف سی ہے کے اسکی منفعت یہ ہے کہ جس چیز کا خوف بوقت زانو پر بیٹھنے کے یا بوقت لٹک کر بیٹھنے کے پھٹ جانے اور اتر جانے سے ہوتا ہو اسکے بچاؤ کی مقاومت کرتا ہے اور ستون دیا گیا مفصل ممنوعہ نقل بدن اپنی حرکت سے کرتا ہے اور اسکے مقام آگے کی جانب مقرر کیا گیا ہے کہ اکثر دشواری پیچیدگی کی اسطرف عارض ہوتی ہے اور پشت کیطرف پیچیدگی سخت نہین ہوتی اور دونون طرف تھوڑی سی پیچیدگی ہوتی ہے لیکن ساری پیچیدگی آگے کیطرف ہے اور اسجگہ درشتی بوقت برخاست کے اور زانو پر بیٹھنے وغیرہ کے ہوتی ہے اور خدا کو بہتر معلوم ہے

مفصل تیسوین قدم کی تشریح مین قدم کی خلقت اسواسطے ہے کہ وہ آلہ ہے ثبات اور ٹھہرنے کا اور اسکی شکل آگے کی جانب لانبی بنائی گئی تاکہ کھڑے ہونے مین اعتماد پر اعانت دے اور اسکے واسطے اخمص یعنی تقعیر کف پا کی پیدا کی گئی کہ متصل ہو جانب انسی کے تاکہ میل قدم کا بوقت کھڑے ہونے کے خصوصاً وقت مشی کے خلاف جہت مین پاؤن آگے بڑھے ہوئے کے ہو کہ مقاومت اس اعتماد کی جو واجب ہے پاؤن کی استقلال مین بوقت آگے بڑھانیکے واسطے نقل مکان کے حاصل ہو اور قوام مین اعتدال بھی ہوجائے یہ بھی ایک منفعت ہے کہ دوسری چیزون کے پاس جانا ہوسکے اور کچھ گزند نہ ہوسکے اور شامل ہونا قدم کا ان چیزون پر جو مشابہ درج یعنی زینہ کے ہین اور ان چیزون پر جو بلند کے مقامات پر بنائی گئی ہین اچھی طرح سے ہو۔ قدم بہت سی ہڈیون سے ملکر پیدا کیا گیا اور اسکے بہت سے فائدے ہین انہین سے ایک یہ ہے کہ قدم چسپان خوب ہوتا ہے اور زمین جسقدر قدم کے نیچے آتی ہے خوب چھپ جاتی ہے اگر اسکے چھپانے کی ضرورت ہو اسلیے کہ قدم کبھی اپنے ماتحت کی چیز کو ایسا چھپاتا ہے جسطرح سے ہاتھ کی مٹھی مین کوئی چیز بند کر لی جائے اور جب ایسی چیز پاؤن کے نیچے آئی جسکے اجزا مین حرکت کی آمادگی ہو اسکے تھامنے اور روکنے مین یہ صورت جو قدم کی ہے بہت بکار آمد ہوتی ہے اور خوب کام دیتی ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی ٹکڑے سے اسکی ساخت ہوتی ہے۔ اور ایک منفعت یہ ہے جو بارہا بیان کی گئی کہ بہت سی ہڈیون مین سے اگر ایک ٹوٹ جائے تو سب بیکار نہین ہوتین جنجملہ ہڈیون سے قدم مرکب ہے کعب ہے کہ جس سے حرج کی تکمیل ساق کے ساتھ ہوتی ہے اور عقب ہے کہ ثبات مین اسپر اعتماد ہوتا ہے اور زورقی ہے کہ وہ اخمص سے متعلق ہے اور چار ہڈیان رسغ کی ان سے مشط مین اتصال ہوتا ہے اور ایک ہڈی نردی بشکل مسدس کہ بجانب وحشی موضوع ہے اسکے جہت سے اس جانب ثبات قدم کا زمین پر اچھی طرح ہوتا ہے اور پانچ ہڈیان مشط کی ہین کعب انسان کے قدم مین بہ نسبت دیگر حیوانات کے زیادہ تکعیب یعنی پیچیدگی رکھتا ہے گویا کہ یہ ہڈی قدم کی سب ہڈیون مین اشرف ہے کہ اسکی منفعت حرکت مین سب سے زیادہ ہے جسطرح سے عقب حمل کے ہڈیون مین اشرف ہے ثبات کی منفعت مین کعب رکھا ہوا ہے بیچ مین دو کنارون کے جو آنیوالے ہین دونون قصبون سے اور وہ دونون شامل ہین کعب پر جمیع اطراف سے یعنے اوپر نیچے اور دونون جانبون وحشی اور انسی سے کعب کے دونون کنارے عقب کے دونون نقرون مین داخل ہوتے ہین اسطرح پر کہ جسطرح گڑھے مین کوئی چیز داخل ہو کعب ساق اور عقب مین واسطہ ہے کہ اسکے ذریعہ سے انکا دونون مین اتصال نیچی ہوجاتا ہے اور جو مفصل ان دونون کے درمیان ہے اسکی مضبوطی

ہی حاصل ہوتی ہے اور اضطراب اور لغزش سے امن ہوجاتی ہے حقیقت میں کعب بیچ میں رکھا ہوا ہے اگرچہ بسبب اخمص کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بجانب وحشی منحرف ہے۔ کعب کے ساتھ استخوان زورقی آگے کے جانب سے ربط مفصلی پاتی ہے اور زورقی عقب سے آگے اور پیچھے کی طرف سے تینوں ہڈیوں رسغ کے ذریعہ سے متصل ہے اور وحشی کی جانب میں بذریعہ استخوان نردی کے عقب سے متصل ہے۔ نردی ایسی ہڈی ہے کہ جالینوس اسے ایک استخوان مفرد قرار دیں اور جالینوس اسے چوتھی ہڈی رسغ کی شمار کریں عقب کعب کے نیچے موضوع ہے اور سخت ہے اور خلف کی جانب اسمیں استدارت ہے تاکہ صدمے اور آفات کی مقاومت کرے نیچے سے چکنی ہے تاکہ چلنے میں بہ ابر قدم اچھی طرح رہے اور جہاں پر قدم ٹھہر جائے وقت کھڑے رہنے کے اچھی طرح منطبق ہو اور مقدار اسکی بڑی پیدا کیگئی تاکہ بدن کے اٹھانے میں مستقل رہے اور بشکل مثلث ایک بطول پیدا کی گئی پھر رفتہ رفتہ پتلی ہوتے ہوتے تمام ہوجاتی ہے اور نزدیک اخمص کے بجانب وحشی ہو کر منفصل ہوجاتی ہے تاکہ تقعیر اخمص کی درجہ بدرجہ پیچھے سے اسکے درمیان تک گھٹتی بڑھتی جائے رسغ کی چاروں ہڈیاں ہاتھ کے رسغ کے بہ نسبت مخالف ہیں اسطرح پر کہ ہاتھ کے رسغ بمنزلہ صف واحد کے ہیں اور قدم کے رسغ میں دو صفیں ہیں اور یہ بھی اختلاف ہے کہ قدم کے رسغ کی ہڈیاں چار ہیں اور ہاتھ کے رسغ کی سات ہیں اس کمی و بیشی میں منفعت ہے کہ ہاتھ میں حاجت حرکت کی اور شامل ہونیکی بہ نسبت قدم کے زیادہ ہے اسلیے کہ اکثر منفعت قدم میں یہی ہے کہ ثبات اچھی طرح ہو اور کثرت اجزا اور مفاصل استمساک میں بھی مضر ہوتی ہے اور جس چیز پر قدم جمتا ہے بہ نسبت حصول استرخا اور انفراج بشرا زحد کے اسمیں بھی ضرر پیدا ہوتا جیسے اگر بالکل بے جوڑ ایک ہی ہڈی رسغ کی ہوتی تو انبساط معتدل اور سلامت قوت ہونیکی وجہ سے دوسرا ضرر پیدا ہوتا۔ یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ لپٹ کر شامل ہونا اس عضو سے اچھی طرح بنتا ہے جسکے اجزا بہت اور چھوٹے چھوٹے ہوں اور استقلال اور ثبات اس عضو سے خوب ہوتا ہے جسکے اجزا کم اور مقدار میں بڑے ہوں۔ مشط قدم پانچ ہڈیوں سے بنایا گیا ہر ایک ہڈی سے ایک انگلی متصل ہوتی ہے جس قدم میں پانچ انگلیاں ہوں اور ایک ہی صف میں بنی ہوں یعنی کوئی انگلی تلے اوپر خواہ صف سے الگ نہ ہو اسلیے کہ حاجت مضبوطی کی پاؤں کی انگلیوں میں زیادہ ہے جسطرح قبض اور اشتمال کی حاجت ہاتھ کی انگلیوں میں زیادہ ہے۔ سوائے انگوٹھے کے پاؤں کی ہر ایک انگلی تین سلامیات سے مرکب ہے اور انگوٹھا دو سلامیات سے اب ہم نے کل ہڈیوں کا حال اور ان کی تشریح بقدر کفایت بیان کردی یہ سب ہڈیاں اگر شمار کیجائیں تو دو سو اڑتالیس ہوں گی ان میں سمسمانیات اور عظم لامی جو شبیہ یونانیں کے نام سے ہے داخل نہیں ہے یہاں تک ہڈیوں کی تشریح تمام ہوئی

جملہ دوسرا تشریح عضل میں اسمیں تیس فصلیں ہیں

فصل پہلی جملہ دوسرا تعلیم پانچویں بیان عام عصب و عضل و وتر و رباط کا۔ چونکہ تمام ہونا حرکت ارادیہ کا اعضا سے بدون ایک قوت قابضہ کے جو دماغ سے بذریعہ عصب کے پیدا ہوتی ہے نہیں ہوسکتا ہے اور عصب کا یہ حال ہے کہ اسکا متصل ہونا ہڈیوں سے جو درحقیقت اصول اعضا متحرکہ حرکت میں بالقصد اول میں بخوبی درست نہیں ہوسکتا اسلیے کہ ہڈیاں سخت ہیں اور عصب نرم اور لطیف ہے بایں نظر لطف حق تعالٰی نے شامل حال ہو کر ہڈیوں سے ایک ایسی چیز پیدا کی جو مشابہ عصب کے ہے اور اسکا عصب اور رباط نام رکھا جاتا ہے پٹھے کے ساتھ اسکو جمع کیا اور اسطرح پر درآمد کیا اور ملادیا کہ پٹھے اور رباط بمنزلہ شیء واحد کے معلوم ہوتے ہیں۔ اور پھر چونکہ وہ جرم جو عصب و رباط میں پیوند رکھتا ہے ہر حال میں باریک ہوتا ہے اسلیے کہ پٹھے کی زیادتی حجم بحالت وصول طرف اعضا کے مقام رسیدگی میں مقدار معتد کو نہیں پہونچتی اور نہ اسکی غلاظت بمقدار کافی ہوتی ہے اور حجم پٹھے کا نزدیک نسبت ایسا ہوتا ہے کہ جرم دماغ اور نخاع اور حجم راس اور مخارج عصب اس جرم کے متحمل ہوں پس اگر ہر ایک عضو کی عصب کے متعلق ہوتی اور پٹھے اپنے حجم لائق پر بھی باقی رہتا خصوصاً اس حجم پر جو بوقت تقسیم و شاخ ہونا

ہوتی عصب کے اعضا مین انکا حجم پیدا ہوتا ہو کہ یہ پٹھہ بمنزلہ ایک حصہ کے واسطے استخوان باریک کے ہوجاتا ہے اور جتنا اپنی اصل اور مبدا سے دور تر جاتا ہو اس مین وقت اور باریکی پیدا ہوتی جاتی ہو بالجملہ اگر باوجود باریکی ونزاکت تحریک اعضا کی اس سے متعلق ہوتی اسمین فساد ظاہر پیدا ہوتا ہو اسی حکمت سے خالق تعالی نے ایسی تدبیر کی کہ پٹھے کے جرم کو غلاظت اور گندگی عطا فرمائی اسطرح کہ جرم اس سے پیوند کیجاتی ہو اسکو رباط کے ساتھ جب دیا بطور لیف کے اور دونون کے لپٹنے مین جو جگہ خالی تھی اسپر گوشت اگا دیا اور جھلی سے اسکو ڈھانپ دیا اور اسکو بیچ مین مثل عمود کے اسطرح پر جگہ دی کہ وہ مثل محور کے جو ہر عصب سے قرار دیا جاتا ہو اور ان سب چیزون سے ملکر ایک عضو پیدا ہوتا ہو جسکی ترکیب عصب اور عقب اور ان دونون کی لیف اور وہ گوشت جو بھرنے والا خالی جگہون کا اور جھلی جو اسکو ڈھانپے ہوے ہو ان سے اجزا سے ہوتی ہو اسیکا نام عضل رکھتے ہین اور یہی وہ عضو ہو کہ جب سمٹتا ہو اسوقت جو وتر کہ مرکب رباط اور عصب نافذ عضلہ سے ہے بجانب عضو کے کھنچتا ہو پھر تشنج پیدا ہوکر عضو کھنچ جاتا ہو اور جب عضل مین انبساط پیدا ہوتا ہے وتر مسترخی ہوکر ڈھیلا ہوجاتا ہو اور عضو منبسط دور ہوجاتا ہو **فصل دوسری تشریح مین عضل وجہ کے** ظاہر ہے کہ عضل وجہ کے تعداد مین برابر اعضاے متحرک کے جو وجہ مین ہین درکار ہین اور اعضاے متحرک وجہ مین اتنے ہین پیشانی اور دونون گوشہ چشم اور اوپر کی دو پلکین اور دونون رخسارے بشرکت دونون ہونٹھون کے اور دونون ہونٹھ اور ان دونون کی حدین اور دونون کنارے نتھنون کے اور نیچے کا جبڑا **فصل تیسری تشریح مین عضل پیشانی کے** پیشانی حرکت کرتی ہے بذریعہ ایک عضلہ باریک کے جو چوڑا اور جھلی دار ہے اور نیچے پیشانی کی جلد سے پھیلا ہوا ہو اور خوب جلد سے ملا ہوا ہو گویا قوام جلد مین داخل ہے اور اسکا جزو ہو اسی جہت سے جلد کا کھنچنا بسبب عضلہ کے نہین ممکن اور عضو متحرک اس عضلہ سے بمعونت وتر کے ملتا ہو اسلیے کہ متحرک اس مقام پر فقط ایک چوڑی جلد ہو جو سبک ہو ایسی چیز کا ہلانا وتر سے اچھا نہین ہو اسی عضلہ کی حرکت سے دونون ابرو بلند ہوتے ہین اور آنکھ کو بھی مدد ہوتی ہین اسی عضلہ سے مدد ہوسکتی ہو کہ یہ ڈھیلا ہوکر گر پڑتا ہو **فصل چوتھی تشریح مین عضل مقلہ کے** گوشہ چشم کے حرکت دینے والے چھ عضل ہین چار انمین سے نیچے اوپر اور دونون ماقین یعنے کوئے ہین ہر ایک انمین کا جہت خاص مین حرکت کرتا ہو- اور دو عضل بوضع توریب یعنی ترچھے واقع ہین جن سے حرکت دوری پیدا ہوتی ہو اور مقلہ کے پیچھے ایک عضلہ اور ہو جو عصبہ مجوفہ کیواسطے جسکا ذکر ہم آگے کرینگے دعامہ اور ستون بنتا ہو اسلیے کہ وہ عضلہ اسی عصبہ سے اور جو چیز اس عصبہ مین ہو متعلق ہوتا ہو اور اسے پھیلاتا ہو اور اسکے لیے استرخا کو جسکی وجہ سے وہ عصبہ باہر کو آئے منع کرتا ہو اور بوقت تیز دیکھنے کے اس عصبہ کو ضبط کرتا ہو یہ عضلہ ایسا ہو کہ اسکی رباطی جھلیین کیواسطے گوشہ دار ہونا ایسا پیدا ہوا ہو کہ اسکی صورت مین شک پیدا ہوا بعض علماء تشریح اسکو عضلہ واحدہ جانتے ہین اور بعض اسکو دو قرار دیتے ہین اور بعض تین کے بھی قائل ہین بہرحال سرا اسکا ایک ہی ہو **فصل پانچوین تشریح مین عضل جفن کے** نیچے کی پلک چونکہ محتاج حرکت کی نہین ہو اسلیے کہ غرض پوری اور تمام ہوجاتی ہو اوپر کی پلک کی حرکت سے اسواسطے کہ آنکھ کا بند کرنا اور تیز دیکھنا دونون اسکی حرکت سے تکمیل پاتی ہو اور وہ توجہ خداوند تبارک وتعالی کی آلات کی کمی پر جسقدر ممکن ہو مصروف ہو جبتک کہ کمی آلات سے کوئی خلل نہ واقع ہو اسلیے کہ بہت آلات ہونے مین جو آفتین ہین وہ بخوبی معلوم ہین۔ اگرچہ یہ بھی ممکن تھا کہ اوپر کی پلک ساکن رہتی اور نیچے کی متحرک ہوتی مگر عنایت صانع بیچون کی مصروف اسی بات پر ہوئی کہ جو افعال جن مبادی سے لیے جائین ان افعال کو اپنے مبادی سے قربت حاصل ہو اور توجہ اسباب کی طرف غایات کے نہایت معتدل طریقہ پر اور نہایت استواری اور مضبوط راہ پر ہو اور چونکہ اوپر کی پلک منبت اعصاب سے قریب تر ہو اور عصب

جب ابرو کی پلک کیطرف چلے تو محتاج پیچیدگی اور الٹنے کا نہو گا۔ پھر چونکہ ابرو کی پلک محتاج دو حرکتون کی تھی یعنی کھلنے مین آنکھ کے محتاج ارتفاع اور بلند ہونے کی اور بند ہونے مین محتاج انحدار اور پست ہونے کی اور بند ہونا محتاج ایک ایسے عضلہ کا ہو جو نیچے کی طرف جذب کرے اس ضرورت سے چارۂ کار نہین تھا کہ عصب پلک مین اسفل کیطرف ترچھا ہو کر آئے اور پھر بلند ہو جائے۔ اور اسوقت بھی دو حال سے خالی نہین یا تو ایک ٹھیک کنارے پلک سے متصل ہوتا یا بیچ مین پلک کے ہو پہنچے اگر بیچ مین پلک کے پہونچتا تو جو حد تہ چڑھنے والا ہو طرف وسط کے اسے ڈھا لیتا اور اگر کنارے پر پہونچتا تو فقط ایک ہی طرف سے متصل ہوتا اور اچھی طرح پلک بند نہو سکتی بلکہ توریب پیدا ہوتی جسطرف ٹھیک ملاقی وتر بنا ادھر تقلیص زیادہ ہوتی اور دوسری جانب کم ہوتی بس اچھی طرح جھپیدگی پلک کی برابر نہوتی لہذا جھپیدگی پلک کی مثل صاحب لقوہ کے ہوتی اسیواسطے دو عضلہ پیدا کیے گئے جو دونون کونون کی طرف سے آکر پلک کو نیچے کیطرف برابر جذب کرتے ہین کھلنا پلک کا چونکہ ایک ہی عضلہ سے ہوسکتا تھا جو وسط پلک سے آکر اسکے وتر کا کنارہ پلک کی بالائی پر پھیل جاے اور جب اسمین تشنج پیدا ہو تب پلک کھلجائے اسیواسطے ایک ہی عضلہ پیدا کیا گیا کہ بخط مستقیم درمیان دونون جھلیون کے اترتا ہے اور چوڑا ہو کر اس جرم سے متصل ہوتا ہے جو شبیہ بغضروف کے نیچے منبت مژہ کے بچھا ہو

فصل چھٹی تشریح مین عضل رخسارہ کے

رخسارے کے واسطے دو حرکتین ہین ایک حرکت اسکی نیچے کے جبڑے کی تابع ہے دوسری بشرکت ہونٹھ کے ہوتی ہو جو حرکت رخسارہ کی جبڑے کے تابع ہے اسکا سبب عضل اسی جبڑے کے ہین اور جو حرکت بشرکت ہونٹھ کے ہے اسکا سبب یہ ہو کہ ایک عضلہ رخسارے اور مونھ مین مشترک ہو اور یہ عضلہ مشترک ہر ایک رخسارے مین چوڑا ہو کر پھیلا ہو اور اسکا نام وجنہ ہو۔ یہ دونون عضل چار چار جزو سے مرکب ہین اسلیئے کہ لیف ان مین چار مقامون سے آتی ہو ایک لیف کا جاے نشو ترقوہ یعنے ہنسلی ہو اور اسکی نہایات دونون ہونٹھون کے کنارے سے اسفل تک متصل ہوتی ہین اور منھ کو نیچے کی طرف سے بصورت توریب جذب کرتی ہین۔ دوسری لیف کا مقام نشو و نما سینہ اور ہنسلی دونون جانبون سے ہو کہ ان کی لیف بشکل مورب چلتی ہے اور داہنے طرف جو پیدا ہوئی ہو اس لیف کو جو بائین طرف سے نکلی ہو تقاطع کرکے دو آتی ہو پس لیف داہنے طرف والی ہونٹھ کے نیچے کے بائین کنارے سے ملتی ہو اور بائین طرف والی اسکے برعکس ہو یعنے ہونٹھ کے نیچے کے داہنے کنارے سے ملتی ہو جسوقت اس لیف مین تشنج پیدا ہوتا ہے مونھ تنگ ہو کر آگے کیطرف نکل آتا ہے جیسے ڈورا تھیلی کے سوراخ مین کھینچنے سے اسکا مونھ بند ہو کر کھنچ جاتا ہے۔ تیسری لیف کی پیدائش کا مقام وہ کنارہ شانہ کا ہے جسے اخرم کتف کہتے ہین اور یہ لیف متصل ہوتی ہو اوپر جائے اتصال انھین عضل کے اور ہونٹھ کو دونون جانبون مین اچھی طرح جھکاتی ہے۔ چوتھی لیف سناسن رقبہ سے پیدا ہوتی ہو اور کانون کے سامنے گذرتی ہوئی رخسارے کے اخیر سے متصل ہوتی ہو اور رخسارے کو حرکت ظاہری دیتی ہو کہ ہونٹھ بھی اسکی تبعیت سے متحرک ہوتے ہین کبھی بعض آدمیون کی خلقت مین کان کی جڑ کے قریب ہوجاتی ہو اور متصل ہو کر اسکے کان کو حرکت دیتی ہے

فصل ساتوین تشریح مین عضل شفت کے

ہونٹھ کے عضل ایک تو مشترک ہونٹھ اور رخسارے مین ہے جسکا ذکر ابھی ہو چکا اور عضل خاص اسکے چار ہین دو ان مین سے کانون کے اوپر کیجانب سے آتے ہین اور قریب کانون کے کنارے سے ملتے ہین اور دو نیچے کیطرف سے ان چار مین ہونٹھ کے ہلانے کی کفایت ہو اسلیئے کہ انمین کا اگر ایک متحرک ہوتا تو ایک جانب ہونٹھ کی ہلتی اور جب ان مین کے دو ملکر دو طرف ہوتے ہین ہونٹھ کی چارون طرف کی حرکت تمام ہوتی ہے اور ان چار حرکتون کے سوا ہونٹھ کے واسطے اور کوئی حرکت نہین ہے۔ یہ چارون لیف اور کنارے عضل مشترک کے جرم مین ہونٹھ کے اسطرح مل گئے ہین کہ ہونٹھ

کے اصلی اجزا سے۔ انکی تمیز نہین ہوسکتی اسلیے کہ ہونٹھ خود عضو لحمی نرم ہے کہ اسمین ہڈی ہی نہین ہے

فصل آٹھوین تشریح مین عضل منخرین کے

کنارے نتھنون کے ان مین دو عضل چھوٹے قوت دار متصل ہوتے ہین چھوٹے ہونیکی منفعت ہے تاکہ تنگی نہ واقع ہو جگہ مین اور عضلات کے جن کی طرف حاجت زیادہ ہے اسلیے کہ حرکات اعضاے رخسارہ اور لب کے عدد مین بھی زیادہ ہین اور دوام بھی انکو زیادہ ہے اور ہمیشہ حرکت رہتی ہے اور حاجت ان کی حرکت کی بہ نسبت نتھنون کی حرکت کے زیادہ ہے۔ قوی ہونا ان عضلات کا اس جہت سے ہے کہ جو نرمی نتھنے مین ہڈی نہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اسکا تدارک کرین اور کسی قدر سختی آجائے انکی آمد گالون کی طرف سے ہے اور گالون کی لیف سے بیلے ملتے ہین گالون کیطرف سے انکی آمد کا فائدہ یہ ہے کہ حرکت نتھنون کی اسی طرف سے ہوتی ہے

فصل نوین تشریح مین عضل فک اسفل کے

نیچے کے جبڑے کو خاص کر جو حرکت ہوئی اور اوپر والے جبڑے کو حرکت نہوئی اس مین چند منافع ہین **ایک** تو یہ ہے کہ نیچے کا جبڑا بہ نسبت اوپر کے سبک ہے یعنی اور اعضا کا بوجھ اسپر نہین ہے اور سبک کو حرکت دینا بہ نسبت گرانبار کے اچھا ہے **دوسری منفعت** یہ ہے کہ چونکہ اوپر کا جبڑا اعضاے شریفہ پر شامل ہے مثل ناک اور آنکھ کے اس کی حرکت سے ان اعضا کو تکلیف ہوتی اور نیچے کا جبڑا چونکہ ان اعضا سے الگ ہے اسکی حرکت ان اعضا پر کسی طرح کا گزند نہین پہونچاتی **تیسری منفعت** یہ ہے کہ اگر اوپر کے جبڑے کی تحریک آسان بھی ہوتی تو اسکا جوڑ جو سر کے جوڑ سے ملا ہوا ہے اسمین مضبوطی کی احتیاط کامل باقی نرہتی۔ حرکتین نیچے کے جبڑے کی محتاج اسکی نہین ہین کہ تین سے زیادہ ہون منھ کھولنا اور پھیلانا اور منھ بند کرنا اور چبانا اور پیسنا۔ منھ کھولنے کی حرکت جبڑے کو نیچے اتارتی ہے اور بند کرنے کی حرکت جبڑے کو اونچا کرتی ہے اور پیسنے کی حرکت جبڑے کو پھیرتی ہے اور دونون طرف جھکاتی ہے۔ اس بیان سے ظاہر ہوا کہ حرکت اطباق یعنی بند کرنے کی حرکت کے واسطے عضل ایسے چاہیے جو اوپر سے اترتے ہون بجانب فوقانی تشنج ہون اور کھلنے کی حرکت اسکے خلاف ہے اور پیسنے کی حرکت بالتورب حاصل ہوتی ہے اسیوجہ سے حرکت اطباق کے واسطے دو عضل پیدا کیے گئے اور انکی شناخت اسطرح پر ہوتی ہے کہ دو عضل کنپٹی کے نام سے پہچانے جاتے ہین اور متقین انکا نام ہے۔ انسان مین ان دونون کی مقدار چھوٹی مقرر کی گئی اسلیے کہ جس عضو کی تحریک انسے متعلق ہے وہ بھی چھوٹا ہے اور ایسی نرم ہڈی کا ہے کہ چبانے کے قابل ہے اور روغن مین سبک ہے اسلیے کہ جو حرکات اس عضو سے بذریعہ ان دونون عضل کے صادر ہوتے ہین وہ بھی سبک ہین۔ اور حیوانات مین نیچے کا جبڑا بہ نسبت انسان کے جبڑے کے بڑا اور گران پیدا کیا گیا اور تحریک جو متعلق حیوانات کے جبڑے سے ہے اسکی اتنی قسمین ہین نہش یعنی کاٹ کھانا اگلے دانتون سے اور قطع یعنی کاٹنا جس سے ٹکڑے ہوجاتین اور سدم یعنی ایسا کاٹنا کہ اسکا اثر نہ معلوم ہو اور قلع یعنی اکھیڑنا اس اکھیڑنے کی حرکت مین جبڑے کو ایک درشتی کرنی پڑتی ہے۔ یہ دونون عضلے نرم ہین اسلیے کہ انکا مبدا یعنی دماغ جو ایک جرم بغایت نرم ہے ان دونون عضلے سے نہایت قریب ہے اور ان دونون مین اور دماغ کے بیچ مین سواے ایک ہڈی کے اور کوئی ہڈی نہین ہے بایں لحاظ اور بھی اس خوف سے کہ چونکہ ان دونون کو دماغ سے آفات مین اور اوجاع مین مشارکت ہے اب انکو کوئی آفت اگر پہونچے اور بوجہ مشارکت کے دماغ تک منتہی ہوکر منجر بسرسام ہوجائے خواہ اور کسیطرح کا گزند پہونچائے اس مصلحت سے خالق تعالیٰ نے انکو نزدیک محل نشو کے مخفی کیا اور دماغ کی شرکت سے انکو باز رکھا زوج کی دو ہڈیون مین اور وار پار کردیا انکو ایک پوشش مین جو مشابہ ایک طاق کے ہے جو دو ہڈیونکے زوج اور بلندیون ان نقبون سے منتظم ہوتی ہے جو جدار پار ان دونون کے ساتھ گذرتا ہے اور اسیے گرد سے ان دونون پر لباس کیے ہوے ہین۔ اور اسکی گذرگاہ ایک مسافت صالحہ پہ قرب مین زوج کے واقع ہے تاکہ جوہر ان دونون کا محکم

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوجاے اور ان دونون کے اول سے تھوڑا تھوڑا دور ہوجائے ہر ایک ان دونون عضلون کے واسطے ایک وتر عظیم پیدا ہوتا ہے جو نیچے جبڑے کے گردون پر شامل ہوتا ہو جب اس وتر مین تشنج ہوتا ہو نیچے کے جبڑے کو اٹھا دیتا ہے ان دونون عضل کی اعانت کی جاتی ہو۔ دو اور عضل سے جو منھ کے اندر آتے ہین اور نیچے کے جبڑے کی طرف اترتے ہین بیچ مین ایک پست مقام کے اسلیے کہ جبڑھا نگران چیز کا اس مین تدبیر اور مددگاری زیادہ قوت کی درکار ہو۔ جو وتر ان دونون عضلون سے اگتا ہے۔ وہ ان کے بیچ سے اگتا ہے کنارون سے نہین اگتا واسطے مضبوطی کے جس عضل سے مونھ کولنا اور جبڑے کا نیچے آنا متعلق ہو ان دونون کی لیف پیدا ہوتی ہے ان زوائد خاردار سے جو پس گوش مین اتر کر عضلہ واحدہ کی حد ہو جاتی ہو بعد اسکے خالص وتر بنجاتی ہو تاکہ مضبوطی اسکی زیادہ ہو پھر ایک صورت بشکل کرہ کے منقش ہو کر گوشت سے بھر جاتی ہو اور اسی کا عضلہ بنجاتا ہو جسکا نام عضلہ مدیرہ ہو فائدہ اسکا یہ ہو کہ بروقت پہونچنے آفات کے امتداد سے عریض ہوجائے پھر یہ عضلہ ملتا ہے مقام پیچیدگی فک اسفل سے ذقن تک اور جب وقت اس مین تقلص یعنے اینٹھن پیدا ہوتی ہے لحی یعنی جابے ارتش کو پیچھے کی طرف جذب کرتی ہو پس بالضرور نیچے کی طرف جبڑا اترتا ہے اور چونکہ ثقل طبعی نیچے اترنے پر معین ہو وہی عضل اس حرکت مین کافی ہو سے کسی تیسرے معین کی ضرورت نہوئی۔ جاننا چاہیے کہ دو عضل مین ہر طرف ایک ایک بشکل مثلث واقع ہے اسلیے کہ سر انکا وہ زاویہ ہے جو رخسار کے زاویون سے پیدا ہوتا ہو اور دو ساقین ہر ایک مثلث کیواسطے دراز ہو تین ایک انمین کی نیچے کے جبڑے تک اترتی ہو اور دوسری کنارے زوج تک چڑھتی ہو اور ایک قاعدہ خط مستقیم سے ان دونون مین متصل کیا گیا اور ٹھہر گیا ہر ایک زاویہ اپنے متصل کو لیکر ٹھہر گیا ہو تاکہ اس عضلہ کے واسطے جہات مختلفہ مون حال تشنج مین اور اسکی حرکت مستقیم ہو ملکہ اس عضلہ کیواسطے طرح طرح کی میل پیدا ہون جن سے ہنسنے چبانے کا فعل درست ہو

فصل سوین تشریح مین عضل راس کے

سر کیواسطے چند حرکتین خاص ہین اور چند حرکتین مشترکہ ہین پانچ گردن کے مہرون کے ساتھ ان حرکتون سے حرکت منتظم ہو اور گردن جھکنے کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک حرکت دونون حرکت خاص و مشترک سے یا بسبیل انتکاس و سرنگون ہونے کے ہو بسبیل انعطاف یعنے پیچیدہ ہونے پیچھے کی طرف ہو یا داہنے اور بائین کیطرف جھکنے کی ہو اور ان دونون کے بیچ مین حرکت التفات یعنی پلٹ کر دیکھنے کی پیدا ہوتی ہو بشکل استدارت یعنی سر ایک قوس کسی دائرہ کی طی کرتا ہو اس مکان سے جو سر کا محیط ہو۔ جو عضل سر کو خاص واژگون کرتے ہین دو ہین کہ دونون جانب سے وارد ہوتے ہین اسلیے کہ یہ دونون اپنی لیف کو لیے ہوے ہوتے ہین پس گوش انکے جانب فوقانی ہو اور استخوان سرسینہ انکی جہت تحتانی ہو اور سطح متصل ہو نزد جڑ بیٹھتے ہین کہ اکثر گمان کیا جاتا ہو کہ ایک ہی عضلہ ہو اور کبھی دو کا دھوکا ہوتا ہو اور کبھی تین کا اسلیے کنارہ ایک ان دونون کا شاخدار ہو کر اسمین دوسرا سر پیدا ہوتے ہین جب ایک عضل متحرک ہوتا ہو تو سر سرنگون ہو کر کسی شق کیطرف جھک جاتا ہو اور جب دونون عضل متحرک ہوتے ہین تو سر آگے کیطرف مائل ہوتا ہو بے اسکے کہ کسیطرف کج ہو۔ جو عضل سر اور گردن دونون کو سرنگون کرتا ہو وہ ایک زوج ہو مری کے نیچے رکھا گیا ہیلے اور دوسرے فقرے کیطرف خالص ہو کر آتا ہو اور ان دونون سے ملکر پر گوشت ہوتا ہو اگر اس زوج کا وہ جزو متحرک ہو جو متصل مری کے ہو فقط سر جھکیگا اور اگر وہ جزو جو منجر مقام التحام کو بھی جو دونون فقرون پر ہو مشتعل کرے تو سر اور گردن دونون آگے کیطرف جھکین گے فقط سر کے پیچھے ہٹانیوالے عضل چار زوج ہین چھپے ہوے مدفون نیچے ان ازواج کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہو ان ازواج کا مقام روئیدگی مفصل کے اوپر ہو کوئی انمین سے سناسن تک آتا ہو اسکا مقام روئیدگی وسط خلف سے دورتر واقع ہے کوئی ان مین سے اچھنر تک آتا ہو اسکا مقام روئیدگی وسط خلف مین ہو ان چارون مین سے ایک وہ زوج ہو جو فقرہ اولی کے دونون بازوؤن تک آتا ہے اوپر اس زوج کے ہو کر جو دوسرے سنسنہ تک پہونچتا ہو اور

ایک زوج کی بعض فقرۂ اولیٰ کے دونون بازوؤن سے نکلکر سنسنہ ثانیہ تک پہونچتی ہے اس زوج کی خاصیت یہ ہے کہ سر کا جھکنا بوقت لیٹنے کے بحال
طبعی قائم کرتا ہے بسبب اپنے مورب ہونے کے۔ چوتھا زوج اوپر سے شروع ہوکر تیسرے کے نیچے بشکل توریب جانب وحشی تک پہونچتا ہے
اور فقرۂ اولیٰ کے بازو سے لازم ہوجاتا ہے پہلے دو زوج سر کو پشت کیطرف پھیرتے ہین بدون جھکنے کے خواہ تھوڑا جھک کر اور تیسرا زوج جھکنے کی
کجی کو قائم کرتا ہے اور چوتھا پیچھے سر کو لٹتا ہے پورا لٹنا جو ظاہر ہوتا ہے اور تیسرا اور چوتھا ان دونون مین سے جو جھکیگا سر کو کسی طرف جھکائیگا
اور اگر دونون مین تشنج پیدا ہو سر کی حرکت پیچھے کیطرف منقلب ہوتی ہے بدون کجی اور میل کے۔ سر اور گردن کے پلٹنے والے عضل تین زوج
ہین اندر بیٹھے ہوے اور ایک زوج باہر نمودار ہے ہر ایک فرد اس زوج کی بشکل مثلث ہے جسکا قاعدہ استخوان پشت سر ہے
اسکی دو ساقین گردن تک اترتی ہین۔ تین زوج پچھلے ہوے نیچے اسکے چند شگاف مین اترتے ہین دونون جانبون مین فقرون کے
اور ایک زوج نہایت مائل ہے طرف اجنحہ کے اور ایک زوج متوسط مابین دونون جانبون فقرون کے اور اطراف اجنحہ کے ہے
سر کے جھکانے والے دونون جانبون کیطرف دو زوج ہین کہ جو مفصل راس کے قریب ہین ایک زوج انمین کا اسکی جگہ آگے ہے وہی زوج
ملتا ہے درمیان سر اور دوسرے فقرے کے اسطرح پر کہ ایک فرد اسکی بطرف یمین اور دوسری بطرف یسار ہوتی ہے اور دوسرے زوج کا مقام
پیچھے ہے مجتمع ہوتا ہے درمیان پہلے فقرے اور سر کے اسکی فرد بھی ایک داہنے اور بائین ہوتی ہے ان چارون مین سے جس عضل مین تشنج ہو
سر اسی جانب پورا جھکیگا اور جو دو عضل ایک جانب کے متشنج ہون انھین کی طرف سر جھکیگا بے توریب کے اگر اگلے دونون عضل متحرک
ہون تو سرنگون کرنے مین اعانت کرینگے اور پچھلے دونون کی حرکت سر کو پیچھے پلٹ دیتی ہے اور چارون کی حرکت ملکر سر کو سیدھا برابر
کردیتی ہے یہ چارون عضل سب عضل مین چھوٹے ہین مگر بوجہ اپنی خوبی محل یا در پوشیدہ اور محفوظ ہونے تحت عضل دوسرے کے
اس صدمہ کا یہ خود تدارک کرلیتے ہین جو بڑے عضل بوجہ اپنے بڑے ہونے کے برداشت کرتے ہین **مترجم کہتا ہے** یعنے بڑے عضل کو جو قوت
برداشت صدمات کی بوجہ بڑے ہونے کے ہے یہ چھوٹے چارون عضل باوصف چھوٹے ہونے کے بسبب اچھے اور محفوظ مقام پر واقع ہین
کہ بوجہ عمدگی مقام کے متحمل ان صدمات کے ہوجاتے ہین اور تدارک انکا کرلیتے ہین **متن** سر کا جوڑ جو دو باتون کا محتاج تھا
اور وہ دو امر محتاج دو معین اور مددگار متضاد کے ہین **ایک** تو مضبوطی ہے اور یہ متعلق جوڑ کی مضبوطی سے ہے ایسا مضبوط
ہو کہ حرکات کی اطاعت کم کرے **دوسری** کثرت عدد حرکات کی ہے اور یہ متعلق اسکے ہے کہ مفاصل نرم ہون اور انمین سستی ہو لہٰذا
تجویز یہ ہوئی کہ مفاصل مین نرمی پیدا کیجائے تاکہ اس مضبوطی مین آرام اور آسانی ہو جو بہ جہت زیادہ لپٹنے عضلات کے حاصل ہوتی ہے دونون
غرضین متخالف حاصل ہوگئین فتبارک اللہ احسن الخالقین **فصل گیارھوین تشریح مین عضل حنجرہ کے** گلا غضروفی
غضروفی ہے آواز نکلنے کا آلہ بنایا گیا اسکی ترکیب تین غضروف سے ہے **ایک** تو وہ غضروف ہے کہ اس تک حس پہونچتی ہے اور حس بعض
حس لمس کا مقام آگے حلق اور نیچے ذقن کے ہے جسے درقی اور ترسی کہتے ہین اسواسطے کہ اندر اسکے گہرا اور اوپر محدب مثل سپر کے
اور بعض سپر کے ہے **دوسرا** غضروف اسکے پیچھے متصل گردن کے رکھا ہوا ہے اور اسکے ساتھ بندھا ہوا ہے اسکی پہچان یہی ہے کہ کوئی نام
خاص اسکا نہین ہے **تیسرا** غضروف ان دونون پر الٹا پڑا ہوا ہے بہت متصل اس غضروف کے ہے جسکا کچھ نام نہین ہے۔ اور درقی کی
ملاقات اس تیسرے غضروف سے بے اتصال کے ہوتی ہے تیسرے اور دوسرے بے نام غضروف کے درمیان مین ایک جوڑ ہے دہرا
جس مین دو نقرے ہین ان دونون مین دو زیادتیان باریک پیوست ہوتی ہین اس دوسرے غضروف کی جانب سے جسکا

کچھ نام نہیں ہے یہ دونوں زیادتیاں بندھی ہیں چند رباطات سے اور اس غضروف کا سکبی اور طرجہالی نام ہے۔ وزقی اور وہ غضروف جسکا کچھ نام نہیں ہے ان دونوں کے ملنے اور ایک دوسرے کے بعید ہونے سے جو شکل پیدا ہوتی ہے اس سے کشادگی اور تنگی حنجرہ کی حاصل ہوتی ہے اور طرجہالی کے وزقی پر اوندھے گرنے سے اور ہمیشہ اسکے ورمی کے پاس رہنے سے اور بھی طرجہالی کے وزقی کے اوپر بلند ہونے سے حنجرہ کا کھلنا اور بند ہونا حاصل ہوتا ہے حنجرہ کے آگے اور اسکے نزدیک تین ہڈیاں بشکل مثلث واقع ہیں بعضین عظم لامی کہتے ہیں جو بشکل لام یونانی ہے اسطرح ہے ع ۔ اس ہڈی کی خلقت کا فائدہ یہ ہے کہ قیام گاہ اور تکیہ گاہ ہو اسی مقام سے ایک لیف پیدا ہوتی ہے حنجرہ تک پس حنجرہ محتاج ایک ایسے عضلہ کیطرف ہے جو جوڑ دے وزقی کو اس غضروف سے ملائے جسکا کچھ نام نہیں ہے اور ایک عضلہ کا محتاج ہے جو طرجہالی کو ملاکر بند کر دے اور ایک اور عضلہ اسکو درکار ہے جو طرجہالی کو ترسی اور بے نام کے غضروف سے دور کر دے تاکہ حنجرہ کھل جائے حنجرہ کے کھولنے والے عضل ان میں سے ایک زوج وہ ہے جو عظم لامی سے پیدا ہوتا ہے اور آگے وزقی کے آکر گوشت آور ہوکر اسی وزقی پر پھیل جاتا ہے جب اس زوج میں تشنج پیدا ہوتا ہے وزقی کو آگے اور اوپر کی طرف ظاہر کر دیتا ہے پس حنجرہ کھلکر وسیع ہو جاتا ہے ایک دوسرا زوج اور ہے جسکو شمار عضل حلق میں کیا جاتا ہے کہ وہ نیچے کیطرف جذب کرتا ہے ہماری رائے یہ ہے کہ اس زوج کا شمار مشترکات حنجرہ اور حلق میں کریں۔ مقدم فشوان دونوں زوج کا باطن فص لیئے سر سینہ سے وزقی تک ہے اور اکثر حیوانات میں اسکے ہمراہ ایک زوج اور ہوتا ہے اور دو زوج اور ہیں ان میں سے ایک کے دو عضل طرجہالی کے پیچھے سے آتے ہیں اور اسکے ساتھ گوشت آور ہو جاتے ہیں جسوقت ان دونوں میں تشنج ہوتا ہے طرجہالی کو اٹھاتے ہیں اور پیچھے کی طرف جذب کرتے ہیں اسوقت طرجہالی کمجائی وزقی سے جدا ہو جاتی ہے اور حنجرہ کھلجاتا ہے اور دوسرا زوج انہیں کا اسکے دونوں عضل طرجہالی کے دونوں کناروں سے آتی ہیں جب ان دونوں میں تشنج پیدا ہوتا ہے طرجہالی کو وزقی سے جدا کر دیتے ہیں اور عرض میں اسکو دراز کرکے انبساط حنجرہ میں اعانت کرتا ہے۔ تنگ کرنے والے عضل حنجرہ کے ان میں سے ایک تو وہ زوج ہے جو جانب عظم لامی سے آتا ہے بعد وزقی سے متصل ہوکر چوڑا ہو جاتا ہے اور جس غضروف کا کچھ نام نہیں ہے اسپر لپٹ جاتا ہے یہانتک کہ متحد ہو جاتے ہیں دونوں کنارے اسکے دونوں فردوں کے پیچھے اس غضروف کے جسکا کچھ نام نہیں ہے پس جب اس زوج میں تشنج پیدا ہوتا ہے حنجرہ تنگ ہو جاتا ہے چار عضل اور ہیں جنہیں بعض دو ہی گمان کرتے ہیں اور دونوں جھکے ہوئے اور مائل ہیں بیچ میں وزقی اور اس غضروف کے جسکا کچھ نام نہیں ہے متصل ہوتے ہیں جب ان میں تشنج پیدا ہوتا ہے اسفل حنجرہ کا تنگ ہو جاتا ہے کبھی یہ بھی گمان کیا جاتا ہے کہ ایک زوج انہیں کا پوشیدہ ہے اور دوسرا ظاہر ہے سنگے کے بند کرنے والے عضل عمدہ وضع انکی یہی تھی کہ اندر حنجرہ کے پیدا کیے جائیں تاکہ جسوقت انھیں طرجہالی کو قاطعیہ کے نیچے کھینچ لے جائیں اور خم دے دیں اسیواسطے پیدا کیے گئے زوج کرکے اور نکلتے ہیں اصل وزقی سے اندر ہی اندر طرجہالی کے کناروں تک چڑھتے ہیں اور اس غضروف کی جڑ تک جسکا کچھ نام نہیں ہے داہنے اور بائیں پہونچتے ہیں جب یہ زوج انقباض معضل کو مضبوط کرکے حنجرہ کو اسقدر بند کرتا ہے کہ وہ عضل صدر اور حجاب کی تنگی نفس میں مقاومت کرتا ہے یہ دونوں عضل چھوٹے پیدا کیے گئے تاکہ داخل حنجرہ میں تنگی نہ واقع ہو اور قوی بنائے گئے تاکہ اپنی قوت سے تدارک کریں اس تکلف کا جو حنجرہ کے بند کرنے میں اور سانس کے روکنے میں انھیں کرنا پڑتا ہے اسلیے کہ انکے چھوٹے ہونے سے اس فعل کے انجام میں کمی پیدا ہوئی تھی انکے قوی ہونے سے اسکا تدارک ہوگیا۔ سیدھی راہ سے یہ گذرتے میں چڑھتے ہوئے استقامت انحراف البتہ ہوا ہے تاکہ وصل درمیان وزقی اور اس غضروف کے

جسکا کچھ نام نہین ہے حاصل ہو اور کبھی دو عضل نیچے طرحجانی کے پائے جاتے ہین وہ اس زوج مذکور کے معین ہوتے ہین **فصل بارھوین تشریح مین عضل حلقوم کے** کل حلقوم کے عضل دو زوج ہین جو اسے نیچے کھینچتے ہین ایک تو وہی زوج ہے جو فصل گذشتہ مین مذکور ہو چکا ہے دوسرا زوج قص لیعنے استخوان سر سینہ سے نکلکر چڑھتے چڑھتے متصل لامی کے ہو کر پھر متصل حلقوم کے ہوتا ہو کر حلقوم کو نیچے کیطرف جذب کرتا ہو۔ حلق کے دو عضل ہین جنکا نام لفنفنان رکھا گیا ہے یہ دونون عضل نزدیک حلق کے موضوع ہین اور لقمہ اتارنے پر اعانت کرتے ہین **فصل تیرھوین تشریح مین عضل عظم لامی کے** عظم لامی کے لیے دو قسم کے عضل ہین ایک خاص ہے اور دوسرا مشترک بیچ مین عظم لامی اور ایک دوسرے عضو کے خاص عظم لامی کے تین زوج ہین ایک زوج دونون جانبون لحی سے آتا ہے اور اس خط مستقیم کے متصل ہوتا ہے جو اس ہڈی پر واقع ہو یہ وہی زوج ہے جو عظم لامی کو لحی تک کھینچتا ہے دوسرا زوج ذقن کے نیچے سے پیدا ہوتا ہے زبان کے نیچے گذر کر اس ہڈی کے اوپر کے کنارے تک ہو پہنچتا ہے اور یہ بھی زوج اس ہڈی کو بطرف لحی کے کھینچتا ہو تیسرا زوج زوائد سہمیہ جو نزدیک دونون کان کے ہین وہان سے نکلتا ہے نیچے کے کنارے پر اس ہڈی کے جو خط مستقیم ہے اس سے ملتا ہے۔ جو عضل بشرکت اس ہڈی اور دوسرے عضو کے ہے اسکا ذکر اوپر بھی ہو چکا اور آگے بھی ہوگا **فصل چودھوین تشریح مین عضل زبان کے** زبان کے حرکت دینے والے عضل نو ہین دو جوڑے ہین جو زوائد سہمیہ سے آکر زبان کے دونون کنارون سے متصل ہوتے ہین اور دو لانبے ہین ان کی جاے نشو اوپر کے مقامات عظم لامی سے ہے اور بیچ مین زبان کے وہ دونون ملجاتے ہین اور دو ایسے عضل ہین جو بشکل توریب متحرک ہوتے ہین انکا محل نشو ایک پشت پہلو ہے اضلاع عظم لامی سے اور زبان مین یہ دونون نافذ ہوتے ہین بیچ مین دونون عضل طولانی اور دونون عضل عریض کے اور دو عضل زبان پر پڑے ہوے ہین اسکو پھیرتے ہین ان کا مقام ان چھ عضل کے نیچے ہے جو ابھی مذکور ہوے ان دونون عضل کی لیف زبان مین عرضاً دراز ہوئی ہے اور تمام استخوان فک اسفل سے متصل ہوئی ہے۔ ایک عضلہ تنہا زبان کے واسطے ذکر کیا جاتا ہے وہ متصل ہوتا ہے درمیان زبان و عظم لامی کے اور ان مین سے ایک کو طرف دوسرے کے کھینچتا ہے۔ یہ بات بعید از قیاس نہین ہے کہ جو عضلہ زبان کو طول مین مونھ کے باہر تک کھینچتا ہے وہی اسکو اس قسم کی حرکت بھی دیتا ہو اسلیے کہ اسی عضلہ کے واسطے بجاے خود یہ بات جائز ہے کہ حرکت امتدادی کرے جیسے اس عضلہ کے واسطے یہ بھی ممکن ہے کہ بجائے خود کم ہو جاے اور کھنچ جانیکی حرکت کرے **فصل پندرھوین تشریح مین عضل عنق اور رقبہ کے** تنہا عنق کے حرکت دینے والے دو زوج ہین ایک داہنے اور ایک بائین انمین سے جس زوج مین تشنج پیدا ہو رقبہ اسی کی جہت مین بشکل توریب یعنی ترچھی ہو کر کھنچ جاتی ہے اور اگر ہر ایک زوج کسی دونون طرف کا ساتھ ہی کھینچے رقبہ اسی طرف بے توریب کے مائل ہوتی ہو بلکہ بالاستقامت جھکتی ہو اور جب چارون عضل ساتھ ہی متشنج ہون رقبہ سیدھی کھڑی ہو جاتی ہو بدون میل اور کجی کے **فصل سولھوین تشریح مین عضل سینہ کے** سینے کے حرکت دینے والے عضل کچھ تو ایسے مین جو اسکو کشادہ کرتے ہین اور ایک قسم وہ ہو جس سے تنگی سینہ کی پیدا ہوتی ہے اور ایک قسم وہ ہو جس سے قبض اور بسط دونون پیدا ہوتے ہین کشادگی سینہ کی پیدا کرنیوالے جو عضل ہین ان مین سے ایک عضل حجاب ہو یعنے وہ حجاب جو درمیان اعضائے تنفس اور اعضائے غذا کے حاجز اور مانع ہے اسکی تشریح آگے بیان کرین گے۔ اور ایک زوج انھین نو مین کا ترقوہ یعنی ہنسلی کے نیچے رکھا ہوا ہے اسکا

مقام نشو ایک ایسے جزو سے ہو کہ جو کتف کے سرے سے ترقوہ تک دراز ہو ہم آگے اسکی توضیح کرینگے اور وہ جزو متصل ہے پہلی پسلی کے داہنے اور بائین سے ایک اور زوج ہو کہ ہر فرد اسکی دوہری ہو اسمین دو جزو ہین کہ اوپر کا جزو رقبہ کے متصل ہو اور اسکو حرکت دیتا ہے اور نیچے کا جزو سینہ کو حرکت دیتا ہو اور اس سے ملا ہوا ایک اور عضلہ ہو جسے ہم قریب ذکر کرین گے یعنی جو عضلہ متصل ہے پانچوین اور چھٹی پسلی کے۔ اور ایک اور زوج ہو جو چھپا ہو کتف کی تقعیر مین کہ اس سے متصل ہوتا ہو وہ زوج جو اترتا ہے فقرہ اول سے کتف کیطرف پھر یہ دونون زوج متصل عضلۂ واحد کے ہو کر پیچھے کی پسلیون سے متصل ہوجاتے ہین۔ ایک زوج اور ہے جسکا مقام نشو گردن کے ساتوین فقرہ سے ہو اور سینہ کے پیچھے اور دوسرے فقرے سے اور یہ زوج متصل سینہ کی پسلیون سے ہوتا ہے یہی تو عضل سینہ کو کشادہ کرتے ہین۔ سینہ کے تنگ کرنے والے عضل کچھ تو ایسے ہین کہ بالعرض اسمین تنگی پیدا کرتے ہین وہ حجاب ہو جسوقت حرکت سے ٹھہر جائے اور کچھ عضل ایسے ہین جو بالذات سینہ مین تنگی پیدا کرتے ہین ان مین سے ایک وہ زوج ہو جو نیچے اوپر والی پسلیون کی جڑون کے پھیلا ہوا ہے اسکا فعل یہ ہے کہ سینہ کو مضبوط اور اسکے اجزا کو جمع کرے ایک اور زوج نزدیک کنارے کی پسلیون کے واقع ہے کہ سینہ سے درمیان حنجرے اور ترقوہ کے ملتا ہے اور سیدھا عضلہ عضلات بطن مین سے اس سے بھی ملتا ہے۔ دو زوج اور ہین کہ اس زوج کی اعانت کرتے ہین جس عضل سے قبض اور بسط دونون پیدا ہوتے ہین وہ درمیان پسلیون کے واقع ہین مگر بخوبی تامل کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عضل قابض سوائے عضل باسط کے ہو یعنی دونون فعل ایک قسم کے عضل سے پیدا نہین ہوسکتے اسواسطے کہ حقیقت مین درمیان ہر ایک دو پسلی کے چار عضل ہین اگرچہ بادی النظر مین ایسا معلوم ہوتا ہو کہ یہ ایک ہی عضلہ ہو وہ جس عضلہ کو ایک گمان کرتے ہین وہ بنا ہوا ہے چند لیفہا سے مورب سے جن مین سے کچھ پوشیدہ ہین اور کچھ ظاہر ہین لیف ظاہری ان مین سے ایک تو وہی ہو جو پسلی کے کنارے غضروفی سے ملی ہو اور ایک وہ ہو جو پسلی کے دوسرے کنارے سے متصل ہو وہ کنارہ قوی ہو اور پوشیدہ لیف سب لیفہائے ظاہری کی وضع مین مخالف ہین اور جو لیف کنارے غضروفی پر ہین وہ سب اپنی وضع مین مخالف ہین اس لیف کے جو دوسرے کنارے پر ہین اور جسوقت لیف کے چار عدد ہوئے تو مناسب یہی ہے کہ عضل بھی چار ہون کچھ تو اوپر موضوع ہون جن سے بسط متعلق ہو اور کچھ نیچے موضوع ہون جن سے قبض متعلق ہو۔ اس قیاس سے بھی تجویز کیا جاتا ہے کہ شمار جملہ عضلات صدر کا اٹھاسی تک پہونچے سینہ کے عضل کی اعانت دو عضل اور کرتے ہین جو ترقوہ سے راس کتف تک آتے ہین اور پہلے پسلی سے ملکر اسے اوپر کو اٹھا دیتے ہین تب وہ پسلی سینہ کی کشادگی پر معین ہوتی ہو **مترجم کہتا ہے** کہ اصل کتاب مین ذکر سات زوج عضل کا جو کتف کی تحریک کے واسطے خاص ہین رہگیا انکی تفصیل یہ ہو۔ دو ان مین سے گلپشت سر سے اگتے ہین ان مین سے ایک اعلائے کتف سے ترقوہ تک متصل ہوتا ہے اور کتف کو کسیقدر کج کرکے بطرف سر کے اٹھاتا ہے اور دوسرا زوج ان مین کا بیچ کتف سے ملتا ہو اور وہ شانہ کو مقابلہ مین سر کے بلند کرتا ہے اور ایک زوج فقرہ اولی سے آتا ہے اور اعلائے کتف سے متصل ہوکر اسکو نزدیک گردن کے کرتا ہو۔ چوتھا زوج عظم لامی سے پیدا ہوتا ہو یہ بھی اعلائے کتف سے متصل ہوتا ہو اور کتف کو بلند کرتا ہو۔ دو زوج اگتی ہین ان سناسن سے جو سینہ اور گردن کے فقرون مین ہین یہ دونون زوج شانہ کو پیچھے اور اسفل کیطرف حرکت دیتے ہین ساتوان زوج قطن سے پیدا ہوتا ہے اور شانہ کو پیچھے اور آگے کیطرف اسطرح پر کھینچتا ہے کہ پیچھے اور اسفل مین بھی جاکر کھینچے۔ **متن**

فصل تیرھوین تشریح مین عضل حرکت عضد کے عضد کے عضل جو مفصل کتف کی حرکت دینے والے ہین تین عدد ہین کہ سینہ
سے آکر اسکو نیچے کی طرف جذب کرتے ہین ان مین سے ایک عضلہ وہ ہو جسکا مقام نشو پستان کے نیچے ہو اور مقدم عضد سے متصل ہوتا ہے
نزدیک بارہ فقرے کے اور یہ وہی عضلہ ہو جو مقدم ہوتا ہو عضد کو سینہ سے نزدیک کرتا ہوا اسے اتارتا ہوا اور اسکے پیچھے کتف اور اسکے
عضلہ کو لاتا ہو۔ مقام نشو اس عضلہ کا اعلائے سینہ ہو اور گرد بھرتا ہے یہ عضلہ جانب انسی راس عضد کے پس ہی عضلہ نزدیک کر دیا لاہو
عضد کو سینہ سے کچھ تھوڑا اوپر اٹھا ہوا۔ ایک عضلہ دوسرا ہو جو مقام نشو اسکا کل سینہ ہے ملتا ہے یہ عضلہ نیچے سے مقدم عضد
کے جب وقت سیدا اپنے کام مین مع اس لیف کے جو اسکے جزو فوقانی مین ہے مصروف ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سینہ تک اٹھاتا
ہوا اور جب دوسرے جزو کے ساتھ ملکر کام دیتا ہو سامنے لاتا ہو عضد کو اتارتا ہوا اور جب دونون جزو سے ملکر اپنے کام مین مصروف
ہوتا ہے سامنے لاتا ہے عضد کو سیدھا کر کے۔ دو اور عضل ہین جو آتے ہین خاصرہ یعنے تہیگاہ کی طرف سے اور ان کا اتصال
زیادہ ہے بہ نسبت اس عضل عظیم دوہرے کے جو سینہ سے چڑھنے والا ہے ایک ان مین کا بڑا ہے آتا ہے خاصرہ کے نزدیک سے اور
پیچھے کی پسلیون سے عضد کو جذب کرتا ہے پیچھے کی پسلیون کی طرف اور اسکا جذب سیدھا ہوتا ہے اور دوسرا باریک ہو آتا ہو جلد
خاصرہ سے نہ کہ اسکی ہڈی سے مگر مائل بطرف وسط خاصرہ کے ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہو وتر صاعدہ کی جانب پستان سے دما تحالیکہ اندر
بیٹھا ہوا ہوا اور یہ وہی کام کرتا ہو جو پہلا عضلہ کام کرتا ہو بطریق معاونت کے لیکن یہ عضلہ پیچھے کی طرف تھوڑا جھکا رہتا ہے۔ پانچ اور عضل
ہین جنکا منشا استخوان کتف ہے ایک عضلہ ان مین سے اسکا منشا استخوان کتف کے اوپر کی جانب سے ہو وہ بھر دیتا ہو اس جگہ کو جو
درمیان حاجز اور ضلع اعلی کے کتف سے ہو اور نفوذ کر جاتا ہو عضد کے سر تک اور اسکے جز تک دوسرا جو بجانب وحشی واقع ہو اسکے
بجانب انسی مائل ہو یہ عضلہ وہ لیجاتا ہو عضد کو انسی کی طرف جھکاتا ہوا۔ ان پانچون مین سے دو عضل ایسے ہین جنکا محل نشو کتف کے
اوپر کی پسلی ہو ایک نیچے کا بڑا عضلہ ہو جسکی لیف نیچے کے اجزائے تحتانی حاجز تک چھٹی ہوئی ہو اور یہ عضلہ اس مقام کو بھرتا ہو جو
درمیان حاجز اور نیچے کی پسلی کے ہو اور متصل ہوتا عضد کے سر سے جانب وحشی مین پورا پس وہ لیجاتا ہے عضد جانب وحشی مین جھکاتا
ہوا اور دوسرا متصل ہو اسی پہلے سے گویا کہ وہ اسکا جزو ہو اسی کے ساتھ نفوذ کرتا ہے اور جو کام وہ کرتا ہو وہی کام یہ بھی کرتا ہے مگر
یہ دونون عضل کا تعلق اعلائے کتف سے زیادہ نہین رکھتے اور اتصال انکا بشکل تو ریب ظاہر عضد سے ہو اور اسکو بجانب وحشی
جھکاتے ہین۔ چوتھا عضلہ ان پانچون مین بھر دیتا ہے استخوان کتف کے مقام تقعیر کو اور اسکے وتر کے اجزائے داخلی سے بجانب
انسی متصل ہوتا ہو سرے پر استخوان عضد کے اسکا کام یہ ہو کہ عضد کو پیچھے کی طرف گھما دے اور ایک عضلہ اور ہو اسکا مقام نشو
نیچے کا کنارہ ضلع اسفل سے کتف کے ہو اور اسکے وتر کا اتصال عضلہ عظیم جو خاصرہ سے چڑھنے والا ہے اسکے بہ نسبت زیادہ ہو
اسکا کام یہ ہو کہ عضد کے اعلائے راس کو اوپر تک جذب کرے بعضد کے واسطے ایک اور عضلہ ہو جسکے دو سرے ہین اس سے
دو کام نکلتے ہین اور ایک کام مشترک پیدا ہوتا ہے اور یہ نیچے سے ترقوہ کے اور نوک سر کتف سے آتا ہو اور عضد کے سرے مین
بیٹھ جاتا ہو اور مقام اتصال مین وتر سے اس عضلہ عظیمہ کے جو سینہ سے چڑھنے والا ہو قریب ہوتا ہے۔ یہ بھی لوگون نے کہا ہے کہ
ایک سرا اسکا اندر ہو اور بجانب داخل تھوڑی سی توریب کے ساتھ جھکا ہوا ہو اور دوسرا سرا ظاہر مین ہو پشت کتف کی جانب اسفل مین
اور بطرف خارج تھوڑی سی توریب کے ساتھ جھکتا ہو جب دونون جزو سے ملکر حرکت کرتا ہو بلند کرتا ہے عضد کو سیدھا کر کے۔ بعض آدمیون

اور عنق

HAKEEM SHOUKAT ALI

نے دو عضل اور زیادہ کیے ہیں ایک چھوٹا عضلہ جو پستان سے آتا ہے اور دوسرا وہ ہے جو چھپا ہوا ہے مفصل کتف میں اور اکثر عضل مرفق کی اسکے ساتھ شرکت تجویز کی گئی ہے

فصل اٹھارھویں تشریح میں عضل حرکت ساعد کے

ساعد کے حرکت دینے والے عضل کئی قسم کے ہیں ایک قسم تو وہ ہے جو قبض کرتی ہے اور ساعد کو کھینچتی ہے۔ اور دوسری قسم وہ ہے جو ساعد کو بسط اور دراز کرتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر رکھے ہوئے ہیں اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو جھکاتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو ساعد کو منہ کے بھل ڈال دیتی ہے اور یہ عضل عضد کے اوپر نہیں واقع ہیں عضل باسطہ ایک زوج ہے جسکی ایک فرد ساعد کو بسط کرتی ہے اندر جھکا کر اسواسطے کہ مقام نشو اسکا پیچھے مقدم عضد اور ضلع اسفل شانہ سے ہے اور یہ عضل متصل مرفق کے اسجگہ پر ہوتا ہے جہاں پر اسکے اجزائے داخلی ہیں اور دوسری فرد اس زوج کی ساعد کو بسط کرتی ہے باہر جھکا کر اسلیے کہ وہ عضد کے پیچھے سے آتی ہے اور اجزائے خارجیہ مرفق سے متصل ہوتی ہے جب یہ دونوں فردیں اپنے کام پر یکجا مستعد ہوتی ہیں بالضرور ساعد کو سیدھا پھیلاتی ہیں۔ عضل قابضہ ساعد بھی ایک زوج ہے جسکی ایک فرد جو بڑی ہے کھینچتی ہے ساعد کو اندر جھکا کر اسلیے کہ مقام نشو اسکا کتف کے نیچے کی باڑھ اور منقار غراب سے ہے کہ ہر منشار اس کو خاص ہے اور باطن عضد کیطرف جھکاتا ہے اور اسکے وتر عصبانی سے متصل ہوتا ہے جو مقدم زند اعلے کی ہے دوسری فرد اسکی قبض کرتی ہے ساعد کو نیچے کیطرف جھکاتی ہوئی اسلیے کہ مقام نشو اسکا ظاہر عضد میں پیچھے کی طرف سے ہے یہ عضلہ ایسا ہے کہ جسکے دو سرے بھی ہیں ایک سر عضد کے پیچھے ہے اور دوسرا آگے ہے اور اسا اپنی گذرگاہ میں تھوڑا سا چھپتا ہوا جاتا ہے تاکہ جب مقدم زند اسفل تک پہونچتا ہے بالکل پوشیدہ ہوجاتا ہے جو جنبر کو جھکا کر بطرف خارج کے قبض کرتی ہے بجانب اسفل ملتی ہے اور جو جنبر کو جھکا کر بطرف داخل قبض کرتی ہے بطرف اعلے ملتی ہے تاکہ جذب میں استواری پیدا ہو جب یہ دونوں عضل اپنے کام پر ساتھ ہی مستعد ہوں بالضرور ساعد کو سیدھا قبض کرتے ہیں۔ دونوں عضل باسط کے اندر ایک عضلہ اور پوشیدہ ہوتا ہے جو استخوان عضد سے محیط ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ پوشیدہ عضلہ ایک جزء ہے عضلہ قابضہ کا جو اخیر میں بیان کیا گیا عضل باطحہ ساعد کا یعنی جو ساعد کو نیچے گراتا ہے پھیلا کر وہ بھی ایک زوج ہے ایک فرد اسکی باہر سے دونوں زند کی موضوع ہے اور زند اعلی سے بلا وتر ملتی ہے اور دوسری فرد کہ باریک اور دراز ہے مقام نشو اسکا عضد کے سرے کے جزء اعلی سے ہے اسجگہ سے کہ جو اسکے ظاہر سے متصل ہے اور اکثر اجزا اسکے ساعد میں جاتے ہیں اور نفوذ کرتے ہیں تا اینکہ قریب مفصل رسغ کے پہونچکر اوپر کے کنارے زند اعلی کے اندر کے جزء تک آتا ہے اور اس جزء سے بذریعہ ایک وتر غشائی کے ملتا ہے عضل مکب یعنی ساعد کو منہ کے بھل گرانیوالا ایک زوج ہے جو خارج میں موضوع ہے ایک فرد اسکی جانب انسی کے اعلی سے شروع ہوئی ہے جہاں پر عضد کا سرا ہے اور زند اعلی سے متصل ہوتی ہے مفصل رسغ سے نہیں اور دوسری فرد اس سے چھوٹی ہے اسکی لیف عریض ہے اور کنارہ اسکا نہایت مضبوط اور عصبانی ہے یہ عضلہ خاص زند اسفل سے شروع ہوتا ہے اور نزدیک مفصل رسغ کے طرف اعلی سے ملتا ہے

فصل انیسویں تشریح میں عضل حرکت رسغ کے

تحریک مفصل رسغ کے عضل بھی چار قسم کے ہیں قابضہ باسطہ مکبہ باطحہ بجانب قفا۔ باسطہ یعنے جو رسغ کو پھیلاتے ہیں ان میں سے ایک تو وہ عضلہ ہے جو دوسرے سے متصل ہے کہ یہ دونوں ملکر ایک ہی معلوم ہوتے ہیں مگر ایک ان میں کا وسط زند اسفل سے نکلتا ہے اور اسکا وتر انگوٹھے سے متصل ہوتا ہے اسی وتر کے ذریعہ سے سبابہ سے دور ہوتا ہے اور دوسرے کا منشار زند اعلی سے ہے اسکا وتر پہلی ہڈی رسغ کی ہڈیوں میں سے یعنے جو ہڈی سامنے انگوٹھے کے ہے اس سے ملتا ہے جب یہ دونوں ملکر حرکت کرتے ہیں رسغ میں

بسط پیدا ہوتا ہو تھوڑا سا جھکاؤ لیے ہوے اور جب دوسرا تنہا حرکت کرتا ہو رسغ کو نیچے گراتا ہے اور اگر پہلا تنہا حرکت کرتا ہے انگوٹھے کو سبابہ سے دور کردیتا ہو ایک عضلہ زند اعلیٰ کی جانب وحشی سے ملتا ہو اسکا مقام نشو عضد کے نیچے کے سرون سے ہو اور ایک وتر دو سرون کا اس سے چھوٹتا ہو جو وسط مشط مین آکے انگشت میانہ اور سبابہ کے متصل ہوتا ہے اور اسکے وتر کا سرا زند اعلیٰ کے نزدیک رسغ کے تکیہ کرتا ہو اور رسغ کو نیچے گراتا ہوا دراز کرتا ہو۔ عضل قابض کا ایک زوج جانب وحشی میں ساعد کے اور دونون جانب انسی اور وحشی کے بیچ مین بطرف اسفل واقع ہو اسکی ابتدا اندرونی سرا دوسرون عضد سے ہوتی ہو اور انتہا مشط تک آگے خنصر کے ہوتی ہو جوان دونون مین اوپر ہے وہ ان دونون مقامون مین سے جدا اوپر کا مقام ہو وہان سے شروع ہوتا ہے اور اسی جگہ پہ منتہی ہوتا ہو۔ اور ایک عضلہ شروع ہوتا ہو عضد کے نیچے کے جزو سے تبوسط دونون مقامون مذکور کے اس عضلہ کے دو کنارے ہین کہ اسمین تقاطع صلیبی متقاطع ہین بعد تقاطع کے اس مقام پر متصل ہوتے ہین جو بیچ مین سبابہ اور وسطے کے ہو جب یہ دونون ساتھ ہی متحرک ہوتے ہین ساعد کو قبض کرتے ہین یہ عضل جتنے مذکور ہوئے عضلات قابضہ ہین اور جو عضل رسغ کے بسط کرنیوالے ہین انھین سے فعل کب یعنے نیچے گرانیکا اور فعل بطح یعنے گراکر پھیلانیکا صادر ہوتا ہو جسوقت وہ متقابل ان مین بشکل توریب متحرک ہوتے بلکہ جو عضلہ متصل مشط کے ہو آگے خنصر کے جب تنہا وہی متحرک ہوتا ہو کف کو لپٹ دیتا ہے اور اگر اعانت اسکی انگوٹھے کا عضلہ جو آگے مذکور ہوتا ہے کرے قلب کف کو تمام کردیتا ہے اسطرح پر کہ بطح بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور جو عضلہ متصل رسغ کے آگے ابہام کے ہو اگر وہ تنہا متحرک ہو تھوڑا سا کب پیدا کرتا ہو کف مین اور اگر مع عضل خنصر کے متحرک ہو جسکا ذکر ہم آگے کرین کے فعل کب پورا ہوجاتا ہو

فصل بستوین تشریح مین عضل حرکت انگشتان دست کے

انگلیون سکے حرکت دینے والے عضل کتنے تو کف دست مین ہین اور کتنے ساعد مین ہین اگر یہ سب عضل کف دست مین یکجا ہوتے تو کثرت لحم سے بوجہ اسکا بڑھ جاتا اور چونکہ رسغ انگلیون سے دور دور واقع ہوے وتر انکے بضرورت طولانی بنائے گئے اور ان کی مضبوطی ان جھلیون سے کی گئی جو ہر طرف سے آتی ہین۔ یہ اوتار گول اور قوی پیدا کیے گئے اور دیگر جوڑے نہین ہوئے جہان تک عضو کو پورے ملتے ہین پھر اس مقام سے اندک چوڑے ہوجاتے ہین تاکہ اشتمال انکا عضو متحرک پر بخوبی ہو۔ جمیع عضل انگلیونکے بسط دینے والے ساعد پر موضوع ہین اور اسیطرح جو عضل کہ انگلیون کو نیچے کیطرف حرکت دیتے ہین بسط دینے والے عضلات مین سے ایک وہ عضل ہو جو ظاہر ساعد پر وسط مین موضوع ہو اور نیچے کا سرا عضد کا اسمین جو بلند جزو ہو وہان سے یہ عضلہ اگتا ہے اور چارون انگلیون تک چند اوتار گراتا ہو جو ان انگلیون کو بسط دیتے ہین۔ انگلیون کے نیچے جھکانیوالے تین عضل ہین ایکا نمین سے ایسا ہے کہ بعض اسکا متصل بعض سے ہو اسی کی جانب مین پس ایک عضلہ اگتا ہے جزو اوسط سر نیچے عضد وحشی کے جو بطرف وحشی واقع ہو درمیان اسکے دونون زیادتیون کے اس سے دو وتر خنصر اور بنصر تک چھوٹتے ہین۔ ایک عضلہ منجملہ دو عضل دہرون کے ہو وہ دہرے دو عضل جوان تین مین کے دو ہین نشاء ان دونون کا دونو زیادتیون عضد کی داخلی کا اسفل اور گرد وزند اسفل کا ہو اور یہ دونون دو وتر طرف وسطے اور سبابہ کے چھوڑتے ہین اور دوسرا عضلہ جوان تینون کا تیسرا ہو اسکا مقام نشو زند اعلیٰ کے اوپر ہے اس سے ایک وتر ابہام تک جاتا ہو اور اس عضلہ کے نزدیک ایک اور عضلہ ہو جوان دونون مین کا ایک ہو جو تحریک رسغ مین بیان ہو چکے اسکا نشاء وزند اسفل کے وسط سے ہے اور اسکا وتر ابہام کو سبابہ سے دور کرتا ہے قبض کرنے والے انگلیون کے عضل

کچھ ان مین سے ساعد پر واقع ہین اور کچھ بطن کف مین ساعد پر جو عضل واقع ہین بعض انکا بعض کے اوپر بنا ہوا ہے اور وسط مین رکھے ہوئے ہین ان سب مین اشرف وہی ہے جو اسفل مین مدفون ہے نیچے سے استخوان زند اسفل کے متصل ہے اسلیئے کہ اسکا فعل اشرف ہے پس ضرور ہے کہ مقام اسکا نہایت محفوظ ہو ابتدا اسکی عضد کے راس وحشی وسط سے داخل تک ہوتی ہے پھر اسمین بٹھ جاتا ہے اور وتر اسکے عریض ہوتے ہین اسکے وتر کی پانچ قسمین ہین ہر وتر باطن مین انگلیون کے آتا ہے جو اوتار چار انگلیون مین آتے ہین ہر واحد انکا پہلے اور تیسرے کے مفصل کو قبض کرتا ہے اور کھینچتا ہے پہلے کو تو اسلیئے کہ وہ اس مقام پر بندھا ہوا ہے ایک رباط سے جو ان دونون پر لپٹا ہوا ہے اور تیسرے کو اس سبب سے کہ اسکا سرا اس تک پہونچتا ہے اور اسی سے متصل ہوتا ہے اور جو وتر ابہام تک درآتا ہے وہ مفصل ثانی اور ثالث کو قبض کرتا ہے اسلیئے کہ انھین دونون سے اسکا اتصال ہے۔ دوسرا عضل جو اسکے لیئے عضلہ اشرف کے اوپر ہے یہ اس سے چھوٹا ہے اور اسکی ابتدا ایک سرے اندرونی دوسرون سے عضد کے ہوتی ہے اور زند اسفل سے تھوڑا سا چمٹتا ہوا اور جانب وحشی اور انسی کے حد مشترک پیگذرتا ہے اور وہ حد مشترک سطح فوقانی ہے زند اعلی سے جب قریب ابہام کے پہونچتا ہے اندر کیطرف جھک جاتا ہے چند وتر مفاصل انگشت وسطے کی طرف چھوڑتا ہے تاکہ اسے قبض کرے اور ابہام تک نہ آنے پائے مگر ایک شعبہ جو اسکے وتر کے نزدیک نہین ہے مگر اور جگہ سے پیدا ہوتا ہے یعنی موضع آخر ابہام سے مقام نشو عضلہ اولے کا بعد ابتدائے مذکور کے سرے سے زند اسفل اور اعلی کے ہے اور مقام نشو دوسرے عضلہ کا سرے زند اسفل کے ہے۔ انگوٹھے کیواسطے حرکت انقباضی ایک ہی عضلہ پر اقتصار کی گئی اور سب انگلیون کیواسطے یہ حرکت دو عضل سے تمام ہوتی ہے اس کی یہ وجہ ہے کہ اشرف فعل چارون انگلیون مین انقباض ہے اور ابہام کا اشرف فعل انبساط ہے اور سبابہ سے دور ہو جانا پس جس مین جو فعل اشرف تھا اسکے متعلق دو عضل کیئے گئے۔ تیسرا عضلہ واسطے قبض کے نہین ہے بلکہ وہ مع وتر اپنے کے باطن کف مین نفوذ کرتا ہے اور اسپر چوڑا ہو کر بچھ جاتا ہے تاکہ کف کو فائدہ حس کا دے اور بال کی روئیدگی ہتیلی پر نہونے دے اور باطن کف کو قابل ملینے کے کرے اور اسکو اپنے افعال مین قوت دے اور جس چیز کی اصلاح باطن کف سے متعلق ہو بقوت عضلہ کے کر سکے یہ وہ عضل ہین جو رسغ کے اوپر واقع ہین لیکن جو عضل خاص کف مین ہین وہ سب اٹھارہ ہین بعض انکا بعض سے نیچے اوپر بنا ہوا دو صفون مین ہے نیچے کی صف اندر کے جانب اور اوپر کی صف خارج کف مین جلد تک ہے نیچے کی صف مین سات عضل ہین ان مین سے پانچ عضل انگلیون کو بجانب فوق مائل کرتے ہین اور عضل ابہامی انمین سے اگتے ہین اول عظام رسغ سے اور چھٹا عضلہ انمین کا چھوٹا ہے اور چوڑا اور لطیف اسکی مورب اور سرا اس عضلہ کا متعلق مشط کف سے ہے اسطرح پر کہ محاذی انگشت وسطے کے ہے اور وتر اس عضلہ کا انگوٹھے کے متصل ہے اور انگوٹھے کو بطرف اسفل جھکاتا ہے۔ ساتوان عضلہ خنصر کے نزدیک ہے اس کی ابتدا اس ہڈی سے ہے جو ملتی ہے خنصر کو جانب مشط سے پس خنصر کو بطرف اسفل مائل کرتا ہے ان ساتون مین کسی عضلہ سے قبض نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ پانچ عضل واسطے اٹھانے کے ہین اور دو واسطے جھکانے کے۔ جو عضل اوپر کی صف مین ہین نیچے اس عضلہ کے جو ہتیلی پر بچھا ہوا ہے بنا بر قول جالینوس کے فقط پس یہ گیارہ عضل ہین آٹھ ان مین سے ایسے ہین کہ دو دو ملکر مفصل اول سے مفاصل چارون انگلیون سے ملتے ہین ایک کے اوپر ایک تاکہ اس جوڑ مین قبض پیدا ہو ان آٹھون مین جتنے عضل نیچے ہین انکا قبض بذریعہ گرانے اور جھکانے کے ہے اور اوپر والون کا قبض تھوڑے اٹھانے اور بلند کرنے سے ہوتا ہے

اور دونون ملکر بالاستقامت قبض کرتے ہین۔ تین انھین سے ابہام کیواسطے خاص ہین ایک تو مفصل اول کو قبض کرتا ہے اور دو مفصل ثانی کے قبض کے واسطے ہین جیسا پہچانا تو نے پس پانچون انگلیون کے واسطے پانچ عضل بسط دینے والے ہین اور نیچے جھکانیوالے سوائے ابہام اور خنصر کے ہر ایک کیواسطے ایک ایک ہے اور ابہام اور خنصر کے واسطے دو دو اور قبض کرنے والے ہر انگلی کے واسطے چار چار ہین اور اوپر کیطرف مائل کرنیوالے ہر انگلی کے واسطے ایک ایک ہو

فصل اکیسوین تشریح مین عضل حرکت پشت کے

پشت کے عضل محرک کتنے تو ایسے ہین کہ اسے پیچھے کیطرف دوہرا کرتے ہین اور کتنے ایسے ہین جو اسے آگے کی طرف جھکاتے ہین انھین دونون قسمون کے عضل سے سب حرکتین پشت کی متفرع ہوتی ہین پیچھے کو دوہرا کرنیوالے پشت کے دو عضل ہین جنکا خاص عضل صلب نام رکھا جاتا ہو بہت جلد یہ بات معلوم ہوتی ہو کہ ہر ایک عضل ان دونون مین کا کئی عضل سے مرکب ہے اور یہ بھی قیاس کیا جاتا ہو کہ ہر فقرے سے ان کے ہر واحد کیواسطے ایک عضلہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے کہ ہر فقرے سے انکے واسطے ایک لیف مورب نکلتی ہو سوائے فقرۂ اولی کے یہ عضل جسوقت باعتدال کھنچتے ہین پشت کو سیدھا کردیتے ہین جب افراط ان مین تمدد ہوتا ہو تو پشت کو پیچھے کیطرف دوہرا کردیتے ہین جسوقت ایک طرف کے عضل متحرک ہوتے ہین پشت کو اسیطرف جھکا دیتے ہین عضل جانبیہ یعنے وہ عضل جو پشت کو آگے کیطرف جھکا کر کوز پشت پیدا کرتے ہین وہ دو زوج ہین ایک زوج اوپر کیطرف موضوع ہو اور یہ زوج سر اور گردن کے عضل محرک سے نکلتا ہو جو دونون پہلوؤن مین مری کے نفوذ کرتا ہے اسکا نیچے کا کنارہ پانچ اوپر کے فقرون سینہ سے متصل ہوتا ہو بعض آدمیون کی خلقت مین اور چار فقرون سے اکثر آدمیون کی خلقت مین متصل ہوتا ہے اسکا اوپر کا کنارہ سر اور گردن سے آتا ہو اور ایک زوج اسکے نیچے موضوع ہے اور ان دونون کا نام منحنین رکھا جاتا ہو اور یہ دونون دسوین یا گیارھوین فقرے سینہ کے شروع ہوتے ہین اور نیچے کو اترتے ہین اور خم دیتے ہین پشت کو پست کرکے اور وسط پشت کو انہی حرکات کے پیدا ہونے مین یہی عضل کافی ہین اس لیے کہ وسط تابع ہوتا ہے منحنی ہونے اور لیٹنے اور دوہرا ہونے مین حرکت طرفین کے

فصل بائیسوین تشریح مین عضل بطن کے

بطن کے آٹھ عضل ہین اور یہ چند منفعت مین آپس مین شریک ہین ان مین سے ایک یہ منفعت ہو کہ جو چیز احشاء یعنے اوجھ مین بول و براز سے ہوتی ہے خواہ رحم مین جنین وغیرہ کی قسم سے ہوتی ہو اسکے نچوڑنے اور الگ کرنے مین سبکے سب معین ہوتے ہین اور ایک یہ منفعت ہو کہ حجاب کے واسطے بمنزلہ دعامہ اور ستون کے ہوتے ہین اور اسکی اعانت کرتے ہین بعد نفخ کے جب سمٹنے لگے۔ اور ایک یہ منفعت ہو کہ معدے اور امعا کو گرم کرتے ہین خم دیکر یا دراز کرکے۔ ان آٹھون مین سے ایک سیدھا زوج ہو۔ وہ سیدھا اترتا ہو نزدیک غضروف خنجرے کے اور اسکی لیف دراز ہوتی ہو طول مین عانہ تک اور پھیلتا ہو کنارہ اسکا درمیان غضروف خنجرہ اور عانہ کے جو ہر اس زوج کا اول سے آخر تک لحمی ہو اور دو عضل تقاطع کرتے ہین ان دونون فردون کو عرض مین انکا مقام اوپر اس جھلی کے ہے جو تمام شکم پر پھیلی ہوئی ہے اور نیچے دو عضل طولانی کے اور جو تقاطع درمیان ان دونون عضل اور اولین کے لیف مین واقع ہے وہ تقاطع زوایائے قائمہ پر ہو۔ دو زوج مورب ہین ہر ایک ان مین کا دونون جانب داہنے اور بائین واقع ہوا اور ہر زوج ان مین کا مرکب ہو دو عضل سے جو متقاطع ہین تقاطع صلیبی شرسوف سے عانہ تک اور خاصرہ سے خنجرے تک پس ملتے ہین دونون کنارے دو فردون کے دو عضل جانب یمین و یسار سے نزدیک عانہ کے اور وہ دو کنارے جو اوسط باقی ہین اور دو عضل سے نزدیک خنجرہ کے

ملتے ہیں اور وہ دونوں موضوع ہیں ہر جانب میں اوپر اجزاء کے عصیہ کے ان دو عضل سے جو عرض میں واقع ہیں اور یہ دو زوج ہر مقام پر لگے رہتے ہیں تاکہ مماس ہوں عضل مستقیم کو چوڑے حاشیے گویا کہ وہ اتار چھلیاں ہیں اور یہی دونوں زوج رکھے ہوئے ہیں اوپر دو عضل طولانی کے وہ طولانی عضل جو رکھے ہیں اوپر دو عضل عرضی کے **فصل تیئیسویں تشریح میں عضل انثیین کے** مردوں کے واسطے خصیہ کے عضل چار مقرر کیے گئے تاکہ حفاظت کریں دونوں خصیوں کی اور اٹھائیں انکو تاکہ مسترخی نہوں اور ہر ایک خصیہ کو ایک زوج عضل کا لازم ہے۔ عورتوں کے خصیے چونکہ نکلتے اور کھلے ہوئے مثل مردوں کے نہیں ہیں انکو ایک ہی زوج عضل کا بس ہے ہر خصیہ کے واسطے ایک فرد مقرر کی گئی **فصل چوبیسویں تشریح میں عضل مثانہ کے** مثانہ کے منھ پر ایک عضلہ ہے جو مثانہ کو محیط ہے اور اسکی لیف چوڑی کھچی ہوئی ہے مثانہ کے منھ پر منفعت اسکی بول کا روکنا اسوقت تک کہ ارادہ گرانے کا ہو اور جب گرانے کا ارادہ کیا جاتا ہے تو اپنے کھنچاؤ سے ڈھیلا ہو جاتا ہے اسوقت مثانہ عضل بطن میں تنگی پیدا کرتا ہے بس ٹپکتا ہے بول بمدد قوت دافعہ کے **فصل پچیسویں تشریح میں عضل ذکر کے** عضل محرک ذکر دو زوج ہیں ایک زوج ایسا ہے جس کے دونوں عضل دونوں جانبوں میں ذکر کے دراز ہوتے ہیں اور جسوقت دونوں میں تمدد پیدا ہوتا ہے مجرائے منی میں وسعت پیدا کرتے ہیں اور اسکو مبسوط کرتے ہیں پس منفذ سیدھا ہو جاتا ہے اور اس میں منی بسہولت جاری ہوتی ہے۔ اور ایک زوج استخوان عانہ سے پیدا ہوتا ہے اور بیخ ذکر سے بشکل تو دیب ملتا ہے جسوقت اس زوج کا تمدد معتدل ہو قضیب سیدھا کھڑا ہوتا ہے اور جب اسکے تمدد میں شدت ہو پیچھے کی طرف ذکر کو جھکا دیتا ہے اور جب ان دونوں میں سے ایک میں تمدد پیدا ہو اسکی جانب قضیب جھکتا ہے **فصل چھبیسویں تشریح میں عضل مقعد کے** مقعد کے عضل چار ہیں ایک عضلہ اسکے منھ پر ہے اور گوشت سے نہایت مخالطت رکھتا ہے شبیہ ہے یہ عضل مخالطت میں عضلہ ہونٹھ کے اور یہ عضلہ قبض پیدا کرتا ہے اس کنارے پر جو سمٹتا ہے اور اسے مضبوط کرتا ہے اور دور پھینکتا ہے نچوڑ کر بقیہ براز کو جو کنارے پر معائے مستقیم یعنے شرج میں باقی رہجاتے۔ ایک عضلہ اس سے اوپر بجانب داخل ہے یعنے نسبت انسان کے سر کے یہ عضلہ اوپر ہے اور پہلا عضلہ نیچے ہے ایسا گمان ہوتا ہے کہ اسکے دو کنارے ہیں اور اسکا کنارہ بیخ سے قضیب کے بالتحقیق متصل ہوتا ہے اور ایک زوج مورب ہے ان سب کے اوپر اسکی منفعت مقعد کا اٹھا دینا اوپر کی طرف اور خروج مقعد جب ہی عارض ہوتا ہے جب اس عضلہ میں استرخا پیدا ہو **فصل ستائیسویں تشریح میں عضل حرکت فخذ کے** سب سے بڑا عضلہ ران کا وہ ہے جو ران میں بسط پیدا کرتا ہے اور پھیلاتا ہے اسکے بعد وہ عضلہ ہے جو اسمیں قبض پیدا کرتا ہے اسلیے کہ اشرف افعال ران کی یہی دونوں حرکتیں ہیں اور ران میں بسط بہ نسبت قبض کے افضل ہے اسلیے کہ قیام بسط کی حرکت سے حاصل ہوتا ہے اسکے بعد شرافت اس عضل کو ہے جو ران کو دور کرنے والا ہے اسکے بعد شرافت ران کے نزدیک کرنیوالے عضلہ کی ہے اسکے بعد ران کے گھمانے والے عضلہ کی۔ بسط دینے والا عضلہ ران کے جوڑ کا ایک تو وہی ہے جو تمام بدن کے عضلات میں سب سے بڑا ہے یہ وہ عضلہ ہے جو استخوان عانہ اور ورک کو اوپر لیتا ہے اور کل ران پر اندر اور پیچھے سے لپٹا ہے تا کہ زانو تک پہونچتا ہے اسکی لیف کے واسطے مختلف مبادی ہیں اسی جہت سے طرح طرح کے افعال مختلف اس سے پیدا ہوتے ہیں چونکہ بعض لیف کا منشاء اسفل استخوان عانہ سے ہے اسلیے ران کو جانب انسی جھکا کر بسط دیتی ہے اور چونکہ بعض لیف کا منشاء تھوڑا سا اسکے اوپر ہے لہذا وہ لیف ران کو فقط اوپر بلند کرتی ہے

اور چونکہ منشاء بعض لیف کا اس سے زیادہ بلند ہوا اسلیے وہ لیف ران کو بجانب انسی جھکا کر بلند کرتی ہے۔ اور چونکہ بعض لیف کا منشاء استخوان ورک سے ہوا اسلیے وہ لیف ران کو بشکل استقامت بسط دیتی ہو بہت اچھی طرح سے۔ ان میں سے ایک وہ عضلہ ہے جو کھولتا ہو کل مفصل ورک کو پیچھے سے اس میں تین سرے ہیں اور دو کنارے ہیں اور ان سروں کا مقام نشو تہیگاہ اور ورک اور عصعص سے ہے دوسرے ان میں کے لحمی ہیں اور ایک غشائی ہو اور دونوں کنارے متصل ہوتے ہیں پیچھے ران کے سرے کے دونوں جزو سے ایک طرف کو جذب کرے تو ران میں بسط پیدا ہوگا اسیطرف کو جھکا ہوا اور اگر دونوں کناروں سے جذب کرے ران کو بشکل استقامت مبسوط کرتا ہو۔ ایک عضلہ اور ہو جسکا مقام نشو ظاہر استخوان خاصرہ کے کل سے ہے اور زائدہ کبری کے اوپر سے متصل ہوتا ہو جسکا نام طروخ ہو یعنی بڑے عضل کو اٹھاتا ہو اور دور پھیلتا ہوا اور تھوڑا سا آگے کی جانب دراز کرتا ہے اور اسمیں بسط پیدا کرتا ہو تھوڑا سا بجانب انسی جھکا کر۔ ایک اور عضلہ مثل اسکے ہو پہلے تو متصل ہوتا ہے اسفل سے زائدہ صغری کے بعد اسکے نیچے اترتا ہو اور اپنا کام کرتا ہے لیکن بسط اس میں تھوڑا سا ہے اور جھکانا زیادہ ہو مقام نشو اسکا اسفل ظاہری استخوان خاصرہ سے ہو۔ ایک اور عضلہ ہو جو اگتا ہو اسفل عظم ورک سے پیچھے کو جھکا ہوا ران کو اندر کے بجانب پشت مائل کرکے بسط دیتا ہو اور بخوبی بطرف انسی مائل کرتا ہے۔ قبض کرنے والے عضل ران کے جوڑ کے ان میں سے ایک وہ عضلہ ہے جو اندر کے بجانب انسی جھکا کر قبض کرتا ہو یہ عضلہ سیدھا ہے دو جگہ سے اترتا ہو ایک جگہ اسکے نشو کی متصل ہوتی ہو آخر پشت سے اور دوسرا مقام نشو اسکا استخوان خاصرہ ہو یہ وہ عضلہ ہو جو متصل جانب انسی کے زائدہ صغری سے ہو اور ایک عضلہ کا منشاء استخوان عانہ سے ہو اور متصل ہوتا ہو اسفل زائدہ صغری سے۔ ایک اور عضلہ ہو کہ جو ممتد ہو اس زائدہ کی جانب میں بشکل توریب گویا کہ وہ جزو ہو زائدہ کبری سے۔ چوتھا عضلہ اگتا ہو اس چیز سے جو استخوان خاصرہ میں قائم اور کھڑی ہو اور یہ عضلہ ساق کو بھی جذب کرتا ہو ران کو قبض کرتا ہوا۔ جو عضل ران کے جھکانے والے بطرف داخل ہیں ان میں سے بعض کا ذکر بیان میں بسط اور قبض کرنے والے عضلات کے ہو چکا مگر اس قسم کی تحریک کے واسطے ایک اور عضلہ ہے کہ استخوان عانہ سے اگتا ہے اور اسقدر طولانی ہوتا ہے کہ زانو تک پہونچتا ہے۔ باہر کے جھکانے والے ران کے دو عضل ہیں ایک ان میں کا چوڑی ہڈی سے آتا ہے اور گھمانے والے ران کے بھی دو عضل ہیں ایک کا مخرج جانب وحشی استخوان عانہ ہے اور دوسرے کا مخرج جانب انسی اسی استخوان کے ہے اور دونوں مورب ہوکر ملجاتے ہیں اور قریب اس موضع کے جو مغاک دار ہے موخر زائدہ کبری میں گوشت آور ہوتے ہیں انمیں کا جو عضلہ تنہا فعل جذب کرے لیٹنے کا ران کو اپنی جہت میں تھوڑا سا بسط پیدا کرے

فصل اٹھائیسویں تشریح میں عضل ساق اور زانو کے

مفصل رکبہ کے حرکت دینے والے عضل پانچ قسم کے ہیں ان میں سے تین عضل وہ ہیں جو آگے ران کے موضوع ہیں اور خاص ران میں جتنے عضل موضوع ہیں انمیں سے بڑے عضل یہی ہیں فعل ان کا بسط ہے ان میں سے ایک مثل دوہرے کے ہو اسکے دوسرے میں ایک سر زائدہ کبری سے شروع ہوتا ہے اور دوسرا مقدم ران سے اور اسکے دو کنارے ہیں ایک لحمی ہو جو متصل رضفہ کے ہے یعنی وہ ہڈی جو مثل سنگریزہ کے ہو قبل اسکے کہ وہ کنارہ وتر ہوجاے دوسرا کنارہ غشائی ہو ران کی جانب انسی سے ملتا ہو۔ دو اور عضل ہیں ایک تو ان میں سے وہی جسکا ذکر ہوا بعض ران میں ہو چکا ہے یعنی وہ عضلہ جو اگتا ہے اس حاجز سے جو استخوان خاصرہ میں ہے اور دوسرا عضلہ اسکا مبدء ہے ران کا زائدہ جو بجانب وحشی واقع ہو یہ ف

عضل متصل ہوتے ہین اور اترتے ہین ان دونون مین سے ایک وتر چوڑا پیدا ہوتا ہو جو رضفہ کو احاطہ کرتا ہو اور مضبوط کرتا ہے اس چیز سے جو رضفہ کے نیچے ہے اور اسکا مضبوط کرنا استواری کے ساتھ ہوتا ہے اور پھر متصل ہوتا ہے یہ عضلہ اول ساق سے بعد اسکے رکبہ کو بسط دیتا ہو ساق کو دراز کرکے۔ بسط کے واسطے ایک اور عضلہ ہو جسکا منشا ملتقائے استخوان عانہ سے ہے اور جانب انسی مین گذرتا ہوا ران سے بشکل تورب اترتا ہو پھر لحمیات خالی گوشت سے ہوتا ہوا اس جزو سے جو رگ دار ہے اعلی عظم ساق سے اور ساق کو بسط دیتا ہے انسی کی طرف جھکا کر۔ بعض کتب تشریح مین ایک اور عضلہ مذکور ہے جو اس عضلہ کے مقابل ہے جانب وحشی مین مبدا اسکا استخوان ورک ہے اور تورب پاتا ہے جانب وحشی مین تا انیکہ پہونچتا ہے مقام معرق یعنے بے گوشت تک اور کوئی عضلہ اس سے زیادہ تورب نہین رکھتا اس عضلہ سے بسط پیدا ہوتا ہے تھوڑا جھکا کر بطرف وحشی کے جس وقت دونون عضل مین ساتھ ہی بسط پیدا ہو دراز کرنے کے ساق کو سیدھا کرکے قبض کرنیوالے ساق کے کئی عضل ہین۔ ان مین سے ایک عضلہ تنگ ہے طولانی اگتا ہے استخوان خاصرہ اور عانہ سے اسکا محل نشو متصل مقام نشو باسطہ داخلی کے ہے اس حاجز سے جو بیچ وسط خاصرہ کے ہو بعد اسکے نفوذ کرتا ہو مورب ہو کر داخل مین دونون طرف زانو کے بعد اسکے ظاہر ہوتا ہو اور پہونچتا ہے اس برآمدے تک جو موضع معرق مین زانو سے ہو اور اس سے متصل ہو جاتا ہے اسی عضل کے سبب سے ساق کا جذب قدم کو میل دیتا ہوا طرف بیچ ران کے حاصل ہوتا ہو تین عضل انسی اور وحشی اور وسطی ہین وحشی اور وسطی قبض کرتے ہین بجانب وحشی جھکا کر اور انسی قبض کرتا ہو انسی کیطرف میل دیکر انسی کا مقام نشو قاعدہ استخوان ورک سے ہو پھر مورب ہو کر پیچھے ران کے گذرتا ہے تا انیکہ پہونچ جاتا ہو اس مقام کو جو ساق کی جانب انسی مین معرق ہو پس اس سے ملجاتا ہو اور اسکا رنگ مائل بسبزی ہے اور وحشی اور وسطی کا مقام نشو بھی قاعدہ استخوان ورک سے ہو مگر یہ دونون میل کرتے ہین یہان تک کہ متصل ہو جاتے ہین جزو معرق سے جانب وحشی مین زانو کے جوڑ مین ایک عضلہ ہو مثل مدفون کے مقام پیچیدگی مین زانو کے اسکا فعل وہی ہے جو عضلہ وسطی کا کبھی یہ گمان کیا جاتا ہو کہ جو چیز نکلتا ہو عضلہ باسطہ سے جو دوسرا ہو اور متصل حاجز کے ہو کبھی زانو کو وہی قبض کرتا ہے بالعرض اسلیے کہ اسکے مقام اتصال سے ایک وتر برآمد ہوتا ہے جو ضبط کرتا ہے چین اور شکن ورک کو پہونچتا ہے اسی شکن کو اس عضو تک جو متصل ورک کے ہے۔

فصل انتیسوین تشریح مین عضل مفصل قدم کے

جو عضل مفصل قدم کو حرکت دیتے ہین ان مین سے ایک قسم وہ ہے جو قدم کو اونچا کرتی ہے اور ایک قسم وہ ہے جو قدم کو جھکاتی ہے۔ ملبند کرنے والے عضل ان مین سے ایک بڑا عضلہ وہ ہے جو آگے قصبہ انسی کے موضوع ہے مبدا اسکا جزو وحشی ہے قصبہ انسی کے سرے پر جسوقت یہ عضلہ ظاہر ہوتا ہے ساق پر جھک کر طرف ابہام کے گذرتا ہوا متصل اس چیز کے ہوتا ہے جو قریب ہو بیخ ابہام کے اور قدم کو اوپر کیطرف اٹھا دیتا ہے۔ دوسرا عضلہ اگتا ہے سرے سے قصبہ وحشی کے اور اس سے وتر نکلتا ہو جو متصل ہوتا ہے اس چیز کے جو قرب مین خنصر کی جڑ کے واقع ہو اور اسی انگلی کو وہ اوپر کی طرف ملبند کرتا ہے خصوصًا جسوقت اسکی حرکت کے ساتھ پہلا عضلہ بھی مطابقت کرے اسوقت اسکا اٹھانا خنصر کو بطور استوا اور استقامت کے ہوتا ہو۔ جھکانے والے عضل کا ایک زوج ہے منشا اسکی دونون فردون کا سر ران کا ہے بعد اسکے وہ دونون اترتے ہین پس مائل کرتے ہین ابھر دیتے ہین موخر ساق کے باطن کو گوشت سے اور ان مین سے ایک ایسا وتر پیدا ہوتا ہے جو سب وترون مین بڑا ہو وہ وتر عقب

کہلاتا ہو متصل ہوتا ہے استخوان عقب سے اور اسکو پیچھے کیطرف جذب کرتا ہے بشکل تور یب جانب وحشی تک پس یہ جذب ثبات قدم کا زمین پر سبب ہوتا ہے اسکی اعانت کرتا ہو ایک اور عضلہ جو پیدا ہوتا ہے قصبہ وحشیہ کے سرے سے اسکا رخ جنبی ہے اور اترتا ہے تاکہ ملجاتا ہے بنفس خود ایک وتر سے جسے یہی عضل چھوڑتا ہے مگر اسکی لحمیت باقی رہتی ہو پس مؤخر عقب سے ملجاتا ہو خوب لپٹ کر اس عضلہ سے جو قبل موخر عقب سے ہو جبوقت ان دونون عضل خواہ ان کے وترون کو کوئی آفت پہونچتی ہے قدم کو اپنی جگہ پر ٹھہرا دیتی ہو۔ ایک عضلہ اور ہو جس سے دو وتر پیدا ہوتے ہین ایک ان مین سے قدم کو قبض کرتا ہے دوسرا ابہام کو پھیلاتا ہو یہ بات اس سبب سے ہو کہ اس عضلہ کا منشاء قصبۂ انسیہ کا سرا ہے جہان قصبۂ وحشیہ سے ملتا ہے اور ان دونون سے نیچے اترتا ہے اسکے دو شعبے دو وترون سے ہوجاتے ہین ایک ان وترون کا متصل اسفل رسغ سے آگے ابہام کے ہوتا ہو اور اس وتر سے جھکنا اور پست ہونا قدم کا پیدا ہوتا ہو دوسرا وتر پیدا ہوتا ہو اس عضلہ کے جزو سے اور متجاوز ہوتا ہو محل نشو وتر اول سے اور کعب اوّل تک ابہام سے وتر چھوڑتا ہے پس اسکو بسط دیتا ہے بشکل تور یب جانب انسی تک کہ کبھی ران کے سرے وحشی سے ایک اور عضلہ پیدا ہوتا ہو اور متصل ہوتا ہو ایک دو عضل عقبی سے بعد اسکے جدا ہوتا ہے اسی عضلہ سے جبوقت محاذی ہوتا ہے باطن ساق کے اور اس سے ایک وتر نکلتا ہو جو پوشیدہ ہوتا ہو اسفل قدم مین اور گستردہ ہوتا ہو نیچے کل قدم کے جیسا وہ عضلہ جو بچھا ہوا ہو باطن راحت پر اور اسکی منفعت وہی ہو جو عضل راحت کی منفعت ہے

فصل تیسوین تشریح مین عضل اصابع رجل کے

پاؤن کی انگلیون کی حرکت دینے والے عضل جنسے کہ قبض حاصل ہوتا ہے وہ بہت ہین ان مین سے ایک وہ عضلہ ہے جسکا مقام نشو قصبہ وحشیہ کا سرا ہو کہ اسپر دراز ہوکر اترتا ہو اور ایک وتر اس سے چھوٹا ہے جس کے دو وتر ہوجاتے ہین ایک سے انگشت وسطی کو قبض کرتا ہے اور دوسرے سے بنصر کو۔

ایک عضلہ اس پہلے عضلہ سے چھوٹا ہے اسکے پیدا ہونے کا مقام پشت ساق سے ہے جب اسمین سے وتر پیدا ہوتا ہو اسکے دو وتر ہوجاتے ہین ایک خنصر کو اور دوسرا سبابہ کو قبض کرتا ہے پھر ہر واحد دونون قسمون سے ایک وتر اور پیدا ہوکر دوسری قسم سے جو وتر پیدا ہوتا ہے اس سے ملکر وتر واحد ہوجاتا ہے اور یہ وتر واحد ابہام تک دراز ہوکر پہونچتا ہے اور اس مین قبض پیدا کرتا ہے۔ تیسرا عضلہ اور ہے جسکا ذکر ہم کر چکے ہین یہ نکلتا ہو جانب وحشی دونون کنارے قصبۂ انسیہ سے اترتا ہو درمیان دونون قصبون کے اور ایک جزو چھوڑتا ہے واسطے قبض کرنے قدم کے اور ایک جزو اس کا ابہام سے کعب اول تک آتا ہو یہ سب عضل انگلیون کے حرکت دینے والے ہین جنکی وضع ساق کے اوپر اور اسکے پیچھے ہے اور وہ عضل جنکی وضع تلوے مین ہے ان مین سے دس عضل ایسے ہین کہ بہت سے علمائے تشریح نے انکو دریافت نہین کیا ہے۔

سب سے پہلے جالینوس نے انکو دریافت کیا اور یہ دسون پانچون انگلیون کے اضلاع سے ملتے ہین ایک انگلی کے واسطے دو دو ایک داہنے اور ایک بائین اور حرکت قبض کی پیدا کرتے ہین کبھی قبض سیدھے طور پر اگر دونون ساتھ ہی متحرک ہون اور کبھی ایک طرف جھکا کر اگر ان مین کا ایک متحرک ہو ہاں اور عضل تلوے مین رسغ پر واقع ہین ہر انگلی کیواسطے ایک عضلہ اور دو عضل خاص ہین ابہام اور خنصر کے قبض کیواسطے اور یہ سب عضل آپس مین ملے ہوئے ہین یعنی ان مین سے اگر کسی کو آفت پہونچتی ہو دوسرے کے فعل مین بھی ضعف پیدا ہوتا ہے خواہ وہ فعل خاص اسکا ہو اور خواہ نیابۃً کسی دوسرے عضل سے وہ فعل

پیدا ہونا ہوا اور اسی سبب سے بہت دشوار ہو کہ پانون کی ایک انگلی سمٹے اور سب نہ سمٹ جائین۔ پانچ عضل انگلیون کے واسطے اور ہین کہ قدم کے اوپر رکھے ہوئے ہین انکا فعل یہ ہے کہ بجانب وحشی جھکاتے ہین اور پانچ عضل نیچے قدم کے ہین ہر انگلی کو ایک عضلہ منفصل ہو جس سے جو قریب ہوا ہو جانب انسی مین اسکو بجانب انسی حرکت دیتا ہے اور جھکاتا ہو اور پانچ عضل مع ان دو عضل کے جو ابہام اور خنصر کو خاص ہین مثل ان سات عضل کے ہین جو واسطے ہتیلی کے بیان کیے گئے اور اسی طرح سے وہ دس عضل جو پہلے ذکر ہوئے۔ بنا بر اس حساب کے جو اوپر کی فصلون مین مذکور ہوا کل بدن مین پانچسو۵۲۹ انتیس عضل ہوتے ہین جملہ تمیسرا

تعلیم پانچوین عصب کے بیان مین اسمین چھ فصلین ہین

فصل پہلی بیان مین خاص امور عصب کے

منفعت پٹھہ کی بالذات بھی ہو اور بالعرض بھی۔ بالذات تو یہ منفعت ہے کہ بتوسط پٹھون کے دماغ کل اعضا مین حس و حرکت پیدا کرتا ہو۔ اور بالعرض یہ منفعت ہو کہ مضبوطی گوشت مین اور قوت بدن مین پٹھہ سے پیدا ہوتی ہے اور یہ بھی منفعت بالعرض ہے کہ جن اعضا مین ذاتی حس نہین ہو جیسے کبد طحال ریہ ان مین بذریعہ پٹھہ کے آگاہی آفات اور صدمات کی ہوتی ہو اسلیے کہ یہ اعضا اگرچہ حس مین گران ہین لیکن ان کے اوپر ایک لفافۂ عصبی چڑھا ہوا ہو اور ایک عصبانی جھلی سے منڈھے ہوئے ہین جس وقت ان مین ورم پیدا ہو یا ریح خارجی سے تمدد عارض ہو ثقل ورم کا یا تفرق ریح کی لفافۂ عصبی اور اسکی جڑ تک پہونچتی ہے اور ثقل کیوجہ سے ان اعضا مین انجذاب پیدا ہوتا ہو اور ریح کی وجہ سے تمزق یعنے پارہ پارہ ہونا پیدا ہوتا ہو اس جہت سے اس عضو کو حس ہوتی ہو۔ کل پٹھونکا مبدا بوجہ معلوم وہی دماغ ہو اور منتہی ظاہر سے متفرق ہونے پٹھون کا جلد ہے اسلیے کہ جلد سے لی ہوئی ایک لیف باریک ہوتی ہو جس مین پٹھے اعضاے قریبہ سے اس لیف کے اگتے ہین دماغ مبدا عصب کا دو طرح پر ہو اسلیے کہ دماغ بعض اعصاب کا بذاتہ مبدا ہے اور بعض اعصاب کا اسوجہ سے کہ نخاع جو دماغ سے روان ہو کر آتا ہے کچھ اعصاب اس مین سے پیدا ہوتے ہین جو اعصاب خاص دماغ سے پیدا ہوتے ہین انسے حس و حرکت کا استفادہ سواے اعضائے سر اور منھ اور احشا (اندرونی) کے اور کسی عضو کو نہین ہوتا ہو اور باقی سب اعضا استفادہ حس و حرکت انھین اعصاب سے کرتے ہین جو نخاع سے پیدا ہوئے ہین جالینوس نے صانع بیچون کی ایک عنایت عظیم پر ہدایت کی ہو جو متعلق اس پٹھہ کی خلقت سے ہو جو دماغ سے طرف احشا کے اترتا ہو اسلیے کہ صانع تعالی نے اس پٹھہ کی نگہبانی مین نہایت احتیاط کی ہے کہ ویسی احتیاط اور پٹھون کی نسبت عمل مین نہین آئی اسلیے کہ وہ پٹھہ چونکہ اپنے مبدا یعنے دماغ سے بہت دور تھا ضرورت مقتضی اسکی ہوئی کہ اس کی بناوٹ نہایت مضبوطی سے کیجاے پس چھپایا اسکو صانع نے ایک ایسے جرم سے جو متوسط درمیان قوام پٹھے اور غضروف کے ہی اور ہم صورت اس چیز کی ہو جو پیدا ہوتی ہے جرم مین پٹھے کے بروقت لپٹنے کے اور یہ پوشش پٹھہ کی تین مقام پر ہو ایک تو نزدیک حنجرہ کے دوسری نزدیک پسلیون کی جڑون کے تیسری جب یہ پٹھہ موضع صدر سے گذر جاتا ہے دماغی اعصاب سواے اس پٹھے کے جتنے ہین اگران سے منفعت افادہ حس کی مطلوب ہو تو اپنے مقام اصل سے سیدھے عضو مقصود تک آتے ہین اسلیے کہ خط مستقیم کی راہ اقرب سب راہون سے ہو درمیان دو چیزون کے اسی وجہ سے حس مقصود پٹھہ کے مستقیم ہونے مین مبدا تک جلد تر پہونچیگی اور تاثیر مبدا کی یعنے احساس قوی تر ہوگا۔ اور چونکہ حس کے پٹھون مین اس قدر سختی مطلوب نہین ہو جتنی حرکت کے پٹھون مین مطلوب ہے اسلیے کہ حس کے پٹھے دماغ سے دور نہین ہین بوجہ سیدھے ہونے کے

اور حرکت کے پٹھے بوجہ ترچھے ہونے کے دماغ سے دور ہین اور اسواسطے دور ہین تاکہ رفتہ رفتہ دماغ کی نرمی کی مشابہت سے بھی دور ہوجائین لہذا حس کے پٹھے نرم پیدا کیے گئے بلکہ جسقدر اسمین نرمی زیادہ ہوگی قوت حس کی زیادہ ادا ہوگی۔ اور پٹھے حرکت کے چونکہ طرف عضو مقصود کے ترچھی راہون سے گئے ہین تاکہ مبدء سے دور ہوجائین رفتہ رفتہ سخت پیدا کیے گئے دونون قسم کے پٹھون کی سختی اور نرمی مین بقدر مناسب کے کسیقدر اعانت جوہر دماغ سے بھی ہوئی ہے جو دونون کا منبت ہے اسواسطے جتنے پٹھے حس کو مفید ہین انکا محل نشو مقدم دماغ ہے اور حرکت کے پٹھون کا موخر دماغ ہے اور مقدم دماغ قوام مین نرم ہے بہ نسبت موخر دماغ کے وہ غلیظ ہے

فصل دوسری تشریح مین عصب دماغی کے اور اسکے مسالک اور راہون کے بیان مین سات زوج پٹھے دماغ سے پیدا ہوتے ہین۔

پہلے زوج کا مبدء اندر سے دو بطن مقدم دماغ کے ہے جہان پر دو نرم زیادتیان گندنی ہین جو مشابہ دو سر پستان کے ہین جن سے سونگھنا متعلق ہے اور یہ زوج چھوٹا اور جوف دار ہے۔ داہنی طرف جاتی ہے اسکے وہ فرد جو بائین طرف سے نکلی ہے اور بائین طرف جاتی ہے وہ فرد جو داہنی طرف سے نکلی ہے بعد اسکے دونون ترچھے ہو کر ملجاتے ہین مگر ان مین تقاطع صلیبی بنا بر قول اور اطبا کے ہوتا ہے اور بنا بر قول جالینوس کے نہین ہوتا ہے جو فرد داہنی طرف سے آئی ہے وہ داہنی آنکھ کے حدقہ مین نفوذ کرتی ہے اور بائین طرف کی فرد بائین حدقہ مین اور اسکے منفذ کشادہ ہوجاتے ہین تاکہ رطوبت جسکا ذکر آگے ہوگا انمین بھرے۔ سوائے جالینوس کے اور جن لوگون نے کہا ہے کہ انکا نفوذ محل ملاقات سے بعد تقاطع صلیبی کے ہوتا ہے انعطاف اور پیچیدگی ان مین نہین ہے اور اس تقاطع صلیبی کی تین منفعتین بیان کین **ایک منفعت** یہ ہے کہ وہ روح ایک دو حدقون کے پوشیدہ ہو سیلان سے طرف دوسرے حدقہ کے جسوقت کہ واسطے ایک حدقہ کے کوئی آفت عارض ہو اسوجہ سے ہر ایک حدقہ دیکھنے مین قوی تر ہوجاتا ہے جسوقت دوسری آنکھ بند کر لیجاے اور اس سے زیادہ تر صفائی اسوقت ہوتی ہے کہ جب ایک ہی آنکھ بینا ہو اور دوسری سے نظر نہ آئے اسیوجہ سے ثقبہ عنبیہ کی وسعت زیادہ ہوتی ہے جسوقت دوسری آنکھ بند کر لیجائے یعنی قوت اندفاع روح کیطرف اس ثقبہ کے ہو جاتی ہے پس ثقبہ بھی بڑھ جاتا ہے **دوسری منفعت** یہ ہے کہ دونون آنکھون کے واسطے مودی ایک ہی ہے اسطرح پر کہ دونون آنکھین ایک ہی مقام پر شبح مبصر کے پہونچاتی ہین اسجگہ پر دونون شبح ملکر ایک ہی ہوجاتی ہین اور دیکھنا دونون آنکھون سے بھی بمنزلہ دیکھنے ایک آنکھ کے ہے اسواسطے کہ شبح مبصر حس مشترک مین ایک ہی جگہ متمثل اور قائم ہوتی ہے احول کو جو ایک چیز کی دو نظر آتی ہین یہ آفت اس سبب سے عارض ہوتی ہے کہ داہنا خواہ بایان حدقہ اپنی جگہ سے ہٹ کر نیچے خواہ اوپر ہوجاتا ہے یا نہ بوجہ استقامت نفوذ مجرے کی تقاطع صلیبی تک باطل ہوجاتی ہے اور قبل حد مشترک کے ایک حد اور عارض ہوتی ہے اسلیے عصبہ حدقہ مذکورہ مین انکسار پیدا ہوتا ہے **تیسری منفعت** یہ ہے کہ ہر ایک عصبہ دوسرے کو بمنزلہ ستون کے بنائے اور اسپر تکیہ کرے اور ایسا حال ہوجائے گویا ہر ایک عصبہ بہت قریب سے پیدا ہوا یعنے محل تقاطع صلیبی جو مقام نشو کے بہ نسبت قریب ہے بمنزلہ محل نشو کے ہر فرد کیواسطے ہوجاوے

دوسرا زوج اندماج عصب دماغی سے محل نشو اسکا پیچھے نشو زوج اول کے ہے اور پیچھے اس چیز کے جو مدارنہ ہو کر جانب وحشی جاتی ہے اور نکلتا ہے سوراخ مین سے انھین فقرہ کے جو شامل ہے اور پھر مقلہ کی پس تقسیم پاتا ہے یہ زوج عضل مقلہ مین اور یہ زوج نہایت غلیظ ہے تاکہ مقاومت کرے اسکا غلیظ ہونا اسکی نرمی کو جو بہت قریب موضع کے ضرور ہوا ہے بعد مقاومت کے قادر ہوا اور تحریک کے خصوصًا جسوقت اسکا کوئی معین نہو اسلیے کہ زوج ثالث چونکہ مصروف ہے ثقل اسفل کی تحریک مین جو بعد ہے اسمین استعداد قوت نہین پہنچی جو دوسری زوج کی اعانت کرے بلکہ وہ خود محتاج اعانت کا غیر سے ہے جیسا ہم ذکر کرینگے

تیسرا زوج اسکا مقام نشو حد مشترک مقدم دماغ اور موخر دماغ کی ہے نزدیک قاعدہ دماغ کے اور پیچھے زوج سے پہلے تھوڑا سا ملکر پھر الگ ہوجاتا ہے اور اسمین جانب شعب نکلتی ہین

ایک شعبہ نکلتا ہو دخل رگ سباتی سے جسکا ہم ذکر آگے کرینگے اور جھکتا ہوا قبہ سے نکلتا ہوتا اینکہ حجاب حاجز سے گذر کر تقسیم ہوجاتا ہے
ان احشائین جو حجاب کے ہین دوسرا شعبہ اسکا مخرج صدغ کی ہڈی کے سوراخون سے ہو جسوقت یہ جدا ہوتا ہو ملجاتا ہے اس حصہ سے
جو زوج خامس سے جدا ہوا ہو جسکا حال ہم آگے ذکر کرینگے تیسرا شعبہ نکلتا ہو اس سوراخ سے جس سے دوسرا زوج نکلتا ہے اسلیے
کہ مقصد اس شعبہ سے وہ اعضا ہین جو وجہ کے سامنے رکھے ہوئے ہین اور یہ بات اچھی نہ تھی کہ اسکا نفوذ زوج اول سے ہوتا جو مجوف تھا
پس خرف عصب کی مزاحمت کرکے اسمین تنگی پیدا کرتا اور تجویف بند ہوجاتی یہ جزو یعنے تیسرا شعبہ جسوقت اپنے مخرج سے جدا ہوتا ہو اسکی
تین قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم میل کرتی ہو گوشۂ چشم بیرونی کیطرف اور تنہا چلی آتی ہو عضل صدغین اور ماضغین یعنی دونون نسغ کی جڑ ہین
اور حاجب اور ملک اور جبہہ کیطرف دوسری قسم نفوذ کرتی ہو اس سوراخ مین جو نزدیک دنبالہ چشم کے مخلوق ہے تاکہ خالص ہوکر باطن بینی
تک چلی جاے اور وہان جاکر طبقہ اندرونی بینی مین متفرق ہوجائے تیسری قسم اس شعبہ کی چھوٹی شعبین ہوا ترتی ہو تجویف بر بکھی جو استخوان
رخسارے مین ہو پس اس قسم کی دو شاخین ہوتی ہین ایک شاخ اسمین سے تجویف اندرونی فم مین جاکر دانتون پر تقسیم پاتی ہو اور اس کا
حصہ تو اسمین سے ظاہر اور محسوس ہو مگر اور دانتون کا حصہ گویا نظر سے پوشیدہ ہے اور اوپر کے مسوڑھون مین بھی اس شاخ کا حصہ پہنچتا ہو
دوسری شاخ پھیلتی ہو اعضاے ظاہری مین جو اس مقام پر ہین جیسے رخسارے کی کھال اور کنارہ بینی اور اوپر کا ہونٹھ یہ اقسام تیسرے
شعبہ کے زوج ثالث سے ہین چوتھا شعبہ تیسرے زوج کا تنہا جاتا ہو گذرتا ہوا اس سوراخ مین جو اوپر کے جبڑے مین ہو اور زبان تک پہنچتا ہو
اور زبان کے حصۂ ظاہری مین پراگندہ ہوجاتا ہے اور زبان کو ذوق کی حس دیتا ہو جو اس سے خاص ہو اور زبان پر پھیلنے سے جسقدر
بچتا ہو اسکا پھیلاؤ نیچے کے دانتون کے عمود اور مسوڑھے مین اور نیچے کے ہونٹھ مین ہوتا ہے جو حصہ شعبہ کا زبان مین آتا ہے وہ بہ نسبت
اس شعبہ کے جو آنکھ مین جاتا ہو باریک تر ہو اسواسطے کہ سختی آنکھ کی اور نرمی زبان کی ایک کی گندگی اور دوسرے کی باریکی کو معاملہ کرتی ہے
اور مناسبت ہوجاتی ہو چوتھا زوج اسکا مقام نشو تیسرے زوج کے پیچھے ہو اور قاعدہ دماغ کیطرف جھکا ہوا اور تیسرے زوج سے
کسیقدر ملکر پھر الگ ہوجاتا ہو جیسا ہم اوپر لکھ چکے ہین اور یہ زوج تنہا حنک تک چلا جاتا ہو اور اسکو حس دیتا ہو اور یہ زوج چھوٹا ہے مگر تیسرے
زوج سے سخت ہو اسلیے کہ یہ زوج حنک تک آتا ہو اور کنارہ پوست حنک کا سخت تر ہو کنارہ پوست زبان سے پانچوان زوج اسکی
ہر فرد پھٹ کر آدھون آدھ ہوجاتی ہو جیسے کوئی دوہری چیز ہو ملکہ اکثر علماے تشریح ہر فرد کو ایک زوج خیال کرتے ہین مقام اسکی روئیدگی
کا دونون جانبون دماغ سے ہو پہلی قسم ہر ایک دو ٹکڑون اسی زوج سے جاتی ہو اندرونی جھلی سماع تک اور اسی جگہ ساری متفرق ہوجاتی
ہو اور اس قسم کا منبت حقیقت مین جزو موخر دماغ کا ہو اسی سے حس سماعت متعلق ہو دوسری قسم پہلی قسم سے چھوٹی ہو اسلیے کہ اسکا مخرج وہ
ثقبہ ہو جو استخوان حجری مین واقع ہے جسکا نام اعور اور اعمی رکھا گیا ہو اسلیے کہ اسمین لپیٹ اور کجی راہ کی زیادہ ہو کہ مقصود تطویل مسافت
اور دوری اسکی مبدأ سے ہو تاکہ عصب قبل اپنے خروج کے مبدأ سے استفادہ بعد کا حاصل کرے اور صلابت بہ نسبت بعد کے حاصل ہو
پھر جب باہر نکلے عصب زوج ثالث سے مختلط ہوکر اکثر حصہ ان دونون کا بجانب رخسارہ جوڑے سے عضلہ کے پہونچے اور باقی جانبین
سے رہجائے عضل صدغین تک پہونچے۔ جو پہلے شعبہ مین زوج ثالث کے قوت ذوق اور پانچوین مین قوت سمع اسواسطے مخلوق ہوئی کہ
آلہ سمع کا محتاج اسکا تھا کہ کھلا ہوا ہو اور راہ ہوا جانیکی اس سے بند نہو اور آلہ ذوق کا واجب تھا کہ محفوظ اور پوشیدہ ہو اسی جہت عصب
سمع کا سخت ہونا منظور ہو کہ مقام روئیدگی اسکا موخر دماغ سے قریب تر ٹھہرا گیا عضل عین کیواسطے ایک ہی عصب پر اقتصار کیا گیا اور پچھے عضل عین

کے کثیر ہوے اسکی وجہ یہ ہو کہ سوراخ آنکھ کا محتاج زیادہ گنجایش کا تھا اسلیئے کہ مجمع جو قوت بصر پہونچانے والا ہو غلظ زائد کیطرف بوجہ تجویف کے محتاج ہوا اسیواسطے وہ ہڈی جو سوراخ دار ہو واسطے ضبط کرنے مقلہ کے چند سوراخون کی متحمل نہو سکی اور صدغین کے پیچھے چونکہ زیادہ صلابت کے محتاج تھے اور گندگی کی انمین ضرورت نہ تھی بلکہ گرانی مین گندگی ہو کی حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اسلیئے اور بھی اسیوجہ سے ان پچھون کا مخرج جو استخوان مجرے مین سخت تھا متحمل چند سوراخون کا ہوا چھٹا زوج نکلتا ہو نو خرد ماغ متصل پانچوین زوج کے اور پانچوین زوج کے ساتھ چند باط اور جھلیون سے ایسا بندھا ہوا ہوتا ہو کہ یہ دونون بمنزلہ ایک عصب کے معلوم ہوتے ہین پھر پانچوین زوج سے الگ ہو کر اس ثقبہ سے نکلتا ہو جو نہایت درز لامی مین واقع ہوا اور اس نکلنے سے پیشتر اسکی قسمت تین حصہ پر ہوتی ہو یہ تینون حصہ اس ثقبہ سے ساتھ ہی نکلتے ہین ایک حصہ نیچے کیطرف سا بجانب عضلہ حلق اور بیخ زبان کے لپٹا ہو تاکہ قوت دے ساتوین زوج کو اسکی تحریک پر دوسرا حصہ اسکا عضلہ کتف تک اور جبکہ چیز کے قریب اس عضلہ کے ہو وہان تک اترتا ہو اور اسکے اکثر کا پھیلاؤ اس جوڑے عضلہ مین ہوتا ہو جو شانہ پر واقع ہو اس قسم کی مقدار اچھی ہے اور معلق ہو کر نفوذ کرتا ہو تاکہ مقام مقصود تک پہونچتا ہو تیسرا حصہ تینون حصون مین بڑا ہو یہ اترتا ہوا احشا تک مقام معلوم تک سب ان مین اور اسکے ساتھ رباطات سے بندھا ہوا ہوتا ہو جسوقت یہ حصہ مقابل حنجرہ کے ہوتا ہو اس سے چند شعبے پیدا ہوتے ہین اور عضلہ حنجرہ تک آتے ہین جن کے سرے اوپر ہین اور حنجرہ اور عضلہ طرف حنجرہ کو وا کیا کرتے ہین اور جسوقت حنجرہ سے گذرتا ہے چند شعبے اس سے نکل کر عضلہ منکسہ تک پہونچتے ہین وہ عضلہ جنکے سرے نیچے ہین اور جنکا وجود ترجمانی کے بند کرنے اور کھولنے کیواسطے ضرور ہے اسلیئے کہ جذب کے واسطے اسفل کی ضرورت ہے اور اسی سبب سے اسکا نام عصب راجع ہے۔ دماغ سے جو زوج اسی واسطے اترکر عصب شاعی اگر چڑھنے و نکل تو وہ بے اپنے مبدء سے مستقیم نہوتے پس جانب طرف اسفل کے باستحکام لئے نہوا۔ یہ شعبے چھٹے زوج سے اسواسطے برآمد ہوئے کہ اسمین اعصاب انسیہ اور مائل بطرف یمین کے اتنے ہین کہ اسکے پہلے جتنے اعصاب مذکور ہوے اس مین نہ تھے اسیواسطے تقسیم اسکی عضل وجہ اور اس وجہ چیزان دونون کے اعضا مین نہی ہوئی۔ اور سا قان زوج مستقیم ہو کر نہین اترتا ہے مثل چھٹے کے بلکہ اسکو ترتیب ضرور ہوتی ہوا اور ہرگاہ کہ جو چیز چڑھکر اترے اسکو ایک مسند اور تکیہ گاہ مضبوط ضرور ہو جو کہ شعبہ کو انکے چڑھنے کے ہو تاکہ پھرے اسکا چڑھنے والی چیز اس سے قوت پاکر اور مع ذلک وضع اسکی سیدھی سخت قوی چمکی اور قربت رکھی گئی پس نہی کوئی شے مثل شریان عظیم کے جو لائق اس استناد مذکور کے ہو چڑھنے والا حصہ ان شعبون سے بطرف یسار کے مقابل اس شریان کے ہوتا ہو کہ وہ سیدھا بھی ہے اور غلیظ بھی اسپر لپٹ جاتا ہو اور زیادہ مضبوطی کی ضرورت نہین ہو لیکن چڑھنے والا حصہ بطرف یمین کے پس یہ شریان اسکے قریب نہین ہوتی جیسے پہلی صورت مین قریب تھی بلکہ اسکے قریب ہوتی ہو ایسی حالت مین کہ اسکو باریکی عارض ہوجاتی ہو بسبب بڑا ہونے شعبون کے جسقدر اس سے ہوے ہین اور اسکی استقامت فوت ہوجاتی ہو جسوقت کہ یہ موروب ہو کر بطرف بغل کے جھکتا ہو اسلیئے اسکا مضبوط کرنا رباطات سے ضرور ہوا کہ جبیر تکیہ کرے اور شعبون کی مضبوطی بھی اس سے ہوجائے تاکہ جسقدر نقصان استقامت اسکی فوت ہوئی ہو اسکا تدارک ہوجائے حکمت ان شعبون راجعہ کی دور ہونے مین مبدء سے یہ ہو کہ دوسرے قسم کے شعبے مبدء سے نزدیک ہوجاتے ہین اور یہ شعبہ راجعہ بوجہ دور ہونے راجعہ کے مبدء سے قوت اور صلابت کا استفادہ کرین عصب راجع مین سبب زیادہ وہی قوی ٹھیک ہو جو منفرق ہوتا ہو دونون بند کرنے والے عضل حنجرہ مین ثم ان شعبون کے جو حنجرہ کے بند کرنے مین معین مین جدا سکے باقی تمام یہ ٹھیک اتنا ہو پس سکی شاخین جھلیون مین حجاب اور صدر کے اور ان دونون کی پسلیون مین اور قلب وریہ اور

وہ شرائین ہین جو اس مقام پر بہن متفرق ہوتی ہین اور اس تفرق سے جسقدر باقی رہتا ہو حجاب مورب مین نافذ ہوتا ہے پس یہ جزو نافذ شریک ہوتا ہو اس مقدار منفرد کے جو جزو ثالث سے آتا ہوا اور دونون مین جدائی احشا کی تھیلیون مین ہوتی ہے پھر اس ٹھجے کی انتہا اس استخوان عریض تک ہو جاتی ہو جو عضلہ خاصرہ ہو **ساتوان زوج** اسکا مقام نشو محل مشترک درمیان دماغ اور نخاع کے ہے اور زیادہ مقدار اسکی جاتی ہو متفرق ہوکر اس عضلہ مین جو زبان کی حرکت دینے والا ہو اور اس عضل مین جو مشترک ہین درمیان ورقی اور عظم لامی کے اور باقی ماندہ تمام یہ زوج کبھی بحسب اتفاق اور عضل مین بھی متفرق ہوتا ہو جو قریب ان عضل محرک وغیرہ کے ہین مگر یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی ہو ہرگاہ کہ اور ٹھجے اور جانبون مین واسطے کارہاے ضروری کے گئے ہین اور یہ بات اچھی نہ تھی کہ سوراخ بہت سے مقدم مین خواہ تحت مین ایسے مقام کے واقع ہونے بہتر یہی ہوا کہ زبان کی حرکت کا ٹھجہ اسی مقام سے اترے اسلیے کہ اسکی حس دوسرے مقام سے آتی ہو

فصل تیسری تشریح مین عصب نخاعین کے اور اسکی راہونکے بیان مین

نخاع سے جسقدر ٹھجے نکلکر گردن کے فقرون مین گئے ہین کل آٹھ زوج ہین **پہلا زوج** دوسرا خون فقرہ اولی سے نکلکر عضل راس مین تنہا متفرق ہوتا ہے اور اسکی مقدار چھوٹی اور باریک ہو اسلیے کہ احتیاطاً اسکو مقتضی تھی کہ وہ باریک ہو **دوسرا زوج** اسکا مخرج درمیان فقرۂ اولی اور ثانیہ کے بنے ہوئے وہ نقبہ مخرج ہو جسکا ذکر باب تشریح عظام مین ہو چکا ہو الغرض مقدار اس زوج کی جو کھوپڑی کو سر تک پہونچاتی ہے اسطرح ہوکہ بشکل قریب جڑ ہوکر اوپر والے فقرہ تک جاتا ہو اور وہان سے آگے کیطرف پھر کر مٹ آتا ہو اور پھیلتا ہو طبقہ خارجی پر دونون کانون کے پس جسقدر کمی زوج اول مین بسبب چھوٹے ہونے کے ہوئی ہو اور جو قصور اسکو پراگندہ ہونے اور پھیلنے مین ان اطراف کے جو تمام اسکے متصل مین ہوا تھا اسکا تدارک کرتا ہو اور باقیماندہ اس زوج کا آتا ہو اس عضلہ مین جو گردن کے پیچھے ہے اور جو پھیلتا ہے پس اس مین حرکت پیدا کرتا ہو **تیسرا زوج** مقام نشو اور جگہ نکلنے انکی وہ سوراخ ہو جو درمیان دوسرے اور تیسرے فقرے کے ہو اسکی ہر فرد کی دو فرعین ہوتی ہین **ایک فرع** اسکی متفرق ہوتی ہو عمق مین ان عضل کے جو اس مقام پر ہین اور جس مین چند شعبے ہین خصوصاً وہ شعبہ جو سر کو گردن کے ساتھ لپیٹنے والا ہو بعد اسکے یہ فرع چڑھتی ہو فقرون کے کانٹون تک جب ان کے سامنے پہونچتی ہے ان کی جڑون مین درآمد ہوتی ہو بعد اسکے ان کے سرون تک بلند ہوتی ہو اور ملتے ہین اس فرع کو رباطات غشائی جو لگتے ہین انھین سناسن سے بعد اسکے یہ فرع اور رباط دونون نفوذ کرکے پیچیدہ ہوکر کانون کے پاس تک پہونچتے مین اور سواے انسان کے اور حیوانات مین خاص کانون تک پہونچتی ہین اور دونون کانون کے عضل کو حرکت دیتی ہین **دوسری فرع** آگے کی جانب سے شروع ہوتی ہو اور عضلہ عریضہ تک آتی ہو اور اسکے اول مین چند رگین اور عضل اس سے لپٹتے ہین اور اسے گھیر لیتے ہین تاکہ یہ فی نفسہ قوی ہوجاے اور کبھی بہائم مین عضل صدغین اور عضل ذقن بھی اس سے ملتے ہین اور زیادہ پھیلاؤ اسکا دونون رخسارون کے عضل مین ہو **چوتھا زوج** اسکا مخرج وہ سوراخ ہو جو تیسرے اور چوتھے کے بیچ مین ہو اور مثل زوج ثالث کے ایک جزو مقدم اور ایک جزو موخر پر تقسیم پاتا ہو جزو مقدم اسکا چھوٹا ہوتا ہو اسی جہت سے زوج پنجم سے ملتا ہے بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ اس جزو سے ایک شعبہ مثل نسیج عنکبوت کے نکلکر گردن ساقی پہ دراز ہوکر حجاب حاجز تک آکر گذرتا ہو حجاب کے دونون جانبون پہ جو سینہ کی تنصیف کرتے ہین اور بڑا جزو اس زوج کا پیچیدہ ہوتا ہو پیچھے کی جانب اور ٹھجہ جاتا ہو اندرون عضل کے تانیکہ تنہا سناسن تک پہونچتا ہو پھر اس مقام سے اسمین شعبے نکلتے ہین اس عضل تک جو مشترک درمیان سر اور گردن کے ہین پھر اپنی راہ لیتا ہے کہ پیچیدہ ہوکر آگے کی جانب آتا ہے اور بہائم

مین رخسارے اور دونون کے عضل سے متصل ہوتا ہے بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ کچھ اسمین سے صلب تک منحدر ہوتا ہے **پانچوان زوج**
اسکا مخرج اس سوراخ سے ہے جو درمیان چوتھے اور پانچوین فقرے کے ہے اسکی بھی دو فرعین ہین **ایک فرع** ان دو مین سے جو مقدم ہے
اور چھوٹی ہے دونون رخسارون کے عضل تک اور ان عضل تک جو سرنگون کرتے ہین اور تمام عضل جو مشترک سر اور گردن مین آتی ان
تک آتی ہے **دوسری فرع** دو شعبون پر منقسم ہوتی ہے **پہلا شعبہ** جو متوسط درمیان فرع اول اور شعبہ دوسرے کے ہے آتا ہے اعلائے
کتف پر اور کسیقدر حصہ چھٹے اور ساتوین زوج سے اسمین ملتا ہے **دوسرا شعبہ** پانچوین اور چھٹے اور ساتوین زوج کے شعبون سے
ملتا ہوا اور نفوذ کرتا ہے وسط حجاب تک **چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان زوج** یہ تینون نکلتے ہین باقی مانندہ سوراخون سے بہ ترتیب مگر
آٹھوین زوج کا مخرج وہ ثقبہ ہے جو مشترک ہے درمیان آخر فقرون رقبہ کے اور ان فقرون پشت کے اور اسکے شعبہ اختلاط شدید رکھتے ہین اکثر
حصہ زوج سادس کا کتف کے مقام سطح پر آتا ہے اور بعض حصہ چھٹے زوج کا جو چوتھے زوج کے حصہ سے زیادہ ہے اور پانچوین زوج کے
حصہ سے کم ہے آتا ہے حجاب تک۔ اور ساتوین زوج مین سے اکثر عضد تک آتا ہے اگرچہ اسکے شعبون مین سے وہ بھی مقدار ہے جو ہمراہ ایک شعبہ
کے زوج خامس سے عضل راس اور عنق اور صلب تک پہونچتی ہے اور حجاب تک بھی آتی ہے اور آٹھوان زوج بعد ملنے اور مصاحبت کے کل
اسکا جلد ساعد اور ذراع تک آتا ہے اور اسمین سے کسیقدر حجاب تک نہین پہونچتا مگر چھٹے زوج سے جسقدر حصہ طرف ہاتھ کے آتا ہے شانہ
سے آگے نہین بڑھتا اور ساتوین زوج کا عضد سے آگے نہین بڑھتا اور جو چیز از قسم عصب شانہ سے ساعد تک آتی ہے وہ آٹھوین زوج سے ہوتی
ہے ملی ہوئی سینہ کے ان فقرون سے جو پہلے روئیدہ ہوئے ہین حجاب کے واسطے ان شعبون سے جو حصہ مقرر کیے گئے اور ان نخاعی شعبون سے
جو نیچے اسکے تھے اسمین سے نہ لیے گئے اسکا یہ سبب ہے تاکہ حجاب پر جو حصہ عصب کا وارد ہوا وہ پرے سے نیچے اترتا ہوا وہ تقسیم اسکی حجاب مین درست
ہو خصوصاً اس وقت کہ اوپر کے مقصد ان حصون کا وہ جھلی تھی جو منصف صدر ہے اور ممکن نہ تھا کہ اس جھلی تک کوئی عصب نخاعی سیدھا پہونچے
بے اسکے کہ ٹوٹ کر زاویہ بنے اور اگر تمام عصب اترنے والا حجاب کا دماغ سے نازل ہوتا ہے تو آئینہ راہ اسکی دراز ہوتی۔ مقام اتصال ان اعصاب
کا وسط حجاب مین اسواسطے مقرر کیا گیا کہ اگر کنارہ حجاب کا مقام اتصال تجویز کیا جاتا تو بخوبی پھیلنا اور پراگندہ ہونا ان شعبون کا منعمل
اور برابر حجاب مین نہوتا باوجودیکہ یہ سب پیچھے متصل ہوتے کل محیط سے اور یہ بات مجرب منفعت کی توڑنے والی بھی اسواسطے کہ عضل تحریک
بذریعہ اطراف کے پیدا ہوتی پھر چونکہ محیط وہی چیز ہے جو مقدار کہ حجاب سے متحرک ہوتی ہے ضرور ہوا یہ کہ انتہا عصب کی اسی محیط تک ہو اور ابتدا
عصب کی اس تک نہو اور جب یہ بات واجب ہوئی کہ عصب وسط حجاب تک آئے تو اسکا متعلق ہونا اور لٹکنا بھی ضروری ہوا پس بنظر اسی ضرورت
کے اسکی حمایت اور نگہبانی بھی ضروری ہوئی پس چھپا یا گیا ایسی جھلی سے اسطرح کہ اسکی حمایت اور نگہبانی کرے اور اسکے ہمراہ کسی قدر جھلی
منصف صدر کی بھی ہوتی ہے اور اسپر تکیہ کیے ہوئے حجاب تک اترتی ہے ہرگاہ کام اس عضو کا بزرگ تھا اسکے عصب کے واسطے بہت سے
مبادی مقرر کیے گئے تاکہ اگر ایک مبدا کو کوئی آفت پہونچے اسکا فعل باطل نہو جائے **فصل چوتھی تشریح مین اس عصب نخاعی**
کے جو سینہ کے فقرون مین جاتے ہین یہ بارہ زوج ہین **پہلا زوج** اسکا مخرج اس سے ہے جو درمیان سینہ کے فقرہ اولی
اور ثانیہ کے ہے اور اسکے دو حصہ ہوتے ہین بڑا حصہ عضل بین پسلیون اور پشت کے منفرق ہوتا ہے اور چھوٹا حصہ آتا ہے دراز ہوکر
اوپر اضلاع پر پس قریب ہوتا ہے آٹھوین عصب گردن پر اور پھر یہ دونون ساتھ ہی دراز ہوکر دونون ہاتھون تک آتے ہین تاکہ تمام ساعد
اور کتف تک پہونچ جاتے ہین **دوسرا زوج** اسکا مخرج اس سوراخ سے ہے جو متصل سوراخ مذکور سے ہے اسمین کا ایک جز منتشر ہوا ظاہر ساعد کے

ہر کر اسکو فائدہ حس کا دیتا ہو اور باقی جزو اسکا مع تمام ازواج باقیہ کے ملکر بطرف عضل کتف کے متوجہ ہوتا ہو وہ عضل کتف جو اسپر رکھے ہوئے ہین
اور اسکے مفصل کو حرکت دیتے ہین اور صلب کے عضل کیطرف بھی وہی جزو آتا ہو لیکن جو عصب ان مین سے فقرون صدر سے اگتا ہو اسکے
جو شعبہ شانہ مین نہین آتے ہین عضل صلب تک جاتے ہین اور ان عضل تک پہونچتے ہین جو درمیان خاص پسلیون کے ہین اور ان عضلات
تک جو موضوع ہین خارج صدر مین۔ اور جس نخاع کا منبت فقرے اضلاع سر سینہ کے ہین یہ پیچھے آتے ہین اس عضل تک جو درمیان اضلاع
اور عضل بطن کے ہین اور انکے شعبون کے ہمراہ رگین ملنے والی اور پٹھے ہر کسی جھلی مین اور داخل ہوتا ہو یہ پٹھہ مخارج مین ان
عروق کے نخاع تک **فصل پانچوین تشریح مین عصب نخاع قطن کے** قطن کے پٹھے سب اس بات مین شریک ہین کہ
ایک جزو انکا عضل صلب تک آتا ہے اور ایک جزو عضل بطن تک اور اس عضل تک جو پوشیدہ ہے صلب مین مگر تین پٹھے اوپر
والے ملتے ہین اس پٹھے سے جو دماغ سے اترتا ہو اور باقی پٹھے نہین ملتے ہین اور دو زوج نیچے والے بہت سے شعبے بڑے
بڑے بطرف دونون شانون کے چھوڑتے ہین اور ان شعبون سے ملتا ہو ایک شعبہ تیسرے زوج کا اور ایک شعبہ اول اعصاب عجز
کا مگر یہ دونون شعبے مفصل ورک سے آگے نہین بڑھتے ہین بلکہ یہ دونون شعبے متفرق ہوتے ہین ایک عضل مین اور یہ شعبے بڑھکر ساقین
تک پہونچتے ہین۔ دونون ران اور دونون پانُون کا عصب دونون ہاتھ کے عصب سے اسواسطے جدا ہو کر یہ سب یکجا ہو کر بطرف باطن کے
نائر ہو کر میل نہین کرتے ہین اسلیے کہ ہیئت متصل ہونے عضد کی ساتھ کتف کے مثل ہیئت متصل ہونے ران کے ساتھ ورک کے نہین ہے
ورنہ متصل ہونا اسی عضد کا منبت اعضاے کتف سے مثل اتصال ران کے منبت اعضاے ورک سے ہو پس یہ سب پٹھے بہ طرف
ساق کے مختلف طور پر متوجہ ہوتے ہین کوئی اندر چھپ جاتا ہو اور کوئی ظاہر رہتا ہو اور کوئی ڈوب کر نیچے عضل کے چھپتا ہو۔ اور جبکہ
واسطے اس عصب کے جواز جانب استخوان عانہ کے اگتا ہو کوئی راہ بطرف دونون پانُون کے پیچھے سے بدن کے اندر سے دونون
زانُون کے نہین تھی اسلیے کہ اس مقام مین عضلی اور عروق کی کثرت ہو لہذا ایک جزو عصب خاص سے اس عضل کے جو دونون پانُون مین
ہو نکالا گیا اور نافذ کیا گیا اس مجرے مین جو اترتا ہو بطرف خصیتین کے تاکہ متوجہ ہوکر طرف عضل عانہ کے پھر طرف عضل رکبہ کے اترے
فصل چھٹی تشریح مین عصب عجزی اور عصعصی کے پہلا زوج عصب عجزی ملتا ہے عصب قطن سے جیسا لوگون نے
کہا ہے اور باقی ازواج اور وہ فرد جو کنارے سے عصعص کے اگتی ہو متفرق ہوتے مین عضل مقعد اور عضل قضیب اور نفس قضیب
اور عضلہ مثانہ اور رحم اور جھلی مین بطن کے اور اجزاے الیہ اندرونی مین استخوان عانہ اور اس عضل مین جو استخوان عجز مین پھیلا
ہوا ہو **جملہ چوتھا تعلیم پانچوین شرائین کے بیان مین** اسمین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی صفت مین شریانات کے**
حرکت کرنے والی رگین جنکو شرائین کہتے ہین سواے ایک رگ کے انمین سے اور سب کی خلقت مین دو طبقات یعنے دو پوست تنگ
بنائے گئے ان دونون مین سخت پوست اندرونی ہو اسلیے کہ وہ ملا ہوا ہو ضربان اور حرکت جوہر روح کو جو قوی ہوتی ہے اور اسی کی
حفاظت اور تقویت مقصود اور غایت ہم اور اسی روح کا محفوظ رہنا مطلب ہو مقام اگنے شرائین کا اوپر کی جانب بائین تجویف
دو تجویفون قلب سے ہو اسلیے کہ داہنی تجویف قلب کی متصل جگر کے ہے اسکے واسطے واجب ہو کہ مشغول رہے جذب غذا اور استعمال مین اسی
غذا کے **فصل دوسری تشریح مین شریان وریدی کے** بیچ سکے بائین تجویف قلب سے دو شریان پیدا ہوتی ہین ایک انمین سے
ریہ کو آتی ہے اور اس مین تقسیم پاتی ہے واسطے استنشاق ہوائے نسیم کے اور پہونچانے اس خون کے جو ریہ کو غذا دیتا ہو قلب سے اسواسطے

کہ گذرگاہ غذا ریہ کی وہی قلب ہے اور اسی قلب سے طرف ریہ کے غذا پہونچتی ہے مقام رونیدگی اس قسم شریان کا نہایت پتلا جزو ہے اجزاے قلب سے اور وہ جگہ ہے جہان پیدا ہوا وہ اسمین نفوذ کرتی ہین اور یہ شریان ایک ہی طبقہ رکھتی ہے اسیواسطے اسکا نام شریان وریدی رکھا گیا۔ ایک طبقہ ہونا اسکی خلقت اسواسطے ہوئی تاکہ اسمین نرمی اور سلاست بخوبی ہو اور انبساط اور انقباض کی اطاعت بہت کرے اور جو خون لطیف مجاری مناسب جوہر ریہ کے ہے اسکے ترشح یعنے ٹپکانے مین اطاعت کرے اور وہ خون ایسا ہوتا ہے کہ کمال نضج کو قلب مین پہونچ جاتا ہے اسکو زیادہ نضج کی حاجت اسقدر نہین ہوتی جیسی اس خون کو ہوتی ہے جو وسیلہ جونت مین جاری ہے اور اس ورید کا ذکر آگے آتا ہے خصوصا چونکہ مکان اس خون کا قلب سے نزدیک ہے قلب کی قوت حارہ منضجہ اس ورید تک بآسانی پہونچیگی۔ ایک یہ بھی دلیل اس شریان کے طبقہ واحد ہونے پر ہے کہ جو عضو اس شریان مین ملتا ہے یعنے ریہ وہ عضو سخیف ہے یعنے بودار ہے اس عضو ضعیف سے ہر وقت ملنے کے خوف سدہ پہونچنے کا اس شریان کو نہین ہے اسطور پر کہ اس عضو کی صلابت اس مین اثر کرے اسیوجہ سے اس شریان کے جرم کے گندہ کرنے سے استغنا ہوئی کہ ایسی استغنا اور شراینون مین حاصل نہین ہے اسلیے کہ اور شراینین متصل اعضائے سخت کے ہین۔ اور ورید شریانی جسے ہم آگے ذکر کرینگے اگرچہ وہ بھی متصل ریہ کے ہے مگر اسکا اتصال موخر ریہ سے جو قریب سخت چیز کے ہے ہوتا ہے اور یہ شریان عصابی متفرق مقدم ریہ مین ہوتی ہے اور اسمین ہر آتی ہے کہ اسکے اجزا اور شعبہ ہوجاتے ہین۔ بلکہ جسوقت قیاس کیا جائے اس شریان وریدی کی مضبوطی اور نرمی پر کہ جسکی وجہ سے انبساط اور انقباض سہل ہوتا ہے اور جسکی خلط منرشح کا آسان ہونا ہے پھر بعد اس قیاس کے یہی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ حاجت اسکے نرم ہونیکی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے مضبوط اور گندہ ہونیکے **دوسری شریان** جو بہت بڑی ہے اور جسکا ارسطاطالیس اورطی نام رکھتا ہے پہلے قلب سے یہ نکلتی ہے دو شعبہ چھوڑتی ہے بڑا شعبہ پھرتا ہے گرد قلب کے اور اسکے اجزا اس مین متفرق ہوتا ہے اور چھوٹا شعبہ گھومتا ہے باطن مین قلب کے اور متفرق ہوتا ہے داہنی تجویف مین اور جو کچھ شریان سے بعد نکلنے شعبون کے باقی رہتا ہے جسوقت جدا ہوتا ہے اسکی دو قسمین ہوجاتی ہین ایک قسم بڑی ہے جو مرشح یعنے مقام رہنے کا واسطے انحدار کے اور دوسری قسم چھوٹی جو مرشح ہے واسطے اصعاد کے۔ مرشح انحدار کا بڑا مرشح اصعاد سے اسواسطے بنایا گیا کہ مرشح انحدار ان اعضا کیطرف قصد کرتا ہے جو عدد مین زیادہ اور مقدار مین بڑے ہین اور یہ وہ اعضا ہین جو موضوع ہین نزدیک قلب کے اور مخرج اورطی پر تین جھلیان سخت ہین اندر سے باہر تک پس اگر ایک یا دو جھلیان ہوتین اس منفعت کو نہ پہونچتین جو انکی خلقت مین مقصود ہے مگر یہکہ مقدار اسکی بڑھائی جاتی یا دونون کی مقدار بڑھائی جاتی تو حرکت مین ثقل پیدا ہوتا اور اگر چار جھلیان ہوتین تو چھوٹی چھوٹی ہوتین وہ انکی منفعت باطل ہوجاتی اور اگر مقدار انکی بڑی ہوتی تو راہون کو تنگ کرتی۔ شریان وریدی کی دو جھلیان ہین جو متوجہ ہین اندر کیطرف دو ہی پر اقتصار اسواسطے ہوا کہ اسجگہ پر حاجت مضبوطی کی زیادہ نہین ہے جیسے وہان تھی بلکہ حاجت اسکی سخیف یعنی کم زور کرنیکی زیادہ ہے تاکہ دفع ہونا بخار دخانی کا اور جو خون طرف ریہ کے جاتا ہے سہل ہو

فصل تیسری تشریح مین شریان

صاعدہ کے چڑھنے والا حصہ اجزائے اورطی سے جسکی دو قسمین ہوتی ہین چھوٹی اور بڑی بڑی قسم راہ صعود کی لیتی ہے طرف کے یعنی مقام ملنے ہنسلیون کے جسکو منحر کہتے ہین پھر مورب ہوکر طرف امین کے جاتی ہے تاکہ جسوقت پہونچے گوشت نرم تک جو مقابل توت کے ہے وہ گوشت جو وسط سینہ پر ہے اس رگ کی تین قسمین ہوجاتی ہین دو شریان انمین سے جنکا نام سباتی ہے چڑھتی ہین داہنے بائین ہمراہ دو وداجین غائر کے جنکا ذکر ہم آگے کرینگے اور انھین دو وداجین کے ہمراہ انقسام بھی ہوتی ہین جیسا ذکر کرینگے اور تیسری قسم متفرق ہوجاتی ہے سر سینہ مین اور خلط ضلعی و اضلاع اور اوپر کے چھ فقرے گردن سے اور اطراف مین تفرقہ مے کے تا آنکہ پہونچتی ہے یہی قسم ثالث شانہ کے سرے تک وہان سے بڑھکر ہاتھون

کے حصہ تک جاتی ہو اور چھوٹی قسم دو قسم اور طی سے جو ساعد یعنے چڑھنے والی ہر طرف کنارہ بغل کے اور مثل انقسام تیسری قسم کے قسم اکبر سے تقسیم پاتی ہو **فصل چوتھی تشریح مین دونون شریان سباتی کے** ہر ایک شریان سباتی قبل اسکے کہ رقبہ تک پہونچتی ہے اسکی دو قسمین ہو جاتی ہین ایک مقدم رقبہ کی اور ایک مؤخر بعد مقدم کی بھی دو قسمین ہوتی ہین ایک قسم سبطن یعنے پوشیدہ ہو کر بطرف زبان اور عضل باطنی فک اسفل کے جاتی ہو اور دوسری قسم ظاہر ہوتی ہو اور چڑھتی ہو آگے دونون کانون کے عضل صدغین تک اور ان مقامات سے چڑھنے کے پیشتر بہت سے شعبے چھوڑتی ہو سر کی چوٹی تک اور اسکے داہنے شعبے کے کنارے بائین شعبے کے کنارے سے ملجاتے ہین اور جزو موخر اس رگ کا اسکے بھی دو جزو چھوٹے اور بڑے ہوتے ہین چھوٹا جزو اس مین سے اکثر چڑھتا ہو پیچھے کی طرف اور متفرق ہوتا ہے اس عضل مین جو محیط ہو مفصل راس کو اور کبھی قدر اس چھوٹے جزو سے متوجہ ہوتا ہو طرف قاعدے مؤخر دماغ کے داخل ہوتا ہوا بڑے سوراخ مین نزدیک درز لامی کے اور بڑا حصہ اسکا داخل ہوتا ہو اس سوراخ کے آگے سوراخ مین استخوان حجری کے شبکہ تک اور اسی سے شبکہ بنا جاتا اسطرح پیکہ رگون مین رگین اور طبقون مین طبقے اور پوست اوپر پوست کے ممکن نہین ہے کہ ایک ان مین سے کوئی لے اور سب کا سب آخر تک مثل جال کے بنا ہوا اور یہ رگ آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائین جاتی ہو اور شبکہ مین منتشر ہوتی ہو پھر اسمین سے ایک زوج ایسا مجتمع ہوتا ہے جیسا پہلے تھا اور سوراخ ہو جاتا ہو واسطے اسکے جھلی مین اور چڑھ جاتا ہو دماغ تک اور باریک جھلی تک متفرق ہوتا ہو بعد اسکے جرم دماغ مین بطون دماغ تک اور صفاق بطون تک پھیلتا ہو اور اسکے شعبون کے منھ ملجاتے ہین ان شعبون کے منھ سے جو نہایت چھوٹے ہین عروق وریدی کے اترنے والے شعبون کے منھ سے۔ یہ اقسام اسواسطے چڑھائے گئے اور وہ قسمین ورید کی اسواسطے اتاری گئین کہ یہ قسمین گرانے والی خون کی ہین اور بہتر وضع طرف سباتی کے یہ ہو کہ سرنگون ہوا اطراف اسکے جھکین ورود رگین مفید روح کی ہین اور روح خود لطیف ہو کہ صعود کی حرکت مین محتاج ظرف کے واژگون ہونے کی نہین ہو تاکہ اسکا انصباب آسان ہو بلکہ اگر ظرف اسکا واژگون کیا جائے اس سے افراط استفراغ اس خون کی ہوگی جو ہمراہ روح کے رہتا ہو اور روح کی حرکت مین دشواری پڑیگی اسلیے کہ حرکت روح اوپر کی جانب آسان ہے اور روح مین جسقدر حرکت اور لطافت ہو اسمین کفایت ہو اسبات کی کہ پراگندہ ہو دماغ مین بقدر محتاج الیہ کے اور گرمی پہونچائے دماغ کو اسیواسطے شبکہ بچھا دیا گیا نیچے دماغ کے کہ شریانی خون اسمین آمد و شد کرے اور روح کی بھی آمد و رفت ہو اور مشابہ مزاج دماغ کے بعد نضج کے ہو جائے بعد اسکے خالص ہو کر تبدیج دماغ تک پہونچے اور شبکہ رکھا ہوا ہو درمیان ہڈی اور سخت جھلی کے **فصل پانچوین تشریح مین شریان نازل کے** جو قسم نازل ہو پہلے سیدھی گذرتی ہو تاانیکہ تکیہ کرتی ہو اوپر پانچوین فقرے کے اسلیے کہ وضع اسکی سامنے قلب کے سر کے ہو اور اسمقام پر ایک غضروف مثل توت کے مثل تکیہ اور ستون کے واسطے اسی رگ کے ہو تاکہ حائل ہو درمیان اسکے اور پشت کے اور مری جسوقت اس مقام پر پہونچتی ہو اس سے داہنی طرف دور ہو جاتی ہو اور اس مقام کی مجاور یعنی قریب نہین رہتی اور پھر منتقل ہو کر چند جھلیون سے متعلق ہوتی ہو نزدیک پوری پہونچنے اس جھلی کے حجاب مین تاکہ اسمین تنگی نہ واقع ہو۔ یہ اترنے والی شریان جسوقت پانچوین فقرے پر پہونچتی ہے منحرف ہو کر بطرف اسفل کے اترتی ہو پشت پر دراز ہوتی ہوئی تاانیکہ استخوان عجز تک پہونچ جاتی ہو اور جیسے محاذی سینہ کے ہوتی ہو اور اسمین گذرتی ہو ایک شعبہ چھوٹا باریک پیچھے چھوڑتی ہو جو ظرف مین ریہ کے متفرق ہوتا ہو سینہ سے اور اس شریان کے اطراف قصبہ ریہ تک آتے ہین اور ہمیشہ جس فقرے کے نزدیک یہ شریان گذرتی ہو ان فقرون مین ایک شعبہ اسکا گذرتا ہو کہ پہونچ جاتا ہو درمیان اضلاع اور نخاع کے پھر جسوقت سینہ سے تجاوز کر جاتی ہو اس سے دو شریان اور پیدا ہوتی ہین جو حجاب تک آتی ہین اور اسکے داہنے اور بائین متفرق ہوتی ہین

بعدازان ایک شریان اور پیچھے چھوڑتی ہے جسکا شعبہ معدہ اور کبد اور طحال مین متفرق ہوتا ہے اور خاص جگر سے ایک شعبہ مثانہ تک جاتا ہے بعد اسکے
ایک دو شریان پیدا ہوتی ہے جو جداول تک آتی ہے وہ جداول خرگرد باریک آنتون اور قولون کے ہین بعد اسکے بعد اس سے تین شریانین اور جدا
ہوتی ہین تینون مین چھوٹی وہ شریان ہے جو بائین گردہ کو جاتی ہے اور اسکی پیچیدگیون مین اور ان اجسام مین جو محیط بہ گردہ ہین متفرق ہوتی ہے اور انکو
عطائے حیات کرتی ہے وہ باقی شریان پہونچتی ہین دو گردون تک اسلیے کہ مائیت خون کی ان دونون سے گردے جذب کرین اسواسطے کہ
دونون گردے اکثر معدے اور امعاء سے وہ خون جذب کرتے ہین جو آب سے خالص نہین ہوتا بعد اسکے اسی شریان نازل سے دو شریان اور
پیدا ہوتی ہین جو انثیین تک آتی ہین بائین حصہ مین شریان ان دونون مین سے آتی ہے اسکے ہمراہ ہمیشہ ایک ٹکڑا اس شریان سے ہوتا ہے جو بائین گردے
تک آتی ہے بلکہ بیشتر مقام نشو اس شریان کا جو بائین خصیہ تک آتی ہے یہی رگ ہوتی ہے جو بائین گردے تک آتی ہے فقط اور جو رگ داہنے
خصیہ تک آتی ہے اسکا مقام نشو ہمیشہ بڑی شریان یعنی شریان اعظم سے ہوتا ہے اور کبھی بنسبت اس شریان سے بھی اسکے ہمراہ ایک جزو آتا ہے
جو متصل داہنے گردے کے ہے پھر اس بڑی شریان نازل سے دو شریان اور نکلتی ہین جو ان جداول عروق مین ہوتی ہین جو گرد نخاع مستقر کے ہین
اور چند شعبہ نخاع مین متفرق ہوتے ہین اور فقرون کے سوراخون مین داخل ہوتے ہین اور ان رگون مین جو خاصرتین تک پہونچتی ہین کچھ شعبہ عضلین تک
آتے ہین منجملہ ان شعبون کے ایک چھوٹا زوج ہے جو قبل تک پہونچتا ہے سوا اس زوج کے جسکا ذکر آگے آتا ہے اور یہ بات مردون مین اور عورتون مین
یکسان ہے اور یہ زوج اور وہ سے ملجاتا ہے پھر یہی بڑی شریان جس وقت آخر فقرون تک پہونچتی ہے اسکی تقسیم ہمراہ اس ورید کے ہوجاتی ہے جسکے
ہمراہ ہے جسکا ہم ذکر کرینگے اور اس تقسیم مین اس شریان کی دو قسمین بشکل لام یونانی کے اسطرح ہوجاتی ہین ایک قسم داہنی طرف جاتی ہے اور ایک بائین
جانب ہر ایک ان دونون قسمون مین سے چڑھتی ہے اور پر استخوان عجز کے رانون تک قبل پہونچنے ان دونون حصون کے طلن تک ہر ایک قسم ایک
رگ اور چھوڑتی ہے جو آتی ہے مثانہ اور ناف پر دونون آکر ملجاتی ہین اور جنین مین ان دونون کا ظہور بخوبی ہوتا ہے مگر جب پورے نو مہینے کے بعد پیدا
ہون چونکہ اطراف انکے خشک ہوجاتے ہین پھر ان دونون رگون کی باقی رہجاتی ہین کہ ان مجموعہ سے چند شاخین برآمد ہوکر ان عضل مین متفرق ہوتی ہین
جو استخوان عجز پر موضوع ہین ۔ اور جو رگین انمین سے مثانہ مین آتی ہین انکی تقسیم اسطرح ہوجاتی ہے کہ اطراف انکے قضیب مین جاتے ہین اور باقیمانده
گردن رحم مین عورتون کے اور یہ چھوٹا زوج ہے دو شریان جو رانون تک اترتی ہین انکے دو شعبہ دونون زانو ہین بڑے بڑے ہوتے ہین ایک
بجانب وحشی دوسرا بجانب انسی اور وحشی کی جانب کا شعبہ وہ بھی اندر کے بجانب انسی مائل ہوتا ہے اور اس سے چند شعبے نکلتے ہین اور جو عضل
اس مقام مین ہے اسمین پہونچتے ہین پھر یہ شعبہ اترتا ہے اور جھکتا ہے آگے کی جانب انسی شعبے سے ایک بڑا شعبہ نکلتا ہے وہ میان ابہام اور سبابہ
کے اور دوسرا شعبہ چھپ جاتا ہے کہ اکثر پانون کے اجزا مین نفوذ کرتا ہے اور اسکا امتداد شعبہ ہاے وریدی کے نیچے ہوتا ہے جیسا ہم آگے ذکر کرینگے
یہ عروق ضوارب ایسے ہین کہ ان مین سے کچھ رگین متصل ورید کے نہین ہوتی ہین جیسے وہ دو شریان جو جگر سے ناف تک جنین کے بدن مین آتی ہین خواہ
شعبہ شریان وریدی کی خواہ دو شریان جو پانچوین فقرے تک نافذ ہے اور وہ شریان جو لبہ یعنی منخر تک چڑھتی ہین اور وہ شریان جو بغل کیطرف ہین
اور دونون ساقی جب خنگہ مشیمہ مین متفرق ہوتی ہین اور وہ شریان جو حجاب تک آتی ہے اور وہ شریان جو طحال تک نافذ ہوئی ہے اپنے شعب کے اور وہ شریان
جو معدے اور جگر اور طحال اور امعا مین آتی ہے اور وہ شریان جو مراق بطن سے اترتی ہے اور ان رگون سے منعدم ہوتی ہے جو استخوان عجز مین ہین جس وقت
شریان پشت پر آکر ورید کے متصل ہوتی ہے شریان ورید پر سوار ہوجاتی ہے تاکہ کم رتبہ چیز بلند مرتبہ کا بوجھ اٹھائے لیکن اعضاء ظاہر مین شریان
نیچے ورید کے ہوتی ہے تاکہ صدمات ظاہری پوشیدہ رہے اور ورید مثل سپر کے اسی کیواسطے بنسبت شریان ہمراہ ورید کے واسطے دو فائدہ ہین

ایک فائدہ یہ ہو کہ ربط اوردہ کا اغشیہ مجللہ شرائین سے ہوجائے پس چھپ جائے شریان درمیان اعضا کے دوسرا فائدہ یہ ہو کہ ہر ایک شرائین اور اوردہ سے ایک دوسرے سے رطوبت پاتی رہے شرائین کا بیان تمام ہوا

جملہ پانچوان تعلیم پانچوین تشریح مین اوردہ کے

اور اسمین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی تعریف مین اوردہ کے** ساکن رگون کو اوردہ کہتے ہین سب اوردہ جگر سے نکلتے ہین پہلی دو رگین جگر سے نکلتی ہین ایک جانب مقعر سے جدھر جوف ہو اس رگ کی زیادہ منفعت غذا کا جذب کر لانا جگر کیطرف ہو اور اسکا باب کبد نام ہو اور دوسری رگ اگتی ہو محدب کبد سے اور اسکی منفعت پہونچانا غذا کا جگر سے اعضا کیطرف ہو اسکا نام اجوف ہو **فصل دوسری تشریح مین اس ورید کے جسکا باب کبد نام ہو** باب کی تشریح سے ہم کلام شروع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ باب کبد پہلے اسکا کنارہ جو تجویف کبد مین بیٹھا ہوا ہو پانچ قسمون پر منقسم ہوتا ہو اور یہ شعبے نکل کر یہان تک چلتے ہین کہ اطراف محدب کبد تک پہونچتے مین انہین سے ایک ورید مرارہ تک جاتی ہو اور ان قسمون کی مثال ایسی ہو کہ جیسے درخت کی جڑین نکلکر پھر اندر بیٹھ جائین - جو کنارہ متصل تقعیر کبد کے ہو وہ ادھر جگہ سے جدا ہوا اور اسکی آٹھ قسمین ہو گئین دو قسمین چھوٹی چھوٹی اور چھ قسمین بڑی بڑی ایک چھوٹی قسم خاص سر آنت سے ملی ہے جسکا اثنا عشری نام ہو تاکہ غذا کو اس سے جذب کرے اور اس رگ سے چند شعبے نکلکر اس جرم مین متفرق ہوتے ہین جسکا انقراس نام ہو اور دوسری قسم چھوٹی دو قسمون سے متفرق ہوتی ہو اسافل معدے مین اور نزدیک بواب کے جو فم معدہ ہو نیچے کیطرف تاکہ غذا دے چھ قسمین باقی انہین سے ایک قسم جاتی ہو طرف سطح معدے کے تاکہ ظاہر معدہ کو غذا دے اسواسطے کہ باطن معدہ کا ملاقی ہوتا ہو اس غذاے اول سے جو اسمین جاتی ہو اور اسی سے بوقت ملاقات کے غذا پاتا ہو۔ دوسری قسم ان چھ مین سے طرف طحال کے جاتی ہو تاکہ طحال کو غذا دے اور قبل از انکہ طحال تک پہونچے اس سے چند شعبے بر آمد ہوتے ہین جو غذا دیتے ہین جرم انقراس کو اس غذا کو صاف کرکے جو طحال سے اس جرم تک پہونچتی ہو بعد اسکے یہ قسم طحال کو متصل ہوجاتی ہو اور باوجودیکہ طحال سے متصل ہو ایک شعبہ اچھا اسی قسم سے پھر لپٹ جاتا ہو معدے کی بائین طرف اسکا تغذیہ کرے اور جسوقت اس قسم سے نفوذ کرنیوالی مقدار طحال مین نافذ ہوجاتی ہو اور اسکے بیچ مین آجاتی ہو اسمین سے ایک جزو اوپر کو چڑھتا ہو اور ایک نیچے کو اترتا ہو چڑھنے والا جزو اس سے ایک شعبہ نصف فوقانی طحال مین دیکر اسکو غذا دیتا ہو اور اترنے والا جزو ظاہر ہوجاتا ہو تا آنکہ محدب معدے تک پہونچکر پھر اسکے دو جز ہوجاتے ہین ایک جزو معدے کے ظاہری بائین حصہ مین متفرق ہوتا ہو کہ اسکو غذا دے دوسرا جزو فم معدے تک در آتا ہو تاکہ فضول سوداوی کھٹے کھٹے اسپر گرائے اور اس دفع فضول سے دو فائدے ہوتے ہین فضول نکلجاتے ہین اور فم معدے کو دغدغہ جس سے خواہش طعام کا قبضہ ہویدا ہوتا ہو اور اسکے نفع کو ہم پہلے بھی بیان کرچکے ہین - دوسرا جزو اترنیوالا ان مین سے اسکے بھی دو جز ہوتے ہین ایک جزو سے ایک شعبہ طحال کے نصف اسفل مین واسطے تغذیہ کے متفرق ہوتا ہو اور دوسرا جزو باہر نکلکر ثرب تک پہونچتا ہو اور اسمین متفرق ہوجاتا ہو تاکہ اسکو غذا دے تیسری قسم ان چھ مین سے شروع ہوتی ہو بائین جانب سے اور جداول مین ان عروق کے جو گرد معاے مستقیم کے ہین متفرق ہوجاتی ہے تاکہ ثفل جو غذا سے حاصل ہوا ہو اسے چوس لے - چوتھی قسم ان چھ مین سے مثل بال کے متفرق ہوتی ہو بس بعض اسکا داہنی جانب ظاہری معدہ مین تقسیم پاتا ہو مقابل اس جزو کے جو طحال سے معدے کی بائین طرف آیا ہو اور کسیقدر جزو اسکا ثرب کے داہنے جانب متوجہ ہوتا ہے اور اسمین متفرق ہوتا ہو مقابل اس جزو کے جو بائین جانب طحال رگون کے شعبے سے وارد ہوا ہو - پانچوین قسم ان چھ مین سے ان جداول مین متفرق ہوتی ہو جو گرد معاے قولون کے ہو تاکہ غذا کو حاصل کرے چھٹی قسم ان چھ مین سے اسطرح ہو کہ اکثر وہ گرد معاے صائم کے ہو اور باقی گردان باریک پیچیدہ گیون کے جو اعور سے متصل مین جاتی ہو اور جذب غذا کرتی ہو

فصل تیسری تشریح مین ورید اجوف کے

اور جو جز کہ اس سے چڑھتی ہے اجوف کی جڑ پہلے نفس جگر میں متفرق ہو کر اسکے اجزا مثل بال کے ہو جاتے ہیں کہ غذا کو جذب کریں باب کے
ان شعبوں سے کہ وہ بھی مثل بال کے متفرق ہیں۔ اجوف کے شعبہ محدب کبد سے جوف کبد تک وارد ہوتے ہیں اور باب کے شعبے مقعر کبد سے
جوف کبد تک وارد ہوتے ہیں بعد اسکے ساق اسکے نزدیک محدب کے برآمد ہوتی ہے پھر دو قسمیں ہوتی ہیں ایک قسم چڑھنے والی اور ایک قسم اترنے
والی چڑھنے والی قسم حجاب کو پھاڑ کر اسمیں نفوذ کرتی ہے اور اسی حجاب میں دو رگیں چھوڑتی ہے جو اسی حجاب میں داہنے بائیں متفرق ہو جاتی ہیں اور
اسکو غذا دیتی ہیں پھر محاذی غلاف قلب کے ہوتی ہے اور اسکی طرف ہیسے شعبے چھوڑتی ہے جو مثل بال کے پیدا ہوتے ہیں اور غلاف قلب کو غذا
دیتی ہے پھر اسکی یعنی باقی عرق صاعد کی دو قسمیں ہو جاتی ہیں ایک قسم کا **عظیم** نام ہے کہ وہ قلب تک آتی ہے اور اسمیں نفوذ کرتی ہے داہنے اذن قلب کے
نزدیک اور یہ رگ دل کی رگوں میں سب سے بڑی ہے اور بڑی اسواسطے ہے کہ اور رگیں قلب کی نسیم کے پہونچانے کیواسطے قلب تک مخلوق ہوئیں اور
یہ رگ غذا پہونچانے کے واسطے پیدا کی گئی اور چونکہ غذا بنسبت نسیم کے غلیظ تر ہے اسکا منفذ بھی وسیع تر چاہیے اور اسکا ظرف بڑا ہونا ضرور ہے
رگ جیسی ہی قلب میں داخل ہوتی ہے اسکے واسطے تین جھلیاں پیدا ہو جاتی ہیں کشادگاہ انکی باہر سے اندر کی طرف ہوتی ہے تاکہ جذب کرے
قلب نزدیک تمدد اپنے کے انھیں غشاؤں سے غذا کو طرف اپنے اور بروقت انبساط کے یہ غذا پھر پلٹ نجائے اور یہ جھلیاں سب جھلیوں سے
زیادہ تر سخت ہیں۔ یہ وریدہ پیچھے چھوڑتی ہے بروقت محاذات قلب کے تین رگیں جنمیں سے ایک ریہ کی طرف پہونچتی ہے اسکا نکلنا نزدیک منفذ
شریانی کے قریب میں بائیں جانب کے پیدا ہو کر داہنی تجویف میں ریہ تک ہوتا ہے اور اسکی بھی دو جھلیاں پیدا کی گئیں جسطرح شریانات کیواسطے دو جھلیاں
اسیواسطے اسکا نام ورید شریانی رکھا گیا **پہلی منفعت** اسمیں یہ ہے کہ جو خون اس سے مترشح ہو نہایت رقیق مشابہ جوہر ریہ کے ہو اسلیئے کہ یہ
خون ابھی تھوڑا زمانہ ہوا کہ قلب میں تھا اسکو ایسا نضج حاصل نہیں ہوا ہے کہ قابل انصباب کے شریان وریدی میں ہو جائے **دوسری منفعت**
اسمیں یہ ہے کہ نضج خون کا اسمیں اچھی طرح ہو جائے دوسری قسم ان تین قسموں کی گرد قلب کے پھر جاتی ہے بعد اسکے اندر قلب کے پراگندہ ہوتی ہے
تاکہ اسکو غذا دے اور یہ بات اسوقت ہوتی ہے جسوقت ورید اجوف قریب اسکے ہوتی ہے کہ داہنے اذن قلب میں ڈوب کر قلب میں داخل ہو جائے
تیسری قسم ان تینوں سے وہ خاص آدمیوں کی خلقت میں بائیں جانب کو مائل ہوتی ہے بعد اسکے بطرف پانچویں فقرے کے سینہ کے فقروں سے
متوجہ ہوتی ہے اور اس فقرے پر تکیہ کرتی ہے اور آٹھوں نیچے کے اضلاع اور جو متصل اضلاع کے عضل ور کل اجزا سے ہیں ان میں متفرق
ہوتی ہے ورید اجوف سے بعد ان تین اجزا کے جسوقت ناحیہ قلب سے چڑھتی ہوئی تر ہو جاے چند شعبے مثل بال کے متفرق ہوتے ہیں
اوپر کی جھلیوں میں جو سینہ کی منصف ہیں اور اوپر کے غلافوں میں اور اس گوشت نرم میں جسکا توتہ نام ہے پھر جب یہ رگ قریب ترقوہ کے پہونچتی
ہے اس سے دو شعبہ برآمد ہوتے ہیں اور بشکل تو ربیب طرف ترقوہ کے متوجہ ہوتے ہیں اور جسقدر قریب ترقوہ کے ہوتے ہیں وہ ہو جاتے ہیں
اور ہر ایک شعبہ کے دو شعبہ ہو جاتے ہیں ایک انھیں سے ہر طرف سے طرف سینہ کے داہنے اور بائیں اترتا ہے تا انکہ خنجرے تک منتہی ہوتا ہے اور
اپنی گذرگاہ میں شعبہ چھوڑتا جاتا ہے جو اضلاع کے نیچے کے عضل میں متفرق ہوتے ہیں ان شعبوں کے منہ ان رگوں کے منہ سے ملجاتے ہیں جو
اضلاع میں پھیلے ہوئے ہیں تھوڑے سے شعبے ان میں سے باہر نکلتے ہیں اس عضل تک جو سینہ سے باہر ہے جسوقت یہ دونوں خنجرے پر
پورے پہونچ جاتے ہیں انھیں تھوڑے شعبے ظاہر ہو جاتے ہیں ان عضل تک جو ورد آوردہ اور کتف کے عرک میں اور انھیں میں متفرق ہو جاتے ہیں
اور چند شعبے نیچے عضل مستقیم کے اترتے ہیں انھیں سے عضل مستقیم میں چند شعبے متفرق ہو جاتے ہیں اور باقی ماندہ ان اجزا سے متصل ہوتے
ہیں جو چڑھتے ہیں اور یہ عجزی سے جسکا آگے ہم ذکر کرینگے۔ دوسری قسم ان دونوں میں وہی ایک زوج ہے اسکی ہر فرد پانچ شعبے چھوڑتی ہے

ایک شعبہ سینہ مین جاتا ہو اور چھاتیون پستانون اور پردہ کو غذا دیتا ہے دوسرا شعبہ مواضع کتفین کو غذا دیتا ہے تیسرا شعبہ بطرف اس
عضل کے جاتا ہو جو عنق مین ہوتا ہو اور اسکو غذا دیتا ہو چوتھا شعبہ سوراخون مین اوپر کے چھ فقرے جو رقبہ مین ہین نفوذ کرتا ہو اور ان
سے گذر کر سر تک جاتا ہو پانچوان شعبہ بڑا ہو سب شعبون سے بغل تک پہونچتا ہو ہر طرف سے اور اسکی چار شاخین ہوتی ہین پہلی شاخ
متفرق ہوتی ہو ان عضل مین جو سینہ پر ہین اور یہ عضل ان چیزون مین داخل ہین جو مفصل کتف کو حرکت دیتے ہین دوسری شاخ گوشت
نرم اور ابط کی جھلیون مین آتی ہو تیسری شاخ اترتی ہو جانب صدر پر گذرتی ہوئی مراق تک چوتھی شاخ یہ سب مین بڑی ہو اسکے
تین جزو ہوتے ہین ایک جزو اس عضلہ مین متفرق ہوتا ہو جو تقعیر کتف مین ہو دوسرا جزو اس بڑے عضلہ مین جو ابط مین واقع ہو متفرق
ہوتا ہو تیسرا جزو سب مین بڑا ہو عضد پر گذرتا ہوا ہاتھ تک آتا ہو اور اسی رگ کا نام ابطی ہو جو کچھ انشعاب اولی سے اس رگ کے جسکی
ایک فرد کی باتنے اقسام کثیرہ ہو چکے مین بچتا ہو وہ بطرف عنق کے صعود کرتا ہے اور قبل ازانکہ پورا صعود کر چکے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہے
ایک وداج ظاہر دوسرا وداج غایر وداج ظاہر ترقوہ سے صعود کرتا ہوا دو قسمون پر منقسم ہوتا ہو ایک قسم متصل ہو کر جانب
قدام کو لیتی ہو اور ایک ہی جانب چلتی ہے دوسری قسم پہلے جانب قدام کو لیکر اور نیچے اتر کر پھر چڑھتی ہو ظاہر ہو کر دوبارہ ترقوہ سے
ابھرتی ہو گرد ترقوہ کے اور پھر صعود کرتی ہو اور چڑھتی ہو رقبہ مین ظاہر ہو کر حتی کہ قسم اول سے ملحق ہوتی ہو اور اس سے ملجاتی ہے پھر
ان دونون سے ملکر وداج ظاہر پیدا ہوتا ہو جو مشہور ہے قبل اسکے کہ قسم اول سے ملے اس سے دو جزو الگ ہوتے ہین ایک جزو
عرض مین جاتا ہو بعد اسکے دونون جزو نزدیک ملتقا و دونون ترقوہ کے مقام اندرونی مین ملجاتے ہین دوسرا جزو ان مین کا متورب
ہو کر ظاہر عنق تک رہتا ہو اور اسکی دونون فردین پھر کبھی مین نہین ملتی ہین۔ ان دونون زوجین سے شعبۂ عنکبوتی پیدا ہوتے ہین جنسے
حس متعلق نہین ہوتی ہو اور انکو نہین دریافت کرتی مگر کبھی اس دوسرے زوج سے خاص کر اسکی تمام فروع تین قسم اور وہ ایسی نکلتی
ہین جو محسوس ہوتی ہین اور ان کے واسطے ایک مقدار معین ہے اور سب فروع اسکے غیر محسوس ہین ایک ان تین اور دونون سے شانہ پر
ممتد ہوتا ہو جسکا نام کتفی ہے اسی مین سے رگ قیفال نکلتی ہو اور دو اور وہ بقیہ پہلو مین اس ورید کتفی کے قریب ہو کر راس کتف
تک ساتھ ہی آتے ہین مگر ایک انہین کا اسجگہ پر ختم ہو جاتا ہو آگے نہین بڑھتا ہے اور اسجگہ متفرق ہوجاتا ہو اور دوسرا وہان سے
گذر کر عضد کے سرے پر پہونچکر وہان پر متفرق ہو جاتا ہو۔ ورید کتفی ان دو مقامون سے بڑھکر آخر ہاتھ تک پہونچتا ہو اسکا تو یہ حال ہو
لیکن وداج ظاہر بعد ملنے کے اپنے دونون فردون سے دو قسمون پر منقسم ہوتا ہو ایک جزو اسمین سے مستبطن ہو کر چھوٹے چھوٹے چند شعبے
اس سے نکلتے ہین اور فک اعلی مین متفرق ہوتے ہین اور بڑے چند شعبے بہت نکلکر فک اسفل مین متفرق ہوتے ہین اور بہت اجزا
دونون طرح کے شعبون مین سے نکلکر گرد زبان کے متفرق ہوتے ہین اور ظاہر مین اجزا کے اس عضل سے جا اسمقام پر ہین پھیلتے ہین
دوسرا جزو ظاہر ہوتا ہو اور ان مقامات مین جو سر اور دونو کانون کے متصل ہین متفرق ہوتا ہو وداج غائر ہمراہ مری کے رہتا ہو اور سیدھے
ساتھ سیدھا چڑھتا ہو اور اسی مسلک مین چند شعبے چھوڑتا ہو جو ملجاتے ہین ان شعبون سے کہ وداج ظاہر سے آنیوالے ہین اور یہ سب شعبے
مری اور حنجرہ اور تمام اجزا عضل غائر مین تقسیم پاتے ہین اور آخر وداج غائر درز لامی تک منتہی ہو کر نفوذ کرتا ہو اور اسجگہ آٹھ شاخین اس
سے نکلکر متفرق ہوتی ہین ان اعضا مین جو درمیان فقرہ اولی اور ثانیہ کے ہین اسی وداج غائر سے ایک رگ مثل بال کے نزدیک مفصل اس
اور رقبہ کے آتی ہے اس سے چند فروع اس جھلی تک جاتی ہین جو قحف کے اوپر منڈھی ہوئی ہو اور یہ رگ شعری محل التقاء

دونون حجبہ قحف تک آتی ہے اور اسجگہ قحف مین ڈوب جاتی ہے جو مقدار اس رگ مین سے بعد چھوڑنے ان فروع کے باقی رہتی ہے جو قحف تک نفوذ کرتی ہے منتہی مین دلالامی کے اس سے چند شعبے دونون جھلیون دماغ مین متفرق ہوتے ہین تاکہ ان دونون کو غذا دین اور تاکہ سخت جھلی اپنے گرد کی چیز اور اوپر کی چیز سے ربط پا جاے - بعد اسکے یہ رگ باریک جھلی سے دماغ تک اترتی ہے اور دماغ مین متفرق ہوجاتی ہے جسطرح عروق ضوارب متفرق ہوتے ہین اور ان ضوارب کو مضبوط کرتی ہے موٹی جھلی کے لپٹنے مین اور ان ضوارب کو پہونچاتی ہے ایک مقام وسیع تک کہ وہ راہ انصباب خون کی ہے اور اسمین جمع ہوجاتی ہے بعد اسکے متفرق ہوتی ہے اسی دماغ سے درمیان دونون قرن کے کہ اسکا نام معصرہ ہے جسوقت یہ شعبے بطن اوسط دماغ کے نزدیک ہوجاتے ہین حاجت اسبات کی ہوتی ہے کہ یہ تجری بڑی رگین پہنچائین تاکہ جوس لین معصرہ سے اور اسکے مجاری سے وہ مجاری جو معصرہ سے پیدا ہوتے ہین پھر بطن اوسط سے دراز ہو کر دونون بطن مقدم تک پہونچتی ہے اور ان عروق ضوارب سے جو چڑھنے والی ہین اسمقام پر ملجاتی ہے اور پھر پھیل جاتی ہے اس سے وہ جھلی جو مشہور بشبکہ مشیمہ ہے **فصل چوتھی تشریح مین ہاتھون کی اوردہ کے** وریدکتفی وہی قیفال ہے اول اس سے جو چیز نکلتی ہے جسوقت کہ محاذی عضد ہو چند شعبے ہین کہ جلد مین اور اعضاے ظاہری عضد مین متفرق ہوتے ہین بعد اسکے قریب مفصل مرفق کے تین قسمین ہوجاتی ہین **ایک قسم** جو حبل الذراع ہے ظاہر زند اعلی پر دراز ہوتی ہے بعد اسکے بجانب وحشی محدب زند اسفل کیطرف مائل ہوتی ہے اور نیچے کے اجزا وحشیہ مین رسغ کے متفرق ہوجاتی ہے **دوسری قسم** مقام جھید کی مرفق تک ظاہر ساعد مین متوجہ ہوتی ہے اسجگہ اس سے ایک شعبہ ابطی کا ملتا ہے اور دونون سے ملکر اکحل یعنی ہفت اندام پیدا ہوتی ہے **تیسری قسم** امستعاتی ہے اور اندر ہی کے جانب اس سے بھی ایک شعبہ ملتا ہے - ابطی سے پہلے پہل جو شعبہ نکلتے ہین عمق عضد مین جو عضلے ہین اسجگہ پر ہے اسمین متفرق ہوتی ہے اور ناپیدا ہوجاتے ہین مگر اسمین وہ شعبہ جو ساعد تک پہونچتا ہے اور جسوقت کہ ابطی قریب مرفق کے پہونچتی ہے اسکی دو قسمین ہوجاتی ہین **پہلی قسم** امستعاتی ہے اور ملتی ہے اس شعبے سے جو قیفال سے بجانب عمق آتا ہے اور سامنے کے اسکے محاذی رکھ پھر دونون جدا ہوجاتے ہین اور ایک ان مین کا اتر کر طرف انسی کے جاتا ہے تاانکہ خنصر و بنصر و نصف وسطی تک پہونچتا ہے اور دوسرا جزو مرتفع ہوتا ہے اور تقسیم پاتا ہے تمام اجزا مین ہاتھ کے وہ اجزا جو پٹھری سے ملے ہوئے ہین **دوسری قسم** ابطی کی ساعد کے نزدیک ہے ان کی چار شاخین ہوجاتی ہین **پہلی شاخ** اسفل مین ساعد کے رسغ تک منقسم ہوتی ہے **دوسری شاخ** کی تقسیم مثل تقسیم پہلی شاخ کے ہوتی ہے مگر اس سے زیادہ اقسام اسکے ہوتے ہین **تیسری شاخ** بھی اسی زیادتی کے ساتھ وسط مین ساعد کے منقسم ہوتی ہے **چوتھی شاخ** سب مین بڑی ہے وہ ظاہر اور بلند ہوتی ہے پس ایک فرع چھوڑتی ہے جو قیفال کے شعبے سے ملتی ہے اور ان دونون سے ملکر اکحل پیدا ہوتی ہے اور جو اس مین سے باقی رہتا ہے وہ باسلیق ہے وہ بھی عمق مین دوبارہ پھیلتی ہے اور اکحل شروع ہوتی ہے جانب انسی سے اور زند اعلی کے اوپر جا کر پھر متوجہ جانب وحشی کے ہوتی ہے اور اسکی دو شاخین ہوتی ہین بشکل حرف لام یونانی کے اوپر کا جزو اسکا کنارے اور زند اعلی کے ہوجاتا ہے اور جانب رسغ کے لپٹا ہے اور ابہام کے پیچھے اور درمیان ابہام اور سبابہ اور خاص سبابہ مین متفرق ہوتا ہے اور نیچے کا جزو کنارے زند اسفل کے جاکر تین شاخون پر منقسم ہوتا ہے **ایک شاخ** اسکی متوجہ اس مقام کے ہوتی ہے جو درمیان وسطی اور سبابہ کے ہے اور اس رگ کے شعبے سے ملتی ہے جو سبابہ تک جزو اعلی سے آتی ہے اور ملکر رگ واحد ہوجاتی ہے **دوسری شاخ** وہی اسیلم ہے جو بیچ مین وسطی و بنصر کے ہے اور **تیسری شاخ** خنصر اور بنصر تک دراز ہوتی ہے اور یہ تینون شاخین کل انگلیون مین منقسم ہوتی ہین **فصل پانچوین تشریح مین اجوف نازل کے** اجوف کے چڑھنے والے جزو مین جو کچھ تھا ہم جو کچھ ہمکو بیان کرنا تھا بیان کر چکے باقی رہا جزو نازل پہلے سب سے جو چیز اس سے نکلتی ہے جسوقت یہ جگر سے ابھر

ہو اور ابھی صلب پر تکیہ نکرے وہ چند شعبے مثل بال کے باریک ہوتے ہین جو پہونچتے ہین گردون کے داہنے لفافون تک اور انھین لفافون مین اور انکے قریب کے اجسام مین منفرق ہوتے ہین تاکہ انکو غذا دین۔ بعد اسکے اسی جزو نازل سے ایک بڑی رگ بائین گردے تک آتی ہے اور اس سے بھی شاخین مثل بال کے بائین گردے کے لفافون مین اور ان اجسام مین جو قریب انکے واقع ہین متفرق ہوتی ہین تاکہ ان کو غذا دین۔ پھر اسی جزو نازل سے دو بڑی رگین اور پیدا ہوتی ہین کہ ہر ایک کا نام طالع ہو یہ دونون رگین دونون گردون کی طرف آتی ہین کہ ماہیت خون کی صاف کرین اسلیے کہ گردہ انھین دونون سے اپنی غذا کو جذب کرتا ہے اور وہ ماہیت خون کی ہے۔ بائین طالع سے ایک رگ بائین بیضہ مین عورتون اور مردون کے جاتی ہو۔ اور جسطرح ہم نے تشرائین مین بیان کیا ہو اسطرح یہان ناپختہ کاری نہ کرنا چاہیے اور دھوکھا نہ کھانا چاہیے کہ عورت کے نہین ہوتا اور اسباب مین بھی دھوکھا نہ کھانا چاہیے کہ اسکے بعد دو رگین متوجہ بطرف انثیین کے ہوتی ہین جو رگ بائین کی طرف آتی ہو ہمیشہ ایک شعبہ بائین طالع سے لیتی ہو اور شاید بعض لوگو نمین کل طالع کو لیتی ہے منشا اسکا اسی طالع سے ہوتا ہو اور جو رگ داہنے خصیہ مین آتی ہو تو کبھی شاذ و نادر داہنے طالع سے نکلتی ہو مگر اکثر حال سکا یہی ہو کہ طالع سے ملتی نہین ہے جو چیز انثیین مین گردہ لیے آتی ہو جسمین وہ مجرے ہے کہ نضج منی کا اس مین ہوتا ہے اسطرح پر کہ بعد سرخی کے جو قبل از نضج ہوتی ہو سفید ہوجاتی ہو۔ ایسے کہ پیچیدگی رگون کی اوسان کی استدارت زیادہ ہے۔ جو چیز انثیین مین صلب سے آتی ہو اوسکا اکثر حصہ اس رگ کا قضیب مین اور عنق رحم مین پوشیدہ ہوجاتا ہو اور پھر وہ حال ہوتا ہو جو ہمنے نسبت عروق ضوارب کے بیان لیا ہے۔ بعد برآمد ہونے دونون طالع اوران کے شعبون کے اجوف قریب پشت کے تکیہ کر کے اترنا شروع کرتی ہو اس سے ہر فقرہ کے نزدیک شعبے پیدا ہوتے ہین اور انھین فقرون مین داخل ہوجاتے ہین اور جو عضل فقرات کے قریب رکھے ہوئے ہین ان مین متفرق ہوجاتے ہین۔ پھر اسی رگ نازل سے چند رگین نکلتی ہین جو خاصرتین تک آکر عضل البطن مین منتہی ہوجاتی ہین پھر وہ رگین ہین جو داخل ہوتی ہین سوراخ مین فقرون کے نخاع تک۔ جب یہ اجوف نازل آخر فقرات تک پہونچتی ہو سکی دو قسمین ایسی پیدا ہوتی ہین کہ ایک دوسرے کی طرف جھکی ہوئی ہوتی ہین اور ہر دو حصان مین سے ایک ران کیطرف جاتی ہو اور ہر ایک سے ان دونون مین قبل پوری پہونچنے کے ران تک دس طبقہ ہوجاتے ہین **پہلا طبقہ** انمین سے قصد کرتا ہو دونون عضل متنین پشت کو **دوسرا طبقہ** مثل بالون کے باریک ہو بعض نیچے کے اجزا سے صفاق تک جاتا ہو **تیسرا طبقہ** منفرق ہوتا ہو اس عضلہ مین جو استخوان عجز پر ہو **چوتھا طبقہ** عضل مقعد اور ظاہر عجز مین متفرق ہوتا ہو **پانچوان طبقہ** رحم کی گردن مین عورتون کے جاتا ہو اور اسکے قریب جو چیزین ہین ان مین متفرق ہوتا ہے اور مثانہ تک آتا ہو اور مثانہ کیطرف آنے والے کی دو قسمین ہوتی ہین **ایک قسم** مثانہ مین متفرق ہوجاتی ہو اور **دوسری قسم** مثانہ کی گردن مین اور یہ قسم مردون مین اکثر ہوتی ہو اسلیے کہ انکے واسطے قضیب تعلق ہوا ہے اور عورتون مین کم ہوتی ہو **چھٹا طبقہ** اس عضل کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو استخوان عانہ پر موضوع ہو **ساتوان طبقہ** چڑھتا ہے اس عضل کی طرف جو شبدہ مین بدن کے بطن پر جانے والا ہو اور یہ رگین متصل ہوتی ہین کنارون سے ان رگون کے جنکو ہم نے کہا ہے کہ سینہ مین مراق بطن تک منحدر ہوتی ہے ان رگون کی جہت سے عورتون کے بدن مین چند رگین ایسی نکلتی ہین جو رحم تک جاتی ہین اور جو رگین ہر جانب سے رحم تک جاتی ہین ان مین سے چند رگین پستان تک چڑھتی ہین انھین رگون سے درمیان رحم اور پستان کے شرکت ہوتی ہو **آٹھوان طبقہ** قبل مین مردون اور عورتون کے آتا ہو **نوان طبقہ** باطن فخذ کے عضل مین آکر متفرق ہوجاتا ہے **دسوان طبقہ**

شروع ہوتا ہے کنارے سے حالب یعنے اس رگ کے جو قریب ناف کے ہے اور ظاہر ہو کر خاصرتین تک پہونچتا ہے اور کنارون سے ان رگون کے ملتا ہے جو اترنے والی ہین خصوصاً جو از طرف ثدیین منحدر ہوئی ہین اور کل اس طبقہ سے ایک بڑا جزو عضل المتنین تک پہونچتا ہے اور باقی ماندہ ران تک آتا ہے اور اس مقام پر اسکی چند شاخین اور شعبے ہوجاتی ہین ایک انمین سے اُس عضل مین جاکر تقسیم پاتا ہے جو مقدم ران پر ہے دوسرا اسفل ران کے عضل مین آتا ہے اور ایک جانب ران سے عمق مین جاتا ہے اور بہت سے شعبے عمق ران مین منفرق ہوتے ہین ان شعبون سے جو باقی رہتا ہے اسکی تقسیم اسوقت ہوتی ہے کہ مفصل رانون کے درمیان تھوڑا سا آجائے اس جگہ اسکے تین شعبے ہوتے ہین انمین وحشی قصبہ صغری پر کھنچ جاتا ہے مفصل کعب تک و رنج والا شعبہ مقام دوہرے ہونے رانون مین اترتا ہوا اور دراز ہوتا ہے اور شعبہ عضل باطن ساق مین چھوڑتا ہے اور اسکے دو شعبہ ہوجاتے ہین ایک ان دونون سے چھپ جاتا ہے داخل اجزاے ساق مین اور دوسرا اور آتا ہے درمیان دونون قصبون کے دراز ہوتا ہوا مقدم رجل تک اور ملجاتا ہے شعبہ وحشی سے جسکا ابھی ذکر ہوا اور تیسرا وہ انسی ہے مائل ہوتا ہے اس مقام کیطرف جو ساق مین معرق یعنے بے گوشت ہے بعد اسکے کعب تک دراز ہوجاتا ہے اور جانب محدب بڑے قصبہ تک انسی مقدم تک اترتا ہے اور یہی صافن ہے اور ان تین شعبون کے چار شعبے ہوگئے دو وحشی ہین کہ قدم تک آتے ہین قصبہ صغری سے اور دو انسی ہین۔ ایک شعبہ جانب وحشی کا اوپر قدم کے چڑھتا ہے اور اوپر کی جانب خنصر مین منفرق ہوتا ہے اور دوسرا وہ ہے جو ملتا ہے شعبہ وحشی کو نسم انسی مذکور سے اور یہ دونون اجزاے سفلی مین منفرق ہوتے ہین۔ اور وہ کہ کل تنے ہی عدد تھے جو ہم لکھ چکے۔ ہمنے اعضاے متشابہۃ الاجزا کی تشریح پوری بیان کردی باقی رہے اجزاے آلیہ یعنے اعضاے مرکبہ انمین سے ہر ایک عضو کی تشریح ہم اسی مقالہ مین بیان کرینگے جو اس عضو کی حالت اور معالجہ پر مشتمل ہے اب اسوقت ہم شروع کرتے ہین بیان مین قوی کے۔ **تعلیم چھٹی** مین ایک جملہ اور ایک فصل ہے **جملہ پہلا**۔ قوی کے بیان کے اور اسمین چند فصلین ہین

فصل پہلی اجناس قوی کا بیان بطور کلی

ہر ایک جنس قویٰ اور افعال سے پہونچانی جاتی ہے اور بعض کا بعض سے تفرقہ بھی ہوتا ہے اسواسطے کہ ہر قوت کسی فعل کی مبدا ضرور ہے اور ہر فعل کسی قوت سے ضرور صادر ہوتا ہے اسیواسطے ہمنے ان دونون کو یعنے قوی اور افعال کو ایک ہی تعلیم مین جمع کردیا۔ اجناس قوی کے اور اجناس ان افعال کے جو ان قوتون سے صادر ہوتے ہین طبیبون کے نزدیک تین ہین **ایک** جنس قوی نفسانی کی **دوسری** جنس قوئی طبیعی کی **تیسری** جنس قواے حیوانی کی۔ اکثر فلاسفہ و تمامی اطبا خصوصاً **جالینوس** کی یہ راے ہے کہ ہر ایک قوت کے واسطے ایک عضو رئیس ہے کہ وہی اس قوت کا معدن ہے اور اسی عضو سے اس قوت کے افعال صادر ہوتے ہین۔ ان لوگون کی یہ راے ہے کہ قوت نفسانی کا مسکن اور مصدر اس قوت کے افعال کا دماغ ہے اور قوت طبعی کی دو قسمین ہین **ایک قسم** جسکی غایت حفاظت اور تدبیر شخص معین اور بدن خاص کی ہے اور وہی نوع غذا مین تصرف کرتی ہے تاکہ بدن کو غذا دے جبتک وہ بدن باقی ہے اور اسمین نمو پیدا کرے نہایت زمانہ نشو تک اس نوع کا مسکن اور مصدر اس نوع کے فعل کا جگر ہے۔ **دوسری قسم** قواے طبعی کی اسکی غایت حفاظت نوع کی ہے اور وہی قسم امر تناسل مین تصرف کرتی ہے تاکہ جدا کرے آمیختہ مقامات بدن سے جوہر منی یا رطوبات کو بعد اسکے اسمین صورت گری کرے اپنے خالق کے حکم سے اور مسکن اس نوع کا اور مصدر اس فعل کا انثیین ہے۔ **قوت حیوانی** یعنے وہ قوت جو امر روح کی تدبیر کرتی ہے وہ روح جو مرکب ہے حس و حرکت کا اور اس روح کو آمادہ کرتی ہے واسطے قبول کرنے حس و حرکت کے بروقت حاصل ہونے روح کے دماغ مین اور روح کو اس حال پر کردیتی ہے کہ وہ عطا کرتی ہے اس چیز کو جسمین حیات کا نشو ہوتا ہے مسکن اس قوت کا اور مصدر فعل اس قوت کا قلب ہے اعظم فلاسفہ **ارسطاطالیس** کی یہ راے ہے کہ ان سب قوتون کا مبدء قلب ہے لیکن ان

قوے کے افعال اولیہ کا مبدء ظہور یہی مبادی مذکورہ ہین جسطرح مبدء حس کا نزدیک اطبا کے دماغ ہو۔ پھر ہر ایک حاسہ کے واسطے ایک عضو مفرد ہو کہ اسی سے اس حاسہ کا افعال ظاہر ہوتا ہو۔ پھر اگر بقدر واجب تفتیش اور تحقیق کی جاوے واقع مین راے ارسطا طالیس کی صحیح ٹھہرگی اور ان لوگون کی غیر صحیح۔ اور یہ بھی معلوم ہو گا کہ ان لوگون کے اقوال مقدمات اقناعیہ غیر بدیہیہ سے ماخوذ ہین جنکا نتیجہ دینا کچھ ضروری نہین ہو یہ لوگ ظاہر امر کی متابعت کرتے ہین مگر طبیب کو بنظر منصب طبابت ضرور نہین کہ مذہب حق کو ان دونون مذہبون مین پہچانے بلکہ یہ تحقیق فیلسوف یا حکیم طبعی پر واجب ہو اور طبیب نے جبوقت یہ مان لیا کہ یہ اعضاے مذکورہ ان قوے کے مبادی ہین پھر اس پر یہ کچھ ضرور نہین ہے بغرض اتمام ان قواعد کے جو طب مین مذکور ہین کہ یہ قوتین ان اعضا مین بذاتہ ہین یا کسی اور مبدء سے ان اعضا کو ملی ہین مگر اس مسئلہ سے جاہل رہنے کی رخصت فیلسوف کو نہین دی جا سکتی کیا اسکا منصب اسکی تحقیق کا ہو

فصل دوسری قواے طبعیہ مخدومہ کے بیان مین

قواے طبعیہ انمین سے ایک قسم خادمہ ہو اور ایک قسم مخدومہ۔ مخدومہ کی دو جنس ہین **ایک جنس** واسطے بقاے شخص کے غذا مین تصرف کرتی ہے اور اسکی دو قسمین ہین۔ غاذیہ۔ اور نامیہ۔ **دوسری جنس** واسطے بقاے نوع کے غذا مین تصرف کرتی ہو کہ اسکی دو نوع ہین۔ مولدہ۔ اور مصورہ **قوت غاذیہ** وہ ہو جو غذا کو طرف مشابہت عضو مغتذی کے یعنے اس عضو کے جسکی یہ غذا ہو پھیر دیتی ہو تاکہ بدل ماتحلل چھوڑے یعنے جو چیز بدن سے بذریعہ حرکات وغیرہ کے متحلل ہوتی ہو اسکے بدلے ایک مقدار مشابہ اسی عضو کے حاصل ہو **قوت نامیہ** وہ ہو کہ جسم کو اقطار ثلثہ یعنے طول وعرض وعمق مین تناسب طبعی پر زیادہ کرے تاکہ پہونچ جاوے وہ جسم تمام نشو کو بذریعہ اس جزو کے جو غذا سے اس جسم مین داخل ہو کر جزو بدن ہوتا ہو غاذیہ قوت نامیہ کی خادمہ ہو اور غاذیہ کبھی غذا کو برابر شی متحلل کے پہونچاتی ہو اور کبھی کم اور کبھی زیادہ اور نمو جب ہی حاصل ہوتا ہو کہ جب غذا سے حاصل شدہ مقدار متحلل سے زیادہ ہو مگر یہ کچھ ضرور نہین ہو کہ جب غذاے وارد زیادہ ہو متحلل سے نمو بھی ضرور ہوا چاہیے کہ فربہی بعد لاغری کے سن وقوف مین اسی قبیل سے ہو کہ وہ نمو نہین ہو نمو وہ ہو کہ تناسب طبعی پر بدن جمیع اقطار مین بڑھے جبتک زمانہ نشو کا باقی ہو اور بعد زمانہ نشو کے مثلا سن وقوف مین بالیقین نمو نہین ہوتا اگرچہ فربہی ہوتی ہو جیسے قبل سن وقوف کے ذبول نہین ہوتا اگرچہ لاغری ہوتی ہو علاوہ یہ ہو کہ یہ بات یعنے نمو بعد سن وقوف کے زیادہ تر بعید از قیاس ہو اور مقتضاے واجب سے خارج ہو۔ غاذیہ اپنے افعال کو تین فعل جزوی سے تمام کرتی ہے **ایک فعل** تحصیل جوہر بدن کا اور وہ خون اور خلط ہو جو بقوت قریبہ فعلیت سے شبیہ ہو ساتھ عضو کے کبھی اس فعل مین خلل بھی پڑجاتا ہو جس طرح مرض اطروفیا مین جسکے معنے یہ ہین کہ غذا جزو بدن نہو جیسے دق شیخوخت مین یہ بات پیدا ہوتی ہو **دوسرا فعل** اسکا الزاق ہو یعنے چسپیدہ کرنا اور اس سے یہ مطلب ہو کہ اس مقدار حاصل کو غذا بالفعل اور پوری کردے یعنے اسکو جزو عضو بنا دے یہ بھی فعل کبھی باطل ہوجاتا ہو جیسے استسقاے لحمی مین **تیسرا فعل** غاذیہ کا تشبیہ ہو تشبیہ کے یہ معنے ہین کہ جسقدر غذا کو جزو کسی عضو کا کیا ہوا اسکے مشابہ ہر طرح سے کردے حتی کہ اسکے قوام اور رنگ مین بھی مشابہت پیدا کردے یہ بھی فعل کبھی باطل ہوتا ہو جیسے برص اور بہق مین کہ بدل اور الزاق دونون موجود ہوتے ہین اور تشبیہ نہین ہو سکتی۔ فعل تشبیہ واسطے قوت مغیرہ کے قواے غاذیہ سے ہو اور یہ انسان مین واحد بالجنس ہین یا واحد مبدء اول مین ہین اور اعضاے متشابہ مین نوع اس فعل تشبیہ کی مختلف ہوتی ہو اسواسطے کہ ہر ایک عضو مین اعضاے متشابہ سے بحسب اسکے مزاج کے ایک قوت ہو کہ غذا کو طرف تشبیہ کے بدلدیتی ہو اور یہ قوت مخالف دوسرے عضو کی قوت کے ہو مگر قوت مغیرہ جگر کی فعل مشترک واسطے جمیع بدن کے کرتی ہو کیموس بنانے مین غذا کے۔ قوت مولدہ کی بھی دو قسمین ہین **ایک قسم** تولید منی کی مرد

اور عورت میں کرتی ہو اور اسکو مصلحہ بھی کہتے ہیں **دوسری قسم** تری کو جدا جدا کر دیتی ہو جو قوتیں کہ منی میں ہیں پھر ملاتی ہے ان قوتوں کو ایسی آمیزش سے جو مناسب ہر ایک عضو کے ہو اور خاص کرتی ہے واسطے عصب کے اسکے مزاج خاص کو اور ہڈی کے واسطے اس کے مزاج خاص کو اور شرائین کے واسطے اسکے مزاج خاص کو اور یہ بات ایسی منی سے حاصل ہوتی ہو جسکے اجزا متشابہ ہیں اور جنکا امتزاج آپس میں یکسان ہو۔ ایسی قوت کا نام اطبا مغیرہ اولی رکھتے ہیں۔ مصورہ طالبہ یعنے چاہنے والی یہ وہ قوت ہو کہ باذن خالق تبارک و تعالے کے تخطیط اعضا اور تشکیل اعضا کی اور تجویفین اور سوراخ اور ملاست اور خشونت انکے اوضاع اور مشارکات اسی قوت سے صادر ہوتی ہیں خلاصہ یہ ہو کہ جتنے افعال متعلق نہایات مقداروں جسم کے ہیں وہ سب افعال اسی سے متعلق ہیں۔ اور خادمہ واسطے اس قوت کے جو تصرف کرتی ہے غذا میں واسطے محافظت نوع کے دو قوتیں ہیں۔ غاذیہ۔ نامیہ

فصل تیسری بیان میں قوائے طبعیہ خادمہ کے

محض خادمہ قوائے طبعی میں وہی قوتیں جو قوائے غاذیہ کی خدمت کرتی ہیں اور یہ چار قوتیں ہیں۔ جاذبہ۔ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دافعہ **جاذبہ** اسواسطے مخلوق ہوئی ہو کہ نافع چیز کو جذب کرے اسکا فعل جذب بذریعہ لیف اس عصب کے ہوتا ہے جو اس میں مستطیل واقع ہو۔ **ماسکہ** اسکی خلقت اسواسطے ہو کہ نافع چیز کو ٹھہراتی ہو جبتک یا جسمیں قوت مغیرہ جو شی نافع کو تغیر دیتی ہے اور اسمیں پیدا کرتی ہے تصرف کرے اسکا یہ فعل بذریعہ ایک لیف مورب کے تمام ہوتا ہو اور کبھی لیف مستعرض یعنے جو عرض میں پڑی ہے بھی اسکی معین ہوتی ہو **ہاضمہ** اسکا یہ فعل ہے کہ جس چیز کو جاذبہ نے جذب کیا اور ماسکہ نے ٹھہرایا اسکو بطرف ایسے قوام کے پھیرتی ہو جو آمادہ ہوجاوے فعل مغیرہ کے قبول کے لیے اور اسکا ایسا مزاج اچھا بدلدیتی ہو کہ قابل واسطے استحالہ غذا ہوجانے کے بالفعل ہوجائے یہ فعل اس قوت کا شی نافع میں ہوتا ہے اور اس فعل کو ہضم کہتے ہیں اور فضول میں اسکا یہ فعل ہوتا ہے کہ امکان انکو بھی اسی ہیات کی طرف پھیرتی ہو اور اسکو بھی ہضم کہتے ہیں اور جب فضول ہضم نہیں ہوسکتے انکے بسہولت دفع ہونے کو اس عضو سے جسمیں وہ فضول محتبس ہوتے ہیں آمادگی پیدا کرتی ہو تا کہ قوت دافعہ کا اثر باسانی قبول کرے اور یہ آمادگی کئی طرح پر پیدا کرتی ہو اگر فضول کا قوام غلیظ مانع دفع ہوجانیکا ہو تو اسکو رقیق کردیتی ہو اور اگر رقیق ہو تو غلیظ کردیتی ہو اور اگر قوام میں لزوجت ہو اس لزوجت کو قطع کردیتی ہو اس فعل کا نام انضاج ہو بعض اطبا یہ بھی کہتے ہیں کہ ہضم اور انضاج مترادف ہیں یعنے دونوں کے ایک ہی معنے ہیں **دافعہ** کا یہ فعل ہو کہ جو فضلہ غذا سے باقی رہجاتا ہو اور قابل اسکے نہیں ہوتا ہے کہ کسی عضو کی غذا بنے خواہ قابلیت تو اسکی رکھتا ہو مگر جسقدر مقدار عضو کی غذا بننے کے واسطے درکار ہو اس سے زیادہ ہو اسکو دفع کردیتی ہو اور اسکے استعمال سے جہت مقصود میں فراغت حاصل کرتی ہو جیسے بول۔ دافعہ ان فضول کو باجہات مخصوص اور ان راہوں میں جو اسیواسطے بنائی گئی ہیں انکی طرف دفع کرتی ہو یا اگر کسی مقام پر ایسے منافذ نہیں ہوتے ہیں تو اس فضلہ کو عضو شریف سے بطرف عضو خسیس کے خواہ عضو سخت سے بطرف عضو ڈھیلے اور نرم کے دفع کرتی ہو اگر جہت دفع کے اور جہت میل مادہ فضول کے بالطبع ایک ہی ہو۔ قوت دافعہ تا امکان اس فضلہ کو اور جہت میں نہیں دفع کرتی ہو۔ اور یہ چاروں قوائے طبعی ایسے ہیں کہ انکی خدمت چاروں کیفیتیں کرتی ہیں یعنے حرارت و برودت و رطوبت و یبوست۔ حرارت کی خدمت تو حقیقت میں باشتراک واسطے چاروں قوتوں کے ہو۔ اور برودت کی خدمت کبھی بعض قوتوں سے بالعرض متعلق ہوتی ہو نہ بالذات اسلیے کہ جو فعل برودت کا ذاتی ہو وہ سب قوتوں سے ضد رکھتا ہو اسواسطے کہ سب قوتوں کے افعال بذریعہ حرکات پیدا ہوتے ہیں اور حرکت کو حرارت لازم ہو تو ان افعال کو بھی حرارت لازم ہوتی اور برودت ضد حرارت ہو اسلیے کہ ان افعال کی بھی ضد ہوئی۔ جذب اور دفع میں حرکت کا پیدا ہونا ظاہر ہے اور ہضم میں حرکت ہوتی ہو

کہ منضم اجزاے غلیظ اور کثیف کی تفریق کرتا ہو اور رقیق اور لطیف کو جمع کرتا ہو اور یہ دونون سریع حرکات مین ایک حرکت تفریقی اور دوسری
جمعی ہو۔ اور ماسکہ فعل کرتی ہو اسطرح کہ لیف مورب کو طرف ایک ایسی ہیات اشتمال کے جو منضبوط ہو کر حرکت دیتی ہے کہ جنس ہی کو
ٹھہرایا ہو وہ جدا نہو سکے اور اس ہیات پر لانا لیف مورب کا بحرکت تمام نہین ہوتا اگرچہ ٹھہرنا لیف مورب کا اس ہیات پر متعلق بسکون ہو
برودت ان سب حرکات کی فنا کرنے والی ہو اور انمین تخدیر پیدا کرتی ہو اور ان سب افعال کو منع کرتی ہو مگر امساک یعنے ٹھہرانے مین
بالعرض نفع دیتی ہو اسطرح پر کہ لیف مورب مین اپنا اثر پیدا کر کے اسکو ہیات اشتمال صالحہ پر حبس کرتی ہو اور روکتی ہے اس سے معلوم
ہوا کہ فعل مین قوت ماسکہ کے اسکو کچھ دخل نہین ہو بلکہ جو آلہ فعل ماسکہ ہو یعنے لیف مورب اسکو قبول اثر مین اس فعل کے آمادہ کرتی ہو
قوت دافعہ کو برودت سے نفع پہونچتا ہو کہ جو ریاح و رفع کے معین ہین انکو تحلیل نہین ہونے دیتی اور ان کو غلیظ کرتی ہے اور جوڑے
لیف کو جو عاصر فضول یعنے نچوڑنے والی ہو جمع کرتی ہو اور اس لیف مین تکثیف پیدا کرتی ہو اور یہ نفع بھی برودت کا نفس فعل مین
اس قوت کے نہین ہو بلکہ آلہ دفع کو آمادہ کرتی ہو۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ برودت ان قوی کی خدمت مین بالعرض داخل ہے اور اگر
برودت کا ادنی افعال ان قوی کی خدمت مین داخل ہوتا بیشک ضرر کرتا اور حرکت کی حرارت کو بالکل بجھا دیتا ہو۔ یبوست کو خدمت کی حاجت
افعال مین تین قوی کے پڑتی ہو دونون نا قلتان یعنے جاذبہ اور دافعہ اور تیسری ماسکہ جاذبہ اور دافعہ کے فعل مین چونکہ بذریعہ یبس کے
زیادہ تمکین اور اعتماد درکار ہو اور بدون اسکے حرکت مین چارہ نہین ہو میری مراد یہ ہو کہ جسوقت حرکت اس روح مین جو حامل ان قوتون کی
ہے بطرف فعل ان قوتون کے باندفاع قوی پیدا ہو ایسی حرکت کو استرخاے رطوبی جوہر روح خواہ جوہر آلہ حرکت مین ہوتا ہے ضرور مانع
ہوگا اسوقت یبوست اپنا فعل جوہر روح خواہ آلہ مین اسقدر پیدا کریگی کہ تمکین یعنے قدرت اور اعتماد ان دونون جوہرون کو اس اندفاع
قوی مین پیدا ہو متر جم کہتا ہو جو چیز نرم اور مسترخی ہوتی ہو محرک قوی اسمین اثر نہین کر سکتا بدون اسکے کہ یا تو محرک مین کسیقدر سختی آجائے
خواہ تحریک قوی ضعیف ہو جاے زیادہ تر ظہور اس قاعدہ کا حرکت مکانی مین ہوتا ہو اسی وجہ سے یبوست چونکہ صلابت روح مین خواہ
جوہر مین آلہ حرکت کے فائدہ کرتی ہو گویا تتمیم حرکت جذب اور دفع قوی کی بدون یبوست کے ناممکن ہو لیکن ماسکہ کو حاجت یبوست
کی قبض مین ہوتی ہو اور ہاضمہ کو حاجت رطوبت کی طرف زیادہ ہو پھر جسوقت قیاس کیا جائے درمیان کیفیات فاعلہ اور منفعلہ کے
اور حاجت ان قوتون کی طرف ان کیفیات کے دیکھی جاے اسوقت ماسکہ کی حاجت طرف یبس کے بہ نسبت حرارت کے زیادہ پائی جائیگی
اسلیے کہ زمانہ تسکین یعنے ٹھہرانے کا ماسکہ مین زیادہ ہو تحریک لیف مورب کے زمانے سے اور تحریک لیف مستعرض یا مورب کی طرف قبض
اسلیے کہ زمانہ اسکی تحریک کا جسکو حرارت درکار ہو بہت تھوڑا ہو اور تمام زمانہ اسکے فعل کا امساک پر تسکین مین صرف ہوتا ہو۔ چونکہ مزاج
ارکون کا نہایت مائل برطوبت ہوتا ہو اور اسی جہت سے انمین قوت ماسکہ ضعیف ہوتی ہو۔ قوت جاذبہ کو حاجت حرارت کی بہ نسبت یبوست کے زیادہ ہے
وہ اس جہت سے زیادہ نہین ہو کہ حرارت جذب مین اعانت کرتی ہو بلکہ اسواسطے زیادہ ہو کہ اکثر فعل جاذبہ کا تحریک جاذبہ کو زیادہ درکار ہو بہ نسبت
تسکین اجزاے آلاسی قوت کو اور ان کے قبض کرنے کو جسقدر یبوست کی حاجت ہوتی ہو۔ یہ بھی ایک وجہ ہو زیادتی حاجت حرارت کی بہ نسبت
یبوست کے کہ یہ قوت فقط حرکت کثیر کی محتاج نہین ہو بلکہ کبھی اسکو حاجت قوی کی ہوتی ہو گو شے متحرک مسافت قریب پر واقع ہو۔ فعل
جذب کا کبھی محض بقوت جاذبہ تمام ہوتا ہو جیسے مقناطیس لوہے کو جذب کرتا ہو اور کبھی باضطرار خلاے محال جذب پیدا ہوتا ہے۔
جیسے پانی موریون مین کھنچتا ہو خواہ بوجہ حرارت کے جذب ہوتا ہو جیسے تیل کو چراغ کی بتی جذب کرتی ہو اگرچہ یہ تیسری قسم نزدیک محققین فلاسفہ

[illegible]

HAKEEM SHOUKAT ALI

سکے بطرف جذب خلا کے بھرتی ہو بلکہ یہ وہی قسم بعینہ ہو بس اب اتنی بات کا خیال کرنا چاہیے کہ جبوقت قوت جاذبہ کے ساتھ حرارت کی اعانت ہوگی
وہاں پر جذب قوی تر ہوگا۔ دافعہ کو حاجت یبس کی بہ نسبت جاذبہ اور ماسکہ کے کم ہے اسلیے کہ نہ اسکو حاجت ماسکہ کی قبض کی ہو
اور نہ یہ قوت لازم جاذبہ کی محتاج ہے اور نہ جاذبہ کا قبض خواہ شامل ہونا جاذبہ کا (اور شئے مجذوب کے بذریعۂ ٹھہرانے کسی جزو
سے کے تاکہ اسکو متصل جذب دوسرے جزو کا پیدا ہو) قوت دافعہ کو درکار ہو خلاصہ یہ ہو کہ دافعہ کو حاجت تسکین کی ہرگز نہیں بلکہ اسکی حاجت
طرف تحریک کے ہو اور تھوڑی سی تکثیف بھی اسکو درکار ہو جو معین ہو بطرف نچوڑنے فضلہ کے اور دفع کرنے اسی فضلہ کے نہ اسقدر کہ بسبب اسکے آلہ
حفاظت کرے ہیأت شکل عضو اور قبض کے زمانہ طویل تک جسطرح ماسکہ میں ضرورت ہوتی ہو اور قوت جاذبہ میں سکون کی حاجت تھوڑے زمانہ تک
رہتی ہو تاکہ جذب اجزاے آپسمیں اتصال پیدا ہو اسیوجہ سے اسکو حاجت طرف یبس کے کم ہو۔ ان قوتوں میں حرارت کی محتاج سب سے زیادہ ہاضمہ
ہو اور اسکو یبوست کی طرف کچھ حاجت نہیں ہو ان رطوبت کی البتہ احتیاج ہو تاکہ غذا میں سیلان پیدا کرکے اسے آمادہ مجاری میں نفوذ کرنے
اور قبول اشکال پہ کر دے کوئی معترض اس مقام پر اعتراض نہیں کر سکتا کہ اگر رطوبت ہضم کی معین ہوتی تو لڑکون کی قوت سخت چیز ہضم کرنے
مین عاجز نہوتی اسلیے ہم جواب دیتے ہین کہ لڑکے بوجہ زیادتی رطوبت کے سخت چیز کے ہضم کرنے سے عاجز نہیں ہین اور نہ جوان جنکی رطوبت
کہ ایسی چیزون کے ہضم پر قادر ہین بلکہ اس عجز اور اقتدار کا ایک اور سبب ہو اور وہ سبب مجانست اور بعد مجانست سے واقع ہے پس جو چیز سخت
ہوتی ہو لڑکون کے مزاج سے ہمجنس نہیں ہوتی اسیوجہ سے نہ قوت ہاضمہ انکی اسکے ہضم پر متوجہ ہوتی ہو اور نہ ماسکہ سے رک سکتی ہو اور جلدی اسکو
قوت دافعہ ان کی دفع کر دیتی ہو۔ اور جوانون کے مزاج سے چونکہ سخت چیز مجانست رکھتی ہو اور انکے تغذیہ کے لائق ہو اس سے ہضم ہو جاتی ہو
ان سب بیانات کا حاصل یہ ہو کہ ماسکہ محتاج قبض کی ہو اور ہیأت قبض کے ثبات کو زمانہ طویل تک چاہتی ہو اور تھوڑی سی معونت حرکت کی اسے
درکار ہو۔ اور جاذبہ بقبض اور ثبات کی مگر قبض کی بہت تھوڑے زمانہ تک محتاج ہے اور معونت حرکت کی اسے بکثرت چاہیے۔ اور
دافعہ فقط قبض کی محتاج ہو ثبات معتد بہ اسکو کچھ ضرور نہیں ہو اور معونت حرکت کی بھی حاجت ہو اور ہاضمہ کو حاجت اذابت یعنی گھلانا اور
تمزیج یعنی ملانے کی ہوتی ہو اسیوجہ سے یہ قوتیں استعمال کیفیات اربعہ میں اور ان کی طرف محتاج ہونے میں مختلف ہین **فصل چوتھی قوائے**
حیوانی کا بیان قوت حیوانی سے طبیب وہ قوت مراد لیتے ہین جسکے حاصل ہونے کے بعد اعضا میں قبول قوت حس وحرکت اور افعال
حیات کی آمادگی پیدا ہوتی ہو اور اسی قوت کی طرف حرکات خوف اور غضب کو منسوب کرتے ہین اسلیے کہ ان حرکات میں انبساط اور انقباض کو
پاتے ہین جو واسطے اس روح کے عارض ہوتا ہو جسکی طرف یہ قوت حیوانی منسوب ہو۔ مناسب ہو کہ اس مجمل بیان کی ہم تفصیل کرین اور کہین تحقیق
یہی بات ہے کہ جس طرح کثافت سے اخلاط کے بحسب مزاج اس شے کے جسکا جوہر کثیف ہو پیدائش عضو کثیف یا جزو عضو کثیف کی
ہوتی ہے اسی طرح بخاریت اخلاط اور ان کی لطافت سے پیدائش اس چیز کی ہوتی ہو جسکا جوہر لطیف ہو اور وہ روح ہو اور جیسا جگر نزدیک اطبا
کے معدن تولد اجسام کثیفہ ہو اسی طرح قلب معدن تولد اخلاط لطیفہ کا ہو اور یہ روح جسوقت اپنے مزاج مناسب پر درست پیدا ہوتی ہو
اسکو استعداد قبول اس قوت کی ہوتی ہو جس قوت سے کل اعضا کو ان قوتون کے قبول پر آمادہ کر دیتی ہے وہ قوتین نفسانی ہون یا غیر نفسانی
قوتین روح خواہ اعضا میں نہیں پیدا ہوتی ہین مگر بعد حصول اس قوت کے اگر کسی عضو کی قوت نفسانی معطل ہو جائے اور ابھی اس کی
قوت حیوانی معطل نہوئی ہو تو اسکو حی اور زندہ کہینگے ہم دیکھتے ہین کہ خدر یا فالج مین کوئی عضو فی الحال قوت حس وحرکت سے فاسد
ہوتا ہو اس جہت سے کہ ایک مزاج خاص اسمین ایسا پیدا ہوتا ہو جو قبول حس وحرکت سے مانع ہوتا ہو خواہ ایک سدہ درمیان دماغ اور اس عضو کے

اعصاب میں گڑ جاتا ہے جو اسی عضو میں پھیلے ہوئے ہیں حالانکہ یہ عضو زندہ ہوتا ہے اور جس عضو کو موت عارض ہوتی ہے حس و حرکت اسکی مفقود ہو کر باہم اور ایک قسم کا فساد اور تعفن اسکو عارض ہوتا ہے پس اسوقت معلوم ہوا کہ عضو مفلوج یا مخدر میں ایک قوت موجود ہوتی ہے جو اسکے حیات کی حفاظت کرتی ہے تا اینکہ جب مانع حس و حرکت زائل ہو جاتا ہے قوت حس و حرکت کی قابض ہوتی ہے اور ان دونوں کے قبول کا وہ مستعد ہو جاتا ہے اسکا سبب یہی ہے کہ اس کی قوت حیوانی کی صحت اس میں موجود ہوتی ہے اور جو مانع اسمیں پایا ہوتا ہے وہ فقط مانع بالفعل ہوتا ہے عضویت کا حال ایسا نہیں ہے بعد (یعنے اعضا کی آمادہ کرنیوالی قبول پر قواے نفسانی وغیرہ کو) فقط تغذیہ وغیرہ کی قوت نہیں ہے تا کہ جب تک قوت تغذیہ کی باقی رہے عضو بھی زندہ رہے اور جس وقت قوت تغذیہ کی باطل ہو جائے عضو بھی میت ہو جائے اسلیے کہ یہ کلام بعینہ تغذیہ کی قوت میں نہیں جاری ہے کہ بشتر قوت تغذیہ کا فعل بعض اعضا میں باطل ہو جاتا ہے حالانکہ وہ عضو زندہ رہتا ہے اور بشتر قوت تغذیہ کا فعل باقی رہتا ہے اور عضو میت ہو جاتا ہے۔ اگر قوت مغذیہ بحیثیت تغذیہ کے علت معدہ حس و حرکت کی ہوتی ہے تو آئینہ نباتات بھی مستعد قبول حس و حرکت ارادی کی ہوتی اسلیے کہ قوت مغذیہ انمیں بھی موجود ہے اور حس و حرکت نہیں ہے۔ اب یہی بات باقی رہی کہ معد حس و حرکت سوائے مغذیہ کے کوئی دوسری چیز ہے کہ جو تابع ایک مزاج خاص کی ہے اور اسکا نام قوت حیوانی ہے اور یہ اول قوت ہے جو روح میں اسوقت پیدا ہوتی ہے جس وقت پیدائش روح کی لطافت اخلاط سے ہوتی ہے فیلسوف ارسطاطالیس کے نزدیک روح بوجہ قوت حیوانی کے مبدا اول اور نفس اولی کو قبول کرتی ہے وہ نفس جس سے سب قوتیں برانگیختہ ہوتی ہیں مگر افعال ان قوتوں کے اول امر میں روح سے صادر نہیں ہوتے ہیں جسطرح نزدیک اطبا کے فعل حقیقی حس روح نفسانی سے جو دماغ میں ہے اول امر میں صادر نہیں ہوتا ہے جبتک کہ اس روح کا نفوذ طبقہ جلیدیہ یا زبان یا دو مقام تک نہو پھر جس وقت روح کی ایک قسم تجویف دماغ میں حاصل ہوتی ہے ایسا مزاج قبول کرتی ہے جو صالح اسبات کا ہے کہ جو قوت اسمیں ابتدا سے موجود ہے اسکے جملہ افعال اسی روح سے صادر ہوں۔ اسی طرح جگر اور انثیین کا اپنی خاص قوتوں میں یہی حال ہے اور طبیبوں کے نزدیک جبتک استحالہ روح کا نزدیک دماغ کے طرف مزاج دوسرے کے نہو جائے اسکو استعداد قبول اس نفس کی جو مبدء حس و حرکت ہے نہیں ہوتی اور اسیطرح جگر میں اگرچہ امتزاج اولی نے افادہ قبول قوت اولی حیوانی کا کر دیا ہے اور اسیطرح روح ہر عضو کے واسطے ہر قسم افعال کے نزدیک طبیبوں کے ایک نفس جداگانہ ہے کوئی نفس ایسا نہیں ہے کہ جس سے یہ سب قوتیں صادر ہوتی ہوں اور نہ یہ بات ہے کہ نفس ان سب قوتوں کا مجموعہ ہو۔ اطبا کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ امتزاج اولی افادہ قوت اولی حیوانی کا بوقت حدوث روح کے اور بوقت ایک اور قوت کے جو کمال روح کا ہو کرتا ہے مگر یہ قوت تنہا نزدیک طبیبوں کے واسطے قبول کرنے روح کے بذریعہ اس قوت کے اور سب قوتوں کے قبول کرنے کے واسطے کافی نہیں ہے جبتک ان قوی میں ایک مزاج خاص پیدا نہو۔ اطبا یہ بھی کہتے ہیں کہ قوت حیوانی جس طرح آمادہ واسطے حیات کے کرتی ہے اسیطرح یہ مبدا حرکت جوہر لطیف روح کی طرف اعضا کے ہے اور مبدء بسط روح کا اور قبض واسطے جذب نسیم کے ہے پھر چونکہ یہ جوہر روحانی نسیم کو جذب کرتا ہے اور اس سے پاک ہو جاتا ہے بذریعہ اخراج بخار دخانی کے پس یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ حرکت جذب اور نفاذ کی بہ نسبت حیات کے فائدہ انفعال کا دیتی ہے اور بہ نسبت افعال نفس اور نبض کے فائدہ فعل کا دیتی ہے اور یہ قوت مشابہ قوت طبعی کے ہے کہ جو افعال اس سے صادر ہوتے ہیں بلا ارادہ صادر ہوتے ہیں اور مشابہ قوت نفسانی کے اسوجہ سے ہے کہ اسکے افعال مختلف یعنے گوناگون ہوتے ہیں اسلیے کہ قبض اور بسط ساتھ ہی کرتا ہے اور یہ دو حرکت متضادہ اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ مگر فلاسفہ جس وقت اطلاق نفس کا نفس ارضی پر کرینگے انکی مراد اس نفس سے کمال جسم طبعی آلی ہوتی ہے اور وہ ارادہ

نفس سے اسوقت اسبات کا کرتے ہین کہ جو چیز زمین مین مبدء ہر ایک قوت کا ہو جس سے بعینہ یا بذاتہ حرکات یا افعال مختلفہ صادر ہوں اس بنا پر یہ قوت فلاسفہ کے نزدیک قوت نفسانی ٹھہرے گی جیسے وہ قوت طبعی جسکا ہم ذکر کر چکے ہین ان کی اصطلاح مین قوت نفسانی نام رکھی ہے لیکن اگر نفس سے یہ معنی مراد نہ لیے جائین بلکہ یہ مراد لین کہ نفس وہ قوت ہے جو مبداء ادراک اور تحریک ہو کہ اس سے یہ دونون چیزین کسی قسم کے ادراک سے بذریعہ کسی قسم ارادے کے صادر ہوتی ہین اور طبیعت سے مراد لین جو قوت کہ صادر ہو اس سے ایک فعل اسکے جسم مین بخلاف اس صورت مذکور یعنے بدون ادراک اور ارادے کے اسوقت یہ قوت نفسانی نہ ٹھہریگی بلکہ قوت طبعی ہوگی اور اعلے درجہ پر اس قوت کے ہوگی جسکا نام اطبا قوت طبعی رکھتے ہین اور اگر طبیعت سے یہ مراد لین کہ جو شئے تصرف کرے امر غذا مین اور اس کی تبدیل صورت مین خواہ یہ تصرف واسطے بقائے شخص واحد کے ہو یا واسطے بقائے نوع کے ہو اس فرض پر طبیعت اور بھی خاص ہوجائیگی اور جو معنے طبیعت کے ابھی بیان ہوچکے اس سے یہ الگ ہوجائیگی اور ایک قسم تیسری ہوگی غضب اور خوف اور مثل ان کے حزن و فرح چونکہ انفعالی سی قوت طبعی کے ہین اگرچہ مبدء ان انفعالات کا حس اور وہم اور قوائے ادراکی ہین لیکن منسوب اسی قوت کی طرف کیے جاتے ہین اور تحقیق بیان اس قوت کی اور بھی اسبات کا بیان کہ یہ ایک قوت ہے یا ایک سے زیادہ ہے علم طبعی مین کیجاتی ہے جو فلسفہ کا ایک جزو ہے

فصل پانچوین قوائے نفسانی مدرکہ کے بیان مین

قوت نفسانی بمنزلہ جنس کے ہے اسکے ماتحت دو قوتین بمنزلہ دو نوع کے ہین ایک قوت مدرکہ۔ دوسری قوت محرکہ۔ پھر قوت مدرکہ بمنزلہ جنس کے دو قوتون کے واسطے ہے ایک مدرکہ ظاہری۔ اور ایک مدرکہ باطنی پھر مدرکہ ظاہری اور وہی قوت حس بھی ہے پانچ قوتون کے واسطے بمنزلہ جنس کے ہوا ایک قوم کے نزدیک اور آٹھ قوتون کی جنس ہے دوسری قوم کے نزدیک اگرچہ اسکی پانچ ہی قسمین شمار کرین تو ان کی تفصیل یہ ہے۔ باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ ذائقہ۔ لامسہ۔ اور اگر آٹھ قسمین فرض کرین اسکا سبب یہ ہے کہ اکثر محققین کی راے یہ ہے کہ قوے مس کے بہت سے ہین بلکہ چار قوتون سے زیادہ ہین اور ہر قسم کو ملموسات اربعہ سے ساتھ ایک قوت جدا گانہ کے خاص کرتے ہین لیکن وہ چارون قوتین ایک ہی عضو حساس مین مشترک ہین۔ جیسے ذوق اور لمس دونون زبان مین ہین یا ابصار اور لمس دونون آنکھ مین ہے اور تحقیق اس مسئلہ کی فیلسوف پر واجب ہے۔ مدرکہ باطنی یعنے مدرکہ نفسانی وہ بھی بمنزلہ جنس کے پانچ قوتون کے واسطے ہے پہلی وہ قوت ہے جسے حس مشترک اور خیال کہتے ہین اور یہ قوت واحد ہے نزدیک اطبا کے اور محققین فلاسفہ اسکو دو قوتین جانتے ہین کہ حس مشترک وہ قوت ہے کہ اس تک کل محسوسات پہونچتے ہین اور سب کی صورتون سے وہ منفعل ہوتی ہے اور اسمین سب جمع ہوتی ہین۔ اور خیال وہ قوت ہے جو انکی محافظت بعد اجتماع کرتی ہے اور انکو بعد غائب ہونے کے حس سے ٹھہراتی ہے اور جو قوت حس مشترک اور خیال کے فعل کو قبول کرتی ہے وہ حافظہ کے مغائر ہے تحقیق حق کی اس مسئلہ مین بھی حکیم فیلسوف کو مناسب ہے بہرحال ایک ہو خواہ دو ہون مسکن انکا اور مبدء انکے فعل کا بطن مقدم دماغ ہے اور **دوسری** وہ قوت ہے جسے اطبا کر مفکرہ نام رکھتے ہین اور محققین کبھی اسے متخیلہ کہتے ہین اور کبھی مفکرہ اگر اس قوت کا قوت وہمیہ حیوانیہ جسے ہم آگے ذکر کرینگے استعمال کرے خواہ یہ قوت بذاتہا اپنے فعل پر قائم ہو اسوقت اسکا نام متخیلہ ہے اور اگر قوت نطقیہ اسی کی طرف متوجہ ہو اور اسکو اپنے پاس کام مین جس سے منتفع ہوتی ہے صرف کرے اسوقت اس قوت کو مفکرہ کہتے ہین۔ اس قوت مین اور پہلی قوت مین یہ فرق ہے کہ پہلی قوت قابل اور حافظ ہے ان صور محسوسہ کی جو اس تک پہونچتی ہین اور یہ قوت مفکرہ تصرف کرتی ہے اس قوت سے

جو خیال مین بطور ودیعت کے ہو اور تصرفات اسکی ترکیب اور تفصیل کے ہونے مین پس حاضر کرتی ہو صورتون کو جس طرح جس سے اسوقت تک پہونچتی مین اور کبھی ایسی صورتین حاضر کرتی ہو جو حس کے مخالف ہین جیسے انسان اڑتا ہوا تصور کرے یا ایک پہاڑ زمرد کا سوچے مگر خیال مین وہی چیزین حاضر ہوتی ہین جنھین حس قبول کر چکی ہو۔ اس قوت متفکرہ کا مسکن بطن اوسط دماغ سے ہے اور یہی قوت آلہ ہے واسطے اس قوت کے جو قوت مدرکہ باطنی تحقیقت حیوان مین ہوتی ہے وہم ہے جس سے حیوان حکم کرتا ہو اسبات پر کہ بھیڑیا اس کا دشمن ہو اور بچہ دوست ہو یا جو خبر گیری اسکے دانہ گھاس کی کرتا ہو وہ اسکا صدیق ہے کہ اس سے نفرت نہین کرتا ہو یہ حکم حیوان کا اس طور پر نہین ہوتا ہو جیسا بذریعہ قوت نطقیہ کے انسان کرتا ہو اور جیسا عداوت اور محبت غیر محسوس کو انسان پہچانتا ہے اسطرح حیوان نہین پہچانتا اسلیے کہ اس عداوت اور محبت کو حس نہین دریافت کر سکتی ہو لیکن ان دونون کو ایک اور قوت دریافت کرتی ہے اور انپر حکم کرتی ہو اور اگرچہ یہ حکم بادراک نطقی حیوان نہین ہوتا لیکن بالضرور یہ ادراک جزئی ہے اس چیز کا جو غیر نطقی ہے انسان بھی کبھی اس قوت کا استعمال اکثر احکام مین کرتا ہو اور اسوقت قائم مقام حیوان غیر ناطق کے ہوجاتا ہے۔ یہ قوت خیل سے جدا ہے اسلیے کہ خیال کا تعلق محسوسات سے ہوتا ہو اور یہ قوت محسوسات مین معانی غیر محسوسہ پر حکم کرتی ہو۔ قوت مفکرہ اور متخیلہ سے بھی یہ قوت جدا ہے اس طرح پر کہ افعال قوت حیوانی کے تابع کوئی حکم نہین ہوتا ہو اور افعال متفکرہ یا متخیلہ کے تابع کوئی حکم ہوتا ہے بلکہ انکے افعال بھی احکام ہین اور اسکے افعال کی ترکیب ہو محسوسات مین اور انکا فعل محسوس مین وہی حکم ہے ایسے معنون مین جو خارج ہے محسوس سے اور جس طرح سے حس حیوان مین صور محسوسات پر حاکم ہے اسی طرح وہم اسی حیوان مین انھین صورت کے معانی پر حکم کرتا ہے جو وہم تک پہونچتے مین اور حس تک نہین پہونچ سکتے ہین۔ لبعض لوگ مجازاً اس قوت کو بھی تخیل نام رکھتے ہین اور یہ ان کے اختیار کی بات ہے اسلیے کہ اسماء اور الفاظ مین کچھ نزاع نہین ہے بلکہ واجب یہ ہے کہ معانی سمجھ لیے جائین اور ان کے فرق دریافت ہوجائین۔ اس قوت کے سمجھنے کا اور اس کی معرفت حاصل کرنے کا طبیب کو منصب نہین ہے اس لیے کہ مضار افعال اس قوت کے تابع اور قوتون کے مضار کے ہین جو اس سے پیشتر ہے جیسے خیال اور تخیل اور ذکر کہ جسکا بیان ہم آگے کرینگے اور طبیب اسی قوت مین نظر کرتا ہے کہ اگر اسکے افعال مین کوئی مضرت واقع ہو اسکا شمار مرض مین کیا جائے پس اگر مضرت کسی قوت مین بسبب لاحق ہونے مضرت کے کسی ماقبل کی قوت کے فعل مین پیدا ہو اور اس مضرت کے تابع کوئی سوء مزاج یا فساد ترکیب کسی عضو مین ہوجائے طبیب کو یہی بات کافی ہو کہ لحوق اس ضرر کو پہچانے کہ آیا بسبب سوء مزاج یا فساد عضو کے یہ ضرر پیدا ہوا ہو تاکہ اسکا تدارک بذریعہ علاج کے کرے اور اس سے محفوظ رہے اور طبیب پر یہ بات لازم نہین ہے کہ حال اس قوت کا پہچانے کہ جسکے ذریعہ سے یہ ضرر پیدا ہوا ہو جسوقت وہ پہچان لے حال اس قوت کا کہ جسے بغیر واسطہ یہ ضرر لاحق ہوتا ہے **تیسری قوت** بحسب قول اطباء کے جو عند التحقیق پانچوین یا چوتھی ہو اور وہی قوت حافظہ اور متذکرہ ہو اور یہ قوت خزانہ ہے اس چیز کی جو وہم تک معانی محسوسات سے سوائے صورت محسوسہ کے پہونچتی ہو جسطرح خیال خزانہ اس چیز کا ہو جو حس تک صور محسوسہ سے پہونچتی ہو اور مقام اس قوت کا بطن موخر بطون دماغ سے ہو اس مقام پر ایک تحقیق فلسفی اسبات مین ہے کہ آیا یہ قوت حافظہ اور متذکرہ کہ جو دوبارہ پھیر لاتی ہے اور اس چیز کو جو غائب ہوجائے حفظ سے مخزونات وہمیہ مین سے ایک قوت ہو یا دو قوتین مگر طبیب کو اسکی تحقیق کچھ ضرور نہین ہے اسلیے کہ جو آفات ان مین سے کسی ایک کو عارض ہوتے ہین وہ ایک سے ہوتے ہین اور یہ دونون آفتین ہین جو بطن موخر دماغ کو عارض ہوتی ہین

خواہ جنس مزاج سے ہون خواہ جنس ترکیب سے نفس کی جو قوت بیان سے ابھی باقی ہے وہ قوت ناطقہ انسانی ہے اور جبوقت نظر اور بحث طبیب کی قوت وہمیہ سے ساقط ہوگئی بنظر اس علت کے جو مجنے اوپر بیان کی تو قوت ناطقہ انسانی کی بحث اس علم سے بہت بعید ہو بلکہ طبیبون کی بحث تین ہی قوتون کے افعال مین مقصود ہو فقط **فصل چھٹی قواے نفسانی محرکہ کے بیان مین** قواے محرکہ یہ مین کہ اوتار مین تشنج اور ارخا پیدا کرین پس حرکت دین انھین اوتار سے اعضا اور مفاصل کو اس طرح سے کہ یہ قوت ان مفاصل مین منقبض و منبسط پیدا کرے۔ و منفذ ان قوتون کا اس عصب مین ہو جو متصل عضلے کے ہواور یہ قوت فاعل جنس ہو اسکی تقسیم بطرف انواع کے بحسب تقسیم مبادی حرکات کے ہوتی ہے پس ہر عضلے مین ایک طبیعت جداگانہ ہو کہ وہ تابع حکم وہم کے ہو جو بسبب اجماع اور باتفاق قصد کرنے عضلات کا حرکات پر ہے **فصل اخیر افعال کے بیان مین** افعال مفرد کچھ ایسے مین کہ قوت واحدہ سے تمام ہوتے مین جیسے فعل ہضم کا اور بعض ان مین سے دو قوتون سے تمام ہوتے مین جیسے خواہش طعام کہ وہ قوت جاذبہ طبعیہ اور قوت حاسہ جو فم معدہ مین ہے ان دونون سے مگر تمام ہوتی ہے جاذبہ کی تحریک لیف دراز مین ہوتی ہے جو متقاضی جذب اور چوسنے ان رطوبات کے ہو جو اسمین موجود ہے رطوبات سے اور قوت حاسہ سے اس انفعال کا حس پیدا ہوتا ہے اور لذع سودا بھی حس ہوتا ہو جو واسطے آگاہ کرنے اس شہوت کے طحال سے فم معدہ پر گرتا ہو جسکا حال وہ بیان ہو چکا اس فعل کا دو قوتون سے تمام ہونا اسوجہ سے ہو کہ اگر قوت حاسہ مین کوئی آفت عارض ہو جائے وہ شئے جسکا نام جوع اور شہوت کھانے کی ہو باطل ہو جائے پس اشتہائے طعام نرہیگی اگرچہ بدن اسکا محتاج ہو اسیطرح قوت ازدرا دیعنے لقمہ اتارنے کی بھی دو قوتون سے تمام ہوتی ہو ایک جاذبہ طبعی اور دوسری دافعہ ارادی اول کا فعل اس لیف دراز سے تمام ہوتا ہے جو فم معدہ اور مری مین ہے اور دوسرے کا فعل لیف سے عضل زدراد کے تمام ہوتا ہو اگر ایک ان دونون سے باطل ہو جاسے ازدراد مین دشواری ہوگی بلکہ اسوقت کہ اگرچہ کوئی قوت باطل نہوئی ہوگی یہ قوت ابھی اپنے فعل پر پختہ بھی نہین ہوئی ہو جب بھی ازدراد دشوار ہوتا ہو کیا تو نہین دیکھتا ہو کہ شہوت جسوقت نہین ہوتی ہو تم پر اس لقمہ کا اتارنا دشوار ہوتا ہو جو غذا سے مرغوب ہو بلکہ اگر ہم کو کسی چیز کے کھانے سے نفرت ہو اور پھر اسکا لقمہ اتارا چاہین چونکہ قوت جاذبہ شہوانی اس سے متنفر ہوگی دافعہ ارادیہ پر اسکا اتارنا نیاد دشوار ہوگا۔ اخراج اغذا کا بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہو ایک قوت دافعہ اس عضو کی جہان سے غذا جدا ہو دوسری قوت جاذبہ اس عضو کی جدہر غذا متوجہ ہوتی ہو۔ اسیطرح اخلاج ثقل مخرجین بھی دو قوتون سے تمام ہوتا ہے۔ کبھی ایک فعل کا مبدا دو قوتین نفسانی اور طبعی ہوتی ہین اور کبھی سبب اسکا قوت اور کیفیت ہوتی ہو جیسے تبرید کہ مانع ہے مواد کی پس وہ اعانت دافعہ کی کرتی ہو مقاومت پر اس خلط کے جو عضو پہ گرتی ہو اور اسکے منع کرنے مین دفعتاً اسوجہ خاص مین اور کیفیت بارزہ ان دونون کو منع کرتی ہے بالذات یعنے جوہر خلط منصب کی تغلیظ کرتی ہے اور مسام مین تنگی پیدا کرتی ہے اور تیسری ایک اور چیز اس کیفیت سے بالعرض پیدا ہوتی ہو کہ بجھنا حرارت جاذبہ مواد کا ہو۔ اور کیفیت حارہ ان وجوہ مین مقابل کیفیت باردہ کے ہے کیفیت حارہ اور اضطرار خلا پہلے شئے لطیف کو جذب کرتی ہو بعد اسکے شئے کثیف کو۔ اور قوت جاذبہ طبعیہ جو اس کی طبیعت کے مناسب ہوتی ہو اسی کو جذب کرتی ہو کبھی اسکے مناسب کثیف ہوتا ہو تو اسی پر اسکا جذب تمام ہوتا ہے۔ تمام ہوا پہلا فن کتاب اول کتب قانون سے جو علم طب مین ہے

فن دوسرا بیان مین اصناف امراض اور اسباب و اعراض کلیہ کے

اور اس مین تین تعلیم ہین **تعلیم پہلی** امراض مین **تعلیم دوسری** اسباب مین **تعلیم تیسری** اعراض مین تعلیم پہلی مین آٹھ فصلین ہین **فصل پہلی تعریف مین سبب اور مرض کے** لفظ سبب کا کتب طب مین جب مذکور ہوتا ہو

اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ جو چیز پہلے موجود ہو اور اسکے موجود ہونے سے کسی حالت کا حالات بدن سے موجود ہونا یا کسی حالت کا بدن انسان کا ثابت رہنا واجب ہو جائے۔ اور مرض کے یہ معنے ہیں کہ مرض ایک ہیأت غیر طبعی ہے بدن میں انسان کے جس کی جہت سے بالذات کوئی آفت کسی فعل میں واجب ہو وجوب اولی کرکے اور یہ بات یا مزاج غیر طبعی سے پیدا ہوتی ہے یا ترکیب غیر طبعی سے عارض ہوتی ہے۔ اور عرض وہ چیز ہے جو اس ہیأت غیر طبعی کا تابع ہو اور وہ تابع بھی ہو اس کا غیر طبعی ہونا خواہ بالکل طبیعت کی ضد کی وجہ سے ہو جسطرح سے قولنج میں درد کا پیدا ہونا جو الم غیر طبعی ہے یا طبیعت کا ضد نہ ہو جیسے رخسارہ کا زیادہ سرخ ہونا ذات الریہ میں **امثلہ** سبب کی مثال جیسے عفونت مرض کی مثال جیسے حمی عرض کی مثال جیسے تپ میں پیاس اور درد سر ہونا **ایضاً مثال** سبب کی بھر جانا مادہ کا ان اوعیہ اور ظروف میں جو آنکھ تک اترے ہیں مثال مرض کی اسی مادہ سے طبقہ عنبیہ میں سدے کا پڑ جانا اور یہ مرض آلی ترکیبی ہے یعنے مرض مرکب عضو مرکب میں پیدا ہوتا ہے مثال عرض کی بصارت کا جاتا رہنا **ایضاً** سبب کی مثال نزلہ حادہ مرض کی مثال اسی نزلہ سے ریہ میں قرحہ پڑ جانا۔ عرض کی مثال اسی مرض میں دونوں رخسارونکا سرخ ہو جانا اور ناخونوں کا گول اور مقوس ہو جانا۔ عرض کبھی بذات خود عرض نام رکھا جاتا ہے اور کبھی باعتبار معروض لہ کے یعنے جسے وہ عارض ہوتا ہے اور اسی عرض کو دلیل بھی کہتے ہیں اس اعتبار سے کہ طبیب اسکی متابعت کرتا ہے اور اسکے ذریعہ سے شناخت مرض کی حاصل کرتا ہے کبھی ایک مرض سبب دوسرے مرض کا ہوتا ہے جیسے قولنج سبب واسطے غشی اور فالج اور صرع کے ہوتا ہے بلکہ کبھی عرض سبب واسطے مرض کے ہوتا ہے جیسے درد شدید قولنج میں سبب غشی کا ہوتا ہے یا درد شدید سے ورم عارض ہوتا ہے اسلیئے کہ مقام درد میں انصباب مواد ہوتے ہوتے ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی عرض بذات خود مرض ہو جاتا ہے جیسے درد سر جو تپ میں عارض ہو جاتا ہے بیشتر جب اسکو استقرار اور استحکام ہو جاتا ہے تو بعد زوال تپ کے بھی باقی رہ کر خود مرض ہو جاتا ہے کبھی ایک ہی چیز بقیاس اپنی ذات کے اور بہ نظر ایک چیز کے جو اس سے بیشتر تھی اور بقیاس ایک چیز کے جو اسکے بعد ہوئی سبب اور مرض اور عرض ہوتی ہے جیسے حمائے سل کہ عرض ہے بہ نسبت قرحہ ریہ کے اور مرض ہے فی نفسہ اور سبب ہے واسطے ضعف معدہ کے مثلاً اور جیسے درد سر جو تپ بلغمی میں پیدا ہوا اور پھر اس درد کو استحکام ہو جاوے کہ وہ عرض ہے بہ نسبت حمی کے اور مرض ہے بذات خود اور کبھی سرسام اسکی جہت سے پیدا ہو جاتا ہے تو یہ سبب سرسام کا ہوتا ہے۔ اسیطرح سے درمیان سبب اور مرض اور عرض کا ہوا کرتا ہے

فصل دوسری میں اقسام احوال بدن اور اجناس امراض کا بیان

اقسام حالات بدن انسان کے جالینوس کے نزدیک تین ہیں صحت وہ ایک ہیأت ہے کہ اسکی جہت سے بدن انسان اپنے مزاج اور ترکیب میں ایسا ہوتا ہے کہ سارے افعال اس سے صحیح اور سلیم صادر ہوتے ہیں۔ مرض وہ ایک ہیأت بدن میں ایسی ہے جو حالت صحت کی ضد ہے یعنے اسکے تمام افعال صحیح اور سلیم صادر نہیں ہوتے۔ حالت ثالثہ کہ نہ صحت ہے اور نہ مرض ہے یا اس جہت سے کہ اسحالت میں نہایت درجہ کی صحت اور نہایت درجہ کا مرض نہیں ہوتا جیسے ابدان شیوخ یا وہ لوگ جو بعد مرض کے نقیہ ہو جائیں خواہ بدن لڑکوں کے۔ یا حالت ثالثہ اس جہت سے ہو کہ صحت اور مرض دونوں ایک ہی وقت اس بدن میں پائی جائیں خواہ ایک ہی جسم کے دو عضو میں یا ایک ہی عضو میں مگر دو جنس بعید میں مثلاً صحیح المزاج ہو اور مریض الترکیب ہو یا ایک ہی عضو میں دو جنس قریب میں اجتماع صحت و مرض ہو مثلاً شکل میں صحیح ہو اور مقدار اور وضع صحیح نہ ہو۔ یا دو کیفیت منفعلہ میں تو صحت ہو اور دو کیفیت فاعلہ میں صحت نہ ہو یا دو وقت

ہیں تعاقب صحت اور مرض کا ہو کرے مثلاً جاڑوں میں صحیح ہو اور گرمیوں میں مریض ہو جائے۔ امراض مفردہ بھی ہوتے ہیں اور مرکب بھی۔ مرض مفردہ تو نوع واحد انواع مرض مزاج سے ہو یا نوع واحد انواع ترکیب سے ہو جسے ہم آگے ذکر کرینگے۔ اور مرض مرکب وہ ہے جس میں دو قسمیں خواہ زیادہ دو قسموں سے جمع ہو کر مرض واحد پیدا ہو جائے پہلے ہم امراض مفردہ کو بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ امراض مفردہ کی تین قسمیں ہیں **پہلی قسم** وہ ہے جو بمنزلہ جنس کے ہو ان امراض کے واسطے جو اعضائے متشابہۃ الاجزاء کی طرف منسوب ہیں یہ وہ اعضا ہیں جیسے جزو اور کل کا نام ایک ہی ہے جیسے گوشت ہڈی رگ وغیرہ اور یہی امراض اصناف سوء مزاج کے ہیں انکی نسبت اعضائے متشابہۃ الاجزاء کی طرف اسواسطے ہوئی کہ پہلے یہ بالذات انہیں اعضا کو عارض ہوتے ہیں اور ان کی وجہ سے اعضائے مرکبہ کو عارض ہوتے ہیں تا اینکہ جب انکو ہم موجود اور حاصل تصور کریں تو جس عضو میں اعضائے متشابہ سے جا ہیں ان کے حصول کا تصور ممکن ہو اور امراض مرکبہ میں یہ بات ممکن نہیں ہوتی **دوسری قسم** جنس ہے ان امراض کی جو اعضائے آلیہ یعنے اعضائے مرکبہ کیطرف منسوب ہیں اور یہ امراض ترکیب ہیں جو ان اعضا میں واقع ہوتے ہیں جو اعضا متشابہۃ الاجزاء سے مرکب ہیں اور یہ اعضا آلات ہیں واسطے افعال بدنی کے **تیسری قسم** امراض مشترکہ ہیں جو اعضائے متشابہۃ الاجزاء کو اور نیز اعضائے آلیہ کو بھی بحیثیت کہ وہ اعضائے آلیہ ہیں عارض ہوتے ہیں اس طرح سے نہیں کہ انکا عارض ہونا اعضائے آلیہ کو تابع عروض اعضائے متشابہۃ الاجزاء کے ہو اور اسی قسم کا نام تفرق اتصال اور انحلال فرد ہے اسلیے کہ تفرق اتصال کبھی مفصل کو عارض ہوتا ہے بدون اسبات کے کہ جن اعضائے متشابہۃ الاجزاء سے وہ مفصل مرکب ہے اس سے عارض ہو لے۔ اور کبھی پٹھا اور استخوان اور رگوں کو تنہا جداگانہ عارض ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ امراض کی تین قسمیں ہیں **ایک قسم** تابع سوء مزاج کو ہوتی ہے **دوسری قسم** تابع سوء ہیئت ترکیب کو ہوتی ہے۔ **تیسری قسم** تابع تفرق اتصال کو ہوتی ہے اور جو مرض تابع ان تین میں سے کسی ایک کا ہو اور اسی سے پیدا ہو اسکی نسبت اسی کی طرف ہوتی ہے امراض مزاج کی سولہ قسمیں مشہور ہیں جنکا ہم اوپر ذکر کر چکے فصل پہلی تعلیم ثالث فن اول میں

فصل تیسری امراض ترکیب کے بیان میں

امراض ترکیب کی بھی چار قسمیں ہیں۔ امراض خلقت۔ امراض مقدار۔ امراض عدد۔ امراض وضع۔ امراض خلقت چار قسموں میں منحصر ہے **پہلی قسم** امراض شکل یعنے شکل اپنی مجرے طبعی سے متغیر ہو کر اسکے فعل میں کوئی آفت پیدا ہو جائے مثلاً سیدھی چیز ٹیڑھی ہو جائے یا ترچھی سیدھی ہو جائے یا مستدیر مربع ہو جائے خواہ مربع مستدیر ہو جائے اسی قسم سے تسقط راس ہے یعنے سر کے دونوں ابھار جن میں سے ایک کم ہو جائے یا دونوں نہ ہوں اور سر بالکل گول ہو جائے یا مربع ہو جائے جب اس سے کسی قسم کا ضرر عارض ہو اور زیادہ گول ہونا معدہ کا اور چوڑا ہونا تلی کا **دوسری قسم** امراض مجاری کی اور یہ امراض تین طرح پر ہوتے ہیں یا تو مجاری میں اتساع یعنے پھیلاؤ پیدا ہو جائے جیسے انتشار العین جو روح بصر کے پھیل جانے سے پیدا ہوتا ہے یا سبل جو آنکھوں میں سرخ ڈورے خون یا رطوبت سے بھرے ہوئے پیدا ہوتے ہیں یا دوالی جو پاؤں کی رگوں کے پھیل جانے سے پیدا ہوتا ہے اور یا مجاری میں تنگی پیدا ہو جیسے تضیق العین یا تنگ ہونا منافذ نفس اور مری کا یا مجاری بند ہو جائیں جیسے بند ہونا قصبہ عنبیہ کا یا عروق جگر کا **تیسری قسم** مرض خلقت کے امراض اوعیہ اور تجاویف ہیں اور اسکی چار قسمیں ہیں۔ یا اوعیہ اور تجاویف بڑھ جائیں اور وسیع ہو جائیں جیسے کیسہ انثیین وسیع ہو جاتے ہیں۔ یا چھوٹے ہو کر تنگ ہو جائیں جیسے ضیق المعدہ یا تنگی بطن دماغ کی بوقت صرع کے۔ یا بند ہو کر بڑے ہو جائیں جیسے بطون دماغ کے بروقت سکتہ کے بند ہو جاتے ہیں۔ یا نہیں استفراغ اور خلو

پیدا ہو جیسے خالی ہونا تجاویف قلب کا خون سے بروقت شادی مرگ کے یا بروقت زیادہ لذت پانے کے جس سے ہلاکت واقع ہوتی ہے
چوتھی قسم امراض خلقت کے امراض صفائح یعنے جلد ظاہری اعضا میں اسطرح ہو کہ چکنی ہو جائے وہ چیز جسکا خشن یا درشت ہونا چاہیے جیسے
معدہ اور آنتیں یا خشن ہو جائے وہ چیز جسکا چکنا ہونا چاہئے جیسے قصبہ ریہ جبوقت اسمیں خشونت آجائے امراض مقدار کی دو قسمیں ہیں **قسم پہلی**
زیادتی مقدار کی جیسے داء الفیل یا عظم قضیب جسکا فریسموس نام ہو یا جیسے بانون کو لیقوبا جس عارض ہو یہ وہ مرض ہو کہ بانون کے کل اعضا
اتنے موٹے ہو جاتے ہیں کہ حرکت سے عاجز ہو جائے **قسم دوسری** نقصان مقدار کے جیسے زبان کا پتلا ہونا اور حدقہ چشم کا چھوٹا ہونا یا اعضا
میں ذبول کا پیدا ہونا۔ امراض عدد یا زیادتی عدد کی ہو اور یہ زیادتی یا طبعی ہو جیسے ایک دانت کا تبتش سے زیادہ ہونا یا انگلی کا
زیادہ ہونا یا زیادتی غیر طبعی ہو جیسے صنع یعنے تجہ سر یا حصاۃ یعنے پتھری خواہ دوسری قسم نقصان عدد ہو یہ نقصان از روی طبیعت کے ہو جیسطرح
کسی شخص کی خلقت میں ایک انگلی کم ہو جائے یا طبیعت میں نقصان نہو جیسے کسی کی انگلی کٹ جائے **قسم تیسری** امراض وضع کے چونکہ
وضع جالینوس کے نزدیک مقتضی مکان کی ہو اور مشارکت کو بھی چاہتی ہے پس امراض وضع کے چار ہیں یکبھی تو عضو کا اپنے مفصل سے یا
زائل ہو جانا عضو کا اپنے مفصل سے بدون انخلاع یعنے الگ ہو جانے کے جیسے اس فتق میں جو آنت اترنے سے پیدا ہوتا ہو یا حرکت عضو کی مفصل
میں خلاف مجرے طبعی اور ارادی کے مثل رعشہ کے۔ یا ٹھیرنا عضو کا اپنے مقام میں کہ جگہ سے حرکت نکر سکے جیسے بروقت منجمد اور سخت
ہو جسے مفاصل کے نقرس میں یہ بات پیدا ہوتی ہو **قسم چوتھی** امراض مشارکت کے مرض مشارکت شامل ہو ہر ایک حالت کو جو کسی
عضو کو اسکے بقیہ کی طرف عضو قریب کے قرب اور بعد سے خلاف مجرے طبعی کے پیدا ہو سکتی ہو دو قسمیں ہیں **پہلی قسم** یہ ہو کہ اس عضو کی حرکت
طرف عضو قریب کے یا عضو قریب سے کسی اور طرف ممتنع ہو **دوسری قسم** ان دونوں حرکتوں کا دشوار ہونا بعد امکان کے واسطے اسی عضو
کے مثلاً پہلی قسم میں یہ بات پیدا ہو کہ ایک انگلی اپنے قریب کی انگلی کیطرف حرکت نکر سکے خواہ اگر قریب پہونچ گئی ہو تو اسکے قریب
کر نہو سکے۔ اور دوسری قسم کی مثال یہ ہو کہ یہ دونوں باتیں دشوار ہوں مثلاً استرخائے جفن اور استرخائے مفاصل کے فالج میں یا دشوار
ہونا بسط کف دست کا اور کھلنا پلک کا **فصل چوتھی امراض تفرق اتصال کے بیان میں** امراض تفرق اتصال کے کبھی
جلد میں عارض ہوتے ہیں انکا نام خدش اور سحج رکھا گیا ہے اور کبھی گوشت میں عارض ہوتے ہیں خواہ اس چیز میں جسکے گوشت سنبھلنے
کا زمانہ قریب ہو اسکو جراحت کہتے ہیں اور جس میں قیح یعنے ریم پیدا ہو اسکو قرحہ کہتے ہیں اور اسمیں قیح پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ فضول اسکی طرف
مرتفع ہوتے ہیں اس سبب سے کہ اسمیں ضعف پیدا ہوتا ہے اور اپنی غذا کے استعمال اور ہضم سے عاجز ہوتا ہو اسی جہت سے طرف فضلہ کے
مستحیل ہو جاتا ہو کبھی جراحت اور قرحہ اس تفرق اتصال کو کہتے ہیں جو غیر لحم میں عارض ہو اور کبھی استخوان میں واقع ہوتا ہو اگر اسکے
دو ٹکڑے یا چند ٹکڑے چھوٹے چھوٹے کر دے اسکو کاسر و مفتت کہتے ہیں اور یا طول میں ہڈی کے تفرق اتصال واقع ہو اسکو صادع کہتے ہیں
کبھی یہ تفرق اتصال تینوں قسم کا غضروف میں واقع ہوتا ہو اور کبھی پٹھہ میں واقع ہوتا ہو پھر اگر عرض میں واقع ہو اسکو بتر کہتے ہیں اور اگر طول میں ہو
اور عدد میں شگاف کی کثرت نہو اسکو شق کہتے ہیں اور اگر عدد میں کثرت ہو اسکو شدخ کہتے ہیں کبھی اجزائے عضل میں بھی تفرق اتصال ہوتا ہو اگر
کنارے پر عضل کے ہو برابر ہے کہ اسکے عصب میں ہو یا وتر میں اسکو ہتک کہتے ہیں اور اگر عرض میں عضل کے ہو اسکو جز کہتے ہیں اور اگر
طول میں واقع ہو اور عدد میں کم ہو اور غور یعنے عمق میں زیادہ ہو اسکو فدغ کہتے ہیں اور اگر اجزا کثیر ہو جائیں اور فاش ہو جائے اور خوب
غائر ہو اسے رض اور فسخ کہتے ہیں اور کبھی فدغ اور رض اور فسخ تینوں بلا فرق ہر ایک تفرق اتصال وسط عضل کو کہتے ہیں جسطرح

کیون نہو۔ اگر تفرق اتصال شرائین اور وریدون مین ہو اسکو انفجار کہتے ہین پھر اگر عرض مین ان رگون کے ہو اسکو قطع اور فصل کہتے ہین اور اگر طول مین نفوذ کرے اسے صدع کہتے ہین۔ اور اگر یہ تفرق اتصال اس طرح پر ہو کہ ان کے منہ کھل جائین اسے بثق کہتے ہین۔ اور اگر شرائین مین اس طرح کا تفرق اتصال ہو کہ پھر وہ ملتحم نہو سکے اور خون انسے ہمیشہ جاری رہیگا اس مقام تک جو اسکو ٹھیرے ہے تا اینکہ وہ جگہ خون سے پر ہو جائیگی اور بعد بھر جانے کے یہ خون پلٹ کر پھر رگ مین آئیگا اسکا نام ام الدم ہے اور ایک قوم ام الدم ہر ایک شگاف شریانی کو کہتے ہین۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ ہر ایک عضو انحلال فرد اور تفرق اتصال کا متحمل نہین ہو مثلاً قلب کہ اگر اس مین تفرق اتصال ہو ساتھ ہی موت واقع ہو جائیگی۔ اگر تفرق جھلی خواہ پردون مین واقع ہو اسکو فتق کہتے ہین۔ اگر وہ جزو مین عضو مرکب کے اسطرح پر تفرق اتصال واقع ہو کہ ایک دوسرے سے جدا ہو جائے بشرطیکہ اسبات کے کہ عضو متشابہۃ الاجزاء مین کوئی آفت پہونچے اس کو انفصال اور خلع کہتے ہین اور اگر تھوڑی مین ہو اور اپنی جگہ سے زائل ہو جائے اسکو فک کہتے ہین۔ اور کبھی تفرق اتصال مجاری مین ہوتا ہے اور نہین وسعت پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی غیر مجاری مین ہوتا ہے کہ نئے مجاری پیدا ہو جاتے ہین۔ زوال اتصال اور حدوث تفرج وغیرہ اگر کسی جید المزاج عضو مین ہو جلد اصلاح پذیر ہوتا ہے اور اگر ردی المزاج مین ہو ایک زمانہ تک اصلاح مین عاصی رہتا ہے خصوصاً ایسے ابدان مین جنمین استسقا یا سوء القنیہ خواہ جذام عارض ہو۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ فصل صیف مین جو قروح پڑتے ہین اور ان کے زمانہ مین طول ہو جاتے مرض کلہ مین پڑ جاتے ہین ناظر کتاب بذالتفصیل جزئیات امراض تفرق اتصال کے پوری ابحاث آئندہ مین جہان امراض جزئیہ کا ذکر ہے پائیگا

فصل پانچوین امراض مرکبہ کے بیان مین

امراض مرکبہ مین بھی ہم ایک قول کلی کہتے ہین۔ امراض مرکبہ سے ہماری یہ مراد نہین ہو کہ چند امراض باتفاق مجتمع ہو جائین بلکہ یہ مراد ہو کہ چند امراض ایسے مجتمع ہون کہ انکے اجتماع سے مرض واحد پیدا ہو جائے اس کی مثال ہو ورم اور بثور جو از قسم ورم ہین۔ بثور چھوٹے چھوٹے ورم ہین جیسے ورم بڑے بڑے بثور ہین۔ ورم ایسا مرض ہے کہ جسمین امراض کے کل اجناس پائے جاتے ہین مرض سوء مزاج اسواسطے پایا جاتا ہو کہ ایسا کوئی ورم نہین کہ بدون سوء مزاج مع مادہ کے پیدا ہو۔ مرض ہیئت و ترکیب بھی ورم مین ہوتا ہو اسلیے کہ ایسا کوئی ورم نہین ہے کہ جسکی جہت سے آفت شکل و مقدار عضو مین پیدا نہو۔ کبھی ورم کے ساتھ امراض وضع بھی پائے جاتے ہین۔ اور مرض مشارکت بھی ہوتا ہے بجہت تفرق اتصال کے اسلیے کہ بیشک ورم مین تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے بجہت گرنے مواد فضول کے عضو متورم پر اور ٹھہر جانے اس مواد کے اسکے اجزا مین اسطرح پر کہ بعض اجزاء کو بعض سے جدائی ہو جاتی ہو تب اس مواد کے ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہو۔ یہ ورم نرم اعضا کو عارض ہوتا ہے اور کبھی استخوان مین مشابہ ورم کے ایک چیز پیدا ہوتی ہو کہ اسکا حجم غلیظ ہو کر رطوبت بڑھ جاتی ہو۔ کچھ عجب نہین ہے کہ جو چیز زیادتی کو بوجہ غذا کے قبول کرے مثل ہڈی کے وہی چیز بجہت فضول کے بھی زیادتی قبول کرے جسوقت کہ اسمین زیادتی خارج سے نفوذ کرے یا اس مین پیدا ہو جب ورم کا کوئی سبب خارجی نہو اور اسکا سبب بدنی انتقال ایک مادہ کا کسی عضو سے اسکے ماتحت کی طرف کرے اسکو نزلہ کہتے ہین۔ کبھی وہ سبب مادی جس سے اورام اور غیرہ پیدا ہوتے ہین ایسے اخلاط کے اندر دوبا ہوا ہوتا ہو جنکی کیفیت سے ایذا نہین ہوتی ہے پھر جسوقت ان اخلاط سے جید اخلاط الگ ہو جاتے ہین وہ اخلاط ردی خالص ہو کر جدا ہو جاتے ہین اور ان کی جدائی کے چند طریقہ ہین جیسے استفراغ طبعی کہ عورتون کو دودھ پلاتے وقت مادہ صالح طرف لبن کے مستحیل ہوتا ہو اور مادہ فاسد الگ باقی رہجاتا ہے خواہ استفراغ غیر طبعی ہو جیسے کسی جراحت کو یہ بات عارض ہو کہ خون صالح اس سے بہا کرے اور اخلاط ردی جداگانہ باقی رہینگے جب یہ اخلاط ردی الگ باقی

رہتے ہین چونکہ طبیعت کو ان سے ایذا پہونچتی ہے انکو کسی طرف دفع کرتی ہو کبھی طریقہ دفع کا یہ ہوتا ہے کہ مواد فاسدہ بطرف جلد کے دفع کرتی ہو اسوقت اورام و بثور پیدا ہوتے ہین۔ اور کبھی مختلف قسم کے فضول دفع ہوتے ہین۔ ورم کے پیدا ہونے کے لائق تر وہی فضول ہین جو اپنے اسباب سے پیدا ہون اور ان مواد سے ورم حادث ہوان کے چھ قسم ہین۔ اخلاط اربعہ۔ اور مائیت اور ریح۔ ورم گرم بھی ہوتا ہو اور گرم نہین بھی ہوتا ہو یہ گمان کرنا لائق ہو کہ ورم گرم سوائے خون اور صفرا کے اور خلط سے پیدا نہین ہوتا ہو بلکہ جس خلط مین حرارت بوجہ عفونت کے عارض ہو خواہ جوہر اس خلط کا گرم ہو یا نہو ورم حار اس سے پیدا ہو سکتا ہو۔ اگرچہ ان اجناس کا ورم بھی بحسب تقسیم انواع ہر ایک وہ کے منقسم ہو سکتا ہو مگر یہ تقسیم اورام کی نوعی تقسیم کے لائق ہو صنفی تقسیم مین عادت طبیبون کی اسطرح پر جاری ہوئی ہو کہ محض دموی ورم کو فلغمونی اور صفراوی محض کو حمرہ اور ان دونون سے مرکب کا مرکب نام رکھتے ہین مگر مرکب مین خلط غالب کو مقدم کرکے غیر غالب کو اس کے پیچھے ذکر کرتے ہین کبھی فلغمونی حمرہ کہتے ہین اور کبھی حمرہ فلغمونی۔ جسوقت ورم پکا ہوجاتا ہو اسکو خراج کہتے ہین اور جسوقت خراج نرم گوشت خواہ مغابن یعنے بن ران یا مضابغ یعنے گوشِ بن کام خواہ پس گوشت یا زیر بغل عارض ہوا اور اس جنس فاسدے ہو جسکو ہم امراض جزئیہ مین ذکر کرینگے ایسے اورام کا نام طاعون رکھا گیا ہے۔ اور محارہ مین ابتدا خلط دفع ہوتی ہو اور حجم ظاہر ہوتا جاتا ہے پھر زمانہ تزید مین حجم مین بھی زیادتی پیدا ہوجاتی ہے اور تمدد بھی عارض ہوتا ہو پھر زمانہ وقوف مین ایک مقدار معین پر حجم ٹھہر جاتا ہو اسکے بعد انحطاط شروع ہوتا ہو پھر نضج ہوکر یا متحلل ہوجاتا ہو یا ریم پڑتی ہو انجام کار اس ورم کا یا تحلل ہوتا ہو یا ریم پکا ہوجاتی ہو یا بطرف صلابت اور سختی کے مستحیل ہوجاتا ہو۔ جو اورام گرم نہین ہین وہ یا مادہ سوداوی سے پیدا ہوتے ہین یا بلغمی یا مائی یا ریحی سے حادث ہوتے ہین مادہ سوداوی سے تین قسم کے ورم پیدا ہوجاتے ہین۔ صلابت اور سرطان۔ یہ دونون اکثر فصل خریف مین ہوتے مین اور جمیع اجناس غدد کے جیسے خنازیر اور سلع پیدا ہوتا ہو۔ اجناس غدد اور صلابت اور سرطان مین یہ فرق ہو کہ اقسام غدد جس عضو کو گھیرے ہوئے ہین اس سے الگ ہوتے ہین جیسے محض غدد یا ان مقامات کے ظاہر مین پھیلے ہوئے ہوتے ہین جیسے خنازیر۔ اور وہ دو قسمین یعنے صلابت اور سرطان جس عضو مین ہوتے مین اسکے جوہر مین داخل ہوتے ہین سرطان اور صلابت مین یہ فرق ہے کہ صلابت ورم ساکن ہے اسمین حدت اور تیزی نہین ہوتی حس کو باطل کرتی ہو یا حس مین فتور پیدا کرتی ہو اور اس ورم مین درد نہین ہوتا۔ اور سرطان ورم متحرک ہے روز بروز بڑھتا جاتا ہو اور ایذا بہت ہوتی ہو اسکی جڑ بعض اعضا مین پیدا ہوتی ہین حس کا باطل ہونا اس ورم مین کچھ ضرور نہین ہوتا مگر یہ کہ مدت دراز ہوجائے اسوقت یہ ورم جس عضو مین ہوتا ہو اسکی موت پیدا ہوتی ہو اور حس اسکی باطل کردیتا ہے۔ کچھ بعید نہین ہے کہ فصل ممیز درمیان صلابت اور سرطان کے عوارض لازمہ یعنے خاصہ کے ذریعہ سے ہو فصول جوہری ممیز نہون۔ اورام صلب سوداوی کی ابتدا سختی کے ساتھ ہوتی ہو اور کبھی بطرف صلابت کے منتقل ہوتے ہین خصوصاً اگر سوداوی دموی ہو اور سوداوی بلغمی کے ورم مین بھی کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہو۔ اور یہ اورام صلب غدد اور سلع وغیرہ سے اسبات مین جدا ہوتے ہین کہ انمین بستگی جثہ کی پیدا ہوتی ہو کہ وہ بستہ ہو کر اپنی جگہ کو پکڑ لیتا ہو اور لمس اسکا عصبی ہوتا ہو اور جسوقت دبا کر الگ کیا جائے پھر اسیطرح لپٹ کر بیٹھا ہوتا ہو اور اگر کسی دوا سے تو ہی سے بے دبلانے کے الگ کیا جائے پھر نہین ملتا ہو اکثر یہ تعب سے پیدا ہوتا ہو اور بعضی چیزون سے مثل سیسے وغیرہ کے باطل ہوجاتا ہو جنبل ورم بلغمیہ کی دو قسمون کیطرف تقسیم پاتی ہو۔ ورم رخو۔ اور سلع لمینہ۔ اور ان دونون مین اسطرح پر تمیز ہوتی ہو کہ سلع غلافون کے اندر متمیز ہوتا ہو اور اس سے جدا ہوتا ہو۔ اور ورم رخو ملا ہوا ہوتا ہو خلاف سے جدا نہین ہوتا ہو۔ اکثر جانتے ہین جو ورم ہوتے ہین بلغمی

رہتے ہیں یہانتک کہ اورام حارہ بھی جاڑون میں سپید رنگ ہوتے ہیں اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اورام بلغمیہ میں بسبب رقت اور غلظت اور نرمی کے اختلاف ہوا کرتا ہے چنانچہ بعض ورم بلغمی مشابہ ورم سوداوی کے ہوتے ہیں اور کبھی مشابہ اورام ریحی کے اور کبھی شبیہ ورم مائی کے اکثر نزول بلغم رقیق کا نوازل میں اندرون لیف اعصاب کے ہوتا ہے یہانتک کہ نیچے کے عضلات حنجرہ میں بلکہ اسکے بھی نیچے تک پہونچ جاتا ہے اور ورم مائی جیسے استسقاء و قیلہ مائی اور وہ ورم جو قحف میں مائیت سے عارض ہوتا ہے اور مثال ورم کے اورام ریحی کی بھی دو قسمیں ہیں۔ تہیج۔ اور نفخہ۔ ان دونون میں دو طرح کا فرق ہے۔ قوام۔ اور مخالطت۔ بیان تفصیلی اسکا یہ ہے کہ ریح تہیج میں جوہر عضو سے مختلط اور آمیختہ ہوتی ہے اور نفخہ میں ریح مجتمع اور متمدد ہوتی ہے اور جوہر عضو سے مختلط نہیں ہوتی۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ تہیج میں حس نرمی و رقت کرتی ہے اور دبانے سے دب جاتا ہے اور نفخہ میں دبانے کی مقاومت زیادہ اور کم ہوتی ہے۔ بثور کی قسمیں بھی شمار میں اقسام اورام کے ہیں بعض بثور فقط دموی ہوتے ہیں مثل جدری کے۔ اور ایک قسم صفراوی محض ہوتی ہے جیسے شرے صفراوی یعنی پتی۔ اور بثور جاورسیہ۔ اور مرکب مادہ سے بھی ہوتے ہیں جیسے حصبہ اور نملہ اور مسامیر جو مثل کیل کے دراز ہوتے ہیں اور جرب یعنی خارش اور ثآلیل یعنی مسہ وغیر ذلک۔ اور کبھی بثور مائی بھی ہوتی ہیں مثل نفاطات کے اور ریحی بھی ہوتے ہیں مثل نفخات کے ناظر اس کتاب کا تفصیل کل اورام اور بثور کی کتاب چہارم میں بخوبی دریافت کرے گا اور جس جگہ جو مناسب ان کے ہے شرح و بسط سے لکھا جائیگا۔

فصل چھٹی ان امور کے بیان میں جو امراض کے ساتھ شمار کیے جاتے ہیں بہت ایسے امور ہیں جو امراض سے خارج ہیں اور انکا شمار امراض میں ہوتا ہے یہ وہ چیزین ہیں جو زینت میں داخل ہیں **ایک** ان میں سے بالون کی زینت میں داخل ہے۔ **دوسرے** رنگ کی زینت میں داخل ہے **تیسرے** رائحہ میں داخل ہے **چوتھے** سحنہ میں یعنی بدنون کے داخل ہے قسم امراض شعر کے یہ ہیں تناثر یعنی پراگندہ ہونا بالون کا اور تمرط یعنی گر جانا بالون کا اور قصر یعنی چھوٹا ہونا اور قلت یعنی کم ہونا اور تشقق یعنی پھٹ جانا اور رقت یعنی باریک ہونا اور غلظ یعنی موٹا ہونا اور افراط جعودت یعنی بہت پیچیدہ ہونا اور افراط سبوطت یعنی زیادہ سیدھا ہونا اور شیب یعنی سپید ہونا رنگ کا بدل جانا کسی طرح کا ہو اور کیسی آفت اسمین پیدا ہو چار قسمون میں داخل ہے **پہلی قسم** رنگ کا بدل جانا سوء مزاج مادی سے مثل یرقان کے۔ یا سوء مزاج بلا مادہ کے جیسے جعیت یعنی چونے کا رنگ ہو جانا جو بوجہ برودت زائد کے عارض ہوتا ہے یا زردی جو منتشر بوجہ سوء مزاج حار مفرط کے عارض ہوتی ہے **دوسری قسم** رنگ کے بدلنے کے اسباب خارجی سے ہوتی ہے جیسے حرارت آفتاب کی اور برودت اور ہوا رنگ کو جلا دیتی ہے **تیسری قسم** تغیر لون کی پیدا ہوتی ہے بسبب پھیل جانے ایسے اجسام کے جلد پر جو حائل رنگ کی ہیں یا ان اجسام کا رنگ مخالف جلد کے ہوتا ہے جیسے بہق اسود یا نقطے پڑ جانے جلد پر جنکا رنگ مخالف جلد کے ہو جیسے خیلان اور نمش میں ہوتا ہے **چوتھی قسم** تغیر رنگ کا بوجہ عارضی کے ہوتا ہے جیسے التیام تفرق اتصال جدری کا ہو کہ بعد بھر جانے گڑھون کے نشان کا رنگ مخالف جلد کے باقی رہتا ہے یا قروح خبیثہ جلد کو گھلا دین آفات بو کی جیسے صنان یعنی گندگی بغل کی یا اور قسم کی بدبو جو بدن میں پیدا ہوتی ہے آفات سحنہ یعنی بعد رنگ کے دو ہیں یا ہزال مفرط یعنی زیادہ لاغری یا سمن مفرط یعنی زیادہ فربہی

فصل ساتوین اوقات امراض کے بیان میں اکثر امراض کے واسطے چار اوقات مقرر ہیں۔ ابتدا۔ تزید۔ انتہا۔ انحطاط۔ ان چارون اوقات کے جو زمانہ خارج ہو وہ اوقات صحت میں داخل ہے بیماری کا اول وقت ابتدا اور انتہا سے وہ دو طرفین اور کنارے زمانے کے نہیں ہیں کہ جنمین حال مرض کا کچھ ظاہر ہو بلکہ ہر ایک ابتدا اور انتہا کے واسطے ایک زمانہ محسوس ہے جسکا ایک حکم مخصوص ہے۔ وقت ابتدا کا وہ زمانہ ہے جسمین ظہور مرض کا ہوتا ہے اور اسکے حالات میں تشابہ اور یکرنگی ہوتی ہے کہ زیادتی مرض کی

اس زمانہ مین ظاہر نہین ہوتی۔ اور وقت تزید کا وہ زمانہ ہو جسمین شدت مرض کی وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتی جاتی ہو اور وقت انتہا کا وہ ہو جسمین مرض کے جمیع اجزا حالت واحدہ پر ٹھہر جاتے ہین اور اسکے اعراض یکسان رہتے ہین۔ اور انحطاط کا وہ زمانہ ہو جس مین نقصان مرض کا ظاہر ہوتا ہو اور حقیقتاً معان نظر کیجائے کہ مرض ظاہر تر ہوگی یہ چارون اوقات کبھی بحسب مرض کے اول سے آخر تک اسکی نوبتون مین پہلا ہوتے ہین انکو اوقات کلیہ کہتے ہین۔ اور کبھی ہر ایک نوبت کے اوقات اربعہ دیکھے جاتے ہین انکو اوقات جزئیہ کہتے ہین

فصل آٹھوین

تمامی قول احوال امراض مین

امراض کا نام کئی وجہون سے رکھا جاتا ہو۔ کبھی بنظر اس عضو کے جو حامل مرض ہے نام بیماری کا لیاجاتا ہو جیسے ذات الجنب وذات الریہ۔ کبھی عرض غالب پر اعراض مرض سے نام رکھا جاتا ہے جیسے صرع کہ اسکے معنے گر پڑنے کے ہین چونکہ صرع مین بوقت دورے کے آدمی کو گر پڑنا لازم ہو لہذا اس مرض کا نام یہی رکھا گیا۔ کبھی سبب مرض سے اس مرض کا نام لیتے ہین جیسے ہم کہتے ہین کہ مرض سوداوی۔ کبھی بوجہ تشبیہ کے جیسے داء الاسد وداء الفیل۔ کبھی مرض کا نام اس شخص کی طرف منسوب ہوتا ہو جسے پہلے یہ مرض لاحق ہوا ہو جیسے قرحہ طیلانیہ ایک مرد کی طرف منسوب ہو جسکا طیلانس نام تھا۔ کبھی کسی شہر کی طرف مرض کا نام نسبت دیا جاتا ہو جس شہر مین وہ مرض ہوا تھا جیسے قروح بلخیہ۔ اور کبھی مرض کا نام اس شخص کے نام پر ہوتا ہو جو اسکا علاج خوب کرتا تھا اور کردینے مین مشہور تھا جیسے قرحہ جیرونیہ۔ کبھی مرض کا نام جوہر ذاتی کے مطابق ہوتا ہے جیسے حمی ورم جالینوس نے کہا ہو امراض یا ظاہری ہوتے ہین کہ ان کی شناخت حس کرتی ہو یا باطنی ہوتے ہین کہ انپر آگاہ ہونا آسان ہوتا ہے جیسے درد معدہ اور درد ریہ یا ایسے امراض باطنیہ ہین کہ انپر آگاہی دشوار ہوتی ہو جیسے وہ آفات کہ جگر مین عارض ہون یا مجاری ریہ مین۔ یا کسی طرح ادراک ان امراض کا ہو مگر تخمیناً جیسے وہ آفتین جو مجاری بول کو عارض ہوتی ہین۔ امراض کبھی خاص ہوتے ہین اور کبھی بشرکت دوسرے عضو سے اپنے مرض مین۔ یا اس جہت سے ہوتی ہو کہ وہ دونون براہ طبیعت متواصل اور ملے ہوئے ہوتے ہین کہ چند آلات کے ذریعہ سے ان دونون مین اتصال ہوتا ہو جیسے دماغ اور معدہ ان دونون مین بذریعہ ایک پٹھہ کے اتصال ہوتا ہے یعنے پٹھہ جو حجاب بطن تک دماغ سے اترا ہو جسکا ذکر فصل دوسری تعلیم تیسری فن اول مین ہوچکا ہو یا رحم اور پستان ان دونون مین بذریعہ اوردہ کے اتصال ہوتا ہے۔ یا اس جہت سے کہ ایک ان دونون عضو کا عین راہ اور گذرگاہ مادہ کا ہو طرف دوسرے عضو کے جیسے اربیتین واسطے ورم ساق کے ہوتا ہو۔ یا اس جہت سے کہ وہ دونون قریب قریب ہین جیسے رقبہ اور دماغ کہ ہرایک دوسرے کے مرض مین شرکت رکھتا ہو خصوصاً جو قریب کا عضو ضعیف ہو کہ وہ فضول مادی کو اپنے قریب سے قبول کرتا ہو جیسے ابط واسطے قلب سے یا اس جہت سے ایک ان مین کا مبدء اور اصل واسطے فعل عضو ثانی کے ہو جیسے حجاب واسطے ریہ کے تنفس مین یا اسوجہ سے کہ ایک عضو خادم ہو واسطے دوسرے عضو کے جیسے عصب واسطے دماغ کے۔ یا اس جہت سے کہ وہ دونون بذریعہ کسی تیسرے عضو کے شرکت رکھتے ہین جیسے دماغ گردے سے اسوجہ سے شرکت رکھتا ہو کہ یہ دونون جگر سے شرکت رکھتے ہین کبھی شرکت مین عود بھی ہوتا ہو یعنے جو ضرر کسی عضو کو بشرکت دوسرے عضو کے پہونچے اس دوسرے سے مثل اسی ضرر کے دوبارہ پہلے عضو کو پہونچتا ہو جیسے دماغ اگر متاذی ہو تو معدہ اس الم مین اسکا شریک ہوتا ہو اور ضعف ہضم معدہ مین پیدا ہوتا ہو سبب معدہ سے بخارات ردی اور غذاے غیر منہضم دماغ تک جاتی ہو اس جہت سے الم دماغ کا اور زیادہ بڑھ جاتا ہو۔ اور مشارکت بطور دوام خواہ بطور دورہ بنا بر احکام اصل کے جاری ہوتی ہو یعنے اصل عضو جسکی شرکت سے دوسرے عضو کو اذیت پہونچتی ہو اگر اسکو اذیت دائمی ہو تو فرع کو بھی اذیت دائمی ہوگی اور اگر اصل کو اذیت دوری ہے تو اسکو بھی دوری ہوگی۔ مراتب بدن کے درمیان صحت اور مرض

چھ ہیں **ایک مرتبہ یہ ہے** کہ بدن نہایت درجہ صحت پر ہو **دوسرا مرتبہ یہ ہے** کہ منتہائے درجہ صحت سے کم ہو **تیسرا مرتبہ یہ ہے** کہ بدن نہ صحیح ہو اور نہ مریض جیسا کہ حالت ثالثہ کے بیان میں گذرا **چوتھا مرتبہ یہ ہے** کہ بدن غیر صحیح قابل مرض کا جلد ہو **پانچواں مرتبہ یہ ہے** کہ بدن مریض اندک بیمار ہو **چھٹا مرتبہ یہ ہے** کہ نہایت درجہ مرض پر ہو۔ جو مرض ہو یا مسلم ہو یا غیر مسلم۔ مسلم وہ مرض ہے کہ جسکے معالجہ کو کوئی مانع اور عائق جیسا چاہیئے نہو۔ اور غیر مسلم وہ ہے کہ اسکے ہمراہ معالجہ کا ایک عائق بھی موجود ہو کہ اسکے معالجہ میں تدبیر جانب کی رخصت نہ دے جیسے درد سر کا اسکے ساتھ نزلہ بھی ہو **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جو مرض مناسب مزاج اور سن اور فصل کے ہو اسمیں اندیشہ ہلاک کمتر ہے نسبت اس مرض کی جو غیر مناسب ہو اور ایسا مرض غیر مناسب بدون سبب عظیم کے پیدا نہیں ہوتا اور **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ زوال امراض ہر فصل کی امیدواری اس فصل کی ضد میں کیجاتی ہے جیسے امراض شتا کی صحت فصل صیف میں یا امراض ربیع کی صحت فصل خریف میں ہوتی ہے۔ **اور یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بعض امراض دوسرے امراض کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں اور بعد انتقال کے وہ خود دفع ہو جاتے ہیں اور اس دوسرے مرض سے ان کی خیریت حاصل ہوتی ہے گویا ایک مرض دوسرے مرض کے لیے ذریعہ شفا ہوتا ہے جیسے ربع صرع سے نجات دیتی ہے یا نقرس اور دوالی اور اوجاع مفاصل اور جرب اور حکہ اور بثور اور تشنج سے بذریعہ ربع کے شفا حاصل ہوتی ہے یا ذرب سے اور ذات الجنب زلق الامعاء سے۔ اور اسی طرح کھل جانا رگ مقعد کا ہر مرض سوداوی اور وجع الورک اور درد گردہ اور وجع رحم سے نجات دیتا ہے کبھی انتقال مرض کا دوسرے مرض کی طرف اسطرح پر ہوتا ہے کہ شدت اور آفت بڑھ جاتی ہے جیسے انتقال ذات الجنب کا ذات الریہ کیطرف یا قرانیطس کا لیثرغس کیطرف۔ بعض امراض متعدی اور ساری ہیں جیسے جرب اور جذام اور قروح عفنہ اور حمائے وبائی اور جدری اور خصوصاً جبوقت مساکن تنگ ہوں اور اسیطرح اگر شخص قریب اسفل ریح میں ہو یا جیسے رمد کہ یہ بھی دوسرے کو لگ جاتا ہے خصوصاً جو شخص کسی کے آشوب چشم کو بغور دیکھے اور جیسے بیماری ضرس کی کہ محض تصور ترش چیز کا دانتوں کو ایذا دیتا ہے اور بعضے سل و برص کہ یہ بھی مرض متعدیہ سے ہیں۔ بعض امراض بوراثت نسل میں جاری ہوتے ہیں جیسے برص اور قرع طبعی اور نقرس اور سل اور جذام بعض امراض جنسی ہوتے ہیں کہ ایک قبیلہ اور قوم یا ایک صنف کے باشندوں سے خاص ہوتے ہیں خواہ انمیں زیادہ پیدا ہوتے ہیں **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ ضعف اعضا کا تابع سوء مزاج کے ہوتا ہے یا تخلخل بنیہ یعنے ڈھیلے ہونے بدن کے

تعلیم دوسری میں دو جملے ہیں **جملہ پہلا ان چیزوں کے بیان میں جو اسباب عام سے پیدا ہوتے ہیں** اور اسمیں تین فصلیں ہیں **فصل پہلی میں اسباب کا بیان بطور کلی کیا جاتا ہے** اسباب تینوں حالات بدن انسان کے یعنے صحت و مرض و حالت ثالثہ کے تین قسم پر ہیں سابقہ بادیہ واصلہ سابقہ اور واصلہ میں اسباب کی شرکت ہے کہ یہ دونوں امور بدنی ہوتے ہیں یعنے خلطی یا مزاجی یا ترکیبی ہوتے ہیں۔ اسباب بادیہ وہ چیزیں ہیں کہ جو ہر بدن انسان سے خارج ہوں یا وہ چیزیں ہیں آثار اجسام خارجہ کی ہوں جیسے مارنے سے کوئی اثر بدن انسان کو پہونچے یا حرارت جو سے بدن انسان کو گرمی پہونچے خواہ طعام حار یا بارد بدن انسان پر وارد ہو۔ یا وہ اثر نفس ناطقہ سے بدن کو پہونچے اسلیئے کہ نفس ناطقہ سوائے بدن کے ایک دوسری چیز ہے وہ اثر نفس ناطقہ کا جیسے بروقت غضب اور خوف کے بدن انسان کو پہونچتا ہے یا بروقت رنج اور خوشی کے۔ اسباب سابقہ اور بادیہ میں اسباب کی شرکت ہے کہ بیشتر درمیان ان دونوں کے اور درمیان حالات ثلاثہ بدن انسان کے ایک واسطہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اسباب بادیہ اور واصلہ میں اسباب کی شرکت ہے کہ ان دونوں میں اور درمیان حالات ثلثہ کے کبھی واسطہ نہیں ہوتا۔ مگر اسباب سابقہ کا فرق اسباب واصلہ سے اس طرح پر ہے کہ اسباب سابقہ کے قریب کوئی حالت نہیں ہوتی بلکہ ان دونوں کے درمیان میں چند اسباب ہوتے ہیں جو نزدیک تر

اس حالت کے ہونے میں جو بوقت اسباب سابقہ کے تھی۔ اور اسباب سابقہ اسباب بادیہ سے اسبات میں فرق رکھتے ہیں کہ جو اسباب سابقہ بدنی ہوتے ہیں اور یہ بھی ایک فرق ہے کہ اسباب سابقہ اور حالت کے درمیان میں واسطہ ہوتا ہے اور اسباب بادیہ میں یہ بات واجب نہیں ہے اسباب واصلہ کا فرق اسباب بادیہ سے اس امر میں ہے کہ اسباب واصلہ بدنی اور داخل بدن کے امور ہوتے ہیں اور اسباب بادیہ خارج از بدن ہیں دوسرا فرق اسباب واصلہ اور اسباب بادیہ میں یہ ہے کہ اسباب واصلہ اور تغیر حال مریض کے درمیان میں کوئی واسطہ ہرگز نہیں ہوتا ہے اور اسباب بادیہ اور حالت مریض میں کبھی واسطہ بھی ہو جاتا ہے چنانچہ ابھی اسکی مثال چوٹ لگنے کی چند روز کے بعد ورم پیدا ہونے سے دیکھی بلکہ واسطہ کا ہونا اور نہ ہونا دونوں بہ نسبت اسباب بادیہ کے ممکن ہیں۔ اسباب سابقہ چند امور بدنی ہیں خلط کی وجہ سے پیدا ہوں یا مزاج خاص یا ترکیب خاص انکا باعث ہو کر کسی حالت اور تغیر کو پیدا کرتے ہیں اور اس حالت کے پیدا کرنے میں اسباب سابقہ کی تاثیر یا اس سے نجات ہوتی ہے یعنے ضرور ہوتی ہے اور اپنی تاثیر کو یہ اسباب روک نہیں سکتے جیسے آگ اپنی احراق کے روکنے پر قادر نہیں ہے دوسری یہ بات ہے کہ یہ اسباب اولاً اور بلا واسطہ موثر اس تغیر میں نہیں ہوتے بلکہ خلط یا مزاج وغیرہ کے واسطے سے انکی تاثیر ہوتی ہے۔ اسباب واصلہ وہ امور بدنی ہیں جو احوال اور تغیرات بدنی میں واسطہ تاثیر اولی اور ایجابی یعنے بے اختیاری کرتے ہیں۔ اسباب بادیہ چند امور بدنی ہیں کہ خارج از بدن ہوتے ہیں مگر تغیرات بدن میں کبھی بلا واسطہ اور کبھی بواسطہ پیدا کرتے ہیں گو انکی تاثیر بھی غیر اختیاری ہوتی ہے کہ اپنی تاثیر کے رد کرنے پر قادر نہیں ہوتی **مثال اسباب سابقہ کی** مرض مزاجی میں جیسے امتلاء مادہ سبب سابق ہے تپ کے لیے۔ یا مرض ترکیبی مثلاً نزول الماء کا امتلاء اور عنبیہ چشم سبب سابق ہے **مثال اسباب واصلہ کی** جیسے عفونت اخلاط سبب واصل ہے حمی کے واسطے یا رطوبت سائلہ جو اتر کر ثقبہ یعنے سوراخ عنبیہ تک آتی ہے سبب واصل ہے سدہ کی اور سدہ سبب عمی اور نابینائی کا ہو جاتا ہے (**مترجم**) سدہ سبب نابینائی کا ہونا فقط بیان و توضیح ہے مثال سبب واصل کی فقط رطوبت سائلہ پر تمام ہو گئی **مثال اسباب بادیہ کی** گرمی آفتاب کی خواہ حرکت شدیدہ یا غم کا پیدا ہونا یا بیداری بیش از حد کا عارض ہونا یا کسی گرم چیز کا پینا یا کھانا جیسے لہسن کا استعمال کہ یہ ہر ایک شئے سبب خارجی تپ کے پیدا ہو جانے کی ہے۔ ہر ایک سبب اسباب مذکورہ سے یا فقط اسباب بادیہ سے اسکا سبب ہو کر اثر کرنا کبھی تو بالذات ہوتا ہے یعنے اپنی تاثیر میں وہ سبب محتاج کسی اور شئے کا نہیں ہوتا جیسے مرچ سیاہ کہ خود ہی بالذات تسخین پیدا کرتی ہے یا افیون کہ بذات خود تبرید کا اثر پیدا کرتی ہے۔ اور کبھی اثر کرنا بالعرض ہوتا ہے جیسے آب سرد جب گرمی پیدا کرے چنانچہ اکثر حوض وغیرہ کے سرد پانی سے نہانے میں حرارت پیدا ہوتی ہے پس یہ اثر ٹھنڈے پانی میں بوجہ احتقان حرارت باطنی کے پیدا ہوتا ہے اور حقن حرارت کی وجہ یہ ہے کہ آب سرد سے تکثف مسامات بدنی ہوتی ہے اور باہر کو حرارت خارج نہیں ہوتی لہذا حرارت اور گرمی پیدا ہو جاتی ہے یا گرم پانی سے برودت پیدا ہونا کہ یہ بھی بالعرض ہے اسلیے کہ تبرید کا اثر آب گرم سے بوجہ تحلیل کے ظاہر ہوتا ہے۔ یا سقمونیا جو حار ہے اور بعد اسہال خلط صفرا کے برودت کرتی ہے اسکی وجہ بھی یہ ہے کہ خلط حار کے اخراج سے بالعرض برودت پیدا ہوتی ہے ہر ایک سبب خارجی اسباب بادیہ کو ہمیشہ یہ قوت نہیں ہے کہ پہونچنے کے ساتھ بدن میں اپنا اثر ذاتی یا عرضی کرنے لگے بلکہ کبھی اثر کرتے ہیں انھیں اسباب کو بدن تک پہونچنے کے ساتھ اور بھی چند امور کی حاجت ہوتی ہے اور وہ شروط منحصر تین امور میں ہیں (۱) قوت فاعلہ کی تاثیر کا قوی ہونا (۲) جس پر یہ سبب موثر ہوگا اس میں بدن کا اس تاثیر سے منفعل ہونا کہ اسکے اثر کو قبول کر سکے (۳) ایسے سبب کا بدن سے متصل ہونا اور اس پر وارد ہونا اور اتنی دیر تک سبب کا اپنے وصف پر اور بدن کا اپنی صفت پر باقی رہنا کہ اثر ہو سکے

اکثر چیزیں اسباب بادیہ سے جنکی تاثیر ابدان میں نہیں ہوتی اسکی وجہ بیشتر یہی ہے کہ ان شروط میں سے کوئی شرط مفقود ہوتی ہے لہذا بالکل اثر نہیں ہوتا۔ اور کبھی باوجود اجتماع شرائط کے بھی ظہور اثر میں انھیں اسباب کی کمی اور بیشی کا اختلاف واقع ہوتا ہے اور بیشتر اسوجہ سے سبب واحد چند ابدان میں مختلف امراض کو پیدا کرتا ہو یا اوقات مختلفہ میں امراض چند پیدا کرتا ہے۔ کبھی اختلاف تاثیر کسی سبب کے بدن قوی اور بدن ضعیف کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں اور کبھی کمی بیشی اثر کی بدن شدید الحس اور ضعیف الحس میں مختلف طور پر ہوتی ہو۔ انھیں اسباب میں بعض اسباب مختلف ہوتے ہیں اور بعض اسباب غیر مختلف ہوتے ہیں مختلف اس سبب کو کہتے ہیں کہ اگرچہ وہ سبب بدن سے جدا ہوجاوے مگر پھر بھی اپنے اثر کو چھوڑ جاوے اور غیر مختلف وہ سبب ہو کہ ادھر وہ بدن سے جدا ہوا اسکا اثر بھی ساتھ ہی مفقود ہوگیا۔ ہم یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ جتنے اسباب ایسے ہیں کہ انسے احوال بدنی میں تغیر پیدا ہوتا ہے یا ایسے اسباب ہیں کہ احوال بدن کے بحال خود حفاظت کرتے ہیں دونوں قسم کے اسباب یا تو ضروری ہیں کہ آدمی کو کسی طرح ان سے گریز نہیں ہوسکتا جبتک انسان کی حیات باقی ہے اور بعض اسباب انھیں سے غیر ضروری بھی ہیں ضروری اسباب کے چھ اجناس ہیں (۱) جنس ہوا جو آدمی کے بدن سے محیط ہو (۲) جنس کھانے پینے کی چیزیں (۳) جنس آدمی کے بدن کا سکون یعنے ٹھہرنا اور حرکت کرنا (۴) جنس حرکات نفسانی اور غیر بدنی جیسے غم اور سرور وغیرہ (۵) جنس نوم و یقظہ یعنے خواب اور بیداری (۶) جنس استفراغ اور احتباس یعنے بدن سے کسی چیز کا نکلنا یا خارج ہونا اور کسی چیز کا پیدا ہونا اور نہ نکلنا۔ اب پہلے ہم جنس ہوا کا بیان کرتے ہیں جو اول ستہ ضروریہ ہے

فصل دوسری جملۂ اولیٰ کے فصول سے اس ہوا کی تاثیر کے بیان میں

جو بدن سے ملی ہو اور بدن کو احاطہ کیے ہوئے ہو۔ یہ ہوا ہمارے عناصر اربعہ بدنی کی ایک عنصر بھی ہے اور ہماری ارواح کے لیے بھی عنصر ہے اور باوصف عنصر ہونے کے اس ہوا سے ہماری ارواح کو مدد بھی پہونچتی رہتی ہے اور اصلاح ارواح کی علت بھی ہو دیگر ابدان کو بھی ہوا سے مدد پہونچتی ہو اور اصلاح بھی کرتی ہے، ہوا کا مصلح ارواح ہونا فقط اسی طرح کا نہیں ہے جیسے ایک عنصر دوسرے کی اصلاح کرتا ہو بلکہ ہوا کی اصلاح بہ نسبت ارواح کے ایسی ہو جیسے کہ فاعل اپنے منفعل میں اثر کرتا ہے وہ فاعل جو تعدیل کسی شئے میں پیدا کرے۔ اوپر کے فصول میں ہم بیان کر چکے کہ روح سے مراد کیا ہو وہی جوہر جو بخارات اخلاط سے پیدا ہوتا ہو اور ہم یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ اس فن طب میں لفظ روح سے ہم ان معنوں کو قصد نہیں کرتے جو فلاسفہ کی اصطلاح ہو کہ وہ لوگ روح سے نفس ناطقہ مراد لیتے ہیں جو انکی اصطلاح میں جوہر مجرد ہو (متر جم) یہ دفع دخل ہے کہ ایسا نہو کوئی خیال کرے کہ روح یعنے نفس ناطقہ جو غیر جسمانی ہو اسکی تعدیل ہوا سے جسمانی کیا کرے گی ورنہ وہ بھی جسمانی ہوجائیگی (متن) جو تعدیل ہوا کے ذریعہ سے ہماری ارواح مذکورہ تک صادر ہوتی ہو اسکے تمام ہونے میں دو فعل پیدا ہوتے ہیں (۱) ترویح (۲) تنقیہ ترویح سے کیا فائدہ ہوتا ہو کہ جس وقت روح کا مزاج گرم ہوجاوے اور بافراط اس روح میں اکثر بوجہ احتقان کے حرارت پیدا ہو یا گاہ بیگاہ کبھی اور وجہ سے روح گرم ہوجائے اس گرمی کے اعتدال پر لانے کے واسطے ہوائے مذکور سے مدد پہونچتی ہو اور تعدیل ارواح سے مراد ہماری تعدیل اضافی ہو نہ حقیقی چنانچہ اوپر اسکا بیان اچھی طرح ہوچکا ہو۔ یہ تعدیل روح کو بذریعہ ہوا کے استنشاق ریہ کی وجہ سے ہوتی ہو یعنے پھیپھڑہ اُن مسامات منافس نبض سے جو متصل شرائین کے ہیں ہوا کو اندر کھینچتا ہے اور چھوٹی چھوٹی رگوں کے منھ جیسے نبض ہوا کو لیکر وہاں تک پہونچاتی ہو۔ جو ہوا ہمارے بدن کے محیط ہو چونکہ اسکا مزاج بہ نسبت ہماری روح کے اصلی اور غریزی مزاج کے بارد ہو

حالانکہ ہماری روح کا مزاج غریزی معتدل ہو مائل بحرارت پھر جب ہماری روح مین حرارت بوجہ احتقان کے پیدا ہو اس کی حرارت اور گرمی سے تو ہوائے محیط بدرجہا سرد ہو گی پس جب اس روح گرم تک ہوا بارد پہونچتی ہے یا اس ہوا کا صدمہ خواہ پہونچے روح گرم کو لگتا ہو اور بعد پہونچنے ہوا منتشق کے اور روح مین اختلاط اور آمیزش ہو کر مجوشی پیدا ہوتی ہو اسکے ذریعہ سے دو فائدہ حاصل ہوتے ہین (۱) یہ ہوائے سرد روح گرم کو اس ضرر سے منع کرتی ہو کہ وہ روح مستحیل طرف ناریت کے ہو جاسکے کیونکہ اگر وہ روح گرم بوجہ حرارت احتقانی کے مستحیل ناریت کی طرف ہوتی آخر کار مین روح کو ایسا سوء مزاج بوجہ افراط حرارت کے عارض ہوتا کہ جو استعداد قبول تاثیر نفسانی کی یعنے قبول حس و حرکت کی اس روح مین ہو وہ استعداد برطرف ہو جاتی اور اسی استعداد کے ذریعہ سے روح سبب حیات ہو پس وہ بھی نہ رہتی یعنے حس و حرکت کا بھی بطلان ہو جاتا اور حیات بھی جاتی رہتی دوسرا ضرر یہ ہوتا کہ اگر ہوائے بارد روح گرم تک نہ پہونچتی حرارت مفرط نفس جوہر روح بخاری جو رطب اور سیال ہو بذریعہ تحلل کے فنا کر دیتی ہے اور جب ہوائے بارد بذریعہ استنشاق کے پہونچ گئی دونون ضرر سے بھی حفاظت ہو گئی اور تعدیل بھی حاصل ہوئی یہان سے معلوم ہوا کہ ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات ست (۲) فائدہ تنقیہ کا ہو تنقیہ اس طرح پر حاصل ہوتا ہو کہ جو ہوائے سرد اندر کھنچکر جاتی ہو جب الٹی سانس لیکر ہوائے اندرونی باہر نکلتی ہو اسکے ہمراہ قوت ممیزہ اس بخار دخانی کو بھی باہر نکالکر پھینک دیتی ہو جو بخار بمنزلہ فضلہ روح کے ہوتا ہو یعنے جس بخار دخانی کو فضلہ اور زائد ہونے مین طرف روح کے وہ نسبت ہو جیسے اور فضول بدنی مثل بول و براز وغیرہ طرف بدن کے ہو اور جسطرح ان فضول کے تنقیہ سے بدن کو تفریح حاصل ہوتی ہے ویسے ہی ان بخار دخانی کے اخراج سے روح کو تفریح پیدا ہوتی ہو اور یہان سے بخوبی معلوم ہوا کہ چون برمی آید مفرح ذات تعدیل تو اسوقت حاصل ہوتی ہو جب ہوا اندر کھنچکر روح پر وارد ہوتی ہو یعنے جس وقت ریہ استنشاق ہوا کرتا ہے اور تنقیہ اسوقت ہوتا ہو جب الٹی سانس ہم لیتے ہین اور اندر کی ہوا کو باہر نکال کر دور کرتے ہین اس ہوا کو اندر سے باہر نکال ڈالنے کی ضرورت یہ ہو کہ جو ہوا ہم سانس لیتے وقت اندر کھینچ لیجاتے ہین اسکی احتیاج ہمکو تعدیل روح گرم کیواسطے ہو پس لازم ہو کہ ہماری سانس سے کھینچ کر وہی ہوا اندر جائے جو سرد ہو اور اسکی سردی اسی وقت تک باقی رہنا درکار ہو جب تک وہ روح سے جا ملتی ہو اور بعد آمیزش روح کے چونکہ روح گرم سرد ہوا کو کسیقدر گرم بھی کر دیتی ہے جس طرح ہوائے سرد روح کی حرارت مفرط کو حد اعتدال پر پہونچاتی ہو اور پھر جب ہوائے بیرونی دیر تک ٹھہری چونکہ اسکی مقدار بہ نسبت مقدار روح کے کم ہے تو لا محالہ اس مین بھی حرارت مفرط پیدا ہو جاتی ہے اب اسوقت اسکا فائدہ یعنے تعدیل روح بالکل برطرف اور زائل ہو جاتا ہو تو یہی بہتر ہے کہ یہ ہوا نکال ڈالی جائے اور بالعوض اسکے ٹھنڈی ہوا اور پہونچائی جائے اور مکرر اسی طرح تنفس لینے اور الٹی سانس سے گرم ہوا کے نکال دینے مین تعدیل کا فائدہ پورا پورا حاصل ہو گا پس اس ہوا کا نکال دینا اور جدید ہوا کا بار بار داخل کرنا دو وجہون سے ضرور ہوا ایک تو یہ کہ جب ہوا اندر کی نکلے گی خلا پیدا ہو گا لہذا اسکے قائم مقام کوئی اور شئے چاہیے پس ہوائے جدید باہر سے جاتی ہو اور اسکے قائم مقام ہوتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جب یہ گرم ہو کر نکلے گی اس کے ہمراہ فضول دخانی بھی جو روح مین ہوتی ہین وہ بھی نکلجائین گی۔ یہی ہوا جو ہمارے بدن کے گرد ہے جب تک معتدل ہے اور صاف بھی ہو کہ اسمین اور کوئی چیز ایسی نہ ملے جسکا مزاج روح کے مزاج کے منافی ہو اس زمانہ اعتدال تک اسکا فعل یہ ہے کہ ہمارے بدن مین صحت پیدا کرتی ہے اور ہماری صحت بدنی کی حفاظت کرتی ہو اور جب یہی ہوا اس اعتدال سے متغیر

ہوکر غیر معتدل اور خراب ہوجاتی ہو اسی ہوا سے امراض بدنی پیدا ہوتے ہیں اور جبتک رہیگی اُس خرابی سے جو مرض پیدا ہوا ہے اسکی بقا پر بھی معین رہتی ہو اسی ہوا کے لیے تین قسم کے تغیرات عارض ہوتے ہیں (۱) تغیرات طبعی (۲) تغیرات غیر طبعی (۳) وہ تغیرات جو مجری طبعی سے خارج بھی ہیں اور طبیعت کے خلاف بھی ہیں۔ تغیرات طبعی ہوا یہی تغیرات فصول اربعہ کے ہیں اس لیے کہ ہر ایک فصل میں ہوا کا ایک مزاج خاص پیدا ہوتا ہو

فصل تیسری

طبائع فصول کا بیان

یہ چار فصلیں جو منجمین کے حساب سے سال بھر میں شمار کی جاتی ہیں اطبا کی اصطلاح میں وہ فصلیں ان کی مباین ہیں کیونکہ منجمین کی اصطلاح میں ابتداے سال فصل ربیع سے ہوتی ہو اور فلک البروج کے دائرہ کے چار ٹکڑے فرض کرکے ہر حصہ کے شروع پر آفتاب کا پہونچنا بس اسیوقت سے نئی فصل شروع ہوجاتی ہو۔ اور اطبا کے نزدیک ربیع کا زمانہ جب ہو کہ اکثر بلاد معتدلہ میں نہ اتنی سردی ہو کہ بہت سے اوڑھنے کی حاجت ہو اور نہ اتنی گرمی ہو کہ پنکھے سے ہوا دینے کی حاجت ہو گرمی سردی میں تو یہ حال ہوا ور اسکے علاوہ درختوں کے پت جھاڑ ہو کر کونپل پھوٹنے کا وہی زمانہ ہو اور ربیع کا زمانہ اطبا کے نزدیک اتنے دنوں تک رہتا ہے کہ آفتاب اول نقطہ حمل سے نصف برج ثور تک پہونچ جاے یعنے ۲۶ روز سے کچھ زیادہ یا آنکہ تحویل حمل سے کسی قدر پہلے خواہ کسی قدر بعد ربیع طبی شروع ہوتی ہو اور نصف ثور تک رہتی ہو۔ اور فصل خریف طبعی ہمارے ملکون میں مثل بنگالہ وغیرہ جب ہوتی ہو کہ آفتاب اس مقام کے مقابلہ میں آئے جہان سے ربیع شروع ہوتی ہو اور اتنے زمانہ تک رہتی ہو کہ جس زمانہ میں آفتاب منطقة البروج کے اس قوس کو طے کریگا جو بمقابل قوس ربیع کے ہو اور یہ بھی ممکن ہو کہ فصل خریف ربیع کے جملہ اوصاف میں ضد مقابل ہو کہ اکثر بلاد میں رات کو ابھی سردی اور دن کو بخوبی گرمی پڑتی ہو جیسے کنوار کے مہینے میں ایسا ہی ہوتا ہو اور برگ درختون کی ابتدا زرد ہونے اور کمھلانے کی خریف سے ہو صیف یعنے فصل گرما اطبا کے نزدیک جبتک گرمی پڑتی رہتی ہو اور شتا یعنے سرما جب تک سوی پڑے اسوقت تک رہتی ہو اور اس بیان سے اچھی طرح معلوم ہوا کہ زمانہ ربیع اور خریف کا اطبا کی راے میں بہت کم ہو بہ نسبت امتداد زمانہ صیف اور شتا کے تجاوزہ کی فصل مقابل گرمیوں کے یا اس سے زیادہ خواہ گرمیون سے کم بھی رہتی ہو جیسا ضبں کا خاصہ ہے۔ اب اس ساری تقریر سے ایسا معلوم ہوا کہ فصل ربیع تو گویا وہ ہو جس میں پھولوں کی کلیاں اور بے ثمر درختون کے شگوفے نکلتے ہیں اور کونپلیں پھوٹتی ہیں اور درختہاے ثمردار میں مور آتا ہو اور خریف وہ زمانہ ہو جس میں درختون کے پتون کا رنگ متغیر ہونے لگتا ہے اور خشکی اوراق کی ہوجاتی ہے لہذا پت جھاڑ کی ابتدا ہوتی ہو۔ سوا ان دونون زمانہ کے اور سال بھر میں جسقدر زمانہ باقی رہا وہ صیف اور شتا کا زمانہ ہوا اب ہم کہتے ہیں کہ وہ فصل ربیع جسکو ابھی ہم بیان کرچکے اسکا مزاج معتدل ہو اور یہ بات نہیں جیسے بعض لوگون کو گمان فاسد ہو کہ ربیع کا مزاج حار رطب ہو تحقیق اور اثبات اس دعوے کا کما حقہ فن طب میں مناسب نہیں فلسفہ طبعی کے حصہ میں اس کی تحقیق کی جاتی ہو طبیب کو اپنے مسلمات میں اسکو مان لینا چاہیے کہ ربیع کا مزاج معتدل ہو فصل صیف کا مزاج گرم خشک ہے اسلیے کہ جرم آفتاب سمت الراس پہ ہوتا ہو اور جو خط شعاعی آفتاب سے چھوٹ کر زمین پر آتا ہے اسکے پھٹ جانے میں تو ہم اسی امر کا ہونا سمجھ کہ یا تو زاویہ انعکاس شعاع سے زاویہ حادہ پیدا ہوتا ہے اور حادہ بھی وہ جو بہت ہی چھوٹا ہو

ایسا معلوم ہوتا ہو کہ جو خط شعاعی آفتاب سے چھوٹ کر زمین پر آتا تھا بوقت انعکاس شعاع خط پر اسی شعاع کے پلٹ گیا کہ زاویہ پیدا ہی نہین ہوا تفصیلی بیان زیادتی حرارت کے سبب کا ہو کہ بعض مسقط شعاع شمس یعنے آفتاب کی شعاع کا جس جگہ زمین پر گرتا ہے اسکے مثل وہی ہو جیسے مثال مسقط سہم اسطوانہ کی یا مسقط سہم مخروطہ کی بہ نسبت ثقل کے ہو اور جسطرح سہم اسطوانہ اور سہم مخروطہ کا نفوذ خاص انکے مرکز ثقیل مین ہوتا ہے اسی طرح گویا سہم شعاع کا نفوذ سہم شعاع مین توہم کیا جاتا ہے۔ اور بعض اوضاع شمسی بہ نسبت بلاد کے ایسے ہین کہ وہان مسقط شعاع بمنزلہ سطح اور محیط کے یا قریب محیط کے ہوتا ہے اور سہم شعاع شمسی مین سخونت کا زیادہ ہونا اسی وجہ سے ہے کہ تاثیر جرم آفتاب کے جمیع اطراف سے اسی سہم کی طرف متوجہ ہوتی ہو اور مرکز سے ہٹ کر اطراف اور کنارون کے مقامات مین قوت تسخین ضعیف ہوتی ہو اسلیے کہ جس طرف یا کنارہ کو فرض کرو اس جگہ کی جتنی حرارت موجود ہے اور موجودہ مین سے اتنی کم جو بطرف سہم کے جا چکی ہے اسی کی قوت اس کنارہ کی شعاع مین ہوگی پس گرمیون کی فصل مین ہم لوگ سہم شعاع آفتاب مین واقع ہوتے ہین یا قریب سہم شعاع کے اور جس طرح حرارت آفتاب کی قوت سہم شعاع مین زیادہ ہے اسیطرح ضیاء شمسی بھی گرمیون مین بشرطیکہ مطلع یا جو سما گرد و غبار وغیرہ سے پاک وصاف ہو زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت انھین لوگون کے جن کی کیفیت اوپر بیان ہو چکی۔ رہی نسبت قرب و بعد جرم آفتاب اور چھوٹا بڑا ہونا خط شعاعی اسکا بیان حصہ نجومی مین فن ریاضی کے اچھی طرح کیا جاتا ہو جسکو علم ہیئت کہتے ہین اور تحقیق زیادتی حرارت اور شدت ضو کی فن طبیعات مین کی گئی طبیب کو ان امور کی بحث کرنی اسکے فن مین سے دور کردے گی، فصل **صیف** جس طرح حار ہو اسکے ساتھ ہی یابس بھی ہو (یعنے اجزاء مائیہ اس مین بالکل نہین ہوتے) اسکی وجہ یہ ہو کہ اس فصل مین حرارت کی شدت ہوتی ہو اور جوہر ہوا کا متخلخل ہوجاتا ہو اور ہوا سے گرم بالون کو مشابہت طبیعت ناری سے پیدا ہوجاتی ہے لہذا رطوبت فنا ہوکر خشکی یعنے یبوست پیدا ہوتی ہو ایضاً چونکہ شبنم وغیرہ گرمیون مین نہین پڑتی اور نہ پانی برستا ہے لہذا یبوست زیادہ اس فصل مین ہوتی ہے۔ فصل شتا یعنے موسم سرما جملہ امور مین چونکہ مخالف موسم گرما کے ہو اسی وجہ سے اسکا مزاج بارد و رطب ہو **خریف** کی فصل مین چونکہ حرارت صیف کی رفتہ رفتہ گھٹ گئی ہے اور آثار سرما کی وجہ سے ابھی سردی خوب نہین پڑتی اور بنظر قرب اور بعد جرم شمس کے مسقط سہم مرکز کی شعاع اور مسقط سہم شعاع محیط کے وسط اور بیچ مین گویا ہم واقع ہوتے ہین اسی وجہ سے فصل خریف مین حرارت اور برودت کا اعتدال ہوتا ہے لیکن فصل خریف مین رطوبت اور یبوست کا اعتدال نہ ہوگا کیونکہ رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہوئے ابھی چند روز بھی نہین گذرے کہ فصل گرما نے ہوا کو بالکل خشک کردیا ہو چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا کہ ہوا مین کہین رطوبت کا نشان بھی نہین رہا تھا اور شبنم یا بارش باران وغیرہ جو ترطیب کے اسباب ہین ابھی پیدا نہین ہوئے جو مقابلہ اسباب اور علل مجففہ کا کرکے ترطیب پیدا کرین اور حرارت سے نکل کر مزاج خریف جو مائل بہ اعتدال ہوا ہے یعنے برودت کسی قدر پیدا ہوئی پس کسی شخص کی تبرید یعنے اسکے مزاج مین برودت کا اثر پیدا کرنا اس کی اور صورت ہے اور اسی طرح ترطیب پیدا کرنے کی شکل کچھ اور ہو اسلیے کہ برودت کی طرف کسی مزاج کو پھیر لیجانا آسان ہے اور سہولت ممکن ہے بہ نسبت اس کے کہ اسکی یبوست زائل کرکے مائل برطوبت کرین۔ ایضاً اگر کسی مزاج کی تبدیل بطرف ترطیب کے بذریعہ تبرید کے کرنا ایسا آسان نہین ہے جس طرح حرارت کے ذریعہ سے تجفیف کا پیدا کرنا آسان ہوتا ہے اسلیے کہ تھوڑی سی حرارت سے

یبوست فوراً پیدا ہوجاتی ہو اور تھوڑی سی تبرید سے ترطیب کبھی پیدا نہین ہوتی بلکہ امر بالعکس ہے کہ تھوڑی سی حرارت ترطیب کے پیدا کرنے مین قوی ہو جبکہ کسی جسم مین بوجہ برودت کے مادہ پیدا ہوا ہو کیونکہ اندر حرارت سے تبخیر پیدا ہوتی ہو پس ترطیب حاصل ہوتی ہو اور اسی اندک حرارت سے تحلیل پیدا نہین ہوتی کہ یبس پیدا کرے۔ یہ تھوڑی سی برودت تکثیف مسامات کرکے حقن رطوبات کے ذریعہ سے جمع رطوبات نہین کرسکتی اسیوجہ سے فصل ربیع کا مرطوب رہنا بوجہ بقایائے رطوبت شتا کے محسوس نہین ہے جسطرح خریف مین خشکی فصل گرما کی محسوس ہوتی ہو اسلیے کہ رطوبت ربیع کی معتدل ہوکر کم ہوجاتی ہو اتنے زمانہ قلیل مین کہ اتنے زمانہ مین یبوست خریف کی برودت خریف سے اعتدال پیدا نہین ہوتا ہو۔ شاید کہ فعل ترطیب کا برودت سے صادر ہوتا اور فعل تجفیف کا حرارت سے پیدا ہونا اس کیفیت خاصہ سے کہ کوئی اسطرح ترطیب ہوجاتی ہو اور ادنی برودت سے تجفیف نہین ہوتی فعل مشابہ نسبت مین عدم وملکہ کے ہو کہ فاعل ترطیب کو ایجاد امر وجودی کرنا پڑتا ہو اور فاعل تجفیف کو ایجاد کسی امر کی کرنی نہین پڑتی ہو بلکہ فقط کسی امر وجودی کو فنا کردینا اسی سے تجفیف پیدا ہوتی ہو اسوجہ ان دو فاعلون کے افعال مین تضاد کا تقابل نہوگا۔ کیونکہ تجفیف کا فعل اس مقام پر یعنے فصول کے امزجہ مین یہی ہو کہ جوہر رطب یا کسی رطوبت کو مفقود کردینا اور یہ امر ادنے حرارت سے بھی پیدا ہوسکتا ہو برخلاف ترطیب کے اسلیے کہ ترطیب پیدا کرنے مین کسی جوہر یابس کا مفقود کردینا درکار نہین ہو بلکہ ایک جوہر رطب کا ایجاد کرنا چاہیے لہذا نسبت درمیان فعل ترطیب اور فعل تجفیف کے ملکہ اس بنا پر نسبت درمیان رطوبت اور یبوست کے بھی تقابل عدم اور ملکہ کے ہوئی کہ یبوست امر عدمی ہو اور رطوبت ملکہ اور امر وجودی ہے پس ظاہر ہوا کہ امر عدمی یعنے یبوست کے پیدا کرنے مین زیادہ وقت اور احتیاج امور متعددہ کی نہوگی لہذا آسانی پیدا ہوجائیگی بخلاف رطوبت کے۔

کسی شخص کو یہ اشتباہ عارض نہو کہ جب ہم ہوا کو کبھی یابس اور کبھی رطب بولتے مین تو اس سے مراد ہماری یہ ہوتی ہے کہ صورت ہوا کی یا کیفیت طبعی ہوا رطب خواہ یابس ہے لہذا جو فصل مرطب ہوگی وہ ایجاد اس ہوا کی کریگی جسکی صورت یا کیفیت اصلی مرطب ہے اور جو فصل مجفف ہو جیسے فصل گرما وہ ایجاد ایسی جوہر ہوا کا کریگی جو دراصل یابس ہو پس ترطیب اور تجفیف مین تقابل عدم اور ملکہ کا نرہیگا بلکہ ہم فن کلیات مین رطب کی ہو کہ رطب خواہ یابس بالطبع ہونیکا تعرض نہین کرتے خواہ تھوڑا سا تعرض کسی اور غرض سے کبھی کردیتے مین ہان اس فن مین ہوائے رطب سے ہماری مراد فقط یہی ہوتی ہو کہ اس ہوا مین بہت سے بخارات مائیہ ملگئے مین اور لہذا مرطوب ہوگئی ہو یا ہوائے رطب سے یہ مراد ہوتی ہو کہ اس ہوا مین بوجہ کثافت جو تکثیف سے کسی امر خارجی کے پیدا ہوئی ہو اسکی کیفیت مثل رطوبت بخار مائی کے ہوگئی ہو اور ہوائے یابس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہو کہ اس ہوا سے وہ بخارات مائی جنھون نے اسکو مرطوب کردیا تھا جدا ہوگئے اب یہ ہوا یبوست مین مشابہ جوہر ناری کے ہوگئی ہو بوجہ تخلخل کے یا مراد یہ ہوتی ہو کہ اس ہوا مین بخارات ارضیہ زیادہ ملگئے مین اب اس ہوا کا جوہر بوجہ اختلاط بخارات ارضیہ کے مشابہ جوہر ارض کے یبوست مین ہوگیا ہو نتیجہ سارے بیانات کا یہ ہوا کہ ربیع سے فصول رطوبات شتا کی تھوڑی حرارت زائل کرکے اسمین اعتدال نسبت رطوبت اور یبوست کے پیدا کردیتی ہو اور یہ تھوڑی سی حرارت اسیوجہ سے پیدا ہوتی ہو کہ آفتاب قریب سمت الراس کے ہوتا ہو اور خریف مین تھوڑی سی برودت جو بعد شمس سے سمت الراس سے پیدا ہوتی ہو وہ بشدت جو سما کو مرطوب نہین کرسکتی۔ علاوہ اس دلیل کے اگر تمہارا جی چاہے تجربہ سے بھی اس دعوی کو ثابت کرسکتے ہو سرد ہوا مین مثلاً خشک کپڑے کو لٹکا دو اور گرم ہوا مین تر کپڑے کو اسکے بعد امتحان کرو اور دونون کو مثلاً ایک گھنٹہ لٹکنے دو پھر دیکھو تو سہی کہ تر کپڑا جلد خشک ہوا یا خشک کپڑے مین نمی جلد آئی جب تجربہ کروگے یہی معلوم ہوگا کہ جتنی جلد تر کپڑا خشک ہوتا ہو اتنی جلدی سے خشک کپڑے مین تری نہین آتی اس سے بھی ثابت ہوا کہ تھوڑی سی برودت رطوبت پیدا نہین کرسکتی ہو اور تھوڑی سی حرارت

تجفیف پیدا کر دیتی ہو۔ علاوہ ان دلائل اور تجربات کے رطوبت سرما کی معتدل ہو جانے پر فصل ربیع کی اونسے حرارت سے اور بھی ایک شی ہو وہ یہ ہو کہ رطوبات کا ٹھہرنا جو سرما مین (خواہ اسکو گرم فرض کرو یا جو کو سرد فرض کرو) ہو نہین سکتا جبتک کہ ہمیشہ ان رطوبات کو جدید رطوبت سے برابر امداد نہ پہونچا کرے اور بقا یبوست جو محتاج جو سما کی امداد متصل کی نہین ہے جو اجسام کھلے ہوئے مثل فواکہ تر و تازہ کے ہوا مین رہتے ہین یا خود ہوا جو زیر آسمان رہتی ہو ان سب اشیا مین رطوبت کا باقی رہنا محتاج مدد اسواسطے ہے کہ فقط ہواے شدید البرد سے انکی ترطیب باقی نہین رہ سکتی اسلیے کہ ہوا کو جو ہم شدید البرد کہتے ہین اسکی شدت برودت کو ہم بقیاس اپنے بدن کے خیال کرتے ہین اور ہوا کی برودت ان آباد مقامات پر جو پیش نگاہ ہمارے ہین اسقدر نہین ہو کہ بوجہ تحلیل کے ترطیب پیدا کرے بلکہ یہ ہوا عجلۃ احوال و اوقات مین اسی سبب سے محلل ہو کہ اسمین دھوپ اور ضو ستارگان کی قوت پہونچا کرتی ہو جسوقت یہ مدد ہوا کو ابر وغیرہ کی وجہ سے نہ پہونچے اور تحلیل مستمر باقی رہی بہت جلد جفاف اور خشکی ان اشیا مین بلکہ خود ہواے مذکورہ مین پیدا ہو جائیگی اور فصل ربیع مین تحلیل اکثر ہوتا ہو اور تبخیر بہت کم ہوتی ہو اسکا سبب یہ ہو کہ تبخیر دو امرون سے پیدا ہوتی ہو (۱) حرارت لطیفہ اور مقدار مین کم ہو جو ظاہر مین ہوتی ہو (۲) وہ حرارت جو اندر زمین کے پوشیدہ اور چھپی ہوتی ہو اسکا اتنا قوی ہونا درکار ہو کہ زمین کے اوپر تک اگر ظاہر ہو جاے اور یہ دونون سبب تبخیر کے فصل زمستان مین موجود ہوتے ہین اسلیے باطن زمین جاڑون مین بہت گرم ہوتا ہو اور باطن ارض کا جاڑون مین زیادہ گرم ہونا اصول طبیعات مین بیان ہو چکا ہو اور حرارت جو کی جاڑون مین بہت ہی قلیل ہوتی ہو پس سرما مین دونون سبب تبخیر کے موجود ہین شدت حرارت باطنی سے زمین کی تصعید و تبخیرہ پیدا ہوتی ہو اور کمی حرارت جو کی وجہ سے تغلیظ ہو جاتی ہو خصوصًا برودت کی وجہ سے خود ہوا مین تکاثف پیدا ہو کر ہوا کو مستحیل طرف بخارات کے کر دیتا ہو اور فصل ربیع مین نہ تو باطن زمین مین زیادہ حرارت ہوتی ہو اور نہ جو سما مین اسقدر کمی حرارت کی اسیوجہ سے تحلیل فصل ربیع مین قوی تر ہو بہ نسبت تبخیر کے اسلیے کہ حرارت باطن ارض کی فصل ربیع مین نہایت ہی کم ہو جاتی ہو اور جو کچھ ہوتی ہو وقتًا فقدم ضعیف کی وجہ سے زمین کے اوپر آ جاتی ہو۔ ایضًا فصل ربیع مین زمین کے اوپر ایک ایسی حرارت دفعتہً ظاہر ہوتی ہو جو حرارت منحرہ سے زیادہ قوی تر ہوتی ہو یا شاید اسکی تبخیر پر تلطیف ہوتی ہو اسلیے کہ اس حرارت کو مادہ پر غلبہ و استیلا زیادہ ہوتا ہو اور ہمراہ اسکے تبخیر لطیف کے زیادتی حرارت جو کی ہو کر تحلیل کو تمام کر دیتی ہو یہ آثار اطرفعال اکثر پیدا ہوتے ہین اور صدور ان آثار کا تنہا انھین اسباب مذکورۂ بالا سے ہوتا ہو اور اگر اور اسباب ارضی و سماوی انکے ہمراہ ہون تو آثار مغائرہ آثار مذکورہ کے بھی پیدا ہو سکتے ہین۔ پھر یہ بھی ہے کہ ربیع مین بوجہ سبق تحلل صیف کے مادہ بخارات مین کثرت اسقدر ہوتی ہو جو بخار صاعد تک ہو بحکم لطیف پائے جسقدر فصل زمستان مین کثرت ہوتی ہو انھین اسباب کو نظر کرکے واجب ہو کہ طبائع ربیع کے یبوست اور رطوبت مین بھی مائل باعتدال ہون جس طرح حرارت اور برودت مین معتدل ہین لیکن باانہمہ ہم اوائل ربیع کو مائل برطوبت ہونا تجویز کرتے ہین اسکے ساتھ یہ بھی خیال کرتے ہین کہ اوائل ربیع کا بعد اعتدال رطوبت اور یبوست سے اور میلان بطرف رطوبت کے اتنا نہین ہو جسقدر کہ مزاج اوائل خریف دورہ ہو اور مائل بیبوست ہو۔ بعد ازان فصل خریف مین شدت اعتدال حرارت اور برودت کے بھی اگر ہم قائل نہ ہون تو بعید از صواب نہو گا۔ دیگر رائے صائب یہی ہو کہ خریف مین بہ نسبت حرارت اور برودت کے بھی زیادہ اعتدال نہین ہو اسلیے کہ ٹھیک دوپہر کا زمانہ فصل خریف کا مشابہ گرمیون کے ہوتا ہو اور کنوار کی دھوپ تو جیسی سخت ہوتی ہین انکو سب ہی خوب جانتے ہین اور ان اوقات مین خریف کی مشابہت موسم سرما کے پیدا ہونے کا سبب یہ ہو کہ ہواے خریفی مین یبس بشدت ہوتا ہے اور اسی یبس

کی وجہ سے قبول تسخین کی استعداد بھی زیادہ ہوتی ہے اور استحالۂ ہوا حاریت کی طرف اسوجہ سے ہوتا ہے کہ فصل گرما پہلے گذر چکی ہے جسکی ہوائین ہوا کرتی تھی اسی فصل کی حرارت نے ہوائے خریفی کو آمادہ استحالہ مذکورہ کر رکھا ہے اور خریف کی راتین سرد ہوتی ہین اسلیے کہ ہمارے سمت الراس سے آفتاب دور ہوتا ہے اور ہوائے خریف جو لطیف اور متخلخل ہوتی ہے بہ نسبت قبول تاثیر ان موثرات کا کرتی ہے جو موثرات اسی ہوا پر وارد ہوں اور فصل ربیع زیادہ تر قریب باعتدال ہے حرارت اور برودت مین اسلیے کہ اگرچہ آفتاب کو بعد سمت الراس سے ہماری ربیع مین بھی اسیقدر ہوتا ہے جسقدر کہ خریف مین ہوتا ہے لیکن پھر بھی جو سماء ربیع مین قبول تسخین اور تبرید کی قابلیت اسقدر نہین رکھتا جسقدر کہ خریف مین رکھتا ہے اسیوجہ سے ربیع کی رات اعتدال حرارت اور برودت مین دن سے زیادہ مختلف نہین ہوتی کچھ تھوڑی سی برودت یا خنکی جو گوارا ہے شب کو ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ تم کہتے ہو کہ ہوائے خریف مین لطافت زیادہ ہوتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ رات کو اسی ہوا مین برودت آجاتی ہے اور سردی پڑتی ہے اور ربیع کی شب سے خریف کی شب مین زیادہ سردی ہوتی ہے حالانکہ لطافت ہوا کی بنا پر ہوائے خریفی شب مین بہ نسبت ربیع کے گرم ہونی چاہیے جواب یہ ہے کہ ہوائے خریف مین چونکہ تخلخل زیادہ ہوتا ہے اسیوجہ سے جس طرح قبول حرارت دن کو کرتی ہے اسی طرح شب کو اثر برودت کو بہت جلد قبول کرتی ہے اسیطرح پانی بھی زیادہ متخلخل ہوتا ہے اور لطافت بھی اس مین زیادہ ہوتی ہے اسواسطے اگر پانی کو گرم کرکے اسکی برف جمانی منظور ہو بہ نسبت سرد پانی کے گرم پانی بہت جلد جم جائے گا اس لیے کہ برودت ہوا کی گرم پانی مین بوجہ تخلخل کے زیادہ نفوذ کرتی ہے۔ ایک یہ بھی بات ہے کہ ربیع کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو اتنا نہین ہوتا ہے جسقدر خریف کی برودت کا احساس ہمارے ابدان کو ہوتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ ربیع مین ہمارے ابدان جاڑون کی سردی سے نکلکر گرمی کی طرف آیا چاہتے ہین تو بدن کو سردی کی خوگری ہوتی ہے اور جاڑون کی سردی اٹھاتے اٹھاتے برودت کے متحمل ہو جاتے ہین اب تھوڑی سی برودت ربیع کی ناگوار نہین ہوتی بلکہ خوشگوار معلوم ہوتی ہے بخلاف فصل خریف کے کہ اس سے پہلے گرمی ہوتی ہے اور گرمی کے خوگر ہمارے ابدان دفعتۂ سردی کی طرف آتے ہین لہذا احساس برودت کا زیادہ کرتے ہین۔ یہ بھی ایک وجہ وجیہ خریف مین سردی زیادہ معلوم ہونے کی ہے کہ فصل خریف متوجہ سرما کی طرف ہوتی ہے یعنے جاڑون کی آمد آمد کی خبر دیتی ہے لہذا خریف کو مناسبت قوی زمستان سے ہے اور ربیع سرما کو چھوڑ کر گرما کی طرف متوجہ ہوتی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اختلاف فصول چہارگانہ ہر اقلیم مین خاص خاص امراض پیدا کرتا ہے لہذا طبیب پر واجب اور لازم ہے کہ ہر ایک اقلیم کی نسبت اضرار فصول کو اچھی طرح پہچان لے تاکہ ابدان کو مضرات سے بچانے کی طرف اور تدبیر حفظ ماتقدم کی بخوبی کرے اور اسپر بوجہ جہالت حصول تدابیر کے یہ امر مخفی نرہے کہ کبھی کسی فصل کا ایک دن خواص اور آثار مین مشابہ کسی اور فصل کے دن سے ہوجاتا ہے مثلاً ایک دن کی کیفیت بوجہ اسباب سماوی وارضی کے جاڑون کی سی ہوجاتی ہے اور دوسرے دن جیٹھ بیساکھ کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اور ایک دن ایسا ہوتا ہے کہ اسکی دوپہر مین سردی اور سہ پہر مین گرمی ہوجاتی ہے

چوتھی فصل احکام فصول اور تغایر آثار کے بیان مین

(۱) عموماً یہ بات ہے کہ ہر ایک فصل اُسی مزاج کو موافق ہوتی ہے جو مزاج صحیح اس فصل کے مناسب ہو (۲) اور جسکو کسی قسم کا سوء مزاج مناسب کیفیت کسی فصل کے عارض ہو ایسے مزاج کو وہ فصل مضرت پہونچاتی ہے (۳) ہان اگر کسی فصل مین انحراف اعتدال سے بیش از حد پیدا ہوجائے اسوقت جو مزاج کو مضر ہوتی ہے یعنے جس مزاج کے یہ فصل مناسب ہے اس کیفیت بھی اسے مضر ہوتی ہے اور جسکو بحالت اعتدال خود مضر تھی اسے تو بدرجہ اولیٰ مضر ہوگی اس لیے خروج فصل کا اعتدال

سے مثلاً ازحد قوت ابدان کو ضعیف کرتا ہو (۴۴) اور جس مزاج کو کوئی مرض ایسا عارض ہو کہ اس مرض سے کوئی فصل مناسب ہو اگرچہ اصلی مزاج سے وہ فصل مخالف ہو مگر بہ نسبت مرض لاحق کے اس مزاج کو وہ فصل موافق ہوگی اگر پے در پے دو فصلون کی طبیعت اپنی اپنی اعتدال سے خارج ہو جاوے اور یہ خروج از اعتدال دونون فصلونکا جس طبیعت کیطرف ہو وہان دونون طبائع غیر معتدل مین بھی تضاد کی نسبت ہو لیکن اس تضاد اور مخالفت مین افراط ضدیت نہو مثلاً فصل سرما مین جنوبی ہوا چلنے سے حرارت اور رطوبت پیدا ہوئی تھی کہ یکایک فصل ربیع آئی اور اس مین ہوائے شمالی چلنے سے برودت اور یبوست پیدا ہوگئی ایسی صورت مین اس دوسری فصل غیر معتدل کا آنا مثلاً ربیع مذکور کا بارد یابس ہوجانا اکثر ابدان کو موافق ہوگا اور تعدیل پیدا کریگا اس لیے کہ ربیع مذکور کی برودت اور یبوست اس سرما کی حرارت اور رطوبت کا تدارک کریگی جو پہلے گذر چکی ہے۔ اسیطرح اگر فصل سرما مین کسی وجہ سے یبوست زیادہ عارض ہوجاوے اسکے بعد ربیع جو آئی اسمین بھی رطوبت کا غلبہ ہو تو یہ ربیع بھی تعدیل اس سبب کا کریگی جو سرما مین مجتمع ہوگیا تھا اور جبتک بافراط رطوبت پیدا نہو اور زمانہ دراز تک بھی نہ ٹھہرے اسوقت تک یہ ربیع تعدیل ہی کرتی رہیگی ہان جب اتنی دیر تک اسکی رطوبت زائد ٹھہرے کہ اب حاجت تعدیل کی نرہی ہو پھر اسوقت ربیع مذکور کی طرف رطوبت زائدہ سے ترطیب ضار پیدا ہوگی کسی ایک فصل کا متغیر اعتدال سے ہونا اسقدر وبا کو پیدا نہین کرتا ہو جسقدر کہ فصول کثیرہ کا تغیر اعتدال سے ہوجانا جلب وبا یعنے حدوث امراض وبائیہ کا باعث ہوتا ہو بشرطیکہ ان فصول کثیرہ کا بھی اسیطرح مورث وبا ہو جس طرح فصل واحد کا تغیر مورث وبا تھا اور اگر تغیر فصول کثیر کا تدارک تغیر کسی فصل مورث وبا کا کرے وہ تغیر فصول کثیرہ احداث وبا مین ایک فصل کے تغیر مورث سے زیادہ موثر نہوگا بلکہ مصلح تغیر فصل اول کا ہوگا۔ سب سے زیادہ جس ہوا مین عفونت کی قابلیت ہو اسی ہوا کا مزاج ہے جو گرم و تر ہو۔ اکثر ہوا انھین مقامات کی متغیر اور فاسد ہوجاتی ہو جنکے نشیب و فراز مین اختلاف ہو نیز جو مقامات زیادہ نشیب اور گڑھے مین واقع ہون اور سطح ہموار زمین کی ہوا اور اسی طرح اونچی زمین اور ٹیلے کی ہوا بہت کم خراب ہوتی ہو بلکہ اونچے مقامات کی ہوا ہموار اور مسطح مقام کی ہوا سے زیادہ اچھی رہتی ہو۔ فصول کے معتدل رہنے مین یہ بھی ایک شرط ہو کہ ہر ایک فصل کی کیفیت اپنے لائق حالت پر ہو پس صیف مین لازم ہو کہ گرمی رہے اور جاڑون مین سردی اسیطرح ربیع اور خریف بھی اپنی اسی کیفیت پر ہو جو اوپر بیان ہوئی جو فصل اپنے لائق مزاج سے منحرف ہوگی ضرور امراض ردی کو پیدا کریگی۔ اور جو سال پورا جاڑون کی فصلون مین مناسب طور کی فصول پر شامل نہوگا تمام سال خراب حالی رہیگی جیسے اگر تمام سال رطوبت ہی کا غلبہ رہے یا یبوست کا خواہ حرارت خواہ بارہ مہینہ سردی رہے کہ ایسے سالہائے مذکورہ مین وہی امراض بنے رہین گے جس کیفیت سے ان امراض کو مناسبت ہو اور قطع نظر اسکے تمام سال وہ امراض پیدا ہونگے ان امراض کو طول مدت بھی ہوگا اسلیے کہ ایک فصل جب خراب ہو جاتی ہو امراض کی مورث ہوتی ہو نہ کہ سال کا سال پورا خراب ہو مثلاً اگر کسی فصل بارد کا یہ خاصہ ہو کہ بلغمی مزاج کے بدن مین صرع اور فالج اور سکتہ اور لقوہ اور تشنج وغیرہ کو پیدا کر دیتی ہو یا فصل گرم بدن صفراوی مین جنون اور حمیات صفراویہ یا اورام حارہ پیدا کرتی ہو پھر اگر تمام سال کسی خراب کیفیت پر رہے کیا امراض مناسبہ کو پیدا کرے گا نہین بلکہ ضرور پیدا کریگا اور وہ امراض دیر پا بھی رہینگے۔ اگر قبل اپنے وقت کے جاڑونکی فصل جلد آجائے ان امراض کو پیدا کریگی جو لائق بحال شتا کے ہین اسیطرح اگر اپنے وقت سے پہلے گرمی آجاوے امراض صیفی کو پیدا کریگی۔ ہر ایک فصل کی آمد مین وہ امراض متغیر ہوجاتے ہین جو اس آیندہ فصل کے پہلے فصل گذشتہ کی وجہ سے پیدا ہوتے تھے۔ جب کوئی فصل دیر تک ٹھہریگی انھین امراض کی کثرت ہوگی جو اس

فصل موجود کی جہت سے عارض ہوتے ہون خصوصاً فصل صیف اور فصل خریف کا زیادہ ٹھہرنا اسکی وجہ سے امراض صیفی اور امراض خریفی ضرور پیدا ہوتے ہین **یہ بھی جاننا ضروری ہے** کہ فصول کی تاثیر کا انقلاب اسوجہ سے نہین ہوتا کہ اوقات اور زمانہ بدل جاتا ہے بلکہ یہ تغیر بسبب تغیرات کیفیت کے ہوتا ہے جو ہمراہ انقلاب فصول کے پیدا ہوتا ہے اور تغیرات کیفیات ہی کو تغیر احوال مین مجری تاثیر ہر دن کے چھوٹے بڑے ہونے سے یہ تغیرات پیدا نہین ہوتے اسیوجہ سے اگر ایک ہی دن مین (مثلاً ۱۲ گھنٹے کا ہو) ہوا کی حرارت مبدل بہ برودت ہو جائے اسی دن آخیر ہی حسب خواہش تغیر ہوا کے پیدا ہوگا۔ بنظر صحت ابدان کے یہ بات بہت اچھی ہے کہ خریف مین بارش ہو کر اس کی یبوست کو برطرف کردے اور جاڑون مین گرمی اور سردی بحد اعتدال ہو کہ بالکل سردی معدوم بھی نہو اور نہ اتنی زیادہ ہو کہ تحمل نہ ہو سکے اور یہ کیفیتہائے مذکورہ بہ قیاس ہر ایک بلد کے مناسب طور پر ہونی چاہئین۔ ایسے معتدل سرما کے بعد اگر فصل ربیع اپنے ہمراہ بارش بھی لیتی آئے اور ربیع کے بعد گرمیان جو آئین انمین بھی کسیقدر بارش ہو جایا کرے پھر کیا پوچھنا اس سے بہتر ربیع اور صیف ہو نہین سکتی

پانچوین فصل ہوائے جید کے بیان مین اچھی اور جید ہوا وہ ہی ہے جس مین بخارات اور ادخنہ غریبہ نہ ملین اور صاف آسمان کے نیچے کی ہوا دیوارون اور چھتون کے اندر اور نیچے گھٹ کر غلیظ اور خراب نہ ہو گئی ہو ہان البتہ جسوقت ہوا کا مزاج خراب ہو جاتا ہے اسوقت تو دیوارون اور چھتون کی گھٹی ہوئی ہوا اچھی ہوتی ہے اور کھلی ہوئی زیر آسمان کی ہوا قبول تغیر اور اثر سمیت کا زیادہ کرتی ہے اس حالت کے سوا جملہ اوقات مین کھلی ہوئی ہوا ہر طرح افضل ہے۔ وہی ہوائے جید جسکا بیان شروع فصل ہذا مین ہوا اچھی ہے اور صاف اور پاک ہے جس مین بخارات جھیل اور نیستان وغیرہ کے نہین ملتے ہین اور نہ اس مین بخارات گندہ خندقون کے یا متعفن گھورہ اور مزبلہ وغیرہ کے یا پانی بھرنے کے گھاٹ جسے پن گھٹ کہتے ہین اسکے بخارات سے یہ پاک ہوتی ہے یا اس زمین کے بخارات سے پاک ہوتی ہے جس مین ترکاریان بوئی گئی ہون جسے ہم لوگ باڑی کہتے ہین خصوصاً کرنب اور جرجیر کے کھیت کے بخارات سے پاک ہوتی ہے یا درختون کے جھنڈ جہان گھنے درخت لگے ہوئے ہون وہان کے بخارات سے پاک ہوتی ہے خصوصاً جب وہ درخت زہریلے ہون جیسے شوط کے درخت یا بادام اور انجیر کے درختون کے بخارات اور نہ اس ہوا مین بدبو ہواؤن کی آمیزش ہوتی ہے اور نہ اس ہوا سے اچھی ہوا کی آمیزش کبھی روکی جاتی ہے بلکہ برابر آمد ریاح فاضلہ کی اسکی طرف ہوا کرتی ہے جیسے اتر ہری کہ ہمارے بلاد مین آمد ہوائے شمالی کی اونچے مقامات سے ہے۔ ایضاً وہی ہوائے جید ایسی ہوتی ہے جو کسی عمیق گڑھے مین بند نہین ہے کہ دھوپ کے وقت تو گرم ہو جائے اور رات کو سرد جھٹ پٹ اسمین خصوصیت مقام کے وجہ سے برودت آجائے۔ ایضاً وہ عمدہ ہوا کسی نو تعمیر دیوار کے اندر کی نہو جسکی عمارت اچھی مٹی سے نہین ہے بلکہ چونہ وغیرہ کسی خراب مٹی سے وہ دیوار بنائی گئی ہے یا ہڑتال وغیرہ بدبو چیزون سے اس مقام کی ہوا مین تغیر ہو گیا ہے اور ابھی وہ دیوار خواہ جس جگہ کہ کل ایسی بدبو چیزون سے ہوتی ہے جو اچھی طرح خشک نہوئی ہو۔ اور نہ وہ ہوا ایسی ہو کہ اگر حلق مین پہونچے سانس مین پھندا پڑے جیسے حلق مین پھنسی جاتی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ وہ تغیرات ہوا کے جو از خود بمقتضائے طبیعت ہوا کے نہین مخالف طبیعت ہوا کے ہون یا مخالف بھی نہون بہرحال ایسے تغیرات خارجیہ بحفظ دورہ اور انتظام اوقات کے واقع ہوتے ہین اور کبھی بے ترتیب اور بے نظم ہوتے ہین اصح احوال فصول وہ حالت ہے کہ ہر فصل اپنی طبیعت پر موجب حالت فصل مین خلاف طبع تغیر پیدا ہو گا امراض کو پیدا کرنیوالی مادہ غالباً یہی ضرر پیدا ہوگا

چھٹی فصل کیفیات ہوا سے جو افعال صادر ہوتے ہین انکے بیان مین جو ہوا گرم ہے وہ تحلیل رطوبات کرتی ہے اور جلد مین ارخا پیدا کرتی ہے یعنے ڈھیلا پن پیدا کرتی ہے پھر اگر اسی ہوائے حار کی حرارت مین اعتدال

ہو رنگ کو سرخ کرتی ہے اسلیے کہ خون کو اندر سے جذب کر کے باہر لاتی ہے اور اگر حرارت میں ہوا کے افراط ہو زردی رنگ کی پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جسقدر خون اندر سے جذب کر کے باہر لاتی ہے اسے تحلیل کر دیتی ہے اور ایسی ہوائے گرم میں پسینا زیادہ نکلتا ہے اور پیشاب کم آتا ہے اور ضعف ہضم پیدا ہوتا ہے اور تشنگی بھی زیادہ پیدا کرتی ہے ہوائے بارد استواری پیدا کرتی ہے اور ہضم پر معین ہوتی ہے وادرار بول زیادہ کرتی ہے بسبب احتقان رطوبت کے اور کبھی ان رطوبات کو پسینے وغیرہ کی طرف سے تحلیل کر دیتی ہے اور تقلل بخار کو کم کر دیتی ہے اسلیے کہ عضلہاے مقعد کو منعصر کرتی ہے یعنے فشردہ کرتی ہے بذریعہ تکاثف کے اور امعاء مستقیم کی اعانت اور کبھی انعصار عضلہاے مقعد کو معین ہوتی ہے اسی جہت سے براز کا خروج بدشواری ہوتا ہے اسلیے کہ ہوائے دفع کا کوئی معین نہیں ہوتا لہذا دیر تک براز مجرے میں ٹھہرا رہتا ہے۔ ایضاً چونکہ ماہیت براز کی براہ بول زیادہ نکلجاتی ہے لہذا اسکی دفع میں سہولیت باقی نہیں رہتی۔ ہوائے رطب جلد میں نرمی پیدا کرتی ہے اور ہوائے یابس جلد میں خشکی اور بدن میں ہزال پیدا کرتی ہے ہوائے مکدر اور بالکدورت سے توحش نفس پیدا ہوتا ہے اسیوجہ سے ثوران اخلاط میں ہوجاتا ہے ہوائے مکدر اور چیز ہے اور ہوائے غلیظ اور چیز اس لیے کہ ہوائے غلیظ وہ ہوا ہے جو اپنی گندگی اور بھولے ہونے میں یکسان ہو اور اس میں کسی چیز کی آمیزش نہو۔ اور ہوائے مکدر وہ ہے جس میں اجسام غلیظ ملے ہوں۔ دونوں باتوں پر دلیل یہ ہے کہ چھوٹے ستارے کم ظاہر ہوں اور جن ستاروں میں زیادہ چمک ہے ان کی روشنی اچھی طرح نہ بخوبی ظاہر نہو جیسے وہ ستارہ ہے جسکا نام مرتعش ہے اور بہت غلاظت اور کدورت ہوا کا کثرت بخارات و دخانات کی اور قلت اچھی ہواؤں کی ہے اور اس بیان کو ہم دوبارہ اس مقام پر ذکر کرینگے جہان تغیرات ہوا جو خارج از طبیعت ہیں شروع کرینگے۔ جو فصل اپنی کیفیت مناسب پر دائم ہو اسکے احکام خاص ہیں اور آخر ہر فصل کا اور ابتداے اس فصل کی جو آخر سے کسی فصل کے متصل ہے دونوں فصلوں کے احکام اور امراض مشترک ہیں ربیع جسوقت اپنے مزاج معتدل پر ہو افضل ہے سب فصلوں سے اور وہ مناسب ہے مزاج روح اور خون کے اور باوجودیکہ مزاج ربیع کا معتدل ہے جیسا ہمنے ذکر کیا ہے پھر بھی تھوڑی سی حرارت لطیفہ آسمانی اور رطوبت طبعی کی طرف مائل ہے۔ ربیع میں رنگ سرخ ہوجاتا ہے اسلیے کہ خون کو اندر سے بطرف خارج کے باعتدال جذب کرتی ہے اور اس درجہ حرارت کو نہیں پہونچتی ہے کہ خون کو مثل صیف گرم کے تحلیل کرے۔ ربیع میں امراض مزمنہ کا ہیجان ہوتا ہے اسلیے کہ یہ فصل اخلاط بستہ کو جاری کر کے اس میں سیلان پیدا کرتی ہے اسیوجہ سے اس فصل میں جنکو مرض مالیخولیا کا ہے انکے مرض کا ہیجان ہوتا ہے اور جس شخص کے اخلاط جاڑوں میں پیدا ہوئے ہوں کہ حرص کھانے کی اسکو زیادہ ہو اور ریاضت کم کرے ایسا شخص ربیع میں ان امراض کا مستعد ہوتا ہے جنکو یہ اخلاط اور مواد برانگیختہ کرتے ہیں اسلیے کہ ربیع ان اخلاط کو تحلیل کرتی ہے جسوقت فصل ربیع اپنے اعتدال میں طولانی ہو امراض صیفی بہت کم پیدا ہونگے جو امراض ربیع میں پیدا ہوتے ہیں وہ یہ ہیں اسہال دموی رعاف ہیجان مالیخولیا صفرادی مزاج میں۔ اورام۔ دنبل خوانیق اور یہ مہلک ہوتے ہیں اور جمیع اقسام کے خراجات ربیع میں پیدا ہوتے ہیں اور اکثر رگیں پھٹکر خون جاری ہوتا ہے۔ نفث الدم سعال خصوصاً اس حصہ میں ربیع کے جسکی ہوا مشابہ جاڑوں کے ہے اور جنکو یہ امراض ہوتے ہیں حال ان کا بہت ردی ہوتا ہے خصوصاً جسے مرض سل کا ہو۔ اور چونکہ ربیع بلغمی مزاج میں مواد بلغم کو متحرک کرتی ہے اس جہت سے سکتہ اور فالج اور اوجاع مفاصل پیدا ہوتے ہیں۔ ان امراض میں واقع ہونے کا سبب ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ حرکات بدنی و نفسانی بافراط صادر ہوتے ہیں اور مسمنات کا استعمال بھی زیادہ کیا جاتا ہے کہ یہ دونوں باتیں طبیعت ہوا کو معین ان امراض کے حدوث پر کرتی ہیں امراض

ربیع سے نجات دینے والی کوئی چیز مثل فصد اور استفراغ اور تقلیل طعام کے نہیں ہے اور شراب جسمیں زیادہ پانی ملا ہوا ور اسکی قوت سکر توڑ دیگئی ہو اسکا بھی استعمال بکثرت کرنا اکثر امراض ربیعی سے نجات دیتا ہے۔ لڑکوں کے مزاج سے اور جنکا مزاج انکے مزاج سے قریب ہے فصل ربیع بہت موافق ہوتی ہے فصل شتا یعنی جاڑوں کی فصل میں ہضم بخوبی ہوتا ہے اسلیے کہ جو ہر حار غریزی یعنے روح اور خون جو اندر بدن کے ہوتا ہے اور تحلیل نہیں پاتا پس قوت ہضم کی جو متعلق بحرارت اندرونی ہے بڑھجاتی ہے یہ بھی ایک سبب ہے کہ فواکہ اس فصل میں کم پیدا ہوتے ہیں اور اکثر آدمی غذاے حقیقی پر اقتصار کرتے ہیں اور بحالت امتلا میں حرکات بھی کم کرتے ہیں اور گرم کپڑون کی پناہ میں رہتے ہیں۔ اس فصل میں تیزی خلط صفرا کی اور سب فصلوں سے زیادہ ٹوٹ جاتی ہے بوجہ برودت کسی فصل کے اور چھوٹے ہونے دن اور بڑے ہونے رات کے اور مواد کا احتقان یعنی گھٹنا اندرون جسم کے زیادہ ہوتا ہے اور مقطعات اور ملطفات کے استعمال کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جاڑون کی بیماریاں اکثر بلغمی ہوتی ہیں اور بلغم کی پیدایش بھی اس فصل میں زیادہ ہوتی ہے یہانتک کہ اکثر قے بھی بلغمی ہوتی ہے اور جلد ورام اس فصل میں ہوتے ہیں رنگ انکا مائل بسپیدی ہوتا ہے اور زکامی امراض کی کثرت ہوتی ہے ابتدا ان امراض کی ہواے خریفی سے ہوتی ہے اسکے پیچھے ذات الجنب ذات الریہ بحۃ الصوت یعنی بیٹھنی آواز اور وجاع حلق ہوتے ہیں اسکے بعد خاص پہلو میں اور پشت میں درد پیدا ہوتے ہیں اور پٹھون میں آفت اور درد سر کہنہ بلکہ سکتہ اور صرع بھی پیدا ہوتی ہے یہ سب امراض بسبب کثرت احتقان مواد بلغمی کے عارض ہوتے ہیں۔ بڈھون کو جاڑون میں بہت اذیت ہوتی ہے اور اسیطرح جنکا مزاج مشابہ مشایخ کے ہے۔ اور متوسط سن کے لوگونکو جاڑون میں نفع پہونچتا ہے بول رسوب بس فصل میں زیادہ ہوتے ہیں بہ نسبت گرمی کے۔ اور مقدار بول کی زیادہ ہوتی ہے فصل گرما کی تحلیل اخلاط کرکے قوت اور افعال طبعیہ کو ضعیف کرتی ہے اسلیے کہ تحلیل میں افراط ہوتی ہے اور خون اور بلغم ہوتا ہے اور صفرا بڑھجاتا ہے آخر میں اس فصل کے صفرا سیاہ باقی رہجاتا ہے اسسبب سے کہ رقیق کی تحلیل ہوجاتی ہے اور غلیظ میں احتباس اور احتقان پیدا ہوتا ہے اور مشایخ میں یا جنکا مزاج قریب بمشایخ ہے ایک قسم کی قوت گرمیون میں پیدا ہوتی ہے رنگت زرد ہوجاتی ہے اسلیے کہ خون تحلیل ہوتا ہے جس سے سرخی کی پیدایش ہو جو بیماریاں بادی گرمی کی فصل میں ہوتی ہیں بہت جلد دفع ہوجاتی ہیں اسلیے کہ قوت جسوقت قوی ہو اور ہوا کو معین تحلیل پر پاکے انضاج مادہ مرض کا کرکے اسکو دفع کرتی ہے اور اگر قوت میں ضعف ہو حرارت ہوا سے بہت سستی اور ارخا پیدا کرکے ضعف کو بڑھا دیتی ہے پس قوت ساقط ہوجاتی ہے اور موت پیدا کرتی ہے جس فصل میں صیف کی حرارت اور یبوست ہو امراض کو جلد جلد کرتی ہے اور صیف رطب مادہ کو خوب گرفت کرتی ہے اور امراض کی مدت اسمین طولانی ہوتی ہے اسی جہت سے اکثر قروح کا انجام اکلہ کی طرف ہوتا ہے اور استسقا اور زلق الامعا عارض ہوتا ہے اور طبیعت نرم ہوجاتی ہے اور ان سب باتوں سے بکثرت انزال رطوبت کا اوپر سے نیچے کی طرف خصوصًا سر سے رطوبات کا اترنا معین ہوتا ہے امراض فصل گرما کے حمیات غب اور مطبقہ اور محرقہ اور لاغر ہوجانا بدن کا اور اوجاع گوش اور سکان کا۔ اور رمد یعنی آشوب چشم اس فصل میں اکثر عارض ہوتے ہیں خصوصًا جسوقت اس فصل میں ہوا کم چلے اور حمرہ اور شرا یعنی پھنسیاں جو اس فصل کی مناسب ہیں زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ اگر صیف ربیعی ہو یعنے ہوا ربیع کی اسمین چلے کہ حرارت اور برودت اور یبوست کم ہو تو اسوقت تپون کا حال اچھا ہوتا ہے خشونت اور حدت بالبس تپون میں کم ہوتی ہے اور عرق زیادہ نکلتا ہے بحران کی امید بخوبی ہوتی ہے اسلیے کہ حار رطب بحران کے مناسب ہوتا ہے کہ حار تحلیل کرتا ہے اور رطب ارخا اور توسیع مسام کرتا ہے کہ صیف جنوبی ہو اسمین وبائی کثرت ہوتی ہے اور بیماریاں مثل جدری اور حصبہ کے بکثرت ہوتی ہیں۔ اور اگر صیف شمالی ہو کہ مائل بہ برودت اور یبس ہو تو وہ صحت زیادہ پیدا کرتی ہے لیکن اسمیں امراض عصر سیحہ عارض ہوتے ہیں۔ امراض عصرہ وہ بیماریاں ہیں جو سیلان مواد سے بسبب حرارت باطنی اور ظاہری کے پیدا ہوتی ہیں جسوقت ان مواد سائلہ

برودت ظاہری لطافت کو نچوڑے یہ بیماریاں جیسے نوازل اور نزلے کے ہمراہ جو بیماریاں ہوتی ہین۔ اگر صیف شمالی یابس ہو تو بلغمی مزاج اور نسوان کو نفع ہو جاتی ہے اور صفراوی مزاجون کو اور یابس جسمین آنسو کم نکلین اور حمیات حادہ مزمنہ لاحق ہوتے ہین اور صفرا کے احتراق سے بوجہ احتقان کے غلبہ سودا کا ہوتا ہے خریف مین امراض کی کثرت ہوتی ہے اسلیئے کہ آدمی پہلے تو اسمین دن کو تمازت آفتاب مین چلتے پھرتے ہین پھر انکو سردی کی شب ہوتی ہے اور فواکہ بکثرت پیدا ہوتے ہین جنکے کھانے سے اخلاط فاسد ہوجاتے ہین اسوقت گرمیوں مین تحلیل ہوجاتی ہے اور اخلاط خریف مین بجہت ماکولات ردی کے فاسد ہوجاتے ہین اسلیئے کہ لطیف کی تحلیل گرمیون مین ہوجاتی ہے اور کثیف محترق ہو کر باقی رہجاتی ہین اور اگر کوئی خلط بجہت برانگیختہ کرنے طبیعت کے آمادہ دفع اور تحلیل پر ہوتی ہے حرارت کی برودت اسکو پھر بستہ کر دیتی ہے اور خون فصل خریف مین بہت کم ہوجاتا ہے بلکہ یہ فصل بجہت اپنے بارد یابس مزاج کے مخالف مزاج خون کے ہے کہ وہ حار رطب ہے اسی جہت سے تولید خون پر یہ فصل معین نہین ہوتی اور فصل صیف مین چونکہ پہلے سے تحلیل خون کی اسمین ہو چکی ہے وہی قلت اس فصل مین باقی رہتی ہے۔ اور اخلاط صفراوی زرد خواہ سیاہ کی کثرت ہوتی ہے اور اخلاط سیاہ اس جہت سے زیادہ ہوتے ہین کہ صیف کی حرارت سے خلط صفراوی خاکستر ہوجاتی ہے اسلیئے خریف مین سودا بکثرت پیدا ہوتا ہے صیف اخلاط کو خاکستر کرتی ہے اور یبوست پیدا کرتی ہے اور خریف اسکو سرد کرتی ہے۔ ابتداے خریف کسیقدر موافق مشایخ کے مزاج کے ہوتی ہے اور اخیر اس فصل کا انکو بشدت مضر ہوتا ہے امراض خریف کے یہ ہین جرب منتشر یعنے خارش خشک اور قوبا یعنے داد اور سرطان اور اوجاع مفاصل اور حمیات مختلط یعنے مرکبہ اور حماے ربع بجہت کثرت خلط سودا کے جسکی دلیل مذکور ہوچکی اور اسی سبب سے طحال بڑھجاتی ہے۔ اور تقطیر البول بھی اسی فصل مین عارض ہوتا ہے کہ مزاج مثانہ کا حرارت اور برودت مین مختلف ہوجاتا ہے۔ اور عسر البول بہ نسبت تقطیر البول کے زیادہ ہوتا ہے اور زلق الامعاء اسی جہت سے پیدا ہوتا ہے کہ برودت فصل کی رقیق اخلاط کو باطن کیطرف دفع کرتی ہے اور عرق النسا پیدا ہوتی ہے اور بوجہ صفراوی خریف مین ہوتا ہے اور بوجہ بلغمی ربیع مین اس واسطے کہ مبدا ہر ایک کا ان دونون قسمون مین سے وہ خلط ہے جسکو ہر ایک کے زمانۂ موجودہ کی فصل سے پہلے جو فصل ہو برانگیختہ کرے یعنی بوجہ بلغمی ربیع مین اس جہت سے ہوتا ہے کہ جاڑے کی فصل جو ربیع سے مقدم ہے بلغم کو برانگیختہ کر دیتی ہے اور بوجہ صفراوی خریف مین بجہت فوران صفرا کے فصل صیف مین ہوتا ہے اور فصل خریف مین ایلادس یابس کی بھی کثرت ہوتی ہے اور کبھی سکتہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور امراض ریہ اور درد پشت اور درد ران بھی پیدا ہوتے ہین اسلیئے کہ حرکت فضول کی صیف مین ہو کر خریف مین اسکا حصر یعنے نچوڑ ہو کر یکجائی ہوتی ہے پیٹ مین کیڑے بھی خریف مین زیادہ پیدا ہوتے ہین کہ قوت ہاضمہ ہضم اور دفع سے ضعیف ہوتی ہین جدری کی بھی اس فصل مین کثرت ہوتی ہے خصوصاً اگر خریف مین یبس ہو علی الخصوص اس سے پیشتر اگر فصل صیف بہت حار گذر چکی ہو۔ جنون بھی اس فصل مین زیادہ ہوتا ہے سو جہسے کہ اس فصل مین اخلاط صفراوی مین دانت پیدا ہوتی ہے اور خلط سوداوی سے اخلاط صفراوی کی ترکیب ہوتی ہے خریف ان بیماریون کو جنکے ریہ مین قرحہ ہے یعنے اصحاب سل کو بہت مضر ہے اور اگر سل کی ابتدا ہو اور بخوبی یہ مرض ظاہر نہو اس فصل مین اسکا اشتباہ برطرف ہوجاتا ہے اور بخوبی اسکے آثار ظاہر ہوجاتے ہین۔ دق مفروہ مین جو لوگ مبتلا ہون انھین بھی فصل خریف بجہت خشکی پیدا کرنے کے بہت مضر ہے بقایا امراض صیف کیواسطے فصل خریف بمنزلہ اضافہ کے ہے عمدہ احوال خریف یہ ہے کہ رطب اور مطیر ہو اور بدترین خریف وہی ہے جسمین یبوست زیادہ ہو

فصل ساتوین سال کے احکام مرکبہ کے بیان مین جبوقت شتاے جنوبی کے بعد ربیع شمالی پیدا ہو اور اسکے بعد فصل گرمی کی بہت سخت ہو اور پانی بہت برسے اور ربیع مین استفراغ مواد کا نہونا اسکہ صیف آجاے ایسے سال کہ فصل خریف مین بکثرت مرضیکے اور سج امعاء اور قروح امعاء اور غب غیر خالص جسکے زمانے مین طول ہو بکثرت پیدا ہون گے اگر جاڑون مین اس سال کے رطوبت زیادہ ہو تو عورتون کے جننے کی ربیع مین امید ہو یا ادنٰی سبب سے انکے حمل کا اسقاط ہوجاتا ہے اور اگر نہ بدت لڑکا پیدا ہوا

تو ضعیف الخلقت ہوتا ہے بعد اسکے مرجاتا ہے یا سقیم الحال ودبیمار رہتا ہے۔ اور اکثر آدمیوں کو رمد یابس ورا سہال خون اور نزول بکثرت عارض ہوتے ہیں خصوصاً شیوخ کو کیونکہ انکے چھاتیوں میں انصباب نزول ہوتا ہے اکثر تو مرگ مفاجات مرجاتے ہیں اسلئے کہ سال آب رزح میں ہجوم نزلات کا وقفہ بکثرت ہوجاتا ہے۔ پھر اگر ربیع مطیر اور جنوبی ہو اور اس سے پہلے شتاء شمالی گذرچکی ہو اس سال کی صیف میں حمیات حادہ اور سدا ور لین طبیعت اور اسہال دموی کی کثرت ہوتی ہے اور اکثر یہ چیزیں نزلہ سے پیدا ہوتی ہیں ورجو بلغم جاڑے دن میں اندرونی تجویف میں جمع ہوتا ہے اسکا رفع بسبب حرکت کے پیدا ہوتا ہے خصوصاً ان ابدان میں جنکے مزاج مرطوب ہیں مثل عورتوں کے اور عفونت کی بھی اسی فصل میں کثرت ہوتی ہے اور حمیات عفنہ زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ اگر اس سال کی صیف میں بوقت طلوع شعری عبور یعنی یمانیہ جو تموز کے بیس دن کے گذرنے کے بعد طالع ہو بجائے دنوں کے مندی میں ہوتا ہے پانی برسے اور ہوائے شمالی چلے البتہ امید بہبودی ہو سکتی ہے اور سادہ امراض کی بھی تحلیل ہوجاتی ہے سب سے زیادہ تر خریف فصل واسطے نسوان اور صبیان کے ہے جوان میں سے بچ جاتا ہے ربع سوداوی میں مبتلا ہوتا ہے اسلئے کہ اخلاط میں احتراق پیدا ہوتا ہے اور خاکستر ہوجاتے ہیں اور بعد دفع کے استسقا بوجہ ربع کے پیدا ہوتا ہے اور وجع طحال اور ضعف جگر بھی اسی احتراق کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ مشائخ میں اس سال کا ضرر کم ہوتا ہے اور جب بدن میں تبرید کا خوف ہو یعنی خنکی تبرید مضر ہو وہ بھی کم متاذی ہوتے ہیں اگر بعد صیف یابس شمالی کے خریف مطیر جنوبی وارد ہو اس سال کے جاڑے دن میں بدن کو استعداد ورد سر پیدا ہونے کی زیادہ ہوگی اور کھانسی بہت پیدا ہوگی اور آواز بیٹھ جائیگی اور سل پیدا ہوگی اسواسطے کہ زکام اکثر عارض رہیگا جبوقت صیف یابس جنوبی پر خریف مطیر شمالی وارد ہو جاڑے دن میں درد سر اور اسکے بعد نزلہ اور کھانسی اور گرفتگی آواز کی کثرت ہوگی۔ پھر اگر صیف جنوبی پر خریف شمالی وارد ہو امراض عسر اور حقن یعنی بستگی مادہ کی کثرت ہوگی اور ان دونوں بیماریوں کی شناخت اوپر بیان ہوچکی۔ اگر صیف اور خریف دونوں جنوبی اور تر ہوں تو رطوبت کی کثرت ہو اور جب جاڑے کی فصل آئے تو اس سال وہی امراض عسر جو اوپر بیان ہوئے عارض ہوں گے۔ اور یہ بھی کچھ دور نہیں ہے کہ احتقان بخارات اور سدہ حلم اور کثرت مواد کی اور تنفس کا مفقود ہونا امراض عفونت کی طرف پہونچا دے۔ اور شتا اسبات سے خالی نہوگی کہ مرض پیدا کرے اسواسطے کہ مواد کثیر جو پہلے سے محتقن ہو رہے ہیں انکو باقی ہے اور اگر صیف اور خریف دونوں یابس شمالی ہوں جو شخص رطوبت کی شکایت کرتا ہے اور بھی عورتیں منتفع ہونگی سوائے انکے اور لوگوں کو رمد یابس اور نزلہ مزمنہ اور حمیات حادہ اور مالیخولیا عارض ہونگے جاڑے دن میں جب سردی زیادہ ہو اور پانی بھی خوب برسے حرقة البول پیدا ہوگا۔ اور گرمیوں میں جب شدت حرارت اور یبوست کی ہو خوانیق پیدا ہونگے قتال ہوں یا غیر قتال منفجر اور شگافتہ ہوں خواہ نہوں داخل بدن ہوں یا خارج اور عسر بول بھی پیدا ہوتا ہے اور حصبہ اور جدری اور حمیقا پیدا ہونگے مگر مریض کی سلامتی احوال اکثر ہوگی اور رمد اور فساد خون اور احتباس حیض اور کرب اور نفث بھی پیدا ہونگے شتائے خشک کی اگر ربیع بھی خشک ہو وہ نہایت ردی ہے ہوا درخت اور نباتات کو بھی فاسد کردیتی ہے پس اسکے چرنے والے جانور خواہ اسکے پھل پھول کھانے والے آدمیوں کے مزاج میں بھی فساد آجاتا ہے

فصل آٹھویں تاثیر تغیرات ہوا جو اجنبی ہیں اور مخالف مجرائے طبیعت کے نہیں ہیں

ضرور ہے کہ اسوقت ہم تمام اور بکمال تغیرات غیر طبعی ہوتے جو مخالف طبیعت کے نہیں ہیں اور بسبب امور ارضی اور سماوی کے پیدا ہوتے ہیں بیان کریں اگرچہ اکثر امور کی طرف جنکے ذکر فصول میں بھی اشارہ کردیا ہے جو تغیرات تابع امور سماوی کے ہیں انہیں سے ایک قسم کا تغیر بھی ہے کہ جو بسبب تاثیر کواکب کے عارض ہوتا ہے اسلئے کہ اکثر ایسا ہوجاتا ہے کہ بہت سے ستارے بیض یعنی مکان واحد میں آفتاب کے ساتھ جمع ہوجاتے ہیں اسوجہ سے تسخین با فراط ان بلاد میں پیدا ہوتی ہے جو اس مقام اجتماع سے مسامتت رکھتے ہوں قریب مسامتت ہوں اور کبھی کثر بلاد کے سمت الراس

ستارے بہت دور ہوجاتے ہیں اسکی وجہ سے حرارت میں کمی ہوجاتی ہو مگر تاثیر مسامتت کی گرمی پیدا کرنے میں ایسی نہیں ہے جیسے ہمیشہ مسامتت یا مقاربت کے وقت میں ہوتی ہو زمین کے وہ امور جو باعث تغیرات ہوا ہیں ان میں سے ایک سبب اختلاف عرض بلد کا ہو خط استواء سے اور ایک سبب بلد کا اونچا اور نیچا ہونا خواہ پہاڑون کی وجہ سے خواہ بحیثیت دریا کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہو اور ایک سبب اختلاف ہوا ؤنکا یہ بھی ہو اور مٹی کے اقسام بھی موجب اختلاف ہوا کرتے ہیں جو بلد کہ قریب مدار راس سرطان کے شمال میں واقع ہو یا قریب مدار راس جدی کے جنوب میں ہو اسکی صیف بہت گرم ہوتی ہو بہ نسبت اس بلد کے جو اس مدار سے دور ہو خط استوا اور شمال تک واجب ہو کہ اس شخص کے قول کی تصدیق کیجائے جسکی یہ رائے ہو کہ جو مقام نیچے معدل النہار کے ہو قریب باعتدال ہو اسواسطے کہ سبب سماوی اسجگہ پر گرمی پیدا کرنے والا ایک ہی ہو اور وہ سبب مسامتت آفتاب کی سمت الراس سے ہو اور یہ مسامتت یعنی سامنا تنہا زیادہ موثر نہیں ہو بلکہ مسامتت کا ہمیشہ رہنا البتہ موثر قوی ہو اسیواسطے گرمی بعد نماز عصر کے شدید ہوتی ہو بہ نسبت ٹھیک دوپہر کے اور اسیواسطے گرمی بروقت ہونے آفتاب کے آخر سرطان اور اوائل اسد میں زیادہ ہوتی ہو بہ نسبت اسکے کہ آفتاب نہایت میل کلی کو پہونچے حالانکہ قرب اور مسامتت بہ نسبت ہمارے اسوقت زیادہ ہوتی ہو اور اسیواسطے جسوقت کہ آفتاب راس سرطان سے پھر تا ہو اس حد تک کہ جو اس سے میل جزئی میں کمتر نہیں اور حرارت اسکی زیادہ ہوتی ہو بہ نسبت اسوقت کے کہ جب آفتاب کو میل معدل النہار سے برابر اس حد کے ہو اور ابھی راس سرطان تک نہ پہونچا ہو اور جو بقعہ کہ برابر خط استواء کے ہو اسکی سمت الراس سے آفتاب کی مسامتت چند روز رہتی ہو اسکے بعد بہت جلد آفتاب اس مقام سے دور ہوجاتا ہو اسلیے کہ زیادتی اجزاے میل کے نزدیک عقدتین یعنی وہ دو نقطے جو نقطہ اعتدالی کہلاتے ہیں کے بہت زیادہ ہو بہ نسبت زیادتی اجزاے میل نزدیک دونون نقطہ انقلاب کے یعنی انقلاب صیفی و خریفی بلکہ اکثر نزدیک دونون نقطہ انقلاب کے تین یا چار خواہ کچھ زیادہ دن کی حرکت چونکہ محسوس نہیں ہوتی کچھ انتظار نہیں کرتی ہو پھر چونکہ متصل میل کلی کے یہ بھی کیفیت ہوتی ہو شمالی ہو خواہ جنوبی کہ آفتاب گویا حیز واحد میں اس مقام پر مدت دراز تک رہتا ہو اس جہت سے فعل تسخین کا اس سے زیادہ صادر ہوتا ہو

مترجم اتنا ہی قریب قریب کے مدارات یومی جو متصل میل کلی کے ہیں اگرچہ بعد انصراف کے نقطہ میل کلی سے ہر روز بعد میں کمی اور بیشی ہوتی ہو مگر یہ کمی اور بیشی حرارت اور تمازت کی کمی کرنے میں کچھ موثر نہیں ہوتی اور قیاس مقتضی اسکا ہو کہ بہت دنون تک موثر نہو فرض کرو کہ ایک مکان کی ہوا اس میں کوئلے کی آگ سے گرم کیجاوے جب وہ مکان خوب گرم ہوچکے تو پھر اس مکان کی اسی مقدار گرمی باقی رکھنے کے واسطے تھوڑی سی آگ کافی ہوگی اور گرمی بڑھانے کے واسطے بشرطیکہ وہ گرمی سابق موجود ہو تھوڑی سی آگ کافی ہوگی یہی حال حرارت جو سماوی کا ہو کہ جسوقت آفتاب میل کلی پر پہونچتا ہو اور جو سماوی پر حرارت غالب آجاتی ہو بہ نسبت اس حرارت کے میل کلی سے انصراف آفتاب کا اور مائل بجنوب ہونا جسقدر قرب میں کمی کرتا ہو حرارت بہت دن تک نہیں گھٹتی بلکہ تھوڑے دنون تک بڑھتی جاتی ہو **ملتن** ضرور یہ بات کا اعتقاد کرنا چاہیے کہ جن بلاد کا فرض قریب میل کلی کے ہو انمین حرارت اور گرمی زیادہ ہوتی ہو اور بعد انکے ان بلاد میں گرمی زیادہ ہوتی ہے جو دونون طرف کے میل کلی سے پندرہ درجہ کے قریب ہو ایسی گرمی خط استواء کے نیچے باوجود مسامتت آفتاب کے سمت الراس پر نہیں ہوتی جیسے ان آبادیون میں جو قریب راس سرطان کے ہیں بوجہ مسامتت آفتاب کے گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور جو شہر اور بلاد کہ انکا فاصلہ میل کلی سے پندرہ درجے پر زیادہ ہو وہان سردی زیادہ ہوتی ہو یہ اختلاف حرارت اور برودت ہوا کا بسبب اختلاف عرض بلد کے ہو اور کچھ حرارت اور برودت کی تخصیص نہیں ہو کہ اکثر احوال اور اعراض میں یہ تشابہ ہیں جو اختلاف بسبب وضع مخصوص بلد کی بلندی یا پستی میں ہوتا ہو اسکی تفصیل یہ ہو کہ نشیب کے مقام کا شہر ہمیشہ زیادہ گرم رہتا ہو اور بلند مقام کا شہر اسمین سردی زیادہ ہوتی ہو

اسلیے کہ نشیب کے مقام کی آبادی چونکہ زمین سے ایسی جگہ متصل ہے جہاں سخونت اور گرمی بوجہ انعکاس شعاع شمس کے قرب ارض کی وجہ سے زیادہ ہے اس میں حرارت بھی زیادہ ہو گی یہ کیفیت انھیں مقامات کی ہے جو قریب ہمارے مساکن کے ہیں۔ اور بلندی پر جو بلد واقع ہیں چونکہ اس جگہ سے دور ہیں جہاں شعاع آفتاب کی بشدت ہوتی ہے اس سبب سے اس مقام میں سردی زیادہ ہوتی ہے دلیل اس مسئلہ کی طبعیات میں بیان ہوتی ہے۔ اگر عمق مثل اس گڑھے کے ہو جسکا عمق عرض سے زیادہ ہو شعاع اس مقام پر زیادہ منعکس ہوگی اور گرمی بھی زیادہ ہوگی اور جس مقام میں پستی بسبب پہاڑوں کے ہو اگر پہاڑ اس مقام میں بمنزلہ جائے قرار کے ہو تو وہ اسی قسم میں داخل ہے جسکا ابھی بیان ہوا اور اگر پہاڑ اسکے گرد ہو یہ قسم وہ ہے جسکے بیان تفصیلی کا اب ہم ارادہ کرتے ہیں۔ پہاڑ کی تاثیر جو ہیں دو طرح سے ہوتی ہے ایک طریقہ یہ ہے کہ پہاڑ آفتاب کی شعاع کو بلد پر پھیر لاتا ہے یا آفتاب کی شعاع کو بلد سے چھپا دیتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہوا کے آنے کو بلد سے منع کرے خواہ ہوا کے چلنے کی اعانت کرے **مثال پہلے طریقہ کی** پہاڑ کسی شہر کے اتر طرف ہو اور وہ شہر خط استواء کے قطب شمالی کی طرف واقع ہو یا ہر میل کلی کے تو آفتاب اپنے مدار میں اسپر چمک کر گرمی کا انعکاس شہر کیطرف کریگا پس وہ شہر گرم ہو جائیگا اگرچہ شمالی ہوا اسی طرح اگر پہاڑ شہر سے پچھم طرف ہو اور پورب کی جانب کھلی ہو جب بھی انعکاس شعاع کا باعث یہ ہوگا۔ اور اگر پہاڑ پورب کی طرف ہو تو اسقدر گرمی بلد میں نہ پیدا ہوگی اسلیے کہ اس پہاڑ سے آفتاب کا سامنا بعد زوال کے ہوگا اور بعد زوال کے آفتاب ساعت بساعت پچھم طرف ہٹتا جاتا ہے اور اس پہاڑ سے دور ہوتا جاتا ہے پس تیزی کیفیت حرارت شعاع کی بھی کم ہوتی جاتی ہے۔ اور پچھم طرف کی یہ کیفیت نہیں ہوتی بلکہ اسطرف ہر وقت صبح سے لیکر جب تک آفتاب اس پہاڑ کے آڑ میں نہ آئے قریب ہوتا جاتا ہے **مثال دوسرے طریقہ کی** ہوا کو پہاڑ اسطرح منع کرتا ہے کہ شہر کے اتر طرف واقع ہو اور باد شمال جو تبرید کرتی ہے اسکا سد راہ ہو اور بکثرت اسمیں باد جنوبی جو تعفن پیدا کرتی ہے چلے۔ یا وہ شہر اس طرح پر واقع ہو بیچ میں دو پہاڑوں کے کہ ہوا کے نکلنے کی راہ کھلی ہو مگر تنگ ہو اس جگہ پھر یہ ہوا بہت زور سے چلے گی بہ نسبت اس شہر کے جو صحرا میں واقع ہو اسلیے کہ ہوا کی شان سے یہ بات ہے کہ جب تنگ راہ پاتی ہے پھر اس طرف کھنچتی ہے اور سکون و آرام نہیں ہوتا اسی طرح پانی وغیرہ بہنے والی چیزوں کا بھی حال ہے اور علت اسکی طبعیات میں بیان کی جاتی ہے۔ نہایت معتدل شہر پہاڑوں کی لحاظ سے باعتبار چھپنے اور کھلنے کے وہی شہر ہے جسکا پورب اور اتر کھلا ہوا ہو پچھم اور دکن بند ہو۔ دریاؤں کی یہ کیفیت ہے کہ جو شہر قریب دریا کے واقع ہیں انمیں رطوبت زیادہ ہوتی ہے پھر اگر دریا اتر کی طرف واقع ہو رطوبت کے ساتھ برودت بھی پیدا ہوگی اس لیے کہ ریح شمال پانی پر چلکر اور اسکی برودت حاصل کرکے اس شہر تک پہونچیگی۔ اور اگر دریا دکن طرف ہو ہوائے جنوبی زیادہ تر غلیظ ہوتی ہے خصوصاً اگر ہوا کو کوئی منفذ نہ ملے مثل پہاڑ وغیرہ کے کہ اسپر ٹھہر کر شہر تک پہونچے۔ اگر دریا پورب طرف ہو اسکی ترطیب سطے جو کہ بہت زیادہ ہوگی بہ نسبت اسکے کہ پچھم طرف واقع ہو اسو سطے کہ حرارت آفتاب کی پورب طرف کے دریا پر زیادہ ٹھہریگی اور تحلیل میں بھی زیادتی پیدا ہوا کریگی اور قرب بھی زیادہ آفتاب کو اس صورت میں ہوگا اور مغرب کی جانب میں ایسا نہوگا حاصل یہ ہے کہ قرب دریا کا ترطیب ہوا میں زیادہ کیا کرتا ہے پھر اگر ہوا بکثرت چلے اور زمین پر چلنا اسکا کسی پہاڑ وغیرہ کے ذریعہ سے رک جائے تو عفونت سے محفوظ ہوگا اور اگر ہوا دریا کی سطح پر ٹھہر کر چلے تو خود ہوا بھی مستعد عفونت پر ہوگی اور اخلاط میں بھی عفونت پیدا کریگی۔ ایسی ہوا جو مستعد لعفونت نہ ہو باد شمال ہے اسکے بعد پھر بعد اسکے پچھوا اور بہت مضر ہوا اُن میں ہوائے جنوبی ہے۔ جو تغیرات ہوا میں نظر نفس ہوا کے ہوتے ہیں دو طرح پر ہوتے ہیں اور انکا بیان بھی ہم دو طرح سے کرتے ہیں ایک بیان بطور کلی۔ اور دوسرا بیان بطور جزئی اور مخصوص واسطے ہر بلد کے یہ بات علی العموم ہے کہ ہوائے جنوبی اکثر بلاد میں گرم اور تر ہوتی ہے حرارت تو اسوجہ سے

کہ جسطرح گرمی زیادہ ہو اور آفتاب نزدیک ہو ادھر سے آتی ہو۔ اور رطوبت کی یہ وجہ ہو کہ دریا بطرف جنوب کے ہلو گون سے جو سکان تعلیم چہارم کے ہین واقع ہین اور باد صفیکہ ہوا جنوبی حرارت آفتاب کا فعل اسمین قوی ہوتا ہو اور بخارات زیادہ اٹھکر ہواؤن سے ملتے ہین اسی جہت سے اسمین ارخا اور سستی بدن کی زیادہ پیدا ہوتی ہو شمالی ہوا سرد ہو اسلیے کہ پہاڑون پر اور سرد مقامات جن مین برف بکثرت ہو اسپر گذر کر ہم تک پہونچتی ہو اور یابس بھی ہو کہ اسکے ہمراہ بخارات کثیرہ نہین ہوتے اسلیے کہ تحلل جانب شمال مین کم ہو اور نہ یہ ہوا دریا کے جاری پانی پر گذر کر آتی ہے جو اسمین رطوبت پیدا ہو بلکہ یا تو بستہ پانی پر اسکا مرور ہوتا ہو یا میدانون پر سے گذر کر آتی ہو۔ پچھوا ہوا برودت اور رطوبت مین معتدل ہو مگر خشکی مین بہ نسبت پچھوا کے زیادہ ہو اسلیے کہ شمال مین مشرق کے دریا بہ نسبت شمال مغرب کے کم ہین اور ہم شمالی ضرور ہین **مترجم کہتا ہے** یہ خاصیت پروا ہوا کی بہ نسبت ان بلاد کے ہو جہان کا شیخ الرئیس متوطن ہو ہمارے بلاد مین جنکا عرض بلد ستائیس اور طول قریب چہ دہ کے ہے پچھوا ہوا مرطوب ہو اور اسی وجہ سے ہاتھ پانون کا ٹوٹنا اور اوجاع مزمنہ کا اشتداد اور دیگر عوارض رطوبی زیادہ ہوتے ہین **متن** پچھوا ہوا مین رطوبت ہو مگر کم اسلیے کہ وہ دریاؤن پر سے گذر کر ہم تک پہونچتی ہو اور اس جہت سے کہ حرکت آفتاب کی اور حرکت پچھوا ہوا کی آپسمین ضد رکھتی ہو بایین وجہ اس ہوا کی تحلیل آفتاب نہین کرتا ہو جیسے پروا ہوا کی کرتا ہو خصوصاً اکثر ابتداے بہار مین پچھوا ہوا چلتی ہے اور پچھوا اکثر آخر روز مین چلتی ہو اسیواسطے اکثر پچھوا ہوا مین گرمی کم ہوتی ہو بہ نسبت پروا کے اور مائل بطرف برودت کے ہوتی ہے اور پروا بایں جہت گرم ہوتی ہو اگرچہ پروا اور پچھوا دونون بقیاس باد شمال و جنوب کے معتدل ہین کبھی ان احکام مین بجہت اختلاف بلاد کے فرق ہوجاتا ہو کہ اسباب اور قسم کے پیدا ہوتے ہین مثلاً بعض بلاد مین ایسا فرق ہوتا ہو کہ ہواے جنوبی سرد ہوجاتی ہے بجہت قریب ہونے برف کے ہواے جنوب کہ اسپر ہوا مین گذر کر مائل بہ برودت ہوجاتی ہین اور کبھی شمالی ہوا بہ نسبت جنوبی کے زیادہ گرم ہوجاتی ہو اسلیے کہ خشک میدانون مین اسکا گذر ہوتا ہو۔ اور سموم وہ ہواے گرم ہو جو گرم میدان سے گذر کر آئے یا اُس قسم کی دخانات کے ہو جو جو مین علامات ہالہ اور خوف انگیز سے پیدا ہوتے ہین مشابہ آگ کے اسلیے کہ یہ دخانات اگر ثقیل و گران ہین تو انمین اسی جگہ پر شعلہ اٹھکر بھڑک پیدا ہوتی ہو اور جزو لطیف اس سے جدا ہوجاتا ہے اور ثقیل نیچے اتر آتا ہو کہ اس سے کسی قدر التہاب اور ناریت باقی رہتی ہو جتنی ہوا مین قوی ہین بنا بر تجربہ علماے فلاسفہ کے ان کی ابتدا جہت فوق سے ہوتی ہو اگرچہ انکے مواد کا مبدء نیچے ہو مگر مبدء انکے حرکات اور چلنے اور سخت ہونے کا اوپر کیجانب ہو اور یہ حکم یا تو عام اور کلی ہو یا اکثری اثبات اس حکم کا حکیم طبعی کے ذمہ ہو تحقیق مین اس مسئلہ کے ہم ایک فصل جداگانہ لکھین گے جس وقت بیان مساکن اور بلاد کا کرینگے۔ اختلاف بلاد کا بجہت مٹی کے کئی کئی طرح پر ہوتا ہو اور اقسام اسکے مختلف ہین بعض قسم وہ ہے جسے طین الحر کہتے ہین یہ وہ مٹی ہو جو آمیزش ریگ اور شورے وغیرہ سے پاک ہو جیسے ہندوستان مین بتذل ہوتا ہو اور ایک وہ قسم ہو جو مشابہ تھپکے ہوتی ہو اور اسمین حجریت غالب ہوتی ہو اور ایک قسم ایسی ہو کہ اسمین ریگ کی آمیزش بہت ہوتی ہو اور بعض قسم مٹی کی سیاہ ہوتی ہو پھر اسکی دو قسمین ہین ایک قسم نرم ہو جسکو لطیف خاک اور دوسری شورہ ناک اور بعض ایسی ہو کہ اسپر قوت معدنی غالب ہوتی ہو مگر ہر قسم کی مٹی اپنے شہر کی آب و ہوا مین تغیر پیدا کرتی ہو **فصل نوین بیان مین تاثیران تغیرات ہوا کے جو ردی ہین اور خلاف مجری طبعی کے ہین** جو تغیرات خارج طبیعت کے ہین یا بوجہ بدلنے جوہر ہوا کے ہوتے ہین یا بجہت متغیر ہونے کیفیت ہوا کے جوہر ہوا کا تغیر یہ ہو کہ اسمین ردائت پیدا ہو اور یہ ردائت اس جہت سے نہو کہ اسکی کوئی کیفیت مین کمی اور بیشی پیدا ہو یہ ہوا وبائی ہے کہ اسمین عفونت آجاتی ہو جیسے پانی مین عفونت پیدا ہوتی ہو جو کسی گڑھے مین بھرا ہو اور اسکا مزہ اور رنگ بدلجائے۔ ہماری مراد ہوا سے ہواے بسیط محض نہین ہو اسلیے کہ وہ ہوا گرد ہمارے بدن کے نہین ہو اور اگر ہواے بسیط کا وجود ہے تو شاید اس ہوا کے مخالف ہو ہر واحد بسیط مجبور سے

عفونت کو قبول نہین کرتا ہے۔ یا اسکی کیفیت مین استحالہ ہو جاتا ہو یا اسکا جوہر متبدل ہو کر کسی دوسرے بسیط کی طرف چلا جاتا ہے۔ بلکہ ہماری مراد ہوا سے وہ ہوا ہو کہ جسکا جسم جو مین بھرا ہوا اور پراگندہ ہو اور اس مین ہوائے حقیقی اور اجزائے مائی جو بخارات زمین سے پیدا ہوتے ہین اور اجزائے ارضی جو دخان مین ملکر صعود کرتے ہین اور غبار اور اجزائے ناری سب ملے ہوے ہین پھر اس جسم مرکب کا جو ہم ہوا نام رکھتے ہین اسکی ایسی مثال ہے جیسے آب دریا اور نالون کے پانی کو ہم پانی کہتے ہین اگرچہ وہ آب خالص اور بسیط نہین ہو بلکہ مرکب ہو ہوا اور ارض اور نار سے مگر جزو غالب اسمین پانی ہو یہ ہوا جسکا ذکر اوپر ہوا کبھی متعفن ہو جاتی ہو اور اسکے جوہر مین ردائت آجاتی ہو جیسے نالے اور گڑھون کے پانی مین عفونت پیدا ہوتی ہو اسکا جوہر بھی ردی ہو جاتا ہو۔ اکثر عارض ہوتا وبا اور عفونت ہوا کا آخر گرمی اور آخر خریف کے ہوتا ہو جو بیماریان وبا سے پیدا ہوتی ہین انکا ذکر ہم اوسی مقام پر کرینگے یعنی آخر کتاب چہارم مین بعد حمیات کے مگر وہ بیان جو اس ہوا کی کیفیات سے متعلق ہو وہ یہ ہو کہ حرارت اور برودت مین اس کیفیت تک پہونچے کہ جسکا تحمل نہو سکے تا آنکہ زراعت اور تولد اور تناسل مین فساد عارض ہو اور یہ فساد یا بوجہ استحالہ کے طرف مجانس کے ہو جیسے شدت سے گرم ہو جانا اور فساد عارض ہو یا استحالہ طرف غیر جنس کے ہو جیسے سرد ہو جانا ہوا کا گرمیون مین کسی سبب خارجی کے عارض ہونے سے ہوا مین جس وقت تغیر ہو بہت سے عوارض بدنی پیدا ہوتے ہین اسلیئے کہ ہوا جسوقت متعفن ہوتی ہو اخلاط مین تعفن پیدا ہوتا ہو اور اخلاط کے تعفن سے جو خلط قلب مین محصور ہو یعنی خون وہ بھی متعفن ہو جاتی ہو اسلیئے کہ تعفن ہوا کا بہت جلد قلب تک پہونچتا ہو بہ نسبت اور اعضا کے۔ اور اگر ہوا مین گرمی زیادہ پیدا ہوتی ہو جسکے سبب ڈھیلے ہو جاتے ہین اور رطوبات تحلیل ہو کر پیاس زیادہ معلوم ہوتی ہو اور تحلیل روح کی ہو کر قوت ساقط ہو جاتی ہو ہضم جید نہین ہوتا اسیلئے کہ حار غریزی یعنی خون جو مادہ بدن کے ہو اور طبیعت کی صحت افعال کا وہی آلہ ہے تحلیل ہو جاتا ہو اسی وجہ سے رنگت مین زردی آجاتی ہو کہ رنگ سرخ کرنے والے اخلاط تحلیل پاتے ہین اور صفرا سب اخلاط پر غالب ہوتا ہو اور قلب مین گرمی غیرطبعی پیدا ہوتی ہو اور اخلاط مین روانی پیدا ہو کر عفونت آجاتی ہو اور جو تجاویف اندرونی ہین اور جو اعضا ضعیف ہین ان کی طرف متعفن اخلاط میل کرتے ہین۔ ہوائے گرم اچھی نہین ہو حق مین ان بدنون کے جو خوشحال ہین البتہ کبھی مستسقی مفلوج اصحاب نزلہ بارد و نزلہ بارد و تشنج رطوبی اور لقوہ کو مفید ہوتی ہو۔ ہوائے بارد حار غریزی یعنے روح اور خون کو اندر جسم کے محصور اور بند کرتی ہو جب تک اسمین اسقدر افراط نہو کہ تمام باطن مین حار غریزی کو بجھا دے کہ اس سے موت واقع ہوتی ہو اور جب ہوائے سرد مین افراط ہو تو دماغ کو سیلان سے باز رکھتی ہو مگر اس سے نزلہ پیدا ہوتا ہو اور پٹھون مین ضعف ہو جاتا ہو اور قصبۂ ریہ کو ضرر شدید پہونچتا ہو اور جب برودت ہوا مین اس سے کم ہو ہضم کو قوی کرتی ہو اور تمام افعال باطنی کو قوت دیتی ہو اور آثار شہوت اور خواہش طعام کو تقویت ظاہر کرتی ہو خلاصہ یہ ہو کہ تندرست آدمیون کو ہوائے سرد بہت مناسب ہو بہ نسبت ہوائے زیادہ گرم کے ہوائے سرد کے ضرر ان افعال مین ہین جو متعلق پٹھون سے ہین اور مسامات کو بند کرتی ہو اور ہڈیون کے اندر جو رطوبت بھری ہوئی ہو اسکو نچوڑ لیتی ہو ہوائے مرطوب اکثر مزاجون کے موافق ہو ہاں وہ جلد کو درست کرتی ہو اور نرمی پیدا کرتی ہو اور مسام کو پاک و کشادہ کرتی ہو مگر عفونت پر آمادگی پیدا کرتی ہو خشک ہوا کے افعال بالکلیہ ہوائے مرطوب کے خلاف ہین

فصل دسوین ہواؤن کی اصلی طبیعت کے بیان مین

جتنے حالات ہوا کے از قسم تغیرات کسی قدر بیان کیے مگر اب ہمارا یہ ارادہ ہو کہ نسبت ہواؤن کے اثر کے ایک قول جامع دوسری ترتیب پر کہین اور باد شمالی سے شروع کرین پس ہم کہتے ہین کہ باد شمالی تقویت دیتی ہو اور بدن کو مضبوط کرتی ہو اور سیلان رطوبت جو ظاہر بدن مین ہوتا ہو اسکو منع کرتی ہو اور مسامات کو بند کرتی ہو اور ہضم کو قوی کرتی ہو اور دافع قبض بطرف کرتی ہو اور بول مین ادرار پیدا کرتی ہو ہوائے وبائی کی عفونت کو زائل کرکے اسکو درست کر دیتی ہو۔ اگر پہلے باد جنوب چلے اور اسکے بعد شمال چلے تو ہوائے جنوبی سے سیلان رطوبت ہوتا ہو

ہوائے شمالی اس رطوبت کو نچوڑ کر بطرف باطن جسم کے لیجاتی ہے اور کبھی اس رطوبت کو کھولکر بطرف خارج دفع کرتی ہے اسلیے ایسے وقت سیلان مواد کا سر سے زیادہ ہوتا ہے اور بیماریاں سینہ کی بہت ہوتی ہیں۔ جو بیماریاں باد شمالی سے پیدا ہوتی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے پٹھوں میں درد ہونا وجع مثانہ وجع رحم عسر بول سرفہ درد پہلو اور پسلی اور سینہ اور قشعریرہ پہلوؤں میں ہوائے جنوبی بدن میں سستی پیدا کرتی ہے مسامات کھول دیتی ہے اخلاط میں جو ہیجان ہوتا ہے انکو بطرف خارج دفع کرتی ہے سر میں گرانی پیدا کرتی ہے قروح میں فساد برپا کرتی ہے امراض میں نکس پیدا کرتی ہے بدن میں ضعف پیدا کرتی ہے قروح اور نقرس میں ایک قسم کی خارش پیدا کرتی ہے درد سر کا ہیجان ہوتا ہے۔ منہ میں غلبہ پیدا ہوتا ہے حمیات میں عفونت پیدا ہوتی ہے مگر حلق میں خشونت اس ہوا سے پیدا نہیں ہوتی۔ پروا ہوا اگر آخر شب اور اول نہار میں چلے تو اس ہوا سے ملکر تی ہے جسمیں اعتدال بذریعہ آفتاب کے ہوجاتا ہے اور لطافت پیدا ہوجاتی ہے اور رطوبت کم ہوجاتی ہے۔ پھر اسوقت کی پروا ہوا گرم خشک لطیف ہوتی ہے اور اگر آخر روز اور اول شب میں پروا چلے اسکا حکم خلاف اس حکم کے ہے یعنی سرد تر غلیظ ہوگی حاصل یہ ہے کہ پروا پچھوا سے بہر حال بہتر ہے۔ پچھوا ہوا اگر اول روز اور آخر شب میں چلے تو آفتاب کی حرارت اس میں کچھ اثر نہیں کرتی اس جہت سے کثیف اور غلیظ ہوتی ہے اور اگر آخر روز اور اول شب میں چلے اسکا حکم برعکس ہے

فصل گیارھویں طبائع مساکن کے موجبات کا بیان

تغیرات ہوا کے بیان میں کچھ حالات مساکن اور بلاد کے بھی ہم بیان کرچکے مگر اب ہم چاہتے ہیں کہ ایک کلام مختصر دوسری ترتیب پر بیان کریں اور اسکا لحاظ نہیں کیا گیا کہ مضامین گذشتہ کی تکرار ہو کیونکہ بدون تکرار کے ادائے مطلب بھی نہیں ہوسکتا ہے یہ بات تو اوپر معلوم ہوچکی کہ مساکن اور بلاد کے حالات بہ نسبت بدن انسان کے بلندی اور پستی اور دریا اور پہاڑوں کی وجہ سے جو گرد بلاد کے ہوں مختلف ہوتے ہیں اور یہ بھی بیان ہوچکا کہ مٹی کی تاثیر بھی آب و ہوا میں اختلاف پیدا کرتی ہے اگر مٹی خالص ہو یا سیاہ ہو یا اس میں قوت معدنی ہو ان سب کی تاثیر بدن انسان میں جدا جدا ہے اور پانی کا زیادہ اور کم ہونا اور درختوں کا گرد شہر کے ہونا یا نہونا یا معادن اور قبروں کا قریب شہر کے واقع ہونا اور مردار چیزیں متعفن سڑی ہوئی گرد شہر کے ڈالنا ان اسباب سے بھی مزاج میں شہر کے تغیر عظیم واقع ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوچکا کہ مزاج ہواؤں کے بہ نسبت عرض بلد اور مٹی اور قرب پہاڑ اور دریاؤں سے اور خاص بنظر ان ہواؤں کے جو اس بلد میں چلتی ہیں کیونکر دریافت کیا جاتا ہے۔ الغرض جو ہوا بہت جلد سرد ہوجائے بوقت غروب آفتاب اور گرم ہوجاوے بوقت طلوع آفتاب کے وہ لطیف ہے اور جو اسکے مخالف ہو وہ کثیف پھر سب ہواؤں میں بدتر وہ ہوا ہے جو دل میں تنگی پیدا کرے اور سانس کو روکے۔ اصحاب ہر ایک مسکن کا حال جدا جدا ہم بیان کرتے ہیں جس شہر میں گرمی زیادہ ہو رنگ بدن کا سیاہ ہوتا ہے اور بال پیچیدہ اور گول مثل سیاہ مرچ کے ہوجاتے ہیں۔ ہضم میں ضعف ہوتا ہے۔ اگر اس ہوا میں تحلیل زیادہ پیدا ہو اور رطوبات کم ہوں پیری جلد تر عارض ہوتی ہے جیسے حبش کے لوگ تیس برس کی عمر میں بڈھے ہوجاتے ہیں دلمیں انکے خوف بہت ہوتا ہے اسلیے کہ روح میں تحلیل زیادہ ہوتی ہے اور گرم بلاد کے لوگوں کے بدن نرم ہوجاتے ہیں مساکن سرد کے لوگ قوی اور شجاع ہوتے ہیں ہضم انکا بہت درست ہوتا ہے جیسا اوپر بیان ہوا۔ پھر اگر برودت کے ساتھ رطوبت بھی ہو لحیم و شحیم ہوتے ہیں اور رگیں گوشت سے مند ہوتی ہیں مفاصل اپنی جگہ پر نہیں ٹھہرتے۔ اور نرم اندام اور نازک بدن ہوتے ہیں مرطوب مقامات کے لوگ حسن اچھے اور جلد انکی نرم استرخا انکے اعضا میں ریاضت کرنے سے جلد آجاتا ہے فصل صیف انکی بہت گرم نہیں ہوتی اور نہ زمستان میں انکے برودت غالب ہوتی ہے کہ جس رطوبت انکے بدن منفعل ہوتے ہیں اسکو نچوڑ ڈالتے ہیں۔ حمیات مزمنہ اور اسہال اور نکلنا خون حیض اور بواسیر کا انمیں کثرت ہوتا ہے۔ قروح اور بواسیر اور غشی اور قلاع اور صرع کی انمیں کثرت ہوتی ہے۔ بلاد یابسہ کے آدمیوں کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ انکے مزاج میں خشکی پیدا ہوتی ہے اور ان کی جلد

میں نکھر میں عارض ہو کر جلد بھیج جاتی ہے اور یبوست انکے دماغ تک پہونچ جاتی ہے صیف کی فصل میں بہت گرم ہوتی ہے اور شتا میں سردی کی
زیادتی ہوتی ہے بلند زمین کے مکانات کے رہنے والے بہت صحیح اور قوی اور بزرگ در سن عمر میں جری ہوتی ہیں پست بلاد کے رہنے والے ہمیشہ
نشست حرارت سے اندوہناک رہتے ہیں اور پانی سرد انکو نہیں ملتا خصوصاً اگر پانی انکے شہر میں بستہ ہو یا پتھروں میں جاری ہو خواہ زمین شورہ زار میں علاوہ
یہ ہو کہ ایسے بلاد کے پانی بسبب ہوا کے بھی ردی ہو جاتے ہیں جو بلاد زمین سنگلاخ میں آباد ہوں اور کھلے ہوئے زیر آسمان ہوں کہ پہاڑ یا درخت بغیرہ
سے انکی ہوا بند نہ ہو جلسے ان بلاد کی ہوا نہایت گرم ہوتی ہے اور شتا میں سرد ہو جاتی ہے اور انکے بدن سخت ہوتے ہیں اور بدقواء اور بال بہت اور مفاصل
قوی یبوست اور بیداری ان پر غالب ہوتی ہے اور بدخلق اور متکبر اور مدعی گستاخی کا دماغ میں بھرا ہوا اور جنگوں میں آزمودہ کار صناعات میں
ذکی الطبع اور تیز - برف کے پہاڑوں کی آبادی وہاں کے لوگوں کا حکم مثل بلاد باردہ کے ہے اور انکے بلاد میں ہوا بہت چلتی ہے جب تک برف
نہیں پھٹتی ہے ہوا پاکیزہ ہوتی ہے اور بعد پھٹنے کے اگر پہاڑ ایسے جانب میں ہوں کہ شہر میں ہوا آنے کو روکیں گرم ہو کر پٹ جاتی ہے یعنی بلاد کا حال
یہ کہ انکی حرارت اور برودت معتدل ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت ان بلاد کی انفعال میں عاصی اور نافرمان ہوتی ہے اور جو چیز رطوبت میں نافذ ہونے والی ہے
اسکے نفوذ کو قبول نہیں کرتی ہے اگر کیفیت رطوبت کی ان بلاد میں غالب ہوتی ہے اگر یہ بلاد شمالی ہوں قرب دریا کا اور نشیب زمین کا انکی تعدیل
کریگا - اور اگر جنوبی ہوں اور ہوا وہاں کی بنظر عرض بلد کے گرم ہو اسوقت قرب دریا اور نشیب زمین کا ان کے اعتدال کو مضر ہو ملکان
دونوں کی ضد میں اعتدال حاصل ہوتا ہے یعنے ارتفاع مکان اور بعد دریا ان بلاد کا اعتدال قائم کرے گا شمالی بلاد احکام اور فصول میں
ان بلاد باردہ کے مثل ہیں جنمیں امراض عصبانی اور احتقان بخارات بکثرت ہوتے ہیں اور اخلاط ان بلاد میں بکثرت باطن میں جمع ہوتے ہیں مقتضا
ان بلاد کا یہ بھی ہے کہ ہضم جید ہوتا ہے اور عمر طویل ہوتی ہے اور رعاف بکثرت عارض ہوتا ہے اسلیے کہ امتلا ان میں زیادہ ہوتی ہے اور تحلل کم ہوتا
ہے پس رگیں پھٹ جاتی ہیں صرع ان بلاد میں عارض نہیں ہوتا اسلیے کہ ان کی جسم میں صحت ہوتی ہے اور حرارت غریزی کی باطن میں کثرت ہوتی ہے پھر اگر
کسی کو صرع عارض ہو نہایت قوی ہوگی اسلیے بدون سبب قوی کے عارض نہوگی - قروح ان کے بدن کے بہت جلد اچھے ہوتے ہیں اسلیے کہ
انمیں قوت ہوتی ہے اور خون انکے بدن میں صالح ہوتا ہے اور خارج سے کوئی سبب ایسا نہیں ہوتا کہ انکے قروح میں ارخا اور نرمی پیدا کرے چونکہ
حرارت انکے قلب میں زیادہ ہوتی ہے اخلاق سبعی یعنے مثل درندوں کے رکھتے ہیں انکی عورتیں خون حیض سے بخوبی پاک نہیں ہوتیں اسلیے کہ
حیض کے خون کی روانی انکے بدن میں پوری نہیں ہوتی کہ مسامات میں قبض ہوتا ہے اور جو چیز خون کو روان کرے اور مسالک میں ارخا پیدا کرے
وہ انکے بدن میں نہیں پیدا ہوتی اسیواسطے وہ عورتیں بنابر قول اطبا کے عاقر یعنے بانجھ ہوتی ہیں اسلیے کہ انکے رحم حیض سے پاک و صاف
نہیں ہوتے - حالات عورتوں کے ہمارے مشاہدہ اور تجربہ کے بلاد ترک میں مخالف ہوتے ہیں بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ ان عورتوں کی شدت
حرارت غریزی قائم مقام ہوتی ہے اس نقصان کے جو انکے بدن میں فقدان اسباب خارجی سرخی اور سیلان پیدا کرنیوالی سے پیدا ہوا ہے یعنے جو کام
سیلان اور ارخا کا اسباب سے خارجی پیدا ہونا چاہیے وہ انکی حرارت غریزی سے حاصل ہوتا ہے اطبا یہ بھی کہتے ہیں کہ ان عورتوں کو اسقاط کمتر
عارض ہوتا ہے اور یہ ایک دلیل صحیح ہے اس بات پر کہ ایسے بلاد کے رہنے والے قوی المزاج ہوتے ہیں - ولادت انکے لڑکوں کی بدشواری ہوتی ہے
اسواسطے کہ اعضاے ولادت انکے لیف اور عروق وغیرہ سے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور راہیں بند ہوتی ہیں پس اکثر اسقاط کرتی ہیں سبب اسکا
برودت ہوتی ہے دودھ انمیں کم پیدا ہوتا ہے اور قوام میں غلیظ ہوتا ہے اسلیے کہ برودت کا غلیظ کرنا اور سیلان کو منع کرتا ہے کبھی ایسے بلاد میں خصوصاً
ضعیف القوی کو مثل عورتوں کے کزاز اور سل عارض ہوتی ہے بالتخصیص جسوقت وضع حمل کرتی ہیں انکو سل اور کزاز بجہت شدت زحیر یعنے کھنچ کے

عارض ہوتا ہو اسلیے کہ عسر ولادت کے سبب سے جو رگین اطراف صدر مین ہین پھٹ جاتی ہین اسیطرح اجزا عصب اور لیف کے بھی پھٹ جاتے ہین عروق کے پھٹ جانے سے سل عارض ہوتی ہو اور عصب و لیف کے پھٹنے سے کزاز ہوتا ہو۔ مراق بطن انکا بمنزلہ نشانہ کے ہوتا ہو بوقت شدت عسر ولادت کے۔ لڑکون کو فتق مائی عارض ہوتا ہو اور جب جوان ہوتے ہین خود بخود زائل ہو جاتا ہو۔ لڑکیون کو ماء البطن اور رطوبت رحم عارض ہوتی ہو جب سن زائد ہوتا ہو خود بخود دور ہو جاتی ہین۔ آشوب چشم ان لوگون کو شاذ و نادر عارض ہوتا ہو۔ اور اگر ہو تو نہایت شدید ہوتا ہو۔ باد جنوبی کے احکام وہی ہین جو بلاد حارہ اور فصول حارہ کے احکام ہین۔ پانی ان بلاد کے اکثر شورا و کبرتی ہوتے ہین سرون مین ان لوگون کے مواد رطوبی بھرے ہوتے ہین اسلیے کہ باد جنوبی کا فعل یہی ہو۔ روانی شکم انکو ہمیشہ عارض رہتی ہو اسلیے کہ انکے سرون سے ہمیشہ رطوبت معدے پر گرا کرتی ہو۔ اعضا انکے ڈھیلے اور ضعیف ہوتے ہین حواس مین انکے گرانی خواہش طعام اور شراب کا خمار بسبب ضعف سر اور معدے کے زیادہ ہوتا ہو۔ قروح انکے دیر مین اچھے ہوتے ہین اور ترہل پیدا ہوتا ہو عورتون کا حیض بکثرت جاری رہتا ہو اور بدشواری حاملہ ہوتی ہین اور اکثر اسقاط ہو جاتا ہو اسلیے کہ یہ بیماری نمی کثرت سے ہوتی ہو اور کوئی سبب اسقاط کا نہین ہو۔ مردون کو اسہال خونی اور بواسیر اور مدرطب جو بہت جلد تحلیل ہوتا ہو عارض ہوتے ہین کہول کا یہ حال ہو کہ جب کا سن پچاس برس سے بڑھ جاوے انکو فالج بسبب کثرت نوازل کے لاحق ہوتا ہو۔ اور عامہ کہول کو بسبب امتلاء سر کے ربو اور صرع اور تمدد عارض رہتا ہو حمیات غشی پیدا ہوتے ہین جنمین حرارت اور برودت مجتمع ہوتی ہو حمیات انکے طویل اور قوی اور لیلی ہوتے ہین حمیات حادہ کمتر عارض ہوتے ہین اسلیے کہ اسہال نمین بکثرت ہوتا ہو اور لطیف اخلاط کی تحلیل ہوتی رہتی ہو۔ شرقی بلاد مین جو ایسے شہر ہین جنکے پورب کیجانب کھلی ہوئی اور اسی کھلتی ہوئی جانب کے سامنے آباد ہین صحیح اور ہوا وہان کی جیسا کہ آفتاب اول نہار مین ان پر طلوع کرتا ہو اور وہان کی ہوا کو صاف کرتا ہو اور جب اس جانب سے نکل آتا ہو ہوا صاف ہو جاتی ہو ہوائین ایسے شہرون مین لطیف چلتی ہین کہ آفتاب کی طرف سے آتی ہین اور آفتاب خود بھی انکے پیچھے اپنی عرضی حرکت سے متحرک ہوتا ہو اور حرکت ہوا اور آفتاب کی یکسان ہوتی ہو۔ بلاد مغربی جنکی جانب مغرب کھلی ہوئی ہو اور پورب کی جانب بند ہو ان کے سامنے تھوڑی دیر تک نہین آتا اور ادھر آفتاب کا سامنا ہوا کہ انسے بعد آفتاب کا شروع ہوتا ہو اسیوجہ سے وہان کی ہوا مین لطافت نہین پیدا ہوتی اور نہ ان بلاد مین آفتاب خشکی پیدا کرتا ہے بلکہ انکو تر اور غلیظ چھوڑ دیتا ہو اگر ایسے شہرون مین آفتاب کی طرف سے ہوا آئے تو ہواے مغربی آسکتی ہے اور رات کے وقت آتی ہے اسی وجہ سے احکام اس بلاد کے مثل احکام بلاد مرطوب المزاج اور غلیظ حرارت مین معتدل کے ہوتے ہین۔ اگر ہوا مین ان بلاد کے کثافت عارض نہوتی البتہ طبیعت ہوا کی مشابہ ربیع کے ہوتی مگر یہ ہوا صحت مین بلاد شرقی کی ہواسے بہت کم ہو پس التفات کرنا اس شخص کے قول کی طرف جسنے یقیناً یہ بات تجویز کی ہو کہ قوت ان بلاد کے مثل قوت ربیع کے علی الاطلاق ہو کچھ ضرور نہین بلکہ یہ بلاد بقیاس باد جانب کے شہرون کے بیشک اچھے ہین۔ ایک قسم کی برائی ان شہرون مین یہ ہو کہ آفتاب جب انکے سامنے آتا ہو اسوقت بہت گرم ہوتا ہو اور تسخین اقلیم پر بہت بلندی کے آمادہ ہوتا ہو اور دفعۃً بعد برودت شب کے انپر طلوع کرتا ہو اور چونکہ ہوا کا مزاج مرطوب ہو آوازین انکی بیٹھی ہوئی ہوتی ہین خصوصاً فصل خریف مین بہت نزلے کے

اختیار مساکن اور انکے تہیہ اسباب کا بیان جو شخص کسی شہر مین رہنا اختیار کرے اسکو لائق ہو کہ پہلے وہان کی مٹی کی قسم کو پہچانے اور حال شہر کا بلندی اور پستی مین دریافت کرے۔ اور اسکا بھی لحاظ کرے کہ اسکے جانب کونسی کھلی اور کون پوشیدہ ہو اور پانی اور اسکی خاصیت اصلی اور اسکا گندہ ور کھلا اور بند ہونا اور نیچا ہونا بھی معلوم کرے اور یہ بھی سمجھ لے کہ معرض انکشاف ہو یا نہین اور ہوا اس پانی تک پہونچتی ہے یا سطح زمین سے دور ہے اور اس مقام کی ہواؤن کو پہچانے کہ صحیح ہین یا در

برودت ہوا مین ہے یا نہین۔ اور اسکے گرد دریا نالے پہاڑ معاون کیسے ہین۔ اس شہر کے آدمیون کا حال صحت اور مرض مین کیسا اور کونسی بیماری سے خوگر ہین قوت بدنی اور اشتہاء طعام اور جودت ہضم کیسی ہے اور کونسی غذا انکی خورش ہے مکانات اس شہر کے وسیع اور کشادہ ہین یا تنگ گلی کوچہ ہموار ہین یا نہین۔ بعد اسکے یہ بھی واجب ہے کہ روزن اور دروازے پورب یا اتر کیطرف مقرر کرین۔ بنا مکانون کی ایسی ہو کہ ہوا کو بھی آسکے اور دھوپ کا رخ ہر طرف سے ہو کہ ہوا کی اصلاح اسی بات سے ہوتی ہے اور قرب چشمہ شیرین کا جو تجربے تجربے اور جاری ہون اور پانی انکا لذیذ ہو اور عمیق ہو اور صاف اور پاکیزہ ہو اور جاڑون مین سرد ہو جائے اور گرمیون مین گرم رہے برخلاف ان چشمون کے جو پوشیدہ ہین ایسے پانی کا اختیار کرنا بہت اچھا اور نافع ہے اب ہم ہوا اور مساکن کے بیان کو تمام کرچکے اور شرح وبسط انکے حالات کو کچھ مناسب ہے کہ جو اسباب ہوا اور مساکن کے ساتھ شمار کیے گئے ہین انکو بھی بیان کرین

فصل بارھوین موجبات حرکت وسکون کے بیان مین

حرکت کا فعل انسان کے بدن مین بسبب شدت اور ضعف اور قلت اور کثرت کے مختلف ہوتا ہے جسقدر حرکت کے ساتھ سکون مختلط ہوتا ہے اعتدال پیدا کرتا ہے اور حرکات تحلیل کے ایک قسم سبب کی جداگانہ ہے اور اس سے بھی اختلاف ہوتا ہے کہ جو مواد جسم مین ٹھہرے ہوتے ہین انہین حرکت سے غلبہ پیدا ہوتا ہے حرکت شدیدہ اور کثیرہ اور قلیل جو سکون سے ملی ہوئی ہو حرارت مین ہیجان پیدا کرنے کی شرکت رکھتی ہے مگر جو حرکت شدیدہ کثیر نہو اسمین اور اس حرکت مین جو کثیر غیر شدیدہ ہو اور وہ حرکت شدیدہ جو سکون سے ملی ہوئی ہو یہ فرق ہے کہ حرکت شدیدہ سخونت بدن مین زیادہ پیدا کرتی ہے اور تحلیل اگر نہین ہوتی ہے تو کم ہوتی ہے اور کثیر تحلیل بہ نرمی کرتی ہے مگر بہ نسبت قسمین کے تحلیل زیادہ کرتی ہے جس وقت افراط ان دونون قسمون کی حرکت مین ہو بالعرض برودت حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ حار غریزی مین تحلیل ہوتی ہے اور خشکی بھی عارض ہوتی ہے اور اگر بوقت کثرت یا غلبہ مواد کے واقع ہو تو کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل کا معین ہوتا ہے اور کبھی مادہ کا فعل حرکت کے فعل مین نقصان پیدا کرتا ہے مثلاً جیسے حرکت دھوبیون کی بوقت دھونے کے کہ اسمین برودت اور رطوبت عارض ہوتی ہے۔ اور اگر ایسی حرکت ہو جیسے لوہار بوقت کام کرنے کے کرتے ہین اس سے نہایت گرمی اور خشکی پیدا ہوتی ہے سکون سے ہمیشہ برودت حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت برانگیختہ حالت سکون مین نہین ہوتی اور احتقان رطوبات کا اندر جسم کے پیدا ہوتا ہے اسی جہت سے سکون ترطیب کو بھی زیادہ کرتا ہے کہ تحلل فضول کا بروقت سکون کے مفقود ہوتا ہے

فصل تیرھوین موجبات خواب وبیداری کے بیان مین

نوم مشابہ سکون کے ہے اور بیداری مشابہ حرکت کے ہے اور دونون کو بعد اس مشابہت کے چند امور ایسے خاص ہین جنکی تفسیر کرنی ضرور ہے۔ نوم قواے طبعی کو تقویت دیتی ہے اسواسطے کہ بروقت سونے کے حرارت غریزی اندر جسم کے مختفی ہو جاتی ہے اور قواے نفسانی کو ڈھیلا کر دیتی ہے اس سبب سے مسالک روح نفسانی کی ترطیب کرتی ہے اور ان مسالک مین ارخا اور سستی پیدا کرتی ہے جو ہر روح کو بجہت منع کرنے تحلیل کے کدورت ناک کرتی ہے مگر جمیع اقسام کی ماندگی زائل کر دیتی ہے اور جو اخلاط با فراط استفراغ پاتے ہون انکو منع کرتی ہے اسلیے کہ حالت بیداری کی حرکت سیلان کو ان اخلاط کے جو مستعد بسیلان ہون زیادہ کرتی ہے۔ مگر جو مواد کہ بطرف جلد ہون انکے نکالنے پر نوم دفعتہ اعانت کرتی ہے اسلیے کہ حرارت کو اندر محصور کر دیتی ہے اور غذا کی تقسیم بدن مین کرکے جو چیز قریب بجلد ہوتی ہے اسکو دفع کر دیتی ہے اسطرح کہ اسکے دفع کے مانع کو اندر مختفی کرتی ہے مگر بیداری اس فعل مین بہ نسبت نوم کے زیادہ ہے علاوہ برآن نوم مین بہ نسبت بیداری کے پسینہ زیادہ برآمد ہوتا ہے اسلیے کہ تعریق نوم کی بسبیل غلبہ کے مادہ پر ہوتا ہے تاکہ تحلیل رقیق فضل کی کرکے تعریق کرے جیسے بدن ہین سے حالت نوم مین عرق بہت برآمد ہو اور کوئی اور سبب تعریق کا ظاہر نہو تو جاننا چاہیے کہ اسکا بدن اتنی غذا سے ممتلی ہے کہ جسکا تحمل نہین ہو سکتا۔ اگر نوم کسی مادہ کو مستعد ہضم یا نضج پر پائے اسکا استحالہ بطرف طبیعت خون کے کر دیتی ہے

اور اس مادہ میں سخونت پیدا کرتی ہو پس حار غریزی تمام بدن میں پھیل جاتا ہو اسیوجہ سے حرارت غریزی سے تمام بدن گرم ہوجاتا ہے۔
اگر نوم بدن میں اخلاط حار صفراوی پائے اور زمانہ خواب کا طولانی ہو بدن میں حرارت غریبہ پیدا کر کے گرمی ظاہر کرتی ہے۔ اور اگر بدن اخلاط اور غذا سے خالی ہو اسوقت بدن میں سردی پیدا کرتی ہو اس سبب سے کہ روح غریزی کی تحلیل ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی خلط جو قوت ہاضمہ پر اسکا ہضم دشوار ہو بحالت نوم بدن میں موجود ہو جب بھی بدن سرد ہوجائے گا اسلیے کہ وہ خلط عاصی بدن میں منتشر ہوتی ہو۔ بیداری کے افعال خواب کے ضد ہیں مگر جسوقت بیداری میں افراط ہو مزاج دماغ کا فاسد ہوجاتا ہے کہ ایک قسم کی خشکی عارض ہوتی ہو اور ضعف دماغ پیدا ہو کر اختلاط عقل عارض ہوتا ہو اور اخلاط سوختہ ہو کر امراض حادہ پیدا ہوتے ہیں نوم میں اگر افراط ہو تو ان اعراض کے ضد پیدا ہوتے ہیں کہ بلادت قوائے نفسانی میں اور ثقل دماغ میں عارض ہوتا ہے اور امراض باردہ پیدا ہوتے ہیں اسلیے کہ نیند تحلیل کو منع کرتی ہو۔ اور افراط بیداری اشتہا زیادہ کرتی ہے اور خوب بھوک پیدا کرتی ہو اس سبب سے کہ مادہ کی تحلیل کرتی ہو اور نقصان ہضم میں بوجہ تحلیل قوت کے ہوتا ہو۔ بے چینی اور کروٹیں بدلنا درمیان خواب و بیداری کے نہایت بدحالی کی دلیل ہو۔ غالب حالت نوم میں یہی ہو کہ حرارت اندرون جسم کے ہوتی ہو اور برودت ظاہر جسم پر اسی جہت سے اوڑھنے کی ضرورت سوتے وقت اتنی ہوتی ہو کہ بیداری میں اسقدر نہیں ہوتی بقیہ احکام نوم اور جو کچھ اسکے خواص اور آثار پہچانے گئے ہیں انکی نسبت آئندہ مقامات میں اکثر مقامات پر تعرض کیا جائے گا

فصل چودھویں موجبات حرکات نفسانی کے بیان میں

جمیع عوارض نفسانی کے تابع خواہ ہمراہ حرکات روح کے یا بطرف داخل یا بطرف خارج کے ہوتے ہیں اور یہ حرکت یا دفعۃً ہوتی ہو یا تھوڑی تھوڑی اور جسوقت حرکت روح کی طرف خارج کے ہوتی ہے۔ اندر جسم کا سرد ہوجاتا ہے اور اکثر جب حرکت بافراط ہوتی ہے دفعۃً تحلیل ارواح کی ہو کر ظاہر اور باطن دونوں سرد ہوجاتے ہیں اور اس کے بعد غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہو۔ اگر حرکت روح کی اندر کی طرف ہو اسکے تابع برودت ظاہر اور حرارت باطن ہوتی ہے۔ اور کبھی احتقان روح کا شدت ہوتا ہو تو ظاہر اور باطن دونوں سرد ہوجاتے ہیں انکے بعد بھی غشی عظیم یا موت واقع ہوتی ہو۔ حرکت روح کی طرف خارج کے یا دفعۃً ہو جیسے بروقت غضب کے یا تدریج ہو جیسے بروقت لذت اور فرح معتدل کے اور حرکت روح کی طرف داخل کے یا دفعۃً ہو جیسے بروقت فزع یعنی خوف شدید کے یا تدریج ہو جیسے بروقت حزن اور ملال کے۔ احتقان اور تحلل جو اوپر بیان ہوئے جن کی وجہ سے غشی یا موت عارض ہوتی ہے وہ بعد اسی حرکت روح کے واقع ہوتے ہیں جو دفعۃً ہو مگر نقصان اور ذبول اصلی اسی حرکت کے تابع ہو جو اندک اندک ہو۔ ہماری مراد نقصان سے احتقانِ تدریج ہے اور ایک ایک جزو میں احتقان بردفعۃً اور ذبول اصلی سے تھوڑا تھوڑا تحلل مراد ہے جو دفعۃً نہو۔ کبھی حرکت روح کی ایک ہی وقت میں داخل اور خارج دونوں طرف ہوتی ہو جسوقت ایسا امر عارض ہو جس کو دونوں باتیں لازم ہیں مثلاً ہم کو اسکے ساتھ کبھی غضب اور حزن دونوں ہوتے ہیں پس دونوں حرکتیں مختلف پیدا ہوتی ہیں یا خجالت کہ اسوقت پہلے حرکت روح کی طرف باطن کے ہوتی ہے پس جب عقل اور تجربہ پلٹتی ہو اور انقباض خاطر میں انبساط پیدا ہوتا ہو روح کی حرکت بطرف خارج کے ہوتی ہو اور رنگ سرخ ہوجاتا ہے۔ کبھی انفعال بدن کا ایسی ہیأت نفسانی سے ہوتا ہو جو مغائر ان اشکال کے ہیں جنکا ہمنے ذکر کیا مثلاً تصورات نفسانی ایسے امور طبعی برانگیختہ کرتے ہیں جیسے لڑکا کبھی اس صورت کا پیدا ہوتا ہو جس صورت کا خیال نزدیک مجامعت کے ہو اور اسکا رنگ قریب اس رنگ کے ہوتا ہو

جو لوگ بصر کو بروقت انزال کے لازم ہوئے احوال ایسے ہیں کہ انکے قبول کرنے سے ایک قوم کی طبیعت متنفر ہوئی ہے اور وہ ایسی باتیں صحیح نہیں سمجھتے انکے انکار کی وجہ یہی ہے کہ باریک آثار وجود ہیں انکو اطلاع نہیں ہے لیکن وہ لوگ جو دریائے معرفت حقائق اشیا میں ڈوبے ہوئے ہیں ایسی باتوں کا انکار مثل انکار محالات کے نہیں کرتے۔ ازیں قبیل اتباع حرکت خون کی ہے اس شخص کے بدن میں جو مستعد حرکت خون کا ہے جس وقت کہ سرخ چیزوں کی طرف بکثرت نظر کرے اور ان میں زیادہ تامل کرے جیسے سرخ چیزوں کے دیکھنے سے نکسیر جاری ہو جائے یا آشوب چشم بڑھ جائے۔ ازیں قبیل دانتوں کا کند ہونا جس وقت کسی غیر کو کھٹائی کھاتا ہوا دیکھے یا تلخ ہو جانا کسی عضو میں جس وقت کسی دوسرے شخص کے عضو کو متالم پائے اور اسکو خوف ہو۔ ازیں قبیل مزاج کا بدل جانا بروقت تصور خوفناک چیزوں کے یا سرور لانے والی چیزیں

فصل پندرھویں موجبات ماکول اور مشروبات کے بیان میں

کھانے پینے کی چیزیں انسان کے بدن میں تین طرح فعل کرتی ہیں کبھی انکا فعل محض انکی کیفیت کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور کوئی فعل انکا بذریعہ عنصر یا مادہ کے ہوتا ہے اور ایک فعل ان کے مجموع امور ذاتی سے صادر ہوتا ہے بغیر مفہوم اور معانی ان الفاظ کے بحسب استعمال متعارف اہل لغت کے قریب قریب ہیں لیکن ہم انکے استعمال میں ایک اصطلاح خاص مقرر کرتے ہیں ان معنوں میں جو کہ قریب ہے کہ انکی طرف ہم اشارہ کریں۔ جو فاعل کہ محض اپنی کیفیت سے کوئی فعل کرے اسکی شان سے یہ بات ہوتی ہے کہ جب بدن انسان میں حاصل گرم ہو جائے یا سوا ایسی چیز بدن کی گرمی سے گرمی اور سردی سے سردی پیدا کرتی ہے مگر مشابہ بدن انسان کے نہیں ہو جاتی اور جو فاعل بواہ اپنے عنصر اور مادہ کے فعل کرتا ہو وہ ایسا ہوتا ہے کہ اسکی طبیعت کا استحالہ ہو جاتا ہے پس وہ کسی عضو اعضاے بدن انسان کے جزو کی صورت قبول کرتا ہے لیکن اسکا عنصر باوجود کہ قبول صورت مذکورہ کرتا ہے کبھی اسمیں ایک بقیہ ابتدا میں جبتک کہ انعقاد اور تشبہ تمام ہو اسکی اصلی کیفیت سابقہ کا باقی نہیں رہ جاتا ہے اگرچہ وہ کیفیت کیفیات بدن انسان میں بھی ہوتی ہے لیکن اس شے مستحیل کی باقی ماندہ کیفیت بدن انسان کی کیفیت سے شدید ہوتی ہے جیسے خون جو کہ ہوکے کھانے سے پیدا ہوا اسکے ہمراہ ایک برودت ایسی ہوتی ہے جو مزاج انسان کی برودت سے زیادہ ہے اور یہ برودت اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک کہ وہ خون طرف مستحیل ہو کر صلاحیت اس بات کی رکھے کہ کسی عضو انسانی کا جزو بنجائے۔ یا جو خون کہ لہسن سے پیدا ہوتا ہے اس میں برخلاف خون متولد کدو کے ایک قسم کی حرارت باقی رہجاتی ہے جو حرارت بدن انسان سے زیادہ ہوتی ہے جو فاعل کہ مجموع اجزاے جوہری سے فعل کرتا ہے اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی صورت نوعیہ کے ذریعہ سے کرتا ہے جسکی وجہ سے اسکی ماہیت حاصل ہوئی ہے اور اسکا وجود خاص متعین ہوا ہے یعنی کسی کیفیت خاص کے ذریعہ سے جو داخل اسکی ماہیت میں نہیں ہے یہ فعل اس سے سرزد نہیں ہوتا ہے خواہ وہ کیفیت مشابہ بدن انسان کے ہو یا نہو۔ کیفیت سے مراد ہماری ایک کیفیت ہے چاروں کیفیات حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست سے۔ جو فاعل بذریعہ کیفیت کے ہے اسکے مادہ کو اس فعل میں کچھ دخل نہیں ہے اور جو فاعل بذریعہ عنصر کے ہے اسکا یہ حال ہے کہ جب اسکا عنصر اپنے جوہر اصلی سے بذریعہ قوت بدن انسان کے مستحیل ہو پہلے قائم اس چیز کے ہوتا ہے جو بدن انسان سے متحلل ہوتی ہے اور دوبارہ حرارت غریزی اسکو تیز کرکے خون میں بڑھا دیتی ہے۔ اور کبھی اسکا کوئی فعل بذریعہ باقی کیفیت کے تیسری مرتبہ ظاہر ہوتا ہے۔ اور جو فاعل اپنے مجموع جوہر سے فعل کرتا ہے اسکا فعل بذریعہ اس صورت نوعیہ کے ہوتا ہے جو بعد ایسے مزاج کے حاصل ہو کہ بسائط کے ملنے سے پیدا ہوا ہو کہ ان بسائط کے عطر شیء واحد مستعد قبول نوع خاص اور ایک صورت زائدہ کے بسائط کی صورت پر حاصل ہوئی ہو اور یہ صورت نئی جو پیدا ہوتی ہے ان کیفیات اولی سے نہیں ہے جو واسطے عنصر اور مادہ کے تھی اور نہ یہ صورت بعینہ وہ نیا مزاج ہے جو ان بسائط سے پیدا ہوا ہے بلکہ یہ صورت

ایک کمال ہو جو واسطے عنصر کے بسبب اس استعداد کے حاصل ہوتا ہو جو مزاج سے حاصل ہوتا ہو جیسے قوت جذب کی مقناطیس مین اطبیعت
ہر نوع کی انواع نبات اور حیوان سے جو بعد مزاج کے حاصل ہوتی ہو بوجہ آمادہ کرنے مزاج کے۔ اور بسائط کے جیسے مزاج بین انہین سے
کسی مزاج کی بعینہ یہ طبیعت نہین ہوتی اور نہ نفس مزاج مرکب کی یہ کیفیت ہو اسلیے کہ یہ حرارت نہین ہو اور نہ برودت اور نہ رطوبت اور
نہ یبوست ہو نہ یہ طبیعت بسیط ہو اور نہ مرکب بلکہ یہ طبیعت مثل رنگ یا بو یا نفس طبعی اور حیوانی ہے یا کوئی دوسری صورت ہے جو
محسوسات مین داخل نہین ہو۔ یہ صورت جو بعد مزاج کے حادث یا حاصل ہوتی ہو کبھی اسکا کمال منحصر اسی بات مین ہوتا ہو کہ دوسری سے
کوئی اثر قبول کرے جبوقت یہ صورت عین قوت انفعالی ہو اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو کہ اسمین کمال کسی غیر مین اثر کرنے کا ہو جبوقت
یہ صورت محض قوت ہو غیر مین کچھ فعل کرنے کی یعنے قوت فاعلہ ہو۔ اور جو چیز کسی غیر مین اثر کرتی ہو کبھی اسکا فعل بدن انسان مین ہوتا ہو
اور کبھی نہین ہوتا ہو اور جسکا فعل بدن انسان مین ہوتا ہو وہ بھی کبھی فعل مناسب کرتی ہو اور کبھی غیر مناسب اور یہ سب اقسام کے
فعل انکا مصدر اس شئ کا مزاج نہین ہوتا بلکہ اسکی صورت نوعیہ سے جو بعد مزاج کے حادث ہوتی ہو صادر ہوتے ہین اسی واسطے
ہم کہتے ہین کہ صدور اس فعل کا مجموع جوہر شئ سے ہوتا ہو یعنے صورت نوعیہ سے نہ بذریعہ کسی کیفیت کے کیفیات اربعہ سے
مناسب فعل کے مثل یہ ہو جیسے فاوانیا جسے عود صلیب بھی کہتے ہین صرع کو باطل کرتی ہے۔ اور مخالف فعل کی مثال یہ ہو کہ
خشکی ایسی پیدا کرے جو مفسد جوہر انسان کے ہو۔ اب ہم اصلی مطلب پر رجوع کرتے ہین جسوقت ہم کوئی چیز مشروبات
بالمطبوخ کو یعنے اوپر سے لگائی ہوئی دوا کو کہین کہ یہ گرم ہے یا سرد ہے اسوقت ہماری مراد یہ ہے کہ اس مین قوت حرارت اور
برودت ہو نہ اینکہ بالفعل گرم یا سرد ہے کہ قوت لمس سے اسکی حرارت دریافت ہو جیسے آگ یا برف اور یہ بھی ہم مراد لیتے
ہین کہ اس دوا مین جو قوت ہے اس سے جو حرارت یا برودت پیدا ہوگی ہمارے بدن کی حرارت و برودت سے زیادہ ہوگی۔
اور اس قوت سے ہماری مراد وہ قوت ہو جسکو ہم ایسے وقت اعتبار کرتے ہین کہ اسوقت حرارت ہمارے بدن کی اس دوا
کی قوت مین کچھ فعل کرے اسطرح پر کہ جبوقت حامل اس قوت دوائی کا ہماری حرارت غریزی سے منفعل ہو تو اس دوا کی حرارت
بالفعل پیدا ہو جاوے۔ کبھی اس قوت سے ہم ایک اور چیز مراد لیتے ہین یعنے قوت کو بمعنی خوبی استعداد کے بولتے ہین مثلاً
ہم کہتے ہین کہ کبریت حار بالقوۃ ہو اسکا یہ مطلب ہوتا ہو کہ حرارت پیدا کرنے کی استعداد اسمین قوی ہو۔ کبھی ہمارا التفات مزاج
غالب کی طرف ہوتا ہو مثلاً ہم کہین کہ یہ شئ حار یا بارد ہو تو اس سے یہ مراد ہوتی ہو کہ اسکے ارکان اولی کے مزاجون مین حرارت
کا مزاج غالب ہے اور اسوقت ہمکو التفات اسطرف نہین ہوتا کہ ہمارا بدن اس دوا مین کیا فعل کرے گا۔ اور کبھی ہم کہتے
ہین یہ شئ بالقوۃ ایسی ہے اس وقت قوت کو بمعنی ملکہ اور کیفیت راسخہ کے لیتے ہین جیسے قوت اس کاتب کی جو بالفعل
تارک ہو کتابت کا اور قادر ہو اوپر کتابت کے جیسے ہم کہین کہ بیش بالقوۃ مفسد ہے اس معنی اخیر اور پہلے معنی مین یہ فرق
ہے کہ پہلے جبتک بدن اسکا استحالہ ظاہری نہ کرے اسکی قوت کا اثر بالفعل ظاہر نہین ہوتا اور یہ اخیر کی قسم یا تو اسکا
اثر بمجرد ملاقات کے بدن انسان مین ہوجاتا ہو جیسے سانپ کا زہر خواہ بھوڑا سا استحالہ کیفیت مین جیسے بیش۔ اور
پہلی قوت کو اور اس قوت مین جسکو ہمنے معنی ملکہ اور استعداد کے لکھا ہے ایک اور قوت متوسط یعنے درمیانی ہو جیسے
ادویہ سمیہ۔ مراتب دوا بہ نظر تاثیر کے چار مقرر کیے گئے پہلا مرتبہ یہ ہو کہ جس چیز کا استعمال بدن انسان مین ہو اسکی کیفیت کا

فعل محسوس نہو مثلاً گرمی یا سردی پیدا کرے کہ اسپر حس باطنی اور ظاہری کو آگہی نہو جب تک کہ مکرر یا بکثرت اسکا استعمال نہو دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ اسکا فعل بہ نسبت اول کے قوی ہو لیکن بالفعل ضرر بین اس سے محسوس نہو اور افعال بدنی کو مجرائے طبعی سے متغیر نہ کرے مگر کوئی اور عارض پیدا ہو مثل فصل اور سن اور بلد وغیرہ کے کہ اسکی اعانت سے اسکا ضرر بین ہوجائے خواہ بکثرت اسکا استعمال کیا جائے **تیسرا مرتبہ یہ ہے** کہ اس دوا کا فعل ضرر بین پیدا کرے مگر اس مقدار کو نہ پہونچے کہ ہلاک کرے یا مزاج کو فاسد کردے **چوتھا مرتبہ یہ ہے** کہ اسکا ضرر مہلک ہو اور مزاج کو فاسد کردے یہ خاصیت ادویہ سمیہ کی ہے - اور یہ تاثیر جو بیان ہوئی تاثیر **بالکیفیت** ہے اور جو چیز کہ **مجموع اجزاء جوہری** سے مہلک ہو وہ سم ہے - پھر ہم ہرے سے دلیل انحصار ادویہ کے مراتب اربعہ مین بیان کرتے ہین - اور کہتے ہین کہ جو چیز ایسی بدن انسان پر وارد ہو کہ اس کے اور بدن انسان کے درمیان مین فعل وانفعال جاری ہو سکے سلسلہ یا وہ چیز بدن انسان سے خود متغیر ہوجائے گی مگر بدن مین کوئی تغیر پیدا نہ کریگی ۲ - یا وہ چیز خود بھی متغیر ہوگی اور بدن کو بھی متغیر کریگی - ۳ - خود متغیر نہو اور بدن مین تغیر پیدا کرے - یہ تین صورتین قابل لحاظ طبیب کے ہین - پہلی صورت یعنی جو چیز کہ بدن سے متغیر ہوا اور اس مین کوئی تغیر معتدبہ پیدا نکرے اسکی دوصورتین ہین - ایک تو یہ کہ خود متغیر ہوکر مشابہ بدن کے ہوجائے - دوسرے یہ کہ متغیر ہوکر مشابہ بدن کے نہو - اگر مشابہ بدن کے ہوجاے تو وہ غذائے مطلق ہے ہماری اصطلاح مین - اور اگر مشابہ بدن کے نہو تو وہ دوائے معتدل ہے - اور جو چیز بدن انسان سے متغیر ہو اور اس مین تغیر بھی پیدا کرے وہ بھی دو حال سے خالی نہین ہے یا اسطرح بدن سے متغیر ہوتی ہے بدن کو بھی متغیر کرتی ہو بعد اسکے اخیر مین اسکو بدن سے ایسا تغیر حاصل ہوتا ہو کہ بدن کے تغیر دینے کا اثر اس سے باطل ہوجاتا ہو یا یہ کہ اسکا حال انجام کار مین ایسا نہو بلکہ بعد انفعال ثانی کے بھی بدن کو متغیر کرے اور اسمین فساد پیدا کرے - ان دونون مین پہلی قسم یعنے جسکا انجام کار مین فعل تغیر دینے بدن کا باطل ہوجاتا ہو اسکی بھی دو صورتین ہین - یا یہ کہ بعد متغیر ہونے کے بدن سے مشابہ بدن کے ہوجا ہے اسکو اصطلاح مین غذائے دوائی کہتے ہین - یا یہ کہ مشابہ بدن کے نہو وہ دوائے مطلق ہے - دوسری قسم یعنے جو آخر کار مین بھی بدن کو تغیر دے اور اسکو فاسد کرے اسکو اصطلاح مین دوائے سمی کہتے ہین اور جو چیز بدن انسان سے بالکل متغیر نہو اور بدن کو متغیر کردے وہ سم مطلق ہے - ایسا نہ سمجھنا چاہیے کہ سم مطلق کو کسی طرح کا تغیر بدن سے نہین ہوتا اور حرارت غریزی بدن کی بوقت ہضم کے سم مین کسی قدر گرمی نہین پیدا کرتی اسلیے کہ اکثر سموم جبتک کہ حرارت غریزی کے فعل سے سخونت نہین حاصل کرتے کچھ اثر نہین کرتے ہین بلکہ ہماری مراد یہ ہے کہ سم کی صورت طبعی مین کچھ تغیر نہین ہوتا بلکہ وہ فعل کرتا جاتا ہو اور صورت طبعی باقی رہتی ہے تا انیکہ بدن فاسد ہوجاے کبھی طبیعت سم کی خود حار ہوتی ہو پس اسکی حرارت طبیعت کی خاصیت تحلیل روح مین اعانت کرتی ہو جیسے زہر سانپ اور بیش کا کبھی طبیعت زہر کی بارد ہوتی ہو اسکی طبیعت بالخاصہ روح کے بجھانے اور سست کرنے مین معین ہوتی ہو جیسے زہر بچھو اور سوکران یعنے پہاڑی بھنگ کا - کل وہ چیز جس سے تغذیہ بدن کا ہوتا ہو کبھی آخر کار مین ایک تغیر طبعی یعنے تسخین بدن مین پیدا کرتی ہو اسلیے کہ جسوقت غذا مستحیل طرف خون کے ہوگی ضرور بدن کی تسخین کچھ بڑھے گی تا انیکہ کا ہو اور کدو سے بھی باوجود یکہ بارد ہین یہ تسخین پیدا ہوتی ہو مگر ہم اس تغیر طبیع کا قصد اس مقام پر نہین کرتے ہین اور نہ اس تسخین کا لحاظ کرتے ہین بلکہ جو تغیر بدن کا ہم اس بحث مین ذکر کرتے ہین اس سے مقصود یہی ہو کہ شئے مستعمل کی کیفیت سے صادر ہو اور نوع اس شئے کی بھی اپنے حال پر باقی ہو اور کسی خلط کیطرف مستحیل نہو - دوائے غذائی

بدن سے اپنے جوہر مین مستحیل ہوتی ہے اور کیفیت مین بھی استحالہ باقی ہے مگر پہلا استحالہ اسکا کیفیت مین ہوتا ہے۔ کوئی قسم دوائے غذائی کی پہلے طرف حرارت کے مستحیل ہوتی ہے پس گرمی پیدا کرتی ہے جیسے لہسن۔ اور کوئی قسم پہلے طرف برودت کے مستحیل ہوتی ہے پس تبرید کرتی ہے جیسے کاہو۔ پھر جسوقت استحالہ اسکا تمام ہو کر خون حاصل ہوتا ہے اکثر فعل اسکا تسخین ہوتا ہے خون کو بڑھا کر اور کیونکر تسخین پیدا نہ کرے حالانکہ اسکا جزو حار مستحیل ہو گیا اور اسکی برودت باقی نہ رہی لیکن کبھی ہمراہ ہر ایک کے ان دونون سے اصلی کیفیت سے کسیقدر بعد استحالہ جوہری کے بھی باقی رہتی ہے اسی جہت سے جو خون کاہو سے پیدا ہوتا ہے اسمین کسی قدر برودت بھی ہوتی ہے یا جو خون لہسن سے پیدا ہوتا ہے اسمین تھوڑی سی حرارت بھی زائد بر حرارت خون ہوتی ہے لیکن یہ برودت اور حرارت تھوڑی دیر رہتی ہے اور دوائیہ غذائیہ انمین سے بعض اقسام قریب دوا کے ہین اور بعض قریب غذا کے جس طرح غذا بنظر اپنی ذات کے بعض قسم کی طبیعت قریب جوہر خون کے ہے جیسے شراب اور زردی بیضہ اور ماء اللحم اور بعض قسم کی طبیعت جوہر خون سے کسی قدر بعید ہے جیسے روٹی اور گوشت۔ اور بعض قسم ایسی ہے جسکی طبیعت جوہر خون سے بہت بعید ہے جیسے اغذیہ دوائیہ۔ غذا حال بدن مین تغیر کیفیت و در کمیت دونون طرح سے کرتی ہے کیفیت کا تغیر تو اوپر معلوم ہو چکا۔ اور کمیت کا تغیر اس طرح کہ اگر مقدار غذا کی بڑھ جائے اور تخمہ اور سدے پیدا ہو کر عفونت اخلاط مین واقع ہو گی یا مقدار غذا کی بہت کم ہو تو ذبول اور لاغری پیدا ہو گی۔ زیادتی کمیت غذا سے ہمیشہ تبرید حاصل ہوتی ہے مگر جب عفونت پیدا ہو تو اسوقت بالعرض تسخین بھی ہوتی ہے اسلیے کہ عفونت جسطرح حرارت غریب سے پیدا ہوتی ہے اسیطرح عفونت سے حرارت غریبہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ غذا لطیف بھی ہوتی ہے اور کثیف بھی لطیف غذا وہ ہے جس سے خون رقیق پیدا ہو۔ اور کثیف غذا اسے کہتے ہین جس سے خون غلیظ پیدا ہو۔ ہر ایک لطیف اور کثیف یا تغذیہ بدن کا بکثرت کرے یا تھوڑا تغذیہ کرے **مثال غذائے لطیف کثیر الغذا کی** شراب، ماء اللحم زردی بیضہ گرم کیا ہوا نیم برشت یہ سب چیزین تغذیہ زیادہ کرتی ہین کیونکہ اکثر جوہر ان چیزون کا مستحیل بغذا ہو جاتا ہے **مثال کثیف قلیل الغذا کی** جبن یعنے پنیر قدید یعنے گوشت کو چیر کر یا خشک گوشت یا بادنجان یعنی بینگن اور مثل اسکے ان چیزون مین سے خون کی طرف کم مستحیل ہوتا ہے **مثال لطیف قلیل الغذا کی** جلاب اور جو ترکاری معتدل القوام اور کیفیت ہو اور پھلون مین جسطرح سیب و انار وغیرہ **مثال کثیف کثیر الغذا کی** بیضہ بھونا ہوا گوشت گاؤ **والقیفا** لطیف اور کثیف دونون کبھی ردی الکیموس ہوتے ہین اور کبھی انکا کیموس محمود ہوتا ہے **مثال لطیف کثیر الغذا جید الکیموس کی** زردی بیضہ شراب ماء اللحم **مثال لطیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی** پھیپھڑا اور گوشت اس بچہ مرغ کا جسکے بال و پر نرے بڑے ہو گئے ہون **مثال لطیف قلیل الغذا جید الکیموس کی** کاہو اور سیب **مثال لطیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی** مولی رائی اور اکثر ترکاریان **مثال کثیف کثیر الغذا جید الکیموس کی** بیضہ پختہ بریان بزغالہ یکسالہ **مثال کثیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی** گوشت گاؤ اور گوشت بط اور گوشت اسپ **مثال کثیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی** قدید انہین غذاؤن مین سے غذائے معتدل بھی مرکب ہو سکتی ہے۔

فصل سولھوین پانی کے اقسام کا بیان پانی بھی ایک رکن ارکان بدن سے ہے اسکو خصوصیت یہ ہے کہ مشروبات مین داخل ہوتا ہے نہ ماکولات مین غرض کہ تغذیہ بدن کا اس سے حاصل ہو بلکہ غذا کو نافذ کر دیتا ہے اور اسکے قوام کو درست کر دیتا ہے جو جیسے کہ پانی سے غذا حاصل نہین ہوتی ہے اسواسطے کہ جو چیز غذا دینے والی ہے اسکی قوت قریب یہ ہے کہ خون ہو جائے اور اسکے بعد اسمین یہ قوت ہو کہ عضو انسان کا جزو ہو جائے۔ اور جسم بسیط مین قابلیت اسکی نہین کہ صورت خون کی قبول کرے یا صورت کسی عضو انسان کی اسپر طاری ہو جبتک کہ اس جسم بسیط مین ترکیب نہو مگر پانی مین اتنی بات ہے کہ غذا کے سیلان اور رقیق ہونے مین اعانت کرتا ہے اور پانی کو بطور بدرقہ کے ساتھ غذا کے رگون مین اور مخارج مین نافذ کر دیتا ہے اس نفوذ مین غذا کو پانی سے استغنا نہین ہو سکتی اور اسکا فعل تغذیہ بدن کا بے رقت اور سیلان کے تمام نہین

ہو سکتا ہو۔ پانیوں کے اقسام مختلف ہیں جو ہر ماہیت میں تو اختلاف نہیں ہو مگر چونکہ مختلف چیزیں اس سے ملتی ہیں اور کیفیات چند سے متکیف ہوتا ہو اور وہ کیفیات اسپر غالب ہونے میں اس جہت سے اسمین اختلاف پیدا ہوتا ہو۔ افضل پانی کی قسموں میں چشمہ کا پانی ہو مگر ہر طرح کے چشمہ کا پانی افضل نہیں ہو بلکہ اس زمین کا چشمہ جو زمین سنگ لاخ ہو جسکی مٹی پر کوئی حالت اور کیفیت غریب ایسی غالب نہو جو پانی میں اثر کرے یا زمین پتھریلی ہو کہ اسمین قابلیت عفونت ارضی کی نہو مگر زمین سنگ لاخ کا چشمہ سنگی زمین سے بہتر ہو پھر ہر ایک زمین سنگ لاخ کا چشمہ بھی بہتر نہیں ہو بلکہ وہ چشمہ جسکا پانی جاری ہو پھر ہر ایک چشمہ جاری بھی زمین سنگ لاخ کا اچھا نہیں ہو بلکہ اس زمین سنگ لاخ کا جاری چشمہ جسپر دھوپ پڑتی ہو اور ہوا کے سامنے کھلا ہو کہ اس صورت میں چشمہ جاری ایک فضیلت حاصل کرتا ہو اور جو چشمہ جاری نہو بلکہ راکد ہو اسکو بوجہت آفتاب اور ہوا سے ایسی ردائت حاصل ہوتی ہو کہ اگر اسپر دھوپ نہ پڑے اور ہوا اس تک نہ پہنچے اتنی ردائت نہیں ہوتی ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ جو چشمے مٹی پر جاری ہوں انکا پانی ان چشموں سے بہتر ہوتا ہو جو پتھروں پر جاری ہوں اسلیے کہ مٹی پانی کو صاف کر دیتی ہو اور جو چیزیں غریب اور مختلف مزاج کے پانی میں ملی ہوئی ہیں انکو کھینچ لیتی ہو اور پانی کو خوشگوار اور صاف کر دیتی ہو اور پتھر سے یہ فعل صادر نہیں ہوتا مگر ضرور ہو کہ جس مٹی پر پانی جاری ہو وہ مٹی سنگ لاخ ہونی چاہیے اور زمین حمات نہو یعنی جسکے نیچے کبریت وغیرہ نکلتے ہیں اور نہ شورہ زار ہو اور نہ اور کسی قسم کی مٹی ہو پھر اگر بالاتفاق یہ پانی بہت گہرا ہو اور روانی میں تیزی ہو بوجہ اپنی کثرت کے جو چیز اسمین ملتی ہو اسکو اپنی طرف مستحیل کر لے اور دھوپ کی طرف جاری ہو یعنی پچھم کی طرف سے پورب کیطرف خصوصاً مشرق صیفی کی طرف جاری ہو تو پانی سب سے بہتر ہو علی الخصوص جبکہ مبدا یا سر چشمہ دور ہو جو پانی اتر یا دکن یا پچھم کی طرف بہتا ہو وہ نہایت ردی ہو خصوصاً جس وقت ہوا جنوبی چلے اور جو پانی اونچے مقام سے گرتا ہو اور تمام صفات مذکورہ بالا بھی اسمین موجود ہوں وہ سب سے بہتر ہو اور اسکا ایسا حال ہو کہ پینے والے کو شیریں معلوم ہوتا ہو شراب کو اسکی مقدار اندازی کی آمیزش کا تحمل نہیں ہو وزن میں سبک ہوتا ہو ٹھنڈا اور گرم بہت جلد ہوتا ہو اسلیے کہ اسمین تخلخل حالت برودت کا جاڑوں میں زیادہ ہوتا ہو اور گرمیوں میں حالت سخونت کا نکوئی مزہ اسپر غالب ہوتا ہو اور نہ کوئی بو غالب ہوتی ہو اور انحدار اسکا فراسیف سے بہت جلد ہوتا ہو جو چیز اسمین پکائی جائے بہت جلد پکجاتی ہو اور بہت جلد ہضم ہوجاتی ہو۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہو** کہ پانی کا وزن کرنا بہت مفید قاعدہ ہو اسکے حال کے پہچاننے میں پس سب پانی اکثر اوصاف میں افضل ہو ہو کبھی وزن پیمانہ سے پہچانا جاتا ہو اور کبھی اسطرح کہ دو کپڑے ہموزن مختلف پانی میں بھگوے جائیں خواہ دو ٹکڑے روئی کے بعد اسکے دونوں خشک کر کے وزن کیے جائیں جسکا وزن زیادہ سبک ہو وہ پانی افضل ہو۔ **مترجم کہتا ہو** وزنی اور سبک ہونا پانی کا پیمانہ کے ذریعہ سے بدون دریافت وزن صیغی کے ممکن نہیں ہو۔ فن کیمیا میں تجربہ سے ثابت ہوا ہو کہ پانی بہ نسبت سونے کے انیسواں حصہ کم ہو یعنے جس ظرف میں انیس تولہ سونا سما جائے اسمین ایک تولہ پانی آئیگا۔ اس وزن صیغی کو مقیاس مقرر کر کے ہر پانی کا حال دریافت ہو سکتا ہو۔ **متن** تصعید اور تقطیر سے بھی بری قسم پانی کی اصلاح ہو سکتی ہو اور **تصعید اور تقطیر** ممکن نہو فقط جوش دینے سے اصلاح ہو سکتی ہو اسلیے کہ جوش دیا ہوا پانی بنا بر شہادت علماے فن کے نفخ کم پیدا کرتا ہو اور جلد ہضم ہو جاتا ہو جہال اطبا کو ایسا خیال ہوا ہو کہ پانی کے لطیف اجزا جوش دینے سے اڑ جاتے ہیں اور کثیف باقی رہجاتے ہیں پس جوش دینے میں پانی کے کچھ فائدہ نہیں ہو بلکہ مضرت ہو اسلیے کہ کثافت اسکی زیادہ ہوتی ہو مگر اس بات کو ضرور جاننا چاہیے کہ پانی اپنے حد ذات میں متشابہ الاجزا ہو لطافت اور کثافت میں اسواسطے کہ جسم بسیط ہو مرکب نہیں ہو پھر کثافت اسمین یا اس جہت سے پیدا ہوتی ہو کہ نسبت کیفیت برودت اسپر غالب ہوتی ہو یا اجزاے ارضی ایسے چھوٹے چھوٹے اسمین ملجاتے ہیں کہ انکا جدا کرنا ممکن نہو اور نہ وہ اجزا نیچے بیٹھ سکیں اسواسطے کہ انکی مقدار ایسی نہیں ہوتی ہے کہ اپنے وزن سے پانی کے اتصال کو شق کر کے نیچے بیٹھ جائیں جب نہیں بیٹھ سکتے ہیں تو باضطراب یہ بات

پیدا ہوتی ہو کہ پانی کے جوہر سے ملے ہوتے ہین **مترجم کہتا ہے** پانی مین جو چیز بیٹھتی ہو یا ڈوبتی ہو اسکا یہی قاعدہ ہو کہ جتنا وزن پانی کا جو خاص اس شی کے نیچے ہو اگر برابر ہے یا زیادہ تو نہین ڈوبتی اور اگر کم ہو تو ڈوب جاتی ہو تجربہ اس قاعدہ کا ملاح یا جہاز رانون کو بخوبی ہوتا ہو کہ تھوڑے پانی مین انکی ناؤ بیٹھجاتی ہو **متن** جوش دینے سے وہ کثافت پانی کی جو بوجہ برودت حاصل ہو ضرور دفع ہوجاتی ہے اور اسقدر تخلخل پیدا ہوتا ہو کہ قوام پانی کا نہایت رقیق اور پتلا ہوجاتا ہو اسوقت چونکہ بوجہ تخلخل کے اجزا مین خفت پیدا ہوتی ہو یعنی اجزاے ہوائی زیادہ شریک ہوجاتے ہین ممکن ہو کہ وہ اجزاے ارضی جو پانی مین مل گئے تھے اور نیچے نہین بیٹھ سکتے تھے اب بیٹھ جائین اور پانی اسکے اختلاط سے پاک ہو کر قریب بسیط پانی کے ہوجاے اور جسقدر پانی بذریعہ بخارات کے اڑنے سے باقی رہا ہو لطافت اور خفت مین قریب اسی پانی کے ہو جو اڑالیا گیا ہو اسلیے کہ پانی جسوقت آمیزش سے پاک ہوجاے اسکے اجزا لطافت مین متشابہ ہوجاتے ہین پھر اسوقت جو اجزا دخان ہو کر صعود کرین انکو باقی ماندہ اجزا پر زیادہ فضیلت نہین رہتی۔ اس بیان سے واضح ہوا کہ پانی جوش کھانے سے لطافت سطح کی پیدا کرتا ہو کہ اس سے کثافت برودت کی بوجہ حرارت کے زائل ہوجاتی ہو اور اجزاے ارضی جو اسمین ملے ہوتے ہین وہ بیٹھ جاتے ہین۔ ایک دلیل بطور تجربہ کے یہ ہو کہ اگر غلیظ پانی مدت تک کسی ظرف مین رکھا رہے اسکے اجزا نیچے اسقدر نہ بیٹھین گے کہ رسوب انکا معتد بہ ہو اگر وہی غلیظ پانی جوش دیا جاے فوراً سب اجزا بیٹھ جاینگے اور جو پانی تھرا ہوا باقی رہے وہ سبک و صاف ہوتا ہو اور یہ سبب سوب کا یہی ہو کہ بذریعہ طبخ کے پانی کے قوام مین رقت حاصل ہوتی ہو ہم برابر دیکھتے ہین کہ بڑے بڑے نہرون کے پانی مثل جیحون کے خصوصاً وہ پانی جو نیچے تسے لیا جاے ہر وقت جلو بھرنے کے اسمین نہایت کدورت ہوتی ہو بعد تھوڑے زمانے کے صاف ہوجاتا ہو اور ایک ہی مرتبہ مین اسقدر صاف ہوتا ہے کہ اگر دوبارہ اسکو صاف کرین پھر اسمین کوئی چیز معتد بہ تہ نشین نہین ہوتی۔ ایک گروہ کے لوگ رود نیل کے پانی کی مدح مین افراط شدید کرتے ہین اور چار خوبی اسمین ثابت کرتے ہین۔ ا منبع اسکا دور ہو ۔ ۲ گذرگاہ اسکی پاکیزہ ہو ۔ ۳ دکن سے اتر کی طرف ہر مقام پر جاری ہو ۔ ۴ جتنے پانی اس مین بہتے ہین لطیف اور پاکیزہ ہین۔ عمیق ہونا اس نہر کا خاص اسکی صفت نہین اسمین اور بھی نہرین شریک ہین جتنے پانی خراب ہین اگر ہر روز انکو صاف کرین ہر روز از سر نو کچھ کچھ تہ نشین ضرور ہوگا اور باانیہمہ جو چیز تہ نشین ہوتی ہو دیر مین ہوتی ہو جھٹ پٹ نہین ہوتی ہو اور باوجود مکرر صاف کرنے کے پھر اچھی طرح صاف نہین ہوتا ہے سبب اسکا یہ ہو کہ اجزاے ارضی بسہولت اسی پانی سے دفع ہوتے ہین جس مین غلاظت اور لزوجت اور دہنیت نہو اور کثیف مین اسکا تہ نشین ہونا ایسا آسان نہین ہوتا۔ بعد طبخ اور جوش دینے کے مرتبہ محض کا ہو یعنی متھنے کا اسطرح پر کہ پانی کو کسی مشک وغیرہ مین بھر کے خوب ہلائین۔ عمدہ پانی کی قسم سے آب باران ہو خصوصاً جو گرمیون مین برسے گرجتے ہوے بادل سے اور جو پانی ایسی بدلی سے برسے جسکے ساتھ سخت ہوائین چلتی ہین اسکے بخار مین کدورت ہوتی ہو اور جو پانی ایسے ابر سے ٹپکتا ہو اسمین بھی کدورت ہوتی ہو بس جوہر اس پانی کا خالص نہین ہوتا بلکہ مغشوش ہوتا ہو عفونت آب باران مین بہت جلد آجاتی ہے اگرچہ یہ پانی جمیع اقسام آب سے بہتر ہو اسکی وجہ یہ ہو چونکہ رقت اسمین زیادہ ہوتی ہو مفسد ہوائی اور ارضی اسمین بہت اثر کرتا ہو اور اسکی عفونت سے اگر استعمال کیا جائے تعفن اخلاط پیدا ہوتا ہو اور آواز اور سینہ کو بہت ضرر کرتا ہو۔ ایک قوم نے جلد متعفن ہونا اسوجہ سے تجویز کیا ہو کہ اسکی پیدایش ایسے بخارات سے ہوتی ہو جو مختلف رطوبات سے اٹھتے ہین اور اگر یہی بات صحیح ہو تو آب باران لائق مذمت کے ہو عمدہ اقسام مین شمار نکیا جاتا بلکہ سبب یہی ہو کہ اسکے جوہر مین لطافت زیادہ ہوتی ہو اور جوہر لطیف کا قوام قابلیت انفعال کی زیادہ رکھتا ہو اگر آب باران کو آگ پر چڑھا کر جوش دین پھر عفونت کو کم قبول کرتا ہو۔ اگر ترش چیزین کھائی جائین اور آب باران کے پینے کی ضرورت ہو جو قابل عفونت ہو اسوقت

اسکے ضرر سے امان ہوتی ہو کنوین اور کاریز کا پانی بقیاس چشمہ کے پانی کے ردی ہوتا ہو اسلیے کہ یہ پانی مختنق اور بند ہوتے ہین اور اجزاے ارضی کی مخالطت ان مین زمانہ دراز تک رہتی ہو کہ خالی کسی قدر عفونت سے نہین ہوتے اور جسوقت نکالے جاتے ہین ایک قاسری قوت انھین ایک حرکت پیدا کرتی ہو یعنے نکالنے والے کی اپنی قوت طبعی سے یہ متحرک ہوکر بالکل بظہور نہین ہوتے اور نہ اپنی قوت سے پوشیدہ ہوتے ہین بلکہ چند حیلہ اور کارگیری انکے نکالنے مین خرچ کیجاتی ہو تب انکو قابلیت ترشح کی حاصل ہوتی ہو ان سب مین جس پانی کی آمد سیسے کے نلون مین ہو وہ بہت برا ہو کہ قوت رصاص کی اخذ کرتا ہو اور قروح امعاء پیدا کرتا ہو۔ پانی تالاب کے گڑھوں کا کنوین سے برا ہوتا ہو اسلیے کہ کنوین کا چشمہ بسبب آب کشی کے ہمیشہ متحرک رہتا ہو اور بہت دیر تک وہ پانی محل احتقان مین نہین ٹھہرتا اور جو گڑھے تالاب یا دریا کے کنارے کھودے جاتے ہین اسکی آمد و شد ان مین کے متعفن راہون مین دیرتک ہوتی ہو اور چشمہ تک پہونچکر باہر نکلنا اسکا بطی حرکت سے ہوتا ہو کہ وہ حرکت قوت اندفاعیہ سے نہین پیدا ہوتی بلکہ اسکے معدے مین کثرت ہوتی ہو اس سے باہر نکل آتا ہو اور سواے زمین فاسد و متعفن کے اچھی زمین مین نہین ہوتا پانی زمین سخت یا دلدل مین کا جو کیچڑ آلود ہو اور وہ پانی جو برف کی زمین کا ہو غلیظ ہوتا ہو۔ آب بستہ خصوصاً جو دھوپ کے سامنے کھلا ہو ردی اور ثقیل ہوتا ہو جاڑون مین بسبب برف ریزی کے سرد ہوجاتا ہو گرمیون مین دھوپ اور عفونت کی وجہ سے گرم ہوجاتا ہو جاڑون مین اس پانی سے بلغم پیدا ہوتا ہو اور گرمیون مین صفرا اور بوجہ کثافت اور اختلاط اجزاے ارضی اور متحلل ہونے اسکے اجزاے لطیف کے پینے والون کو مرض طحال عارض ہوتا ہو اور مراق انکی تپلی ہوجاتی ہے اور احشا مین انکے بدحالی اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اطراف اور مونڈھے اور گردن سخت ہوجاتی ہو اور خواہش کھانے کی بہت ہوجاتی ہو اور پیاس بہت غالب ہوتی ہو اور قبض شکم پیدا اور براز بدشواری ہوتا ہو اور بیشتر مبتلاء استسقا ہوتے ہین اسواسطے کہ احتباس مائیت کا انکے بدن مین ہوتا ہو اور کبھی ذات الریہ اور زلق الامعاء اور ورم طحال مین مبتلا ہوتے ہین پاؤن ان لوگون کے پتلے اور جگر ضعیف ہوجاتے ہین خورش بوجہ مرض طحال کے کم ہوجاتی ہو۔ جنون اور بواسیر اور دوالی اور ذات الریہ اور ورم رخوا نہین پیدا ہوتا ہو خصوصاً عورتون مین۔ انکی عورتون کا حاملہ ہونا اور اس حمل کی ولادت دونون دشوار ہوتے ہین اور اکثر جنین جس مین ورم ہو انکے حمل کا نتیجہ ہوتا ہو۔ مرض رجا کا انکی عورتون مین بہت ہوتا ہو اور اس بیماری کو حمل کاذب کہتے ہین۔ انکے رگون مین اودھا یعنی وہ فتق جو آنت اترنے سے پیدا ہو بکثرت ہوتا ہو۔ اور جوانون کو دوالی اور قروح ساق بہت عارض ہوتے ہین اور انکے قروح دیر مین اچھے ہوتے ہین۔ شہوت انپر غالب ہوتی ہو۔ اسہال انکا دشوار ہوتا ہو اور اسہال مین اذیت اور قرحہ احشا بھی ہوتا ہو۔ حماے ربع اکثر انکو عارض ہوتی ہو۔ اور مشایخ مین حماے محرقہ پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ انکے طبائع اور بطون مین یبس غالب ہوتا ہو بستہ پانی کسی قسم کا کیون نہو معدے کو موافق نہین ہو۔ اور چشمہ کا پانی جلد مین بھر کر جو لیا جاے اسکا حکم بستہ پانی کے قریب ہو مگر یہ بقدر فضیلت ہو کہ اسکی بقا موضع واحد مین دیر تک نہین ہوتی جبتک چشمہ کا پانی جاری نہو اسمین کسی قدر ثقل ضرور ہوتا ہو اور اکثر اسمین تعفن بھی ہوتا ہو اور اسکا استحالہ بطرف سخونت کے باطنی اعضا مین جلد ہوجاتا ہو اسی جہت سے اصحاب حمیات اور ان لوگون کو جنمین غلبہ صفرا ہو موافق نہین ہوتا بلکہ اسکا استعمال ان بیماریون مین مناسب ہو جو محتاج حبس و انضاج کے ہین جس پانیمین جوہر معدنی فلزات کی آمیزش ہو خواہ وہ چیزے جو قریب بمعدنی ہو اسیطرح وہ پانی جسمین جونک بکثرت پیدا ہو ردی ہوتے ہین مگر بعض اقسام مین ایسے پانیون کے منافع بھی ہوتے ہین جس پانی پر قوت لوہے کی غالب ہو تقویت احشا کی اس سے منفعت حاصل ہوتی ہو اور ضرب کو منع کرتا ہو اور جمیع قواے شہوانی کو برپا کرتا ہو حال ایسے پانی کا اور جو اسکے قایم مقام ہو عنقریب ذکر کرینگے یخ اور برف اگر خالص ہو اور کسی قوت ردی کی اسمین آمیزش نہو خواہ اسکو پانی کرلین یا اسمین پانی ٹھنڈا کرین یا اسکو پانی مین ڈالکر استعمال کرین ہر طرح بہتر ہو اور اسکے اقسام حالات مین زیادہ اختلاف ایسا نہین ہوتا کہ جو ظاہر ہو لیکن کثافت

اسکی سہار ایک پانی سے زیادہ ہو جسکے تجہ مین درد ہو اسکو مضرت ہوتی ہو اور جوش دینے کے بعد یہ فساد بھی برطرف ہوجاتا ہو لیکن اگر تخ خراب پانی سے بنی ہو اور برف نے قوت غریبہ اپنے گرنے کے مقام کی حاصل کی اسکا استعمال اسی طور پر اچھا ہو کہ پانی اس سے کسی برتن مین مثل صراحی وغیرہ کے ٹھنڈا کرین اور اسکا اثر برودت اسطرح پر لین کہ برکت اسکی پانی مین نہونے پائے۔ سرد پانی جسکی مقدار معتدل ہو صحیح آدمیون کو بہت موافق ہو اگرچہ پٹھہ کو مضر ہو اور جنکے احشا مین ورم ہو انکو بھی ضرر ہوتا ہو۔ سرد پانی سے شہوت طعام برانگیختہ ہوتی ہو اور معدہ استوار ہوجاتا ہو۔ اور گرم پانی سے فساد ہضم پیدا ہوتا ہو اور طعام کی گرمی فرو ہوجاتی ہو اور اس سے پیاس مین تسکین نہین ہوتی ہو بلکہ مرض استسقا اور دق پیدا کرتا ہو۔ اور بدن کو لاغر کردیتا ہو جس پانی کو آگ سے گرم کیا ہو اگر فاتر یعنی نیم گرم ہو متلی پیدا کریگا اور اگر اس سے بھی زیادہ گرم اور نہار منھ پیا جاوے تو اکثر معدے کو فضول سے دھو ڈالتا ہو اور ریاحی شکم پیدا کرتا ہو لیکن کثرت استعمال سکی بری ہو قوت معدے کو سست کرتا ہو اور جو پانی بہت گرم ہو اکثر قولنج کو دفع کرتا ہو اور طحال کے ریاح کو توڑ دیتا ہو۔ جن لوگون کو گرم پانی مصنوعی مفید ہو وہ مثل مصروع اور اصحاب مالیخولیا اور صاحبان صداع بارد اور اصحاب رمد اور وہ لوگ جنکی حلق مین یا دہیانی گوشت مین دانتون کے ثبور ہون یا پس گوش مین ورم ہو اور اصحاب نوازل اور وہ لوگ جنکے حجاب مین قروح ہون یا انحلال فرد یعنی تفرق اتصال نواحی سینہ مین ہو خواہ ادرار حیض اور بول مین مبتلا ہون اور اوجاع کو آب گرم سے تسکین ہوتی ہو۔ آب شور لاغری اور جلد مین خشونت اور سوختگی پیدا کرتا ہو اور پہلے بوجہ جلاے فاتی کے اسہال پیدا کرکے آخر مین بجہت قوت تجفیف کے جو اسکی طبیعت مین ہو حبس سہال کرتا ہو اور خون کو فاسد کرکے حکہ اور جرب پیدا کرتا ہو جس پانی مین کدورت ہو سنگ گردے اور سدے پیدا کرتا ہو بس چاہیے کہ بعد استعمال ایسے پانی کے مدرات کا استعمال کرین لیکن مبطون یعنی جنکے دست جاری ہون اکثر ایسے پانی سے منتفع ہوتا ہو۔ اسی طرح جتنے پانی غلیظ اور ثقیل ہین چونکہ وہ بطن مین احتباس پیدا کرتے مین اور دیر مین معدے سے اترے مین یہ بھی مبطون کو مفید ہین۔ اور ترباق اس پانی کی دسومت اور حلاوت ہو۔ نوشادری پانی طبیعت کو روان کرتا ہو پیا جاوے خواہ اسمین بیٹھین یا اس سے حقنہ کرین شبی پانی جسمین پھٹکری کا اثر ہو ادرار نضول حیض کو نفع کرتا ہو۔ اور نفث الدم اور سیلان بواسیر کو بھی نافع ہو مگر تپ کو مستعد حمی کے بدن مین برانگیختہ کرتا ہو۔ حدیدی پانی ورم طحال کو پگھلا دیتا ہو اور باہ پر معین ہوتا ہو۔ نحاسی پانی فساد مزاج کی اصلاح کرتا ہو اگر چند پانی اچھے اور برے باہم مختلط ہوجائین انمین سے قوی ترکا اثر غالب ہوگا جتنے تدبیر فاسد پانی کے باب تدبیر کی مسافرین مین ذکر کی ہو اور باقی احکام پانی کے اور اسکی صفات اور اسکے اصناف کی تو تین خاص پانی کے باب مین اس مقام پر ذکر کرینگے جہان ادوئیہ مفردہ کا بیان ہوگا

فصل سترھوین موجبات احتباس اور استفراغ کے بیان مین

احتباس اس چیز کا جسکو بالطبع نکلنا چاہیے یا بجہت ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہو یا بوجہ شدت قوت ماسکہ کے کہ وہ شی قابل الدفع کو دیر تک ٹھہراتی ہو یا بجہت ضعف ہاضمہ کے اسکو قوائے طبعی تا اختتام ہضم اسی شی کیطرف مین دیر تک ٹھہراتا ہو یا مجاری مین تنگی اور سدے پڑجائین یا مادہ غلیظ اور بالزوجت ہو خواہ مادہ کثیر ہو کہ اسکے اخراج پر دافعہ قادر نہو یا قوت الادویہ کو اسکے دفع کے احتیاج پر حس مفقود ہوجاوے جیسے قولنج قولنی مین ہوتا ہو یا قوت طبعی کسی اور طرف متوجہ ہو جسطرح بحران مین احتباس بول و براز بسبب توجہ طبیعت کے استفراغ بحرانی پر کسی اور جہت مین ہوجاتا ہو جس وقت احتباس اس شی کا جسکا استفراغ ضرور ہو واقع ہوا سوجہ سے اکثر امراض پیدا ہوتے ہین۔ جو امراض کہ بطور امتلا ترکیب کے پیدا ہوتے ان مین سے سدے پڑجانا اور استرخا اور تشنج رطوبی اور مثل اسکے ہین۔ اور امراض سوء مزاج مثل عفونت یا احتقان روح اور خون کا خواہ اسکا استحالہ طرف نارت کے ہو یعنی حرارت غریزی بجہت طول زمانہ احتقان کے بجھ جاتی ہو یا بجہت شدت احتقان کے برودت پیدا ہوتی ہو اور ایضاً رطوبت کا غلبہ تمام بدن مین ہوجاتا ہو امراض خشکی جو بوجہ احتباس کے پیدا ہوتے ہین مثلاً بھیجا ناگون وغیرہ کا اور انمین سے رطوبت کا جاری ہونا تحمہ بدترین اسباب امراض سے ہو خصوصاً جس وقت

بعد خوگرفتہ ہونے خلوے اور خشکی معدہ کے واقع ہو جیسے نہایت پرخوری زمانہ خوش حالی کے جو بعد نہایت بھوک زمانہ قحط کے واقع ہو امراض مرکبۂ مثل اورام اور بثور کے ہین۔ استفراغ اس چیز کا جسکا حبس واجب ہو۔ یا بجہت قوت دافعہ کے ہوتا ہو۔ یا ضعف ماسکہ سے۔ یا مادہ مستفرغ موذی ہوتا ہو کہ بوجہ کثرت کے گرانی پیدا کرتا ہو۔ یا بجہت بو کے تمدید پیدا کرتا ہو۔ یا بوجہ حدت اور تیزی کے لذع پیدا کرتا ہو۔ یا ازبسکہ رقیق ہوتی ہے گویا کہ خود بخود بہنے لگتا ہو اور اسکا دفع ہوجانا آسان ہوتا ہو اور کبھی اس مادۂ رقیق کے سیلان کو وسعت مجاری معین ہوتی ہو جیسے سیلان منی پیدا ہوتا ہو یا مجاری مین انشقاق طولاً پیدا ہوتا ہو یا انقطاع مجاری عرض مین خواہ مجاری کے مُنھ کھلجاتے ہین جیسا رعاف مین کبھی وسعت مجاری کی ایک سبب جدید داخلی ہو یا خارجی پیدا ہوتی ہو جسوقت شے قابل احتباس کا استفراغ ہوجاے برودت مزاج کی پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ جو مادہ حارغریزی یعنی روح اور خون کو نرم کرتا تھا اور جس سے حارغریزی کو غذا ملتی تھی نکلجاتا ہو۔ اور کبھی استفراغ کے بعد حرارت مزاج کی پیدا ہوتی ہو اگر وہ مستفرغہ بارد ماده مثل بلغم کے ہو یا قریب باعتدال مزاج مثل خون کے اسوقت خلط صفراوی جو نہایت گرم ہو غالب ہوتی ہو پس سخونت پیدا ہوتی ہو۔ کبھی استفراغ سے پیدا ہوتا ہو جو دائمی اور بالذات ہوتا ہو۔ کبھی استفراغ سے رطوبت عارض ہوتی ہو جس طرح حرارت کا عارض ہونا بیان کیا اور یہ رطوبت بوقت استفراغ اس خلط کے جو خفیف بھی پیدا ہوتی ہو یا بجہت عاجز ہونے حرارت غریزی کے ہضم غذا سے چونکہ بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہو رطوبت عارض ہوتی ہو مگر یہ رطوبت مزاج اصلی کو نافع نہین ہو اور نہ رطوبت غریزی کہلاتی ہو وہ حرارت جو بعد استفراغ کے ہو حرارت غریزی نہین ہو بلکہ جو استفراغ مفرط ہو اسکے بعد برودت اور یبس جوہر اعضا اور انکی طبیعت مین پیدا ہوتا ہو اگرچہ بعض اعضا مین حرارت غریبہ اور رطوبت غیر صالحہ بھی لاحق ہوجاے کبھی استفراغ مفرط کے بعد امراض آلیہ سے سدہ بھی پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ یبس رگون مین اور انسداد انکے مسالک مین بافراط ہوجاتا ہو اسکے بعد تشنج یبسی اور کزاز پیدا ہوتے ہین۔ احتباس اور استفراغ جو بحد اعتدال ہون اور بوقت حاجت دفع ہون بہت نافع ہوتے ہین اور حالت صحت کی حفاظت کرتے ہین۔ اسباب ضروریہ کے احتباس مین ہمارا کلام پورا ہوچکا اگرچہ ان مین کچھ ایسے اقسام بھی بیان ہوئے جو ضروری نہ تھے اب ہم اور قسم کے اسباب کا ذکر شروع کرتے ہین **فصل اٹھارھوین کلام کلی اُن اسباب مین کہ اتفاقاً بدن مین پیدا ہوتے ہین انکی ضرورت ہوتی ہو اور نہ ان سے کچھ مضرت پہونچتی ہو** اسباب غیر ضروری اور غیر مضرہ چیزین ہین جو برہ اپنی جنس کے طبیعت مین داخل نہین ہین اور نہ مخالف طبیعت کے ہین یہ وہی چیزین ہین جو بدن انسان سے ملتی ہین سواے ہوا کے کہ وہ اسباب ضروری مین داخل ہو بلکہ مثل حمام اور اقسام ولک وغیرہ کے ہم ایک کلام کلی اُن اسباب کے بیان مین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو چیزین بدن انسان مین خارج سے ملاقات کرکے کچھ عمل کرتی ہین انکا اثر دو طرح پر ہوتا ہو یا جزو لطیف شے کا بدن کے مسامات مین بوجہ قوت خالفہ کے نفوذ کرتا ہو۔ اُس قوت کی شان یہی ہو کہ اندر بدن کے ڈوب کر نافذ ہوجاے یا جذب اعضا کا مسامات سے کرے خواہ دونون باتین جمع ہون۔ یا اسطرح پر فعل کرے کہ اس مین مخالف کو یقیناً دخل نہو بلکہ محض بوجہ کیفیت کے بدن کو کسی اثر کی طرف پھیرے اور یہ فعل یا اسوجہ ہوتا ہو کہ اس سے یہ کیفیت بالفعل محسوس ہوتی ہو جیسے طلا جو بالفعل ٹھنڈا ہو بذریعۂ برف وغیرہ کے کہ اس سے بالفعل تبرید حاصل ہوتی ہو۔ یا کماد سخن یعنی سینک بالفعل کہ بذریعہ آگ وغیرہ گرم کیا جاے کہ اس سے بالفعل سخونت حاصل ہوتی ہو۔ یا یہ اثر اُس مین بالخاصیت ہو جیسے تعلیق سنگ یشم کی واسطے التہاب قلب کے اور بعض چیزین بوجہ ملاقات کے تغیر دیتی ہین اور کھانے پینے مین کچھ تغیر نہین دیتی ہین جیسے پیاز کہ اگر اسکا خارج ضماد کیا جاے قرحہ ڈالدیتی ہو اور کھانے مین کسی مقدار پر کیون نہو قرحہ نہین پیدا کرتی ہے اور بعض چیزین اسکے برعکس ہین جسطرح سفیدہ کہ اگر پیا جاے تغیر عظیم پیدا کرے اور طلا کرنے سے کچھ اثر مضر نہین کرتا ہے بعض چیزین دونون طرح سے اثر کرتی ہین پہلی قسم کے اثر کرنے کا ایک سبب چھ اسباب مین سے ہوتا ہو۔ ایک سبب یہ کہ مثلاً پیاز جسوقت داخل بدن مین پہونچے قوت ہاضمہ جلدی کرکے اسکی

قوت نوعیہ کو توڑ ڈالتی ہو اور اسکے مزاج کو بدل دیتی ہو پس اسکو اتنی دیر تک اپنی اصلی کیفیت پر باقی نہین رکھتی جتنا زمانہ اسکو باطن مین قرحہ ڈالنے کا درکار ہو دوسرا سبب یہ کہ ہمراہ کسی اور چیز کے کھائی جاتی ہو جو اسکی قوت کو توڑ دیتا ہو- تیسرا سبب یہ ہو کہ ادعیہ غذا مین ایسی رطوبات سے ملجاتی ہو کہ اُن مین ڈوب کر اسکی قوت ٹوٹ جاتی ہو- چوتھا سبب یہ ہو کہ خارج مین بروقت ضماد کے مقام واحد مین ٹھہری رہتی ہو اور اندر ایک جگہ ٹھہرنے نہین پاتی- پانچوان سبب یہ ہو کہ خارج مین بروقت ضماد وغیرہ کے اسکا اتصال باستواری ہوتا ہو اور داخل مین فقط مس کرتی ہوئی متحرک رہتی ہو اور اتصال کامل نہین ہونے پاتا- چھٹا سبب یہ ہو کہ جسوقت اندر پہونچتی ہو تو قوت طبعی اس مین تدبیر و تصرف کرتی ہو کہ اسکا فضلہ فوراً دفع ہوجاتا ہو اور مقدار جیہ مستحیل بخون ہوجاتی ہو- سفیدی کا اثر بیاز کے اثر کے برعکس اس سبب سے ہو کہ اسکے اجزا غلیظ ہین مسامات مین نفوذ خارج سے نہین کرتے اور اگر کسی قدر نفوذ بھی ہوتا ہو تو مجاری سوح اور اعضاے رئیسہ تک اسکی رسائی بخوبی نہین ہوتی اور جسوقت کھایا جاے تو امر بالعکس ہوجائیگا یعنے غلیظ اجزا سے ثقل اعضاے باطنی پیدا ہوگا مجاری سوح اور اعضاے رئیسہ تک بخوبی نفوذ کریگا اور پھر چونکہ طبیعت سمیہ جو سفیدی مین ہو اُسکا توران بافراط بدون قوی تاثیر حار غریزی کے نہین ہوتا ہو اور خارج سے ضماد کرتے مین بجز ملاقات یہ بات حاصل نہین ہوسکتی اور داخل مین یہ بات بخوبی پیدا ہوتی ہے اس قسم کے احکام کا اعادہ بقدر ضرورت کتاب ادویہ مفردہ مین بھی کیا جائیگا

فصل انیسوین موجبات استحمام اور دھوپ کرنے کے بیان مین

بعض اطبا جنکو دعویٰ حذاقت ہو اُنھون نے کہا ہو کہ حمام وہ بہتر ہو جو پرانا ہو اور اسکی فضا وسیع ہو ہوا اسکی پاکیزہ ہو- پانی اُسکا شیرین ہو- اور بعض لوگون نے یہ زیادہ کہا ہو کہ مقدار اُسکی گرمی کی بقدر مناسب اس مزاج کے ہو جو اُس مین جانا چاہے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ فعل طبعی حمام کا یہ ہو کہ اُسکی ہوا سے سخونت اور پانی سے ترطیب پیدا ہو- بیت اول حمام کا مبرد اور مرطب ہو اور دوسرا درجہ مسخن اور مرطب ہو- اور تیسرا درجہ مسخن اور مجفف ہو- جس شخص نے کہا ہو کہ پانی اعضاے اصلی کی ہرگز ترطیب نہین کرتا بذریعہ پینے کے اور نہ بوسیلہ اتصال کے اسکے قول کی طرف التفات نکرنا چاہیئے- کبھی حمام مین جانے سے سواے تغیرات مذکورۂ بالا کے اور تغیرات بھی عارض ہوتے ہین بعض ان تغیرات کے بالعرض ہوتے ہین اور بعض بالذات اسلیے کہ گو خود بھی کبھی یہ بات عارض ہوتی ہو کہ اُسکی ہوا بجہت کثرت تحلیل حار غریزی کے تبرید پیدا کرتی ہو- اور جوہر اعضا یعنے بوجہ کثرت تحلیل رطوبات اصلی کے تجفیف پیدا ہوجاتی ہو اگرچہ کچھ فائدہ رطوبت غریبہ کے پیدا ہونے کا بھی اس سے حاصل ہوتا ہو اور اگر پانی نہایت گرم ہو جلد مین بدن کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہو پھر اسکے مسامات سمٹ جاتے ہین اور پانی کی رطوبت بدن کے اندر نہین پہونچتی اور نہ اچھی طرح سے تحلیل مقصود حاصل ہوتی ہو- پانی حمام کا کبھی سخونت اور برودت ساتھ ہی اس سے پیدا ہوتی ہو تسخین بجہت گرم ہونے کے پیدا کرتا ہو اگر اسکی گرمی فاتر سے کم ہو اسوقت اس سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہو اور بجہت احتقان حرارت کے اگر بارد ہو تو چونکہ اسکی ہوا سے احتقان حرارت حاصل ہوتا ہو اور تمام حرارت احشا مین جمع ہوجاتی ہو پھر جسوقت سرد پانی بدن پر وارد ہوتا ہو اندر جسم کے حرارت پیدا ہوتی ہو اور تبرید بھی اسی وجہ سے ہوتی ہو کہ جسوقت پانی مین بدن زیادہ تر بھیگے حصول برودت کا دو سبب سے ہوتا ہو ایک تو یہ کہ پانی بالطبع بارد ہو آخرکار اس سے تبرید ضرور حاصل ہوگی اگرچہ حرارت ارضیہ کی وجہ سے گرم ہوجاے مگر یہ گرمی ثابت نہین رہتی ہو بلکہ زائل ہوجاتی ہو اور فعل طبعی پانی کا یعنی تبرید اس مقدار مین جسکو بدن پی لیتا ہو باقی رہتی ہو **ایضاً** پانی گرم ہو یا سرد ہر حال مین رطب ضرور ہوتا ہو اور جسوقت ترطیب مین افراط ہوئی احتقان حرارت غریزی کا بوجہ کثرت رطوبت کے اسکی حرارت کو بجھا دیتا ہو پس تبرید حاصل ہوتی ہو- حمام سے کبھی بوجہ تحلیل کے بھی سخونت حاصل ہوتی ہو جس وقت کہ غذاے غیر منہضم بدن مین ہو یا کوئی خلط بارد جسکا نضج نہوا ہو پس غذا کو بوجہ تسخین کے ہضم کردیتا ہو اور خلط مین نضج پیدا کرتا ہو کبھی استعمال حمام کا بطور خشکی کے ہوتا ہو پس اس سے تجفیف حاصل ہوتی ہو اور صاحبان استسقا کو اور جنکے بدن مین ترہل یعنی ڈھیلا پن ہو فائدہ کرتا ہو اور کبھی حمام تر مستعمل ہوتا ہو- اور کبھی اس مین دیر تک بیٹھنے مین بوجہ تحلیل اور تعریق کے تجفیف پیدا کرتا ہو اور

کبھی اس مین تھوڑا سا بیٹھنے مین بس ترطیب پیدا کرتا ہی اگر قبل عرق نکلنے کے بدن سے اُسکو پونچھ ڈالین۔ اور کبھی استعمال حمام کا نہار مُنھ اور حالت گرسنگی اور خلاے معدے مین ہوتا ہی اُسوقت تجفیف شدید پیدا کرکے بدن کو لاغر اور ضعیف کر دیتا ہی۔ اور کبھی شکم سیر ہونے کے تھوڑے زمانے کے بعد ہوتا ہی تو اُسوقت فربہی پیدا کرتا ہی اس سبب سے کہ ظاہر بدن کی طرف جذب مادہ کرتا ہی مگر اُسوقت حمام کا استعمال سدے بھی پیدا کرتا ہی کیونکہ اسکے سبب سے معدے اور جگر سے غذاے نا پختہ بطرف اعضا کے کھنچتی ہی۔ اور کبھی استعمال حمام کا بروقت آخر ہضم اول قبل از خلاے معدہ ہوتا ہی بس نفع کرتا ہی اور باعتدال فربہی پیدا کرتا ہی۔ جو شخص حمام کو بغرض ترطیب استعمال کرے جیسے مدقوق اُسکو واجب ہی کہ پانی مین اسقدر بھیگے جب تک کہ ضعف پیدا نہو بعد اُسکے تیل کی مالش بدن مین کرے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور جو مائیت اندر بدن کے مسام مین نافذ ہی اُسکا حبس کرے اور اندر جلد کے اُس مائیت کو محتقن کرے اور اُس شخص کو زیادہ ٹھہرنا حمام مین مناسب نہین ہی اور جتنی دیر ٹھہرے مقام معتدل مین قیام پذیر ہو اور حمام کی زمین پر پانی زیادہ گرایا جاے تاکہ بخارات بہت اُٹھکر ہوا مین ترطیب پیدا کرین اور حمام سے بے رنج و مشقت جو اُنکو لازم ہی منتقل ہون اور وہ محفّہ کا خاص جو اُنکے واسطے تیار کیجاتی ہی جسکا بیان باب حمیات مین آتا ہی اُسی پر سوار کر دیے جائین اور سرد خوشبو حمام سے نکلنے کے بعد فوراً لگائی جاے اور ایک گھنٹہ جامہ کن مین ٹھہرائے جائین تا اینکہ معتدل سانس آنے لگے۔ مرطبات مین سے آب جو خواہ شیر الاغ یعنی گدہی کا دودھ پلایا جاے۔ جو شخص حمام مین زیادہ ٹھہریگا اُسپر خوف غشی کا ہوگا اسلیے کہ زیادہ ٹھہرنے سے قلب مین گرمی پیدا ہوتی ہی اور پہلے ثوران متلی کا ہوتا ہی۔ حمام مین باوجود کثرت منافع کے ضرر بھی ہوتے ہین کہ اسکی جہت سے ریزش فضول کی طرف اعضاے ضعیف کے بسہولت ہوتی ہی اور بدن ڈھیلا ہوجاتا ہی اور پٹھے کو ضرر پہونچتا ہی حرارت غریزی کی تحلیل ہوجاتی ہی۔ اور اشتہاے طعام ساقط ہوجاتی ہی اور قوت باہ مین ضعف پیدا ہوتا ہی۔ حمام کے واسطے بھی فصول یعنی اقسام مقرر ہین بوجہ اُن مائیون کے جو حمام مین مقرر ہین کہ اگر وہ پانی نطرونی یا کبریتی یا دریائی خواہ رمادی یا شور براہ طبیعت کے ہون یا بذریعہ صناعت کے اُن مین یہ مزاج پیدا کیے جائین یا اُن مین مویزج خواہ حب لغار یا کبریت وغیرہ جوش دیے جائین ایسے پانی تحلیل اور تلطیف کرتے ہین اور ترہل بدن کا دور کرتے ہین اور فربہی زائد کو گھٹا دیتے ہین اور انصباب مواد کو بطرف قروح کے منع کرتے ہین جسکے بدن مین عرق مدنی یعنی نارو ہوا اُسکو مفید ہی۔ نحاسی اور حدیدی اور شور پانی بھی امراض بارد اور رطوبی کو از قسم اوجاع نقرس اور مفاصل اور استرخا اور ربو اور امراض گردہ کو نافع ہی اور ٹوٹے ہوئے اعضا کے جوڑنے مین تقویت دیتے ہین اور دمل اور قروح کو بھی فائدہ دیتے ہین اور خاص نحاسی پانی فم اور لہاۃ اور آنکھ جس مین استرخا ہوگیا ہو اور کان کی رطوبت کو مفید ہی۔ اور حدیدی پانی خاص معدے اور طحال کو بہت نافع ہی۔ شور پانی جس مین بورقیت ہو وہ اُن اعضا جو قابل مواد ہون اُنکو فائدہ کرتا ہی اور جن بدنون کی یہ حالت ہو یعنی قابلیت مواد کی اُنمین ہو اُنکو استوار کرتا ہی۔ معدہ مرطوب و اصحاب استسقا اور نفخ کو نفع کرتا ہی جیسی اور زاجی پانی مین نہانا قذف الدم کو مفید ہی۔ اور جو خون براہ مقعد آتا ہو اور بھی خون حیض کو فائدہ مند ہی اور تقلب معدہ اور اسقاط کو جو بلا سبب ہو اور رجیع اور افراط عرق کو بھی مفید ہی۔ کبریتی پانی اعصاب کو پاک کرتا ہی اوجاع اور تمدد اور تشنج مین تسکین پیدا کرتا ہی۔ اور ظاہر بدن کو بثور اور قروح ردی جو مزمن ہون اور جو نشانات زشت ہون اور کلف اور بہق برص سے پاک کرتا ہی۔ اور جو فضول مفاصل یا طحال یا جگر پر گرتے ہون اُنکی تحلیل کر دیتا ہی۔ اور صلابت رحم کو نافع ہی مگر یہ پانی معدے کو ڈھیلا کرتا ہی اور اشتہا ساقط کرتا ہی پانی اُس زمین کا جسپر گھانس نہ اُگے یا اُس زمین کا جہان قفر الیہود یا ایک قسم کا قیر پیدا ہو اس مین نہانا سر کو رطوبت سے بھر دیتا ہی اسی واسطے اس مین غوطہ نہ لگانا چاہیے اور تسخین اُس مین بدیر ہوتی ہی خصوصاً واسطے رحم اور مثانہ اور قولون کے مگر یہ پانی ردی ہی واسطے نزلہ کے جس شخص کا ارادہ ہو کہ حمامات یعنی کبریتی چشمون مین استحمام کرے واجب ہی کہ بآسانی اور سکون اور نرمی اور تدریج سے غسل کرے۔ نسخہ جس بات مین حفظ صحت کے قواعد بیان ہونگے اُس مین بعض احکام حمام کے دوبارہ ایسے ذکر کیے جائینگے جس مین نظر کرنی باوجود حفظ قواعد مذکورہ بالا کے واجب ہی

اور اسی طرح تمام احاد استعمال آب سرد کے بھی مذکور ہونگے **ذکر موجبات نضجی شمس کا اور ریگ مین مدفون ہونا اور اس مین لوٹنا اور تیل مین بھیگنا اور بہ پانی منھ پر چھڑکنے کا بیان** دھوپ کا اثر خصوصاً چلنے مین علی الخصوص جب حرکت شدید ہو جیسے جلد چلنا یا دوڑنا اس سے تحلیل فضول کی بقوت اور بذریعہ عرق کے ہوتی ہے اور نفخ پراگندہ ہوتا ہے۔ اور اورام کی تحلیل ہوجاتی ہے۔ اور فربہی اور استسقا بھی دفع ہوتا ہے۔ اور ربو اور انصباب نفث کو نفع ہوتا ہے۔ اور صداع بارد مزمن دفع ہوجاتا ہے۔ اور وہ دماغ جسکا مزاج بارد ہے قوی ہوجاتا ہے۔ جب تک دھوپ مین بدن ترنہو بلکہ خشک رہے وجع ورک اور درد گردہ اور اوجاع مفاصل اور اختناق رحم کو نافع ہے۔ اور رحم پاک ہوجاتا ہے۔ اگر دھوپ مین بدن کو کھول کر بیٹھے تو کھال سمٹ جائیگی اور مثل کوئلہ کے سیاہ ہوجائیگی اور مسامات کے منھ پر مثل داغ دینے کے نشان پڑجائینگے اور تحلل بخار بطرف ہوجائیگا۔ دھوپ مین ٹھہرنا ایک جگہ پر جلد کے جلانے مین زیادہ اثر کرتا ہے بہ نسبت چلنے پھرنے کے اور تحلل اس مین بہت کم ہوتا ہے۔ سب قسم کی ریگ مین توی تر ریگ دریا واسطے خشک کرنے رطوبات اطراف جلد کے ہے۔ کبھی اسکے اندر بیٹھتے ہین جس وقت کہ گرم ہو۔ اور کبھی اس مین دفن کردیتے ہین اور کبھی بدن پر تھوڑی تھوڑی ڈالتے ہین بس اوجاع اور امراض مذکورہ بالا کے تحلیل کرتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ تجفیف شدید بدن مین پیدا کرتی ہے تیل مین ڈوبنا جیسے روغن زیتون مین کبھی جنکے بدن مین ماندگی ہوتی ہے۔ یا وہ لوگ جنکو حمیات طویل بارد عارض ہون نافع ہے۔ اور ان لوگون کو بھی نفع کرتا ہے جنکے حمیات کے ساتھ اعصاب اور مفاصل مین درد ہو اور اصحاب تشنج اور کزاز اور احتباس بول کو مفید ہے مگر روغن زیت حمام سے باہر گرم کیا جاوے اور اگر روغن زیت مین ثعلب یعنی لومڑی اور ضبع یعنے گفتار کو جس طرح ہم آگے کہینگے پکائین یہ اصحاب اوجاع مفاصل اور نقرس کے واسطے عمدہ علاج ہے۔ منھ بھگونا اور اسپر پانی چھڑکنا اس قوت کو تیز کردیتا ہے۔ جو بوجہ کرب اور التہاب حمیات کے سست ہوگئی ہو۔ اور بوقت غشی کے بھی ہوشیاری پیدا کرتا ہے خصوصاً گلاب و سرکہ۔ اور خمیر شہوت کو ہیج اور برانگیختہ کرتا ہے۔ جو لوگ نزلہ یا دردسر مین مبتلا ہون اُن کو مضر ہے۔ **جملہ دوسرا تعلیم دوسری کا** شمار ایک سبب کا جو ہر ایک عوارض بدنیہ کے واسطے ہوتا ہے اور اُس مین فصلین اُنیس ہین **فصل پہلی مسخنات کے بیان مین** مسخنات یعنے گرم کرنے والی چیزین کئی قسم کی ہین جیسے غذائے معتدل مقدار مین یا حرکت معتدل اور اُس مین ریاضات معتدل بھی داخل ہین اور دلک معتدل یعنی مالش اور غیر معتدل یعنی دبانا اور وضع محاجم بلا شرط یعنے خالی سینگی تڑوانا اسلیئے کہ پچھنے لگانے سے بجہت خون نکلنے کے برودت حاصل ہوتی ہے ایضاً جو حرکت کہ شدید اور تھوڑی سی اس مین کثرت ہو اور حد افراط کو نہ پہونچے اس سے بھی تسخین پیدا ہوتی ہے اور غذائے گرم اور دوائے گرم اور حمام معتدل یعنی وہ حمام کہ جسکے پانی اور ہوا کی گرمی کسی آلہ وغیرہ کے ذریعہ سے معلوم ہوا اور صناعت مسخنہ جیسے حداد اور طباخ اور روغین وغیرہ اور ملاقات گرم کرنے والی چیزون کی بشرطیکہ تسخین بافراط نہ کرین جیسے ہوا اور ضماد وغیرہ اور بیداری اور نوم معتدل جن شروط پر فصل تیرھوین جملہ اول تعلیم دوسری مین بیان ہوئی اور غضبناک ہونا ہر حال مین تسخین پیدا کرتا ہے اور ہم یعنی اندوہ جب تک بافراط نہو اور اگر بافراط ہو برودت حاصل ہوگی اور فرح معتدل ایضاً عفونت سے بھی گرمی پیدا ہوتی ہے اسکی خاصیت فقط یہی ہے کہ حرارت غریبہ پیدا کرے اور فعل اُس حرارت کا تسخین مطلق اور احراق نہین ہے اسلیئے کہ تسخین احراق سے ضرور کم ہوتی ہے اور کبھی تسخین واقع ہوتی ہے اور عفونت نہین ہوتی۔ اور کبھی قبل عفونت کے تسخین ہوتی ہے اسواسطے کہ عفونت اکثر اسی طرح واقع ہوتی ہے کہ بعد مفارقت اُس سبب کے جو تسخین خارجی ہے ایک سخونت خارجی مادہ رطب مین مشتعل رہتی ہے اور اس رطوبت کو کیفیت صالحہ سے متغیر کردیتی ہے بجہت اثر مزاج اس جوہر کے کہ یہ رطوبت اس مین بھری ہے بدون اسکے کہ اس مادہ کو کسی دوسرے مزاج کی طرف پھیردے جس کی نوع اس مادہ کی نوع سے جداگانہ ہو عفونت کا فعل یہی قدر ہے اور کبھی مادہ رطب کو حرارت اپنی مزاج حال سے متغیر کرکے دوسری نوع کی طرف لیجاتی ہے اسکو تعفین نہین بلکہ ہضم

HAKEEM SHOUKAT ALI

کہتے ہیں۔ اور احراق کے یہ معنی ہیں کہ جوہر رطب کو جوہر یابس سے جدا کرے اس طرح پر کہ رطوبت کی تصعید ہو جائے اور یابس تہ نشین ہو اور تسخین سافرج یہ ہے کہ رطوبات سب کے سب اپنے طبائع نوعیہ پر باقی رہیں مگر سخونت ان کی بڑھ جائے تکاثف ظاہر بدن میں بھی پیدا ہونے سے تسخین حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ بخار اندر بدن کے بند ہو جاتے ہیں اور تخلخل بھی اندر بدن میں پیدا ہونے سے سخونت حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ بخارات پھیلجاتے ہیں جالینوس کی عادت ہے کہ مجموع ان اسباب ہیجدہ گانہ کو پانچ قسموں میں منحصر کرتا ہے۔ ۱ حرکت جو با فراط ہو ۲ ملاقات اُس چیز کی جسکی سخونت با فراط ہو ۳ سادہ حارہ جو بوجہ تناول کسی چیز کے پیدا ہو ۴ تکاثف ۵ عفونت۔ **فصل دوسری مبردات کے بیان میں۔** تبرید میں چیزوں سے حاصل ہوتی ہے گنتی بھی بہت سی قسمیں ہیں ۱ ایک حرکت با فراط جس سے تحلیل حار غریزی کی ہو جائے ۲ سکون بانت اُ جو حار غریزی کو اندر جسم کے مختنق کر دے ۳ کثرت غذاے ماکول یا مشروب ۴ قلت غذا کی جو افراط ہو ۵ غذاے بارد ۶ دواے بارد ۷ ملاقات اُس چیز کی جو با فراط سخونت پیدا کرے ۸ ضماد خواہ ہوا یا پانی زمین کبریتی کی ۹ زیادہ تخلخل بدن میں پیدا ہونا کہ اُسکی جہت سے حار غریزی تھوڑے مکان سے بہت پھیلجاتا ہے ۱۰ دیر تک ملاقات کرنا جسم کا اُس چیز سے جو اعتدال سخونت پیدا کرے جیسے حمام میں دیر تک ٹھہرنا ۱۱ زیادہ تکاثف پیدا ہونا کہ اسکی جہت سے حار غریزی میں اختناق پیدا ہوتا ہے ۱۲ ملاقات اُس چیز کی جو بالفعل برودت پیدا کرے ۱۳ ملاقات اُس چیز کی جو بالقوۃ تبرید کرے اگرچہ بالفعل گرم ہو ۱۴ با فراط احتباس پیدا ہونا اسلیے کہ اس سے بھی اختناق حرارت غریزی کا ہوتا ہے ۱۵ با فراط استفراغ کرنا اسلیے کہ اُس سے مادہ حرارت مفقود ہو جاتا ہے اور بعد اسکے کہ فضول دفع ہوں استفراغ روح اور رطوبتوں کا ہوتا ہے ۱۶ بہت کھینچکر باندھنا اعضا کا اور اکثر باندھے رہنا اس سے بھی برودت پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ راہ آمد رفت حرارت کی بند ہو جاتی ہے ۱۷ اور ہم جو با فراط ہو ۱۸ اور خوف ۱۹ اور خوشی ۲۰ اور لذت جو بحد افراط پہونچے ۲۱ اور پیشہ جو مبرد ہو جیسے ملاحی اور دھوبیوں کا پیشہ ۲۲ اور نیم خام اور خام رہنا غذا کا جو مادہ عفونت سے ہو جاتی ہے جالینوس کی عادت ہے کہ ان بائیس قسموں کو چھ قسموں میں منحصر کرتا ہے ۱ حرکت مفرط ۲ ملاقات اُس چیز کی جو تبرید کرے یا سخونت پیدا کرے یہانتک کہ تحلیل کرے ۳ اور مادہ مبرد ۴ اور قلت غذا کی با فراط ۵ اور کثرت غذا کی با فراط **فصل تیسری مرطبات کے بیان میں** اسباب رطوبت پیدا کرنے والے بہت ہیں ۱ سکون ۲ نوم ۳ احتباس اُس خلط کا جسے نکلجانا چاہیے ۴ استفراغ اُس خلط کا جو خشکی پیدا کرے ۵ کثرت غذا ۶ غذاے مرطب ۷ دواے مرطب ۸ ملاقات مرطبات کی خصوصاً حمام بالتخصیص بعد کھانا کھانے کے ۹ ملاقات اُس چیز کی جو تبرید کرکے رطوبت کو منقبض کرے ۱۰ ملاقات اُس چیز کی جو تسخین لطیف کرکے منجمد رطوبت بدن کو بہاوے ۱۱ فرح معتدل **فصل چوتھی مجففات کے بیان میں** خشکی پیدا کرنیوالے اسباب بھی بہت ہیں ۱ حرکت ۲ بیداری ۳ کثرت استفراغ جس میں جماع بھی داخل ہے ۴ قلت غذا ۵ خشک غذا کا استعمال ۶ دواے مجفف ۷ تواتر حرکات نفسانی کا ۸ ملاقات خشک کرنیوالی چیزونکی ۹ اور ازین قبیل نہانا ہے قابض پانی سے ۱۰ سردی اس قدر جس سے انجماد ہو کر عضو کا جذب غذا کو اپنی طرف بند ہو جائے ۱۱ اور استعمال ایسی چیز قابض کا جو سدے پیدا کرکے نفوذ کو منع کرے ۱۲ انھیں اسباب میں ملاقات اُس چیز کی ہے جسکی حرارت شدید ہو جو با فراط تحلیل کرے تا اینکہ کثرت استحمام بھی اسی قسم میں شمار کیا گیا ہے۔ **فصل پانچویں مفسدات شکل کے بیان میں** فاسد کرنیوالی شکل کے اسباب کسی قدر تو خلقت اولی میں پیدا ہو جاتے ہیں کہ انکے وجود سے قوت مصورہ یا مغیرہ جو منی میں ہے اپنے فعل کے تمام کرنے میں قاصر ہو جاتی ہے ۲ اور بعض اسباب بعد جدا ہونے رحم کے پیدا ہوتے ہیں اور بعض اسباب بروقت گود میں لینے اور گہوارہ ہلانے کے پیدا ہوتے رہیں ۳ اور بعض اسباب خارجی ہیں جیسے ضربہ و سقطہ ۴ اور بعض اسباب متعلق اسباب کے ہیں کہ قبل پختگی اور استحکام اعضا کے بچہ چلنے پھرنے لگے ایضاً کچھ اسباب متعلق با امراض مثل جذام اور سل اور تشنج اور استرخا اور تمدد کے ۶ اور کبھی فربہی زائد اور لاغری مفرطہ سے بھی فساد شکل پیدا ہوتا ہے ۷ اور کبھی بسبب اورام کے ۸ اور کبھی بجہت امراض وضع کے ۹ اور کبھی بوجہ اندمال قروح کے

فصل چھٹی اسباب سدہ ہونے اور مجاری تنگ ہوجانے کے بیان میں سدے کا پیدا ہونا پہلے یا بجہت واقع ہونے کسی شے غریب کے کسی مجری میں ہوتا ہے اور یہ غریب یا تو جنس کا ہو جیسے پتھری یا مقدار اسکی غریب ہو جیسے ثفل براز کا مقدار میں بہت بڑا یا کیفیت میں غریب ہو اور کیفیت کی غرابت یا بجہت غلاظت کے ہو یا بوجہ لزوجت یا بسبب انجماد جیسے علقہ یعنے خون بستہ جو قریب گوشت ہونے کے ہو پہونچے یہ اقسام سدہ ڈالنے والے ایسے میں جو مجری میں پڑتے ہیں از جملہ اسباب وہ چیز ہو جو ایک ہی جگہ ٹھہری رہے اور وہ بھی چیز ہو جو اس مکان میں مضطر اور متردد ہو اور کبھی سدہ بوجہ ٹوٹنے سوراخ کے ہو بجہت اندمال زخم کے لگنا ہوا پیدا ہوتا ہو اور کوئی شے بالکل بڑھ جائے جیسے مسوول یعنی گوشت جیسے کا بھی مجاری کو تنگ کردیتا ہے اور بجہت شدت قوت ماسکہ کے اور بہ سبب باندھنے عصابہ کے خوب کھینچکر بھی ضیق مجاری پیدا ہوتی ہے یا قریب کا مجری بہت ورم زدہ کے اپنے ہمسایہ کے مجرے کو تنگ کردے - یا برودت شدید سے مجرے منقبض ہوجائے - یا بجہت خشکی کے جو بوجہ قابض چیزوں کے پیدا ہو جاڑوں کی فصل میں سدوں کی کثرت بجہت احتقان فضول بسبب قبض برودت کے ہوتی ہے

فصل ساتویں اسباب کشادگی مجاری کے بیان میں - مجاری پھیل جاتے ہیں یا بجہت ضعف قوت ماسکہ یا حرکت قوی دافعہ کے اور ایسی [illegible] کے - یا دویہ مثل مرخیہ نرم اور تر ہوں انکے استعمال سے مجاری وسیع ہو جاتے ہیں اور تنگی مجاری کی انکے اضداد میں ہوتی ہے بوجہ سدہ کے

فصل آٹھویں اسباب خشونت اور درشتی کے بیان میں خشونت پیدا ہوتی ہے یا بجہت شدت جلانے کے تقطیع حاصل ہوتی ہے جیسے سرکہ یا فضول تیز یا تحلیل زیادہ ہو جیسے [illegible] میں - یا فضول تیز اور [illegible] ہوں - یا ایسی چیز [illegible] ہو کر بوجہ یبوست کے خشونت پیدا کرے جیسے اشیاء عفصہ یعنے کسیلی - یا سرد چیز بوجہ [illegible] پیدا کرنے کے خشونت لاوے - یا اجزاء ارضی [illegible] مثل غبار وغیرہ کے

فصل نویں اسباب ملاست کے بیان میں ملاست کا سبب یا وہ چیز ہو جو اپنی لزوجت کے چسپندہ ہو - یا ایسی چیز محلل کہ تلطیف کرے مادہ کو نرم کرے اور اسکو روان کرکے تا ثقف دور کردے سطح عضو سے

فصل دسویں اسباب خلع اور مفارقت موضع کے بیان میں اپنے مقام سے کسی عضو کا جدا ہوجانا - یا بسبب کشش کے ہوتا ہے جیسے کسی شخص کا عضو کھینچا جائے اور دراز کیا جائے یہانتک کہ اکھڑ جائے - یا بسبب ایک حرکت سخت کے جو باتفاق اس چیز کے ہو کہ اپنے مقام سے ہٹادیتی ہے جیسے کوئی شخص اپنے پاؤں کو زور سے چیرا کرے - یا بسبب ایسی چیز کے جو رقیق ہو اور رطوبت پیدا کرے جیسے مرض قیلہ میں عارض ہوتا ہے - یا بجہت حدوث ایسی چیز کے جو عضو جوہر رباط کا ہو کہ اسکو [illegible] یا اسکو تعفنات [illegible] جیسے جذام اور [illegible]

فصل گیارھویں اسباب اس بات کے کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو نزدیکی سے منع کرے اسکا سبب یا قریب کے عضو کا خلیقہ ہو جانا - یا نشان کسی قرحہ کا پڑجانا - یا تشنج - یا استرخا - یا خشکی خلط کے جوڑ میں پیدا ہونی - یا جوڑ کا متحجر اور سخت ہوجانا - یا کوئی خلقی سبب ہوتا ہے

فصل بارھویں اسباب اس بات کے کہ قریب کا عضو اپنے قریب کو دور ہونے سے منع کرے سبب اسکا یا غلیظ ہونا یا علیحدہ نشان زخم کا یا تشنج اور یا خلقی سبب ہو

فصل تیرھویں اسباب حرکت غیر طبعی کے بیان میں سبب اسکا یا ایسی خشکی جس سے ضعف پیدا ہو جیسے خشک رعشہ - یا ایسی خشکی سے تشنج پیدا ہو جیسے فواق یابس یا تشنج یابس - یا ایسے فضول جنکی وجہ سے تشنج پیدا ہو یا ایسے فضول جو راہیں اور منہ رگوں کے بند کریں اور اپنے نفوذ کو طرف عضو کے بوجہ سدوں کے منع کریں یا ایسے فضول جنکی حالت ورود میں اعضا کو ایذا پہونچے بجہت برودت کے جیسے لرزہ میں یا بوجہ لذع کے جیسے قشعریرہ میں - یا بہ سبب اندر چلے جانے حرارت غریزی کے اور کم ہوجانے حرارت کے پس عضل کو مدد گاری برودت کی پہونچتی ہے اور ریح پیدا ہو کر طالب تحلل ہوتی ہے اور اپنا خلاص چاہتی ہے جیسے اختلاج میں - اور یہ بھی ہم کہتے ہیں کہ اس قسم کا مادہ اگر تھوڑے بخارات سے ہوا ہو تو انگڑائی پیدا ہوگی - اور جو اس سے زیادہ قوی ہو تو ماندگی پیدا ہوگی اگر مادہ ساکن ہو بھی اور اقسام کی ماندگی پیدا ہوتی ہیں جن کا آگے ذکر ہوگا بجہت متحرک ہونے مادہ کے - اور اگر اس سے بھی قوی ہو قشعریرہ پیدا ہوگا - اور جو اس سے بھی قوی ہو تو لرزہ پیدا ہوگا - یہی مادہ جس وقت عضل میں بند ہوجائے اختلاج عضو کا پیدا ہوتا ہے اور پھڑکنے لگتا ہے

فصل چودھویں اسباب زیادتی اتحاد اور عدد اور مقدار کے بیان میں اسکا سبب کثرت مادہ کی

اور فی نفسہ قوت جاذبہ کا شدید ہونا اور بذریعۂ دلک یا تسخین یا ضماد وغیرہ کے جاذبہ کی شدت کو مدد پہونچانا جیسے زفت وغیرہ کا ضماد۔ اور یہ دوسری صورت زیادتی استخوان کو خاص ہے غدد سے اُسکو کچھ واسطہ نہین ہے **فصل پندرھوین اسباب نقصان استخوان اور غدود کے بیان مین** ۔ یہ بات یا اصل خلقت مین واقع ہوتی ہے جیسے مادہ مین نقصان ہوجائے۔ یا جس قوت سے حمل مین تصرف اور تدبیر ہوتی ہے اُس مین خطا واقع ہو۔ یا وہ قوت ضعیف ہو یا اور آفات خارجی نازل ہون جیسے قطع یا ضرب خواہ فاسد کرنا برودت کا۔ یا آفات داخل مین پیدا ہون کہ ہڈی سڑ جاے یا متعفن ہوجاے

فصل سولھوین اسباب تفرق اتصال کے بیان مین یہ اسباب کبھی داخلی ہوتے ہین اور کبھی خارجی۔ داخلی اسباب جیسے کوئی خلط اکال یا حرق یا تر یا مرخی یا ایسی خشکی جس سے شگاف پیدا ہو یا امتلا یا ریح جس سے تمدد پیدا ہو۔ یا امتلاے ریحی جو غار پیدا اندر جا کر کھیچے۔ یا امتلاے خلطی جو تمدید خلط تین پیدا کرے اسکو جھٹا ترشا ہوا یا بدن کے اندر نفوذ کرتا ہوا تاکہ حرکت قوی سے اسکو نفاذ دے۔ یا خلطی امتلا ایسا ہو کہ غار ہوجاے یعنی فرو رفتہ ہوجاے۔ یہ سب اسباب یا بجہت شدت حرکت کے پیدا ہوتے ہین یا کثرت مادہ سے۔ یا شدت حرکت دافعہ سے جو خلاف مجری طبعی کے ہو۔ یا حرکت بوقت امتلا کے اور جو چیز مشابہ حرکت کے ہو جیسے زیادہ چینخنا یا اُچھلنا کودنا۔ یا اورام کے شگافتہ ہونے سے تفرق اتصال ہوتا ہے اور جو اسباب خارج مین ہوتے ہین اُن کی مثال جیسے ایک جسم کسی جسم مین تمدد پیدا کرے مثل حمل کے یا اور بوجھ کی چیزین یا کاٹ ڈالے جیسے تلوار یا جلا ڈالے جیسے آگ یا پیس ڈالے جیسے پتھر کہ ایسی چیزین جسوقت جسم مین خلا پاتی ہین طول مین چند ٹکڑے کر ڈالتی ہین اور اگر امتلا ہو طول مین شگاف دیکر نفوذ کرتی ہین یا کوئی جسم سوراخ پیدا کرے جیسے تیر۔ یا دانت چُبھاوے خواہ کاٹ کھاے جیسے کتا۔ سانپ۔ آدمی

فصل سترھوین اسباب قرحہ کے بیان مین قرحہ کا پیدا ہونا یا ورم کے ٹوٹنے سے ہوتا ہے۔ یا زخم کے بگڑجانے سے یا بثور کے سڑجانے سے

فصل اٹھارھوین اسباب ورم کے بیان مین یہ اسباب کسی قدر بوجہ مادہ کے ہوتے ہین اور کسی قدر بہیأت عضو سے۔ جو اسباب بوجہ مادہ کے ہوتے ہین وہ منحصر دو ہی ہین یا امتلاے بدن مین ایک چیز کا تجمع چیزون سے ہو جو اوپر مذکور ہوچکی ہین یعنی چارون خلطین اور سبب مائی اور ریحی۔ اور جو ورم صورت عضو سے پیدا ہوتا ہے اسکی یہ کیفیت ہے کہ عضو واقع تر ہو اور عضو قابل ضعیف ہو اور آمادگی اُسکو فضلہ کے قبول کرنے مین یا بوجہ طبیعت اصلی کے ہو کہ اُسکی خلقت اسیطرح پر ہوئی ہے مثل جلد کے یا اُس مین سخافت زیادہ ہو مثل گوشت نرم کے جو بغل پچھیگیون مین واقع ہے پس گوشت اور بغل اور اور بیخ کش ان کے یا قبول فضلہ کی آمادگی بوجہ وسیع ہونے راہ کی طرف اُسکے اور تنگ ہونے راہ کے اُس سے نکلنے مین۔ یا قابلیت اسوجہ سے ہو کہ اُسکی وضع جانب تحتانی مین ہو۔ یا اسوجہ سے کہ اسکا حجم چھوٹا ہو جو چیز آئے اُس مین سے بہ دشواری نکل سکے مادہ غذا وغیرہ سے۔ یا اُس وجہ سے کہ وہ عضو ہضم غذا مین ضعیف ہو بوجہ پہونچنے کسی آفت کے۔ یا کوئی چوٹ ایسی لگے کہ اُس مین مادہ محتقن ہوجاے یا اُس عضو سے تحلل مفقود ہو اُس چیز کا جسے بذریعۂ ریاضت کے متحلل ہونا چاہیے۔ یا اُس عضو مین حرارت زائد ہو کہ وہ جذب مادہ کرے۔ بجز یہ حرارت یا طبعی ہو جیسے گوشت مین ہے۔ یا اور کسی چیز کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہو مثلاً درد یا حرکت شدید خواہ کوئی اور چیز مسخن کے ذریعہ سے حرارت اُس عضو کی بڑھ گئی ہو۔ یہ سب اسباب قابلیت فضول کے ہین مگر یعنی ٹوٹنے کی جہت سے جو ورم پیدا ہوتا ہے اُس مین بھی ایک سبب ان اسباب مذکورہ سے ضرور ہوتا ہے جیسے پس جانے سے اور اسی طرح تنگی عضو کی بہ عمد جس سے درحقی شگفتگی ہوتی ہے۔ اور ہڈی بذات خود اور دانت مین بھی کبھی ورم آجاتا ہے اسلیے کہ ہر ایک مین ان دونون سے نمو ہوتا ہے اور غذا کو قبول کرتا ہے اور بھیگ جاتا ہے رطوبت سے اور عفونت کو بھی قبول کرتا ہے پس ورم کو بھی قبول کرے گا

فصل اُنیسوین اسباب وجع کے علی الاطلاق از انجا کہ وجع بھی ایک حال غیر طبعی ایسا ہے جو بدن حیوان کو عارض ہوتا ہے پس مناسب ہے کہ ہم اسکے اسباب بطور کلی بیان کرین۔ درد کی تعریف ہم اس طرح پر کرتے ہین کہ وجع دریافت کرنا بذریعہ حس کے ایک امر منافی کا ہے۔ اور کل اسباب وجع کے دو جنس مین منحصر ہین ایک جنس وہ ہے کہ جو مزاج کو دفعتاً متغیر کردے اسکو سوء مزاج مختلف کہتے ہین دوسری جنس تفرق اتصال کی ہے سوء مزاج مختلف سے ہماری یہ مراد ہے کہ اعضاء کے واسطے بنظر ذات کے ایک مزاج

قائم اور درست ایسا ہو کہ بدن کسی سبب مخالف طبیعت کے اثر سے مزاج پر رہین بعد اسکے اعضا کو ایک مزاج دوسرا غریب ایسا عارض ہو جو مزاج اصلی کے مخالف اور اسکی ضد ہو مثلاً بہ نسبت اصلی مزاج کے گرم یا سرد زیادہ ہو اُسوقت قوت حس بجہت درد اس مزاج کے امر منافی طبیعت کو حس کرے پس اسکو الم پہونچے اسلیے کہ الم کے معنی یہی ہیں کہ موثر منافی کو بنظر منافی کے دریافت کرے سوء مزاج متفق یہ ہے کہ اُس میں احساس الم کا بالکل نہیں ہوا سوجہ سے کہ مزاج مخالف طبیعت کے جو ہر اعضاے اصلی میں اسقدر تمکن ہو جاتا ہے کہ مزاج اصلی کو باطل کر دیتا ہے اور یہی مزاج مخالف بمنزلہ اعضاے اصلی کے ہو جاتا ہے واو اس سوء مزاج متفق سے درد نہیں پیدا ہوتا کہ یہ محسوس نہیں ہے حس تو اُسی چیز کی ہوتی ہے جس محسوس سے قوت حاسہ منفعل ہو اور طبیعت بدلی ایسی حالت متمکنہ سے جو اُس میں تغیر حال میں پیدا کرے منفعل نہیں ہوتی بلکہ انفعال اُس ضد سے ہوتا ہے جو طبیعت میں ایسا تغیر دے کہ اُسکو حالت اصلی سے دوسری طرف پھیر دے اسی جہت سے دق کے مریض کو گرمی تپ کی محسوس نہیں ہوتی جسقدر صاحب حماے یوم کو حرارت اپنی تپ کی محسوس ہوتی ہے یا صاحب حماے غب کو باوجودیکہ گرمی دق کی ان دونوں تپ کی گرمی سے بہت زیادہ ہے سبب یہی ہے کہ حرارت دق کی مستحکم در جوہر اعضا میں ایسی ٹھہر جاتی ہے کہ بمنزلہ حرارت اصلی کے ہو جاتی ہے اور غب کی حرارت بوجہ قریب ہونے عضو کے اُس خلط سے جس میں حرارت پیدا ہوتی ہے محسوس ہوتی ہے در اصل عضو میں مستحکم نہیں ہوتی بلکہ اعضا ابھی تک اپنے مزاج اصلی پر باقی ہوتے ہیں کہ جسوقت یہ خلط حار اُس عضو سے دور ہو جائے پھر وہ عضو اپنی حالت اصلی پر آجائے اور اس میں کسی طرح کی حرارت باقی نرہے ہاں اگر تپ بطرف دق کے منتقل ہو گئی ہو اُسوقت بعد دور ہونے خلط کے حرارت عضو میں باقی رہیگی سوء مزاج متفق آہستہ آہستہ عضو میں ٹھہر جاتا ہے کبھی اسکے ٹھہرنے کی مثال حالت صحت میں بھی واسطے سمجھانے کے اس طور پر دیجاتی ہے کہ جو شخص جاڑوں میں نہائے گرم پانی سے یا نیم گرم سے اس نہانے سے ایک تنفر و اذیت پیدا ہوگی اسلیے کہ بدن کی کیفیت مخالف کیفیت پانی کے ہے پھر جب بار بار پانی بدن پر ڈالا جائیگا رفتہ رفتہ ایک لذت پانی کی اُسکو معلوم ہوتی ہے یعنے جسقدر اسکے بدن سے سردی ہوا کی کیفیت دفع ہوتی جاتی ہے اُسیقدر اُسکو لذت حاصل ہوتی جاتی ہے پھر جب ایک گھنٹہ تک حمام میں بیٹھے تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بدن اُسکا گرم ہو جاتا ہو کرتے ہی گرم پانی سے جو اُسنے نہاتے میں استعمال کیا تھا پھر جب یکایک وہی پانی اپنے بدن پر گرانا شروع کرتا ہے بدن میں قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اُسکو بار بار گرائے جب یہ بات یعنی ایذا دہی سوء مزاج مختلف کی اور عدم ایذا دہی سوء مزاج متفق کی ذہن نشین ہو چکی پھر ہم کہتے ہیں کہ اگرچہ دو جنس میں سے ایک جنس اسباب الم کی سوء مزاج مختلف بلکہ ہر ایک سوء مزاج مختلف بلکہ ہر ایک چیز حار بالذات یا بارد بالذات خواہ رطب و یابس بالعرض کو ضرور نہیں ہے کہ الم نہ پہونچاے اسلیے حار اور بارد اصطلاحی دو کیفیت فاعلی ہیں اور رطب یابس دو کیفیت منفعلہ میں قوام اُنکی ماہیت کا ایسا نہیں ہے کہ انکی جہت سے ایک جسم دوسرے جسم میں اثر کرے بلکہ رطوبت اور یبوست ایسی کیفیتیں ہیں کہ اُنکے سبب سے ایک جسم دوسرے جسم سے اثر قبول کرے۔ یابس چیز جو الم پہونچاتی ہے اُسکا الم پہونچانا بالعرض ہوتا ہے اسلیے کہ یبوست ایک سبب جنس آخر سے مانع ہوتا ہے اور وہ تفرق اتصال ہے کہ یابس بجہت شدت قبض کے فقط تفرق اتصال کا سبب ہوتا ہے اور جالینوس نے بعد تحقیق اپنے مذہب کے اسطرف رجوع کیا ہے کہ سبب ذاتی وجع کا فقط تفرق اتصال ہے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اور حار بھی جو وجع پیدا کرتا ہے اسی وجہ سے سبب وجع ہے کہ تفرق اتصال ہے اور بارد بھی جو وجع پیدا کرتا ہے اسی سبب سے ہے کہ اُسکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے اسلیے کہ بارد بوجہ شدت تکثیف اور جمع کرنے اجزا کے اُسکو یہ بات ضرور لاحق ہوتی ہے کہ اجزا کا جذب مقام تکاثف میں نزدیک برودت کے ہو جائے پس جسطرف سے کھینچکر اجزا آتے ہیں وہاں پر تفرق اتصال ہو جائیگا اس رائے میں جالینوس نے یہانتک مبالغہ کیا ہے کہ بعض کتابوں میں اُسے شبہ ہوا ہے کہ تمام محسوسات سے تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور کسی قدر ایسے بھی محسوسات ہیں کہ اُنکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے مثلاً سیاہ چیز بصارت میں اس سبب سے الم پہونچاتی ہے کہ جمع کرنا اجزا کا اُسمیں بشدت ہے۔ اور سپید چیز اسوجہ سے ایذا دیتی ہے کہ اُسمیں تفرق بصر زیادہ ہے اور تلخ اور نمکین اور ترش مذوقات میں اس جہت سے الم پیدا کرتی ہے کہ تفرق بسبب اُسمیں زیادہ ہے اور بکٹھی چیز میں چونکہ قبض زیادہ ہے اُسکو تفرق اتصال لازم ہوتا ہے اسیطرح مشمومات اور سخت آوازیں بھی بجہت تفریق کے ایذا دیتی ہیں۔ حرکت ہوا کی بروقت ملاقات پردہ صماخ کے تیز ہوتی ہے۔ صحیح اور حق اس مسئلہ میں یہ رائے ہے کہ تغیر مزاج کو بمنزلہ جنس کے

قرار دین کہ وہ بالذات خود سبب وجع کا ٹھہرایا جاے اگرچہ اسکے ساتھ کبھی تفرق اتصال بھی عارض ہو۔ اور تحقیق بیان اس مسئلہ کا علم طب مین نہین ہوسکتا بلکہ طبیعیات مین بیان ہونا چاہیئے۔ مگر ہم بطور اشارہ تھوڑا سا تھہ ذکر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ درد کبھی متشابہ الاجزا عضو در رسیدہ مین ہوتا ہو یعنی جس عضو مین درد ہو ہر جگہ پر یکسان ہوتا ہو۔ اور تفرق اتصال البتہ یکسان نہین ہوتا۔ اسوقت ثابت ہوگیا کہ جو اعضا تفرق اتصال سے خالی ہون اُنکا درد تفرق اتصال کی وجہ سے نہین ہوتا بلکہ سوء مزاج سے ہوتا ہو۔ **ایضًا** برودت اسی مقام پر درد پیدا کرتی ہو جہان پر قبض اور تجمع اجزا کا کرتی ہو اور جس مقام کو بالفعل سرد کردیتی ہو۔ اور تفرق اتصال جو بوجہ برودت کے ہوتا ہو وہ اس مقام پر نہین ہوتا جہان پر بالفعل سرد ہوجاے بلکہ موضع متبرد کے اطراف مین ہوتا ہو اسکا بھی یہی نتیجہ ہو کہ وجع اور تفرق اتصال مین لزوم نہین ہو **ایضًا** وجع کے معنی ضروری یہی ہین کہ احساس موثر منافی کا بحیثیت منافات کے دفعۃً ہو اس سے یہ لازم آتا ہو کہ موجع یعنی درد پیدا کرنے والی چیز وہی منافع ہو جو دفعۃً محسوس ہوتی ہو سو جبکہ حدتام ہر شے کی کلیۃً منعکس ہوتی ہو اس حد کا عکس کلی یہ ہوگا کہ ہر ایک محسوس منافی بحیثیت منافات کے موجع ہو۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ جسوقت بردفعۃً مزاج بحیثیت انسداد مزاج کے محسوس ہو اور اس بردے بالفرض تفرق اتصال عارض نہو تو اس مقام پر احساس منافی کا ہوگا یا نہوگا۔ اور اگر احساس منافی کا ہوگا تو یہ وجع ہوگا یا نہین۔ اسی بیان سے واضح ہوتا ہو کہ تغیر مزاج کا دفعۃً سبب وجع کا ہو مثل تفرق اتصال کے۔ کبھی درد کی جہت سے حرارت پھیل جاتی ہو پس درد پھیل جاتا ہو یعنے وجع بعد وجع کے پیدا ہوتا ہو کبھی بعد درد کے ایک کھٹک باقی رہتی ہو کہ حقیقت مین وہ درد نہین ہو بلکہ وہ ایسی چیز ہو کہ خود بخود تحلل ہوجاتی ہو اور جاہل نادانی سے اُسکے علاج مین مشغول ہوتا ہو پس ضرر پہونچاتا ہو

فصل بیسوین اسباب جملہ اقسام وجع کے علٰحدہ علٰحدہ اقسام ان اوجاع کے جنکے واسطے اسماے خاص مقرر ہین پندرہ ہین ۱ حکاک ۲ خشن ۳ ناخس ۴ ضاغط ۵ ممدد ۶ مفسخ ۷ مکسر ۸ رخو ۹ ثاقب ۱۰ مسلی ۱۱ خدری ۱۲ ضربانی ۱۳ ثقیل ۱۴ اعیائی ۱۵ لاذع **وجع حکاک** یعنے کھجلانے والے درد کا سبب تیز خلط یا شور ہوتی ہو **وجع خشن**۔ کا سبب ایسی خلط ہوتی ہو جس مین خشونت اور درشتی ہو **وجع ناخس** یعنے چبھنے والے درد کا سبب وہ چیز ہو جو غشا کو عرض مین کھینچے ایسی کشش سے کہ اسکے اتصال کو گویا جدا کردے گی۔ اور یہ درد کبھی حس مین یکسان ہوتا ہو اور کبھی یکسان نہین ہوتا۔ اور جو یکسان نہین ہوتا ہو اُسکا سبب یا تو یہ ہو کہ جس چیز سے جھلی کھنچتی ہو اور وہ اُسے مس کرتی ہو اُس عضو کے اجزا سختی اور نرمی مین یکسان نہین ہوتے جیسے کہ تو وہ واسطے غشاء مستبطن اضلاع کے جسوقت ورم ذات الجنب کا پہلو کو ادھر کی طرف کھینچتا ہو یا اسلئے کہ اس عضو کے اجزا یکسان حرکت مین نہون جیسے حجاب سے جھلی کا جو ابھی مذکور ہوئی۔ یا یہ کہ اجزا اس عضو کے حس مین یکسان نہون خواہ بوجہ طبیعت کے یا کوئی آفت خارجی بعض اجزا کو پہونچی ہو کہ اُسکے حس مین کمی ہوگئی ہو **وجع ممدد** کا سبب یعنے وہ درد جو کھینچتا ہوا ہو ایک ریح یا خلط ایسی ہوتی ہو کہ عصب یا عضلہ کو کھینچے گویا دونون کنارے عصب یا عضل کی طرف مجموع عصب کھنچا جاتا ہو **وجع ضاغط** یعنے گھٹا ہوا درد کا سبب وہ مادہ ہو جو مکان عضو کو تنگ کردے یا وہ ریح ہو جو عضو مین تکثیف اور سمٹنا پیدا کرے اُس عضو کا حال ایسا ہوجاتا ہو کہ ہر طرف سے گویا دباؤ مین پڑا ہو اسی جہت سے اُس مین انضغاط اور تنگی پیدا ہوتی ہو **وجع مفسخ** یعنے جو طول مین تفرق اتصال پیدا کرے اسکا سبب وہ مادہ ہو جو درمیان عضلہ اور اُسکی غشا کے در آئے اور اتصال غشا بلکہ اتصال عضل مین تفرق پیدا کرے **وجع مکسر** یعنے توڑنے والے درد کا سبب مادہ یا ریح جو درمیان استخوان اور اُسکی غشاے محلل یعنے ڈھاپنے والے کے متوسط ہو یا ایک برودت ایسی ہو جو اس جھلی کو بقوت کھینچے **وجع رخو** یعنے نرم درد کا سبب ایسا مادہ ہو جو گوشت عضل مین تمدد پیدا کرے اور اُسکے وتر مین تمدد پیدا نہو اور نرم اُسکو اسی وجہ سے کہتے ہین کہ گوشت بہ نسبت پٹھے اور جھلی اور وتر کے نرم ہوتا ہو **وجع ثاقب** یعنے گرٹلے والے یا سوراخ کرنے والے درد کا سبب ایک مادۂ غلیظ یا ریح ہو جو درمیان طبقات عضو سخت اور غلیظ مثل جرم معاے قولون کے بند ہوجاے اور ہروقت اُسکو پھاڑتا ہے اور اُس مین نفوذ کرتا ہے پس ایسا محسوس ہو کہ گویا اُس مین سوراخ کرتا ہی برمہ وغیرہ سے **وجع مسلی** یعنے جس درد مین ایسا معلوم ہو کہ گلا اسی کوئی چیز سمائی جاتی ہو اور مادہ اس درد کا بعینہ اسی عضو مین ہوتا ہو جو وجع ثاقب

مین ہراں ہوا مگر یہ مادہ ہروقت پھاڑنے طبقات مذکور کے بھی محتبس رہتا ہی وجع خدر یعنے جس درد سے عضو سُن ہوجاے سبب اسکا یا نہایت سرد مزاج ہی یا مسام کے بند ہونے سے منفذ اس روح حساس کے جو اُس عضو تک جاری ہی بند ہوجائین اور یا انسداد مسامات منافذ روح کا بوجہ کثرت یا امتلاء ظروف روح کی وجہ سے وجع ضربانی جس مین لپک سی پیدا ہو اُسکا مادہ گرم ہوتا ہی سرد نہین ہوتا اسلیے کہ سرد مادہ کیساہی ہو زم یا سخت درد نہین پیدا کرتا ہی جب تک کہ مستحیل بطرف حرارت کے نہو۔ وجع ضربانی کا حدوث ورم حار سے اس طرح پر ہوتا ہی کہ جسوقت ورم گرم ہو اور اُسکے قریب کا عضو حساس ہو کہ شریان کی ضرب ہمیشہ اسکو پہونچے جب تک کہ وہ عضو سلیم خالی ورم سے ہی حرکت شریان کی جو اندر کی طرف ہوتی ہی اُسکا حس اس عضو کو نہین ہوتا اور جب اس عضو مین ورم پیدا ہوا اور فضا درمیانی شریان اور عضو مذکور منضغط یا تنگ ہوجاے اسوقت اسکی حرکت کا حس عضو مذکور کو ایسا ہوگا کہ شریان کی حدت سے اُس عضو مین درد پیدا ہوگا وجع ثقیل کا سبب ورم اس عضو کا ہی جس مین بالذات حس نہو مثل ریہ اور گردہ اور طحال کے اسلیے کہ یہ ورم بجہت گرانی کے نیچے کی طرف کھینچتا ہی اس کشش کی وجہ سے وہ عضو بھی مع اُس لفافہ کے جس مین یہ عضو لپٹا ہی اور حس اُسی لفافہ کے ذریعہ سے ہی نیچے کو کھینچیگا اسی طرح وہ علاقہ جہان اس لفافہ کا نسبت ہی وہ بھی نیچے کو کھینچے گا پس لفافہ اور علاقہ دونون حس کرینگے اسکے نیچے کے کھینچنے کا اور بعد ثقل پیدا ہوگا۔ کبھی مادہ اس درد کا عضو حساس مین ہوتا ہی مگر شدت الم کی وجہ سے حس کی عضو باطل ہوجاتی ہی جیسے سرطان جو فم معدہ مین ہو کہ اسکی گرانی محسوس ہوتی ہی اور درد بجہت بطلان حس کے محسوس نہین ہوتا وجع اعیائی یعنے جو درد بوجہ ماندگی کے پیدا ہو اُسکا سبب یا تعب ہوتا ہی اسکا نام تعبی ہی۔ یا ایک خلط ایسی ہو جو تمدد اور کشش پیدا کرے اس سے جو درد اعیائی پیدا ہوتا ہی اُسکو تمددی کہتے ہین۔ یا بسبب ریح کے پیدا ہو اُسکو نافع کہتے ہین۔ یا ایک خلط لاذع سے ہو اُسکو اعیائی قروحی کہتے ہین۔ اور ان جمیع اقسام سے اوجاع مرکب پیدا ہوتے ہین کہ اُسکا بیان خاص مقامات پر کیا جائیگا۔ منجملہ مرکبات وجع اعیائی ہے وہ درد ہی جو بنام ورمی معروف ہی اور اُسکی ترکیب تمددی اور قروحی سے ہوتی ہی وجع لاذع کا سبب وہی خلط ہی جس مین کیفیت حادہ موجود ہو **فصل اکیسوین اسباب سکون وجع کے بیان مین** سکون وجع کا سبب یا بجہت قطع ہوجانے سبب وجع کے اور استفراغ سبب مذکور کے ہوتا ہی جیسے سویا اور کتان جسوقت مقام درد مین ضماد کرین۔ یا بوجہ ترطیب اور نوم کے چونکہ قوت اندر بیٹھ جاتی ہی اور اپنے فعل سے باز رہتی ہی اور درد ساکن ہوجاتا ہی۔ یا مسکرات کے استعمال سے یا وہ چیز جو برودت پیدا کرتی ہی مقام درد مین خدر پیدا کرے جیسے تمامی مخدرات مگر مسکن حقیقی وہی پہلی قسم ہی جس سے قطع سبب ہوتا ہی **فصل بائیسوین جو باتین درد سے پیدا ہوتی ہین انکے بیان مین** درد سے قوت کی تحلیل ہوجاتی ہی اور اعضا اپنے خاص افعال سے باز رہتے ہین کہ انکا فعل باطل ہوجاتا ہی تا اینکہ عضو سے تنفس سانس لینے سے باز رہتے ہین۔ یا اعضاے تنفس کے فعل مین تشویش ہوتی ہی کہ سانس منقطع یا متواتر ہوجاتی ہی حاصل یہ ہی کہ مجاری غیر طبعی پر سانس کی درآمد برآمد ہوتی ہی۔ کبھی درد سے پہلے عضو گرم ہوجاتا ہی بعد اسکے اخیر مین سردی پیدا ہوتی ہی بوجہ تحلیل کے اور بجہت اسکے کہ روح اور حیات سردی لازم ہی **فصل تیسوین اسباب لذت کے بیان مین**۔ یہ بھی دو جنس مین منحصر ہین **پہلی جنس** وہ ہی جو غیر طبعی کو مزاج طبعی کی طرف متغیر کردے کہ اُسکا احساس واقع ہو **دوسری جنس** وہ ہی جو اتصال طبعی کو دفعۃً پھیر لائے اور جو چیز دفعۃً نہین واقع ہوتی ہی وہ محسوس نہین ہوتی پس اُس مین لذت بھی نہین ہوتی۔ لذت کے معنی یہ ہین کہ ملائم اور مناسب طبیعت کا حس ہو وہ بذریعہ قوت حاسہ کے ہوتا ہی اور احساس بوجہ انفعال اسی قوت کے ہوتا ہی جس وقت احساس ملائم یا منافی کا ہو لذت یا الم بسبب تاثیر کے پیدا ہوگا اور چونکہ لامسہ مین بہ نسبت اور حواس کے کثافت زیادہ ہی اور جب تاثیر منافی یا ملائم کو قبول کرتی ہی اسکی حفاظت بخوبی کرتی ہی اسی وجہ سے احساس اسکا ملائم کو نزدیک صاحبان طبیعت کثیفہ کے نہایت لذیذ ہوگا اور احساس اُس کا امر منافی کو بہت الم

پہونچائے گا بہ نسبت اور قوائے حاسہ کے **فصل چوبیسوین کیفیت الم پہونچانے حرکت کے** حرکت سے درد پیدا ہوتا ہے اس جہت سے کہ تمدید یعنی کھچاؤ اور رض یعنی پاش پاش ہونا اور فسخ یعنی بکھر جانا پیدا ہوتا ہے واللہ اعلم **فصل پچیسوین کیفیت الم پہونچانے اخلاط ردی کا بیان**۔ اخلاط ردی سے درد یا بسبب انکی کیفیت کے پیدا ہوتا ہے کہ لاذع ہو یا بجہت کثرت اخلاط تمدد پیدا ہو یا دونون مکر درد پیدا کرین **فصل چھبیسوین کیفیت الم رسانی ریاح کے بیان مین** ریح سے بوجہ تمدید کے درد پیدا ہوتا ہے اور جس ریح سے تمدید پیدا ہو وہ ریح تجاویف اور بطون اعضا مین موجود ہو جیسے نفخہ معدے مین یا طبقات اعضا اور لیف اعضا مین ریح پیدا ہو جیسے قولنج ریحی مین یا طبقات عضل مین یا جھلی کے نیچے اور ہڈی کے اوپر یا گرد عضل کے درمیان ہڈی اور گوشت اور جلد کے یا کسی عضو کے جیسے اندر عضل صدر کے ریح پیدا ہوتی ہے اور جلدی پراگندہ ہوجانا ریح کا یا دیر تک ٹھہرنا بحساب قلت اور کثرت اور غلاظت اور رقت مادہ ریح کے اور کثافت اور تخلخل عضو کے ہوتا ہے **فصل ستائیسوین اسباب احتباس اور استفراغ کے بیان مین** اسکا پہچاننا بہت آسان ہے اگر احتباس اور استفراغ جو اوپر بیان ہوچکے ہین ان مین غور کیا جائے بس وہین دیکھنا چاہیے **فصل اٹھائیسوین اسباب تخمہ اور امتلا کے بیان مین** تخمہ اور امتلا کے سبب خارجی بھی ہوتے ہین اور اسباب مادی سے استعمال اس چیز کا ہے جو بشدت ترطیب کرے پھر بدن کو حاجت ترطیب ماکول و مشروب کی نہ رہے بعد اس کے جب ماکول و مشروب کی ترطیب اس ترطیب کے ساتھ یکجا ہو مادہ کی افزایش بدن سے ہوگی اور تصرف طبیعت کا ہضم کرنے مین مادہ کے فاسد ہوجائیگا جیسے بکثرت حمام کرنا خصوصاً بعد طعام کے مولد تخلل رطوبت جیسے زیادہ آرام دہی جسم کو اور ریاضت اور استفراغ کا ترک کرنا کھانے پینے مین ترفہ اور خوشحالی اور بدتدبیری۔ اور کبھی اسباب تخمہ کے داخلی بھی ہوتے ہین جیسے ضعف قوت ہاضمہ کہ ہضم نہ کرسکے یا ضعف قوت دافعہ یا ماسکہ مین کہ اس کی جہت سے اخلاط اندر بند ہوجاتے ہین اور دفع نہین ہوتے۔ یا مجاری بند ہوجائین **فصل انتیسوین اسباب ضعف اعضا کے بیان مین** یا سبب ضعف کا جرم پر کسی عضو کے وارد ہو یا جو روح حامل قوت متصرفہ کی عضو مین ہے اسپر یا نفس قوت متصرفہ پر وارد ہو۔ جو ضعف کہ اس مین اسکا سبب خاص عضو مین وارد ہو۔ یا سوء مزاج مستحکم ہوتا ہے خصوصاً سوء مزاج بارد۔ اگرچہ سوء مزاج حار بھی اکثر ایسا فعل کرتا ہے کہ اس سے ضعف پیدا ہو جیسے سوء مزاج بارد کہ تخدیر پیدا کرکے فساد مزاج روح کردیتا ہے جس طرح کوئی شخص دیر تک حمام مین ٹھہرے بلکہ جبر حمام وغیرہ مین غشی عارض ہو۔ اور سوء مزاج یابس قویٰ کو نفوذ سے منع کرتا ہے کہ تکثیف مسامات پیدا ہوتی ہے۔ اور سوء مزاج رطب بجہت ارخا اور ڈھیلا کرنے اور مانع ہونے کے ضعف پیدا کرتا ہے۔ اور کبھی کوئی مرض امراض ترکیب سے خاص کر وہ مرض جس کی اذیت بخوبی ظاہر ہو عضو کو ضعیف کرتا ہے مرض اور الم یافت عضو کی بچھ مین ہے اسکو ڈھیلا کردیتے ہین اسلیے کل افعال طبعی اور ارادی بذریعہ لیف اور اسکی ترکیب اور تالیف کے تمام ہوتے ہین۔ اور ہضم بھی امساک جید کی طرف ہیأت چند پر محتاج ہے اور یہ بھی بذریعہ لیف کے تمام ہوتا ہے۔ اور جو ضعف بجہت اسکے عارض ہوتا ہے کہ سبب خاص روح مین ہو تو وہ یا سوء مزاج ہے یا تحلل روح کا بوجہ استفراغ خاص روح کے یا کسی اور چیز کے استفراغ کے روح کا استفراغ تابع ہو جس صورت مین بسبب ضعف خاص قوت پر وارد ہوتا ہے اسکی وجہ کثرت اور تکرار افعال ہوتی ہے کہ اسکی جہت سے قوت مین سستی آجاتی ہے اور اگرچہ ہمراہ اس کثرت کے تحلل روح کا بھی بر سبیل یکجائی ایک سبب کے دوسرے سبب کے ساتھ واقع ہوتا ہے جسوقت ہم شمار اسباب کا دوسرے طور پر کرینگے اور اسوقت اسباب بعیدہ کو جو واسطے اسباب ملاصقہ کے سبب واقع ہوتے ہین بھی ذکر کرینگے تب اسباب سوء مزاج کے معلوم ہونگے۔ انھین اسباب مین سے فساد آب و ہوا اور اشیاے خوردنی کا ہے۔ انھین اسباب مین سے وہ چیزین ہین جو اولا روح کو خالی کردیتی ہین جیسے بوے بد یا خراب ہوجانا پانی کا خواہ پھیلنا سمیت کا ہوا یا بدن مین۔ منجملہ اسباب ضعف کے وہ چیزین جو استفراغ سے

متعلق ہو جیسے نزف الدم یا اسہال خصوصاً رقیق اخلاط کا۔ ماہیت استسقا جس وقت اخلاط رقیقہ بکثرت دفعۃً روان ہونے سے پیدا ہوئی ہو اور پیدائش اسکی بھی چاک کرنے دبیلۂ کبیرہ سے ہوئی ہو جس وقت اُس سے مدۂ کثیر دفعۃً جاری ہوا ور اسی طرح اگر خود بخود دبیلہ مین شگاف پیدا ہو اور پھٹ جائے اور **ایضاً** عرق کثیر اور ریاضت بحد افراط اور اوجاع ہر قسم کے یہ سب چیزین تحلیل روح کی کرتی ہین۔ اگرچہ کبھی مزاج مین بھی تغیر پیدا کردیتی ہین بعض قسم کا درد ایسا ہوتا ہو کہ تحلیل روح مین تاثیر اُسکی زیادہ ہوتی ہو جیسے درد فم معدہ کا ممدد ہو یا لاذع یا جو درد قریب اطراف قلب کے ہو۔ حمیات سے بھی ضعف بوجہ تحلیل اور استفراغ بدنی اور روحانی کے ہوتا ہو اور تبدیل مزاج بھی ہو جاتی ہو۔ مسامات کا وسیع ہونا حدوث ضعف تحلیلی پر معین ہو اور بہت بھوکا رہنا بھی اسی قسم سے ہو۔ کبھی ضعیف تمام بدن کا ایک عضو یا اسکے جزو کے تابع ہوتا ہو جیسے ضعف بدن کا اس اذیت سے پیدا ہوتا ہو جو فم معدے کو پہونچے تا اینکہ قوت اسکی تحلیل ہو جائے جس شخص کا قلب اور دماغ تھوڑی اذیت سے زیادہ متاثر ہوتا ہو اسکو بیقراری اور انحلال قوت بہت جلد تھوڑی چیز سے ہو جاتی ہو۔ کبھی سبب ضعف بدن کا بکثرت مشقت اُٹھانے امراض سے ہوتا ہو اور کبھی بعض جزو اعضا کے خلقت مین ضعیف ہوتے ہین بہ نسبت بعض اجزا کے۔ اور کبھی ایک عضو بہ نسبت دوسرے عضو کے ضعیف ہوتا ہو جیسے ریہ اور دماغ پھر اُسکا قبول بہ نسبت اُس چیز کے جسکو قوی دفع کرین اصل خلقت مین بنا پر ہوتا ہو۔ اگر دماغ کو خصوصیت ایسے مکان بلند سے نہوتی جہان اب ٹھہرا ہوا ہو ہر آئینہ اسقدر ضعیف ہوتا کہ اُس مین طاقت قبول فضول کی مطلق نہوتی اور ہر وقت پہونچنے فضول کے اُسکی قوت باقی نہ رہتی

تعلیم تیسری مین گیارہ فصلین اور دو جملہ مین فصل پہلی مین کلام کلی اعراض اور دلائل مین کیا جاتا ہے

اعراض وہ علامات ہین جو ایک حالت پر حالات ثلاثہ بدنیہ سے دلالت کرتے ہین۔ یا کسی امر حاضر پر کہ یہ دلالت بقول **جالینوس** فقط مریض کو فائدہ دیتی ہو اُن چیزون مین جس کا کرنا مریض کو لائق ہو یا اُن کی دلالت امر گذشتہ پر ہوتی اور بقول **جالینوس** اس سے فقط طبیب کو انتفاع ہوتا ہو کہ وہ استدلال کرتا ہو اس دلالت سے بطور پیشین بینی کے اپنی صناعت مین اور اُسکا وثوق اپنے اعتماد مین بوجہ مشورہ کے ان دلالات سے زیادہ ہو جاتا ہو۔ یا اُن کی دلالت امر آیندہ پر ہوتی ہے اور اس دلالت سے بنا بر قول **جالینوس** کے طبیب اور مریض دونون منتفع ہوتے ہین۔ طبیب کو فائدہ پیشین بینی کا ہوتا ہو اور مریض بوجہ واقفیت کے تدبیر مناسب پر قائم رہتا ہو اور سوء تدبیر نہین کرتا۔ حالت صحت کے بعض علامات ایسے ہین جو اعتدال مزاج پر دلالت کرتے ہین اور اُن کا ذکر اپنے مقام پر کیا جائیگا اور بعض علامات استوائے ترکیب پر دلالت کرتے ہین اُن مین سے بعض جوہری اور اصلی ہین مثلاً خلقت۔ وضع۔ مقدار۔ عدد۔ اسی طور پر ہون جو اس بدن کے لائق ہین اُسکی تفصیل اسباب گذشتہ مین بخوبی ہو چکی ہو اور بعض علامات عارضی ہین جیسے حسن و جمال اور بعض علامات تمامی ہین اور بعض اقسام تکملہ افعال کے اور متمم ہین انھین افعال کے اوپر کمال کے پس جس عضو کا فعل تمام ہو وہ حالت صحت پر ہو اور طریقہ استدلال کا افعال سے اعضائے رئیسہ پر یہ ہو کہ دماغ کے احوال افعال ارادی کے اور افعال حس اور توہم کے دیکھے جائین۔ اور قلب کا حال بذریعہ نفس اور نبض کے دریافت کیا جائے۔ اور جگر کا بوسیلہ بول و براز کے ملاحظہ کیا جائے اسلیے کہ ضعف جگر کو بول و براز شبیہ بہ غسالۂ گوشت تازہ کے تابع ہوتا ہو جو اعراض کہ امراض پر دلالت کرتے ہین اُن مین سے بعض اعراض نفس مرض پر دلالت کرتے ہین جیسے اختلاف نبض کا سرعت مین بیچ تپ کے کہ وہ نفس حمی پر دلالت کرتا ہو۔ اور بعض اعراض مقام مرض پر دلالت کرتے ہین جیسے منشاریت نبض کی جس وقت کہ درد اطراف صدر مین ہو دلالت کرتی ہو کہ ورم غشا اور حجاب مین ہو۔ اور موجی ہونا نبض کا ایسے ہی وقت مین کہ درد اطراف صدر مین ہو دلیل ہو کہ ورم جرم ریہ مین ہو بعض اعراض سبب مرض پر دلالت کرتے ہین جیسے علامات امتلا کے مختلف طور پر کہ ہر قسم کا حال ایک جداگانہ امتلا پر دلالت کرتا ہے۔ بعض

اعراض منقطعہ ہوتے ہیں کہ شروع ہو کر بعد مرض کے منقطع ہو جاتے ہیں جیسے حمائے حادہ اور وجع ناخس در طیق النفس اور سرفۂ یابس یا نبض منشاری ذات الجنب کے ساتھ۔ اور بعض اعراض کے واسطے کوئی وقت معلوم نہیں ہو کبھی تابع مرض ہوتا ہو اور کبھی نہیں ہوتا ہو جیسے درد سر واسطے تپ کے اور بعض اعراض آخر مرض میں پیدا ہوتے ہیں اُن میں سے علامات بحران ور نیز علامات نضج کے اور علامات نضج نہونے کے انھیں میں سے علامات ہلاکت کے ہیں اور یہ علامات اکثر امراض حادہ میں ہوتے ہیں۔ بعض علامات ایسے ہیں جن کی دلالت امراض پر ظاہر اعضا میں ہوتی ہو اور وہی یا خاص محسوسات سے ہوں جیسے احوال لون کے اور حالات لمس کی سختی اور نرمی اور حرارت اور برودت وغیرہ میں۔ اور یا محسوسات مشترکہ سے ہوں یعنی وہ حس خواہ زیادہ سے دریافت ہوں اور یہ ماخوذ خلقت اعضا ور اوضاع اور حرکات اور سکون اعضا سے ہوتے ہیں جن میں سے احوال باطنی پر دلالت کرتے ہیں جیسے اختلاج ہونٹھ کا اوپر نیچے کے۔ اور ان احوال کی زیادتی اور کمی مقدار اور عدد پر دلیل ہوتی ہیں۔ کبھی ان کو دلالت احوال اعضائے باطنی پر ہوتی ہو جیسے چھوٹا ہونا انگلیوں کا جگر کے چھوٹے ہونے پر دلالت کرتا ہو۔ استدلال براز سے اس طرح پر کہ سیاہ ہو یا بدبو محسوس بحس بصر ہو اور قراقر سے استدلال نفخ اور بدہضمی پر سمعی ہو اور اسی قبیل استدلال خوشبو اور منھ کے ذائقہ وغیرہ سے ہو۔ اور استدلال ناخن کے گول ہو جانے سے دق اور سل پر بحس بصر ہوتا ہو مگر از قسم محسوسات مشترکہ ہو کبھی ایک محسوس ظاہری ایک امر باطنی پر دلالت کرتا ہو جیسے رخسارے کا سُرخ ہونا ورم ریہ پر اور ناخن کا گول ہونا قرحہ ریہ پر استدلال بذریعہ حرکات اور سکنات کے بیان میں بسط تفصیل چاہتا ہو۔ جو اعراض از قسم سکون محسوس ہوتے ہیں جیسے سکتہ اور صرع اور غشی اور فالج اور جو اعراض از قسم حرکت جیسے قشعریرہ۔ نافض۔ فواق۔ عطاس۔ تثاؤب۔ تمطی۔ سعال۔ اختلاج تشنج جس وقت شروع ہو۔ ان میں سے کوئی چیز قبیل طبیعت اصلی کا ہوتا ہو جیسے ہچکی۔ اور کوئی چیز فعل حیثیت عارضی کا ہوتا ہو جیسے تشنج اور رعشہ اور کوئی چیز محض ارادی ہوتی ہو جیسے قلق اور بیچینی۔ اور کوئی چیز مرکب حرکت ارادی اور حرکت طبعی دونوں سے ہوتی ہو جیسے کھانسی یا بول۔ اس مرکب میں بعض چیز ایسی ہو کہ ارادہ طبیعت پر سابق ہوتا ہو جیسے کھانسی۔ اور بعض طبیعت ارادے پر سابق ہوتی ہو بشرطیکہ ارادے میں تاخیر ہو جیسے بول اور براز۔ اور جو عارض محض طبیعت سے ہوتا ہو اُس پر آگاہی یا بذریعہ حس کے ہوتی ہو جیسے قشعریرہ اور کسی میں آگاہی حس کو نہیں ہوتی اس لیے کہ وہ محسوس نہیں ہو جیسے اختلاج ریہ حرکات بنظر ذات کے بھی مختلف ہوتے ہیں جیسے کھانسی کہ فی نفسہ اختلاج سے قوی ہو۔ کبھی اسکے عدد حرکات میں اختلاف ہوتا ہو مثلاً چھینک کہ اسکے حرکات کے عدد بہ نسبت کھانسی کے زیادہ ہیں اسلیے کہ سعال محض اعضائے سینہ کی تحریک سے تمام ہوتی ہو۔ اور چھینک اعضائے سر و سینہ دونوں کی تحریک سے تمام ہوتی ہو۔ اور کبھی اختلاف مقدار خوف و خطر میں ہوتا ہو جیسے حرکت میں فواق یابس کے خطرہ زیادہ ہو بہ نسبت سرفہ خشک کے اگرچہ حرکت کھانسی کی قوی ہو کبھی اختلاف اُس چیز میں ہوتا ہو جو طبیعت کی اعانت کرے پس کبھی ایک آلۂ ذاتی سے طبیعت استعانت چاہتی ہو جیسے اخراج ثفل یا بول میں عضل بطن سے مدد چاہتی ہو۔ اور کبھی استعانت آلۂ غریب سے چاہتی ہو جیسے کھانسی میں ہوا کی اعانت درکار ہو۔ کبھی اختلاف بذریعہ اس اعضا کے ہوتا ہو جو متاذی اُس حرکت کے ہوں جیسے کھانسی اور تہوع یعنی اُبکائی۔ کبھی اختلاف قوائے فاعلہ ہوتا ہو جیسے اختلاج کا مبدا طبعی ہو اور کھانسی کا نفسانی۔ کبھی اختلاف مادہ میں ہوتا ہو جیسے کھانسی کہ اُسکا مادہ نفث ہو یعنی جو رطوبت منھ سے نکلے اور اختلاج کا مادہ ریحی ہو۔ یہ علامات ظاہر اعضا سے دلالت کرتے ہیں اور اکثر ان کی دلالت احوال ظاہری پر ہوتی ہو اور کبھی ان سے امراض باطنی پر بھی استدلال کیا جاتا ہو جیسے سرخی رخسارے اور پر ذات الریہ کے منجملہ علامات ہے کہ وہ علامتیں ہیں جن سے امراض باطنی پر استدلال کیا جاتا ہو مگر لائق کمال مستدل یہ ہو کہ اگر ان علامات سے امراض باطنی پر استدلال کرنا چاہے تو پہلے معرفت علم تشریح کی

حاصل کیلئے تاکہ اسکو شناخت جوہر کی ہر ایک عضو کے حاصل ہو اور وہ بخوبی جانے کہ یہ عضو لحمی ہے یا غیر لحمی وہ اُسکی خلقت کیسی ہے مثلاً اس شکل کا ورم اس عضو مین ہوسکتا ہے یا اسکے غیر مین یعنی شکل اُس عضو کی مناسب اُس ورم کے ہے یا غیر مناسب ہے اور یہ پہچانے کہ اس عضو مین کوئی شے حبس ہوسکتی ہے یا اُسکے گرد نہین جاسکتی بجہت اسکے کہ وہ مزلق ہے اور بوجہ نفوذ دینے کے جو مادہ اُس مین پہونچتا ہے اُسکو ہٹا دیتی ہے جیسے معاے صائم اور اگر احتباس مادہ کا اُس مین ممکن ہے یا بوجہ ازلاق کے کوئی چیز اُس سے جدا ہوسکتی ہے پس کون سی چیز قابل محتبس ہونے کے ہے اور کون چیز قابل پھیل جانے کے ہے جب اُسکا مقام پہچانے گا اُس وقت جس چیز کا حس وجع یا ورم سے کرے گا اُس پر حکم قطعی اس طرح پر کرے گا کہ یہ وجع یا ورم خاص اُسی عضو پر وارد ہوا ہے یا اُس سے کچھ دور ہے - اور چونکہ مشارکت اُس عضو کی پہچانے گا حکم کرے گا کہ یہ وجع اس عضو خاص مین ہے یا بمشارکت کسی دوسرے عضو کے ہے - اور یہ بھی جانے گا کہ مادہ کا اینحادث یعنی برانگیختہ ہونا نفس عضو مین ہوا ہے یا اُسکے شریک سے یہ مادہ وارد ہوا ہے - اور اگر یہ مادہ جدا ہوا ہے تو خاص جوہر عضو سے جدا ہوا ہے یا یہ عضو راہ مین اُس عضو کے واقع ہے جس مین سے انفصال اس مادہ کا ہوا ہے - اور یہ پہچانے گا کہ یہ عضو کس مادہ کو محتوی ہے مثلاً پہچانے گا کہ اس چیز کا نکلنا اس عضو سے ممکن ہے یا نہین اور فعل اُس عضو کا پہچانے گا تاکہ اگر اسکے فعل مین کوئی آفت ہوئی ہے اُسکے مرض کو پہچانے یہ سب باتین ایسی ہین کہ اُن پر بذریعہ علم تشریح کے واقفیت حاصل ہوتی ہے - اور معلوم ہوتا ہے کہ جو طبیب امراض اعضاے باطنی کی تدبیر کرنا چاہے اُسکو تشریح کے جاننے کی بہت ضرورت ہے پھر اگر اُسکو علم تشریح حاصل ہوجاے چاہیے کہ استدلال کرنے مین امراض باطنی کی چھ چیزون پر اعتماد کرے پہلے افعال مین جو مضرتین پہونچتی ہین انکا لحاظ کرے اور یہ بات اوپر معلوم ہوچکی ہے کہ افعال کی کیفیت اور کمیت اور انکی دلالت اولی بدنی چیزون پر دائمی اور ہمیشہ رہتی ہے دوسرے جس چیز کا استفراغ ہوتا ہے اُسکو دیکھے اور مادہ مستفرغہ کی دلالت دائمی ہے مگر اوّلی نہین ہے دائمی اس وجہ سے ہے کہ اُس سے تصدیق مرض کی ہمیشہ ہوتی ہے اور اوّلی اس جہت سے نہین کہ اُسکی دلالت بواسطہ نضج اور عدم نضج کے ہوتی ہے تیسرے وجع چوتھے ورم پانچوین وضع چھٹا اعراض ظاہر کہ جو مناسب ہون اور دلالت ان چیزون کی اوّلی اور دائمی نہین ہے اب ہم ایک ایک کی دلالت بہ تفصیل بیان کرتے ہین - افعال سے استدلال اسطرح پر ہوتا ہے کہ جسوقت کوئی فعل اپنی مجری طبعی پر جاری نہو دلالت ہوگی کہ قوت عضو کو کوئی آفت پہونچی ہے اور قوت مین آفت پہونچنے سے مرض پیدا ہوتا ہے اسی عضو مین جسکی قوت ماؤف ہوئی ہو - افعال کی مضرت تین طرح سے ہوتی ہے یا کمی ہوجاے جیسے آنکھ کی بصارت ضعیف ہو پس دور کی شے تک کم پہونچے اور مسافت قریب سے دیکھ سکے - یا معدہ ضعیف ہوجاے کہ بدشواری اور دیر مین تھوڑی چیز ہضم کرے - یا فعل مین تغیر واقع ہو جیسے آنکھ اُس چیز کو دیکھے جس کا وجود نہو یا جیسے وہ چیز ہے اُسکے برخلاف دیکھے - یا معدہ کہ طعام کو فاسد نہ کرے مگر سوء ہضم پیدا کرے - یا فعل یکسر باطل ہوجاے جیسے مطلق آنکھ سے نظر نہ آئے - یا معدہ سے مطلق فعل ہضم نہو سکے - دلائل استفراغ اور احتباس کے بھی چند طرح پر ہین یا احتباس غیر طبعی ہو مثلاً احتباس اس چیز کا ہو جسکی شان سے استفراغ ہو مثل اُس شخص کے جسکا بول و براز بند ہوجاے - یا استفراغ غیر طبعی ہو اور یہ بات یا اس وجہ سے ہو کہ شی مستفرغ جوہر اعضا ہے یا جوہر اعضا نہین ہے اگر جوہر اعضا کا استفراغ ہو اُسکی دلالت تین طرح پر ہوتی ہے - یا نفس جوہر عضو پر دلالت کرتی ہے جس طرح برآمدہ حلقہ کا تھوک مین قصبۂ ریہ کے سڑنے پر دلالت کرتا ہے - یا بجہت مقدار کے دلالت کرے جیسے چھلکے براز مین سحج مین اگر غلیظ ہون تو قرحہ امعاے غلاظ پر دلالت کرین گے اور اگر رقیق ہون تو باریک انتون کے قرحہ پر دلیل ہون گے - یا بوجہ لون کے دلالت کرے جیسے رسوب قشری شرح بول مین اُسکی دلالت اعضاے لحمی مثل گردہ وغیرہ کے خراش پر - یا رسوب ابیض ہو تو اُس کی دلالت اوپر

اعضاے عصبی مثل مثانہ کے ہوتی ہی جو چیز اُسپر دلالت کرتی ہی کہ شے مستفرغ جوہر اعضاے اصلی سے نہین ہی اس کی دلالت یا اصلاح پر ہوتی ہی کہ خروج شے کا غیر طبعی ہی جیسے اخلاط سلیمہ یا خون جو وقت خارج ہو۔ یا اُس سبب سے ہوتی ہی کہ اُسکی کیفیت غیر طبعی ہی جیسے خون فاسد خروج اسکا معتاد ہو یا غیر معتاد۔ یا اس سبب سے کہ شے مستفرغ ہر طرح سے غیر طبعی ہی جیسے پتھری۔ یا اُس سبب سے کہ اُسکی مقدار غیر طبعی ہی اگرچہ خروج اُسکا طبعی ہو۔ اور مقدار کا غیر طبعی ہونا قلت سے ہو یا کثرت سے جیسے براز اور بول معتدل مقدار سے یا کم یا زیادہ۔ یا اس سبب سے کہ اُسکی کیفیت غیر طبعی ہو اگرچہ خروج اُسکا معتاد ہی جیسے براز اور بول سیاہ۔ یا اُس جہت سے کہ جس راہ سے وہ نکلا ہی وہ راہ غیر طبعی ہو گو نکلنا اُسکا اور کسی راہ مین طبعی ہی جیسے براز کا نکلنا مُنھ سے ایلاوس مین۔ وجع کے دلائل دو جنسون مین منحصر ہین اس لیے کہ درد یا اپنے مقام پر دلالت کرے مثلاً اگر داہنی طرف ہی تو جگر مین ہوگا۔ اور بائین طرف ہو تو طحال مین ہوگا۔ اور کبھی درد اپنی قسم سے اپنے سبب پر دلالت کرتا ہی جیسا تعلیم اسباب مین مفصل بیان ہو چکا مثلاً اگر ثقیل ہو دلالت کرے گا کہ ورم عضو غیر حساس مین ہی یا ایسے عضو مین ہی جسکی حس باطل ہو گئی ہی اور وجع ممدد کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہی اور وجع لاذع مادہ حادہ پر دلالت کرتا ہی دلائل ورم کے تین طرح پر ہوتے ہین۔ کبھی دلالت جوہر ورم سے ہوتی ہی جیسے سُرخی اوپر ورم صفراوی کے اور سختی سوداوی پر۔ اور کبھی موضع ورم سے دلالت ہوتی ہی کہ داہنی جانب کا ورم دلالت کرتا ہی کہ نزدیک جگر کے ہی۔ اور بائین جانب کا ورم اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ اطراف طحال مین ہی۔ کبھی دلالت بذریعہ شکل ورم کے ہوتی ہی اگر ہلالی ہو معلوم ہوگا کہ نفس جگر مین ورم ہی۔ اور اگر طولانی ہو معلوم ہوگا کہ اُس عضلہ مین ہی جو اوپر جگر کے واقع ہی۔ اور دلائل وضع کے یا موضع ورم سے ہوتے ہین یا مشارکات سے۔ موضع ورم کے دلائل ظاہر ہین۔ اور مشارکات اس طرح پر جیسے استدلال کیا جاے اوپر ایک درد کے جو انگلی مین ہو سبب سابق سے باین طور کہ یہ الم بجہت ایک آفت کے ہی جو چھٹی زوج مین عنق کے ازواج عصبانی کے عارض ہوئی ہی

فصل دوسری

علامات فارقہ درمیان امراض خاصہ اور مشارکہ کے بیان مین چونکہ امراض کی یہ کیفیت ہی کہ کبھی ابتداءً ایک عضو خاص مین عارض ہوتے ہین۔ اور کبھی بمشارکت دوسرے عضو کے پیدا ہوتے ہین جس طرح سر کو امراض معدے سے مشارکت ہوتی ہی لہٰذا واجب ہی کہ ایک حد فارق درمیان مرض اصلی اور مرض مشارک کے ایسی تجویز کیجاے جو علامت فاصل ہو اور ایک کو دوسرے سے جُدا کرے پس ہم کہتے ہین کہ واجب ہی تامل کرنا اس بات مین کہ دو بیماریون مین سے پہلے کون عارض ہوئی وہی اصلی ہی اور دوسری مشارک ہی یا دونون مین سے کون بیماری ایسی ہی کہ ایک کے زائل ہونے کے بعد دوسری باقی رہتی ہی کہ وہی اصلی ہی۔ اور کبھی شناخت بالضد بھی ہوتی ہی مثلاً مرض مشارک وہی تجویز کیا جاتا ہی جو کسی مرض کے پیچھے عارض ہوا اُسکی ضد یہ ہی کہ جو پہلے عارض ہو وہی اصلی ہی۔ یا مرض مشارک وہ ہی جس مین سکون کسی اور مرض کے سکون سے پیدا ہوا اُسکی ضد یہ ہی کہ مرض اصلی وہ ہی کہ اپنے ہمراہی کے سکون سے اُس مین سکون نہو لیکن کبھی معرفت بالضد مین غلط واقع ہوتا ہی اس طرح پر کہ اکثر مرض اصلی محسوس نہین ہوتا اور نہ ابتدا مین ایذا دہ ہوتا ہی بعد اُسکے جب مرض مشارک ظاہر ہوتا ہی اصلی کا بھی ضرر محسوس ہوتا ہی حالانکہ مرض مشارک درحقیقت بعد مرض اصلی کے عارض ہی اور اُسکے پیچھے پیدا ہوا ہی لیکن چونکہ ظہور اُس مین مرض مشارک بمنزلہ اصلی کے معلوم ہوتا ہی اس جہت سے یہ گمان ہوتا ہی کہ مرض اصلی بھی مشارک یا عارض ہی اور بیشتر مرض اصلی سے بالکل غفلت ہوتی ہی اور فقط عارضی شرکی مرض پر نگاہ ہوتی ہی اس غلط سے بچنے کی تدبیر ہوے کہ طبیب علم تشریح اعضا سے بخوبی واقف ہو تاکہ مشارکت اعضا کی اُس علم کے ذریعہ سے پہچانے اور جو آفات ایک ایک عضو مین واقع ہوتے ہین خواہ محسوس ہون یا غیر محسوس اسپر توقف کرے گا مرض مین حکم قطعی کرنے سے اور اسکو اصلی بدون تامل صحیح کے قرار نہ دے گا اس لیے کہ یہ بھی ممکن ہی کہ وہ مرض اس مرض کا

بالتبع ہوں بس مریض سے اُن علامات کو پوچھے گا جو مشارک اعضاے عضو علیل مین ہین اور محسوس اور ایذا دہ نہین ہین کہ ان کی ایذا دہی ظاہر ہو اور نہ ایسے اعراض پیدا کرتے ہین جو قریب اعراض ایذا دہندہ کے ہون البتہ اُن کے تابع چند اُمور بعید ایسے ہین کہ جو محسوس ہین اور مریض بجہالت اُنکو عوارض مرض اصلی کا جو ان ظاہری اعراض کے واسطے سے مرض بعید ہو قرار دیتا ہو - ان اُمور کی معرفت سواے طبیب کے اور کسی کو نہین ہوتی - اور طبیب بھی اکثر بہ نہایت تاب اسی وجہ سے ہوتا ہو کہ افعال کی مضرت مین تامل کرے اگر مضرت افعال کو سابق پاے حکم کرے گا کہ مرض مشارک ہو تاہم بعض اعضا ایسے ہین کہ اکثر حال مین اُنکے امراض متاخر ہوتے ہین بہ نسبت امراض دوسرے اعضاے کے مثلاً سر کا یہی حال ہو کہ اُسکے امراض بشارکت امراض معدے کے ہوتے ہین عکس اسکا بہت کم ہو یعنے معدے کے امراض تابع امراض سر کے نہین ہوتے ہین - ہم ناظر کتاب کے سامنے چند علامات امزجۂ اصلی اور عارضی کے لاتے ہین اور بطور عموم بیان کرتے ہین اور وہ امراض جو ہر ایک عضو سے خاص ہین اُنکا بیان باب امراض خاصہ مین کیا جائیگا - امراض ترکیب مین سے جو مرض ظاہر ہو اسے حس پہچانے گی - اور جو مرض ان مین سے باطنی ہو سواے امتلاء اور سُدہ اور ورم اور تفرق اتصال کے محصور کرنا اُسکا حکم کلی مین دشوار ہو - اسی طرح جو اقسام امتلاء اور سُدے اور ورم اور تفرق اتصال کے ایک ایک عضو سے خاص ہین کہ اُنکا بیان بھی بطور کلی نہین ہو سکتا اسلیے مناسب ہو کہ ان دونون کا بیان مباحث جزئی مین کیا جاے **فصل تیسری علامات امزجہ کے بیان مین** جن دلائل سے معرفت احوال مزاجون کی ہوتی ہو اُن کی دس قسمین ہین **پہلی قسم** لمس ہو - اور لمس سے اس طرح شناخت ہوتی ہو کہ تامل کیا جاے کہ لمس مریض کا مساوی لمس صحیح کے بدن معتدل سے ہواے معتدل مین ہو یا نہین - اگر مساوی لمس صحیح کے ہو اعتدال پر دلالت کرے گا - اور اگر لامسہ صحیح المزاج کا اُس بدن کی گرمی - یا سردی - یا نرمی - یا سختی سے جسد طبعی سے زیادہ منفعل ہو اور اُسوقت کوئی سبب خارجی ہوا یا غسل یا اور قسم کے مسخن اور مبرد سے نہو جس سے بدن مین گرمی یا سردی زیادہ ہوتی یا سختی اور نرمی بڑھتی یا گھٹتی ہو اُس وقت اُس بدن کے غیر معتدل مزاج ہونے پر حکم کرنا چاہیئے - کبھی اطراف بدن کی نرمی اور خشکی سے بھی حال بدن کا پہچانا جاتا ہو اگر اطراف کی نرمی اور خشکی کسی سبب غریب کی جہت سے نہو بایں ہمہ نرمی اور سختی کے جہت سے حکم کرنا صحت دلائل اعتدال کے تقدم پر موقوف ہو یعنی پہلے حرارت اور برودت کے اعتدال کے دلائل موجود ہولین تب نرمی اور سختی کی طرف لحاظ کرنا چاہیئے اس لیے کہ اگر یہ دلائل ہون ممکن ہو کہ حرارت حادثہ لمس سخت اور درشت کو نرم کردے چہ جاکہ لمس معتدل کہ اُسکی تحلیل بہ نسبت لمس خشن کے زیادہ کرے گی اور نرمی پیدا ہوگی پس توہم اس بات کا ہوگا کہ یہ لمس بالطبع نرم اور تر ہو - اور یہ بھی ممکن ہو کہ حرارت موجودہ لمس بارد اور لین کو سخت کردے چہ جاکہ لمس معتدل کہ اُس مین انجماد پیدا کرکے تکثیف ظاہر کرے گی پس گمان کیا جائے گا کہ لمس بالطبع خشک ہو جیسے برف اور لمس لیکن برف کا منعقد ہونا بستہ ہوکر ہونا ہو اور لمس کا انعقاد بطور قوام غلیظ کے ہوتا ہو - اکثر قابل اس انفعال کے اُس مزاج کا بدن ہو جو نرم بالطبع ہو اگرچہ نحیف و لاغر ہو اسلیے کہ خامی اس مین زیادہ ہوتی ہو **دوسری قسم** وہ دلائل ہین جو لحم اور شحم سے ماخوذ ہین اس لیے کہ گوشت سرخ اگر زیادہ ہو دلالت حرارت اور رطوبت پر کرے گا اور اس بدن مین سختی ہوگی - اور اگر گوشت تھوڑا ہو اور چربی زیادہ نہو دلالت حرارت اور یبس پر کرے گی - سمین اور شحم بافراط ہمیشہ دلالت برودت پر کرتے ہین - اور بدن ڈھیلا ہو جاتا ہو اگر ہمراہ اسکے رگین تنگ ہون اور خون کم ہو اور صاحب جسم بر وقت بھوک کے بہت ضعیف اور نزار ہو جاے اس لیے کہ خون اصلی

جس سے تغذیہ اعضا کا ہوتا ہی بروقت بھوک کے نہین پاتا اس بات کو دلالت اسی پر ہی کہ یہ مزاج اُسکا طبعی ہی - اور اگر یہ پچھلی علامتین
ہمراہ سمین اور شحم اور ترہل بدن کے نہون جاننا چاہیے کہ مزاج اُسکا غیر طبعی ہی بلکہ عرضی اکتسابی ہی - سمین اور شحم مین کی حرارت پر دلالت
کرتی ہی اسلیے کہ اُن دونون کا مادہ خون کی دسومت سے ہی اور علت فاعلی ان دونون کی برودت ہی اسی واسطے جگر پران کے کمی ہوتی ہی
اور انتڑیون پر زیادتی - اور قلب پر سمین اور شحم کی زیادتی بہ نسبت جگر کے بجہت مادہ کے ہی نہ بوجہ فراخ اور صورت کے اسلیے کہ توجہ طبیعت کا
اسی مادہ سے متعلق ہی سمین اور شحم کا بدن پر منجمد ہونا کم و بیش بحسب قلت و کثرت حرارت کے ہوتا ہی - جو بدن لحیم ہو اور اس مین کثرت
سمین اور شحم کی نہو اُسکا مزاج گرم و تر ہوتا ہی - اور اگر گوشت سُرخ زیادہ ہو اور سمین اور شحم کم ہو افراط رطوبت پر دلیل ہی اور اگر یہ دونون
زیادہ ہون افراط برودت اور رطوبت پر دلیل ہی اور اس بات پر کہ بدن بارد رطب ہی - زیادہ تر ضعیف بارد یابس بدن ہوتا ہی -
اُسکے بعد حار یابس بعد اُسکے یابس جو حرارت اور برودت مین معتدل ہو اُسکے بعد بدن حار جو رطوبت اور یبوست مین معتدل ہو

قسم تیسری جو دلائل بالون کی جہت سے لیے جاتے ہین اور اُس مین لحاظ تین امور کا ہوتا ہی - جلدی نکلنا یا دیر مین - کثرت بالون کی یا قلت
باریک ہونا یا گندہ ہونا - سیدھا ہونا یا پیچدار ہونا - رنگ بالون کا اس استدلال مین ایک قاعدہ مستحکم ہی جلدی بالون کا نکلنا یا دیر
مین نکلنا اس سے استدلال اس طرح پر ہوتا ہی کہ جسکے بال دیر مین نکلین یا نہ نکلین اور اُسکے بدن مین ایسے علامات نہون کہ اس مین
خون کم ہی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکا مزاج نہایت مرطوب ہی - اور اگر جلد نکل آئین تو بدن اُسکا اتنا مرطوب نہوگا بلکہ مائل بہ یبوست ہوگا مگر
اُسکے مزاج کی حرارت اور برودت پر استدلال اور دلائل سے کرنا چاہیے جسکا ذکر ہو چکا ہاں اگر بدن مین حرارت اور یبوست مجتمع ہو جب
جلد بال نکلین گے اور ان مین کثرت اور گندگی ہوگی اُسکی دلیل یہ ہی کہ بالون کی کثرت زیادتی حرارت پر دلالت کرتی ہی اور گندہ ہونا کثرت
کے ساتھ اُسکو دلالت دخان کی زیادتی پر ہی جیسے جوانون مین سوائے لڑکون کے اسلیے کہ لڑکون کا مادہ بخاری ہی دخانی نہین ہی اور ان دونون
باتون کی ضد یعنی برودت اور رطوبت سے دیر مین بال اُگتے ہین اور دقیق اور کم ہوتے ہین - اور استدلال شکل سے بالون
کی اس طرح پر ہی کہ جعودت یعنی پیچدار ہونا حرارت اور یبس پر دلالت کرتا ہی - اور کبھی اسکو دلالت ہوتی ہی کہ سوراخ اور مسام پیچدار ہین
اور یہ بات مزاج کے تغیر سے نہین بدلتی ہی - اور حرارت اور یبوست تغیر مزاج سے بدل جاتی ہی اور سیدھا ہونا بالون کا پیچدار
ہونے کے ضد پر دلالت کرتا ہی - رنگ کے ذریعہ سے اس طرح استدلال کیا جاتا ہی کہ سیاہی بالون کی حرارت پر دلالت کرتی ہی -
اور میگون ہونا بالون کا برودت پر دلالت کرتا ہی اور اشقر ہونا اور سُرخ ہونا اعتدال پر دلالت کرتا ہی - اور سفید ہونا یا برودت
اور رطوبت پر دلالت کرتا ہی جیسے پیری مین یا نہایت خشکی پر جیسے گھانس کو بروقت خشکی کے جب اُس کی سیاہی جاتی رہے
ایک سفیدی عارض ہوتی ہی اور وہ رنگ سبز مائل بسفیدی ہوتا ہی - اور یہ بات آدمیون کو بعد اُن امراض کے عارض ہوتی ہی
جنسے خشکی پیدا ہوتی ہی سبب پیری کا نزدیک **ارسطاطالیس** کے استحالہ ہی طرف لون بلغم کے اور نزدیک **جالینوس** کے
پھپھوندلگنا جو غذا کو لازم ہی بروقت بال نہجانے کے اگر غذا سرد ہو اور بطی الحرکت ہو جب تک کہ مسام مین نفوذ کرتی ہی -
اور اگر **ارسطاطالیس** اور **جالینوس** کے اقوال مین تامل کیا جائے تو قریب قریب معلوم ہونگے اس لئے کہ سبب
بلغم کی سفیدی کا اور علت سفید ہو جانے جسم شکرج یعنی پھپھوندگی ہوئی کی ایک ہی چیز ہی - اور تحقیق اس کی طبعیات مین
ہی - اور بعد اسکے جاننا چاہیے کہ ابدان اور موادون کو بالون مین تاثیر ایسی ہی کہ اس کی رعایت کرنی مناسب ہے

جبشی سے اُمید نہین کہ اُسکے بال اشقر ہون تاکہ اُسکے اعتدال مزاج پر استدلال کیا جائے وہ مزاج معتدل جو اُسکے صنف کیواسطے ہے۔ اور صقلابی سے سیاہ بالون کی اُمید نہین ہے تاکہ اسکے مزاج کی گرمی پر استدلال کیا جاے یعنی وہ مزاج جو اُسکے صنف خاص کیواسطے ہے سن کو بھی بالون مین تاثیر ہے پس جوانون کا حال مثل سکان اقلیم جنوبی کے ہے اور لڑکون کا مثل شمالی کے اور کہول متوسط ہین۔ کثرت بالون کی لڑکون مین دلالت کرتی ہے کہ مزاج اُنکا سوداوی ہونا ضرور ہے جب بڑا ہوا اور بڈھا ہو کثرت بالون کی اس بات پر دلیل ہے کہ بالفعل سوداوی مزاج ہے **چوتھی قسم**۔ وہ دلائل ہین جو رنگ بدن سے متعلق ہین۔ سپیدی رنگ کی دلالت کرتی ہے کہ خون بدن مین نہین ہے یا کم ہے اور برودت مزاج پر دلیل ہے اسلیے کہ اگر اسکے ساتھ حرارت اور خلط صفراوی ہوتی ہے آئینہ رنگ زرد ہو جاتا۔ سُرخ رنگ بدن کا کثرت خون اور حرارت پر دلیل ہے۔ اور زردی اور اشقر کثرت حرارت پر دلالت کرتے ہین مگر زردی کو صفراوی پر زیادہ دلالت ہے۔ اور اشقر کو خون پر اور خون کو صفراوی پر۔ اور کبھی زردی خون کے نہونے پر دلیل ہوتی ہے اگرچہ صفراوی بھی نہو جیسے بعد نقاہت مرض کے رنگ زرد ہو جاتا ہے تیرگی رنگ کی شدت برودت پر دلالت کرتی ہے پس اسکے سبب سے خون بدن کا کم ہو کر منجمد ہو جاتا ہے اور طرف خلط سودا کے مستحیل ہو جاتا ہے اور رنگ جلد کو سیاہی کیطرف بدل دیتا ہے۔ گندم گون ہونا حرارت پر دلیل ہے۔ اور بینجنی ہونا یبوست اور برودت پر دلیل ہے اسلیے کہ یہ رنگ سوداے خالص کے تابع ہوتا ہے۔ جصی یعنی چونے کا رنگ مرکب برودت اور بلغمیت پر دلالت کرتا ہے رصاصی یعنی سیسے کا رنگ برودت اور رطوبت پر مع کسی قدر سوداویت کے دلالت کرتا ہے اسلیے کہ اس رنگ مین سفیدی تھوڑی سبزی کے ساتھ ہوتی ہے پس سفیدی تابع بلغم کے رنگ یا مزاج مرطوب کے ہوگی۔ اور سبزی تابع خون جامد کے جو مائل بسواد ہو جس مین بلغم کی شرکت ہے کہ اُنے اُسکو سبز کر دیا۔ عاجی یعنی ہاتھی کے دانت کا سا رنگ بدن کا برودت بلغم پر جس مین تھوڑا صفرا ملا ہو دلالت کرتا ہے اکثر تغیر رنگ کا بسبب جگر کے طرف زردی اور سفیدی کے ہوتا ہے اور بسبب طحال کے طرف زردی اور سیاہی کے۔ اور امراض بواسیری مین طرف زردی اور سبزی کے مگر یہ حکم دائمی نہین ہے بلکہ اس مین کبھی اختلاف بھی واقع ہوتا ہے زبان کے رنگ سے استدلال بدن کے سائر رگون کے حال پر قوی ہے۔ آنکھ کے رنگ سے استدلال مزاج دماغ پر قوی ہے کبھی ایک ہی مرض مین دو عضو کے مختلف دو رنگ ہو جاتے ہین جیسے سپیدی زبان کی بحالت بیماری یرقان کے جو بجہت شدت سوزش حرارت کے عارض ہو تمام بدن مین اور جلد چہرہ کی سیاہ ہو جاتی ہے **پانچوین قسم** وہ دلائل جو بنظر ہیئت اعضا کے معتبر ہوتے ہین۔ گرم مزاج کا سینہ چوڑا ہوتا ہے۔ اور بزرگی اطراف اور اُنکا استادہ ہونا بے تنگی اور کوتاہی کے اور رگون کا کشادہ اور ظاہر ہونا نبض کا عظیم اور قوی ہونا عضل کا عظیم ہونا اسکا مفاصل سے قریب ہونا یہ علامات گرم مزاج کے ہین اسلیے تمام افعال تشویہ اور ہیأت گری حرارت اور برودت سے تمام ہوتے ہین۔ اور تابع حرارت کے اضداد ان اُمور کے ہوتے ہین اسلیے کہ قواے طبعی بجہت حرارت کے تتمیم افعال پیدایش اور اتمام خلقت سے قاصر رہتے ہین خشک مزاج کے تابع سوختگی اور مفاصل کا ظاہر ہونا اور غضروف کا حنجرہ اور بینی مین نمودار ہونا اور ناک کا سیدھا اور پتلا ہونا **چھٹی قسم** وہ دلائل جنکا اعتبار بوجہ انفعال دلائل اعضا کے ہوتا ہے اگر کوئی عضو بہت جلد گرم ہو جائے بے اسکے کہ اسکو زیادہ استعمال یا مزاولت یعنی یکجائی حرارت کی حاجت ہو وہ حار المزاج ہے یعنی جو بدن تھوڑی سی گرم شے کے استعمال سے زیادہ حرارت حاصل کرے اُسکا مزاج حار ہے اسلیے کہ استحالہ جنس مناسب مین آسان ہوتا ہے بہ نسبت استحالہ کے طرف کیفیت مخالف کے۔ اور اگر بہت جلد سرد ہو جائے امر بالعکس ہوگا۔ دلیل بعینہ وہ ہے جو مذکور ہوئی۔

اگر کوئی معترض کہے کہ دونون مقام پر امر بالعکس ہونا چاہیے اسلیے کہ ہم یقیناً جانتے ہین کہ ہر شے مین اثر اُسکی ضد کا زیادہ ہوتا ہے اور یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ اس مین کسیطرح کا شبہ نہین ہے اور تمھارا کلام (کہ جنس مناسب کی طرف استحالہ بآسانی ہوتا ہے) اس بات کو لازم کرتا ہے کہ انفعال شبیہ سے اولیٰ

اور بخوبی ہو اور ضد سے کم ہو۔ اُسکا جواب ہم یہ دین گے کہ جو شبیہ منفصل نہین ہوتی ہے اپنی شبیہ سے وہ ایسی ہوتی ہے کہ اُسکی کیفیت اور اُسکی
شبیہ کی کیفیت نوع مین واحد ہوتی ہے و نیز طبیعت مین۔ اور اسخن شبیہ اصلاً نہین ہے بلکہ دو گرم چیزین بھی کہ ایک ان مین کا
بہ نسبت دوسرے کے زیادہ گرم ہو مختلف ہوتی ہین اور ان مین ایک دوسرے کا شبیہ نہین ہوتا پس جو چیز بہت گرم نہین ہے بقیاس
بہت گرم چیز کے سرد ہے۔ اور اسی جہت سے کہ ان دونون مین تضاد مشہوری پایا گیا بہ سبب اختلاف مقدار حرارت کے ایک دوسرے
سے منفعل ہوتی ہین پس جس مین گرمی کم ہے اُسکو انفعال اسی جہت سے ہوتا ہے کہ وہ بہ نسبت بہت گرم بارد ہے نہ اس نظر سے کہ دونون
حار ہین۔ اسی طرح جو نہایت سرد ہے اس سے بھی اسخن منفعل ہوتا ہے اور جس مین کم برودت ہے اُسے بھی انفعال بوجہ تضاد کے ہوتا ہے
لیکن ایک ان دونون کا جو بہت گرم ہے غیر اسخن یعنی کم گرم کی کیفیت کو بڑھا دیتا ہے یعنی جو ان مین سے قوی تر ہے اسکی کیفیت معین
ہوتی ہے اور دوسرے کی کیفیت کا جس مین نقصان ہوتا ہے پس استحالہ اُسکا طرف اس چیز کے جسکی کیفیت بڑھی ہوئی ہے اور اسکی کیفیت
اسکے معین ہوتی ہے آسان تر ہے **مترجم کہتا ہے** فرض کرو کہ ایک پانی نہایت گرم ہے اُس کو ایک شیرگرم پانی سے ملا مین تو ضرور دونون
کی شیرگرمی اور گرمی مین تغیر ہو جائیگا لیکن محسوس اسی پانی کی کیفیت کا ہوگا جو شیرگرم تھا۔ دونون پانی مین دو کیفیتین متضاد تھین یعنی
حرارت اور شیرگرم ہونا اور یہ ظاہر تھین اسی طرح شیرگرم پانی مین کسی قدر حرارت ضعیف محسوس بھی تھی اور گرم پانی مین کسی قدر
برودت مخفی تھی خفیف حرارت شیرگرم پانی کو قوی حرارت گرم پانی کی بڑھائے گی اور خفیف برودت شیرگرم پانی کی شدید حرارت گرم پانی
سے ملکر اکتساب حرارت کا کرے گی مگر یہ استحالہ بطرف ضد حقیقی کے نہین ہے بلکہ استحالہ شیرگرم پانی کا طرف گرمی کے یعنی استحالہ
ایک شے کا طرف ضد مشہوری کے سہل بھی ہے اور آسان بھی **متن** علاوہ یہ ہے کہ اس پر ایک اور چیز ہے جو مختص بعض مشارکات کیفیت
مین ہے اور ان مین ناقص بھی ہے مثلاً گرم مزاج براہ طبیعت کے جو بسرعت قبول تاثیر حار ودی کرتا ہے اس جہت سے کہ حار مزاج تاثیر اپنے ضد کی
(کہ وہ برد مانع ہے واسطے زیادتی تسخین حرارت موثرہ خارجیہ کے) باطل کرتا ہے جب یہ دونون یعنی حار مزاج اور حرارت خارجی ملکر اور برودت مانعہ کو
باطل کرکے ایک دوسرے کے معین تسخین پر ہوتے ہین اُسکے بعد دونون کیفیتون مین اشتداد تام پیدا ہوتا ہے لیکن جسوقت حار خارجی قصد
کرے کہ اعتدال باطل ہو جائے حار غریزی جو اندر بدن کے ہے اُسکے اس ارادے کی مقاومت کرتا ہے اور اس فعل کو خوب روکتا ہے
حتےٰ کہ گرم زہر کی مقاومت اور اُسکے دفع مضرت اور اُسکے جوہر کا فساد کرنا سوائے حرارت غریزی کے اور کسی سے نہین ہوتا پس
حرارت غریزی طبیعت کیواسطے ایسا آلہ ہے کہ فوراً اس حرارت کو جو خارج سے وارد ہو دفع کرتی ہے اس طرح پر کہ روح کو اُسکے دفع پر حرکت
دیتی ہے اور حار خارجی کے بخار کو ہٹا کر اُسکی تحلیل کرتی ہے اور مادہ حار کو دُور کر دیتی ہے۔ اسی طرح شے بارد جو خارج سے وارد ہو حرارت غریزی
بجہت ضد کے اُسکے ضرر کو دفع کرتی ہے۔ اور یہ خاصیت برودت غریزی کی نہین ہے اسلیئے کہ برودت فقط حار خارجی کی حرارت کو بوجہ ضد
کے منع کرتی ہے اور برودت خارجی کی برودت کو منع نہین کرتی۔ حرارت غریزی ایسی عمدہ چیز ہے کہ رطوبات غریزی کی حفاظت کرتی
ہے اس بات سے کہ حرارت غریبہ اُس پر غالب ہو اسی وجہ سے جسوقت حرارت غریزی قوی ہوتی ہے طبیعت اُسکے ذریعہ سے رطوبات
مین تصرف نضج اور ہضم کرنے پر قادر ہوتی ہے اور اُنکے صحیح رکھنے پر محافظ ہوتی ہے پس رطوبات کو بطور اپنے تصرف کے طبیعت متحرک
کرتی ہے اور حرارت غریبہ کے تصرف سے باز رکھتی ہے اسی جہت سے رطوبات مین عفونت نہین آتی ہے۔ اور جسوقت حرارت غریزی
ضعیف ہوتی ہے رطوبات کے تصرف سے طبیعت الگ ہو جاتی ہے اس لیے کہ جو آلہ فعل طبیعت کا یعنی حرارت غریزی تھا

اور جسکے توسط سے درمیان طبیعت اور رطوبات کے فعل تمام ہوتا تھا وہ ضعیف ہوگیا ہو پس طبیعت اپنے فعل سے ٹھہر جاتی ہو اور سامنا
رطوبات سے حرارت غریبہ کا ایسے وقت ہوتا ہو کہ حرارت غریزی کا تصرف رطوبات مین نہین ہوتا اس جہت سے حرارت غریبہ ان رطوبات
کے تصرف پر قادر ہوجاتی ہو اور اُن رطوبات پر غالب آکر حرکت غریب اُن کی تحریک کرتی ہو پس عفونت پیدا ہوجاتی ہو پس معلوم ہوا کہ
حرارت غریزی آلۂ جمیع قوتون کا ہو۔ اور برودت سب قوی کے منافی ہو اسکا نفع اصلی مطلق نہین ہو بالعرض کسی قدر نافع ہو جس طرح فصل
تیسری تعلیم دوسری مین بیان ہوا۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہو حرارت غریزی اور برودت غریزی کوئی نہین کہتا اور نہین نسبت دیجاتی ہین
طرف برودت کے چگونگی حالات بدن کی جیسے نسبت دیجاتی ہو طرف حرارت کے **ساتوین قسم** حالت خواب بیداری کی ان دونونکا اعتدال
اعتدال مزاج پر دلالت کرتا ہو خصوصاً دماغ کے اعتدال پر زیادتی نوم کی رطوبت اور برودت سے ہوتی ہو اور زیادتی بیداری کی حرارت اور
یبوست سے ہوتی ہو خصوصاً دماغ کی حرارت اور یبوست سے **آٹھوین قسم** وہ دلائل ہین جو بلحاظ افعال کے معتبر ہوتے ہین اگر افعال کا
استمرار مجری طبعی پر ہو اور ہر ایک فعل تمام اور کامل ہوا کرے اعتدال مزاج پر دلیل ہوگا۔ اور اگر تغیر افعال کا بطرف حرکات مفرط کے
ہو حرارت مزاج پر دلیل ہو اسی طرح افعال مین سرعت بھی حرارت پر دلالت کرتی ہو جیسے نشو و نما مین سرعت یا بالون کا جلدی نکلنا اور دانتون کا
جلدی برآمد ہونا۔ اور اگر افعال مین بلادت اور ضعف ہو کسل اور ماندگی اور سستی رہا کرے برودت مزاج پر دلیل ہوگی اگرچہ کبھی افعال کا ضعف اور
بلادت اور سستی بجہت حرارت مزاج کے بھی عارض ہوتی ہو تاہم تغیر مجری طبعی سے خالی نہین ہو بشرطیکہ ضعف ہو کبھی بسبب زیادتی حرارت کے بھی اکثر
افعال طبعی فوت ہوجاتے ہین اور ان مین نقصان پیدا ہوتا ہو جیسے نوم کہ اکثر بسبب حرارت مزاج کے باطل بالکل ہوجاتی ہو اسی طرح بعض احوال طبعی بجہت
برودت کے کبھی زیادہ ہوجاتے ہین جیسے نوم مگر یہ افعال احوال طبعی مین علی الاطلاق داخل نہین ہین بلکہ انکو شمار افعال طبعی مین کسی شرط اور
سبب کی وجہ سے ہوتا ہو۔ نوم کی طرف حاجت حیات اور صحت کو علی الاطلاق نہین ہو بلکہ اس سبب سے ہو کہ روح شغل افعال سے خالی ہوکر
آرام پائے تاکہ جو تعب اسکو حالت بیداری مین بوجہ فعل و انفعال کے عارض ہوا ہو نوم مین بوجہ سکون کے زائل ہوجائے یا اس وجہ سے
کہ روح کو احتیاج ہضم کرنے مین غذا کی توجہ زائد کی ہو۔ اور حالت بیداری مین دونون فعل یعنی ہضم غذا و دیگر افعال کے پورا کرنے مین عاجز ہو۔
پس حالت نوم مین چونکہ وہ افعال سے معطل ہوجاتی ہو توجہ ہضم غذا پر بخوبی کرتی ہو۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ نوم کا محتاج الیہ ہونا بجہت
کسی قدر عجز کے ہو۔ اور عاجز ہونا روح کا بایندہ کا ایک امر غیر طبعی ہو اور خارج حد طبیعت سے ہو اگرچہ یہ خروج طبعی ہو بایں لحاظ کہ اس کی
ضرورت ہو اسلیے کہ طبعی کا اطلاق ضروری پر باشتراک لفظی ہوتا ہو اس قسم کی دلالت بالتخصیص مزاج معتدل پر ہو بایں طور کہ افعال
معتدل ہون اور تمام ہوجائین۔ اور حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست پر انکی دلالت تخمینی ہو۔ منجملہ قوی دلائل کے حرارت
مزاج پر آواز کا قوی اور بلند ہوجانا اور کلام مین جلدی اور سلسلہ کلام کا منقطع نہونا غصہ کا جلد آنا حرکات مین جلدی خصوصاً آنکھ کی
حرکت اگرچہ ان امور کا ظہور کبھی سبب عام سے نہین ہوتا بلکہ ایسے سبب سے ہوتا ہو جو کسی عضوے خاص ہو **نوین قسم** دفع فضول بدنی اور
کیفیت اُس چیز کی جو دفع ہوتی ہو پس دفع اگر مستمر ہو تو جو چیز براہ بول و براز اور عرق وغیرہ خارج ہوئی ہو تیز ہو اور اُس کی بو اور رنگت تیز
اور قوی ہو اگر وہ رنگین ہوتا ہو اور بریان اور پختہ ہو اگر اُسکی شان سے بریان اور پختہ ہونا ہو تو وہ مزاج گرم ہو۔ اور جو فضول اسکے مخالف
ہین برودت مزاج پر دلیل ہین **دسوین قسم** بلحاظ افعال اور انفعالات قواے نفسانی کی معتبر ہوتی ہو۔ مثلاً ہر ایک کام مین کوشش
زیادہ کرنی۔ اور تھوڑی سی بات ناگوار خاطر ہونی۔ کیاست اور فہم کا تیز ہونا۔ مہالک مین دست اندازی۔ اور بڑے کامون کی طرف

توجہ نکرنا اور بے شرمی اور حسن ظن اور امید قوی ہر چیز میں رکھنی اور قساوت قلبی اور نشاط اخلاق مردانہ اور کسل میں کمی اور قلت انفعال ہر چیز سے دلالت حرارت پر کرتی ہیں۔ اور ان باتون کی اضداد برودت پر دلیل ہیں۔ ثابت رہنا غضب کا اور برقرار رہنا رضا کا اور جو چیز خیال میں آئے اسکا ثبات اور جو حافظہ میں ہو اور سوائے اسکے اور چیزون کا ثابت اور برقرار رہنا خشکی مزاج پر دلالت کرتا ہے۔ زوال انفعالات کا بسرعت رطوبت پر دلیل ہے۔ ازین قبیل احلام اور منامات یعنی بدخوابی اور اچھا خواب دیکھنا کہ جس شخص کے مزاج میں حرارت غالب ہو اکثر اسکو ایسے ہی خواب ہوتے ہیں کہ مثلاً آگ کے سامنے ہے اور دھوپ میں جلتا ہے۔ اور جسکے مزاج پر برودت غالب ہو وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ برف میں ٹھہرا ہوا ہے یا سرد پانی میں ڈوبتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک خلط کا آدمی مناسب اپنی خلط کی چیزون کو خواب میں دیکھتا ہے۔ یہ سب دلائل جنکا ہم نے ذکر کیا خواہ اکثر دلائل کے علامات مزاج کے بنظر اصل خلقت کے ہیں لیکن مزاج غریب عارضی اگر حار ہو اسپر اشتعال حرارت کا بدن میں موذی ہونا اور حمیات سے اذیت پانا اور وقت حرکت کے قوت کا ساقط ہونا بجہت ثوران حرارت کے اور پیاس میں افراط ہونی اور فم معدہ میں التہاب اور منھ میں تلخی اور نبض میں ضعف اور سرعت شدید اور تواتر اور گرم چیزون کے استعمال سے ایذا پہونچنی اور مبردات کے استعمال سے تسکین اور گرمی کی فصل میں زبون حالی اسپر دلالت کرے گی۔ اور دلائل مزاج بارد غیر طبعی کے قلت ہضم اور قلت عطش اور استرخا مفاصل اور کثرت حمیات بلغمی کی اور نزلہ سے ایذا پانی سرد چیزون کے استعمال سے گزند پہونچنا گرم چیزون کے استعمال سے تسکین ہونی جاڑون کی فصل میں زبون حالی۔ اور دلائل مزاج رطب غیر طبعی کے مناسب دلائل برودت کے ہیں مگر انکے ساتھ بدن کا ڈھیلا ہونا لعاب کا بہنا مخاط یعنی رینٹ کا نکلنا روانی طبیعت کی بدہضمی تر چیزون کے استعمال سے ایذا پہونچنی کثرت نوم کی ہونی پپوٹون کا پھولنا اور دلائل مزاج خشکی غیر طبعی کی تقشف یعنی سوختگی۔ بیداری۔ لاغری جو عارضی ہو خشک چیز کے استعمال سے ایذا پانی۔ خریف میں زبون حالی مرطب کے استعمال سے تسکین۔ گرم پانی۔ اور خون لطیف کو فی الحال جذب کر لینا اور انکو بہت زیادہ قبول کرنا

فصل چوتھی خلاصہ علامات معتدل کے بیان میں جتنے اچھے علامات اوپر گذر گئے ہیں اُن سب کو یکجا کر کے علامات مزاج معتدل اسطرح پر حاصل ہوتے ہیں نفس حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست اور سختی اور نرمی میں معتدل ہونا رنگ سپیدی اور سرخی میں معتدل ہونا سختی کا اعتدال فربہی اور لاغری میں اور مائل بطرف فربہی کے رگین نہ بہت بیٹھی ہوئی ہون اور نہ بہت ابھری ہوئی گوشت پر اور گوشت سے جدا ہون شبال کثرت اور قلت میں بلکہ خونے بالون میں اور گرہ دار اور سیدھے ہونے میں معتدل ہون۔ لڑکپن میں رنگ بالون کا اشقر اور مائل سیاہی سن شباب میں خواب اور بیداری میں اعتدال ہونا درست ہونا اعضا کا حرکات اور چلنے میں قوت تخیل اور تفکر اور تذکر کی اخلاط کی افراط اور تفریط میں متوسط ہونا مثلاً تہور اور جبن میں توسط یا غضب اور خوف میں توسط سنگدلی اور نرم دلی میں توسط اضطراب افعال اور وقار میں توسط تکبر یعنی غرور اور فروتنی میں توسط کل افعال صحت تمام ہون اور جودت اور سرعت نمو میں ٹھہرنا اسن وقوف کا زمانہ دراز تک ہو خواب لذیذ دیکھے کہ جس میں خوشبو اور خوش آوازیان اور مجمع سرود اور خوشدلی سے استیناس ہو محبوب ہونا اسکا ہر ایک کے نزدیک کشادہ رو اور ہشاش بشاش رہنا خواہش طعام اور شرب کی معدے میں ہضم جید اور جگر اور عروق میں اور اوضاع تشریحی میں تمام بدن کے معتدل حال نکال ڈالنے میں فضول کے مجاری معتاد سے

فصل پانچوین بیان علامات اس شخص کا جو اعتدال سے خارج ہو

یہ وہی شخص ہو جسکے اعضا کا مزاج تشابہ نہو بلکہ اُسکے اعضاے رئیسہ مین تغیر بوجہ خروج کے اعتدال سے ہوا ہو کہ ایک عضو اُس کا طرف ایک قسم مزاج کے اعتدال سے خارج ہوا ور دوسرا طرف ضد اُس مزاج کے ہو پھر اگر بناے اعضا غیر متناسب ہو اُسکا مزاج بہت ردی ہوگا یہانتک کہ اُسکے فہم وعقل مین بھی خرابی ہوگی جیسے کوئی شخص کہ پیٹ اُسکا بڑا ہوا ور اُنگلیان چھوٹی چہرہ گول سر انداز مناسب سے بڑا یا چھوٹا پیشانی اور مُنھ اور گردن اور دونون پانؤن پر گوشت ہون گویا اُسکا چہرہ نصف دائرہ ہو اگر دونون فک اُسکے کروی الشکل ہون اُسکے مزاج مین اختلاف زیادہ ہوگا۔ اسی طرح اگر سر اور پیشانی گول ہو مگر مُنھ اُسکا بہت لانبا اور گردن بہت موٹی دونون آنکھون مین بلادت حرکت ہو وہ شخص نیکی سے بہت دُور ہو

فصل چھٹی علامات امتلا کے بیان مین امتلا کی دو قسمین ہین ایک امتلاے ظروف خلاط ہوتی ہو۔ دوسری بحسب قوت۔ امتلا بحسب ظروف یہ ہو کہ اختلاط اور ارواح اگرچہ کیفیت مین درست ہون مگر مقدار مین زیادہ ہون تااینکہ تمام مقامات انسے بھر جائین اور اُن مین تمدد پیدا ہو ایسا شخص بروقت حرکت کے خطرہ مین ہوتا ہو اس لیے کہ اکثر بوجہ امتلا کے رگین پھٹجاتی ہین اُن مین سیلان یہانتک ہوتا ہو کہ دم گھٹنے لگتا ہو اور خناق اور صرع اور سکتہ پیدا ہوتا ہو۔ علاج ایسے شخص کا بہت جلد فصد کرا دینا۔ قوت کا امتلا اسطرح معلوم ہوتا ہو کہ اخلاط سے اُسکو اذیت بوجہ مقدار اخلاط کے نہ پہونچے بلکہ بجہت ردی ہونے کیفیت اخلاط کے کہ اسی وجہ سے اخلاط قوت کو مغلوب کرتے ہین اور ہضم اور نضج مین مطیع نہین ہوتے ہین ایسے امتلا کا آدمی امراض عفونت مین گرفتار ہوتا ہو۔ علامات جملہ امتلاے اوعیہ کے یہ ہین۔ اعضا مین گرانی پیدا ہو چلنے پھرنے مین کسل اور ماندگی۔ رنگ سُرخ ہوجاے۔ جلد پھول جاے اور تمدد پیدا ہو۔ نبض مین امتلا۔ قارورہ مین غلاظت۔ اشتہا مین کمی۔ بصارت مین کوتاہی اور ایسے خواب نظر آئین جو گرانی پر دلالت کرین مثلاً دیکھے کہ اس مین حرکت کی طاقت نہین ہو یا اُٹھنے کی۔ یا بار گران اُٹھالیا ہو۔ کلام کرنے پر بوجہ بوجھ کے قادر نہو جیسے خواب مین اُڑتے ہوئے آپ کو دیکھنا۔ اور بسرعت حرکت کرتے ہوے۔ اخلاط رقیق اور اُنکے مقدار معتدل پر دلالت کرتا ہو علامات امتلا کے بحسب قوت یہ ہین۔ کسل۔ اور ثقل اور قلت شہوت شل اول کے اس مین بھی ہوتی ہو۔ اور اگر امتلا بحسب قوت کے تنہا ہو سرگون مین زیادہ انتفاخ۔ اور جلد مین زیادہ تمدد نہوگا۔ اور نبض مین امتلا اور عظم۔ اور بول مین زیادہ غلاظت اور رنگ مین زیادہ سُرخی نہین ہوتی۔ اور بدن ٹوٹنا اور ماندگی ہوتی ہو۔ اور تہیج بعد حرکت اور تصرفات بدنی کے ہوتا ہو۔ خواب اُسکے۔ خارش۔ اور لذع۔ اور احتراق۔ اور بوے بد کے زیادہ ہوتے ہین۔ اور جو اخلاط غالب ہون اُن پر خاص دلائل ہر ایک خلط کے جنکا آیندہ ذکر ہوگا۔ دلالت کرتے ہین۔ اکثر اوقات امتلا بحسب قوت قبل استحکام اپنے دلائل کے مرض پیدا کرتا ہو

فصل ساتوین علامات غلبہ ہر ایک خلط کے بیان مین خون اگر بدن مین غالب ہو اُسکے علامات امتلا اوعیہ کے علامات کے قریب ہین۔ اسی وجہ سے غلبہ خون سے ثقل بدن مین اور دونون آنکھون کی جڑ مین خصوصًا سر اور دونون کنپٹیون مین پیدا ہوتا ہو۔ انگڑائی۔ جمائی۔ تملی پینکی جو ہر وقت لازم رہے۔ اور کدورت حواس۔ اور بلادت فکر۔ اور ماندگی بدون تعب سابق کے۔ اور شیرینی مُنھ کی وقت بیوقت ہو سُرخی زبان کی۔ اور بدن پر دبیل۔ اور زبان مین چھالے نکل آئین۔ اکثر اُن مقامات سے جو آسانی پھٹجاتے ہین جیسے نتھنا اور مسوڑھا اور مقعد وغیرہ سے خون نکلا کرے۔ کبھی غلبہ خون پر مزاج دموی۔ تدبیر گذشتہ۔ سن۔ بلد حاضر۔ عادت۔ بعید زمانہ سے فصد نہ کھلنا دلالت کرتا ہو۔ خواب جو غلبہ خون پر دلالت کرتے ہین ایسے ہوتے ہین سُرخ چیزون کو دیکھنا۔ یا اپنے بدن سے خون بہتا نظر آئے۔ یا خون مین آپ کو آلودہ دیکھے۔ ازین قبیل اور علامات جو مشابہ اُسکے ہین۔ غلبۂ بلغم کے علامات۔ رنگ مین زیادہ سپیدی ہونا۔ بدن ڈھیلا ملس نرم اور سرد۔ لعاب دہن کی کثرت اور لزوجت

پیاس مین کمی اگرچہ کہ بلغم شور ہو اُس وقت پیاس مین کمی نہو گی خصوصًا سن شیخوخت مین پیاس بہت کم ہو گی ضعف ہضم ۔ نرمی اور رنگ سپیدی بول ۔ کثرت نوم ۔ کسل ۔ استرخاء اعصاب ۔ بلادت ذہن ۔ نرمی نبض مائل بطرف بطوء اور تفاوت کے ۔ اسکے بعد سن ۔ عادت تدبیر گذشتہ ۔ پیشہ بلد بھی علامت بلغم کی ہوتی ہین ۔ خواب مین پانی نہرین برف باران ۔ اولے ۔ رعد وغیرہ نظر آتے ہین ۔ علامات غلبہ صفرا ۔ زردی رنگ بالخصوص آنکھون کی ۔ تلخی دہان ۔ خشونت زبان اور خشک ہونا اُس کا ۔ نتھنون مین خشکی ۔ لذت پانا نسیم سرد سے ۔ شدت عطش نبض مین سرعت ۔ ضعف اشتہائے طعام ۔ متلی ۔ قے صفراوی زرد یا سبز ۔ براز رقیق جس مین لذع ہو ۔ بدن مین قشعریرہ ایسا ہو جیسے سوئیان چبھتی ہین ۔ اُسکے بعد ۔ تدبیر مقدم ۔ عادت مزاج ۔ بلد فصل ۔ سن ۔ پیشہ بھی دلیل ہوتا ہے ۔ خواب مین شعلے اُٹھتے ہوتے نظر آنا ۔ اور جھنڈے زرد نظر آنا اور جن چیزون مین زردی نہو نظر آئین ۔ اور التہاب اور حرارت مثل حمام اور آفتاب وغیرہ نظر آئے ۔ علامات غلبۂ سودا ۔ خشکی بدن ۔ تیرگی اور سیاہی خون اور اُسکا غلیظ ہونا ۔ زیادتی وسواس وفکر ۔ سوزش فم معدہ ۔ اشتہائے کاذب ۔ بول مین تیرگی اور سیاہی اور سُرخی قوام مین غلظت ۔ رنگ بدن کا سیاہ ہونا ۔ اور اُسپر بال بکثرت تمام ہونا ۔ کثر خلط سودا سپید بدن جس مین بال کم ہون پیدا ہوتا ہے ۔ ایضًا علامات سودا کے ۔ بہق اسود کا پیدا ہونا ۔ اور قروح خبیثہ کا ۔ اور نیز امراض طحال کی کثرت اور سن ۔ مزاج ۔ عادت بلد ۔ پیشہ ۔ فصل ۔ تدبیر مقدم بھی اسپر دلیل ہین ۔ خواب ترسناک مثل تاریکی ۔ اور گڑھے گہرے ۔ اور سیاہ چیزین ہولناک دیکھے

فصل آٹھوین علامات دلالت کرنے والے سُدون کے جس وقت احتقان مواد کا اندر جسم کے ہو اور اُسپر دلائل قائم ہون اور تمدد محسوس ہو اور دلائل امتلاء کے تمام بدن مین محسوس نہون اس صورت مین سُدے ضرور ہونگے ۔ سُدون کی وجہ سے ثقل جب محسوس ہوتا ہے کہ وہ سُدے ایسے مجاری مین پڑین جن مین جاری ہونا مواد کا ضرور ہے جیسے جگر مین سلّے کہ جو غذا بطرف جگر کے جاتی ہے اگر کوئی مانع اُسکی راہ مین ہو اور قسم سُدے کے بہت سی غذا مجتمع ہوکر محتبس ہو جائیگی اور ثقل زائد پیدا کریگی کہ اتنا ثقل ورم مین نہین ہوتا ۔ فرق ثقل ورم اور ثقل غذا مین شدت ثقل اور تپ کے نہونے سے کیا جاتا ہے ۔ لیکن سُدے اگر ایسے مجاری مین نہ پڑین ثقل محسوس نہو گا بلکہ احتباس نفوذ خون کا بجہت تمدد کے محسوس ہوگا ۔ اکثر جبکی رگون مین سُدے پڑین اُسکا رنگ زرد ہو جاتا ہے اس لیے خون اُسکے مجاری مین پھیل کر ظاہر بدن تک نہین آتا

فصل نوین علامات دالۂ ریاح پر ریاح پر کبھی استدلال بسبب اس درد کے کیا جاتا ہے جو اعضائے ذی حس مین پیدا ہو اور یہ درد مانع ہوتا ہے اس تفرق اتصال کے جو ریاح سے پیدا ہوتے ہین ۔ اور کبھی استدلال ریاح پر اُن حرکات سے کیا جاتا ہے جو حرکات اعضا مین پیدا ہون ۔ اور آوازون سے بھی استدلال ریاح پر کیا جاتا ہے اور بذریعہ لمس کے بھی استدلال ہوتا ہے درد سے اس طرح پر استدلال ہوتا ہے کہ وجع ممدد ریاح پر دلالت کرتی ہے خصوصًا جو وقت خفت کے ساتھ ہو ۔ اور اگر وجع ایک مقام سے حرکت کرے تو اُسکی دلالت ریاح پر تمام ہو جاتی ہے ۔ یہ حرکت اور درد اُسی وقت ہوتا ہے کہ تفرق اتصال اعضائے ذی حس مین ہو لیکن مثل ہڈی یا گوشت غددی کے اگر ریاح پیدا ہون اُن مین درد ظاہر نہین ہوتا ۔ کبھی ہڈی مین ایسے ریاح پیدا ہوتے ہین کہ اُسکو توڑ ڈالتے ہین اور پاش پاش کر ڈالتے ہین مگر درد نہین ہوتا لیکن بوجہ محسوس ہونے ہڈی کی شکستگی کے اُس عضو کو جو اس ہڈی کے متصل ہے نخس یعنی چبھن سے محسوس ہوتی ہے ۔ استدلال ریاح پر بوجہ حرکت اعضا کے بذریعہ اختلاج ریاحی کے ہوتا ہے کہ ریاح پیدا ہوکر متحرک ہوتے ہین اور اُنکی حرکت بطرف انقلاب اور تحلل کے ہوتی ہے ۔ استدلال بذریعۂ اصوات کے اسطرح ہوتا ہے کہ کبھی آوازین خود ریاح پر دلالت کرتی ہین جیسے قراقر وغیرہ یا جیسے طحال مین آواز محسوس ہوتی ہے اگر وجع ریحی پیدا ہو کہ اُس وقت طحال اندر کو دبا جاتا ہے ۔ یا یہ کہ جس عضو مین ریح پیدا ہو ۔

اُسکے ٹھونکنے اور بجانے سے آواز پیدا ہو جیسے درمیان استسقاے زقی اور طبلی کی آواز سے تمیز کیجاتی ہے - اور استدلال بذریعۂ لمس کے اسطرح پر ہوتا ہے کہ لمس کے ذریعہ سے تمیز درمیان نفخہ اور سلعہ یعنی تبوڑی کے ہوتی ہے اس طرح پر کہ نفخہ مین تمدد ہوتا ہے اور دبانے سے گڑھا پڑتا ہے اور رطوبت سیلان اور لہتی ہوئی نہین ہوتی - یا خلط لزوج اس لیے کہ حس لمس ان دونون مین تمیز کرتی ہے - اور فرق درمیان نفخہ اور ریح کے ذاتی نہین ہے بلکہ بہ صورت حرکت ٹھہرنے اور چلنے مین فرق ہوتا ہے

فصل دسوین علامات دلالت کرنے والے اورام کے

ظاہری اورام پر حس اور مشاہدہ دلالت کرتا ہے - اور باطنی اورام اگر گرم ہون اور تپ لازم دلالت کرتی ہے اور ثقل محض دلالت کرتا ہے اگر عضو متورم مین حس نہو - اور ثقل مع درد ناخس کے دلیل ہوتا ہے اگر عضو متورم ذی حس ہو - یا اگر کوئی آفت اس عضو کے افعال مین پیدا ہو وہ بھی دلالت ورم پر کرتی ہے - یا سمعین دلالت مین ہوتی ہے - اور تاکید اس دلالت کو اس بات سے ہوتی ہے کہ بجانب اس عضو کے کسی قدر انتفاخ محسوس ہو بشرطیکہ اُس انتفاخ سے حس تعلق ہو سکے - ورم بارد کے تابع درد بالضرور نہین ہوتا اور اسکے علامات کلی کی طرف اشارہ کرنا دشوار ہے - اور اگر ہم اسکا بیان آسان تجویز کرین ایسے کلام کی حاجت ہوگی جو ہمکو اور اس کلام کے سمجھنے والے کو عاجز کردے گی - پس مناسب یہی ہے کہ اورام باردہ کا بیان مباحث امراض جزئیہ مین جہان ایک ایک عضو کا جداگانہ ذکر ہوگا کیا جائے - اس مقام پر ہم اسی قدر کہتے ہین کہ جسوقت کوئی گرانی کسی مقام پر پیدا ہو اور درد محسوس نہو اور بالنیمہ دلائل غلبہ بلغم کے پائے جائین تجویز کرنا چاہیے کہ ورم بلغمی ہے پھر اگر اسکے ساتھ غلبہ خلط سودا کا ہو تو وہ سوداوی ہے خصوصاً لمس کرنے مین صلابت پائی جائے کہ صلابت فصل دلائل سے ہے - اگر اورام گرم اعصاب مین ہون وجع شدید اور حمیات قوی ہون گے اور بہت جلد تمدد اور اختلاط عقل مین ڈالدیتی ہے اور حرکات قبض و بسط مین آفت شروع ہو جاتی ہے - جمیع اورام احشا کی باریکی اور لاغری مراق مین پیدا کرتے ہین اور جسوقت مادہ ورم احشا جمع ہونے لگتا ہے اور نوبت خلاج یعنی پھوڑے ہونے کی پہونچتی ہے درد اور تپ مین شدت اور زبان مین خشونت شدید پیدا ہوتی ہے - بیداری بڑھ جاتی ہے - اعراض عظیم اور پرخطر ہو جاتے ہین - ثقل زیادہ ہو جاتا ہے - اکثر صلابت اور گرانی محسوس ہوتی ہے - بیشتر بدن مین لاغری بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے دونون آنکھین اندر کو بند ہوئی بیٹھی جاتی ہین جسوقت ریم پڑتی ہے تیزی تپ اور درد اور ضربان کی ٹھہر جاتی ہے - اور بجاے درد کے ایک چیز مثل کھجلی کے پیدا ہوتی ہے - اور اگر ورم ہمرہ ہو یا صلابت ہو جمرہ مین خفت اور صلابت مین نرمی پیدا ہوتی ہے اور جو اعراض الم دہندہ ہین سب مین سکون ہو جاتا ہے - گرانی انتہا سے زیادہ پیدا ہوتی ہے - پھر جب ورم شگافتہ ہوتا ہے پہلے اُس سے لرزہ بجہت اندفاع ریم کے عارض ہوتا ہے پھر بسبب نزع مادہ کے تپ عارض ہوتی ہے - اور نبض عریض ہو جاتی ہے بجہت استفراغ مادہ کے - اور اختلاف نبض مین پیدا ہوتا ہے - اور ضعف اور صغر اور بطوء اور تفاوت عارض ہوتا ہے - اور سقوط شہوت ظاہر ہوتا ہے - اکثر اطراف مین گرمی آجاتی ہے - مادہ ورم کا اپنی جہت مناسب مین دفع ہوتا ہے خواہ بطریق نفث یا براہ بول خواہ بطرف براز جید علامت بعد شگافتہ ہونے ورم کے بالکل تپ مین سکون پیدا ہونا اور تنفس مین آسانی اور قوت مین درستی اور مادہ کا جلد دفع ہونا اپنی جہت مناسب مین کبھی انتقال مادہ اورام باطنی کا ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے ہوتا ہے - اور یہ انتقال کبھی اچھا ہوتا ہے اور کبھی برا ہوتا ہے انتقال جید یہ ہے کہ مادہ عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے منتقل ہو جیسے اورام دماغ کا مادہ پس گوش گرے - یا ورم جگر کا طرف کش ران کے - اور انتقال ردی یہ ہے کہ عضو خسیس سے منتقل ہو کر طرف عضو شریف کے جائے - اور جسے یہ بات عارض ہوتی ہے اُسے اذیت پر صبر بہت کم ہوتا ہے جیسے مادہ ذات الجنب طرف قلب کے یا ذات الریہ کے منتقل ہو - واسطے انتقال اورام باطنی کے ونیز انتقال شدہ اخراجات باطنی کے بجانب تحت یا فواق کے علامات ہوتے ہین کہ

یہ مواد جسوقت متوجہ انتقال کے بجانب تحتانی ہوتے ہین شراسیف مین تمدد اور ثقل ظاہر ہوتا ہی۔ اور اگر بجانب فوق مائل ہوتے ہین اُس پر بدحالی تنفس کی اور ضیق نفس اور عسر نفس اور تنگی سینہ کی دلالت کرتی ہی۔ اور ایک التہاب نیچے سے شروع ہوکر اوپر کی جانب جاتا ہی۔ اور گرانی جانب ترقوہ مین پیدا ہوتی ہی۔ اور درد سر عارض ہوتا ہی۔ اور بیشتر اثر اس انتقال کا بازو اور پہونچے مین ظاہر ہوتا ہی۔ اور جو مادہ مائل بجانب فوق ہوتا ہی اگر دماغ مین جاگزین ہو نہایت ردی ہوتا ہی اور اُس مین خطرہ زیادہ ہوتا ہی۔ پھر اگر بطرف اس گوشت نرم کے جو پیچھے دونون کانون کے ہی مائل ہو امید خلاص کی ہوتی ہی۔ رعاف ایسے مقام پر دلیل جید ہی۔ تمام اورام احشا مین رعاف بہت عمدہ دلیل ہے۔ اور پوری بحث اورام کی نسبت آیندہ ابحاث مین ملاحظہ کرنی چاہیے جہان ہم ایک ایک عضو کے ورم کو بیان کرینگے **فصل گیارھوین علامات تفرق اتصال کے بیان مین** تفرق اتصال اگر اعضاے ظاہری مین عارض ہو حس اُسپر واقف ہوتی ہی۔ اور اگر تفرق اتصال اعضاے باطنی مین ہو درد ثاقب یا ناخس یا اکال اُسپر دلالت کرتا ہی خصوصًا اگر تفرق اتصال کے ساتھ تپ ہنو۔ اکثر تابع تفرق اتصال کے روانی کسی خلط کی ہی مثل نفث الدم یا گرنا خون کا کسی فضاے وسیع مین یا نکلنا مدہ خواہ ریم کا اگر بعد علامات ورم اور اُنکے نضج کے ہوتا ہی۔ اور جو تفرق اتصال بعد ورم کے واقع ہوتا ہی اکثر اُسکو دلالت شگافتہ ہونے بوجہ نضج کے ہوتی ہی۔ اور کبھی نہین ہوتی ہی۔ اگر نضج سے منفجر ہوا ہو بعد شگافتہ ہونے ورم کے تپ مین تسکین ہوگی۔ اور پیپ نکل جاے گی۔ اور گرانی مین سکون اور خفت ہوگی۔ اور اگر بدون نضج کے شگافتہ ہو درد مین شدت اور زیادتی ہوگی۔ کبھی استدلال تفرق اتصال پر اعضا کے اپنے مقام سے اُکھڑ جانے اور ہٹ جانے سے کیا جاتا ہی۔ اگرچہ بالکل جدا نہو جاے جیسے فتق مین۔ اور کبھی نکلنے والی چیزون کے بند ہونے سے اور اپنے مجاری مین نہ پہونچنے سے استدلال کیا جاتا ہی۔ اور بیشتر جب ایسی چیزون کے مجاری بند ہو جاتے ہین ان مواد کا انصباب ایسی جگہ ہوتا ہی جس جگہ تفرق اتصال ہو نجاے اور مسلک طبعی سے الگ نہین ہوتا جیسے کسی شخص کی آنتین پھٹ جائین اگر براز اُسکا بند ہو جاے۔ بیشتر تفرق اتصال ایسا مخفی ہوتا ہی کہ اُسپر آگاہی نہین ہو سکتی۔ اور بیانات کلی جو اوپر مذکور ہوے ہین تفرق اتصال کی شناخت مین کافی نہین ہو سکتے بلکہ احتیاج بیانات تفصیلی اور مباحث جزئی کی اُن کی شناخت مین ہی کہ بہ نسبت ایک ایک عضو کے جداگانہ ذکر کیا جاے۔ اور یہ اس طرح پر کہ مثلًا کوئی عضو بے حس ہو خواہ شامل اس رطوبت کا نہو جو اُس سے جاری ہو یا اُس مین گنجائش اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی نہو یا کسی عضو پر اسکو ایسا اعتماد نہو کہ اُسکے اُکھڑ جانے سے یہ اپنی جگہ سے ہٹ جاے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اورام مین سخت اعراض اور اسی طرح تفرق اتصال مین سخت اعراض زیادہ تر اسی وقت ہوتے ہین کہ ورم یا تفرق اتصال اعضاے عصبی مین جن کی حس زیادہ ہی واقع ہون کہ یہ اورام اور تفرق اتصال اکثر مہلک ہوتے ہین۔ اور غشی اور تشنج توان مین ہمیشہ لاحق رہتا ہی غشی بوجہ شدت وجع کے۔ اور تشنج بجہت عصبی ہونے عضو کے۔ ان اورام اور تفرق اتصال کے بعد اُس قسم کے اعراض مین شدت ہوتی ہی جو مفاصل پر ہوتے ہین اس لیے کہ وہ علاج کو دیر مین قبول کرتے ہین اس واسطے کہ مفاصل مین حرکت زیادہ رہتی ہی اور جو فضا نزدیک مفاصل کے ہی انصباب مواد کی استعداد اُس مین زیادہ ہی۔ از انجا کہ نبض اور بول بھی علامات کلیہ احوال بدن سے ہین مناسب ہی کہ تھوڑی سی کیفیت ان کی بھی بیان کیجاے **جملہ پہلا تعلیم تیسری فن دوسرا** اور اُس مین اٹھارہ فصلین ہین **فصل پہلی بیان کلی نبض کا** نبض حرکت ان اعضا کی ہی جن مین روح بھری ہوتی ہی اور وہ اوعیہ روح کہلاتے ہین۔ اور یہ حرکت مرکب دو مختلف حرکات انبساط اور انقباض سے ہوتی ہی۔ انبساطی حرکت وہی ہی جب نبض اوپر کو اُبھرے

اور نباض کی انگلی کو صدمہ پہونچائے - اور انقباضی حرکت وہ ہی کہ اندر کی طرف سمٹے - فائدہ ان دونون حرکتون کا تدبیر روح کی بذریعہ تنسیم کے ہی کہ حرکت انقباضی سے تنسیم اندر کو پہنچتی ہی - اور انبساطی سے جو ہوائے گرم اندر بھری ہوئی ہی دفع ہوتی ہی نبض مین بحث دو طور پر ہو سکتی ہی - کلی اور جزئی جزئی بحسب ایک ایک مرض کے - ہم اس مقام پر قواعد کلیہ علم نبض کے بیان کرتے ہین - اور احکام جزئی امراض جزئی کے ساتھ بیان کرینگے - پس کہتے ہین کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کی دو حرکت اور دو سکون سے مرکب ہی اسلیے کہ ہر ایک نبض مین دو حرکتین انبساطی اور انقباضی ہوتی ہین اور ہر دو حرکت مختلف کے بیچ مین ایک سکون ضرور ہوتا ہی اسلیے کہ دو حرکت مختلف کا یکجا ہونا محال ہے اس طرح پر محال ہی کہ جب پہلی حرکت اپنی مسافت کی نہایت اور کنارہ پر پہونچ جاے اور دوسری حرکت مخالف شروع ہو پھر بدون تخلل یعنی درمیان پڑنے سکون کے پہلی حرکت کا انقطاع اور دوسری حرکت کی ابتدا نہین ہو سکتی - برہان اس مسئلہ کی علم طبعی مین بیان ہوتی ہی - جب یہ بات مسلم ہوئی چارہ نہین ہی بدون اسکے کہ ہر ایک حرکت واحد نبض کے واسطے تا اینکہ دوسری حرکت لاحق ہو چار جزو درکار ہونگے دو حرکت اور دو سکون باین تفصیل - پہلے حرکت انبساطی اسکے بعد ایک سکون درمیان اس حرکت اور حرکت انقباضی کے پھر حرکت انقباضی اسکے بعد وہ سکون جو بعد انقباض اور قبل انبساط کے ہوتا ہی - حرکت انقباض کی اکثر طبیبون کے نزدیک ہرگز محسوس نہین اور بعض مدعی ہین کہ محسوس ہوتی ہی - قوی نبض مین بوجہ قوت کے محسوس ہوتی ہی - اور عظیم مین بجہت بلندی اور ارتفاع کے - اور صلب مین بسبب شدت مقاومت کے - اور بطی مین بوجہ طول زمانہ حرکت کے **جالینوس کہتا ہی** مین زمانہ دراز تک حرکت انقباضی سے غافل رہا اسکے بعد مین نے اس حرکت کے محسوس کرنے کا عہد کیا تا اینکہ کسی قدر مجھے آگاہی ہوئی بعد تھوڑے زمانہ کے بہت استواری اور مضبوطی سے مین نے اسکو پہچانا اسکے بعد مجھپر دروازے علم نبض کے کھلگئے جو شخص مثل میرے متعہد ہو مثل میرے وہ بھی نبض کو دریافت کرے گا - اگر جیسا یہ منکرین کہتے ہین کہ حرکت انقباضی محسوس نہین ہی حقیقت مین صحیح ہو تو اس مین شک نہین کہ حرکت انقباض کی اکثر حال مین غیر محسوس ہی - ہاتھ مین ساعد کی رگ جو واسطے نبض کے مقرر کی گئی اسکے تین فائدے ہین - اول تو ہاتھ مین لینا اس رگ کا آسان ہی اور اسکے کھل جانے مین مریض کو زیادہ تحاشی اور انکار نہین ہوتی اور اسکی وضع سامنے قلب کے سیدھی ہی اور اس سے قریب ہی - مناسب ہی کہ حس یعنی ہاتھ نباض کا اور جس ہاتھ کی نبض دیکھنی مطلوب ہی ایک ہی جانب پر ہون یعنے پہلو پر ہون اسطرح پر کہ انگوٹھا اگر اوپر ہو تو خنصر زمین کی طرف ہو یا برعکس پہلو کے رخ پر ہاتھ رہنے کا فائدہ یہ ہی کہ اگر ہاتھ منکب ہو یعنی چت ہو نبض عرض مین بڑھ جاتی ہی اور اشراف یعنی بلندی مین اور طول مین گھٹ جاتی ہی خصوصًا جنکے بلپتہ دبلے ہون - اسی طرح جو ہاتھ مستلقی یعنی پٹ ہو کہ پشت انگلی اوپر کی طرف ہو اشراف اور طول نبض کا بڑھ جاتا ہی اور عرض گھٹ جاتا ہی - واجب ہی کہ جس وقت کسی کی نبض دیکھے وہ شخص غضب - سرور اور ریاضت اور تمام انفعالات سے خالی ہو - اور شکم سیر اس قدر نہو کہ پیٹ مین گرانی ہو اور بہت گرسنہ بھی نہو اور کسی عادت معہود کا اسوقت تارک نہو اور نہ کسی امر خلاف عادت کو اس وقت اختیار کیے ہو یہ **بھی ضروری ہی** کہ امتحان نبض معتدل جید الاوصاف سے کیا جاے تاکہ اس پر اور نبضون کا قیاس کرین اسکے بعد ہم کہتے ہین کہ جن اجناس کے ذریعہ سے اطبا حال نبض کا پہچانتے ہین بر طبق اس شناخت کے جو ہم آگے ذکر کرینگے انکی دس قسمین ہین اگرچہ مناسب بحال طبیب یہی ہی کہ انکو نو قسمون مین منحصر کرے **پہلی جنس** لی جاتی ہی مقدار زمانۂ انبساط سے **دوسری جنس** ماخوذ ہی کیفیت قرع حرکت سے واسطے صانع کے یعنے نبض کا انگلیون مین لگنا **تیسری جنس** معتبر ہی زمانہ ہر حرکت سے **چوتھی جنس** معتبر ہی بہ نسبت قوام کے یعنے وہ شریان جسکی حرکت نبض مین معتبر ہی اسکے قوام کی سختی اور نرمی وغیرہ **پانچوین جنس** لی جاتی ہی باعتبار خالی ہونے اور پر ہونے شریان کے **چھٹی جنس** ماخوذ ہی باعتبار حرارت اور برودت

لمس شریان کے **ساتوین جنس** معتبر ہی باعتبار زمانہ سکون کے **آٹھوین جنس** لی جاتی ہی باعتبار استوا اور اختلاف نبض کے **نوین جنس** یا
ماخوذ ہی باعتبار انتظام نبض کے اختلاف مین یا ترک، اسی انتظام کے **دسوین جنس** معتبر ہی باعتبار وزن کے مقدار نبض کو باعتبار اقطار ثلاثہ
یعنی طول عرض عمق کی دلالت ہوتی ہی پس احوال نبض کے باعتبار مقدار کے نو طرح پر ہین۔ بسیط۔ اور مرکب بسیط کی نو قسمین ہین طویل قصیر
معتدل باعتبار قطر طولی کے عریض ضیق معتدل باعتبار قطر عرضی کے منخفض مشرف معتدل باعتبار قطر عمقی کے۔ طویل وہ نبض ہی کہ اُسکے
اجزا طول مین مقدار طبعی سے علی الاطلاق زیادہ ہون اور وہ مزاج معتدل حقیقی ہی یا مقدار طبعی خاص بہ نسبت اسی شخص سے طول مین اجزاے
نبض کے زیادہ ہون۔ اور یہ معتدل وہی ہی جو اس شخص خاص کے واسطے چاہیے۔ ان دونون اعتدال کا فرق اوپر بیان ہو چکا۔ قصیر نبض
طویل کی ضد ہی یعنی مقدار معتدل حقیقی یا شخصی سے اجزا اُسکے طول مین کم ہون۔ اور معتدل وہی نبض ہی جو درمیان طویل اور قصیر کے ہو۔
علی ہذا القیاس تینون قسمین عرض کی۔ اور تینون قسمین باعتبار قطر عمق کے بھی بلحاظ زیادتی اور کمی اور اعتدال ہر قطر کے معتبر ہوتی ہین۔
ان اقسام بسیط سے جو اقسام مرکب پیدا ہوتے ہین بعض کے لیے خاص نام مقرر ہی اور بعض کا کچھ نام نہین ہی۔ جو نبض طول اور عرض اور
ارتفاع تینون مین زیادہ ہو اُسکو **عظیم** کہتے ہین۔ اور جو اقطار ثلاثہ مین کم ہو اُسکو **صغیر** کہتے ہین۔ اور درمیان عظیم اور صغیر کے معتدل ہی
اور جو نبض عرض اور شهوق مین زیادہ ہو اُسکو **غلیظ** کہتے ہین اور جو عرض اور شهوق مین کم ہو اُسکو **دقیق** کہتے ہین۔ اور درمیان ان دونون
کے معتدل ہی **دوسری جنس** جو باعتبار قرعات کے معتبر ہی اسکی تین قسمین ہین۔ قوی اس نبض کو کہتے ہین جو نباض کی انگلیون پر وقت
حرکت انبساط کے اس زور سے لگے گویا انگلیون کو ہٹا دے گی۔ اور ضعیف مقابل ہی قوی کے کہ نیچے انگلیون نباض کے کم محسوس ہو۔ اور
معتدل وہ ہی جو درمیان ضعف اور قوت کے قرع اصابع کرے **تیسری جنس** ماخوذ باعتبار زمانہ ہر ایک حرکت کے ہی اسکی بھی تین قسمین ہین۔ سریع
وہ نبض ہی جو مسافت اپنی حرکت کی تھوڑی دیر مین طے کرے۔ اور بطی اسکے ضد ہی۔ اور معتدل وہ جو درمیان سریع اور بطی کے ہو۔ **چوتھی جنس** باعتبار
قوام آلہ کے معتبر ہوتی ہی اسکی بھی تین قسمین ہین۔ لین وہ نبض ہی جو اندر کی طرف بآسانی دب جانے کی قابلیت رکھے۔ اور صلب وہ ہی جو اُسکے ضد ہو۔
اور معتدل درمیان لین اور صلب کے ہی۔ **پانچوین جنس** کا اعتبار باعتبار اس مادہ کے ہوتا ہی جو رگ کے اندر موجود ہو اسکی بھی تین قسمین ہین۔ ممتلی وہ
نبض ہی کہ اُسکے اندر رطوبت بھری ہوئی محسوس ہو بقدر معتدبہ کے اور خلا محض معلوم نہو۔ اور خالی وہ ہی جو اُسکے ضد ہو اُسکو فارغ کہتے ہین اور معتدل
وہ ہے جو درمیان ممتلی اور فارغ کے ہو **چھٹی جنس** کا اعتبار باعتبار لمس نبض کے ہوتا ہی اسکی بھی تین قسمین ہین۔ حار بارد معتدل۔ **ساتوین**
جنس باعتبار مقدار زمانہ سکون کے ہی اور اسکی بھی تین قسمین ہین۔ متواترہ وہ نبض ہی کہ جسکے دو قرعے مین زمانہ سکون کا بہت کم ہو اور اسکو متدارک
و متکاثف بھی کہتے ہین۔ اور متفاوت متواتر کی ضد ہی اور اُسکو متراخی اور متخلخل بھی کہتے ہین اور معتدل درمیان متواتر و متفاوت کے ہی پھر زمانہ سکون
کا بحساب انقباض کے شمار کیا جاتا ہی اور اگر انقباض مطلق دریافت نہو تو زمانہ کا شمار بحساب سکے کیا جائیگا جو زمانہ درمیان دو حرکت انقباض کے واقع ہو
اور اگر ادراک زمانہ انقباض کا ہو سکے تو اُسکا اعتبار باعتبار زمانہ طرفین کے کیا جائیگا اور مراد طرفین سے انبساط اور انقباض ہین **آٹھوین جنس** جسکا
اعتبار باعتبار استوا اور اختلاف کے ہوتا ہی اس اعتبار سے یا نبض مستوی ہی یا مختلف یعنے غیر مستوی۔ استوا یعنے مشابہ ہونا جمیع حرکات انبساطی
یا انقباضی نبض کا یا جمیع جزو کا اجزا سے ایک نبض کے یا ایک جزو کا اجزا نبض واحد سے پانچ چیزون مین معتبر ہوتا ہی عظم و صغر۔ قوت و ضعف
سرعت و بطوء۔ تواتر و تفاوت۔ صلابت و لین۔ تا اینکہ نبض واحد کبھی ایسی ہوتی ہی کہ آخر انبساط اُس کا سریع تر ہوتا ہی بلحاظ پہلے حرارت کے
یا ضعیف تر ہوتا ہی بجہت ضعف کے۔ اگر کوئی چاہے کہ اس قسم مین زیادہ بسط کرے اور استوا اور اختلاف کا اعتبار بہ نسبت تشابہ نبضات

یا اجزاے نبض واحد یا اجزاء واحد کے تمامی اقسام مذکورہ بالا مین گرے ممکن ہی لیکن مآل اُس سبب تفصیل کا انھین پانچ قسمون مین ہوگا اور سب اقسام انھین پانچ قسمون کی طرف رجوع کرینگے۔ نبض مستوی علی الاطلاق وہی ہی جو ان پانچون قسمون مین مستوی ہی۔ اور اگر ان پانچ مین سے کسی ایک قسم مین مستوی ہوا سکو مستوی علی الاطلاق نہ کہین گے بلکہ جس قسم مین استوا ہوگا اسی قسم مین اسکو مستوی کہین گے مثلاً مستوی قوت مین یا مستوی سرعت مین۔ اسی طرح مختلف وہ نبض ہی جو مستوی نہوا سکا مختلف ہونا بھی یا علی الاطلاق ہی یعنے جمیع اقسام اور اعتبارات مین غیر مستوی ہو۔ یا کسی خاص مین غیر مستوی یا مختلف ہو **نوین جنس** جسکا اعتبار بلحاظ نظام اور غیر نظام کے ہوتا ہی اُسکی دو قسمین ہین مختلف منتظم مختلف غیر منتظم منتظم وہ نبض ہی کہ جسکے اختلاف کا ایک طرز واحد محفوظ ہو اور اس نظام مین خلل نہ پڑے اور اسی اختلاف کا ہر قرع مین دورہ ہوا کرے یعنی جتنی سانس وہ تی ہو یا خالی پڑتی ہو تال دینے مین اسی قدر سانس دینا ہر قرع مین پایا جاے۔ یا جسقدر کوئی قرع انبساط کا تیسری چوتھی پانچوین مین حساب سے الگ پڑتا ہو اور جلد ہوتا ہو اُسی حساب سے دوسرے دورے مین الگ پڑے یا جلد یا دیر مین واقع ہو اور اُسکی دو صورتین ہین۔ ایک منتظم علی الاطلاق یعنی جو اختلاف اس مین پیدا ہوا ہی تکرار قرعات مین وہی اختلاف باقی رہے۔ اور ایک منتظم دوری کہ اس مین دو یا تین قسم کے اختلاف ہون مگر ہر اختلاف کا دورہ اپنے حساب پر پورا اُترے۔ اور ان مختلف اقسام کے اختلافات سے ملکر ایک دورہ پیدا ہوا کہ پھر پھر کر وہی آیا ہی اور مختلف غیر منتظم وہ نبض ہی کہ اختلاف واحد یا اختلاف چند اُس مین محفوظ تر ہین۔ اگر خوب اس نوین جنس مین تامل کیا جائے تو مثل آٹھوین جنس کے ٹھہرے گی اور غیر مستوی کے تحت مین داخل ہوگی۔ طبیب کو مناسب ہی معلوم کرے کہ نبض مین طبیعت موسیقاری موجود ہی جیسے صناعت موسیقی ترکیب نغمات یعنی ترکیب سرون کی نسبت مناسبت سے آپس مین بیچ حدت اور ثقل کے اور بحساب دور ایقاع یعنے دو تالون کی بمقدار اُس زمانہ کے جو درمیان ہر ایک تال کے ٹھیک کے واقع ہوتی ہین تمام ہوتی ہی۔ اسیطرح حال نبض کا ہی کہ نسبت نبض کے زمانون کی سرعت اور تواتر مین نسبت ایقاعی ہی اور نسبت احوال ہی نبض کے قوت اور ضعف مین اور مقدار نسبت مین مثل نسبت تالیفی کے ہی۔ اور جسطرح کہ زمانہ ایقاع اور مقدار سرون کی کبھی متفق اور یکسان خوش آیند ہوتی ہی اور کبھی غیر متفق اسی طرح اختلافات جو درمیان احوال نبض کے واقع ہوتے ہین کبھی منتظم ہوتے ہین اور کبھی غیر منتظم۔ ایضاً نسبت احوال نبض کی قوت اور ضعف اور مقدار مین کبھی متفق ہوتے ہین اور کبھی غیر متفق بلکہ مختلف اور یہ اختلاف جنس اعتبار نظام سے خارج ہی **جالینوس** کی یہ رائے ہی کہ جو صورتین مناسبات وزن سے محسوس ہوتی ہین اور بخوبی ظاہر ہوتی ہین ان پانچ صورتون سے جنکا آگے ذکر ہوگا کوئی ایک صورت ہوتی ہی۔ پہلا بسبب مجموع کل اور خمسہ کے اور یہ نسبت سہ چند کی ہی۔ اسلیئے کہ یہ نسبت مؤلفہ ہی ڈیوڑھے کی دونے سے اور اسی نسبت کو اصطلاح موسیقی مین مجموعہ نسبت کل اور خمسہ کا کہتے ہین اور کل یعنی ضعف ہی اور خمسہ یعنی ڈیڑھ ہی۔ دوسرا نسبت وزن کی بالکل ہی اور وہی ضعف ہی یعنی ضعف کو اصل سے تفاوت مثل کل اصل کے ہی جیسے چار کا تفاوت دو سے دو عدد کا ہی جو مساوی کل اصل یعنے دو کے ہی۔ تیسرا نسبت وزن کی بالخمسہ یعنی ڈیوڑھے کے ہی اور مراد نسبت بالخمسہ سے وہ زیادتی ہی جو اصل پر بقدر نصف کے زیادہ ہو جیسے تین کو دو سے ایک کی زیادتی ہی اور وہ نصف ہی دو کا ہی۔ چوتھا نسبت وزن کی بالاربعہ ہو اور اُسی سے مراد وہ زیادتی ہی جو بمقدار ثلث اصل کے ہو جیسے چار کو اوپر تین کے کہ ایک کی زیادتی ہی اور وہ ثلث تین کا ہی۔ پانچوان نسبت وزن کی بالکل دو مرتبہ کرکے ہو اور وہ زیادتی ربع اصل کی ہی جیسے پانچ کو اوپر چار کے ایک کی زیادتی ہی اور یہی نسبت سوائے کی کہلاتی ہی۔ یہ پانچ نسبتین کمی و بیشی کی محسوس ہوتی ہین بعد اسکے محسوس نہین۔ شیخ کا مقولہ ہی میں ان نسبتون کا بھی ضبط کرنا اور پہچاننا محض بذریعہ حس کے دشوار جانتا ہون۔ اور جو مشاق فن موسیقی مین ہو اور ایقاعات اور تناسب نغمات کو بذریعہ کسب صناعی کے پہچانتا ہو اور اُسکو قدرت شناخت موسیقی کی بخوبی ہو کہ مصنوعی شے کا اپنے معلومات سے قیاس کرے یہ شخص اگر اپنی فکر کو خرچ کرے اور لطف دال نبض کے تامل کرے ممکن ہی کہ یہ پانچون نسبتین نبض مین اُس کو

محسوس ہوں **مترجم کہتا ہی** جالینوس کا قول جاوپر گذرا کہ یہ پانچوں نسبتیں محسوس مناسبات وزن سے ہیں اور اس میں شرط معرفت موسیقی کی
شناخت کی نہیں ہی شاید نظر معرفت وجدانی کے ہی بہت سے آدمی ایسے دیکھے کہ انکی خلقت موزون ہوتی ہی کہ وہ وزن شعر اور تال سر کو
بمقتضائے طبیعت پہچان لیتے ہیں۔ اور اکثر ایسے دیکھے کہ باوجود مہارت قواعد فن عروض اور قوافی کے و نیز مہارت قواعد فن موسیقی
کے نہ ایک شعر موزون پڑھ سکتے اور نہ غیر موزون کے سکتہ اور زحاف کو شناخت کر سکتے ہیں اور نہ بادی سر اُن کو بڑا معلوم ہوتا اور
نہ بے تالا ہونا گانے والے کا ان کو دریافت ہو سکتا ہی۔ ایسے لوگوں کی نسبت البتہ جو دشواری شیخ نے لکھی درست ہی بلکہ بعد کمال مہارت
کے بھی فن موسیقی میں اُن سے شناخت نبض کی ان نسبتوں کی محال عادی ہی بہرحال مترجم کو ان پانچوں نسبتوں کی تفصیل مع تمثیلات لکھنی ضرور ہی
واضح ہو کہ ارباب موسیقی اسی بعد کو جو کسی دوسرے بعد کی نسبت دوچند ہو منسوب بالکل کہتے ہیں اور یہ دوسری صورت ہی جسکو جالینوس نے
کہا ہی کہ یہ نسبت کل کے ہو مثال اسکی ایک سر کا ارتفاع تین ہی اور دوسرے کا چھ پس دوسرا بہ نسبت پہلے کے نسبت بالکل کی رکھتا ہی۔
اور جو نغمہ بہ نسبت دوسرے نغمہ کے ڈیوڑھا ہی اور وہ بُعد کسی اور بُعد پر بقدر نصف کے زائد ہی ان دونوں میں نسبت بالخمسہ کہتے ہیں مثال
اسکی ایک نغمہ دو ہی اور دوسرا تین ہی پس تین دو سے ایک عدد زائد ہی جو نصف ہی دو کا اور یہ بقول جالینوس کے تیسری نسبت ہی جسکو اُنے
نسبت بالخمسہ کہا ہی۔ اور جو نغمہ کسی نغمہ پر بہ نسبت ثلث کے زیادہ ہو جیسے چار اوپر تین کے اُسکو نسبت بالاربعہ کہتے ہیں اور یہ چوتھی نسبت ہی
جو قول جالینوس میں اس عنوان سے مذکور ہوئی اور جو نغمہ کسی دوسرے پر بقدر ربع کے زیادہ ہو جیسے پانچ اوپر چار کے اسکو نسبت بالاربعہ کہتے
ہیں اور یہ پانچویں نسبت ہی جو قول جالینوس میں مذکور ہوئی۔ اور جو نغمہ کہ اس میں دو نسبتیں یعنے نسبت بالکل و نسبت بالخمسہ مجتمع ہوں کیونکہ
کی تالیف کیوں نہو اس کو اصطلاح موسیقی میں نسبت ثلاثۃ اضعاف کی کہتے ہیں اسلیئے کہ نسبت کل سے دو نا مراد ہی اور نسبت بالخمسہ سے
ڈیوڑھا مراد ہی جسوقت یہ دونوں جمع کیے جائیں گویا کہ مراد ہوگی ڈیوڑھے کا دونا اور ڈیوڑھے کا دونا ضرور سہ چند ہوتا ہی پس مجموعہ ان دونوں نسبتوں کا
مساوی سہ چند اصل کے ہوگا مثال اسکی دو اور چھ پس دو اور چھ کی نسبت مولف ہی نسبت چھ سے طرف تین کے اور نسبت تین سے
طرف دو کے اور تعبیر میں ہم اُسکو اس طرح پر کہیں گے کہ چھ دو کے ڈیوڑھے کا دونا ہی یعنے تین گنا پھر چونکہ نسبت چھ کی طرف تین کے نسبت
بالکل یا نسبت ضعف کی اور نسبت تین کی طرف دو کے نسبت بالخمسہ یعنی ڈیوڑھی کی ہی اور نسبت چھ کی طرف دو کے نسبت اُن با طراف کے
جو مولف دو نسبتوں سے ہوں پس چھ کو طرف دو کے نسبت تین گنی یعنی ثلاثۃ اضعاف کی ہی اور یہی وہ نسبت ہی جو ڈیوڑھے کے دونے میں
ہوتی ہی اور یہ پہلی نسبت ہی قول جالینوس میں جسکو اُسنے مجموعہ نسبت کل اور خمسہ کا تجویز کر کے نسبت سہ چند نام رکھا ہی پس آل قول جالینوس کا بہ قدر کہ
قدر محسوس مناسبت وزن سے یا نسبت سہ چند کے ہی یا دوچند کے بعد اُسکے ڈیوڑھے کی اُسکے بعد وہ نسبت جس میں زیادتی ایک ثلث کی ہو اسکے
بعد سوائی **دسویں جلس** ماخوذ ہی نبض کے وزن سے اور نبض کا وزن بقیاس متعارف جاز زمانے کے جو واسطے دو حرکت انبساط اور دو سکون کے لیا جاتا
ہے اگرچہ حس انسان کی ضبط وزن سے قاصر ہی تاہم قیاس مقادیر نسبت ازمنہ انبساط کا جو درمیان دو انبساط کے ہوتا ہی کر سکتا ہی حاصل یہ ہی کہ
جو زمانہ کہ اُس میں حرکت ہوتی ہی تا وقتیکہ سکون رہے محسوس ہو سکتا ہی اور جو لوگ زمانہ حرکت کو زمانہ حرکت سے اور زمانہ سکون کو زمانہ سکون سے قیاس کرتے ہیں وہ ایک
قسم کو دوسری قسم میں داخل کرتے ہیں اگرچہ یہ ادخال جائز ہی محال نہیں ہی مگر اسکا خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات غیر جید ہی اور نبض کا وزن وہی ہی
جس میں نسبت موسیقاری مذکور واقع ہو یہی ہم کہتے ہیں کہ نبض یا جید الوزن ہو یا ردی الوزن اور ردی الوزن کی تین قسمیں ہیں پہلی متغیر الوزن اور
مجاوز الوزن اور یہ وہ نبض ہی کہ اسکا وزن متصل وزن اُس سن کے ہو جسکے قریب صاحب نبض ہو گیا ہو جیسے صبیان کی نبض کا وزن مساوی نبض شبان کے ہو

دوسری مثال الوزن جیسے لڑکون کی نبض کا وزن شیوخ کی نبض کا ہو تیسری خارج الوزن کہ اُسکا وزن مشابہ وزن کسی سن کے نہو نبض کا وزن سے بکثرت خارج ہونا تغیر عظیم پر دلالت کرتا ہے

فصل دوسری نبض مستوی اور مختلف کے بیان مین

نبض کا اختلاف یا بہت سی نبضات مین ہوتا ہے یا ایک ہی نبضہ مین ایک نبضہ کا اختلاف یا نبض کے بہت سے اجزا مین ہوتا ہے یعنی جہان جہان انگلیان رکھی جاتی ہین ہر ایک انگلی کے نیچے اختلاف ہو یا جزو واحد مین یا ایک انگلی کے نیچے اور بہت سی نبضات کا اختلاف کبھی مندرج یعنے رفتہ رفتہ کمی یا بیشی مین یکسان ہوتا جاتا ہے مثلاً ایک نبض کسی قسم کی شروع ہو بعد اُسکے اُسی قسم مین زیادتی نبضات ہوتی جائے یا نقصان ہوتا جائے اور اس زیادتی اور نقصان کا یہانتک استمرار ہو کہ نہایت درجہ زیادتی یا نہایت درجہ نقصان تک آہستہ آہستہ پہونچ جائے با ختلاف مناسب اور بعد پہونچنے آخر درجہ کے جہان سے بڑھنا یا گھٹنا شروع ہوا ہے پھر وہین سے شروع ہو یا آخر درجہ زیادتی اور نقصان سے پلٹنا بھی رفتہ رفتہ بطرز مناسب ہو اور پھر اُسی مقام پر پہونچے جہان سے ابتداء زیادتی یا نقصان کی ہوئی تھی یا دوبارہ مقام ابتداء پر پہونچکر بطرف انتہاء زیادتی اور نقصان کے پہلے طرز کے مخالف طرز جداگانہ شروع کرے۔ اور بیشتر انتہا تک پہونچتی ہے اور کبھی مقام انتہا سے پہلے منقطع ہو جاتی ہے یعنی اُس سلسلہ کو بیچ مین چھوڑ دیتی ہے اور بیشتر اُس غایت کو تجاوز کر جاتی ہے۔ اور جب بیچ مین سلسلہ منقطع ہوتا ہے کبھی درمیان مین فترہ واقع ہوتا ہے یعنی سکون ہو جاتا ہے یا کوئی قسم نبضہ مغائر اس سلسلہ کا واقع ہو جاتا ہے۔ اور کبھی اختلاف انقطاع کا اسطرح پر ہوتا ہے کہ بیچ مین سلسلہ اختلاف کے نبض کی قسم ذوالفترہ واقع ہوتی ہے اور نبض ذوالفترہ اُسکو کہتے ہین کہ جس وقت اُمید حرکت کی ہو سکون پیدا ہو جائے۔ اور واقع فی الوسط اُس نبض مختلف کو کہتے ہین کہ جسوقت اُمید سکون کی ہو اُس مین حرکت پیدا ہو جائے۔ اختلاف نبض کا بہت سے اجزا مین ایک نبضہ کے یا اجزاء نبض کی موضع مین ہو یا اجزا کی حرکت مین۔ موضع اجزا کا اختلاف اس طرح ہوتا ہے کہ شریان کے اجزا کی نسبت جہات ستہ مین مختلف ہو اور چونکہ جہت ہر جسم کی چھ ہین چھ طرح کا اختلاف پیدا ہو سکتا ہے یا اختلاف حرکت اجزا کا یا سرعت و بطوء مین ہو یعنے ایک جزو نبض کا جتنے زمانہ مین ایک حرکت انبساطی کرے دوسرا جزو دو یا تین کرے۔ خواہ اختلاف تقدم اور تاخر حرکت مین ہو یعنی ایک جزو قبل وقت اپنی حرکت خاص کے متحرک ہو خواہ بعد وقت اپنی حرکت کے گو بہ نسبت اپنے دوسرے جزو کے سریع اور بطی نہو۔ یا اختلاف قوت اور ضعف مین ہو۔ یا عظم اور صغر مین اجزا کے اختلاف ہو۔ اور ان چارون اختلاف کی ہر ایک قسم یا ترتیب مستوی پر جاری ہو یا ترتیب مین بھی اختلاف بزیادتی و نقصان واقع ہو۔ اور ترتیبی اختلاف یا دو جزو مین دو انگلیون کے نیچے محسوس ہو یا تین یا چار انگلیون کے نیچے پیدا ہو۔ اور ان صورتون مین ترکیب بھی ہو سکتی ہے بہ قاعدہ تبدیل ترتیب اجتماع کے اختلاف نبض جزو واحد مین منقطع اور عائد اور متصل ہوتا ہے۔ منقطع وہ اختلاف ہے کہ جزو واحد مین انفصال نظام کا بسبب خفیف فترہ سے واقع ہو اور جو جزو واحد بوجہ فترہ کے اتصال سے جدا ہو جاتا ہے اُس کی طرفین مین بھی اختلاف سرعت اور بطوء اور تشابہ کا ہوتا ہے۔ اور عائد سے یہ مراد ہے کہ جزو واحد نبض عظیم کا صغیر ہو جائے پھر بطرف عظیم ہونے کے یہ نرمی عود کرے اسی عائد کی قسم مین سے نبض متداخل بھی ہے۔ اور متداخل وہ نبض ہے کہ ایک نبضہ بسبب اختلاف کے مثل دو نبضہ کے معلوم ہو یا دو نبضے بسبب تداخل کے مثل ایک نبضہ کے معلوم ہون۔ اور اسی طرح پر مختلف کا حال بھی اس قسم مین کلام کیا جاتا ہے متصل وہ نبض ہے جسکا اختلاف درجہ بدرجہ لیسے اتصال پر ہو جسکا فصل بسبب تغیر مین از قسم سرعت و بطوء غیر محسوس ہو یا اُسکا انفصال بسبب اتصال مین سرعت و بطوء سے یا اعتدال سے غیر محسوس ہو یا کا اختلاف اعتدال مین سرعت و بطوء کے یا عظم و صغر مین خواہ دونون قسم کے اعتدال مین بہ نسبت اُس جہت کے جدھر انتقال بتدریج کیا جاتا ہے غیر محسوس ہو ... تشابہ متمیز ہوتی ہے اور کبھی حسب تعلق باوجود اتصال کے اسکے بعض اجزا مین اختلاف شدید ہوتا ہے اور بعض مین کمتر۔

فصل تیسری مرکب اقسام نبض کے جنکے نام جداگانہ ہین

غزالی نبض ہے جسکے ایک جزو مین اختلاف ہو اس طرح کہ اُس جزو کی حرکت بطی ہو گئی ہو

منقطع ہو جاے اور پھر سریع ہو **موجی** یہ وہ نبض ہے کہ اجزا رگ کے عظم اور صغر مین مختلف ہون یا شہوق اجزا اور عرض مین یکسان ہنو یا تقدم و
تاخر اجزا کا شروع حرکت نبض سے مختلف ہو نرمی کے ساتھ اور بہت صغیر ہو اور کسی قدر اسکے واسطے عرض ہو یہ محسوس ہو جیسے پانی
کی لہرین ایک کے پیچھے ایک سیدھ مین چلی آتی ہین اور ان مین پستی اور بلندی اور سرعت اور بطوء کا اختلاف ہے **دودی** مشابہ موجی
کے ہوتی ہو مگر یہ نبض صغیر اور بشدت متواتر ہو اسکے تواتر مین گمان سرعت کا ہوتا ہو حالانکہ یہ نبض سریع نہین ہو **نملی** بہت صغیر اور نہایت درجہ کی متواتر ہوتی ہو
دودی اور نملی کا اختلاف شہوق اور تقدم و تاخر مین زیادہ ظاہر اور محسوس ہوتا ہو بہ نسبت اس اختلاف کے جو انکے عرض مین ہو بلکہ شاید
اختلاف عرض کا ظاہر نہین ہوتا **منشاری** دندانہ دار نبض ہو مشابہ موجی کے اختلاف اجزا مین شہوق یعنی بلندی اور عرض اور تقدم اور تاخر کے
لحاظ سے لیکن بہ نسبت موجی کے اس مین صلابت زیادہ ہوتی ہو اور باوجود صلابت کے اس کے اجزا مین صلابت کا اختلاف بھی ہوتا ہو
اور یہ نبض سریع متواتر صلب اور اجزا مین اسکے باعتبار عظم اور انبساط اور صلابت و لین کے اختلاف ہوتا ہو **ذنب الفارہ** وہ نبض ہو
جس مین رفتہ رفتہ اختلاف ہوتا ہو کبھی نقصان سے طرف زیادتی کے بتدریج بڑھتی جاتی ہو اور کبھی زیادتی سے طرف نقصان کے
آہستہ آہستہ گھٹتی ہو اور یہ اختلاف کبھی نبضات کثیرہ مین ہوتا ہو اور کبھی نبضہ واحدہ کے اجزا کثیرہ مین اور کبھی نبضہ واحدہ کے جزو واحد مین لیکن خاص
اختلاف ذنب الفارہ کا متعلق جنس عظم سے ہو اور کبھی باعتبار سرعت و بطوء اور قوت و ضعف کے بھی ہوتا ہو **مسلّی** یہ نبض شکل تکلے کے ہوتی ہو
اور نقصان سے شروع کر کے انتہا مین ایک حد زیادتی تک پہونچکر پھر بترتیب گھٹتی ہو تا اینکہ حد اول کے نقصان مین پہونچ جاتی ہو پس گویا کہ دو دم
چوہے کی موٹے کنارے سے ملکر ایک ہو گئین **ذوالقرعتین** اسکی تعریف مین اطبا مختلف ہین۔ ایک گروہ اسکو نبضہ واحدہ قرار دیتے ہین کہ تقدم
و تاخر مین مختلف ہو۔ اور بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ دو نبضہ ملحق ہو گئے ہین اور حاصل یہ ہو کہ یہ دونون کے درمیان امتیاز نہین ہو جس قدر گنجایش
اسقدر ہو انقباض کے بعد انبساط پیدا ہو یہ بات کچھ ضرور نہین ہو کہ جب دو قرع محسوس ہون نبضہ بھی دو ہون ورنہ نبض منقطع انبساط مین جسے
مائد کہتے ہین دو نبضہ قرار دیے جائین۔ بالضرور دو نبضہ وہی کہلاتے ہین کہ نبض کی حرکت شروع ہو اور انبساط پیدا ہو پھر بطرف عمق بدن کے
حرکت انقباضی کرے پھر دوبارہ انبساط پیدا ہو **ذوالفترہ اور واقع فی الوسط** جن کا ذکر اوپر ہو چکا اور غزالی اور واقع فی الوسط مین یہ
فرق ہو کہ غزالی مین دوسرا قرع قبل تمام ہونے پہلے قرع کے پیدا ہو جاتا ہو اور واقع فی الوسط مین دوسرا نبضہ زمانہ سکون در تمام ہونے
پہلے قرع کے پیدا ہوتا ہو منجملہ مرکبات کے نبض متشنج اور مرتعش اور ملتوی یعنے وہ نبض جو شکل بٹے ہوے ڈورے یا مفتول ڈورے کے ہوتی ہو
اور یہ اختلاف از قسم تقدم اور تاخر اور وضع اور عرض کے پیدا ہوتا ہو اور متواتر از قسم ملتوی کے ہو متشابہ مرتعش یعنے کانپتی ہوئی نبض کے
ہوتی ہو مگر انبساط متواتر پوشیدہ ہوتا ہو اسی طرح استوا و وضع سے شہوق مین خروج متواتر کا مخفی ہوتا ہو مگر تمدد متواتر مین ظاہر ہوتا ہو اور اکثر میلان
اس نبض کا ایک ہی جانب مین ہوتا ہو۔ اور اکثر نبض متواتر اور ملتوی اور مائل جانب واحد مین خشک امراض مین پیدا ہوتی ہین نبض
مرکب کے غیر متناہی اقسام ہین جنکا کچھ تمام نہین ہو **فصل چوتھی نبض کے اقسام طبعی**۔ ہر ایک قسم نبض کی اقسام مذکورہ بالا سے جو مقتضی
تفاوت کی زیادتی اور نقصان مین ہون اُن مین سے نبض طبعی وہی ہو جسے ہر قسم کا معتدل سمجھو اور یہ کہا ہے سواے جنس قوت کے اس جنس مین
طبعی وہی ہو جو اقوی ہو قوت مین اگرچہ بعض ایسے اضافت کی نبض بوجہ زیادتی قوت کے مثلاً اعظم ہوتی ہو اس جہت سے طبعی قرار دیگئی۔ اور
جو اضافت محتمل زیادتی اور نقصان کے نہین ہین ان مین نبض طبعی مستوی منتظم ہو جیسا کہ اوپر فصل پانچوین **اسباب النوابع**
مذکورہ نبض کے اسباب نبض کے کسی قدر اسباب تمام فقرہ یہی ذاتی داخل قوام نبض مین ہوتے ہین انکو ماسکہ کہتے ہین اور بعض اسباب

قوام نبض مین داخل نہین ہین ان مین سے ایک قسم اسباب مغیرہ لازمہ کی ہی کہ جو بوجہ اپنے اقسام نبض مین تغیر احکام دیتے ہین۔ اور ایک قسم غیر لازمی ہو اور انکو مغیرہ علی الاطلاق کہتے ہین۔ اسباب ماسکہ تین ہین سے قوت حیوانی جو نبض مین حرکت پیدا کرتی ہو اور مقام اسکا قلب مین ہو اور اسکا بیان تفصیلی فصل چوتھی تعلیم چھٹی فن اول مین ہو چکا ہی۔ دوسرا سبب آلہ ہو اور وہ رگ نبض کی ہی جسکا ذکر تشریح اعضا مین ہو چکا ہی۔ تیسرا سبب احتیاج طرف بجھانے حرارت قلب کے ہو اُسی کی خواہش واسطے مقدار معلوم اطفائے حرارت سے ہوتی ہو اور یہ اندازہ حرارت اسکی حد معین ہوتی ہی کہ زیادہ اشتعال حرارت مین احتیاج اطفا کی زیادہ ہوتی ہو اور کمی مین کم اور اعتدال حرارت مین معتدل اسباب ماسکہ کے افعال بحسب اقتران کسی سبب اسباب لازمہ اور مغیرہ علی الاطلاق کے متغیر ہو جاتے ہین

فصل چھٹی موجبات اسباب ماسکہ کے بیان مین

جس وقت آلہ یعنے شریان نبض بوجہ نرمی کے مطیع ہو اور قوت قوی ہو اور حاجت اطفائے حرارت کی شدید ہو نبض عظیم ہوگی۔ اور حاجت اطفائے حرارت کی ان تینون مین زیادہ تر معین نبض کے عظیم ہونے پر ہوتی ہی پھر اگر قوت مین ضعف ہو نبض لامحالہ صغیر ہو جائیگی۔ اور اگر رگ مین نبض کے صلابت ہو اور حاجت اطفائے حرارت کی کم ہو نبض مین نہایت صغر پیدا ہوگا۔ اور صلابت رگ کی فقط نبض مین صغر پیدا کرتی ہی۔ لیکن جو صغر بسبب صلابت کے پیدا ہوتا ہی اُس مین اور اس صغر مین جو بوجہ ضعف کے پیدا ہوتا ہی یہ فرق ہی کہ پہلی صورت مین نبض صغیر صلب ہوتی ہو اور ضعیف نہین ہوتی اور نہ بحد افراط قصیر اور منخفض یعنے پست ہوتی ہی جیسے بروقت ضعف قوت کے کمی احتیاج اطفائے حرارت سے بھی نبض مین صغر پیدا ہوتا ہی مگر اُسوقت نبض مین ضعف اور صلابت اور افراط قصر اور انخفاض کا اسقدر نہین ہوتا گو یہ صغر بمقدار صغر ضعف پہونچے اور صغر صلابت مع القوت زیادہ ہی بہ نسبت اس صغر کے جو کمی حاجت اطفائے حرارت سے مع القوت پیدا ہوا اسلئے کہ قوت ہمراہ عدم احتیاج اطفائے حرارت کے اعتدال مین زیادہ کمی نہین کرتی اسواسطے کہ اس مقام پر کوئی مانع از قسم صلابت انبساط سے نہین ہوتا البتہ بکثرت عدم احتیاج اطفائے حرارت کے مائل بطرف ترک زیادتی اعتدال کے ہوتی ہی یعنے اگر عدم حاجت اطفا کی زیادہ ہو زیادہ اعتدال پر نبض باقی نہین رہتی اور زیادہ اعتدال کی کچھ حاجت بھی نہین ہی۔ اگر حاجت اطفائے حرارت کی زیادہ ہو اور قوت قوی ہو اور شریان نبض کی بوجہ صلابت کے مطیع عظم مین نہو اُسوقت ضرور ہی کہ نبض مین سرعت پیدا ہوتا کہ جس قدر انبساط بوجہ نہونے عظم کے فوت ہوا ہی سرعت سے اُسکا تدارک کرے۔ اور اگر قوت ضعیف ہو اُسوقت یہ نبض عظیم ہوگی ورنہ سریع پس ضرور ہی کہ متواتر ہو جائے کہ جو چیز بوجہ فقدان عظم اور سرعت کے فوت ہوئی ہو تواتر سے اُسکا تدارک ہو اور مرات کثیرہ نبض متواتر کے قائم مقام ایک حرکت نبض عظیم یا دو حرکت سریع کے ہو اس نبض کی مثال ایسے شخص سے دیجاتی ہی جسے حاجت ایک بھاری چیز اُٹھانے کی ہو۔ اگر اسکی قوت ایک مرتبہ اُٹھا لینے مین اس بار عظیم کے کافی ہی تو ایک ہی مرتبہ مین اُٹھا لیتا ہی ورنہ اُس بوجھ کے دو حصہ کر کے اُٹھانے مین جلدی کرتا ہی خواہ چند حصہ کر کے اُٹھاتا ہی مگر جتنے حصہ زیادہ کرتا ہی اسی قدر اُٹھانے مین عجلت بھی ہوتی ہی اور ہر قسم کو بمقدار اپنی طاقت کے بدیر یا بہ عجلت اُٹھا لیتا ہی اور ہر ایک حصہ کے اُٹھانے کے بعد دوسرے حصہ کے اُٹھانے مین باز نہین آتا اور تامل نہین کرتا اگرچہ ہر ایک حصہ کو اُٹھا کر دوسری جگہ پہونچانے مین بطی ہو ہان اگر نہایت درجہ ضعیف ہو اُسوقت دوبارہ اُٹھانے مین بھی سستی کرتا ہی اور دوسری جگہ بوجھ پہونچانے مین مشقت زیادہ ہوتی ہی اور وہان سے دیر مین پلٹتا ہی۔ اگر قوت قوی ہو اور آلہ مطیع ہو مگر حاجت اطفائے حرارت کی شدید ہو کہ حد اعتدال سے اس مین شدت زیادہ ہو اس وقت نبض عظیم اور سریع ہو جاتی ہی۔ اور اگر حاجت اطفائے حرارت کی اس سے بھی زیادہ ہو اسوقت سریع عظیم متواتر ہوتی ہی۔ طول نبض مین حقیقۃً اسباب عظم سے پیدا ہوتا ہی۔ اگر اسباب عظم نبض کے پائے جائین اور جہت عرض اور عمق مین مثلاً صلابت مانع زیادتی کی ہو یعنے نبض کے استعراض سے صلابت منع کرے اور کثافت لحم اور جلد کے شہوق سے مانع ہو اور بالعرض

بعض اوقات میں طول نبض بہ نزلہ لینے لاغری سمین ہوتی ہے پس طویل ہوجاتی ہے۔ عریض ہونا نبض کا یا بوجہ خلاء عروق ہوتا ہے کہ طبقۂ عالیہ
مائل طبقۂ سافلہ کی طرف ہوتا ہے پس نبض عریض ہوجاتی ہے۔ یا عریض ہونا نبض کا بہت زیادہ نرم ہونے جرم شریان کے ہوتا ہے۔ اور تواتر کا سبب
ضعف یا کثرت حاجت بوجہ حرارت کے تفاوت کا سبب یا ضعف ہے یا قوت کا اس مقدار پر پہونچنا کہ نبض عظیم ہوجائے اور برودت شدید
حاجت اطفاء حرارت کی کم کردے۔ یا بدرجۂ غایت سقوط قوت ہو کہ مریض قریب ہلاکت پہونچے۔ اسباب ضعف نبض کے وہ اُمور ہیں جو
بدن انسان میں تغیر پیدا کریں جیسے تپ اور بیداری اور استفراغ اور لاغری اور خلط ردی یا ریاضت مفرط اور اخلاط کی حرکت یا ان کی ملاقات
اعضاء شدید الحس سے یا اُن اعضا سے جو نزدیک قلب کے ہیں اور کل وہ چیزیں جنسے بدن میں تحلیل پیدا ہو۔ اسباب صلابت نبض
کے خشکی جرم شریان کی یا بشدت تمدد ہونا یا بوجہ شدت برودت کے جرم شریان میں انجماد پیدا ہونا۔ اور کبھی صلابت نبض کی بحران میں
بہت زیادتی کوشش کے اور اعضا میں تمدد پیدا ہونے کی وجہ سے بطرف دفع طبیعت کے پیدا ہوتی ہے۔ اسباب نرمی نبض کے وہ چیزیں ہیں
جو بالطبع ترطیب پیدا کریں۔ اسی طرح وہ امراض ہیں جیسے استسقا اور لیثرغس یا وہ اسباب ہیں جو نہ طبعی ہوں نہ مرضی جیسے حمام۔ سبب اختلاف نبض کا
باوجود ثبات قوت کے گرانی کسی مادہ کی طعام یا خلط سے اور ضعف قوت میں اختلاف نبض کا بوجہ مجاہدہ قوت اور امراض کے ہوتا ہے۔ ایضاً
اسباب اختلاف سے امتلاء عروق کا ہے خون سے اور ایسے اختلاف کو فصد زائل کردیتی ہے۔ کثرت خون کی جو بشدت موجب اختلاف ہوتی ہے
یہی ہے کہ خون میں لزوجت ہو اور روح کی حرکت میں بوجہ اس لزوجت کے اختناق پیدا ہو کہ شرائین میں حرکت روح کی بخوبی نہو سکے خصوصاً
اگر یہ تراکم یا بستگی روح کی قریب قلب کے واقع ہو۔ منجملہ اسباب اختلاف کے جو بہت جلد اختلاف پیدا کریں امتلاء معدہ کا ہے طعام سے۔ اور
غم و فکر کسی چیز میں لیکن اگر معدے میں کوئی خلط ردی ہمیشہ رہے اختلاف بھی دائمی ہوگا۔ اور بیشتر نوبت بہ خفقان موذی پہونچیگی اور نبض
خفقانی پیدا ہوگی۔ سبب نبض غشاری کا اختلاف اُس خلط کا ہے کہ اندر جرم شریان کے موجود ہو اور عفونت اور خامی اور نضج میں مختلف ہو یا
جرم شریان میں صلابت اور نرمی کا اختلاف ہو۔ یا اعضاء عصبانی میں ورم ہو۔ ذو القرعتین کا سبب شدت قوت اور احتیاج شدید بطرف اطفاء
حرارت کی اور سختی جرم شریان کی اسقدر کہ جتنی خواہش قوت کو انبساط نبض کی ہے بوجہ صلابت کے اتنا انبساط دفعہ واحد میں نہ کرے جیسے کوئی
شخص کسی چیز کو کاٹنا چاہے ایک ہی وار میں اور وہ شے ایک وار میں نہ کٹ سکے پھر دوسرا وار لگاتا ہے خصوصاً اگر زیادتی حاجت کی دفعۃً پیدا ہو۔
سبب نبض فاری کا یہ ہے کہ قوت ضعیف ہو پس کوشش سے طرف استراحت کے حرکت شروع کرے اور رفتہ رفتہ استراحت سے طرف کوشش
کے حرکت کرے۔ جو نبض حالت واحدہ پر ثابت ہو اُسکو دلالت ضعف قوت پر زیادہ ہے۔ اور ذنب الفار اور جو نبض مشابہ ذنب الفار کے ہے اُسکو دلالت
کسی قدر قوت پر ہے۔ اور اس بات پر ہے کہ ضعف بدرجہ غایت نہیں پہونچا۔ ذنب الفار کی نہایت ردی وہ قسم ہے جسے ذنب منقضی کہتے ہیں یعنی کم
ہوتے ہوتے فنا ہوجاے۔ اسکے بعد شامت کی رداءت ہے۔ اسکے بعد ذنب راجع کی سبب ذات الفترۃ کا ماندگی قوت کی ہے کہ اسکی جہت سے استراحت کے واسطے
فترہ واقع ہوتا ہے یا کوئی عارض دفعۃً پیدا ہو کہ استراحت کی طرف نفس اور طبیعت دفعۃً متوجہ ہو۔ نبض متشنج کا سبب حرکت غیر طبعی قوت میں
اور قوام آلہ کی رداءت ہوتی ہے۔ نبض مرتعد بسبب قوت اور صلابت آلہ کے اور احتیاج شدید بطرف اطفاء حرارت کے پیدا ہوتی ہے
اس سے کم اگر حاجت ہو تو نبض میں ارتعاد پیدا نہیں ہوتا۔ نبض موجی کا سبب اکثر ضعف قوت ہوتا ہے کہ بہت شدت ضعف کے دفعۃً
انبساط نہیں ہو سکتا قدرے قدرے انبساط پیدا ہوتا ہے۔ کبھی نبض موجی کا سبب نرمی شریان کی ہوتی ہے اگرچہ قوت میں زیادہ ضعف نہو
اسلئے کہ آلہ تر اور نرم جنبش اور تحریک کو قبول نہیں کرتا اسلئے ایک ایک جزو میں حرکت جداگانہ پیدا ہوتی ہے بخلاف آلہ خشک در سخت کے

کہ پیوست آمادہ جنبش ولرزش پر کرتی ہے اور جسم سخت اور خشک کے ایک جز کی حرکت دینے سے آخر تک حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اور جسم رطب اور لین میں یہ بات جائز ہے کہ ایک جزو اسکا قبول حرکت کرے اور اُسکے قبول سے دوسرا جز منفعل نہو کیونکہ ایسا جسم انفعال کو جلدی قبول کرتا ہے اور بہت جلد دوہرا ہو جاتا ہے۔ اور صورت کو بہت جلد بدل دیتا ہے۔ دودی اور نملی نبض کا سبب شدت ضعف ہوتا ہے تا اینکہ بطوء اور تواتر اور اختلاف اجزا نبض میں مجتمع ہو جاے اسلیئے کہ قوت کو استطاعت حرکت انبساط پیدا کرنے کی دفعہ واحد میں نہیں ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا انبساط اجزا میں پیدا کرتی ہے۔ نبض ردی الوزن کا سبب اگر نقصان احوال زمان میں وزن خراب ہو زیادتی حاجت ترویح کی ہے اور اگر احوال زمان حرکت مین ردی الوزن ہو اُسکا سبب زیادتی ضعف کی ہے خواہ حاجت اطفاے حرارت کی نہوتی۔ اور نقصان زمانہ حرکت بوجہ سرعت انبساط کے اسکا سبب مغائر اس سبب کے ہے۔ نبض ممتلی اور خالی اور حار اور بارد اور شاہق اور منخفض کے اسباب ظاہر ہین واللہ اعلم بالصواب

فصل ساتوین نبض اسنان اربعہ زن ومرد کے بیان مین

مردون کی نبض چونکہ قوت اُنکی شدید ہوتی ہے اور حاجت ترویح کی اُن کو زیادہ ہوتی ہے اعظم اور اقوی ہوتی ہے۔ اور چونکہ اُن کی حاجت بذریعہ عظیم ہونے کے تمام ہوتی ہے اسلیئے اُن کی نبض بہ نسبت عورتون کے زیادہ بطی اور بشدت متفاوت اکثر اوقات ہوتی ہے پھر چونکہ ہر ایک نبض جس مین قوت ثابت ہو متواتر ہو جاتی ہے اسلیئے واجب ہے کہ اس مین سرعت بھی پیدا ہو اس واسطے کہ سرعت کا وجود تواتر سے بیشتر ہوتا ہے لہذا چونکہ نبض مردون کی بہت بطی ہوتی ہے اس مین تفاوت بھی شدید ہوتا ہے۔ لڑکون کی نبض بوجہ رطوبت کے بہت نرم ہوتی ہے اور ضعیف تر اور بشدت متواتر اسلیئے کہ حرارت اُن کی قوی ہے اور قوت قوی نہیں ہے اسواسطے کہ ابھی وہ کمال نشوونما پر نہین پہونچے ہین مگر اُن کی نبض بقیاس اُن کے جثہ کے عظیم ہوتی ہے کیونکہ بدن اُنکے مقدار مین چھوٹے ہین ہان اُنکی نبض بنظر نبض ان لوگون کے جو استکمال نشوونما کا کر چکے ہین عظیم نہین ہے مگر سرعت و تواتر مین شدید ہوتی ہے بوجہ حاجت زائدہ کے اسلیئے کہ لڑکون مین بخار دخانی کا اجتماع بوجہ کثرت ہضم کے زیادہ ہوتا ہے اور قوت ان کی ہضم مین عاجز ہوتی ہے اور اسی جہت سے حاجت اخراج فضول اور ترویح حار غریزی کی ان مین زیادہ ہوتی ہے۔ جوانون کی نبض عظم مین زائد ہوتی ہے اور سرعت و تواتر مین ناقص۔ اور تفاوت مین بدرجہ غایت پہونچتی ہے مگر اول شباب کی نبض عظیم تر اور وسط شباب کی قوی تر ہوتی ہے۔ ہم فصل تیسری تعلیم تیسری فن اول مین ثابت کر چکے ہین کہ حرارت صبیان اور شبان کی قریب تشابہ کے ہے پس حاجت ترویح کی بھی دونون مین قریب قریب ہوگی لیکن چونکہ قوت شبان مین زیادہ ہے پس نبض عظیم ہو کر سرعت اور تواتر سے مستغنی ہو جاتی ہے۔ مدار کار نبض کے عظیم ہونے مین قوت پر ہے اور حاجت ترویح کی عظم پر داعی ہوتی ہے۔ اور اعتدال جرم شریان کا اس پر معین ہوتا ہے کہول کی نبض مین صغر زیادہ ہوتا ہے بجہت ضعف کے اور سرعت بھی اسی وجہ سے کم ہوتی ہے اور بوجہ عدم حاجت ترویح کے اور اسی جہت سے اس مین تفاوت بھی زیادہ ہوتا ہے۔ شیوخ جن کا سن حد کو پہونچ گیا ہو نبض ان کی صغیر اور متفاوت اور بطی ہوتی ہے اور بیشتر بسبب رطوبات غریبہ کے نبض مین نرمی پیدا ہوتی ہے نہ بوجہ رطوبت غریزی کے

فصل آٹھوین نبض امزجہ کے بیان مین

گرم مزاج کو حاجت ترویح کی زیادہ ہوتی ہے پس اگر قوت اور آلہ مساعدت کرے نبض عظیم ہوتی ہے اور اگر قوت یا آلہ دونون مین کوئی مساعد نہو بموجب تفصیل مذکورۂ بالا کے نبض دقیق یا صغیر ہوگی۔ اور اگر حرارت بوجہ سوء مزاج کے نہو بلکہ طبعی ہو اور سوء مزاج قوی صحیح ہوگا اور قوت بہت قوی ہوگی۔ ایسا گمان نہ کرنا چاہیئے کہ حرارت غریزی کی زیادتی قوت مین نبض کے نقصان پیدا کرتی ہے بلکہ جتنی حرارت غریزی بڑھتی جاتی ہے قوت جوہر روح مین

زیادہ کرتی ہی اور جوان مردی نفس مین- اور جو حرارت تابع سوء مزاج کے ہوتی ہی جس قدر بڑھتی ہو قوت مین ضعف پیدا کرتی ہی- مزاج بارد کی نبض جہات نقصان کی طرف مائل ہوتی ہی جیسے صغر خصوصًا بطوء اور تفاوت اگر جرم شریان نرم ہو عرض نبض کا اور بطوء اور تفاوت زیادہ ہوتا ہے- اور اگر سخت ہو اس سے کم ہوتا ہی- جو ضعف نبض کہ اسکو سوء مزاج بارد پیدا کرتا ہی بہت زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت اس ضعف کے جو سوء مزاج حار سے پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ حار بہت مناسب ہی حرارت غریزی سے- مزاج رطب کی نبض مین موجیت اور استعراض زیادہ ہوتا ہی اور خشک مزاج مین تنگی اور صلابت- پھر اگر قوت قوی ہو اور حاجت شدید ہو ذوالقرعتین اور تشنج اور مرتعش پیدا ہوگی- ناظرین کتاب ہذا قواعد مذکورۂ بالا کو یاد رکے مرکب مزاج کی نبض پیدا کر سکتے ہین- کبھی ایک ہی شخص کے بدن کی نصف جانب گرم ہوتی ہی اور نصف سرد اُس وجہ سے اسکے دونون جانب کی نبض مین ایسا اختلاف پیدا ہوتا ہی جسے حرارت اور برودت جانبین کی مقتضی ہو پس اسکی نبض گرم جانب کی مثل حار مزاج کے ہوتی ہی اور سرد جانب کی مثل بارد مزاج کے ہوتی ہی- اسی جگہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ انبساط اور انقباض نبض کا بطریق جزر اور مد قلب کے نہین ہوتا بلکہ یہ طریقہ انبساط اور انقباض جرم شریان سے مل کر پیدا ہوتا ہی **فصل نوین نبض فصول کے بیان مین** ربیع کی نبض معتدل ہر چیز مین ہوتی ہی اور قوت مین زیادہ- اور ضعیف مین نبض متواتر اور سریع ہوتی ہی کہ حاجت ترویح کی زیادہ ہی اور صغیر اور ضعیف بوجہ انحلال قوت کے ہوتی ہی اس لیے کہ روح بجہت حرارت خارجی کے جو بافراط غالب ہوتی ہی تحلیل ہو جاتی ہی- جاڑون مین نبض کا تفاوت اور بطوء اور ضعف بشدت ہوتا ہی باوجودیکہ صغیر ہوتی ہے اسلیے کہ قوت بعض ابدان مین ضعیف ہو جاتی ہی- اور حرارت غریزی اندر جسم کے محتقن ہو کر مجتمع ہوتی ہی پس قوت قوی ہو جاتی ہی اور یہ بات اُس وقت ہوتی ہی کہ مزاج مین حرارت غالب ہو اور برودت کے مقابلہ مین قادر ہو اثر برودت کا زیادہ قبول نہ کرتا ہو کہ اس وقت برودت اندر بدن کے داخل نہ ہوگی- خریف مین نبض مختلف اور مائل بضعف ہوگی یہ اختلاف بسبب کثرت استحالہ مزاج کے جو خریف مین عارض ہوتا ہی کہ کبھی گرم ہو جاتا ہی اور کبھی سرد اور ضعف بھی اسی وجہ سے ہوتا ہی اس لیے کہ مزاج مختلف کو ہر وقت مین زیادہ ایذا پہونچتی ہی بہ نسبت مزاج متشابہ اور مستوی کے اگرچہ تشابہ اور استواء بُرا حالی مین ہو اور چونکہ خریف کا زمانہ طبیعت حیوانی کے متناقض ہی اسلیے کہ خریف مین ضعف اور یبس زیادہ ہوتا ہی یہ بھی ایک دلیل اختلاف نبض کی ہوسکتی ہی اور جو فصول درمیان فصول چارگانہ کے ہون اُن کی نبض مناسب دو فصلون کی کیفیت کے ہوتی ہی جن کے بیچ مین یہ نبض واقع ہی **فصل دسوین نبض بلاد اور شہرون کے بیان مین** بعض بلاد اور شہر معتدل ہوتے ہین اور ربیعی یعنے اُنکے خواص آب ہوا کے مناسب فصل ربیع کے ہوتے ہین- اور بعض بلاد حار صیفی ہوتے ہین- اور بعض برودت مین مثل شتا کے- اور یبس مین مثل خریف کے ہوتے ہین- پس احکام نبض کے ہر بلد مین بقیاس اُن احکام کے ہونگے جنکا بیان نبض فصول مین ہو چکا **فصل گیارھوین اس نبض کے بیان مین جو کھانے پینے سے حادث ہوتی ہی** کھانے پینے کی چیزین نبض کے حال کو اپنی کیفیت اور کمیت کی جہت سے متغیر کرتی ہین- کیفیت کا تغیر اس طرح پر کہ جسقدر مائل بہ تسخین یا تبرید ہون موافق اُسی کیفیت کے نبض مین تغیر پیدا ہوتا ہی- اور کمیت مین اس طرح پر کہ اگر ماکول و مشروب کی مقدار معتدل ہو نبض کے عظیم اور سرعت اور تواتر مین زیادتی پیدا ہوگی اس لیے کہ قوت اور حرارت مین زیادتی حاصل ہوتی ہی- اور یہ تاثیر مدت تک ثابت رہتی ہی- اور اگر مقدار ماکول و مشروب کی زیادہ ہو نبض مین اختلاف غیر منتظم پیدا ہوتا ہی اس لیے کہ طعام قوت پر گرانی پیدا کرتا ہی- اور ہر ایک گرانی بموجب اختلاف نبض کے ہوتی ہی ارکاغانیس نے کہا ہے

کہ سرعت نبض اُسوقت تواتر سے زیادہ ہوتی ہی- اور یہ تغیر دیر تک ٹھہرتا ہی گو اسکا سبب دیر تک نہ ٹھہرے- اور اگر ماکول و مشروب اس مقدار سے کم ہو خلاف منتظم پیدا ہوگا- اور قلت مقدار مین نبض کا اختلاف اور عظم اور سرعت کم ہوتا ہو اور تغیر اُسکا بکثرت ثابت نہین رہتا اسلیے کہ مادہ کم ہی بہت جلد ہضم ہوجاتا ہی پھر اگر قوت مین کمی اور ضعف بہت زیادتی یا کمی ماکول و مشروب کے ہو دونون صورتون مین نبض صغر اور تفاوت مین آخر کو مشابہ ہوجاتی ہی- اور اگر طبیعت قوی ہضم پر ہوکر استحالہ غذا کا کردیتی ہو پھر نبض معتدل ہوجاتی ہے- شراب مین ایک خصوصیت بنا یہ ہی کہ مقدار کثیر اُسکی اگرچہ موجب اختلاف نبض ہوتی ہی مگر اس قدر اختلاف کہ معتد بہ ہو اور غذاے کثیر برابر مقدار شراب کے جیسا اختلاف پیدا کرتی ہی وہ اختلاف شراب نہین پیدا کرتی- یہ خاصیت بجہت تخلخل جوہر شراب اور لطافت اور رقت اور خفت کے اس مین ہوتی ہی لیکن اگر شراب بالفعل سرد ہو پس جو تغیر اور سرد چیزین بالفعل نبض مین پیدا کرتی ہین شراب بھی پیدا کرتی ہی- مثلاً نبض کو صغیر اور متفاوت اور بطی کردیتی ہی- اور یہ تغیر نبض مین بجہت سرعت نفوذ شراب کے بہت جلد پیدا ہوتا ہی پھر جسوقت اندرونی حرارت اسکو گرم کرتی ہی شاید یہ تغیر جو بوجہ برودت فصلی کے پیدا ہوا تھا زائل ہوجاتا ہی اور شراب بدن مین جسوقت نفوذ کرتی ہو دران حالیکہ وہ گرم ہو اُس کی حرارت بہت بعید حرارت غریزی سے نہین ہوتی اور تحلل فوراً عارض ہوتا ہی- اور اگر شراب سرد بالفعل بدن مین نافذ ہوتی ہو اُس کی ایذا دہی اس قدر ہوتی ہی کہ اور سرد چیزین اتنی موذی نہین ہین اسلیے کہ اور سرد چیزین بعد گرم ہونے کے نفوذ کرتی ہین اور سریع النفوذ نہین ہوتی ہین بخلاف شراب کے کہ وہ قبل گرم ہونے کے نفوذ کرجاتی ہو اور اس جہت سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہی خصوصاً ایسے ابدان مین جو مستعد ایسے ضرر کے ہین اور گرم بالفعل شراب کا ضرر اس قدر نہین ہو اگر بحالت گرمی نفوذ کرجاے اس لیے کہ اُسکی تسخین اول ملاقات مین اتنی نہین ہوتی کہ ایذاے کامل دے سکے بلکہ طبیعت اُس کو قبول کرکے حصہ مناسب پر تقسیم کرکے تفریق اور تحلیل کرتی ہی- اور سرد شراب اکثر طبیعت کو اپنے فعل سے باز رکھکر اس کی حرارت بجھا دیتی ہی قبل اسکے کہ طبیعت واسطے تقسیم اور تحلیل کے قائم ہو- یہ وہ تغیر نبض کا ہی جو بنظر کثرت مقدار شراب اور حرارت اور برودت کے پیدا ہوتا ہی لیکن جس وقت اعتبار تقویت کا کیا جاے اُسکے واسطے احکام اور بھی ہین اس لیے کہ شراب بذات خود صحیح آدمیون کی مقوی ہی اور قوت غریزی کو ہوشیار کردیتی ہی کہ جوہر روح مین بہت جلد زیادتی پیدا کرتی ہی جو تبرید اور تسخین شراب سے پیدا ہوتی ہی اگرچہ بہ نسبت اکثر ابدان کے مضر ہی پھر بھی یہ تبرید اور تسخین کبھی کسی مزاج کو موافق بھی ہوتی ہی کیونکہ جو چیزین بارد ہین جن لوگون کو سوء مزاج حار ہو اُن کی قوت کو بڑھاتی ہین جیسا **جالینوس** نے ذکر کیا کہ آب انار محرور المزاج کو مدام تقویت دیتا ہی اور ماء العسل ہمیشہ بارد المزاج کی قوت بڑھاتا ہی- اور شراب باین لحاظ کہ وہ بالطبع حار یا بارد ہی کبھی ایک گروہ کو تقویت دیتی ہی اور دوسرے گروہ مین ضعف پیدا کرتی ہی مگر ہمارا کلام اسوقت شراب کے اس فعل مین نہین ہی بلکہ اس وقت ہم شراب کی اس قوت مین بحث کرتے ہین جس کے ذریعہ سے اس کا استحالہ بطرف روح کے جلد تر ہوجاتا ہی کہ یہ قوت شراب کی ہمیشہ مقوی ہوتی ہی- پھر اگر شراب کی اعانت بدن کی حرارت یا برودت کرے تقویت اسکی زیادہ ہوجاتی ہی- اور اگر بدن کی حرارت یا برودت مخالف تقویت شراب کے ہو اس تقویت مین نقصان بسبب اسی مخالفت کے پیدا ہوتا ہی- پس تغیر نبض کا بموجب اسی قوت شراب کے ہوتا ہی اگر قوی ہو نبض کی قوت زیادہ کرتی ہی- اور اگر سخونت زیادہ ہو نبض مین حاجت ترویح کی بڑھاتی ہے- اور اگر سرد ہو مقدار حاجت سے کم

HAKEEM SHOUKAT ALI

کرتی ہو اکثر شراب قوت مین زیادتی کرتی ہو بہر حال مین شراب زیادتی حاجت کی نبض مین پیدا کرکے سرعت نبض کو نہین بڑھاتی پانی کا یہ حال ہو کہ چونکہ نفوذ غذا کا بذریعہ پانی کے ہوتا ہو اس جہت سے نبض کو پانی قوی کردیتا ہو اور پانی کا فعل مشابہ فعل شراب کے ہوتا ہو۔ اور پھر چونکہ پانی گرمی نہین پیدا کرتا ہو بلکہ تبرید پیدا کرتا ہو اسلئے زیادتی حاجت مین نبض کو مرتبہ زیادتی حاجت شراب کے نہین پہونچاتا ہو

فصل بارھوین ان تغیرات نبض کے بیان مین جو خواب و بیداری سے پیدا ہوتے ہین

خواب کے وقت مین احکام نبض کے بحسب وقت خواب و بحسب حال ہضم کے مختلف ہوتے ہین نبض اول خواب مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہو اسلئے کہ حرارت غریزی کی حرکت ابتداے خواب مین بطرف انقباض او ر اندر جانے کے ہوتی ہو نہ بطرف انبساط اور باہر آنے کے کیونکہ حرارت غریزی اسوقت مین تمام وکمال متوجہ نفس کی حرکت دینے بطرف باطن کے واسطے ہضم غذا اور نضج فضول کے ہوتی ہو اور مثل مقہور اور مجبور کے محصور ہوتی ہو اور اس وقت نبض بطوء اور تفاوت مین شدید ہوتی ہو بسبب اسکے کہ حرارت مین اگرچہ زیادتی بجہت احتقان اور اجتماع کے پیدا ہوئی ہو مگر وہ تبرید جو بروقت بیداری کے بحسب اتصال مسخنات کے اور بوجہ حدوث حرکات کے تھا معدوم ہوگیا۔ اور حرکت نبض مین پیدا کرتی ہو اور بہت زیادہ بطرف سوء مزاج کے مائل کرتی ہو۔ اور اجتماع اور احتقان جو معتدل ہون ان مین حرارت کا زیادہ کرنا اور ان کی حرارت کا بطرف قلق کے منجر ہونا کم ہوتا ہو۔ ناظر کتاب ہذا کو بخوبی معلوم ہو کہ حالت تعب کی سانس اور اسکا قلق بہت زیادہ ہوتا ہو بہ نسبت سانس اور قلق اس شخص کے جسکی حرارت متحقن ہو اسلئے کہ اصلی حرارت مشابہ ورم کے ہوتی ہو مثال اسکی جیسے کوئی شخص بحالت بیداری ایسے پانی مین غوطہ مارے جسکی برودت معتدل ہو کہ اسکی حرارت اگرچہ اندر جسم کے محتقن ہوتی ہو اور قوی ہو جاتی ہو مگر اسکی قوت حرارت کی اتنی نہین بڑھتی کہ سانس زیادہ جلد جلد چلنے لگے جیسے جہد ریاضت اور تعب کے چلتی ہو اور اگر بخوبی تامل کیا جاے معلوم ہوگا کہ حرکت سے زیادہ حرارت پیدا کرنے والی کوئی چیز نہین ہو۔ حالت بیداری مین تسخین فقط بوجہ حرکت بدن کے پیدا نہین ہوتی یہانتک کہ اگر بدن ساکن ہو حرارت پیدا نہو بلکہ موجب تسخین حالت بیداری مین حرکت روح کی ہو طرف خارج بدن کے اور حرکت علی الاتصال روح کی بوجہ پیدا ہونے روح کے ہوتی ہو۔ پھر جسوقت ہضم طعام ہوجاتا ہو قوت روحانی بڑھتی ہو بوجہ ازدیاد قوت کے بذریعہ غذا کے اور جو توجہ روح کی طرف اندر بدن کے واسطے تدبیر غذا کے تھی برطرف ہوجاتی ہو اور توجہ اور انصراف اسکا بطرف خارج و نیز بطرف مبدء روح یعنی قلب کے ہوتا ہو اسی جہت سے اسوقت نبض عظیم ہوجاتی ہے اور پھر چونکہ بروقت ہضم طعام کے مزاج مین بوجہ غذا کے تسخین زیادہ ہوتی ہو اور شریان نبض کی بوجہ سے نفوذ کرنے رطوبات غذائی کے نرمی مین زیادہ ہوجاتی ہو اور سرعت اور تواتر مین کثرت نہین ہوتی اسلئے کہ نفوذ غذا کا زیادتی حاجت تدریج کی نہین کرتا ہو تاکہ سرعت اور تواتر پیدا ہو اور نہ اس قدر حاجت بر آری ہوتی ہو کہ جو سبب غایت نبض کے عظیم ہونے کا ہو بذریعہ تغذیہ کے پیدا ہو اور نبض کے عظیم ہونے کی ضرورت باقی نرہے اور یہ استیفاء محتاج الیہ عظم کا نبض کے عظیم ہونے سے مانع ہوا سوجہ سے نبض عظیم ہوتی ہو پھر جسوقت سونے والا دیر تک سوتا ہو نبض ضعیف ہوجاتی ہو کہ احتقان حرارت غریزی کا اندر ہوتا ہو اور قوت جسکی شان سے یہ ہو کہ حالت بیداری مین بانواع استفراغ مستفرغ ہوتی رہتی ہو وہ استفراغات خواہ بذریعہ ریاضت کے ہون یا اور کسی وجہ سے محسوس ہون یا غیر محسوس ایسی قوت نیچے انھین فضول کے رک جاتی ہو لیکن جسوقت نوم خلوے معدے مین واقع ہو اور کوئی چیز ایسی بناے کہ جسکا ہضم کرے اسوقت مزاج کو مائل بجانب برودت کرتی ہو پس صغر اور بطوء اور تفاوت پیدا ہوتا ہو اور بڑھتا جاتا ہو۔ بیداری کے واسطے

کہ سرعت نبض اُسوقت تواتر سے زیادہ ہوتی ہی- اور یہ تغیر دیر تک ٹھہرتا ہی گو اسکا سبب دیر تک نہ ٹھہرے- اور اگر ماکول ومشروب اس مقدار سے کم ہو تو اختلاف منتظم پیدا ہوگا- اور قلت مقدار مین نبض کا اختلاف اور عظم اور سرعت کم ہوتا ہی اور تغیر اُسکا بکثرت ثابت نہین رہتا اسلیے کہ مادہ کم ہی بہت جلد ہضم ہوجاتا ہی پھر اگر قوت مین کمی اور ضعف بہت زیادتی یا کمی ماکول ومشروب کے ہو دونون صورتون مین نبض صغر اور تفاوت مین آخر کو مشابہ ہوجاتی ہی- اور اگر طبیعت قوی ہضم پر ہو کر استحالہ غذا کا کردیتی ہی پھر نبض معتدل ہوجاتی ہے- شراب مین ایک خصوصیت نمائم ہی کہ مقدار کثیر اُسکی اگرچہ موجب اختلاف نبض ہوتی ہی مگر اس قدر اختلاف کہ معتد بہ ہو اور غذاے کثیر برابر مقدار شراب کے جیسا اختلاف پیدا کرتی ہی وہ اختلاف شراب نہین پیدا کرتی- یہ خاصیت بہت تخلخل جوہر شراب اور لطافت اور رقت اور خفت کے اس مین ہوتی ہی لیکن اگر شراب بالفعل سرد ہو پس جو تغیر اور سرد چیزین بالفعل نبض مین پیدا کرتی ہین شراب بھی پیدا کرتی ہی مثلاً نبض کو صغیر اور متفاوت اور بطی کردیتی ہی- اور یہ تغیر نبض مین بجہت سرعت نفوذ شراب کے بہت جلد پیدا ہوتا ہی پھر جسوقت اندرونی حرارت اسکو گرم کرتی ہی شاید یہ تغیر جو بوجہ برودت فصلی کے پیدا ہوا تھا زائل ہوجاتا ہی اور شراب بدن مین جسوقت نفوذ کرتی ہی در انحالیکہ وہ گرم ہو اُس کی حرارت بہت بعید حرارت غریزی سے نہین ہوتی اور تحلل فوراً عارض ہوتا ہی- اور اگر شراب سرد بالفعل بدن مین نافذ ہوتی ہی اُس کی ایذا دہی اس قدر ہوتی ہی کہ اور سرد چیزین اتنی موذی نہین ہین اسلیے کہ اور سرد چیزین بعد گرم ہونے کے نفوذ کرتی ہین اور سریع النفوذ نہین ہوتی ہین بخلاف شراب کے کہ وہ قبل گرم ہونے کے نفوذ کرجاتی ہی اور اس جہت سے ضرر عظیم پیدا ہوتا ہی خصوصاً ایسے ابدان مین جو مستعد ایسے ضرر کے ہین اور گرم بالفعل شراب کا ضرر اس قدر نہین ہی اگر بحالت گرمی نفوذ کرجاے اس لیے کہ اُسکی تسخین اول ملاقات مین اتنی نہین ہوتی کہ ایذاے کامل دے سکے بلکہ طبیعت اُس کو قبول کرکے حصہ مناسب پر تقسیم کرکے تفریق اور تحلیل کرتی ہی- اور سرد شراب اکثر طبیعت کو اپنے فعل سے باز رکھکر اس کی حرارت بجھا دیتی ہی قبل اسکے کہ طبیعت واسطے تقسیم اور تحلیل کے قائم ہو- یہ وہ تغیر نبض کا ہی جو بنظر کثرت مقدار شراب اور حرارت اور برودت کے پیدا ہوتا ہی لیکن جس وقت اعتبار تقویت کا کیا جاے اُسکے واسطے احکام اور بھی ہین اس لیے کہ شراب بذات خود صحیح آدمیون کی مقوی ہی اور قوت غریزی کو ہوشیار کردیتی ہی کہ جوہر روح مین بہت جلد زیادتی پیدا کرتی ہی جو تبرید اور تسخین شراب سے پیدا ہوتی ہی اگرچہ بنسبت اکثر ابدان کے مضر ہی پھر بھی یہ تبرید اور تسخین کبھی کسی مزاج کو موافق بھی ہوتی ہی کیونکہ جو چیزین بارد ہین جن لوگون کو سوء مزاج حار ہی اُن کی قوت کو بڑھاتی ہین جیسا **جالینوس** نے ذکر کیا کہ آب انار محرور المزاج کو مدام تقویت دیتا ہی اور ماء العسل ہمیشہ بارد المزاج کی قوت بڑھاتا ہی- اور شراب باین لحاظ کہ وہ بالطبع حار یا بارد ہی کبھی ایک گروہ کو تقویت دیتی ہی اور دوسرے گروہ مین ضعف پیدا کرتی ہی مگر ہمارا کلام اسوقت شراب کے اس فعل مین نہین ہی بلکہ اس وقت ہم شراب کی اس قوت مین بحث کرتے ہین جس کے ذریعہ سے اس کا استحالہ بطرف روح کے جلد تر ہوجاتا ہی کہ یہ قوت شراب کی ہمیشہ مقوی ہوتی ہی- پھر اگر شراب کی اعانت بدن کی حرارت یا برودت کرے تقویت اسکی زیادہ ہوجاتی ہی- اور اگر بدن کی حرارت یا برودت مخالف تقویت شراب کے ہو اس تقویت مین نقصان بسبب اسی مخالفت کے پیدا ہوتا ہی- پس تغیر نبض کا بموجب اسی قوت شراب کے ہوتا ہی اگر قوی ہو نبض کی قوت زیادہ کرتی ہی- اور اگر سخونت زیادہ ہو نبض مین حاجت تدریج کی بڑھاتی ہے - اور اگر سرد ہو مقدار حاجت سے کم

کرتی ہو اکثر شراب قوت مین زیادتی کرتی ہو بہر حال مین شراب زیادتی حاجت کی نبض مین پیدا کرکے سرعت نبض کو نہین بڑھاتی پانی کا یہ حال ہو کہ چونکہ نفوذ غذا کا بذریعہ پانی کے ہوتا ہو اس جہت سے نبض کو پانی قوی کردیتا ہو اور پانی کا فعل مشابہ فعل شراب کے ہوتا ہو۔ اور پھر چونکہ پانی گرمی نہین پیدا کرتا ہو بلکہ تبرید پیدا کرتا ہو اسلئے زیادتی حاجت مین نبض کو مرتبہ زیادتی حاجت شراب کے نہین پہونچاتا ہو

فصل بارھوین اُن تغیرات نبض کے بیان مین جو خواب و بیداری سے پیدا ہوتے مین

خواب کے وقت مین احکام نبض کے بحسب وقت خواب و بحسب حال ہضم کے مختلف ہوتے مین نبض اول خواب مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہو اسلئے کہ حرارت غریزی کی حرکت ابتداے خواب مین بطرف انقباض اور اندر جانے کے ہوتی ہو نہ بطرف انبساط اور باہر آنے کے کیونکہ حرارت غریزی اسوقت مین تمام وکمال متوجہ نفس کی حرکت دینے پر طرف باطن کے واسطے ہضم غذا اور نضج فضول کے ہوتی ہو اور مثل مقہور اور مجبور کے محصور ہوتی ہو اور اس وقت نبض بطو اور تفاوت مین شدید ہوتی ہو بسبب اسکے کہ حرارت مین اگرچہ زیادتی بہت احتقان اور اجتماع کے پیدا ہوئی ہو مگر وہ تبرید جو بروقت بیداری کے بحسب اتصال مسخنات کے اور بوجہ حدوث حرکات کے تھا معدوم ہوگیا۔ اور حرکت نبض مین پیدا کرتی ہو اور بہت زیادہ بطرف سوء مزاج کے مائل کرتی ہو۔ اور اجتماع اور احتقان جو معتدل ہون ان مین حرارت کا زیادہ کرنا اور ان کی حرارت کا بطرف قلق کے منجر ہونا کم ہوتا ہو ناظر کتاب ہذا کو بخوبی معلوم ہو کہ حالت تعب کی سانس اور اسکا قلق بہت زیادہ ہوتا ہو بہ نسبت سانس اور قلق اُس شخص کے جسکی حرارت تحقن ہو اسلئے کہ اسکی حرارت مشابہ ورم کے ہوتی ہو مثال اسکی جیسے کوئی شخص بحالت بیداری ایسے پانی مین غوطہ مارے جسکی برودت معتدل ہو کہ اسکی حرارت اگرچہ اندر جسم کے محتقن ہوتی ہو اور قوی ہوجاتی ہو مگر اسکی قوت حرارت کی اتنی نہین بڑھتی کہ سانس زیادہ جلد جلد چلنے لگے جیسے بعد ریاضت اور تعب کے چلتی ہو اور اگر بخوبی تامل کیا جاے معلوم ہوگا کہ حرکت سے زیادہ حرارت پیدا کرنے والی کوئی چیز نہین ہو حالت بیداری مین تسخین فقط بوجہ حرکت بدن کے پیدا نہین ہوتی یہانتک کہ اگر بدن ساکن ہو حرارت پیدا ہو بلکہ موجب تسخین حالت بیداری مین حرکت روح کی جو طرف خارج بدن کے اور حرکت علی الاتصال روح کی بوجہ پیدا ہونے روح کے ہوتی ہو۔ پھر جسوقت ہضم تمام ہوجاتا ہو قوت روحانی بڑھتی ہو بوجہ ازدیاد قوت کے بذریعہ غذا کے اور جو توجہ روح کی طرف اندر بدن کے واسطے تدبیر غذا کے تھی برطرف ہوجاتی ہو اور توجہ اور انصراف اسکا بطرف خارج و نیز بطرف مبدا روح یعنی قلب کے ہوتا ہو اسی جہت سے اسوقت نبض عظیم ہوجاتی ہے اور پھر چونکہ بروقت ہضم طعام کے مزاج مین بوجہ غذا کے تسخین زیادہ ہوتی ہو اور شریان نبض کی بوجہ سے نفوذ کرنے رطوبات غذائی کے نرمی مین زیادہ ہوجاتی ہو اور سرعت اور تواتر مین کثرت نہین ہوتی اسلئے کہ نفوذ غذا کا زیادتی حاجت تدریج کی نہین کرتا ہو تاکہ سرعت اور تواتر پیدا ہو اور نہ اس قدر حاجت برآری ہوتی ہو کہ جو سبب غایت نبض کے عظیم ہونے کا ہو بذریعہ تغذیہ کے پیدا ہو اور نبض کے عظیم ہونے کی ضرورت باقی نرہے اور یہ استیفاء محتاج الیہ عظم کا نبض کے عظیم ہونے سے مانع ہوا سو جہ سے نبض عظیم ہوتی ہو پھر جسوقت سونے والا دیر تک سوتا ہو نبض ضعیف ہوجاتی ہو کہ احتقان حرارت غریزی کا اندر ہوتا ہو اور قوت جسکی شان سے یہ ہو کہ حالت بیداری مین بانواع استفراغ ستفرغ ہوتی رہتی ہو وہ استفراغات خواہ بذریعہ ریاضت کے ہون یا اور کسی وجہ سے محسوس ہون یا غیر محسوس وہی قوت نیچے انھین فضول کے رُک جاتی ہو لیکن جسوقت نوم خلوے معدے مین واقع ہو اور کوئی چیز ایسی نہاے جسکو ہضم کرے تو قوت مزاج کو مائل بجانب برودت کرتی ہو پس صغر اور بطو اور تفاوت پیدا ہوتا ہو اور بڑھتا جاتا ہو۔ بیداری کے واسطے

بھی اسکا حکم مختلف ہیں جس وقت سوتا ہوا آدمی از خود بیدار ہو اور اُس کی نیند پوری ہو جائے اُس وقت نبض مائل بطرف عظم اور سرعت کے آہستہ آہستہ ہوتی ہے اور اپنی حالت اصلی اور طبعی تک پہونچ جاتی ہے اور جو شخص دفعۃً کسی ناگہانی سبب سے بیدار ہوا اسکی نبض میں یہ حالت پیدا ہوتی ہے کہ سست ہو جاتی ہے اور رک رک چلتی ہے جیسے یہ بیدار ہوا اسلئے کہ قوت سبب ناگہانی سے منقبض ہو جاتی ہے اور پھر اسکی نبض عظیم سریع متواتر ہو جاتی ہے اور ارتعاش میں مختلف ہوتی ہے اسواسطے کہ یہ حرکت بیداری کی مشابہ حرکت قسری کے ہے کہ التہاب حرارت بھی پیدا کرتی ہے اور چونکہ قوت دفعۃً بطرف اُس چیز کے جو بالطبع عارض ہوئی ہے متحرک ہوتی ہے حرکات مختلف پیدا ہوتے ہیں پس نبض مرتعش ہو جاتی ہے مگر دیر تک یہ کیفیت باقی نہیں رہتی بلکہ بہت جلد بطرف اعتدال رجوع کرتی ہے اسلئے کہ سبب اسکا اگرچہ مثل قوی کے ہے لیکن ٹھہرنا اسکا کم ہے اور شعور اسکے بطلان کا بہت جلد ہے **فصل تیرھویں احکام نبض ریاضت کے بیان میں** ابتداے ریاضت اور جب تک ریاضت معتدل ہے نبض عظیم اور قوی ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ حرارت غریزیہ میں زیادتی ہوتی ہے اور قوت حار غریزی کی بڑھتی ہے۔ ایضاً ابتداے ریاضت اور اعتدال ریاضت میں نبض سریع اور متواتر ہوتی ہے اسلئے کہ حاجت ترویح کی بسبب حرکت کے زیادہ ہو جاتی ہے پھر اگر ریاضت کی مداومت ہو جاے اور زمانہ دراز تک رہے خواہ ریاضت طولانی کرنے کرنے یکبارگی اس میں بہت کمی واقع ہو وہ فوائد جو موجب قوت ہیں باطل ہو جائینگے پس نبض اسوقت ضعیف اور صغیر ہو جاتی ہے اسلئے کہ حار غریزی کا انحلال پیدا ہوتا ہے مگر سرعت اور تواتر دو سبب سے لازم ہوتا ہے۔ شدت حاجت۔ اور قصور قوت۔ اس بات سے کہ نبض عظیم کرنے میں کافی ہو پھر ہمیشہ سرعت کم ہوتی جائے گی اور تواتر بڑھتا جائیگا۔ پھر اخیر میں اگر ریاضت بدستور رہے اور ناتوانی بڑھ جاے نبض نملی ہو جاتی ہے بہت ضعف اور شدت تو ترک اور جب اس سے بھی زیادہ ریاضت میں افراط ہو نوبت ہلاکت پہونچتی ہے اور جتنے انواع انحلال کے ہیں سب پیدا ہو جاتے ہیں پس نبض نملی ہو جاتی ہے بعد اسکے نملیت مائل بہ تفاوت ہو کر بطوء مع ضعف اور صغر کے پیدا ہوتا ہے **فصل چودھویں احکام نبض نہانے والوں کے بیان میں** استحمام یا گرم پانی سے ہوتا ہے یا سرد پانی سے۔ گرم پانی سے نہانا پہلے تو قوت اور حاجت کو زیادہ کرتا ہے پھر جسوقت بافراط تحلیل کرتا ہے نبض میں ضعف پیدا ہوتا ہے **جالینوس** کہتا ہے کہ اسوقت میں نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہو جاتی ہے میں کہتا ہوں کہ ضعیف اور صغیر کرنا نبض کا ایسے استحمام سے ضرور صادر ہوتا ہے مگر آب گرم جس وقت باطن بدن میں تسخین بوجہ حرارت عرضی کے پیدا کرتا ہے اکثر بعد تھوڑی دیر کے پانی بمقتضاے طبیعت اسکی یعنی تبرید غالب ہوتی ہے۔ اور اکثر تھوڑی دیر تک وہی کیفیت حرارت عرضی کی باقی رہتی ہے پس اگر غلبہ کیفیت عارضی کا ہو نبض سریع اور متواتر ہو جاتی ہے۔ اور اگر پانی کی طبیعت اصلی غالب آئے نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔ اور اگر حرارت عرضی کی تسخین اس افراط سے تحلیل قوت کرے کہ نوبت غشی کی پہونچ جاے اس وقت بھی نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔ سرد پانی سے نہانے میں اگر برودت پانی کی اندر بدن کے پہونچ جاے نبض ضعیف اور صغیر ہوتی ہے اور تفاوت اور بطوء بھی پیدا ہوتا ہے اور اگر اندر بدن کے برودت نہ پہونچے بلکہ حرارت کو اندر جمع کرے قوت زیادہ ہو کر اندر کے عظیم ہو جائے گی اور سرعت اور تواتر کم ہو جاتا ہے جو پانی حمامات میں یعنی زمین گندھکی وغیرہ میں ہوتے ہیں اُن میں سے جنکے مزاج میں خشکی غالب ہے اُنسے استحمام کرنے سے نبض میں صلابت زیادہ ہوتی ہے اور عظم میں کمی ہو جاتی ہے۔ اور جو پانی حمامات کے ضمن میں ہیں نبض کی سرعت زیادہ کرتے ہیں مگر یہ کہ تحلیل قوت زیادہ کریں پس اسوقت وہی اعراض نبض میں پیدا ہونگے جنکے بیان سے ہم فارغ ہو چکے یعنی ضعیف نبض کے اجناس نملی دودی وغیرہ پیدا ہونگے **فصل پندرھویں زنان حاملہ کی نبض کے بیان میں** حاجت ترویح کی زنان حاملہ میں بسبب مشارکت ولد کے زیادہ ہوتی ہے گویا کہ ایسی عورتیں دوہری حاجت رکھتی ہیں اور ایک مرتبہ سانس لینا انکا بمنزلہ دو مرتبہ سانس لینے کے ہوتا ہے اور قوت ایسی عورتوں کی زیادہ تو یقیناً نہیں ہوتی اور بہت کم بھی نہیں ہوتی

اگر سقدر کم ہوتی ہو جتنا بوجھ اُٹھانے کا تکان روز بروز ہوتا ہو۔ پھر چونکہ یہ تکان تھوڑا تھوڑا روز بڑھتا ہو اسی جہت سے ان کی قوت پر احکام قوت متوسطہ کے کیے جاتے ہین اور حاجت کی شدت اوپر بیان ہو چکی باین نظر اُن کی نبض عظیم سریع متواتر ہوتی ہو

فصل سولھوین نبض اوجاع کے بیان مین

درد سے نبض مین تغیر یا بجہت شدت کے ہوتا ہو یا اسلیے کہ درد عضو رئیس مین ہو یا اسوجہ سے کہ درد مدت دراز سے پیدا ہوا ہو ابتدا مین درد قوت کا ہیجان کرکے اسکو واسطے مقابلہ اور دفع کرنے مادہ اور تیزی حرارت کے حرکت دیتا ہو اس واسطے نبض عظیم سریع ہو جاتی ہو اور تفاوت کی نبض مین شدت ہوتی ہو کیونکہ بر آمد حاجت عظم اور سرعت سے ہوجاتی ہو۔ پھر جس وقت درد کی ایذا دہی مین قوت ہو جاتی ہو جیسا ہم فصل بائیسوین جملہ دوسرا تعلیم دوسری فن دوسرے مین بیان کرچکے ہین کہ بوجہ زیادہ ایذادہی درد کے نبض کی کیفیت دگرگون ہوجاتی ہو اور کم ہوتی جاتی ہو تا اینکہ نبض کا عظم و سرعت مفقود ہوجاتا ہو اور ان دونون کے قائم مقام ہیبے تو شدت تواتر ہوتا ہو بعد اسکے صغر پھر بہت شدت درد مین نبض دودی اور نملی ہوجاتی ہو جب اس سے زیادہ شدت ہو نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہو اسکے بعد مریض ہلاک ہو جاتا ہو

فصل ستر ھوین نبض اورام کے بیان مین

ورم کے بعض اقسام ایسے ہین کہ تپ پیدا کرتے ہین یا بجہت بڑے ہونے ورم کے خواہ بوجہ شرافت عضو متورم کے۔ بہر حال ایسے اورام نبض مین تغیر پیدا کرتے ہین بدن کے کسی مقام پر کیون نہ واقع ہون بلکہ انکا تغیر تمام مین پیدا ہوتا ہو مگر ان کا تغیر نبض مین فرق ہوتا ہو جو تپ سے مخصوص ہو اور ذکر تفصیلی انکا باب حمیات کتاب چوتھی مین ہوگا۔ بعض اورام جیسے تپ پیدا نہین ہوتی ہو اُنسے جو تغیر نبض مین پیدا ہوتا ہو وہ تغیر خاص اسی عضو کی نظر سے ہوتا ہو جس مین ورم بالذات پیدا ہو۔ اور بیشتر بالعرض مین تغیر اس ورم سے بجہت تغیر تمام بدن کے پیدا ہوتا ہو یعنی چونکہ اس ورم سے درد پیدا ہوتا ہو اور تمام بدن کیفیت درد سے متالم ہوتا ہو نبض مین بھی ایک طرح کا تغیر حادث ہوتا ہے۔ ورم کا تغیر نبض مین یا بنظر قسم ورم کے ہوتا ہو یا بجہت وقت اور زمانہ ورم کے یا بوجہ کمی و بیشی مقدار ورم کے یا بسبب عضو متورم کے یا بجہت اس عرض اور کیفیت کے جو تابع ورم کے ہو اور اسکو لازم ہو قسم ورم کی وجہ سے تغیر اس طرح پر ہو مثلاً اگر ورم گرم ہو وہ قسم ورم کی نبض کو منشاری اور مرتعد اور مرتعش کرتی ہو اور سرعت اور تواتر نبض کا بھی پیدا ہوتا ہو اگر کوئی چیز رطوبت پیدا کرنے والی نبض کو نرم کرکے مقابلہ اس ورم کا نہ کرے ورنہ منشاریت باطل ہوجاتی ہو اور اسکے قائم مقام موجیت پیدا ہوتی ہو ارتعاد اور سرعت اور ارتعاش اور تواتر ورم گرم کو ہمیشہ لازم ہوتا ہو۔ اور جیسے بعض اسباب نبض کے منشاریت کو اس ورم مین منع کرتے ہین اسی طرح بعض اسباب ایسے بھی ہین جو منشاریت کو زیادہ اور بخوبی ظاہر کرتے ہین۔ ورم نرم نبض کو موجی کر دیتا ہو اگر یہ ورم بہت سرد ہو نبض کو بطی اور متفاوت اور صلب کرکے اسکی منشاریت کو زیادہ کرتا ہو۔ خراج یعنی پھوڑے کا مادہ جس وقت کچا ہوجاے اور ریم پڑے نبض کو منشاریت سے بطرف موجیت کے پھیر دیتا ہو اس جہت سے کہ ترطیب اور تلیین اجتماع رطوبت کو مانع ہوتی ہو۔ اور اختلاف نبض کا بوجہ ثقل مادہ کے زیادہ ہوجاتا ہو مگر سرعت و تواتر مین اکثر تخفیف ہوتی ہو اس واسطے کہ حرارت عارضی مین بوجہ نضج مادہ کے سکون پیدا ہوتا ہو۔ نبض کا بدل جانا بحسب اوقات ورم کے اس طرح پر ہو کہ جب تک کہ ورم گرم زمانہ تزید پر باقی ہو منشاریت اور ارتعاش اور سرعت رہتی ہو اور بڑھتی جاتی ہو اور صلابت مین بھی زیادہ ہوتی ہو بجہت تمدد ورم کے جو زیادہ ہوتا ہو اور ارتعاد مین زیادتی بوجہ درد کے ہوتی ہو۔ اور جس وقت زمانہ منتہا کا قریب پہونچتا ہو جمیع اعراض مین زیادتی ہوتی ہو سوائے اُس عرض کے جو تابع قوت ہو پس نبض مین ضعف پیدا ہوکر سرعت اور تواتر زیادہ ہوتا ہو۔ پھر اگر اعراض دیر تک ٹھہرین سرعت باطل

ہوجاتی ہے اور نبض نملی ہوتی ہے پھر جب زمانہ انحطاط کا پہونچتا ہے اور ورم مین تحلل پیدا ہو یا شگافتہ ہوجائے نبض قوی ہوجاتی ہے اس لیے کہ جو ثقل اور گرانی قوت پر تھی برطرف ہوجاتی ہے۔ اور ارتعاد مین بوجہ کمی درد اور تمدد کے تخفیف ہوجاتی ہے۔ نبض کا تغیر بجہت مقدار ورم کے یہ ہے کہ بزرگی ورم کی عظمت احوال اور اعراض کو مستلزم ہے۔ اور چھوٹا ہونا ورم کا اس بات کو مقتضی ہے کہ احوال مین کمی اور کوتاہی ہو۔ تغیر نبض کا بجہت عضو متورم کے اس طرح پر ہے کہ اعضاے عصبانی کا ورم نبض کی صلابت اور منشاریت زیادہ کرتا ہے۔ اور رگون کا ورم عظم مین زیادتی اور اختلاف مین شدت پیدا کرتا ہے خصوصًا اگر ورم شریان مین ہو جیسے طحال اور ریہ مین اور یہ عظم نبض کا اسی وقت تک ثابت رہتا ہے جب تک قوت ثابت ہے۔ اور جو اعضا رطب اور نرم ہین انکا ورم نبض مین موجیت پیدا کرتا ہے جیسے دماغ اور تغیر نبض کا بواسطہ اعراض ورم کے اس طرح پر ہے کہ ورم ریہ کا نبض مین کیفیت خناقی پیدا کرتا ہے۔ اور ورم جگر کا کیفیت ذبول کی نبض مین پیدا کرتا ہے اور ورم گردہ کا نبض مین تنگی اور بستگی پیدا کرتا ہے۔ ورم عضو قوی الحس کا مثل معدے اور حجاب کے نبض مین کیفیت تشنج اور غشی کی پیدا کرتا ہے **فصل اٹھارھوین احکام نبض کے از قبیل عوارض نفسانی کے بیان مین** فعل غضب چونکہ قوت کو برانگیختہ کرتا ہے اور دفعۃً قوت مین بسط پیدا ہوتا ہے اسلیے نبض کو عظیم اور شاہق زیادہ اور سریع اور متواتر کرتا ہے۔ اختلاف نبض کا حالت غضب مین ضرور نہین ہے اسلیے کہ انفعال یکسان ہے لیکن اگر غصہ کے ساتھ خوف بھی پیدا ہو اُس وقت کبھی غلبہ غضب کو ہوتا ہے اور کبھی خوف کو اور اسی طرح اگر خجالت اور شرمندگی عارض ہو یا عقل سے نزاع اس امر مین واقع ہو کہ اثر غضب کا جھکے اور پر غضبناک ہوا ہے پہونچانا چاہیے یا ٹھہر جانا چاہیے اس وقت اختلاف نبض مین پیدا ہوتا ہے۔ لذت کا یہ حال ہے کہ چونکہ اُس مین حرکت قوت کی خارج کی طرف بہ نرمی ہوتی ہے بمقدار غضب کے لذت موجب سرعت نبض کی نہین ہوتی اور نہ اتنا تواتر پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط نبض کے عظیم ہونے سے کفایت اور حاجت برآری ہوجاتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔ اور یہی حال سرور اور خوشی کا ہے کہ اُس مین اکثر نبض عظیم اور لین ہوتی ہے اور بطو اور تفاوت کی طرف مائل۔ غم کا یہ حال ہے کہ اس مین حرارت اندر بدن کے بیٹھ جاتی ہے اور مختنق ہوتی ہے اور قوت یکبارگی گرفتہ ہو کر ضعیف ہوجاتی ہے اس لیے نبض صغیر ضعیف متفاوت بطی ہوجاتی ہے۔ فزع اور ترس کا یہ حال ہے کہ اگر یکایک طاری ہو نبض کو سریع مرتعد مختلف غیر منتظم کرتا ہے اور اگر دیر پا اور رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو جو تغیر کہ غم سے پیدا ہوا ہے فزع سے بھی وہی تغیر پیدا ہوتا ہے **فصل انیسوین تغیر ہیأت نبض کا بوجہ ان چیزون کے جو مخالف طبیعت کے مین** جن چیزون سے سوء مزاج پیدا ہوتا ہے جو ہر ایک قسم سوء مزاج کی نبض کا حال اوپر بیان ہوچکا ہے اس کے دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہین ہے اور جو چیزین مخالف طبیعت قوت مین تنگی پیدا کرتی ہین ان کی جہت سے نبض مین اختلاف عارض ہوتا ہے اور اگر قوت مین تنگی شدید ہو نبض کا نظام اور وزن معدوم ہوجاتا ہے۔ تنگی پیدا کرنے والی چیز وہ کثرت مادہ ہے کہ اُس سے ورم پیدا ہو یا نہ پیدا ہو اور جو چیزین مخالف طبیعت تحلیل قوت کرین اُن سے نبض ضعیف ہوجاتی ہے اُس کی مثال جیسے درد شدید یا آلام نفسانی جو تحلیل قوی کرین **جملہ دوسرا۔ تعلیم تیسری۔ فن دوسرا** بیان مین بول و براز کے جس مین تیرہ فصلین ہین **فصل پہلی عام طور پر بول کا بیان** بذریعہ بول کے استدلال کرنا احوال بول سے مناسب نہین ہے جب تک رعایت چند شروط کی نہ کرلین **اول** ضرور ہے کہ بول اول صبح کا کہ انسان نے اسی پر صبح کی ہو یعنی جو سو کر بوقت صبح اٹھا ہو اسکا پہلا بول معتبر ہے **دوسرے** دیر تک باوجود خطرہ کے بول رات کو روکا نہو **تیسرے** صاحب بول نے

کھانا اُسی وقت نہ کھایا اور پانی نہ پیا ہو **چوتھے** استعمال ایسے ماکول اور مشروب کا نہ کیا ہو جس سے قارورہ رنگین ہوتا ہو جیسے زعفران اور اسقاس کہ یہ دونوں بول کو طرف زردی اور سُرخی کے مائل کرتے ہیں خواہ ہری ترکاریاں کہ اُن سے بول میں سبزی پیدا ہوتی ہو یا مُری یعنی کانجی کہ وہ بول میں سیاہی پیدا کرتی ہو یا شراب مسکر جو بول کو اپنے رنگ کی طرف تغیر دیتی ہو **پانچویں** یہ ہو کہ اُسکے بدن پر کوئی رنگین چیز نہ لگی ہو جیسے مہندی کہ اس کے خضاب کرنے والے کا بول کبھی رنگین اور سُرخ ہو جاتا ہو **چھٹے** استعمال ایسی چیز کا نہ کیا ہو جو اور صفرا اور بلغم کا کرے **ساتویں** ایسے حرکات اور اعمال نہ کر چکا ہو اور نہ ایسے احوال خارجی میں جو مجرائے طبیعت سے باہر ہیں مبتلا ہو جو بول کا رنگ کسی طرح متغیر کر دیتے ہیں جیسے فاقہ یا بیداری یا تعب یا گرسنگی اور غضب یہ سب چیزیں بول کو زردی اور سرخی کی طرف پھیرتی ہیں اور جماع کہ یہ بھی بول کو مائل بسپاہی شدید کرتا ہو۔ اور قے اور استفراغ کہ یہ دونوں بھی اصلی رنگ اور قوام بول کو متغیر کر دیتے ہیں۔ **آٹھویں** دیر تک رکھا رہنا بول کا بھی اس میں تغیر پیدا کرتا ہو اسی واسطے کہا ہو کہ چھ گھنٹہ رکھکر بول کو نہ دیکھیں اسواسطے کہ دلائل اُسکے ضعیف ہو جاتے ہیں اور رنگ اُس کا متغیر ہو جاتا ہو اور ثفل اُسکا گھل جاتا ہو۔ یا متغیر یا کثیف ہو جاتا ہو۔ علاوہ بران میرے نزدیک ابعد ایک گھنٹہ کے بھی ملاحظہ بول کا نہ کرنا چاہیئے اور مناسب ہو کہ کل بول ایک قارورہ وسیع میں ہو اور اس میں سے کچھ گرا دیں اور بول کا حال فوراً بعد بول کرنے کے معتبر نہیں ہوتا بلکہ تھوڑی دیر قارورے میں رکھکر ایسی جگہ کہ دھوپ اور ہوا نہ لگے دیکھتے ہیں اسواسطے کہ دھوپ سے جوش قوام بول میں پیدا ہوتا ہو۔ اور ہوائے سرد سے انجماد رقت بول میں ہو جاتا ہو۔ یہ حفاظت بول کی اس غرض سے ہو تاکہ رسوب میں بخوبی تمیز ہو اور استدلال تمام ہو۔ ہر ایک بول کا حال ایسا نہیں ہو کہ فوراً بعد بول کرنے کے اس میں رسوب پیدا ہو جاوے سوائے اُس بول کے جس میں نضج بخوبی ہو گیا ہو۔ جس شیشی کو ایک مرتبہ پیشاب بھر کر دھویا ہو اُس میں دوبارہ پیشاب رکھنا نہ چاہیئے۔ لڑکوں کے بول میں دلائل اور علامات کم ہوتے ہیں خصوصاً چھوٹے لڑکے اسلیئے کہ طبیعت اُن کی نرم ہوتی ہو اور مادہ رنگ پیدا کرنے والا ان کے بدن میں ساکن اور ڈوبا ہوا رطوبات میں ہوتا ہو اور انکی طبیعت میں ضعف بچے ہوتا ہو اور بوجہ کثرت استعمال نرم کے دلائل نضج کے باطل ہو جاتے ہیں۔ ظرف جس میں بول رکھکر طبیب دیکھے جسم شفاف سے بنا ہو اور اُسکا جوہر پاکیزہ ہو جیسے صاف شیشہ یا بلور **یہ بھی جاننا ضروری** کہ شیشی قارورہ کی جتنی دیکھنے والے کے نزدیک ہوتی ہو غلظ بول کا بڑھتا جاتا ہو اور جتنی دور ہوتی ہو بول کی صفائی زیادہ ہوتی ہو۔ اور اسی قاعدہ سے سب قسم کے میل اور آمیزش میں فرق کیا جاتا ہو جس وقت امتحانا کوئی قارورہ میں کچھ ملا کر لائے۔ قارورہ جب شیشے میں بھریں تو اُسکی حفاظت سردی اور دھوپ اور ہوا سے ضرور ہو اور روشنی میں دیکھنا چاہیے مگر شعاع آفتاب کی اُس پر نہ پڑے بلکہ جو مکان کہ شعاع آفتاب سے روشن ہو اُس میں دیکھنا چاہیے۔ بعد پورے ہونے ان شروط کے حکم اعراض بول پر جو دریافت ہوتے ہیں کرنا چاہیے۔ یہ بھی معلوم ہو کہ دلالت اصلی بول کو حال جگر اور مجرائے بول کے آنے کی ہو اور احوال عروق پر ہوتی ہو اور بتوسط اس دلالت کے اور امراض پر دلالت ہوتی ہو۔ نہایت صحیح دلائل جن پر بول دلالت کرے وہی ہیں جو بہ نسبت جگر کے ہوں خصوصاً محدب جگر پر جن دلائل کا اعتبار بول میں کیا جاتا ہو سات جنسوں میں منحصر ہیں ۱ جنس لون ۲ جنس قوام ۳ جنس صفائی اور کدورت ۴ جنس رسوب یعنی تہ نشین چیزیں ۵ جنس مقدار قلت و کثرت ۶ جنس رائحہ ۷ جنس زبد یعنی کف بعض آدمی ان اجناس میں جنس لمس اور جنس طعم کو بھی داخل کرتے ہیں اور ہم نے بہ ذات خود ان دونوں کو ساقط کر ڈالا کہ اس طریقہ استدلال میں کراہت اور طبیعت نفرت کرتی ہو۔ جنس لون سے ہماری مراد وہ چیز ہو جس کو حس بصر دریافت کرے الوان سے یعنی سواد اور بیاض اور جو رنگ درمیان ان دونوں کے ہو۔ اور جنس

قوام سے ہماری مراد یہ ہی کہ بول کسقدر غلیظ یا رقیق ہی۔ اور جنس کدورت اور صفا سے یہ غرض ہی کہ نفوذ بصر کا باسانی ہوتا ہی یا بدشواری وجہ فرق درمیان اس جنس اور جنس قوام کے یہہ کہ قوام کبھی غلیظ ہوتا ہی اور بول صاف ہوتا ہی جیسے سپیدی انڈے کی یا سریشم ماہی جو پگھلایا ہوا ہو اور جیسے روغن زیتون۔ اور کبھی بول کے قوام مین باوجود رقت کے کدورت ہوتی ہی جیسے کدورت آلودہ پانی کہ انڈے کی سپیدی سے اُس مین رقت زیادہ ہوتی ہی۔ اور سبب کدورت بول کا آمیزش اجزاے غریب کی ہی جن کا رنگ مخالف رنگ بول کے ہو سیاہی مائل اجزا ہون یا کسی اور رنگ کے مگر غیر محسوس ہون اور بوجہ چھوٹے ہونے کے ان کی تمیز نہو سکے مگر شفاف نظر آنا قارورے کا منع کرے۔ اور ان اجزا اور رسوب مین یہ فرق ہی کہ رسوب کی تمیز حس کبھی کرلیتی ہی۔ اور لون مین اور ان اجزا مین یہ فرق ہی کہ لون جوہر رطوبت مین پھیلا ہوا اور اس سے بہت ملا ہوا ہوتا ہی **فصل دوسری الوان بول کے دلائل** لون بول کے کئی طبقہ ہین **پہلا طبقہ** زردی کا تبنی سے شروع ہوتا ہی اور تبنی خشک گھانس کے رنگ کو کہتے ہین اُسکے بعد اترجی اُسکے بعد اشقر یعنی زردی مائل بسرخی اسکے بعد نارنجی اسکے بعد ناری جسکا رنگ شبیہ رنگ زعفران کے ہو اور گہرا زردی ہی اسکے بعد وہ زعفرانی جس کا رنگ شبیہ ریشۂ زعفرانی کے ہو اور اسکو ناصع یعنی درخشندہ کہتے ہین۔ اور بعد اترجی کے جتنے رنگ مذکور ہوے سب حرارت پر دلالت کرتے ہین اور درجے حرارت کے حسب درجہ الوان کے مختلف ہوتے ہین۔ کبھی باعث ان الوان کا حرکات شدید یا وجع شدید یا بھوک ہوتی ہی یا انقطاع مادہ مشروب کا یعنی جس چیز کا استعمال پینے مین کیا جاے اُسکا مادہ براہ بول خارج ہوتا ہی **دوسرا طبقہ** بعد ان طبقات مذکورۂ بالا کے طبقات حمرت کے ہین ان مین سے پہلے اصہب ہی یعنی اشقر مائل بسرخی بعد اسکے گلابی ہی۔ اسکے بعد احمر قانی یعنی بہت سرخ بعد اسکے احمر اقتم یعنی سرخ جس مین تھوڑی سیاہی ہو اور یہ سب اقسام غلبۂ خون پر دلالت کرتے ہین۔ اور جو رنگ مائل بزعفرانی ہو مزاج مین صاحب بول کے غلبہ مرہ صفرا کا ہوگا۔ اور جو بول مائل با قتم ہو غلبۂ خون پر دلالت کرے گا بول ناری کو دلالت حرارت پر زیادہ ہی بنسبت اقتم اور اقتم کے اسلیے ناری جو شبیہ رنگ زعفران کے ہی اس مین صفراویت غایت ہوتی ہی اور صفرے مین بہ نسبت خون کے گرمی زیادہ ہی بول کا رنگ امراض حادہ محرقہ مین مائل بزعفرانی اور ناری ہوتا ہی۔ پھر اگر زعفرانیت کے ساتھ رقت بھی ہو حالت نضج پر دلالت ہوگی۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ابتداے نضج ہی اور قوام مین ظہور بخوبی نہین ہوا۔ اور جس وقت زردی کی شدت حد ناریت اور اُسکی انتہا تک پہونچے جاننا چاہیے کہ حرارت نے زیادتی رنگ کو پورا کردیا ہی۔ اور یہ درجہ ابتداے حمرت خالص کا ہی۔ پھر اگر صفائی بول مین زیادہ ہو حرارت معرض نقصان مین ہوگی۔ کبھی امراض حادہ مین محض بول خون ہوتا ہی بدون اسکے کہ کسی رگ کا منھ کھلجاے اُس بول کو دلالت امتلاے خون پر بافراط ہوتی ہی۔ اگر ایسا بول تھوڑا تھوڑا اور بدبو ہو محل خطر ہی اس سے اس بات کا خوف ہوتا ہی کہ خون مخانق کی طرف گرا ہی۔ خون کے رنگ کا بول سب سے بُرا دم ہی جو قوام مین رقیق ہو اور رنگ درحیات خون مین ہو اور یہ بول کی حالت پر باقی رہے اگر اس رنگ کا بول بکثرت ہو جیسے دلیل خوبی کی ہی حمیات حادہ اور حمیات مختلط مین اسلیے کہ اکثر ایسا بول دلیل بحران اور احتراق مادہ کی ہی لیکن اگر ابتدا مین دفعۃً قبل از وقت بحران کے رقیق ہوجاے اسوقت دلیل نکس مرض پہ ہوتی ہی۔ اور اسی طرح اگر بعد بحران کے دفعۃً رقیق نہو اور بدستور غلیظ باقی رہے وہ بھی اچھا نہین ہی۔ یرقان مین جس قدر بول زیادہ سُرخ ہوتا اینکہ مائل بسواد ہو جائے اور کپڑا اُس مین ڈبونے سے خوب رنگین ہوجاے کہ وہ رنگ خود بخود چھوٹ نجاے اور جس قدر یرقان مین بول کی کثرت ہو اتنا ہی بہتر اور سلامتی مریض اسی مین ہی اسلیے کہ یرقان مین اگر بول سفید ہو یا سُرخ ہو مگر سُرخی مین کمی ہو اور مرض اپنے حال پر باقی ہو استسقا کا خوف

ہوتا ہے۔ اور وجع البقر بھی انھیں امراض میں سے ہے جن میں رنگ بول کا زیادہ اور نہایت یا حدت ہوتا ہے **تیسرا طبقہ** سبزی کا ہے جیسے وہ بول
کہ مائل بہ فستقی یعنی پستئی ہو بعد اسکے زنگاری اور آسمانی اور نیلا بعد اسکے کراثی یعنی گندنیکا رنگ۔ پستئی رنگ بول کا دلالت برودت
پر کرتا ہے اسی طرح جس رنگ میں سبزی ہو سوائے زنگاری اور کراثی کے کہ یہ دونوں احتراق شدید پر دلالت کرتے ہیں مگر کراثی بہ نسبت
زنگاری کے اسلم ہے۔ اور زنگاری بعد تعب اور مشقت کے دلالت تشنج پر کرتا ہے۔ لڑکوں میں سبز بول تشنج پر دلالت کرتا ہے۔ اور آسمانی
رنگ برودت شدید پر دلالت کرتا ہے اکثر اوقات میں اور اس سے بیشتر سبز رنگ کا بول ہوتا ہے بعض اطبا یہ کہتے ہیں کہ آسمانی رنگ کا
بول زہر پینے پر دلالت کرتا ہے۔ اگر سوا اس بول کے ساتھ ہو دو امید حیات کی ہو سکتی ہے ورنہ خوف ہلاکت صاحب بول کا قوی ہے۔ زنگاری رنگ کا
بول ہلاکت پر زیادہ دلالت کرتا ہے **چوتھا طبقہ** سیاہ رنگ کا ہے ایک قسم بول سیاہ کی وہ ہے جسکی سیاہی زعفرانی رنگ کے بعد ہوتی ہے جیسے یرقان
میں اور اس رنگ کو دلالت صفرے کی کثافت اور احتراق پر بلکہ اس خلط سوداوی پر ہوتی ہے جو خلط صفراوی سے پیدا ہوا اور یرقان پر بھی اسکو
دلالت ہوتی ہے۔ ایک بول سیاہ وہ ہے جس کی سیاہی اقتم سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سوداے دموی پر ہوتی ہے۔ اور ایک
سیاہی بول کی سبزی اور نیلگون سے شروع ہوتی ہے اسکو دلالت سوداے خالص پر ہوتی ہے بہر گونہ بول سیاہ یا شدت احتراق پر دلالت
کرتا ہے یا شدت برودت پر یا فناے حرارت غریزی اور اسکے پس یا ہونے پر یا بحران پر جو واسطے دفع فضول سوداوی کے طبیعت سے واقع ہو
احتراق سے جو بول سیاہ ہو اُسپر استدلال اس طرح کیا جاتا ہے کہ اس بدن میں احتراق شدید موجود ہوا اور اس سے پہلے زرد اور سُرخ بول
ہو چکا ہو اور ثفل اس بول میں پراگندہ ہو اور ہر جگہ پر برابر کم ہو اور مجتمع اور یکجا بھی نہو اور سیاہی میں کثرت نہو بلکہ مائل بزعفرانی اور زردی
اور اقتم کے ہو۔ اگر مائل بزردی ہو اکثر یرقان پر دلالت کرے گا۔ اور جو بول سیاہ بوجہ برودت کے ہو اس پر استدلال اس طرح پر کرتے ہیں کہ
پہلے اس بول سے سبز یا تیرہ بول ہو چکا ہو اور ثفل تھوڑا اور یکجا جیسے سوکھا ہوا ہو اور خلط سودا اس بول میں خالص ہوتی ہے کبھی ان دونوں مزاج کے بول
میں اس طرح پر فرق کیا جاتا ہے کہ اگر بول سیاہ میں رائحہ قوی بشدت ہو حرارت پر دلالت کرے گا اور اگر کسی طرح کی رائحہ خواہ کم ہو برودت پر دلیل
ہوگا اسلیے کہ طبیعت کا زور جب بہت گھٹ جاتا ہے اور تصرف کامل نہیں کر سکتی بول میں مطلق رائحہ نہیں ہوتی۔ سقوط قوت غریزی سے
سیاہی بول پر اس طرح استدلال کر سکتے ہیں کہ بعد بول کے ہر وقت قوت گھٹتی جاتی ہے اور تحلیل قوے کی جھتی جاتی ہے۔ دفع طبیعت اور بحران
کے ذریعہ سے اگر بول سیاہ ہو وہ اسی طرح پر ہے جیسے آخر میں حمائے ربع خواہ بروقت تحلیل پانے امراض طحال اور وجع پشت، ورم خواہ حمیات
سوداوی شفاری ہوں یا لیلی یا انحلال آفات جو رحم میں احتباس حیض سے عارض ہو خواہ احتباس سے اُس چیز کے جسکے جاری ہونے کی
عادت مقعد سے ہو خصوصاً ایسے اوقات میں اگر طبیعت یا صناعت طب دوا سے اعانت کرے اُسوقت دفع بحرانی بخوبی ہوتا ہے اسی طرح دفع
بحرانی بول سیاہ سے اُن عورتوں کو ہوتا ہے جنکا حیض بند ہو گیا ہو اور طبیعت فضلہ خون کو قبول نہ کرتی ہو۔ اور شناخت قبول نہ کرنے کی یہ ہے کہ
بول سیاہ سے بیشتر بول مائی بلا نضج خارج ہو۔ اور بعد اس بحران کے جو اوقات مذکورۂ بالا میں لکھا گیا خفت مرض میں پیدا ہوتی ہے اور یہ بول
مقدار میں کثیر اور وافر ہوتا ہے اور اگر یہ باتیں نہوں ضرور بول سیاہ علامت ردی ہے خصوصاً امراض حادہ میں علی الخصوص اگر مقدار میں کم ہو پس
اس کی قلت سے معلوم ہوتا ہے کہ رطوبت کو احتراق نے فنا کر دیا ہے جس قدر بول سیاہ غلیظ ہوتا ہے اُتنا ہی بُرا ہوتا ہے اور جتنا رقیق ہوتی
ہی سلامت کم ہوتی ہے۔ کبھی بوجہ پینے شراب کے جو سیاہ یا سُرخ ہو اور طبیعت مطلق اس میں تصرف نہ کرے بول سیاہ یا احمر قانی
ہوتا ہے کہ شراب بعینہ براہ بول خارج ہو جاتی ہے اور اس میں کچھ خطرہ نہیں ہے۔ اکثر بول سیاہ دلیل بحران صالح کی امراض

حادہ مین بھی ہوتا ہی جیسے بول سیاہ کسی مریض کا رقیق ہو اور اس مین تعلق مختلف اطراف مین پایا جاوے پس یہ بول اکثر درد سر اور سہر اور صمم اور اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہی خصوصاً اگر تھوڑا تھوڑا نکلے اور زمانہ طویل مین واقع ہو اور بو اسکی تیز ہو اور حمیات مین ایسا بول خارج ہوا ہو اس وقت مین اس بول کو درد سر اور اختلاط عقل پر زیادہ دلالت ہوگی - اور اگر باوجود تپ کے سہر اور صمم اور اختلاط عقل اور درد سر موجود ہو رعاف آیندہ پر دلیل ہی - یہ بھی ممکن ہی کہ بول سیاہ سنگ گردہ کا سبب ہو حکیم روفس نے کہا ہی کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بہتر ہی اور نیز اُن امراض مین جن کا ہیجان اور سوزش اخلاط غلیظہ سے ہو اور بول سیاہ امراض حادہ مین مہلک ہی - مین کہتا ہون کہ بول سیاہ امراض گردہ اور مثانہ مین بھی ردی ہی اگر احتراق شدید ہمراہ ان امراض کے پایا جاے اُس وقت اور سب علامات مین تامل کرنا چاہیئے - بول سیاہ مناسب اور لائق سن مشائخ کے نہین ہی بنابراُن قواعد کے جو اوپر معلوم ہو چکے اور اُسکا واقع ہونا بدون سبب عظیم کے مشائخ مین اور اسی طرح عورتون مین ممکن نہین ہی - بول سیاہ بعد تعب اور مشقت کے تشنج یابس پر دلیل ہوتا ہی - بالجملہ بول سیاہ ابتداے حمیات مین قاتل ہی اور انتہاے حمیات مین بھی اگر اسکے ہمراہ خفت مرض مین ظاہر نہ ہو مہلک ہی اور بحران جید پر دلیل نہین ہی پانچوان طبقہ بول سفید کا - بول سفید سے دو معنے سمجھے جاتے ہین - ایک یہ ہی کہ خفیف اور شفاف ہو اسلیے کہ عوام الناس شفاف کا بھی ابیض نام رکھتے ہین جیسے صاف شیشہ یا صاف بلور کو بھی سفید کہتے ہین - دوسرے حقیقت مین سفید جس کا رنگ مفرق بصر ہو جیسے دودھ اور کاغذ اور یہ ابیض شفاف نہین ہوتا ہی کہ اس مین بصر نفوذ کرے اس لیے کہ شفاف حقیقت مین جمیع اقسام الوان کے معدوم ہونے کو کہتے ہین - اگر بول سفید بمعنی شفاف ہو برودت زائد پر دلیل ہوگا اور اس بات پر کہ نضج اخلاط سے یاس ہے - اور اگر بول شفاف غلیظ ہو بلغم پر دلالت کرے گا - بول ابیض حقیقی بے خلط کے نہین ہوتا اس کے بعض اقسام کی سفیدی مثل مخاط کی ہوتی ہی اور کثرت بلغم خام پر دلالت کرتی ہی - اور بعض اقسام کی سفیدی مثل دسم کے ہوتی ہی یعنی مشابہ اُس چکنائی کے جو بدن انسان مین ہی اور یہ رنگ چربی کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہی - اور بعض اقسام کی سفیدی مثل چربی کے ہوتی ہی اور یہ بول بلغم پر دلالت کرتا ہی یا پگھلنے پر کسی عضو کے جو واقع ہو چکا ہی یا قریب واقع ہونے والا ہی - اور بعض قسم کی سفیدی فقاعی یعنی برنگ بوزہ یا دردہ ہو مگر رقت قوام بھی یہ بول قروح ریناک اور آفات مجاری بول پر دلالت کرتا ہی اور اگر یہ نہ ہو تو ایسی سفیدی بجہت غلبہ مادہ کثیرہ کے جو خام ہو پیدا ہوتی ہی اور بیشتر اس کے ساتھ سنگ مثانہ کا مرض بھی ہوتا ہی بعض قسم کی سفیدی بول مشابہ منی کے ہوتی ہی اور بیشتر بحران اورام بلغمیہ اور ترہل احشا اور ان امراض کا جو بلغمی زجاجی سے پیدا ہوتے ہین ایسے بول سے ہوتا ہی - لیکن جس وقت بول مشابہ منی کے بر سبیل بحران اور بوجہ اورام بلغمیہ کے نہ ہو بلکہ ابتدا پیدا ہو منذر بہ سکتہ یا فالج ہوتا ہی - اگر بول سفید جمیع اوقات مین تپ کے برآمد ہو عجب نہین کہ وہ تپ بطرف ربع کے منتقل ہو جاے - بول رصاصی رنگ کا جس مین رسوب نہ ہو بہت بُرا ہی - اور بتی صاف امراض حادہ مین مہلک ہی - اور سفیدی پیشاب کی امراض حادہ مین کسی قسم کی ہو بعد رنگین بول کے اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ خلط صفراوی کا سیلان عضو متورم یا اسہال کی طرف ہوا ہی - اور اکثر یہ سیلان بطرف سر کے ہوتا ہی اسی طرح جس وقت بول حمیات مین رقیق نکلتا ہو اور دفعتہً سفید ہو جاے اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہی جو عنقریب ہونے والا ہی - جس وقت پیشاب حالت صحت مین سفید ہوتا ہو عدم نضج پر دلیل ہوگا - اور چربی کے رنگ کا پیشاب جو شبیہ روغن زیتون کے ہو حمیات حادّہ مین موت کی خبر دیتا ہے یا دق کی

یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ کبھی بول سفید ہوتا ہی اور مزاج گرم صفراوی ہوتا ہی - یا بول سُرخ ہوتا ہی اور مزاج بارد بلغمی ہوتا ہی اسواسطے کہ صفرا جس وقت مجری بول سے نکلجاتا ہی اور بول سے مختلط نہین ہوتا ہی بول سفید رنگ باقی رہ جاتا ہی پس ضرور بول سفید کی کیفیت مین تامل کرنا چاہیے پس اگر اُس کی رطوبت چمکتی ہو اور ثقل بہت اور گاڑھا ہو اور قوام بول کا مائل بطرف غلاظت کے ہو جاننا چاہیئے کہ بباعث برودت اور بلغم سے پیدا ہوئی ہی - اور اگر رنگ چمکتا ہوا نہو اور نہ ثقل مین کثرت اور مشابہ صیقل کی ہوئی چیز کے ہو مجتمع الاجزا اور نہ سفیدی مائل بہ تیرگی ہو جاننا چاہیے کہ یہ سفیدی بجہت پوشیدہ ہونے خلط صفراوی کے کسی دوسرے مقام پر ہی یعنے صفرا بول سے الگ ہو کر کسی مقام مین بدن کے پوشیدہ ہو رہا ہی - اگر بول مرض حاد مین سفید ہو اور اس مقام پر دلائل سلامت کے موجود ہون جن کے ذریعہ سے خوف سرسام وغیرہ کا نہو سکے جاننا چاہیئے کہ مادہ حادہ کسی اور مجری کی طرف مائل ہوا ہی اور امعا مین ایسے وقت پیچ عارض ہوگا یعنے خراش پیدا ہوگی - امراض باردہ مین سُرخ بول ہونے کا سبب منحصر چند اُمور مین ہی - یا بجہت شدت درد کے جس سے تحلیل صفرے کی ہوئی ہے جیسے قولنج بارد مین عارض ہوتا ہی - یا کوئی سدہ بلغمی جو اُس مجری مین پڑجاتا ہی درمیان مرارہ اور امعا کے واقع ہی پس انصباب صفرے کا طرف امعا کے طبعی اور عادی نہین ہوتا بلکہ باضطرار ہمراہی بول اور اُسکے ساتھ نکلنے پر آمادہ ہوتا ہے جیساکہ قولنج بارد مین یہ بھی اتفاق ہوتا ہی - یا بجہت جگر کے اور اسکی قوت کم ہونے سے کہ تمیز درمیان مائیت اور خون کے کرے بول سُرخ ہوتا ہی جیسے استسقاے بارد مین اور اُن امراض مین جو اکثر ضعف جگر سے پیدا ہون گر یہ بول مشابہ غسالۂ گوشت تازہ کے ہوتا ہی - یا بہ سبب اُس احتقان کے جو سدہ سے پیدا ہوتا ہی پس بلغم کے رنگ کو اندر رگون کے بوجہ عفونت لاحقہ کے بدل دیتا ہی - شناخت اسکی یہ ہی کہ اس بول کی مائیت اور ثقل بموجب اوصاف مذکورۂ بالا کے ہوتی ہی بعد اسکے رنگ اُسکا ضعیف ہوتا ہی اور چمکتا نہین ہی - اور صفراوی بول کا رنگ اکثر چمکتا ہوا ہوتا ہی - اور اکثر ایسی صورت مین پہلے بول سفید ہوتا ہی بعد اُسکے سیاہ اور بدبو ہو جاتا ہی جیسے یرقان مین - کھانا کھانے کے بعد بول سفید ہوتا ہی اور ایسا ہی رہتا ہی یہان تک کہ ہضم شروع ہو پس رنگ آنا شروع ہوجاتا ہی - اور اسی وجہ سے جن کو بیماری سہر یعنے بیداری کی ہوتی ہی اُن کا بول سفید ہوتا ہی اور اس رنگ کی اعانت تحلیل ہوجانا حار غریزی کا کرتا ہی لیکن اُس مین چمک نہین ہوتی بلکہ مائل بہ کدورت ہوتا ہی بجہت نضج نہونے کے - اور سُرخ رنگ کا بول افضل ہی امراض حادہ مین بول مائی سے - اور ابیض بنظر اپنے قوام کے بھی مائی سے بہتر ہی - اور سُرخ برنگ خون مین تیزی فی بہ نسبت احمر صفراوی کے زیادہ ہی - اور احمر صفراوی بھی اس قدر خوفناک نہین ہی اگر صفرا ساکن ہو اور مخوف ہی اگر صفرا متحرک ہو - بول احمر امراض گردہ مین ردی ہی اس لیئے کہ وہ اکثر دلالت ورم گرم پر کرتا ہی - اور سر کے اوجاع مین اختلاط عقل سے خبر دیتا ہی - جس وقت امراض حادہ مین بول سُرخ برآمد ہونا شروع ہو اور اسی طرح باقی رہے اور اُس مین رسوب نہ ہو خوف ہلاک کرنے کا ہوگا - اور ورم گردہ پر دلالت کرے گا - اور اگر باوجود سُرخی کے کدورت ہو اور اسی طرح باقی رہے ورم جگر - اور ضعف حار غریزی پر دلالت کرے گا - بول کے الوان مین چند الوان مرکب مین از انجملہ بول غسالی ہی مشابہ غسالۂ گوشت کے جو تازہ ہو - اور مشابہ اُس خون کے جس مین پانی ملایا جائے - اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے

ہوتا ہے- اور کبھی بوجہ کثرت خون کے مگر اکثر ضعف جگر ہی سے ہوتا ہے- جو سوء مزاج جگر کیوان نہ غالب ہو- اور اس ضعف جگر پر
ضعف قوت اور انحلال اسی قوت کا دلالت کرتا ہے پھر اگر قوت قوی ہو بیشک یہ بول کثرت خون سے ہوگا اور خون مین
زیادتی اُس مقدار سے بڑھ جائے گی جتنی مقدار تک قوت ممیزہ تمیز کامل مائیت سے کر سکے- اور منجملہ الوان مرکب کے زیتی ہے
اور یہ وہ وردی ہے جس مین دہنیت یعنے چکنائی کی آمیزش ہو- اور یہ رنگ مشابہ روغن زیتون کے ہوتا ہے- اور کسی قدر
شفاف چمکتا ہوا جس مین چکنائی کی چمک ہوتی ہے- اور قوام اسکا شفاف مائل بغلاظت ہوتا ہے- اور اکثر احوال مین یہ بول شر پر
دلیل ہوتا ہے اور بہتری اور نضج اور صلاح حال پر دلالت نہین کرتا ہے- اور کبھی بندرت استفراغ مواد دموی پر جن مین دسومت
ہو بر سبیل بحران دلالت کرتا ہے- یہ بات اُس وقت ہوتی ہے کہ جب اس بول کے بعد راحت پیدا ہو- اور مہلک اس
قسم مین وہ بول ہے جس مین ہمراہ دسومت کے بوے بد ہو خصوصًا جب تھوڑا تھوڑا ہو- اور جب اس بول مین کوئی چیز
مشابہ غسالہ گوشت تازہ کے مثل ہو نہایت ردی ہے- اور یہ بول اکثر استسقا اور سل اور قولنج ردی مین ہوتا ہے- اور اکثر
بعد بول سیاہ کے بول زیتی ہوتا ہے درانحالیکہ بول سیاہ مقدم ہو اُس وقت یہ بول صلاح کی علامت ہوتا ہے- اور بیشتر
بول زیتی چوتھے دن مرض کے دلالت کرتا ہے کہ مریض ساتوین دن موت پائے گا بشرطیکہ وہ مرض امراض حادہ سے ہو-
بالجملہ بول زیتی کی تین قسمین مین سے یا تمام مقدار اسکی چکنی ہو یا نیچے کے اجزا چکنے ہون یا اوپر کی سطح چکنی ہو ایضًا-
یا زیتی بول رنگ مین مثل روغن زیتون کے ہو جیسے مرض سل مین خصوصًا ابتدائے سل مین- یا فقط قوام مین زیتی ہو
یا دونون مین جیسے امراض گردہ مین یا کمال شدت اور آخر درجۂ سل مین ہو- اور منجملہ الوان مرکب کے ارغوانی ہے
کہ وہ ردی اور قتال ہے اس سبب سے کہ دلالت کرتا ہے کہ احتراق دونون مرہ کا ہوا یعنے مرہ سودا اور مرہ صفرا کا- کبھی
سُرخ رنگ ایسا ہوتا ہے کہ اس مین سیاہی کی آمیزش ہوتی ہے اس بول کو دلالت حمیات مرکبہ پر اور اُن
حمیات پر جو اخلاط غلیظ سے پیدا ہوں ہوتی ہے- پھر اگر سیاہی مین صفائی آتی جائے اس طرح پر کہ سیاہی بول کی اوپر
چڑھتی جائے اور نیچے سے صاف ہوتا جائے ذات الجنب پر دلالت کرے گا

فصل تیسری قوام بول اور اسکی صفائی اور کدورت کے بیان مین

قوام بول کا غلیظ ہونا ہے یا رقیق یا معتدل- بہت رقیق عدم نضج پر
ہر حال مین دلالت کرتا ہے مرض کے اوقات اربعہ مین سے کوئی وقت کیون نہو- اور اسی طرح بول رقیق عروق
کے سدون پر خواہ ضعف گردہ یا ضعف مجاری بول پر دلالت کرتا ہے- اگر ضعف قوت جاذبہ مین ہے تو سوا سے
مقدار رقیق کے غلیظ کا جذب نہین ہوتا- اور اگر دافعہ مین ضعف ہے فقط رقیق کو جو سطیع دفع پر ہے خارج کرے گی-
ایضًا بول رقیق بکثرت پانی پینے پر دلالت کرتا ہے- اور ایسے مزاج پر جس مین برودت شدید مع یبوست ہو
امراض حادہ مین بول رقیق ضعف قوت ہاضمہ پر دلالت کرتا ہے- اور عدم نضج اکثر جمیع قوی کے ضعف پر
دلیل ہوتا ہے کہ آب مشروب مین کسی طرح کا تصرف طبیعت نہین کرتی ہے بلکہ جیسا پانی پیا جاتا ہے ویسا ہی مجاری
بول سے پھسل کر نکل آتا ہے- ایسا بول رقیق لڑکون مین نہایت ردی ہے بہ نسبت جوانون کے اسلیئے کہ لڑکون کا
بول طبعی بہ نسبت جوانون کے غلیظ تر ہوتا ہے کہ ان کے مزاج مین رطوبت غالب ہوتی ہے اور اُن کے

بدن رطوبت کو زیادہ جذب کرتے ہیں اسواسطے کہ نمو ان میں زیادہ ہو پس زیادہ مادہ کی ان کو حاجت ہو جس وقت انکا بول حمیات حادہ میں بہت رقیق ہوجاے لڑکے اپنے حال طبعی سے زیادہ بعید ہوں گے اور ہمیشہ رہنا اس کیفیت کا لڑکوں میں بات پر دلالت کرتا ہو مگر یہ کہ اسکے ہمراہ علامات صالحہ اور ثبات قوت ہو اس وقت بول رقیق لڑکوں میں ایک خراج جو منعقد ہونے والا ہو اُسپر دلیل ہوگا خصوصًا نیچے ناحیۂ جگر کے - اسی طرح اگر ایسا بول صحیح آدمی کو ہمیشہ ہوا کرے اور اسکی کیفیت ان میں نہ بدلے ایک ورم پر دلالت کرے گا اس مقام پر جہاں ان کو درد محسوس ہوا کرتا ہو - اور اکثر ایسے لوگ ہمراہ استمرار رقت بول کے ایک درد گردہ یا تہیگاہ میں احساس کیا کرتے ہیں پس معلوم ہوگا کہ وہ مقام تہیگاہ اور گردوں کا مستعد واسطے ورم کے ہو پھر اگر درد اور ثقل مقام خاص میں نہو بلکہ تمام بدن میں ہو تو شہر اور جدری اور ایسے اورام پر جو تمام بدن کو شامل ہوں دلالت کرے گا رقت بول کی بروقت بحران کے بدون نضج اور آہستگی کے دفعۃً نکس مرض کی خبر دیتی ہو - بول کا ابتداے غلیظ ہونا اکثر حالات میں عدم نضج پر دلالت کرتا ہو اور کثر حالات میں نضج پر اُن اخلاط کے دلیل ہوتا ہو جن کا قوام غلیظ ہو - اور منتہی میں حمیات خلطی کے خواہ بروقت شگافتہ ہونے اورام خلطی کے ایسا بول ہوتا ہو - اکثر دلالت اس بول کی امراض حادہ میں برائی پر ہوتی ہو مگر ہمیشہ بول کا رقیق رہنا شر پر زیادہ تر دلالت کرتا ہو اس لیے کہ بول غلیظ پھر کسی قدر ہضم پر دلالت کرتا ہو اور وہ ہضم ایسا ہو کہ بول کے قوام کو کسی قدر درست کرتا ہو پس باین نظر کہ اس بول کو ہضم پر اور قوت دافعہ کے دفع میں مستقل ہونے پر دلالت ہو اُمید صلاح ہو سکتی ہو - اور باین نظر کہ غلظ قوام فساد مادہ اور کثرت اور مانع ہونا اس کا نضج سے جس کے ذریعہ سے تمیز مائیت بول میں ہوتی ہو اور رسوب پیدا ہوتا ہو شر پر دلالت کرتا ہو - اور ان دونوں باتوں پر یعنے صلاح اور شر پر استدلال اس طرح پر کیا جاتا ہو کہ اگر بعد بول کے راحت پیدا ہو بول کا غلیظ ہونا بوجہ ہضم کے ہے - اور اگر ضعف زیادہ ہوجائے - غلاظت بول کی بجہت فساد اور کثرت مادہ کی ہوگی - اسلم بول غلیظ حمیات میں وہی ہو جو بکثرت یکبارگی دفع ہو - اور اگر تھوڑا تھوڑا دفع ہو دلیل کثرت اخلاط اور ضعف پر ہوتا ہو - نافع بول غلیظ کی وہ قسم ہو جس کے بعد بول معتدل ہمراہ راحت مریض کے خارج ہو - اگر بول رقیق امراض حادہ میں غلیظ ہوجاے اور مریض کو اسکے بعد راحت حاصل نہو تو بحران اخلاط یا اعضا کے پگھلنے پر دلالت کرے گا - صحیح آدمی کی جس وقت یہ کیفیت ہو کہ بول غلیظ ہمیشہ جاری رہے اور کسی قسم کا درد اطراف سر میں خواہ انکسار یعنے ٹوٹنا ہڈی وغیرہ کا محسوس ہو اس کو تپ کی خبر دیتا ہو اور بیشتر یہ بات صحیح آدمی میں زیادہ دفع ہونے فضول سے بطریق بحران کے یا بجہت شگافتہ ہونے قروح کے اطراف مجاری بول کے پیدا ہوتی ہو رقت اور غلظ دونوں جو بحد افراط ہوں اس واسطے عدم نضج پر دلالت کرتے ہیں کہ نضج کو اعتدال قوام مانع ہوتا ہو - غلیظ کا نضج یہ ہو کہ مائل بجانب رقت ہوجائے - اور رقیق کا نضج یہ ہو کہ پختہ ہو کر اندک غلیظ ہوجاے - بول غلیظ جیسا ہم اوپر لکھ چکے کبھی صاف اور شفاف ہوتا ہو اور کبھی غلیظ میں کدورت ہوتی ہو فرق درمیان غلیظ شفاف اور رقیق کے یہ کہ غلیظ شفاف جس وقت ہلایا جاے حرکت دینے سے تاکہ اس میں لہریں پیدا ہوں اسکے اجزا جن میں لہریں پیدا ہوئی ہیں چھوٹے نہوں بلکہ اس میں بڑی بڑی لہریں پیدا ہوں گی اور حرکت اسکی بطی ہوگی اور جب بول غلیظ شفاف میں کف بہت پھولا ہو گا اور دیر میں بیٹھے گا اس بول کو وہ بلغم پیدا کرتا ہے جس میں ہضم جید

ہوا ہو۔ یا صفراء نئی اگر اسکا رنگ مائل بزردی ہو۔ اور اگر بول مین کوئی رنگ نہو تحلیل پانے بلغم زجاجی پر دلالت کرے گا۔
اور یہ بات اکثر مصروع کے بول مین پیدا ہوتی ہے۔ جو بول رقیق کہ اس مین رنگ بکثرت ہو جاننا چاہیئے کہ اس کا رنگ بوجہ نضج کے
نہین ہو اس لیے کہ اگر نضج اس مین پیدا ہوتا قوام مین بھی کسی قدر ظاہر ہوتا یعنے فعل نضج کا پہلے قوام کو درست کرتا لیکن یہ رنگ
مثلاً بھت ملنے مرہ صفرا کے بول مین ہوا ہے اسواسطے کہ اول فعل انضاج کا یہی ہے کہ قوام درست ہو بعد اس کے رنگ بدلے
اسی وجہ سے اگر بول رقیق زرد رنگ تمام مدت مرض مین خارج ہوا کرے شرا در فساد پر دلالت کرے گا اور نہو قوت ہاضمہ پر جسوقت
بول رقیق ایسا نظر آئے گا کہ اسکے اجزا مین سرخی اور زردی کا اختلاف ہو یقین کرنا چاہیئے کہ صاحب بول کو کسی طرح کا تعب
جس سے التہاب حرارت ہوتا ہو عارض ہوا ہے۔ اور اگر بول رقیق مین کچھ اشیا شل سبوس کے نظر آئین اور مثانہ مین
کوئی مرض نہ ہو یہ کیفیت بجہت احتراق بلغم کے ہوگی۔ بول غلیظ امراض حادہ مین بہرحال کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے
اور اکثر ذوبان پر بھی دلیل ہوتا ہے۔ اور ذوبانی بول وہ ہے کہ اگر تھوڑی دیر تک رہنے دین منجمد اور غلیظ ہو جائے خلاصہ یہ ہے
کہ بول کی کدورت بوجہ اجزاء ریحی کے جس مین ریح بھی شامل ہو کر اجزاء مائی سے مختلط ہو پیدا ہوتی ہے جس وقت یہ
تینون چیزین مجتمع ہون کدورت حاصل ہوتی ہے۔ اور جب ان تینون مین سے ایک دوسرے سے جدا ہو جائے صفائی
حاصل ہوتی ہے۔ بعد اسکے یہ بھی ضرور ہے کہ بول کی تین حالتون مین نظر کی جائے پہلی یہ حالت ہے کہ بروقت خروج کے
بول رقیق ہو اور بعد اس کے غلیظ ہو جائے ایسے بول کو دلالت اس بات پر ہوتی ہے کہ طبیعت کوشش کر رہی ہے
اور انضاج مین مصروف ہے لیکن مادہ نے ابھی ہر طرح کی اطاعت نہین کی کسی قدر قبول اثر ہوا ہے اور کبھی ایسا بول ذوبان
اعضا پر دلالت کرتا ہے جب اس کی علامات موجود ہون۔ دوسری حالت یہ ہے کہ بول بروقت خروج کے غلیظ ہو اور بعد
اُس کے صاف ہو جائے اور شے غلیظ بول سے بذریعہ رسوب اور تہ نشین ہونے کے متمیز ہو جائے یہ بول دلالت کرتا ہے کہ
طبیعت نے مادہ کو مقہور کر دیا ہے اور خوب نضج دیا ہے۔ اور جس قدر اس کی صفائی بڑھتی جائے اور رسوب زیادہ ہون اور
جلد پیدا ہون نضج پر زیادہ تر دلیل ہوگا۔ تیسری حالت متوسط ہے درمیان اول اور دوم کے یعنے بروقت خروج کے
قوام اس کا نہ غلیظ ہو اور نہ رقیق اگر یہ حالت ہمیشہ رہے اور طبیعت مین قوت بحال خود ثابت ہو گمان ہوگا کہ نضج
تام کو پہونچ جائے گا۔ اور اگر قوت بحال خود ثابت نہو خوف اس بات کا ہوگا کہ نضج سے پہلے مریض ہلاک ہو جائیگا
اور اگر اس طرح کا بول حالت متوسط پر زمانہ دراز تک رہے اور کسی طرح کی علامت خوف دہندہ از قسم ضعف قوت
وغیرہ پیدا نہو منذر بصداع ہوگا اس لیئے کہ یہ بول ثوران مادہ اور ریاح بخاری پر دلالت کرتا ہے۔ جو بول پہلے رقیق ہو کر
غلیظ ہو جائے جیسے حالت اول مین بیان ہوا اور یہی کیفیت اس کی مستمر رہے بہتر ہے بہ نسبت اس بول کے جو غلظ قوام بہ
اکثر اوقات خارج ہوا کرے اور اس کی غلاظت مین کمی وبیشی نہ ہو۔ اکثر اوقات بول غلیظ اور مکدر ہو جاتا ہے بوجہ سقوط
قوت کے نہ بوجہ دفع طبیعت کے۔ جو بول مائی خارج ہوتا ہے اور مائیت پر باقی رہے البتہ عدم نضج پر دلیل ہے۔ بہت عمدہ بول
غلیظ وہ ہے جس کا نکلنا باسانی ہو اور اسکے اجزا نکلنے کے ساتھ ہی جدا ہو کر بیٹھ جائین یہی بول فالج کو دور کرتا ہے اور نیز امراض بلغمی کو
جو بول کہ غلیظ دفع ہوتا ہو اور بعد اسکے اس مین رقت بتدریج شروع ہو اور کثرت سے برآمد ہوا کرے یہ علامت

محمد یکہ اور بیشتر بول غلیظ کدر کثیر کا بعد بول غلیظ قلیل کے خارج ہوتا دلیل عفونت کی ہوتا ہے۔ اور یہ بات اس وقت ہوئی ہے کہ جس وقت
بول غلیظ کدر جو تھوڑا تھوڑا آتا تھا دفعۃً بکثرت برآمد ہوا اور بسہولت دفع ہو جو مادہ باعث بول غلیظ قلیل کا تھا وہ منضج اور شگافتہ ہو جائے
اس بول سے اکثر مرض دفع ہو جاتا ہے وہ مرض خواہ حمیات حادہ میں سے ہو یا از امراض امتلائی یا محض امتلا ہو کا بھی اس سے
مرض نہیں پیدا ہوا ہے علاوہ یہ قسم بول کی نادر الوقوع ہے۔ جو بول لون طبعی پر ہو یعنی اترجی جس وقت اس میں غلظت افراط ہو جائے گاہ بگاہ
بخوبی پریشان کرنے مواد کثیرہ پر دلالت کرتا ہے اور اس دلالت کی صحت بآسانی دفع ہونا بول کا کرتا ہے۔ اور کبھی ایسا بول تلف مریض پر
دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ اسکو دلالت کثرت اخلاط اور ضعف قوت پر ہوتی ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ بدشواری خارج ہو اور مقدار میں کم ہو
بول غلیظ کی قسم جید جس سے بحران امراض طحال اور حمیات مختلط کا ہوتا ہے اس میں استوا ے اجزا کی توقع نہیں ہے اسلیے کہ طبیعت دفع میں
عمل کرتی ہے اور بعجلت مستوی اور غیر مستوی دونوں کو دفع کرتی ہے۔ بول مشور یعنی جس کے اجزا بوجہ کثرت جوش کے پراگندہ ہوں بالجملہ
کثرت اخلاط پر دلالت کرتا ہے اور باانیمہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ طبیعت بطرف نضج دینے اخلاط کے مشغول ہے۔ وہ بول غلیظ جس کا ثفل تہ نشین
ہو حصاۃ گروہ پر دلالت کرتا ہے جس بول غلیظ سے دلالت انفجار اورام پر ہو اُسپر استدلال بذریعہ اس چیز کے ہوتا ہے جو اس میں ملکر برآمد ہو
اور اس چیز سے ہوتا ہے جو اس بول سے پہلے پیدا ہوئی ہو مثل ہوئی چیز سے استدلال جیسے مدہ کہ اُسپر ہوے بد دلالت کرتی ہے یا چھیچھڑے جو بول
میں مثل سفید یا سرخ پتروں کے یا مثل بھوسے وغیرہ کے دفع ہوتے ہیں کہ جسے استدلال ورم کے ٹوٹنے پر بعد بول کے ہو سکتا ہے۔ اور بول سے
پہلے جس علامت سے استدلال ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً قبل از بول علامت ورم یا قرحہ مثانہ یا گروہ کی خواہ جگر یا اطراف صدر کے قرحہ کی
موجود ہو یہ دلیل ہوگی ورم کے شگافتہ ہونے پہ پھر اگر اس بول سے پہلے بول غسالی شبیہ غسالہ گوشت تازہ کے برآمد ہوا ہو مرض محدب کبد
میں ہوگا۔ یا براز غسالی پہلے ہوا ہو ورم یا قرحہ مقعر کبد میں ہوگا۔ اور اگر بول سے پہلے ضیق نفس اور سرفہ خشک و وجع نافض اعضاے سینہ
میں پیدا ہو ورم ذات الجنب شگافتہ ہو کر از راہ شریان عظیم کے مادہ مرض کا دفع ہوا ہے۔ اور اگر اس بول میں مدہ نضیج یافتہ برآمد ہو بہتر ہوگا۔
اکثر صحیح آدمی آرام طلب جس نے ریاضت ترک کی ہو ایسا بول جو مشابہ مدہ اور صدید کے ہو دفع کرتا ہے کہ اس ذریعہ سے اپنے بدن کا تنقیہ
پورا کر لیتا ہے اور جو ترہل اور سستی اسکے بدن میں بوجہ ترک ریاضت کے پیدا ہوتی ہے بعد اس بول کے دفع ہو جاتی ہے۔ ایضاً جس وقت
جگر خواہ وہ اعضا جو متصل جگر کے ہیں اُن میں سدے پڑ جائیں بیشتر بول غلیظ تابع کھلنے اُن سددوں کے ہوتا ہے اور مادہ ان سددوں کا براہ
بول دفع ہوتا ہے۔ اور یہ غلاظت مثل غلظت ریم کے نہیں ہوتی۔ اور جو غلاظت بول کی بوجہ شگافتہ ہونے ورم کے ہوتی ہے وہ مثل ریم
کے ہوتی ہے۔ اگر بول غلیظ مائل بہ سیاہی ہو اور اسکے ساتھ درد بھی بائیں طرف ہو مرض طحال میں ہے علے ہذا القیاس اگر درد ناف سے
اوپر یا بالاے شکم ہو مرض معدے میں ہے۔ اور اکثر یہ بات امراض سدہ جگر اور مجاری بول سے پیدا ہوتی ہے۔ بول ملمد بااکثر سقوط قوت پر
دلالت کرتا ہے اور جس وقت قوت ساقط ہو برودت غالب ہو جاتی ہے اس وقت بول مثل اوٹے کے نکلتا ہے بول ملمد جسکا
رنگ شبیہ شراب سودی اور خراب کے ہو یا چنے کے پانی کا سا رنگ ہو زنان حاملہ کا ہوتا ہے۔ یا ان لوگوں کا جن کے احشا
میں اورام گرم مزمن ہوں۔ وہ بول جو مشابہ بول خچر کے ہو یا مشابہ بول دواب کے ہو اور اسکی صورت یہ ہو کہ گویا پھولا ہوا تخلخل
ہو بجہت شدت جوش کھانے کے ایسا بول فساد اخلاط بدن پر دلالت کرتا ہے۔ اور اکثر اسکی دلالت خام ہوتی ہے کہ اس میں کسی قدر
حرارت نے اثر کرکے ریح غلیظ کو برانگیختہ کر دیا ہے۔ اسی طرح کبھی یہ بول اوپر صداع کے جو آیندہ آنے والا ہے یا صداع موجود پر

دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی ایسا بول اگر ہمیشہ رہے لیٹرغس پر دلالت کرتا ہے۔ جو بول کہ اسکا رنگ مشابہ رنگ کسی عضو بدن کے ہو ہمیشہ آنا ایسے بول کا دلیل ہے کہ مرض اسی عضو مین ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر نیچے بول کے ایک شے مشابہ ابریاد خان کے ہو مرض مین طول ہوگا اور اگر تمام مرض مین بول اسی کیفیت کا ہو موت کی خبر دیتا ہے۔ خام اور رسوب جو بول مین نکلتا ہے اس مین تفرقہ ازروے بدبو کے کیا جاتا ہے کہ وہ مدہ مین بہتی ہے۔ جو بول مختلف الاجزا ہو جس قدر اجزا بڑے اُس مین زیادہ ہون دلالت کرے گا کہ فعل طبیعت کا پورا ہے اور طبیعت نضج پر قادر ہے اور مسامات خوب کھلے ہوے ہین۔ جس بول مین ڈورے سے نظر آئین اور بعض اُن کا بعض سے ملا ہو جاننا چاہیئے کہ وہ بول بعد جماع کے خارج ہوا ہے **فصل چوتھی رائحہ بول کے دلائل کے بیان مین** اطبا کہتے ہین کہ کبھی کسی مریض کا بول ایسا نہین دیکھا گیا جس کی بو موافق رائحہ بول صحیح آدمی کے ہو۔ ہم کہتے ہین اگر بول مین کسی قدر بو یقیناً نہو برودت مزاج اور افراط خامی پر دلالت کرتا ہے اور اکثر امراض حادہ مین موت حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہے اور اگر بول مین بوے بد ہو اور اسکے ساتھ دلائل نضج کے موجود ہون سبب اس بول کا خارش در زخم آلات بول کے خیال کرنا چاہیئے اور اس پر استدلال خاص علامتون سے جس کا بیان آیندہ کیا جائے گا کرنا چاہیئے۔ اور اگر نضج نہو یہ بھی سبب ہو سکتا ہے کہ جرب اور قروح وغیرہ موجود ہون اور یہ بھی جائز ہے کہ بجہت عفونت کے پیدا ہوا ہو۔ اگر ایسا بول حمیات حادہ مین ہو اور سبب آفت اعضاے بول نہو دلیل رداوت ہے۔ اگر بول مین بوے ترش آئے دلالت کرے گا کہ عفونت اخلاط باردہ مین ہے مثل بلغم اور سودا کے اور ان پر حرارت غریبہ مستعلی اور غالب ہوئی ہے۔ لیکن اگر مرض حاد ہو بوے ترش بول کی موت پر دلیل ہے اس لیئے کہ یہ بو اسوقت دلالت کرتی ہے حرارت غریزی کی موت پر اور استیلاے برودت طبیعت پر باوجود حرارت غریبہ کے۔ بوے بول جو مائل بحلاوت ہو غلبہ خون پر دلالت کرتی ہے۔ اور جس بول مین بوے بد زیادہ ہو غلبہ صفرا پر دلیل ہے اور بوے بد مائل بہ ترشی غلبہ سودا پر۔ بول بدبو جس وقت صحیح آدمیون کو ہمیشہ آیا کرے ان حمیات پر دلالت کرے گا جو عفونت سے پیدا ہوتی ہین۔ یا اس عفونت کے کم ہونے پر اور نکلجانے پر دلالت کرے گا جو اُن کے بدن مین محتبس ہو عفونت کے نکل جانے کی شناخت یہ ہے کہ اس کے بعد خفت پیدا ہوگی جس وقت امراض حادہ مین بدبو بول برآمد ہوتے ہوتے زوال اس بوے بد کا اس سے ہوجائے اور یہ زوال بتدریج نہو بلکہ دفعتہً ہو اور بعد زوال کے راحت مریض کو حاصل نہو یہ بول علامت سقوط قوی کی ہوگا **فصل پانچوین ان دلائل کے بیان مین جو باعتبار زبد کے ماخوذ ہین** زبد کی پیدائش رطوبت اور اس ریح سے جو پانی کے اندر گھسی ہوتی ہے بذریعہ دفع کے مع خروج بول کے ہوتی ہے۔ جو ریح خارج بدن سے ہمراہ بول کے ہوا سکو جسم بول مین کسی قدر اعانت زبد پر ضرور ہوتی ہے خصوصاً جس وقت کہ ریح تمام بدن مین غالب ہو جیسے وہ لوگ جن کے معدہ مین تمدد بوجہ نفاخات کثیرہ کے ہوتا ہے۔ زبد کی دلالت کبھی بذریعہ لون کے ہوتی ہے جیسے زبد سیاہ یا اشقر یرقان پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی زبد کی دلالت بجہت چھوٹے اور بڑے ہونے کے ہوتی ہے۔ بڑا ہونا کف کا لزوجت پر دلالت کرتا ہے۔ اور کبھی دلالت بجہت قلت اور کثرت کے ہوتی ہے۔ کثرت زبد کی لزوجت اور ریح کثیر پر دلالت کرتی ہے۔ یا زبد کے بدیر بیٹھنے یا جلد بیٹھ جانے سے دلالت ہوتی ہے دیر مین بیٹھنا زبد کا لزوجت پر دلالت کرتا ہے۔ بڑے بڑے ٹکڑے زبد کے جو بہت دیر تک باقی رہین امراض گردہ مین طول مرض پر دلیل ہوتے ہین اسلئے گمان کو دلالت ریاح اور لزوجت پر ہے۔ حاصل یہ ہے کہ خلط لزج امراض گردہ مین ردی ہے کہ اخلاط

ردی اور برودت پر دلالت کرتا ہے۔

فصل چھٹی دلائل اقسام رسوب کے بیان مین

پہلے ہم یہ بات کہتے ہین کہ استعمال اطبا لفظ رسوب اور ثقل کا عرف لغت کے مخالف ہے اس لیے کہ وہ استعمال لفظ رسوب اور ثقل کا خاص اس چیز پر نہین کرتے جو بیٹھ جائے اور تہ نشین ہو بلکہ جس چیز کا قوام غلیظ ہو اور مائیت سے تمیز ہو جائے اگرچہ بیچ مین ٹھہرے یا پانی کے اوپر آجائے اسکو رسوب اور اور ثقل کہتے ہین بعد اسکے ہم کہتے ہین کہ رسوب کے ذریعے استدلال کئی طور پر ہوتا ہے جوہر رسوب سے اور اسکی مقدار سے اور کیفیت اور وضع اجزا اور اسکے ٹھہرنے کی جگہ اور زمانہ اسکے عروج کا اور کیفیت اسکے آمیزش کی اجزاے بول مین۔ جوہر رسوب سے دلالت اس طرح پر ہوتی ہے کہ رسوب طبعی ہو اور محمود یعنی بہتر ہضم اور نضج طبعی پر دلالت کرے یہ رسوب وہی ہے جو سفید رنگ تہ نشین اجزا مین اتصال اور ما اجزا یکسان اور برابر رکھتا ہے۔ اور یہ بھی ضرور ہے کہ ہر ایک جزو کی شکل مستدیر یعنی گول اور املس یعنی چکنی اور برابر لطیف مشابہ رسوب گلاب کے ہو۔ نسبت دلالت کرے رسوب کے نضج مادہ پر تمام بدن مین مثل نسبت اس مدہ کے ہے جو سفید اور چکنا متشابہۃ القوام ہو نضیج ورم پر لیکن مدہ کثیف ہوتا ہے اور رسوب لطیف۔ رسوب اور ثقل دلیل جید ہے اگرچہ رنگ در استواے قوام ہو استواے قوام نزدیک قدماے اطبا کے نضج پر زیادہ دلالت کرتا ہے بہ نسبت بیاض کے اس لیے کہ مستوی القوام جو اس قدر سفید نہ ہو بلکہ احمر قانی ہو خوب تر ہے اس ابیض سے جس مین خشونت اور ناہمواری ہو۔ اکثر رسوب بہ رنگ بول ہوتا ہے اور بہت عمدہ رسوب کا ابیض ہو سب سے پہلے رسوب احمر ہو اسکے بعد رسوب زرد اس کے بعد رسوب نارنجی۔ اور بدتر سو کی ابتدا عدسی سے ہوتی ہے۔ اور لوگ جو کہتے ہین اسکی طرف التفات نہ کرنا چاہیے کہ بیاض کبھی عدم نضج سے ہوتا ہے اور استوار بدون نضج کے نہین ہوتا۔ اور بعض قسم کا بیاض بوجہ زیادتی آمیزش ریح کے رسوب مین ہوتا ہے۔ رسوب سعی جو قابل مذمت کے ہے اسکا متفرق اور پراگندہ ہونا بہتر ہے استوا اور یکجا ہونے سے۔ رسوب ردی کی شناخت بخوبی عنقریب بیان ہوتی ہے۔ رسوب جید کہ جس مین ہم اس وقت کلام کر رہے ہین کبھی مدہ رقیق اور خام رقیق سے مشتبہ ہوتا ہے لیکن مدہ مین اور رسوب مین بدبو کا فرق ہے یعنی مدہ مین بو بد آتی ہے اور خام مین اور رسوب مین استوائی اجزا کا فرق ہے یعنی خام کے اجزا استوار اور یکجا ہوتے ہین۔ اور رسوب ان دونون کے مخالف لطافت اور خفت مین ہوتا ہے۔ اور یہ رسوب جس کا ذکر ہو رہا ہے خاص امراض مین اسکا پیدا ہونا مطلوب ہے حالت صحت مین اسکی خواہش نہین ہے اس لیے کہ مریض اپنے اور غیرون مین احتباس مواد ردی کو بخوبی پہچانتا ہے اور اس مین شک نہین کرتا۔ اگر مواد مین نضج نہ ہو فساد پر دلالت کرے گا اور صحیح کو ہمیشہ یہ ضرور نہین ہے کہ جو خلط اس کے بدن سے خارج ہوتی ہے پہچانا کرے بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ رسوب اگر صحیح مین پیدا ہو اپنے فضول پر دلالت کرے جو غذاے غیر منہضم سے جدا ہوتے ہین۔ اس کے بعد ایک ایسی چیز زیادہ ہو کر تہ نشین بول مین ہوتی ہے نضیج یافتہ ہو یا غیر نضیج ہو۔ لاغر اندام کے بول مین بہ حالت صحت ثفل راسب کم ہوتا ہے خصوصاً وہ لوگ جن کو ریاضات کی مزاولت ہے۔ اور جو ارباب پیشہ ایسے ہین کہ ان کو اپنی صناعت مین تعب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ رسوب بکثرت بول مین ایسے فربہ آدمیون کے ہوتا ہے جو آسودہ حال اور بے فکر و اندیشہ ہون۔ اسی طرح واجب نہین ہے کہ لاغر آدمیون کے بول مین بحالت مرض امید رسوب کی اس قدر کی جائے جتنے مریض فربہ اندام کے بول مین ہو سکتی ہے۔ اس لیے کہ لاغر اندام کے امراض اکثر رفع ہو جاتے ہین اور کسی قدر رسوب ان کے بول مین پیدا نہین ہوتا۔ اور اکثر اگر

پیدا بھی ہوتا ہو تہ نشین نہیں ہوتا بلکہ تھوڑا سا رسوب اُنکے بول میں یا سطح بالائے بول پر ہوتا ہو یا معلق بیچ میں رہتا ہو۔ یہ بات کچھ ضرور نہیں کہ اوّل بول خارج ہو پھر رفتہ رفتہ رسوب پیدا ہو البتہ جس بول کا نضج ٹھیک ہو چکا ہو اُس میں رسوب کا فوراً پیدا ہونا ضرور ہی بلکہ واسطے امتیاز اور معرفت رسوب کے واجب ہو کہ بعد خروج بول کے تھوڑی دیر صبر کریں اور پھر ملاحظہ کریں۔ رسوب غیر طبعی کی کئی قسمیں ہیں۔ خراطی۔ نخالی۔ کرسنی۔ وشیشی شبیہ بریغ سرخ۔ زرد گہرا۔ لحمی۔ دسمی۔ مدی۔ نخالی شبیہ۔ پارہ ہائے خمیر جو پانی میں ترکیے گئے ہوں۔ دموی علقی۔ اس میں سے شعری۔ رملی۔ حصوی۔ اور اس میں سے رمادی۔ خراطی قشوری اس میں سے صفائحی جس کے اجزا بڑے بڑے سفید اور سرخ ہوں یہ قسم اکثر دلالت کرتی ہو کہ اعضاے قریبہ مجاری بول سے چھلا ہوا ہی۔ اور قشری بعض دلالت کرتا ہو کہ مثانہ سے بہت قروح مثانہ یا جرب مثانہ کے بوجہ تاکل اور سڑجانے مثانہ کے برآمد ہوتا ہو اور قشور احمر بھی دلالت کرتے ہیں کہ گردہ سے آتے ہیں۔ اور کبھی صفائحی میں ایسے ٹکڑے برآمد ہوتے ہیں جن کا رنگ تیرہ گون اور سیاہ ہوتا ہو اور مشابہ فلس ماہی کے یہ نہایت ردی ہو۔ پچھلے اصناف رسوب غیر طبعی کے آگے مذکور ہوتے ہیں سب سے زیادہ اس کی ردارت ہو اور صلبات اعضاے اصلیہ کے چھلنے پر دلالت کرتی ہو پہلی دو قسمیں یعنی خراطی اور نخالی اکثر مضر نہیں ہوتیں بلکہ مثانہ کو پاک کرتی ہیں بعض اطباء نے حکایت کی ہو کہ ایک شخص نے ذراریح جو ایک حیوان زہرناک ہو کھالیا اُسکے بول میں سفید چھلکے برآمد ہوے مشابہ انڈے کے اُس چھلکے کے جو نیچے پوست سخت کے ہوتا ہو یہ چھلکے جس وقت پانی میں گھورے جاتے تھے گھلجاتے تھے اور رنگ سرخ پیدا کرتے تھے لفظ بند یہاس بول کے وہ شخص اچھا ہو گیا اور زندہ رہا خراطی کی ایک قسم وہ ہو جو مرض میں ان دونوں قسموں سے کم ہو اور قوام میں غلیظ زیادہ ہو۔ اگر سرخ رنگ ہو اس کا نام کرسنی یعنی رنگ اس کا مثل کرسنہ کے ہوگا اور اگر سرخ نہو تو اسکو نخالی کہتے ہیں۔ کرسنی اگر سرخ ہو کبھی اس میں اجزا جگر کے محرق ہو کر آتے ہیں۔ اور کبھی خون سوختہ جگر کا اس میں ہوتا ہو۔ اور کبھی گردہ سے ہوتا ہو لیکن گردہ سے جو آتا ہو اس میں اتصال بھی زیادہ ہوتا ہو اور جو خون جگر سے آتا ہو وہ مشابہ اس رسوب کے زیادہ ہوتا ہو جو لحمی ہو اور تفتیت اور پارہ پارہ ہونے کی قابلیت زیادہ رکھتا ہو اور اگر زردی مائل زیادہ ہو گردہ سے ہوگا اسواسطے کہ جگر سے جو آتا ہو اس میں کسی قدر سیاہی سرخی کے ساتھ ہوتی ہو۔ اور کبھی اس رسوب کے ساتھ وہ بھی رسوب ہوتا ہو جس کے اجزا جگر سے آتے ہیں۔ نخالی یعنی جس کی شکل مثل بھوسی کے ہوتی ہو کبھی جرب مثانہ سے ہوتا ہو اور کبھی اعضا کے ذوبان یعنی پگھلنے سے۔ ان دونوں میں فرق یہ ہو کہ اگر بیچ قضیب میں خارش اور بول میں بوے بد ہو تو وہ رسوب جرب مثانہ اور قروح مثانہ سے ہوگا خصوصاً اگر اس بول سے پہلے بول مدی ہو چکا ہو علی الخصوص اگر تمام دلائل نضج کے موجود ہوں اس وقت مثانہ کے اوپری رگوں کا صحیح الاخراج ہونا یقینی ہو اور ان میں کسی طرح کا تغیر یا سوء مزاج واقع نہیں ہو بلکہ مرض خاص مثانہ میں ہو لیکن اگر رسوب نخالی کے ساتھ التہاب اور ضعف قوت اور سلامت اعضاے بول پائی جائے اور اس کا رنگ مائل بہ تیرگی ہو یہ رسوب ذوبان اعضا سے ہوگا۔ اور سویقی یعنی وشیشی جس کی صورت مثل ستو کے ہو اکثر اسکا رنگ احتراق سے خون کے ہوتا ہو اور وہ مائل بسرخی ہوتا ہے اور اکثر ذوبان اعضا سے پیدا ہوتا ہو یا ان میں خراش کی وجہ سے اگر مائل بہ سفیدی ہو۔ اور کبھی جرب مثانہ سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ ناظر کتاب ہذا وشیشی کی ان دونوں قسموں میں جو ذوبان اعضا اور جرب مثانہ سے

پیدا ہوتی ہیں بخوبی فرق کر سکتا ہو اگر ان علامات کو یاد کرے جو ابھی خرابی میں مذکور ہو چکی ہیں۔ اگر رسوب شیشٹی مائل بسیاہی ہو پس وہ خون کے احتراق سے ہوتا ہو بعض وقت احتراق خون طحال سے۔ جمیع اقسام رسوب صفائحی کے جو بسبب امراض مثانہ اور گردہ مجاری اور بول کے پیدا ہوں امراض حادہ میں ردی اور مہلک ہوتے ہیں۔ صفائحی کے اقسام میں قسم نخی کا حال اوپر بیان ہو چکا اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ یہ اکثر رسوب گردہ سے ہوتا ہو اور کسی وقت گردہ سے نہیں ہوتا۔ پھر گردہ سے اس وقت ہوتا ہو جب لحم کی کیفیت ہیچ ہو اور بول میں تلیج بھی ہو اور ذوبان اعضاء سے بدن میں ضمور ہو اور اگر ہمراہ اس رسوب کے حمی بھی ہو اور بول میں تلیج نہ ہو پس یہ رسوب ذوبان اعضاء بدن سے ہوگا۔ بول تلیج یافتہ صحت آوردہ پر دلیل ہوتا ہو اس واسطے کہ امراض گردہ مانع تلیج بول کے نہیں ہوتے اس لیے کہ تلیج کا مقام گردہ سے اوپر ہو۔ رسوب دسمی چربی اور سمین اور گوشت کے پگھلنے پر دلالت کرتا ہو کامل تر دلالت اُس دسمی کو ہو جو مشابہ ماء الذہب محلول کے ہو زردی میں۔ اور کبھی استدلال موضع ذوبان سے بوجہ قلت اور کثرت اور آمیزش اور خالص ہونے کے کیا جاتا ہو اس لیے کہ اگر رسوب کی مقدار کثیر اور متمیز ہو جاننا چاہیے کہ جانب گردہ سے شحم گردہ کی ذوبان سے ہو۔ اور اگر مقدار کم ہو اور آمیزش زیادہ ہو مکان بعید سے پیدا ہوا ہے۔ اگر بول میں ایک ٹکڑا سفید مثل حلقہ دار کے نظر آئے یہ ٹکڑا شحم گردہ سے ہوگا۔ رسوب مدی دلالت کرتا ہو شگافتہ ہونے قرحہ پر خصوصًا وہ قرحہ جو اعضاء بول میں ہو بالتخصیص اگر اس بول میں ثفل محمود راسب ہوا ہو۔ مخاطی خلط غلیظ خام پر دلالت کرتا ہو یا بکثرت جماع میں جو یا آلات بول سے مرفوع ہوئی ہو یا بحران عرق النساء اور وجع مفاصل کا ہو۔ بحران پر استدلال بذریعہ قوت کے کیا جاتا ہو جو بعد بول کے پیدا ہو۔ کبھی یہ رسوب لطیف اور رقیق ہوتا ہو پس گمان کیا جاتا ہو کہ یہ رسوب محمود ہو اسی واسطے واجب ہو کہ امراض حادہ میں بہ احتیاط رسوب محمود کو دیکھ کر فریفتہ نہ ہو اگر رسوب محمود وقت تلیج میں برآمد نہ ہوا اور نہ دلیل تلیج کی موجود ہو۔ اور کبھی یہ رسوب رقیق اور لطیف دلالت شدت برودت مزاج گردہ پر کرتا ہو۔ فرق مدی اور خام میں یہ ہو کہ مدی میں بدبو ہوتی ہو اور پہلی دلیل ورم کی موجود ہوتی ہو اور اسکے اجزا کا اجتماع اور افتراق آسان ہوتا ہو۔ اسی مدی سے ایک قسم وہ ہوتی ہو جس کو آمیزش مشابہت سے زیادہ ہوتی ہو اور کسی قسم میں آمیزش کم ہوتی ہو اور اجزا متمیز زیادہ ہوتے ہیں۔ اور خام میں کدورت اور غلاظت ہوتی ہو اجزا اسکے آسانی سے یکجا اور متفرق نہیں ہوتے جس بول کا رسوب مخاطی اور بکثرت ہو اگرچہ بول بکثرت آمد نقرس اور اوجاع مفاصل میں برآمد ہو بحران پر دلیل ہوگا۔ رسوب شعری یعنی بشکل بالوں کے بہت بستہ ہوئے رطوبت غلیظ لزج کے جو مستطیل ہو پیدا ہوتا ہو کہ حرارت نے اپنا اثر کرکے اُسکو اس شکل پر کر دیا ہو۔ اکثر یہ رسوب سفید ہوتا ہو اور کبھی سرخ اسکا انعقاد گردہ میں ہوتا ہو کبھی کبھی طول میں چند بالشت کا برآمد ہوتا ہو۔ رسوب مشابہ خمیرہ کے ٹکڑوں کے جو بھیگے ہوئے ہوں ضعف معدہ اور امعاء اور دونوں جگر کے ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہو بیشتر اس کا سبب کھانا ردی و بادی کا ہوتا ہو۔ رسوب رملی ہمیشہ حصاۃ پر دلالت کرتا ہو بستہ ہو چکی ہو یا ہوتی ہو یا بستہ ہو کر گل رہی ہو لیکن سرخ رملی گردہ کی پتھری پر دلالت کرتا ہو اور اگر سرخ نہ ہو مثانہ کی پتھری پر دلالت کرے گا۔ رسوب رمادی اکثر دلالت اُس کی بلغم مادہ پر ہوتی ہو کہ اس مادہ کو بہت دیر تک ٹھہرنے کے تغیروں اور اجزا کا پارہ ہونا عارض ہوا ہو اور کبھی بہت احتراق کے جو رسوب کو عارض ہو یہ رسوب پیدا ہوتا ہو۔ رسوب علقی یعنی جو بشکل خون بستہ کے ہو اگر اسکے اجزا میں آمیزش زیادہ ہو ضعف جگر پر دلالت کریگا اور جو اس سے کم ہو مجاری بول کے اخلاط ہیں اور اگر انکے تفرق اتصال پر ہو اور اگر اجزا اس رسوب کے متمیز ہوں اکثر مثانہ اور قضیب سے برآمد ہوگا۔ اور بہت تفصیل سے

اس رسوب کا حال امراض جزئیہ کی بحث الدم میں ذکر کرینگے اور جس وقت بول میں رسوب بشکل علقہ خون کے پیدا ہو اور مریض بعارضہ طحال مبتلا ہو بعد اس رسوب کے مرض طحال رفع ہو جائیگا یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ امراض مثانہ میں بطرف بول کے خون کثیر نہیں نکلتا اسواسطے کہ مثانہ کی رگین پتلی ہوئی اور اسکے جرم میں دھنسی ہوئی اور تنگ اور تھوڑی ہیں **کمیت رسوب** کے ذریعہ سے دلالت رسوب کی بہ نظر کثرت اور قلت کے اسطرح ہے کہ کثرت رسوب بسبب خلطی کی کثرت ہے اور قلت رسوب بسبب خلطی کی قلت پر دلالت کرتا ہے اور مقدار میں چھوٹا اور بڑا ہونا اسکی دلالت اس طرح کی ہے جیسا کہ خلطی میں بیان ہوا **کیفیت رسوب** کے لحاظ سے دلالت رسوب کی لیکن بجہت لون کے پس سیاہ رسوب لیل ہوتی ہے ان اقسام پر جنکا پہلے ذکر کیا اسلم رسوب براہ لون کے وہی ہے جو سیاہ ہو اور مائیت سیاہ ہو- سرخ رسوب دمویت پر دلالت کرتا ہے اور تخمہ پر- اور زرد شدت حرارت اور مرض کی خیانت پر- اور سفید رسوب اس میں سے محمودہ ہے جسکو ہم اوپر کہہ چکے ہیں- اور غیر محمود یعنی مذموم- مخاطی- مدی- غروی یعنی بشکل مرئیش- اور رطوبی یعنی جو بشکل کھٹ ہو بسبب نضیج بول کے مخالف ہیں سبز رسوب بھی ایسا ہی ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ سیاہ ہو جاتا ہے پس حکم میں رسوب اسود کے داخل ہے- اور پورے رسوب سے طریقہ استدلال کا اوپر بیان ہو چکا **وضع رسوب** سے اسکے چکنے اور مدور ہونے کے ذریعہ سے استدلال ہوتا ہے چکنا اور برابر ہونا اجزاے رسوب محمود کا بہتر ہے اور برے رسوب کا بڑا ہونا اور ریزہ ریزہ ہونا سیاح اور ضعف ہضم پر دلالت کرتا ہے **مکان رسوب** سے استدلال اس طرح پر ہے کہ اگر رسوب بول کے اوپر ہو اسکو غمام کہتے ہیں- اور اگر بیچ میں ٹھہرا ہوا اسکو معلق کہتے ہیں اور اس میں نضیج بہ نسبت غمام کے زیادہ ہوتا ہے متعلق رسوب وہی بہتر ہے جسکا ریشہ اور پرزہ نیچے کی طرف مائل ہو- راسب وہ رسوب ہے جو تہ نشین ہو اور اس میں نضیج کامل ہوتا ہے یہ باتیں رسوب محمود کی ہیں- اور رسوب مذموم جتنا سبک ہو بہتر ہے جیسے رسوب اسود کہ جتنی سیاہی کم ہو اتنا ہی اچھا ہے یہ بات حمیات حادہ میں ہوتی ہے- اسی طرح اگر خلط بلغمی ہو یا سوداوی پس غمام بہتر راسب سے اسلیے کہ غمام دلالت کرتا ہے خلط کے لطیف ہو جانے پر مگر یہ کہ بسبب رسوب کے اوپر آنے کا کثرت ریاح ہو اگر کثرت ریاح سے ہو پس طافی یعنی غمام اسلم ہے اسکے بعد متعلق اور سب سے بدتر راسب ہے- بسبب سوب کے اوپر چڑھنے کا حرارت تفصیل کرنے والی یا ریح ہوتی ہے جو رسوب متمیز ہو حالت غلاظت بول میں اوپر چڑھتا ہے خصوصاً اگر رسوب سبک ہو اور بول رقیق میں نیچے بیٹھ جاتا ہے اگر رسوب ثقیل ہو جس وقت رسوب طافی یا معلق اول مرض میں ظاہر ہو اور بدستور ہمیشہ ایسا ہی رہے دلالت کریگا کہ بحران بذریعہ خراج کے ہوگا مگر ضعیف اور ناتوان لوگوں کا مرض فقط رسوب محمود سے جو طافی یا معلق ہو رفع ہو جاتا ہے جیسا پہلے اوپر ذکر کیا- رسوب طافی یا معلق جو چکنا ہو اگر مشابہ نسیج عنکبوت کے ہو یا متفرق ہو یا اسکا اجتماع مثل اجتماع رنگ ریشہ کے ہو ردی ہے اور زیادہ ایک قسم کی ردی ہے خواہ مٹھائی جیسے جلیبی وغیرہ پھولی ہوتی ہے سودا خدار- اور اکثر نمو ثقل طافی غیر جید کا ہوتا ہے کہ وہ محل خوف ہے لیکن یہ بات ابتداے نضیج میں ہوتی ہے بعد اسکے رفتہ رفتہ جودت اور خوبی بڑھتی جاتی ہے پھر معلق ہو جاتا ہے اسکے بعد راسب ہوتا ہے یہ بات رسوب کی دلالت ردی ہونے پر نہیں کرتی ہے لیکن اگر اسکے بعد رسوب ردی پیدا ہونے لگیں پس جو خوف ابتداے مرض میں پیدا ہوا ہے اسکا ظہور واجب ہے **زمانہ رسوب** زمانہ کے لحاظ سے استدلال رسوب کا اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ اگر بول ہونے کے ساتھ ہی رسوب فوراً پیدا ہو جائے علامت جید ہے نضیج مادہ کی اور اگر رسوب کے پیدا ہونے میں دیر ہو یا نہ پیدا ہو دلیل عدم نضیج پر ہوگی اور جتنی تاخیر رسوب کے پیدا ہونے میں کم و بیش ہوگی نضیج میں بھی اسی قدر تاخیر سمجھنا چاہیے **ہیات آمیزش سوب کی** اجزاے بول میں جیسا پہلے بول دم اور بول وسم یعنی چربی میں ذکر کیا ہے وہی سمجھنا چاہیے **فصل ساتویں دلالت قلت اور کثرت بول کے بیان میں**

بول قلیل المقدار ضعف قوت پر دلالت کرتا ہے اور بول مقدار مشروب سے کم برآمد ہو دلالت کرتا ہے کہ تحلیل مشروب کا بہت ہوگیا یا اسہال شکم ہوگا یا استسقے کی استعداد بدن میں زیادہ ہے- بول کثیر المقدار کبھی ذوبان اور استفراغ پر ان فضول کے جو بدن میں پگھل

سے ہے ہین دلالت کرتا ہی۔ اور فرق بیچ ان دونون مین نظر کمال قوت کیا جاتا ہی کہ زوبان مین قوت ضعیف ہوتی ہی اور استفراغی مین ضعیف نہین ہوتی جس بول کا رنگ خراب ہو اور شر پر دلالت کرے جس قدر زیادہ ہو سلم ہوگا۔ اور اگر یک رنگ کرا ور کم ہو شر کثیر پر دلالت کریگا جیسے بول سیاہ اور غلیظ جس بول کا حال قلت اور کثرت مین مختلف ہو کبھی بہت سا اور کبھی تھوڑا اور کبھی بند ہوجائے دلیل مجاہدہ طبیعت پر ہی ایسی کوشش کے ساتھ جس سے طبیعت کو تعب حاصل ہوتا ہی اور یہ کیفیت ردی ہی۔ بول کثیر امراض حادہ مین اگر اسکے بعد راحت مریض کو نہ پہونچے دق یا تشنج التہابی کے پیدا ہونگے پر دلیل ہوتا ہی اور یہی حال عرق کثیر کا حمیات حادہ مین ہی۔ اگر بول قطرہ قطرہ حمیات حادہ مین بے ارادہ نکلے آفت دماغی پر دلیل ہوتا ہی جو عقب درعضل دماغ تک پہونچ گئی ہی پھر اگر تپ مین بروقت ایسے بول کے سکون ہو اور دلائل سلامت موجود ہون رعاف کی خبر دے گا ورنہ اختلاط عقل اور فساد پر دلیل ہوگا۔ صحیح آدمی کا بول اگر رقیق اور کم ہوجائے اور اسی طرح ہمیشہ آیا کرے اور گرانی اور درد تہیگاہ مین محسوس ہو اطراف گردہ کے ورم سخت پر دلالت کرے گا۔ مرض فوجیح مین اگر بول بکثرت برآمد ہو آمد صحت کی بیشتر بشارت دیتا ہی خصوصاً اگر سفید ہو اور بآسانی برآمد ہو **فصل آٹھوین بول صحیح المزاج نضیج اور فاضل کے بیان مین** یہ بول وہی ہی جسکا قوام معتدل ہو رنگ لطیف مائل بازردی رسوب محمود کہ اس مین بموجب بیان بالا کے سفیدی اور نرمگی اور ملاست اور استوا اور استدارت شکل ہو۔ بُو اسکی معتدل نہ تند اور بدبو اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو نہ ہو ایسا بول جو وقت کسی لمبے مرض مین دفعۃً برآمد ہو جس کی مدت زیادہ ہی جدائی مرض اور حصول صحت پر اسکے دوسرے دن دلیل ہوگا۔ **فصل نوین بول اسنان کے بیان مین** لڑکون کا بول رنگ مین مائل دودھ کے رنگ کی طرف ہوتا ہی کہ ان کی غذا یہی ہی اور مزاج مین اُن کے رطوبت زیادہ ہی اور مائل بسفیدی ہوتا ہی۔ اور جیسا ان کا بول غلیظ اور ثخین زیادہ بول شبان سے ہوتا ہی اور پراگندگی اجزا اس مین زیادہ ہوتی ہی جیسا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین۔ بول شبان کا مائل بطرف ناریت اور اعتدال قوام کے ہوتا ہی۔ بول کہول کا مائل طرف بیاض اور رقت کے ہوتا ہی اور اکثر غلیظ ہوتا ہی بقدر اندازہ اُس فضول کے جن کا استفراغ انکے بدن سے بکثرت ہوتا ہی۔ بول شائخ مین بیاض اور رقت بہ نسبت کہول کے زیادہ ہوتی ہی کبھی شاذ و نادر ان کا بول غلیظ بھی ہوجاتا ہے جب غلاظت ان کے بول مین شدید ہو سنگریزے کی پیدائش کی اُمید ہوتی ہی **فصل دسوین بول مرد اور عورتون کے بیان مین** عورتون کا بول ہر حال مین غلیظ شدید البیاض اور رونق مین کم بول سے مردون کے ہوتا ہی اور یہ بات بہت کثرت فضول کے ہوتی ہی جو اُن مین پیدا ہوتے ہین اور اس سبب سے کہ ضعف اُن کے ہضم مین زیادہ ہوتا ہی اور مسامات اُن کے وسیع ہوتے ہین ایسے کہ جو فضول کو دفع کرتے ہین ان کی گنجائش بخوبی مسامات مین ہوتی ہی اور اس سبب سے کہ انکے آلات بول کی طرف ان کے ارحام سے بہت سے رطوبات تحلل ہو کر آتے ہین۔ بول مرد کا اگر ہلایا جائے مائل بکدورت اوپر کی طرف ہوجاتا ہی۔ اور اکثر مرد کے بول مین کدورت ہوتی ہی۔ اور بول عورتون کا ہلانے سے مکدر نہین ہوتا اس لیے کہ اسکے اجزا مین تمیز نہین ہوتی۔ اور اکثر عورت کے بول کے اوپر ایک سے زبدی گول ہوتی ہی۔ اور اگر کسی قدر کدورت عورت کے بول مین آتی ہی تو بہت کم ہوتی ہی۔ بول مرد کا بعد جماع کے اس مین لکیرین ڈورون کی شکل کی ایسی ہوتی ہین جیسے ایک ڈورا دوسرے مین بنا ہوا ہی۔ بول حاملہ عورتون کے صاف ہوتے ہین اور اسکے اوپر ابر تنک مثل دھوین کے ہوتا ہی اور بیشتر اُن کا بول مثل نخود آب کے ہوتا ہی یا مثل جوش آب پاچہ گوسفند وغیرہ کے زرد رنگ جس مین زرقت ہو اور اس کے اوپر ابر سا ہوتا ہی اور

گو سیاہی ہو وسط مین بول کے ایک شے مثل روئی کے گالے کے ہوتی ہو۔ اور اکثر ایک چیز مثل دانہ کے بوقت ہلانے کے پڑھتی اُترتی ہو اور اگر کبودی زیادہ ظاہر ہو پس وہ اول حمل ہو اور اگر سرخی ظاہر ہو تو وہ آخر حمل ہو خصوصًا جس وقت بوقت ہلانے کے مکدر ہو جاے۔ بول نفسا کا اکثر احوال مین سیاہ مثل روشنائی اور سیاہی دیگ۔ کے ہوتا ہو **فصل گیارھوین بول حیوانات کے بیان مین** اکثر طبیب کو حیوانات کے بول کی شناخت بھی مفید ہوتی ہو جب کوئی شخص براہ امتحان اور دھوکا دینے کے انسان کے بول کی جگہ حیوان کا بول دکھائے پھر اس وقت طبیب کو دشواری ہوتی ہو۔ کہتے ہین کہ بول گدھے کا قارورہ مین مثل گھی ہوئی چکنائی کے ہوتا ہو کدورت لیے ہوے غلاظت جو خارج سے بہم پہونچتی ہو۔ اور خچر کا بول بھی چکنائی مین مثل بول خر کے ہوتا ہو مگر اس سے صاف زیادہ ہو۔ اور ایسا ظاہر ہوتا ہو کہ نصف قارورہ اوپر کا صاف ہو اور نصف نیچے کا کدورت ناک۔ اور بول غنم یعنی گوسفند کا سفید ہوتا ہو اور زردی مین آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہو مگر اس مین قوام درست نہین ہوتا اور ثفل اُسکا مثل تیل کے ہوتا ہو یا مثل تیل کے ثفل کے ہوتا ہو۔ اور جسقدر غذا اسکی اچھی ہو بول مین صفائی زیادہ ہوتی ہو۔ اور بول ہرن کا مشابہ بول گوسفند کے ہوتا ہو مگر قوام اور ثفل نہین ہوتا۔ اور کسی قدر بول غنم سے صفائی مین زیادہ ہوتا ہو۔ گھوڑے کا پیشاب آدمی کے بول کے قریب ہوتا ہو **فصل بارھوین ایسی ترچیزون کے بیان مین جو مشابہ بول کے ہوتی ہین** سکنجبین اور کل ترچیزین مثل ماء العسل اور انجیر اور آب زعفران وغیرہ کے۔ ان سب کا یہ قاعدہ ہو کہ جسقدر قریب سے دیکھین صاف معلوم ہونگی۔ اور بول انکے برخلاف جسقدر قریب سے دیکھین غلیظ معلوم ہوگا۔ ماء العسل کا کف زرد ہوتا ہو اور آب انجیر کا ثفل کنارے بیٹھتا ہو اور بیچ مین نہین ہوتا ہو اور نہ درستی اور ہمواری پیدا ہوتی ہو اور نہ اُس مین حرکت ہوتی ہو۔ پس اُسقدر بیان احوال بول کا شاید کافی ہو اور کتب جزئیہ مین زیادہ تفصیل حالات بول کی عنقریب بیان ہوگی انشاء اللہ تعالے **فصل تیرھوین دلائل براز کے بیان مین** براز کی مقدار سے کبھی استدلال اس طرح پر کرتے ہین کہ جو چیز کھائی گئی ہو اسکی مقدار سے جتنا فضلہ براز کا دفع ہونا مناسب ہو اس سے کم ہو یا زیادہ یا برابر یہ بات بخوبی معلوم ہو کہ زیادتی براز کی بجہت کثرت حجم اخلاط کے ہوتی ہو اور قلت براز کی بوجہ قلت اخلاط کے یا بجہت احتباس مقدار کثیر براز کے امعاء اور قولون یا لفافے مین یعنی ان باریک امعاء مین جو باب تشریح مین مذکور ہو چکے ہین۔ اور یہ احتباس مقدمۂ قولنج ہو کہ ضعف قوت دافع پر دلالت کرتا ہو۔ اور کبھی استدلال قوام براز سے کیا جاتا ہو کہ رطوبت قوام کی یا سدون پر دلالت کرتی ہو یا سوء ہضم پر۔ اور کبھی ضعف جداول یعنی وہ رگین جو موٹی انتڑیون مین لپٹ کر اُن کی رطوبت کو جذب کرتی ہین پھر وقت ضعف کے یہ جداول رطوبت کو نہین چوستی ہین۔ کبھی نزلات سر سے ٹپکتے ہین اس سے براز مین رطوبت پیدا ہوتی ہو کبھی کھانے سے ایسی چیز کے جو براز مین تری پیدا کرے۔ براز تر کی لزوجت کبھی ذوبان اعضاے اصلی پر دلالت کرتی ہو اگر وہ بدبو ہو۔ اور کبھی کثرت اخلاط ردی پر جن مین لزوجت ہو دلیل ہوتی ہو اور اسوقت مین زیادہ بو بد نہین ہوتی۔ اور کبھی لزج غذاؤن کے کھانے سے دجنکی مقدار قلیل ہو اور مزاج مین حرارت قوی ہو کہ اس جہت سے ہضم جید نہو سکے) یہی لزوجت پیدا ہوتی ہو۔ جو براز بشکل زبد ہو جوش اور شدت حرارت پر دلالت کرتا ہو یا ریاح کثیر کی آمیزش پر خشک براز سبب اور ثقل پر دلیل ہوتا ہو یا کثرت ادرار بول پر یا ایک حرارت ناری پر جو مزاج مین پیدا ہو یا خشک غذاؤن کے کھانے پر یا زیادہ دیر تک امعا مین ٹھیرے رہنے پر جیسا اپنے مقام پر اُسکا بیان کتاب چہارم مین کیا جائیگا۔ اگر براز خشک اور سخت کے ساتھ رطوبت بھی ہو دلالت کریگا کہ خشکی اسکی بجہت طول زمانہ احتباس کے ہو ایسے رطوبات نہین جو انکو خروج براز نہین۔ اور صفرا جسکی لذع سے براز بہت جلد دفع ہوتا ہو نہین ہو۔ اگر طول احتباس بھی نہو اور نہ علامات رطوبت کے امعا مین پائے جائین پھر سبب ایسے براز خشک کا گرنا کسی فضلہ کا جو صدیدی ہو اور لذع اس مین زیادہ ہو جانب کبد سے جو امعا متصل مین تصور کیا جائیگا اور اسکے خروج مین مہلت اور دیر نہوگی بجہت لذع اس فضلہ کے مگر اتنی دیر جس مین یہ براز خشک رطوبت سے

ملجائے۔کبھی استدلال لون براز سے کیا جاتا ہے۔لون طبعی براز کا ناری ہے جس کی ناریت خفیف ہو اگر اس رنگ میں شدت ہو کثرت مرار پر دلالت
کرے گا اور اگر ناریت میں نقصان ہو نیم خامی اور عدم نضج پر دلالت ہوگی۔اور اگر سفید ہو بیشتر سفیدی بجہت سدہ کے ہوتی ہے جو مجری مرار میں
پڑے اُس وقت یرقان پر دلالت کرتا ہے اور اگر سفیدی کے ہمراہ قیح ہو کہ اُس میں بو سدہ کی آئے یہ بیاض دلالت دبیلہ کے شگافتہ
ہونے پر کرے گا۔اکثر اوقات صحیح آدمی آسودہ حال جو تارک ریاضت کا ہو سپیدی براز دفع کرتا ہے اسکے ذریعے اسکے بدن کا تنقیہ
اور اچھی طرح کا استفراغ ہوجاتا ہے اور اسکے بدن کا ترہل اور سستی جو بجہت ترک ریاضت کے ہے زائل ہوجاتی ہے جیسا ہم بحث بول میں
بیان کر چکے ہیں۔**یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بافراط ناری ہونا براز کا اکثر اوقات منتہائے مرض میں نضج پر دلالت کرتا ہے اور اکثر
زبون حالی پر سیاہ براز کی دلالت مثل سیاہ بول کے ہے کہ احتراق شدید یا نضج مرض سوداوی یا استعمال کسی سیاہ رنگ کی چیز پر یا
پینے پر ایسی شراب کے جو استفراغ سودے کا کرے دلالت کرتا ہے۔اور پہلی دلالت اسکی جو احتراق شدید پر ہے ردی ہے۔اور جو
براز سوداے خالص سے پیدا ہو فقط اسکے لون سے استدلال کافی نہیں ہے۔بلکہ اُس کی ترشی اور عفوصیت اور زمین کا جوش
کھانا بھی دیکھا جاتا ہے۔اور یہ اوصاف ردی ہیں براز میں ہوں پاتے ہیں۔اس براز کے خواص میں سے یہ ہے کہ اس میں چمک
ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ محض خلط سوداوی کا نکلنا اکثر قاتل ہوتا ہے یعنی ہلاکت پر دلیل ہوتا ہے۔سیاہ کیموس کا نکلنا اکثر نافع ہے
اس لیئے کہ نکلنا سوداے اصلی کا غایت احتراق بدن اور فناے رطوبت پر دلالت کرتا ہے۔سبز رنگ کا براز انطفا یعنی فرو
ہوجانے حرارت غریزی پر دلالت کرتا ہے اور رنگ تیرہ بھی اسی طرح پر ہے۔کبھی استدلال ہیأت براز سے بھی ہوتا ہے اسی طرح
کہ بستہ اور سِشا ہوا ہے یا پھولا ہوا۔پھولا ہوا مثل گوبر کے ریح پر دلالت کرتا ہے۔کبھی استدلال وقت براز سے بھی کیا جاتا ہے
پس براز اگر جلد اور وقت عادت سے پیشتر خارج ہو دلیل ردی ہے۔کثرت مرار یا ضعف قوت ماسکہ پر دلالت کرتا ہے۔
اور اگر دیر میں خارج ہو ضعف ہاضمہ اور برودت امعا اور کثرت رطوبت پر دلالت کرتا ہے۔آواز کا پیدا ہونا ریاح نافخہ پر دلیل
ہے۔بڑے بڑے اور طرح طرح کے رنگ براز کے ردی ہیں انکا ذکر ابواب جزوی میں کیا جائے گا۔افضل براز کی وہی قسم ہے کہ
بستہ ہو اور اجزا اسکے ہمرنگ ہوں اور رائیت کا بوست کے ساتھ اختلاط زیادہ ہو نتن اور قوام اُس کا مثل شہد کے ہو اور باسانی
دفع ہو لذع اور خراش پیدا نہ کرے اور رنگ اس کا مائل بہ زردی اور بدبو مطلق نہیں اور نہ ایسا کہ کسی قسم کی بو نہ ہو اور اسکے
نکلتے وقت آواز ایسی جیسے برتن سے پانی گرتے وقت ہوتی ہے پیدا ہو اور نہ اُس کے ساتھ قراقر اور نہ اس میں زبدیت ہو
اور وقت عادت پر برآمد ہو مقدار اس کی ماکول سے نسبت معتدل رکھے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ استواے براز
ہر طرح کا اچھا نہیں اور نہ ہر طرح کی ملاست اچھی ہے اس لیے کہ یہ دونوں کبھی بسبب نضج کامل کے پیدا ہوتے ہیں
جس سے ہر جزو براز کا ہمرنگ اور متشابہ ہوجاتا ہے۔اور کبھی بوجہ احراق اور ذوبان کے یہ دونوں پیدا ہوتے ہیں اُسوقت
بدترین علامات سے خیال کیے جاتے ہیں۔**یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ براز معتدل القوام جو مائل برقت ہو وہی محمود
ہوتا ہے جس کے خروج کے ہمراہ قراقر اور ریاح نہوں اور نہ مرگ کر تھوڑا تھوڑا نکلے ورنہ جائز ہے کہ اس کا نکلنا رقیق ہوکر بجہت
آمیزش صدید کے جو طبیعت پر گران خاطر تھا ہوگا اور وہی صدید اسکو امعا میں بستگی سے منع کرتا تھا۔کبھی اور طرح کی بھی علامتیں
عروق وغیرہ میں ظاہر ہوتی ہیں مگر اُن میں بحث کرنی مباحث جزوی سے مناسبت رکھتی ہے۔اسی طرح بحث امراض

جزوی شرح مع احکام بول و براز وغیرہ کی کیجائے گی۔ دوسرا فن کتاب اول کا فن طب مین تمام ہوا اُس مین اٹھانوے فصلین تھین -

فن تیسرا حفظ صحت کا بیان اور اس مین ایک فصل اور پانچ تعلیمین مین **فصل مفرد سبب صحت اور مرض اور ضرورت کے بیان مین**۔ علم طب کا بہ قسمت اول دو جزو کی طرف منقسم ہوتا ہی۔ جزو نظری۔ اور جزو عملی۔ اور دونون قسمین علمی اور نظری ہین یعنی قوت نظری اور فکر منطقی دونون سے متعلق ہی لیکن مخصوص باسم نظری وہی قسم ہی جس مین افادہ علم آرا یعنی علم قیاسات کا ہوتا ہی اور احکام کلیہ فقط بیان ہوتے ہین۔ اور علم کسی عمل کا اس مین نہین بیان ہوتا ہی جیسے وہ علم طب کا جس مین بیان مزاج۔ اور اخلاط۔ اور قوی۔ اور اقسام امراض۔ اور اعراض اور اسباب کا کیا جاتا ہی۔ مخصوص باسم عملی وہ جزو ہی جس مین افادہ علم کیفیت عمل اور تدبیر کا ہوتا ہی جیسے وہ جزو جس مین تعلیم اس بات کی ہوتی ہی کہ حفظ صحت بدن خاص کی ایک خاص حال پر کیونکر کرنی چاہیئے اور معالجہ ایک بدن کا جس مین ایسا ایک مرض ہی کس طرح کیا جائے۔ یہ گمان کبھی نہ کرنا چاہیئے کہ جزو عملی سے یہی مراد ہی کہ اس مین مباشرت اور عمل درکار ہو بلکہ مراد جزو عملی سے وہ قسم ہی جس مین تعلیم طرز مباشرت اور عمل کی کیجاتی ہی۔ شاید ہمنے اس کو اوائل کتاب مین بخوبی بیان کیا۔ فن اول اور ثانی مین قسم نظری کلی علم طب کے بیان سے ہم فراغت پا چکے اور اب ہم اپنی فکر کو بطرف باقی ماندہ چیزین قسم عملی کی اسی طب سے بہ نہج کلی صرف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جزو عملی طب کی دو قسمین ہین۔ ایک قسم مین علم تدبیر ابدان صحیحہ کا ذکر ہی کہ ان کی حفظ صحت کیونکر کیجائے اور کیسی تدبیر سے صحت بحال خود باقی رہتی ہی اور اسکا نام علم حفظ صحت ہی۔ دوسری قسم مین علم تدبیر بدن مریض کا ذکر ہی کہ بدن مریض کس طرح اپنی حالت صحت اصلی پر لایا جاتا ہی اور اسکا علم علاج نام ہی۔ ہم اس قسم عملی کو شروع کرتے ہین اور پہلے اس مین مختصر بیان قواعد حفظ صحت کا کرتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ ہرگاہ مبداء اول ہمارے ابدان کے تکون اور پیدایش کی دو چیزین ہین ایک منی مرد کی اور صحیح اسکی نسبت یہ رائے ہی کہ وہ قائم مقام سبب فاعلی ہمارے ابدان کی ہی جیسے کہ فصل مفرد تعلیم پانچوین فن اول مین بیان ہو چکا۔ دوسری شے منی عورت کی ہی اور خون حیض اور صحیح رائے اسکی نسبت یہ ہی کہ قائم مقام جزو مادہ کی ہی۔ یہ دونون جوہر اس بات مین شریک ہین کہ ہر ایک ان مین کا جوہر سیال اور رطب ہی اگرچہ بعد اس خاصیت کے اور اُمور مین مختلف ہین اور مائیت اور ارضیت خون حیض اور منی عورت مین زیادہ ہی اور ناریت اور ہوائیت مرد کی منی مین غالب ہی۔ بایں لحاظ واجب ہوا کہ پہلا انعقاد ان دونون چیزون کا رطوبت کے ساتھ ہو اگرچہ ارضیت اور ناریت بھی مادہ تکون مین موجود تھین اور ارضیت مین جو صلابت تھی اور ناریت مین جو قوت انضاج تھی ان دونون نے ایک دوسرے کی اعانت کرکے نطفہ منعقدہ مین سختی اور بستگی پیدا کی مگر یہ سختی اور بستگی اس درجہ تک نہین پہونچتی ہے جیسے اجسام سخت مثل پتھر اور شیشہ وغیرہ کے سخت اور منعقد ہوتے ہین کہ اس مین سے کوئی شے فعل اور انفعال حرکت یوی اور یبلی سے تحلل نہین ہوتی یا ایسی چیز تحلل ہوتی ہی جو محسوس نہین ہوتی پس یہ چیزین آفات عارضہ سے جو بوجہ تحلل دائمی اور طول زمانہ کے عارض ہوتا ہی حفاظت اور امان مین رہتی ہین اور نطفہ بستہ کا حال ایسا نہین ہی اسی جہت سے ہمارے ابدان دو قسم کی آفات مین مبتلا رہتے ہین۔ اور ہر ایک قسم کے واسطے ایک سبب داخلی اور ایک سبب خارجی ہوتا ہے۔ **پہلی آفت** تحلل اس رطوبت مستوی کی ہے جس سے ہماری خلقت ہوئی ہے اور تحلیل بتدریج اور رفتہ رفتہ

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہوتی ہو **دوسری آفت** تعفن اس رطوبت کا اور اس مین فساد عارض ہونا اور اس رطوبت کا متغیر ہوجانا اس طرح پر کہ صلاحیت امداد حیات کی باقی نہ رہی۔ اور یہ تغیر مخالف تغیر اول کے ہو اگرچہ انجام اسکا بھی خشکی کی طرف ہوتا ہو اس طرح پر کہ پہلے رطوبت فاسد ہوجاتی ہو اور اُس کی ہیئت مخالف اس ہیئت کے ہوجاتی ہو جو صلاحیت ہمارے بدن ہونے کی نہ رکھے پھر آخر کار مین بجہت تعفن کے متحلل ہوتی ہو اسلیے کہ عفونت کا قاعدہ ہو کہ پہلے رطوبت کو فاسد کرتی ہو بعد اسکے متحلل کرتی ہو۔ اور ایک شے خشک خاکستری کو بعد تحلل کے چھوڑ دیتی ہو۔ یہ دونون آفتین اُن آفات سے خارج ہین جو اور اسباب سے لاحق ہوتی ہین جیسے برودت زائد کہ اس رطوبت کا انجماد کردے یا اور اقسام زہر کے یا انواع تفرق اتصال جو مہلک ہین خواہ اور تمام امراض۔ یہ دونون قسم آفات کی جو ابھی مذکور ہوئین ہماری اس بحث کلی سے مخصوص ہین اور لائق اسی کے ہین کہ ہم ان دونون کا تعقب حفظ صحت مین کرین اور ہر ایک قسم کا وقوع اسباب خارجی اور باطنی دونون سے ہوتا ہو۔ اسباب خارجی جیسے ہوا جو تحلیل اور تعفن پیدا کرتی ہو اسباب باطنی جیسے حرارت غریزی جو ہمارے بدن مین ہو اور ہمارے رطوبات کی تحلیل کیا کرتی ہو۔ اور حرارت غریبی جو ہمارے بدن مین غذاؤن وغیرہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہو کہ وہ حرارت ہماری رطوبات کو متعفن کرتی ہے یہ سب اسباب اس رطوبت کے خشک کرنے کی وجہ سے ہمارے بدن کی تجفیف پر معین ہین بلکہ اول استکمال ہمارا اور اول ہماری رسائی اور قدرت افعال کے کرنے پر بہت سی خشکی عارض ہونے کے ذریعہ سے ہوتی ہو بعد اس کے جفاف مستمر رہتا ہو تا اینکہ تمام ہوجاتا ہو اور فناے رطوبت اصلی یکسر ہوجاتی ہو جس سے تعبیر بلفظ موت کرتے ہین اور یہ جفاف اور خشکی جو ہمکو عارض ہوا کرتی ہو ایک امر ضروری ہمارے واسطے ایسا ہو کہ اسکے ہونے مین کوئی چارہ نہین ہو اس لیے کہ ہم اول خلقت مین نہایت رطوبت پر ہوتے ہین اور ہماری حرارت ضرور اس رطوبت پر غالب ہوتی ہو اگر غالب نہوتی تو اس رطوبت مین بند ہوکر حرارت مین اختقان پیدا ہوتا ہو۔ اور جبکہ ہماری حرارت اس رطوبت پر ہمیشہ غالب ہو کچھ نہ کچھ اپنا فعل ہمیشہ ضرور کرتی ہو یعنی اس رطوبت مین ہمیشہ کسی قدر خشکی پیدا کیا کرتی ہو۔ اثر اول جو اس حرارت کی تجفیف کا ظاہر ہوتا ہو یہی ہو کہ ہم کیفیت اعتدال کو سن معتدل مین پہونچین۔ اور جب ہمارے بدن حد معتدل کو جو بنظر خشک ہونے رطوبت کے حاصل ہوتا ہو پہونچین اور حرارت بحال خود باقی ہو اور دوبارہ تجفیف بقدر تجفیف اول کے نہوتی ہو بلکہ اس سے قوی تر ہوتی ہو اسلیے کہ مادہ کم ہو اور حرارت زیادہ پس مادہ قابلیت خشک ہونے کی رکھے گا اور رفتہ رفتہ یہ تجفیف مرتبۂ اعتدال سے بالضرور بڑھ جائے گی اور ہمیشہ خشکی بڑھتی جائے گی یہان تک کہ رطوبت فنا ہوجائے پس حرارت غریزی بالعرض اپنے آپ کو بجھا دیتی ہے اور فنا کرنے کا سبب عارضی ہوتی ہو اسلیے کہ بالاصالت اپنے مادے کو یعنی رطوبت غریزی کو فنا کرتی ہو جیسے چراغ کہ اپنے آپ کو خود ہی بجھا دیتا ہو جب اپنے مادے کو یعنی رطوبت روغن کو فنا کردے۔ اور جس قدر تجفیف بڑھتی جاتی ہے حرارت مین نقصان پیدا ہوتا جاتا ہو پس ہمیشہ عجز حرارت کا مستمر رہتا ہو تا اینکہ بدرجہ غایت پہونچتا ہے اور عجز بدل جانے رطوبت کا طرف بدل ما یتحلل کے بڑھتا جاتا ہو یعنی بجہت نقصان حرارت کے ہمیشہ جو غذا متحلل ہوکر جزو بدن ہوتی ہے اس مین کمی ہوتی جاتی ہے جب ہم سن نمو سے تجاوز کرتے ہین باین لحاظ تجفیف کی زیادتی دو وجہون سے ہوتی ہے ایک تو مادہ اصلی یعنی رطوبت غریزی مین لاحق ہونا نقصان کا جسکی جہت سے بدل ما یتحلل کا گھٹتا جاتا ہے **دوسرے** رطوبت غریزی مین فی نفسہ بجہت تحلیل حرارت کے کمی ہوتی جاتی ہے اس سبب سے ضعف حرارت زیادہ ہوتا جاتا ہے کہ یبوست کو جوہر اعضا پر غلبہ ہوتا جاتا ہے اور کمی رطوبت

غریزی مین جو بمنزلہ مادہ یا روغن چراغ کے پیدا ہوتی جاتی ہے اسلیے کہ چراغ کے واسطے بھی دو رطوبتین ہین پانی اور روغن کے باقی رہنے تک چراغ روشن باقی رہتا ہے۔ اور پانی کی جہت سے بجھ جاتا ہے جیسے گلاس وغیرہ کی روشنی مین دیکھا جاتا ہے مترجم کہتا ہے اس مقام پر پانی سے مراد وہ رطوبت نہین ہے جسکی جہت سے اجزا روئی وغیرہ کے جس سے فتیلۂ چراغ بنایا جاتا ہے متصل ہوتے ہین اور جسکے فنا ہونے سے فتیلہ خاکستر ہوجاتا ہے جیساکہ حمیات کے بحث دق مین اسکی تفصیل آتی ہے کہ اسکو شیخ نے اس مقام پر تیسری رطوبت فرض کیا ہے بلکہ یہان پانی سے وہ پانی مراد ہے جو گلاس وغیرہ مین بھرا ہوتا ہے اور تیل اُسکے اوپر رہتا ہے جیسے آملی وغیرہ نے بھی تصریح کی ہے متن اسی طرح حرارت غریزی کا قیام بسبب رطوبت غریزی کے ہوتا ہے اور انطفاء اس حرارت کا بجہت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے۔ اور رطوبت غریبی کا بڑھ جانا بجہت ضعف ہضم وغیرہ کے ایسا خیال کیا جاتا ہے جیسے رطوبت مائی چراغ کی بڑھ جائے پس اگر فتیلہ پانی سے تر ہو جو بے کیفیتی اور برائی اشتعال چراغ مین پیدا ہوتی ہے کہ کبھی روشنی دیتا ہے اور کبھی قریب بجھنے کے ہوجاتا ہے۔ اور حرارت ناری اس رطوبت مائی کو مختلف صورتون سے جُدا کرتی ہے۔ ایسا ہی حال ہمارے جسم کا اور ہماری حرارت غریزی کا بہ نسبت رطوبت غریبہ کے ہوتا ہے کہ اس وقت بجہت عوض سوءِ ہضم اور تخمہ وغیرہ کے چراغ حیات قریب بجھنے کے پہونچتا ہے تا اینکہ طبیعت تصرف کامل کرکے نقد اس رطوبت کا کسی قسم کے استفراغ سے کردے۔ آخرکار جب یہ تجفیف تمام ہوتی ہے اور رطوبت اصلی فنا ہوجاتی ہے اسوقت موت طبعی واقع ہوتی ہے۔ اور بدن ہمارا جب تک باقی رہتا ہے اُسکے بقا کا سبب یہ نہین ہے کہ بدن کی رطوبت طبعی جو ابتدائے خلقت سے ہے اور اولیٰ ہے اُسنے مقابلہ حرارت عالم کا ہوا اور آفتاب سے اور حرارت اپنے بدن کا جو اُسکی طبیعت مین ہے کیا ہے اور مقابلہ اُس چیز کا جو اپنی حرکات مین اس مقاومت شدیدہ کو پیدا کرتا ہے بھی کیا ہے اسلیے کہ یہ طبیعت اس مقابلہ مین بہت ضعیف تھی لیکن استبدال بدل ما یتحلل اس رطوبت کا جو بذریعۂ غذا وغیرہ کے ہوتا رہا ہے اسنے اس رطوبت کو واسطے مقابلہ ہر ایک قسم کی تحلیل کے برپا اور قائم کیا ہے۔ پھر ہم نے بیان کیا ہے کہ غذا مین قوت تصرف کرتی ہے اور اُسکا استعمال ایک حد معین تک کرتی ہے نہ ہمیشہ۔ اور صناعت حفظ صحت کی ایسی نہین ہے کہ موت کی ضامن ہو یا بدن کو آفات خارجیہ سے بچاتی رہے اور نہ ایسی یہ صنعت ہے کہ ہر ایک بدن کو عمر طبعی تک جو مناسب نوع انسان کے علی الاطلاق ہے پہونچادے بلکہ یہ صناعت فقط دو چیزون کی ضامن ہے۔ رطوبت مین عفونت نہ آنے دے اور رطوبت کی حمایت ایسی کرے کہ اُس مین تحلل جلد نہ آنے پائے ہان رطوبت کی قوت مین یہ بات ہے کہ اس مدت تک باقی رہے جس کو بسبب اپنے مزاج اولی کے یہ رطوبت مقتضی ہے اور یہ خواہش رطوبت کے باقی رہنے مین اس مدت تک بتدبیر صائب پوری ہوسکتی ہے وہ تدبیر یہ ہے کہ استبدال بدل ما یتحلل کا بقدر امکان ہوا کرے اور جتنے اسباب بعجلت تجفیف پیدا کرنے والے ہین انکا غلبہ نہونے پائے نہ یہ کہ اسباب تجفیف کے مطلق پیدا نہونے پائین اور ایسی تدبیر بجالائے جو تولید عفونت سے بچاکر ضمانت اور حراست بدن کی غلبہ حرارت غریبہ سے خارجًا اور داخلًا کرے اسواسطے کہ تمام ابدان قوت رطوبت اصلی اور حرارت اصلی مین برابر نہین ہین بلکہ اسباب مین ابدان مختلف ہین لیکن ہر ایک بدن کے واسطے ایک حد معین ہے کہ اسی حد تک مقاومت اور مقابلہ اس خشکی اور جفاف کا کرسکتا ہے جو خشکی بنظر مقتضائے مزاج اور حرارت غریزی اور رطوبت غریزی اس بدن کی واجب ہے اور اس حد سے بڑھکر مقابلہ نہین کرسکتا لیکن کبھی اس حد سے بیشتر اور اس زمانہ سے پہلے بسبب وقوع ایسے اسباب کے جو معین تجفیف پر ہون یا بوجہ دیگر مہلک ہون بعض ابدان کو تاب مقاومت کی ساقط ہوجاتی ہے یعنی وہ حد معین وقت معین طبعی سے پہلے آجاتی ہے۔ اور

بہت سے آدمی کہتے ہین کہ اجل طبعی یہی ہو گو قبل از وقت طبعی بجہت فناے حرارت غریزی کے پیدا ہوجاے اسباب خارجی سے اور اجل عرضی اور غیر طبعی دوسرے قسم کی ہو پس صناعت حفظ صحت کی وہی ہو جو بدن انسان کو بہ تندرستی اسی حد معین تک اور اس سن تک جس کا اجل طبعی نام ہی پہونچا دے اور جو چیزین مناسب اس جسم کی صحت کے ہین ان کی محافظت کرے اس محافظت کی ضامن اور مدبر دو قوتین ہین کہ طبیعت اُن کی خادم تصور کیجاتی ہو۔ ایک طبیعت ہو اور یہ قوت غاذیہ ہو کہ بدن مین بدل ماتحلل اور اس جوہرے جو مائل ارضیت اور مائیت کی طرف ہو بنا بنا کر چھوڑتی جاتی ہو۔ دوسری قوت حیوانی ہو اور یہ قوت نابضہ ہو یعنے شرائین کی حرکت دینے والی واسطے ترویح قلب کے تاکہ چھوڑے بدل ماتحلل کو روح سے جس کا جوہر ہوائی اور ناری ہو۔ اور چونکہ غذا شبیہ مغتذی کے بالفعل نہین ہوتی اسواسطے ایک قوت مغیرہ پیدا کی گئی کہ غذا کو بالفعل مشابہ مغتذی یعنے اس عضو کے جس کی یہ غذا بنے گی کردے بلکہ اس غذا کو غذا سے بالفعل بنادے۔ اور در حقیقت اس فعل کے تمام ہونے کے واسطے بہت سے آلات اور مجاری پیدا کیے گئے کہ انکے ذریعہ سے جذب اور امساک اور ہضم تمام ہوتا ہو پس ہم کہتے ہین کہ منتہاے کار صناعت حفظ صحت کا درستی اور تعدیل اُن اسباب عامہ لازمہ کی ہو جن کا ذکر اوپر ہوچکا ہو۔ اور اکثر توجہ اس صناعت کا سات چیزون کی تعدیل مین ہوتا ہو اول اصلاح مزاج دوسرے اختیار ماکول اور مشروب تیسرے تنقیہ فضول چوتھے حفظ ترکیب پانچوین اصلاح ہوا چھٹے اصلاح ملبوس ساتوین تعدیل حرکات بدنی و نفسانی۔ انھین ساتون کے بعض اقسام مین نوم و یقظہ بھی داخل ہو۔ یہ بات اوپر معلوم ہوچکی ہو کہ ہر اعتدال کی ایک حد خاص مقرر نہین ہو اور نہ واسطے ہر صحت کے ایک ہی حد معین ہے۔ اور نہ یہ بات ہو کہ ہر واحد مزاج کا اس بات مین داخل ہو کہ اس کے واسطے صحت کسی طرح کی یا اعتدال کسی قسم کا علے الاطلاق ثابت کیا جاے بلکہ ایک امر درمیانی دو امرون کے پایا جاتا ہو یعنے بعض امزجہ پر یہ بات صادق آتی ہے کہ اُس پر غالباً صحت یا اعتدال کا اطلاق کیا جاتا ہو۔ اور بعض مزاج تحت مین اس حکم کے داخل نہین ہین پس یا تو وہ لائق صدق نقیض اس قضیہ مطلقہ عامہ موجبہ کلیہ کے ہو۔ یعنے وہ مزاج ہمیشہ غیر صحیح اور غیر معتدل رہتا ہو۔ پس سالبہ جزئیہ دائمہ کا مصداق ہے جس کو موجبہ معدولۃ المحمول لازم ہو اس لیے کہ موضوع امر وجودی ہو۔ یا کبھی اس مزاج پر صحت اعتدال کی کوئی قسم صادق آتی ہو۔ اور کبھی مرض سے متصف ہوتا ہو۔ پس چاہیے کہ شروع کرین ہم پہلے تدبیر اس مولود کی جس کا مزاج نہایت درجہ معتدل ہو **تعلیم پہلی فن تیسرا تدبیر مولود کے بیان مین**۔ جس وقت سے وہ پیدا ہوتا ہو تا وقتیکہ کھڑے ہونے کی طاقت آئے۔ تدبیر اُن حاملہ عورتون کی جو قریب بولادت ہون مباحث امراض جزئی مین بیان ہوگی۔ اور لڑکا معتدل المزاج جس وقت پیدا ہو اُس کی تدبیر بموجب قول ایک جماعت فضلا کے یہ ہو کہ سب سے پہلے اس کی ناف کاٹین چار انگلیون سے زیادہ چھوڑ کر اور کاٹنے کے مقام کو ایک پاکیزہ ڈورے سے باندھین جو باریک بٹا ہوا اُون وغیرہ سے تاکہ گزند نہ پہونچائے اور اسی مقام پر کپڑا ایک روغن زیتون مین ڈبو کر رکھین۔ ناف کے تراشنے مین میری یہ تجویز ہے کہ ہلدی اور دم الاخوین اور انزروت اور زیرہ اور اشنہ اور مُر یہ سب چیزین ہموزن پیس کر اس کی ناف پر چھڑکین اور بہت جلد اس کے بدن کی تملیح کرین یعنی پانی مین نمک پسا ہوا گھول کر اُس کے بدن کو دھوئین تاکہ جلد اس کی سخت اور قوی ہوجائے۔ بہت اچھا نمک وہ ہے جس مین کسی قدر شادنج اور قسط اور سماق اور حائین اور صعتر ملا ہو اور ناک اور مُنھ کی

تملیح نہ کرین مبنے اسکے بدن کو سخت کرنا اسواسطے تجویز کیا ہو کہ ابتداے ولادت مین لڑکا ہر ایک چیز سے جو اسکے بدن سے ملتی ہو اذیت پاتا ہو خواہ وہ چیز گرمی پیدا کرے یا سردی اس لیے کہ جلد اسکی رقیق اور گرم ہوتی ہو پس ہر ایک چیز بہ نسبت اسکے بدن کے سرد اور سخت اور خشن ہو۔ اگر ضرورت ہو تو مکرر تملیح کرین گے اور ضرورت یہ ہو کہ اسکے بدن مین میل اور رطوبت زیادہ ہو بعد تملیح کے نیمگرم پانی سے اسکو نہلائین اور اسکے دونون نتھنے ہمیشہ اُن اُنگلیون سے جن کے ناخن ترشے ہوے ہون پاک کرتے رہین اور آنکھون مین روغن زیتون ٹپکائین اور اسکے مقام براز کو انگشت خنصر سے دبائین تا اینکہ کھلجائے اور ہر قسم کی برودت سے اسکی محافظت کرین جب اسکی ناف گرجاے یہ اکثر بعد تین چار دن کے واقع ہوتا ہے۔ تدبیر صائب یہ ہو کہ اُس پر خاکستر صدف یا خاکستر عرقوب یعنے پے پاشنہ گوسالہ یا خاکستر قلعی اس مین سے جس کو چاہین شراب مین ملاکر چھڑکین۔ اور جسوقت ہم چاہین کہ اسکے دست بند اور پا بند کو گہوارے مین باندھین پس ضرور ہو کہ قابلہ شروع کرے کہ اُس کے اعضا کو بہ نرمی دبائے تاکہ جو عضو قابل چوڑے ہونے کے ہو چوڑا ہوجائے اور جسے باریک ہونا ہو باریک ہوجائے اور ہر عضو اپنی عمدہ شکل پر آجائے۔ یہ سب افعال نہایت نازکی سے کرنے چاہئین کہ قابلہ اُنگلی کے سرون سے اس کو چھوئے اور نرم نرم دبائے اور چند روز متواتر ایسے ہی افعال کی ملازمت کرے۔ اور دونون آنکھین مولود کی پارچۂ ریشمی وغیرہ سے پاک کرتے رہین اور اسکے مثانہ کو دبایا کرے تاکہ اخراج بول کا باسانی ہو بعد اسکے دونون ہاتھ نمالچہ وغیرہ پر پھیلاکر دونون کلائیون کو دونون زانوؤن سے ملادے اور عمامہ سر مین باندھے یا ٹوپی قبہ دار اوڑھادے۔ اور ایسے مکان مین جس کی ہوا معتدل ہو سُلائے اور وہ مکان سرد نہونے پائے۔ اور یہ بھی ضرور ہو کہ وہ مکان سایہ دار اور خوب تاریک ہو کہ اس مین کسی قسم کی شعاع کا گذر نہو۔ اور اُس کا سر فرش خواب مین تمام بدن سے اونچا رہے۔ اور اس کی گردن یا اطراف اور پشت کسی طرف بچھونے پر جھکنے نہ پائین ایسے کہ ترچھے ہوجائین۔ اور معتدل پانی سے فصل گرما مین اور مائل بحرارت پانی سے بشرطیکہ تیز نہو جاڑون مین اس کو نہلائین۔ عمدہ وقت اس کے نہانے کا یہی ہے کہ جب دیر تک سوکر اُٹھے۔ اور ایک دن مین دو تین مرتبہ بھی نہلانا جائز ہو جس قدر میل اور پسینے کی کمی اور بیشی ہو۔ اور مناسب ہو کہ پانی رفتہ رفتہ شیر گرم کیا جائے اگر فصل گرمی کی ہو۔ اور جاڑون مین اعتدال حرارت پانی کا ملحوظ رہے اور اسی قدر نہلائین کہ بدن اُسکا گرم اور سُرخ ہوجائے خصوصًا جاڑون مین بعد اسکے حمام سے اس کو باہر نکالین اور اس کا بخوبی لحاظ رکھین کہ پانی اسکے کان کے پردے تک نہ پہونچنے پائے اور بروقت نہلانے کے واجب ہو کہ مولود کو اس طرح پر لین کہ اس کا داہنا ہاتھ قابلہ کی بائین کلائی پر رکھا ہو اور مولود سینہ کے بھل لپٹا ہوا ور پشت اس کی اوپر کیجانب ہو تاکہ زور قابلہ کے ہاتھ کا اور بوجھ اس کے جسم کا سینہ پر پڑے اور پشت پر نہ پڑے۔ اور اس بات مین کوشش کیجائے کہ بروقت نہلانے کے اسکی دونون ہتھیلیان پشت سے اور دونون قدم سر سے بہ نرمی و آسانی ملائین بعد اسکے نرم کپڑے سے پانی کی رطوبت پاک کرین مگر پاک کرنے مین بھی نرمی کا لحاظ رہے پھر اسکو پیٹ کے بھل لٹائین اسکے بعد پیٹھ کے بھل اور ہمیشہ بروقت چت اور پٹ لٹانے کے بدن پونچھتے جائین اور بدن کو دباتے جائین بعد اسکے اعضا کی شکل درست کرتے جائین اور اسکے بعد گھٹی دین اور ایک کپڑے سے باندھین اور اُسکی ناف

مین روغن زیتون شیر مین چکائین کہ وہ آنکھہ اور طبقات جسم کو اور ہر عضو کو چرک وغیرہ سے دھو ڈالتا ہی **فصل دوسری رضاع اور نقل کے بیان مین** لڑکے کو دودھ پلانا اور اسکو غذا دینے کی کیفیت یہ ہی کہ جب تک ممکن ہو لڑکے کو اسکی مان کا دودھ پلا مین اسلیئے کہ مان کا دودھ لڑکے کی اس غذا سے بہت مناسب ہی جو قبل ولادت کے رحم مین اسکو پہونچتی تھی یعنی خون حیض کہ وہی خون دودھ کی طرف مستحیل ہوا اور لڑکا اسکے ہضم کی قابلیت زیادہ رکھتا ہی اور اس سے مالوف ہی تا اینکہ تجربۂ یقینی ثابت ہوا ہی کہ لڑکے کے منھہ مین اسکی مان کا سرپستان دے دینا بہت مفید ہی کہ جو چیز اسکو اذیت دے سری ہو دفع ہو جاتی ہی - اور دن بھر مین دو یا تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا نہ چاہیئے - اور ابتداے ولادت مین بکثرت ارضاع مختلف عورتون سے نہ کرائین اگرچہ بات اچھی ہی کہ لڑکا اپنی مان کا دودھ پہلے نہ پیئے جب تک کہ اس کا دودھ معتدل نہ ہو جائے اور بہتر یہ ہی کہ پہلے تھوڑا شہد چٹائین بعد اس کے دودھ پلائین یہ بھی ضرور ہی کہ جس عورت کا دودھ لڑکا پیے صبح کے وقت دو یا تین مرتبہ اسے دوھ ڈالین بعد اس کے سرپستان لڑکے کے منھہ مین دین خصوصًا اگر دودھ مین کوئی عیب ہو - اور جو دودھ خراب یا تیز ہو بہتر یہی ہی کہ اسے نہ پلائین جس وقت کہ نہار منھہ ہوا اور یہ بھی واجب ہی کہ لڑکے کے واسطے دو چیزون کا التزام کرین جو نافع ہین اور اس کے مزاج کو تقویت دیتی ہین - ایک تو لڑکے کو آہستہ آہستہ ہلانا - اور دوسرے ہلانے کے وقت کچھ گانا بر طبق موسیقی کے یا ایسی خوش آوازی سے جو لڑکون کے بہلانے کے واسطے مخصوص ہی لیکن ہلانا اور گانا اسی قدر ہو کہ جس کی لڑکے کو قابلیت ہو اور اس کی واقفیت آمادگی ریاضت اور موسیقی پر رفتہ رفتہ بڑھے - ہلانے سے ریاضت بدنی اور موسیقی سے ریاضت نفسانی پر آمادگی بڑھتی ہی - اگر مان کے دودھ پلانے سے کوئی مانع پیدا ہو مثلًا وہ ضعیف ہو یا دودھ مین فساد ہو یا مائل باحتراق ہو مناسب ہی کہ اس کے واسطے مرضعہ یعنے دودھ پلانے والی کی تلاش کرین مگر مرضعہ ان شرائط کے ساتھ ہو جن کا ہم آگے ذکر کرین گے - بعض شروط بنظر سن و سال مرضعہ کے ہین اور بعض بنظر سحنہ اور بعض بنظر اخلاق کے اور بعض بنظر ہیئت پستان کے اور بعض بنظر کیفیت دودھ کے اور بعض بنظر اس امر کے کہ یہ دودھ کتنے دنون کا ہی - اور بعض شروط بنظر جنس مولود مرضعہ کے پسر اور دختر کی راہ سے معتبر ہوتے ہین - جس وقت سب شروط کسی مرضعہ مین پائے جائین ضرور ہی کہ اُس کی غذا کا اچھا اہتمام کیا جائے یعنے گیہون اور خندروس یعنے رومی گیہون اور گوشت حلان یعنے گوسپند یکسالہ سے مقرر کیا جائے - یا گوشت جداء یعنے بچھڑا اور وہ مچھلی جس کے گوشت مین بو بد اور سختی نہ ہو - اور کاہو بھی اسکے واسطے اچھی غذا ہی - اور فواکہ سے سیب اور بہی اور انار شیرین اور انگور اور انجیر اور بادام اور بندق اسکو کھلانا چاہیئے - بدترین بقول واسطے دائی کے جرجیر یعنے لٹ جیرہ اور رائی اور جنگلی تلسی کہ یہ چیزین دودھ کو بگاڑ دیتی ہین اور پودینہ مین بھی کسی قدر قوت ہی کہ دودھ کو بوجہ تجفیف کے خراب کر دیتا ہی - شرط مرضعہ کے یہ ہی سن مین پچیس سے تیس برس تک ہو اسواسطے کہ یہی سن شباب اور سن صحت اور کمال کا ہی - سحنہ اور ترکیب جسم کی شرط یہ ہی کہ خوش رنگ اور قوی گردن کشادہ سینہ اور عضل چوڑے اور گوشت سخت اور لاغری اور فربہی مین متوسط اور بدن مین گوشت زیادہ اور چربی کم ہو اخلاق کی شرط یہ ہی کہ پسندیدہ اور اچھے ہون آثار نفسانی جو بُرے مثل غضب اور غم اور جبن کے اُن کا اثر اس پر دیر مین ہو - علیٰ ہذا القیاس اور اخلاق بد سے بری ہو اس لیے کہ اخلاق بد مزاج کو فاسد کر دیتے ہین - بیشتر اس کی تاثیر بذریعۂ دودھ کے لڑکے مین پہونچتی ہی اسی واسطے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مجنون عورت سے دودھ پلوانے کو منع فرمایا ہو۔ ایک یہ بھی حکمت اس حکم کی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہو علاوہ بدخلق ہوجانے لڑکے کے سمجھ مین آتی ہو کہ مجنون عورت کو بے التفاتی لڑکے کی پرورش مین اور کمی اس کی مدارات مین ہوتی ہو اس سے وہ بخوبی تناور نہین ہوتا ہو۔ ہیئت پستان مین یہ شرط ہو کہ دونون سٹے ہوے اور بڑے بڑے ہون اور بوجہ بڑے ہونے کے لٹکتے نہون۔ اور یہ بھی اچھا نہین ہو کہ بہت بڑے ہون سختی اور نرمی مین معتدل ہونا بہت ضرور ہو۔ دودھ کی شرط یہ ہو کہ قوام اور مقدار اُسکی معتدل ہو اور رنگ مائل بسفیدی تیرہ اور سبز اور زرد اور سرخ نہ ہو خوشبو اچھی ہو اور اُس مین بوے ترشی اور عفونت نہ آئے مزہ شیرین ہو اور ترشی اور نمکینی اور تلخی نہو اور مقدار مین بہت ہو اور اجزا اس کے متشابہ ہون۔ پھر اس وقت بہت رقیق اور سیال یا بہت غلیظ مثل پنیر کے نہو اور نہ اس کے اجزا رقت اور غلظت مین مختلف ہون اور کف اُس پر بہت سا نہ آئے۔ کبھی اسکے قوام کا تجربہ ناخن پر ٹپکا کر کیا جاتا ہو اگر بہ جائے رقیق ہو اور اگر ناخن کی طرف جھکتا ہوا ٹھہر جائے وہ غلیظ ہو۔ اسی طرح شیشہ مین بھر کر تجربہ کرتے ہین اس مین کسی قدر مُر پیسکر ڈال کر انگلی سے ہلاتے ہین کہ اس ذریعہ سے مقدار اس کی جبنیت اور مائیت کی دریافت ہوتی ہو اس لیئے کہ اچھا دودھ وہی ہو جس مین جبنیت اور مائیت برابر ہو۔ اگر باضطرار ایسے دودھ پلانے کی حاجت پڑے جس مین یہ اوصاف نہون اس وقت پلانے کی تدبیر اور علاج مرضعہ سے اس دودھ کی اصلاح کرین گے۔ پلانے کی تدبیر مصلح یہ ہو کہ غلیظ دودھ جو کریہ الرائحہ ہو اس کو دوھ کر ہوا مین رکھدین کہ رقیق ہو جائے اور بوے بد نکلجائے۔ اور جس مین حرارت زیادہ ہو اسکو نہار منھ پلانا مطلقاً جائز نہین ہو۔ اور علاج مرضعہ کا یہ ہو کہ اگر اُس کا دودھ گاڑھا ہو سکنجبین بزوری جو شاندہ ملطفات کے ساتھ مثل فودنج اور زوفا اور حاشا اور صعتر جبلی وغیرہ کے پلائی جائے۔ اور خورش اس کی ماہی طریخ وغیرہ سے مقرر کیجائے اور کسی قدر مولی بھی اس کی غذا مین داخل رہے اور سکنجبین مین گرم پانی ملا کر دایہ کو قے کرائین اور معتدل ریاضت کا اُسے خوگر کرین۔ اور اگر مزاج دایہ کا گرم ہو سکنجبین ہمراہ شراب رقیق کے پلائین الگ الگ خواہ دونون ملا کر۔ اور اگر دودھ اس کا رقیق ہو اچھی غذاات آسودہ حالی اس کی کیجائے اور ریاضت سے منع کرین اور جو چیزین خون غلیظ پیدا کرتی ہین غذا مین تجویز کیجائین۔ اگر تپ وغیرہ کوئی مانع نہ ہو شراب شیرین یا دوشاب انگور کا استعمال کرتے رہین۔ اور زیادہ سونے کا خوگر کرین۔ اور اگر دودھ اُس کا رقیق اور کریہ الرائحہ ہو کھانا اُس کا خوشبودار چیزون سے (جیسے دارچینی زعفران قرنفل وغیرہ) معطر کرین اور اگر دودھ کم ہو اس کے سبب کو سوچین اور دریافت کرین کہ دودھ مین کمی بسبب سوء مزاج تمام بدن کے ہو یا فقط پستان کے سوء مزاج سے دودھ مین کمی ہوئی ہو۔ اور اس کی شناخت اُن علامات سے جو اوپر تحریر ہو چکے ہو سکتی ہو۔ اور لمس پستان سے بھی دریافت ہو سکتا ہو اگر دلیل سے پیدا ہو کہ اس کے پستان مین حرارت ہو یا مزاج مین آتش جو اور پالک وغیرہ سے غذا مقرر کرین۔ اور اگر برودت مزاج کی ثابت ہو یا سدہ یا ضعف قوت جاذبہ کا دریافت ہو غذاے لطیف مائل بحرارت زیادہ کیجائے۔ اور نیچے پستان کے سینگیان لگائین مگر بہت سخت نہون اور ایسی ہی صورت مین گاجر کے بیج اور خود گاجر منفعت عظیم پیدا کرتی ہو۔ اگر دودھ کی کمی کا سبب کمی غذاے مرضعہ ہو

اسکی غذا حریرہ جو کہ جو اور سبوس گندم اور حبوب مناسبہ سے تیار کرتے ہین مقرر کرین۔ اور واجب ہو کہ اُسکے حریرے اور غذا مین بیخ بازیانہ اور تخم اُسکا اور تخم شبت اور کلونجی وغیرہ شریک کرین یہ بھی کہتے ہین کہ پستان بز ومیش یعنی بھیڑ اور ماعز یعنے بکری کا کھانا بجہت اُسکے کہ اُنمین دودھ رہتا ہو دودھ کے زیادہ کرنے مین نافع ہو اسلیے کہ اس مین مشاکلت اور مشابہت ہو دودھ سے اور بالخاصیت بھی اثر ہو تجربہ مین یہ آیا ہو کہ ایک رحم ارنبی دیمک یا خراطین خشک کرکے آش جو مین چند روز متواتر کھلائین البتہ نہایت سودمند ہو اسی طرح سلافہ یعنی فشردہ نمکین مچھلی کے سرکا سوکھے یا پانی مین ملاکر پلائین منجملہ اُن چیزون کے جنسے دودھ مین افزائش ہوتی ہو یہ ہو کہ ایک اوقیہ روغن گاو لیکر اُسپر تھوڑی سی شراب خالص ڈال کر پلائین یا آرد کنجد شراب مین ملاکر صاف کرکے پلائین اور پستان پر ثفل ناردین مع روغن زیتون و شیر مادہ خر سے ضماد کرین یا ایک اوقیہ بھونا ہوا بنگین چھلکا اوتار کر شراب مین چھانکر پلائین۔ یا سبوس گندم اور مولی شراب مین جوش دیکر پلائین۔ ایک اور قوی دوا یہ ہو شبت تین اوقیہ تخم حندقوقی یعنی گدہ بر نیا تخم گندنا ہر واحد ایک اوقیہ اور رطبہ یعنی حندقوقی بری اور حلبہ یعنی میتھی ہر واحد دو اوقیہ سب کو عصارہ رازیانہ اور شہد اور مسکہ مین ملاکر قدرے کھلائین۔ اگر دودھ بجہت کثرت کے ایذا دیتا ہو اور فاسد ہوجاتا ہو بجہت احتقان اور تکاثف کے تو کم کرنے سے کم ہوجاتا ہو۔ اور ایسی چیزون کے کھانے سے جن مین غذائیت کم ہو اور سینے اور پستان پر زیرہ اور سرکہ پیس کر ضماد لگانے سے کم ہوجاتا ہے۔ یا طین خر اور سرکہ یا سور جو سرکہ مین ملائی جائے اور اُسکا ضماد کیا جائے اور شور پانی بعد ضماد لگانے کے پیا جاے جب بھی دودھ کم ہوجائیگا اسی طرح پودینہ کا بکثرت استعمال کرنا۔ اور بکثرت مالش دینا پستان کا دودھ کو زیادہ کرتا ہو جس دودھ مین بو بدلی ہو شراب ریحانی کے پینے سے اور معطر غذاؤن کے کھانے سے علاج کرنا چاہیے۔ مرضعہ کی مدت وضع حمل کی یہ شرط ہو کہ تھوڑے دن اُسکو وضع حمل سے گذرے ہون اگرچہ بہت کم بھی نہون بلکہ ڈیڑھ یا دو مہینے گذرے ہون۔ اور لڑکا پیدا ہوا ہو نہ لڑکی اور پوری مدت طبیعی یعنی نو مہینے پر لڑکا پیدا ہوا ہو۔ اور اسقاط نہ ہوا ہو اور نہ اس عورت کو عادت اسقاط کی ہو۔ یہ بھی ضرور ہو کہ مرضعہ کو ریاضت معتدل کرائی جائے اور کیموس جید بننے والی غذا کھلائی جائے۔ اور زمانۂ رضاع مین اُسکے ساتھ جماع نہ کیا جائے کہ اس سے خون حیض مین حرکت پیدا ہوتی ہو اور دودھ کی بو کم ہوجاتی ہو اور بگڑ جاتا ہو بلکہ اکثر پیٹ سے رہجاتی ہو جسمین دونون لڑکون کا ضرر ہوتا ہو دودھ پینے والے کو دودھ کم ملتا ہو اور جنین کو پوری غذا نہین ملتی ہو۔ ہمیشہ ہر وقت دودھ پلانے کے خصوصًا پہلی مرتبہ واجب ہو کہ تھوڑا سا دودھ دوہ کر پھینک دین اور پستان کے مُنھ کو دباکر دودھ سے بھر کر لڑکے کے مُنھ مین دینا چاہیے تاکہ چوسنے مین اُسکو دقت ایسی نہ پڑے کہ آلات حلق اور مری مین ماندگی پہنچے اور اپنے کام سے بیکار ہوجائین اور ضعف پیدا ہوجائے۔ اور یہ بھی لازم ہو کہ ہمیشہ ہر وقت دودھ پلانے کے تھوڑا سا شہد چٹایا کرین کہ بہت نافع ہو اور شہد مین اگر تھوڑی سی شراب ملادین بہت بہتر ہو۔ بہت سا دودھ ایک مرتبہ پلانا مناسب نہین ہو بلکہ صواب یہ ہو کہ تھوڑا تھوڑا چند مرتبہ کرکے پلائین پھر اگر ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پلایا جائے بیشتر تمدد اور نفخ اور کثرت ریاح اور بیاض بول عارض ہوجاتا ہو۔ اگر یہ عوارض پیدا ہوجائین پھر اُسکو دودھ نہ دینا چاہیے اور بہت دیر تک بھوکا رکھین اور سلانے مین اہتمام کرین یہانتک کہ ہضم ہوجائے۔ اکثر اوائل ایام ولادت مین تین مرتبہ سے زیادہ دودھ پلانا نہ چاہیے۔ اور اُنھین دنون مین سواے مان کے اگر کوئی مرضعہ دودھ پلائے بہتر ہوگا جیسا ہم اوپر کہہ چکے۔ اسی طرح اگر دائی کے مزاج مین کوئی فساد برپا ہو یا کوئی مرض ایذادہ خواہ اسہال کثیر یا احتباس مواد عارض ہو تو مناسب یہ ہو کہ دوسری سے دودھ پلوائین جب تک اُس کا مزاج درست ہوجائے۔ اسی طرح اگر بنظر ضرورت کے مرضعہ کو کسی دوا کے پلانے کی حاجت ہو کہ اُسکے واسطے ایک کیفیت خاص درقوت غالب ہو اُسوقت بھی اس سے دودھ نہ پلوائین۔ اگر دودھ پینے کے بعد لڑکا سوجائے تو بہت زور زور گہوارے کو نہ ہلائین کہ اس جہت سے معدے مین دودھ ہلجاتا ہو

بلکہ آہستہ آہستہ بلانا چاہیے - دودھ پینے سے پہلے رونا لڑکے کا اچھا ہے اور مفید ہے - مدت طبعی دودھ پلانے کی دو برس ہے - اگر لڑکے کی خواہش اس
دو برس کے اندر کسی اور چیز کے کھانے کی ہو رفتہ رفتہ دینا چاہیے اور اس بارہ میں اُس پر تشدد نہ کرنا چاہیے پھر جب اُسکے دانت نکلنے شروع
ہوں غذاے قوی کی طرف آہستہ آہستہ لانا چاہیے مگر کوئی سخت چیز جس کا چبانا دشوار ہو نہ دینی چاہیے - سب سے پہلے یہی بہتر ہے کہ نرم ٹکڑا
روٹی کا مرضعہ چبا کر لڑکے کو کھلائے بعد اُسکے پانی یا شہد یا شراب یا دودھ میں بھگو کر دینا چاہیے اور بعد اسکے تھوڑا سا پانی پلانا چاہیے -
اور اکثر اوقات پانی میں شراب ملا کر دینی چاہیے اور درمیان اُسکے اور کھانے کے اتنا تھوڑا فاصلہ بھی نہونے پائے کہ اُسکا معدہ ممتلی ہو جائے
پھر اگر لڑکے کو زحمت امتلاے طعام کی اور نفخ شکم اور بیاض بول عارض ہو ہر چیز کے کھانے سے اُسکو باز رکھیں - بہتر بہ نسبت غذا دینے لڑکے کے
یہی ہے کہ پہلے تمریخ یعنی مالش بدن وغیرہ کی کریں اور نہلالیں اُسکے بعد غذا دیں - جب دودھ چھوٹنے کا زمانہ آئے اور دودھ چھوٹ جائے
بہتر ہے کہ اُسکو از قسم حریرہ اور سبک گوشت کا خوگر کریں - اور دودھ چھوڑانا لڑکے کا یکبار کی مناسب نہیں ہے - بلکہ آہستہ آہستہ چھوڑانا چاہیے
اور آٹے اور شکر کی لانبی اور گول گولیاں بنا کر چوسانا چاہیے - اگر دودھ چھوڑنے میں بہت مچلے اور تنگی کرے اور کسی طرح نہ چھوڑے
چاہیے کہ ایلوا اور خرفہ ایک درہم پیسکر پستان پر طلا کریں دودھ چھوٹ جائیگا - خلاصہ یہ کہ تدبیر اطفال کی بنظر مناسب مزاج کے بذریعہ ترطیب
کرنا چاہیے اسلیے کہ ترطیب مناسب مزاج کے ہے اور تغذیہ اور نمو میں اسکی حاجت ہے اور ریاضت معتدل جس کے اعتدال میں زیادتی ہو
لڑکوں کے واسطے درکار ہے اور یہ ریاضت گویا امر طبعی اُنکے واسطے ہے اور طبیعت اُسکی متقاضی ہے اسلیے کہ دفع فضول بوجہ ریاضت کے
بخوبی ہوتا ہے جس وقت لڑکے سن طفولیت سے تجاوز کر کے سن صبی تک پہونچیں اور سیدھے کھڑے ہونے لگیں اور حرکت اُن کے ہاتھ پانوں
میں پیدا ہو مناسب نہیں ہے کہ حرکت سخت درشت کا انھیں تحمل کرایا جائے اور یہ بھی جائز نہیں ہے کہ چلنے پھرنے اور بیٹھنے کو تحمل اسکو قبل
ظاہر ہونے اُسکی خواہش طبعی کے کرایا جائے اگر بدون خواہش طبعی کے اُسے نشست و برخاست کی تکلیف دیجائیگی اُسکی پنڈلیوں اور
پشت میں آفت پہونچے گی پس واجب یہ ہے کہ پہلے پہل جب وہ بیٹھنے لگے اور زمین پر اپنے بدن کا زور ڈالے ایک ٹکڑا چمڑے کا چکنا بچھائیں
اور اُس پر اُسکو بیٹھلے دیں تاکہ زمین کی خشونت سے اُسکی جلد کو گزند پہونچے - اور اُسکے سامنے سے لکڑی اور چھری وغیرہ جو بدن میں گڑتی یا
چبھتی یا کاٹ ڈالتی ہے ہٹا دیں - اور اونچی جگہ سے اُسکو پھسلنے نہ دیں جب دانت اُسکے پھوٹ کر برآمد ہوں مناسب ہے کہ کوئی چیز
سخت چبانے نہ پائے ورنہ بوجہ چبانے کے جس مادے سے دانت پیدا ہوتے ہیں وہ بھی فنا ہو جائیگا اُس وقت مناسب ہے کہ خرگوش کا بھیجا اور
مرغ کی چربی اُس مقام پر ملیں جو بوجہ ابھرنے دانت کے پھول گیا ہو اُس دواے بآسانی پھوٹ کر نکل آئیگا اور جب بخوبی دانت ابھر آئے
سر اور گردن میں لڑکے کے زیت مغسول گرم پانی میں ملا کر ملیں اور تھوڑا سا روغن زیت کانوں میں ٹپکائیں - جب یہ دانت اس قدر طاقت ور
ہو جائیں کہ انسے کاٹ سکے اُسوقت لڑکا اپنی اُنگلی کو مُنھ میں لیجا کر کاٹنے لگتا ہے اس وقت واجب ہے کہ ایک ٹکڑا ملیٹھی کا جو ابھی خشک
نہوئی ہو اُسکو دیا جائے کہ دانتوں سے کاٹے اور یہ دوا بہت نافع ہے اور آئندہ قروح اور اوجاع مسوڑھے کے واسطے سدباب کرتی ہے - اسیطرح
یہ بھی ضرور ہے کہ اُسکے مُنھ میں شہد اور نمک کی مالش کریں تاکہ مسوڑھوں کا درد پیدا نہو جائے پھر جس وقت یہ دانت مضبوط ہو جائیں اور تمام و
کمال برآمد ہوں تھوڑا سا رب السوس خواہ اصل السوس جو بہت سخت نہو اُسکے مُنھ میں رکھنا چاہیے اور گردن میں بوقت نکلنے دانتوں کے
زیت شیریں خواہ اور کوئی میٹھا تیل ملنا چاہیے - اور جب بولنا شروع کرے ہمیشہ دانتوں کی جڑوں میں مالش کرنی چاہیے **فصل تیسری بیان میں**
معالجہ اُن امراض کے جو لڑکوں کو عارض ہوتے ہیں لڑکوں کے علاج میں مقدم تدبیر حفظ صحت مرضعہ کی ہے تاآنکہ اگر منظور ہو کہ مرضعہ کے

بدن مین امتلاے خون ہو فصد یا حجامت کرائی جائے۔ اور اگر امتلا کسی اور خلط کی معلوم ہو خاص اُسی خلط کا استفراغ کرانا چاہیے یا حاجت حبس طبیعت کی خواہ اطلاق طبیعت کی یا منع صعود بخار کی بطرف سر کے یا اصلاح اعضاے تنفس کی یا تبدیل کسی اور سوءمزاج کی ہو ایسی چیزون سے علاج کیا جائے جو مناسب اور موافق اُسی سوءمزاج کے ہون۔ پھر اگر حاجت اُس کا بذریعۂ اسہال کے ہو یا اسہال خود بخود عارض ہو یا علاج بذریعہ قے کے کیا جاوے یا خود بخود قے ہو مگر قوی ہو پس مناسب یہ ہے کہ اُس دن کوئی اور عورت دودھ پلائے۔ اب ہم امراض جزوی لڑکون کے جو اکثر عارض ہوتے ہین بیان کرتے ہین ازانجملہ وہ اورام ہین جو مسوڑھون مین بروقت نکلنے دانتون کے پیدا ہوتے ہین مادہ اورام ہین جو اوتار مین بجانب لحیین پیدا ہوتے ہین اور تشنج اُنھین اوتار مین بروقت نکلنے دانتون کے پیدا ہوتا ہے جس وقت یہ ورم خواہ تشنج عارض ہو چاہیے کہ انگلی سے اس مقام کو دبائین بہت نرمی کے ساتھ اور جو روغن دانت کے اگنے کے مقام مین مذکور ہو چکے ہین انکی مالش کرین اور شہد کو روغن بابونہ خواہ ہمراہ علک البطم کے ملین اور سر پر نطول پانی کا جس مین بابونہ اور شبت جوش دیا گیا ہو کرین ازانجملہ لڑکون کو دست بروقت نکلنے دانتون کے بکثرت آتے ہین بعضون کا یہ گمان ہے کہ سبب اس اسہال کا یہ ہوتا ہے کہ لڑکا ایک فضلہ شور قیحی مسوڑھون سے ہمراہ دودھ کے چوستا ہے اسیوجہ سے اسہال عارض ہوتا ہے۔ اور چاہیے کہ سبب اسہال کا یہ نہو بلکہ چونکہ طبیعت پیدا کرنے مین ایک مادہ کے زیادہ مصروف ہوتی ہے اسوجہ سے ہضم غذا کا بخوبی نہین کرتی اور بھی چونکہ درد مسوڑھون مین عارض ہوتا ہے یہ بھی ایک سبب بدہضمی کا ابدان ضعیفہ مین ہو سکتا ہے۔ اسہال لڑکون کا اگر کم ہو اُسکے علاج کی طرف نہ مشغول ہونا چاہیے اور اگر افراط کا خوف ہو اُس کا تدارک اس طرح پر کرین کہ زیرہ اور گل سُرخ کو سرکہ مین بھگو کر پیٹ کو سینکین یا باجرہ جو تھوڑے سے سرکہ مین پکایا جاے اس سے تکمید کرین اگر اس سے فائدہ نہو انفحہ (یعنے معدہ بچہ حیوانات جس کو ہندی مین چستہ کہتے ہین) بھیڑ کا ایک دانگ سرد پانی مین ملا کر پلائین اور بروقت اسہال کے اِس بات کی احتیاط رکھین کہ دودھ اُسکے معدے مین پھٹنے نہ پائے وہ احتیاط اس طرح پر ہو سکتی ہے کہ دودھ کے قائم مقام کوئی اور غذا تجویز کرین جیسے زردی بیضہ نیمبرشت اور لب الخبز یعنے گودا روٹی کا پانی مین بھگا کر یا ستو پانی مین ملا کر کھلائین ازانجملہ لڑکون کو قبض شکم عارض ہوتا ہے اس عارضہ سے نجات اُن کو بذریعہ پشک موش کے یا اُسے شہد مین ملا کر شیاف تیار کرین ہوتی ہے خواہ یہ دونون جزو اور لودنج اور اصل السوس آسمان گونی بجنسہ یا جلا کر شیاف کرین یا تھوڑا سا شہد خواہ برابر چنے کے علک البطم کھلائین اور نرم نرم روغن زیتون کی مالش کرین اور اُسکی ناف پر تلخۂ گاؤ اور بخور مریم ملا کر لگائین ازانجملہ لڑکون کے مسوڑھون مین لذع شدید پیدا ہوتی ہے پس روغن اور موم اور چربی اور نمکین گوشت سڑا ہوا ان چیزون کی تکمید نفع کرتی ہے ازانجملہ لڑکون کو تشنج عارض ہوتا ہے اکثر سبب اس تشنج کا فساد ہضم باوجود شدت ضعف عصب کے ہوتا ہے خصوصاً جو لڑکا موٹا تازہ ہو۔ اور بدن مین اُسکے رطوبت زیادہ ہو اُسکا علاج روغن ایرسا اور روغن حنا اور روغن سوسن اور روغن خیری یعنے شب بو سے کیا جاتا ہے

ازانجملہ اکثر لڑکون کو کزاز عارض ہوتا ہے اُسکا علاج قثاء الحمار کو پانی مین جوش دے کر یا بذریعۂ روغن بنفشہ مع روغن قثاء الحمار کے جاتا ہے اگر اسکا احتمال ہو کہ جو تشنج اُسکو عارض ہوا ہے بعد حمیات اور اسہال سخت کے ہوا ہو تھوڑا تھوڑا پیدا ہوا ہے تو اُسکے مفاصل کو تنہا فقط روغن بنفشہ مین ڈبو دینا چاہیے خواہ روغن بنفشہ مین دم صاف کیا ہوا ملا دین اور ان کے دماغ پر روغن زیتون اور روغن بنفشہ وغیرہ بہت سا ٹپکائین اسی طرح اگر اُن کو کزاز یابس عارض ہو ازانجملہ اُن کو کھانسی اور زکام عارض ہوتا ہے اُسکے علاج مین ہم تجویز کرتے ہین کہ بہت سا گرم پانی اُس کے سر پر ڈالا جائے اور زبان پر اُس کے شہد ملا جائے بعد اُس کے بیخ زبان اُنگلی سے دبائین۔

تاکہ تے بلغمی ہو جائے اور صحت پائے۔ یا صمغ عربی اور کتیرا بہدانہ رب السوس قند سفید کا سفوف بنا کر دودھ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا پلائیں از انجملہ کبھی اطفال کو سوء تنفس عارض ہوتا ہے اس وقت دونوں کان کی جڑوں کو اور زبان کی جڑ کو روغن زیتون سے ملنا چاہیے اور دبا کر قے کرانی چاہیے۔ اسی طرح روغن مذکور سے مالش کرکے انگلی زبان اندر کو کھینچی جائے کہ وہ بھی نفع کرتی ہے اور گرم پانی انکے منھ میں ٹپکانا چاہیے اور لعوق تخم کتان اور عسل کا بنا کر استعمال کرنا چاہیے از انجملہ قلاع بھی لڑکوں کو بکثرت عارض ہوتے ہیں اسواسطے کہ جھلی انکے منھ اور زبان کی بہت نرم ہے کہ آہستہ چھونے کی بھی تحمل نہیں رکھتی چنانچہ ملائیت لبن اس جھلی میں جلا پیدا کرتی ہے پس جلد انکو اذیت دیتی ہے اور سوء قلاع کی ہوتی ہے بدترین قلاع جو لڑکوں کو عارض ہو وہ ہے جس کا رنگ مثل کوئلے کے سیاہ ہو کہ یہ اکثر قاتل ہو جاتا ہے۔ اور اسلم اقسام قلاع جس میں لڑکا جانبر ہوتا ہے وہ ہے جو سفید یا سرخ رنگ ہو مناسب ہے کہ ایک دوا دویہ قلاع سے جو مرض جزوی میں مذکور ہیں استعمال کیجائے۔ اکثر لڑکے کو پسا ہوا بنفشہ تنہا خواہ گل سرخ اور تھوڑی سی زعفران ملا کر دینا کافی ہوتا ہے اور کبھی تنہا خرنوب نبطی۔ اور کبھی عصارہ برگ کاہو و برگ عنب الثعلب اور برگ خرفہ کافی ہوتا ہے۔ اگر قلاع زیادہ قوی ہو تو اصل السوس پیس کر دینی چاہیئے اور اگر سوزش ہونے کا ورم اور قلاع کو مرکی اور مازو اور قشور کندر پیس کر عسل میں ملا کر استعمال کریں۔ اور اکثر رب توت ترش اور رب انگور قلاع اطفال میں کافی ہوتا ہے۔ اور کبھی دھونا مقام ماؤف کا شراب عسل یا ماء العسل سے اور اسکے بعد استعمال کسی شے مجفف کا جو ابھی مذکور ہو چکا ہے استعمال کرنا نافع ہوتا ہے۔ پھر اگر اس سے قوی تر دوا کی ضرورت ہو چاہیے کہ عروق قشور رمان یعنے پوست اندرونی انار اور گلنار اور سماق ہر ایک اکیس ماشہ مازو چودہ ماشہ تخم شبت سات ماشہ پیس کر پارچہ بیز کرکے چھڑکیں از انجملہ کبھی لڑکوں کے کان سے رطوبت بہتی ہے اسلیئے کہ انکے بدن خصوصاً دماغ میں رطوبت زیادہ ہو جاتی ہے کہ ایک کپڑا شہد اور شراب ملا کر تر کریں جسمیں تھوڑی سی پھٹکری اور زعفران اور نطرون ملی ہو کان میں رکھیں اور جو سبز کپڑے کو فقط شراب عفص یعنی مازو جس میں تھوڑی سی زعفران شریک ہو بھگو کر کان میں رکھنا کافی ہوتا ہے از انجملہ اکثر لڑکوں کے کان میں درد ریحی خواہ رطوبی پیدا ہوتا ہے اسکا علاج رسوت صعتر اور نمک وطرزد اور مسور اور مرکی اور اندرائن کے بیج اور اہل اس میں سے جسکو چاہیں تیل میں پکا کر کان میں ٹپکائیں از انجملہ لڑکوں کے دماغ میں ورم گرم پیدا ہوتا ہے جس کا نام عطاش ہے کبھی اس ورم کا درد آنکھ اور حلق تک پہونچتا اور چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا ہے اس وقت واجب ہے کہ تدبیر اور ترطیب دماغ کی پوست کدو اور خیارے کریں یا انکو یا عصارہ برگ خرفہ سے علاج کریں اور روغن گل تھوڑا سا سر میں ملا کر اور زردی بیضہ کی ہمراہ روغن گل کے بھی نافع ہے ان دواؤں میں سے بدل بدل کر ہمیشہ استعمال کرتے رہیں از انجملہ لڑکے کے سر میں کبھی پانی بھر جاتا ہے اس کو ہم نے امراض سر میں کتاب سوم میں بیان کیا ہے از انجملہ کبھی آنکھیں لڑکوں کی پھول جاتی ہیں اس پر افیون دودھ ملا کر طلا کرنا چاہیئے بعد اسکے طبیخ بابونہ اور آب بادروج سے دھونا چاہیے از انجملہ کبھی بہت زیادہ رونے کے حدقہ چشم لڑکوں کے سفید ہو جاتے ہیں اسکا علاج عصارہ برگ عنب الثعلب سے کیا جاتا ہے از انجملہ سلاق یعنی پلکوں کا موٹا ہو کر سرخ ہو جانا اور موٹا ہونا بہت رونے سے پیدا ہوتا ہے اسکا بھی علاج برگ عنب الثعلب سے کریں از انجملہ حمیات لڑکوں کو عارض ہوتے ہیں انکے حمیات کی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ علاج مرضعہ کا کیا جائے اور رضیع کو آب انار ہمراہ سکنجبین اور شہد کے پلایا جائے یا عصارہ خیار قدرے کافور اور شکر ملا کر دینا چاہیے بعد اسکے نکالنے کی تدبیر کریں سطح پر کہ عصارہ قصب خنی سرکندہ کو نچوڑ کر سر اور پاؤں پر لگائیں اور کچھ اڑھا دیں کہ اس ذریعہ سے تعریق لڑکوں کی ہو جاتی ہے از انجملہ کبھی پیٹ میں لڑکوں کے پیچ ہوتا ہے پس اینٹھتے ہیں اور روتے ہیں چاہیئے کہ انکے تکمید آب گرم اور بہت سا روغن گرم اس میں تھوڑا سا موم ملا کر کریں از انجملہ کبھی ان کو عطاس یعنی چھینک متواتر آتی ہے اگر یہ مرض بجہت ورم

اطراف دماغ کے ہو علاج ورم کا بذریعۂ تبرید اور طلا اور مالش عصارہ سرد اور روغن بارد سے کرنی چاہیے اور اگر ورم نہو بادروج کو پیس کر
ناک میں پھونکیں ازانجملہ کبھی انکے بدن میں بثور اور دانے برآمد ہوتے ہیں اگر بشکل قرحہ کے سیاہ سیاہ ہوں قاتل ہیں اور اگر سفید ہوں سلم
ہیں اور اسی طرح سرخ اور اگر قلاع ہو اور سیاہ ہو جب بھی قتال ہے پھر اسکا تمام بدن میں پھیل جانا کیونکر مہلک نہو گا۔ بیشتر ایسے بثور کے نکلنے میں
بہت سے منافع ہوتے ہیں بہرحال ان بثور کا علاج مجففات لطیف سے کرنا چاہیے جو ایسے پانی میں داخل کیے جائیں جسمیں یہ بثور دھوئے
جاتے ہیں اور جنمیں مثل گل سرخ اور آس اور برگ شجر مصطگی یا جھاؤ کی پتی جوش دی گئی ہو۔ اور اُن چیزون کے روغن بھی مفید ہوتے ہیں اور
جو بثور سلیم ہیں اُن کو یہانتک رہنے دیں کہ نضج مادہ کا ہوجائے بعد اُسکے علاج کرنا چاہیے اگر اُن میں قرحہ پڑے مرہم اسفیداج کا استعمال کریں اور
اگر حاجت ہوتی ہے کہ ماء العسل میں تھوڑا سا نطرون ملا کر دھوئیں اسی طرح قلاع اگر متقرح ہوجائے انھیں دواؤں سے علاج کیا جاتا ہے۔ اگر ان تبثوں میں
بہت زیادتی تخمین یا چرک کے کثافت پیدا ہوجائے اس سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہوتی ہے پس ماء بورق سے جس میں دودھ ملا ہو دھوئے
جائیں تاکہ تحمل ہو سکے پھر اگر جلد میں آبلہ برآمد ہوں جو شاندہ آس اور گل سرخ اور اذخر اور برگ درخت مصطگی سے نہلائیں۔ ان سب
تدبیر سے بہتر یہ ہے کہ اصلاح غذاء مرضعہ کی کریں ازانجملہ بہت کثرت رونے کے ناف انکی اونچی ہوجاتی ہے یا کوئی اور سبب اسباب فتق سے
پیدا ہوجاتا ہے ہماری تجویز اسوقت یہ ہے کہ احوائن کو پیس کر سفیدی بیضہ میں ملا کر ناف پر لگائیں اور ٹکڑا کتان کا باریک اُسکے اوپر باندھیں تاکہ ناف
کی حفاظت ہو یا سوختہ ترمس تلخ کو نبیذ میں تر کر کے ناف پر باندھیں۔ اور اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ تو ابض حارہ جیسے مرکی اور پوست سرو
اور جوز السرو اور ابلوا اور اقاقیا خواہ اور دوائیں جو بحث فتق میں لکھی جاتی ہیں استعمال کریں ازانجملہ لڑکون کو بروقت ناف کاٹنے کے ورم
عارض ہوتا ہے اُسوقت واجب ہے کہ شنکاک جسے رتن جوت بھی کہتے ہیں اور شیخ نے اسکا نام فنجنوش رکھا ہے۔ اور علک البطم یہ دونوں تل کے تیل میں
پگھلا کر کسی قدر پلائیں اور ناف پر طلا کریں ازانجملہ لڑکون کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ کسی وقت نہیں سوتے اور ہر وقت رویا کرتے ہیں اور
بیقرار رہتے ہیں اور آواز درد ناک سے چلاتے ہیں اور باضطرار انکے سلانے کی ضرورت ہوتی ہے اگر ممکن ہو کہ پوست خشخاش یا تخم خشخاش یا روغن کاہو
اور خشخاش وغیرہ سے انکی کنپٹی اور تالو پر ملنے سے نیند آجائے تو بہتر ہے ورنہ دوائے قوی کی حاجت ہوگی منجملہ ان دواؤن کے ایک دوا یہ ہے کہ جو پچھی اور
جو گندم اور خشخاش ورتخم کتان اور حب الجوزی اور خرفہ اور بارتنگ ورتخم کاہو انیسون زیرہ رازیانہ ان سب کو تھوڑا تھوڑا جوش دیکر کوٹ کر اس میں
تھوڑا سا اسبغول بریان جو کوٹا نجائے ہموزن شکر سفید داخل کر کے ساتھ ماشہ تک لڑکے کو پلائیں اگر چاہیں کہ اس سے زیادہ قوی ہو تھوڑی افیون
شریک کریں جسکی مقدار برابر ثلث ایک جزو کے ہو یا اس سے کم ہو ازانجملہ لڑکے کو کبھی ہچکی عارض ہوتی ہے اسکا علاج یہ ہے کہ نارجیل اور شکر
کھلائیں ازانجملہ لڑکے کو کبھی قے بافراط عارض ہوتی ہے بیشتر نصف دانگ قرنفل سے شفا ہوجاتی ہے اور کبھی معدے پر ضماد جوارش قے کا جو ضعیف ہو
نافع ہوتا ہے ازانجملہ کبھی ضعف معدہ لڑکون میں پیدا ہوجاتا ہے چاہیے کہ معدے پر پلیسوس یعنے وہ شراب جس میں سوسن آسمان گونی مع
دیگر ادویہ کے جوش دی گئی ہو اُس شراب کو ہمراہ گلاب یا ماء الآس کے طلا کریں۔ یہ اور تھوڑی سی لونگ اور مشک پلائیں یا ایک
قیراط مشک تھوڑی سی شراب تمر میں داخل کر کے استعمال کریں ازانجملہ لڑکون کو کبھی بدخوابی ایسی عارض ہوتی ہے کہ سوتے میں چونک
چونک پڑتے ہیں اکثر یہ بدخوابی امتلاء معدہ سے بسبب شدت بدہضمی کے پیدا ہوتی ہے پس جس وقت طعام فاسد ہوا اور معدہ
اسکا حس کرے اسکی اذیت قوت حاسہ سے قوت متخیلہ و مصورہ تک پہونچکر صورت گری ایسے خوابہائے پریشان کی کرتی ہے جو
خواب میں لڑکے کو ڈراتے ہیں تدبیر واجب ہے کہ بروقت امتلاء کے لڑکا سونے نہ پائے اور تھوڑا شہد چٹایا جائے تاکہ جو غذا

معدے مین منہضم ہوجائے اور معدے سے اُترجائے ازانجملہ لڑکون کو ورم حلق درمیان فم اور مری کے عارض ہوتا ہی اور اسے ذبحہ بھی کہتے ہین اور کبھی بڑھتے بڑھتے یہ ورم عضل اور مہرہ پشت تک پہونچتا ہو واجب ہی کہ اس مرض مین طبیعت کو بذریعہ شیاف کے تلین کرین بعد اس کے رب السوس وغیرہ سے علاج کرین جو رادع اور مرخی اور محلل ہو ازانجملہ کبھی لڑکون کو بروقت سونے کے خرخرہ عظیم پیدا ہوتا ہی واجب ہی کہ السی کوٹ کر شہد کے ساتھ چٹائین یا زیرہ کوٹ کر ہمراہ شہد کے استعمال کرین ازانجملہ کبھی لڑکون کو ریح الصبیان یعنے اُم الصبیان جو ایک قسم کی صرع ہی عارض ہوتی ہی اسکے علاج کا ذکر بخوبی باب امراض راس مین کیا ہی لیکن اس مقام پر بھی چند دوائین ایسی جو بہت مفید ہین بیان کیجاتی ہین صعتر جند بیدستر زیرہ ہموزن لیکر پیسین اور بقدر تین جو کے پلائین ازانجملہ خروج مقعد کا مرض لڑکون کو اکثر ہوتا ہی جسکو کانچ نکلنا کہتے ہین چاہیے کہ پوست انار و آس تر اور جفت بلوط اور گل سرخ خشک اور قرن سوختہ گوسفند اور پھٹکری اور ناخن سوختہ گوسفند اور مازو برابر لیکر پانی مین جوش دین تاکہ اثر دواؤن کا نکل آئے بعدہ لڑکے کو اُس پانی مین بٹھلائین بشرطیکہ نیم گرم ہو ازانجملہ لڑکون کو بوجہ سردی کے ہچکی عارض ہوتی ہی پس اُسوقت انکو یہ دوا مفید ہی حُرف بابلی اور زیرہ ہر ایک ساڑھے دو ماشہ لیکر کوٹ کر چھانین اور روغن گاو کے منہ مین ملا کر رکھین اور سرد پانی کے ساتھ بقدر مناسب استعمال کرین ازانجملہ یہ ہی کہ کبھی لڑکون کے پیٹ مین کیڑے پڑجاتے ہین اور انکو اذیت دیتے ہین اکثر یہ کیڑے گرد مقعد کے پیدا ہوتے ہین کہ انکو چنونے کہتے ہین اور بڑے بڑے لانبے کیڑے بھی پیدا ہوتے ہین اور انکو ہردی کہتے ہین لیکن چوڑے اور چپٹے جن کو کدو دانہ کہتے ہین لڑکون کے پیٹ مین کمتر پیدا ہوتے ہین۔ لانبے کیڑے یعنے ہردی انکا علاج یہ ہی درمنہ کا پانی دودھ مین تھوڑا تھوڑا بقدر طاقت کے پلائین۔ اور کبھی ان کے پیٹ پر ضماد لگانیکی حاجت ہوتی ہی پس افسنتین اور بادرنگ کابلی اور تلخہ گاو اور شحم حنظل سے ضماد کرتے ہین چھوٹے کیڑے جنکو چنونے کہتے ہین انکا علاج یہ ہی کہ راسن اور ہلدی ہموزن لیکر دونون کے برابر شکر ملا کر پانی کے ہمراہ استعمال کرین ازانجملہ کبھی لڑکون کی ران چھل جاتی ہی اُسوقت آس اور ملیٹھی اور گل سرخ اور ناگرموتھہ اور آرد جو اور آرد مسور پیسکر چھڑکنا چاہیے

فصل چوتھی تدبیر اطفال کی اُسوقت مین جب سن صبا کو پہونچین

واجب ہی کہ تمامی توجہ درستی اخلاق مین لڑکون کے صرف کیجائے تاکہ اخلاق درست ہون اس طرح پر کہ لڑکے کی حفاظت کیجائے کہ اُسے غضب شدید یا خوف زائد یا غم اور فکر عارض نہو ہر وقت اسی بات کا لحاظ رہے کہ اُسکی خواہش دلی کس چیز کی ہی اور کون چیز اُسے اچھی معلوم ہوتی ہی وہی اُسکو دینی چاہیے اور کون چیز ناپسند ہی وہ اُسکے پاس نہ لیجانی چاہیے کہ اس تدبیر مین دو منفعتین ہین **ایک** ذاتی ہی کہ سن طفولیت سے اُسکا نشو ونما حسن اخلاق پر ہوتا ہی اور خوبی اخلاق بمنزلہ بلکہ لازم کے ہوجاتی ہی **دوسری** منفعت بدنی ہی جیسے کہ اخلاق ردی سے اقسام سوے مزاج کے پیدا ہوتے ہین اسی طرح اگر لڑکا خوگرفتہ اخلاق بد کا ہوجائے وہ سوء مزاج جو مناسب ان اخلاق کے ہی گویا داخل طبیعت ہوجائیگا۔ طبیعت اخلاق ردی کے پس غضب کی وجہ سے سخونت اور گرمی مزاج مین پیدا ہوتی ہی اور غم کی وجہ سے خشکی اور بلادت یعنے کندی ذہن کی قواے نفسانی کو ڈھیلا کردیتی ہی اور مزاج کو مائل طرف بلغمیت کے کرتی ہی۔ تعدیل اخلاق اور درستی عادات سے نفس اور بدن دونون کی حفظ صحت ہوتی ہی جس وقت لڑکا خواب سے بیدار ہو مناسب یہ ہی کہ اُسے نہلائین گرم پانی سے اُسکے بعد اسے ایک گھنٹے تک کھیلنے دین بعد اُسکے تھوڑا سا کھانا کھلائین اور کھانے کے بعد پھر اُسے کھیلنے دین جب خوب کھیل چکے پھر اُسے آب گرم سے نہلائین بعد اُسکے پھر غذا دین اور تا امکان بعد کھانے کے پانی نہ پلائین تاکہ خالی [illegible] کے پیدا نہو جب اس ترتیب سے اُسپر چھ برس گذرین مکتب خانہ مین بخدمت معلم اور مودب کے بٹھائین اور اس بارہ مین تدریج اور آہستگی

کا کا ڈر ہے کہ یکبارگی مطالعہ کتاب کی زحمت اُن پر نہ ڈالی جائے۔ اور اسی چھ برس کے سن مین اُن کی آرام دہی مین کمی اور تعب مین زیادتی قبل از طعام کے کرنی چاہیے نبیذ یعنے شراب خرما وغیرہ ان کو ہرگز نہ دینی چاہیئے خصوصًا وہ لڑکا جس کا مزاج گرم و تر ہو اسلیے کہ جو مضرت نبیذ کی استعمال سے پیدا ہوتی ہے یہ ہو کہ پینے والے کے بدن مین تولید مرار ہوتی ہو اور یہ مضرت بہت جلد پیدا ہوجاتی ہے۔ اور جن منفعت کی نبیذ کے پلانے مین امید ہوتی ہو وہ یہ ہو کہ ادرار صفرے کا ہوجائے اور ترطیب اُن کے مفاصل کی حاصل ہو اور یہ دونون منفعتین مطلوب نہین ہین اسلیے کہ خلط صفرا قبل استعمال نبیذ کے اتنا زیادہ نہین ہو کہ اُسکا ادرار براہ بول کیا جائے اور مفاصل اُنکے ترطیب سے مستغنی ہین اسلیے کہ رطوبت کے سن مین خود وہ زندگی کر رہے ہین۔ چاہیے کہ سرد پانی شیرین پاکیزہ بمقدار خواہش کے انکو ملا کرے اور یہ بات ہمیشہ ان کی تدبیر مین درست رہے یہانتک کہ اُنکا سن چودہ برس کا ہوجائے اور اُسکا بھی خیال رہے کہ ہر روز کس قدر اُن کی رطوبات مین کمی ہوتی ہو اور خشکی اور سختی پیدا ہوتی ہو پس رفتہ رفتہ ریاضت اُنکی کم کرائی جائے اور سخت ریاضت قطعًا ترک کیجائے یہ بات درمیان سن صبا کے سن ترعرع تک ملحوظ رہے اور معتدل ریاضت کا التزام کرین۔ اور بعد اس سن یعنے چودھوین برس کے اُن کی تدبیر یہ ہو کہ جس سے نمو دبڑھے اور حفظ صحت حاصل ہوچاہیے کہ ہم حفظ صحت کی تدبیر کا ذکر کرین اور پہلے اُن چیزون کا بیان کرین جس پر مدار کار تدبیر صحیح لوگون کا ہو جو بالغ ہین۔ اور ابتدا اس بیان کی ریاضت سے کرین **تعلیم دوسری بیان مین اس تدبیر مشترک کے جو واسطے بالغین کے درکار ہے** اور اس مین سترہ فصلین ہین **فصل پہلی بیان مین مجمل ریاضت کے** جس وقت کہ پوری تدبیر حفظ صحت کی یہ ہو کہ پہلے ریاضت کرے بعد اسکے تدبیر غذا مین مصروف ہو اسکے بعد تدبیر نوم کی کرے لہذا واجب ہو کہ ہم ابتدائے کلام ریاضت سے کرین۔ **ریاضت** وہ حرکت ارادی ہو جو تنفس عظیم اور متواتر کی طرف شخص انسانی کو مضطر کرتی ہو اور جس شخص کو توفیق استعمال ریاضت کی بروجہ اعتدال اپنے وقت خاص مین ہو اُس شخص کو ہر ایک علاج سے بے پروائی حاصل ہوتی ہو یعنے جس علاج کی خواہش امراض مادی اور امراض مزاجی کو جو تابع امراض مادی کے ہوتے ہین (اور اُن سے پیدا ہوتے ہین) ہوتی ہے اور استغنا معالجہ سے اُسوقت حاصل ہوتی ہو جب کہ تمام تدبیر اُس شخص کی موافق اور صائب ہون بیان اس دعوی کا یہ ہے کہ ہم لوگ جیسا اوپر معلوم ہوچکا تا بقای حیات بطرف غذا کے باضطرار محتاج ہین اور ہماری حفظ صحت اسی غذا سے ہوسکتی ہو جو ہمارے مناسب ہو اور اپنے مقدار اور کیفیت مین معتدل ہو اور کسی غذا مین یہ صفت بالقوۃ نہین ہو کہ تمام وکمال ہمارے جسم کی غذا بالفعل بن جائے بلکہ ہر ایک غذا سے ہر ہضم مین ایک فضلہ باقی رہجاتا ہو اور طبیعت اُس فضلہ کی استفراغ مین کوشش کرتی ہو مگر تنہا طبیعت کے ذریعہ سے پورا استفراغ ہر فضلہ کا نہین ہوسکتا بلکہ لامحالہ ہر ہضم کے فضلہ سے کسی قدر باقی رہجاتا ہو خواہ جرم فضلہ کا یا اثر اُسکا پھر جسوقت متواتر اور مکرر باقی رہتا ہو تھوڑی تھوڑی بقایا سے ایک مقدار معتدبہ فضلہ کی یکجا ہوجاتی ہو اور اُسکے اجتماع سے مواد فضلیہ حاصل ہوتے ہین جنسے بدن کو بہ چند وجوہ ضرر پہونچتا ہو **ایک وجہ یہ ہی** کہ اگر ان مواد مین عفونت آجائے امراض عفونت پیدا کرین گے اور اگر ان مواد کی کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے بڑھ جائے امراض سوء مزاج پیدا کرین گے اور اگر ان کی مقدار بہت ہوجائے امراض امتلائی جن کا بیان ہوچکا ہو از قسم امراض اوعیہ اور مجاری کے انھین پیدا کرین گے اور اگر یہ مواد کسی عضو پر گرین ورم پیدا کرین گے اور ان مواد کے بخارات جوہر روح کے مزاج کو فاسد کردیتے ہین پس لامحالہ ان مواد کے استفراغ کی طرف باضطرار حاجت ہوتی ہے اور ان کا

استفراغ اکثر اوقات اسی طرح پر تمام اور پورا ہوتا ہے کہ استعمال ادویہ بمیہ مسہلہ کا کیا جائے اور بیشک ایسی دوائیں قوت غریزی کو کمزور کردیتی ہیں بلکہ اگرچہ دوائیں کبھی ایسی ہوں جب بھی انکا استعمال طبیعت پر گرانی اور تحمل تعب سے خالی نہیں ہوتا ہے چنانچہ بقراط نے کہا ہے کہ دوائے مسہل جس طرح تنقیہ مواد کا کرتی ہے اسی طرح اذیت بھی دیتی ہے اور باانیہمہ جس طرح مواد فاسد کا استفراغ ہوتا ہے اسی طرح خلط فاضل یعنے اچھی خلط اور رطوبات غریزی اور روح وہ روح کہ جوہر حیات ہے اس سے بھی ایک مقدار صالح نکلجاتی ہے اور یہ سب باتیں قوت اعضائے رئیسہ اور خادمہ کو ضعیف کردیتی ہیں پس یہ امور اور انکے سوا اور بھی مضرتیں امتلا کی ہیں جو بکمال خود متروک ہوجاتی ہیں جسوقت بذریعہ ریاضت کے استفراغ ہوجائے پس ریاضت بڑا کامل سبب مانع ہے واسطے مبادی امتلاء کے جسوقت کہ اور سب تدبیریں ہمراہ ریاضت کے بنہج صواب واقع ہوں۔ اور باانیہمہ ریاضت سے حرارت غریزی کا انتعاش یعنی ہوشیاری پیدا ہوتی ہے اور بدن کو سبکی بذریعہ ریاضت کے حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ ریاضت لطیف حرارت کو برانگیختہ کرکے جسقدر فضلہ ہر روز باقی رہتا ہے اُسکی تحلیل کردیتی ہے اور حرکت کی اعانت سے فضلہ کا پھسل کر نکلنا اور اپنے مخرج کی طرف متوجہ ہوتا حاصل ہوتا ہے اسی جہت سے باوجود گذرنے مدتہائے دراز کے فضلہ معتد بہ جمع نہیں ہونے پاتا۔ اور باانیہمہ جسطرح کہ ریاضت حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے اور مفاصل اور اوتار کو سخت کرتی ہے اس سختی کی وجہ سے ہر ایک جوڑ اپنے افعال پر قادر ہوکر انفعال سے محفوظ رہتا ہے اسی طرح اعضا کو اور پہ غذا کے بوجہ کم ہونے فضلہ کے بسبب ریاضت کے آمادہ کرتی ہے پس قوت جاذبہ کی بھی تحریک پیدا ہوتی ہے اور تنگی اعضا کی دفع ہوجاتی ہے پھر سب منضم ہوجاتے ہیں اور رطوبات رقیق ہوجاتے ہیں اور مسامات کھلجاتے ہیں۔ اکثر یہ بات ہے کہ تارک ریاضت دق میں مبتلا ہوتا ہے اسلیے کہ اعضا کی قوتیں ضعیف ہوجاتی ہیں بجہت ترک کرنے اس حرکت کے جو روح غریزی کو کہ مادہ حیات ہر عضو کا وہی ہے بطرف اعضا کے کھینچنے والی ہے

فصل دوسری اقسام ریاضت کے بیان میں

ریاضت کی **ایک قسم** وہ ہے جس کی ضرورت بوجہ کسی عمل یا صنعت کے ہوتی ہے جس پیشہ کو انسان کرتا ہے اور **دوسری قسم** ریاضت کی اسواسطے کیجاتی ہے کہ اُس میں مقصود محض ریاضت ہوتی ہے کسی عمل کا اہتمام اس سے نہیں ہوتا ہے اور اس ریاضت سے خاص منافع ریاضت کے پیدا ہوتے ہیں اور اس دوسری قسم ریاضت کی جُدا جُدا چند قسمیں ہیں اسی ریاضت سے ایک قسم وہ ہے جو کم ہوتی ہے اور قسم وہ ہے جو زیادتی ہوتی ہے اور ایک قسم شدید ہوتی ہے اور دوسری ضعیف ہوتی ہے ایک سریع ہوتی ہے اور دوسری بطی تیسری مرکب شدت اور سرعت سے ہوتی ہے ایک قسم تراخی یعنے باآہستگی اور بضعف ہوتی ہے اور ہر ایک ایسی دو قسموں میں جو متضاد ہیں ایک قسم معتدل درمیانی موجود ہے اقسام ریاضت کے یہ ہیں مناوعت یعنے ایک دوسرے سے کسی قسم کی نزاع واقع ہو اور مباطشت یعنے باہم حملہ کرنا۔ اور ملاکمہ یعنے سینہ سے سینہ پر ٹکر مارنا خواہ سینہ پر ایکدوسرے کے گھونسا مارنا۔ اور احضار یعنے دوڑنا گھوڑے کا یا دوڑنا گھوڑی کا یا دوڑنا اور جلد چلنا اور تیر لگانا یا کبادہ کشی کرنا۔ اور رمی یعنے ناوک کا تیر پھینکنا اور کسی چیز میں سوراخ کرکے بذریعہ ریسمان وغیرہ کے لٹکنا اور حجل یعنی ایک پاؤں چلنا کہ جسے لنگڑی کہتے ہیں اور شمشیر زنی اور نیزہ بازی کرنا اور گھوڑے پر چڑھنا اور بے لاگ ہوکر ہاتھ پر ہاتھ مارنا اسکی صورت یہ ہے کہ آدمی اطراف قدم پر کھڑا ہوکر دونوں ہاتھ آگے یا پیچھے بڑھاکر جلد جلد ہاتھ مارے اور یہ قسم ریاضت کی نہایت شریف ہے منجملہ ریاضت لطیف اور نرم کے جھولا جھولنا اور پینگ لگانا اور گہوارہ میں کھڑے ہونا یا بیٹھنا یا لیٹنا اور زواریق اور سمیریات جو دونوں چھوٹی قسم کی کشتیاں ہیں انپر سوار ہونا اور اس سے قوی تر ریاضت اونٹ اور گھوڑے اور عماری دار اونٹ پر سوار ہونا اور گوسالہ کی سواری ہے منجملہ ریاضت قوی کے ریاضت میدانی ہے اسکی صورت یہ ہے کہ آدمی ایک مسافت معین کسی میدان میں دوڑنے کی مقرر کرے پہلے وہاں سے کسی قدر دوڑے اور اس معین تک دوڑکر پچھلے پاؤں

پھرائے اور ہر مرتبہ مسافت مین بہ نسبت سابق کے کم کرتا جائے یہانتک کہ اخیر مرتبہ وسط مسافت مین ٹھہر جائے اور منجملہ ریاضت کے یہ ہی کہ
تلوار یا نیزہ سے کھیلتا ہوا اپنا سایہ یا پرچھائین اپنے شخص مقابل کے مقام تک پہونچائے اور تھیلی بجانا اور پانون کا پیٹنا اور پرے ہٹنے کو
پھسلنا اور گیند کھیلنا بڑے یا چھوٹے گیند سے اور کھیلنا طبطاب بنے لکڑی کی تلوار سے اور نیچر فرنی اور پر اُبھارنا اور گھوڑے کو ٹھوکر لگا کر اُڑانا
یا دوڑتے ہوئے گھوڑے کو روک لینا بحالت سواری کے۔ اور کشتی لڑنی اور مباطشت یعنی حملہ کرنے کی چند قسمین ہین **ایک یہ ہی** کہ دو آدمیون مین
ہر ایک شخص دوسرے کو دونون ہاتھون کے بیچ مین کمر کی جگہ پر پکڑے اور دونون اپنے تئین بچائے اور چھوڑا لینے کے واسطے زور کرین اور ہر ایک
دوسرے کو نہ چھوڑے اور بھاگنے نہ دے **دوسری یہ ہی** کہ داہنے ہاتھ سے داہنا اور بائین ہاتھ سے بائین طرف اپنے مقابل کو پکڑے
اور ہر ایک کا دوسرے کے سامنے ہو اور اونچا اُٹھا کر پٹک دے کہ وہ چت گرے اُسکے بعد چت کرنے کے واسطے زور کرے خصوصاً جس وقت کہ
مرد مقابل ایک مرتبہ جھکا ہوا ہو اور دوبارہ دراز اور سیدھا ہو ازین قبیل سینہ سے سینہ لڑا کر ایک دوسرے کو پیچھے ہٹانا ازین قبیل
ہر ایک کی گردن مین ہاتھ ڈالکر نیچے کو جھکانا ازین قبیل اپنے مقابل کے پانون کو لپیٹنا جسے لنگی مارنا کہتے ہین۔ اور اپنے دونون پانون سے
دوسرے شخص کے دونون پانون کو انگوٹھے کی طرف سے ہٹانا اور دور کرنا اور ازین قبیل اور صورتین ریاضت بدنی کی جو کشتی گیر لوگ استعمال
کرتے ہین۔ اور منجملہ ریاضت شریفہ کے دو آدمی اپنی جگہ کو بدل کر دوسری جگہ پر چلے جائین اور پے در پے پیچھے کی طرف ہٹنے کودنے وغیرہ کے
ذریعہ سے کہ ہر ایک دو مرتبہ کے ہٹنے مین ایک جست و خیز آگے کی جانب کے درمیان مین پڑی اور طفرہ ڈالے اور اس جست و خیز مین انتظام ہو یا
بلا انتظام اور منجملہ ریاضات کے دو تکلون کی ریاضت ہی اُسکی کیفیت یہ ہی کہ آدمی ایک جگہ پر ٹھہرے اور اپنے داہنے بائین دو تکلے زمین پر گاڑے
اُنکے درمیان مین قولانج مارنے کی جگہ ہو پس داہنی طرف سے کود کر بائین تکلے کو چھوئے اور بائین طرف سے داہنی طرف کود کر داہنے تکلے کو چھوئے
اور چالاکی اسقدر کرے کہ اُس سے جلد کودنا ممکن نہو سخت ریاضتین اور جلد استعمال کیجاتی ہین بیچ مین وقفہ دے دیکر یا سُست ریاضتین
اُنکے بیچ مین واسطے آرام دہی کے کیجاتی ہین واجب ہی کہ استعمال مین ریاضت کی طرح طرح کی صورتین پیدا کیجائین اور خاص ایک قسم کی ریاضت
پر اکتفا کرنا درست نہین ہی۔ ہر عضو کے واسطے ایک خاص ریاضت معین ہی۔ ہاتھون اور پانون کی ریاضت ہر شخص بخوبی جان سکتا ہی۔
سینہ اور اعضائے نفس کی ریاضت کبھی گران بار اور بڑی چیز کے اُٹھانے اور ہٹانے سے ہوتی ہی۔ اور کبھی تیز چیزون کے ذریعہ سے اور کبھی
مختلف اوصاف کی چیزین ملا کر ہوتی ہی اور اس مین ریاضت مُنھ کی اور لہات یعنی کوے اور زبان اور گردن کی ہوتی ہی اور ایسی ریاضت رنگ
مین خوبی پیدا کرتی ہی اور سینہ کو پاک کرتی ہی اگر سانس مین تنگی پیدا ہو پھونکنے کی ریاضت کرنی چاہیئے کہ اس مین کسی قدر تمام بدن کی بھی
ریاضت ہوتی ہی اور مجاری نفس مین وسعت پیدا ہوتی ہی دیر تک آواز بڑھانے مین گونہ خطرہ ہی اور ہمیشہ آواز کا شدید کرنا زیادہ ہوا کے جذب کا
باعث ہی اور اس مین بھی خطرہ ہی دیر تک آواز نکالنا یا سر پھر زیادہ ہوا کے نکالنے کا باعث ہی اور اس مین بھی خطرہ ہی سو واجب ہی کہ نرم قرأت
سے آواز کی ریاضت شروع کرین پھر بتدریج آواز بلند کرتے جائین پھر جب آواز بلند خوب ہو چکے اور دیر تک بلند رہا کرے زمانہ اس
ریاضت کا باعتدال تجویز کرین اُسوقت اس ریاضت سے فائدہ عظیم اور نفع بین ظاہر ہوگا اور اگر دیر تک زمانہ اس ریاضت کا مقرر ہوگا
معتدل اور صحیح آدمیون کے واسطے اس مین اندیشہ ہی۔ ہر ایک آدمی کو موافق اُسکے مزاج کے ایک ریاضت مناسب ہوتی ہی جو ریاضتین
نرم مثل گہوارہ وغیرہ کے ہین وہ اُن لوگون کو موافق ہین جنھین حمیات نے ضعیف کردیا ہو اور حرکت سے عاجز کیا ہو جو لوگ بوجہ نقاہت کے چلنے
پھرنے سے عاجز ہون یا جنکو تریاق کے پینے سے ضعف پیدا ہوا ہو اور مثل ان لوگون کے اور اسی طرح جن لوگون کے حجاب مین کوئی مرض ہو

اس ریاضت مین اگر نرمی کیجاے نیند پیدا کرتی ہے اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے اور بقایا امراض سر کو نافع ہی جیسے غفلت اور نسیان اور اکثر خواہشون مین حرکت پیدا کرتی ہے اور طبیعت غریزی کو اُسکے افعال پر آگاہ کرتی ہے اور جگا دیتی ہے اگر تخت پر بٹھا کر گہوارہ جنبانی کیجاے یہ طریقہ مناسب اس شخص کے ہی جو شطر الغب اور حمیات مرکب خواہ حمیات بلغمی مین مبتلا ہو یا جسے مرض جہین لاحق ہو ایضًا ارباب اوجاع نقرس اور بیماران امراض گردہ گران سب کے واسطے ایسی گہوارہ جنبانی سے یہ فائدہ مترتب ہوتا ہی کہ جو مادہ آمادہ دفع ہونے پر ہو اُس کی آمادگی بڑھ جاتی ہے اور نرم مادہ مین نرمی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور قوی مین زیادہ تر قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور گوسالہ کی سواری سے کبھی کبھی یہ فائدے مترتب ہوتے ہین لیکن اس مین برانگیختہ ہونا مواد کا بہ نسبت گہوارہ جنبانی کے زیادہ ہے کبھی گوسالہ پر اس طرح پر سوار کرتے ہین کہ مُنھ سوار کا دُم کی طرف ہوتا ہے ایسی ترکیب سے اُس شخص کو فائدہ ہوتا ہی جسکی بصارت مین ضعف ہو یا ظلمت بصر مین گرفتار ہو اور فائدہ اسکا بہت ہے۔ کشتی اور جہازون کی سواری جذام اور استسقاء اور سکتہ اور برودت معدہ اور نفخ کو نافع ہے اگر ناؤ کو کنارے کنارے لیجائین اور گرداب مین لیجائین تو ان امراض کے دفع کرنے مین زیادہ مفید ہے اسواسطے کہ ایسے مقام پر ناؤ کے جانے سے کبھی نفس پر خوشی اور رنج پیدا ہوتا ہے اور اگر ناؤ کی سواری سے متلی پیدا ہو کر رک جاے اور تے نہو امراض معدہ کو نافع ہے اعضاء غذا کی ریاضت تابع ریاضت بدن کی ہے۔ بصارت کی ریاضت باریک چیز دیکھنے سے ہوتی ہے اور روشن چیزین رفتہ رفتہ دیکھنے سے بصارت بڑھتی ہے۔ سماعت خفیف آوازون کے سننے سے مرتاض ہوتی ہے اور شاذ و نادر بڑی بڑی آوازون کے سننے سے بھی سماعت کو فائدہ ہوتا ہی ہر عضو کی ریاضت خاص کو ہم بیان حفظ صحت ہر عضو مین ذکر کرین گے جس وقت امراض جزوی ہر اعضا کے لکھین گے واجب ہے کہ ریاضت کرنے والا اپنے بدن کے اعضاے ضعیف تک ریاضت کی گرمی پہونچنے نہ دے مگر بسبیل تبعیت کے مثلاً جسے مرض دوالی ہو واجب ہے کہ جو ریاضت وہ شخص کرے اُس مین دونون پانُون کے ہلانے کی ضرورت نہو بلکہ پانُون کی حرکت اسکی ریاضت مین کمتر ہو اور اور دوسرے کے اعضا مثل گردن اور سر اور ہاتھ وغیرہ کی ریاضت سے جو گرمی تمام جسم مین پیدا ہو وہی گرمی پانُون تک پہونچنی بہتر ہے۔ ضعیف بدن کی ریاضت ضعیف ہونی چاہیے اور قوی کی قوی یہ بھی جاننا چاہیے کہ ہر ایک عضو کے واسطے بجاے خود ایک ریاضت خاص ہے جیسے آنکھ کو باریک چیز دیکھنے مین اور حلق کو آواز بلند کرنے مین بشرطیکہ یہ دونون باتین بتدریج واقع ہون اور دانت اور کان کے واسطے مخصوص ریاضتین ہین جنکا ذکر ہر ایک کے باب خاص مین بروقت ذکر امراض ہر عضو کے آئے گا **فصل تیسری بیان مین ابتداے وقت ریاضت اور انتہاے وقت ریاضت** کے ریاضت کے شروع کرنے کا یہ وقت ہی کہ بدن فضول سے پاک ہو اور گردہ اور احشاء اور عروق کے کیموسات خام اور ردی ایسے موجود نہون جنھین تمام بدن مین منتشر کر دے رات کی غذا کا ہضم معدے اور جگر اور رگون مین ہو چکا ہو اور صبح کی غذا کا وقت آچکا ہو تینون ہضم کے حاصل ہونے پر نضج بول کا قوام اور رون مین دلالت کرتا ہی اس لیے کہ یہ نضج اول وقت انہضام مین پیدا ہوتا ہے اور جب غذا کو ہضم ہو جانے مین زمانہ زیادہ گذر جاتا ہے اور قوت غریزی ایک مدت تک غذا کی تصرف سے خالی رہتی ہے بول مین ناریت پیدا ہو جاتی ہے اور زردی کی حد سے رنگت بول کی بڑھ جاتی ہی یعنے تینی رنگ جو طبعی ہے باقی نہین رہتا ہے اسوقت ریاضت بھی مضر ہے اسلیے کہ قوت مین ضعف پیدا کرتی ہے اسیواسطے کہتے ہین کہ مقتضاے حال اگر ریاضت شدید کی خواہش کرے مناسب یہی ہی کہ اسوقت معدہ بالکل خالی نہو بلکہ اس مین تھوڑی سی غذا موجود ہو جاڑون مین غلیظ اور گرمیون مین لطیف پھر اگر کوئی شخص شکم سیر ہو کر ریاضت کرے یہ بات بہتر ہی اس سے کہ بھوکا ریاضت کرے۔ اور گرم یا تر کیفیت کی ریاضت بہتر ہی اس سے کہ بدن سرد یا خشک ہو بہترین اوقات ریاضت کے

اوقات

HAKEEM SHOUKAT ALI

دہی ہین جب بدن حالت اعتدال پر ہوگرمی اور سردی مین اکثر گرم یا خشک مزاج کو ریاضت مبتلائے امراض کردیتی ہو جب یہ شخص ترک ریاضت کرتا ہو صحت پاتا ہو- جو شخص ریاضت کرے اُس پر واجب ہو کہ پہلے فضلہ کو امعاء اور مثانہ سے بطریق بول و براز کے دفع کرے اسکے بعد ریاضت مین مصروف ہو اور بدن کی مالش پہلے واسطے آمادگی اور استعداد کے اس قدر کرے کہ حرارت غریزی مین انتعاش یعنی ہوشیاری پیدا کرے اور مسامات کھولدے مالش بدن کی سخت چیزے کرنی چاہیئے اُسکے بعد روغن شیرین مل کر آہستہ آہستہ اس قدر مالش کرین کہ اُس عضو مین تھوڑی سی تنگی پیدا ہو نہ اینکہ زیادہ گھٹ جائے اور مالش بہت سی ہاتھون کی جن کے اوضاع مختلف طور پر بدن سے ملاقی ہون کرائی چاہیے تاکہ جمیع پارہ ہاے عضل کو اثر مالش کا پہونچے بعد اُس کے ریاضت شروع کرے- فصل ربیع مین عمدہ وقت ریاضت کا قریب دوپہر کے مکان معتدل مین ہو- اور فصل خریف مین جس وقت سردی اور گرمی کا اعتدال ہو اُس وقت ریاضت کرنی چاہیے- گرمیون مین دوپہر سے پیشتر اور جاڑون مین قاعدے کے موافق تو یہ تھا کہ ریاضت مین تاخیر شام تک کیجائے لیکن اور چیزین اس تاخیر کو منع کرتی ہین اس لیے واجب ہو کہ مکان مین نیچی پردے چھوڑکر اور انگیٹھی وغیرہ مین آگ روشن کرکے ہوا معتدل کیجائے اور اُسکے بعد استعمال ریاضت کا ایسے وقت جو ہضم غذا اور دفع فضول وغیرہ بھی اُس وقت ہوچکا ہو کیا جاوے- مقدار مین ریاضت کی تین باتون کی رعایت واجب ہو **پہلے** بدن کا رنگ جب تک خوب رہے- سرخی بڑھتی جائے اسوقت تک ریاضت کا وقت باقی ہو **دوسرے** حرکات جب تک سبک ہین وہان تک وقت ریاضت کا باقی ہو **تیسرے** اعضا کے پھولنے مین جبتک زیادتی ہوا کرے اُس وقت تک ریاضت باقی ہو لیکن جب ان حالات مین کمی آجائے اور پسینا بخارات کا جو ساتھا بہنے لگے اُسوقت ریاضت کا قطع کرنا واجب ہو ریاضت کو قطع کرکے ایسا تیل لگانا چاہیے جسکی جہت سے پسینا نکلے خصوصًا اگر سانس روک کر ریاضت کی ہو- جب کوئی شخص ایک دن پوری ریاضت اپنے شروط پر کرلیتا ہو اُسکے دوسرے دن اُس شخص کو یہ معلوم ہوتا ہو کہ اس ریاضت کے بعد کس قدر غذا ہضم کرنے کی طاقت بہم پہونچتی ہو پس چاہیئے کہ دوسرے دن اپنی غذاے معمولی اور ریاضت سابقہ مین کچھ تغیر اور تبدیل نہ کرے بلکہ ریاضت اور غذا بمقدار روز اول کے دوسرے دن باقی رکھے

فصل چوتھی دلک یعنے مالش کے بیان مین جو مالش سخت ہوتی ہو اُس سے استواری پیدا ہوتی ہو اور نرم مالش سے بدن ڈھیلا ہوجاتا ہو- بکثرت مالش کرنے سے بدن لاغر ہوجاتا ہو- معتدل مالش تینون کیفیتون مین بدن مین فربہی اور توانائی پیدا کرتی ہو- ترکیب عقلی سے اس تقسیم پر اقسام دلک کے نو ہوتے ہین نو قسم کے آثار بھی پیدا ہونگے **ایضًا** مالش کبھی بخشونت یعنے کھرے کپڑے سے جو کیجاتی ہو خون کو ظاہر بدن مین بہت جلد کھینچ لاتی ہو اور چکنی مالش ہتیلی خواہ نرم کپڑے سے خون کو ظاہر بدن تک نکلنے سے منع کرتی ہو اور عضو مدلوک یعنی جس عضو کی مالش کی گئی ہو اُسمین بندکردیتا ہو- مالش سے غرض یہ ہو جو بدن متخلخل اور ڈھیلے ہین اُس مین تکثیف اور بستگی پیدا ہوجاے اور نرم بدن مین سختی اور کثیف بدن مین تخلخل اور سخت بدن مین نرمی- اور جو مالش بغرض استعداد کیجاتی ہو وہ ریاضت سے پہلے ہوتی ہو اُس مالش کو نرمی سے شروع کرتے ہین پھر ریاضت کرنے کا وقت قریب آتا ہو مالش مین شدت کیجاتی ہو- ہر ایک مالش بغرض استرداد ہوتی ہو اُسکا وقت بعد ریاضت کے ہو اور اُسکو تسکین بھی کہتے ہین اس مالش سے غرض یہ ہو کہ جو فضول عضل مین محتبس ہورہے ہین اور بذریعہ ریاضت کے انکا استفراغ ہوا ہو اُنکی تحلیل ہوجاے اور اس ریاضت کے بعد دلک سے جب یہ حالت بہم پہونچے کہ رونگٹے کھڑے ہوجائین پس ماندگی نہین پیدا ہوتی ہو واجب ہو کہ یہ دلک تنگ اور نازک اور معتدل ہو بہتر یہی ہو کہ تیل کی مالش کرین اور اس مالش کو درشتی اور سختی اور خشونت پر ختم نہ کرین

یعنی جسوقت تک اعضا مین نرمی پیدا نہو یا جبتک رہی ، خشکی بوجہ اس مالش کے زائل ہوکر مائل بسختی اور درشتی نہوجائے اُس وقت تک اس مالش کو استعمال کرنا چاہیئے ورنہ اعضا مین سختی پیدا ہوجائیگی ۔ لڑکون مین یہ مالش نشوونما سے مانع ہوتی ہے اور بالغین مین اُس کی مضرت کم ہاہے اگر براہ خطا یہ مالش مائل بصلابت ہو بہتر ہے بہ نسبت اُسکے کہ براہ خطا مائل بنرمی ہو اسواسطے کہ تحلیل شدید کی تلافی بآسانی ہوسکتی ہے بہ نسبت اُس فساد کے جسکی آمادگی بدن کو بذریعہ دلک نرم کے ہوتی ہے ۔ علاوہ یہ ہے کہ دلک سخت اور باخشونت اگر بافراط ہو اعضاے خصیان اور صبیان مین نشوونما کا مانع ہوتا ہے عنقریب اسکا بیان اور بقیہ شرائط بعد بیان وقت دلک کے کیا جائیگا ابھی تو ہم دلک استرداد کے بیان سے فارغ نہین ہوئے ہین ۔ دلک استرداد حقیقت مین گویا آخری جزو ریاضت کا ہے لہذا واجب ہے کہ اسکی ابتدا روغن سے بقوت کیجائے بعد اسکے اعضا ملتے ملتے جھکائے جائین اور حالت سختی مین ختم نہ کیا جائے اور متعدد ہاتھون سے یہ مالش کرائی جائے جسکے بدن کی مالش ہورہی ہے وہ اپنے اعضا کو بعد مالش کے تانے اور دراز کرے تاکہ فضول اُس سے نکلجائین اور بعد اُسکے ایک قماط یعنی نہالچہ لیکر اطراف پر اعضا کے پھیلا جائے اور بروقت پھیرنے کے جہانتک ممکن ہو سانس روکے رہے خصوصاً عضل بطن کو ڈھیلا کرکے اور عضل صدر کو کھینچکر اور تان کر اگر یہ بات آسان ہو اور آخر امر مین عضل بطن کو بھی کھینچے تھوڑا سا تاکہ پہونچے اثر دلک استرداد کا احشا تک اور درمیان زمانہ ان افعال کے یعنی جبتک سانس روکے رہے اور عضل بطن تانے ہے سمٹے اور چت لیٹے اور دونون پانوٴن اپنے مالش کرنے والے کے پانوٴن پر رکھے ۔ جو لوگ کہ شاق ہین تمام زمانہ ریاضت مین سانس روکے رہتے ہین ۔ اور بیشتر وہ لوگ دلک استرداد کا استعمال اثناے ریاضت مین کرتے ہین پس ریاضت کو قطع کرکے بعد دلک استرداد کے پھر ریاضت شروع کرتے ہین اگر ریاضت کا بڑھانا انھین منظور ہوتا ہے ۔ بکثرت مالش کی حاجت اُس شخص کو نہین ہے دلک استرداد مین جسے اپنے بدن مین کوئی حاجت زبون اور خراب نہ پائی جائے اور نہ اُسکا ارادہ بعد دلک کے ریاضت کرنے کا ہو بلکہ اگر کسی طرح کی ماندگی پائے بہ نرمی تیل کی مالش اس طور پر کرائے جس طرح ہم آگے بیان کرینگے اور اگر کسی طرح کا تبس بدن مین پایا جائے اعضا کی مالش مین زیادہ اہتمام کیا جائے تاکہ تمام اعضا مین یہ بات پیدا ہوجائے ۔ کبھی مالش اور دبانا بشدت بروقت نوم کے مفید ہوتا ہے بدن مین خشکی پیدا کرکے رطوبت کو مفاصل کی طرف رواں ہوکر آنے سے منع کرتا ہے **فصل پانچوین بیان مین استحمام اور حمام کے** فصل سابق مین جس شخص کے واسطے ریاضت کے احکام مذکور ہوئے اُسکو حاجت استحمام نطلان یعنی ایسے قسم کا نہانا حمام وغیرہ مین جس سے تحلیل فضول کی حاصل ہو نہین ہے اس لیے کہ اُسکا بدن فضول سے پاک ہے حمام کی حاجت اس غرض سے ہوتی ہے کہ بدن کو فائدہ حرارت لطیف کا حاصل ہو اور ترطیب معتدل کا فائدہ ہو اسی جہت سے واجب ہے کہ یہ لوگ جنکا اوپر ذکر ہوچکا ہے بہت دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین بلکہ آبزن کا استعمال اتنا کرین کہ اُن کی جلد سُرخ ہوکر پھول جائے اور جب تحلل شروع ہو یعنی جلد سمٹنے لگے ترک کردین ۔ ہوا مین نداوت یعنی تری اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ آب شیرین گرم نکلے گرایا جائے چاہیئے کہ یہ لوگ جھٹ پٹ نہا کر حمام سے باہر نکل آئین ۔ ریاضت یافتہ کو چاہیے کہ بہت جلد حمام مین داخل نہو تاکہ استراحت بروجہ تمام اُسکو حاصل ہو حمام کے حالات اور شرائط خوبی اور عمدگی کے اور مقامات مین بخوبی بیان ہوئے ہین اس مقام کے مناسب اسقدر ہے کہ حمام کے نہانے والون کو چاہیے کہ درجہ بدرجہ حمام کے مکانات مین داخل ہون اور آخر کا درجہ جو بہت گرم ہوتا ہے اُس مین اس قدر ٹھہرین جبتک کرب اور اذیت پیدا نہو تاکہ بوجہ تحلل فضول کے راحت حاصل ہو اور بدن کو آمادگی قبول غذا کی پیدا ہو اور ضعف کے پیدا ہونے سے احتراز کرین اور اس بات سے عفونت شدید اور قوی تر بہ نسبت حمیات کے پیدا نہوجائین جس شخص کو اپنے بدن کی فربہی مطلوب ہو چاہیئے حمام مین بعد کھانا کھانے کے داخل ہو اگر سُدے پڑنے کے خوف سے مامون ہو پھر اگر احتیاط کرے اور گرم مزاج ہو سکنجبین کا استعمال کرے تاکہ سُدے پڑنے سے منع کرے اور اگر سرد مزاج ہو

معجون فودنجی اور خلافلی کا استعمال کرے۔ اور جسکی خواہش تحلیل اور دُبلے ہونے کی ہو چاہیے کہ بروقت گرسنگی کے استعمال حمام کا کرے اور دیر تک حمام مین بیٹھے۔ اور جو شخص فقط حفظ صحت کا قصد کرے حمام مین نہار منھ بعد ہضم غذا کے معدے اور کبد مین داخل ہو اور اگر نہار منھ حمام مین جانے سے خوف غلبۂ صفرا کا ہو قبل دخول حمام کے کوئی لطیف شے تھوڑی سی کھائے۔ گرم مزاج اور صفراوی بدن اس تدبیر کے داخل حمام مین نہین ہو سکتا اور بالخصوص اخیر کا درجہ جو نہایت گرم ہے۔ اس مین داخل ہونا ایسے شخص کا حرام ہے بہت اچھا ناشتا اُن لوگون کے واسطے یہ ہے کہ آب فواکہ خواہ گلاب مین روٹی بھگو کر کھائین بعد حمام سے نکلنے کے سرد چیز کے پینے سے پرہیز کرنا چاہیے اور حمام کے اندر بھی سرد چیز پینی نہ چاہیے اسلیے کہ اُسوقت مسامات بدن کے کھلے ہوے ہوتے ہین فوراً اثر برودت ظاہری کا اعضاے رئیسہ تک پہونچکر انکی قوتون کو فاسد کردے گا۔ اسی طرح جو شے بہت گرم ہو اُسکا بھی استعمال ایسے وقت برتنا جائز ہے اس خوف سے کہ بہت جلد اعضاے رئیسہ تک نافذ ہو کر سل یا دق پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح واجب ہے کہ یکایک بدرنگ حمام سے باہر نہ نکلے اور نہ بعد حمام سے نکلنے کے سر کھولے اور نہ بدن کو سردی پہونچائے بلکہ واجب ہے کہ فصل شتا مین اگر حمام سے نکلے روئی دار وغیرہ کپڑون مین خواہ اونی لباس مین بدن کو چھپائے۔ جو شخص تپ مین گرفتار ہو تو عین وقت تپ مین اسے حمام کرنے سے پرہیز واجب ہے۔ اسیطرح جسکو تفرق اتصال یا ورم عارض ہو اوپر بیان ہو چکا کہ حمام سے تسخین اور تبرید اور ترطیب اور خشکی حاصل ہوتی ہے نافع یہی ہے اور مضر بھی۔ منافع حمام کے یہ ہین پیدا کرنا مسامات کھول دینا۔ جلا یعنی چرک کا دفع کرنا تحلیل فضول خام مادہ کا نضیج دینا۔ غذا کو ظاہر بدن کی طرف جذب کرنا۔ حمام تحلیل مین اسی چیز کی اعانت کرتا ہے جسکے متحلل ہونیکا قصد ہو اور جس فضلہ کے دفع کا ارادہ ہو اور حبس اسہال کرتا ہے۔ ماندگی کو دور کرتا ہے۔ حمام سے لتنے ضرر ہوتے ہین اگر بافراط ہو ضعف قلب پیدا کرتا ہے۔ اور غشی اور متلی بھی افراط حمام سے پیدا ہوتی ہے ٹھہرے ہوئے مادہ کی تحلیل ہو جاتی ہے اور آمادہ بعفونت ہو جاتا ہے اور اُس مادہ کو نکل جانے پر اور اعضاے ضعیف پر گرنے کو آمادہ کرتا ہے یا اِن وجہ اعضاے ظاہری اور باطنی مین اورام پیدا ہوتے ہین

مختصر بیان سرد پانی سے نہانے کا

سرد پانی سے نہانا اُسی شخص کو مناسب ہے کہ جسکی تدبیر ہر قسم کی وجہ نہایت برابر ہو اور سن بھی اُسکا اعلیٰ درجہ مین ہو قوت بھی اسکی بدرجۂ غایت ہو سخنہ بدن کمال خوبی پر فصل موافق مزاج بدن کے گرمی ہو اور قے بھی نہوتی ہو اور نہ اسہال ہو اور نہ مرض سہر مین مبتلا ہو۔ اور نہ اُسکے بدن مین نوازل کی شکایت ہو نہ درد کا ہو نہ بڑھا ہو۔ ایسے وقت مین کہ بدن مین اُسکے پھرتی ہو۔ چالاکی ہو کبھی سرد پانی سے غسل بعد نہانے کے گرم پانی سے کیا جاتا ہے۔ جلد بدن کی تقویت کے واسطے اور حرارت کو اندر بدن کے بند کرنے کی غرض سے اگر اس غرض سے نہانا منظور ہو چاہیے کہ پانی مین بشدت برودت نہو بلکہ باعتدال برودت ہونی چاہیے اور کبھی استعمال غسل کا بعد ریاضت کے بھی آب سرد سے ہوتا ہے چاہیے کہ قبل اس کے مالش سخت کیجائے اگر تیل کی مالش کرین بر طبق عادات کے زیادہ سختی مناسب نہین۔ اور ریاضت بعد دلک اور مالش روغن کے متصل ہونی چاہیے اور بہ نسبت دلک معتاد کے تھوڑی تھوڑی۔ اور بعد ریاضت کے آب سرد سے نہانا اس طرح چاہیے کہ دفعۃً کل اعضا مین پانی پہنچ جائے اسکے بعد تھوڑی دیر بھیگے بدن سے ٹھہرنا چاہیے جبتک نشاط باقی رہے اور تحمل ہو سکے اور قبل پیدا ہونے جھرجھری کے پھر جب یہ شخص نہانے سے فارغ ہو جیسا ہم بیان کرتے ہین اُسکی غذا مین زیادتی اور شراب مین کمی کرنی چاہیے اور اُسکا خیال کرنا چاہیے کہ کتنی دیر مین بدن کا رنگ بحال خود عود کرتا ہے اور گرمی بدستور آجاتی ہے اگر جلدی بدن مین گرمی آجائے اور رنگ بدن کا بدستور ہو جائے معلوم ہوگا کہ ٹھہرنا آب سرد مین بقدر معتدل و مناسب تھا اور اگر دیر مین یہ کیفیت پیدا ہو جاتا چاہیے کہ مقدار مناسب سے زیادہ غسل کیا گیا دوسرے دن اُسی حساب سے

کمی کرنی چاہیے اور بیشتر بعد مالش کے اور رنگ اور حرارت کے پلٹ آنے کے دوبارہ آب سرد مین داخل ہوتے ہین جس شخص کا ارادہ اُسکے استعمال کا ہو چاہیے کہ بتدریج اُسکی ابتدا کرے پہلے پہل جو دن گرمیو نمین سب سے زیادہ گرم ہو اُسکی ٹھیک دوپہر مین اُسکا استعمال کرے مگر خیال رہے کہ اُسدن ہوا نہ چلی ہو اور بعد جماع اور قبل ہضم طعام اور بعد قے یا کسی دوسرے استفراغ کے اور بعد ہیضہ کے ایضاً بعد بیداری مفرط کے استعمال جائز نہین ہے اور نیز بروقت ضعیف ہونے بدن یا معدے کے اور بعد ریاضت مناسب نہین ہے مگر اُس شخص کو جو نہایت قوی ہو وہ البتہ آب سرد سے غسل بموجب بیان بالا کے کریگا - آب سرد سے نہانا جس طرح پر مذکور ہوا حرارت غریزی کو بطرف اندرون جسم کے دفعۃً داخل کرتا ہے اور ضعیف کرتا ہے اُسکے بعد تقویت حرارت غریزی کی بسبب استقرار اور ظہور کے دونی بہ نسبت ضعف کے کرتا ہے یعنی جسقدر آب سرد کے نہانے سے ضعف پیدا ہوتا ہے اُس سے دوچند قوت پیدا ہوتی ہے

فصل چھٹی بیا نمین تدبیر ماکول کے

جو شخص اپنی حفظ صحت کا طالب ہے اُسے واجب ہے کہ اِس بات مین کوشش کرے کہ اُسکی غذا کوئی شے غذائے دوائی سے نہو جیسے ترکاری اور فواکہ وغیرہ اسلیے کہ ایسی غذائین جو لطیف ہین خون کو جلا دیتی ہین اور جو غلیظ ہین بلغم پیدا کرکے بدن مین گرانی بڑھاتی ہین بلکہ واجب ہے کہ غذا اپنی گوشت سے مقرر کرے خصوصاً گوشت بکری کا یا گوسالہ یا بچہ گاؤ کا اور روٹی گیہوں کی ایسے گیہوں جو اور چیزون کی آمیزش سے پاک ہون اور ایسے کھیت کے گیہون ہون جسمین کوئی آفت ارضی اور سماوی نہ پہونچی ہو میٹھی چیز مزاج کے مناسب ہے اور شراب جو خوشبو دار اور پاکیزہ ہو اسکے سوا اور کوئی چیز کھانے اور پینے مین استعمال نکرنی چاہیے مگر بسبیل علاج یا تقدم بالحفظ کے یعنے پہلے سے حفظ صحت کی تدبیر کرنی - فواکہ مین جو چیز بہت مشابہ غذا ہے انجیر اور انگور جو خوب پختہ ہو گیا ہو اور چھوہارا اُن مقامات مین جو ان چیزونکے کھانے کے عادی ہون اگر ان چیزونکے کھانیسے بدن مین فضول پیدا ہون اور اُنکا استفراغ بہت جلد کرنا چاہیے کھانے کا عام قاعدہ یہی ہے کہ جب خوب بھوک معلوم ہو اُسوقت کھانا چاہیے اور بھوک کو ٹالنا چاہیے اور تکلیف بھوک کی اُٹھانا بشرطیکہ سچی بھوک ہو اچھا نہین ہے اور مست اور بیہوش لوگونکے ایسی جھوٹی بھوک نہو یا تخمہ والو نکی سی بھوک نہو اسلیے کہ بھوک پر صبر کرنا معدے مین اخلاط ردی اور صفراوی پیدا کرتا ہے - جاڑونمین گرم گرم کھانا اور گرمیونمین سرد یا ایسا کھانا جو تھوڑا سا گرم ہو مناسب ہے - گرم یا ٹھنڈا ہونا کھانیکا اندازہ تحمل اور گوارا ہونے کے ہے - یہ بھی جاننا چاہیے کہ بیمار رہنے کیواسطے شکم سیر ہونے سے بدتر کوئی چیز نہین ہے ایسا آدمی شکم سیر اگر ہمیشہ رہے آخر کار بروقت قحط سالی کے جوع کلبی پیدا ہوتی ہے - اور دبلے آدمی کا بھوکا رہنا اسیطرح بُرا ہے - مگر اسکی بُرائی زیادہ ہے مینے ایک جماعت کثیر ایسی دیکھی ہے کہ قحط سالی مین کھانیکی اُنپر تنگی ہوئی پھر جب قحط برطرف ہوا اور کھانا بالفراغت انھین میسر ہوا بدن اُنکے اخلاط سے بھرگئے اور مرگئے علاوہ برآن پُرخوری اور بشدت امتلاے معدہ ہر وقت مین قاتل ہے کھانیسے ہو یا شراب سے بس بہت سے آدمیونکو دیکھا ہے کہ بوجہ امتلاے معدہ خناق مین مبتلا ہوئے اور مرگئے اگر براہ خطا کوئی غذائے دوائی سے مستعمل ہو اُسکے ہضم اور پختہ کرنیکی تدبیر کرنی چاہیے اور جس سوء مزاج کے واقع ہونیکی اُمید ہو اُسکا دفع باستعمال ضد اُس چیز کے پیچھے استعمال غذائے مذکور کے کرنا چاہیے تاکہ غذائے دوائی کا ہضم ہو جائے - مثلاً غذائے دوائی اگر سرد ہو جیسے ککڑی اور کدو اُسکی تعدیل گرم چیز سے جیسے لہسن اور گندنا وغیرہ سے کرنی چاہیے اور اگر غذائے دوائی گرم ہو سرد چیز سے اُسکی تعدیل کرنی چاہیے جیسے ککڑی اور بقلۃ الحمقا یعنے خرفہ سے - اگر غذائے دوائی ایسی ہو کہ اُسکے استعمال سے سُدے پڑنیکا خوف ہو بعد اُسکے ایسی چیز کا استعمال کرنا چاہیے جو مفتح سدہ کی کرکے اُنکا اخراج کرے اور بعد اخراج سدے کے کچھ دیر بھوکا رکھنا چاہیے کہ اُسی زمانے مین کوئی چیز نہ کھائے - جو شخص آرزومند اپنی صحت کا یقیناً ہو چاہیے کہ بے اشتہاے صادق کے کچھ نکھائے اور جبتک اُسکا

معدہ اور اوپر کی آنتیں غذائے اول سے خالی نہو جائیں اسلیے کہ بہت مضر بحال بدن یہی ہو کہ ایک غذا بر دوسری غذا داخل کریں کہ ابھی پہلی غذا پختہ اور ہضم نہو چکی ہو۔ اسیطرح کوئی چیز مضر تخمہ سے زیادہ نہیں ہو خصوصاً جو تخمہ غذائے ردی سے پیدا ہو اس لیے کہ تخمہ جو غذائے غلیظ سے پیدا ہوتا ہو وجع مفاصل و درد گردہ اور ربو اور نقرس اور خرابی طحال و جگر کی اور امراض سوداوی پیدا کرتا ہو اور اگر تخمہ غذائے لطیف سے پیدا ہو حمیات حادہ خبیثہ اور اورام گرم ردی پیدا ہوتے ہیں کبھی بنظر ضرورت کے ایک طعام دوسرے طعام خواہ ایسی چیز جو ساتھ طعام کے ہو داخل کرنیکی حاجت ہوتی ہو جیسے کوئی شخص تیز غذا خواہ دشوار کا استعمال کرے اُسکے پیچھے بعد اتنے زمانے کہ ابھی پہلی غذا کا ہضم کامل نہوا ہو غذائے مرطب بمزہ پھیکی کھالیتا ہو اس تدبیر سے پہلی غذا کا کیموس درست ہوجاتا ہو ایسے شخص کو یہی تدبیر کافی ہوتی ہو اور اُسکو ریاضت کی کچھ حاجت نہیں ہوتی ہو بخلاف اسکے حال اس شخص کا ہو جو بعد غذائے سریع الہضم اور تیز کے غذائے غلیظ کا استعمال کرے۔ خفیف حرکت کرنا کھانیکے بعد غذا کو معدے میں ٹھہرا دیتا ہو خصوصاً جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ بعد کھانیکے سو رہے۔ جو اعراض نفسانی یا حرکت بدنی کہ اُنسے گرانباری پیدا ہو ہضم غذا کو منع کرتے ہیں۔ واجب ہو کہ جاڑوں میں ایسی غذا جسمیں غذائیت کم ہو کھائی جائے جیسے ترکاری بلکہ وہی غذا اُس فصل میں کھانی چاہیے جسمیں غذائیت زیادہ ہو وہ غذا جو سبک ہونی چاہیے اور ایسی غذا کہ اُنکا اکتناز بدن میں زیادہ ہو یعنی بدن میں خوب خسپیدہ ہو اور گرمیوں میں غذا اُسکے برخلاف چاہیے اُسکے بعد واجب ہو کہ دونوں قسم کی غذائے بالکل معدے کو ممتلی نکردے کہ اُس سے زیادہ کی جگہ باقی نرہے بلکہ کھانیسے اُسوقت ہاتھ کھینچنا چاہیے کہ ابھی تھوڑی سی بھوک باقی ہو تھوڑی سی بھوک بعد کھانیکے باقی رہنا مقتضائے جوع سے ہی بعد ایک گھنٹے کے جاتی رہتی ہو۔ یہ بھی ضرور ہو کہ غذا میں عادت کا لحاظ رہے اسواسطے کہ بدتر خورش یہ ہو جس سے معدہ بھاری ہوجائے اور بدتر شراب وہ ہو کہ جسکی مقدار اعتدال سے بڑھکر معدے میں طغیان پیدا کرے اگر ایکدن کھانے پینے میں زیادتی ہو دوسرے دن بھوکا رہنا چاہیے اور ایسے مکانمیں سونا چاہیے جسمیں گرمی اور سردی نہو اگر نیند نہ آئے آہستہ آہستہ ٹہلے اور بیچ میں ٹہلتے ٹہلتے ٹھہر نہ جائے اور نہ استراحت کرے تھوڑی سی شراب خالص پیے روفس حکیم کا قول ہو کہ میں ایسے چلنے اور ٹہلنے کو پسند کرتا ہوں خصوصاً بعد اُس غذا کے جو صبح کو کھائی جائے کہ ایسی غذا حرکت اچھی طرح سے مقامات عشائے رگ کو ہضم غذا پر آمادہ کرتی ہو۔ واجب ہو کہ کھانے کے بعد تھوڑی دیر داہنی کروٹ لیٹکر اسکے بعد بائیں کروٹ لیٹکر سوئے بعد اسکے داہنی کروٹ لے یہ بھی جاننا چاہیے کہ چادر اوڑھ لینا اور تکیہ سرہانے رکھکے زمین سے بلند سونا ہضم پر معین ہو۔ حاصل یہ ہو کہ وضع اعضا کی نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہو یعنے سرہانا اونچا اور پائینتی نیچی ہو۔ مقدار کھانے کی بحسب عادت اور قوت کے مختلف ہو صحیح القوت کی غذا کی مقدار یہ ہو کہ بعد کھانیکے اُسکے جسم میں گرانی پیدا نہو اور نہ شراسیف میں تمدد عارض ہو نہ پیٹ میں نفخ اور قراقر اور نہ پیٹ بالکل پر ہوجائے اور نہ بعد کھانیکے متلی عارض ہو اور نہ شہوت کلبی اور نہ سقوط اشتہا اور نہ کندی ذہن اور نہ بیداری اور نہ کھانیکی بو ڈکار میں بعد تھوڑی دیر کے اور جس غذا کا مزہ بعد زمانۂ دراز کے ڈکار میں پایا جاوے وہ غذا بہت بُری ہو کبھی طعام کے معتدل ہونے پر اسطرح پر بھی دلالت ہوتی ہو کہ بعد کھانیکے نبض عظیم اور نفس صغیر نہو جائے اسلیے کہ اکثر بجہت مزاحمت معدے کے واسطے حجاب کے نفس میں تنگی ہوتی ہو پس متواتر ہوجاتا ہے اسی جہت سے قلب کو حاجت ہوا کی زیادہ ہوتی ہو پس نبض عظیم ہوجاتی ہو لیکن اگر قوت ضعیف ہو اُسوقت نبض کا عظیم ہونا کچھ ضرور نہیں ہو۔ جس شخص کو بعد کھانا کھانیکے کسی طرحکی گرمی معلوم ہو چاہیے کہ دفعۃً کھانا نہ کھائے بلکہ تھوڑا تھوڑا کھائے تاکہ بجہت امتلاء کے لرزہ کی کیفیت پیدا نہو اور اُسکے پیچھے گرمی قوی تپ کے مانند عارض نہو جسوقت کھانیمیں گرمی ہضم کی پیدا ہو۔ اور جو شخص قدر

ضروری غذا کے ہضم سے عاجز ہو چند اوقات مین تھوڑی تھوڑی غذا اُسکو کھانی چاہیے - سوداوی مزاج کا آدمی غذاے مرکب کا محتاج زیادہ ہوتا ہے اور زیادہ گرم غذا ہونی چاہیے - اور صفراوی مزاج کی غذا سرد و تر ہونی چاہیے - اور جس شخص کے بدن مین خون گرم پیدا ہوتا ہو اُسکو ایسی غذا چاہیے جس مین تھوڑی سی سردی ہو اور غذائیت اُسمین کم ہو - اور جس شخص کے بدن مین خون بلغمی پیدا ہوتا ہو اُسکو ایسی غذا چاہیے جسمین گرمی اور تلطیف ہو اور غذائیت کم ہو - ہر ایک غذا کے واسطے ایک ترتیب خاص ہے کہ اُسکی مراعات محافظ صحت کو واجب ہے کہ رقیق سریع الہضم غذا کو بعد قوی اور سخت غذا کے نکھائین اسلیے کہ سریع الہضم قوی غذاے پیشتر ہضم ہو کر اسپر تیرتی رہیگی اور اُسکو راہ نفوذ کی نہ ملیگی پس تعفن ہو کر خود بھی فاسد ہو جائیگی اور جو چیز اُس سے ملی ہوئی ہے اُسکو بھی فاسد کریگی البتہ ایک طور خاص پر ایسی غذا کا استعمال بعد بطی الہضم غذا کے ہو سکتا ہے جو ہم آگے لکھتے ہین ایضاً ایسا کھانا چکنا سریع الہضم نکھانا چاہیے کہ اُسکے پیچھے بہت جلد قوی اور سخت کھانا کھایا جاے اسلیے کہ بوجہ اسکے دہنیت کے یہ تو اسکا تک ہضم ہو کر اُتر آئیگا اور سخت اور بطی الہضم کھانا قبل ہضم جید کے بوجہ دُہنیت کے اُسکے ساتھ اُتر آئیگا اور باعث فساد کا ہو گا - مچھلی وغیرہ بعد ریاضت کے جس سے تعب پیدا ہو نکھانی چاہیے کہ خود فاسد ہو جاتی ہے اور اخلاط کو فاسد کر دیتی ہے - بعض لوگ ایسے ہین کہ اُنکو قابض چیز کا استعمال قبل طعام کے جائز ہے جیسے وہ شخص کہ اُسکے معدے مین رخاوت یعنی ڈھیلا پن ہو ایسا کہ اُسکے معدے سے طعام بہت جلد اُتر جاتا ہو اور بقدر زمانہ ہضم ہونے کے نہ ٹھہرتا ہو - یہ بھی واجب ہے کہ ہمیشہ معدے کا حال اور اُسکے مزاج مین تامل صحیح کیا جاے - بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے معدے مین غذاے لطیف سریع الہضم فاسد ہو جاتی ہے اور قوی غذا بطی الہضم اچھی طرح سے ہضم ہو جاتی ہے یہ وہی شخص ہے جسکا معدہ آتشی مزاج ہے یعنے گرم ہے اور بعض آدمیون کا حال اسکے برعکس ہے یعنی بطی الہضم غذا اُسکے معدے مین فاسد ہوتی ہے اور سریع الہضم بخوبی ہضم ہو جاتی ہے - ہر ایک کی تدبیر موافق اُنکی عادت کے کرنی چاہیے شہرون کو بھی بہ نسبت غذا کے خصوصیت ہے - ہر قسم کے پیشہ اور مزاج کو جو خصوصیت اقسام غذا سے ہے اگرچہ وہ خارج قیاس سے ہے لیکن اُسکو یاد رکھنا چاہیے اور تجربہ کا حکم قیاس پر غالب جاننا چاہیے اکثر ایسی غذا جو کسی شخص کی عادت ہوتی ہے اُسمین ایک قسم کا ضرر ہوتا ہے بہ نسبت اس غذا کے جو عمدہ ہو اور اُسکی عادت نہو - ہر ایک سحنہ اور مزاج صحیح کیواسطے ایک غذا مناسب ہے جو اُسکے مشابہ ہے اگر تبدیل دونون کی منظور ہو یہ بات بالضد حاصل ہوتی ہے - بعض آدمیون کو بعض قسم کی اچھی غذائین مضر ہوتی ہین جو شخص بُری غذا کھا کر اُسکو ہضم کر لے چاہیے کہ اپنی قوت معدی پر نازان نہو کہ عنقریب بعد تھوڑے زمانے کے اسکے بدن مین ایسے اخلاط ردی پیدا ہونگے جن سے مہلک بیماریان قاتل عارض ہونگی - اکثر وہ شخص جس کے بدن مین اخلاط ردی ہون اچھی غذاؤن کے کھانے کا مجاز ہوتا ہے خصوصاً اگر بجہت ضعف کے متحمل اسہال کا نہو اور جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اور تحلل بآسانی ہوتا ہو واجب ہے کہ اُسکو غذاے تر سریع الہضم دیجاے علاوہ یہ ہے کہ جن بدنون مین تحلل ہوتا ہے اُنکو تحمل غلیظ اور مختلف غذاؤن کا زیادہ ہوتا ہے اور اندرونی اسباب بدن سے اُنکو ضرر کمتر پہونچتا ہے اور اسباب خارجی سے ضرر اُنکو زیادہ پہونچتا ہے - اور جس شخص کے بدن مین گوشت زائد ہو اور تناوری اور آسودہ حالی ہو چاہیے کہ فصد کی عادت ڈالے - اور اگر مزاج اُسکا مائل بہ برودت ہو جوارشات اور اطریفلات گرم کا اکثر استعمال کرتا رہے اور اُن چیزون کا جنکا خاصہ ہے کہ معدہ اور امعا اور وہ جداول جو قریب اُن دونون کے ہین اُنکا تنقیہ کرتی ہین - بد ترین امور یہ امر ہے کہ مختلف غذاؤن کو ساتھ ہی کھائے اُسکے بعد یہ بھی زیادہ بُرا ہے کہ کھانا کھانیکی مدت طولانی ہو اسلیے کہ جو شخص کھانا دیر تک کھایا کرتا ہے

وہ غذا جو پہلے کھائی ہو قریب ہضم کے جب ہوتی ہو اُسوقت پچھلی غذا اس سے جا کر ملتی ہو اس سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہو کہ ہضم مین اجزا غذا کے یکسان باقی نہین رہتے۔ ایک یہ بھی ضروری بات قابل جاننے کے ہو۔ کہ غذا وہی بہت اچھی ہو جو زیادہ لذیذ ہو اسلیے کہ معدہ اُسکو زیادہ قبول کرتا ہو اور قوت اُسکو بخوبی جذب کرتی ہو بشرطیکہ وہ غذا ایسے لذیذ جو بہت نہ اچھی ہو اور کل اعضائے رئیسہ صحیح وسالم ہون بشرط کامل ہو کہ اگر مزاج اعضائے رئیسہ کے مناسب اس غذا کے صحیح نہون یا وہ غذائے رئیسہ کے مزاجون کے مخالف ہو اور جگر مخالف معدہ کے ہو زائد مخالفت طبعی سے اسکی طرف التفات نہ کیا جائے گا۔ منجملہ مضار طعام لذیذ کے یہ مضرت ہے کہ اسکو بکثرت کھا سکتے ہین۔ پیٹ بھر کھانے کی ترکیب مناسب یہ ہو کہ ایک دن ایک ہی مرتبہ اور دوسرے دن دو مرتبہ صبح وشام کھائے اور اسمین رعایت کی بہت ضرورت ہو پس جس شخص کو دو مرتبہ کھانے کی عادت ہو اگر ایک وقت کھائے گا ضعیف ہوجائے گا اور قوت مین سستی آجائیگی بلکہ واجب ہو کہ اگر ضعف ہضم اُسکو عارض ہو کھانا بموجب عادت کے دو ہی مرتبہ کھائے مگر کم کم۔ اور جس شخص کی عادت ایک وقت کھانے کی ہو جیسے روزہ دار اور وہ دو وقت کھانا اختیار کرے ضعف اور کسل اور استرخاء اُسکو عارض ہوگا اور دونون وقت کا کھانے والا پھر اگر دن کے کھانے پر اکتفا کرے ضعیف ہوجائیگا اور رات پر اکتفا کرے گا کھانا بخوبی ہضم نہوگا اور کھٹی ڈکار اور خبث نفس اور متلی اور تلخی دہن و نرمی شکم پیدا ہوگی اسلیے کہ وہ اپنے معدے پر ایسی چیز وارد کرتا ہو جسکا معدہ خوگر نہین ہو اور وہ چیز عارض ہوگی جسکی برائی ظاہر ہو خلاصہ یہ ہو کہ اسکی غذا ہضم نہوگی بجہت ان دلائل اور عوارض کے جو آگے مذکور ہوتے ہین منجملہ ان عوارض کے اُس شخص کو یبس اور بیتابی اور درد فم معدہ کا اور لذع عارض ہونگے اور ایسا معلوم ہوگا کہ اسکی آنتین اور اوجھ لٹکی ہوئی ہین اور ان اعضا مین بجائے خود انقباض اور تشنج پیدا ہوتا ہو۔ بول و براز مین اس شخص کے سوزش رہیگی کبھی برد اطراف بوجہ انصباب صفرا کے طرف معدے کے عارض ہوتا ہو یہ کیفیت اُن ابدان کی ہو جو صفراوی مزاج ہین اور اکثر یہ کیفیت بوجہ صفراوی مزاج ہونے معدے کے پیدا ہوتی ہو خواہ جبکہ تمام بدن پر صفرا غالب ہو۔ بندہ مین ایسے شخص کے فساد ہوجاتا ہو اور اکثر اوقات کسل مند رہتا ہو۔ جن لوگون کے معدے مین صفرا بکثرت مجتمع ہوتا ہو اُنکو حاجت تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ کھانے کی ہوتی ہو اور ایسی غذا اُنکو درکار ہو جسمین قوت تغذیہ کی بسرعت ہو اور قبل نہانے خواہ حمام کرنے کے اُنکو غذا درکار ہو سوائے ان کے اور جو لوگ ہین اُنکو واجب ہو کہ ریاضت اور حمام کرکے کھانا کھائین اور استحمام سے غذا کو مقدم نہ کرین جس شخص کو حاجت ریاضت سے پہلے کھانے کی ہو چاہیے کہ تنہا تھوڑی سی روٹی کھائے جسکا ہضم قبل شروع ریاضت کے ہونے لگے اور جس طرح حرکت قبل طعام کے ضرور ہے کہ ضعیف نکرنی چاہیے اسیطرح بعد طعام کے واجب ہو کہ حرکت نرم کی جائے۔ اور جس شخص کو شہوت فاسد ہو خواہ اُسکی خواہش تیز کھانے کی طرف ہو اور میٹھے اور چرب کھانے کو سونگھکر چھوڑ دے اور نہ کھائے اُسکی اصلاح شہوت کے واسطے اُس سے بہتر کوئی بات نہین ہو کہ مچھلی کھا کر سکنجبین اور مولی وغیرہ سے قے کرے۔ ضرور ہو کہ کوئی شخص بعد نکلنے حمام کے فوراً اسکے وغیرہ نکھائے بلکہ صبر کرے اور تھوڑی دیر سوئے ایسے آدمیون کے واسطے مناسب یہی ہو کہ دن و رات مین ایک مرتبہ کھائین۔ مناسب نہین ہو کہ بعد کھانے کے سوئے حالانکہ غذا ابھی معدے کے اوپر ٹھہری ہوئی ہو اور معدے سے اُتری نہین ہو۔ اسی طرح ضرور ہے کہ بعد طعام کے سخت حرکت سے پرہیز کرین اسلیے کہ ایسی حرکت سے نفوذ غذا کا قبل ہضم کے ہو جاتا ہو یا غذا معدے سے بے ہضم کے پھسل جاتی ہو یا بوجہ ہلنے معدے کے اُسکا مزاج فاسد ہوجاتا ہو کھانا کھانے کے بعد بہت سا پانی اس قدر نہ پینا چاہیے کہ درمیان جرم معدہ اور غذا کے جدائی پیدا کرے اور غذا کی حرارت کو بجھاوے بلکہ پانی پینے مین بعد غذا کے اتنی انتظار کرنی چاہیے کہ غذا معدے سے اُتر جائے اُسکی شناخت اس طرح ہوتی ہو کہ پیٹ کے اوپر کے اعضا

سبک ہوجاتے ہین اور اگر پیاس کی وجہ سے بیتابی ہو چاہیے کہ چوس چوس کر تھوڑا سا سرد پانی پیے اور جتنا سرد زیادہ ہوگا تھوڑی مقدار اسکی پیاس بجھانے مین کافی ہوگی۔ اتنی قلیل مقدار سے قوت معدے کی خوشحال اور مجتمع ہو جاتی ہی۔ خلاصہ یہ ہی کہ کھانا کھانے کے بعد پانی پیے مندرمیان اس مدت کے جس مین کھانا کھاتا ہی بلکہ بعد فارغ ہونے کے اسوقت اسیقدر پانی پینا چاہیے جو طعام کے واسطے نافع ہو۔ پیاس پر صبر کرنا اور نیند پر بعد کھانا کھانے کے اُن لوگون کو مفید ہی جنکا مزاج سرد و تر ہی۔ اور جنکا مزاج گرم ہی اُنکو مضر ہی۔ اسی طرح بھوک پر صبر کرنا بہ نسبت دونون کے۔ گرم مزاج والون کو بھوک پر صبر کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہی کہ صفرا اُنکے معدے پر گرتا ہی پھر جب کچھ کھاتے ہین معدے مین فاسد ہوجاتا ہی اُنکو خواب اور بیداری مین وہی کیفیت عارض ہوجاتی ہی جو اوپر بیان ہوئی اس شخص کے حال مین جس کے معدے مین غذا فاسد ہو جاتی ہی۔ ایضاً اشتہاے طعام بھی اُنکی فاسد ہو جاتی ہی اُسوقت ایسی چیز کا پینا واجب ہی جو اُس خرابی سے بچائے اور طبیعت مین نرمی پیدا کرے اور خود بھی سبک ہو جیسے آلو بخارا یا تھوڑی سی شیرخشت جب اشتہاے طعام بحال خود عود کرے اور پوری ہوجائے اُسوقت اُنکو کھانا مناسب ہی۔ علاوہ یہ ہی کہ جنکے مزاج اصلی مرطوب ہین تحلل اُنکے بدن مین بہت جلد ہوتا ہی اور اُنکو بھوک پر صبر بہ نسبت خشک مزاج والون کے کم ہوتا ہی ہان اگر رطوبت زائد رطوبت اصلی سے اُنکے اعضا مین بھری ہوا ور وہ رطوبت اچھی ہو اور اُنکے بدن کے موافق ہو اُس رطوبت کو طبیعت اُنکے بدن کی غذاے تام بالفعل کرے اُسوقت البتہ مرطوب مزاج بھوک پر صبر کرسکتا ہی۔ شراب کا پینا کھانے پر نہایت مضر ہی اسلیے کہ شراب سریع الہضم ہی اور بہت جلد نفوذ کرتی ہی یہ خود ہضم ہو جائیگی اور کھانا ہضم نہ ہوگا اس جہت سے سدے پڑجائین گے اور عفونت پیدا ہوگی۔ حلاوت کی جہت سے بہت جلد سدے پیدا ہوتے ہین اسلیے کہ طبیعت شیرینی کو قبل ہضم کے جذب کرلیتی ہی اور سدے پڑنے سے اکثر امراض پیدا ہوجاتے ہین منجملہ اُنکے استسقا ہی ہوا اور پانی کا غلیظ ہونا خصوصاً گرمیون مین طعام کو فاسد کردیتا ہی ایسے وقت کھانے کے اوپر پانی ملی ہوئی شراب پینا کچھ مضر نہین ہی خواہ گرم پانی جس مین عود اور مصطگی ملی ہوئی ہو پینا چاہیے۔ جس شخص کے احشا گرم اور قوی ہون جسوقت طعام غلیظ کھاتا ہی اکثر کھانے کے بعد ریاح پیدا ہوتے ہین جو معدے مین اور گرد معدے کے تمدد پیدا کرتے ہین اور مرض مراق اسی قسم سے ہی کہ غذا مین وخامت کی جہت سے ریاح پیدا ہون جسکا معدہ خالی ہو اگر کوئی شی لطیف کھائے فوراً معدہ اُسکو قبول کریگا پھر اگر اسکے بعد کوئی غذا غلیظ کھائے معدہ اُس سے متنفر ہوئیگا اور ہضم نکریگا پس فاسد ہو جائیگی ہان اگر لطیف اور کثیف کے درمیان مین کسیقدر مہلت ہو بہتر یہ ہی کہ ایسے وقت خلو معدے مین غذاے غلیظ کو مقدم کرے اور تھوڑی تھوڑی کھائے پس معدہ اُسوقت مین غذاے لطیف سے نفرت نہ کریگا اگر کوئی شخص کھانے مین افراط کرے اور جو غذا معدے مین پہونچی ہی اُسے کوئی حرکت قوی ہلاے یا بوجہ استعمال مشروب کے اُسمین تشویش پیدا ہوجائے چاہیے کہ فوراً قے کرے اگر قے نہو سکے تو کچھ گرم پانی تھوڑا تھوڑا پیے اُسکی جہت سے امتلا برطرف ہو جائیگی اور غذا منحدر ہو گی اور آنکھ جھپکنے لگے گی چاہیے کہ لیٹ کر سوے جتنی دیر تک چاہے اگر اس تدبیر سے بھی آرام نہو یا میسر نہو تامل کرے اگر طبیعت کو ایسا پاے کہ اس کیفیت کو دفع کردیگی اسی پر قناعت کرے اور نہین تو طبیعت کی اعانت ایسی چیز سے کرے جو بآسانی روانی شکم پیدا کرے۔ گرم مزاج اطریفل مسہل یا گلقند اور صعتر مربی یعنی پرورده اور سرد مزاج مثل معجون کمونی اور معجون شہریاران اور معجون تمری کا استعمال کرین پینے کی چیزون سے اگر بدن مین امتلاے پیدا ہو بہتر ہی بہ نسبت اُسکے کہ کھانیکی چیزون سے ہو بہتر یہ ہی کہ زیادہ کھانے کے بعد تھوڑا ایلوا بقدر تین چنے کے یا نصف درم ایلوا اور نصف درم علک الانباط یعنے گوند پستے کے درخت کا ایک دانگ بورہ ارمنی کا استعمال کرے۔ اور اس سے بھی سبک تر یہ دوا ہی کہ دو یا تین چنے کے برابر بورہ ارمنی بھی شریک کرتے ہین سب سے بہتر یہ ہی کہ تھوڑی سی افتیمون ہمراہ تھوڑی سی شراب کے استعمال کرین اگر ان مین سے

کوئی چیز میسر نہو تو دیر تک سویا کرے اور ایک دن غذا ترک کرے پھر جب صبح کو طبیعت سبک ہو جائے گرم پانی سے خواہ حمام میں نہائے اور سینک کر بعد لطیف غذا کا استعمال کرے اگر باوجود ان تدبیرات کے ہضم نہو اور ثقل و تمدد اور کسل باقی رہے جاننا چاہیے کہ فضول غذا کی رگوں میں بھر رہے ہیں اسلیے کہ جو غذائے کثیر بافراط ہو اگرچہ معدے میں ہضم ہو جاتی ہے مگر رگوں میں کمتر ہضم ہوتی ہے بلکہ رگوں میں خام باقی رہ کر تمدد پیدا کرتی ہے اور اکثر رگوں کو شگافتہ کر دیتی ہے اور کسل و انگڑائی اور جمائی پیدا کرتی ہے چاہیے کہ علاج انکا ایسی چیزوں سے کریں جو رگوں سے بذریعہ اسہال کے اس فضول کو دفع کرے پھر اگر غذا میں اسقدر افراط نہو کہ یہ اعراض پیدا ہوں بلکہ فقط ایک قسم کی اعیائی ماندگی پیدا ہو جائے چاہیے کہ ایک مدت تک اپنے حال پر ٹھہرا رہے اور کسی قسم کی حرکت بذریعہ علاج کے نکرے بلکہ طبیعت پر چھوڑ دے بعد اسکے اس قسم خاص میں ماندگی کا علاج کرے جس طریق سے ہم آگے بیان کرینگے جس شخص کا سن زیادہ ہو جائے اسکا معدہ اتنی غذا نہ قبول کریگا جو بوقت جوانی کے قبول کرتا تھا بلکہ فضول اُسکے غذا میں زیادہ پیدا ہونگے پس چاہیے کہ بمقدار عادت ایام شباب کے نکھائے بلکہ اُس سے کم جو شخص خوگرفتہ تدبیر لطیفہ یعنی پرہیز رکھتا ہو جسوقت تدبیر لطیف کرے اور کم کھائے جتنی غذا کم کی تھی اُتنی ہوا منافذ بدن میں داخل ہوگی۔ پھر جب یہ شخص دوبارہ تدبیر غلیظ کریگا سدے اُسکے بدن میں پیدا ہونگے۔ گرم غذاؤں کی مضرت کا تدارک سکنجبین سے ہوتا ہے خصوصاً اگر سکنجبین بزوری ہو اسلیے کہ اقسام سکنجبین میں یہ بہت مفید ہے اگر شکر سے بنائی جائے اور اگر شہد سے بنے سکنجبین سادہ کافی ہے۔ سرد غذاؤں کی مضرت دفع کرنے کے واسطے بعد غذا کے ماء العسل یا شراب العسل اور معجون کمونی کا استعمال کرتے ہیں۔ غلیظ غذا کے بعد حار مزاج ایسی سکنجبین بزوری کا استعمال کرے جسکے بزور قوی ہوں۔ اور سرد مزاج معجون فلافلی اور تودری کا استعمال کرے۔ لطیف غذا سے حفظ صحت زیادہ ہوتی ہے اور قوت کی اعانت اور جلدی کی کم اعانت ہوتی ہے اور غذائے غلیظ اسکی ضد ہے جس شخص کو حاجت سختی اعضا کی بدن میں پیدا کرنے کی ہو اور اُسکی جہت سے ایسی غذاؤں کا محتاج ہو جنکا کیموس قوی ہو تو چاہیے کہ خوب بھوک کا انتظار کرے اور بعد ایسی بھوک کے اُن غذاؤں میں سے بہت زیادہ نکھائے تاکہ خوب ہضم ہو جائیں۔ ریاضت کرنے والے آدمی اور جنکو تعب کثیر ہوتا ہے غذائے غلیظ کے زیادہ متحمل ہوتے ہیں اور ایسی غذاؤں کے ہضم پر اُنکا نوم قوی اور گہری نیند معین ہوتی ہے لیکن چونکہ انکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہے اور تحلیل اُنکے بدن میں زیادہ ہوتا ہے اُنکے جگر غذائے غیر منہضم کو جذب کرتے ہیں جبتک کہ بخوبی ہضم نہ ہولے پس وہ لوگ آمادہ ہوتے ہیں واسطے امراض مہلک کے آخر خواہ اول عمر میں خصوصاً جو نکہ وہ بجہت اپنے ہضم کامل کے جو نوم طویل سے پیدا ہوتا ہے اسپر فریفتہ ہوتے ہیں اور وہ نیند باطل ہو جاتی ہے اگر آخر کار میں بیداری متواتر پیدا ہو خصوصاً جسوقت وہ سن شیخوخت کو پہونچتے ہیں۔ فواکہ رطب تعب و مشقت والے آدمیوں خواہ ریاضت والوں کو یا جو لوگ زرد رنگ صفراوی مزاج ہوں ایسے ہی لوگوں کو مفید ہیں۔ اور انکو قبل طعام کھانا چاہیے جیسے خوبانی اور توت اور خربزہ اور آڑو اور آلو بخارا۔ اور اگر انکے سوا اور چیز بارد و رطب سے تدبیر کریں بہتر ہے اسلیے کہ یہ سب چیزیں خون میں ایک مائیت پیدا کرتی ہیں اسکی جہت سے خون کو بدن میں جوش پیدا ہوتا ہے جیسا کہ آب فواکہ خارج میں جوش کھا جاتا ہے اور اگر ایسی تدبیر سے بالفعل کسیقدر فائدہ بھی مرتب ہوتا ہے لیکن خون کو آمادہ عفونت کرتی ہے اسیطرح جو چیز خون کو خلط خام سے بھرے جیسے کھیرا اور ککڑی اسی جہت سے جو لوگ ایسی غذائیں بکثرت کھاتے ہیں حمیات میں مبتلا ہوتے ہیں اگرچہ ابتدا میں اُنسے برودت حاصل ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خلط مائی میں کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ اُسکا صدمہ پہنچاتا ہے اور یہ اُسوقت ہوتا ہے کہ مائیت متحلل نہو اور رگوں میں اسیطرح باقی رہے۔ یہ لوگ اگر استعمال ریاضت کا قبل جماع اس مائیت کے رگوں میں کریں بلکہ جسوقت استعمال فواکہ کا کریں ریاضت بھی کر لیا کریں تحلیل ان مائیات کا ہو جائیگا اور خدر ان کا کمتر ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر خون میں بلغم خام یا مائی موجود ہو بدن سے وہ خون نہ مل سکیگا اور اُس خون سے بدن کی غذا کم بنے گی۔

جو شخص نوالہ کھاتا ہو اُسکو سزاوار ہو کہ بعد کھانے کے تھوڑی دیر مشی کرے اور بعد چلنے کے پھر کھائے تاکہ غذا معدے سے پھسل کر اُتر جائے۔

جو غذائیں مائیت پیدا کرتی ہیں یا خلط غلیظ بالزوجت یا خلط صفراوی اُن سے حمیات پیدا ہوتے ہیں اسلیے کہ مائیت پیدا کرنے والی غذا سے خون میں عفونت پیدا ہوتی ہو اور بالزوجت اور غلیظ غذا سے مجاری ورگذرگاہ اندرون میں سُدے پڑتے ہیں اور صفرا پیدا کرنیوالی غذا سے بدن میں عفونت یا گرمی پیدا ہوتی ہو اور خون میں حدت۔ جن ترکاریوں سے صفرا پیدا ہو اکثر اُنکا استعمال جاڑوں میں نافع ہو جیسے پھیکی ترکاری گرمی نہیں فائدہ کرتی ہو۔ اگر کوئی شخص ایسی حالت میں گرفتار ہو کہ بدون استعمال غذاے ردی کے چارہ نہو چاہیے کہ ایسی غذا کو چند مرتبہ کھائے اور متواتر ایک ہی قسم کا استعمال نکرے اور ایک غذا کے ساتھ دوسری غذا مخالف اُسکے مزاج کے ملالے۔ پس اگر ایسی میٹھی غذا کھائے اُسکے اوپر کھٹا سرکہ یا آب انار ترش یا سکنجبین سادہ یا سفرجلی وغیرہ پی لے اور استفراغ کی عادت ڈالے۔ اور جس شخص کو اذیت ترش کھانے کی ہو اسکے اوپر شہد یا شراب کہنہ کا استعمال کرے اور یہ استعمال قبل نضج اور ہضم کے جائز ہو۔ چکنی غذا کے ہضم کا تدارک کھٹی چیز سے کرنا چاہیے جیسے شاہ بلوط اور حب الآس اور خرنوب شامی اور سیر جو کچلا ہوا اور زعرور یعنی پودینہ دشتی اور کڑوی چیز سے بھی اُسکی اذیت دفع ہوتی ہو جیسے راسن تلخ اور نمکین اور تیز چیز سے بھی اُسکی اذیت زائل ہوتی ہو جیسے نانخورش اور لہسن اور پیاز اور اِن چیزوں کی مضرت چکنی چیز سے دفع ہوتی ہو۔ جس شخص کے بدن میں اخلاط ردی ہوں اور رقیق بھی ہوں اُسکی غذا بھی زیادہ کرنی چاہیے۔ اور جس شخص کے بدن میں تحلل بآسانی ہوتا ہو اسکو غذاے تر سریع الہضم دینی چاہیے جالینوس کہتا ہو کہ غذاے تر سے ہر ایک کیفیت بآسانی جدا ہوسکتی ہے گویا ایسی غذا بمزہ ہو نہ میٹھی نہ کھٹی نہ کڑوی نہ تیز نہ قابض ورنہ نمکین جس شخص کا بدن ڈھیلا ہو اُسکو غذاے غلیظ کا تحمل بہ نسبت اُس شخص کے جسکا بدن سمٹا اور کھنچا ہوا ہو زیادہ ہوتا ہو۔ خشک غذا کا زیادہ استعمال کرنا قوت کو ساقط اور رنگ کو فاسد کرتا ہو اور طبیعت میں خشکی پیدا کرتا ہو اور چکنی غذا سے کسل اور سستی پیدا ہوتی ہو۔ اور کھٹی غذا سے پیری بہت جلد عارض ہوتی ہو۔ اسیطرح تیز غذا جیسے مرچ وغیرہ اور نمکین غذا معدے کو مضر ہو۔ اور آنکھ کو بھی۔ چکنی غذا جو ترکیب مناسب ہو اگر بعد اُسکے غذاے ردی کھائی جائے فاسد ہو جائے گی۔ جس غذا میں لزوجت ہو دیر میں ہضم ہوتی ہو اسی جہت سے کھیرا مع چھلکوں کے بہت جلد ہضم ہوتا ہو بہ نسبت چھیلے ہوے کے اور وہ آٹا جسمیں بھوسی ملی ہوئی ہو جلد ہضم ہوتی ہو بہ نسبت چھنے ہوے آٹے کے جس شخص کو تعب اور مشقت عارض ہوتی ہو جسوقت تدبیر لطیف کرکے غذاے غلیظ کا استعمال کرے جیسے چاول دودھ کے ساتھ بعد سچی بھوک کے اُسکے خون میں حدت اور جوش پیدا ہوگا اور محتاج دفع فضول کا بذریعۂ فصد کے زیادہ ہوگا اگرچہ بہت قریب زمانہ فصد سابق کو گذرا ہو یہی حکم اُس شخص کا ہو جسکو غضب عارض ہو اور غذاے غلیظ کو تناول کرے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ میٹھی غذا کو طبیعت قبل نضج اور ہضم کے جذب کر لیتی ہو پس خون کو فاسد کر دیتی ہو۔ کبھی غذاؤں کے بنظر ترکیب اور صنعت کے مختلف احکام اور خواص عارض ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے اہل تجربہ نے یہ کہا ہو کہ دودھ کے ہمراہ کھٹائی کھانا نہ چاہیے اور نہ مچھلی دودھ کے ہمراہ کھانی چاہیے کہ اِن دونوں غذاؤں سے امراض مزمنہ مثل جذام کے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی اُنکا قول ہو کہ دہی مولی کے ساتھ نہ کھانا چاہیے اور نہ دہی پرندے کے گوشت کے ساتھ کھانا چاہیے اور نہ ستو چاول کے ساتھ۔ اور کھانے میں وہ تیل اور چکنائی نہ ڈالیں جو تانبے کے برتن میں رکھی ہوئی ہو۔ اور جو کباب بیدا انجیر کی لکڑی کے کوئلوں سے بھونا گیا ہو وہ بھی نہ کھانا چاہیے۔ مختلف قسم کے کھانے دو طرح سے مضر ہوتے ہیں اول تو اُنکے ہضم میں اختلاف ہوتا ہو منہضم اور غیر منہضم کا اختلاف پیدا ہوتا ہو دوسرے ممکن ہو کہ مختلف طور کی غذاؤں کے کھانے میں بہ نسبت طعام واحد کے کوئی دوسرا طعام زیادہ کھایا جائے۔ قدیم زمانے کے ارباب

مختلف غذاؤن کے کھانے سے گریز کرتے تھے اور صرف گوشت برون کو اور روٹی پر بوقت عشا یعنی شب کو قناعت کرتے تھے۔ افضل اوقات غذا کے فصل گرمی مین وہ وقت ہے جو سب سے زیادہ ٹھنڈا ہو۔ بھوک کو مارنا اکثر معدے مین رطوبات ردیہ بھر دیتا ہے جس سے بدحالی بسبب بھر جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ کباب اگر ہضم ہو جاے بہت زیادہ غذائیت اسمین ہے مگر دیر مین ہضم ہوتا ہے اور امعا مین باقی رہتا ہے شوربا بھی غذا ہے جید ہے اگر اسمین پیاز ملی ہوئی ہو ریاح کو توڑ دیتا ہے اور اگر پیاز نہو ریاح برانگیختہ کرتا ہے بعض آدمی ایسا خیال کرتے ہین کہ عنب یعنی انگور کو چکھے ہوے کلہ پر رکھنا بہتر ہے اور یہ گمان صحیح نہین بلکہ بہت ردی ہے۔ اسی طرح میوہ بلکہ واجب ہے کہ کلے اور بہشل دانہ انار کے بلا تفل اختیار کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو خشک مزاج ہے اور طبیعت مین خشکی پیدا کرتا ہے اور جوڑون مین رطوبت ہوتی ہے اس جہت سے طبیعت نرم رہتی ہے بہتر مرغ بھنا ہوا وہ ہے جو پیٹ مین بکری یا بچہ گاؤ کے بھونا جاے تا اسکی رطوبت محفوظ رہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شوربا جوڑون کا اخلاط کی تعدیل زیادہ کرتا ہے بہ نسبت شوربا ے مرغ کے لیکن مرغ کے شوربے مین غذا بہت ہے اور بچہ بز سرد اور پاکیزہ ہے اس جہت سے کہ بخار اسکا ساکن ہوتا ہے اور حمل یعنے برہ گرم اور پاکیزہ ہے اسلیے کہ اُسکی بدبوکی چیز پگھل جاتی ہے اور زیرباج گرم مزاج کو بے زعفران کے دینا چاہیے اور سرد مزاج کو زعفران ڈالکر دینا مناسب ہے اور حلوات یعنی حلوے اگرچہ شکر سے بنائے گئے ہون اُسکا استعمال برا ہے اسواسطے کہ سدہ پیدا کرتے ہین اور پیاس زیادہ ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روٹی اگر ہضم ہو بشرطیکہ زیادہ ہو اُسکی مضرت زیادہ ہے اور گوشت اگر ہضم نہو اسکی کم ہے **فصل آٹھوین تدبیر مین پانی کے استعمال و شراب کی اور جو چیز متعلق دونون کے ہے** مزاج معتدل کے واسطے بہت مناسب وہ پانی ہے جو شدت برودت مین معتدل ہو یا بذریعہ برف کے سرد کیا ہو کسی برتن مین کرکے جیسے صراحی مین پانی بھرکر برف مین چھلتے ہین الغرض جرم برف کا استعمال بہرحال برا ہے خصوصاً اگر برف خراب ہو اور یہی حال ہے اگر برف اچھی ہو اسلیے کہ پگھلی ہوئی برف جید سے پٹھوں اور اعضاے نفس کو ضرر پہونچتا ہے اور تمام احشار کو بھی اُسکا ضرر پہونچتا ہے۔ اور سواے اس شخص کے جسکا مزاج دموی ہو اور کوئی متحمل نہین ہو سکتا اور اگر فی الحال یہ پانی مضر نہوگا بہت دنون کے بعد جب سن زیادہ ہوگا ضرور مضر ہوگا۔ اصحاب تجربہ کا قول ہے کہ کنوین اور نہر کا پانی ساتھہی نہ پینا چاہیے جبتک ایک ہضم نہ ہولے۔ پانی کی عمدہ قسم کا اختیار کرنا ہم اوپر بیان کر چکے ہین اسیطرح بگڑے ہوے پانی درست کرنا بھی مذکور ہو چکا ہے سرکہ ملانا پانی کی اصلاح کرتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نہار منھ پانی پینا خواہ بعد ریاضت کے یا استحمام کے خصوصاً اگر پیٹ خالی ہو بہت برا ہے۔ اسیطرح جھوٹی پیاس جو رات کو مست اور مخمور لوگونکو ہوآئے اس مین پانی پینا یا جسوقت طبیعت مشغول ہضم غذا پر ہو اور پہلے اُس سے بقدر سیراب ہونے کے پانی پی چکا ہو پانی پینا بہت مضر ہے بلکہ بہت برا اگر پیاس شدت کی ہو سرد ہوا مین ٹہلے یا سرد پانی سے کلی کرے پھر جب اس تدبیر سے تسکین نہو ایسے برتن سے جسکا منھ تنگ ہو پانی پیے۔ علاوہ یہ ہے کہ مخمور کو کبھی یہ تدبیر نافع ہوتی ہے اور بیشتر اگر نہار منھ اسطرح پر پانی پیے مضر نہین ہوتا ہے۔ جو شخص نہار منھ پانی پینے سے بے صبر ہو اور ضبط نہ کرے خصوصاً بعد ریاضت کے چاہیے کہ قبل پانی کے تھوڑی شراب مین گرم پانی ملاکر پیے۔ جسے جھوٹی پیاس لگتی ہو اسکو یہ بات جاننی چاہیے کہ سو رہنا اور پیاس پر صبر کرنا اُسکی پیاس مین تسکین پیدا کرتا ہے اسلیے کہ طبیعت اسوقت تحلیل اُس مادہ کا جس سے پیاس جھوٹی پیدا ہوتی ہے کر لیتی ہے خصوصاً اگر پیاس پر صبر کرکے سو رہین۔ اور جسوقت طبیعت ہضم غذا کر رہی ہو اور پیاس معلوم ہونے سے پانی پی لے پھر پیاس معلوم ہوگی اسلیے کہ جو غلط باعث عطش کی ہے وہ برقرار ہے۔ ہر شخص پر واجب ہے خصوصاً جھوٹی پیاس والے پر کہ پانی زیادہ نہ پیے بلکہ تھوڑا تھوڑا چوس چوس کر پیے بہت سرد پانی پینا برا ہے اگر بے سرد پانی پینے کے چارہ نہو بعد طعام کے جو بمقدار کافی ہو آب سرد پینا چاہیے۔ نیم گرم پانی

پینے سے تسلی پیدا ہوتی ہی اور بہت گرم پانی اگر زیادہ پیا جاے معدہ کو ڈھیلا کرتا ہی۔ اور اگر کبھی کبھی پیا جاے معدے کو دھو ڈالتا ہی اور طبیعت کو نرم کرتا ہی۔ شراب اگر سفید اور رقیق ہو گرم مزاج والون کو موافق ہی۔ اور درد سر نہین پیدا کرتی ہی بلکہ بیشتر بوجہ ترطیب کے جو درد سر التہاب معدے سے پیدا ہوا ہو اسمین تخفیف کر دیتی ہی۔ اور جس شراب مین کلیچا اور روٹی بھگوئی گئی ہو قائم مقام سفید اور رقیق کے ہی خصوصًا اگر پینے سے دو گھنٹہ پیشتر بھگوئین۔ شراب غلیظ شیرین جو شخص بدن کی فربہی اور قوت چاہے اُسکے مناسب ہی لیکن اُسکے سدے پڑنے سے پرخطر ہے۔ پرانی سُرخ شراب سرد اور بلغمی مزاج کے موافق ہی۔ ہر قسم کے کھانے پر شراب پینا بُرا ہی جسکا سبب ہم اوپر بیان کر چکے ہین بس بدون ہضم طعام اور اسکے منحدر ہونے کے نہ پینی چاہیے۔ جو طعام ردی الکیموس ہو اُسپر شراب پینی بروقت کھانے یا بعد ہضم کے بھی بُری ہی اسلیے کہ کیموس ردی کو اطراف بدن تک ردی کردیتی ہی اسیطرح فواکہ پر خصوصًا خربزہ پر شراب کا پینا بُرا ہی۔ چھوٹی پیالیون سے ابتدا کرنا بہتر ہی بہ نسبت بڑے پیالون کے لیکن اگر کھانے کے اوپر دو تین پیالے پیے خوگر کو مضر نہین ہی۔ اسیطرح بعد فصد کے صحیح آدمی کو مضر نہین ہی۔ محرورین کو فائدہ شراب کا بجہت ادرار کے اور مرطوبین کو بوجہ انضاج رطوبت کے ہوتا ہی اور جسقدر عطریت اور خوشبو زیادہ ہو اور مزہ پاکیزہ ہو بہتر ہی۔ شراب بہت اچھی چیز ہی جو غذا کو تمام بدن مین نافذ کردیتی ہی اور بلغم کو قطع کرتی ہی اور جلا دیتی ہی اور صفرے کا بول وغیرہ کی طرف سے اخراج کردیتی ہی خلط سوداوی مین ازلاق پیدا کرکے بآسانی اخراج کرتی ہی اور اسکی مضرت کو بہت ضد مزاج کے جو نکہ گرم تر ہو توڑ ڈالتی ہی اور جو چیز بدن کے اندر بستہ ہو جسمین گرمی بہت نہو اور وہ شی غریب ہو اُسکو بدن سے نکال لیتی ہی اور ایسی شی کے اقسام قریب ہی کہ ہم اپنے مقام پر بیان کرین جس شخص کے دماغ مین قوت ہوتی ہی بہت جلد مست اور مدہوش نہین ہوتا ہی اور اُسکا دماغ اُن بخارات ردی کو جو شراب سے چڑھتے ہین قبول نہین کرتا اور سوا اس حرارت مناسب کے جو دماغ پر چڑھتی ہی اور کوئی اثر شراب دماغ کو شراب سے نہین ہوتا پس اُسوقت اُسکا ذہن ایسا صاف ہوجاتا ہی کہ اور وقتون مین ایسا صاف نہین ہوتا اور جسکے دماغ مین ضعف ہو اسکا حال اس شخص کے برخلاف ہی۔ اور جس شخص کے سینہ مین کسیطرح کی سُستی یا ناتوانی ہو کہ جاڑون مین اُسکی سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہو پس وہ کثرت سے شراب خواری نہین کرسکتا ہی جس شخص کا ارادہ استکثار شراب کا ہو کھانا پیٹ بھر نکھائے اور اپنے کھانے مین اُس چیز کو اختیار کرے جس سے ادرار پیدا ہو۔ اگر بوجہ طعام و شراب کے امتلاء پیدا ہو چاہیے کہ قے کر ڈالے اور لازم ہی کہ ماء العسل پیکر قے کرے اور مُنھ کو سرکہ اور شہد اور چہرے کو سرد پانی سے دھو ڈالے جسکو اذیت شراب سے سخونت بدن اور حرارت بدن کی پہونچتی ہو اپنی غذا حصرمیہ وغیرہ اختیار کرے اور نقل انار ترش اور چوکے سے کرے جسے اذیت شراب کی جانب سر مین پہونچتی ہو کم کردے اور پانی ملاکر خوردہ روٹی بھگوکر استعمال کرے اور اُسکے اوپر نقل بہ کا کرے۔ اور اگر بوجہ حرارت معدہ اذیت ہوتی ہو حب الآس ترش کیا ہوا استعمال کرے اور کسی قدر کافور چوسے یا وہ چیز جسمین قبض اور ترشی ہو۔ اور اگر بوجہ برودت شراب کی اذیت ہو نقل ناگر موتھا اور لونگ اور پوست اترج کا کرے **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ شراب کہنہ حکم مین اس دوا کے ہی جو تحلیل لغذا ہو اور نئی شراب جگر کو مضر ہی اسہال کبھی بوجہ نفخ کے پیدا کرتی ہی۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ بہترین شراب وہی ہی جو معتدل ہو کہنگی اور تازگی مین درصافت ہو اور سفید مائل بحمرت اور خوشبو مزے مین معتدل نہ ترش نہ شیرین۔ عمدہ شراب جسکا نام معتدل ہی وہ ہی کہ تین حصہ شیرہ انگور اور ایک حصہ پانی لیکر ملائین اور جوش مین لائین تا اینکہ چوتھا حصہ اسکا ہو جاے جس شخص کو بعد شراب پینے کے کسیطرح کا لرزہ پیدا ہوتا ہو چاہیے کہ بعد شراب کے انار اور آب سرد چوسنے کے طور پر استعمال کرے اور شراب نہ پیئین دوسرے دن کے صبح کو اور حمام کا استعمال کرے بعد اسکے کچھ تھوڑا سا کھانا کھائے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ پانی ملی ہوئی شراب معدے کو ڈھیلا کرتی ہی اور سکر یعنے مستی بہت جلد پیدا کرتی ہی اسلیے کہ مائیت کی وجہ سے اسکا

نفوذ بہت جلد ہوتا ہو جس شخص کی طبیعت میں تشنگی ہو نہار منھ شراب پینے سے پرہیز کرے اور قبل اسکے کہ پانی کا اثر ہو تا کل اعضا میں پہونچ جاے
مرطوبین کو استعمال سے شراب کے اجتناب کرنا چاہیے یا تھیے حرکت مفرط کے اسلیے کہ ان پچھلی دو صورتون مین دماغ اور پٹھہ کو اذیت پہونچتی ہو
اور تشنج اور اختلاط عقل مین ڈالتی ہو۔ حالت مرض مین بھی شراب سے اجتناب چاہیے اور فصل گرم مین بھی۔ متواتر بیہوش رہنا بہت بُرا ہو اسواسطے
کہ جگر اور دماغ کے مزاج کو فاسد کرتا ہو اور پٹھہ کو ضعیف کرتا ہو اور امراض عصبی و سکتہ اور مرگ مفاجات پیدا کرتا ہو شراب کثیر اکثر صفراے
ردی کی طرف بعض معدون مین تحلیل ہو جاتی ہو اور بعض معدون مین سرکہ تند اور ترش ہو جاتی ہو اور ضرر ان دونون کا بہت بُرا ہے۔
بعضون کی تجویز یہ ہو کہ مستی شراب کی اگر مہینے مین ایک یا دو مرتبہ پیدا ہو نفع کریگی اس جہت سے کہ قواے نفسانی کو سبک کرتی ہو اور راحت دیتی ہو
اور ادرار بول و تحلیل فضول کرتی ہو۔ یہ بھی معلوم رہے کہ غالب ضرر شراب کا دماغ مین ہوتا ہو ضعیف الدماغ کو چاہیے کہ سواے مقدار تحلیل کے کہ
اسمین پانی بھی ملا ہوا ور قسم کی شراب نہ پیے۔ اور تدبیر صائب اُس شخص کے واسطے جو شراب بہت پی گیا ہو یہ ہو کہ فوراً قے کر ڈالے اگر آسانی سے ہو جاے
بہتر ہو ورنہ بہت سا پانی تنہا یا شہد ملا کر پیے اور قے کے بعد بطور آبزن کے استحمام کرے اور بہت سے تیل کی مالش بدن مین کر کے سو رہے۔ لڑکون کے
حق مین شراب کی کیفیت یہ ہو کہ جیسے تھوڑی سی لکڑی پر آگ رکھنی چاہیں۔ بڈھون کو اگر تحمل ہو شراب پلانی چاہیے جوانون کو شراب کی
تعدیل سوافق ہو مگر انکو مناسب یہ ہو کہ پرانی شراب مین آب انار یا آب سرد ملا کر پئین۔ سرد مقامات کے اہل شہر متحمل شراب کے ہو سکتے ہین اور
گرم مقام کے آدمی متحمل نہین ہو سکتے ہین جس شخص کو منظور ہو کہ بہت شراب پیے چاہیے کہ بہت کھانا اور شیرینی مطلق نہ کھاے بلکہ تھوڑا اسا نمک
شوربا پی لے اور تھوڑی سی روٹی ٹکڑے ٹکڑے کر کے چکنئی ملا کر کھاے یا گوشت مرغ اور حرکت وسکون مین اعتدال کرے اور زیادہ قبیح شفت
ملکرے اور بادام اور سور کو نمکین کر کے تنقل کرے اور کاسنی اکبر کا استعمال کرے اور اگر کرنبیہ اور زیتون الماروغیرہ کا استعمال کرے نفع کریگی اور پینے پر
اعانت کریگی۔ اسیطرح جو چیز کہ بخارات کو سبک کرے مثل تخم کرنب نبطی اور زیرہ اور سداب خشک اور فودنج اور ملح نفطی اور اجوائن کے۔ جو
غذائین کہ انمین لزوجت اور تعزیہ یعنے چسپیدگی ہو اکثر بخار شراب کو غلیظ کر دیتے ہین جیسے چکنی مٹھائی جنمین لزوجیت ہو اسلیے کہ مستی کو منع کرتے
ہین اگر چہ شراب کثیر کو قبول نہین کرتین اسواسطے کہ دیر مین نافذ ہوتی ہین اور مستی کا جلد آنا یا بجہت ضعف دماغ کے ہوتا ہو یا بوجہ کثرت اخلاط
دماغی کے یا بسبب قوی ہونے شراب کے یا بجہت قلت غذا کے یا اسمین سو تدبیری کرنے سے یا جس چیز کا استعمال متصل غذا کے ہو ضعف دماغ کی وجہ
سے بسرعت مستی کا پیدا ہونا اسکا علاج مثل علاج نزلہ کہنہ کے ہو ان لطوخات سے جو باب نزلہ مین مذکور ہین۔ اور ایسا شخص اگر شراب پیے اُسی
قسم کی تھوڑی سی پیے جو دیر مین مستی پیدا کرتی ہو اور چاہیے کہ آب کرنب سفید ایک حصہ اور آب رمان ترش ایک حصہ اور سرکہ نصف حصہ ملا کر جوش دین
اور بقدر ایک اوقیہ کے قبل شراب کے پیے۔ ایضاً نمک سداب زیرہ سیاہ سے گولی بنا کر خشک کر کے رکھے اور ایک گولی کے بعد دوسری گولی کھاے
ایضاً تخم کرنب زیرہ بادام تلخ مقشر فودنج افسنتین ملح نفطی نانخواہ سداب یا بس اسمین سے دو درم ہمراہ آب سرد کے نہار منھ وہ شخص پیے جسکو خوف حرارت
کے ضرر کا نہو۔ چاشت کے وقت بہو علی آدی پانی اور سرکہ تین مرتبہ متواتر پیے یا دہی کا تو ڑ خواہ ترش دہی پیے اور کافور سونگھے اور سر پر اپنے سرد چیزین
جو رادع ہون جیسے روغن گل و سرکہ لگاے۔ علاج شراب خوار کا امراض جزئی مین ہم ذکر کرینگے۔ جسکا ارادہ ہو کہ بسرعت بیہوش ہو جاے اور کچھ
ضرر نہ پہونچے شراب مین اشنہ اور عود ہندی بھگو کر پیے۔ اور جسکا ارادہ ہو کہ بنظر کسی احتیاج کے سکر شدید بغرض علاج کسی عضو کے جسمین درد
زیادہ ہوتا ہو پیدا کرے چاہیے کہ شراب مین شیلم یعنی مخمنا داخل کرے یا شاہترہ اور افیون اور اجوائن ہموزن نصف نصف درم لیکر اور جوز بوا
اور سک اور عود خام ایک ایک قیراط شراب مین ڈالکر بقدر حاجت پیے یا بیخ اسود یعنی بھنگ سیاہ اور پوست بیروج پانی مین ڈال کر

HAKEEM SHOUKAT ALI

جوش دے اور سرکہ اگر شراب مین ملائے ۔ **فصل نوین خواب و بیداری کے بیان مین** سبب نوم طبعی اور سبات اور ان دونون کی ضد یعنی
یقظہ اور ارق کا اور جو کچھ ہر ایک کے پیدا کرنے مین درکار ہی یا ہر ایک کے رفع کرنے مین بروقت ایذا پہونچنے کے ضرور ہوتا ہی کسیقدر اوپر اپنے
مقام مین مذکور ہوچکا ہی ۔ اور یہ بھی بیان ہوچکا کہ ہر ایک انمین سے کس چیز پر دلالت کرتا ہی اور باقیماندہ ان چیزون کے حالات امراض جزوی
مین بیان ہونگے ۔ اس مقام پر جسقدر مناسب ہی وہ اسیقدر ہی کہ نوم معتدل سے قوت طبعی کو اپنے افعال مین قدرت بڑھتی ہی اور قوت نفسانی کو
راحت ہوجاتی ہی اور جوہر روح مین کثرت ہوتی ہی تا اینکہ اکثر بوجہ سستی اعضا پیدا کرنے نوم کے تحلل روح مین ایک مانع پیدا ہوتا ہی جو روح کیون نہو ۔
اسی فائدہ نیند کے جہت سے ہر ایک قسم کا ہضم جو اوپر مذکور ہوچکا ہی اچھی طرح ہوجاتا ہی اور ہر ایک قسم کے تحلل کا ضعف برطرف کیا جاتا ہی خواہ ضعف
بجہت ماندگی کے ہو یا بسبب جماع اور غضب کے ہو ۔ نوم معتدل بروقت اعتدال خلاط کے مقدار اور کیفیت مین رطوبت اور حرارت پیدا کرتی ہے
اور مشائخ کے واسطے بہت نافع ہی اسواسطے کہ انکی رطوبت کو محفوظ رکھتی ہی اور پھیلاتی ہی اسیواسطے جالینوس نے ذکر کیا ہی کہ وہ شب کو قبل سونے
کے تھوڑا سا کاہو خوشبو کرکے کھالیتا ہی ۔ کاہو کا استعمال واسطے نیند پیدا کرنے کے اور خوشبو کرنا اُسکا اس فائدہ کے واسطے کہ اُسکی تبرید کا تدارک
کرے ۔ کہتا ہی کہ مین آجتک سونے پر حریص ہوں نیز باوجودیکہ اب مین بڈھا ہوچکا پھر بھی سونا مجکو مفید ہی اور جو ترتیب بذریعہ نوم کے بیان ہوتی ہی وہ مجکو
نافع ہی ۔ یہ بہت اچھی تدبیر ہی اس شخص کے واسطے جسے نیند نہ آتی ہو اور اگر سونے سے پیشتر حمام کرلے بعد ازان کہ ہضم کامل اس غذا کا ہوچکے جو اُسنے
کھائی ہی اور بہت سا گرم پانی سر پر ڈالے یہ بھی واسطے نیند پیدا کرنے کے اچھا مددگار ہی ۔ جو تدبیر بہ نسبت اسکے قوی ہی اسے ہم معالجات مین ذکر کرینگے
صحیح آدمیون پر واجب ہی کہ امر نوم کی بخوبی رعایت کرین اور چاہیے کہ باعتدال و روقت مناسب مین سوئین اور سونے مین افراط نکرین ۔ بیداری
کے ضرر سے اپنے دماغ اور تمامی قوے کو بچائین ۔ اگر کسی آدمی کو بیداری کی تکلیف دیجاتی ہی اور نیند اُس سے دور کیجاتی ہی جس وقت
خوف غشی اور سقوط قوت کا ہوتا ہی ۔ افضل نوم وہی ہی جو گہری ہو ۔ ایضاً افضل وہ نیند ہی جو بعد انحدار طعام کے بطن اعلی سے یعنے
معدے سے پیدا ہو اور بعد ٹھہر جانے ان اعراض کے جو تابع ہضم اول کے ہین نفخ اور قراقر سے اسلیے کہ سونا اس حالت مین بچند وجود
مضر ہی نہ خوشنودی مزاج کی پیدا ہوتی ہی اور نہ متصل نیند آتی ہی اور نہ تملل یعنی نیند کی آمد کی بیچینی اور نہ تقلب یعنی نیند کا غلبہ ایسے
وقت کے سونے سے برطرف ہوتا ہی باوجودیکہ ایسے وقت کا سونا مضر ہی ایذا بھی دیتا ہی اسیواسطے واجب ہی کہ تھوڑی مشی کرے اگر انحدار
غذا مین دیر ہو بعد اُسکے سوئے ۔ حالت گرسنگی مین سُونا بُرا ہی قوت کو ساقط کرتا ہی امتلا مین بھی قبل انحدار کے بطن اعلی سے برا ہی اس لیے کہ
ایسے وقت گہری نیند پیدا نہین ہوتی بلکہ ایسے وقت نیند کے ہمراہ تململ بھی ہوتا ہی اسواسطے کہ طبیعت جیسی نیند پیدا کرنے مین مشغول
ہوتی ہی اُسی طرح ہضم غذا مین مصروف ہو کر دونون فعل مین طبیعت کے معارضہ پیدا ہو کر ایسی بیماری جو بیچینی اور حیرت پیدا کرے عارض
ہوتی ہی اسوجہ سے طبیعت کند ہوجاتی ہی بس ہضم مین فساد پیدا ہوتا ہی ۔ دن کو سونا بہت بُرا ہی اکثر امراض رطوبت اور نزلات پیدا
کرتا ہی رنگ فاسد کرتا ہی طحال کے امراض پیدا ہوتے ہین پٹھے ڈھیلے ہوجاتے ہین کسل عارض ہوتا ہی اشتہا مین ضعف پیدا ہوتا ہے ۔
اورام اور اکثر تپین پیدا ہوتی ہین منجملہ آفت نوم کے جلدی اُسکا برطرف ہوجانا اور کند ہونا طبیعت کا بوجہ مصروف ہونے کسی دوسرے فعل کے ۔
فضائل نوم شب سے ایک یہ بھی بات ہی کہ رات سے صبح تک مستمر رہے اور گہری ہو ۔ علاوہ یہ ہی کہ جس شخص کو دن کے سونے کی عادت ہو اُسپر ضرور
نہین ہی کہ دفعۃً بلاتدریج اس عادت کو ترک کرے ۔ افضل ہیئت سونے کی یہ ہی کہ پہلے داہنی کروٹ لیٹین اُسکے بعد بائین کروٹ پھر جائین اور
یہ ہیئت باتفاق قواعد طب اور احکام شرع کے افضل ہی اور جسوقت پیٹ کے بل لیٹ کر سونا شروع کرے یہ ہیئت ہضم پر بخوبی اعانت

گرتی ہو کر بوجہ ثقل کے حار غریزی اندر مختنق ہوتا ہے اور بند ہو جاتا ہے پس حرارت غریزی مین کثرت پیدا ہوتی ہے۔ چت لیٹ کر سونا بہت برا ہے کہ اکثر امراض ردی مثل سکتہ اور فالج اور کابوس وغیرہ آمادہ عروض کرتا ہے اسلیے کہ بصورت فضول کو مائل بطرف پشت کے گرتی ہے پس جو مجاری فضول آگے کی جانب مین ہین بند ہو جاتے ہین جیسے منخرین اور حنک وغیرہ چت لیٹکر سونا ضعیف بیمارون کی عادت ہو جاتی ہے اسلیے کہ ان کے فضول کے نکلنے مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور اعضا بھی انکے ضعیف ہوتے ہین بوجہ اس ضعف کے داہنی یا بائین کروٹ پر لیٹنے کا انہین تحمل نہین ہوتا بلکہ بہت جلد چت لیٹ جاتے ہین پیٹھ پر زور دیکر اسواسطے کہ پیٹھ مین بہ نسبت پہلو کے قوت زیادہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر منہ کھولکر سوتے ہین کہ جس عضل کے ذریعہ سے فک اعلیٰ اور فک اسفل کو جمع کرتے ہین اُسمین ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اور اس حکم خاص کا بیان امراض جزوی مین بخوبی کیا جاویگا۔ **فصل دسوین اُس چیز کا بیان جسکا تھوڑا سا ذکر یہان کر کے تفصیل اُس کی دوسرے مقام پر کرنی چاہیے** بموجب عادت اطبا کے اس مقام پر امر جماع کا بھی ذکر کیا جاتا ہے اور اُسکا معتدل طور پر کرنا اور اُسکے مضر کا تدارک بھی بیان ہوتا ہے۔ ہم اس بیان کو باب معالجات جزوی پر حوالہ کرتے ہین ایضاً اور اطبا اس مقام پر کیفیت ادویہ مسہلہ کی اور اُن کے ضرر کا تدارک بیان کرتے ہین۔ اور ہم اس بات کو بھی کچھ بحث معالجات مین ذکر کرینگے اور کسیقدر رب ادویہ مسہلہ مین کلام کرینگے لکھین گے لیکن اتنا اس مقام پر ضرور کہتے ہین کہ حافظ صحت پر واجب ہے کہ ہمیشہ استفراغ بذریعۂ اسہال و ادرار اور تعریق اور نفث کے کرتا رہے۔ اور عورتون پر واجب ہے کہ اپنے خون حیض کے اجرا کی تدبیر کرتی رہین جس تدبیر کی توضیح ہم آگے بیان کرینگے اور اپنے مقام پر وہ پہچانی جائیگی **فصل گیارھوین ضعیف اعضا کی تقویت اور اُنکا فربہ کرنا اور اُنکے حجم کے بڑھانے کا بیان** جو اعضا ضعیف ہون اور چھوٹے ہون اُنکی تقویت بھی کی جاتی ہے اور اُنکے بڑھنے کی تدبیر کی جاتی ہے۔ جو لوگ سن نمو اور نشو سے تجاوز کر گئے ہین اور جو لوگ انتہائے ضعف کو پہونچے ہین اُنکے واسطے مالش بدن کی بوجہ اعتدال اور ریاضت دائمی جو ہر عضو کے واسطے مخصوص ہو مناسب ہے اسکے بعد زفت کا طلا کرنا چاہیے اور سانس کا روکنا بھی اسی تدبیر مین داخل ہے خصوصاً اگر عضو متصل سینہ کے ہو یا رہ کے مثال اُسکی یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص کی دونون پنڈلیان پتلی ہون ہم اُسکو حکم کرتے ہین کہ تھوڑا سا دوڑے اور دلک معتدل کرے اور طلا زفت کا اس حالت مین کرے۔ پھر دوسرے دن مثل پہلے دن کے کرے اور ریاضت مین زیادتی کرے اور تیسرے دن دلک بدستور اور ریاضت مین زیادتی کرے مگر یہ کہ کسی دلیل سے رگونکا وسیع ہو جانا اور ان مین مواد کا اُترنا ظاہر ہو پس جس عضو مین گمان حدوث ورم کا ہو اُسکے مخالف تدبیر کی جائے اور جو آفت امتلا کی اُس عضو خاص کو پہونچنے والی ہو اُسکے مخالف تدبیر کرنی چاہیے جیسے اس مقام پر اگر خوف دوالی اور داء الفیل کا ہو جب ان مین سے کسی کے آثار ظاہر ہون جو ریاضت پہلے کی جاتی ہو اُسمین اور دلک مین کمی کرین بلکہ اُسے ٹھہرا کر اور لٹا کر پاؤن اونچے کر کے عضو مخصوص کی مالش کرینگے مثلاً جو ساق دبلی ہو اُسکے پاؤن کو ملین گے اور برعکس مالش اول کے کرینگے یعنے انگلیون سے شروع کرینگے اور بیچ ران تک ملتے آئین گے اور اگر تدبیر ایسی عضو کیواسطے درکار ہو جو قریب اعضائے تنفس کے ہو اور مثلاً وہ سینہ ہو چاہیے کہ اُسکے نیچے ایک نمالچہ رکھین جسکی کشش متوسط ہو اور عرض اُسکا معتدل ہو بعد اُسکے حکم کرینگے کہ وہ دونون ہاتھون کی ریاضات کا استعمال کرے اور سانس کو تنگ کرے اور بہت اچھی طرح سے روکے اور چیخے اور بڑی آواز لگائے اور مالش نرمی کرے اتنی تدبیر یہان بیان ہوئی آئندہ کتاب زینت مین اسکی پوری تفصیل بیان ہوگی جو لوگ سن مین اکثر انکو بوجہ برودت اور یبوست کے یہ ضعف عارض ہوتا ہے اسکی تدبیر وہی ہے جو دق شیخوخت کی تدبیر ہے اور اُسکی تدبیر کا اشارہ کتاب الزینت مین کیا جائیگا۔ **فصل بارھوین اُس ماندگی کے بیان مین جو ریاضت کے بعد عارض ہوتی ہے** ماندگی کی تین قسمین ہین

اور چوتھی قسم اسپر بڑھائی جاتی ہے - اور ماندگی کے پیدا ہونے کی دو صورتین ہین - تین قسمین پہلی ماندگی کی یہ ہین - قرحی - تمددی - ورمی - اور چوتھی جو اُسپر بڑھائی جاتی ہے اُسکا نام قشفی یعنی قصفی اعیاے قروحی اُس ماندگی کو کہتے ہین جو ظاہر جلد مین محسوس ہو مشابہ اُسکے کہ قرح کو کسیکے چوس لیا ہو یا جلد کے اندر محسوس ہو اور اُسکے غار کے مُنھ اندر کی طرف ہون اور کبھی چھونے سے بھی محسوس ہوتے ہین اور صاحب اس ماندگی کا بروقت حرکت کے اسکا احساس کرتا ہے اور کبھی اس طرح محسوس ہوتی ہے جیسے کانٹے چبھتے ہین - اور یہ لوگ حرکات کو ناپسند کرتے ہین تا اینکہ انگڑائی بھی انکو ناگوار ہوتی ہے اور اگر انگڑائی لیتے ہین تو بہت ضعیف جسوقت اس ماندگی مین شدت ہوتی ہے بدن مین پھریری سی پیدا ہوتی ہے اگر اس سے بھی زیادہ ماندگی پیدا ہو لرزہ آجاتا ہے اور تپ پیدا ہوتی ہے سبب اس ماندگی کا کثرت ایسے فضول کی ہے جو رقیق اور گرم ہون یا پگھلنا گوشت اور چربی کا بجہت شدت حرکت کے - خلاصہ یہ ہے کہ ایسے اخلاط ردی اس ماندگی کے سبب ہوتے ہین - کہ اگر رگون مین وہ اخلاط منتشر ہوے اچھے خون کو انکی آفت خراب کرتی ہے پھر چونکہ بوجہ ریاضت کے یہ اخلاط تنہا بطرف جلد کے نکل آتے ہین انکی اذیت بھی جلد تک آجاتی ہے - اکثر اذیت انکی یہی ہے کہ اس قسم کی ماندگی پیدا کرین پھر اگر تھوڑی سی حرکت انمین پیدا ہو قشعریرہ پیدا کرینگے اگر اس سے زیادہ حرکت کرین لرزہ پیدا ہوگا - کبھی ان اخلاط مین سے تیز خلط بطرف جلد کے دفع ہو جاتی ہے اور خام رگون مین باقی رہجاتی ہے اور کبھی خام گوشت مین بھی باقی رہتی ہے اعیاے تمددی مین صاحب ماندگی کو ایسا محسوس ہوتا ہے گویا بدن اسکا پاش پاش ہو گیا ہے انکا انگڑائی تک بھی انکو ناگوار ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ ماندگی بوجہ تعب کے ہو اور بجہت ان فضول کے جو عضل مین مجنس ہین پیدا ہو لیکن یہ فضول بہت ردی نہین ہوتے انکا جوہر اچھا ہوتا ہے اور انمین لذع نہین ہوتی - اور یہ قسم کبھی ماندگی کی بجہت ریاح کے پیدا ہوتی ہے ان دونون قسم کی ماندگی مین فرق بنظر خفت اور ثقل کے کیا جاتا ہے اکثر یہ ماندگی کچی نیند سے بھی پیدا ہوتی ہے اور اگر بعد پوری نیند کے یہ ماندگی پیدا ہو اُس شخص کے بدن مین اور قسم کا اختلاف ہوگا اور وہ ماندگی بدترین اقسام ہے اور اُسکا مادہ باریک ہڈیون مین جو متصل عضل کے ہین بشکل مستقیم اکٹھا ہوتا ہے اعیاے ورمی اس طرح پر پیدا ہوتی ہے کہ بدن مین گرمی عادت سے زیادہ پیدا ہو سبب اسکا یہ ہے کہ حجم مین بدن کے نفخ اور ورم مین تغیر پیدا ہو اور چھونے اور حرکت سے اذیت پہونچے اور اس اعیا کے ساتھ تمدد بھی محسوس ہوتا ہے اعیاے قصفی اُس حالت کو کہتے ہین کہ آدمی اپنے بدن کو ایسا پاے کہ اُسکی خشکی بڑھ گئی ہے یہ ماندگی یا بجہت افراط ریاضت کے (بشرطیکہ کیموس جید ہو اور ریاضت استردادی یا خشونت بعد ریاضت اول کے کرے) پیدا ہوتی ہے - اور کبھی بجہت خشکی ہوا کے یا کم کرنے غذا اور سوزہ رکھنے کے پیدا ہوتی ہے - اور دو چیزین سبب حدوث ماندگی کی ہین انکی دلیل یہ ہے کہ ماندگی یا بجہت ریاضت کے پیدا ہو اور وہ ماندگی اسلم اور بہتر ہے اسکے علاج کا ایک طریقہ خاص ہے - یا ماندگی خود بخود پیدا ہو اور کیسی مرض کا مقدمہ ہے اسکے علاج کا بھی طریقہ جداگانہ ہے کبھی اسباب ماندگی کے مرکب بھی ہو جاتے ہین بجسب ترکیب مواد کے - یا بالذات ترکیب ہوتی ہے یا بوجہ ریاضت کے مفرد اقسام ماندگی کی تدبیر جسوقت پہچان لیجاے پھر مرکب اقسام کی شناخت اس قاعدے پر جو ہم آگے بیان کرتے ہین ہو سکتی ہے - اور وہ تدبیر یہ ہے کہ زیادہ صرف توجہ سب سے پہلے اُس طرف کرنا چاہیے جسکا اہتمام زیادہ ہو باوجودیکہ تدبیر اسکی کمتر ہے اہم اس مقام پر تدبیر بغرض ممین باتون کے ہوتی ہے یا بوجہ قوت کے یا بجہت شرافت عضو ماؤف کے یا سبب جو ہمراہ ہے جسوقت کسی ایک شخص مین انمین سے دو باتین مجتمع ہون یا نہین بس معلوم ہے مگر یہ کہ ایک قسم دوسرے شخص مین دو قسمون سے زیادہ قوی ہو بہ نسبت پہلے شخص کے بس یہ دوسرا بجاے پہلے کے قرار دیا جائیگا جسمین دو سبب تھے اور اسکا ایک سبب بمنزلہ دو سبب کے قرار دیا جائیگا مثال اسکی اعیاے ورمی قوی بھی ہو اور اشرف بھی مگر جو ہمراہ اعیاے قروحی کا اگر زیادہ تر بعید اعتدال سے ہو اور بہت مخالف مجراے طبعی کے برابری کریگا دونون سبب اعیاے

ورمی کے شرف اور قوت مین پس اسکی تدبیر اعضاے ورمی پر مقدم کی جائیگی۔ اور اگر جوہر مادہ اعضاے قروحی کا زیادہ تر بعید اعتدال سے ہو تو تدبیر
اعضاے ورمی کی اعضاے قروحی پر مقدم کیجائیگی **فصل تیرھوین** بیان مین تمطی اور تثاؤب کے تمطی انگڑائی کو کہتے ہین اسکی پیدایش اُس
فضلہ سے ہوتی ہے جو عضل مین جمع ہوجاے اسواسطے اکثر انگڑائی بعد نیند کے پیدا ہوتی ہے اور اگر یہ فضول زیادہ جمع ہون قشعریرہ یا لرزہ
پیدا ہوتا ہے اگر اس سے زیادہ کثرت ہو تپ عارض ہوتی ہے۔ تثاؤب جمائی کو کہتے ہین یہ بھی ایک قسم کی انگڑائی ہے۔ ایک ایسا سبب عارضی پیدا
ہوتا ہے جسکی جہت سے جبڑے اور ہونٹون کے عضل مین انگڑائی پیدا ہوتی ہے اسکو جمائی کہتے ہین۔ صحیح آدمی کو اگر ابتداء ہوقت جمائی ہو
بہت بڑا ہے اور بہتر ہے کہ جمائی بروقت ہضم آخر کے آئے اور اُس سے دفع فضلہ مذکور کا ہوجاے۔ کبھی جمائی اور انگڑائی بوجہ برودت کے اور انکا [illegible]
کی تخلل مین اور جاگ اُٹھنے نیند سے قبل پوری ہونے نیند کے پیدا ہوتی ہے۔ اور جمائی او انگڑائی سے جو دفع فضول کا ہوتا ہے وہ دفع عاجز ہے
یعنے مادہ بخوبی دفع نہین ہوتا ہے۔ اگر شراب مین نصف حصہ پانی ملاکر استعمال کرین جمائی اور انگڑائی کے واسطے بہت اچھا ہے بشرطیکہ کوئی اور دفع نہو
فصل چودھوین علاج مین ریاضت کی ماندگی کے متوجہ ہونا علاج اعضا مین ذریعہ امان ہے بہت سے امراض کا از قسم
حمیات کے۔ لیکن اعضاے قروحی کا تدارک اس طرح واجب ہے کہ اگر اس ماندگی کے آثار ظاہر ہون۔ ریاضت مین کمی کی جاے بشرطیکہ یہی
ریاضت سبب ماندگی کا ہو اور اگر اسکے ساتھ کچھ اخلاط بھی بطرف جلد کے خارج ہوئے ہون یا تخمہ فی الحال پیدا ہوا ہو ان دونون کے
ضرر کا تدارک بذریعہ گرسنگی اور استفراغ کے اور تحلیل کردینے اُس مادے کے جو بطرف جلد آگیا ہے مالش کرنے سے جسمین نرمی بسبب
استعمال کرنے ایسے روغن کے جسمین قبض نہو اکرنی چاہیے۔ اور اس تدبیر اور اس مالش کے بعد دوسرے دن ریاضت استرداد کا بھی
استعمال کرنا چاہیے اور پہلے دن استعمال اُسی کیفیت کی غذا کا چاہیے جسپر عادت جاری ہو لیکن مقدار اُسکی کم کرنی چاہیے دوسرے دن
مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور اگر بدن مادہ سے پاک ہون اور خلط خام گرشت مین حاجت ماندگی کی باقی ہو مالش سے کبھی اسکا تشنج ہوجاتا ہے خصوصًا
جسوقت قوت دواؤن گرم کی گرشت تک نفوذ کرے اور دہن الغرب یعنے روغن سفیدار اسباب مین بہت نافع ہے اور روغن شبت اور بابونہ وغیرہ اور جوشاندہ
بیج چقندر روغن مین ڈالکر دوسرے برتن مین تیار کرین اور روغن بیج خطمی اور بیج کرپلا اور بیج قاشرا یعنے ہزارچشان اور روغن اشنہ بہتر ہے۔
اسی طرح سے جس روغن مین اشنہ داخل کیا جاے وہ مفید ہے۔ اعضاے تمددی کے معالجہ سے غرض ڈھیلا کرنا ہے پٹھے کا بذریعہ مالش نرم کے ایسے
روغن نرم سے جو آفتاب مین گرم کیا گیا ہو ہوتی ہے اور نہانا نیمگرم پانی سے اور اسمین دیر تک ٹھہرنا بھی اس مراد کو پورا کرتا ہے جیسے کہ اگر
ایک دن مین دو تین مرتبہ آبزن کیا جاے جائز ہے اور دوبارہ نہانے کے بعد تیل لگانا چاہیے۔ اور اگر بسبب عرق کے پونچھنے کے کہ اسکے ساتھ تیل بھی
پونچھ جاتا ہے حاجت دوبارہ تیل لگانے کی ہو لگانا چاہیے اور غذاے مرطب قابل المقدار کھلائی جاے اسلیے کہ اعضاے تمددی مین تقلیل غذا کی
حاجت بہ نسبت اعضاے قروحی کے زیادہ ہے اس ماندگی کو فقط ریاضت اور ماندگی کا رفع ہونا دور کرتا ہے اگر اسکا عروض بذاتہ بوجہ فضول کے ہو
بدون استفراغ کے چارہ نہوگا اور اگر بحث ایسے ریاح کے پیدا ہو جس سے تمدد حاصل ہوتا ہے زیرہ اور شاہ زیرہ اور انیسون دفع ہو جائیگی۔ اعضاے
ورمی کا علاج تین فائدون کے واسطے کیا جاتا ہے جبکہ عضو مین تمدد ہوا ہو وہ ڈھیلا ہوجاے اور جبکہ مقام پر گرمی پیدا ہوئی ہو اُسکی تبرید او
جو فضلہ جمع ہوا ہے اسکا استفراغ ہو۔ اور یہ تدبیر بہت سے روغن نیمگرم اور نرم مالش سے پوری ہوتی ہے اور دیر تک ٹھہرنا اُس پانی مین جو اول سخونت
ہو اور بعد ان تدابیر کے راحت دینا ہے یہی باتین اس ماندگی کے علاج مین درکار ہین۔ اعضاے قشفی کے علاج مین جو تدبیر حفظ صحت صحیح
آدمیون کے واسطے کی جاتی ہے اس مین کچھ تغیر نہین ہوتا لیکن جس پانی سے نہاتے ہین اُسمین گرمی زیادہ درکار ہے اسلیے کہ آب گرم جسکی گرمی

زیادہ ہو اسمیں تکثیف جلد کی بھی زیادہ ہوتی ہے اور با اینہمہ آب گرم میں کچھ مضرت نہیں ہے مثل آب سرد کے اسلیئے کہ آب سرد بھی اگرچہ تکثیف جلد کی کرتا ہے مگر اُسمیں خوف نفوذ برودت کا بھی اندر اُس بدن کے ہوتا ہے جو ضعیف اور ناتوان ہو رہا ہے۔ اور کبھی بسبب نحافت بدن کا جلد کا متخلخل اور ڈھیلا ہونا ہوتا ہے بلکہ اکثر سبب نحافت کا یہی ہوتا ہے پس اُسوقت نفوذ برودت آب سرد کا خوف یقینی ہوگا بعد اس تدبیر کے دوسرے دن استعمال ریاضت استرداد کا بنرمی کرنا چاہیے اور حمام کا استعمال مثل پہلے دن کے بدستور ہے اسکے بعد اجازت دیجائے کہ سرد پانی میں دفعۃً بیٹھ جائے تاکہ اُسکی جلد میں تکثیف پیدا ہو اور تحلل کم ہو جائے اور رطوبت اُسکی بدن میں محفوظ رہے اور نرم کیا جائے بدن اُس چیز سے جو مقابلہ حرارت کا کرسکے بجا لیکہ اُسمیں تکثیف پیدا ہو چکی ہے اور یہ دونوں باتیں یعنے حرارت اور تکثیف مضرت برودت کے دفع کرنے پر معین ہوتی ہیں خصوصاً اگر سرد پانی میں اُتر کر فوراً باہر نکل آئے اور اُسمیں ٹھہرے نہیں اسلیئے کہ ٹھہرنے کے بعد پھر اسقدر تیجونی باقی نہیں رہتی اور غذا اُسکی دوپہر کے وقت کوئی چیز مرطوب تھوڑی سی تجویز کرنی چاہیئے لیکن ممکن ہے کہ بوقت شب مالش دوبارہ کی جائے اُسوقت مناسب ہے کہ غذا بھی رات کو دیجائے۔ اُس شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ اخراج فضول بطور خود کرے اور میٹھے تیل کی مالش آپ ہی کرے مگر پیٹ میں تیل نہ لگنے پائے مگر یہ کہ کسی طرح کا اثر ماندگی کا عضل بطن میں پایا جائے اُسوقت بنرمی و آسانی اُسمیں بھی تیل ملنا چاہیے۔ غذا میں اس شخص کے توسع کرنا چاہیے اور غذا بڑھانی چاہیے مگر یہ بھی خیال رہے کہ حرارت غذا میں زیادہ ہو۔ جو ماندگی بسبب حرارت کے پیدا ہوئی ہو پس ترک حرکت کا بروقت ابتداء ظہور اثر ماندگی کے اُسکے پیدا ہونے کو منع کرتا ہے۔ اُسکے بعد استعمال ریاضت استرداد کا کیا جاتا ہے تاکہ حرکت معتدل مواد کو بطرف جلد کے دفع کرے اور جلد کے مواد کو مالش تحلیل کرتی ہے وہ مالش جو درمیان سکوت حرکات ریاضت وغیرہ کے کی جاتی ہے یعنے جسوقت ریاضت کرتے کرتے ٹھہر جائیں اُسوقت مالش کرنی چاہیے۔ تجربہ اسکے حال کا استحمام سے کیا جاتا ہے اگر حمام سے لرزہ پیدا ہو تو پس یہ ماندگی اُس حد سے بڑھی ہوئی ہے کہ ایسی خفیف تدبیر سے رفع ہو جائے خصوصاً اگر استحمام سے تپ پیدا ہو اُسوقت نہلانا حمام میں درست نہیں ہے بلکہ استفراغ مادہ کا کرکے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر حمام میں نہانے سے لرزہ وغیرہ پیدا نہو البتہ ایسی تدبیر خفیف سے نفع ہوگا بشرطیکہ حرارت آب حمام کی معتدل ہو۔ اگر رگوں میں صاحب ماندگی کے اخلاط خام ہوں ابتدا میں ماندگی کی تدبیر کرنی چاہیے جیسے مناسب ہے بعد اسکے اخلاط خام کا نضج اور تلطیف اور اخراج کرنا چاہیے پھر اگر اخلاط زیادہ ہوں حکم سکون ترک ریاضت کا دینا چاہیے اسلیئے کہ سکون زیادہ تر ہضم کرتا ہے اور فصد کو ترک کرنا چاہیے اسلیئے کہ فصد سے اکثر اچھا خون نکلجاتا ہے اور خام باقی رہتا ہے اور مسہل کا بھی استعمال قبل اصلاح کے نکرنا چاہیے اسلیئے کہ اس سے فنائے مادہ ہوتا ہے اور نہ کچھ اذیت ہوتی ہے البتہ ادرار کا مضائقہ نہیں ہے۔ اور زیادہ گرم چیز بھی نہ دینی چاہیے کہ خلط کو تمام بدن میں منتشر کردے۔ اور چاہیے کہ استعمال گرم چیز کا ایسے شخص کے واسطے بنرمی اور بہ آسانی ہو اور واجب ہے کہ اُسکی غذا میں فلفل اور کبر اور زنجبیل اور سرکہ جسمیں کبر پڑا ہو اور سرکہ جسمیں لہسن داخل ہو اور سرکہ جسمیں اونٹ کٹارا شریک ہو اور جرم ان دواؤں کے بھی استعمال کیے جائیں اور وہ جوارشیں جو مشہور ہیں بقدر مناسب اور بعد ظہور نضج اور ظہور رسوب کے بول میں اور نضج پانے خلط غالب کے استعمال شراب کا کرنا چاہیے۔ اور ادرار مناسب ہے اور چاہیے کہ شراب لطیف اور رقیق ہو اور قے کا استعمال نکرنا چاہیے۔

فصل پندرھوین چند احوال کے بیان میں جو بعد ریاضت وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین

اکثر بعد ریاضت وغیرہ کے تکاثف اور تخلخل اور ترطیب زائد اور یبس مفرط پیدا ہوتا ہے۔ ہمکو مناسب ہے کہ پہلے ان احوال کو بیان کرکے اُسکے بعد اُس ماندگی کی تدبیر ذکر کریں جو خود بخود پیدا ہوتی ہے منجملہ اُن احوال کے کبھی تخلخل بدن کو عارض ہوتا ہے اور بیشتر اُسکا عارض ہونا اُسوقت ہوتا ہے جب تھوڑی سی مالش سختی کے ساتھ بذریعہ روغن قابض کے کریں منجملہ ان احوال کے تکاثف ہے کہ بوجہ برودت یا استعمال شئے

تا بعض کے یا بجہت کثرت فضول و زائکی غلاظت اور لزوجت کے ذکر اس وجہ سے احتباس فضول کا مسام جلد مین ہو جاتا ہے عارض ہوتا ہے لیکن بسبب ہی ریاضت کے جو اخلاط اندر سے باہر کھینچ لائے بدون اس بات کے کہ پہلے سے کچھ اور اسباب تکاثف کے موجود ہون یہی تکاثف عارض ہوتا ہی کبھی بسبب تکاثف کا کوئی شئی غباری ہوتی ہی جو بدن پر جم جاے - یا مالش قوی اور سخت موجب تکاثف ہوتی ہی جو تکاثف بوجہ برودت اور قبض کے پیدا ہو اسکی شناخت یہ ہی کہ رنگ جلد کا سفید ہوتا ہی اور گرمی دیر مین قبول کرتا ہی اور پسینہ بھی دیر مین نکلتا ہی اور رنگ مائل بسرخی دیر مین ہوتا ہی - بروقت ریاضت کے یہ لوگ اگر گرم حمام مین نہائین اور جو فرش حمام مین ایسے مقام پر بچھے ہوئے ہین جنکی حرارت معتدل ہی انپر اس قدر لوٹین کہ پسینہ آجائے اور لطیف گرم روغن کی مالش کرین انکے حق مین بہت بہتر ہی جو لوگ تکاثف مین بوجہ ریاضت کے پڑے ہون انکی علامت نہونا اس علامت کا ہی جو تکاثف برودت کی مذکور ہوئی اور جلد کا میلا ہونا علامت خاص ہی - علاج اس تکاثف کا نکال دینا اس مادہ کا ہی اگر فضلہ موجود ہو بعد اسکے استعمال اس چیز کا جو تحلیل کرے حمام ہو یا تیل کی مالش کیونکہ جن لوگون کے بدن مین تکاثف بجہت گرد و غبار کے پیدا ہو یا بوجہ قوت مالش کے انکو حاجت حمام کی زیادہ ہی بہ نسبت تیل کی مالش کے اور چاہیے کہ مالش نرم قبل حمام یا بعد حمام کے کرین کبھی بعد افراط ریاضت کے بجہت قلت مالش کے ضعف اور تخلخل پیدا ہوتا ہی اور کبھی بوجہ جماع مفرط کے اور بسبب متواتر حمام کرنیکے بھی تخلخل عارض ہوتا ہی - ایسے لوگون کا علاج ریاضت استردادیہ اور خشک مالش جسمین سختی ہو کرنا چاہیے اور روغن قابض کا بھی استعمال ہو سکتا ہی - غذائین ایسی کھلانی چاہیے جسمین ترطیب ہو اور مقدار کم ہو اور حرارت اور برودت مین معتدل ہون مگر اندکے مائل بحرارت ہون یہی تدبیر کرین اگر ضعف یا بیداری یا غم عارض ہو یا خشکی بجہت غضب کے پیدا ہو پھر اگر ان لوگونکو یہ عارضے عارض ہون ریاضت استردادیہ کیکسی قسم کی ریاضت نکرینگے کبھی بجہت زیادتی استحمام کے یا کثرت استعمال غذا اور شراب کے یا زیادہ آسودگی اور خوشحالی کھانے اور پینے مین حاصل ہونے سے انسان زیادتی رطوبت کا اپنے اعضا مین احساس کرتا ہی خصوصا اپنی زبان مین تا اینکہ زیادتی افعال اعضا کو ضرر پہونچاتی ہی پس اگر یہ زیادتی بجہت کسی سبب سابق کے پیدا ہوئی ہو اسکا علاج امراض جزوی کے ساتھ بیان ہوگا - اور اگر کسی ایسے سبب سے جسکو ابھی ہمنے شمار کیا ہی عارض ہو مثلاً شروبات مین زیادتی کرنا یا زیادہ آرام اور آسائش کرنا یا بافراط ایسے امور کا استعمال کرنا جیسے رطوبت پیدا ہو مثل حمام وغیرہ کے پس واجب ہی کہ یہ لوگ بہت اہتمام سے ریاضت قوی کرین اور مالش یا خشونت اور خشک بدون روغن کے یا تھوڑا سا روغن گرم بھی مالش مین استعمال کرین جو خشکی بافراط کوئی شخص اپنے بدن مین دریافت کرے وہ از قسم اعیائے قشفی کے ہی اور اسکا علاج بھی وہی ہی جو اعیائے قشفی کا ہے

فصل سولھوین بیان مین اُس ماندگی کے جو خود بخود پیدا ہوتی ہی اگر اعیائے قروحی خود بخود پیدا ہو شناخت اُسکے حال کی اسطرح پر کرنی چاہیے کہ جو خلط سبب اس ماندگی کا ہو اندر رگون کے ہی - یا باہر داخل عروق ہونے پر بدبو بول کی اور حالات سابق کی غذاؤن کی اور اُس شخص کی عادت کثرت تولد فضول کی رگون مین یا قلت فضول کی اور بسرعت نکلنا فضول کا بدن سے یا محتاج کرنا فضول کا خاص اُس شخص کو اپنے نکلنے مین بطرف علاج کے دلالت کرتا ہی - اسیطرح کیفیت مشروبات کی کہ صاف تھے یا مکدر تھے دخل عروق ہونے پر دلیل ہوتی ہی - اگر یہ دلائل پائے جائین پس اخلاط اندر رگون کے ہونگے ورنہ رگون کے باہر - اگر ماندگی بجہت اُن فضول کے پیدا ہو جو رگون کے باہر ہون اور اندر رگون کا پاک ہو فقط ریاضت استردادی کافی ہوگی - اور وہ تدبیر بھی کرنی چاہیے جو اس اعیائے قروحی کے بارہ مین مذکور ہو چکی ہی جو ریاضت سے پیدا ہوتی ہی - اور اگر ماندگی بجہت اجتماع فضول کے داخل عروق مین ہو اُسکی تدبیر ریاضت سے نکرنی چاہیے بلکہ اسکی تدبیر آرام دہی اور تنویم ہی اور انکو بھوکا رکھنا اور رات کو تیل لگانا اور نہلانا آب معتدل سے

بشرطیکہ متحمل حمام کا ہو بشروط مذکورۂ بالا اور غذا دینا اُنکا بہ قلت ایسی چیز سے جسکا کیموس جید بنے اور جنس حریرہ بھی ہو سکتا ہو مگر غذا مین کثرت لزوجت اور کثرت غذائیت نہونی چاہیے۔ یہ غذا ایسی ہونی چاہیے جیسے جو اور خندروس یعنی جوار اور گوشت پرند کا۔ اور پینے والی چیزین جیسے سکنجبین عسلی اور ماء العسل و شراب سفید اور رقیق۔ اس شخص کو یہ کیفیت شراب پینے سے مانع نہین ہو سکتی ہے اسلیے کہ منضج اور مدر ہے۔ جو ہو کہ ابتداے تدبیر ایسی شراب سے کیجائے جسمین اندکے ترشی یا صفرت یعنی زردی مثل برگ درخت خرما کے ہو بعد اسکے بتدریج ابیض رقیق تک نوبت پہونچے اگر یہ تدبیر کافی نہو اُس بدن مین کوئی خلط فاسد ضرور ہے پس خلط غالب کا استفراغ کرنا چاہیے پھر اگر خلط غالب خون ہو یا کوئی اور خلط ہو کہ اُسکے ساتھ خون ہو فصد کرنی چاہیے ورنہ مسہل دینا چاہیے یا فصد اور مسہل دونون کو جمع کرنا چاہیے جیسا حال قلت اور کثرت خون کا ہو مگر اسکا خیال ضرور ہے کہ فصد یا اسہال سے ضعف قوت نہونے پائے۔ جنس خلط پر استدلال کرنا بول اور عرق اور نیند سے اور نیند کی حالت اور بیداری کی حالت سے کیا جاتا ہے اگر با وجود تدبیر جید کے نیند آئے دلیل ردی ہے اگر اسکا خیال ہو کہ اچھا خون رگون مین کم ہے اور اخلاط خام غالب ہین پس راحت دیکر ایسی چیز کھلانی چاہیے جو تلطیف پیدا کرے بعد خیال اس بات کے کہ اُسمین زیادہ سخونت نہو بلکہ وہ چیز پلائین جسمین نفع ہو جیسے سکنجبین عسلی اگر احتیاج زیادہ قوی ملطفات کی ہو طعام مین یا آش جو مین جو اُسے پلائی جاے اُسمین تھوڑی سی فلفل سیاہ داخل کرین۔ اور اگر باضطرار حاجت معجون کمونی اور خلافلی کی بجہت خامی خلط کے بحسب مناسب قبل طعام یا بعد طعام کے یا بروقت سونیکے جائز ہے۔ اور مقدار شربت ایک چھوٹے چمچہ مین جتنی آئے۔ ان لوگونکے لائق معجون فودنجی نہین ہے اسلیے کہ اُسمین گرمی زیادہ ہے۔ پھر اگر ثابت ہو جاے کہ اخلاط خام اندر رگونکے نہین ہین بلکہ اعضاے اصلیہ مین ہین صلاح اُسکے بدن کی مالش ایسے روغن سے جو ارخا پیدا کرے کرنی چاہیے۔ اور پلانے مین ایسی دوائین گرم تجویز کرنی چاہئین جنکی گرمی جلد تک پہونچے اور زیادہ دیر تک سکون کرنا اسکے بعد حمام ایسے پانی سے جسکی حرارت معتدل ہو انکو بالالتزام کرانا چاہیے۔ اور معجون فودنجی بجوف انکو کھلانا چاہیے لیکن معجون کا استعمال قبل از طعام اور ریاضت کے واجب ہے۔ اگر بعد طعام کے کسی دواے ہاضم کی حاجت ہو دواے قوی جو بسبب قوت نفوذ کی رکھتی ہو جیسے فودنجی نہ دینی چاہیے بلکہ مثل معجون کمونی اور خلافلی کے مناسب ہے۔ اور ان دونون مین سے جسکا استعمال کرین مقدار مین تھوڑی ہونی چاہیے۔ اور معجون سفرجلی بھی جائز ہے اور اسکی مقدار خلافلی اور کمونی کی مقدار سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے مگر اسقدر تامل کر لینا چاہیے کہ بدن مین بشدت حرارت عارضی بروقت استعمال ان دواؤن کے ہو۔ ان لوگون کو طلا روغن بابونہ اور شبت اور مرزنجوش وغیرہ کا تنہا یا ہمراہ موم کے بھی نافع ہے یا ان روغنون کو رائتیج اور رازیانج سے مع بادہ گنے روغن زیت کے قوی کرنا چاہیے اگر یہ دریافت ہو جاے کہ اخلاط اندر اور باہر رگون کے دونون جگہ مین قصد اصلاح صورت تغیر یا آفت عظیم کرکے جس سے آفت صغیر برپا ہوا سے چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر ضرر دونون سے برابر ہو پہلے قصد اسبات کا تنہا کیا جاے کہ ادویۂ ہاضمہ مثل خلافلی کے استعمال کرین۔ اور اگر اس معجون پر فطراسالیون بھونکر انیسون زیادہ کرین تاکہ ادرار شدید ہو ممکن ہے۔ اور اگر اسمین تھوڑی سی معجون فودنجی ملائین بعد ازانکہ مقدار شربت معجون کمونی اور خلافلی کی کم کرین جائز ہے اور بتدریج ایسا کرنا چاہیے کہ آخر مین فقط فودنجی باقی رہجاے لیکن جسوقت اخلاط اندرونی عروق کا ہضم ہو کر اخراج ہو جاے اور فقط تدبیر ان اخلاط کی باقی رہے جو باہر رگون کے ہون معجون فودنجی اخلاط خارج عروق کے واسطے نافع ہے جیسا اوپر بیان ہوا۔ اور اندرونی رگون کے اخلاط کی نسبت مضر ہے۔ اور یہ لوگ جنمین دونون باتین جمع ہین اُنکے واسطے مناسب ہے کہ اجتناب کرین کل ایسی چیزون سے جو بشدت طرف خارج کے جذب اخلاط کرین یا بشدت اندر کی طرف اخلاط کو جذب کرین اسیواسطے انکے حق مین جلدی تدبیر

آور اسہال کی جائز نہیں ہیں جبتک کہ پہلے تلطیف اور تقطیع اور انضاج ہوئے انکے حق مین ریاضت کثیر بھی مناسب نہیں ہے۔ جسوقت ماندگی مین سکون پیدا ہوا اور رنگ بدنکا اچھا ہونے لگے اور بول مین نضج دریافت ہو بس بخوبی انکے بدن کی مالش کرنی چاہیے اور تھوڑی سی ریاضت کرانی چاہیے بعدہٗ اسکے تجربہ کرانا چاہیے اگر دلک اور ریاضت سے کسیقدر مرض عود کرے ترک کرنا چاہیے اور اگر نہ عود کرے انکا استمرار بحسب عادت رفتہ رفتہ کرنا چاہیے تا اینکہ نوبت استحمام اور تیل کی مالش اور دلک اور ریاضت واجبی کی پہونچے اور آخر کو روغن تری کا استعمال کرنا چاہیے۔ پھر اگر یہ لوگ دوبارہ ماندگی مین مبتلا ہو جائین اور اُسکے ساتھ قروح کا بھی احساس کرین تدبیر مذکورہ بالا کو دوبارہ کرنی چاہیے۔ اور اگر دوبارہ کی ماندگی مین احساس قروح کا نہو تدبیر بذریعہ دلک استرداد کے کرنی چاہیے اور اگر دلائل ظہور ماندگی اور احساس قروح مین اختلاف اور ترکیب ہو اور ماندگی قوی محسوس نہو اُسوقت مریض کو فقط راحت دینی چاہیے۔ اعیائے تمددی کا سبب اس مقام پر فقط امتلاء بدون ردارت خلط کے ہوتا ہی اُسکا علاج اُن ابدان مین جنکا مزاج ردی ہو فصد اور تدبیر لطیف سے کرنا مناسب ہو۔ اور جس بدن کا ہم ذکر رہے ہین اُسکی تدبیر بذریعہ تطول و تقطیع کے کرنی مناسب ہو بعد اسکے اعانت ایسے امور سے کیجاے جو مناسب ہو۔ اعیاء ورمی کا علاج یہ ہی کہ بہت جلد اس رگ کی فصد لین جو مناسب بہ نسبت اُس عضو کے ہو جسمین ماندگی زیادہ موجود ہو اور پہلے ظہور ماندگی کا جسمین ہوا ہو اور اگر ماندگی مین سب اعضا برابر ہون فصد اکحل یعنی ہفت اندام کی لیجائے۔ اور بیشتر حاجت ہوتی ہی کہ دوسرے دن بلکہ تیسرے دن فصد لیجائے۔ پس پہلے دن جسوقت ظہور ماندگی کا ہو فوراً فصد کرلی چاہیے اور تاخیر کرنی چاہیے تاکہ ماندگی تسکین اور تمام بدن مین ٹھہر نہ جائے اور دوسرے اور تیسرے دن شب کو فصد لیجاے۔ پہلے دن غذا آب جو یا حریرہ خندروس سادہ کا دینا چاہیے اگر تپ عارض نہو ورنہ فقط آب جو اور دوسرے دن روغن بادام ملاکر یا روغن معتدل جیسے روغن بادام شریک کرکے کھلائین۔ اور تیسرے دن وہ غذائین جسمین کا ہو اور کدو شریک ہو اور ملوکی اور حماض کا استعمال کرین اور مثل اسکے رحراضی کے بطور اسفیداج کے پکاکر کھلائین اور ان دنون مین تا امکان پانی پینے سے منع کرین لیکن اگر تیسرے دن انکو پیاس پر صبر نہوسکے اور نہ غذا اچھی ہضم ہو ماء العسل پلانا چاہیے یا شراب سفید رقیق یا پانی ملی ہوئی شراب دینی چاہیے۔ اور اس بات سے پرہیز کرنا چاہیے کہ بعد ان استفراغات کے دفعۃً انکو اتنی غذا دیجاے جو بقدر اُنکی حاجت کے ہو اسواسطے کہ اگر پوری غذا دینگے غیر منہضم کا جذب بطرف رگون کے ہو جائیگا تین وجہون سے پہلی وجہ یہ ہی کہ غذا جسوقت قلیل ہوتی ہی معدہ اُسکو گرفت کر لیتا ہی اور باہر نکلنے نہین دیتا اور قوت ماسکہ معدہ کی قوت جاذبہ کبد سے مقابلہ کرتی ہی اور جسوقت غذا زیادہ ہوتی ہی معدہ اُسکو نہین روکتا بلکہ بیشتر معدہ جذب کبد کی اپنی قوت دافعہ سے اعانت کرتا ہے اور یہی حال ہر ایک طرف مقدم غذا کا ہی نسبت اپنے مابعد کے دوسری وجہ یہ ہی کہ غذائے کثیر معدے مین بخوبی ہضم نہین ہوتی تیسری وجہ یہ ہی کہ بر تقدیر کثرت غذا کے رگون تک بھی زیادہ غذا پہونچتی ہی رگین بھی اُسکی ہضم سے عاجز ہوتی ہین

فصل سترھوین بیان تدبیر ان ابدان کا جنکے مزاج اچھے نہین ہین یہ بدن یا مخلی ہین یا از راہ خلقت کے ممنوہ ہین مخلی سے وہ بدن مراد ہین جنکے مزاج اصل خلقت مین اچھے ہین مگر فی الحال بوجہ خطاے تدبیر کے اُنکے مزاج مین بُرائی پیدا ہوئی ہی اور تدبیر مین اسقدر طول ہوا ہی کہ اب گویا بمنزلہ عادت کے ہوگئی ہی اور اُس بدن مین جاگزین ہوئی۔ اور ممنوہ اُس بدن کو کہتے ہین جسکا مزاج اصل خلقت مین نادرست ہو۔ بدن مخلی کی شناخت خطاے تدبیر کی کمیت اور کیفیت سے کی جاتی ہے تاکہ علاج اُنکا بالضد کیا جائے۔ اور کبھی حال صحت بدنکا بھی اُسپر دلیل ہوتا ہی۔ اور ممنوہ بدن مین فساد مزاج یا ابتداے خلقت سے ہو یا ابتداے اُس سن کے جس سن مین اب بدن ہی۔ ہم ابتداے بیان معالجہ ابدان ممنوہ کا ابدان شائع سے کرتے ہین **تعلیم تیسری** ۔

فن تیسرا اسمین چھ فصلین ہین **فصل پہلی بیان عام تدبیر مشائخ کا مجمل** تدبیران لوگون کی استعمال اس چیز کا ہے جس سے ترطیب اور تسخین ساتھ ہی حاصل ہو اور نیند کا بڑھانا بستر خواب پر زیادہ ٹھہرنا بنسبت جوانون کے۔ غذا مین انکے اہتمام کرنا اور اہتمام مشروبات مناسب حال تجویز کرنا ہمیشہ ادرار بول اور اخراج بلغم کا انکے معدہ سے براہ مثانہ اور امعاء کے کرانا۔ اور ہمیشہ انکی طبیعت کو نرم رکھنا چاہیے۔ مالش جو معتدل کمیت اور کیفیت مین ہو مع روغن کے بعد اسکے مشی کرنا یا سوار ہونا اگر مشی سے ضعف پیدا ہو انکو بہت مفید ہے۔ اور جو شخص ضعیف ہو اسکے بدن کی مالش دو بار بھی کرنا چاہیے۔ واجب ہے کہ عطر خوشبو خصوصا جسکے گرمی معتدل ہو بالتزام استعمال کرین۔ مالش تیل کی بعد نوم کے کرنے سے قوت حیوانی مین آگہی اور بیداری پیدا ہوتی ہے بعد اسکے استعمال سواری اور مشی کا کرنا چاہیے **فصل دوسری غذاے مشائخ کے بیان مین** غذا انکو متفرق اوقات مین تھوڑی تھوڑی دینی چاہیے اور دو یا تین مرتبہ بحسب ہضم قوت کے کھلانی چاہیے پس تیسرے گھنٹے مین انکے گھنٹون سے روٹی بہت اچھی قسم کی ہمراہ شہد کے کھائین اور ساتوین گھنٹے مین بعد حمام کے اس چیز کا استعمال کرے جو تلیین ہو جیسا ہم ذکر کرینگے اسکے بعد قریب شب کے ایسا طعام جسمین غذا اچھی تجویز کی جاے کھانی چاہیے۔ اگر شخص قوی ہو رات کو غذا مین کچھ زیادتی کرنی چاہیے جو غذا کہ اس سے تولید سودا یا بلغم کی ہو اسیطرح سے جو چیز تیز اور تلخ ہو مثل نانخورش اور توابل یعنی مصالحہ گرم کے ہو اس سے پرہیز کرنا چاہیے مگر بسبیل دوا کے۔ پھر اگر ان چیزون مین سے جو انکے لائق نہین ہے استعمال کرین چاہیے کہ قسم اول یعنے غذاے غلیظ مولد سودا مین سے کوئی شور ترکاری یا بیگن یا مقصود یعنے گوشت بریان اور شکار کیے ہوے جانورونکا گوشت یا وہ مچھلی جسکا گوشت سخت ہو اور تربوز اور کھیرے کا استعمال کرین۔ اور اگر دوسری قسم مین سے از روے خطا کے کوئی چیز استعمال کرین یعنے جو چیزین حاد اور حریف ہین انمین سے کوامخ یعنے نانخورش یا صحناۃ یعنے ماہیابہ جو ایک مرکب چیز ہے مچھلی اور سرکہ وغیرہ سے بنائی جاتی ہے یا ہین کہ یہی ایک نانخورش تیز اور نمکین ہے اسکا استعمال کرین چاہیے کہ اس خطا کا علاج بالضد کیا جاے بلکہ واجب ہے کہ استعمال ملطفات کا انکے واسطے تجویز کیا جاے جس وقت معلوم ہو کہ انکے بدن مین فضول پیدا ہوئے ہین پھر جس وقت تنقیہ ہو چکے مرطبات سے غذا دینی چاہیے اور بعد اس تغذیہ کے کبھی کبھی کوئی چیز ملطف ہمراہ غذا کے بھی تجویز کرنی چاہیے جیسا ہم آگے بیان کرینگے۔ دودھ سے اس سن مین وہی لوگ منتفع ہوتے ہین جنھین بخوبی دودھ کے ہضم کی قوت ہو اور بعد ہضم کے کسیطرح کا تمدد بطرف جگر یا بطن کے نہ پیدا ہو اور بکسی قسم کی خارش اور نہ درد محسوس ہو اگرچہ بانہی ہمون دودھ کا استعمال جیشک مفید ہے اسلیے کہ غذاے بدن بھی ہوتا جاتا ہے اور ترطیب بھی کرتا ہے۔ بہت بہتر دودھ گوسفند اور مادہ خر کا ہے۔ مادہ خر کے دودھ مین یہ بات ہے کہ وہ پھٹ کر معدے مین مثل پتھر کے نہین ہو جاتا ہے۔ اور بہت جلد معدے سے اتر جاتا ہے خصوصا اگر اسکے ہمراہ شہد اور نمک ہو مگر اسکے چراگاہ کی خبرگیری کرنی چاہیے تاکہ کوئی چیز کبھی خواہ تیز یا ترش یا شور چرنے نپائے ترکاریان اور فواکہ جنکو مشائخ کھا سکتے ہین وہ یہ ہین جیسے چقندر اور تھوڑا سا گندنا اسکو مری اور روغن زیت سے خوشبو کرکے خصوصا قبل طعام کے اگر استعمال کرین تلیین طبیعت پر معین ہوگا جس وقت استعمال نوم کا کسیوقت مین کرین اور اسوقت سونے کی عادت بھی ہو اس سے فائدہ پاتے ہین۔ زنجبیل پروردہ ایسی دواؤن مین جو انھین موافق ہین اور اکثر گرم مربے کا بھی استعمال کرنا چاہیے مگر اتنا کہ جس سے گرمی پیدا ہو اور ہضم ہو جائے نہ اسقدر کہ جو بدن مین خشکی پیدا کرے پس واجب ہے کہ ان کی غذا ئین مرطب ان مربیات سے بطریق ہضم اور تسخین کے اثر پذیر ہو اور تجفیف کا اثر قبول نکرین۔ واسطے تلیین طبیعت کے منجملہ ان چیزون کے جو لائق انکے بدن کے ہین فواکہ میں سے انجیر تر اور آلوے بخارا گرمیون مین۔ اور انجیر خشک جو ماء العسل مین پکایا جاے جاڑون مین۔ گر یہ سب چیزین قبل طعام کے واسطے تلیین طبیعت کے دینی چاہئین۔ ایضا لبلاب یعنے عشق پیچہ جو پانی اور نمک مین جوش دیا جاوے اور مری اور روغن زیتون سے خوشبو کیا جاے اور بیخ بفسائج اگر شوربے

HAKEEM SHOUKAT ALI

مرغ مین ڈالین یا شوربا ے چقندر یا کرنب مین شریک کرین وہ بھی مفید ہے۔ اگر انکی طبیعت کا یہ حال ہو کہ ایک دن نرم رہے اور بخوبی اجابت ہو اور دوسرے دن خواہ اُسوقت مسہل و مزلق چیزون کی حاجت نہین ہے۔ اور اگر ایک دن نرم رہے اور دو دن قبض ہو فقط آب کرنب و رلبلاب و رلباب قرطم یعنے شیرہ کرم کا آب جو مین شریک کرے کافی ہے یا بمقدار ایک یا دو جوزہ کے صمغ بطم اور زیادہ مقدار اسکی تین جوزہ ہے کہ با خاصیت ملین ہے اور جشار مین جلا پیدا کرتی ہے بدون کسی اذیت کے ایضاً انکو وہ دوا مفید ہے جو مرکب نبات قرطم سے ہو اور رس گوندہ لباب قرطم سے انمین انجیر خشک پڑا ہو مقدار شربت اسکی ایک جوزہ ہے۔ حقنہ روغن سے کرنا بھی مفید ہے کہ اسمین باوجود قوت استفراغ کے تلیین احشار کی بھی ہے خصوصاً زیت شیرین سے حقنہ کرنا۔ تیز حقنون سے ان لوگون کو بچانا چاہیے کہ انکی آنتون مین خشکی پیدا ہوتی ہے اور حقنہ جسمین دہن داخل ہو مشائخ کو بہت نافع ہے جسوقت چندروز انکی طبیعت مین قبض پیدا ہو۔ ایضاً اور بھی واسطے مشائخ کے ادویہ ملین طبیعت ہین جنکا ذکر قرابادین مین ہم خاص واسطے انکے کرینگے۔ واجب ہے کہ استفراغ کمول اور مشائخ کا تا امکان فصد سے نکیا جاے۔ بہال معتدل انکے واسطے مناسب ہے

فصل تیسری شراب مشائخ کے بیان مین بہترین شراب ان کے واسطے شراب کہنہ سُرخ ہے تاکہ ادرار اور تسخین ساتھ ہی کرے۔ اور نئی شراب جو سفید ہو اُس سے پرہیز کرنا چاہیے ہان بعد غذا کے اگر استحمام کرین اور پیاس معلوم ہو اُسوقت تھوڑی سی شراب سفید رقیق پی سکتے ہین گویا کہ وہ عوض پانی ہے۔ شیرین شراب و ر میٹھی چیزین جو سدہ جنے سدہ پڑنیکا خوف ہو چاہیے کہ اُس سے پرہیز کرین

فصل چوتھی تفتیح سدہ مشائخ کے بیان مین اگر مشائخ کے بدن مین سدے پڑجائین اور آسان تر اخراج اُن سدونکا ہے جو بوجہ پینے کے شراب سے پیدا ہون۔ واجب ہے کہ تفتیح اُن سدون کی معجون فودنجی و فلافلی سے کی جاے اور استعمال فلفل کا شراب کے اوپر اختیار کیا جاے اور اگر انکی عادت استعمال پیاز اور لہسن کی ہو بدستور جاری رکھین۔ تریاق بھی انکو بہت فائدہ کرتی ہے خصوصاً جسوقت سدے پیدا ہون۔ اسیطرح اثاناسیا اور امروسیا جو ایک قسم کی خاص دوائین مرکب ہین لیکن واجب ہے کہ ترطیب انکے بدن کی بعد استعمال ان چیزون کے بذریعہ استحمام اور مالش روغن کے ونیز بذریعہ استعمال مرطب غذاؤن کے مثل ماء اللحم خندروس کے جو ہو کے ساتھ کی جاے۔ شراب العسل کا بھی استعمال انکو نافع ہے سدون کے پیدا ہونے اور وجع مفاصل سے امان دیتا ہے بشرطیکہ بروقت محسوس ہونے سدے کے کسی عضو مین یا مستعد ہونے کسی عضو کے اسبات پر کہ سدہ پیدا ہو ماء العسل مین ایسی چیزین بڑھائی جائین جو رفع سدہ کے واسطے مخصوص ہین جیسے تخم کرفس کہ اعضاے بول تک اثر شراب العسل کا پہونچاوین۔ اور اگر سدہ عصبی ہون یعنے بشکل پتھری کے ہون کرفس تودری و مثل فطر اسالیون کے شراب العسل مین جوش دینی چاہیے۔ اگر سدہ ریہ مین ہو اُسوقت زوفا پرسیاوشان سلیخہ وغیرہ ملانا چاہیے

فصل پانچوین دلک مشائخ کے بیان مین مالش مشائخ کے بدن کی معتدل مقدار اور کیفیت مین کرنی چاہیے۔ اور جو اعضا انکے بدن مین ضعیف ہین یا مالش سے انکو گزند پہونچتا ہے انکی مالش ترک کرنی چاہیے۔ اور اگر چند مرتبہ مالش کی جاے ہر مرتبہ پارچہ ہاے سخت سے یا خالی ہاتھون سے کرنی چاہیے یہ تدبیر انکو نافع ہے۔ اور انکے اعصاب کے امراض کے نوائب کو منع کرتی ہے اور حمام ہمراہ دلک کے یقیناً مفید ہوتا ہے

فصل چھٹی ریاضت مشائخ کے بیان مین ریاضت مشائخ کی بحسب حالات انکے مختلف ہوتی ہے یعنے جیسے انکے بدنکے حالات ہون اور جیسی بیماریان انکو عارض ہوتی ہون اور جیسی عادت انکو ریاضت مین ہو ویسی ہی ریاضت بھی انکی مناسب ہوتی ہے۔ اگر انکے بدن نہایت درجہ اعتدال پر ہون ریاضت معتدل انکو موافق ہوگی۔ پھر اگر کوئی عضو انکے بدن کا اپنے افضل حالات پر نہو خاص اُس عضو کی ریاضت بخلاف اور اعضا کے زیادہ کرنی چاہیے مثلاً اگر سر مین دوار یا صرع عارض ہو یا سر سے مواد بطرف رقبہ کے گزرتے ہون خواہ سر کی طرف اکثر بخارات چڑھتے ہون ایسی ریاضتین انکو مفید نہونگی جسمین سر جھکانے کی حاجت ہو لیکن واجب ہے کہ ریاضت بذریعہ مشی اور

دوڑنے اور سوار ہونے کے کرین یا جو ریاضت ایسی ہو کہ جسمین نصف جسم اسفل کا متحرک ہو اور اگر کوئی آفت اُنکے پاؤن مین ہو ایسی ریاضت اختیار کرین جسمین اعضاے فوقانی متحرک ہون مثل اسکے کہ دو آدمی ایک دوسرے کی گردن مین ہاتھ ڈال کے چھوڑانے کا زور کرین اور پتھر پھینکنا یا اُٹھانا۔ اگر آفت وسط جسم مین ہو مثل طحال اور جگر اور امعاء کے دونون اطراف کی ریاضتین یعنی ہاتھ اور پاؤن کی مفید ہونگی۔ اگر کوئی اور مانع ان ریاضات کا نہو۔ اگر آفت بطرف سینہ کے ہو انکو فقط ریاضت اعضاے تحتانی کی مفید ہوگی اگر گردہ اور مثانہ مین آفت ہو فقط اوپر کے اعضا کی ریاضت نفع دیگی۔ انکو یہ بات ممکن نہین ہی کہ رفتہ رفتہ ان اعضا کی ریاضت بڑھا کر ان اعضا کو بذریعۂ ریاضت کے قوی کرین۔ یہ بات مشائخ کیواسطے ایسی ہی جو اور سن مین نہین ہی اور کہول جو اکثر ایسے ہوتے ہین کہ جو چیز مشائخ کو موافق ہوتی ہی انکو بھی موافق ہی اُنکے لیے بھی یہ بات خلاف ہی اسلیے کہول اپنے اعضاے ضعیف کی تقویت بتدریج ایسی ریاضت سے کرسکتے ہین جو اُن اعضا کو موافق ہو اور اُن اعضاے ہو سکے بمشائخ کے جو اعضاے مریض ہون بیشتر اُنکی بھی ریاضت کرسکتے ہین اکثر انکو اسکی اجازت نہین دیجاتی ہی یعنے جسوقت وہ اعضا گرم یا خشک ہون یا اُنمین ایسا مادہ ہو جسکی عفونت اور ریم کا خوف ہو جسمین نفع پیدا نہو

تعلیم چوتھی بیان مین تدبیر اُس بدن کے جسکا مزاج فاضل یعنے درست نہین ہی اور اس تعلیم مین پانچ فصلین ہین

فصل پہلی درست کرنا اُس مزاج کا جسمین حرارت بڑھ گئی ہو

سوء مزاج گرم کے ساتھ کبھی یبوست اور رطوبت مین اعتدال ہوتا ہی اور کبھی یبوست کا غلبہ ہوتا ہی یا رطوبت کا۔ اگر سوء مزاج گرم مین یبوست اور رطوبت دونون معتدل ہون اُسوقت زیادتی حرارت کی ایک اندازہ خاص تک ہوگی اور بافراط نہوگی ورنہ خشکی ضرور زیادہ ہوتی۔ جو سوء مزاج گرم خشکی کے ساتھ ہو کیفیت مزاج کی زمانۂ دراز تک ٹھہر سکتی ہی اور سوء مزاج حار رطوبت کے ساتھ دیر تک قائم نہین رہ سکتا کبھی رطوبت غالب ہو کر حرارت کو بجھا دیتی ہی کبھی حرارت کے غلبہ سے رطوبت مین خشکی پیدا ہوتی ہی اگر حرارت پر رطوبت غالب ہو جاے ایسے شخص کا حال وقت منتہاے شباب کے اچھا ہوتا ہی کہ اُسوقت دونون کیفیتین برابر ہو جاتا ہی جب شباب کا انحطاط شروع ہوتا ہی رطوبت غریبہ بڑھتی جاتی ہی اور حرارت گھٹتی جاتی ہی۔ اب ہم کہتے ہین مجملاً تدبیر گرم مزاجونکی منحصر دو غرض مین ہی اول یہ ہی کہ انکا مزاج معتدل کر دیا جاے دوسرے یہ ہی کہ انکی صحت بروقت حرارت مزاج کے جیسی ہی ویسی ہی باقی رہے اور اسمین کمی نہو۔ پہلی تدبیر کا تمام ہونا بنسبت ان لوگونکے خیال کیا جاتا ہی جو اکثر لذات کو ترک کرین اور پابندی و التزام اُنکے مزاج مین زیادہ ہو اور زمانہ دراز تک صبر کرسکین تاکہ رفتہ رفتہ اُنکا مزاج بطرف اعتدال کے رجوع کرے اسلیے کہ اگر اُنکی تدبیر بلا تدریج کی جاے اکثر امراض پیدا ہونگے دوسری تدبیر اُسی غذا سے ممکن ہی جو مشابہ اُنکے مزاج کے ہو تاکہ اُنکی صحت موجود بحال خود باقی رہے۔ جو لوگ گرم مزاج ایسے ہین کہ اُنکی رطوبت اور یبوست مین اعتدال ہی ابتداے امور مین قریب بصحت ہونگے اور انکے مزاج مین سرعت دانتون کے نکلنے کی اور بالونکے پیدا ہونے کی ہوگی۔ اور بیان ہر چیز کا اچھے طور پر کرینگے خوش بیانی کے ساتھ اور باتون مین جلدی بلکہ چال مین بھی سرعت پیدا ہوگی۔ پھر جسوقت جوان ہونگے حرارت مزاج کی بڑھ جائیگی اور خشکی زیادہ پیدا ہوگی۔ مزاج مین انکے غلط کی لذاع پیدا ہوگی اور اکثر تولد صفرا کا انکے بدن مین زیادہ ہوگا۔ ابتداے سن مین یعنی سن صبیانی کی تدبیر وہی ہی جو معتدل مزاج لوگون کی تدبیر ہی۔ جب سن زیادہ بڑھے انکی تدبیر ایسی ہونی چاہیے کہ اس سے ادرار بول اور استفراغ خلط صفرا کا اس طرف سے ہو جدھر انکے فضول بالطبع مائل ہون خواہ بطرف اسہال یا بطرف قے کے۔ اور اگر تدبیر آمادہ خلط کی بطرف استفراغ کے کافی نہو خفیف چیزون سے طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے۔ قے کیواسطے تنہا آب گرم یا ہمراہ نبیذ کے۔ اسہال کیواسطے عصیر کا بنفشہ۔ تمر ہندی۔ شیرخشت۔ ترنجبین۔ مناسب ہی۔ ریاضت مین اُنکے تخفیف کرنی چاہیے۔ غذا ایسی ہو جسکا کیموس اچھا ہے۔ کبھی ایک دن مین تین مرتبہ حمام کرانا چاہیے۔ جو چیز گرمی پیدا کرے اُس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر بعد کھانے کے استحمام سے تمدد اور ثقل جانب کبد یا بطن کے پیدا نہو چاہیے کہ استحمام کا استعمال کم کرین اور اگر انمین سے کوئی چیز عارض ہو

استعمال مفتحات کا مثل فیسانہ وافسنتین ورد ورد وسے اصبر اور رابیسون ورباوام اور مرکی اور اسکنجبین وغیرہ کے کرین۔ اور بعد طعام کے استحمام نہ کرین۔ واجب ہی
کہ مفتحات بعد ہضم طعام کے ایسے وقت استعمال کرین کہ دوسرے غذا کے وقت آنے مین دیر باقی ہو اور یہ وقت وہی ہو جب دن کے سونے سے
اُٹھین کہ اُسکے بعد استحمام کیا جاتا ہو۔ ہمیشہ تیل کی مالش بدن مین کرانی شراب سفید اور رقیق کا پینا ان لوگون کے مناسب حال ہو اور آب سرد
بھی نافع ہو جن لوگونکا مزاج خشک مائل بحرارت ہو ابتدائے سن مین یہ تدبیر انکے بھی لائق ہو اور جنکا مزاج گرم اور تر ہو انکے بدن مین عفونت مواد
کی پیدا ہوتی ہو اور اکثر مادے بطرف اعضا کے گرتے ہین چاہیے کہ انکی ریاضت ایسی ہو جس سے تحلیل بکثرت پیدا ہو۔ بالجملہ ریاضت مین نرمی
رہے تاکہ سخونت نہ پیدا کرے۔ ایسی حرکت کی بھی احتیاط رہے جس سے اخلاط مین ثوران نہ پیدا ہو۔ اکثر اجتناب ریاضت سے ان لوگون میں بھی
شخص کرے جو ریاضت کا خوگر نہو۔ تدبیر صائب یہ ہو کہ انکی ریاضت بعد استفراغ کے واقع ہو اور استحمام قبل از طعام کے اور تعب ومشقت بعد دفع
کرنے کل فضول کے ہو۔ اور فصل ربیع مین انپر احتیاطاً فصد اور استفراغ واجب ہو **فصل دوسری اصلاح مزاج اس شخص کی جسکے مزاج
مین برودت دائمہ ہو** اقسام ان لوگون کے بھی تین ہین جن لوگون کے مزاج مین باوجود زیادتی برودت کے رطوبت اور یبوست مین
اعتدال ہو اُسکو چاہیے کہ ایسی تدبیر کا قصد کرین جس سے حرارت غریزی مین حرکت پیدا ہو۔ اور یہ تدبیر بذریعۂ ایسی غذا کے گرم کے ہو جو
رطوبت مین اور یبوست مین معتدل ہو مثل دہان مسخنہ اور معاجین کبار اور بذریعہ استفراغ کے جو خاص واسطے رطوبت کے ہو۔ اور بذریعہ ایسے
استحمام کے جسنے عرق بر آمد ہو اور ایسی ریاضتین جو انکے لائق ہین اسلیے کہ یہ لوگ اگرچہ انکی رطوبت مین اعتدال ہو لیکن بوجہ زیادتی برودت
کے احتمال ہو کہ بعض اوقات مین انکی رطوبت بڑھ جائیگی۔ جو سرد مزاج ایسے ہین کہ مزاج مین باوجود زیادتی رطوبت کے خشکی بھی ہو انکی تدبیر اور
مشائخ کی تدبیر ایک سی ہو **فصل تیسری تدبیر مین اُن ابدان کے جو مرض کو بسرعت قبول کرتے ہین** بسرعت قبول کرنا مرض کا یا
اسوجہ سے ہوتا ہو کہ اخلاط بدن مین بھرے ہوئے ہین اُسکی تدبیر یہ ہو کہ مقدار اخلاط کی بذریعۂ تدبیر مذکور آیندہ کے کم کرکے بقدر معتدل باقی رکھی جائے
یا بوجہ خامی اخلاط کے قبول مرض کا بسرعت کرتے ہین اُسکی تدبیر یہی ہو کہ اخلاط کی کیفیت درست کی جائے۔ اور غذا ایسی اختیار کیجائے جو متوسط جید ہو
قلت اور کثرت مین۔ تعدیل مقدار اخلاط کی مقدار غذا کی تعدیل سے۔ اور ریاضت کی زیادتی اور مالش قبل استحمام کے دا گر ان دونون کی عادت ہو
کرنی چاہیے۔ اور اگر عادت نہو ریاضت خفیف اور دلک خفیف کا استعمال کرین۔ اور غذا چند اوقات مین کھلائی جائے ایک ہی مرتبہ اتنی نہ دیجائے
جسمین سیری حاصل ہو۔ اور اگر بدن انکا ایسا ہو کہ پسینہ اُس سے بآسانی نکل سکے اور اُسکا خوگر ہو بعض اوقات پسینہ نکالنے کی بھی تدبیر کرنی چاہیے
اگر غذا کے وقت مین تاخیر کرنے سے انصباب صفرا کا معدے پر نہوتا ہو چاہیے کہ غذا بعد حمام کے دیجائے ورنہ حمام کرنے پر مقدم کرین۔ وقت معتدل استحمام کا
اگر کوئی مانع نہو چوتھا گھنٹہ دن کا ہو اُن گھنٹون سے دن کے جو برابر ہو۔ اگر اتنی دیر تاخیر کرنے مین غذا کے احتمال انصباب صفرا کا معدے پر اُسوقت کے
بیشتر غذا دینی چاہیے۔ اگر جگر مین سدے پڑنے کے علامات محسوس ہون ایسے مفتحات سے جنکا ذکر ہو چکا ہو اور مناسب انکے مزاج کے ہون علاج کرنا چاہیے
اور اگر اسکی جہت سے کوئی مزاج اُسکے سر مین پیدا ہو اُسکا تدارک کسی شے سے کرنا چاہیے۔ اگر اُسکے معدے مین طعام فاسد ہو پھر اگر خود بخود منحدر ہو جائے
اُسکو غنیمت جاننا چاہیے ورنہ اُسکے انحدار کی تدبیر زیرہ اور انجیر جو ہمراہ اُس قرطم کے معجون کیے جائین جسکی صفت او پر مذکور ہو چکی ہو کرنی چاہیے
فصل چوتھی فربہ کو لاغر کرنے کے بیان مین اسکی تدبیر یہ ہے جلد انحدار طعام کا معدے سے ہو تاکہ چداول غذا کو چوس نہ سکین اور استعمال کرنا
ایسے طعام کا جسکی مقدار زیادہ ہو۔ اور تغذیہ کم کرے۔ اور پے در پے حمام کرانا قبل طعام کے اور ریاضت شریف اختیار کرنا اور ادہان محلل کی مالش اور
معاجین سے اطریفل صغیر اور دوا اللک اور تریاق اور پینا سرکہ کا مری کے ساتھ نہار منھ اور زیادہ تفصیل اس تدبیر کی مقالہ زینت مین کیجائیگی

فصل پانچوین لاغر کو فربہ کرنے کے بیان مین بہت قوی سبب لاغری کا جیسا آگے مذکور ہوگا خشکی مزاج کی اور یبوست ماساریقا مین پیدا ہونی اور یبوست مواد کی ہی۔ ماساریقا مین جب خشکی پیدا ہوتی ہی غذا کو قبول نہین کرتی ہین خشکی اور لاغری بڑھتی جاتی ہی۔ واجب ہی کہ مالش حمام سے پیشتر ایسی کی جاے جو خشونت اور لین کے درمیانی ہو تا اینکہ جلد سرخ ہو جاے بعد اُسکے مالش سخت کی جاے اُس کے بعد زفت کو طلا کرین اسکے بعد اعتدال ریاضت کرین۔ اُسکے بعد استحمام اس طرح پر کرین کہ بہت جلد فارغ ہو جائین بعد اسکے خشک رومالون سے بدن کو پاک کرین بعد اسکے تھوڑے تیل کی مالش کرین اُسکے بعد غذاے مناسب تناول کرین۔ اور اگر منظر سن اور فصل و عادت کے آب سرد کا تحمل ہو سکے بدن پر پانی ڈالین۔ نہایت مقدار اس دلک خشن کی جو اس طلاے زفت پر مقدم ہی یہ ہی کہ جسقدر بدن مالش سے پھول اُٹھے اُسکا بیٹھنا شروع نہو اور یہ دلک تربیہ اسکے ہی جو ہنے چھوٹے عضو کے بڑے کرنے مین بیان کی ہی۔ تمامی اس تدبیر کی مقالہ زینت کتاب چہارم مین آئیگی **تعلیم پانچوین انتقالات کے بیان مین** اور اُسمین ایک فصل ور ایک جملہ ہی **فصل پہلی تدبیر فصول کے بیان مین** اوائل ربیع مین بہت جلد فصد اور اسہال بقدر واجب اور عادت کے کرنا چاہیے۔ اور اسی فصل مین خاص کر قے کا استعمال بھی کیا جاتا ہی۔ اور جو چیز گرمی اور رطوبت بکثرت پیدا کرے جیسے گوشت اور شراب وغیرہ ترک کی جاتی ہی۔ غذا مین تلطیف چاہیے کمی اور ریاضت معتدل جو زیادہ فصل صیف سے ہو اور ایک مرتبہ بقدر سیری کے غذا کھائی نہین جاتی ہی بلکہ مختلف اوقات مین چند مرتبہ کرکے پوری غذا کھانی چاہیے۔ شربت اور رُوب جیسے اطفاے حرارت کا اثر پیدا ہو استعمال کیے جاتے ہین۔ اور ہر ایک شی گرم اور تلخ اور تیز اور شور ترک کی جاتی ہی فصل صیف مین غذا اور مشروب اور ریاضت مین کمی کرنی چاہیے آسائش اور آرام کا التزام۔ حرارت کی بجھانے والی چیزونکا استعمال اور بے تکلف قے کرنا جسکو ممکن ہو۔ اور سایہ دراز یا وہ سایہ جو بوقت دوپہر کے ٹھہر جاتا ہی خواہ وہ جگہ جسمین شعاع اور دھوپ نہ آتی ہو ٹھہرنا چاہیے فصل خریف مین خصوصاً وہ خریف جسکی ہوا مختلف ہو عمدہ تدبیرونکا اہتمام کرے اور کل خشکی پیدا کرنیوالی چیزونکا ترک کرے اور جماع اور سرد پانی زیادہ پینے سے اور اسکو سر پر ڈالنے سے اجتناب کرے اور سرد مقام مین سونے سے جہان بدن مین یبوست اترنے لگے بچانا چاہیے۔ اور بروقت امتلاے طعام کے اس فصل مین سونا بچا ہیے۔ دوپہر کی گرمی اور رات کی سردی سے بچنا چاہیے فصلی فواکہ اور انکا بکثرت کھانا چھوڑ دے۔ استحمام سواے آب نیم گرم اور پانی سے نکرے۔ جب دن اور رات اس فصل مین برابر ہو جاے استفراغ بدن کا کرے تاکہ فصل شتا مین فضول ندر بدن کے محتقن نہو جائین۔ علاوہ یہ ہی کہ اکثر ابدان ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے مناسب حال یہی ہوتا ہی کہ اپنے اخلاط کے پراگندہ کرنے اور حرکت دینے مین مشغول نہون۔ اُنکو یہی مناسب ہی کہ بدستور جیسے اخلاط ٹھہرے ہوے ہین ایسطرح رہنے دین قے کرنے سے فصل خریف مین اطبا منع کرتے ہین اسلیے کہ تپ پیدا کرتی ہی۔ شراب اس فصل مین ایسی چاہیے جسمین پانی بہت ملا ہو اور زیادتی کرنی چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ کثرت بارش کی فصل خریف مین اُسکے شر سے امان دیتی ہی فصل شتا مین چاہیے کہ تعب بدن مین زیادہ پیدا کرے۔ اور غذا مین زیادتی کرنی چاہیے۔ لیکن اگر شتا جنوبی ہو اُسوقت ریاضت مین زیادتی اور غذا مین کمی کرنی چاہیے اور واجب ہے کہ غذا مین ایسے گیہون اختیار کرے کہ جسکی روٹی قوی تر ہو اور اُسکے آٹے مین چسپیدگی زیادہ ہو بہ نسبت اُن گیہون کے جو گرمیو نمین کھاے جائین۔ اور یہی حال گوشت کی سب قسمون اور بھنے ہوے گوشت وغیرہ کا ہی۔ ترکاریان اس فصل مین کرنب چقندر کرفس اور بتھوا اور جولائی اور خرفہ اور کاسنی ترک کرے۔ کمتر صحیح ابدان مین کوئی مرض اس فصل مین پیدا ہوتا ہی۔ پھر اگر جاڑون مین کوئی مرض پیدا ہی بہت جلد علاج کرنا چاہیے اور بہت جلد استفراغ اُس مادہ کا کرنا چاہیے جس سے مرض پیدا ہوا ہی بشرطیکہ استفراغ واجب ہو اسلیے کہ جاڑون مین مرض کا پیدا ہونا بدون آفت عظیم کے نہین ہو سکتا خصوصاً اگر مرض حار ہو اسلیے کہ حرارت غریزی جو مدبر بدن ہی

جاڑون مین بہت قوی ہوتی ہی بوجہ اسکے کہ تحلل جاڑون مین نہین اور بوجہ احتقان کے اندر بدن کے جمع ہو جاتی ہی اور تمامی قوائے طبعی اپنا فعل بہت عمدگی کے ساتھ کرتے ہین **بقراط** کے نزدیک جاڑون مین اسہال بہتر ہی سوائے فصد کے اور قی کو بھی ناپسند جانتا ہی۔ اور گرمیون مین قی کو مناسب جانتا ہی اسلیے کہ اخلاط گرمیون مین اوپر آجاتے ہین اور جاڑون مین اخلاط نشیبی پر آمادہ ہوتے ہین۔ پس چاہیے کہ اسی کی عادت کرے۔ ہوا جاڑون کی اگر فاسد ہو جائے اور اُسمین وبائیت آجائے چاہیے کہ بدن کے سبک کرنے پر اہتمام کیا جاے اور مکانات کی ہوا ایسی چیزون سے معتدل کی جائے جو تبرید اور ترطیب قوی پیدا کرین۔ اور یہ تدبیر ہوائے وبائی کیواسطے واجب ہی یا مکان کی ہوا گرم کیجائے اور جس جہت سے فساد ہوا مین پیدا ہوا ہی اُسکی ضد سے اصلاح کرین۔ خوشبودار چیزین ایسی ہوا کی اصلاح مین نہایت مفید ہین خصوصاً اگر مخالف مزاج ہوائے وبائی کے ہون۔ ہوائے وبائی مین ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ زیادہ ہوا کے اشتیاق کی حاجت کم ہو جاے یہ بات اسی پر حاصل ہوگی کہ آرام اور راحت اختیار کرے۔ اکثر فساد ہوائے زمین کی وجہ سے ہوتا ہی چاہیے کہ زمین پر بیٹھنا چھوڑ دین اور تخت پر بیٹھنا اختیار کرین اور اونچے مقامات واسطے بیٹھنے کے اختیار کرین۔ اور ہوا کی جلانے والی چیزین تلاش کرین۔ اکثر مبدء فساد ہوا کا خاص جہات ہوتا ہی اس جہت سے کہ قریب کی ہوا اُنکا فساد ہمین ہوا مین آجاتا ہی یا فساد ہوا کا کسی امر آسمانی سے جسکی کیفیت آدمی سے پوشیدہ ہو پیدا ہوتا ہی۔ واجب ہی کہ ایسی وبا مین ایسے تہ خانون کے نیچے پناہ لین اور ایسے گھرون مین سکونت اختیار کرین جنکی دیوارین اونچی ہون اور جو مکانات خزانہ رکھنے کے قابل ہین اُسمین پناہ لے بخورات جو ہوا کی عفونت کی اصلاح کرین۔ کندر۔ سعد۔ آس۔ گل سُرخ۔ صندل۔ سرکہ کا استعمال وبا مین اُسکی آفات سے پناہ دیتا ہے۔ امراض جزوی مین اسکی باقی ماندہ تدبیر بھی بیان کیجائیگی

جملہ تدبیر مسافر کے بیان مین اسمین آٹھ فصلین ہین

فصل پہلی بیان مین تدارک ان اعراض کے جو منذر امراض کے ہین

جس شخص کو ہمیشہ خفقان عارض ہوا کرے چاہیے کہ اپنی تدبیر کرے ایسا نہو کہ یکایک مرجائے جس شخص کو کابوس بکثرت عارض ہو اور دوار یعنے سر گھومنا چاہیے کہ تدبیر استفراغ خلط غلیظ کی کرے ایسا نہو کہ صرع اور سکتہ عارض ہو جس شخص کے تمام بدن مین اختلاج پیدا ہو اور جا بجا بدن پھڑکتا ہو چاہیے کہ تدبیر استفراغ بلغم کی کرے ایسا نہو کہ تشنج اور سکتہ مین مبتلا ہو جاے اسیطرح اگر حواس مین کدورت اور ضعف حرکات مع امتلاء کے پیدا ہو۔ جسوقت تمام اعضا سُن ہو جائین تدبیر استفراغ بلغم کی کرے تاکہ فالج مین گرفتار نہو۔ اگر چہرہ و اکثر مقامات پر پھڑکتا ہو چاہیے کہ تنقیہ دماغ کا کرین تاکہ لقوہ عارض نہو اگر چہرہ اور آنکھ بہت سُرخ ہو جائے اور آنسو جاری ہون اور روشنی سے بھاگے اور درد سر بھی ہو چاہیے کہ تدبیر اپنی فصد اور اسہال وغیرہ سے کرے ایسا نہو کہ سرسام مین مبتلا ہو جائے۔ اگر غم بے سبب بڑھ جائے اور خوف کی زیادتی ہو استفراغ خلط سوختہ کا کرنا چاہیے کہ مالیخولیا مین مبتلا نہو ایضاً چہرہ اگر سُرخ ہو کر پھول جائے اور مائل بہ تیرگی ہو اور یہ کیفیت بہت دنون تک رہے جذام پیدا ہونیکا خوف ہی جسوقت بدن بھاری ہو جائے اور ماندگی پیدا ہو اور رگین پھول جائین فصد کھولنی چاہیے تاکہ کوئی رگ نہ پھٹ جائے اور سکتہ اور موت ناگہانی عارض نہو۔ اگر تہبج چہرہ اور پلکون اور اطراف مین بخوبی ظاہر ہو حال جگر کا تدارک کرنا چاہیے ایسا نہو کہ استسقا پیدا ہو۔ اگر براز مین بو پیدا ہو ازالۂ عفونت کی رگون سے تدبیر کرنی چاہیے ایسا نہو کہ حمیات پیدا ہون اور بول کی بو سے بدکو اس بات پر دلالت زیادہ ہی۔ اگر ماندگی اور ہاتھ پاؤن کا ٹوٹنا پیدا ہو تپ ہونے سے بچنا چاہیے۔ اگر اشتہا ساقط ہو جائے یا بڑھ جائے بھلائے کسی مرض پر دلیل ہی۔ خلاصہ یہ ہی کہ جو چیز اپنی عادت سے متغیر ہو جائے اشتہائے طعام یا براز اور بول یا خواہش یا جماع یا نیند یا پسینہ خواہ خارج ہن یا ذہن مین تیزی یا ذائقہ مذوقات یا خواب دیکھنا خلاف عادت کم یا زیادہ یا کیفیت ان چیزون کی متغیر ہو جائے یہ سب امور کسی مرض کی خبر دیتے ہین۔ اسی طرح غیر طبعی عادت جاری ہوتی ہی جیسے خون بواسیر یا خون حیض یا قی یا رعاف یا عادت اشتہا کسی شی فاسد یا غیر فاسد کی پس عادت بھی بمنزلۂ طبیعت

کے ہو سوائے بُری عادت کے اور عادت کا ترک نکرنا چاہیے۔ اور اگر ترک کرین تو بتدریج ترک کرین کبھی امور جزئی بھی جزئیات امور پر دلالت کرتے ہین جیسے ہمیشہ شقیقہ کے رہنے سے خوف انتشار ہین اور نزول الماء آنکھ کا۔ خیالات آنکھ کے سامنے چہرے کے مثل مچھر وغیرہ کے جبوقت یہ خیالات ثابت اور راسخ ہو جائین اور آنکھ مین ضعف بصارت ہونے لگے دلیل نزول ماء کی آنکھ مین ہوتی ہو۔ اگر گرانی خستگی داہنی طرف بدن کے پیدا ہو اور دیر تک رہے مرض جگر پر دلالت کریگی۔ گرانی اور تمدد اگر پیٹھ کے نیچے اور تہیگاہ مین پیدا ہوا اور بول بھی خلاف عادت متغیر ہو جاے مرض گردہ پر دلالت ہوگی برانہ مین خلاف عادت اگر رنگ بالکل نہو یرقان پر دلالت کریگا۔ اگر سوزش بول مین زمانہ دراز تک ہوا کرے مثانہ اور قضیب مین قروح ہونے پر دلالت کریگی۔ اسہال ایسا کہ جس سے مقعد چلنے لگے خراش امعاء پر دلالت کرتا ہو۔ سقوط اشتہا کے ساتھ اگر قے اور تلخ اور درد اطراف ہو تو تپ پر دلالت کرے گا۔ خارش مقعد مین اگر بوجہ کھنچنے پڑنے کے نہو بواسیر پر دلالت کریگی۔ دُملون اور سلع کا پیدا ہونا دبیلہ کبیرہ پر دلالت کرتا ہو جو حادث ہوا چاہتا ہو۔ داد سے خوف برص سود کا ہوتا ہو۔ بہق ابیض سے خوف برص ابیض کا ہوتا ہو

فصل دوسری بیان عام تدبیر مسافرونکا

مسافرت کبھی ایسی باتین ترک ہو جاتی ہین جنکا خوگر اپنے اہل و عیال مین ہوتا ہو۔ اور سفر مین اسکو تعب اور ماندگی بھی پہونچتی ہو پس واجب ہو کہ اُسکو ایسی چیز پر برانگیختہ کرین کہ اُسکی خوگری اپنی ذات کی تدبیر مین ایسی معروف ہو کہ اُسے امراض کثیرہ عارض ہونے پائین۔ زیادہ تر اہتمام مسافر کو اپنی غذا کا کرنا چاہیے اور ماندگی کی تدبیر بھی ضرور ہو۔ پس واجب ہو کہ اپنی غذا جید الجواہر اور مقدار معتدل سفر کرے تاکہ خوبی ہضم ہو جاے اور فضول رگون مین باقی نرہین۔ اور چاہیے کہ بروقت امتلاء کے سوار نہو تاکہ طعام اُسکا فاسد نہو جاے۔ پانی کے پینے مین احتیاط کرے تاکہ پیٹ مین زیادہ ہلنے سے آواز پیدا نہو اور پھیل نجائے اور تاخیر غذا مین بہانتک کرے کہ منزل پر پہونچ جائے مگر کوئی سبب ایسا داعی ہو جو آگے ہم بیان کرینگے۔ پھر اگر تناول غذا مین بیچارگی ہو تھوڑی سی غذا تناول کرے بر سبیل ناشتے کے مگر اتنی کم ہو کہ اُسکے کھانے سے پیاس نہ لگے۔ رات کو منزل کرے یا دن کو۔ اور اپنی ماندگی اُتارنے کی ایسی تدبیر کرے جو باب اعیا مین مذکور ہو چکی ہو۔ اگر خوف ہے بدن ممتلی ہو یا اور کسی خلط سے چاہیے کہ بعد تنقیہ کے سفر کرے۔ اگر تخمہ مین مبتلا ہو پہلے ایسی تدبیر کرے کہ بھوک پیدا ہو اور ہوجائے بعد اُسکے سفر کرے مسافر پر واجب ہو کہ رفتہ رفتہ مسافت بڑھائے بس ریاضت عادت سے تھوڑی کرے۔ اور اگر احتیاج جاگنے کی راہ مین پیش نظر ہو تھوڑی تھوڑی عادت جاگنے کی ڈالے۔ اگر تخمیناً یہ بات معلوم ہو کہ آیندہ سفر مین بھوک اور پیاس وغیرہ کی تکلیف ہوگی پہلے سے اسکا خوگر ہو جاے۔ جس غذا کا سفر مین کھانیکا اتفاق ہوگا پہلے سے اُسکو اختیار کرے مگر چاہیے کہ غذا ایسی تجویز کرے جو مقدار مین کم اور جزو بدن زیادہ ہو۔ ترکاریان اور فواکہ اور جو ایسی چیزین ہین کہ اخلاط خام پیدا کرتی ہین اُن کو ترک کرے مگر بضرورت معالجہ کے ہو جیسے اگر اسکا خیال ہو کہ آیندہ وان کے کھانے کی ضرورت ہوگی۔ اکثر براہ اضطرار مسافر کو اس بات کا آمادہ رہنا پڑتا ہو کہ بھوک پر صبر کرے تا اینکہ بھوک اسکی کم ہو جاے اس امر پر معین ایسے طعام ہین جو از قسم کلیجی بھنی ہوئی کے ہون۔ اور کبھی کلیجی کے کباب مع اور لزوجات اور پگھلائی ہوئی چربی قوی اور روغن بادام اور چربیون مین گائے کی چربی کہ اس مرکب چیز سے اگر ایک کباب کھائے زمانہ معتد بہ تک بھوک پر صبر کر سکتا ہے۔ بعض اہل تجربہ کہتے ہین کہ اگر کوئی شخص ایک رطل روغن بنفشہ اُسمین تھوڑا سا موم پگھلا کر بشکل قیروطی بنائے اور پی جائے دس دن تک بھوک نہ معلوم ہوگی اسی طرح مسافر کو پیاس پر صابر ہونے کی آمادگی درکار ہے بس واجب ہو کہ اُنکے ساتھ وہ دوائین جو پیاس مین تسکین دینے والی ہین اور اُنکا ذکر ہم کتاب ثالث کے باب عطش مین کرینگے موجود رہین خصوصاً تخم خرفہ تین درم سرکہ کے ساتھ پی جاے۔ اور جن غذاؤن سے پیاس بھڑکتی ہو جیسے مچھلی اور کبر اور نمکین اور میٹھی چیزین اور کلام مین کمی اور چلنے مین نرمی کرے۔ اگر پانی سرکہ کے ہمراہ

پی لے تھوڑا پانی تسکین عطش میں کافی ہوگا جہاں بہت پانی نہ ملے **فصل تیسری حرارت کی حفاظت کا بیان خصوصاً سفر میں اور تدبیر اُس شخص کی جو گرمی میں سفر کرے** جو لوگ گرمیوں میں سفر کرتے ہیں وہ بھی اگر اپنے مناسب تدبیر نہ کریں آخر میں یا ضعیف ہو جائیں گے یا مانگے تو ے متحلل ہو جائیں گے پھر اُنمیں طاقت حرکت کی باقی نہ رہے گی اور پیاس اُنپر غالب ہوگی اور کبھی تمازت آفتاب کی دماغ کو مضرت پہونچاتی ہے پس واجب ہے کہ مسافرین کوشش اپنے چھپانے کی دھوپ سے زیادہ کریں اور سینہ کو بھی دھوپ سے زیادہ چھپائیں اور اُسپر لعاب اسپغول اور عصارۂ تخم خرفہ طلا کریں کبھی مسافرین کو قبل چلنے کے کچھ کھانے کی ضرورت ہوتی ہے مثل جو کے ستو اور شربت فواکہ وغیرہ کے اسلیے کہ اگر وہ سوار ہو جائیں اور پیٹ میں کچھ نہو تحلل انکو زیادہ ضعیف کریگا بوجہ نہونے بدل ما یتحلل کے بدن میں اس واسطے واجب ہے کہ تھوڑا سا کھالیں اُن چیزوں میں سے جنکا ذکر ہمنے کیا اسکے بعد اتنا ٹھہر جائیں کہ غذا معدے سے اُتر جائے اور چلتے وقت پیٹ میں نہ لے اور واجب ہے کہ اپنے ہمراہ راہ میں روغن گل اور بنفشہ رکھیں کہ اسکو ساعت بساعت اپنے سر پر ملتے رہیں۔ اگر جسکو آفت گرمی کی سفر میں پہونچتی ہے اپنی حالت اصلی پر سرد پانی میں تیرنے سے عود کرتا ہے مگر مناسب یہ ہے کہ استعمال سباحت کا تھوڑا تھوڑا کریں اور رفتہ رفتہ بڑھاتے جائیں اگر لو ن مارنے کا خوف ہو چاہیے کہ اپنے نتھنوں اور منھ کو عمامہ اور دہان بند سے باندھیں اور مشقت پر صبر کریں اور پہلے سے پیاز معدہ میں ڈالکر بیٹھیں خصوصاً اگر دماغ میں پر دردہ کیا ہو یا رات سے بھگو یا گیا ہو پیاز کو کھائے اور دہی کو پی لے۔ واجب ہے کہ پیاز قبل دہی میں ڈالنے کے قوی ہو اور انمیں تقطیع زیادہ ہو۔ اور چاہیے کہ روغن بادام اور روغن کدو کا استنشاق کریں۔ روغن تخم کدو پینے سے بطور پرہیز کے لو ن کی وہ مضرت جسکی آیندہ واقع ہونے کی امید ہو دفع ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کو لو ن کا صدمہ پہونچے اطراف بدن پر سرد پانی بکثرت ڈالے اور اسی سے اپنے منھ کو دھوئے۔ اور غذا میں سرد ترکاری اختیار کرے اور سر پر سرد روغن چنبیلی روغن گل اور روغن بید سادہ اور عصارہ سرد چیزوں کے جیسے کلفہ وغیرہ انمیں کپڑا تر کرکے سر پر رکھے اور بعد اسکے سائے اور جماع سے پرہیز کرے مچھلی شوربا اسکو فائدہ کرتی ہے جسوقت اذیت لو ن کی برطرف ہو جائے۔ پانی میں ملی ہوئی شراب بھی نافع ہے۔ دودھ سے بہتر کوئی اسکی غذا نہیں ہے اگر تپ نہو۔ اور اگر تپ از قسم حمیات یومی ہو دوغ ترش کا استعمال کرے۔ لو ن مارنے کے بعد اگر پیاس کا غلبہ ہو فقط کلی کرنے پر اکتفا کرے اور سیراب ہو کر پانی نہ پیے ورنہ اُسیوقت مرجا ئیگا بلکہ کلی کرنے پر جرأت کرتا رہے اگر بدون پانی پیے ہوئے چارہ نہو جرعہ جرعہ پانی پیے جسوقت اذیت لو ن میں تسکین ہو اور پیاس کی شدت بھی کم ہو جائے اُسوقت پانی پینے سے پہلے روغن گل پی لے اور اُسکے بعد پانی پیے تو بہت بہتر ہے خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو صدمۂ آفتاب یا ہوا کا پہونچا ہو چاہیے کہ مکان سرد میں بیٹھے اور پاؤں کو سرد پانی سے دھوئے اور اگر پیاس ہو سرد پانی تھوڑا تھوڑا پیے اور غذا سریع الہضم اختیار کرے **فصل چوتھی تدبیر مسافر کے سردی پہونچنے کے بیان میں** مسافروں کو زیادہ سردی میں بھی خطرۂ عظیم ہوتا ہے۔ اگرچہ احتیاط چلنے پھرنے میں کرے پھر بے احتیاطی میں کیا حال ہوگا۔ بہت سے مسافر جو خوب اوڑھے اور لپیٹے ہوے بدن کو ایسے کپڑوں سے ہوتے ہیں جو انکو بس ہیں پھر انکو شدت بردی اور اس دم کی جو شدت برودت سے پیدا ہوتا ہے قتل کرتی ہے۔ اس طرح سے کہ تشنج اور کزاز اور سکتہ پیدا ہوتا ہے اور اس سے مرجاتا ہے جیسے کوئی افیون یا بیروج کھاکر مرجائے۔ اگر کوئی اس حال تک نہ پہونچے اور مرنہ جائے اکثر اس جوع میں مبتلا ہوگا جسے بولیموس کہتے ہیں اسکی تدبیر معالجہ کی جو واجب ہے ہم نے اپنے مقام میں ذکر کی ہے پہلے سب سے زیادہ انکو مناسب یہ ہے کہ انکے مسامات بند کیے جائیں اور ناک اور منھ اس طرح پر بند کریں کہ انمیں ہوائے سرد داخل نہونے پائے اور اطراف کو بھی بند کریں جس ترکیب سے ہم آگے ذکر کرینگے جسوقت مسافر ہوائے سرد میں وارد ہو مناسب نہیں ہے

کہ جھٹ پٹ اپنے کو اوڑھنے والی چیزون مین چھپائے بلکہ بتدریج تھوڑا تھوڑا اوڑھے اور تاپنے کا استعمال بعجلت جائز نہین ہو اُس کے نزدیک جانا چاہیے اگر بدون تاپنے کے چارہ نہو اسمین بھی رفتہ رفتہ زیادتی کرنی چاہیے۔ نہایت مناسب وقت اسکے پرہیز کا وہ ہو جسوقت اسکا ارادہ سرد ہوا مین چلنے کا ہو۔ یہ تدبیرات اسکی ہین کہ سردی کی وجہ سے مسافر کے بدن مین سستی اور سقوط قوت پیدا نہوا ہو لیکن جسوقت سردی جسم مین اثر کر جاے ضرور بعجلت استعمال اوڑھنے اور روغن گرم کا خصوصًا جس روغن مین تریاقیت ہو جیسے روغن سوسن کرنا چاہیے جسوقت مسافر سردی مین اُترے اور بھوکھا ہو اور کوئی گرم چیز کھائے اُسکی جہت سے ایسی حرارت پیدا ہوگی جیسے حمی عجیبہ مسافرون کے واسطے چند غذائین خاص ہین کہ بوقت برودت کے بکار آمد ہوتی ہین اور باسانی مل سکتی ہین۔ یہ وہ غذائین ہین جن مین لہسن اور جوز اور رائی اور ہینگ داخل ہو اور اگر اسمین تھوڑا سا مصل یعنی کشک دوغ خشک شدہ داخل کرین لہسن کی بو جاتی رہے گی۔ جوز اور مسکہ بھی اُنکے واسطے بہتر ہو خصوصًا اگر اسکے اوپر شراب خالص پیین۔ مسافر کو احتیاج اس بات کی ہے کہ گرسنہ سردی مین سفر نکرے بلکہ غذا سے پُر ہو کر تھوڑی دیر ٹھہر کرتا کہ غذا پیٹ مین قرار پکڑے اور طبخ معدے کی گرمی غذا مین آجاے بعد اُسکے سوار ہو اور چلے۔ ہینگ بھی جس شخص کے بدن مین بوجہ سردی کے بستگی پیدا ہوگئی ہو پیدا کرتی ہے خصوصًا اگر مسلم شراب مین پڑے پوری مقدار شربت ایک درم ہینگ ایک رطل شراب مین پڑے۔ مسافر کے واسطے چند چیزین ایسی ہین کہ اسکے بدن کو تاثیر برودت سے منع کرتی ہین منجملہ اُن کے روغن زیتون وغیرہ ہے لہسن بہت عمدہ چیز ہے واسطے اس شخص کے جسکو برودت ہوائی پہونچے

فصل پانچوین حفاظت اطراف کی برودت سے واجب ہو کہ مسافر پہلے اطراف کی مالش کرے تا اینکہ گرم ہو جائین بعد اُس کے روغن گرم طلا کرے جنمین خوشبو ہو جیسے روغن سوسن اور روغن بکائن۔ اور سوسن کا لگانا اُنکے واسطے بہت اچھا ہو اگر موجود نہو روغن زیتون کافی ہو خصوصًا جسوقت اُسمین فلفل عاقرقرحا فربیون حلتیت جند بید ستر شریک کرین۔ منجملہ ضمادات کے جو حافظ اطراف ہین یہ ہے کہ اُنپر قنہ بیخے بیروزہ اور لہسن لگائین کہ اس سے برودت کی امان حاصل ہوتی ہے اور قطران سے بہتر کوئی چیز نہین ہو۔ جائز نہین ہے کہ موزے اور دستانے اتنے تنگ ہون کہ اُسمین عضو حرکت نکر سکے اسلیے کہ حرکت عضو کی ایک سبب ہو برودت کے دفع کرنے کے اسباب مین سے۔ جو عضو تنگ بندھا ہوا ہو اُسمین برودت بشدت پہونچتی ہو۔ اگر کسی عضو کو کاغذ سے سنڈھ کر بال اور پشم جمائین پوری حفاظت برد کی ہوگی جسوقت ہاتھ پاؤن ٹھٹھر جائین کہ اُن مین حس بوجہ برودت کے باقی نرہے اور ٹھنکی پیدا نہوا اور کوئی تدبیر جدید حفاظت برودت کی کرنے سے یہ بات پیدا نہوئی ہو جاننا چاہیے کہ جسمین بطلان عارض ہوا ہو اور برودت نے بخوبی اپنا عمل کرلیا ہو اب اُسکی تدبیر جو ابھی معلوم ہوگی کرنی چاہیے۔ لیکن جسوقت برودت کسی عضو مین ایسا عمل کرے کہ اُسکی حرارت غریزی فنا ہو جاے اور جو چیز اس عضو سے متحلل ہوتی ہو اُسمین محتقن ہو کر بستہ ہو جاے اور عفونت اسمین آجاے بیشتر ایسے وقت حاجت اسی تدبیر کی ہوتی ہے جو باب قروح مین ذکر کی جاتی ہے خصوصًا اکلہ خبیثہ کے لیکن اگر بعد ضرر پہونچنے برودت کے اگر عفونت نہ پیدا ہوئی ہو بلکہ آمادہ عفونت ہو رہا ہو لیکن تدبیر صائب یہ ہو کہ اُس طرف کو آب شلجم مین خاص کر رکھین یا اُس پانی مین جسمین انجیر جوش دیا ہوا ہو اور آب کرنب اور آب ریاحین اور آب شبت اور آب بابونہ یہ سب بہتر ہو اور تر دوغ لطوخ جید ہو اور آب شیح اور آب خام اور ضماد کرنا شلجم کا دوائے جید اور نافع ہے۔ واجب ہو کہ آگ سے پرہیز کرے اور آنچ سے اور فی الحال مشی کرے۔ اور پاؤن اور طرف کو ہلائے اور اُسکی ریاضت اور مالش کرے اور روغن ملے اور طلا کرے اُسکے بعد اُنھین دواؤن سے نطول کرے جنکا ابھی ذکر ہوا۔ یہ بھی جاننا چاہیے

کہ اطراف کو معلق سردی مین ٹھہرانا کہ انمین حرکت نہو اور نہ انسے کچھ ریاضت لیجائے بڑا قوی سبب ہو اطراف مین سردی پہونچنے کا بعض آدمی اطراف کو سرد پانی مین ڈبو دیتے ہین اس ترکیب سے ایک فائدہ ہوتا ہو گو یا کہ اذیت اُسکی جہت سے دفع ہوتی جاتی ہو جیسے کوئی سوکھا پھل سرد پانی مین ڈالاجائے اُسوقت اُس سے ایک سنسناہٹ پیدا ہوتی ہو اور جمد یا خشکی اُس سے نکلتی ہو اور اُسکی تکبرین یا قاشین پھول پھول کر درست ہوتی جاتی ہین بس نرم ہوکر اپنے پورے مقدار پر ہوجاتا ہو اگر یہ پھل آگ کے قریب رکھا جاتا فاسد ہوجاتا دلیل اس بات کی اور بیان اسکا کہ یہ کیون ہوتا ہو طبیب اسکا محتاج نہین ہو بلکہ حکیم طبعی اسکو دریافت کر سکتا ہو لیکن جسوقت صرف سردی پہونچا ہوا تیرہ ہونے لگے پچھنے لگانا ضرور ہو اور خون اس سے نکال ڈالنا چاہیے لیکن جس عضو مین پچھنے لگائے جائین گرم پانی کے اندر رہے تاکہ خون پچھنون کے منھ پر جم نجائے اور نکلنا موقوف نہو بلکہ بعد پچھنے لگانے کے اسیطرح چھوڑ دینا چاہیے تاآنکہ خود بخود نکلنا خون کا موقوف ہو اُسکے بعد گل ارمنی اور سرکہ ملاکر اُس مقام پر لگا دینا چاہیے کہ اس سے اس مقام مین فساد پیدا نہین ہوتا اور قطران ابتدا اور اخیر دونون وقت فائدہ کرتا ہو۔ اگر تیرگی سے بڑھکر رنگ عضو کا سیاہی یا سبزی کی طرف پہونچ جائے پھر کسی چیز کا استعمال بدون گرا دینے اُس مقدار کے جو بہت جلد متعفن ہوتا جاتا ہو جائز نہین ہو تاکہ مقدار صحیح جو قریب ہو اُسے متعفن نکرے اور عفونت دور نجائے بلکہ اسوقت وہی تدبیر کرنی چاہیے جو خراب زخم کے باب مین کہی گئی

فصل چھٹی حفاظت رنگ کرنیکا بیان سفر مین

چہرے پر بالزوجت اور چکنے والی چیز جیسے لعاب اسبغول یا لعاب خرفہ طلا کرنا چاہیے یا کتیرا پانی مین گھولکر یا گوند سپیدی بیضۂ مرغ یا نشاستہ خواہ مائدہ پانی مین بھیگا ہو یا وہ قرص جسے اقریطن نے تجویز کیا ہو اور قرابادین مین مذکور ہوگا لیکن اگر چہرے کی جلد بسبب ہوا یا برودت یا تمازت آفتاب کے شق ہو جائے اُسکی تدبیر کتاب الزینت مین تلاش کرنی چاہیے

فصل ساتوین مختلف پانی کی مضرت سے حفاظت کا بیان

نئے نئے مقامات کے پانی پینے سے اکثر مسافرین کو وہ امراض عارض ہوتے ہین جو بوجہ اختلاف غذاؤن کے نہین پیدا ہوتے پس واجب ہو کہ اسکی رعایت کرین اور پانی کی مضرت کا تدارک کرتے رہین ایک تدبیر یہ ہو کہ اسکو خوب صاف کرین اور ٹپکائین سنگ بزون سے اور اُسکو جوش دین جیسا ہمنے بیان کیا اور اُسکا سبب بھی ہم بیان کرچکے۔ اور اس ذریعہ سے جیسا فصل سولھوین جلد اول تعلیم دوم فن دوم مین بیان ہوا خالص پانی آمیزش سے الگ ہوجاتا ہو۔ اکثر یہ ترکیبین بذریعۂ تقطیر اور تصعید پانے کے قرع انبیق وغیرہ مین کی جاتی ہین۔ کبھی اونی بتی بناکر دو برتن رکھتے ہین اور ایک مین پانی بھر دیتے ہین اور اُسمین بتی ڈالکر دوسرا سرا بتی کا خالی برتن مین ڈالتے ہین پانی صاف ہوکر دوسرے برتن مین ٹپکتا ہو۔ یہ ترکیب بہ نسبت پہلی ترکیب کے اچھی ہو خصوصاً اگر مکرر ٹپکایا جائے۔ اسیطرح اگر پانی تلخ یا بُرا پکایا جائے اور بروقت جوش آنے کے سیاہ مٹی اور نشیبی ٹھکرا مثل خزف وغیرہ کے اسمین ڈالین بعد اُسکے پانی اُس سے نچوڑ لین یہ طریقہ بتی کے ٹپکانے سے بہتر ہو۔ اسی طرح سے نتھرا پانی کا سیاہ مٹی ایسی ڈالکر جسمین کوئی کیفیت ردی نہو خصوصاً دھوپ کا اثر پہونچی ہوئی مٹی جو سوکھ گئی ہو بعد اسکے پانی کو نتھار لینا اسکے فساد کو دور کر دیتا ہو۔ شراب کے ہمراہ پانی پینے سے بھی فساد اُسکا باطل ہوتا ہو اگر اس قسم کا فساد ہو جو نفوذ مین پانی کی کمی ہوگئی ہو۔ ایضاً اگر پانی کم ہو اور نہ ملتا ہو سرکہ ملاکر پینا چاہیے خصوصاً گرمیون مین اس سے زیادہ پینے پانی کی خواہش گھٹ جاتی ہو۔ شور پانی مین سرکہ اور سکنجبین ملاکر پینا چاہیے اور اُسمین خرنوب اور حب الآس اور زعرور یعنے جنگلی سیب بھی شریک کرنا چاہیے۔ جو پانی بُرا اور متعفن ہو جائے اُسپر ایسی چیز پینی چاہیے جو ملین ہو اور اُسپر شراب پینا بھی نافع ہو۔ تلخ پانی پر چکنی اور میٹھی چیزین استعمال کرنا چاہیے اور جلاب اسمین ملانا چاہیے۔ اس سے پہلے آب نخود پی لینا چاہیے۔ بعضون نے کہا ہو کہ شلغم کھائے اور جو چیز تلخ پانی کے ضرر کو دفع کرے استعمال کرنی چاہیے۔ اسی طرح چنے چبانا بھی مفید ہو۔ جو پانی گڑھے وغیرہ مین ٹھہرا ہو اور اُسمین بو بد آگئی ہو گرم

کھانی اُسکے ساتھ مناسب نہین ہے۔ قابض چیزین سرد فواکہ یا ترکاری کا استعمال اسکے ساتھ کرنا چاہیے جیسے سیب اور بہ اور ریباس وغیرہ جو پانی غلیظ اور مکدر ہوگیا ہو اسکے پینے کے بعد لہسن کا استعمال ضرور ہو اور پھٹکری بھی ایسے پانی کو صاف کرتی ہے مختلف پانیون کا فساد پیاز سے برطرف ہو جاتا ہے اسلیے کہ پیاز اسکا تریاق ہے خصوصاً پیاز اور لہسن شریک کرکے اور سرد چیزون مین کا ہو بھی مختلف پانی کے فساد کو دفع کر دیتا ہے۔ ایک عمدہ تدبیر ایسے مسافر کو جسکو مختلف مقامات کے پانی پینے کی ضرورت پڑے یہ ہے کہ اپنے شہر یا گانون سے جب چلے تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ لے لے اور جہان دوسرا پانی ملے اسمین ملاتا ہوا اور پیتا ہوا سفر کرے تا اینکہ اپنے منزل مقصود کو پہونچ جائے پھر اُسکو اختلاف سے پانی کے مضرت نہ پہونچے گی۔ اسیطرح اگر اپنے شہر سے تھوڑی سی ترمٹی لیکر جہان پانی ملے اسمین خوب سا ملاوے اور نتھرا ہوا پانی پیے واجب ہے کہ پانی سامنے سے پیے تاکہ جونک وغیرہ نہ پی جاوے اور بوجہ غلاظت پانی کے معلوم نہو۔ اور سوکھی گھانس جسکی تاثیر فاسد ہو اُسکی بھی تمیز ہو جاوے ترش ربوب سفر مین ہمراہ رکھنا تاکہ ہر ایک مختلف قسم کے پانی مین ملاوین عمدہ تدبیر ہے

فصل آٹھوین دریا کے مسافرون کی تدبیر کا بیان جہاز وغیرہ کی سواری مین مسافر کو کبھی دوران سر اور متلی اور قے عارض ہوتی ہے۔ اور یہ باتین ابتدائے سفر مین پیدا ہوتی ہین بعد اُسکے خود بخود طبیعت ٹھہر جاتی ہے اور تسکین پیدا ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ اپنے متلی اور قے پر حبس کرنے مین اصرار نکرے بلکہ اُسکو بحال خود چھوڑ دے۔ اگر قے مین افراط ہو اسوقت البتہ بند کر دینا چاہیے۔ مسافر کی طبیعت کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ اسکو جہاز وغیرہ پر قے عارض نہو کچھ مقام خوف نہین ہے تدبیر اُسکی یہ ہے کہ سیب اور انار اور بہ وغیرہ کا استعمال کرے اور اگر شیرۂ تخم کرفس یا خیساندہ پیے متلی کے ہیجان کو منع کرتا ہے۔ اور اگر متلی کی شدت ہو اُسمین تسکین پیدا کرتا ہے افسنتین کا بھی یہی خاصہ ہے۔ ترش چیزین جو فم معدہ کو قوت دین اور بخارات کے سر تک اُٹھنے کو منع کرین اُنکی غذاے مناسب یہ ہے جیسے مسور ہمراہ سرکہ اور انگور ترش اور تھوڑا سا فودنج اور حاشا کے شراب ریحانی ہے یا سرد پانی مین روٹی بھگو کر کھانا بھی فائدہ دیتا ہے۔ حاشا بھی تنہا مفید ہے نتھنے کے اندر سفیدہ ملنا متلی اور قے کے روکنے کے واسطے بہت مفید ہے

فن چوتھا بیان مین اقسام وجوہ معالجات کے بحسب امراض کلی کے اور اس مین اکتیس فصلین ہین

فصل پہلی بیان عام معالجہ کا علاج تین باتون سے تمام ہوتا ہے **پہلی** تدبیر اور غذا **دوسری** دواؤن کا استعمال کرنا **تیسری** اعمال دستکاری کی۔ تدبیر سے ہماری مراد یہ ہے کہ اسباب ستہ ضروریہ جسمین غذا بھی داخل ہے انمین تصرف کرنا۔ تدبیر کے احکام بنظر کیفیت کے مثل احکام دوا کے ہین لیکن غذا کے احکام بنظر مقدار کے خاص ہین کہ وہ دواؤن مین نہین پائے جاتے اسلیے کہ غذا کبھی بالکل متروک کرائی جاتی ہے اور کبھی کم کرائی جاتی ہے کبھی مقدار معتدل پر دیجاتی ہے اور کبھی بڑھائی جاتی ہے۔ ترک غذا کا اُسیوقت ہوتا ہے جسوقت طبیعت کا قصد ہو کہ طبیعت مریض نضج اخلاط پر مشغول ہو اور کمی اسوقت ہوتی ہے کہ باوجود اس غرض کے مریض کی قوت کی بھی حفاظت رہے۔ پس جتنی مقدار دیجاتی ہے بنظر بقاے قوت ہوتی ہے۔ اور کمی جتنی کیجاتی ہے اسمین رعایت نضج مادہ کی ہوتی ہے یعنے اگر غذا کثیر دیجائے طبیعت اُسکے ہضم کرنے مین مصروف ہو کر نضج مادہ سے کوتاہی کرتی ہے۔ پھر ان دونون مین جو زیادہ اہم ہوتا ہے اُسکی رعایت مقدم کی جاتی ہے۔ اگر قوت زیادہ ضعیف ہو اُسکی تدبیر مقدم ہوگی۔ اور اگر مرض زیادہ قوی ہو اُسی کی تدبیر مقدم کی جائیگی۔ غذا مین تقلیل دو جہت سے ہوتی ہے۔ مقدار مین بھی کم کی جاتی ہے اور کیفیت مین بھی تقلیل ہوتی ہے۔ ہم اپنی تجویز سے دونون صورتون کو ملا کر ایک تیسری قسم پیدا کرتے ہین فرق مقدار مین کمی اور کیفیت کی کمی کا یہ ہے کہ بعض غذا مقدار مین زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت مین کم ہوتی ہے یعنے جزو بدن کم ہوتی ہے۔ جیسے ترکاری اور فواکہ۔ جو شخص انکے مقدار زیادہ استعمال کرے باوجود زیادتی کمیت کے کیفیت اغتذا کی کم حاصل ہوگی۔ اور بعض غذا

ایسی ہو کہ مقدار مین کم ہوتی ہو اور جزو بدن زیادہ ہوتی ہو جیسے انڈا اور مرغ کے خصیے۔ ہمکو کبھی حاجت اس بات کی ہوتی ہو کہ غذا کی کیفیت مین کمی کرین اور مقدار مین زیادتی یہ احتیاج اس وقت ہو کہ اشتہا مریض پر غالب ہو اور خام اخلاط رگون مین بھرے ہون پس واسطے تسکین اشتہا کے معدے کو غذا سے بھر دیتے ہین۔ اور چونکہ اُس غذا مین تغذیہ کم ہوتا ہو بعد ہضم کے اُسکا کم حصہ اس غذا سے رگون مین پہونچتا ہو جو اخلاط مین زیادتی پیدا کرے اسی وجہ سے اخلاط موجودہ کا نضج ہوا کرتا ہو اُسمین کسیطرح کا ہرج نہین ہوتا ہو سوا اسکے اور بھی بہت سے اغراض ہین۔ اور جسوقت اسکی حاجت ہو کہ غذا کی کیفیت زیادہ ہو اور کمیت کم ہو مثلاً ہم چاہین کہ قوت مریض کی بڑھائین اور معدے مین مقدار کثیر غذا کے ہضم کرنے کی طاقت نہو اُسوقت غذاے قلیل المقدار جو کثیر الکیفیت ہو کھلاتے ہین۔ اکثر بغرض تقلیل غذا کی مریض کو ہم اُسوقت دیتے ہین خواہ مطلق تغذیہ موقوف کرتے ہین جسوقت علاج امراض حادہ کا کرتے ہین۔ امراض مزمنہ مین بھی تقلیل غذا کی کرتے ہین مگر بنسبت امراض حادہ کے بہت کم اسواسطے کہ توجہ ہمارا علاج مین امراض مزمنہ کی بطرف بقاے قوت کے زیادہ ہوتا ہو اس سبب سے کہ اُنکا بحران اور منتہا دور ہوتا ہو۔ اگر قوت کی محافظت نہ کی جاے تا وقت بحران ثابت نرہیگی اور جس مادہ کا نضج مدت طولانی چاہتا ہو اُسکے نضج مین قوت وفا نکریگی۔ امراض حادہ مین چونکہ بحران قریب ہوتا ہو اور ہمکو امید ہوتی ہو کہ قبل انتہاے امراض کے قوت زائل نہوگی اسلیے تقلیل غذا کی جائز رکھتے ہین۔ اگر زوال قوت کا امراض حادہ مین بھی خوف ہو زیادہ اہتمام تقلیل غذا مین نکرینگے۔ اور جسقدر مرض قریب زمانہ ابتدا کے ہو اور اعراض مین سکون ہو غذا بخوبی واسطے زیادہ کرنے قوت کے دیتے ہین۔ اور جس وقت مرض کا زمانہ مزید شروع ہوا اور اعراض مین زیادتی پیدا ہو غذا کی تقلیل کرتے ہین باعتماد تدبیر سابق کے۔ اور بخیال اس بات کے کہ قوت کو وقت مجاہدہ مرض کے دوطرف متوجہ ہونیکا بوجھ نہ پڑے اور بروقت منتہا کے تلطیف تدبیر زیادہ کیجاتی ہو اور جسقدر مرض مین حدت زیادہ ہو اور بحران اُسکا قریب تر ہو تدبیر مین تلطیف زیادہ ہوگی مگر ایسے اسباب مخصوص پیدا ہون جو تلطیف تدبیر کے مانع ہون جنکا ذکر امراض جزئیہ مین کیا جائیگا۔ غذا کو بنظر جزو بدن ہونیکے دو فضیلتین اور ہین **اول** سرعت نفوذ یعنے بہت جلد ہضم ہو جانا جیسے شراب **دوسری** بطور نفوذ یعنے دیر ہضم ہونا جیسے بھنی ہوئی چیزین اور قلیے اور ایک یہ بھی کیفیت غذا کی ہو کہ کسی غذا سے خون غلیظ پیدا ہوتا ہو اور چپکتا ہوا جیسے سور کے گوشت سے خون پیدا ہو یا گوشت بچہ گاؤ سے اور کبھی کسی غذا سے رقیق پیدا ہوتا ہو اور بہت جلد اُسمین تحلل عارض ہوتا ہو جیسے وہ خون جو شراب و انجیر سے پیدا ہو۔ ہمکو احتیاج سریع النفوذ اور نفوذ غذا کی اُسوقت ہوتی ہو جسوقت تدارک سقوط قوت حیوانیہ کا ہمکو منظور ہو اور اُسکا جبر وار کرنا مطلوب ہو اور مدت اور قوت اتنی وفا نکرے کہ غذاے بطی الہضم استعمال کیجاے۔ اور غذاے سریع الہضم سے ہم اُسوقت پرہیز کرتے ہین اگر پہلے سریع الہضم غذا کھا چکا پس اسکا خوف ہو کہ دونون غذائین ملکر وہ اضطراب ہضم پیدا کرین جسکا بیان فصل پندرھوین جلد پہلا تعلیم دوسری فن دوسرے مین ہو چکا ہو۔ اور غذاے غلیظ بطی النفوذ سے مریض کو ہم اُسوقت بچاتے ہین جب خوف سدے پڑنیکا ہو۔ مگر ہم غذاے قوی جو بطی الہضم ہو اُس شخص کے واسطے اختیار کرتے ہین جسکا قوی کرنا اور اُسکو آمادہ بریاضت کرنا مطلوب ہو۔ غذاے کمزور اُسکے واسطے تجویز کرتے ہین جسکے مسام مین تکاثف بہت جلد ہو جاتا ہو۔ **معالجہ دوائی** کے تین قاعدے ہین **اول** دوا کی کیفیت کا اختیار کرنا یعنے اسکی حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست کو اختیار کرنا **دوسرا قاعدہ** دوا کے مقدار کا اختیار کرنا اور اس قاعدے کی تقسیم بطرف وزن دوا اور اندازہ کیفیت کے یعنے درجات اُسکے حرارت اور برودت کی طرف ہوتی ہو **تیسرا قاعدہ** ترتیب وقت دوا کا۔ اختیار کیفیت دوا کا قاعدہ علی الاطلاق اسیطرح دریافت ہوتا ہو جب قسم مرض پر آگاہی ہو جسوقت کیفیت مرض پہچانی جاے واجب ہو کہ دوا مخالف کیفیت مرض کے اختیار

کرین اسلیے کہ علاج مرض کا بالضد ہوتا ہو اور حفظ صحت بالمثل کیا جاتا ہو۔ اندازہ مقدار دوا کا دو طرح سے ہوتا ہو **اول** بطریق حدث صناعی بنظر طبیعت عضو کے یعنے طبیب کو کرتے کرتے ایک مشق ایسی بہم پہونچتی ہو کہ طبیعت عضو جسقدر وزن دوا کو متحمل ہو فوراً بلا فکر پہچان لیتا ہو دوسرے مقدار مرض سے بھی مقدار دوا کی کیجاتی ہے۔ اور جن چیزون سے موافقت اور مناسبت دوا کی واسطے اعضا کے معلوم ہوتی ہو وہ جنس اور سن اور عادت اور بلد اور صناعت اور قوت اور سحنہ ہو۔ شناخت طبیعت عضو کی چار چیزون کی شناخت پر موقوف ہو۔ مزاج عضو کا اور اسکی خلقت اور اُسکی وضع بہ نسبت قرب و بعد کے معدن غذا یعنے معدہ سے اور اُسکی قوت۔ مزاج عضو کا اصلی جسوقت پہچانا جاے بعد اُسکے جو مزاج بوجہ مرض کے عارض ہوا ہو وہ بھی پہچانا جاے حدث صناعی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اسکا مزاج عارضی مزاج طبعی سے کتنا بعید ہو بعد اُسکے جتنے مقدار کی دوا اُسکے مناسب ہو وہ بھی دریافت ہو سکتی ہو مثلاً کسی عضو کا مزاج اصلی حالت کا بارد ہو اور مزاج عارضی مرض کا گرم پیدا ہوا ہو اس مزاج کو مزاج اصلی سے نہایت بعد ہو پس اُسکو حاجت زیادہ تبرید کی ہوگی۔ اور اگر دونون مزاج اصلی اور عارضی حار ہون انمین فقط تبرید خفیف کی ضرورت ہوگی۔ خلقت عضو کی شناخت اُسکو ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ خلقت کتنی معنو پر استعمال کی جاتی ہو اور کون کون سی چیز خلقت مین داخل ہو اس بات کو فصل پہلی تعلیم پانچوین فن اول مین دیکھنا چاہیے بعد اُسکے یہ جاننا چاہیے کہ بعض اعضا اپنی خلقت مین ایسے ہین کہ اُنکے منافذ داخلی یا خارجی کسی شے کے جانے آنے کو بسہولیت قبول کرتے ہین اُس عضو کا فضلہ دواے معتدل اور لطیف سے دفع ہو سکتا ہو اور جو عضو ایسے نہین ہین اُنکے دفع فضول مین دواے قوی کی حاجت ہو۔ اسی طرح سے بعض اعضا متخلخل ہین اور بعض متکاثف اور سخت ہین۔ متخلخل مین لطیف دوا کافی ہو اور کثیف عضو مین بے استعمال دواے قوی کے کچھ اثر نہین ہوتا۔ اکثر وہی اعضا محتاج دواے قوی کے ہین جن مین تجویف نہین ہو جانب اندرونی اور بیرونی مین اور نہ اُسکے واسطے فضاے وسیع ہے دونون جانبون مین لیکن وہ عضو سخت اور کثیف ہو جیسے گردہ۔ اُسکے بعد وہ عضو جسکے دو جانبون مین تجویف ہو وہ کمزور ہے جیسے ریہ۔ وضع عضو سے اس طرح پر شناخت ہوتی ہو کہ چونکہ وضع جیسا اوپر معلوم ہو چکا دو باتون کا مقتضی ہے پہلی مقام خاص اُس عضو کا دوسری مشارکت اُسکی باعتبار قرب اور بعد کے دوسرے عضو سے۔ مشارکت کے جاننے سے جو فائدہ اختیاری معالج کو حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس عضو کی غذا کا جذب کرنا اور کسی دوسرے مخرج کی طرف نکالنا یا کسی دوسرے عضو مشارکت کی طرف سے غذا کو بطرف اس عضو کے لانا مثال اسکی یہ ہے۔ اگر مادہ کسی مرض کا محدب جگر مین ہو طبیب اُسکے جذب کی تدبیر بذریعۂ مدرات کے کرے گا تاکہ اُسکا استفراغ بذریعۂ بول کے ہو جائے۔ اور اگر مادہ مقعر جگر مین ہو اُسکا استفراغ بذریعۂ اسہال کے کرنا چاہیے۔ پہلی صورت مین استفراغ مادہ کا بذریعۂ بول کے اسواسطے مناسب ہو کہ محدب جگر کو مشارکت اعضاے بول سے ہو۔ دوسری صورت مین استفراغ مادہ کا بذریعۂ اسہال اسلیے مناسب ہو کہ مقعر جگر کو مشارکت امعا سے ہو۔ مقام خاص عضو کے جاننے سے فائدہ تین طرح کا ہوتا ہو اول بجہت قرب اور بُعد کے مثلاً اگر کوئی عضو قریب منفذ دوا کے ہو مثل معدے کے اثر دواے معتدل کا بھی تھوڑے زمانے مین اُس تک پہونچے گا اور اگر منفذ دوا سے دور ہو جیسے ریہ اُس عضو تک پہونچتے پہونچتے قوت دواے معتدل کی فاسد ہو جائیگی اسلیے ایسے عضو کی تدبیر مین دواے قوی کے استعمال کی حاجت ہو۔ جو عضو قریب ہو اور اُس تک اثر دوا کا باسانی پہونچتا ہے اُسوقت واجب ہو کہ قوت دوا کی ضد مقابل قوت مرض کے ہو۔ اور اگر اثر دوا کا عضو مین بدیر پہونچتا ہو اور وہ عضو ایسا کثیف ہو کہ جس دوا مین قوت خالصہ قوی ہو اُسی کا اثر اُس تک پہونچے گا۔ ایسی صورت مین دوا مین بہ نسبت قوت مرض کے اثر زیادہ درکار ہو جس طرح عرق النسا وغیرہ کے ضمادات کی

کیفیت ہو۔ دوسری وجہ عضو کی مقام خاص جاننے کی یہ ہو کہ مقام خاص کے جاننے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے اور اُسکی بھی شناخت ہوتی ہو کہ اس دوا مین کیا چیز شریک کی جائے تاکہ اثر دوا کا اس عضو تک جلد پہونچے جیسے اعضاے بول کی دوا مین مدرات اور قلب کی دوا مین زعفران تیسری وجہ یہ ہو کہ جس وقت عضو کا مقام خاص معلوم ہوتا ہو کہ اُس عضو تک دوا کس راہ سے پہونچے گی مثلاً اگر ہمکو معلوم ہو کہ قرحہ نیچے کی آنتو مین ہو دوا بذریعۂ حقنہ کے پہونچا ئینگے۔ اگر یہ جانا جائے کہ قرحہ اوپر کی آنتون مین ہو مشروبات سے تدبیر کرینگے کبھی مقام خاص اور مشارکت عضو دونون سے ساتھ ہی فائدہ ہوتا ہو یہ اُسوقت ہو کہ ہم تدبیر کرین جسوقت کہ مادہ بالکل عضو خاص مین گر چکا ہو یا ہم تدبیر کرین اور مادہ ابھی گرتا ہو اسلیے کہ مادہ ابھی گر رہا ہو اُسکو مقام انصباب سے بعد رعایت کرنے چار شرطون کے ہم جذب کر لینگے۔ پہلی رعایت مخالفت جہت کی کہ اگر داہنی طرف گرتا ہو بائین طرف جذب کرینگے یا اوپر کی طرف گرتا ہو نیچے کی طرف جذب کرینگے۔ دوسری رعایت عضو مشارک کی جیسے خون حیض بند کیا جاتا ہو پستان پر پچھنے لگانے سے بوجہ مشارکت پستان کے واسطے رحم کے جیسا باب تشریح مین گذرا۔ تیسری رعایت محاذات کی جیسے امراض جگر مین داہنے ہاتھ کی باسلیق کھولی جاتی ہے یا امراض طحال مین بائین ہاتھ کی باسلیق۔ چوتھی رعایت مادے کے دور گرانے کی تاکہ جس عضو کی طرف جذب کر کے مادہ کو لیجاوے قریب اس عضو کے نہو جس عضو سے مادہ کو جذب کیا ہے۔ لیکن اگر مادہ بالکل گر چکا ہے اسوقت مقام خاص اور مشارکت دونون کا فائدہ ساتھ ہی ہوتا ہے اس طرح سے کہ یا ہم اس مادہ کو اسی عضو خاص سے جذب کر لین یا اُسکو عضو قریب مشارک کی طرف نقل کر کے وہان سے نکالین جیسے فصد صافن کی امراض رحم مین یا فصد اُس رگ کی جو زیر زبان ہے ورم لوزتین مین۔ اگر معالج کا قصد ہو کہ جذب مادہ کا بطرف مخالف کے کرے پہلے درد مین عضو کی تسکین پیدا کر دے اسکے بعد دیکھے کہ بروقت جذب کرنے مادہ کے اس مادہ کا گذر کسی عضو رئیس تک ہو یا نہین۔ قوت عضو کی شناخت سے تین طرح کا فائدہ ہوتا ہے پہلی رعایت اس بات کی کہ عضو رئیس اور مبدا ہو اسلیے کہ ہم اعضاے رئیسہ پر قوی دواؤن کے استعمال کی جرأت تا امکان نہین کرتے اس خوف سے کہ کیفیت دوا کی عضو رئیس تک پہونچے گی تمام بدن مین اُسکا ضرر عام ہوگا اسیواسطے دماغ اور جگر سے استفراغ مادہ کا دفعہ واحد مین نہین کرتے۔ اور نہ انکی تبرید شدید کرتے ہین اگر جگر پر ضماد اور دوا محلل کا کرتے ہین اسمین کچھ دوائین قابض خوشبو واسطے حفظ قوت کے ضرور شریک کرتے ہین۔ اسیطرح جو مشروبات بغرض مذکور استعمال کرتے ہین اُنمین بھی اسکی رعایت ملحوظ رہتی ہو۔ اس رعایت مین سب سے زیادہ مقدم قلب ہو۔ اُسکے بعد دماغ اُسکے بعد جگر دوسرا فائدہ مراعات فعل مشارک عضو کا ہو اگرچہ وہ عضو رئیس نہو جیسے معدہ اور ریہ۔ اسیواسطے کسی تپ مین بروقت ضعف معدہ کے بہت سرد پانی نہین پلاتے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ استعمال دوا یہ مرتبہ کا اعضاے رئیس مین اور جو اعضا کہ بعد اعضاے رئیس کے مثل اعضاے رئیس کے ہین زیادہ تر باعث کوتاہی حیات ہو۔ تیسرا فائدہ مراعات اس بات کی کہ وہ عضو ذکی الحس ہو یا حس مین کند ہو پس جو اعضا کہ ذکی الحس اور عصبانی ہین واجب ہو کہ اُنمین استعمال ایسی دواؤن کا جو ردی الکیف اور لذاع اور موذی ہون مثل یتوعات (یعنی وہ گھانس جسکے کاٹنے سے دودھ نکلے) وغیرہ کے نکرین اور تا امکان ان اعضاؤن کو ایسی دواؤن سے بچائین جن دواؤن کے استعمال سے اجتناب چاہیے تین قسم کی ہین محللات اور مبردات قوی جیسے افیون اور وہ دوائین جنکی کیفیات مخالف ہین مثل زنگار اور سفیدہ قلعی لینے اسفیداج اور نحاس سوختہ وغیرہ۔ یہ سب بیان تفصیل اختیار دوا کا بسبب طبیعت عضو کے تھا۔ اب باعتبار مقدار مرض کے دیکھنا چاہیے جس مرض کی مقدار حرارت ارضی شدید ہو اُسمین حاجت حرارت بجھانے کی نہایت بارد دوا سے ہوتی ہو اور جس مرض کی مقدار برودت ارضی شدید ہو اُس سے زیادہ تسخین کی ضرورت ہوتی ہو۔ اگر حرارت اور برودت مین قوت نہو کم قوت دوا پر اکتفا کرین گے۔ وقت مرض سے اسطرح شناخت ہوتی ہو پہچاننا چاہیے کہ مرض کا کونسا زمانہ ہو مثلاً اگر ورم کا زمانہ ابتدائی ہو فقط دواے رادع کا استعمال کرینگے۔ اور اگر زمانہ منتہا کو پہونچا ہو فقط

دوائے محلل کا استعمال کرینگے۔ اور درمیان زمانۂ ابتدا اور انتہا کے ہو رادع اور محلل دونون کو ملا کر استعمال کرینگے۔ اگر مرض حار ہو زمانۂ ابتدا مین تدبیر باعتدال کرینگے۔ اور اگر ایسا مرض منتہا کو پہونچے تلطیف تدبیر مین بالغ کرینگے اور اگر مرض مزمن ہو ابتدا مین اتنی بھی تلطیف نکرینگے اور بروقت منتہا کے تدبیر معتدل کرینگے۔ علاوہ یہ ہو کہ اکثر امراض مزمنہ سوائے حمیات کے فقط تدبیر لطیف سے زائل ہو جاتے ہین اپنا اگر اور مرض کا مادہ کثیر ہو اور ہیجان مادہ مین زیادہ ہوا ابتدا مین بدون انتظار نضیج کے استفراغ کرین۔ اگر مقدار مادہ کی معتدل ہو اور ہیجان بھی زیادہ نہو پہلے نضیج کرلین تب بعد اُسکے استفراغ کرینگے۔ جن چیزون سے بوجہ اُنکی مناسبت کے حالات مرض پر بحث کرتے ہین اُنکی شناخت آسان ہے منجملہ اُنکے ہو ایسی چیز ہو کہ اُنکی رعایت مقدم ہو۔ اور یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ ہوا دواکی معین ہو یا مرض کی۔ یہ بھی ہم کہتے ہین کہ جن امراض مین اندیشہ زیادہ ہو اور تدبیر واجب مین تاخیر ہونے سے یا اُسمین کمی کرنے سے قوت سے بجز فی نہو ایسے امراض مین واجب ہو کہ قوی علاج سے ابتدا کیجائے۔ اور جو امراض ایسے نہون اُنمین رفتہ رفتہ علاج قوی کا استعمال کرنا چاہیے اگر دوائے سبک کافی نہو۔ معالج پر واجب ہے کہ تدبیر صائب سے جدا نہو اگرچہ تدبیر صائب کی دیر مین پیدا ہوتی ہو یعنے ظہور تاثیر مین اگر تاخیر ہو بشرطیکہ تدبیر صائب ہو اُسے ترک نکرنا چاہیے۔ اور تدبیر غلط پر گو ضرر اُسکا ظاہر نہو قائم نرہنا چاہیے۔ اور یا ہمہ علاج واحد پر دوا‌ئے واحد پر اکتفا کرنی چاہیے بلکہ ایک ہی قسم کا علاج دوائین بدل بدل کر کرنا چاہیے اسلیے کہ جس دوا کی طبیعت کو خوگری ہو جاتی ہو اسکا اثر قبول نہین کرتی ہو۔ اور ہر ایک بدن بلکہ ہر ایک عضو بدن کو ایک وقت کسی دوا کے اثر قبول کرنے کی خصوصیت ایسی ہوتی ہو کہ اُسوقت دوسری دوا کا اثر ایسا پیدا نہین ہوتا۔ اگر مرض کے پہچاننے مین اشکال ہو طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیے اور علاج مین عجلت نکرنی چاہیے پس طبیعت یا مرض پر غالب آئیگی یا مرض بخوبی ظاہر ہوگا۔ اگر مرض کسی کے ہمراہ درد یا مروڑ کی تکلیف یا سبب درد کا جیسے مرض سقط مجتمع ہو تسکین درد سے علاج شروع کرنا چاہیے۔ اگر احتیاج استعمال مخدرات کی ہو خشخاش سیاہ سے زیادہ مخدر دوا استعمال نکیجائے اسلیے کہ یہ دوا مالوف ہو اور کھانے مین بھی آتی ہو۔ اگر کسی عضو مین حس زیادہ ہو اُسکے علاج مین ایسی غذا جس سے خون غلیظ پیدا ہو کھلانی چاہیے اور اگر خوف زیادہ تبرید کا نہو غذائے بارد مثل کا ہو وغیرہ کے جائز ہو۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ معالجات جیدہ مین سے جو اکثر بے ضرر نافع ہوتے ہین اعانت چاہنا اُن چیزون سے جو قوائے نفسانی اور حیات کو قوی کرین جیسے فرحت اور ملاقات اُس شخص کی جس سے مریض مانوس ہو اور بالتزام موجودگی اُس شخص کی جسکے موجود رہنے سے مریض مسرور ہو۔ اور اکثر بالتزام موجودگی اُن لوگون کی جو محتشم اور بزرگ ہون خواہ اُس شخص کی جس سے مریض کو حیا دامنگیر ہو بھی نفع کرتی ہو۔ اور جن چیزون سے مریض کو ضرر پہونچتا ہے اُسکی مضرت کو باز رکھتی ہے۔ قریب اسکے یہ بھی معالجہ ہو کہ مریض کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجائین اور ایک ہوا سے دوسری ہوا مین پہونچائین اور ایک ہیأت سے دوسری ہیأت بدل دین۔ اور بتکلف ایسی ہیأت اور حرکات پیدا کرین جنسے ہیأت کسی عضو کی درست ہو جائے اور وہ ہیأت بتکلف بنی ہوئی بمنزلہ مزاج اصلی کے ہو جائے جیسے لڑکے کو جو احول یعنے بھینگا ہو تکلیف دیجاتی ہے کہ چمکتی ہوئی چیز کو تیز نظر سے دیکھے یا صاحب لقوہ کو آئینہ چینی کے دیکھنے کی تکلیف دیجاتی ہو کہ آئینہ چینی کی طرف دیکھے۔ پس یہ دونون تدبیرین احول کی آنکھ اور صاحب لقوہ کے چہرے کو بتکلف درست کر دیتی ہین اسواسطے کہ احول اپنی آنکھ کو بتکلف چمکتی ہوئی چیز کے دیکھنے پر قائم کرتا ہے اور صاحب لقوہ اپنے چہرے کو بھی اسیطرح درست کرتا ہو۔ پس اکثر دونون درست ہو جاتے ہین منجملہ اُن قواعد کے جنکا حفظ ضرور ہو یہ بھی ضرور ہے کہ معالجات قوی کا استعمال فصول قوی مین تاامکان ترک کرنا چاہیے جیسے اسہال قوی اور داغ دینا اور ربط یعنے چاک کرنا اور قے کرنا گرمی اور جاڑے دون مین۔ منجملہ اُن امور کے جنمین حاجت نظر دقیق کی بروقت معالجے کے ہوتی ہو یہ ہو کہ مرض واحد مین دو مستحق متضاد مجتمع ہون مثلاً مرض مستحق تبرید کا ہو اور سبب

مرض مستحق تسخین کا جیسے حمائے سدے میں تپ مستحق تبرید کے ہوتی ہے اور جو سدہ سبب مرض ہو وہ تسخین کو چاہتا ہے۔ یا استحقاق برعکس اس صورت کے ہو کہ مرض تسخین چاہے اور عرض تبرید چاہے جیسے مادہ قولنج کا مستحق تسخین اور تقطیع کا ہوتا ہے اور شدت درد کی تبرید اور تخدیر چاہتی ہے یا عکس نکلا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ہر ایک امتلا اور سوء مزاج کا علاج بالضد بذریعہ استفراغ اور مقابلہ کیفیت کے واجب نہیں ہے بلکہ اکثر تدبیر مہر امتلا اور سوء مزاج میں کافی ہوتی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا

فصل دوسری معالجہ امراض سوء مزاج کے بیان میں

جو سوء مزاج بلا مادہ ہو اسمیں ہم فقط تبدیل مزاج کی تدبیر کرتے ہیں۔ اور اگر سوء مزاج مادی ہو استفراغ مادے کا کرتے ہیں پس اکثر فقط استفراغ کافی ہوتا ہے۔ اور اگر فقط استفراغ مادہ بوجہ جاگرفتہ ہونے اور بمنزلہ مزاج اصلی ہو جانے کے کافی نہو اسوقت بعد استفراغ کے تبدیل مزاج کی بالضد کرتے ہیں۔ بالجملہ معالجہ سوء مزاج کا تین طرح پر ہوتا ہے اسلیے کہ اگر سوء مزاج مستحکم ہے اُسکا علاج بالضد علی الاطلاق کیا جاتا ہے اور یہی علاج مطلق ہے۔ یا سوء مزاج پیدا ہوتا جاتا ہے اور ابھی مستحکم نہیں ہو چکا ہے اُسکی اصلاح معالجہ سے مع تدبیر تقدم بالحفظ کے جو مانع حدوث سبب کے ہو کیجاتی ہے۔ یا سوء مزاج پیدا ہونے والا ہوا اور ابھی کسیقدر حادث نہیں ہوا ہے اسکی تدبیر فقط سبب سوء مزاج کے روکنے سے ہوتی ہے اسکا نام تقدم بالحفظ ہے مثال مداولت کی علاج عفونت حمائے ربع کا تریاق سے اور سرد پانی کا پلانا حمائے غب میں اور مثال علاج تقدم بالحفظ کی استفراغ حمائے ربع میں خربق پینے کی سے اور غب میں سقمونیا سے جسوقت ارادہ ہو کہ ابتدائے نوبت کو روکیں اور مثال مقدم بالحفظ کی تنہا استفراغ اُس شخص کا جو مستعد حمائے ربع کا ہو بوجہ غلبہ سودا کے اور مستعد حمائے غب کا استفراغ بجہت غلبہ صفرا کے سقمونیا سے۔ اگر سبب مرض کا حرارت اور برودت میں مشتبہ ہو اور ارادہ یہ ہو کہ تجربہ سے دریافت کریں چاہیے کہ قوی دوا سے تجربہ نہ کیا جائے ورنہ جو نا تجربہ دوا سے قوی سے کیفیت بالعرض پیدا ہوگی اصلی سبب کے پہچاننے میں دھوکا کھاوگے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تبرید اور تسخین دونوں کی زیادتی کا ضرر یکساں ہے مگر اندیشہ تبرید کی زیادتی میں زیادہ ہے اسلیے کہ حرارت طبیعت کے مناسب ہے۔ اور خطرہ ترطیب اور حبس یعنے خشکی پیدا کرنے میں برابر ہے لیکن مدت ترطیب پیدا ہونے کی زیادہ ہے۔ ہر ایک کی رطوبت اور یبوست سے حفاظت بذریعہ تقویت اسباب ہر ایک کے اور تبدیل اسباب ضد اُسکے سے ہوتی ہے۔ حرارت کی تقویت کے اسباب کو ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ اور جو چیزیں حرارت غریزی کو ہوشیاری قائم اور برپا کرتی ہیں اُنسے بھی تقویت حرارت کی ہوتی ہے جیسے ثقل بدنی اور امتلائی کو دور کرنا اور سدوں کی تفتیح کرنی اُسکے بعد حرارت کی حفاظت رطوبت معتدل سے ہوتی ہے۔ اور برودت کی تقویت اُسکے اسباب کی تقویت سے ہوتی ہے۔ اور حرارت کے اندر بدن کے بستہ ہونے سے۔ اور بجہت اُس چیز کے جو بافراط تحلیل کرے۔ بالذات یہ فعل یبوست کا ہے اور بالعرض حرارت کا۔ جو شخص علاج افراط حرارت کا بذریعہ تفتیح سدوں کے کرے اسکو لائق ہے کہ تبرید مفرط سے احتراز کرے کہ اسکی جہت سے سدے میں تحجر اور سختی پیدا ہوتی ہے پس سوء مزاج حار بڑھ جائیگا بلکہ لائق ہے کہ علاج میں نرمی کرتا رہے پس پہلے ایسی چیز سے دوا کرے جو جلا پیدا کرتی ہے اگر جلا کرنیوالی سرد دوا کافی ہو جائے جیسے آش جو اور آب کاسنی پھر اس سے کیا بہتر ہے اور اگر نہ کافی ہو پس ایسی دوا جلا کرنے والی جو حرارت اور برودت میں معتدل ہو اگر یہ کافی نہو ایسی دوا دینی چاہیے جسمیں حرارت لطیف ہو اور اسکا چنداں خوف نہو۔ اگرچہ یہ دوا تفتیح کا نفع مع تبرید کے کرتی ہے مگر اسکا یہ نفع بہ نسبت ضرر تسخین کے جو اس سے حاصل ہوتی ہے اور جسکا اطفا اور بجھ جانا بعد تفتیح کے آسان ہے بہت زیادہ ہے بہ نسبت ضرر تسخین کے۔ اکثر بافراط بجھانا حرارت کا بذریعہ ادویہ مطفیہ کے نفخ اخلاط مادہ کو مانع ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض اطبا اس رائے کے ابطال میں نہایت معترض ہیں اور اُنکے نزدیک افراط ادویہ مطفیہ کی واجب ہے۔ سبب یہی ہے کہ ان لوگوں کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ قوی دواؤں سے حرارت کا بجھانا

قوت اصلی کو ساقط کر دیتا ہے خصوصاً وہ قوت جو بوجہ مرض کے ضعیف ہو جاتی ہے - اگرچہ اصلاح مادے کی بخوبی کرتا ہے لیکن بعد اصلاح کے اور امراض دوسرے پیدا کرتا ہے لیئے کبھی سوء مزاج بارد مفرد اور کبھی سوء مزاج مادی جسکا مادہ مخالف ان مواد کے ہے جنکی اصلاح ادویہ مطفیہ نے کی ہے سرد مزاج کی تسخین بہت دشوار ہے بعد استحکام برودت کے اور بہت آسان ہے ابتدا میں - حاصل یہ ہے کہ تسخین بارد کی ابتدا میں آسان تر ہے بہ نسبت تبرید حار کے ابتدا میں مگر تبرید حار کی انتہا میں اگرچہ دشوار ہے لیکن پھر بھی آسان ہے بہ نسبت تسخین بارد کے انتہا میں اس لیئے کہ برودت جسکا زمانہ حد سے گذر جائے اور انتہا کو پہونچے گویا موت طبیعت کی وہی ہے اور موت کو اپنے ساتھ کھینچ لاتی ہے -

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تبرید سے کبھی خشکی حاصل ہوتی ہے اور کبھی ترطیب حاصل ہوتی ہے اور کبھی دونون مین سے کچھ نہین ہوتا - اگر تبرید سے خشکی پیدا ہو اُس برودت جاذبہ کو ثبات اور بقا زیادہ ہوتی ہے - اور ترطیب سے جس برودت کا پیدا کرنا منظور ہو بہت جلد پیدا ہوتی ہے - کبھی یبوست کے پیدا کرنے پر تمام اسباب حرارت کے معین ہوتے ہین جسوقت حرارت مین افراط ہو اور ترطیب پر اعانت تمامی اسباب برودت کے بشرطیکہ افراط کرتے ہین لیکن کوئی سبب ترطیب مین قائم مقام آرام وہی اور ہمیشہ استحمام خفیف اور آبزن کے نہین ہے اور اسکا بیان فصل دوسری تعلیم دوسری جلد دوسرا فن دوسرے مین ہو چکا ہے - شراب پانی ملی ہوئی ترطیب مین زیادہ قوی ہے

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شیخ جسوقت محتاج تبرید اور ترطیب کا ہو اُسکے واسطے ایسی تدبیر جو باعتدال اُسکو اس کیفیت کی طرف پھیر لائے کافی نہین ہے بلکہ جو حد اعتدال سے بڑھکر ہو تاکہ بوجہ اپنی برودت اور رطوبت کے اُس حرارت اور یبوست کو کہ جو شیخ کے مزاج مین عارض ہوئی ہے دفع کرے - اسلیئے کہ اگرچہ یہ مزاج عارضی ہے مگر بمنزلہ مزاج طبعی کے واسطے شیخ کے ہوگا - واجب ہے جاننا اس بات کا کہ اکثر ادویہ تسخینہ کی ہمراہ سرکے کے حاجت ہوتی ہے جسوقت کسی عضو کی تسخین منظور ہو اور سرکے کی آمیزش اسواسطے ہوتی ہے تاکہ قوت دوا کی اندر عضو کے پہونچ جائے جیسے استعمال زعفران کی حاجت ادویہ مبردہ قلت کے ہمراہ ہوتی ہے تاکہ اثر تبرید کا قلب تک پہونچے - اور اکثر کوئی دوا قوی التاثیر تبدیل مزاج مین ہوتی ہے مگر اتنی دیر تک نہین ٹھہرتی ہے کہ اُسکا فعل تمام ہو جائے - پس حاجت ملانے ایسی دواؤن کی ہوتی ہے جو کثیف ہو اور اُسکو اتنی دیر تک ٹھہرائے اگرچہ یہ دوائے کثیف اُس دوائے لطیف کی ضد ہوتی ہے جیسے روغن بلسان مین آمیزش موم وغیرہ کی کرتے ہین تاکہ روغن بلسان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ اُسکا فعل تمام ہو جائے

فصل تیسری

اس بات کے بیان مین کہ استفراغ کس وقت اور کس طرح کرنا چاہیے

جو چیزین صواب حکم پر استفراغ مین دلالت کرتی ہین وہ دس ہین - ایک امتلا ۱ اخلاط - ۲ قوت بدن - ۳ مزاج - ۴ وہ اعراض جو مناسب کسی خاص استفراغ کے ہون مثلاً جو طبیعت خواہش اسہال کی کرتی ہو اور اسکو اسہال پہلے سے عارض نہوا ہو وہی مناسب استفراغ اسہال کے ہوگی اس لیئے کہ اسہال حالت اسہال مین اندیشہ کی بات ہے - ۵ سحنہ - ۶ سن - ۷ فصل - ۸ کیفیت ہوائے بلد - ۹ عادات - ۱۰ پیشہ اُس شخص کا جسکا اسہال منظور ہو یہ دسون چیزین اگر دلالت خلاف استفراغ پر کرین استفراغ جائز نہوگا - خلا پیٹے امتلا کا نہونا ضرور استفراغ کو منع کرتا ہے - اسیطرح سے ضعف کسی قوت کا قوائے ثلاثہ سے بھی مانع استفراغ کا ہے لیکن ہم کبھی اس بات کو پسند کرتے ہین کہ اگر ضعف کسی قوت مین ہو جائے مگر ترک استفراغ کا ضرر پیدا ہو - اور یہ بات قوائے حس و حرکت کے ضعف مین ہم تجویز کرتے ہین اور کبھی ہم ضرر استفراغ کو بجہت ضعف قوت کے ناجائز سمجھتے ہین اور ایسا خیال کرتے ہین کہ ترک استفراغ سے تدارک ضعف قوت کا ہوگا - اور یہ بات بہ نسبت تمامی قوی کے ملحوظ رہتی ہے - جو مزاج گرم اور خشک ہے اُسمین بلحاظ استفراغ منع کیا جاتا ہے - اور جو مزاج سرد اور تر ہے کہ اُسمین حرارت

سفقو دیہی یا حرارت ضعیف ہو اُسمین بھی بلحاظ ضعف قوت کے استفراغ ناجائز سمجھتے ہین۔ اور گرم اور تر مزاج مین قے شدید کے استفراغ کی
اجازت دیجاتی ہو۔ سحنہ کا یہ حال ہو کہ بافراط لاغر اور متخلخل ہونا استفراغ کو بخوف تحلیل قوت کے منع کرتا ہو اسیواسطے طبیب پر واجب ہے کہ
تدبیر ضعیف ونحیف کی جسکے خون مین صفرے کی کثرت ہو ایسی آسانی سے کرے کہ اُسکو نوبت استفراغ کی نہ ہونے پائے اور غذا اُسکی جید ہو جو خون عمدہ
پیدا کرے اور مزاج اُس غذا کا مائل بہ برودت اور رطوبت ہو بیشتر ایسی تدبیر سے اصلاح اُسکے مزاج اور خلط کی ہو جاتی ہو۔ اور کبھی یہی تدبیر
اُسکو توانا قوی کردیتی ہو کہ تحمل استفراغ کا ہو جاتا ہو۔ اسیطرح واجب ہو کہ استفراغ بہ تقلیل الغذا کے جسکی عادت کم کھانیکی ہو اقدام نکیا جائے جبتک
اُسکے استفراغ سے گریز ہو سکے۔ فربہی مفرط بھی مانع استفراغ سے ہے بنظر خوف غلبہ برودت کے اور اس خوف سے کہ رگون مین گوشت تنگی
پیدا کرے۔ اور بر وقت خالی ہونے رگون کے گوشت بھی رگونکی اطاعت کریگا پس حرارت اندر بستہ ہو جائیگی اور فضول بطرف احشا کے بطور
نچوڑنے کے کھنچ جائینگے۔ جو اعراض ردی ہین جیسے مستعد ذرب یعنے اسہال اور تشنج کا ہونا مانع استفراغ ہو۔ جو سن بھی تمام نشو کو نہ پہونچا ہو
اور جو سن حد ذبول سے گذر گیا ہو یہ بھی مانع استفراغ کا ہوتا ہو فصل نہایت گرم اور نہایت سرد مین بھی استفراغ کرنا نچاہیے۔ بلد جنوبی جو بہت
گرم ہو اُسمین بھی استفراغ ناجائز ہو اسلیے کہ اکثر مسہل کی دوائین گرم اور تر ہین۔ اور دو قسم کی تیزی کا تحمل نہین ہو سکتا۔ ایضاً چونکہ قوی ایسے
مقامات مین ضعیف اور ڈھیلے ہوتے ہین اور یہی حرارت خارجی مادہ کو بطرف خارج جذب کرتی ہے اور دوا کی حرارت مادے کو بطرف اندر کے
جذب کریگی پس دونون جذب مین تعارض واقع ہوگا اور دونون کا اثر باطل ہو جائیگا۔ جو بلد شمالی اور بہت سرد ہو وہ بھی استفراغ کو
منع کرتا ہو۔ قلت عادت استفراغ کی بھی مانع استفراغ ہوتی ہو جس صناعت مین استفراغ زیادہ ہوتا رہے جیسے حمامی یا حمال اسکا بھی استفراغ
ناجائز ہو۔ مناسب جانتا اس بات کا ہو کہ غرض ہر استفراغ کی ایک بات پانچ باتون مین سے ضرور ہوتی ہو پہلے نکالنا اُس چیز کا جس کا
استفراغ واجب ہے بعد اُسکے نکل جانے کے راحت ضرور پیدا ہوتی ہو مگر جسوقت اوعیہ مین کسیقدر وہ شے یا اُسکا اثر باقی رہجائے یا بعد استفراغ
کے غلبہ حرارت ادویہ وغیرہ کا پیدا ہو یا حرارت حمائے یوم کی بڑھ جائے یا کوئی مرض ایسا پیدا ہو جیسے خراش امعا بوجہ اسہال کے خواہ
قرحہ مثانہ کا بوجہ ادرار کے کہ یہ استفراغ اگرچہ نافع ہوتا ہے بالکل اسکی منفعت محسوس نہین ہوتی ہے بلکہ تا زوال عارض جدید اذیت
اِس استفراغ کی منفعت سے زیادہ ہوتی ہو دوسرے ہر استفراغ مین متوجہ ہونا مادہ کا کسی جہت خاص مین بھی لحاظ کرنا چاہیے جیسے اگر
کسی مادہ سے متلی پیدا ہو اُسے بذریعۂ قے دفع کرے۔ اور جس مادہ سے پیچ امعا مین پیدا ہو اُسے بذریعۂ اسہال دفع کرنا چاہیے
تیسرے مخرج اور طریقہ نکلنے اُس خلط کا جہت میل سے دریافت کرنا چاہیے جیسے امراض جگر کے واسطے داہنی باسلیق ہو نہ داہنے ہاتھ
کی سرارو۔ اگر اس امر مین خطا ہوگی اندیشہ پیدا ہوگا۔ یہ بھی واجب ہو کہ جس طرف مادہ نکالا جائے وہ عضو خسیس اور کم رتبہ ہو بنسبت اُس عضو کے
جسمین سے مادہ نکالا جاتا ہو تاکہ مادہ بطرف اشرف کے مائل نہو۔ یہ بھی واجب ہو کہ مخرج مادے کا طبعی ہو جیسے اعضائے بول واسطے حدبہ جگر کے
اور امعا اور اعضائے غذا واسطے مقعر جگر کے۔ بیشتر ایسا ہوتا ہو کہ جس عضو سے مادہ دفع کیا جاتا ہو کسی عضو کی طرف وہ عضو خود ایسا ہوتا ہو
کہ اُسمین ایک قسم کا مرض ہوتا ہو اور خوف ہوتا ہو کہ اگر وہ اخلاط اس عضو کی طرف منتقل ہونگے مرض مین زیادتی ہوگی اُسوقت جس طرف
مادہ کا انتقال اصوب ہوتا ہو اُسکے خلاف جہت مین مادہ لیجانا پڑتا ہو۔ اسیطرح کبھی وہ عضو جذبۂ انتقال مادہ کا مناسب ہو اگرچہ اُسمین
کوئی مرض نہین ہوتا لیکن اِس مادہ کے آنے سے مرض جدید پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے جیسے کوئی مادہ آنکھ سے بطرف حلق کے
لیجانے سے خوف پیدا ہو جانے خناق کا ہوتا ہو۔ ایسے وقت مین تدبیر مین نرمی چاہیے۔ کبھی طبیعت خود بخود کسی مادہ کا استفراغ

خلاف جہت عادت مین کر دیتی ہو واسطے بچانے اُس عضو کے جسوقت کہ ضعیف ہو۔ اکثر جو استفراغ طبیعت کا خلاف جہت عادت مین ہو بعد استفراغ
کے بھی اشکال باقی رہ جاتا ہو جیسے کوئی مادہ دماغی بطرف مقعد یا ساق یا قدم کے گرے براہ دفع طبعی کے اسوقت یہ نہین معلوم ہوتا ہو کہ تمام دماغ
سے گرا ہو یا ایک ہی بطن سے دماغ کے گرا ہو چوتھے وقت استفراغ کا دیکھنا چاہیے جالینوس حکم قطعی کرتا ہو کہ امراض مزمنہ مین انتظار نضج کا کرنا
چاہیے اور غیر مزمنہ مین کچھ ضرور نہین ہو۔ اور نضج کی شناخت اوپر کے مباحث مین خصوص بیان بول مین بخوبی ہو چکی ہو قبل استفراغ اور بعد نضج کے
ملطفات پلانی چاہیین جیسے آب زوفا اور حاشا اور بزوری وغیرہ۔ امراض حادہ مین بھی راے صائب یہی ہو کہ انتظار نضج کا کرے خصوصاً اگر مادہ ساکن ہو
اور متحرک ہو عجلت استفراغ مادہ مین بہتر ہو اسلیے کہ ضرر حرکت مادہ کا زیادہ ہے بہ نسبت اُس ضرر کے جو استفراغ سے قبل از نضج کے مظنون ہو
خصوصاً اگر اخلاط رقیق ہون خاص کر جبکہ تجویف عروق مین ہون اور اعضا تنگ داخل نہوئے ہون۔ اگر کوئی خلط ایک ہی عضو مین ٹھہری ہوئی ہو
اسکی تحریک بے نضج کے اور بدون اس بات کے کہ قوام معتدل اُسکو حاصل ہو جیسا اپنے مقام مین بیان ہو چکا جائز نہین ہو۔ اسیطرح اگر تا وقت نضج
قوت باقی رہنے کی امید نہو استفراغ مادہ کا کر دیتے ہین بعد شناخت رقت اور غلظ مادہ کے کہ انمین احتیاط ضرور ملحوظ رہتی ہو۔ اگر مادہ تخمہ کا غلیظ ہو
اُسکی تحریک بدون ترقیق کے جائز نہین ہو اس مادہ کے غلیظ ہونے پر استدلال اسطرح کیا جاتا ہو کہ پہلے اور بھی تخمہ عارض ہو چکا ہو اور شراسیف کے
نیچے وجع درد ہوا اور احشا مین اورام پیدا ہوئے ہون۔ بہت واجب ہو ایسے مقام پر رعایت کرنا حال منافذ کا تاکہ وہ بند نہون اور بعد ان سب امور کے
ملاحظہ کے قبل نضج کے بھی استعمال مسہل کا جائز ہو پانچوین مقدار مادہ کی جسقدر استفراغ کرنی چاہیے اسکی شناخت مقدار مادہ موجودہ سے
ہو سکتی ہو اور قوت مریض سے بھی مقدار دریافت ہو سکتی ہو۔ اور بعد استفراغ کے جو اعراض پیدا ہونیوالے ہین اُنسے بھی اُس مقدار کی تعیین ہو سکتی ہو اسلیے
کہ اگر استفراغ سے اُس مادہ کے کوئی عارض جدید پیدا ہو مقدار نکالنے مادہ کی کم کرنی چاہیے۔ اور جتنا مادہ نکالنا مقصود ہو اس سے اسقدر گھٹانا چاہیے
کہ اُسکا باقی رہنا اس غرض کے حدوث کو مانع ہو جیسے تشنج امتلائی مین یہی تدبیر کیجاتی ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ استفراغ مادہ کا اور اسکا ہٹانا اپنے
مقام سے دو طرح پر ہوتا ہو۔ یا بجہت جذب کے طرف جانب مخالف بعید کے۔ دوسرا جذب بطرف جانب مخالف قریب کے۔ بہتر علی الاوقات استفراغ بطور
جذب کے یہ ہو کہ بدن مین امتلاے مفرط نہو اور جس عضو کی طرف جذب مادہ منظور ہو اُسطرف توجہ مواد کا خود بخود ہو۔ اس حکم کے بیان کے واسطے
تمثیلاً ایک آدمی ایسا فرض کرتے ہین کہ جسکے مُنھ کے اوپر کیجانب یعنے تک اعلیٰ سے بہت سا خون بہتا ہو اور ایک عورت ہے کہ اسکے بواسیر کا
خون جاری ہو ان دونون صورتون مین ہماری تدبیر دو حال سے خالی نہوگی۔ اگر استفراغ بامالہ قریب کرین پہلی صورت مین یعنے جسکے مُنھ
سے خون جاری ہو رعاف کی تدبیر مناسب ہوگی۔ اور دوسری صورت مین رحم کی طرف سے ادرار حیض کا مناسب ہوگا۔ اور اگر جذب بطرف
بعید کرین پہلی صورت مین استفراغ خون کا رگون سے اور ان مقام سے جو اسفل بدن مین ہین کرنا چاہیے۔ اور دوسری صورت مین
ان رگون سے اور ان مقامات سے جو اعلاے بدن مین ہین استفراغ کرنا چاہیے۔ امالہ بعید مین واجب نہین ہو کہ وہ مقام دونون قطر مین
بعید ہو بلکہ قطر واحد کو ابعد ہونا چاہیے پس اگر مادہ اعالی بدن کے داہنے جانب مین ہو اُسکا جذب اسافل کے بائین طرف نکرنا چاہیے بلکہ یا داہنے
اسافل کے اور یہ تدبیر واجبہ اور نہایت درست ہو۔ یا بائین طرف کے اوپر کے اعضا مین جذب کرنا چاہیے۔ اگر وہ عضو ایسا بعید ہو جیسے ایک شانہ
سے دوسرا شانہ اور اُسکا حال نزدیکی مین مثل سر کے دونون جانبون کے نہو۔ اسلیے کہ مادہ اگر سر کے داہنی طرف ہو اُسکا امالہ بطرف اسافل کے
کیا جاتا ہو نہ سر کے بائین طرف اگر ارادہ جذب مادہ کا جہت بعید مین ہو پہلے تسکین وجع کی موضع ماؤف سے کرلینی چاہیے تاکہ درد کی شدت
جمعیت جذب کی نکرے اسلیے کہ درد بھی مادہ کو اپنی طرف جذب کرتا ہو۔ اگر مادہ جذب ہونے مین نافرمانی کرے اور جس مقام پر جذب کر کے لیجانا مطلوب ہو

اُسکا جانا ہو سکے پس سختی جذب مین نکرنی چاہیے اسلیے کہ بیشتر سختی جذب کی مادہ کو متحرک کرکے رقیق کردیتی ہے۔ اور بار ہا یہ ہوتا ہے کہ جذب پیدا نہین ہوتا بہت جلد مقام وجع مین یکجا ہو جاتا ہے۔ اکثر فقط تدبیر جذب کی کافی ہوتی ہے اور استفراغ کی حاجت نہین ہوتی اسلیے کہ جذب کرنے سے بوجہ مادہ کا بطرف موضع ماؤف کے رک جاتا ہے گو اخراج مادہ کا نہو پس فقط جذب سے غرض مطلوب حاصل ہوتی ہے۔ ایسے مقام پر انحصار اسیقدر تدبیر پر کیا جاتا ہے کہ اعضاے مقابل کو باستواری باندھین یا دبائین یا خالی پچھنے لگائین یا ایسی دوائین جو اُن اعضا کو سرخ کردین ملا یہ ہے کہ ایسی تدبیر کرین جس سے اعضاے مقابل کو کسیقدر الم پہونچے۔ جو مادہ رگون مین ہے اُسکا استفراغ بہت آسانی سے ہو جاتا ہے لیکن بعد وہ مادہ جو اعضا اور مفاصل مین ہو کہ اس مادہ کے اخراج مین کبھی دشواری بھی ہوتی ہے۔ اور ضرور اسکے استفراغ مین مادہ صالح جو قابل استفراغ کے نہین ہوتا ہے نکل جاتا ہے جس شخص کے مادہ کا استفراغ کیا جائے چاہیے کہ بہت جلد اغذیہ کثیرہ اور خام تناول کرے تاکہ طبیعت انکو قبل ہضم کے جذب کرے۔ اگر کسیطرح کا ضرر ہو چاہیے کہ تھوڑی تھوڑی غذا استعمال کرے تاکہ رفتہ رفتہ داخل بدن ہو کر ہضم جید ہو جائے فصد ایک استفراغ خاص ہے واسطے ہر ایک خلط کے برابر یعنے اس سے استفراغ چارون خلط کا برابر ہوتا ہے ایک خلط خاص اگر مقدار مین زیادہ ہو جاے یا کیفیت اسکی فاسد ہو جاے اسکا استفراغ فصد سے نہین ہوتا۔ جو استفراغ بافراط ہو اکثر تپ پیدا کرتا ہے جس شخص کی عادت اسہال کی ہو اور رک جاے اور اُس سے کوئی مرض پیدا ہو دوبارہ پیدا ہونا اس استفراغ کا اکثر اُسکو نجات دیتا ہے اُس مرض سے جو کہ بسبب رکنے اسہال کے پیدا ہوا ہے جیسے کسی شخص کے کان کا میل یا فضلہ بینی رکنے سے سدد پیدا ہوا اور پھر دوبارہ یہ دونون فضول جاری ہون سدد زائل ہو جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ باقی رہنا کسیقدر مادہ کا بعد استفراغ کے اتنا ضرر پیدا نہین کرتا جسقدر بکثرت نکلنا مادہ کا اور پہونچنا استفراغ کا اس درجہ تک کہ قوت مین ضعف پیدا ہو مضر ہے اسلیے کہ بقیہ مادہ کو طبیعت خود بخود تحلیل کرلیتی ہے جبتک وہ خلط جسکا استفراغ کرنا درکار ہو باقی رہے اور مریض متحمل استفراغ کا ہو اسوقت تک خوف افراط استفراغ سے نکرنا چاہیے بلکہ اکثر حاجت بقدر افراط استفراغ کی ہوتی ہے کہ نوبت غشی کی پہونچ جائے جیسے سونوخس مین جبکی قوت قوی ہو اور مادہ اخلاط ردی کا زیادہ ہو تھوڑا تھوڑا استفراغ کرکے تمام مادہ کا اخراج بتیزی چاہیے۔ اور اگر مادہ بشدت لپٹا ہوا ہو یا خون سے زیادہ ملا ہوا ہو اُسکا استفراغ دفعۃً واحدۃً ممکن ہے جیسے عرق النساء اور وجع مفاصل مزمن اور سرطان اور خارش مزمن اور دمل جو مزمن ہون۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسہال جذب مادہ کا اوپر سے کرتا ہے اور نیچے کی طرف سے دفع کرتا ہے پس اسکے ذریعہ سے جذب بجانب مخالف اور جذب بطرف موافق دونون پائے جاتے ہین۔ اور بعد مستقر ہو جانے اور ٹھہر جانے مواد کے موافق ہے پس اگر مواد بجانب تحت کے ہون انکو بطرف خلاف کے جذب کرکے دفع کردیتا ہے۔ اور جس جگہ مواد ٹھہرے ہوئے ہین وہان سے بھی دور کرتا ہے۔ اور قے کا فعل جذب اور قلع مین بالعکس ہے یعنے جذب مواد کا نیچے سے کرکے اوپر سے دفع کرتی ہے۔ فصد کا حال بسبب اختلاف مقامات کے مختلف ہے اور اسکا جذب اور دفع برطبق اُن مقامات کے ہوتا ہے جس جگہ کا خون لیا جاے جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے بہت کم حاجت استفراغ کی اُس شخص کو ہوتی ہے جسکی غذا جید ہو اور ہضم تام غذا کا ہو جاتا ہو اسیطرح گرم بلاد کے رہنے والے کمتر محتاج استفراغ کے ہوتے ہین

فصل چوتھی بیان مین مشترک قے اور اسہال کے اور اشارہ طرف کیفیت جذب مسہل اور قے کے پسندیدہ یہ بات ہے کہ جو شخص ارادہ مسہل لینے یا قے کرنے کا کرے اپنے طعام کو متفرق اوقات مین تناول کرے اور جو مقدار غذا کی معمولی روزانہ ہے اُسکو ایک دن مین چند مرتبہ تناول کرے اور ایک قسم کے کھانے پر اکتفا نہ کرے بلکہ چیزین کھانے پینے کی مختلف اختیار کرے اسلیے کہ معدے کو ہر وقت ایسی تدبیر کے

اشتیاق و قے کریگا ان چیزون کے جو معدے مین ہون، اوپر یا نیچے کی طرف سے ہوتا ہو۔ ایک ہی قسم کا طعام جسکے اوپر دوسرے قسم کا طعام داخل کیا ہو اُسکے نکلجانے پر معدہ جلد درست کرتا ہو اور اُسکو بہت گرفت کرتا ہے خصوصاً اگر ایسے طعام کی بھی مقدار کم ہو مگر جسکی طبیعت خود بخود نرم ہو اُسکو اس تدبیر کی کچھ حاجت نہین ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو۔ کہ حاجت طرف قے اور اسہال وغیرہ کے ضروری نہین ہے اور اُس شخص کو احتیاج قے اور اسہال کی نہین ہو جسکی تدبیر درست ہو اسلیے کہ درستی تدبیر کی خفیف استفراغ کی محتاج ہوتی ہے جو قے اور اسہال سے کم ہو۔ جیسے ایسے شخص کو ریاضت اور دلک اور حمام کافی ہوتا ہو۔ پھر اگر اسکے بدن مین امتلا پیدا ہوا ایسے شخص کے بدن مین امتلاء عمدہ اخلاط یعنے خون کا اکثر ہوتا ہے جب بھی اسکو حاجت فصد کی ہوگی نہ اسہال اور قے کی تاہم اگر ضرورت مقتضی فصد اور استفراغ دونون کی ہو فصد پہلے کرینگے اور استفراغ ادویہ قوی سے مثل خربق وغیرہ کرینگے۔ یہ ایک وصیت بقراط کی ہے منجلہ اُن وصایا کے جو کتاب ابیذیمیا مین مذکور ہین۔ اگر اخلاط بلغمی خون سے ملے ہون جب بھی یہی تدبیر مناسب ہو لیکن اگر اخلاط باردہ مین لزوجت ہو جسکے بوجہ فصد کے غلاظت یا لزوجت مین زیادتی پیدا ہوتی ہو اسوقت واجب ہو کہ ابتدا مسہل سے کرین مختصر یہ کہ اگر اخلاط چارون برابر ہون تقدیم فصد کی کرنی چاہیے اگر بعد فصد کے بھی غلبہ اخلاط کا باقی رہے استفراغ یا اسہال کرنا چاہیے اور اگر اخلاط برابر نہون پہلے استفراغ اُسی خلط کا کیا جاے جو زیادہ ہو تاکہ برابر ہوجائین بعد اُسکے فصد کیجائے۔ جو شخص دواے مستفرغ کو فصد پر مقدم کرے حال آنکہ اُس مقام پر مناسب تقدیم فصد کی ہونا چاہیے کہ چندروز فصد مین تاخیر کرین۔ اور جس شخص کے فصد کا زمانہ تھوڑا ہوا ور پھر محتاج استفراغ کا ہو کر کوئی دوا واسطے استفراغ کے استعمال کرے البتہ یہ دوا موافق ہوگی اور فصد کی ضرورت نہوگی۔ اور اکثر جس مقام پر فصد واجب ہو اگر بدون فصد کے دواے مسہل بلائین تپ اور اضطراب پیدا ہوتا ہو پھر اگر بعد استعمال مسکنات کے بھی تسکین نہو یقین کرنا چاہیے کہ اس مقام پر تقدیم فصد کی لازم تھی۔ جو استفراغ محتاج الیہ کی ضرورت منحصر افراط امتلا ہی مین نہین ہو بلکہ زیادتی مرض کی بھی اور امتلا مستدعی بحسب کیفیت استفراغ کی ہوتی ہو۔ نہ بحسب کمیت۔ اکثر درستی تدبیر کی فصد واجب سے وقت معین مین مستغنی کردیتی ہے۔ بیشتر کسی وجہ سے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہو اور ایک مانع ایسا پیدا ہوتا ہو کہ استفراغ کر نہین سکتے اسوقت چارہ کار منحصر اسی مین ہوتا ہو کہ تکلیف صوم اور نوم کی دیجائے اور تدارک اُس سوء مزاج کا جو بوجہ امتلاء کے پیدا ہوا ہو کیا جاے۔ کبھی استفراغ بوجہ اخلاط کے کیا جاتا ہو جیسے کسی شخص کو دورہ نقرس یا صرع وغیرہ کا ہوتا ہو ایک وقت معلوم مین اسکو حاجت استفراغ کی ہوتی ہے خصوصاً ربیع مین پس احتیاطاً قبل دورے کے استفراغ کرایا جاتا ہو اسی قسم کا استفراغ مرض سے خصوصیت رکھتا ہو فصد ہو یا اسہال۔ کبھی استعمال مجففات کا خارج سے بھی کیا جاتا ہو اسیطرح جو دوائین رطوبت کو جوس لیتی ہین وہ بھی خارج سے مستعمل ہوتی ہین جسطرح اصحاب استسقاے مائی کے بدنین ضماد اور دھورا وغیرہ لگاتے ہین خواہ ریگ مین مدفون کرتے ہین۔ کبھی طبیب کو حاجت استعمال ایسی دوا کی ہوتی ہو جو بجنس کیفیت مین اس خلط کے ہو جسکا استفراغ کیا جاتا ہو جیسے استفراغ صفرا سقمونیا سے اسوقت واجب ہو کہ اُسمین ایسی دوا شریک کرین جو کیفیت مین اس دوا کے مخالف ہو اور قوت مسہلہ مین موافق جیسے ہلیلہ اور اُس دوسری دوا مین یہ بھی فائدہ ہو کہ تدارک اُس سوء مزاج کا کرے جسکے پیدا ہونیکا خوف پہلی دوا سے ہو جنکے احشا مین ورم ہو اُنکا اسہال اور قے دشوار ہوتا ہو اگر باضطرار حاجت ہو دوے مسہلہ مثل لبلاب و بقرظم آب بسفائج اور الماس وغیرہ کے استعمال کرین بقراط کہتا ہو جو شخص لاغر ہو اور اُسکی طبیعت بآسانی قے کو قبول کرے مناسب اُسکے تنقیہ مین بھی ہو کہ استعمال قے کا کرایا جائے گرمی خواہ ربیع یا خریف مین سوائے جاڑون کے جس شخص کا سحنہ معتدل ہو اور کوئی داعی اُسکے استفراغ کو بوجہ قے کے خواہش کرے

اُسکے ذکر لانے کے واسطے انتظار زمانہ ضیق کا کرنا چاہیے اور بدون مقام حاجت کے اُسکو قے سے بچانا چاہیے۔ واجب ہے قبل استفراغ
ذکے اس خلط کی تلطیف کرنی چاہیے جسکا استفراغ منظور ہے اور مجاری کی توسیع اور تفتیح بھی کرنی چاہیے کہ اس تدبیر سے بدن کے تعب
پیدا ہونے سے امان ہوتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ عادت ڈالنا طبیعت کا نرم چیز پر اور مجیب کرونا طبیعت کا اُسوقت تک جبکہ
اسہال باقی کرانا منظور ہے کہ بسہولیت قبل استعمال دوائے قوی کے اجابت پیدا ہوا کرے نہایت مناسب تدبیر ہے اور فلاح اور رستگاری
پیدا کرے۔ اسہال اور قے اس شخص کو بہت دشوار ہے جسکا مزاج لاغر ہو اور اکثر ایسے شخص کو تعب پیدا ہوتا ہے خالی اندیشہ سے نہیں ہے لاابالی
دوا کبھی خاصیت مسہل کی پیدا کرتی ہے اگر معدہ قوی ہو یا شدت گرسنگی میں پی جائے خواہ پینے والا فربہ یعنے اسہال معدہ میں مبتلا ہو یا اسکی
طبیعت نرم ہو یا قے کا عادی نہو یا دوا ثقیل ہو کہ بہت جلد معدے میں اُترجائے۔ اسیطرح دوائے مسہل سے بھی قے پیدا ہوتی ہے اگر معدہ ضعیف ہو یا منھ کا مزہ
کا نہایت خشک ہو یا دوا کریہہ الطعم یا بدبو ہو یا پینے والے کو تخمہ عارض ہو۔ جو دوائے مسہل اسہال پیدا نکرے یا ناپختہ اخلاط کو دفع کرے ایسی
دوا سے تحریک اس خلط کی ہوتی ہے جسکا اسہال کر رہی ہے اور تمام بدن میں وہ خلط منتشر ہوجاتی ہے پس اور اخلاط بدن کے اسی خلط
کی طرف مستحیل ہوجاتے ہیں اسیوجہ سے اس خلط کی بدن میں کثرت ہوجاتی ہے بعض اخلاط قے کو زیادہ قبول کرتے ہیں جیسے صفرا اور بعض قے کی طرف
رجوع نہیں ہوتے مثل سودا کے اور بعض اخلاط کا حال کبھی کچھ ہوتا ہے اور کبھی کچھ۔ محموم کے واسطے اسہال بنسبت قے کے زیادہ مفید ہے اور جسکی خلط
بطرف اسفل کے اُترتی ہو جیسے وہ لوگ جنھیں زلق الامعاء عارض ہو انکا قے کرانا جائز ہے۔ بدترین ادویہ مسہلہ وہ دوا ہے جو کرب کیلیے جزاسے جنھیں
اختلاف شدید زمانہ اسہال میں پیدا ہو یعنے کوئی دوا اخراج اسہال کا جلد کرنے والی ہو اور کوئی دوا دیر میں اثر کرتی ہو اسکی جہت سے اضطراب
اسہال میں عارض ہوتا ہے اور پہلی دوا کا اسہال قبل دوسری دوا کے پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی دوائے اول سے اسہال دوائے ثانی کا ہوجاتا ہے
جو شخص استعمال دوائے مسہل اور مقی بلاضرورت کرے حالانکہ بدن اسکا مواد سے پاک ہو ضرور مبتلائے دوار اور غش یعنے مروڑ اور کرب میں ہوگا۔
اور اگر کسی چیز کا استفراغ ہوگا تو بہت دشواری سے ہوگا۔ حاصل یہ ہے کہ جبتک دوائے مسہل وغیرہ سے اخراج فضول کا ہوتا ہے اُسوقت اضطراب پیدا
نہیں ہوتا ہے۔ اور بعد پیدا ہونے استفراغ کے خلط صالح کا نکلنا یقین ہوجاتا ہے جسوقت خلط کا استفراغ بذریعہ قے یا مسہل کے ہوتے ہوتے خلط بدل جائے اور
دوسری خلط نکلنی شروع ہو بدن کے صاف ہوجانے پر اُس خلط سے جسکا استفراغ مقصود تھا یقین کرنا چاہیے۔ اگر یہ تغیر بطرف خرابی لینا ایسے مادہ کے
جو مثل بھوسی وغیرہ کے ہو بعد تغیر کے کوئی چیز سیاہ بدبو نکلے یہ تغیر بُرا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعد اسہال اور قے کے اگر پیاس کی شدت ہو دلیل
استفراغ تام اور عمدگی تنقیہ پر ہوگی یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دوائے مسہل جس چیز کا اسہال کرتی ہے بذریعہ قوت جاذبہ کے خاص اسی خلط کو جذب کرتی
ہے پس بیشتر غلیظ کو جذب کرکے رقیق کو چھوڑ دیتی ہے جیسے مسہل خلط سودا کا اور بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ جس خلط کا دوائے مسہل جذب کرتی ہے اسکو
بدن میں پیدا بھی کر دیتی ہے اس قول کی کچھ اصل نہیں ہے بلکہ محض باطل ہے۔ اسیطرح یہ بھی قول بے اصل ہے کہ دوائے مسہل پہلے خلط رقیق کو جذب کرتی ہے
جالینوس باوجود مہارت علی الاطلاق اسکا قائل ہے کہ جس دوائے مسہل میں ہمت نہو اور اسہال پیدا نکرے بلکہ ہضم ہوجائے وہی خلط پیدا
کرے گی جسکے جذب اور دفع کی اسمیں خاصیت تھی اور یہ قول درست نہیں ہے۔ اس قول کا حال اس مقام سے ظاہر ہوتا ہے جس جگہ جالینوس تحقیق
کرکے یہ تجویز کرتا ہے کہ درمیان دوائے جاذب اور خلط مجذوب کے ذاتی مشابہت ہے اسیواسطے جذب پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ مسئلہ خود غلط ہے اسلیے کہ اگر
جذب بوجہ مشابہت جوہری کے ہوتا بالضرور لوہا مقناطیس کو جذب کرتا جبکہ مقدار لوہے کی مقناطیس سے زیادہ ہوتی اسی طرح سونے کا
بڑا ٹکڑا چھوٹے ٹکڑے کو کھینچ لیتا ہے۔ پورا بیان اس استدلال کا غیر طبیب پر واجب ہے یعنے حکیم طبعی پر۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اخلاط کا

جذب ہونا بعد پینے دوائے مسہل یا مقی کے انھین راہون سے ہوتا ہو جن راہون سے دفع ہو کر یہ اخلاط امعا اور معدے مین حاصل ہوئے ہین اور اُس مقام سے طبیعت بطرف اُنکے دفع کرنے کے سمت خارج مین متحرک ہوتی ہو۔ اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہو کہ بروقت پینے مسہل کے بطرف معدہ کے یہ اخلاط جو کہ چڑھتے ہین طبیعت کا میلان بطرف قے کے ہوتا ہو ان اخلاط کا نہ چڑھنا بطرف معدے کے دو وجہ سے ہوتا ہو اول یہ کہ دوائے مسہل بہت جلد طرف امعا کے نفوذ کر جاتی ہو دوسرے یہ کہ بروقت پینے دوائے مسہل کے طبیعت کو عجلت دفع اخلاط مین اور وہ ماسا ریقا سے نیچے اور اسفل کی طرف ہوتی ہو نہ اوپر کی طرف اسلیے کہ اسفل کی جانب واسطے نکالنے مواد کے اسہل و اقرب ہو اور اس جہت سے کہ جسکے سبب سے پیدایش اخلاط کی ہوتی ہو وہ اسے انھین مقامات سے چڑھنے کو بطرف فوق کے منع کرتا ہو۔ اور اس مزاحمت سے تحریک طبیعت کی طرف دفع کرنے کے جانب قریب اور اقرب طرق سے ہوتی ہو۔ پھر اگر واسطے دوا کے قوت جاذبہ لازم فرض کی جاے ہر آئینہ قوت واضح لائق تر اس بات کے ہوگی کہ صحیح اور قوی مین فعل غالب کرے۔ علاوہ یہ ہو کہ دوا بھی جذب اخلاط کا ایک طریق معین سے کرتی ہو لیکن حال دوائے مقی کا برخلاف دوائے مسہل کے ہو اگر وہ معدے مین ہو اُسی مین ٹھہر جاتی ہو اور امعا سے اخلاط کو اپنی طرف جذب کر کے بجانب قے دفع کر دیتی ہے۔ اور اس دوا کی قوت پر اور جو مقابلہ قوت کا طبیعت پر ہو اُسپر غالب آتی ہو یہ بھی جاننا چاہیے کہ اکثر جذب ہونا اخلاط کا بذریعۂ دوا کے رگون سے ہوتا ہو لیکن جو مادہ بہت قریب ہو وہ سوائے رگون کے اور مقامات سے بھی کھنچ جاتا ہو جیسے وہ اخلاط جو ریہ مین ہوتے ہین کہ بہت قرب کے بطرف معدے اور امعا کے کھنچ جاتے ہین گو رگون کی راہ سے نہ آئین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ اکثر خشک دواؤن سے جو نشف رطوبت حاصل ہوتا ہو اسکے سبب سے استفراغ رطوبات بدن کا ہوجاتا ہو جیسے استسقے مین

فصل پانچوین بیان اسہال ومسہل کے قواعد کا

ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ مسہل کے واسطے پہلے سے بدن آمادہ قبول مسہل کا کر لیا جائے اور توسیع مسامات اور تلیین طبیعت خصوصًا امراض باردہ مین بخوبی کر لینی چاہیے۔ خلاصہ یہ ہو کہ نرم ہوجانا طبیعت کا قبل اسہال کے قانون جید ہو اس سے اکثر خوف والی چیزون سے امان ہوتی ہے۔ مگر یہ تمہیدات واسطے اُس شخص کے مناسب نہین ہین جو آمادہ ذرب کا ہو ورنہ افراط اسہال مین پیدا ہوگی بلکہ ایسے شخص کے مسہل مین ایسی دوائین پلانی چاہییں جنسے قے پیدا ہوتی ہو تاکہ فضلات معدے سے اُتر نہ جائین۔ اور قبل اسکے کہ فعل دوا کا تمام ہو یہ دوا نافذ نہوجائے بلکہ دونون دواؤن کی قوت معدے مین معتدل ہو کر مسہل اپنا فعل کرے اور مقی اپنا فعل اُسوقت کرے جبوقت حاجت اسہال کی کم اور قے کی زیادہ ہو۔ الشغ یعنے توتلا مستعد ذرب کا اسکو تحمل دوائے قوی کا نہین ہو۔ اکثر توتلون کو ذرب بجہت نوازل سر کے ہوتا ہو ایک خطرہ مسہل کے پینے مین یہ ہو کہ بروقت پینے مسہل کے کوئی خشک فضلا امعا مین موجود ہو بلکہ واجب ہو کہ پہلے اسکا اخراج کر لین گو بذریعۂ حقنہ یا چکنے شوربے کے ہو۔ استعمال حمام چند روز کا قبل دوائے مسہل کے معین جید ہو مگر یہ کہ کوئی مانع پیدا نہو۔ واجب ہو کہ درمیان حمام اور شرب دوائے مسہل کے تھوڑا زمانہ فاصل ہو اور بعد شرب مسہل کے استعمال حمام کا جائز نہین ہو کہ حمام کرنا جذب مادہ کا بطرف خارج کے کرتا ہو جو حبس اسہال کے واسطے البتہ جائز ہو۔ اور صورت اسہال کے واسطے ناجائز ہو۔ جاڑون مین اگر بیت اول مین حمام کے داخل ہون بشرطیکہ اسکی حرارت تا در جذب مادے پر نہو بلکہ تلیین خفیف بدن مین پیدا کرے اس صورت مین البتہ جائز ہو اسلیے کہ جو مسہل پینے والے کیواسطے وہی مناسب ہو جسمین تھوڑی سی حرارت ہو نہ اتنی حرارت کہ باعث پسینہ نکلنے اور کرب پیدا ہو بلکہ معتدل ہو کہ اعتدال ہوا مائل بحرارت منجملہ معدات مسہل کے ہو یعنے طبیعت کو آمادہ اسہال کرتا ہو۔ مالش بدن کی اور روغن کی بھی مالش اسی قسم معدات کے ہو جس شخص کو عادت دوا پینے کی نہو یا کہ اُسنے کبھی دوا نہ پی ہو ایسے شخص کو مسہلات قوی پلانے طبیب کی احتیاط سے دور ہو جن لوگون کو تخمہ ہو یا اخلاط لزج اُنکے بدن مین ہون یا خراسیف مین اُنکے تمدد ہو یا اُنکے احشا مین

التہاب خواہ سدے ہوں انکو بھی دوائے مسہل پلانا بدون اصلاح ان فسادات کے ضرور نہیں ہے۔ پہلے بذریعۂ غذائے ملین کے یا حمام اور حرکت کے یا ترک کرانے اس چیز کے جو باعث التہاب اور حرکت ہیں اصلاح کر لینی چاہیے۔ جو لوگ آب راکد لینے آب بستہ پینے کے خوگر ہیں اور مطول انکا مسہل دوائے قوی سے ہوتا ہے۔ اگر دوائے مسہل قوی ہو مناسب یہ ہے کہ قبل عمل مسہل کے مسہل پینے والا سو جائے اور ضعیف دوا پیکر سونا مناسب نہیں ہے اسلیے کہ طبیعت اس دوا کو ہضم کر دیتی ہے۔ اور جسوقت عمل دوا کا شروع ہو سو جانا مناسب ہے کیسی ہی دوا کیوں نہ ہو بعد دوا پینے کے فوراً کسی طرح کی تحریک نکرنی چاہیے اتنا ٹھہر جائے کہ طبیعت اسپر متوجہ ہو پس دوا میں عمل کرے اسلیے کہ طبیعت جبتک دوا میں عمل نہیں کرتی دوا بھی طبیعت میں کچھ اثر نہیں کرتی البتہ بعد پینے دوا کے ایسی چیزیں سونگھنی چاہیں جو متلی کو منع کریں جیسے پودینہ اور متلی اور کرفس اور بہ اور گل خراسانی جسپر گلاب چھڑکا ہوا ہو اور تھوڑا سرکہ۔ پھر اگر بروقت پینے دوا کے اسکی بو ناگوار ہو تو نتھنے بند کرے جس شخص کو دوائے مسہل پینے میں ناگواری طبع پیدا ہو چاہیے کہ پہلے تھوڑا طرخون چبائے تاکہ قوت ذائقہ کی مخدر ہو جائے اور اگر قے کرنے کا خوف ہو اطراف کو مضبوط باندھے۔ اور پینے کے بعد کوئی چیز قابض کھائے۔ اطبا حب مسہل کو شہد سے ملا دیتے ہیں اور کبھی ایسے اوپر شہد قوام کیا ہوا یا شکر قوام کی ہوئی لگا دیتے ہیں تاکہ گولی مسہل کی اس سے چھپ جائے۔ ایک حیلہ عمدہ یہ بھی ہے کہ گولی کے اوپر ورق طلا لگا دے۔ نہایت عمدہ یہ تدبیر ہے کہ منھ میں پانی خواہ اور کوئی چیز بھر کر گولی اتار جائے یا اور حیلے ایسے کرے جس سے پوری دوا اتر جائے۔ حاصل سب حیلوں کا یہی ہے کہ اصل جرم دوا کا ظاہر نہو۔ دوائے مسہل اگر بطور جوشاندہ کے ہو نیمگرم پینی چاہیے۔ اور گولی ہو نیمگرم پانی کے ساتھ اور پہلے مسہل پینے والے کا معدہ گرم کر لینا چاہیے۔ بعد دوا پینے کے جب متلی میں تسکین ہو اٹھے اور تھوڑی تھوڑی حرکت کرے کہ یہ حرکت معین ہوتی ہے ہاں ایک ایک گھونٹ گرم پانی وقتاً فوقتاً پیتا رہے مگر اتنا پانی نہ پیے جو خود دوائے مسہل کو نکالدے اور اسکی قوت توڑ ڈالے۔ اتنا آب کثیر بروقت روکنے اسہال کے البتہ جائز ہے تھوڑا تھوڑا گرم پانی پینا بوجہ تریاقیت کے مضرت دوا کو دفع کرتا ہے۔ جسکا مزاج گرم ہو اور ترکیب اعضا میں اسکے ضعف ہو اور معدہ بھی کمزور ہو اسکو مناسب ہے کہ قبل پینے دوائے مسہل کے تھوڑا آشجو یا آب انار پی لے تاکہ فی الجملہ غذائے لطیف اسکے معدے میں پہنچ جائے۔ اور جو شخص ایسا نہو اسے نہار منھ مسہل پینا چاہیے۔ اکثر جس شخص کا مسہل گر نہیں ہوا اسے تپ آجاتی ہے مسہل کے پینے والے پر واجب ہے کہ جبتک دوا اپنے عمل سے فارغ نہو کھانا پینا ترک کرے۔ اور جب تک اجابت ہو اگرچہ سونے کو بھی ترک کرے ہاں اگر ارادہ مسہل کے روکنے کا ہو اسوقت مضائقہ نہیں ہے۔ پھر اگر اسکا معدہ متحمل بھوک کا نہو مثلاً معدہ پر صفراویت غالب ہو کہ بہت جلد حالت گرسنگی میں انصباب صفرے کا ہو جاتا ہو یا چونکہ مدت سے یہ شخص پرہیز کر رہا ہے اور بھوک کی تکلیف عرصہ مدت سے پہونچ رہی ہے ایسے شخص کو روٹی کسی شربت میں بھگو کر تھوڑی سی بعد پلانے دوا اور قبل شروع ہونے اسہال کے دیسکتے ہیں۔ اس تدبیر سے بیشتر فعل دوا پر اعانت ہو سکتی ہے۔ اور شارب مسہل کو سرد پانی سے دھونا معدہ کا جائز نہیں ہے۔ اطبا یہ بھی کہتے ہیں کہ جو مسہل حبوب کا ہو اسکے ساتھ جوشاندہ بھی مناسب ہے اسی گولی کے شریک کرنا چاہیے مثلاً گولی مسہل صفرا ہمراہ جوشاندہ شاہترہ کے اور مسہل سودا ہمراہ جوشاندہ افتیموں اور بسفائج وغیرہ اور مسہل بلغم کے ہمراہ جوشاندہ قنطوریون پلانا چاہیے۔ اگر احتیاج استفراغ بدن خشک اور سخت گوشت کی دوائے قوی مثل خربق وغیرہ سے ہو پہلے اسکے بدن کی ترطیب چکنی غذاؤں سے کر لینی چاہیے۔ حاصل یہ ہے کہ دوائے قوی مثل خربق وغیرہ کے خطرہ شدید سے خالی نہیں ہے کہ جو بدن اخلاط سے پاک ہو انمیں تشنج پیدا کرتی ہے۔ اور جس بدن میں اخلاط بھرے ہوں اسکی رطوبت میں ایسی تحریک پیدا کرتی ہے جس سے خناق پیدا ہوتا ہے اور احشا کی طرف ایسی چیزیں کھینچ لیجاتی ہیں جسکا دفع دشوار ہوتا ہے تہوعات نہ ہر دائم

مثل ماذریون اور شبرم وغیرہ کی مضرت اگر با فراط استعمال دہی کا ہو بر طرف ہو جاتی ہے اور اسہال بند کر دیتا ہو۔ اکثر دوا کی بو معدے مین مختلف طور کی ہوتی ہو اور جو کے ستو سے جو بو دوا کی باقی رہجاتی ہو مٹ جاتی ہو۔ یہ سفوف بھی مناسب ہو بہ نسبت اور سفوفات کے۔ اگر مسہل کے بعد دیر تک اجابت نہو اور تخفیف ممکن ہو تو لیٹے یکسیطرحکی حرکت دینا دوا کو ضرور نہو ہی کرنا چاہیے۔ اور اگر اجابت نہونے سے کسیطرح کا خوف ہو تدبیر صائب یہی ہو کہ ماء العسل یا شراب العسل ایک ایک گھونٹ پیے یا نطرون پانی مین گھولکر استعمال کرے یا کوئی فتیلہ بطور شیاف کے رکھے یا حقنہ کرائے۔ کوتاہی دوائے مسہل کی اپنے عمل مین یا بسبب تنگی مجاری کے اپنی خلقت مین خواہ تنگی مجاری کی کسی مزاج عارضی کی وجہ سے خواہ بوجہ قریب ہونے مجاری کے کسی مرض سے ہوتی ہے بس جنکو مرض فالج یا سکتہ عارض ہو انکے مجاری او ویہ اسقدر تنگ ہو جاتے ہین کہ دوا کا پہونچنا مواد تک نہین ہو سکتا ہو اسی جہت سے انکے اسہال مین دشواری ہوتی ہو۔ ایک دن دو مسہل پینا اندیشہ کی بات ہو اور صواب سے دور ہو۔ جو دوائے مسہل خاص کسی خلط کی ہو اگر بدن مین وہ خلط نہین پاتی ہو مشوش ہو جاتی ہو اور بدشواری اسہال پیدا کرتی ہو۔ اسیطرح اگر اُس خلط کو اُسکے اضداد مین ڈوبا ہوا پاتی ہے پہلے ہر ایک دوائے مسہل اسی خلط کا اخراج کرتی ہو جس سے خاص ہے اسکے بعد جو خلط اسکی خلط خاص کے قلت اور کثرت اور رقت مین قریب ہو اور بتدریج اور خلط کا جو اُس قریب کے قریب ہو اخراج کرتی رہتی ہو سوائے خون کے کہ وہ بطور ذخیرہ کے جمع رہتا ہو اور طبیعت اُسکے نکلنے مین بخل کرتی ہے۔ ہر ایک دوا سے جذب خلط بعید کا دشوار ہوتا ہو جس شخص کو خوف کرب یا متلی کا بعد دوا پینے کے ہو تین دن خواہ دو دن پہلے ڈکرڈالے تخم ترب پانی مین جوش دیکر یا مولی کھائے جس شخص کا ارادہ مسہل لینے کا ہو نمک کی زیادتی کھانے مین نکرے اکثر دوائے مسہل سے کرب اور غشی اور متلی اور خفقان اور پیچ شکم پیدا ہوتا ہو خصوصاً جس وقت اجابت نہو اور پسینا زیادہ نکلے۔ اور اکثر دوائے مسہل کے قے کر ڈالنے کی ایسے وقت حاجت ہوتی ہے۔ اور بیشتر یہ دشواری فقط قابض چیزونکے کھانے سے دفع ہو جاتی ہو۔ آشجو بعد اسہال کے پینا اذیت مسہل کی دفع کر دیتا ہے اور جو مواد خواہ دوائین گذرگاہ اور راہوں مین چسپیدہ ہو رہی ہین اُنکو دھو ڈالتا ہو جس شخص کا مزاج سرد ہو اور رطوبت مزاج پر غالب ہو بعد عمل مسہل کے چاہیے کہ تر چیزیک گرم پانی مین دھوکر تناول کرے اُسمین تھوڑا روغن زیتون بھی شریک کرین۔ اور جسکا مزاج گرم ہو اسپغول ہمراہ سرد پانی اور روغن بنفشہ اور شکر طبرزد اور جلاب کے استعمال کرین۔ او معتدل مزاج تخم کتان جس شخص کو خوف خراش امعاء کا ہو گل ارمنی آب انار کے ساتھ تناول کرے لیکن یہ استعمال بعد اسہال و رقطع ہو جانے اجابت کے واجب ہو جس شخص کو بعد مسہل پینے کے تپ عارض ہو مناسب دوا اُسکے حق مین آش جو ہو سکنجبین کے استعمال سے سچ ہینے خراش امعاء پیدا ہوتا ہو اسلیے دو تین دن سکنجبین کا استعمال نہ چاہیے تاکہ قوت امعاء کی بحال خود برقرار ہو جائے۔ واجب ہو کہ بعد مسہل کے دوسرے دن حمام مین داخل کرین اگر بقیہ اخلاط کا بدن مین رہے اور حمام مین جانے سے طبیعت خوش ہو اور لذت پائے اس سے معلوم ہوگا کہ بقیہ اخلاط کا تنقیہ حمام نے کر دیا پھر اسے مسہل نہ دینا چاہیے اور اگر حمام مین جانے سے لذت نپائے اور دلتنگ ہو حمام سے باہر نکال لینا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسکے امعاء ضعیف ہون اکثر دوائے مسہل سے ایسا اسہال شدید اُسکو عارض ہوتا ہو کہ اسکے بند کرنے مین نہایت دقت ہوتی ہو اور بہت سے علاج کے بعد اسکے دست بند ہوتے ہین۔ اسیطرح مشائخ کا حال ہو کہ او دو مسہل کی دقتین انکو درپیش ہوتی ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ نبیذ کا پینا بعد مسہل کے حمیات اور اضطراب پیدا کرتا ہو۔ اور اکثر بعد اسہال اور فصد کے ایک درد جگر مین پیدا ہوتا ہے اور فقط آب گرم کے پینے سے دفع ہو جاتا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو۔ کہ بروقت طلوع شعری صور کے اور بروقت برودت شدید اور بروقت برف ریزی کے

پہاڑوں پر دواے مسہل کا استعمال جائز نہیں ہے بس چاہیے کہ دواے مسہل کو ربیع یا خریف میں استعمال کرے۔ اور چونکہ فصل ربیع کی صیف سے پہلے ہوتی ہے اور گویا گرمیوں کا استقبال کرتی ہے اسواسطے فصل ربیع میں سواے مسہل لطیف کے کثیف اور قوی کا دینا جائز ہے ہاں فصل خریف میں ہر قسم کے مسہل قوی کا موقع ہے طبیعت کو دواے مسہل کا خوگر کر لینا تھوڑی سی حاجت نکلنے کی اگر ہو مناسب نہیں ہے اسلیے کہ یہی عادت پختہ ہو جاتی ہے اور اسکا خوگر اسی شغل میں مدت العمر رہتا ہے اور انجام اسکا بہت برا ہوتا ہے جس شخص کا مزاج یابس ہو دواے قوی اسکو ناتوان کر دیتی ہے۔ دواے ضعیف کے پینے کے بعد حرکت کم کرنی چاہیے تاکہ قوت دوا کی تحلیل نپائے منجملہ ادویہ ضعیفہ کے جو مبارک ہیں بے ضرر ہیں بنفشہ اور شکر ہے جس شخص کو حاجت مسہل کی جاڑوں میں ہو چاہیے کہ منتظر ہواے جنوبی چلنے کا رہے۔ اور گرمیوں میں قول بعض لوگوں کا انتظار ہواے شمالی کا کرنا چاہیے۔ مگر اس قول میں تفصیل ہے کہ اگر اسہال خلط رقیق صفراوی کا منظور ہو انتظار ہواے شمالی کا کرے اور خلط غلیظ کے اسہال میں کچھ ضرورت نہیں ہے۔ مریض جسوقت محتاج مسہل ضعیف کا ہو استعمال دواے ضعیف کا کرے اور کچھ اثر ظاہر نہو پھر تحریک جائز نہیں ہے بلکہ بحال خود چھوڑ دینا چاہیے۔ اکثر ہیجان خون کا اسہال سے ہوتا ہے کہ اسکی وجہ سے تپ پیدا ہوتی ہے اسکے دور کرنے میں تنہا فصد کافی ہوتی ہے

فصل چھٹی افراط مسہل کا بیان اور وقت اُسکے بند کرنے کا

منجملہ اُن علامات کے جنسے وقت بند کرنے مسہل کا بالضرور پہچانا جاتا ہے یہ ہے کہ بعد اسہال کے پیاس معلوم ہو اسلیے کہ اگر برابر دست جاری رہیں اور پیاس نہ معلوم ہو روکنا نہ چاہیے اور افراط اسہال سے خوف کرنا نچاہیے ہاں پیاس کا پیدا ہونا فقط کثرت اسہال اور افراط اجابت سے نہیں ہوتا پس اسکی شناخت ضرور کرنی چاہیے کہ پیاس کبھی بسبب کیفیت معدے کے پیدا ہوتی ہے کہ معدہ اگر گرم یا خشک ہے دونوں کیفیتیں معدے میں ہوں بہت جلد پیاس پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی بسبب حال دوا کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہے جسوقت اگر گرم اور لذاع ہو۔ اور کبھی بنظر لطف کیفیت مادہ کے بھی پیاس پیدا ہوتی ہے جسوقت کہ لطیف مثل مادہ صفراوی کے ایسے اسباب کی نظر سے بعید نہیں ہے کہ پیاس جلد معلوم ہو اور ابھی تنقیہ تمام نہوا ہو چنانچہ اگر اضداد ان اسباب کے پائے جائیں بعید نہیں ہے کہ پیاس بدیر معلوم ہو بہرحال جسوقت پیاس میں افراط ہو اور اجابت بھی زیادہ ہو چکی ہو روک دینا چاہیے خصوصاً اگر اسباب سرعت عطش موجود نہوں بلکہ بروقت موجود ہونے اسباب عطش کے اگر پیاس ظاہر ہو تاخیر جس میں کسیقدر رہا جائز نہیں ہے کبھی جو مادہ نکل رہا ہے وہ بھی دلیل مسہل کے بند کرنے پر ہوتا ہے مثلاً خلط صفراوی کے مسہل میں اگر نوبت بلغم کے نکلنے کی پہونچ جاے تو جاننا چاہیے کہ اسہال میں افراط ہوئی چہ جائیکہ مسہل صفراوی سے خلط سوداوی کے نکلنے تک نوبت پہونچے۔ پھر اگر ایسے مسہل سے خون کے نکلنے کی نوبت پہونچے اندیشہ عظیم پیدا ہوگا اور بہت دشواری پڑیگی جس شخص کو مسہل میں غش پینے ہی شروع ہو انجام کار میں پیدا ہو اسکی تدبیر کتاب سوم کے امراض امعا میں دیکھنی چاہیے

فصل ساتوین تدبیر اُس شخص کی جسکو افراط مسہل کی پیدا ہوا

افراط اسہال یا بوجہ ضعف عروق کے عارض ہوتا ہے یا بہت وسیع ہو جانے رگوں کے منھ کے۔ یا اس وجہ سے کہ دواے مسہل رگوں کے منھ میں لذع پیدا کرے۔ یا اس وجہ سے کہ بدن کو دواے مسہل سے کوئی سوء مزاج نیا عارض ہو خواہ ایسی چیز جو قائم مقام سوء مزاج کے ہو بہرحال بروقت افراط اسہال کے اطراف کو اوپر اور نیچے سے باندھنا چاہیے ہاتھوں کو بغل سے اور پاؤں کو بیخ ران سے شروع کرکے نیچے اُترتا ہوا جاے اور تریاق یا کچھ جیسی کوئی دوا اسکو پلانی چاہیے اور اگر ممکن ہو حمام یا آب گرم بخار سے پسینا اُسکے بدن کا نکالا جاے اسطرح پر کہ تمام بدن کپڑوں کے نیچے چھپا ہو اور سر کھلا ہو پھر اگر باوجود زیادہ پسینا برآمد ہونے کے بھی اسہال منقطع نہو قابض دوائیں پلائی جائیں اور معدے کی مالش کیجائے اور خوشبو لخلخے جو آب سیب صندل و کافور اور قشر [illegible] فولاد سے بنائی جائیں سونگھائی جائیں۔ مالش اعضا کی کرنی چاہیے جو اعضاے خارجی ہیں اور انکو گرم کر دینا بھی چاہیے

HAKEEM SHOUKAT ALI

گو بذریعۂ مجمرہ ناری کے گرم کیے جائیں اسطرح پر کہ مجمرہ نیچے اضلاع اور درمیان دونون شانونکے لگایا جائے پھر اگر احتیاج اسکی ہو کہ اُسکے معدہ یا اُسکے احشا پر ضماد آردجو اور قابض تر چیزونکا لگایا جائے یہ بھی جائز ہے اور ادہان مین سے روغن بلادر روغن مصطگی بھی مفید ہے یہ بھی واجب ہو کہ سرد ہوا سے انکو بچائین۔ اسلیے کہ سرد ہوا بطریق عصر کے اسہال پیدا کرتی ہے اور گرم ہوا سے بھی اجتناب کرنا چاہیے کہ اسکی قوت سست کردیتی ہے یہ بھی واجب ہو کہ انکی تقویت خوشبودار چیزین سونگھا کر کی چاہیے اور ایک ایک گھونٹ قوابض اور کعک یعنے کلچہ شراب ریحانی مین ملاکر پلانا چاہیے۔ اگر یہ چیزین گرما گرم پلائی جائین بہتر ہے۔ اور اس سے بیشتر روئی آب انار مین خواہ اقسام سویق یعنے ستوے یا پوست خشخاش بسی ہوئی استعمال کیجائے مجرب دوا یہ ہو کہ بالون تین درم بھونکر دوغ ترش مین جوش دین تا اینکہ بستہ ہوجاے بعد اسکے استعمال کرین بس یہی نہایت مفید ہے۔ واجب ہو کہ انکی غذا قابض ہو اور برف مین سرد کیجائے جیسے آب انگور ترش وغیرہ منجملہ ان تدبیرون کے جو انکے حبس اسہال مین معین ہون یہ ہو کہ گرم پانی پلا کر قے پر آمادہ کرین اور اطراف بدن کے بھی گرم پانی مین رکھین اور انکو حرکت نہ دین اگرچہ ان پر غشی طاری ہوئی ہو شراب کا استعمال اُن لوگونکو قطعاً جائز نہین ہے۔ یہ جتنی تدبیرین اوپر بیان کی گئین اگر ان مین سے کوئی تدبیر کارگر نہو آخر کا استعمال مخدرات کا اور ان معالجات قویہ کا جو باب منع اسہال مین کتاب سوم کے بیان مین ہوگا) کرین بہت لائق ہو کہ طبیب بنظر احتیاط ترمس و سفوف قابض قبل از وقت حاجت تیار کر رکھے اور احتیاطاً حقنے کو اور جو آلات احتقان کے ہین انھین بھی موجود رکھے تاکہ بروقت حاجت تلاش کی نہو

فصل آٹھوین تدبیر اس شخص کی جسپر دوائے مسہل نے اثر نہ کیا ہو جب دوائے مسہل اثر نہین کرتی ہے مغص اور تشویش اور سدر اور صداع پیدا کرتی ہو انگڑائی اور جمائی پیدا ہوتی ہے ایسے وقت واجب ہو کہ حقنہ کرین اور حمول مسہل کا استعمال کرین جنکا ذکر قرابادین مین ہوگا اور مصطگی تین کرمسہ یعنے تین ربع درم نیمگرم پانی مین ملاکر پئین کبھی قوابض کے پلانے سے ایسے وقت دوائے مسہل کا عمل ظاہر ہوجاتا ہے جیسے سیب اور بہ کہ یہ چیزین فم معدہ کو نچوڑ کر تلی مین تسکین دیتی ہین اور قوام دوا کا غلیظ کرکے اوپر کیطرف حرکت کو روککر نیچے کیطرف متوجہ کرتی ہین اور طبیعت کو تقویت دیتی ہین۔ اگر حقنہ سے فائدہ نہو اور اعراض ردی پیدا ہون کہ تمام بدن کی رگین اور پٹھے کھچنے لگین اور آنکھین باہر نکل آئین اور دوا کو حرکت اوپر کیجانب ہو ضرور فصد کردینی چاہیے۔ بلکہ اگر دوائے مسہل عمل نکرے اور اسکے بعد اعراض بد پیدا نہون جب بھی فصد کرنا چاہیے گو دو تین دن بعد کیون نہو اسلیے کہ اگر فصد نہ لیجائے خوف حرکت اخلاط کا طرف بعض اعضائے رئیس کے ہوتا ہے

فصل نوین احوال دو مسہلہ کے بیان مین بعض دوے مسہلہ ایسے ہین کہ انکا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے جیسے خربق سیاہ یا تربد اگر سپید نہ ملے بلکہ زرد ہو یا غاریقون اگر سفید اور خالص نہ ملے بلکہ مائل بسیاہی ہو یا مازریون کہ دوائین نہایت بد ہین اگر ان دواؤن مین سے کسی دوا کے پینے کا اتفاق ہو اور اسکے بعد اعراض ردی پیدا ہون تدبیر صائب یہی ہو کہ تا امکان اس دوا کو بدن سے بذریعۂ قے یا منحدر کردینے کے دفع کرین۔ اور اسکے بعد تریاق سے علاج کرین اکثر ان دواؤن مین ایسی چیزین ہین جنکا شر اور فساد جو ارواح مین پیدا ہوا ہو بہت سو پینے سے دور ہوجاتا ہو نہایت ٹھنڈے پانی مین بیٹھنے سے تربد زرد یا تربد جو متعفن ہوگیا ہو۔ اسیطرح جو چیز دوا کی تیزی کو برانگیختہ کرنے اور تسکین کے اور بجہت اس چکنائی کے جو اُس مین ہو اور مثل سریشم کے چپکتی ہو توڑ ڈالے ان ادویہ کے شر اور فساد کو دفع کرتی ہے بعض دوائین مسہل کی ایسی ہوتی ہین کہ انکو مناسبت بعض امزجہ سے ہوتی ہے۔ اور بعض امزجہ سے انکو مناسبت نہین ہوتی مثلاً سقمونیا ایسی دوا ہو اُسکا عمل اور اثر سرد ملک کے رہنے والونکے بدن مین نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہو تو بہت ضعیف ہوتا ہو اور جہانتک سقمونیا کی مقدار کثیر مستعمل ہو کچھ اثر نہین ہوتا ہو جیسے عادت بلاد ترک کے لوگونکی یہی ہے کبھی احتیاج بعض ابدان مین اور بعض بلاد مین

اس بات کی ہوتی ہو کہ جرم دواؤن کے استعمال نکیے جائین بلکہ اُنکے قوی اور جوہر کا استعمال کیا جاتا ہو جو بذریعۂ تر کرنے یا جوش دینے دیر کے نکالا جاتا ہے۔ واجب ہو کہ ادویہ مسہلہ کے ساتھ خوشبو دوائین بھی شریک کی جائین اسکا فائدہ یہ ہو کہ تو مین اعضا کی محفوظ رہتی ہین۔ اگر خوشبو دوائین ایسی ہون کہ اُنسے تقویت قلب کی پیدا ہو اسی مقام پر انکا شریک کرنا بہت اچھا ہو اس واسطے کہ جو دوائین مقوی قلب ہین اُنسے تقویت اس روح حیوانی کی حاصل ہوتی ہو جو تمام بدن کے ہر عضو مین موجود ہو۔ اور مسہلہ مین دو قسم کی دوائین ہوتی ہین پہلی قسم یہ ہو کہ جس خلط خاص کی دوا ہو اُسکا اسہال بہت جلد کرے دوسری قسم یہ ہو کہ استفراغ مین اسکے دیر ہو۔ پہلی قسم کی دوا اپنے فعل سے فارغ ہوتی ہے دوسرے قسم کی دوا خلط مین بھی ایک قسم کی مزاحمت پیدا کرتی ہے اور دوسرے قسم کے فعل کو کسیقدر روکتی ہو اور اسکی قوت کو توڑ ڈالتی ہے پھر جب پہلے قسم کی دوا کا عمل پورا ہو جاتا ہے اور دوسرے قسم کی دوا اپنا اثر شروع کرتی ہے اسکا اثر ضعیف ہو جاتا ہے اور اسکی تحریک پوری نہین ہوتی اسی واسطے واجب ہو کہ ایسی دوا ضعیف الفعل کے ہمراہ ایک ایسی دوا بھی شریک کرین جو اسکے عمل مین جلدی کرے جیسے زنجبیل واسطے تربد کے کہ ایسی دوا کی شرکت سے دیر تک اس دوا کے عمل مین سُستی نہین رہتی مگر یہ فائدہ اُسوقت حاصل ہوتا ہو کہ جب ان دونون دواؤن مین آمیزش اور اختلاط اچھی طرح ہو جائے۔ واجب ہو کہ بوقت تجویز کرنے ادویہ مسہلہ کے ان قواعد کو بھی تصور کرین جو ہمنے کتاب ثانی مین قوت ادویہ مسہلہ کے باب مین بیان کیے ہین جس مقام پر ہمنے قواعد کلی ادویہ مفردہ کے ذکر کیے ہین وہان اسکا بیان بخوبی ہو گیا ہو۔ دوائے مسہل کا اثر چند طرح سے پیدا ہوتا ہو۔ کبھی بجہت تحلیل کے بالخاصہ اثر کرتی ہو جیسے تربد اور کبھی اسہال بوجہ عرض کے بالخاصہ پیدا کرتی ہے جیسے ہلیلہ کہ یہ مادہ کو نچوڑ کر بذریعۂ قبض اسہال پیدا کرتا ہو۔ کبھی اثر دوائے مسہل کا بجہت تلیین اور نرم کرنے طبیعت کے بالخاصہ پیدا ہوتا ہے جیسے خیار شنبر۔ اور کبھی بجہت ازلاق کے اثر کرتی ہے یعنے بوجہ لعاب کے مادہ پھسل جاتا ہے جیسے لعاب اسپغول اور آلوے بخارا۔ اکثر قوی دوائین جن مین سمیت ہو وہ اسہال کو اسطرح پیدا کرتی ہین کہ طبیعت پر غالب آجاتی ہین اسی واسطے واجب ہو کہ ایسی دواؤن کی اصلاح اُن چیزون سے کرنی چاہیے جنمین قوت فادزہری موجود ہو کبھی تلخی اور تیزی اور قبض اور عفوصت یعنے بکٹھا ہونا اور حموضت یعنے کھٹا ہونا بہت کچھ اعانت فعل دوائے مسہل کی کرتا ہے جسوقت یہ کیفیتین فعل دوائے مسہل کے قریب ہون اور اپنی خاصیت کے مناسب اُسکی خاصیت پائین خصوصاً تلخی اور تیزی تحلیل پر معین ہو پس جو دوا بذریعۂ تحلیل کے مسہل ہو مثل تربد کے اُسکے ساتھ تلخ اور تیز دوا معین ہو سکتی ہو اسہال پر اور عفوصت سے کہ عصر پیدا ہوتا ہو جو دوا مسہل بوجہ عصر کے ہو جیسے ہلیلہ اسکے ہمراہ بکٹھی چیزین شریک کرنے سے اعانت پیدا ہوتی ہو۔ ترشی تقطیع معدے کی بوجہ انزلاق کے کرتی ہے پس مثل آلوے بخارا کے ہمراہ لعاب اسپغول کے معین اسہال ہوگی۔ یہ بھی واجب ہو کہ دوائے مزلق کے ہمراہ وہ دوا جو بالعرض مسہل ہو استعمال نکرین مثلاً اسپغول ہمراہ ہلیلہ کے گریہ ممانعت اُس وقت ہو کہ جب تو مین دونون دواؤن کی برابر ہون بلکہ ایسے وقت مین اصلح یہ ہو کہ ایک کی قوت دوسرے کی قوت سے زیادہ ہو کہ اُسکا اثر پہلے ظاہر ہو جائے۔ مثلاً ایک دوائے ملین یا مزلق اپنا فعل قبل فعل دوائے عاصر کے کرے بعد اُسکے جب دوائے عاصر اپنا فعل شروع کرے جس چیز کی اُسنے پہلے تلیین کر دی ہو یہ اُسکو باسہال دفع کرے اسی قیاس پر اور قواعد ادویہ مسہلہ کے اور مقامات سے دریافت کرنے چاہیئین

فصل دسوین بیان مین اُن چیزون کے جنھین اور ابواب مین تلاش کرنا چاہیے

ہماری قرابادین مین ادویہ مسہلہ اور ملینہ کا بخوبی بیان ہوا ہو اُسمین سے ادویہ مذکورہ کو طلب کرنا چاہیے اور جن دواؤن کا لگانے سے خواہ اور کسی ترکیب

سے انکا استعمال مسہل و تلیین ہو وہ بھی اسی مقام پر مذکور ہیں اور جو مسہلات ہر سن کے موافق ہیں انکا بھی اسی جگہ پر بیان ہوا ہے اور ادویہ مفردہ کے بیان میں اصلاح ہر ایک دوائے مفرد کی اور اُسکے ضرر کا تدارک اور اُسکے پلانے کی کیفیت بیان ہوئی ہو گولیان دوائی اگر سوکھ کر مثل پتھر کے ہو جائیں اُنکا استعمال درست نہیں اور گیلے یا تر جوب بھی جو وتے ہون اور اسقدر گیلے ہون کہ تھوڑے سے دبانے سے پھر صورت اُنکی بدل جائے وہ بھی کام کے نہیں بلکہ جسوقت جوب خشکی پکڑ لائیں اور کرارے ہونے لگیں مگر انگلیون کے نیچے دبانے سے دب سکیں اسوقت انکا استعمال کرنا چاہیے

فصل گیارھوین قے کرانے کا بیان

طبیب کا قے کرانا اُس شخص کو زیادہ ناروا ہو جسکی طبیعت اور خلقت ایسی ہو کہ اُس شخص کا سینہ تنگ اور سانس کی درآمد برآمد کی کیفیت ترچھی ہو۔ اور جو شخص بنظر و آثار اور علامات کے آمادہ نفث الدم اور خون تھوکنے کا ہو خواہ اُسکی گردن باریک ہو جو آمادہ اس بات کا ہو کہ اُسکے حلق میں اورام پیدا ہوتے ہون خواہ وہ شخص جسکا معدہ فضول سے پاک ہو خواہ نہایت فربہ اور موٹا آدمی کہ یہ لوگ بالطبع لائق اسہال کے ہیں لاغر آدمی چونکہ صفراوی مزاج ہوتا ہو اُسکے حق میں قے بہت مفید ہو۔ بنظر عادت کے قے کرانی اسکو مناسب ہو جسکو قے بآسانی نہو سکے اور دشواری ہو اور اُنھیں قے کرنے کی عادت ہو پس یہ لوگ اگر قوی دواؤن سے قے کرائے جائیں تھوڑے زمانہ میں اُنکی رگیں اعضاء نفس کی پھٹ جائینگی اور مرض سل میں گرفتار ہونگے جس شخص کا حال مشتبہ ہو کہ اسکو قے مناسب ہو یا نہیں پہلے خفیف دواؤن سے تجربہ کرنا چاہیے اگر بآسانی قے ہو جائے زیادہ قے کرانے پر جسارت کرنی چاہیے قوی ادویہ سے مثل خربق وغیرہ کے اگر یہ شخص ایسا ہو کہ قے کرنا اسے گوارا نہو اور طبیب کو بنظر ضرورت قے کرانی واجب ہو پہلے اُسے آمادہ قے کرنے پر کرنا چاہیے اور خوگر کرانا چاہیے کہ اُسکی غذا نرم یا روغن اور شیرین تجویز کرے اور اسکی ریاضت میں کمی بلکہ رفتہ رفتہ موقوف کرا دینی چاہیے بعد ازان استعمال مقئ چیزون کا کرنا چاہیے اسطرح پر کہ پہلے چکنی چیزین اور روغن ہمراہ مشروبات کے پلائی جائیں اور غذائیں خوشگوار جنکا کیموس جید ہو کھلائی جائیں خصوصا جسکو قے بدشواری ہوتی ہو اسلیے کہ شخص بیشتر باوجود پلانے ادویہ مقئ کے قے نہیں کرتا اسکی طبیعت اخراج مواد کو بطرف قے کے بخل کرتی ہو اسیواسطے اچھی غذا کھلانی چاہیے کہ اگر قے نہو اور معدے میں باقی رہے اُسوقت اچھی غذا کا باقی رہنا بہتر ہو بہ نسبت باقی رہنے غذائے ردی کے۔ جو شخص بعد ایسے طعام کے جو بغرض قے کرنے کے کھلایا گیا تھا قے کرے دوبارہ کھانا جبتک خوب بھوک نہ لگے اُسے کھانا مناسب نہیں ہو اور پیاس ایسے شخص کی شربت سبب سے فرو کرنی چاہیے۔ پانی نیمگرم خواہ جلاب اور سکنجبین کا استعمال اچھا نہیں ہو اسلیے کہ اُنکے دینے سے متلی پیدا ہوتی ہو۔ غذائے مناسب ایسے شخص کو بچہ ہائے مرغ اسطرح پر پکائیں کہ پہلے پانی میں جوش دیں بعد اسکے انکے پیٹ میں مصالحہ گرم بھر کے آگ پر مثل کباب بھونیں اور تین پیالے شراب بعد غذا کے پلانے چاہئیں جسکو کبھی قے ہو اور پہلے کبھی عادت ایسی قے کی نہو اور اسکی نبض میں تھوڑی سی تپ بھی ہو چاہیے کہ غذا دوپہر تک نہ کھائے اور قبل از غذا گلاب گرم کر کے پیے اور جس شخص کو قے سوداوی ہو چاہیے اسفنج کا ٹکڑا گرم سرکہ میں ڈبو کر معدہ پر رکھے۔ بہتر یہ ہے کہ جو طعام بغرض قے کرانے کے کھلایا جائے کئی طرح کا ہو اسلیے کہ ایک ہی قسم کے کھانے کو کبھی معدہ ایسا قبول کر لیتا ہو کہ پھر اُسکے اخراج میں بخل کرتا ہو اور اپنی طرف پھیر لیتا ہو۔ جب قے بافراط ہوئے اور بہت بلغمی نکلنے لگے غذا میں گوشت گنجشک اور کبوتر کے بچون کا جو قریب اُڑنے کے ہون نافع ہو مگر بریان اور اطراف ان چیزون کے نہ کھلانی چاہئیں اسلیے کہ یہ ثقیل ہیں دیر میں ہضم ہوتی ہیں سادہ ہوائے حمام میں بھی داخل کرنا چاہیے۔ اور بروقت پلانے دوائے قے آور کے ایسی حرکات کہ جسمیں جھوٹنے کی ضرورت ہو اور ریاضت کریں

اور تعب و مشقت کریں بعد اسکے قے کریں اور یہ امور ٹھیک دوپہروں کو کرنے چاہییں۔ ایضاً بروقت قے کرنیکے دونوں آنکھیں اوپر چڑھا کر پٹی باندھنی چاہیے اور پیٹ پر بھی ایک کپڑا بطور پٹکا کے لپیٹنا ضرور ہو مگر نرم ہو اور بندش میں اعتدال رہے۔ قے پر آمادہ کرنیوالی چیزیں جیسے چقندر اور مولی اور طرح طرح کے چھوٹی مچھلی اور فودنج کوہی تر و تازہ اور پیاز اور گندنا اور آش جو مع تخم کے شہد کے ساتھ اور مٹھائیاں چربی والی [illegible] شیرینیاں اور قریب پکے بادام ہمراہ شہد کے اور جو چیز مشابہ بلکہ یعنی نیم خام روٹی جو روغن میں پکا کر میٹھے قوام یا شکر وغیرہ میں بھگو دیجائے جیسے جلیبی وغیرہ کے یا اور روٹی خمیری جو روغن سے پختہ کیجائے اسیطرح خربزہ اور کھیرا اور دونوں کے بیج خواہ انکی جڑیں پانی میں بھگو کر کوٹی جائیں اور شیرینی ملائی جائے اور جس شوربے میں مولی پڑی ہو جو شخص شراب مسکر بغرض قے کرنے کے پیئے چاہیے کہ تھوڑی ہی پیکر قے نہ کرے بلکہ بہت سی پی لے اور قے کرے [illegible] کے اگر بعد حمام کے پیے تو قے فوراً ہو جائیگی اور بآسانی ہوگی اور مسہل بھی ہے جس شخص کا ارادہ کسی دن قے کرنیکا ہو قریب اس روز کے چاہیے کہ بجز جو کے کوئی چیز نہ کھائے۔ اگر کوئی شخص دوا و خل خربق کے استعمال کرے چاہیے کہ نہار منھ استعمال کرے اور اگر کوئی مانع نہ ہو دو گھنٹے دن چڑھے اور بول و براز سے فارغ ہو کر قے کرے۔ اگر پر ڈالکر قے کرے اور بآسانی ہو جائے بہتر ہے ورنہ پر کو کسیقدر حرکت دے اگر پھر بھی قے نہ ہو تو حمام میں داخل کیا جائے اور چہرے پر قے کرنا جو مناسب ہے کہ اسمیں روغن حنا تھوڑا سا لگا دیا جائے اگر تقطیع اور کرب پیدا ہو آب گرم اور روغن زیتون پلانا چاہیے کہ یا قے ہو جائیگی خواہ اسہال عارض ہوگا۔ قے کرنے پر اعانت اس تدبیر سے بھی ہوتی ہے کہ معدہ اور اطراف گرم کیے جائیں کہ اس سے متلی پیدا ہوتی ہے اگر دوائے مقئی سست جلد تاثیر کرے اور جھٹ پٹ قے پیدا ہو چاہیے کہ قے کو روکیں اور ٹھہرائیں اور خوشبو اور معطر چیزیں سونگھائیں اور اطراف کو دبائیں اور ملیں اور تھوڑا سا سرکہ پلائیں اور بہی اور سیب کھلائیں تھوڑی سی مصطگی ملا کر یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکت کرنے سے قے زیادہ ہوتی ہے اور سکون سے کم ہوتی ہے اور گرمی کی فصل سب سے پہلے قابل رکھے ہے کہ قے کا اسمیں استعمال کیا جائے اگر احتیاج ہو ایسے شخص کے قے کرانے کی جسکا نحیف بدن مناسب قے کرانے کے نہیں ہے سب فصل صیف میں البتہ اجازت ایسے شخص کو قے کرانیکی دیجاتی ہے سب سے زیادہ کمی فائدہ کی قے کرنے میں نظر تنقیہ اول کے تنہا معدہ کو ہے سوا امعا کے اور بخطر دوسرے تنقیہ کے سر کو اور تمام بدن کو ہے اور جذب در قلع مادہ کا فائدہ اسافل بدن کو ہوتا ہے مفید قے کی شناخت غیر مفید سے اس طور پر ہوتی ہے کہ بعد قے مفید کے خفت اور اشتہا جید اور سانس اچھی اور نبض جید ہوتی ہے اور یہی حال سب قوتونکا ہے اور اُس قے سے پہلے متلی ہوتی ہے اور اکثر اُسکے ہمراہ لذع شدید معدہ میں اور سوزش پیدا ہوتی ہے اگر دوائے مسہل قوی ہو مثل خربق کے خواہ جو دوا خربق سے مرکب ہو شروع میں ایسی قے کے منھ سے لعاب چھوٹتا ہے اور بعد لعاب کے قے میں بلغم کثیر بدفعات گرتا ہے اسکے بعد ایک شے سیال [illegible] برآمد ہوتی ہے اور لذع خواہ درد جسقدر ہوتی ہے بحال خود ثابت رہتی ہے اُسیج اور قسم کے بعد اعراض کے سوائے متلی اور کرب قے کے پیدا نہیں ہوتی اور کبھی شکم بھی روان ہو جاتا ہے بعد اُسکے چوتھی ساعت میں سکون طبیعت پیدا ہوتا ہے اور مائل براحت ہو جاتی ہے بری قے کی شناخت یہ ہے کہ اولاً طبیعت مجیب نہیں ہوتی اور قے کا پیدا ہونا دشوار ہوتا ہے اگر بجبر پیدا بھی ہوئی کرب عظیم ظاہر ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں کھنچے جاتے ہیں اور آنکھ اندر گھسی جاتی ہے چہرہ زیادہ سُرخ ہو کر تمتماتا جاتا ہے اور آنکھوں میں سرخی زیادہ پیدا ہوتی ہے پسینا بہت نکلتا ہے آواز بند ہو جاتی ہے اور جس کو کیفیت عارض ہو اور جلد تدارک نکیا جائے فوراً مر جاتا ہے۔ تدارک اسکا بذریعہ حقنہ کے اور شہد اور نیم گرم پانی پلانے سے کرنا چاہیے اور جو دوا ان میں تریاقیت ہے جیسے روغن سوسن وغیرہ انکا استعمال کرنا چاہیے اور تا مقدور کوشش کرکے قے کرانی چاہیے اگر قے ہو جائے اختناق پیدا نہو گا ایضاً حقنہ جو پہلے سے طیار رکھا ہوا سے استعمال کرنا چاہیے۔ بہت مناسب استعمال قے کا اُن امراض میں ہے جو مزمن ہوں جیسے صرع اور استسقا اور جذام مالیخولیا نقرس عرق النسا۔ قے میں اگرچہ منافع ہیں تاہم اکثر امراض بوجہ قے کے پیدا ہوتے ہیں جیسے طرش یعنی بطلان سماعت

اسلیے کہ کثافت سے تعدیل لطافت کی ہوتی ہے۔ اگر اُسوقت یہ دوا بطور ضماد کے مستعمل ہو لطیف قوت دوا کی نافذ ہو جائیگی اور کثیف قوت نافذ ہونے سے رُک رہے گی پس جو قوت لطیف نافذ ہوئی ہے اُسکا نفع پیدا ہوگا اور اُسکی مثال ایسی ہے جیسے دھنیا جو کے ستو کے ساتھ خنازیر پر ضماد کیا جائے ضماد اور طلا کا فائدہ ایک سا ہے مگر ضماد مین کسیقدر چسپیدگی ہوتی ہے اور طلا رقیق ہوتا ہے اکثر طلا بدرجہ اور چیزون کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اور اگر اعضاے رئیسہ مثل قلب و جگر کے تدبیر بذریعہ طلا مد نظر ہو کپڑے کے ٹکڑے عود اور صندل مین بسے ہوئے کام طلاے خوشبو کا کرتے ہین جب اُنسے اعضاے مذکورہ گرم کیے جائین **فصل انیسوین نطولات کے بیان مین** نطول تریڑے کو کہتے ہین یہ بھی ایک قسم کا عمدہ علاج ہے اگر تحلیل مادہ کی سر وغیرہ دیگر اعضاے مرکز ہو خواہ کسی عضو کا مزاج بدلنا منظور ہو جو اعضا محتاج نطول کے ہین گرم ہو خواہ سرد پھر اگر اُسمین فضول کا انصباب نہوتا ہو پہلے نطول گرم کا استعمال کرنا چاہیے بعد ازان آب سرد سے تریڑا دینا چاہیے۔ تاکہ جو نرمی نطول گرم سے پیدا ہوئی ہے بعد پہونچنے آب سرد کے عضو مذکور مضبوط ہو جائے اور اگر انصباب مواد کا اُس عضو مین ہوتا ہو پہلے سرد پانی سے نطول کرکے بعد ازان نطول گرم کا استعمال کرین **فصل بیسوین فصد کے بیان مین** فصد ایک استفراغ عام ہے کہ اُس سے کثرت مادہ کی نکالی جاتی ہے اور کثرت سے مراد زیادتی اخلاط کی ہے جو برابر رگون مین زیادہ اور کسی رگ مین کم اور بیش نہو فصد کا استفراغ دو شخصون کے واسطے درکار ہے اول تو جو شخص مادہ امراض کا ہو اور اُسکا خون بڑھ گیا ہو۔ دوم جو مریض ہو یہ دو شخص ایسے ہین کہ انکی فصد یا بوجہ کثرت خون کے کیجائے یا خون کی بُرائی کے لحاظ سے فصد تجویز ہو خواہ دونون ضرر مجتمع ہون یا دہ امراض جنسے جو شخص مستعد عرق النسا اور نقرس دموی اور وجع مفاصل دموی کا ہو خواہ جس کو نفث الدم بوجہ شگافتہ ہونے اُس رگ کے عارض ہوتا ہو جو اُسکے پھیپھڑے مین باریک سی لگی ہوئی ہے جب اُسمین خون زیادہ پیدا ہوتا ہے پھٹ جاتی ہے۔ خواہ جو لوگ مستعد صرع اور سکتہ اور مالیخولیا کے ہون اور اُنکے بدن مین خون کی کثرت ہو خواہ مستعد خوانیق اور اورام حشا کے اور رمد حار کے ہون خواہ جو لوگ کہ انکی بواسیر کا خون بند ہو گیا ہے اور عادت انکی جاری رہنے کی تھی خواہ جس عورت کا حیض بند ہوا ہو یہ دونون ہمیشہ انکے الوان وجوب فصد پر دلیل نہین ہوتے ہین اسلیے کہ انکے رنگ مین تیرگی اور سپیدی اور سبزی پیدا ہوتی ہے۔ ایضاً جو لوگ ایسے ہون کہ اُنکے اعضاے باطنی مین ضعف ہو اور مزاج اُنکے گرم ہون پس اُن لوگونکو لائق یہی ہے کہ فصل ربیع مین فصد انکی کھولی جائے اگرچہ ان امراض مین مبتلا نہون۔ اور یہی جو لوگ ایسے ہون کہ انھین صدمہ چوٹ کا مارنے خواہ گر پڑنے سے پہونچا ہو اور کبھی بنظر اس احتیاط کے انکی فصد لی جاتی ہے کہ ورم پیدا نہو اور جسکے بدن مین ورم ایسا ہو کہ اُسکے شگافتہ ہونے کا خوف ہو قبل ورم پختہ ہونے کے کہ اُنکی فصد بلا حاجت بھی لیجاتی ہے اگرچہ خون مین کثرت نہو۔ یہ بھی واضح رہے کہ ان امراض کا جب تک خوف وقوع ہے اور پیدا نہون اُنہین زمانہ جواز فصد کا وسیع ہے اور اگر یہ امراض پیدا ہو جائین اوائل مین ان امراض کی فصد کو ترک کرنا لازم ہے اسلیے کہ اُسوقت فصد سے فضول مین رقت پیدا ہوتی ہے اور رقیق ہوکر تمام بدن مین جاری ہوتے ہین اور خون صالح سے مل جاتے ہین اور بیشتر وہ خون جسکے نکالنے کی ضرورت ہے فصد سے اوائل مین ان امراض کے خارج نہین ہوتا اور چند مرتبہ فصد کی ضرورت ہوتی ہے کہ اُس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہے۔ پھر جسوقت نضج مادہ کا ظاہر ہو اور زمانہ ابتداے مرض کا گذر جائے اور زمانہ انتہا کا بھی تمام ہو جائے اُسوقت اگر فصد واجب ہو اور کوئی مانع بھی نہو فصد کھولنی چاہیے پھر بھی اسکا خیال رہے کہ بروز حرکت مرض کے فصد اور کوئی استفراغ نکرنا چاہیے اسلیے کہ وہ روز راحت و آرام کا ہے اور اُسدن سونا مفید ہوتا ہے اور اُسدن مرض کا ثوران اور غلبہ

ہوتا ہے۔ اگر مرض کے بحران چند ہونے والے ہوں یا ان بحرانات کا زمانہ طولانی ہو بس زیادہ خون کا نکالنا ہرگز زائد نہیں ہے۔ بلکہ اگر بدون فصد کے سکون مرض کا ممکن ہو یہی کرنا چاہیے اور اگر سکون مرض بدون فصد کے ناممکن ہو تھوڑا سا خون بذریعہ فصد کے نکالنا چاہیے اور بہت سا خون باقی رکھنا چاہیے کہ اگر ضرورت ہو چند مرتبہ فصد کھولی جائے اور قوت بدنی واسطے مقابلہ بحران کے باقی رہے جس شخص کی فصد زمانۂ دراز سے نہ کھلی ہو اور جاڑوں میں زیادتی خون کی بوجہ ہاتھ پاؤں ٹوٹنے کے شکایت کرے فصد کھولنا جائز ہو مگر بقیہ خون اسقدر رہے جو یبوست فصل کو مانع ہو اور فصد خون کو بجانب مخالف جذب کرتی ہے بوجہ روکنے طبیعت کے۔ اگر بوجہ فصد کے ضعف قوت پیدا ہو بوجہ زیادہ نکل جانے خون کے اخلاط کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور غشی اول فصد میں واقع ہوتی ہے اسواسطے کہ دفعۃً غیر معتاد چیز پیدا ہوتی ہے یعنی جاری ہونا خون کا۔ اگر قے ہوئی ہو فصد لینے سے خون برآمد نہیں ہوتا اور اسیطرح کہ اگر بعد فصد کھولنے کے قے ہو خون بند ہو جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون فصد کا خود بخود بند نہیں ہوتا جبتک بند نہ کیا جائے اور قولنج کے ہمراہ فصد نہیں ہوتی ہے۔ حاملہ اور حائض کی فصد بدون ضرورت شدیدہ کے جائز نہیں مثلاً حیض قوی روکنا مرکوز ہو اگر قوت وفا کرے۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ جسوقت علامات امتلاء خون کے پیدا ہوں جو اوپر مذکور ہو چکے فصد واجب نہیں ہوتی بلکہ اکثر امتلا اخلاط خام کی ہوتی ہے اسوقت فصد نہایت درجہ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ اگر بلا نضج فصد لی جائے خوف ہلاکت مریض کا ہوتا ہے جسکے بدن میں خلط سوداوی غالب ہو مضائقہ نہیں کہ پہلے اسکی فصد کھولی جائے بعدازاں بذریعہ اسہال کے استفراغ کریں۔ بلکہ طبیب بر مراعات حال رنگ بدن کی واجب ہے ان شرطوں سے جو آئندہ ہم مذکور کریں اور اعتبار تمدد کا بھی کرنا چاہیے کہ ظہور تمدد سے اطمینان کامل ہوتا ہے کہ فصد واجب ہے جس شخص کے بدن میں خون صالح کم ہو اور اخلاط ردی کی بدنمیں کثرت ہو اور اگر اسکی فصد کھولیں خون صالح نکل جائیگا اور خلط ردی غالب ہو جائیگی۔ اور جسکا خون فاسد ہو اور کم بھی ہو اور کسی عضو کی طرف متوجہ ہو کہ اسکا مائل ہونا ضرر عظیم اس عضو میں پیدا کریگا اور بدون فصد کھولنے کے چارہ نہو واجب ہے کہ فصد کھولکر تھوڑا سا خون نکالیں اور بعدازاں غذائے خوشگوار کھلائیں اور پھر دوبارہ فصد کھولیں چند روز کے بعد تاکہ تمام خون فاسد نکلجائے اور اچھا خون باقی رہجائے۔ اگر بسبب خون میں اخلاط صفراوی ملے ہوں انکے استفراغ کیواسطے پہلے اسہال لطیف خواہ قے کی تدبیر کرنی چاہیے خواہ انکے تسکین کی فکر کیجائے اور مریض کو سکون اور آرام دینے میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اور اگر اخلاط غلیظ ہوں قدماء اطبا ایسے وقت مریض کو تکلیف حمام کی دیتے تھے اور اپنے کارہائے ضروری میں چلنے پھرنے کو زیادہ حکم کرتے تھے اور بیشتر قبل فصد اول کے اور بھی فصد ثانی سے پہلے بعد فصد اول سکنجبین لطیف جسمیں زوفا اور حاشا مطبوخ ہو پلاتے تھے۔ اگر باضطرار فصد کی حاجت ہو باوجود ضعف قوت کے بوجہ غلبہ حمی یا اور اخلاط کے جو ردی ہوں بس چاہیے کہ فصد چند مرتبہ کھولی جائے جیسا ہمنے بیان کیا ہے۔ باریک زخم فصد کا نشتر سے قوت کی حفاظت زیادہ کرتا ہے لیکن بیشتر ایسی فصد سے خون رقیق نکل جاتا ہے اور خون کثیف اور کدورت ناک نہیں نکلتا ہے۔ اور چوڑے منھ کی فصد سے غشی بہت جلد پیدا ہوتی ہے اور تنقیہ خوب ہو جاتا ہے اور اندمال اس زخم کا بدیر ہوتا ہے مگر ایسی فصد انکے حق میں بہتر ہے جو براہ احتیاط فصد کھلوائے اور فربہ ہو گونکو بھی ایسی ہی مناسب ہے بلکہ جاڑوں میں فصد واسع بہر حال بہتر ہے تاکہ خون بستہ ہو کر رک نہ جائے اور تنگ منھ کی فصد گرمیوں میں اگر حاجت ہو بہتر ہے۔ برونت فصد کھولنے کے مقصود یعنی جسکی فصد کھولی جائے اگر لیٹا ہو تو بہتر ہے کہ یہ وضع حفظ قوت کیواسطے بہت مناسب ہے اور غشی بھی پیدا نہیں ہوتی حمیات میں اگر شدید ہوں تا امکان فصد سے اجتناب اولیٰ ہے اگر التہاب شدید ہوا ہو اور کل حمیات حادہ میں انکے زمانۂ ابتدا میں اور ایام دورات میں اور جن حمیات کے ہمراہ تشنج ہو باوصف حاجت کے بھی فصد کم کھولنی چاہیے اسلیے

اسلیے کہ کثافت سے تعدیل ملطافت کی ہوتی ہے۔ اگر اُسوقت یہ دوا بطور ضماد کے مستعمل ہو لطیف قوت دوا کی نافذ ہو جائیگی اور کثیف قوت نافذ ہونے سے رُک رہے گی پس جو قوت لطیف نافذ ہوئی ہے اُسکا نفع پیدا ہوگا اور اُسکی مثال ایسی ہے جیسے دھنیا جو کے ستو کے ساتھ خنازیر پر ضماد کیا ہے ضماد اور طلا کا فائدہ ایک سا ہے مگر ضماد مین کسیقدر چسپیدگی ہوتی ہے اور طلا رقیق ہوتا ہے اکثر طلا پارچہ اور پتھوں کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے اور اگر اعضاے رئیسہ مثل قلب و جگر کے تدبیر بذریعہ طلا منظور ہو کپڑے کے ٹکڑے عود اور صندل مین سے ہوئے کام طلاے خوشبو کا کرتے ہین جب اُنسے اعضاے مذکورہ گرم کیے جائین

فصل انیسوین نطولات کے بیان مین

نطول تڑیڑے کو کہتے ہین یہی ایک قسم کا عمدہ علاج ہے اگر تحلیل مادہ کی سر وغیرہ دیگر اعضاسے مرکوز ہو خواہ کسی عضو کا مزاج بدلنا ضرور ہو جو اعضا محتاج نطول کے ہین گرم ہو خواہ سرد پھر اگر اُسمین فضول کا انصباب نہوتا ہو پہلے نطول گرم کا استعمال کرنا چاہیے بعد ازان آب سرد سے تڑیڑا دینا چاہیے۔ تاکہ جو ارخا نطول گرم سے پیدا ہوئی ہے بعد پہونچنے آب سرد کے عضو مذکور مضبوط ہو جائے اور اگر انصباب مواد کا اُس عضو مین ہوتا ہو پہلے سرد پانی سے نطول کرکے بعد ازان نطول گرم کا استعمال کرین

فصل بیسوین فصد کے بیان مین

فصد ایک استفراغ عام ہے کہ اُس سے کثرت مادہ کی نکالی جاتی ہے اور کثرت سے مراد زیادتی اخلاط کی ہے جو برابر رگون مین زیادہ اور کسی رگ مین کم اور بیش نہو۔ فصد کا استفراغ دو شخصون کے واسطے درکار ہے اول تو جو شخص آمادہ امراض کا ہو اور اُسکا خون بڑھ گیا ہو۔ دوم جو مریض ہو یہ دو شخص ایسے ہین کہ انکی فصد یا بوجہ کثرت خون کے کیجائے یا خون کی بُرائی کے لحاظ سے فصد تجویز ہو خواہ دونون ضرر مجتمع ہون یا دہ امراض جیسے جو شخص مستعد عرق النسا اور نقرس دموی اور وجع مفاصل دموی کا ہو خواہ جس کو نفث الدم بوجہ شگافتہ ہونے اُس رگ کے عارض ہوتا ہو جو اُسکے پھیپھڑے مین باریک سی لگی ہوئی ہے جب اُسمین خون زیادہ پیدا ہوتا ہے پھٹ جاتی ہے۔ خواہ جو لوگ مستعد صرع اور سکتہ اور مالیخولیا کے ہون اور اُنکے بدن مین خون کی کثرت ہو خواہ مستعد خوانیق اور اورام حشا کے اور رمد حار کے ہون خواہ جو لوگ کہ انکی بواسیر کا خون بند ہو گیا ہے اور عادت انکی جاری رہنے کی تھی خواہ جس عورت کا حیض بند ہوا ہو یہ دونون ہمیشہ انکے الوان وجوب فصد پر دلیل نہین ہوتے ہین اسلیے کہ انکے رنگ مین تیرگی اور سپیدی اور سبزی پیدا ہوتی ہے۔ ایضاً جو لوگ ایسے ہون کہ اُنکے اعضاے باطنی مین ضعف ہو اور مزاج اُنکے گرم ہون پس اُن لوگونکو لائق یہی ہے کہ فصل ربیع مین فصد انکی کھولی جائے اگرچہ ان امراض مین مبتلا نہون۔ اور یہی جو لوگ ایسے ہون کہ انھین صدمہ چوٹ کا مارنے خواہ گر پڑنے سے پہونچا ہو اور کبھی بنظر اس احتیاط کے انکی فصد لی جاتی ہے کہ ورم پیدا نہو اور جیسے بدن مین ورم ایسا ہو کہ اُسکے شگافتہ ہونے کا خوف ہو قبل ورم پختہ ہونے کے کہ اُنکی فصد بلا حاجت بھی لیجاتی ہے اگرچہ خون مین کثرت نہو۔ یہی واضح رہے کہ ان امراض کا جب تک خوف وتوقع ہے اور پیدا نہون اُنھین زمانہ جواز فصد کا وسیع ہے اور اگر یہ امراض پیدا ہو جائین اوائل مین ان امراض کی فصد کو ترک کرنا لازم ہے اسلیے کہ اُسوقت فصد سے فضول مین رقت پیدا ہوتی ہے اور رقیق ہوکر تمام بدن مین جاری ہوتے ہین اور خون صالح سے مل جاتے ہین اور بیشتر وہ خون جسکے نکالنے کی ضرورت ہے فصد سے اوائل مین ان امراض کے خارج نہین ہوتا اور چند مرتبہ فصد کی ضرورت ہوتی ہے کہ اُس سے ضعف قوت پیدا ہوتا ہے۔ پھر جسوقت نضج مادہ کا ظاہر ہوا اور زمانہ ابتداے مرض کا گذر جائے اور زمانہ تنہا کا بھی تمام ہو جائے اُسوقت اگر فصد واجب ہو اور کوئی مانع بھی نہو فصد کھولنی چاہیے پھر بھی اسکا خیال رہے کہ بروز حرکت مرض کے فصد اور کوئی استفراغ نکرنا چاہیے اسلیے کہ وہ روز راحت وآرام کا ہے اور اُسدن سونا مفید ہوتا ہے اور اُسدن مرض کا ثوران اور غلبہ

ہوتا ہے۔ اگر مرض کے بحران چند ہونے والے ہوں یا ان بحرانات کا زمانہ طولانی ہو بس زیادہ خون کا نکالنا ہرگز زائد نہیں ہے۔ بلکہ اگر بدون فصد کے سکون مرض کا ممکن ہو یہی کرنا چاہیے اور اگر سکون مرض بدون فصد کے ناممکن ہو تھوڑا سا خون بذریعہ فصد کے نکالنا چاہیے اور بہت سا خون باقی رکھنا چاہیے کہ اگر ضرورت ہو چند مرتبہ فصد کھولی جائے اور قوت بدنی واسطے مقابلہ بحران کے باقی رہے جس شخص کی فصد زمانۂ دراز سے نہ کھلی ہو اور جاڑوں میں زیادتی خون کی بوجہ ہاتھ پاؤں ٹوٹنے کے شکایت کرے فصد کھولنا جائز ہے مگر بقیہ خون اسقدر رہے جو یبوست فصل کو مانع ہو اور فصد خون کو بجانب مخالف جذب کرتی ہے بوجہ روکنے طبیعت کے۔ اگر بوجہ فصد کے ضعف قوت پیدا ہو بوجہ زیادہ نکل جانے خون کے اخلاط کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور غشی اول فصد میں واقع ہوتی ہے اسواسطے کہ دفعۃً غیر معتاد چیز پیدا ہوتی ہے یعنی جاری ہونا خون کا۔ اگر قے ہوئی ہو فصد لینے سے خون برآمد نہیں ہوتا اور اسیطرح کہ اگر بعد فصد کھولنے کے قے ہو خون بند ہو جاتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خون فصد کا خود بخود بند نہیں ہوتا جبتک بند نہ کیا جائے اور قولنج کے ہمراہ فصد نہیں ہوتی ہے۔ حاملہ اور حائض کی فصد بدون ضرورت شدید کے جائز نہیں مثلاً حیض قوی روکنا مرکوز ہو اگر قوت وفا کرے۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ جسوقت علامات امتلاء خون کے پیدا ہوں جو اوپر مذکور ہو چکے فصد واجب نہیں ہوتی بلکہ اکثر امتلاء اخلاط خام کی ہوتی ہے اُسوقت فصد نہایت درجہ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ اگر بلا نضج فصد لی جائے خوف ہلاکت مریض کا ہوتا ہے جسکے بدن میں خلط سوداوی غالب ہو مضائقہ نہیں کہ پہلے اُسکی فصد کھولی جائے بعدازاں بذریعہ اسہال کے استفراغ کریں۔ بلکہ طبیب بر مراعات حال رنگ بدن کی واجب ہے ان شرطوں سے جو آئندہ ہم مذکور کریں اور اعتبار تمدد کا بھی کرنا چاہیے کہ ظہور تمدد سے اطمینان کامل ہو جاتا ہے کہ فصد واجب ہے جس شخص کے بدن میں خون صالح کم ہو اور اخلاط ردی کی بدن میں کثرت ہو اور اگر اُسکی فصد کھولیں خون صالح نکل جائیگا اور خلط ردی غالب ہو جائیگی۔ اور جسکا خون فاسد ہو اور کم بھی ہو اور کسی عضو کی طرف متوجہ ہو کہ اُسکا مائل ہونا ضرر عظیم اُس عضو میں پیدا کریگا اور بدون فصد کھولنے کے چارہ نہ ہو واجب ہے کہ فصد کھولکر تھوڑا سا خون نکالیں اور بعدازاں غذائے خوشگوار کھلائیں اور پھر دوبارہ فصد کھولیں چند روز کے بعد تاکہ تمام خون فاسد نکلجائے اور اچھا خون باقی رہجائے۔ اگر فاسد خون میں اخلاط صفراوی ملے ہوں اُنکے استفراغ کیواسطے پہلے اسہال لطیف، خواہ قے کی تدبیر کرنی چاہیے خواہ اُنکے تسکین کی فکر کیجائے اور مریض کو سکون اور آرام دینے میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اور اگر اخلاط غلیظ ہوں قدماء اطبا ایسے وقت مریض کو تکلیف حمام کی دیتے تھے اور اپنے کاروبار ضروری میں چلنے پھرنے کو زیادہ حکم کرتے تھے اور بیشتر قبل فصد اول کے اور کبھی فصد ثانی سے پہلے بعد فصد اول کے سکنجبین لطیف جسمیں زوفا اور حاشا مطبوخ ہو پلاتے تھے۔ اگر باضطرار فصد کی حاجت ہو باوجود ضعف قوت کے بوجہ غلبہ حمی یا اور اخلاط کے جو ردی ہوں پس چاہیے کہ فصد چند مرتبہ کھولی جائے جیسا ہمنے بیان کیا ہے۔ باریک زخم فصد کا نشتر سے قوت کی حفاظت زیادہ کرتا ہے لیکن بیشتر ایسی فصد سے خون رقیق نکل جاتا ہے اور خون کثیف اور کدورت ناک نہیں نکلتا ہے۔ اور چوڑے مُنھ کی فصد سے غشی بہت جلد پیدا ہوتی ہے اور تنقیہ خوب ہو جاتا ہے اور اندمال اس زخم کا بدیر ہوتا ہے مگر ایسی فصد اُنکے حق میں بہتر ہے جو براہ احتیاط فصد کھلوائے اور فربہ لوگونکو بھی ایسی ہی مناسب ہے بلکہ جاڑوں میں فصد واسع بہرحال بہتر ہے تاکہ خون بستہ ہو کر رُک نہ جائے اور تنگ مُنھ کی فصد گرمیوں میں اگر حاجت ہو بہتر ہے۔ بروقت فصد کھولنے کے مفصود یعنی جسکی فصد کھولی جائے اگر لیٹا ہو تو بہتر ہے کہ یہ وضع حفظ قوت کیواسطے بہت مناسب ہے اور غشی بھی پیدا نہیں ہوتی حمیات میں اگر شدید ہوں تا امکان فصد سے اجتناب اولی ہے اگر التہاب شدید ہوا ہو اور کل حمیات جو غیر حادہ ہیں اُنکے زمانۂ ابتدا میں اور ایام دورات میں اور جن حمیات کے ہمراہ تشنج ہو باوصف حاجت کے بھی فصد کم کھولنی چاہیے اسلیے

کہ تشنج جسوقت پیدا ہوتا ہے یا بیداری پیدا ہوتی ہے خواہ پسینا زیادہ نکلتا ہے یا قوت ساقط ہوجاتی ہے انھیں اعراض کے مقابلہ کے واسطے کسیقدر خون زائد رہنا چاہیے جو مقابلہ شدت کا ان اعراض کی کرے۔ اسیطرح جس محموم کی حمی عفونت نہو اور فصد کھولی جاے واجب ہے کہ خون کم نکالیں تاکہ واسطے تحلیل حمی کے خون کا سازوسامان باقی رہے۔ پھر اگر تپ میں التہاب کی شدت ہو اور از قسم تپ عفونت ہو تو غلبہ کا لحاظ کرکے فصد کھولنی چاہیے۔ پھر قارورہ کو دیکھو اگر غلیظ مائل بسرخی ہو اور نبض بھی عظیم اور سحنہ میں انتفاخ ہو اور حمی ایسی تیز نہیں ہے جس سے بدن میں انحطاط اور رطوبت کا فنا آناً فاناً اور لاغری بڑھتی جاتی ہے پس بروقت خلاء معدہ کے طعام سے فصد کھولنی چاہیے اور اگر قارورہ ہنوز رقیق ہے خواہ ناری ہے اور سحنہ سوکھتا جاتا ہے ابتدائے مرض سے پس ہرگز فصد کھولنی نہ چاہیے۔ اگر حمی میں فترات اور سکون پیدا ہوں اسی زمانہ میں موقع فصد کا ہے۔ لرزہ کا حال بھی دیکھنا چاہیے اگر لرزہ قوی ہو ہرگز فصد نہ کھولنی چاہیے رنگ خون کا بھی دیکھنا چاہیے اگر رقیق مائل بسپیدی ہو فوراً بند کر دینا چاہیے۔ مجملاً یہ بھی لحاظ رہے کہ فصد سے مریض پر غلبہ ہیجان اخلاط صفراوی کا نہو اور نہ اخلاط خام بارد غلبہ کرے پھر اگر تپ میں فصد بنظر قواعد عام خواہ حکم خاص کے واجب ہو اس قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے کہ بعد روز چہارم کے محموم کی فصد مناسب نہیں ہے اسلیے کہ بعد وجوب فصد کے چالیس دن کی مدت میں بھی ہر وقت فصد جائز ہے یہ رائے جالینوس کی ہے لیکن روز چہارم سے پیشتر فصد اولیٰ ہے بہ نسبت بعد اس زمانہ کے۔ اگر دلائل وجوب فصد کے صحیح ہوں اور فصد میں تقصیر ہو چکا پھر جو وقت کیوں نہو اسیوقت فصد کھولدینی چاہیے بعد رعایت دس چیزوں کے۔ اکثر بعض حمیات میں گو حاجت ہو مگر فصد سے طبیعت کو مادہ کے دفع اور مقابلہ کی قوت پیدا ہوتی ہے اسواسطے کہ کچھ مقدار مادہ کی فصد کی وجہ سے کم ہوجاتی ہے۔ مگر یہ فصد بلاحاجت اسیوقت جائز ہے کہ سحنہ اور قوت وغیرہ رخصت فصد کی دیتے ہوں۔ حمی دموی میں استفراغ بذریعۂ فصد کے ضرور ہوتا ہے مگر ابتدا میں خون بافراط نکالنا جائز نہیں ہے۔ اور بروقت نضج کے فصد مفرط ضرور ہے اور اکثر حمی دموی بعد فصد کے فوراً زائل ہوجاتی ہے۔ جو مزاج بشدت بارد ہیں انکے بدن کی فصد نہ کھولنی چاہیے اور جو بلاد بہت سرد ہوں انمیں بھی استعمال فصد کا ناجائز ہے اور بروقت درد شدید کے اور بعد ایسے استحمام کے جو محلل ہو اور عقب جماع کے اور تا امکان اُس سن میں جو چودہ برس سے کم ہو ایضاً سن شیخوخت میں بقدر امکان ہاں اگر اعتماد سحنہ پر ہو اور پر ہونا عضل کا اسطرح پر کہ مع سرخی اور ڈھیلے نہوں اور کشادگی رگوں کی اور انکا پر ہونا اور سرخی رنگ کی ظاہر ہو ایسے مشائخ اور کم سن لوگوں کی فصد پر جرأت ہوسکتی ہے۔ کم سن لڑکے بتدریج اور تھوڑا تھوڑا ہی فصد کیے جاتے ہیں جنکے بدن زیادہ لاغر ہوں خواہ زیادہ فربہ ہوں خواہ بدن میں زیادہ تخلخل اور ڈھیلا پن ہو خواہ بدن سپید اور ڈھیلے ہوں خواہ زرد بدن کہ انمیں خون مطلق معلوم نہو انکی فصد سے بھی احتراز کرنا واجب ہے جبتک ممکن ہو۔ اور جن ابدان کے امراض طولانی ہوچکے ہوں اُن کی فصد بھی نہ لینی چاہیے مگر اینکہ فساد خون اُن ابدان کا مستدعی فصد کا ہو پھر مضائقہ نہیں۔ مگر خون کو بتامل دیکھنا چاہیے اگر سیاہ اور گاڑھا ہو نکالنا چاہیے اور سپید اور رقیق ہو فوراً بند کر دینا واجب ہے کہ ایسے خون کے نکالنے میں خطرہ عظیم ہے۔ بروقت امتلاء طعام کے بھی فصد سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ مادہ ناپختہ بطرف رگوں کے جذب نہو عوض اس رطوبت کے جو فصد سے نکل گئی۔ اور بروقت امتلاء معدہ اور امعاء کے فضلہ محبوس خواہ اُس فضلہ سے جو قریب بہ محسوس ہو ایضاً فصد سے اجتناب کرنا چاہیے بلکہ اس فضلہ کے نکالنے میں کوشش پہلے فصد سے کرنی چاہیے سدہ اور قریب معدہ کے فضول کو بذریعۂ قے کے اور نیچے کی امعاء کا ثفل جس طور سے نکل سکے گو بذریعۂ حقنہ کے ہو نکالنا چاہیے جس شخص کو تخمہ عارض ہو اسکی فصد بھی نہ لینی چاہیے بلکہ اتنی مہلت دینی چاہیے کہ تخمہ ہضم کے

جس شخص کا فم معدہ ذکی الحس ہو خواہ ضعیف ہو خواہ باعتبار خلقت کے معدہ مین خلط صفراوی زیادہ پیدا ہوتی ہو ایسے اشخاص کی فصد پر بھی جرأت نکرنی چاہیے خصوصاً نہار منھ بہت مضر ہے جسکا فم معدہ ذکی الحس ہو اُسکی شناخت لذع اور تیز چیزون کے کھانے سے ہوتی ہے اور ضعف فم معدہ کے ہیجان اشتہا اور ادبار فم معدہ سے ہوتی ہے اور جسکے معدہ مین قابلیت صفرا اور بکثرت تولد اس خلط کا ہو اُسکی شناخت یہ ہے کہ ہمیشہ متلی بنی رہتی ہے اور قے صفراوی زیادہ عارض ہوتی ہے ہر وقت اور اُسکا منھ ہمیشہ تلخ رہتا ہے - یہ لوگ اگر انکی فصد کھولی جاے اور انکے فم معدہ کی کوئی تدبیر پہلے سے نہ ہوئی ہو فصد سے خطرہ عظیم پیدا ہوگا اور بیشتر بعض کی ہلاکت عارض ہوتی ہے - پس فم معدہ کے ذکی الحس کو اور اُسکو جسکا فم معدہ ضعیف ہو چند لقمے روٹی کے کھلا دینے چاہیین جو کسی رب یا شربت خوشبو مین ڈبوئی گئی ہون - اور اگر ضعف بوجہ برودت مزاج کے ہو شربت شکر مین ڈبونا چاہیے جسمین خوشبو دار گرم چیزین پڑی ہون خواہ پودینہ کا شربت اور معجون ممسک اور شربت بہ ممسک پلا کر بعد ازان فصد کھولی جائے - اور جسکے معدہ مین صفرا پیدا ہوتا ہے پہلے اُسکو آب گرم سے ہمراہ سکنجبین کے قے کراکے اُسکے بعد چند لقمہ کھلائین اور تھوڑی دیر آرام دے کر بعد ازان فصد کھولی جاے اور بدل ما یتحلل اُس خون جید کا جو فصد سے خارج ہوگا اُسکا تدارک کرین اگر قوی ہو کباب مع اُسکے ثقل کے کھلائین کہ اگر وہ ہضم ہو جائیگا زیادہ تغذیہ کرے گا مگر مقدار مین کم دینا چاہیے کہ معدہ ضعیف ہے بعد ازان فصد کرنی چاہیے - کبھی نکسیر زیادہ چلنے کی وجہ سے کسی رگ سے فصد کرتے ہین خواہ رحم سے خون جاری ہونے کے روکنے کے واسطے خواہ خون مقعد اور سینہ کے خون کے روکنے کے واسطے خواہ اور جراحات کے خون بند کرنے کے واسطے تاکہ خون بطرف خلاف کے جذب ہو کے بند ہو جاے اور یہ علاج قوی ہے اور نافع ہے ایسی فصد مین زخم کا تنگ زیادہ ہونا واجب ہے اور چند مرتبہ کھولنا چاہیے نہ کہ ایک ہی روز مگر باضطرار ایک ہی روز بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک دن کے بعد دوسرے روز ہر مرتبہ خون کم لیا جاے اگر ممکن ہو - حاصل یہ ہے کہ شمار مین فصدون کا زیادہ ہونا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ ایک ہی مرتبہ خون کی مقدار کثیر کا اخراج کرین - جو فصد بلا حاجت کھلتی ہے اُسی سے صفرے کا ہیجان ہوتا ہے اور اُسکے بعد خشکی زبان وغیرہ کی ہوتی ہے اسکا تدارک آب شعیر اور شکر وغیرہ سے کرین - اور جو شخص دوبارہ فصد کھلوائے اور پہلی فصد سے اُسے کچھ مضرت فالج وغیرہ کی نہ پہونچی ہو چاہیے کہ دوبارہ کی فصد مین اُسکی رگ طول مین کھولی جاے تاکہ حرکت مفصل کی اُسکے التحام اور رگ جانے سے باز رکھے اور فصد وسیع کھولی جاے اور اگر باینہمہ خوف یہ ہو کہ خون بند ہو جاے گا بہت جلد مقام زخم پر ایک کپڑا روغن زیتون اور نمک سے بھگو کر رکھین اور اوپر اُسی مقام سے پٹی باندھین اور اگر نشتر مین بر وقت فصد کے روغن لگا دین بسرعت التحام یعنے زخم کے بھر آنے کو منع کرے گا اور درد بھی کم ہو جاے گا اور مقام فصد کو ملین اور روغن زیتون وغیرہ اُس مقام پر لگائین اور مالش بنرمی ہو خواہ پہلے زیتون سے ملین اُسکے بعد کپڑے سے ملین بہور ہنا درمیان فصد اول و فصد دوم کے ہیئت مقام فصد کو ملتحم کر دیتا ہے - وہ قواعد بھی یاد کرنے چاہیین جو استفراغ کی نسبت فصل ستائیس مین بیان ہوئے ہین کہ فصد کے واسطے بھی انتظار اُس روز کا کرین - جس دن ہواے جنوبی چلے جیسا اور استفراغ کے واسطے اسکی ضرورت ہے

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد اُن لوگون کی جنکے مزاج مین وسوسہ ہے اور فصد مجانین کی اور جو لوگ محتاج فصد کے رات کو اور زمانہ نوم مین ہون ضیق یعنے تنگ ہونی چاہیے تاکہ نزف الدم پیدا نہو اسی طرح جو شخص محتاج دوسری مرتبہ فصد کا نہو -

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دوبارہ فصد کھولنی تاخیر زمانہ کی زیادہ چاہتا ہے درمیان فصد اول و دوم کے بوجہ ضعف مفصود کے

اگر مفصود ضعیف نہو نہایت کم یہ ہے کہ ایک ساعت کا وقفہ دونون فصد مین کیا جائے۔ ارسال دم سے مراد یہ ہے کہ دن بھر خون فصد کا بند نکیا جائے۔ فصد دورب یعنے ترتیبی مناسب اُنکی ہے جو ایک دن دوسری فصد کھلوانے کا قصد کرے۔ اور عرض مین فصد اسکو مناسب ہے جو دوسری فصد بعد ایک ساعت کے کھلوائے۔ اور طولانی فصد اُسکی کھولنی چاہیے جو دو فصد سے زیادہ تین خواہ چار مرتبہ کھلوانیکا قصد کرے اور جسکا یہ ارادہ نہو کہ چند دنون تک ہر روز فصد کھلوائے جسقدر فصد کے بعد درد زیادہ ہو زخم پورا ہوتا ہے فصد دوسری مین خون زیادہ نکالنے سے غشی پیدا ہوتی ہے مگر اینکہ دوبارہ فصد لینے والا کچھ کھالے۔ پہلی اور دوسری فصد کے بیچ مین سو رہنے سے فضول کا اخراج ہمراہ خون کے نہین ہوتا اسلیے کہ نوم کی وجہ سے اخلاط اندر بدن کے سماجاتے ہین منجملہ فوائد دو مرتبہ فصد کھولنے کے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قوت مفصود کی محفوظ رہتی ہے اور استفراغ بھی پورا ہو جاتا ہے جسقدر استفراغ واجب ہے۔ دوسری فصد بہتر یہی ہے کہ دو خواہ تین دن کی تاخیر کر کے کھولی جائے۔ بعد فصد کے بہت جلد رہنے سے اکثر اعضا مین انکسار اور ٹوٹنا پیدا ہوتا ہے قبل فصد کے استحمام سے اکثر بدشواری خون برآمد ہوتا ہے اسلیے کہ جلد مین غلاظت پیدا ہوتی ہے اور جلد کی نرمی اور آمادہ ہونا اُسکا واسطے لغزش اور پھیلنے کے مانع برآمد خون کا ہوتا ہے ہان اگر مفصود کا خون بہت غلیظ ہو اُسوقت استحمام سے یہ مضرت زائد پیدا نہین ہوتی۔ فصد کھلوانے والے کو مناسب ہے کہ فصد کے بعد سیر ہو کر کھانا خواہ پینا ترک کرے بلکہ بتدریج غذا کو بڑھائے اور پہلے غذاے لطیف کا استعمال کرے۔ اور اسیطرح بعد فصد کے ریاضت پوری بھی ترک کرے بلکہ لیٹنے اور استراحت کی طرف میلان خاطر رکھے۔ اور استحمام محلل بعد فصد کے نکرے جس شخص کے ہاتھ مین بعد فصد کے ورم پیدا ہو چاہیے کہ بقدر تحمل دوسرے ہاتھ کی فصد کھلوائے خواہ مقام ورم پر مرہم اسفیداج رکھے اور گرد اسکے مبردات قویہ کو طلا کرے جس شخص کے بدن مین اخلاط کا غلبہ ہو اور فصد کھلوائے بوجہ فصد کے ثوران اور جوش اخلاط مین پیدا ہوگا اور تمام بدن مین یہ اخلاط جاری اور روان ہو جائینگے۔ پھر انکی اصلاح محتاج فصد متواتر کی ہوگی۔ خون سوداوی بھی محتاج فصد متواتر کا ہے فی الحال تو خفت پیدا ہو جاتی ہے اور زمانۂ شیخوخت مین چند امراض پیدا ہوتے ہین از انجملہ سکتا ہے۔ اکثر بوجہ فصد کے حمیات کا ہیجان پیدا ہوتا ہے اور یہ حمیات اکثر تحلیل عفونت کرتے ہین۔ جو صحیح آدمی فصد کھلوائے اُسپر واجب ہے استعمال اُس چیز کا جو باب شراب مین مذکور ہو چکی ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کی رگین اوردہ بھی ہین اور شرائین بھی مگر شرائین کمتر کھولی جاتی ہے۔ اور بوجہ اُس خطرہ کے جو شریان کے کھولنے سے پیدا ہوتا ہے اُسکے چھیڑنے سے احتراز کرتے ہین اور وہ خطرہ یہ ہے کہ خون جاری ہو جاتا ہے کم سے کم ضرر یہ ہے کہ ابو سیما یعنے سیلان خون پیدا ہوتا ہے اور یہ بات اُسوقت ہوتی ہے جب نشتر باریک اور تنگ لگایا جائے۔ باانیہمہ اگر شریان کا خون بعد نکلنے بمقدار ضرورت کے بند ہو جائے نفع عظیم پیدا ہوتا ہے اُن امراض مین جنکی جہت سے فصد کھولی گئی ہو اور اکثر شریان کی فصد اُسیوقت نافع ہوتی ہے کہ جب کوئی شریان قریب اُس عضو کے ہو جسمین کوئی مرض ردی پیدا ہوا ہے اور اُس مرض کا سبب خون لطیف اور تیز ہو اُسوقت جب ایسے شریان قریب کی کھولی جاتی ہے بہت نافع ہوتی ہے بشرطیکہ اُسکے کھولنے مین خطرہ اور اندیشہ نہو۔ جو رگین ساتھ ہاتھ کی کھولی جاتی ہین شمار مین چھ ہین قیفال یعنے سارو اور اکحل یعنے ہفت اندام باسلیق اور حبل الذراع اور اسیلم اور ابطی جو شعبہ باسلیق کا ہے اور سارو سے زیادہ اسلم ہے یعنے اُسکے کھولنے مین خوف شریان پر پہونچنے کا نہین ہے پہلے تینون رگین اکحل باسلیق ابطی بابض کے اوپر کھولی جائین یعنے جو مقام پہونچے اور بازو کے بیچ مین جھکتا ہے اور جہان ہاتھ مین خم پیدا ہوتا ہے اُس سے تھوڑا اوپر ہی ہو کھولنی چاہیے یعنے پٹی نیچے باندھکر جب رگ اوپر برآمد ہو کھولی جائے اور بابض کے نیچے خواہ برابر کھولنا نچاہیے تاکہ خون بخوبی برآمد ہو جسطرح دھار چھوٹی ہے جاری رہے اور اس مقام کے نشتر لگانے مین پٹھے پر آفت پہونچنے کا خوف نہیں رہتا

ورنہ شریان کو آفت پہونچتی ہے۔ اور اسیطرح قیفال کی اگر فصد طول مین کھولی جائے تو دیر مین زخم پورا ہوتا ہے اسلیے کہ یہ رگ جوڑ سے تعلق رکھتی ہے اور جو رگ مفصلی نہو اور جوڑ سے بے تعلق ہو انکی فصد طول مین اچھی ہے۔ عرق النسا اور اسیلم کی وتیز اور رگون کی فصد مین رائے صائب یہی ہے کہ طول مین کھولی جائے۔ اور بعضا مناسب ہے کہ قیفال کی فصد اس عضلہ کی سرے نشتر دور رہے جو موضع نرم مین اور پر لحم کے واقع ہے اور وسیع زخم لگایا جائے اور دوسرا الشرط نہ لگانا چاہیے کہ ورم پیدا ہوگا۔ اکثر فصاد کو اکثر مقام قیفال مین خطا ہوتی ہے ایک نشتر لگانے سے برائی پیدا نہین ہوتی گو کہ گہرا لگایا ہو بلکہ اذیت کا پیدا ہونا فقط مکرر زخم لگانے سے ہوتا ہے۔ پورا جانا زخم قیفال کا دیر مین اسیوقت ہوتا ہے کہ فصد طول مین ہو اور گہری فصد کھولنی اُسوقت چاہیے کہ دوبارہ پھر کھولنے کی ضرورت ہو۔ اگر قیفال نظر آنے اور ملنا دشوار ہو اُسکا کوئی شعبہ جو گھٹنے کی جانب وحشی یعنی بیرونی جانب مین بطرف انگوٹھے سیدھے مین تلاش کر کے کھولا جائے ہفت اندام کے نیچے ایک پٹھا ہے اُسمین نشتر لگنے کا خوف ہے اور کبھی بیچ مین دو پٹھون کے ہوتی ہے لہذا واجب ہے کہ یہ رگ طولاً کھولی جائے اور لٹکا کر فصد کھولنی چاہیے یعنے اُچھلتا ہوا نشتر لگانا چاہیے جو گہرا نہو۔ اور کبھی ہفت اندام کے اوپر ایک باریک پٹھا ایسا دراز ہوتا ہے جیسے وتر پس انکی شناخت کر کے فصد کھولنی چاہیے اور احتیاط کامل رہے ایسا نہو کہ نشتر اُسی پٹھے تک پہونچے ورنہ خدر سن پیدا ہوگا جسکی رگ موٹی اور نمودار ہوتی ہے اُسکے ہاتھ مین یہ شعبہ پٹھے کا بہت ظاہر ہوتا ہے۔ اگر خطا سے اس پٹھے مین نشتر لگ جائے بہت اذیت ہوگی اگر غلطی سے پڑجائے پھر فصد کے پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور اُسپر ایسی چیز رکھنی چاہیے کہ پور جانے سے منع کرے اور علاج وہی کرنا چاہیے جو عصب کے جراحات کا علاج ہے اور اُسکا بیان کتاب چہارم مین کیا گیا ہے۔ بہت بڑی احتیاط رہے کہ اس زخم کے قریب کوئی شئ تبرید کرنیوالی نہ پہونچے جیسے آب برگ کہو اور صندل وغیرہ بلکہ اُسکے گرد اور تمام بدن مین روغن گرم کی مالش کرنی چاہیے حبل الذراع کا بھی مورب کھولنا مناسب ہے مگر اینکہ دونون طرف سے کٹی ہوئی ہو اُسوقت بناچاری طول مین کھولنی چاہیے۔ باسلیق مین خوف یہ ہے کہ اُسکے نیچے شریان ہے اسکی حفاظت ضرور ہے اسلیے کہ اگر شریان تک نشتر پہونچیگا خون بند نہوگا خواہ بند بدشواری ہوگا بعضے آدمی کی باسلیق کے گرد دو شریان ہوتی ہین جب ایک شریان دکھائی دے فصاد گمان کرتا ہے کہ اب نشتر شریان تک پہونچنے رہائی حاصل ہوئی اور اس اطمینان سے دوسرے شریان پر نشتر بیدھڑک مارتا ہے لہذا اسکو پہلے سے پہچان لینا واجب ہے۔ جب پٹی باندھتے ہین اکثر اوقات وہ مقام بھول جاتا ہے لیکن یہ بھولنا کبھی بوجہ برآمد ہونے شریان کے ہوتا ہے اور کبھی باسلیق بھولتی ہے اور کوئی کیون نہین پھولے چاہیے کہ پٹی کھولکر لین اور نرم نرم مالش کرین بعد ازان پھر پٹی باندھین اگر پھر پھولے تو دوبارہ یہی ترکیب کرین پھر بھی اطمینان نہو کچھ حرج نہین باسلیق کو چھوڑ کر اُسکا شعبہ جسکا نام ابطی ہے کھولین اور وہ شعبہ پہونچے کی جانب انسی یعنی اندرونی پر ہے نیچے ہے کہ باسلیق سے اسلیے کہ بھول جانے مین اکثر غلطی واقع ہوتی ہے باسلیق شریان سے مشتبہ ہوجاتی ہے اکثر بوجہ باندھنے اور پھولنے کے حرکت شریان کی ٹھہر جاتی ہے جب اسکو اُٹھاتے ہین اور شہیق پیدا کرتے ہین گمان ہوتا ہے کہ کوئی ورید ہے اسیوجہ سے فصاد کھول دیتا ہے جسوقت کسی رگ کی بندش کیجائے اور بعد بندش کے مثل دانہ مسور کے خواہ مثل چنے کے گول گول کچھ برآمد ہو وہی ترکیب کرنی ضرور ہے جو باسلیق کے اشتباہ مین مذکور ہوچکی۔ باسلیق کی فصد جسقدر نیچے اُتار کر کھولین خطا سے اسلم ہوگی نشتر کا مسکا خلاف جہت اس شریان مین ہونا چاہیے جو اس رگ کے قریب ہے۔ خطا باسلیق کی فصد مین فقط بوجہ شریان کے نہین ہے بلکہ اُسکے نیچے ایک عضلہ بھی ہے اور ایک پٹھہ ہے ان دونون کے سبب سے بھی خطا واقع ہوتی ہے اور اسکی خبر اوپر باب تشریح مین ہم دے چکے ہین۔ باسلیق مین خطا ہونے کی اور نشتر شریان تک پہونچنے کی شناخت یہ ہے

کہ خون رقیق اشقر اُچھلتا ہوا نکلے اور جس مین نرمی پیدا ہو پس بہت جلدی کرکے مُنھ مین زخم کے پشم ارنب یعنے خرگوش بھر دینا چاہیے جس مین تھوڑی سی دواے کندر اور دم الاخوین اور صبر اور مرکی اور تھوڑی سی پھٹکری سبز اور پھٹکری سرخ ملی ہو اور سرد پانی اسپر ٹپکانا چاہیے اور مقام فصد سے اوپر ایسا باندھنا چاہیے پٹی وغیرہ سے کہ خون بند ہوجائے اگر بند ہوجاے تین روز تک ہرگز نہ کھولین اور بعد تین روز کے بھی تا امکان احتیاط کرنی ضرور ہو اور گرد زخم کے ادویہ قابضہ کا ضماد کرنا چاہیے - اکثر لوگ اس شریان کو کاٹ ڈالتے ہین تاکہ سمٹکر اور اینٹھ کر گوشت اسپر تھم جاے اگر اس جہت سے خون بند ہو - اور اکثر لوگ بوجہ جاری ہونے خون کے مرجاتے ہین - اور اکثر کی موت اسوجہ سے ہوجاتی ہو کہ تحمل اس سخت بندش کا جو بغرض بند ہونے خون کے کیجاتی ہے نہین کرسکتے وہ بندش ایسی سخت ہوتی ہو کہ عضو کی موت اُس سے پیدا ہوتی ہو - یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ خون کبھی اوردہ سے بھی بعد فصد کے جاری رہتا ہو - اور یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ قیفال سے اکثر اُس خون کا استفراغ ہوتا ہو جو رقبہ اور گردن سے اوپر ہو اور بہت کم گردے کے نیچے کا خون برآمد ہوتا ہو - اور اطراف جگر اور شراسیف سے بڑھکر سارو کا استفراغ بکار آمد نہین ہوتا اور شراسیف کا تنقیہ اس فصد سے نہین ہوتا اور اسافل بدن کا تنقیہ ایسا جو تنقیہ مین شمار ہوسکے - ہفت اندام کا حکم متوسط ہو درمیان سارو اور باسلیق کے اور اسکے فصد سے استفراغ اطراف نور بدن یعنے از سینہ تا اسفل ہوتا ہو حبل الذراع مشابہ قیفال کے ہے - اسیلم کا ذکر اس واسطے کیا جاتا ہے کہ داہنے ہاتھ کی یہ رگ کھولنی درد جگر کو مفید ہو اور بائین ہاتھ کی اوجاع طحال کو مفید ہو - اسپر پٹی نہین باندھی جاتی ہے جب تک خون خود بخود بند نہوجائے - اور جسکے بدن کی یہ فصد کھولی جاے اسکا بدن آب گرم مین رکھنا چاہیے تاکہ خون بند نہو اور بسہولیت نکلے اگر خون بضعف نکلتا ہو جیسے اکثر مقصود کا یہی حال ہوتا ہے - افضل فصد اسیلم کی یہی ہے کہ طول مین ہو - ابطی کا حکم اور باسلیق کا ایک ہی ہی - جو شریان داہنے ہاتھ کی کھولی جاتی ہو وہی ہے جو ہتھیلی کے پشت درمیان سبابہ اور ابہام کے واقع ہے اُسکا فائدہ واسطے درد جگر اور حجاب کے جو مزمن ہو عجیب ہو جالینوس نے خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص اسے اِس رگ کی فصد کا حکم دیتا ہے اور اُسوقت جالینوس درد جگر مین گرفتار تھا خواب سے چونککر فصد کھولی اور فوراً درد زائل ہوگیا - کبھی ایک اور شریان جو بہ نسبت اس رگ کے مائل بطرف بطن کف کے ہو اسی فائدہ کے واسطے کھولی جاتی ہے - جو شخص ہاتھ کے کسی رگ کی فصد کھلوائے اور خون نہ برآمد ہو پس براہ غلط اُسکے پیچیدہ کرلے اور اسپر سخت پٹی باندھے اور مکرر نشتر لگانے مین احتراز نکرے بلکہ دو دن خواہ ایک ہی روز یون ہی رہنے دے - پھر اگر ضرورت دوبارہ نشتر لگانے کی ہو مقام نشتر اول سے اوپر دوبارہ نشتر لگائے اور اُس سے نیچے ہرگز نشتر لگانا جائز نہین ہے - زور سے باندھنا ورم پیدا کرتا ہے پٹی کو سرد کرنا اور اسکو گلاب خواہ آب سرد سے تر کرنا بہتر ہو - واجب ہو کہ پٹی بندھی ہوئی ہو قبل فصد کے نہ ہٹائے اور بعد فصد کے بھی اسکا سرکانا جائز نہین ہے - لاغر اندام کو پٹی بہت کسکر باندھنے کی ضرورت ہو اسلیے کہ اُنکی رگین خالی ہوتی ہین اور جب خون نکلتا ہو بدون سخت بندش کے اُسکا بند ہونا نہین ہوسکتا اور سخت بندش سے عضو مشدودہ کی گویا موت پیدا ہوتی ہے اور اس عضو مین فساد عارض ہوتا ہے اور فربہ اندام کی رگین جبتک کسکر باندھی نہ جائین بخوبی ظاہر نہین ہوتی اسلیے ڈھیلی باندھنی مناسب نہین کبھی بعض فصاد جو خوب واقف اور ماہر ہین ایک لطف کی یہ بات کرتے ہین کہ ورید مخفی ہوجاتا ہے اسطرح کہ ہاتھ کو نیچا کرکے پٹی مضبوط باندھتے ہین اور تھوڑی دیر نیچا رہنے دیتے ہین شاید ورید نیچے تک اگر کر متفرق ہونے کی جہت سے پوشیدہ ہوجاتا ہے اور بعض فصاد نرم دستہ خواہ نشتر کے

باریک سرے کو اس مقام پر تیل لگا کر ملتے ہیں اور یہ ترکیب جیسی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں درد میں تخفیف پیدا کرتی ہے زخم کے بند ہوجانے
کو دیر تک روکتی ہے۔ جو رگیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں اگر ہاتھ میں ظاہر نہوں اور انکے شعبے ظاہر ہوں تو لازم ہے کہ شعبہ کے مقام پر ہاتھ کو باندھنا
اور ملتے رہیں اور دیکھیں اگر بعد ترک مالش اور دباؤ کے خون اُن شعبوں کی طرف گرتا ہے اور انکو بھولا دیتا ہے انھیں شعبوں کی فصد
کھولنی چاہیے ورنہ ہرگز اُن شعبوں کو نشتر سے نہ چھیڑیں۔ اگر ہاتھ کا دھونا بعد فصد کے منظور ہو پہلے جلد کو کھینچیں تاکہ زخم چھپ جائے
اور بعد دھو ڈالنے کے پھر بصورت اول پھیر لائیں اور پٹی کو درست کرکے باندھیں یا ڈھیلا کردیں یا روغن کتان سے
بھا یا روئی کا تر کرکے پٹی نیچے رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ پٹی گول ہو جیسے ڈورا بٹا ہوا۔ اگر زخم کے منھ پر چربی ظاہر ہوجا
کہ بہ نرمی دور کریں اور کاٹنا مناسب نہیں ہے اور ایسے لوگوں کی دوسری فصد اور جگہ سے کھولی جائے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ خون کے بند کرنے اور بند نہ کرنے کے اوقات معین ہیں اگرچہ مختلف ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بدن سے اگر پانچ
رطل یعنے بوزن دو سیر تین پاؤ کسی قدر زائد خواہ چھ رطل یعنے ڈھائی سیر خون عین حالت حمی میں نکالا جاے انھیں اسکا تحمل
ہوسکتا ہے۔ اور بعض لوگوں کے بدن سے ایک رطل نکلنا دشوار ہوتا ہے اور نہ انھیں اسکا تحمل ہوتا ہو مگر اس مقدار کے
بارہ میں تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے اول بقوت خون کا نکالنا اور کمزوری سے نکلنا دوسرے خون کا رنگ اور بیشتر پہلے
غلیظ نہیں نکلتا ہو بلکہ رقیق اور سپید نکلتا ہو اس وجہ سے غلطی واقع ہوتی ہے اگر اس مقام پر علامات امتلاے خون کے
موجود ہوں اور شاہد حال فصد واجب ہو پس فصد کرنے میں سستی کرنی نہ چاہیے کبھی بوجہ رنگ خون کے بھی غلطی واقع ہوتی ہے
صاحب ورم کے بدن میں اسلیے کہ ورم خون کو اپنی طرف جذب کرتا ہے اسوجہ سے خون میں پہلے رنگ کم ہوجاتا ہو پھر جب ورم کے
قریب کا خون آتا ہو سیاہ اور غلیظ ہوتا ہو تیسرے نبض کی رعایت بھی بروقت نکالنے خون کے بطرف فصد کے ضرور کرنی چاہیے اگر
زور سے نکلنا خون کا موجب خوف مفصود کا ہو خواہ رنگ خون کا بدل جائے یا نبض صغیر ہوجاے خصوصًا وہ صغیر جو مائل بہ ضعف ہو
اُسوقت خون کو بند کردینا چاہیے یا اگر جماہی خواہ انگڑائی یا ہچکی خواہ متلی پیدا ہو اور اسکے پیدا ہوتے ہی جھٹ پٹ رنگ متغیر ہوجاے
بلکہ تیزی سے نکلنا خون کا بھی بدل جاے اسوقت اعتماد نبض پر کرکے بشرط صغر اور ضعف کے روکنا چاہیے۔ جن لوگوں کو فصد سے
بہت جلد غشی پیدا ہوتی ہو وہی لوگ ہیں جو حار مزاج اور نحیف اور لاغر خواہ جنکے بدن ڈھیلے اور متخلخل ہوتے ہیں۔ اور جنکی دیر میں
غشی لاحق ہوتی ہو انکے بدن معتدل اور گوشت انکے سخت ہوتے ہیں۔ اطبا کہتے ہیں کہ فصاد کے ہمراہ مناسب ہے کہ نشتر بہت سے
ہوں نوک دار بھی ہوں اور بے نوک کے بھی ہوں اور نوک دار بہتر ہوتے ہیں متحرک رگوں کے واسطے جیسے وداج وغیرہ۔ ایضًا
فصاد کے ہمراہ ریشم کا بچھا خواہ پھنک ہونی چاہیے اور اگر ڈکرانے کا چوبی خواہ پر کا بھی اس کے ہمراہ ضرور رہنا چاہیے
اور خرگوشش کے بال اور دواے صبر اور کندر اور نافہ مشک اور دوا المسک اور قرص مشک کا پاس فصاد کے رہنا ضرور ہو شاید
کسی مفصود کو غش آجاے اور یہ بڑا امر ہے جسکا خوف فصد کھولتے وقت ہوتا ہو۔ اور اکثر اوقات ان چیزوں کا پاس موجود ہونا
باعث رستگاری مفصود کی موت سے ہوتا ہو اسطرح سے کہ بروقت غش کے فورًا پچھار شیلی کے حلق سے اُتار دے اور آلہ قے ڈکراے
اور خوشبو نافہ کی سونگھاے اور دوا المسک تھوڑی سے پلاے خواہ قرص مشک کھلاے کہ فورًا قوت مفصود کی برانگیختہ ہوجاتی ہو۔ اگر خون
بند ہو جاے پس موے خرگوش اور دواے کندر سے پر کردینا چاہیے۔ اکثر غشی نادیکہ خون جاری رہے پیدا نہیں ہوتی بلکہ بعد بند ہونے

خون کے پیدا ہوتی ہو لیکن اگر بافراط نکلے اُسوقت اثناے برآمد خون مین بھی خوف عروض غشی کا ہوتا ہو لیکن جمی ملتقہ مین فصد کی وجہ اگر مریض قریب بغشی ہو تو کچھ مضائقہ نہین اسطرح ابتداے سکتہ اور خوانیق اور ایسے اورام جو عظیم اور مہلک ہون خواہ ایسے درد جو شدید اور محلل ارواح ہون لیکن ایسی فصد اُسوقت مناسب ہوتی ہے کہ قوت بدنی مریض کی قوی ہو۔ اس مقام پر عجیب اتفاق ہوا کہ ہم ہاتھ کی رگونکا بیان بہت بسط سے کر چکے ہین اور بات مین بات نکلتی چلی آتی ہو اور پانون کی رگونکا حال چھوٹا جاتا ہو اور سوائے پانونکے اور مقامات کی رگین جنکی فصد کھولی جاتی ہو وہ بھی رہی جاتی ہین لہذا مناسب ہو کہ اسی سلسلہ مین ان رگونکا بیان بھی مسلسل کردین پانونمین ایک رگ عرق النسا نام رکھتی ہو اور اسکی فصد بجانب وحشی کعب کے نیچے خواہ اوپر کھولی جاتی ہے اور اس مقام سے اوپر ورک سے کعب تک پٹی باندھی جاتی ہو اور ایک بڑا کپڑا خواہ عصابہ لپیٹا جاتا ہو۔ مناسب یہ ہو کہ اس فصد کے کھولنے سے پیشتر استحمام کرے اور صواب یہ ہو کہ طول مین یہ رگ کھولی جائے اور پوشیدہ ہو اور اگر نہ ملے اسکا شعبہ درمیان خنصر اور بنصر پانون کی اُنگلیون سے کھولا جاے اس فصد کا فائدہ عرق النسا کے مرض مین بڑا ہو اسیطرح نقرس اور دوالی مین اور دار الفیل جسے بیل پا کہتے ہین اور دوبارہ کھولنا عرق النسا کا دشوار ہو۔ ایک رگ پانومین اور ہو جسے صافن کہتے ہین اور یہ رگ بطرف انسی کعب کے ہو اور بہ نسبت عرق النسا کے یہ رگ زیادہ ظاہر ہو اور اسکی فصد واسطے امراض ان اعضا کے مفید ہو جو زیر جگر واقع ہین اور اطراف عالیہ کے مواد کا امالہ بطرف اعضاے سافلہ کے بھی اس فصد سے پیدا ہوتا ہو اسی جہت سے ادرار حیض کا بخوبی ہوتا ہو اور بواسیر کے منھ بھی کھلجاتے ہین۔ قیاس عقلی اسکا مقتضی ہو کہ عرق النسا اور صافن کا فائدہ ایک سا ہو جیسے اطبا ان تشریح پر مخفی نہین لیکن تجربہ سے ایسا معلوم ہوا ہے کہ مرض عرق النسا مین فصد عرق النسا کا فائدہ بہت زیادہ ہو شاید یہ بات بوجہ محاذات کے پیدا ہوتی ہو۔ فصد صافن کی افضل حالت یہی ہو کہ بطور توریت کھولی جاے بجانب عرق عرض کے منجملہ پانونکی رگونکے مابض بھی ہو اور یہ رگ اندرون رانون مین واقع ہو اسکا فائدہ اور صافن کا ایک ہی ہو لیکن صافن سے یہ زیادہ قوی ہو واسطے ادرار حیض کے اور اوجاع مقعد اور بواسیر کے منجملہ انکے وہ رگ ہو جو پس عرقوب یعنے پے پاشنہ واقع ہو شاید یہ رگ شعبہ صافن کا ہو اسکا حال بھی وہی ہو جو صافن کا فصد مین ہو خلاصہ یہ ہو کہ پانون کی رگین ایسی ہین کہ انکی فصد سے فائدہ ایسے امراض مین ہوتا ہو جنکے مواد بطرف سر کے مائل ہون خواہ وہ امراض ہو ادی ہون مگر فصد پانون کے رگون کی ضعف زیادہ پیدا کرتی ہو بہ نسبت ہاتھ کی رگون کے۔ جو رگین اطراف مین سر کے کھولی جاتی ہین سواے وداج کے اور رگون کی فصد مورب کھولنی افضل ہو۔ یہ رگین بھی کچھ از قسم اوردہ ہین اور کچھ از قسم شرائین کے ہین۔ اور وہ جیسے کہ عرق جبہ یعنی پیشانی کی جو دونون ابرو کے بیچ مین کھڑی ہو یہ فصد گرانی سر کو فائدہ دیتی ہے خصوصاً اگر موخر مین سر کے گرانی پیدا ہو اور آنکھون کی گرانی کو مفید ہو اور جو درد سر مزمن اور لازم ہو۔ اور جو رگ سر کے بیچ مین ہے شقیقہ کے اور قروح سر کیواسطے کھولی جاتی ہے۔ دونون رگین جو کنپٹیون پر لپٹی ہوئی ہین اور دونون جو ماقین مین ہین اور اکثر ظاہر نہین ہوتی ہین بدون خوب دبانے کے۔ مگر واجب ہو کہ نشتر گہرا نہ لگایا جاے ورنہ اکثر ناصور پڑجاتا ہو اور ان رگون سے خون بہت کم نکلتا ہو اور انکی فصد سے درد سر اور شقیقہ اور آشوب چشم جو مزمن ہو اور دمعہ یعنے ڈھلکہ اور جبلی جو آنکھ پر پڑتی ہو اور پلکون کی کھجلی اور پلکون کے ثبور اور شبکوری کا فائدہ ہوتا ہو۔ تین اور رگین چھوٹی چھوٹی نیچے اُسی مقام کے ہین جہان پر کان کی لو بانون سے ملتی ہو ایک انمین سے بہت ظاہر اُسکی فصد ابتدا ے نزول الماء مین مفید ہو اور جبکہ معدہ سے بخارات بطرف سر کے اٹھین اور سر مین قابلیت زیادہ ہو اسی طرح کان کے زخمون کو خواہ پس گردن کے قروح اور پشت سر کے قروح کو مفید ہو بعض لوگ جو مدعی اس بات کے ہین کہ اگر پس گوش کی دونون رگین فصد مین کٹ جائیں

HAKEEM SHOUKAT ALI

نسل انسان مقصود کی منقطع ہو جاتی ہے جیسے وہ فقراء جو تارک دنیا ہوتے ہین اس فعل کو اسی غرض سے کرتے ہین جالینوس اس حکم کا منکر ہے۔ انھین اوردہ سے دو اصین بھی ہین اور وہ دو رگین ہین جو ساتھ ہی ابتدائے جذام مین کھولی جاتی ہین اور خناق شدید اور ضیق نفس اور ربو اور بستگی آواز جو ذات الریہ مین پیدا ہو اور بہر یعنے دمہ۔ اور بحق جو خون گرم سے پیدا ہوا اور امراض طحال ورجہین مین بھی انکی فصد کھولی جاتی ہے۔ انکی فصد مین نشتر نوک دار درکار ہے چنانچہ اوپر بھی بیان ہو چکا اور بندش کی کیفیت اس طرح چاہئے ہونی چاہیے تاکہ سر بجانب مخالف اس رگ کے جھک جائے جسکی فصد کھولی جاتی ہے اس بندش سے رگ ابھر کر بخوبی نمودار ہو جاتی ہے اور بعد ازان دیکھین کہ یہ کس طرف زیادہ بلند ہے اسکے مخالف جہت مین رگ کو چھیڑنا چاہیے۔ اور جھکانا سر کا اس رگ کی فصد کیواسطے عرض مین چاہیے نہ طول مین جیسے فصد عرق النسا اور صافن مین کیا جاتا ہے معہذا فصد اس رگ کی طول مین ہونی چاہیے انھین رگون مین سے وہ رگ ہے جو ارنبہ یعنی کنارہ بینی پر واقع ہے اسکی فصد کا مقام وہی ہے جہان سے دونون کنارے بھٹکر الگ ہوئے ہین یعنے وہ مقام جو انگلی سے دبایا جائے اسوقت ناک کے دو حصے معلوم ہوتے ہین اسی جگہ نشتر لگایا جاتا ہے اور خون اس سے بہت کم نکلتا ہے اس رگ کی فصد کلف یعنے جھائین اور کدورت لون اور بواسیر اور ناک کی کھجلی کو مفید ہے لیکن کبھی اس فصد سے سرخی رنگ کی ایسی مرض پیدا ہوتی ہے جو مشابہ سعہ یعنے ریشہ کے ہوتی ہے اور تمام چہرہ پر یہ سرخی پھیل کر نمودار ہو جاتی ہے پس اس فصد سے اسکا ضرر زیادہ ہوتا ہے جو رگین نیچے سر بینی کے قریب گڑھے کے ہین انکی فصد سدر اور دوار کو نافع ہے جو بوجہ خون لطیف کے پیدا ہوا ہو اور جو پرانے اوجاع سر مین ہون منجملہ انھین رگون کے چار رگ ہین اور چار رگین ہر ایک ہونٹھ پر ایک زوج واقع ہے انکی فصد قروح دہن اور قلاع اور مسوڑھے کے درد اور ورم خواہ مسوڑون کی استرخا اور قروح خون بواسیر الشفہ اور ہونٹھ کے پھٹ جانے کو مفید ہے۔ ایک رگ زبان کے نیچے ہے باطنی ذقن پر خوانیق اور اورام لوزتین تو انکی فصد مفید ہے۔ ایک رگ زیر زبان اور خود زبان پر بھی ہے انکی فصد سے ثقل زبان (جو بوجہ خون کے پیدا ہوا ہو) دفع ہوتا ہے مگر اسکی فصد طول مین کھولنی چاہیے اگر عرض مین کھولین خون بدشواری بند ہوگا ایک رگ نزدیک بچھے کے یعنے نیچے کے ہونٹھ کے نیچے جہان بال اگتے ہین اسکی فصد ہونٹھ کے اندر جہان دبانے سے رگ پیدا ہو گندہ دہنی کے علاج مین کھولی جاتی ہے ایک رگ ہنسلی کے قریب ہے فم معدہ کے معالجات مین کھولی جاتی ہے جو شرائین سر مین ہین انمین سے ایک شریان کنپٹی کی ہے کبھی اسکی فصد کھولی جاتی ہے اور کاٹ ڈالی جاتی ہے اور کبھی یہ نری نکال ڈالی جاتی ہے اور کبھی داغ دیجاتی ہے اور یہ سب باتین واسطے بند کرنے تیز نزلہ کے جو لطیف ہو اور آنکھون پر گرتا ہو اور واسطے ابتدائے انتشار شعاع کے کیجاتی ہے۔ اور دو شریان دونون کانون کے پیچھے ہین انکی فصد اقسام رمد اور ابتدائے نزول الماء اور جھلی اور شبکوری اور درد سر مزمن کے واسطے مفید ہے لیکن یہ فصد خالی از خطرہ نہین اور دیر مین انکا زخم پورا ہوتا ہے جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ ایک زخمی کے حلق مین ایک ٹکڑا شریان کا پایا گیا اور اس سے خون مقدار صالح روان ہوا اسکا تدارک جالینوس نے دوائے کندر سے اور صبر اور دم الاخوین اور مر سے کیا خون بھی بند ہو گیا اور جو درد طرف ورک مین اسکی مدت سے تھا وہ بھی دور ہو گیا منجملہ ان رگون کے جو بدن انسان مین کھولی جاتی ہین دو رگین پیٹ پر ہین ایک تو مقام جگر پر موضوع ہے اور دوسرے طحال پر داہنی رگ استسقا مین اور بائین امراض طحال مین کھولی جاتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کیواسطے دو وقت ہین ایک وقت اختیاری اور دوسرا وقت اضطراری اختیاری وقت دوپہر دن کا ہے بعد تمام ہونے ہضم غذا اور بعد دفع فضول بول اور براز کے۔ اور وقت اضطراری وہ ہے کہ جس وقت تاخیر فصد

کی کرنے سے کوئی آفت پیدا ہو اور گنجائش تاخیر کی نہو۔ اُسوقت کسی مانع کی طرف التفات نہین کیا جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے
کہ نشتر کُند سے مضرت زیادہ پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ اُس سے خطا پیدا ہوتی ہو اور رگ تک نہین پہونچتا ہے اور ورم پیدا ہوتا ہو اگر
نشتر درست ہو تو اُسے اندر چبھونا جائز نہین ہے بلکہ آسانی رگ تک سر انشتر کا پہونچانا چاہیے اور یہی کوشش کرنی چاہیے کہ رگ
خوب اُبھر آئے اور نشتر گڑونا پڑے اور نشتر چبھونے سے کبھی یہ خرابی پیدا ہوتی ہے کہ اُسکی نوک ٹوٹکر اندر رہجاتی ہو اور پھسلتی ہوئی
رگ مین رہتی ہے اور رگ سے نہین نکلتی ہے اگر اُسکے نکالنے مین زیادہ کوشش کی جائے خواہ زخم زیادہ بڑھایا جائے ضرر زیادہ
بڑھ جاتا ہو۔ اسیطرح قبل چھیڑنے رگ کے کیفیت چبھیدگی نشتر کی جلد پر لگاکر دریافت کرنی چاہیے۔ اور جب ایک طرف ضرب نشتر کی پوری
نہ پڑے خواہ رگ خون نہ دے اور دوبارہ لگانا منظور ہو از سرِ نو امتحان نشتر کی تیزی اور کندی کا کر لینا چاہیے ایسی کوشش کرتی
چاہیے کہ رگین خوب نمودار ہوجائین اور خون سے بھر جائین اور پھول جائین کہ پھر پھسلنا اور ہٹ جانا رگو نکا کم ہوجائیگا اگر باوجود
اہتمام بلیغ کے رگین بخوبی نمودار نہون اور اُنین خون کی پُری ہوجاے اور جہان پر نشتر لگانا چاہیے اس مقام مین بخوبی ظہور نہو تو پٹی کھولکر پھر دوبارہ
مالش کرکے بندش کرنی چاہیے اور ملتے ملتے جہان رگونکا گنج ہے اُترتے ہوے پھر چڑھنا چاہیے تاکہ دبانا صدمہ رگ کو خبردار کرے
اور ظاہر ہوجائے اور اسکا تجربہ دو اُنگلی یعنے سبابہ اور نر انگشت سے دباکر اُس مقام کو جہان پر امتداد رگونکا معلوم ہو اس طرح پر کرنا
چاہیے کہ پہلے دونون اُنگلی سے بند کرے اور پھر ایک اُنگلی سے بند کرے اور دوسرے سے خون کو روان کرے تاکہ ٹھہرے ہوے کا بوقت
روانی خون کے اور جذبہ بروقت خالی ہونے کے خون سے محسوس ہو۔ نشتر کا سرا اتنا بڑا ہونا چاہیے کہ رگون مین در آئے اور زیادہ بڑا نہو
کہ دوسری طرف پار ہوجائے اور نیچے اس رگ کے جو شریان خواہ پٹھہ ہو اُس تک پہونچے زیادہ اُبھرنا رگ کا اُسی مقام مین ضرور
ہوتا ہو جسکی رگین باریک ہون لیکن جسوقت نشتر فصاد ہاتھ مین بارادہ فصد کے لے چاہیے کہ انگوٹھے اور بیچ کی اُنگلی سے گرفت کرے
اور سبابہ واسطے چبھونے اور مس کرنے کے بیچ مین چھوڑ دے اور نشتر کے آدھے پھل سے گرفت کرے اس سے کم طرف دنبالہ کے گرفت
کرنی جائز نہین ورنہ قرار نشتر کو اچھی طرح نہوگا اور اگر رگ کسی ایک طرف ہلتی ہو اُسکی جہت مقابل مین بندش کردے اور اگر دونون طرف
جنبش کرتی ہو طول مین اُس رگ کو کھول دے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ بندش اور دبانا بقدر احوال جلد کے سختی اور غلاظت اور بقدر
کثرت لحم اور زیادتی گوشت کے کم و بیش ہونی چاہیے اور پٹی قریب مقام نشتر لگانے کے باندھنی چاہیے اگر قریب باندھنے سے رگ
چھپ جائے اُسپر نشان سیاہی وغیرہ سے پٹی سرکاکر باندھنا چاہیے اور نشان لگانیکا فائدہ یہ ہے کہ محاذات اور سامنا جاتا رہے اور
باایں ہمہ گہرا زخم نہ لگانا چاہیے۔ اگر رگ اونچی نہو اور اُبھر نہ سکے لاغر اندام مین شگاف جلد کرکے رگ پیدا کرنا جائز ہو اور پھر گدّی
کپڑے کی لگاکر پٹی باندھین مفصل اور کُہنی کے پاس پٹی باندھنے خواہ بندش کرنے سے امتلا رگون کی بخوبی خون سے نہین ہوتی ہو
یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ جس شخص کے بوجہ امتلا بدنی کے پسینا بکثرت نکلتا ہو وہ محتاج فصد کا ہو اور کہ جس محموم کے درد سر ہو اور
اسکے لیے فصد کی تجویز ہو خود بخود اسہال طبعی عارض ہوتا ہو پس فصد سے استغنا ہوجاتی ہو۔ جس وقت بعد فصد کے دھونیکا ارادہ ہو
جلد کو ہاتھ کی اپنی اُنگلی سے خوب کھینچکر ملین تاکہ سوراخ زخم کا چھپ جائے بعد ازان دھوئین اور پونچھین اور پٹی رکھین اور جلد کو
چھوڑ دین کہ اپنی وضع سابق پر آجاے **فصل اکیسوین حجامت کا بیان** حجامت پچھنے لگانے کو کہتے ہین اور پچھنے کا فائدہ
جلد کے قربت کے مادہ مین تنقیہ کرنے سے وہ ہو بہ نسبت فصد کے اور حجامت سے خون رقیق بہ نسبت غلیظ کے زیادہ برآمد ہوتا ہے

منفعت اسکی فربہ اور شاداب بدن میں کہ اُس خون میں غلاظت زیادہ ہو اور بوجہ فرط غلیظ کے بخوبی نکل نہ سکے بہت کم ہو اسلیے کہ حجامت خون کو بخوبی اخراج نہیں کرتی بلکہ جو خون نہایت رقیق ہو وہ بھی بہ تکلف نکلتا ہو اور بعض عضو ایسے بھی ہوتے ہین کہ بوجہ حجامت کے انمین ضعف پیدا ہوتا ہو۔ اور حجامت کا حکم طبیب اول ماہ مین نہین دے سکتا ہے اسلیے کہ ابتداے ماہ مین اخلاط مین حرکت پیدا نہین ہوتی اور آخر مہینے مین بھی بوجہ نقصان ہوجانے کے اخلاط مین حجامت جائز نہین ہو۔ بلکہ درمیان ہر مہینے کے حجامت کا وقت ہے کہ اسوقت اخلاط مین ہیجان ہوتا ہو اور زیادتی بھی اخلاط مین بوجہ زیادتی نور ماہ کے اسوقت ہوتی ہو اور مغز سرون مین زیادہ ہوجاتا ہو اور پانی ایسی نہرون مین جن مین جذر اور مد ہو بڑھ جاتا ہو۔ افضل اوقات حجامت دن کی دوسری خواہ تیسری ساعت ہو اور بعد حمام کے حجامت سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ہان جس شخص کا خون غلیظ ہو اُسکو استحمام واجب ہو اور پھر ایک ساعت گرم ہوکر حجامت کرلے۔ اکثر آدمی گلے پر نُقرہ مین حجامت پسند کرتے ہین اور خوف کرتے ہین کہ اُس سے حس اور ذہن کو ضرر پہونچتا ہو۔ حجامت نقرہ پر یعنی گردن پاپس گردن پر قائم مقام فصد اکحل کے ہو اور گرانی ابرو کو مفید ہو اور پلکون کو سبک کردیتی ہو اور آنکھ کی کھجلی بھی دور کرتی ہے اور گندہ دہنی کو بھی فائدہ ہوتا ہو۔ اور حجامت بیچ مین دونون شانون کے قائم مقام فصد باسلیق کے اور وجع منکب یعنی مونڈھے اور حلق کو مفید ہو اور ایک اخدعین یعنے پشت کی دونون رگون پر جنکو ورید کہتے ہین حجامت کرانی قائم مقام فصد قیفال یعنے سراروکی ہے اور سر کے رعشہ کو مفید ہو اور جو اعضا سر مین ہین جیسے چہرہ اور دانت چھوٹے اور بڑے اور کان اور آنکھ اور حلق اور ناک کو مفید ہو۔ مگر فقرہ پر حجامت سے نسیان بالتحقیق پیدا ہوتا ہو جیسا جناب رسالت مآب صلوات اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہو اسلیے کہ مؤخر دماغ مقام حافظہ کا ہو اور اس مقام مین بوجہ حجامت کے ضعف پیدا ہوتا ہو اور درمیان دونون شانون کے حجامت سے فم معدہ اور اخدعین کی حجامت سے اکثر سر مین رعشہ پیدا ہوتا ہو لہذا واجب ہو کہ نقرہ کی حجامت تھوڑا نیچے اُتر کے کرنی چاہیے اور کاہل کی حجامت تھوڑی اوپر چڑھکر مگر اینکہ اس سے امید معالجہ نزف الدم اور کھانسی کی ہو اسوقت دونون شانون کی حجامت مین اوپر چڑھنا مضر ہو بلکہ نیچے اُتر کر کرانی چاہیے۔ یہ حجامت کاہل و اخدعین کو نافع ہو امراض مین سینہ کے جو دموی ہون۔ اور ربو دموی کو مفید ہو مگر معدہ کو ضعیف کرتی ہو اور خفقان پیدا ہوتا ہے ساق پر حجامت [illegible] فصد کے ہو اور خون کو اخراج کرتی ہو اور حیض کا ادرار کرتی ہو اور جو شخص سپید رنگ ہو اور اُسکا بدن متخلخل اور خون اُسکا رقیق ہو اسلیے واسطے حجامت ساقین کی بہت مناسب ہو بہ نسبت فصد صافن کے حجامت پیش سر کی اور سر کی بموجب عمومن بعض اطبا کے اختلاط عقل اور دوار کو نافع ہو [illegible] یہ بھی کہتے ہین کہ شیب یعنے پیری دیر تک پیدا نہین ہوتی مگر ہمکو اس قول مین اعتراض ہو اسلیے کہ یہ حکم کلی نہین ہو بعض ابدان مین یہ فائدہ ظاہر ہوتا ہو اور بعض مین نہین ہوتا ہو بلکہ بعض ابدان مین اس حجامت کی وجہ سے شیب بہت جلد پیدا ہوتا ہو۔ یہ حجامت امراض چشم کو بھی نافع ہو اور یہ منفعت بہت زیادہ ہو کہ جرب عین اور بثور اور مورسرخ کو فائدہ تامہ ہوتا ہو مگر ذہن کو مضر ہو اور حماقت اور نسیان اور رداءت جگر مین پیدا ہوتی ہو اور امراض مزمن اور قسم کے بھی پیدا ہوتے ہین اور جنکی آنکھون مین پانی اُتر آیا ہو انکو ضرر پہونچتا ہے ہان اگر وقت اور حال مریض دونون ایسے ہون کہ اسوقت اسکا استعمال واجب ہو پھر یہ ضرر پیدا نہین ہوتا زیر ذقن کی حجامت سے دانت اور چہرہ اور حلقوم کو فائدہ ہوتا ہو اور سر اور دونون فک یعنے جبڑون کو مفید ہو حجامت قطن یعنے میان دوران کے انکے دنبل اور خارش اور بثور کو نافع ہو اور نقرس اور بواسیر اور داء الفیل اور ریاح مثانہ اور رحم اور پشت کی خارش کو فائدہ ہوتا ہو۔ اگر یہ حجامت آگ کے ذریعہ سے پچھنے لگا کر خواہ بدون پچھنے کے ہو جب بھی فائدہ دیگی اور پچھنے لگاکر زیادہ قوی ہو سواے مادہ ریحی کے واسطے اور ریحی مادہ مین خالی سینگی توڑ دانا قوی ہو کہ تحلیل

اور استیصال باح اس مقام سے بلکہ ہر مقام سے ہوجاتا ہے۔ دونون ران پر حجامت آگے کی طرف ورم خصیتین کو نافع ہے اور خراجات ران اور ساقین کو بھی مفید ہے اور رانون کے نیچے اور رانون کے اوپر پیچھے کی طرف سے اورام اور خراجات جو الیتین مین پیدا ہوتے ہین خواہ اسفل کے بر ضربان رکبہ کو جو بوجہ اخلاط حارہ کے پیدا ہوا ہو فائدہ مند ہے اور خراجات ردی اور قروح کہنہ جو ساق مین اور پاؤن مین ہون انکو مفید ہے کعبتین پر حجامت احتباس حیض اور عرق النسا اور نقرس کو فائدہ دیتی ہے حجامت بلاشرط کبھی واسطے جذب مادہ کے اُس طرف سے جدھر متحرک کیجاتی ہے جیسے پستان پر تجربہ واسطے بند کرنے خون حیض کے رکھتے ہین۔ کبھی محجمہ سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو ورم اندر وار ہو باہر کو اُبھر آئے تاکہ دوا کا اثر اُس ورم تک پہونچے۔ اور کبھی غرض یہ ہوتی ہے کہ عضو رئیس کا ورم بطرف عضو خسیس کے منتقل ہوجائے جو رئیس کے قریب مین ہو اور کبھی یہ مطلب ہوتا ہے کہ عضو معین مین گرمی پیدا ہو اور خون اسکی طرف کھنچکر پہونچے اور جو ریاح عضو مین بھرے ہوئے ہین انکی تحلیل ہوجائے کبھی یہ مراد ہوتی ہے کہ جو عضو اپنے موضع طبعی سے اُتر گیا ہو خواہ الگ ہوگیا ہو اپنے مقام اصلی کی طرف پلٹ آئے جسطرح مرض فتق مین کیا جاتا ہے کبھی تسکین درد کے واسطے وضع محاجم کرتے ہین جیسے درد قولنج لازم مین ناف پر وضع محاجم کرنا خواہ ریاح شکم مین خواہ رحمی اوجاع مین جو بروقت حرکت خون حیض کے پیدا ہوتے ہین ناف پر وضع محاجم سے تسکین ہوتی ہے خواہ ورک پر بنگی توڑنے عرق النسا کو فائدہ ہوتا ہے یا اگر محرف اُتر جانے اور خلع کا ہو ورک پر وضع محجمہ سے روک ہوجاتی ہے مابین دونون ورک کی حجامت دونون ورک اور دونون رانون کو اور بواسیر اور صاحب نیلا اور منجنین نقرس کا مرض ہو مفید ہے مقعد پر حجامت تمام بدن سے جذب کرتی ہے اور سر سے بھی جذب کرتی ہے اور امعا کے ہر اقسام کو نافع ہے اور فساد حیض کو نافع ہے اور بدن مین بوجہ اسکے سبکی پیدا ہوتی ہے۔ حجامت باشرط کے تین فائدے ہین پہلا فائدہ یہ ہے کہ خاص عضو محجوم سے استفراغ مادہ کا ہو جاتا ہے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جوہر روح کا باقی رہتا ہے اور بتبعیت اُس خلط کی جو حجامت سے مستفرغ ہوتی ہے استفراغ جوہر روح کا نہیں ہوتا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اعضاے رئیسہ سے استفراغ نہین ہوتا ہے واجب ہے کہ پچھنے گہرے لگائے جائین تاکہ اندر سے مادہ نکل آئے اور اکثر موضع حجامت ہونے محجمہ کا سوج جاتا ہے پھر اُسکا چھوٹنا دشوار ہوتا ہے چاہیے کہ چھرون سے خواہ اسفنج یعنے ابر مردہ سے نیم گرم پانی مین بھگو کر چھڑائین اور گرد پچھنے کے پہلے گرم پانی سے سینکین۔ اور یہ صورت اکثر پیدا ہوتی ہے جب گرد پستان کے واسطے بند کرنے رعاف یا خون حیض کے پچھنے لگائے جاتے ہین۔ اسواسطے خاص پستان پر نہین لگاتے ہین اگر پچھنے لگانے کے مقام مین روغن کی مالش کرنی چاہیے کہ بعد اُسکے فوراً حجامت کیجائے اور تاخیر اور مدافعت جائز نہین ہے اور پہلے بار پکے ورزم لگائین جو بہت جلد اور آسانی سے چھوٹ جائے بعد ازان رفتہ رفتہ گہرے لگانے چاہییے جنکی حجامت کرتے ہین انکی غذا بعد ایک گھنٹہ کے کرنی چاہیے۔ لڑکے کی حجامت دوبرس کے سن مین جائز ہے اور ساٹھ برس کے بعد ہرگز حجامت کرنی جائز نہین ہے اوپر کے اعضا کی حجامت سے اسفل بدن میں انصباب مواد کی امان حاصل ہوتی ہے اور صفراوی مزاج بعد حجامت کے دانہ انار اور آب انار آب کاسنی ہمراہ شکر کے اور کاہو ہمراہ سرکہ کے تناول کرین

فصل بائیسوین علق کے بیان مین

علق جونک کو کہتے حکماے ہند کا یہ قول ہے کہ بعض جونک کی طبیعت مین سمیت ہوتی ہے بس چاہیے کہ جو بڑے سر کی جونک ہو اور رنگ بدنکا سرمہ گون ہو خواہ اُسکا رنگ سبز ہو اور جسکے بدن مین بال ہون اور جو کہ شبیہ مارماہی کے ہو اور جس کے بدن پر لاجوردی لکیرین ہون خواہ شبیہ الوان بوقلمون کے ہو کہ جمیع ان اقسام مین سمیت ہے بہرحال ان سے اجتناب کرنا چاہیے اور اگر ایسا ایسی جونک لگائی جائے ورم اور غشی اور نزف الدم اور تپ اور استرخا اور قروح ردی پیدا کرتی ہے۔ ایسی جونک کہ سیاہ مٹی اور ردی پانی سے پکڑی گئی ہو اُسے بھی استعمال کرنا جائز نہین ہے بلکہ ایسے پانی کی جونک جسمین کائی پڑتی ہو اور جسمین مینڈک ہون اختیار کرنی چاہیے

اور جو لوگ ایسے پانی کی جونک جسمین مینڈک پیدا ہوتے ہین بُری تجویز کرتے ہین اُنکے قول پر اعتماد کرنا درست نہین ہے۔ اور چاہیے کہ رنگ جونک کا ماشی ہو کہ اسپر سبزی غالب ہو اور اُسپر دو لکیرین بہ رنگ ہرتال لمبی کے ہون اور منگیان اور بیل اس کے گول خواہ بہ رنگ جگر اور کلیجی کے ہون خواہ وہ جونک جو مشابہ چھوٹی ملخ کے ہو خواہ جو قسم مین مشابہ دم موش کے ہو اور نیلی جونک جسکا سر چھوٹا ہو اور شکم سرخ جس سے سبزی ظاہر ہوتی ہے خصوصاً اگر آب جاری سے پکڑی جاے اختیار کرنی چاہیے جونک خون کو بہ نسبت پچھنے کے زیادہ جذب کرتی ہے اندر بدن سے اور ایک دن لگانے سے پہلے تالاب وغیرہ سے پکڑنی چاہیے اور منھ کے بل اُلٹی لٹکا کر تھکا دین تاکہ اندرونی آلائش اُنکی نکل جاے اگر یہ بات ممکن ہو سکے بعد تھوڑا سا خون بچے گوسفند کا سامنے کرین کہ اُس سے غذا پائے قبل رہا کرنے کے۔ اُسکے بعد پکڑ کر اُسکی لزوجت اور میل وغیرہ اسفنج سے پاک کرین اور جس مقام سے جونک بدن مین چپٹے اُس جگہ کو بورہ ارمنی سے دھوئین اور مالش سے سرخ کرکے جسوقت ارادہ لگا نیکا ہو اس سے تھوڑی دیر پیشتر آب شیرین مین ڈالکر نکال لین اور پھر صاف کرکے لگا ئین۔ جونک کو چپید گی اچھی طرح سے اطرح پر پہنچتی ہے کہ مقام چپیدگی کو مرکے ملنے کی مٹی یا خون سے ملین جبکہ بہا خون بدن کا پی چکے اور چھڑا نیکا ارادہ ہو تھوڑا نمک یا راکھ یا خاکستر پارچہ کتان یا اسفنج سوختہ یا پشم سوختہ چھڑکین۔ اور بہتر یہ ہو کہ بعد دور کرنے جونک کے اس مقام کو پچھنے سے بوسین تاکہ مقام چپیدگی مین جو ضرر جونک کے کاٹنے کا ہو دفع ہو جاے۔ اگر خون بند نہو مازو سوختہ یا چونہ یا راکھ یا پسی ہوئی اینٹ وغیرہ جو حابسات خون کے ہین اُنمین سے کوئی چیز چھڑکین۔ مگر واجب ہے کہ بروقت جونک لگانے کے یہ چیزین تیار رہین۔ استعمال جونک کا امراض جلد مین بہتر ہے جیسے سعفا اور داد وغیرہ۔ **فصل تیئیسوین حبس استفراغات کا بیان** بند کرنا استفراغ کا یا بغرض ازالہ مادہ بلا استفراغ دوسرے قسم کے ہوتا ہے یا واسطے استفراغ کے مع امالہ بند کیا جاتا ہے یا واسطے اعانت خاص استفراغ کے یا سرد دواؤن سے حبس کیا جاتا ہے یا قابض دواؤن سے یا مغریات سے یا ادویہ کاویہ سے یعنے وہ دوائین جو جلد کو جھیلین اور مسامات کو بند کرین یا حبس استفراغ کا اعراف کے باندھنے سے کیا جاتا ہے پہلے طریقہ کا حبس جسمین جذب مادہ بلا استفراغ ہو اسکی مثال یہ ہے کہ پستان پر محجمہ لگائین تاکہ جریان کو رحم سے روکے یہ جذب بہتر اُسیوقت ہے کہ پہلے اُس عضو کے درد مین تسکین پیدا کر لیجاے جسکے مادہ کا جذب کرنا منظور ہے بعد اُسکے تدبیر حبس کی کرین۔ اور دوسری قسم کا حبس جسمین جذب مع استفراغ ہوتا ہے اسکی مثال جیسے فصد باسلیق واسطے رحم کے خون روکنے کے یا قی کا بند کرنا بوجہ اسہال پیدا کرنے کے یا اسہال کا روکنا قی کرانے سے یا دونون کا روکنا پسینا نکالنے سے تیسری قسم کا حبس جو واسطے اعانت استفراغ کے کیا جاتا ہے اُسکی مثال جیسے معدے اور امعاء کا پاک کرنا اخلاط بالزوجت سے جنسے قرب پیدا ہونے کا خوف ہو اور دواخلا طرلق ہی ہون بذریعہ ایارج یا کوشش کرنا تنقیہ فم معدے مین بذریعہ قی کے واسطے قطع کرنے اس مادہ قی کے جو فم معدے مین بھرا ہوا ہے۔ اور چوتھی قسم کا حبس جو سرد دواؤن سے کیا جاتا ہے اُس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جامدہ سائل اور روان ہو بستہ ہو جاے اور منھ رگون کے بند اور صاف ہو جائین۔ پانچوین قسم کا حبس قابض دواؤن سے بغرض قبض مادہ اور ملانے مجاری کے کیا جاتا ہے چھٹی قسم کا حبس ادویہ مغریہ سے اسواسطے کیا جاتا ہے کہ سدے مجاری کے منھ مین پڑ جائین اگر یہ دوائین تیز اور مجفف ہون زیادہ موثر ہونگی۔ ساتوین قسم کا حبس جو ادویہ کاویہ سے ہوتا ہے اُسکا فائدہ یہ ہے کہ جرے کے منھ پر خشک ریشہ پڑ جاے پس مادہ حرکت سے ٹھہر جاے اور بستہ ہو جاے بعض ادویہ کاویہ قابض بھی ہوتی ہین جیسے پھٹکری اور بعض مین قبض نہین ہوتا جیسے آہک آب انار مین جن ادویہ کاویہ مین قبض ہوتا ہے اُنکی مقدار اُسوقت زیادہ استعمال کی جاتی ہین کہ خشک ریشے کو ثابت رہنا دیر تک منظور ہو۔ اور ادویہ

کا ویہ غیر قابضہ اُسوقت زیادہ کی جاتی ہین جب خشک ریشہ کا جلد گر پڑنا منظور ہو۔ آٹھوین قسم کا حبس جو بذریعہ بندش کے کیا جاتا ہے کبھی ایسی بندش ہوتی ہو کہ مجری مادہ کا بستہ ہوجاے اور بحرکت قصری ایسی وضع مناسب پر پہونچے کہ قریب ملجانے کے ہو جیسے پہونچے کے اوپر کی بندش بروقت خطا کرنے فصاد کے باسلیق کے نشتر لگانے مین کہ شریان تک نشتر پہونچ جلے۔ اوربعض قسم کی بندش ایسی ہوتی ہو کہ زخم کے منھ مین وہ چیز بھر دین جس سے راہ مادہ کے نکلنے کی بند ہوجاے جیسے پشم خرگوش مقام جراحت مین بھر کر پٹی باندھین یہ بھی ہم کہتے ہین کہ جو نزف الدم بوجہ کھلجانے رگون کے منھ کے ہو ادویۂ قابضہ سے علاج کیا جائیگا تاکہ منھ بند ہوجاے۔ اور اگر بوجہ جلجانے کے ہو ادویہ قابضہ مغریہ سے علاج کرنا چاہیے جیسے گل مختوم۔ اور اگر بوجہ سڑجانے کے ہو ایسی دواسے علاج کرین جو گوشت پیدا کرے اور زخم کو صاف کردے **فصل چوبیسوین سدون کے علاج کا بیان** سدے یا اخلاط غلیظ سے پڑتے ہین یا اُن اخلاط سے جنمین لزوجت ہو یا اُن اخلاط سے جن مین کثرت ہو۔ اخلاط کثیرہ کے سُدے اگر اُن مین کوئی سبب نہو فقط فصد و اسہال سے اُنکی سفرت دفع ہوجاتی ہو۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو ایسے محللات جنسے جلا پیدا ہو اُنکی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اگر اخلاط مین لزوجیت ہو خصوصا بروقت رقیق ہونے کے مقطعات کے استعمال کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ غلیظ اور لزج کا فرق اوپر بیان کرچکے ہین۔ مجمل فرق اسکا یہ ہو جیسے گوندھی ہوئی مٹی اور پگھلا یا ہوا ریشم۔ مادہ غلیظ محتاج تحلیل کا ہوتا ہو کہ اسمین رقت پیدا ہو پس اسکا رفع آسان ہوجاے اور مادہ لزج محتاج تقطیع کا ہوتا ہو تاکہ درمیان اُس مادہ کے اور جسمین وہ مادہ لپٹا ہوا ہو دوا نفوذ کرے اور درآئے پس اس مادہ کو اس مقام سے جدا کردے اور اسکے اجزا چھوٹے چھوٹے کردے اسواسطے کہ مادہ لزج بجہت لپٹ جانے اور ایک جزو دوسرے جزو کے متصل ہونے سے سدہ پیدا کرتا ہے۔ واجب ہو کہ غلیظ کی تحلیل مین دو چیزون متضاد سے خوف کیا جاے اول تحلیل ایسے عضو ضعیف کی جس سے متحلل مادہ زیادہ ہو اور حجم اُسکا بڑھ جاے بدون اسکے کہ بقدر حاجت تحلیل حاصل ہو اس جہت سے سدون مین زیادتی پیدا ہوتی ہے۔ **دوسری** تحلیل شدید قوی ایسے مادہ لطیف کی جو بطور بخارات کے متجز ہو اور کثیف متحجر ہو جاے۔ پس جسوقت حاجت تحلیل قوی کی ہو فورا بطرف تلیین لطیف اس مادہ کے جس مین غلاظت نہو باندک حرارت معتدل اعانت کرنی چاہیے کہ یہ تدبیر سُدے ڈالنے والی شے کی کلیتہ تحلیل کردے۔ بہت دشوار سدے وہی ہین جو رگون مین پڑین اور رگون مین سخت تر وہی ہین جو شرائین مین پڑین اور شرائین مین سخت وہی ہین جو اعضاے رئیسہ مین پڑین جسوقت ادویہ مفتحہ مین قبض اور تلطیف مجتمع ہو بہت اچھی بات ہو اسلیے کہ قبض کے ذریعہ سے مفتح دواے ملطف کے عفونت برطرف ہوجاتی ہے **فصل پچیسوین معالجہ اورام کے بیان مین** ورم گرم بھی ہوتا ہو اور سرد بھی اور سرد ورم ڈھیلا بھی ہوتا ہو اور سخت بھی۔ اور سب اقسام کا شمار اور بیان تفصیلی فصل پانچوین تعلیم پہلی فن دوسرے مین ہوچکا ہو۔ اور اُنکے اسباب کا بیان یعنی فصل اٹھارھوین تعلیم تیسری فن دوسرے مین مذکور ہوچکا ہو۔ اس مقام پر بھی اشارۃً اتنا مذکور ہوتا ہو کہ اسباب ورم کے چند طرح کے ہوتے ہین۔ کچھ اسباب بادیہ ہین یعنے جو چیزین بدن پر خارج سے وارد ہو کر بلا واسطہ موثر ہون۔ اور بعض اسباب سابقہ ہوتے ہین جیسے امتلا بدن کا۔ اور بادیہ کی مثال جیسے چوٹ لگنا خواہ حشرات کے کاٹنے سے ورم پیدا ہونا۔ جو ورم اسباب بادیہ سے پیدا ہو یا بروقت امتلاے بدن کے اخلاط سے حادث ہو۔ یا بروقت اعتدال اخلاط پیدا ہو۔ جو ورم اسباب سابقہ سے یا اُس مادہ سے جو بدن مین بطور ہو اُنکی بھی دو صورتین ہین یا ایسے اعضا مین ہو جو قریب اعضاے رئیسہ کے ہین اور اعضاے رئیسہ انکے واسطے بمنزلہ مقام اسہال کے واقع ہین یا ایسے اعضا مین نہون۔ اگر ورم ایسے اعضا مین

جو قریب اعضاے رئیسہ کے ہین ان اعضا کے اورام مین ابتدا ءً محللات کا استعمال جائز نہین ہو بلکہ واجب ہو کہ اصلاح عضو دافع کی کیجائے
اگر عضو متورم کے واسطے کوئی عضو دافع ہو یعنے یہ مادہ اس طرف ہٹ سکے ورنہ تمام بدن کی اصلاح کی جائے اگر اُس کے واسطے کوئی
عضو مفرد نہو۔ اسی ابتدا مین کوئی شے رادع کا یا دواے جاذب جو برخلاف جذب کرے یا دواے قابض کا استعمال جائز نہین ہو اکثر
خلاف اس عضو کے مادہ کو ایسی طرف جذب کرتے ہین جس عضو کی وضع جانب مخالف عضو متورم کے ہو مگر یہ جذب بذریعہ ریاضت کسی
وزنی چیز اُٹھانے کے ہوتا ہو بیشتر اگر کسی ہاتھ مین ورم ہو اور دوسرے ہاتھ سے بھاری چیز اُٹھا کر تھوڑی دیر تک لیے رہین اُس سے
اُس ہاتھ کا ورم دفع ہو جاتا ہو۔ قابضات کا یہ حال ہو کہ اورام گرم مین قابضات رادعہ جنکا مزاج خالص بارد ہو استعمال کیجاتے ہین۔
اور اورام سرد مین ایسے قابضات جنھین آمیزش جزلے حارہ کی ہو استعمال کیے جاتے ہین جیسے اذخر اور اظفار الطیب۔ اور جسقدر ان دونون
قسمونکے اورام مین زیادتی ہو قابضات کے وزن مین کمی اور محللات کی آمیزش زیادہ ہونی چاہیے تاکہ زمانہ انتہا کا پہونچے اُسوقت قابض اور
محلل مساوی استعمال کرنا چاہیے۔ اور زمانہ انحطاط مین اور بروقت شروع ہونے انحطاط کے محلل اور مرخی دوا پر اقتصار کرنا چاہیے۔ بلغمی ورم جو سخ
اور ڈھیلا ہوتا ہو اُسمین واجب ہو کہ دواے محلل ایسی ہو جو رطوبت کو کھینچے اور خشکی زیادہ پیدا کرے بنسبت اس دوا کے نافع ہے جو ورم گرم
مین مستعمل ہوتی ہو۔ یہ معالجہ اورام مادی کا تھا۔ اور جو ورم سبب خارجی سے پیدا ہو بشرطیکہ بدن مین امتلاے اخلاط نہو اسکا معالجہ واجب ہے کہ
ابتدا مین دواے مرخی اور محلل سے کیا جاے۔ اور اگر امتلاے اخلاط بھی ہو تو پس مثل اُس علاج کے جو ورم مادی مین بیان ہوا کرنا چاہیے۔
اگر عضو متورم کسی عضو رئیس کا مقام انحدار مادہ ہو جیسے مواضع غددی گردن سے گرد دونون کانون کیواسطے دماغ کے یا بغل واسطے قلب کے
یا کش ران واسطے جگر کے کہ یہ مقامات فرودگاہ مواد اعضاے رئیسہ کے ہین انکے اورام کے معالجہ مین رادعات کا استعمال جائز نہین اور
عدم جواز کچھ اس نظر سے نہین ہو کہ ان اعضا کے ورم کا علاج دواے رادع سے ہو نہین سکتا اسلیے کہ علاج انکے ورم کا حقیقت مین یہی ہو لیکن ہم کو
احتیاط اس بات کی ہو کہ اگر رادعات سے اُنکا علاج کیا جاے اور زیادہ کوشش جذب مادہ مین بطرف ان اعضا کے کیجاے اور شدت سے
عضو متورم سے معالج بے پروا ہو جاے اسمین کسیقدر خلاف مصلحت عضو رئیس کے لازم آتا ہو۔ اور بحکم خوف اسبات کا ہوتا ہو کہ اگر رجوع اس مادہ کا کرین
یہ مادہ پلٹ کر بطرف عضو رئیس کے چلا نجاے اور ایسی خرابی پڑجاے جسکا تدارک ہماری طاقت سے باہر ہو لہذا اس عضو خسیس کے ضرر سے ہم گریز بنظر
منفعت عضو رئیس کے کرتے ہین و رنہ امکان ہماری کوشش یہی رہتی ہو کہ جذب اس مادہ کا طرف عضو خسیس کے کرے اسمین ورم زیادہ پیدا کرین
گو بذریعہ حجامت کے ہو یا جو دوائین جاذب گرم ہین اُنکے ضماد کے ذریعہ سے ہو۔ اگر ایسے اورام پکا ہو جائین خصوصاً اُن مقامات مین جو حشو نرم سے
خالی ہون یا مواد جذب کرنیوالے ہون اپنی طرف تو کبھی خود بخود شگافتہ ہو جاتے ہین اور کبھی چاک کرنے سے اور کبھی محض بذریعہ نضج دینے کے
اور کبھی احتیاج نضج دیے اور چاک کرنیکی ساقط ہی ہوتی ہو نضج ایسی دواؤن سے تمام ہوتا ہو جسمین قوت تحلیل ہو سدے ڈالنے کی اور قوام کے
چسپیدہ کرنیکی ہو کہ انکی جہت سے حار غریزی قوام مین محصور اور بند ہو جاے۔ جو شخص ایسے منضجات سے قصد انضاج کا کرے اُسپر واجب ہو کہ کیفیت
حار غریزی کی بتامل دیکھے۔ اگر حرارت غریزی کو ضعیف پاے اور عضو کو مائل بطرف فساد کے دیکھے سدہ ڈالنے والی اور چسپندہ دواؤن کو
ترک کرے اور منضجات کا استعمال کر کے پچھنے لگاے اُسکے بعد وہ دوائین جنمین تحلیل اور تجفیف ہو استعمال کرے جیسا کتاب ثالث مین بیان ہوگا
اکثر ورم اندر کی طرف زیادہ ہوتا ہو اُسکے مادہ کے جذب مین بطرف جلد کے حاجت پڑتی ہے گو فقط مجہ نارمی سے کیون نہو۔ اورام سخت
جب زمانہ ابتداے گذر جائین قانون اُنکے علاج مین یہ ہو کہ جن دواؤن کی تجفیف اور تسخین کم ہو اور ورم مین نرمی پیدا کرین اُنھین

اختیار کریں تاکہ مادہ کثیف ان اورام کا بجہت شدت تحلیل کے متحجر نہو جائے بلکہ تمام مادہ بہ تدریج تحلیل کا رہے اسکے بعد اُسکی تحلیل کرنے میں اہتمام شدید کرنا چاہیے۔ پھر اگر تحلیل کی تدبیر میں اس بات کا خوف ہو کہ جتنا مادہ قابل تحلیل کے ہے اُسکی تحلیل ہو جائیگی اور باقیماندہ متحجر ہو جائیگا دوبارہ اُسکی تلیین کرنی چاہیے اور ہمیشہ یہی تدبیر کرتے رہیں کہ سارا مادہ اسی تلیین اور تحلیل سے فنا ہو جائے۔ جو اورام بطور نفخ کے پیدا ہوتے ہیں اُنکا علاج ایسے سخناتات سے کریں جسکا جوہر لطیف تحلیل ریح کی بھی کردے اور مسامات میں وسعت پیدا کرے ہو اسطے اسکے کہ سبب اورام نفخیہ کا غلیظ ہونا ریح اور انسداد مسامات کا ہوتا ہے۔ یہ بھی واجب ہے کہ توجہ خاطر بطرف قطع کرنے اس مادہ کے جس سے تولد بخار ریحی کا ہوتا ہے کریں۔ بعض اورام قروحی بھی ہوتے ہیں جیسے خنازیر انکی تبرید مثل بلغموی کے واجب ہے لیکن ترطیب انکی مناسب نہیں ہے اگرچہ ورم مقتضی ترطیب کا ہو بلکہ ایسے اورام کی تجفیف مناسب ہے اسوجہ سے کہ عوض ہونے قرحہ کا خوف اس مقام پر سبب یعنی ورم کے خوف سے بڑھا ہوا ہے اور قرحہ یا واقع ہو چکا ہے یا اسکے واقع ہونے کی امید ہے بہرحال اُسکا علاج تجفیف ہے اور ترطیب سے زیادہ کوئی چیز قرحہ کو مضر نہیں ہے۔ اورام باطنی کا مادہ بذریعہ فصد اور اسہال کے کم کرنا واجب ہے اور جیسے یہ ورم عارض ہو حمام اور شراب اور حرکات بدنی اور نفسانی جو با افراط ہوں مثل غضب وغیرہ کے اُنسے اجتناب کرے بعد کم کرنے مادہ کے ابتدا میں استعمال ایسی دواؤں کا جو رادع ہوں کرے جس میں قبض زیادہ نہو اور تحلیل شدید کی ضرورت نہ پڑے خصوصاً اگر یہ ورم معدہ اور جگر میں ہو اور جب تحلیل کا آخر وقت آئے واجب ہے کہ دوائے محلل شرکت دوائے قابض خوشبو کے خالی نہو چنانچہ اوپر اسکی طرف اشارہ کر چکے ہیں۔ جگر اور معدہ ایسی دوا کا زیادہ محتاج بہ نسبت ریہ کے۔ اور جو ملینات طبیعت کے مستعمل ہوں انمیں ایسی دوائیں درکار ہیں جو باوجود انضاج کے اورام سے بھی مناسب ہوں جیسے عنب الثعلب و رب الحماض خصوصاً عنب الثعلب کو ایک خاصیت زائد ہے بہ نسبت اورام حارہ باطنی کے۔ ایسے مریض کو سوائے غذائے لطیف کے اور کچھ مناسب نہیں ہے اور وہ بھی غیر وقت نوبت میں دینا چاہیے اگر ان اورام کیواسطے نوبت ہو اور غیر وقت ابتداء نوبت کے مگر یہ کہ ضعف شدید کا خوف ہو۔ جو شخص باوجود ورم اندرونی کے بوجہ نپانے غذا کے سقوط قوت کے قریب ہو جائے وہ موت کی راہ پر کھڑا ہوا ہے کیونکہ اسے غذا کی حاصل نہیں ہوتی اور غذا سے زیادہ چیز ورم اندرونی کو مضر نہیں ہے۔ اگر اورام باطنی کی تحلیل ہو جائے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے اور اگر شگافتہ ہو جائیں واجب ہے کہ ایسی دوائیں پلائیں جو انکو دھو ڈالیں جو ماء العسل اور سکنجبین اور بعد اُسکے وہ چیز جو نضج باسانی دے اور تجفیف بھی پیدا کرے اسکے بعد فقط مجففات کا استعمال کرنا چاہیے اسکا بیان کتاب ثالث کے اندر جزو جزو کی میں ایسا مفصل اور مشرح کیا جائیگا جیسا چاہیے کبھی اورام باطنی اور ان اورام میں جو نیچے بطن کے ہیں اس بات کی غلطی ہوتی ہے کہ وہ حقیقت میں ورم نہیں ہیں بلکہ وہ فتق ہوتا ہے یعنی تفرق اتصال جھلی اور پردہ کا اور بعض اسکے چاک کرنے میں اندیشہ ہوتا ہے۔ اور کبھی ورم باطنی ہوتا ہے اور پردہ میں نہیں ہوتا بلکہ لفائف امعاء میں ہوتا ہے اسکے چاک کرنے میں بھی خطرہ ہے **فصل چھبیسویں بط یعنی چاک کرنیکے بیان میں** جو شخص چاک کرنے کا قصد کرے چاہیے کہ جس طرف شکن اس عضو میں پڑتی ہو اُدھر استرے سے چاک کرے لیکن عضو اگر مثل پیشانی کے ہو اسمیں اگر چاک بطرف شکن کے ہوگا عضلہ پیشانی کٹ جائیگا۔ اور ابرو ساقط ہو جائینگی۔ اور جن اعضا میں چاک استرے کا مخالف لیف عضل کے ہو انمیں بھی یہی قباحت واقع ہوگی۔ بطاط یعنی چاک کنندہ کو علم تشریح میں بخوبی مہارت درکار ہے تاکہ اعصاب اور وہ اور شرائین کو بخوبی پہچانے اور رگ پٹھوں کو بخوبی بچا کر چاک کرے۔ اور واجب ہے کہ اُسکے پاس حبس کرنے والی خون کی دوا میں اور درد کے تسکین دینے والے مرہم موجود رہیں اور ویسے آلات اور اسباب ہوں ان دونوں فائدوں میں کام دیں جیسے دوائے جالینوس جو بحث فصد میں بیان ہوئی یا خرگوش کے بال خواہ مکڑی کا

HAKEEM SHOUKAT ALI

الا یا انڈے کی سفیدی اور جتنے آلات داغ دینے کے ہین وہ سب خون کو روک دیتے ہین ۔ اگر براہ خطا یا ضرورت خون نکالا گیا ہو۔ اسی طرح مرہم اُسکے پاس او ویہ مرخیہ بھی رہنی چاہیین ۔ اگر کسی پھوڑے کو چاک کیا ہو جسکی آلایش سب نکلجاے بعد اُسکے پانی خواہ روغن لگانا چاہیے اور ایسا مرہم جسمین چربی یا روغن زیت غالب ہو جیسے باسلیقون بلکہ مرہم قلقطار کا استعمال کرنا چاہیے اور اُسکے اوپر شراب قابض مین اسفنج بھگو کر رکھنا چاہیے

فصل ستائیسوین فساد عضو اور اسکے کاٹنے کا بیان

عضو جسوقت فاسد ہو جاے کسی مزاج ردی کی وجہ سے مادی ہو یا غیر مادی اور فصد اور حجامت اور طلا وغیرہ سے اسکی اصلاح جیسی کتب جزئیہ مین لکھی ہے پس ضرور ہے کہ گوشت فاسد اُسکا کاٹ کر نکال ڈالا جائے بہتر یہ ہے کہ بدون لوہے کے استعمال کے نکال ڈالا جاے اسلیے کہ لوہا اکثر کنارے عضو پر اور چندہ رگون کی کسیقدر خرابی پہونچاتا ہے اگر اسقدر کاٹنا کافی نہو اور فساد عضو کا گوشت تک پہونچے خود اُس عضو کو کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور بعد کاٹنے کے کھولتے ہوئے تیل مین داغ دیکر تیل ورنا چاہیے تاکہ اُسکے قریب کا عضو اُسکے ضرر سے محفوظ رہے اور خون کا نکلنا بند ہو جائے اور اسکے مقام قطع پر گوشت یا نئی جلد غیر مناسب پیدا ہو جو نہایت مشابہ سختی مین گوشت کے ہو جسوقت ارادہ کاٹنے کا ہو اُنگلی سے دبا کر ہڈی کے گرد دیکھین جہان اتصال شدید گوشت کو ہڈی سے ہے اور دبانے سے درد پیدا ہوتا ہے وہان تک حد سلامت ہے اور جہان کا گوشت ڈھیلا اور ہڈی سے بضعف متصل ہے وہ قابل کاٹنے کے ہے کبھی اُس ہڈی کے گرد کی شئی مین سوراخ کر دیتے ہین جہان پر کاٹ ڈالنا منظور ہے تاکہ بریا یا ہوا گوشت لٹکر گر پڑے اور کبھی اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہین جب اس ترکیب کا ارادہ ہو کاٹنے اور سوراخ کرنے والے آلہ مین اور درمیان گوشت کے کوئی چیز از قسم دوا بیچ مین حائل کر دیتے ہین تاکہ درد پیدا نہو۔ اگر کوئی ہڈی جسکا کاٹنا منظور ہے کنارہ کسی عضو کا ہو کہ بعد کاٹنے کے پھر درست نہوا ورنہ اسکے درستی کی امید ہو اور اُسکے فساد سے متصل کے عضو کے فاسد ہونے کا خوف ہو ایسی ہڈی سے ہم گوشت جدا کر لیتے ہین کبھی چاک کرکے پھر ایسی بندش کرتے ہین جو خلاف جہت فاسد مین لیجائے یا اور چند حیلے کیے جاتے ہین جنکا لطف دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے درمیان عضو شریف اور اسکے جسکا کاٹنا منظور ہوتا ہے ایک شئی حائل مقرر کرنا ضرور ہے مثل پارچہ وغیرہ کے بشرطیکہ اُس جگہ یہ بات ممکن ہو۔ اگر عضو فاسد استخوان کے اقسام سے ہو جیسے استخوان ران کے اور پھچون سے بہت قریب ہو اور شرائین اور وہ اُسکے نزدیک بہت ہون اور اُسکا فساد زیادہ خرابی پیدا کرتا ہو پس طبیب کو اس سے گریز مناسب ہے

فصل اٹھائیسوین معالجات تفرق اتصال کے بیان مین اور نیز اقسام قروح کے معالجات اور ہڈی بٹھلانے کا طریقہ اور سخت چوٹ لگنے بذریعہ گر پڑنے خواہ مارنے کے علاج

تفرق اتصال بڑے بڑے علاج برابر درست کرکے باندھنے سے اور ملائم بندش کرنے سے جسکا ذکر مقام جبر مین آتا ہے کیا جاتا ہے اور بعد اس تدبیر کے مریض کو سکون اور آرام دینا چاہیے اور استعمال ایسی غذا کا چاہیے جو مغری ہو یعنے لزوجت پیدا کرنیوالی جس سے امید یہ ہو کہ غضروفی مادہ پیدا ہو کر دونون کنارے ٹوٹنے کے مقام کے جوڑ جائینگے اور باہم چسپیدہ ہو جائینگے جیسے کفشیر یعنے وہ گوشت جس سے تانبے کے ظروف وغیرہ جوڑے جاتے ہین اور مومیائی کا استعمال بالتزام کرنا چاہیے کہ جوڑ جانا استخوان شکستہ کا اور خصوصاً ایسے لوگونکی ہڈی جو سن ہون اور سن نمو سے تجاوز کر گئے ہون بدون ایسی تدبیرات کے محالات سے ہے اور یقیناً وہ ہڈی درست نہین ہوتی ۔ کتاب سوم مین جبر استخوان کا بیان مفصل کیا جائیگا یہان اسیقدر پر اختصار کیا گیا ۔ جو تفرق اتصال نرم اعضا مین واقع ہو اُسکے علاج مین تین اصول کی رعایت مدنظر ہوتی ہے اگر سبب تفرق اتصال کا برقرار ہو اور رفع نہوا ہو ۔ پہلے استعمال ورتناول ایسی شئی کا جو قطع سبب کرے

خواہ مادہ کو بہادے اور اگر وہ متحرک ہو اسکو قطع کرے۔ دوسرے گوشت پیدا کرنیکی تدبیر بذریعۂ غذا اور دوائے مناسب کے تیسرے عفونت کے روکنے کی تدبیر جہانتک ممکن ہو اور جب ان تینوں مین سے ایک تدبیر ہو چکی ہو دوا مر باقیماندہ کی تدبیر مین اہتمام شدید کرنا چاہیے۔ سیال مادہ کا روکنا اور قطع کرنے کی تدبیر اوپر کے ابحاث مین بخوبی مذکور ہو چکی۔ اور گوشت پیدا کرنا خواہ ملادینے کی تدبیر یہ ہو کہ دونوں سرے یکجا کرین بشرطیکہ اُنکا اجتماع ہو سکے اور تجفیف کی تدبیر کرین اور یہ مغریات یعنے چپکندہ چیزون کا استعمال کرین اور یہ بھی ضروری بات ہو کہ غرض اصلی علاج مین قروح کے بھی خشکی پیدا کرنی ہو پس جو قرحہ آلایش سے پاک اور صاف ہو اُسکا علاج فقط تجفیف سے کرنا چاہیے اور جو قرحہ تازہ نہو اور متعفن ہو پہلے گرم دوائین جو اکال ہون جیسے سُرخ پھٹکری خواہ پھٹکری زرد اور ہرتال اور چونا وغیرہ اور اگر یہ دوائین کارگر نہون پس جلا دینا چاہیے جو دوا کہ زنگار اور موم اور روغن سے مرکب ہو بوجہ زنگار کے زخم کو پاک اور صاف کرتی ہو اور افراط لذع اور خراش زنگار خواہ مادہ کو بوجہ روغن اور موم کے روکتی ہے اس واسطے دوا اس کام کے واسطے بہت اچھی اور معتدل ہو۔ پھر ہم کہتے ہین کہ ہر ایک قرحہ کی دو قسمین ہین یا مفرد ہو یا مرکب مفرد قرحہ اگر چھوٹا ہو اور بیچ سے سڑ نہ گیا ہو اس کے سرون کو یکجا کرکے پٹی سے باندھ دینا چاہیے مگر اسکا خیال رہے کہ اسکے اندر کوئی شئے از قسم روغن خواہ گرد وغبار نہ پڑجاوے۔ ورنہ اُسکا پورنا دشوار ہوگا اسیطرح مفرط قرحہ جو بڑا ہو اور اصلی عضو متقرح سے کوئی جز وکم نہو گیا ہو اور اسکے سرے ملانے سے آپسمین مل بھی سکتے ہون اُسکا بھی علاج مثل چھوٹے قرحہ مذکورہ کے ہو سکتا ہو اور اگر بڑے قرحے کا شگاف مل نسکے اسمین ریم وغیرہ بھرا ہو یا خالی ہو اور اصل عضو سے کسی قدر کم ہو گیا ہو اُسکا علاج فقط خشک کرنیسے کرنا چاہیے اگر فقط کھال اُڑ گئی ہو اسکی خشکی یہی ہو کہ پپڑی پڑجاوے اور کھرنڈ بندھ جاے خواہ بالذات یہ خاصیت دوا مین ہو جیسے ادویہ قابضہ مجففہ خواہ بالعرض یہ تاثیر پیدا کرے جیسے ادویہ حادہ اور تیز ابی دوائین بشرطیکہ تھوڑی تھوڑی لگائی جاوین جیسے زاج اور قلقطار کہ یہ اجزا تجفیف او خشک ریشہ پیدا کرنے پر زیادہ معین ہین اور اگر زیادہ مقدار اُنکے استعمال کیجائے قرحہ بڑھا دیتے ہیں اور سڑا دیتے ہین۔ اگر قرحہ کے مقام کا گوشت جاتا رہا ہو جیسے گہرے زخم کا بھی حال ہوتا ہے ایسے زخم کے علاج مین عجلت اس تدبیر کی نکرنی چاہیے جس سے پپڑی پیدا ہو بلکہ گوشت جدید پیدا کرنے کی تدبیر کرنی واجب ہو اور گوشت پیدا کرنے والی وہی دوا ہو جسکی خشکی درجہ اول سے زیادہ بڑھی ہو اور چند شروط اور بھی ہین جنکی رعایت ایسے زخم کے علاج مین ضرور ہے اوّل تو اعتبار حال مزاج اصلی عضو کا اور تیز مزاج قرحہ کا کرنا لازم ہو کہ اگر مزاج مین عضو کے رطوبت زیادہ ہو اور قرحہ زیادہ مرطوب نہو فقط خشکی پیدا کرنی تھوڑی سی کافی ہو جو پہلے درجہ مین ہو اس سے کہ مرض کو طبیعت عضو سے زیادہ بعد اور مخالفت نہین ہے اور اگر مزاج مین عضو کے یبوست ہو اور قرحہ کے مزاج مین رطوبت شدید ہو اُسوقت ایسی دوا جسکی تجفیف دوسرے خواہ تیسرے درجہ کی ہو مستعمل ہونی چاہیے تاکہ قرحہ کا مزاج بطرف مزاج عضو کے آجاے اور اگر عضو کا مزاج بھی معتدل ہو اور قرحہ کا بھی رطوبت اور یبوست مین معتدل ہو اختیار دوائے معتدل کا ایسے مقام مین کرنا چاہیے۔ ایضاً تمام بدن کے مزاج کا حال بھی بروقت علاج قرحہ کے ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بدن مین خشکی زیادہ ہو خواہ رطوبت بدن کی زیادہ ہو اور قرحہ کی رطوبت معتدل ہو اُسوقت معتدل مجفف کا استعمال کرنا چاہیے۔ اسیطرح اگر بدن مین رطوبت زیادہ ہو تجفیف کی ضرورت ہوگی یا بدن مین خشکی زیادہ نہو علاج مین تجفیف قلیل درکار ہے اور زیادہ کی ضرورت نہین۔ اسی طرح قوت ادویہ مجففہ کا بھی ضرور خیال رہے اس لیے کہ جو دوائین خشکی پیدا کرتی ہین اور گوشت پیدا کرتی ہین اگرچہ اُنسے ویسی خشکی جو اُن مین ہے مطلوب نہو یعنے بمقدار زیادہ استعمال نہ کرین کم

جتنی اُنکی قوت ہو۔ تاہم ریزش مادہ کو بطرف اُس عضو کے مانع ہوتی ہین جس سے آمادگی گوشت پیدا ہونیکی متوقع ہو جیسے وہ مجففات جو بغرض انبات لحم مستعمل نہون بلکہ واسطے پیدا کرنے خشک ریشہ کے استعمال کی جائین کہ اُنہین جلا اور ریم کا صاف کرنا زیادہ مقصود ہوتا ہو بہ نسبت اُن اجزا کے جنکے استعمال سے فقط پپڑی پڑنا خواہ گوشت پیدا ہونا اور مندمل ہونا مقصود ہو۔ جو دوائین خشکی بدون لذع کے پیدا کرین اُنسے گوشت بھی پیدا ہوتا ہو اور وہ منبت لحم کے اقسام مین داخل ہین۔ اور جو قرحہ ایسی جگہ ہو جہان گوشت نہین ہو اور اسطرح جو قرحہ مستدیر یعنے گول ہو اندمال جھٹ پٹ نہین ہوتا۔ اندرون چشم کے قروح کی دوائین مجفف اور قابض کے ہمراہ ایسی چیزین بھی ملانی چاہیین جنہین قوت نفوذ بڑھانے کی خاصیت ہو مثل شہد کے اور دوائین بھی ضرور شریک کرنی چاہیین جو اُس مقام اندرونی سے خصوصیت رکھتی ہو جیسے مدرات کی شرکت علاج قروح آلات بول مین اور جب ارادہ اندمال کا ہو اور یہ قابضہ کے ساتھ دوائے کرنج اور جسپندہ بھی شریک کرنی چاہیے جیسے گل مختوم یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ قرحہ کے اچھے ہونے کے بہت سے موانع ہوتے ہین بدترین موانع مزاج اُس عضو کا ہو جسمین قرحہ پڑا ہو پس عضو کی اصلاح کیطرف توجہ ضرور ہو اور خرابی اُس خون کی بھی مانع صحت قرحہ کی ہوتی ہو جو بطرف زخم کے آتا ہو پس بذریعہ استفراغ اور تلطیف اور ریاضت غذا کے خون کو روکنا چاہیے بشرطیکہ ریاضت وغیرہ ممکن ہو۔ اور اُس ہڈی کا فساد جو قرحہ کے نیچے واقع ہو اور صدید خواہ ریم بطرف قرحہ کے اُسی ہڈی سے آیا کرتا ہو یہ بھی صحت قرحہ کا مانع ہو۔ اور اُسکی مضرت دفع نہین ہو سوا۔ بنا سکے کہ اُس ہڈی کی اصلاح کیجاے اور ہڈی کو چھیل ڈالین اگر اُسکا چھیلنا منتہی فساد عضو پر ہو خواہ اُس ہڈی کو نکال ڈالین یا کاٹ ڈالین۔ اکثر احتیاج قرحہ کے معالجہ مین ایسے مراہم کی ہوتی ہو جو ہڈی کی کرچین اور ریزہ خواہ پوست اور جلد کے ٹکڑے جو زخم مین ہون اُنکو جذب کرین اور نکال دین ورنہ درستی قرحہ اور صحت کو یہ چیزین مانع ہونگی۔ غذا دینے کی ضرورت بوجہ بقاء قوت کے ہو اور تقلیل غذا کی بنظر قطع مادہ مدہ کے ہوتی ہو اور ان دونون مقتضی مین خلاف ہو اسلیے کہ زمانہ دراز تک مرض کا رہنا مستدعی تقویت کا ہو اور یہ باستعمال غذا کے حاصل ہوگی اور مادہ بوجہ غذاے قوی کے زیادہ پیدا ہوگا اسواسطے ترک غذا کا واجب ہو لہذا طبیب کو لازم ہو کہ اس تناقض اور اختلاف خواہش مین بخوبی غور اور فکر کرتا رہے اور دیکھے اگر قرحہ کا زمانہ ابتدا خواہ تزیدکا ہو اُس وقت مریض کو حمام مین داخل ہونے دے اور آب گرم اُسکے بدن تک نہ پہونچنے پائے ورنہ ایسی شی بطرف قرحہ کے جذب ہوگی جس سے ورم مین زیادتی ہوتی ہو۔ پھر جب قرحہ مین سکون پیدا ہوا اور ریم پڑ جاے تو وقت حمام وغیرہ کی اجازت مل سکتی ہو جو قرحہ بہت اچھا ہو ہو کر پھر پلٹتا ہو اُس مین خوف ناصور پڑنے کا ہو۔ یہ بھی واجب ہو کہ ہر وقت مدہ کا رنگ اور زخم کے مُنھ کو دیکھتا رہے جب کثرت سے مدہ برآمد ہو اور غذا مین کثرت ہوئی ہو وہی زمانہ نضج کا ہو۔ اب ہم فسخ کا علاج بیان کرتے ہین اور چونکہ فسخ وہ تفرق اتصال ہے جو طول مین عضلہ کے واقع ہو اور اندمال کو غائر ہو اور اجزا زیادہ ہون اسی وجہ سے یہ بات ظاہر ہو کہ اسکے علاج مین وہ ادویہ درکار ہین جنکی قوت زیادہ ہو بہ نسبت اُن دواؤن کے جو کھلے ہوئے قروح جلدی وغیرہ مین درکار ہوتی ہین۔ اور پھر چونکہ خون کی تلاش ایسے قرحہ مین زیادہ ہوتی ہو اسلیے دواے محلل کی بھی حاجت ضرور ہو اور یہ بھی واجب ہو کہ انکی دواے محلل مین زیادہ تجفیف بھی نہو ورنہ جز لطیف کی تحلیل کرکے جز کثیف کو متحجر کردینگی پھر جب محلل کے استعمال سے فراغ حاصل ہو دواے ملحم یعنے گوشت پیدا کرنے والی دوا جو ملطف ہو استعمال کرنی چاہیے تاکہ زمانہ اتصال اور زخم کے بھرنے تک چرک وغیرہ اُسمین رہ نجاے کہ تھوڑے سبب سے متعفن ہو جاے خواہ چرک کی وجہ سے جو کھرنڈ یا پپڑی پڑی ہو اُکھڑ نجاے کہ پھر از سر نو تفرق اتصال پیدا ہو جائیگا۔ اگر فسخ زیادہ اندر کی طرف گہرا ہو مقام ماؤف مین پچھنے لگائین گے تاکہ دوا زیادہ غواص ہو جاے

اگر فسخ اور رض یعنے تفرق اتصال وسط عضلہ کا جو یا شان ہو خفیف ہو اور بہت گہرا نہو اُسکے علاج مین تنہا فصد کافی ہوتی ہے اور اگر ہمراہ فسخ کے شدخ بھی ہو یعنے پٹھہ کا تفرق اتصال جو طول مین ہو اور اجزا زیادہ ہون پہلے شدخ کا علاج کرنا چاہیے تاکہ فسخ کا معالجہ ممکن ہو پھر پٹھہ کا تفرق اتصال یعنے شدخ اگر زیادہ ہو محففات سے اُسکا علاج کرینگے اور اگر کم ہو جیسے کانٹے کا چبھنا اُسے طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیے مگر یہ کہ اُسکا نشان باقی رہنے کا خوف اور متلف ہو یعنے خوف تلف ہو خواہ درد زیادہ پیدا ہو خواہ پٹھہ تک پہونچ جانیکی وجہ سے ورم خواہ ضربان پیدا ہونے کا خوف ہو اسوقت علاج خفیف کا مضائقہ نہین ۔ تدبیر وثی یعنے اکھڑے اور ہٹے ہوئے عضو خواہ ہڈی کے بٹھلانے کی تدبیر اُسمین فقط بندش خفیف درکار ہے جس سے درد پیدا نہو اور اُسپر بٹھلانے والی دوائین رکھنی چاہیین ۔ سقطہ اور ضربہ کے علاج مین فصد جانب مخالف کی اور تلطیف غذا کی درکار ہوتی ہے اور تا زمان صحت خورش گوشت وغیرہ کی ترک کرنی چاہیے اور طلا اور مشروبات جو کتاب سوم مین تحریر کیے جائینگے استعمال کیے جاوین ۔ پٹھون اور ہڈیون مین جو اور طرح کا تفرق اتصال ہوتا ہے اُسکا بیان ہم آیندہ کرینگے اور خدا زیادہ تر عالم ہے **فصل اُنتیسوین کیّ کے بیان مین** کی یعنی داغ نہادن کے ہے اور داغ دینے سے بہت بڑا نفع یہ ہوتا ہے کہ فساد کا انتشار بر طرف ہو جاتا ہے اور جس عضو کا مزاج بارد ہو گیا ہو اُس کی تقویت بھی اُس سے حاصل ہوتی ہے اور جو مادہ فاسد عضو مین ٹھہرا ہو اُسکی تحلیل ہو جاتی ہے اور خون کسی طرح کا جاری ہو داغ دینے سے بند ہو جاتا ہے داغ دینے کے واسطے سب دھاتون سے بہتر اور افضل سونا ہے ۔ اور جس مقام پر داغ لگایا جاے اگر ظاہر اور نمودار ہو اُسے دیکھکر اور موقع اور محل دریافت کرکے داغ لگانیکا استعمال کرینگے اور اگر وہ مقام ظاہر نہو بلکہ غائر اور پوشیدہ ہو جیسے ناک اور مُنھ خواہ مقعد وغیرہ ایسے مقام کو حاجت ایک قالب کی ہوتی ہے کہ اُسپر ابرک ورگیرو سرکہ مین بھگو کر طلا کرے پھر ایک کپڑا اُسپر لپیٹ کر اُسے گلاب خواہ اور قسم کے عصارات سے سرد کرتے ہین اور یہ قالب اُس مقام پر لیجاکر اسطرح چسپان کرتے ہین کہ موضع ماؤف جہان کیّ کا استعمال منظور ہو اس سانچے کے منھ مین سما جاے بعد اُسکے داغ کرنیوالی شے اُسکے سوراخ کی طرف سے اُس جگہ پہونچاتے ہین ایسی احتیاط سے فائدہ یہ مرکوز ہوتا ہے کہ سواے مقام ماؤف کے اور جگہ اذیت داغ دینے کی نہ پہونچے اور خصوصاً جسوقت آلہ داغ لگانے والا سانچے کے ڈورون سے باریک تر ہو اُسوقت سانچے کے ڈورون کو نہ گرانا چاہیے ۔ کاوی یعنی داغ لگانے والا اُسکا خیال ضرور رکھے کہ داغ کی اذیت پٹھے تک نہ پہونچنے پائے اور نہ رباطات اور اوتار کو کچھ گزند اُسکا پہونچے اور اگر داغ واسطے روکنے خون کے ہو چاہیے کہ قوی تر داغ لگائے تاکہ خشک ریشہ کے واسطے عمق اور ثخن پیدا ہو کہ بسرعت گر نہ پڑے کہ اگر یہ خشک ریشہ گر پڑیگا آفت عظیم برپا ہوگی بہ نسبت اُس آفت کے جو پہلے نزف الدم کی وجہ سے تھی ۔ اگر کسی گوشت فاسد کی جہت سے داغ لگایا جاے اور صحیح جگہ دریافت کرنا منظور ہو تو اُسکی شناخت یہی ہے جہان جلنے کا اثر اور درد معلوم ہو اُس مقام کا گوشت فاسد نہین ہے اور بیشتر ہمراہ گوشت فاسد کے نیچے کی ہڈی بھی داغ لگائی جاتی ہین یعنی جسپر وہ گوشت ٹھہرا ہوا ہے تاکہ جمیع فساد از سر جاتا رہے ۔ اگر یہ ہڈی مثل سر کی کے ہڈی کے ہو زیادہ گرمی آگ کی نہ پہونچانی چاہیے تاکہ دماغ مین جوش پیدا نہو اور نہ حجاب وغیرہ مین تشنج واقع ہو اور پورا داغ ایسے مقام پر کچھ اندیشہ کی بات نہین ہے **فصل تیسوین درد مین تسکین پیدا کرنیکا بیان** جن اسباب سے درد کی پیدائش ہے اُنکا انحصار دو قسمون مین ہے یا مزاج مین دفعۃً تغیر پیدا ہو یا تفرق اتصال عارض ہو پھر یہ بھی بیان ہو چکا ہے کہ تفصیل ان اخیر اسباب کی بھی ہے کہ ایک کیموس گرم خواہ سرد خواہ یابس بلا مادہ پیدا ہو خواہ مادہ بھی کوئی ہو یا کوئی ریح یا ورم پیدا ہو اور تسکین وجع کی تدبیر مخالفت سے اُنھین اسباب کی ہوتی ہے اور مخالفت اسباب کا بھی جو طریقہ ہے

وہ بھی بخوبی اوپر بیان ہو چکا۔ اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ سوء مزاج یا ورم خواہ ریح کا معالجہ کیونکر کرنا چاہیے۔ اور جو وجع شدید ہو اکثر قاتل ہوتا ہے اور کبھی پہلے پہل یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بدن سرد ہو جاتا ہے اور ایک لرزہ اور جنبش سی پیدا ہوتی ہے کہ اسکی وجہ سے نبض صغیر ہو جاتی ہے۔ دلیل اسکی یہ ہے برودت کا اسقدر غلبہ ہوتا ہے جسکے سبب سے حرارت غریزی اور اصلی کے برپا کرنے سے استغنا ہو جاتی ہے بعد ایسی حالت کے مریض کی موت واقع ہوتی ہے تمام اشیا جو کہ درد میں تسکین پیدا کرنیوالے ہیں یا مزاج کو بدل دیتے ہیں یا مادہ کو تحلیل کریں خواہ مخدر ہوں اور تخدیر سے سن کر دیتے ہے درد زائل ہو جاتا ہے اسلیے کہ عضو کی حس باطل ہو جاتی ہے اور حس کا بطلان مخدر سے دو جہت سے پیدا ہوتا ہے۔ بوجہ افراط تبرید کے خواہ ایک قوت سی جو خلاف قوت عضو ماؤف کے دوائے مخدر میں ہوتی ہے اسکی وجہ سے بطلان حس پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ مرخیات درد ڈھیلا کرنیوالی دوائیں بھی کچھ ایسی ہیں کہ تحلیل بآسانی پیدا کرتی ہیں جیسے تخم شبت یعنے سویا اور تخم کتان اکلیل الملک بابونہ تخم کرفس بادام تلخ اور جو دوا اول درجہ میں گرم ہو خصوصاً اگر اسمیں چسپیدگی بھی ہو جیسے صمغ آلو اور نشاستہ اور سپیدہ زعفران اور خطمی حماما کرنب شلجم اور اسکا جوشاندہ اور چربی اورینہ وغاے رطب ورد وہ روغن جو ادویہ مذکورہ سے طیار کیے جاویں اور ادویہ مسہلہ اور مستفرغہ کیسی ہی کیوں نہوں اسی قسم میں داخل ہیں لیکن مرخیات کا استعمال بعد استفراغ کے کرنا لازم ہے اگر ضرورت استفراغ کی ہو تاکہ جو مادہ بطرف عضو کے گرتا ہے اسکا انصباب منقطع ہو جائے اور جو ادویہ مرخیہ میں وہ بھی چیزیں داخل ہیں جو اورام میں نضج پیدا کریں اور ورم کو توڑ دیں۔ مخدرات میں قوی تر افیون ہے اور تفاح اور اسکے بیج اور اسکی چھال اور اسکے جڑ کے چھلکے اور خشخاش اجوائن خراسانی اور شوکران اور سیاہ مکو جو مخدر ہے اور تخم کاہو اور برف اور آب سرد بھی اسمیں داخل ہے اکثر ایک قسم کی غلطی اوجاع کی شناخت میں یہ پڑتی ہے کہ سبب درد کا کوئی امر خارجی ہوتا ہے جیسے حرارت آگ خواہ آفتاب کی خواہ برے طور پر تکیہ لگانا خواہ بری طرح سے لیٹنا خواہ بیٹھنا خواہ بیہوشی اور مستی کے وقت گر پڑنا کہ واقع میں سبب درد کا انہیں سے کوئی امر ہوتا ہے اور طبیب اسے غلط یا بوجہ بے علمی کے سبب مادی اندرون جسم کے طلب کرتا ہے اور اسوجہ سے غلطی پیدا ہوتی ہے اسواسطے واجب ہے کہ پہلے وقوع سے ایسے اسباب کی استفسار کر لیا جائے بعد ازاں سبب داخلی کی شناخت پر استدلال بقواعد مقررہ معلومہ کرنا چاہیے۔ اور یہ بھی پہچان لینا چاہیے کہ اسوقت امتلاء اخلاط ہے یا نہیں اور درد سے پہلے اسباب امتلاء معلوم کے پیدا ہوئے تھے یا نہیں اور کبھی سبب درد کا خارج سے بدن پر وارد ہوتا ہے اور بعد ازاں بمنزلہ سبب داخلی کے جاگزین ہو جاتا ہے جسطرح کوئی شخص ٹھنڈا پانی پیے اور درد شدید پیدا ہو اطراف معدہ اور جگر میں اور اکثر ازالہ درد جگر میں امر عظیم کے از قسم استفراغ وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے بس اکثر ایسے درد میں استحمام اور نوم کافی ہے بلکہ سو رہنا نہایت ہی مفید ہے اور جیسے کوئی شخص کوئی گرم چیز کھائے اور اسکی جہت سے درد سر پیدا ہو اور درد شدید ہو ایسی صورت کی تدبیر فقط آب سرد سے ہوتی ہے کبھی جس سے امید زوال وجع کی ہو دیر میں اسکا اثر ظاہر ہوتا ہے اور مریض بھی اس زمانہ تک متحمل صعوبت درد کا ہو سکتا ہے۔ جیسے استفراغ اس مادہ کا جس سے درد قولنج پیدا ہوا ہے اور وہ مادہ لیف امعاء میں محتبس ہو رہا ہے اور کبھی دوا تو سریع التاثیر ہوتی ہے مگر اسمیں ضرر عظیم بھی موجود ہوتا ہے جیسے مخدرات کا استعمال وجع قولنج میں ایسے وقت بنظر بطوء اور سرعت اثر کے معالج کو اختیار دواؤں میں تحیر پیدا ہوتا ہے کہ کونسی دوا کو استعمال کرے۔ بس چاہیے حدس قوی کے ذریعہ سے دریافت کرے دو مدت میں سے کونسی طولانی ہے ثبات قوت یا زمانہ بقاے درد یعنے تا زمانہ بقاے وجع قوت ساقط نہو گی اور اسکا بھی لحاظ کرے کہ زیادہ مضرت بقاے درد میں ہے یا دواے مخدر سریع الاثر سے جو مضرت پیدا ہو گی وہ زیادہ ہے اور پھر جو اصوب ان دونوں میں ہے تقدیم کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ اکثر بقاے درد کا ضرر یہ ہوتا ہے کہ نوبت بہلاکت پہونچ جاتی ہے اور دواے مخدر سے ہلاکت نہیں پیدا ہوتی گو اور طرح کی مضرت ضرور ہوتی ہے پھر مخدر کی مضرت کی تلافی بھی ممکن ہے کہ دوبارہ

ایسی تدبیر صائب علاج کیجائے کہ یہ ضرر بھی مرتفع ہو اور مرض قولنج بھی مختل ہو جائے۔ بالجملہ ترکیب مخدر اور اُسکی کیفیت تخدیر کا لحاظ کرنا ضرور ہی تاکہ سہل مخدرات کا استعمال کیا جائے اور جو تریاق اس مخدر کی مضرت کا ہو اسکے ہمراہ مرکب کرکے مستعمل ہو لیکن اگر درد مین بہت ہی شدت ہو اُسوقت بدون استعمال مخدر قوی کے چارہ نہین ہوتا۔ بیشتر بعض اعضا ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے مخدر کرنیسے کوئی ضرر عظیم بھی پیدا نہین ہوتا جیسے دانت کہ اگر اُنپر دوائے مخدر رکھی جائے کچھ ایسا ضرر نہین ہے۔ اکثر شراب مخدر کا استعمال بجائے اور قسم کے مخدر کے واسطے درد چشم کے بہتر ہوتا ہی بہ نسبت اسکے کہ کوئی دوائے مخدر بطور سرمہ کے آنکھ مین لگائین کہ شراب مخدر کے پینے کا ضرر دیگر اعضا کے ذریعے سے دفع ہو سکتا ہی۔ ہان مگر قولنج مین اُسکا ضرر زیادہ ہوتا ہی اسلیے کہ مادہ وجع کی برودت زیادہ ہوتی ہی اور جمود اور بستگی اس مادہ مین بوجہ استعمال مخدر کے زیادہ ہوتی ہے۔ ادویہ مخدرہ کبھی درد مین تسکین بوجہ پیدا کرنے نیند کے کر دیتی ہین اسلیے کہ نوم بھی ایک سبب ہی منجملہ اسباب کے جو درد کے مسکن ہین خصوصاً اگر بھوک کی نیند وجع مادے مین پیدا ہو۔ جو مخدرات مرکب ایسے ہون کہ اُنسے قوت مین کمی پیدا ہو بذریعہ آمیزش اُن اجزا کے جو مثل تریاق کے واسطے مخدرات کے ہین ایسے مخدرات کا استعمال اسلم ہے بہ نسبت ایسے مخدرات کے جنکے اجزا کا سر تریاقیہ سے نہون اور وہ اسلم مخدرات جیسے فلونیا اور قرص مثلث وغیرہ لیکن ان ادویہ مرکبہ مین تخدیر کم ہوتی ہی ہان تازہ تیار کیجائین تخدیر قوی پیدا کرین گی اور کہنہ اور مدت کی بنی ہوئی شاید کسیقدر تخدیر پیدا نہین کرتے اور متوسط درمیان نئے اور پُرانے کے اُنکی تقویت تخدیر بھی درمیانی ہوتی ہے۔ بعض اقسام کے درد ایسے ہوتے ہین کہ باوجود شدت وجع کے علاج اُنکا آسان ہوتا ہی جیسے ریحی درد کہ بیشتر گرم پانی کا گرانا مقام درد مین کافی ہوتا ہے اور فوراً درد مین تسکین پیدا کرتا ہی۔ لیکن اس تدبیر مین خطرہ بھی ہی کہ اکثر سبب درد کا ورم ہوتا ہی اور طبیب ریحی گمان کرکے آب گرم کا نطول کرتا ہی اُسوقت ضرر عظیم پیدا ہوتا ہی۔ پھر ریحی درد کو بھی کبھی نطول آب گرم مضر ہوتا ہی جب اتنی گرمی نہو کہ ریح کی تحلیل کرسکے بلکہ اسکا حجم پھیلاوے کہ درد مین اور شدت ہو جاتی ہی تکمید یعنے سینکنا بھی ریحی درد کا علاج کامل ہے بشرطیکہ ایسی چیز سے سینکین جو خشکی پیدا کرے جیسے باجرہ مگر جو مقام تکمید کا متحمل نہین جیسے آنکھ اُسے کپڑے سے سینکنا چاہیے بعض قسم کی سینک گرم کیے ہوئے روغن سے بھی ہوتی ہی منجملہ قوی کمادات کے یہ ہی کہ آرد کرسنہ یعنی مٹر کا آٹا سرکہ مین پکا کر خشک کرین اور اُس سے پوٹلی بنا کر سینکین۔ اور اس سے ضعیف یہ ہے کہ بھوسی سرکہ مین پکا کر بدستور سابق استعمال کرین۔ نمک کی سینک سے بخار مین لذع پیدا ہوتی ہی۔ اور باجرہ نمک سے بہتر ہی اور ان مین ضعیف ہی کبھی پانی سے بھی اسطرح پر تکمید کرتے ہین کہ مثانہ مین آب گرم بھرکے اس پھوکنے کو مقام درد پر رکھتے ہین اور یہ طریقہ سلیم اور نرم ہی۔ مگر اسکا بھی ضرر وہی ہی جو نطول آب گرم کا اوپر بیان ہوا جسوقت مخالفت وجع ریحی اور ورمی کی نہ کی جائے۔ محجمہ ناری سے بھی فائدہ تکمید کا حاصل ہوتا ہی اور وجع ریحی کی تسکین مین اسکا اثر قوی ہے اور دو مرتبہ کے استعمال سے درد بالکل زائل ہو جاتا ہی مگر اسکا ضرر بھی وہی ہی جو نطول کا ضرر ہی بشرطیکہ درد ورمی ہو۔ منجملہ مسکنات وجع کے مالش نرم و دیر تک کرنی کہ اس سے ارخا پیدا ہوتا ہی۔ اسیطرح مشہور چربی کے اقسام اور جو روغن کہ اوپر جا بجا مذکور ہو چکے ہین اور مغنی خوش آواز کا گانا خصوصاً وہ گانا جس سے نیند پیدا ہوتی ہے اور مفرحات سے مشغلہ کرنا بھی مسکن قوی درد کا ہی

فصل اکتیسوین مثل خاتمہ کے ہی

اس فصل مین یہ بات بیان ہوتی ہی کہ بروقت اجتماع امراض شروع معالجہ کا کیونکر کرنا چاہیے۔ ہمارا طریقہ یہ ہی کہ بروقت اجتماع امراض کے کہ جس مین تین خاصیت مین سے کوئی خاصیت موجود ہو اُس سے شروع علاج کا کرتے ہین۔

وہ مرض علاج میں مقدم کیا جاتا ہے جسکے زوال کے بدون کوئی دوسرا مرض اچھا نہو سکے جیسے اگر قرحہ اور ورم مجتمع ہوں اس صورت میں ہم پہلے علاج ورم کا کرتے ہیں تا اینکہ وہ سوء مزاج جو ہمراہ ورم کے ہے برطرف ہوجائے۔ وجہ تقدیم علاج ورم کی یہی ہے کہ تاوقتیکہ ورم باقی ہے قرحہ اچھا نہیں ہوسکتا دوسری یہ بات ہے کہ پہلے علاج اُسی مرض کا ہم کرتے ہیں جو دوسرے کیواسطے بمنزلہ سبب کے ہو جیسے اگر حمی سدہ سے پیدا ہو پہلے علاج سدہ کا کرینگے اور بعد تفتیح سدہ کے علاج تپ کا کرینگے۔ اور تفتیح میں سدہ کی اگر حاجت دوائے گرم کی پڑے تپ کے خوف سے اُسے ترک نکرینگے۔ اسیطرح مرض سل میں گو کہ تپ لازم ہوتی ہے مگر ہم مجففات کا استعمال کرینگے اور تپ کا لحاظ نہیں کرتے۔ اسلیے کہ یہ بات محال ہے کہ سبب تپ کا جو منافی ہے میں سدہ اور سل میں قرحہ باقی رہے اور تپ زائل ہوجائے اور ان دونوں تپ کا سبب بذریعۂ تجفیف کے علاج پذیر ہوتا ہے اور تجفیف سے ظاہر ہے کہ تپ کو ضرر ہے۔ تیسرے یہ بات ہے کہ تقدیم علاج میں اُس مرض کو ہونی چاہیے کہ جسکی اذیت زیادہ ہو جیسے اگر سونا خس یعنے حمی موی اور فالج مجتمع ہوں ہم پہلے علاج سونخس کا بذریعۂ تلطیف حرارت خون اور فصد کے کرینگے اور مبردات جیسے اطفاے حرارت خون کا ہوتا ہے بخوف فالج بارد کے کرینگے اگر کوئی مرض اور عرض مجتمع ہو ابتداے علاج مرض سے کرینگے ہاں اگر عرض کی اذیت غالب ہو ایسے وقت پہلے عرض کی تدبیر کرینگے اور مرض کی طرف کچھ التفات نکرینگے۔ جیسے درد قولنج میں مخدرات کا استعمال واسطے تسکین درد کے جو عرض ہے کرتے ہیں اگرچہ مخدر مرض قولنج کو مضر ہے جیسا فصل سابق میں بیان ہوچکا اسیطرح کبھی ہم فصد واجب میں بخیال ضعف معدہ کے تاخیر کرتے ہیں خواہ بنظر اسہال مقدم یا تنقیٔ کے۔ جو فی الحال موجود ہے تاخیر فصد میں کرتے ہیں اور بیشتر مطلق تاخیر نہیں کرتے بلکہ فصد کو فوراً کر دیتے ہیں مگر اسقدر تنقیہ جس سے قطع سبب ہوجائے نہیں کرتے جیسے مرض تشنج میں تمام خلط کا اخراج نہیں کرتے بلکہ تھوڑا سا بقیہ چھوڑ دیتے ہیں تاکہ حرکت تشنجی سے اُسکی تحلیل ہوجائے اور نہ یہ حرکت اصلی رطوبت کی تحلیل کریگی۔ اب اسقدر بیان پر گو کہ مختصر ہے فن کلیات علم طب میں ختم کرکے اسی مقدار کو کافی سمجھتے ہیں اور اسکے بعد ادویہ مفردہ کا بیان دوسری کتاب میں شروع کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ

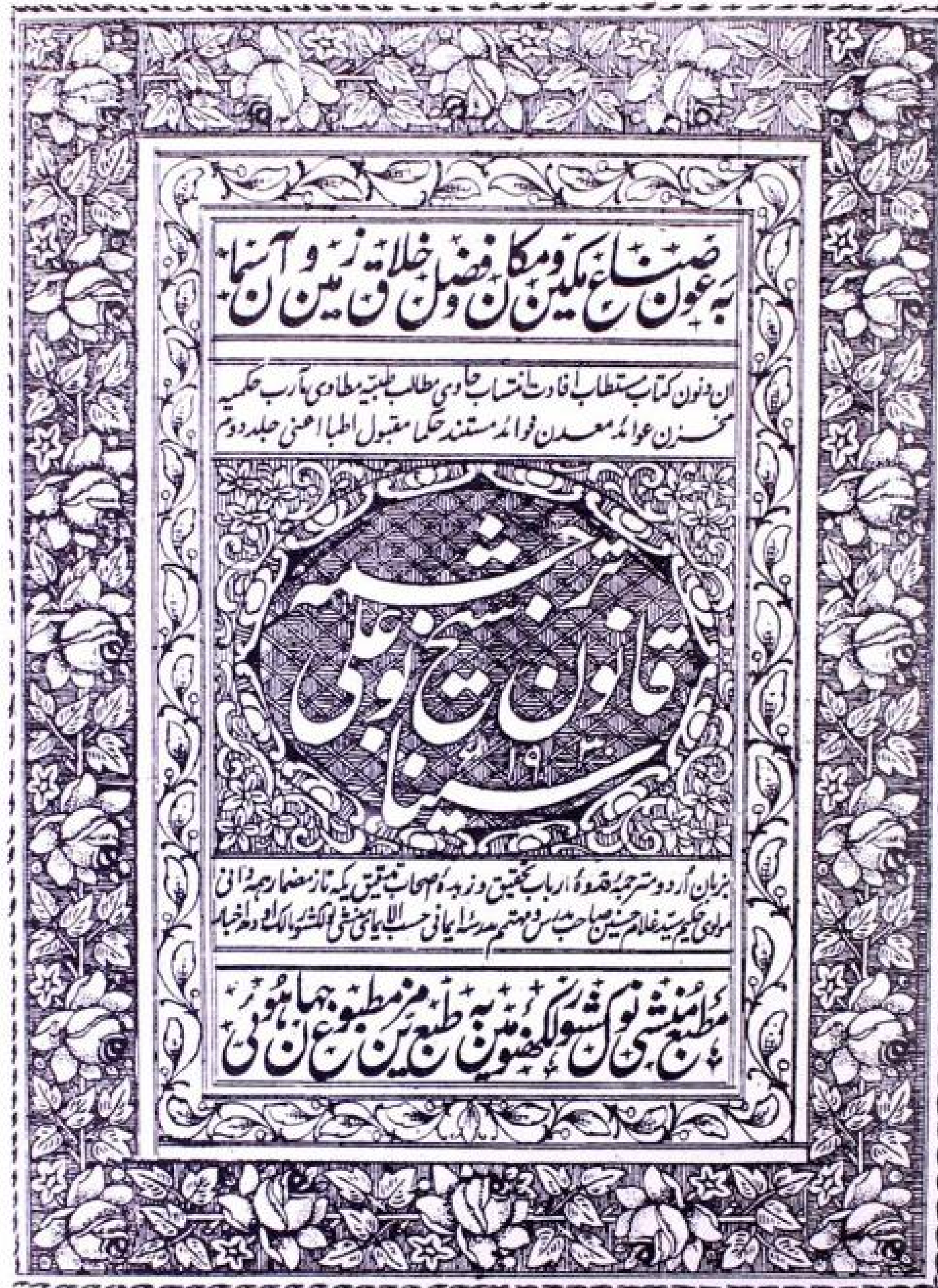
تم الکتاب بعون اللہ تعالیٰ والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

خاتمۃ الطبع نتائج افکار ارجمند مولوی سید محمد علی صاحب خلف الصدق حضرت مترجم جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب کلیات حمد اسی حکیم مطلق اور خداے برحق کی درگاہ کے قابل ہیں جسنے تمام عالم و عالمیان کا قانون وجود فقط ایک کلمۂ کن کہنے سے درست فرمایا اور ادنیٰ اشارے میں ہر ایک کے لیے علامات ہست و بود اپنے اسباب قدرت سے آشکار فرمائے بھلا عاجز بنداور بے زبان مخلوق سے اُسکی قدرت کاملہ اور علم آلٰہی کی تشریح بجز آیۂ وافی ہدایہ فتبارک اللہ احسن الخالقین تلاوت کرینگے اور کیا ہوسکے۔ بعد حمد کے طیب اور پاکیزہ سلام اور درود کے کلمے اور اعلیٰ سے اعلیٰ ثنا و نعت کے نغمے اُن بارگاہوں عرش جاہ میں نذر کرنی باعث حفظ صحت ایمان ہیں جن نفوس قدسیہ نے اپنی صائب تدبیروں اور سچے معالجوں سے ہم سبکو ضلالت اور ہلاکت کے محرق تپوں اور حاد بخاروں سے بچایا صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا محمد المصطفیٰ وآلہ المجتبیٰ۔ ہر ایک صاحب فہم و کیاست کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ جب کسی ممدوح کا مرتبہ بہت بلند ہو دیتے جسکی تعریف لکھنی منظور ہو آدمی ہو یا اور کوئی موجودات عالم سے تو مداح کو کوئی چارہ نظر نہیں آتا اور اسکے اوصاف مدائح میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا بجز اسکے کہ بیعے ممدوح کا رتبہ عالی ہر کس و ناکس جانتا اور اسکا مقام رفیع ایک عالم پہچانتا ہے مثلاً شیخ الرئیس ابو علی بن عبد اللہ بن سینا جیسا فیلسوف اعظم اور ارسطو دوران جالینوس کلہا حکیم و یگانۂ عالم یا اُسکی کتاب قانون الطب جو فی الواقع فن طبابت کے لیے ایسا مستحکم اور مضبوط قانون ہے کہ آجتک اُسکی ایک بھی دفعہ اور ادنیٰ سے ادنیٰ قاعدہ کوئی کونسل اطبا اور پارلیمنٹ حکما منسوخ نکر سکے بس ایسی کتاب اور ایسے مصنف کی جسقدر تعریف کیجائیگی کم ہوگی لہذا اس سے گریز ہی کرنا اور کلمات عجز و اعتراف زبان پر لانا خوب ہے

HAKEEM SHOUKAT ALI

یہ تو سب کچھ ہے لیکن اس کتاب کے عربی ہونے سے اور عربی بھی کیسی دقیق جسکا لکھنے والا جناب شیخ سا محقق فرزانہ و مدقق یگانۂ آفاق تھا اسوجہ سے کتاب مذکور کا فیض و فائدہ اب تک انھیں لوگون مین محدود رہا جو کملاے دہر و یکتاے عصر ہوتے چلے آئے ادنی اور متوسط درجہ کے طبیب بہرہ پانے سے محروم ہی رہے - اگرچہ علامہ محمد اکبر ارزانی نے فن طب کی بہت کچھ ارزانی فرمائی اور فارسی زبان مین کثرت سے تالیف و تصنیف کی پھر بھی بہت سے اجناس کی گرانی باقی رہی علی الخصوص ہم لوگ اردو زبان دانون کے لیے تو حساب سے سبھی قسمون کا نرخ چڑھا ہوا ہے اس مقام پر ایک ذراسا یہ بھی جملہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ظاہرا ہمیشہ ایسا ہی کچھ قاعدہ رہا کہ جب ایک مشکل و خاص فہم زبان سے کسی علم کا ترجمہ دوسری زبان عام فہم مین ہوا تو وہ خاص لوگ علم مذکور کے جاننے والے اپنے مایۂ کمال کے عام اور آسان ہو جانے سے ضرور آشفتہ خاطر ہوتے رہے ہین - مثلاً جب یونانی سے علوم عربی مین عقلیہ نقل ہوئے تو یونانی دانون نے غل مچایا دوسری مرتبہ حکیم محمد اکبر و عربی دانون نے حملہ کیا علی ہذا القیاس اگر اب تیسری نقل و ترجمہ پر طنز و چشمک زنی ہووے تو کچھ عجب نہین ہمارے گمان مین شاید بعض لوگون کا یہ خیال صحیح ہو کہ ہر ایک علم جیسا کچھ اپنے محاورہ اور روزمرہ زبان مین سمجھا جاتا ہے غیر زبان مین اس درجہ کا فائدہ کبھی حاصل ہوگا کہ شخص طالب اسکا اہل زبان ہو جاے اور اتنی استعداد بہم پہونچائے کہ انھین اور زباندانون مین بہت ہی کم فرق ہو سکے لیکن ہر ایک کو اتنی مقدار کا کمال پیدا ہونا بھی جانتے ہین کہ نہایت دشوار ہے میرے کہنے کی کیا ضرورت ہے - بالآخر اگر سچ پوچھیے تو آج کم استعداد والے طبیبون کو (جو جویاے تحقیق ہین پر انکو زمانہ تحصیل طب عربی کی مہلت نہین دیتا و نیز قانون پڑھنے والے طالب علمونکو جنھین بروقت مطالعہ شرح وغیرہ دیکھنے کی حاجت ہوتی ہے) ایک مژدۂ جان بخش و نوید مسرت افزا سنائی جاتی ہے کہ قانون الطب نے مسیحا النفس نے قریب نوسے برس کے بعد عربی پوشاک اُتار کے اُردو کا گران بہا خلعت زیب تن فرمایا تفصیل اس خبر مجمل کی یہ ہے کہ جناب منشی صاحب عالی جاہ رفیع بارگاہ والا حشم عالی ہمم جناب منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای مرحوم و مغفور نے محض اپنی دریا دلی و عالی ہمتی و اولوالعزمی و خواستگاری اشاعت علوم کے خیال سے عالی جناب معلی القاب جامع علوم عقلیہ و نقلیہ حاوی فنون علمیہ و شرعیہ اکمل الکملا و عمدۃ العلما و ملاذ الفضلا حضرت والدی العلام جناب مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب ادام اللہ ایامہ کو قانون شیخ الرئیس کے ترجمہ بہ زبان اُردو عام فہم ہو جانے پر مقرر فرمایا چنانچہ جناب مولانا دام ظلہ العالی نے پانچون جلدون کا ترجمہ فرمایا ترجمہ کی عمدگی اور خوبی لکھنی کیا ضرور عیان راچہ بیان ناظرین خود ہی معترف اور ثناخوان ہونگے حق یہ ہے کہ جو تشبیہ تبدیل لباس کی اوپر لکھی گئی غالبا وہ پوری اور سچی ہے جناب مترجم کا بیان ایسا بے تکلف اور صاف و پاکیزہ ہے کہ کہین سے بھی ترجمہ کی شباہت معلوم نہین ہوتی گویا بالاستقلال اردو زبان مین نئی کتاب تصنیف ہوئی بسرپرستی و علو ہمتی ذی الجود و الخزائن معلی القاب عالی جناب منشی بشن نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ بماہ مئی ۱۹۳۰ء بار پنجم چھپکر تیار ہوئی - فللہ الحمد علی ذلک اللھم صل وسلم علی رسولک سید المرسلین و آلہ الطیبین الطاہرین و اصحابہ المکرمین

جلد دوم


به عون صناع ملکین و مکان فضل خلاق زمین و آسمان

ان دنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیه مطاوی مآرب حکمیه
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا اعنی جلد دوم

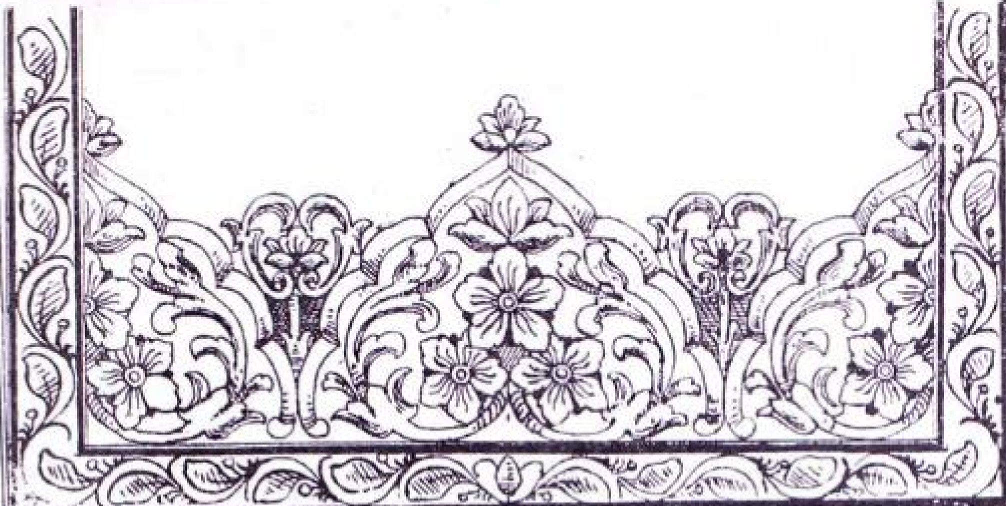
ترجمہ قانون شیخ بو علی سینا

بزبان اردو مترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکہ تاز مضمار جہدانی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتمم مدرسۂ ایمانی حسب الایمای منشی نولکشور مالک و دام اقباله

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں بہ طبع مزین مطبوع جہان ہوئی

فہرست مضامین جلد دوم ترجمۂ قانون شیخ الرئیس

HAKEEM SHOUKAT ALI



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و ثنا اوس خالق بیچون و چرا کی جسکی حکمت بالغہ سے وجود ایسے عناصر اور بسائط کا جواہرات موالید مین ہوا اور ایجاد مرکبات عنصری مین وہ لطائف حکم مطوی ہوے کہ باوجود تفحص و تلاش و تجارب غیر متناہی حکماے مجربین کے آجتک کسی یک گیاہ و بیمقدار کے عمدہ خواص ہزار مین سے دس بھی شمار نہو سکے اور درود نا محدود و سلام اوس کائنات خلاصہ موجودات بلکہ علت غائی وجود و عدم اور جنکا حدوث متصل بقدم ہے یعنے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کہ جنکا نام نامی و لقب گرامی بہترین ادویہ مفردہ اور کامل ترین بسائط مجربہ شفاے امراض جسمانی و روحانی کا ہے - بعد اوسکے بندہ حقیر ترجمہ ان سید غلام حسنین کنتوری بخدمت ماہران خواص طبعی اور آثار نفس نباتی اور دقیقہ رسان اسرار نفوس حیوانی اور معدنی کے گذارش کرتا ہے کہ یہ دوسرا ترجمہ قانون کا ہے جو خاکسار نے واسطے تسہیل عبارات اور توضیح مطالب بنظر رفاہ طلبہ کے لکھا ہے کہ آمیزش کر خواص اور طبائع ادویہ مفردہ نباتی خواہ معدنی کا ہوگا اگرچہ شیخ الرئیس نے اس کتاب کو بطور ایک جدول کے تصنیف کیا ہے وہ نقشہ جات جو فن کیمیا اور فروع طبیعیات خواہ جر ثقیل اور ذراع مستقی خواہ موسیقی و نجوم مین مستعمل ہین اور اس نقشہ کو سولہ خانون پر تقسیم کیا تھا اور نہایت متانت اور تسہیل سے الواح اور خانون کی ایسی نقشہ کو شامل کیا ہے کہ اگر یہ کتاب اسی طور پر مرتب کیجاے ہر آئینہ اسکا فائدہ جیسا

مرکوز شیخ الرئیس ہے بخوبی ظاہر ہو لیکن مجھے ایسا گمان ہے کہ منطقی اور نازک فہم باریک بین اس طرز کو بطور توضیح واضح نہ سمجھکر خاص عنوان الواح کو مفقود کرکے پھر عبارتین ان الواح کو پھیر لاے اور فی الحال جسقدر نسخے ہم پہونچے ہین کسی مین ایک لوح بھی نظر سے نہین گذری تاہم بغرض رعایت ملاحظہ ناظرین اوراق ہذا کے دو ایک دو اونکو اسی طرز خاص پر جسطرح شیخ نے مرتب کیا ہے اور جو طریقہ اوسنے معہد کرکے تعلیم اسکی عنوان کتاب کی ہے او سیطور پر لکھدی ہین اور شاید کہ یہ نمونہ متعلم کو واسطے ایسا آسان اور سریع الفہم ہو کہ وہ ساری کتاب کا نقشہ اوسیطور پر بنا کر درست کرلے اگرچہ شیخ الرئیس نے بخوبی اس نقشہ کی ترتیب اور تہذیب کیے ہو بیان دیے تاہم الوان وغیرہ جو بعض خانون کیواسطے خواہ وہ امور جنسے بخوبی تمیز ہو مجمل چھوڑ دیے ہین لہذا مجھے اسکی بھی ضرورت ہوئی کہ اون الوان غیر مصرحہ کو کسی خاص قسم کی علامت سے تعبیر کرون جو بوقت نقل اور کتابت خواہ چھاپنے کے محتاج اجتماع اور گرداوری الوان کے نہو چنانچہ ابتداے حرف الف سے پہلے بیان ذنکا بخوبی کرونگا ایضاً بعض ادویہ مفردہ چند یہ جو راقم کے تجربہ مین پوری اوتری ہین اونکا اضافہ بھی بطور الحاق کے مرکوز خاطر ہے مگر اصل کتاب زیادہ ہونے کے خیال سے تردد ہوتا ہے - اصول طبی مقدمات مین اس کتاب کے بیان اور جس کو کسیقدر قواعد کیمیائی سے ربط ہے اونکا بیان بطور تمثیل کے نہایت

واضح کر دیا ہے اور بقدر ضرورت دو چار تجربے بھی لکھدیئے ہیں مگر یا ہیں خیال کہ چونکہ اس زمانہ میں علم کیمیا کے مسائل بہت کم معلوم ہیں اور باوجود کمال ضرورت کے اطبا کو انکے سیکھنے اور سمجھنے سے نہایت نفرت ہو گئی ہے لہذا چنداں تعرض ان مسائل کا مناسب معلوم نہوا اور نہ بطور نمونہ تمثیل قطرہ از دریا ذکر کرنے کا مقام اس کتاب میں ہے اور قرابادین میں زیادہ ہے انشاء اللہ اوسی جلد میں بقدر ضرورت کسیقدر لکھوں گا۔

میں ایسا خیال کرتا ہوں کہ ترجمہ اگرچہ حسب منشاء اس فن کی خاکسار کے بوجوہ عدیدہ نہیں ہے اور نہ اس کتاب کی وضع اور ترتیب مطابق اصل مصنف کی وضع کے ہے تاہم جسقدر فرصت وقت نے اعانت کی ہے قابل غور اور لایق دید کے آج اس ترجمہ کی خوبی خواہ بد اسلوبی کو میں زیادہ ذکر نہیں کر سکتا ہوں کہ اردو میں اسقدر توضیح کا یہ نقش اولین ہے آیندہ نقش ثانی جو عیوب کہ برطرف ہوتے جائینگے درست ہو جائیگا اب میں اصل کتاب کو شروع کرتا ہوں و باللہ التوفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا کے اور ثنا رسول کے اور بعد نعت کے اور حضرت رسالت پناہ اور آل پاک کے واضح ہو کہ یہ وہی کتاب ہے جسے شیخ نے فن طب میں تصنیف کیا ہے اسکا پہلا حصہ جو احکام کلیہ میں فن طب کے تھا اوسکی تصنیف سے میں فارغ ہو چکا اور دوسرا حصہ یہ ہے کہ اسمیں ادویہ مفردہ کو میں نے جمع کیا ہے اس حصہ کو جو دوسری کتاب سمجھیے پانچ کتابوں کے ہے میں نے دو مقالہ پر تقسیم کیا ہے پہلا مقالہ اسمیں بیان اون قوانین کلیہ کا ہے جنکی معرفت علم طب کے ادویہ مستعملہ کی شناخت سے پہلے ضرور ہے اور دوسرا مقالہ ادویہ مفردہ کی قوتوں کے بیان میں ہے مقالہ اولی کی تقسیم چند فصلوں کیطرف ہوئی ہے فصل اول تعریف مزاجہائے ادویہ مفردہ کے بیان میں فصل دوم شناخت مزاج ادویہ مفردہ کا بطور تجربہ کے فصل سوم شناخت مزاج ادویہ مفردہ کا قیاس طبی کے ذریعہ سے استقرائی خواہ اور قسم کا استدلال فصل چہارم افعال قوی ادویہ کی شناخت فصل پنجم جو احکام ادویہ اور خواص ادویہ مفردہ کو خارج سے لاحق ہوتے ہیں فصل ششم ادویہ مفردہ کو درخت وغیرہ سے توڑنا خواہ چن لینا اور انھیں جمع کر کے رکھنا اور انمیں جو جو احتیاط کے امور ضروری ہیں دوسرا مقالہ اس مقالہ میں ادویہ مفردہ کے بیان کو اسطورسے میں کرونگا کہ جیسے نقشہ میں خانہ خانہ ترتیب وار الگ الگ کئے ہیں اور ہر ایک خانے میں ایک امر جداگانہ تحریر کیا جاتا ہے اوسیطرح ادویہ مفردہ کیواسطے ایک لوح درست کی ہے کہ اوسکی تقسیم سولہ الواح یا خانوں پر کی گئی ہے لوح اول نام ادویہ کا اونسے باغیں جو عرف اطبا میں مشہور ہو وہ زبان یونانی ہو خواہ عربی خواہ اور کوئی زبان اور ماہیت دوا کی یعنے اس امر کا بیان کہ نباتی ہے یا معدنی اور برگ ہے یا بیخ اور گل اور تخم وغیرہ سب ذکر کروں گا لوح دوم امتحانات کا بیان ہے کہ اس دوائے خاص کی عمدہ کونسی قسم ہے جسکا استعمال کرنا لایق ہے لوح سوم کیفیت اور طبیعت خواہ مزاج دوا کا اور درجات حرارت برودت رطوبت یبوست کا بیان ہے لوح چہارم وہ خواص جو افعال وافعال وار خواص کے جو بطور عام ظاہر ہوتے ہیں جیسے تحلیل اور انضاج اور تفریح اور تحذیر وغیرہ خواص اصطلاحی جنکے معنے آیندہ اوراق میں تفصیلاً بیان ہونگے جب مقالہ اول کی فصل دوم لکھونگا ایضاً اور قسم کے خواص بھی اگر اوس دوا میں ہیں وہ بھی لکھونگا اور ہر ایک فعل اور خاصیت کیواسطے ایک قسم کی کتابت بطور کنایہ کے مقرر کرونگا تاکہ اسکے سمجھنے اور نکالنے میں ناظر اوراق غبا کو دقت نہو لوح پنجم امراض وا کے وہ افعال جو متعلق بزینت جلد ہیں جیسے برص اور بہق وغیرہ کا دور کر دینا خواہ بالوں سے متعلق ہیں مثلاً بال گرنے ندے خواہ بڑھا دے اور دراز کر دے یا سیاہ کر دے خواہ پیچدار کر دے خواہ پیچدار کو سیدھا کر دے اور دیگر امور متعلق بزینت کا بھی ذکر اس لوح میں کرونگا اور جس چیز کی زینت دوا کرتی ہے اوسکیواسطے ایک نشان اور علامت ایک خاص رنگ کی مقرر کی ہے اسواسطے کہ اس علامت سے خاص اوس قسم کے ادویہ بہت جلد ناظر کتاب ہذا فراہم کر سکتا ہے اور بلا وقت اور بدون محنت زائد کے بہم پہونچ سکتی ہیں لوح ششم میں افعال اور خواص ادویہ کے لکھونگا جو متعلق اورام اور بثور سے ہیں اور انمیں ہر ایک کے ایک رنگ خاص سے الگ کر دونگا تاکہ جمیع ادویہ مفردہ ایک قسم کی اور بسہولت جمع ہو سکیں لوح ہفتم قروح اور خراجات یعنی پھوڑوں کی نسبت جو خواص اون دوا کے ہیں اور امتیاز اسکی بھی خاص رنگ سے کر دی گئی ہے اور یہی غرض ہے بیان ہو چکی ہے لوح ہشتم امراض مفاصل یعنے بدن کے جوڑ بند خواہ پٹھے کی نسبت جو خواص دوا کے ہیں اور اسمیں بھی علامت رنگ کی رکھی ہے واسطے غرض مذکور کے لوح نہم امراض اعضائے سر کے خواص اور انھیں بھی ایک رنگ سے

رنگین کردیا ہے لوح دہم امراض چشم لوح یازدہم امراض اعضائے تنفس اور سانس لینے کے یہ بھی ایک رنگ خاص سے رنگین ہے لوح دوازدہم امراض اعضائے غذا یہ بھی ایک رنگ جداگانہ سے رنگین ہے لوح سیزدہم امراض اعضائے نفض یعنے جن اعضا سے کچھ فضول مثل بول براز وغیرہ کے دفع ہوتے ہیں اور انکا رنگ بھی جدا ہے لوح چہاردہم حمیات اور جو خواص لاحق حمیات ہیں۔ لوح پانزدہم نسبت دویہ کی طرف سموم اور زہر کے لوح شانزدہم بدل اور عوض ہر دوا کا جب کوئی دوا دستیاب نہو سکے بدل میں کسی دوا کا استعمال مناسب ہے یہ سولہ خانہ ہر ایک دوا کے واسطے بنائے گئے ہیں لیکن بعض دوا ایسی کہ اوسمیں یہ سب خاص نہیں ہیں خواہ ہیں اور دریافت نہیں اسواسطے کسی دوا کے سب خانہ معمور نہونگے بلکہ جگہہ خالی رہیگی بالضرور اوسکی علامت بھی کوئی مقرر کرنی چاہئے جیسے صفر بدین صورت (۰) خواہ بہ صورت (+) یہ علامت بیان کردی گئی کہ یہ خاصیت اس دوا کے خاص کی تعین دریافت ہوئی جب اس ترتیب اور تہذیب سے دوسرا مقالہ تمام ہوجاے یہ کتاب دوم اُس وقت تمام ہوگی اور کتاب سوم جسمیں ذکر امراض جزئیہ کا ہے شروع کرونگا۔

فصل اول بیان میں مزاج ادویہ مفردہ کے ہمنے کتاب کلیات میں بیان کیا ہے کہ دوای حار اور دوای بارد خواہ دوای رطب یا یابس کے کیا معنے ہیں اور یہ بھی اسی مقام میں بیان ہوچکا ہے کہ حرارت اور برودت کا حکم بقیاس اپنے ابدان کے ہم کرتے ہیں اور مصادرات علم طب میں یہ بھی ایک حکم ہم لکھ چکے ہیں کہ جمیع مرکبات معدنیہ اور مرکبات نباتیہ اور مرکبات حیوانیہ کے ارکان اربعہ یعنی عناصر جداگانہ ہیں اور انہیں چار چیزوں سے ترکیب سایر مرکبات مذکورہ کی ہوتی ہے اور طبیب اس مسئلہ کو صحیح جانے اور دلیل استدلال و اثبات اسکے نہو بلکہ حکیم طبعی کے ذمہ اسکا ثبوت و اثبات چھوڑے اور یہ بھی مذکور ہوچکا ہے کہ ارکان جس وقت یکجا ہوتے ہیں اور امتزاج خواہ آمیزش انمیں پیدا ہوتی ہے پس اُس وقت ایک دوسرے میں کچھ اثر کرتا ہے اور وہ دوسرا اس اثر کو قبول کرتا ہے اور اس فعل و انفعال سے کسیکی گرمی ٹوٹتی ہے اور کسیکی سردی کم ہوتی ہے اور کسیکی خشکی مائل برطوبت اور کسیکی رطوبت یبوست کیطرف مائل ہوتی ہے اور بشرطیکہ کیفیت ان اخلاط کی برابر ہوں مرکب میں تعادل خواہ اعتدال پیدا ہوتا ہے اور اگر کسی عنصر کی کیفیت غالب ہوتی ہے تو مخلوط غالب کی کیفیت کا پیدا ہوتا ہے اور بعد اس کیفیت اخلاط و مزج کے جب مرکب حال اعدل پر ٹھہرتا ہے اسی کا نام مزاج ہے اور مزاج کا یہ قاعدہ ہے کہ جب کسی شے میں پیدا ہوتا ہے تو اوسکو آمادہ قبول ان قوتوں کے اور ایسی کیفیات کے کردیتا ہے جنکی لائق بحال اسکے ہے کہ وہ بعد حصول مزاج کے پیدا ہوں یعنے بعد مزاج کے جو اور کیفیات مرکب میں حاصل ہونیوالی ہیں انکے حصول کی استعداد ہوجاتی ہے اور اوسی جگہ یہ بھی ہمنے بیان کیا ہے کہ مزاج کے اقسام کتنے ہیں اور معتدل مزاج سے آدمیوں کے کیا مراد ہے اور دوائے معتدل کے کیا معنے ہیں اور یہ بھی اسی مقام پر مذکور ہوچکا ہے کہ دوائے معتدل وہ ہے کہ جب بدن انسان سے ملاقات کرے اور حرارت غریزی انسانی اوسمیں کوئی اثر کرے اسوقت اس دوا کا اثر حرارت اور برودت خواہ رطوبت اور یبوست میں ایسا نہیں ہوتا کہ وہ اثر کیفیات موجودہ بدنی سے کچھ زیادہ ہو اور محسوس ہو اور یہ بھی ہمنے لکھدیا ہے کہ مزاج اس دوائے معتدل کا مثل مزاج انسان کے نہیں ہے اسلیے کہ انسان کا مزاج خاص سوائے انسان کے دوسرے میں کیونکر پایا جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مزاج کی دو قسمیں ہیں مزاج اول اور مزاج ثانی مزاج اول وہی ہے کہ جو عناصر کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے اور مزاج ثانی وہ ہے جو ایسے مرکبات عنصری کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے جنکے واسطے کوئی مزاج خاص ہے جسطرح ادویہ مرکبہ مثل معجون وغیرہ کے واسطے مزاج ثانی پیدا ہوتا ہے اور یہ مزاج بوجہ ملنے اون اجزا کے حاصل ہوتا ہے جنکے واسطے مزاج اول قبل از ترکیب صناعی کے موجود ہے خواہ تریاق کا مزاج کہ بعد ملانے ادویہ چند کے پیدا ہوتا ہے اور اون دواؤں کیواسطے ایک ایک مزاج جداگانہ پہلے سے بھی موجود تھا وہی مزاج اول ہے۔ یہ مزاج ثانی بھی ہمیشہ بوجہ ترکیب صناعی کے پیدا نہیں ہوتا بلکہ اکثر یہ مزاج دوم براہ طبیعت بھی حاصل ہوجاتا ہے۔ مثلاً دودھ کا مزاج جو مرکب مائیت اور جبنیت اور دہنیت سے ہے یعنے دودھ میں تین جز ہیں ایک پانی دوسرا جبن جسے پنیر بولتے ہیں تیسرے چکنائی جس سے گھی بنتا ہے اور یہ تینوں اجزا دودھ کے بسیط نہیں بلکہ مرکبات عنصری میں داخل ہیں کہ ہر ایک کا مزاج جداگانہ ہے اور انکے ملنے سے جو مزاج ثانی پیدا ہوا ہے وہ بھی کسی صنعت سے حاصل نہیں ہوا بلکہ طبیعت خود ہی اُسے پیدا کرتی ہے اور ترکیب دیتی ہے۔

مزاج ثانی کی پھر دو قسمیں ہیں۔ مزاج قوی۔ اور مزاج رجو۔ مزاج قوی کے یہ معنے ہیں کہ جن بسائط سے مل کر وہ مزاج پیدا ہوا ہے اون میں بعد آمیزش و اختلاط باہم یہ پہونچا ہے کہ ہماری حرارت غریزی کو اون اجزا کا

الگ کر دینا اور متفرق کر دینا بہت دشوار ہو جیسے براہ مزاج اول سونے کا
جسم کہ اسکی رطوبت مائی اور یبوست ارضی مین اسقدر امتزاج ہوا اور آمیزش
اصل خلقت اور مزاج اولی مین ہوئی ہو کہ اب ہر وقت پگھلانے کے جبکہ وہ
نفخات (یعنے ایک سو بیس جو علم سبک مین سونے کے واسطے مقرر ہین)
پورے ہو جائین اور پگھل جائے اور بعد پگھلانے کے زیادہ حرارت آگ کی
اسمین بڑھائی جائے جسے اطارت خواہ اوڑانا اصطلاح اکسیر مین کہتے ہین
یعنے اسقدر حرارت بعد چرخ دینے سونے کے پہونچائین کہ وہ جلکر اڑ جائے
اور فنا ہو جائے شاید یہ امر بہت دشوار ہوگا بلکہ اجزاء ارضی اجزاء مائی
کی اسقدر گرفت کرینگے کہ اُسے اڑنے نہ دینگے اور تمام اجزاء کو اوڑنے سے
روکین گے اور تھوڑے سے وقفہ اور سکون مین اسقدر ہوتا ہو کہ بغیر منجمد ہو جاتا
ہے اور تمام اجزاء چسپیدہ ہو جاتے ہین برخلاف سونے کے لکڑی کے جسم مین ایسی
آمیزش اجزاء ارضی اور مائی مین نہین ہو بلکہ معدنیات مین سے قلعی اور
سیسہ مین بھی یہ اتصال شدید نہین ہوا اور حرارت کو بآسانی انکے پگھلانے پر
دسترس ہوتا ہو اور بعد پگھلانے کے انکے اجزاء کا اوڑا دینا کچھ دشوار نہین ہے
علم سبک کے ماہرون پر یہ بات مخفی نہین کہ جتنی دیر مین سونے خواہ چاندی مین
چرخ آتا ہو اتنی دیر اور تنی مقدار مین اسرب خواہ قلعی پگھل بھی جاتی ہو اور
اوڑ کر فنا بھی ہو جاتی ہو اور لکڑی آگ ہو کر اڑ جاتی ہے بہرحال اگر کسی دوا وغیرہ کے
اجزاء مین ایسا امتزاج شدید براہ صنعت پیدا ہو بذریعہ حل و عقد و تنفین وغیرہ کے
جو قواعد کیمیای ہین اور جنکے ذریعے سے استمساک اور گرفت اجزاء مین پیدا
ہوتی ہو اور وہ اجزاء براہ طبیعت۔ ایسے متصل اور یکذات ہو جائین جیسے
سونے کے اجزاء براہ مزاج اولی کے یکذات ہین تو کچھ عجب نہین ہے
کہ جاری حرارت غریزی بھی اس مرکب کے اجزاء اور بسائط کے جدا کرنے مین
عاجز ہو اور مرکب کے ایسا ہوا سے ہم موثق کہتے ہین اگر یہ مرکب موثق اپنے
اس مزاج مین معتدل ہوگا بدن مین اتنی دیر تک باقی رہے گا کہ اُسکی
صورت بدل جائے اور فاسد ہو جائے گی اور اس زمانہ تک اسکا اعتدال
بدستور باقی رہے گا اور اگر اس مرکب موثق کا مزاج مذکور کسی کیفیت مین
غالب ہوگا یہی کیفیت غالب تا بقاے مرکب کو ہمارے بدن مین اور
تا زمان استحالہ اور فساد کے بدستور باقی رہیگی خلاصہ یہ ہو کہ مزاج موثق کی
جو چیز داخل ہمارے بدن ہو گی تا وقتیکہ اُسکا استحالہ اور تغیر نہو اسی مزاج پر باقی

رہے گی جو اوسمین موجود ہوا اور اس سے ایک قسم کا فعل ہمارے بدن مین صادر ہوگا
اور جس چیز کا مزاج موثق نہین ہو بلکہ رخو ہوا اور اسکے اجزاء کا انفصال ہماری حرارت
غریزی بآسانی بعد تناول اور تصرف کے کر دیتی ہو اور ایک جزء اسکا دوسرے
جزء سے جدا ہو جاتا ہو اور ایسی جدای ہوتی ہو کہ تمیز ایک کی دوسرے سے
بخوبی ہو سکتی ہو اور معہذا وہ اجزاء مختلف طبائع اور مزاج کے ہین اسوقت
کسی جزء کا فعل کچھ ہوگا اور کسی کا اوسکے مخالف اور بعضد ہوگا اور طرح
طرح کے اثر پیدا ہونگے جسوقت اطباء کہتے ہین کہ فلانی دوا کی قوت مرکب
ہو متضاد قوتون سے اوسوقت خود بعضین کو اور بھی کسی دوسرے والیکو
ایسا نہ سمجھنا چاہیے کہ اس دوا کا ایک ہی جزء حرارت بھی پیدا کرتا ہو اور برودت
بھی پیدا کرتا ہو اور یہ دونون اثر اوسکے ایک ہی جزء کے کیا کرینگے اسطرح پر پیدا ہوتے ہین
جیسے دو چیزین حار اور بارد سے جو تمیز ہون اُن سے معاً دونون فعل ظاہر
ہوتے ہین اسلیے کہ یہ بات جزو واحد سے پیدا ہونی ممکن نہین ہے بلکہ محال ہے بلکہ یہ دونون قوتین
حرارت اور برودت کی اس دوا کے جزء مختلف مین ہین اور یہ دوا اون اجزاء سے
مرکب ہو۔ اور یہ بھی سمجھنا درست نہین ہو کہ سوائے اوس دوا کے جو از قسم دوائے
مذکور ہو اور کسی دوا مین مختلف قوتین نہین ہین اور نہ کوئی اور قسم کی دوا قوائے
متضادہ سے مرکب ہو اسلیے کہ جمیع ادویہ مرکبہ کا یہی حال ہو کہ اونکی ترکیب متضاد
قوی سے ہوتی ہو۔ بلکہ مراد اطباء کی اس قول سے یہ ہو کہ دوا نمایاں الفعل دو قوت
متضاد رکھتی ہو خواہ قریب بہ فعلیت کے اس مین دو مختلف قوتین
ہین اور وجہ اس کی یہی ہے کہ اس دوا کا مزاج غیر موثق ہے اور
اوس کے مختلف اجزاء مین فعل اور انفعال ایسا اور انہین ہوا
اور ایسے متصل اور احد یا جزاء نہین ہین کہ سب کا فعل متشابہ اور
یکسان ہو گیا ہوا ورنہ ان اجزاء مین تلازم اور تشابہ تام اسقدر پیدا
ہوا ہو کہ اگر بدن مین اس دوا کا کوئی جزء پہونچے دوسرے جزء کا پہونچنا بھی اسی مقام
پر ضرور ہو اسلیے کہ اگر اس دوا کی قوت متشابہ ہوتی اوسکا فعل بھی بدن مین
متشابہ ہوتا مختلف نہوتا اور اگر اجزاء مین تلازم ہوا اور امتزاج کامل ہوتا
گو کہ قوتون مین اختلاف ہوتا جب بھی اون اجزاء کی تاثیر بدن مین مختلف
نہوتی بلکہ اگر کسی عضو مین اس دوائے مرکب کا کوئی جزء کسی قسم کے آفت
خواہ مضرت پہونچاتا اوسکی ہمراہ دوسرا جزء جو پہلے جزء کی مضرت
کا دافع ہو اپنے اثر سے اس آفت کو دفع بھی ساتھ ہی کر دیتا پس اون دونون

اجزا سے وہ اثر او فعل سعا پہونچتا ہو جو ان دونون اجزا مین موجود ہو اور نفع و
نقصان کو مساوی ہوئے سے خواہ برابر زمانہ واحد مین دونونکے پیدا ہونیسے
یہ دوا ان حضر محسوس ہوتا اور نہ چندان احساس فائدہ کا ہوتا اسواسطے کہ ہر ایک
جزو کے فعل کا مانع اور عائق بھی اسکے ہمراہ لگا ہوا ہو اور جدا نہین ہے
لہذا اختلاف آثار کا ظہور باوجودیکہ اجزا مین آثار مختلف ہین ہو نہین سکتا ہان
ایسے موثق مزاج کی دوا جسکے اجزا کے آثار مختلف ہون اوسوقت البتہ اسکے
اثر مین کسیقدر اختلاف پیدا ہو سکتا ہو جبکہ کوئی جزو خاص کسی عضو کے
نسبت ایک تخصیص زیادہ رکھتا ہو اور دوسرا نہین رکھتا خواہ کسی عضو کا ایک
جزو خاص نسبت جزو خاص دوائے مرکب کے زیادہ متاثر ہو اور دوسرا جزو عضو
اسقدر متاثر نہین ہو کا اوسوقت طبیعت ایک جز کو اوس دوا کے جو مناسب تھی نہین
یعنے کسی عضو کی ہو استعمال کرتی ہو اور غیر مناسب جز کو چھوڑ دیتی اپنے اختلاف
مین اسوقت ہم بحث نہین کرتے بلکہ اسوقت ہماری بحث وس اثر مین ہو جو بہ
نظر نفس اجزا دویہ کے واقع ہو یکسان خواہ مختلف اور جو انکا اختلاف اثر
منسوب ہو سکے خاص اجزا کیطرف ہو نہ اینکہ کسی امر خارج کے جہت سے یہ اختلاف
تاثیر پیدا ہوا ہو۔ اور یہ اختلاف تاثیر جس دوا مین بنظر نفس اجزا کے پیدا ہوگا اسکا
منشا بھی ہوگا کہ بسائط اور مفردات اس مرکب کے بخوبی امتزاج کامل اور آمیزش
پوری نہین رکھتے بلکہ مزاج غیر موثق خواہ مزاج رخو جو انکا حاصل ہوا ہو لہذا حرارت
غریزی اسمین تاثیر کرکے اجزا کے اتصال کو مٹا دیتی ہو اور جب اجزا جدا جدا ہو جاتے ہین
اپنے اپنے خاص آثار کو ہر ایک جز پیدا کرتا ہو پھر ادویہ مفردہ مین جب ہم کہتے ہین کہ
اس دوائے مفرد مین قوائے متضادہ ہین اوس مفرد دوا کا بھی یہی حال ہو اور
وہ بھی ایسی غیر موثق مزاج مین داخل ہو جنمین امتزاج قوی نہوا ہو اور انہین
ادویہ مفردہ مین بعض دوائین بھی ہین جن مین امتزاج قوی اور مزاج موثق بھی ہوتا ہو
ایسا امتزاج قوی ہوتا ہو کہ حرارت آگ کی بوقت طبخ اور جوش دینے کے اوسکے
قوی کو الگ نہین کر سکتی جیسے بابونہ کہ اسمین قوت تحلیل اور قوت قبض کی دونون
ہین اور جب ضمادات مین پکا کر استعمال کرین اسکی دونون قوتین جدا نہین ہوتین
بلکہ باقی رہتی ہین اور بعض دوائے مفرد ایسی ہو کہ حرارت آگ کی اوسکی قوتون کو
جدا بھی کر دیتی ہو اور کسی قوت کو فنا بھی کر دیتی ہو مثلاً کرنب کہ اسکا جرم مادہ
ارضی قابضہ سے اور مادہ لطیف جالی بورقی سے مرکب ہو جب پانی ڈال
کر جوش دین جوہر بورقی کی تحلیل ہو جائے گی اور قوت جلا پانی چھوٹ کر

رہ جائے گی اور جواہر ارضی قابض ثقل مین باقی رہیگا اسوجہ سے پانی
مین قوت مسہلہ پیدا ہوتی ہو اور جرم قابض باقی رہتا ہو اور یہی کیفیت عدس
یعنے مسور کی ہو اور دجاج یعنے مرغ کی بھی یہی کیفیت ہو۔ ثوم یعنے لہسن کا
کا یہ حال ہو کہ اسمین قوت جلا کی جو حرق ہو اور رطوبت ثقیلہ بھی اسمین جو جوہر
اور جوش دینے سے یہ دونون قوتین جدا جدا ہو جاتی ہین اسیطرح پیاز دشتی
اور مولی وغیرہ بہت سی ایسی مفرد دوائین ہین کہ انکی مختلف قوتین بعض
تراکیب سے جدا ہو جاتی ہین۔ اسیوجہ سے کہتے ہین کہ مولی ہاضم غیر منہضم ہو اسلیے
کہ مولی مین قوت ہاضم ہونیکی جمیع اجزا نہین ہو بلکہ اجزائے لطیف اور رقیق
جو مولی مین ہین وہ قوت ہضم کرا دینے کی رکھتے ہین اور جوہر کثیف اسکا خود
بطی الہضم ہو جب اجزائے لطیف کہ اپنا فعل ہضم کرکے منہضم ہو جاتے ہین
اور جز کثیف باقی رہجاتا ہو وہ ثقیل اور بطی الہضم ہو اور قوت ہاضمہ طبعی پر اسکا
ہضم گران اور دشوار ہوتا ہو اور بوجہ لزوجت کے اسکا انہضام بدقت ہوتا
ہو اور وہ دوسرا جوہر لطیف ایسا ہو کہ لزوجت کا قاطع ہو۔ منجملہ اون
ادویہ مفردہ کے جنکے اجزائے بسیط مین تفرقہ فقط غسل و دھونے سے
ہو جاتا ہو اور طبخ اور جوش کی ضرورت نہین ہوتی جیسے کاسنی وغیرہ اور اقسام
ترکاریون کے بھی زیرین قبیل مین کہ اونکے جوہر مرکب مین مادہ ارضیہ باردہ سے
اور مائیت باردہ بھی اون کے اجزا مین بکثرت داخل ہو اور مادہ لطیف ہوائی
خواہ ناری وہ نمین کم اور تھوڑا سا ہو اسیلیے دواؤن سے تبرید کا فعل بنظر مادہ دل
کے زیادہ پیدا ہوتا ہو اور تفتیح سدہ اور تنفیذ اونکی اکثر مادہ لطیف سے پیدا ہوتی
ہو ایسا دویہ کا عام قاعدہ یہی ہو کہ اکثر وہ مادہ لطیف انکی سطح ظاہری پر پھیلا ہوا
ہوتا ہو اور اندرون جسم خواہ تخم مین بوجہ لطافت مادہ کے اثر نہین ہوتا
ہو اسلیے کہ جوہر لطیف مایل بطرف علو کے ہو اور یہ مادہ لطیف ذکر او صعود
کرکے ظاہری سطح پر مفروش ہو جاتا ہو جب ایسی دوا کو پانی مین دھوئین وہ
مادہ لطیف بوجہ غسل کے جدا ہو جاتا ہو اور اسمین سے کسیقدر ایسا باقی
نہین رہتا کہ اوسے فعل تفتیح اور تنفیذ وغیرہ کا مثلاً اون دواؤن سے ہو سکے اور اسیوجہ سے
شرعاً اور طباً دونون طرح سے کاسنی وغیرہ کا دھونا ممنوع ٹھہرایا گیا ہو اور یہی
سبب ہو کہ اکثر ادویہ کا جب انسان اکلاً خواہ شرباً استعمال کرتا ہو اونسے تبرید
قرار واقعی پیدا ہوتی ہو اور تکثیف کا فعل بوجہ تبرید کے ظاہر ہوتا ہو اور جب
اونہین دواؤن کو بطور ضماد کے استعمال کرین تحلیل پیدا ہوگی جو فرع تسخین

کی ہے جیسے کشنیز خشک کہ اگر اوسکا استعمال کھانے پینے مین کرین تبرید زائد پیدا کرتی ہے اور اوسکا ضماد ایسا قوی ہے کہ خنازیر وغیرہ کی تحلیل مین کام دیتا ہے خصوصاً جب سویق یعنے جو کے ستو کے ہمراہ استعمال کرین اوسکی وجہ یہ ہے کہ اسی دوا یعنے کشنیز کی ترکیب جوہر ارضی و مائی سے ہے اور ان دونون جوہر مین تبرید شدید ہے اور جوہر لطیف ناری خواہ ہوائی تھوڑا بھی اسکی ترکیب مین ہے جب کھانے پینے کے طور سے استعمال ہوتا ہے اور حرارت عزیزی اوسکی ہضم کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور جوہر لطیف کی تحلیل کر دیتی ہے اور چونکہ جوہر لطیف کی مقدار بہت کم ہے اور اتنی نہین ہے کہ ہمارے مزاج مین کسیقدر اوسکا اثر محسوس ہو لہذا بہت جلد فنا ہو جاتا ہے اور اوسکا نفوذ ہمارے جسم مین ہو کر استہلاک ہو جاتا ہے اور جوہر بارد ارضی اور مائی کہ مقدار مین زیادہ ہے خالص باقی رہ کر خوبی تبرید پیدا کرتا ہے۔ اور جسوقت ایسی دوا سے یعنے مثل کشنیز وغیرہ کے ضماد لگائین اسوقت جوہر ارضی خواہ مائی چونکہ زیادہ سبر دہ ہے اور کثیف بھی ہے اسوجہ سے نفوذ اسکا اندر جسم کے نہین ہوتا ہے اور اسیطرح کا اثر اوسکا بوجہ عدم نفوذ کے ظاہر ہوتا ہے اور جوہر ناری مسامات جسم مین بوجہ لطافت کے نافذ ہو کر اپنا فعل تفتیح وغیرہ کا پیدا کرتا ہے اگر اس جوہر لطیف مائی کے ہمراہ کسیقدر بارد بھی نافذ ہو اور ع کا فعل بھی اسی کے پیدا ہوگا اور مقصود کرنا حرارت عزیزیہ کا بھی اس سے حاصل ہوگا اور یہ بات قریب اوس امر کے ہے جو ہمنے فن کلیات مین خاصیت پیاز کی ذکر کی ہے کہ ضماد کرنے سے پیاز احراق پیدا کرتی ہے اور کھانے مین احراق سے سلامت ہوتی ہے اسواسطے کہ بعض اسباب یعنے وجہ سوم اس مقام پر ہمنے پیاز کے اثر کی نسبت بہی قرار دی ہے پس شاید اسی مقام سے یہ بات جو بیان بیان کی ہے معلوم ہو سکتی ہے۔ بعض دوا مفردہ ایسی ہین کہ اونمین دو جوہر مختلف طبیعت کے موجود ہوتے ہین اور اون دونون جوہرونمین امتزاج اور آمیزش بخوبی نہین ہوتی ہے بعض چیزونمین ان دونون جوہر کا امتیاز بنظر حس کے بھی ہوتا ہے جیسے ترنج کہ اجزا۔ اور بعض مین پوشیدہ ہوتا ہے جیسے اسبغول کہ اسبغول کے چھلکے مین خواہ چھلکے پر جو چیز ہے اثر برودت کا زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور قوی بھی ہوتا ہے اور جو دقیق خواہ آٹا اوسمین ہوتا ہے اوسمین تسخین کی قوت زیادہ ہوتی ہے تو اسکے اگر اسی دوا کو مجمد خواہ مفرح مین شمار کرین بعید نہوگا اور چھلکا اسکا مثل ایک دوا کے ہے درمیان دونون قوتون کے پھر اگر اسبغول کو مسلم بدون پیسے

ہوئی پیچائین اوسوقت بوجہ سختی پوست اور قشر کے اسکے اندرونی مغز کی قوت کا ظہور نہین ہو سکتا کہ وہ اندر سے باہر نکل کر تقرح وغیرہ پیدا کرے بلکہ بغیر ظاہر جلد کے جو اوسمین لعابیت ہے اوسی جہت سے تبرید کریگا اور اگر اسبغول کو کوٹ خواہ پیس کر استعمال کرین شاید اسکے نسبت حکم سم ہونیکا کرنا صحیح ہوگا اسلئے کہ اوسوقت اسبغول کے وہ اجزای دقیق جو بیج کے اندر ہین بخوبی ظاہر ہو کر خوبی اثر کرینگے جسطرح اجزای ظاہر اور قشر کا اثر بھی نمایان ہوگا اور یہی وجہ قریب بصحت ہے کہ جب اسبغول کوٹ کر ضماد پھوڑے وغیرہ پر کیا جاتا ہے پھوڑے کو توڑ دیتا ہے اور اوسکا فشر کر دیتا ہے اور سلم اسبغول بوجہ لعاب کے پھوڑے مین خامی اور ریع پیدا کرتا ہے اس مقام پر قاعدہ کا کسیقدر بیان کرنا مناسب ہے اور زیادہ تفصیل کچھ ضرور نہین ہے

فصل دوسری بیان مین قوائے امزجہ ادویہ مفردہ کے بطور تجربہ کے

دوئیے کی قومین دو طرح سے پہچانی جاتی ہین اول بطریق قیاس دوم بطور تجربہ کے اور تجربہ سے شناخت جسطور سے ہوتی ہے پہلے اسکا بیان کرنا مناسب ہے تجربہ سے کسی دوا کا مزاج خاص خواہ اوسکا اثر صحیح دریافت کرکے اس پر اعتماد کرنا اور اوس دوا کو اسی اثر سے موثر قرار دینا جب درست ہے کہ بروقت تجربہ کے اعتماد رعایت چند شروط کا ہو جائے شرط اول یہ ہے کہ اسوقت دوا خالی کیفیت عارضی و خارجی سے ہو خواہ کسی اور ایسی کیفیت سے تکیف نہو اوسکے جوہر پر غالب ہو گئی ہو جیسے پانی کہ بالطبع سرد و تر ہے جسوقت گرم ہو جائے آگ وغیرہ سے بالضرور سخونت بالعرض پیدا کریگا یا شلغ افربیون کا اگرچہ بالطبع حار ہے لیکن اگر ٹھنڈی کرکے استعمال کیجائے آزمان برودت فعلی کے تبرید پیدا کرتی ہے۔ خواہ بادام کہ اسمین اعتدال حرارت اور برودت بلطافت ہے جسوقت بوجہ کہنگی خواہ کسی اور سبب سے اسکا مزہ اصلی بگڑ جائے اور فاسد ہو جائے تسخین شدید پیدا کرتا ہے (بلکہ اگر شکرج ہو جائے اور اسپر کائی سی پڑ جائے تو موجب کرب اور سقوط اشتہا اور غثیان کا ہوتا ہے) دوسری شرط یہ ہے کہ جس شخص پر تجربہ دوا کا بذریعہ استعمال کے کیا جائے اوسکا مرض مفرد اسلیئے کہ اگر مرض مرکب ہوگا اور اوس بیماری مین دو امراض ایسے ہونگے جو مقتضی دو کیفیت کے علاج کے ہونگے اور خواہش مین تضاد واقع ہوگا اور اس بیمار پر تجربہ کسی دوا کا کرین اور نفع ہوا اوسوقت یہ بات بخوبی دریافت نہو گی کہ نفع کا سبب واقعی کیا ہے مثال اوسکی یہ ہے کہ ایک مریض بلغمی تپ مین گرفتار ہوا اسکو

غاریقون بلائیں اور اسکے استعمال سے تپ زائل ہو جائے اب اسوقت غاریقون کے بارد ہونے پر حکم قطعی ہم نہیں کر سکتے باین خیال کہ مرض حار یعنے تپ کو اسنے زائل کردیا ہو بلکہ یہاں اسکے حرارت کا بھی احتمال قوی ہو کہ شاید بوجہ حرارت کے تحلیل مادہ بلغم جو مورث حمی تھا اس نے کی یا خواہ اوسکی دوا کا استفراغ بوجہ غاریقون کے ہو گیا اور بعد تحلیل خواہ استفراغ کے چونکہ مادہ تپ مفقود ہو گیا شاید اسوجہ سے تپ بھی زائل ہو گئی ہو۔ یہ نفع غاریقون کا ایسا ہو کہ نفع بالذات کے ہمراہ نفع عارضی بھی شریک ہو گیا یعنے بالذات اسکا نفع قطع مادہ بارد ہو اور قطع سے مادہ بارد کے زوال حمی کا نفع بالعرض پیدا ہوا ہو پس تپ کے نسبت مفید ہونا غاریقون کا بالذات یقینی نہیں ہو اسی وجہ سے اسکے بارد ہونے میں ابھی ہم یقین نہیں کرینگے **تیسری شرط** یہ ہو کہ تجربہ دوا کا متضادین پر کیا گیا ہو یعنے محرور المزاج خواہ مرض حار اور بارد المزاج خواہ مرض بارد خواہ وقت حار اور بارد میں تجربہ کیا ہو تاکہ نفع اور ضرر بخوبی محسوس ہو اسلیے کہ اگر دونوں متضادین کو نافع ہو تو ہم یقینی حکم نکرینگے بوجہ تضاد کے اس دوا نے فائدہ کیا ہو اسلئے کہ گمان غالب ایسے وقت یہی ہے کہ شاید ایک مزاج میں اسکا نفع بالذات ہوا اور دوسرے میں بالعرض جیسے سقمونیا کو اگر مرض بارد میں ہم براہ تجربہ استعمال کریں اور مفید ہو کر تسخین پیدا کرے پھر جب مرض حار میں مثل حمی غب کے اسکا تجربہ کریں اور مفید ہو تو اسوقت ہمکو یہ خیال ہوگا کہ شاید نفع سقمونیا کا غب میں بالعرض ہو یعنے چونکہ بالذات استفراغ صفرا اسکا خاصہ ہو اور بعد استفراغ خلط مفرد کے زوال حمی کا بالعرض ہو گیا ہو باین نظر سقمونیا کا بارد ہونا تجویز نہیں کر سکتے بلکہ ایسے وقت یعنے اگر دوا متضادین کو مفید ہو پہلے کسی طور سے اس بات کی تحقیق کرنی ضرور ہو کہ اسکا اثر ذاتی کون سے اور بالعرض اسکی کیا تاثیر ہو اور بعد اور بعد ادراک اس امر کے البتہ حکم برودت خواہ حرارت کا قطعی ہو سکتا ہو **چوتھی شرط** یہ ہو کہ جس دوا سے کسی مرض میں استعمال کرینگی غرض اوس دوا کے مزاج کا تجربہ ہو چاہیے کہ قوت اوس دوا کے مساوی اور مقابل قوت مرض مذکور کے ہو اسلیے کہ بعض ادویہ حارہ ایسی ہیں کہ بہ نسبت برودت مرض کے انکی گرمی کم ہو اسی وجہ سے کسیقدر اثر اوس دوا کا مرض خاص میں ظاہر نہیں ہوتا اور وہی دوا اگر خفیف مرض بارد میں استعمال کیجاتی تو بخوبی اثر حرارت اس دوا سے نمایاں ہوگا اسیواسطے لازم ہو کہ پہلے مرض خفیف پر استعمال کریں اور رفتہ رفتہ قوی مرض پر استعمال تجربہ کرتے جائیں تاکہ آخرکار میں قوت حرارت خواہ برودت دوا کا حال بخوبی معلوم ہو جاوے **پانچویں شرط** یہ ہو کہ جس زمانہ میں اثر دوا کا ظاہر ہو خواہ دوا کا فعل جسوقت نمایاں ہو اسکا بھی لحاظ کریں مثلاً اگر دوا کا اول استعمال میں ظاہر ہو جائے وہی اثر اسکا ذاتی ہو حرارت ہو خواہ برودت اگر کسی دوا کے اول استعمال میں جو اثر ظاہر ہوا اور آخر میں کوئی اثر اسکے خلاف پیدا ہو مثلاً دوا کے پینے کے وقت حرارت پیدا ہوئی جیسے افیون اور دوسری مخدرہ اور بعد ازاں برودت ظاہر ہو خواہ پیتے وقت کوئی فعل پیدا نہو اور بعد ازاں آخر میں کوئی فعل ظاہر ہو جیسے چوب چینی ایسی دوا کا مزاج خاص کا پہچاننا البتہ کسیقدر مشکل ہو اور اسکے تجربے بعض میں اشتباہ ہو اور گمان غالب یہی ہو کہ جو فعل پہلے ظاہر ہوا ہو وہ بالعرض ہو اور اصل اثر ذاتی کے تابع ہو جو آخر میں واقع ہوا ہو اور بخوبی ظاہر ہوا ہو مگر مشکل اور تردد اسمقام پر یہی ہو اور تحقیق میں دوا کے اور حدس طبیب میں اس جہت سے پڑتا ہو کہ دوسرا فعل جسے فعل ذاتی ہم ٹھہراتے ہیں اسکا ظہور اور بقوت نمودار ہونا بعد مفارقت ملاقات عضو کے ہوتا ہو یعنے بعد ہضم دوا استحالہ اجزاء دوائی کے پیدا ہوتا ہو اگر یہ فعل خواہ یہ اثر دوم ذاتی اس دوا کا ہونا چاہیے تھا کہ اول استعمال میں جبکہ دوا کو اتصال عضو معلوم ہوا ہوا اسوقت یہ اثر اسکا ظاہر ہونا اور قریب محال تھا کہ اثر ذاتی میں قصور اور کمی بحالت ملاقات اور اول استعمال پیدا ہوتی اور جب اتصال اس دوا کا عضو سے برطرف ہو جاوے یعنے دوسرے وقت یہ ذاتی اثر ظاہر ہو۔ اور یہ حکم جو کہ حکم اکثری ہو اور مقنع ہو یعنے برہانی نہیں ہو **مترجم کہتا ہو** مراد یہ ہو کہ ظہور اثر ذاتی دوا کا اول ملاقات میں بشرطیکہ مانع ہونے کسی معارض کے البتہ یقینی ہو اور صورت مفروض میں جیسے ادویۂ مخدرہ کہ ابتدا میں بوجہ تخدیر اور حبس مسامات کے حرارت بالعرض بوجہ احتقان کے پیدا کرتی ہیں اور آخر کار بوجہ اضعاف برودت کے ازالہ قوت کے تبرید پیدا ہوتی ہو خواہ بوجہ انطفاء حرارت غریزی اور تخفیف رطوبات اصلی کے برودت اور یبوست پیدا کرتی ہیں اس صورت میں ظہور اثر ذاتی ابتدا میں ضروری نہیں ہو تاہم بنظر ظاہر کے یہی گمان ہوتا ہو کہ فعل ذاتی ابتدا میں ظاہر ہونا اور عرضی کا ظہور خالی از اشتباہ نہیں ہو **مترجم** اکثر ایسا ہوتا ہو کہ دوا کا فعل ذاتی بعد ظہور اثر عارضی کے پیدا ہوتا ہو اور یہ بات اسیوقت پیدا ہوتی ہو جب دوا سے مذکور سے ایک قوت غریبہ ایسی حاصل کی ہو کہ قوت طبعی پر بالفعل ہے

نئی قوت غالب ہو مثلاً گرم پانی جوش دیا ہوا کہ اسکا ذاتی فعل یعنے تبرید و ترطیب کا ظہور بعد فعل عرضی یعنے تسخین کے ظاہر ہوتا ہے - بالفعل آب گرم سے تسخین پیدا ہوگی گو بالغرض ہو مگر دوسرے دن خواہ دوسرے وقت جب اسکی حرارت عارضی زائل ہو جائے بالضرور بدن میں برودت پیدا کرے گا اسواسطے کہ جو اجزا اسطقسی کے بوجہ حرارت طبخ کے گرم بالفعل ہو گئے تھے دوسرے وقت جب وہی حرارت دور ہو جائے گی اپنی کیفیت ذاتی کیطرف مستحیل ہو کر بارد ہو جائینگے اور تبرید کا اثر ظاہر کرینگے چھٹی شرط یہ ہے کہ دوا کا اثر دائمی اور اکثری جو ہوتا وہی اثر قابل اسکے ہے کہ اوسکا اثر ذاتی تجویز کیا جائے اور جو اثر گاہ گاہ بندرت پیدا ہوتا ہو اوسے بالعرض کہنا مناسب ہے اسلئے کہ امور طبعی کا صدور اپنے مبادی سے دائمی خواہ اکثری ہوتا ہے اور شاذ و نادر وہی افعال صادر ہوتے ہیں جو عارضی اور خلاف طبع ہوں ساتوین شرط یہ ہے کہ انسان کے بدن میں تجربہ دوا کا کریں اگر غیر انسان اور کسی حیوان کے اوپر تجربہ کریں ممکن ہے کہ دو وجہوں سے خطا پیدا ہو - اول تو یہ جائز ہے کہ جو دوا بہ نسبت بدن انسان کے گرم ہو اور بہ نسبت شیر خواہ گھوڑے وغیرہ کے سرد ہو اور یہ بات اوسوقت ہوگی جب مزاج اس حیوان کا بہ نسبت بدن انسان کے گرم ہو اور بہ نسبت بدن شیر اور گھوڑے کے سرد ہو اور ہمیشہ سے گمان میں یہ ہے جیسی کا یہی حال ہے کہ بہ نسبت گھوڑے کے سرد ہو اور بہ نسبت آدمی کے گرم ہو - مترجم کے نزدیک بادام کی خاصیت ہے کہ گھوڑا آدھا بادام نہیں کھا سکتا اور اگر زیادہ حرارت پیدا کرتی ہو اسوقت نصف بادام کھلاتے ہیں چنانچہ سالوتری اور چابک سوار اس کو بخوبی معلوم ہے اور آدمی پاؤ بھر تک کھا کر بخوبی ہضم کر سکتا ہے اور مطلق گرمی پیدا نہیں ہوتی دوسری وجہ یہ ہے کہ بعض دوا کو بہ نسبت بعض بدن کے ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ دوسرے بدن میں وہ دوا وہ خاصیت پیدا نہیں کر سکتی ہے جیسے شوکران کہ غذا ہے جیسا کہ مشہور ہے سار اور کی جیسے وزر کھتے مر جاتے اور انسان کیواسطے شوکران نہایت مضر ہے یہ سات قاعدے جنکی رعایت وقت امتحان قوای ادویہ مفردہ کے براہ تجربہ کے ضروری ہے

فصل تیسری شناخت قوت ادویہ مفردہ کی بطور قیاس

کے دوا اون کی قوت کی شناخت بذریعہ قیاس کے مختلف طور سے ہو سکتی ہے ۱ کبھی بوجہ سرعت استحالہ دوا کی بطرف ناریت اور دخونت کے خواہ دیر میں استحالہ ہونے سے اسکی حرارت اور برودت کا حکم کرتے ہیں خواہ بسرعت منجمد ہونا اور دیر میں بستہ ہونے سے استدلال کیا جاتا ہے - ۲ کبھی بذریعہ رائحہ اور خوشبو کے بھی استدلال دوا کی طبیعت پر کرتے ہیں - ۳ کبھی فی الفہ کی وجہ سے بھی معرفت دوا کی ہوتی ہے - ۴ اور الوان اور رنگ سے بھی استدلال کیا جاتا ہے - ۵ اور کبھی افعال اور خواص معلومہ جو ذریعہ ہیں استدلال قوائے مجہولہ پر کیا جاتا ہے پہلا طریقہ پس جو چیزیں قوام اور جوہر میں متخلخل اور متکاثف کے یکسان اور متشابہ ہوں اور پھر اونمیں کوئی دوا سخونت زیادہ گرمی کو جلد اور بسرعت قبول کرے اور بہت جلد گرم ہو جاوے بہ نسبت دوسری دوا کے جو ویسی ہی متخلخل خواہ متکاثف ہو گرم اور اسخن ہوگی خواہ اگر ایک دوا میں اخر برودت کا قبول بہ نسبت دوسری دوا کے جلد تر ہو اوسکو ہم بہ نسبت اوسکی شبیہ اور مساوی کے ابرد تجویز کرینگے اگرچہ دلائل یعنی دوا کے حار ہونیکے زیادہ ہیں مگر اس مقام پر ایک سبب منجملہ اسباب کے اہم ذکر کرتے ہیں کہ جب دو چیزوں میں جنکا جوہر تخلخل اور تکاثف میں متشابہ ہو فاعل واحد مثلاً حرارت درجہ واحدہ کی اثر کرے اور کسی میں قبول حرارت بسرعت ہو بہ نسبت اپنے شبیہ اور نظیر کے تو وہ حار بالطبع دوا ہے اسلئے کہ اسکی طبیعت اصلی میں حرارت ہے گو قبل تاثیر اس فاعل حار کے برودت خارجی نے اس حرارت کو مغلوب کر رکھا تھا اب کہ وہ برودت خارجی جو مانع ظہور اثر طبعی تھی زائل ہو گئی اور فاعل خارجی موثر حرارت کا ہوا اور اسکا اثر حرارت مناسب اثر طبعی دوا کی ہے اسیوجہ اسکی اصلی حرارت نے عود کیا بلکہ ایسے وقت چونکہ دو قسم کی حرارت اس دوا پر طاری ہوئی ایک حرارت اصلی اور دوسری بوجہ فاعل خارجی کے لہذا گرمی اس دوا کی بہ نسبت اصلی حرارت کے زیادہ ہو جائے گی اور یہ دوا بہ نسبت اصلی مزاج کے اسخن اور زیادہ گرم معلوم ہوگی اور بوجہ اس زیادتی کے جو اجتماع حرارت غریزی اور غریبہ سے ہوا ہے ظہور تسخین بھی اس دوا میں بسرعت ہوگا - یہی حال اس دوا کا ہے جو بسرعت قبول برودت کرے کہ وہ بھی براہ طبیعت سرد ہے اور بروقت اثر فاعل بارد کے ابرد ہو جائے گی - بعد اس برہان لمی کے اصلی دلیل برہان لمی کا تفصیل بیان کرنا مناسب مقام اور فن کے نہیں ہے اور چونکہ دلائل میں تمہید مقدمات چند کی ضرورت ہے طول بھی متصور ہے معہذا حکیم طبعی جو اصول طبعیات سے بحث کرتا ہے اوسکا منصب ہے کہ دلائل سے اس حکم کا ثبوت کامل کردے طبیب کو اتنی گنجائش نہیں کہ ایسے براہین کے بیان کے درپے ہو - پھر اگر ان دوا میں سے کوئی متخلخل زیادہ ہو اور دوسری میں

تکاثف زیادہ ہو اسوقت جو دوا زیادہ متخلخل ہے وہی قبول اثر حرارت کا خواہ برودت کا زیادہ کریگی بہ نسبت دوائے متکاسف کے اور اگرچہ حرارت خواہ برودت مین دونون برابر اور یکسان ہون اسلیے کہ متخلخل دوا کا جسم کمزور اور اسکا جرم ضعیف ہے۔ اور جو چیزین جھٹ پٹ منجمد ہو جاتی ہین خواہ بہت جلد شعلہ ور ہوتی ہین اور آگ کیطرح ہو دیتی ہین انمین بھی یکے دوسری پر قیاس کیجائیگی۔ مثلاً دو چیزین قوام مین اور تخلخل اور تکاثف مین یکسان ہون پھر ایک انمین بہت جلد منجمد ہو جائے اور دوسری دیر مین انجماد پائے اس صورت مین پہلی دوا بہ نسبت دوسری کے ابرد اور زیادہ مبرد ہوگی اور اگر باوجود برابری قوام کے ایک دوا مین اشتعال بسرعت پیدا ہو اور دوسری مین اسقدر جلد اشتعال عارض نہ ہو جو بہت جلد شعلہ ور ہو وہی زیادہ گرم اور اسخن ہے اور دلیل یہی ہے جو بہ نسبت حرارت تساوی کے اوپر ہم کہہ چکے اسلیے کہ ہم کسی چیز کو ابرد اور اسخن اسیوجہ سے کہتے ہین کہ ہماری حرارت غریزی کا اثر اسمین کیسا ہوتا ہے پھر جب کسی دوا کو ہم منجمد ہونیسے بعید اور مشتعل ہونیسے قریب پائینگے۔ ضرور ہم یہی حکم کرینگے کہ ہماری حرارت غریزی سے بھی اسی دوا مین یہی کیفیت پیدا ہوگی یعنے اگر حرارت خارجی سے مشتعل ہوگی اوس شے مین اشتعال حرارت غریزی سے بھی پیدا ہوگا تو وہ حار اور اسخن بھی ہوگی مگر ان قواعد اور احکام پر برہان مناسب اور صحیح چاہیے ہماری کتب اصول طبی مین ملاحظہ کرنی چاہیے۔ اگر دو چیزین تخلخل خواہ تکاسف مین یکسان نہ ہون اور باین ہمہ جو شے متکاسف ہو وہ بہ نسبت متخلخل کے زیادہ اشتعال کو قبول کرے اور جمود کو دیر مین اختیار کرے بہ نسبت متخلخل کے اسوقت حکم قطعی کرنا چاہیے کہ یہ شے متکاسف بہ نسبت اس متخلخل کے زیادہ گرم ہے۔ اسی طرح اگر زیادہ متخلخل بہ نسبت متکاسف کے انجماد بسرعت پیدا کرے اسکے ابرد ہونے مین اشتباہ نہ ہوگا بہ نسبت متکاسف مذکور کے ہان اگر متخلخل مین اشتعال بسرعت پیدا ہو اسوقت اسکو زیادہ گرم بہ نسبت متکاسف کے کہنا ایسا یقینی نہین ہے اسلیے کہ میسر محض کیفیت تخلخل کی وجہ سے سرعت اشتعال پیدا ہوتی ہے گو مزاج اس جسم کا زیادہ گرم نہو جیسے اگر متخلخل بسرعت منجمد ہو جائے تو اوسوقت یہی حکم قطعی اوسکے ابرد ہونیکا بہ نسبت متکاثف کے کرنا ضرور نہین ہے کہ شاید اسکا تخلخل خود باعث انجماد کا ہوا ہو اور بس ہے کہ اسکا جرم سخیف اور ضعیف ہوتا ہے اور بسرعت منفصل ہوتا ہے۔ جیسے شراب کہ اگرچہ بہ نسبت روغن کدو کو زیادہ گرم ہے مگر شراب مین انجماد بہت جلد پیدا ہوتا ہے بہ نسبت منجمد ہونے روغن کدو کے بلکہ یہ روغن کبھی گاڑھا ہو جاتا ہے اور چپ چپا جاتا ہے اور منجمد نہین ہوتا ہے اور شراب اسقدر برودت سے منجمد ہو جاتی ہے اسلیے کہ بعض اشیا بدون گاڑھے ہونے کے منجمد ہو جاتی ہین۔

اور بعض چیزین گاڑھی ہو جاتی ہین مگر منجمد نہین ہوتین اسلیے شناخت طبعیات مین بخوبی بیان ہوئی ہے۔ جو چیزین زیادہ قابلیت تبخیر کی رکھتی ہین اگر دونون کے قوام اور جوہر اون کا تخلخل اور تکاثف مین یکسان ہو تو انمین سے جو بارد ہین وہی بوجہ برودت خارجی کے قبول تبخیر کا کرینگی اور زیادہ چکٹ جائینگی۔ اکثر چیزون مین انجماد بوجہ برودت کے نہین ہوتا بلکہ حرارت اونکو بستہ اور منجمد کر دیتی ہے اور جتنی ایسی چیزین ہین کہ حرارت سے بستہ و منجمد ہون برودت سے منحل اور رقیق ہو جاتی ہین جیسے جو چیزین برودت سے منجمد ہون حرارت سے پگھل جاتی ہین اور منحل ہو جاتی ہین حرارت سے جو شے منجمد ہوتی ہے بوجہ تخفیف کے اوسمین انجماد پیدا ہوتا ہے اور برودت سے انجماد بوجہ تکثیف کے پیدا ہوتا ہے بنا برائے جالینوس کے اور معلم اول ارسطو جالینوس کی رائے مین مخالف ہے مگر وہ مخالفت تھوڑی سی ہے جیسے فن کلیات کے بعض مقامات مین مجھے بیان کر دیا ہے اور پورا بیان اس مسئلہ کا دوسرے علم سے متعلق ہے۔

جسوقت بعض ادویہ بہ نسبت بعض کے اسخن ہون مگر قوام اسخن بہ نسبت غیر اسخن کے غلیظ تر ہو ممکن ہے کہ قبول جمود کا یہ اسخن ویسا ہی جلد کرے جیسے غیر اسخن جو بہ نسبت اسکے ابرد ہے کرتی ہے اوس واسطے کہ اگرچہ یہ دوا اسخن ہے مگر بوجہ غلاظت جرم کے قابلیت جمود کے برابر ابرد کے رکھتی ہے۔ اور کوئی دوا بہ نسبت دوسری دوا کے ابرد ہو مگر جرم اوسکا رقیق ہو ممکن ہے کہ قبول اشتعال اسمین برابر اسخن کے کرے جو اسکے بہ نسبت غلیظ ہے۔ تبخیر اور انعقاد زیادتی حرارت خواہ زیادتی برودت پر دلیل نہین ہو سکتا اسلیے کہ اکثر وہ اشیا جسمین ارضیت کثیرہ ہے بوجہ کثرت ارضیت کے خاثر ہو جاتی ہین خواہ جو اشیا ایسی ہین کہ اون مین مائیت کثیرہ ہے یا ہوائیت زیادہ ہے اونمین بھی یہی کیفیت تبخیر وغیرہ کی پیدا ہو جاتی ہے اکثر جن چیزین ہوائی اجزا غالب ہین جب برودت پیدا کرین مستحیل بمائیت کی طرف ہوتے ہین اور وہ مرکب متخلخل ہو جاتا ہے اور منجمد ہو جاتا ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ مائیت باردہ ناری کا جوش پیدا ہو کر بطرف یبوست کے متحرک ہو کر تبخیر آجاتا ہے جیسے منی مین چسپیدگی اور چپ چپاہٹ پیدا ہوتی ہے اور پھر جب اوس سے حار غریزی جدا ہو جاتا ہے رقیق ہو جاتی ہے اجزائے ارضی اس

امر کے مانع نہیں ہیں کہ اونکے ہمراہ ناریت بافراط ہو اس واسطے جائز ہے کہ قسم اول شدید الحرارت ہو اسی طرح اجزاء ہائی اسکے مانع نہیں ہیں کہ ایسے اجزای ہوائی داخل ہون اور اونکی قوت مقہور اور شکستہ ہنو پس دوسری قسم برودت مین زیادہ بہ نسبت پہلی قسم کے خواہ ناریت اُس پر غالب ہو کر مغلوب کردے گی اسوقت اسکی حرارت زیادہ ہوجائیگی۔ یہان تک بیان استدلال امزجہ ادویہ کا بطور سرعت اور بطور استحالہ وغیرہ کے تھا اب تو ہم کی نسبت ہم یہ کہتے ہین کہ ذائقہ کی راہ سے اطبا کو یہ اعتقاد کرنا چاہیئے کہ شیرین خواہ تیز اور تلخ اور شور مزہ کی جو چیز ہے وہ ضرور گرم اور حار ہوگی اور قابض یعنی پھیکی اور ترش اور عفص یعنے کھٹی جو شے ہو ضرور بارد ہوگی۔ اسیطرح رائحہ اور بو کا حال ہے جو چیز ذکی الرائحہ یعنے نفیس اور پاکیزہ خوشبو رکھتی ہے اور تیز بو کی چیز ضرور گرم ہوتی ہے اور سپید رنگ ایسے اجسام مین جو بستہ اور منعقد ہون اور اونمین کسیقدر رطوبت بھی ہو سوائے برودت اور کیفیت کے موجود نہون گے اور جن اجسام مین باوجود بیاض کے یبوست بھی ہے اور بوجہ تری کے خواہ زیادہ سخت ہونیکے جلنے سے جلجائیمن وہ گرم نہین۔ اور سیاہ رنگ کی چیز مین دونون خاصیت مین ابیض کے مخالف ہے کہ خشک سیاہ چیز بارد ہے اور تری کی سیاہ حار ہے اسلیے کہ برودت ترشی کو سپید کردیتی ہے اور خشک کو سیاہ کرتی ہے اور حرارت سے ترشی سیاہ ہوتی ہے اور خشک چیز سپید ہوجاتی ہے اور یہ بھی طبیب کو اعتقاد کرنا چاہیے کہ یہ امور مذکورہ سب صحیح اور درست ہین اور ضرور موجودات انھین کیفیات پر موجود ہین۔ اور باوجودیکہ یہ آثار اور کیفیات ایسے ہین کہ اونکا اوپر اعتماد کرکے حکم حرارت اور برودت وغیرہ کا قطعی دے سکیں تاہم بعض اسباب ایسے پیدا ہوجاتے ہین کہ اونکی وجہ ان استدلالات مین بھی اختلاف واقع ہوتا ہے خصوصا رنگ اور بو مین پس اختلاف زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور بو مین ظہور اختلاف کا بہت زیادہ ہے اور اسیطرح پر ہوتا ہے کہ اوپر کے بیان مین یعنے فصل اول مین ہمنے ثابت کیا ہے کہ اجسام دوائی کی ترکیب اور امتزاج عناصر متضادہ سے ہوتا ہے اور یہ ترکیب کبھی بطور مزاج اول کے ہوتی اور کبھی شاید بطور مزاج ثانی کے یہ ترکیب پیدا ہوتی ہے اور دوسری امتزاج مین یہ بھی ممکن ہے کہ دو عنصرون مین سے کوئی عنصر مستحق ایسے مزاج کا ہو کہ اونکے ذریعہ سے ایک رنگ خاص خواہ ایک خواص مع کا مستحق ہوا ہو اور یہ کیفیت جسکا استحقاق اس عنصر کو ہوا ہے بالفعل اس امتزاج مین حاصل بھی ہوجائے اور دوسرے

عنصر کو ایسی طرح کا مزاج حاصل ہو جو پہلے عنصر کے مخالف ہو اور اوس مزاج مخالف کی وجہ سے مستحق کسی ایسے رنگ خواہ بو کا ہو خواہ کسی خاص طعم کا ہو جو پہلے عنصر کے رنگ اور بو اور طعم کے مخالف ہو اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ دوسرے عنصر کا استحقاق ایسے رنگ بو وغیرہ کا ہو جو پہلے عنصر کے مخالف بضد ہو اگرچہ مقابل اُس رنگ وغیرہ کے دوسرے عنصر کا رنگ وغیرہ ضرور ہو جب یہ اختلاف دو عناصر مین ہو سکتا ہے۔ اب ہم کہتے ہین کہ دونون عنصر امتزاج تامی مین برابر مقدار مین ہین اُن سے ملکر جو مرکب پیدا ہوگا اسکا رنگ انھین دو رنگ سے مرکب ہوگا جنکا استحقاق دونون عنصر جدا جدا رکھتے ہین اور مقدار مین دونون عنصر کم اور بیش ہون اب جو رنگ حاصل ہوگا اوسمین لون وہی ہوگا جسکا استحقاق عنصر کثیر المقدار کو ہے اور اگر دوسرا عنصر مستحق کسی رنگ کا نہو خواہ کسی رائحہ اور طعم خاص کا مستحق نہو خواہ دونون برابر مستحق کسی ایک رنگ کے ہون اوسوقت وہی پہلا رنگ بوجہ امتزاج اول کی ہے اوسمین موجود ہوگی اگرچہ دونون رنگ و بو مین انکسار اور شکست ایک قسم کی پیدا ہوگی ایسے کہ اجزاے بے رنگ اور بو کو امتزاج اجزاے متضادہ سے ہوا ہے اور طعم بھی اسکا اسی طرح وہی باقی رہیگا اور دوسرے امتزاج کو کچھ اثر تغیر دینے مین پہلے رنگ اور بو وغیرہ کے نہوگا اسلیے کہ یہ مثل شفاف کے اسمین کسر و انکسار پیدا ہوگا جسطرح شفاف اور الوان سے ملکر اسی رنگ کیطرح شکل ہوجاتا ہے اور قبول کرلیتا ہے اسیطرح یہ بھی آمیختہ ہوجائیگا پس یہ جسم مثلا سپید نظر آئیگا گو اسکی قوت مثل قوت بعض کے نہو اور بالکل ابیض کی جو خاص قوت ہے اسمین نہو بلکہ اسکی قوت بمقابل قوت دلی کے نہو۔ اسلیے کہ جسطرح جرم اس عنصر کا جو آمیختہ ہوتا ہے اور ابھی بے رنگ ہے۔ اور کمیت مین یہ جرم مساوی ہے لہذا قوت مین بھی مساوی ہوگا اور جو قوت امتزاج اور ترکیب سے حاصل ہو درمیانی دو قوتون کے ہوگی اور معتدل ہوگی۔ اگر عدیم اللون بہت قوی ہو بہ نسبت متلون کے اسوقت تاثیر قوت متضادہ کو واسطے قوت حس بیاض کے ہوگی اور جو کہ بیاض اسکو بارد ہونا چاہتا ہے مگر یہ تیز زائد گرم ہوگا۔ یہ حکم اوسوقت کا ہے جب کمیت اور متلون مقدار اور عدیم اللون کے برابر ہو بلکہ اگر مقدار عدیم اللون کی بہ نسبت شدید اللون کے کم ہو خواہ جسکا لون مخالف کثیر اللون کے ہے اسکی مقدار کم ہو خواہ ان دونون کی قوت بہ نسبت کثیر اللون کے کم ہوا ان تینون صورتون مین اس کثیر اللون کے رنگ کو کسی طرح کا اقرار قلیل کیفیت خواہ قوت والے کے رنگ وغیرہ سے نہوگا بلکہ وہی کثیر المقدار خواہ کثیر القوت اس

کم ہو، خواہ ذی رنگ، کم مقدار پر غالب کر اپنی کیفیت یعنی رنگ کو ظاہر کریگا اور ایسا معلوم ہوگا کہ دوسری عنصر قلیل المقدار میں کسی طرح کی کیفیت ہی نہیں تھی دیکھو اسکی مثال کہ ہم ایک رطل میں دودھ کے دو مثقال قرمز ملاتے ہیں اور ایسا اختلاط ان دونوں کو کرتے ہیں گویا دونوں بمنزلہ شی واحد کے ہو جاتے ہیں مجموعہ اس دودھ کا نہایت درجہ تسمین پیدا کریگا اگرچہ حس کے ذریعہ قرمز کا اور اسکا ممکن نہیں ہے اور اس نہ قرمز کا رنگ در آسکی مادہ گا، اور غالب کی بنسبت کسی لون کے حس یافت کرسکتی ہے۔ بلکہ فقط سپیدی سپیدی حس کو نظر آتی ہے اب سوقت ہمارے اس قول کی صداقت ظاہر ہوتی ہے جو اوپر ہم نے کہا ہے کہ بیاض خواہ جسم بعض نظر اپنے جوہر کے بارد ہوتا ہے اگر اس صورت میں ہم دودھ کو سپید فرض کریں اور اگر ہم کہیں کہ یہ جوہر جو آمیختہ دودھ میں ہوا ہے یعنی قرمز وہ بھی سپید ہو لا یعنی اس قول میں ہم کاذب نکلے اسلیے کہ یہ بیاض جو بجز لبن اور قرمز پر بعد امتزاج کے طاری ہوا ہے کچھ براہ ترکیب امتزاج اجزا کے اور براہ اجتماع دونوں جزوں کے نہیں ہے بلکہ یہ سپیدی ایک جز کی رنگت ہے جو لبن اور مقدار میں دوسرے جزو یعنی قرمز پر غالب ہے اور وہی مقدار محسوس ہے اور قوت میں وہی جزو غالب یعنی لبن قرمز سے مغلوب ہے یعنی اسکی حرارت دودھ کی برودت قرمزی پر غالب ہو گئی ہے اور جو حس کو محسوس نہیں ہے جب امتزاج صناعی میں یہ بات ثابت ہوئی کہ با وجود غلبہ لون کے غلبہ کیفیت اور حرارت اور برودت میں اختلاف ہو سکتا ہے اسی قیاس پر مرکب طبعی کا بھی حال خیال کرنا چاہیے کہ اس میں بھی بنظر ترکیب ذی کیا ایسا ہی کچھ ممکن ہے اور جو صورت اس مثال قرمزی میں دیکھی گئی وہاں بھی موجود ہو سکتی ہے لیکن ان کیفیات محسوسہ میں جو چیزیں انکے اضداد سے ہو ان میں آمیختہ ہو کر اثر میں اور اثر واضح پیدا کرے گی اور یہی ان کیفیات کا حال ہے کہ جب تک کہ کیفیات صادق اور بخوبی محسوس ہوتے ہیں انکے اضداد کی کیفیت محسوس نہیں ہوتی بشرطیکہ قوت میں بھی کیفیات غالب ہوں۔ مطعومات میں یہ حکم اگرچہ واجب و ضروری نہیں ہے تاہم اکثری ضرور ہے اور بعد طعم کے رائحہ اور بو میں بھی حکم ہے اور طعم اور رائحہ کے بعد رنگ میں بھی ایسا ہی قاعدہ جاری ہے مگر الوان میں اس حکم کا چنداں اعتبار نہیں ہے منجملہ ان اسباب کے جنکے ذریعہ سے طعم اور رائحہ میں اختلاف دلالت پیدا ہوتا ہے ایک سبب یہ بھی قوی ہے کہ مطعومات کا وصول حس تک بمجرد ملاقات کے ہوتا ہے اور رائحہ واتنا قرب شامہ سے نہیں ہے اسی وجہ سے مطعومات میں لیاقت اسکی زیادہ ہے کہ جمیع اجزاء دوا کی قوت حس تک پہنچ جاتی ہے اور رائحہ خواہ لون کا اثر بدون اتصال اجرام کے مقام حس تک پہنچتا ہے۔ بایں لحاظ ممکن ہے کہ جسم ذی رائحہ سے ایک بخار لطیف اجزا کا حس تک پہونچے اور کثیف اجزا کا بخار نہ پہونچے مثلاً کثیف اجزا میں تبخیر پیدا نہو اور الوان میں یہ احتمال ہے جو لون غالب یعنی ظاہر ہو وہی حس بصر کو دریافت ہو سکے اور مغلوب رنگ کو ادراک کر سکے اور آنکھ سے مخفی رہے۔ چونکہ رائحہ کو اکثر طعم اور مزہ پر بھی دلالت ہوتی ہے جیسے میٹھی بو خواہ بوئے ترش اور تیز خواہ تلخ اوس شی کے مزہ پر دلیل ہوتی ہے اسی واسطے مرتبہ رائحہ کا بعد مرتبہ طعم اور مزہ کے مقرر کیا گیا۔ اسی واسطے طعم اور مزہ کی دلالت زیادہ صحیح ہے اور اسکے بعد دلالت رائحہ اور بو کی اور اسکے بعد دلالت الوان کی۔ یعنی اگرچہ طعم کی دلالت اقوی ہے مگر چونکہ احتمال اوس تخلف کا جو اوپر مثال میں لبن کے مذکور ہوا یہاں بھی محتمل ہے۔ اسلیے کہ اگر یہ ترکیب کو ذ لوم میں شرکت ہم زبان قاعدہ عام کی نہوتی۔ تو بیشک افیون تلخ با وجود اسقدر تلخی کے کیونکر اسقدر بارد ہوتی کہ تیسرے درجہ تک اسکی برودت پہونچتی —

مگر اتنا خیال ضرور ہے کہ ذائقہ کی راہ سے جو یہ غلطی واقع ہوتی ہے اکثر بطرف برودت مزاج دوا کے ہوتی ہے یعنی قیاس مقتضی حرارت کا ہوتا ہے اور تلخ خواہ دوا بارد ہوتی ہے۔ اور حرارت کیطرف یہ غلطی کم ہوتی ہے یعنے ایسی چیز بہت ہے کہ براہ طعم کے حار معلوم ہو اور واقع میں بارد ہو اور ایسی چیز کم ہے کہ ذائقہ اسکی برودت پر دلالت کرے اور واقع میں گرم ہو اسلیے کہ حار کے احوال اکثر قوی اور آثار اکثر ظاہر اور واضح ہوتے ہیں اور حار کو نفوذ کی قوت بھی زیادہ ہے تو پس حس پر اوسکا مخفی رہنا دشوار ہے۔ اگر شاذونادر کوئی حار کبھی جزو بارد سے مزاج طبعی میں آمیختہ نہو اور قوت حار کی اس مقدار کو پہونچے کہ قوت بارد کی جو اسکے مقابل ہے توڑ ڈالے اوسوقت لائق یہی ہوگا کہ جس طرح اس حار نے بارد مقابل کی کیفیت برودت میں کسر اور انکسار پیدا کر دیا ہو اسی طرح اس حار کا طعم اور مزہ بھی ایسا ظاہر ہو جائے کہ بارد کا طعم بھی متغیر کر دے اور اپنا مزہ اوسپر غالب کر دے کیونکہ حار شی جمیع احوال میں نافذ اور غالب ہوتی ہے اور یہ بھی لائق اس حار کے اوسوقت ہوگا کہ مزہ اور بو سب پر غالب آئے اسی سبب سے شاید ہم کوئی دوا ترش خواہ بکٹھی بے میل نہیں پاتے جس میں ہماری حس امتزاج تجویز کرے اور اسکا مزاج غالب حرارت ہو جس طرح

ہم تلخ اور مالح ایسی نہین پاتے جسکا مزاج بارد اغلب ہو - اگرچہ یہ حکم بھی اکثری ہے اور حکم کلی اور عام نہین ہے مگر بہ نسبت حکم سابق یہ زیادہ صحیح ہے مگر واجب اور ضروری نہین ہے - جب یہ قانون ہم بیان کر چکے اب مناسب ہے کہ اطبا کے اقوال دربارۂ طعوم اور روائح اور الوان جو جو کہتے ہین وہ بھی ذکر کرین

طعوم بسیط اطبا کی اصطلاح مین نو ہین اگرچہ مزہ کی اقسام واقعی آٹھ ہین مگر ایک عدم طعم کو بھی یہ لوگ اپنی اصطلاح مین داخل اقسام طعوم مین کرتے ہین اور اُسکو تفہ خواہ مسیخ یعنی پھیکا کہ اُس سے کسی طرح کا مزہ محسوس نہ ہو جیسے پانی - اور شاید اطبا کے نزدیک طعم خواہ مزہ وہ کیفیت ہے کہ جب ذائقہ پر اسکا عروض ہو خواہ واقف کے اور ادراک کے قریب پہونچے کسی طرح کا حکم بالفعل خواہ بالقوت ذائقہ سکی بہ نسبت کرے اور اس سے قوت ذائقہ کو کسی طرح کا انفعال خواہ اثر پہونچے اور تفہ وہ ہے کہ جسکی چیز سے ذائقہ پر کسی طرح کا اثر نہیں ہوتا اور نہ ذائقہ اسکا کسی طرح کا حکم کر سکتی ہے اور وہی ایسی شے ہے جسمین کوئی مزہ نہین ہوتا اب یہ تفہ بھی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تفہ ایسی ہے کہ طعم اسمین کسی طرح کا نہین ہوتا اور حقیقت مین اُسکا حال یہ ہے اور ایک تفہ وہ ہے کہ جسکے نزدیک اسکا کوئی مزہ نہین دریافت ہوتا گو در اصل کسی طرح کا مزہ اُسمین موجود ہو تفہ حقیقی وہی ہے کہ واقع مین کوئی مزہ اس مین نہ ہو اور تفہ حسی وہ ہے کہ حس کو اُسکا مزہ دریافت ہو اور بعد حقیقت اسمین ایک قسم کا مزہ ہے مگر بوجہ شدت تکاثف کے چونکہ اُسکے اجزا کسی قدر متحلل نہین ہوتے اور زبان کے بیچ گھلتے نہین ہین اسی وجہ سے اسکا مزہ دریافت نہین ہوتا پھر اگر کسی حیلہ سے اُسکے اجزا مین ترقیق پیدا ہو اور کسیقدر لطافت اسمین آجائے بالضرور کچھ نہ کچھ مزہ اُسکا ضرور محسوس ہو مثلاً کشتہ مس خواہ کشتہ آہن چونکہ اسمین کثافت زیادہ ہوتی ہے زبان کو بوجہ کثافت زیادہ کے انکا مزہ کچھ بھی دریافت نہیں ہوتا اسلیے کہ بوجہ کثافت زائدہ کے ان کشتہ جات سے کسیقدر کوئی چیز گھل کر بذریعہ اس رطوبت کے جو زبان پر پھیلی ہوئی ہے آمیختہ نہین ہوتی ہے اور اس رطوبت مین نہین ملتی اور چونکہ ذریعہ اور واسطہ ذائقہ تک مزہ پہونچانیکی یہی رطوبت ہے اسی وجہ سے ان کشتہ جات کا کوئی مزہ محسوس نہین ہوتا پھر اگر کوئی ایسی تدبیر ہو سکے کہ اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائین خواہ تشمیع وغیرہ سے کسیقدر نرمی آجائے اُس وقت ذائقہ پر ضرور کوئی مزہ ظاہر ہوگا اور وہ مزہ قوی بھی ہوگا - وہ آٹھ قسم کے مزے باقی رہے انکی تفصیل یہ ہے - حلاوت یعنے شیرینی - مرارت یعنے تلخی - حرافت یعنے تیزی جیسے مرچ مین ہے - ملوحت یعنے نمکین ہونا - حموضت یعنے ترشی - عفوصت یعنے بکٹھا ہونا جیسے مازو اور کچے آملہ - اور قبض یعنے سیٹھاپن - دسومت یعنے دبیز اور چکناہٹ - ان آٹھون مزہ کے پیدا ہونے کی وجہ اور علت مین اطبا یہ کہتے ہین کہ جو شے مزہ دار ہے اسکا جوہر خواہ جسم جسمین مزہ ٹھہرا ہوا ہے یا تو وہ جوہر کثیف ہے اور اوسپر ارضیت غالب ہے خواہ وہ جوہر لطیف ہے یا لطافت اور کثافت مین معتدل ہے اور تینون صورتون مین اسکی قوت یا گرم ہے یا سرد خواہ گرمی اور سردی مین متوسط اب اگر تین کو تین مین ضرب دین تو نو صورتین پیدا ہونگی - کثیف اگر حار ہے اُسکا مزہ تلخ ہی ہوگا - اور اگر کثیف ارضی بارد ہو بکٹھا ہوگا اور اگر کثیف ارضی معتدل ہو حلاوت پیدا ہوگی اور میٹھا ہوگا - اور جوہر لطیف اگر گرم ہوگا حریف ہوگا - اور اگر جوہر لطیف بارد ہوگا حامض ہوگا اور اگر معتدل ہوگا دسم ہوگا - اور جو شے کثافت و لطافت مین متوسط خواہ معتدل ہو اگر وہ حار ہے ملاحت پیدا ہوگی - اور اگر بارد ہو قبض یعنے سیٹھاپن پیدا ہوگا - اور اگر حرارت و برودت مین معتدل ہو تفہ یعنے بیمزہ خواہ پھیکا ہوگا چنانچہ نقشہ مندرجہ ذیل سے اسکی تفصیل دریافت ہوگی

کیفیات سہ گانہ / مواد سہ گانہ	حار	بارد	معتدل
کثیف ارضی	تلخ	عفص یعنے بکٹھا	حلو یعنے شیرین
لطیف	حریف	حامض	دسم
متوسط	ملح	قابض	تفہ

ان طعوم مین اور سب سے سات ہین اور انکی دلیل بھی بنظر دلائل طبعیات کے ٹھیک ہے مگر نوین قسم تفہ کی جو قسمت عقلی سے نکلی ہے اور اسکے ثبوت مین کلام ہے بہرحال حریف خواہ تیز مزہ کی چیز زیادہ گرم ہوتی ہے اور اسکے بعد تلخ چیز کی گرمی ہے اور اسکے بعد نمکین خواہ نمکین کی حرارت کا درجہ ہے اور اسلیے کہ حرافت کو تقطیع اور تحلیل پر قوت زیادہ ہے اور جلا بھی یعنی نسبت مزہ تلخ تلخ کے پھر ملح کا حال جیسا اپنے فن کلیات مین بیان کیا ہے یہ ہے کہ اسکی حرارت رطوبت بارد سے زائدہ ہوتی ہے اور جب اسکی آب لعاب ورشاخت کا حال دریافت کرین کہ پانی جلاکر

نمک بنایا جاتا ہے اسوقت اسمین تلخی کی صلاحیت بخوبی ظاہر ہوتی ہے اسوجہ سے اگر تلخ پر زیادہ حرارت آگ کی خواہ آفتاب کی پہنچے اور جسقدر اجزا ارضائی اسمین باقی ہین وہ بھی سوختہ ہون اور فنا ہوجائین اوسوقت اسکا مزہ تلخ ہوجاتا ہے۔ کڑوا نمک ہندوستان مین جو لوگ بناتے ہین انھین بخوبی آگہی ہے کہ زیادہ تاؤ دینے سے تلخی پیدا ہوتی ہے اور وجہ یہی ہے کہ جو رطوبت مائی قوت حرارت کی تو زیادہ اس مالح مین موجود ہے بعد زیادہ سوختگی اور خشکی کے جو کلاوس مائیت کا فنا ہوجاتا ہے اسوجہ سے باتباع زیادتی حرارت کے تلخی پیدا ہوتی ہے اور اسیوجہ سے بورہ ارمنی خواہ کڑوا نمک (یہ نسبت ملح خواہ سانبھر نمک کے جو خورش مین داخل ہے زیادہ گرم ہین) برودت مین زیادہ سبب عفص ہے اوسکے بعد قابض و اسکے بعد حامض کی برودت ہے اور اسی وجہ سے جو فواکہ میوہ وغیرہ بعد پختگی شیرین ہوتے ہین مثلاً انگور وغیرہ پہلے جب کہ پھل کونپل مین برآمد ہوتے ہین اور پھول جھڑنے لگتے ہین اونکا مزہ کسیلا ہوتا ہے اور برودت شدید اون پر غالب ہوتی ہے بعد جب اونمین اثر پانی کا کسیقدر پہونچتا ہے اور آفتاب کی گرمی بھی کچھ اونمین اثر نضج پیدا کرتی ہے اوسوقت کسیقدر اوس برودت زائدہ سے مزاج اونکا دور ہوکر مائل باعتدال ہوتا ہے اور ترشی اونپر غالب ہوجاتی ہے۔ جیسے انگور خواہ انبہ وغیرہ۔ اور جو زمانہ درمیان عفوصت اور حموضت کے اونپر گذرتا ہے اوسمین کسیقدر قبض خواہ میٹھا پن اونمین ہوتا ہے پھر پختگی کے بعد جب اچھی طرح اثر حرارت نضج کا اونپر ہوجاتا ہے شیرین ہوجاتے ہین اور جسقدر پختگی زیادہ ہوگی حلاوت اون مین بخوبی ہوگی۔ بعض چیزین ایسی بھی ہوتی ہین کہ بدون ترشی کے میٹھی ہوجاتی ہین اور عفوصت سے انکا میلان توسط حموضت کے بطرف حلاوت کے ہوتا ہے جیسے زیتون وغیرہ لیکن حامض کی برودت اگرچہ بہ نسبت عفص کے کمتر ہے لیکن اکثر فائدہ تبرید کا حامض سے زیادہ حاصل ہوتا ہے بہ نسبت عفص کے اسلیئے کہ بہ نسبت عفص کے ترش چیز مین لطافت زیادہ ہے اور بوجہ لطافت کے نفوذ بھی حامض کا بخوبی ہوتا ہے۔ عفص اور قابض اگرچہ مزہ مین دونون قریب قریب ہین پھر فرق یہ ہے کہ قابض سے گرفتگی زبان کی ظاہر جلد مین ہوتی ہے اور عفص کا یہ حال ہے کہ ظاہر سطح مین قبض اور خشونت پیدا کرتی ہے اور باطن زبان مین بھی دونون کیفیت پیدا ہوتی ہین اور عفص کو ظاہر جلد مین خشونت پیدا کرنے مین ایک اعانت یہ بھی ملتی ہے کہ چونکہ اسمین کثافت زیادہ ہوتی ہے اور اس جہت سے جلد اسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہو نہین سکتے یعنے رطوبت کی آمیزش سے اسکے اجزا مین تفرق پیدا نہین ہوتا اور نہ بعض اجزا کا التحام خواہ آمیزش بعض اجزا سے دیگر سے بسرعت ہوتی ہے بایں وجہ زبان پر افتراق و جدائی اسکے اجزا کی مختلف مقامات مین ہوتی ہے اور وہ افتراق اچھی طرح سے محسوس بھی ہوتا ہے اور اسی اختلاف سے اوسکے اجزا کا قبض اور گرفت بہ نسبت اجزا زبان کے بھی مختلف جگہو پر ہوتا ہے اور اختلاف قبض کی وجہ سے وجع اجزا مین بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے اور یہی منشا ظہور خشونت کا ہے اور چونکہ اجزا زبان کے بجائے خود منظم مسامات اور مصاحت مین مختلف یعنے کسی جگہو مسامات ہین اور کہین ٹھوس ہین یہ کیفیت اجزا کے بھی معین حدوث خشونت پر ہوتی ہے اور پھر عفص کا لطیف ہونا اور بوجہ لطافت کے زیادہ مسامات مین داخل ہونا بھی معین اسی خشونت پر ہوتا ہے۔ حریف اور مر یہ دونون زبان کو چھیلتی ہین مگر تلخ چیز فقط ظاہر زبان کو چھیلتی ہے اور خراش پیدا کرتی ہے اور حریف کی خراش باطن زبان تک پہونچ جاتی ہے اور اندرونی اجزا مین بھی تفرق حریف سے پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ حریف کا جوہر لطیف ہے اور غواص بھی ہے۔ اور تلخ کا جوہر ثقیل اور یابس ہے اور اسی وجہ سے محض حریف مین ایسی عفونت پیدا نہین ہوتی کہ اوس سے کوئی حیوان پیدا ہو اور نہ تنہا حریف سے کوئی حیوان ایسی غذا پاتا ہے۔ اور تلخ کی یبوست کی وجہ سے خراش اور خشونت پیدا ہوتی ہے تلخ پر زیادتی حرارت کی حریف کو اس جہت سے بھی قوی ہے کہ حریف کا نفوذ زیادہ ہے اور بوجہ نفوذ کے تقطیع اور تحلیل شدید اس سے پیدا ہوتی ہے تا اینکہ یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید متعفن کردیگا اور اس حد تک اسکا اثر نہ پہونچے گا کہ عضو کو ہلاک کردیگا۔ حلو اور دسم دونون زبان مین بسط پیدا کرتی ہین اور نرمی ان سے پیدا ہوتی ہے اس وجہ سے کہ اثر برودت سے پہونچا ہے اور زبان پر بستگی اسکی وجہ سے عارض ہوئی ہے اوسمین روانی پیدا کرتی ہین اور تحلیل نہین کرتی اور خشونت کو دور کرتی ہین۔ مگر دسم سے یہ فعل بدون تسخین کے پیدا ہوتا ہے اور شیرین چیز کا فعل بوجہ تسخین کے ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اکثر شیرین دواے نضج پیدا ہوتا ہے اطبا کہتے ہین کہ شیرین چیز لذیذ اور خوشگوار اس وجہ سے ہے کہ غلیظ کو جلا دیکر اوسکی اصلاح کردیتی ہے اور اوس مین سیلان اور نرمی پیدا کرتی ہے اور جو اذیت غلیظ کے جمود کی ہوتی ہے اوسکو زائل کردیتی ہے اور بدون تقطیع اور تفریق اتصال کے یہ آثار حلاوت سے ظاہر ہوتے ہین —

اجزاے زبان کی ملاقات ملائم طور پر کرتی ہے اور گرمی جو موذی اور ایذا رسان ہو اوس سے پیدا نہین ہوتی بلکہ حرارت لذیذ جیسے گرمی شیر گرم یا پانی کی جسمین حرارت معتدل ہو اور سردی کے وقت بدن پر گرایا جا‌ئے قول فیصل اور تحقیق اس مسئلہ مین وہی شخص کہہ سکتا ہے جسکا مرتبہ طبیب سے اعلیٰ اور ارفع ہے اور اصول طبعیات مین بحث کرتا ہو - جو شی زیادہ شیرین ہو اسکا زیادہ غذاے بدنی ہوجانا کچھ ضرور نہین اور اسی طرح جو شی زیادہ لذیذ ہو وہ بھی زیادہ غذاے بدنی ہونی کچھ ضرور نہین اگرچہ ہر ایک شی غازی کے واسطے بنزد اطبا کسیقدر حلاوت ضرور ہے اسواسطے کہ غذاے بدنی کو حاجت چند شروط کی ہے علاوہ حلاوت کے اگر حلاوت فقط ہوے تو وہ شرائط کیونکر پورے ہوجائینگے - یہ کیفیت حلاوت کی بذاتہ بیان ہوئی اور دسم کو مناسبت حلاوت سے ہے مگر جو شی کثیف ہو کر حلو خواہ دسم ہوتی ہے اوسکی کیفیت یہ ہے کہ اگر کسی شی کثیف کی تلطیف مائیت سے زیادہ اور ہوائیت سے کم ہو اور حرارت مناسب اوسکا استحالہ کرے وہ شی ضرور مستحیل بطرف حلاوت کے ہوگی اور اگر مائیت عذب اور قلیل اور ہوائیت کثیف کی وجہ سے تلطیف اوسکی بوجہ حرارت کے اس طرح پر ہو کہ مائیت مین مداخلت ہوائیت کی شدید ہوجاے اوسوقت استحالہ بطرف دسومت کے ہوگا - مرارۃ تلخ اور مالح نمکین نمکین بھی زبان کو کسیقدر چھیلتے ہین لیکن نمکین سے خراش بخفت پیدا ہوتی ہے اور زبان کو شستہ کرتا ہے اور خشونت نہین پیدا کرتا - اور اندک ملاقات مالح کی کسی عضو سے اوسکے جمیع اجزا کے خراش خفیف اور غسل پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ اسمین لطافت زیادہ ہے مگر فم معدہ کو مالح سے اذیت پہونچتی ہے اور تلخ چیز سے خراش زیادہ پیدا ہوتی ہے حتیٰ کہ خشونت پیدا کرتا ہے اور اسکی اعانت اختلاف مواضع ملاقات سے ہوتی ہے جیسا ہم ابھی بیان کرچکے ہین حریف اور حامض دونون زبان مین سوزش پیدا کرتے ہین لیکن حریف سے زیادہ سوزش پیدا ہوتی ہے اور سوزش کے ہمراہ گرمی بھی معلوم ہوتی ہے اور ترشی کی سوزش دریاتی ہوتی ہے اور اسمین تسخین نہین ہوتی مالح کی پیدائش اسطرح ہوتی ہے کہ تلخ چیز جب پھیکی پانی مین گھل جائے اور پھر اوسے جما دین اور بستہ کرین مالح پیدا ہوگا جیسے راکھ کسی شی کے پانی مین گھول کر نمک تیار کرتے ہین اور ترش کی پیدائش کا یہ قاعدہ ہے کہ حلاوت مین حرارت کی کمی خواہ نضج مین عفونت کے نقصان پیدا ہو بوجہ زیادتی رطوبت کے اور

باوجودیکہ یہ حرارت بمقدار کفایت نضج کے نہو تا ہم جسقدر حرارت عفونت مین ہوتی ہے - اس سے زیادہ ہو اسوقت حموضت پیدا ہوگی چنانچہ اوپر کے مسئلہ مین بیان ہوا اور بالجملہ ترش اپنے جوہر مین بارد رکھتا ہے اسی طرح حلو بھی مائل برطوبت ہوتا ہے اور تلخ کا جوہر اور عفص کا مائل بہ یبوست ہوتا ہے - افعال حلو کے انضاج اور تلیین اور بکثرت تغذیہ اور طبیعت حلاوت کو دوست رکھتی ہے اور قواے جاذبہ اسکو جذب بھی اچھی طرح بلا اکراہ کرتے ہین - افعال حرارت کے جلا اور خشونت پیدا کرنا افعال عفوصت کے قبض اور سمٹنا بشرطیکہ عفوصت مین ضعف ہو اور عصر اور نچوڑنا اگر عفوصت شدید ہو - افعال قابض کے قبض اور تکثیف اور صلابت پیدا کرنا اور حبس کا ظاہر کرنا - افعال دسومت کے تلیین اور ازلاق اور انضاج افعال حرافت کی تحلیل اور تقطیع اور تعفین - افعال ملوحت کے جلا اور غسل اور تخفیف اور عفونت کو منع کرنا - افعال حموضت کی تبرید اور تقطیع ہے - کبھی دو قسم کے طعم ایک ہی جسم مین مجتمع ہوتے ہین جس طرح تلخی اور قبض کا اجتماع حضض مین ہے اور ایسے مزہ کو بشاعت کہتے ہین یا جیسے تلخی اور شوریت آبہای زمین شورہ زار مین یکجا ہوتی ہے اور اسکو زعوقہ کہتے ہین خواہ جس طرح حرافت اور حلاوت شہد مطبوخ مین پیدا ہوتی ہے خواہ جسطرح تلخی اور حرافت اور قبض کا اجتماع باذنجان مین ہے خواہ جیسے تلخی اور تقریباً پھیکا ہونا کاسنی مین ہے کبھی دو چیزون کا مقتضی ایک ہے اور اون کی خواہش سے کسی تیسرے مزہ کی مقتضی ہے مدد ملتی ہے جیسے حدت اور حراقت جو سرکہ مین شراب کے باقی رہے اوسے زیادہ تبرید کی قوت بعد ترش ہونے کے دیتے ہین اس واسطے کہ حدت اور حرافت کا خاصہ یہ ہے کہ تفتیح منافذ کی زیادہ کرتے ہین اس وجہ سے سرکہ کو قوت نفوذ کی زیادہ ہوتی ہے اور بعد نفوذ کے اوسکی قوت تبرید اور فعل تبرید بخوبی اور زیادہ ظاہر ہوتا ہے گویہ دونون کیفیتین حرافت اور حدت کی بمرتبہ حرارت نہین ہوتی ہین مگر سرکہ کی تبرید بیاندرون جسم کے پہونچ جانے پر زیادہ ہوتی ہین اور کبھی کیفیت برعکس پیدا ہوتی ہے کہ دو طرح مزہ کا مقتضی یہ ہوتا ہے کہ تیسری قسم طعم کے فعل کو روکتے ہین جیسے ترشی اور عفوصت انگور کی کہ عفوصت اوسکی اسکی ترشی کی تبرید زائد کو منع کرتی ہے اور نفوذ نہین کرنے دیتی ہے - کبھی قوام کیفیت کا معین ہوتا ہے اور کبھی قوام کو کیفیت

سے ضد ہوتی ہے یعنی کی مثال جس طرح لطافت جو ہمراہ ترشی کے ہوتی ہے اوسکی تبرید کو خالص اور اندر کو پہونچ جانے پر معین ہوتی ہے مضاد کی مثال جیسے کثافت جو ہمراہ عفص کے ہے اوسکی تبرید کی مسافت حرکت اور نفوذ کو کم کرتی ہے کبھی بعض اقسام طعوم کے ابتدا مین خالص نہین ہوتے پھر بعد تھوڑے زمانہ کے وہی طعام خالص پیدا ہو جاتا ہے جیسے آب انگور کہ اگر زمانہ دراز اوسپر گذر جائے ترشی اوسکی خالص ہو جاتی ہے اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ سب مین جو اجزا عفص و تلخ تھے وہ مین رفتہ رفتہ تہ نشین ہو جاتی ہین اور خالص ترشی صاف باقی رہ جاتی ہے خواہ اور قسم کے اجزا جو آب انگور مین ہوتے ہین بعد تہ نشین ہونے کے چونکہ اونکی کیفیت سے آب انگور پاک صاف ہوتا ہے لہذا صادق الحموضت ہو جاتا ہے۔

اور اوسکا عکس بھی ہوتا ہے کہ ابتدا مین ایک طعم اعلیٰ درجہ پر تھا اختلاف زمانہ سے اوس مین نقصان آجاتا ہے جیسے شہد کہ جسقدر پرانا ہوتا ہے تلخی اور تیزی اوسکی بڑھتی جاتی ہے اور جیسے دوشاب انگور مین جون جون زمانہ زیادہ اوسپر گذرتا ہے اوس کی تلخی اور تیزی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور پہلے جو تلخی اسمین پیدا ہوتی ہے اوس مین کسی قدر عفوصت بھی ملی ہوئی ہوتی ہے پھر روز بروز اوسکی تیزی اور تلخی زیادہ ہوتی ہے اور اخیر کو تلخی خالص پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر عفص اور تلخ کو یکجا استعمال کرین جلا اور قبض ساتھ ہی پیدا ہوگا اور اندمال ایسے قروح کا جن مین تفرقہ ترہل ہو اسوقت اچھی طرح حاصل ہوگا۔ اور اطلاق خواہ روانی حکم جو بوجہ وقوع سدہ کے پیدا ہوئی ہو اوسکے حق مین یہ ترکیب نافع ہوگی اور طحال کو اس تدبیر سے نفع کثیر پہونچے گا اگر مرادہ اسمین ضعیف ہو اور جسمین یہ دو صفتین یکجا موجود ہون معدہ اور جگر کو نافع ہے اسلیے کہ تلخ بھی مطلق ہے اور حریف بھی مطلق اور دونون احشا کو مضر ہین اگر ان مین قبض بھی پیدا ہو جیسے عفص مین ہے نفید ہون گی اسواسطے کہ تلخی جلا پیدا کرے گی اور قبض سے قوت احشا کی محفوظ رہے گی کبھی تابعض مزیل اور اس قابض سے جس مین زیادہ تلخی ہو ایک قوت مسہلا ایسی پیدا ہوتی ہے کہ اوس سے اسہال مرہ صفرا اور مائیت بلغم کا بخوبی بوجہ عصر کے ہو جاتا ہے اور اوس مین قوت اسہال بلغم لزج اور چسپندہ کی نہین ہوتی خصوصاً اگر قبض بہ نسبت تلخی کے زیادہ ہو مثال اسکی جیسے افسنتین رومی۔ جو شے شیرین ہو اور اوسمین کسیقدر قبض یعنے سیٹھا پن بھی ہو اوسے احشا بہت دوست

رکھین گے اسلیے کہ اسمین لذت بھی ہے اور تقویت احشا بھی اس سے برآمد ہوسکتی ہے اور خشونت مری کو بھی نافع ہوگی اسلیے کہ وہ مشابہ معتدل فراخ شے کے ہے۔ جو مجفف بوجہ عفوصت کے خواہ بوجہ قبض کے ہے جب اوس مین کسیقدر دسومت خواہ تفہ اور خواہ حلاوت پیدا ہو اور خلاصہ یہ کہ جو شے اوس مجفف کے لذع کو منع کرے اوس مجفف مین قوت انبات لحم کی ہوگی۔ پھر اگر قبض کے ہمراہ حرافت خواہ مرارت بھی ہو اور ترکیب اوس شے کی جوہر ناری اور ارضی سے ہو ایسی چیزون قروح ردی کیواسطے نافع ہے جن مین رطوبت زائدہ ہو اور اندمال کے واسطے بھی اس دوا کو بخوبی صلاحیت ہے۔ کبھی تو قوتین ان ادویہ کی بحسب کیفیات کے مرکب ہو جاتی ہین خواہ بنا بر ترکیب طعوم کے قوتون مین ترکیب پیدا ہوتا ہے بموجب انھین قواعد اور قیاس کے جنکی تفصیل اوپر مذکور ہو چکی اور جو جو شروط مذکور ہو چکے ہین اونھین بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔ طعوم کے بارہ مین اسی قدر بیان ہم اس مقام پر کرتے ہین اور اسیقدر رابطہ کے اصول اور قواعد سے لازم بھی آتا ہے اور کلام محقق اس بحث مین علم طبعی مین کیا جاتا ہے طبیب کو اسیقدر کافی ہے اور اتنا ہی پسند ہے کہ وہ حکیم طبعی سے ان اصول اور قواعد کو لیکر اپنے اصول موضوعہ مین داخل کرے

روائح یعنے خوشبو خواہ بدبو اسکا حدوث حرارت سے بھی ہوتا ہے اور برودت سے بھی ہوتا ہے۔ لیکن آلہ شم اور سعوط فقط حرارت کی ہوتی ہے اکثر اوقات مین اسواسطے کہ علت اکثری روائح کو قریب قوت شامہ کے پہونچانے کی یہی ہے کہ جوہر لطیف بخاری ہر جسم کا شامہ تک پہونچتا ہے۔ اگرچہ کبھی چھوٹے چھوٹے اجزا بھی کسی جسم کے بذریعہ ہوا کے اوڑکر شامہ تک پہونچتے ہین اور کسی طرح کا استحالا اون اجزا کا بخارات وغیرہ کی طرف نہین ہوتا لیکن صورت اولی یعنے بخارات کا پہونچنا اکثر واقع ہوتا ہے پس حکم عام یہ ہے کہ جتنے روائح ایسے دماغ مین پہونچین کہ اونسے کسی طرح کی لذع پیدا ہو خواہ مائل بہ حلاوت ہون وہ شے گرم ہوگی اور جن چیزون سے کھٹی بو خواہ کائی کی ایسی خواہ تر مقامات اور تری کی بو سونگھی جائے وہ سب بارد ہونگی جتنی خوشبو کی چیزین ہین گرم ہین سوائے اون چیزون کے جنکی خوشبو مین طراوت اور تسکین روح اور نفس کی پیدا ہو جیسے کافور نیلوفر کہ انکے اجسام بارد سے خالی

ہین کہ اوسکے ہمراہ بوے خوش بھی دماغ تک پہونچتی ہے - اور جو خوشبو گرم ہے اُس سے اور اُسی طرح جمیع افاویہ بھی کہ اُنسے صداع پیدا ہوتا ہے الوان کی نسبت ہم ابھی کہہ چکے ہین کہ اونکی دلالت اکثر اوقات مختلف ہوتی ہو اور چندان قابل اعتبار کے نہین ہو اور مثل روائح کے صحیح اور یقینی نہین ہے مگر ایک بات مین اونکی دلالت ہمیشہ یکسان ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر ایک ہی قسم کی شے کی اضافت مین بعض اقسام کا رنگ مائل بسپیدی ہو اور بعض مائل بسرخی خواہ گلابی خواہ مائل بسواد ہو اسصورت مین اگر اوس نوع کا مزاج بارد ہو تو اسکی جو قسم مائل بسپیدی ہوگی اوسکی برودت زیادہ ہوگی اور سرخی مائل خواہ مائل بسیاہی مین برودت کم ہوگی اور اگر مزاج اوس نوع کا گرم ہو اوسوقت حکم برعکس ہوگا یعنے مائل بسپیدی کے حرارت کم ہوگی اور سرخی اور سیاہی مائل کی حرارت زیادہ ہوگی - گو اس حکم مین بعض وجوہ سے اختلاف پیدا ہوتا ہے تاہم اکثر یہی حکم صحیح ہو جیسا کہ مذکور ہوا - اب ہم افعال ادویہ مفردہ کو ذکر کرتے ہین - **فصل چہارم افعال ادویہ مفردہ کا بیان** - ادویہ مفردہ مین افعال کلی بھی ہوتے ہین اور افعال جزئی بھی پائے جاتے ہین اور ایسے افعال بھی ہوتے ہین جو متوسط درمیان کلی اور جزئی کے ہون افعال کلی کی مثال جیسے تسخین یعنے گرمی پیدا کرے خواہ تبرید یعنے سردی پیدا کرے خواہ جذب یعنے کشش خواہ دفع یعنے کسی مادہ وغیرہ کو دور کردے اور ہٹادے خواہ ادمال یعنے زخم کو پورنا خواہ تقریح یعنے زخم ڈالنا افعال جزئی کی مثال جیسے خاص سرطان کو نفع کرنا یا خاص مرض اسیر کو مفید ہونا خواہ یرقان مین بالتخصیص نافع ہونا اور از ین قبیل ور افعال بھی ہین - مثال اُن افعال کی جو کلیت اور جزئیت مین متوسط ہین مثلاً ادرار خواہ اسہال وغیرہ کہ اگرچہ یہ افعال جزئی ہین - مگر چونکہ یہ افعال اعضاے مخصوصہ میں آلات مخصوصہ سے پائے جاتے ہین اس وجہ سے مشابہ افعال کلیہ کے ہوتے ہین یعنے یہ افعال ایسے ہین کہ انکا نفع اور ضرر عام باشتراک تمام بدن کو پہونچتا ہے اگرچہ تمام بدن پر انکا اثر بالعرض ہوتا ہے بالذات نہین ہوتا ہو - ہم اس مقام پر ادویہ مفردہ کے اُن

افعال کو لکھتے ہین جو کلی ہین خواہ شبیہ بہ کلی ہین افعال کلیہ مین بعض افعال اولی ہین اور بعض افعال ثانی ہین اولی افعال کلیہ چار طرح پر ہین تبرید - تسخین - ترطیب - تجفیف - افعال کلیہ دوسرے درجہ کے بعض اوس قسم سے بعینہ یہی افعال مذکورہ اولی ہین لیکن ایک مقدار معین اور ایک حد معین پر صادر ہوتے ہین خواہ تعین زیادتی مین ہو یا کمی مین - مثلاً حرارت اور تجفیف بدرجہ احراق پیدا کرین خواہ ترطیب اور تسخین اسقدر ہو کہ عفونت پیدا ہو جائے خواہ اتنی تبرید پیدا کرین کہ توت یعنے خامی پیدا ہو جائے - اور بستگی اور جمود حاصل ہو جاے اگر ہمراہ تبرید کے تجفیف بھی ہو کہ یہ سب افعال ایک قسم کی تبرید اور تسخین سے پیدا ہوتے ہین اور بعض افعال دوسرے درجہ کے انھین آثار اولی سے صادر ہوتے ہین جیسے تخدیر اور ختم یعنے پیڑی خواہ خشک ریشہ پڑنا اور جذب اور ازلاق اور تفتیح اور تغریہ وغیرہ - مشابہ افعال کلی کے جیسے ادرار اور تعریق وغیرہ - اور قبل از انکہ ادویہ کے یہ افعال ہم بیان کرین پہلے چند اوصاف جو ادویہ مفردہ کو بذاتہ حاصل ہین اون کا بیان کرتے ہین بعض صفات ذاتی ادویہ کے یہی کیفیات اربعہ ہین اور انھین صفات مین روائح اور الوان بھی داخل ہین اور بعض اوصاف اور بھی ہین مگر اون اوصاف مین مشہور یہ اوصاف ہین جنکا ذیل مین بیان ہوتا ہے لطافت - اور کثافت - لزوجت - ہشاشت - جمودت - سیلان - لعابیت - دھنیت - نشف - خفت - ثقل - اب ہم ہر ایک اوصاف کے معانی اور حدود کا بتفصیل ذکر کرتے ہین - دواے لطیف ہم اپنی اصطلاح مین اُسے کہتے ہین - جسکی خاصیت یہ ہو کہ جب ہماری قوت طبعی سے اس دوا کو اثر پہونچے اور منہضم ہو اوسوقت اوس دوا کے اجزا بہت چھوٹے چھوٹے ہو جائین جیسے زعفران اور دارچینی اور ایسی دوا مین جو تاثیر ہوتی ہو ہر ایک شے اوسکی نافع اور پوری ہوتی ہو بہ نسبت ور ادویہ کی ادویہ سے حتی کہ اگر دوائے لطیف مین بالغرض تجفیف کی قوت پائی جائے اوس شے کی تجفیف کردیگی قوی اور دافع ہو کثیف دوا سے یہ مراد ہو جو اس صفت پر نہو جو لطیف کی بیان ہوئی جیسے کدو اور جن

لزج - اوس دوا کو کہتے ہین جسمین ہمیشہ خواہ بروقت اثر کرنے بدن انسان مین حار غریزی کے یہ بات پیدا ہو جائے کہ دراز اور پھیل کر معلق ہو جائے اور ریزہ ریزہ نہو سکے اور نہ اوسکی تقطیع اور تفریق اجزا ہو سکے بلکہ جیسی پھیلی ہر ویسی ہی ہر اسی دوا مین یہ بات ہوتی ہر کہ اگر اوسے دو طرف سے پکڑ کے کھینچین دونون ہاتھ مین دوری اور فاصلہ بڑھتا جائے گا اور اوسکی چپیندگی ہر طرف نہو گی اور نہ اوسکے اجزا مائی مین انفصال پیدا ہوگا جیسے عسل یعنے شہد۔

ہش - اوس دوا کو کہتے ہین جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو کر یکجا فراہم ہو جائین اور اجتماع مین تنگی پیدا ہو اور ہمیشہ اور بعد فراہم ہونے کے کسیقدر خشکی بھی پیدا ہو جیسے صبر جید اور ایلوا عمدہ قسم کا کہ اوسکی یہی کیفیت ہر جامد وہ دوا ہر کہ اوسکے اجزا مین حرکت انبساطی پیدا ہو سکتی ہر یعنے اجزا پھیل کر ہر طرف پراگندہ ہو سکتے ہین مگر بالفعل ایک خاص صورت ٹھہری ہوئی ہر جیسے موم خلاصہ یہ ہر کہ جامد ہوئی دوا ہر جو بالفعل پگھلی نہو بلکہ کسیقدر پگھل سکے سائل وہ دوا ہر کہ اپنی شکل پر باقی نہ رہ سکے جب کسی سخت جسم پر ڈالی جائے اوپر کے اجزا اوسکے نیچے کی طرف اور نیچے کے اوپر کیطرف ہو جائین اور جس طرف اجزا کو جگہ ملے اوسی طرف روان ہون جیسے تمام مائعات کا یہی حال ہر لعابی وہ دوا ہے کہ جب اُسے پانی مین خواہ اور کسی جسم مائی مین تر کرین جو اجزا اسمین مختلط اور ملے ہوئے ہین جدا ہوکر بوجہ رطوبت مائی وغیرہ کے اون اجزا کا جوہر ہمراہ اس رطوبت کے لزوجت اور چپیندگی پیدا کرے جیسے اسبغول و رخطمی وغیرہ - جتنے تخم اور بزور ایسے ہین کہ اونمین لعاب نکلتا ہو بذریعہ ازلاق کے اسہال پیدا کرتے ہین ہان اگر اون بزور کو بریان کرین اوسوقت ونکی لعابیت مین اغرا پیدا ہوتا ہر اور لعابیت بستہ ہو جاتی ہر اوسوقت بجائے اسہال کے حبس ورقبض پیدا کرینگے دھنی وہ دوا ہے کہ اوس کے اجزا اصلی مین چکنائی ہو اور مثل روغن کے ایک شے نکلے جیسے حبوب

منشف وہ دوا ہے خشک ہر اور اوسمین ارضیت غالب ہر اور جب وسمین پانی خواہ کوئی رطوبت پڑے اوس رطوبت کو پی جائے اور اپنے اندر لیلے اور اپنے منافذ اور چھوٹے چھوٹے سوراخون مین جگہ دے جیسے جو کہ جلا یا نہ ہو اور خفیف یعنے سبک و ثقیل یعنے

بھاری اسکی تعریف کی حاجت نہین ہے۔ صفات مشہورہ ادویہ مفردہ کے یہی ہین جو اوپر مذکور ہو چکے اب افعال ادویہ کے جو مشہور اور زبان زد اطبا ہین اونکو بھی ہم بیان کرتے ہین مگر پہلے ان افعال کو شمار کر کے پھر ہر ایک کے حدود اور رسوم کی شرح کرین گے خصوصاً ادویہ جو طبقہ واحد پا افعال کے ہین۔ دوا کو بنظر افعال کے کہتے ہین مسخن - ملطف - محلل - جالی - ہاضم - قاشر - مخشن - مفتح - مرخی - منضج - مقطع - کاسر ریاح - جاذب - لاذع - محمر - مملک - مقرح - اکال - محرق - مفتت - معفن - کاوی - یہ بائیس لفاظ ایک طبقہ کے افعال کے واسطے موضوع ہین - دوسرا طبقہ - مبرد - مقوی - رادع - مغلظ - منجمد - مخدر - یہ چھ افعال ایک طبقہ کے ہین - مرطب - منفخ - غسال - موسخ قروح - مزلق - مملس - یہ چھ افعال ایک اور طبقہ کے ہین - اور طبقہ مجفف عاصر - قابض - مسدد - معری - مدمل منبت لحم - خاتم - یہ آٹھ افعال ہین ایک جنس اور ہے صفات ادویہ کے بحسب افعال کے کہ اونکو قاتل و رسم تریاق فادزہر کہتے ہین اور ایضا مسہل مدر معرق بھی کہتے ہین یہ سب پچاس الفاظ ہین بنظر اون افعال کے منسوب ادویہ کی طرف ہین اور جنکا شمار ہمنے اسمین کیا ہر اب ہر ایک فعل کی صفت بہ تصریح اور توضیح ہم لکھتے ہین۔

مسخن یعنے گرمی پیدا کرنے والی دوا معروف ہر۔

ملطف اوس دوا کو کہتے ہین جو قوام غلیظ کو رقیق کر دے بوجہ حرارت معتدل کے جیسے زوفا اور حاشا بابونہ۔

محلل وہ دوا ہر جو خلط مین تفرقہ اور جدائی پیدا کرے اوسے بطور بخارات کے اوڑا دے خواہ اوسکا اخراج خلط کے مقام خاص سے جہان وہ ٹھہری ہوئی ہر اور ردر آورده ہو رہی ہر کر دے اور چند مرتبہ یہ فعل اسقدر کرے کہ خلط مذکور بالکل معدوم ہو جائے اور اوسکے بقیہ کا بھی کچھ اثر رہنے نپائے جیسے جند بیدستر۔

جالی وہ دوا ہے کہ رطوبات بالزوجت کو جو منجمد ہو رہے ہون مسامات کے مُنھ سے حرکت دیکر ہٹا دے اور سطح عضو کے مسامات سے دور کر دے جیسے ماء العسل - جو دوا جالی ہر باوجود فعل جلا کے

تلئین طبیعت بھی کرتی ہو۔ اور جو دوا تلخ ہو اوسمین جلا ضرور ہوتی ہو
مخشن وہ دوا ہو کہ سطح عضو کو بنظر اجزا کے پستی اور بلندی مین مختلف کردے اور یہ بات یا اُس وجہ سے پیدا کرے کہ اوسمین قبض او رکثافت زیادہ ہو جیسا اوپر مذکور ہوا خواہ تیز ہو اور بوجہ حریف ہونے کے باوجود لطافت اجزا کے ہمواری سطح عضو کی باطل کردے۔ خواہ ایسے سطح مین جلا پیدا کرے جو دراصل با خشونت تھی مگر بوجہ کسی امر عارض کے چکنی ہو گئی ہو اس واسطے کہ جب کسی عضو متین القوام مین سے جنکی سطح دراصل باخشونت ہو بطور جلا کے رطوبت لزج جدا کر دیگی اور وہ رطوبت اوس عضو سے روان ہو گی ایک سطح جدید بعد اُس فعل کے پیدا ہو گی اور خشونت اصلی نکل جاوے گی اور اسکا کھلنا ظاہر ہو جائے گا اس دوا کی مثال جیسے اکلیل الملک اکثر ظہور فعل ایسی دوا کا استخوان مین ہوتا ہو اور غضروف مین بھی ہوتا ہو اور جلد مین کمتر ہوتا ہو۔
مفتح وہ دوا ہو جو ایسے مادہ کو متحرک کرے جو اندرون تجاویف منافذ کے ٹھہرا ہوا ہو اور حرکت دے کر باہر نکالے کہ اسوقت وہ راہین اور منافذ کھل جائین اور بہ نسبت جالی کے اسکی قوت زیادہ ہو جیسے فطراسالیون یہ دوا ایسا فعل اس جہت سے کرتی ہے کہ لطیف اور محلل ہوتی ہو اور اس مین قوت تقطیع کی بھی ہوتی ہے اور تقطیع کے معنے ہم آئندہ بیان کرین گے خواہ یہ فعل اس جہت سے ظاہر ہوتا ہو کہ یہ دوا لطیف و رغسال ہے اور غسال کے معنے ہم آئندہ بیان کرتے ہین۔ جو چیز حریف ہو مفتح ضرور ہو اور جو چیز لطیف ہو وہ بھی مفتح ہو اور جو شے سیال و رلطیف ہو وہ بھی مفتح ہو اگر مائل بحرارت ہو خواہ معتدل ہو اور جو چیز لطیف اور حامض ہو وہ بھی مفتح ہے۔
ہاضم وہ دوا ہو جو غذا کو فائدہ ہضم کا دے جیسا کلیات مین مذکور ہو
منضج وہ دوا ہو جو خلط مین نضج اور پختگی پیدا کرے اور وجہ اس فعل کے پیدا ہونے کی یہی ہو کہ باعتدال اس دوا مین گرمی پیدا ہوتی ہو اور اوسمین قوت قبض کی بھی ہو کہ اوس قوت سے خلط کو روکتی ہو اور خارج ہونے نہین دیتی ہو تا زمانیکہ اوسمین نضج ہو جاوے اور بعد پختگی تحلیل خلط کی نہین کرتی کہ اجزاے رطب اجزاے یابس سے جدا ہو جائین لازم احراق کو ہے۔

کاسر ریاح وہ دوا ہو جو ریح کو رقیق کرکے اپنی حرارت کے ذریعہ سے اور بوجہ پیدا ہونے تجفیف کے ریاح کو تحلیل کردے اور دور کردے اور جس مقام مین ریح مختنق او ررکیا ہو وہان سے ہٹا دے اور باہر نکال دے جیسے تخم سداب۔
مقطع وہ دوا ہو کہ بوجہ اپنی لطافت کے درمیان خلط لزج خواہ درمیان اُس سطح کے جسمین خلط لپٹی ہوئی ہو در آوے نفوذ کرے اور خلط کو اُسی سطح سے جدا کردے اور خلط کے اجزا کے سطوح تباین بالفعل پیدا کیجئے اتصال سطوح خلط کو برطرف کردے اسطرح پر کہ اُسی خلط کے سطوح کی تقسیم مختلف اجزاے سطحیہ کیطرف کرے تا کہ دفع ہونا اون اجزاے سطحیہ خلط مذکور کا اون مقامات سے جہان وہ موجود ہین ایسا آسان ہو جائے کہ تھوڑی سی تحریک اخراج مین اُس خلط کے کافی ہو جیسے خردل یعنے رائی اور سکنجبین۔ مقطع مقابل مزلق کے ہو جیسے لطیف کا اور غلیظ کا مقابلہ ہو اسیطرح ملطف اور مکثف کا مقابلہ ہو اور ہر ایک ان مین سے ہمراہ اپنے مقابل کے جب بولا جاوے وہی معنے مقابلہ کے سمجھے جائینگے مقطع کی یہ شرط نہین ہے کہ قوام خلط کے اتصال مین کوئی اثر پیدا کرے اسلیے کہ اکثر تفرق اجزا کا پیدا ہو جاتا ہو اور ہر ایک بجائے قوام اصلی پر باقی رہتا ہو دقوام اولی مین کچھ تبدل بہ نسبت اجزا کے نہین ہوتا۔
جاذب وہ دوا ہو جو رطوبات کو حرکت دے کر اوس مقام پر پہونچا دے جہان وہ رطوبات اس دوا سے آکر ملاقی ہوئی ہون اور یہ فعل بوجہ حرارت اور لطافت ادویہ کے پیدا ہوتا ہو جیسے جند بید ستر دواے شدید الجذب وہ ہو جو رطوبت عمق بدن سے جذب کرلاوے اور عرق النسا خواہ اوجاع مفاصل اندرونی مین اسی قسم کی دوا نافع ہوتی ہو اگر بطور ضماد کے لگائی جاوے مگر اسکا استعمال بعد تنقیہ خاص کے مناسب ہو ورنہ مضر ہوتی ہو اور اگر کسی قسم کا کانٹا خواہ کوئی کرچ وغیرہ اندر جلد کے گڑ جاوے اور گھس جاوے اسے بھی ایسی دواے شدید الجذب نکال لاتی ہو۔
لاذع وہ دوا ہو کہ اوس مین ایک کیفیت نفوذ کی زیادہ ہوتی ہے اور لطیف نفوذ اس مین ہوتا ہو اتصال مین زیادہ تفرق پیدا کرتی ہو کہ علاوہ مین اجزا کی کثرت ہوتی ہو اور قریب قریب وہ اجزا اس طرح پر ہوتے ہین کہ ہر واحد کو حس جدا کانہ نہین دریافت کرسکتی اور مجموع اجزا کو حس وضع واحد مین

دریافت کرتی ہو جیسے رائی اور سرکہ سے ضماد کریں اگر محض سرکہ سے ضماد کریں یا پانی کو

محمّر وہ دوا ہو کہ جس عضو سے ملے اس میں ایسی قوی گرمی پیدا کرے کہ خون اُس عضو تک بخوبی کھنچ آئے اور ظاہر حس میں محسوس ہو جائے اس وجہ سے وہ عضو سرخ ہو جائے جیسے رائی اور انجیر اور فودنج ادویہ محمّرہ کا فعل قریب فعل کی بینے داغ دینے کے ہوتا ہو اور یہ تدبیر بعد سنت بیرات کے کرنی چاہیئے۔

ملذّع وہ دوا ہو جو بوجہ اپنی حدّت اور سخونت کے مسامات سے اخلاط لذّاع کو جن سے خراش پیدا ہوتی ہو کھینچ لائے اور اس وجہ تک پہونچ کر قرحہ پڑ جائے۔ کبھی اس فعل کی اعانت ایسے کانٹے کنجان اور سخت سے ہوتی ہو جنکے سرے محروش ہون جیسے کہ بیج بیٹنے ٹوکری میں ہوتے ہیں۔

مقرّح وہ دوا ہو جو فنا اور تحلیل اُن رطوبات کی کرے جو اجزاے جلد میں داخل ہو رہے ہیں اور برے مادہ کو اُس عضو تک کھینچ لائے تا اینکہ قرحہ پڑ جائے جیسے بلادر بیٹنے بھلانوان۔

محرق وہ دوا ہو کہ لطیف اخلاط کی اعضا سے تحلیل کرے اور کثیف کو جو بطور خاکستر اخلاط کے ہون ونکو رہنے دے جیسے فرفیون و لطافت پیدا کرے۔

اکّال وہ دوا ہو کہ جسکی تحلیل اور قرحہ ڈالنا اس درد کو پہونچے کہ جوہر لحم سے بھی کسی قدر کم ہو جائے۔ جیسے زنگار۔

مفتّت وہ دوا ہو کہ جو کسی خلط متحجر کو بدن میں پائے اوس کو ریزہ ریزہ اور پاش پاش کر دے جیسے حجر الیہود اور پتھری۔

معفّن وہ دوا ہو کہ مزاج کو اس روح کے جو عضو میں ایسا فاسد کرے اور مزاج کو ان رطوبات کے جو عضو میں ہیں بوجہ تحلیل کے ایسا خراب کرے کہ وہ رطوبات وغیرہ اس عضو کے نہ ہو سکیں مگر اُسکا فساد اس درجہ نہو جتنا محرق یا اکّال کا ہوتا ہو اور محلل بھی اسقدر نہو بلکہ وہ رطوبت فاسد ہو کر باقی رہ جائے کہ رطوبت علاوہ حرارت غریزی کے کوئی اور حرارت اُسمیں اثر کرکے عفونت پیدا کرے جیسے زرنیخ اور تافسیا اور جب ان دونون میں کوئی حرارت اثر کرے گی۔

کاوی وہ دوا ہو جو جلد میں احراق مع خفت پیدا کرکے اُسکو سخت کر دے جیسے کوئی جلی ہوئی چیز بس جو ہر اُس جلد کا خلط سیال کی روانی کو روکے بلکہ جو خلط اُس عضو میں ٹھہری ہوئی ہے اُسکی روانی کو بھی منع کرے۔

ایسی خشکی کو خشک ریشہ کہتے ہیں اور اسکا استعمال اوس وقت ہوتا ہے جب نشتر فصاد کا دھوکے سے شریان تک پہونچ جاوے جیسے زاج اور قلقطار۔

قاشر وہ دوا ہو جو بوجہ زیادتی جلا کے جلد کے اجزاے فاسدہ کو صاف کرے جیسے قسط اور زراوند اور جو چیزین بہق اور برص اور کلف وغیرہ میں نافع ہوتی ہے اُسے قاشر کہتے ہیں۔

مبرّد مشہور ہے اور ناظر کتاب ہذا اثر تبرید سے بخوبی واقف ہے۔

مقوّی وہ دوا ہو کہ قوام عضو اور اوسکے مزاج کو ایسا معتدل کرے کہ فضول جو اُس عضو کی طرف گرنے ہون اُن سے انصباب کو روکے خواہ جو اوس عضو پر آتے ہون اون کی آمد کو بند کردے اور یہ اثر اوس دوا میں یا بنظر خاصیت کے ہو جیسے گل مختوم خواہ تریاق خواہ مزاج اوسکا ایسا معتدل ہو کہ اوس اعتدال کی وجہ سے عضو کی تسخین میں تبرید پیدا کرے اور تبرید میں تسخین پیدا کرے جیسے جالینوس نے بہ نسبت روغن گل کے یہی کہا ہو

رادع جاذب کی ضد ہو وہ دوا ایسی ہو کہ جو بوجہ اپنی برودت کے عضو میں میں بھی ایک برودت پیدا کرتی ہو کہ اس برودت سے عضو میں تکثیف پیدا ہوتی ہو اور مسام اوس عضو کے بوجہ تکثیف کے بند ہو جاتے ہیں جو حرارت جاذبہ اوس عضو میں ہو بڑھ جاتی ہو اور پھر جو شے — رواں اور سیال ہو وہ منجمد ہو جاتی ہو خواہ گاڑھی اور منجمد رہتی ہو اور جب یہ کیفیت بہم پہونچتی ہو پھر اوس خلط کا سیلان عضو مذکور تک نہیں ہونے پاتا ہو اور نہ اس عضو میں اوس خلط کے قبول کی گنجائش رہتی ہو جس طرح عنب الثعلب کا حال بہ نسبت اورام شکم کے ہو اسی طرح بہ نسبت اورام جگر کے ہو۔

مغلّظ ملطف کی ضد ہو اور وہ دوا ایسی ہو کہ قوام رطوبت کو اغلظ کرے خواہ بجماد پیدا کرکے یا گاڑھا کرکے خواہ اس قوام میں خود داخل ہو کر اور آمیختہ ہو جائے اور انجماد اُس میں پیدا کرے۔

مفجّج برخلاف ہاضم کے ہو اور وہ ایسی دوا ہو کہ بوجہ اپنی برودت کے فعل حار غریزی کا و نیز فعل حار غریب کا جو ہضم غذا میں ہوتا ہے باطل کرے اور خلط کی نسبت بھی اسکا فعل ایسا ہی ہو کہ دوسرے غیر منہضم خواہ ناپختہ رہنے دے اور ہضم اور نضج دونون کا نہیں ہو سکتا خواہ ہضم ہوگا خواہ نضج

مخدّر وہ دوا ہے سرد ہو کہ اسکی تبرید کسی عضو کے اوس جوہر کو جو حامل قوت حس اور حرکت کی ہے سرد کر دے اور مزاج میں غلاظت پیدا کرے

اور بوجہ برودت اور غلظت روح کے قوائے نفسانی اوس روح کا استعمال کرین
اور خاصکر اوس عضو کا مزاج اوس دوا کی وجہ سے ایسا ہو جاے کہ تاثیر قوائے
نفسانی کی قبول نکر سکے جیسے افیون اور بنگ وغیرہ۔

مرطب وہ دوا ہے جو تر ہے۔

منفخ وہ دوا ہے جسکے جوہر مین رطوبت غلیظہ ایسی غریبہ نا ملائم طبع ہو کہ جب اوسمین
حرارت غریزی کوئی فعل یا اثر کرنا چاہے بسرعت اوس دوا کا تحلل نہو سکے۔ اور
اگر کسی طرحکا تحلل ہو تو ریح بن جاے جیسے لوبیا۔ کل ایسی چیزین جن مین
نفخ ہو درد سر بھی ضرور پیدا کرتی ہین اور آنکھ کو مضر ہین مگر بعض دوا و
غذائین ایسی ہین جو ہضم اول مین اونکی رطوبت ریح پیدا کرتی ہین اون کا
نفخ معدہ مین ہوتا ہے اور اوسی جگہ خواہ معا مین اونکا نفخ باطل بھی ہو جاتا ہے
اور بعض دوا خواہ غذاؤن کا مادہ نفخ اونکی رطوبت فضلیہ ایسی ہوتی ہے کہ
اوس کا بطلان معدہ وغیرہ مین نہین ہوتا بلکہ رگون مین پہونچکر وہ نفخ زائل
ہوتا ہے خواہ تھوڑا سا نفخ معدہ مین جاتا رہتا ہے اور باقی ماندہ کا ازالہ رگون
مین ہوتا ہے اور بعض کا نفخ بالکل معدہ مین مضمحل ہو جاتا ہے بطرف ریح کے گرفتہ
مین اونمین سے کسی قدر تحلل نہین ہوتا ہے اور جب رگون مین اون چیزون کا
نفوذ ہوتا ہے ریاح باقی رہتے ہین حاصل یہ ہے کہ سب چیزون مین جنمین رطوبت
زائدہ غریبہ آمیختہ ہے اوس کے ہمراہ نفخ بھی ضرور ہوتا ہے۔ جیسے زنجبیل خواہ
تخم جرجیر۔ اور جو دوا منفخ ہے رگون مین وہ مغلظ بھی ضرور ہے اور
جو منفخ نہین وہ مغلظ بھی نہین ہے۔

غسال وہ دوا ہے کہ اپنی قوت جلا کی وجہ سے جلا پیدا کرے بلکہ اوسمین ایک
قوت منفعلہ ایسی ہو یعنے ایک رطوبت ایسی ہو کہ اوس رطوبت کی حرکت
خواہ سیلان اور بہنا ذریعہ جلا اور صفائی کسی عضو ملاقی دواے مذکور
کا ہو۔ اسلیے کہ جو شے سائل اور لطیف ہے اور جبکہ روان ہوتی ہے اور رگون
کے منھ مین اس کا سیلان پہونچتا ہے تو بوجہ اپنی رطوبت کے فضول کو نرم کرتی ہے
اور اپنے سیلان خواہ بہتے وقت فضول کو بھی بہا لیجاتی ہے جیسے ماء الشعیر
خواہ ماء القرع یعنے آب کدو اور آب خیارین اور آب چقندر وغیرہ۔

مقیح خواہ جرک پیدا کرنیوالے قروح مین وہ دوا ہے کہ خود رطوبت رکھتی ہے
اور قروح کے رطوبات سے آمیختہ ہو کر قروح کی رطوبت زیادہ کرتی ہے
اور قروح کی خشکی اور اندمال کو منع کرتی ہے۔

مزلق وہ دوا ہے جو سطح جسم متصل کو تر کر دیتی ہے اور جو کوئی چیز سخت مثل حجر
کے اوس مین محتبس ہو اوسے یہان تک بھگوتی ہے کہ آخر مین وہ شے
حجری گھل جاتی ہے اور اوسکے اجزا بہنے کے قابل ہو جاتے ہین بوجہ
اوس نرمی کے جو اس دوا سے اون اجزا کو حاصل ہوتی ہے یعنی بعد نرمی
کے اوسی جگہ سے بوجہ ثقل طبعی کے سرک جاتے ہین اور جدا ہو جاتے ہین
خواہ قوت دافعہ اونکو ہٹا دیتی ہے جیسے آلو بخارا وغیرہ بوقت استعمال
پیدا کرنیکے یہی اثر پیدا کرتے ہین اور مزلق کر دیتے ہین۔

مملس وہ دواے لزج اور چسپندہ ہے جو سطح پر عضو با خشونت کے پھیل کر
اسقدر انبساط اوسے ہوتا ہے کہ ظاہری سطح اوس جسم کی چکنی ہو جاتی ہے اور
اوسکی خشونت مخفی ہو جاتی ہے خواہ بطرف اوسکے کوئی رطوبت روان ہو کر
ایسی پہونچتی ہے کہ اوسکا انبساط اسیطرحکا ہوتا ہے اور خشونت عضو کی پوشیدہ ہو جاتی ہے

مجفف وہ دوا ہے کہ رطوبات کو تحلیل کر کے فنا کرتی ہے اور چونکہ اوسمین
قوت تحلیل ہمراہ تلطیف کے ہوتی ہے اس وجہ سے فناے رطوبات ہو جاتا ہے

قابض وہ دوا ہے جو اجزاے عضو مین بافراط حرکت اجتماع پیدا کر کے
اجزا کے وضع مین تکاثف اور مجاری مین انسداد پیدا کرتی ہے

عاصر وہ دوا ہے جسکا قبض اور جمع کرنا اجزا کا اسدرجہ پر پہونچ جاے
کہ رطوبات رقیقہ جو اندر اعضا کے ٹھہرے ہوے ہین باضطرار تنگ ہو کر
منفصل اور جدا ہو جائین اور سمٹ کر نکل جائین۔

مسدد وہ دواے خشک ہے جو بوجہ اپنی کثافت خواہ یبوست کے محتبس
ہو جاے خواہ بوجہ قعر یعنے منافذ مین سدہ پیدا کرے۔

مغری وہ دواے خشک ہے جسمین تھوڑی سی رطوبت لزوجت دار ہو کر
بوجہ اوسی رطوبت کے منھ پر رگون وغیرہ کے لپٹ جاے اور اونکو بند کر دے
اس جہت سے جو شے ان مین روان اور سیال بھری ہے اوسمین حبس
پیدا ہو جو شے بالزوجت ہو اور تلی بھی ہو اور لیسدار ہو موجب تنگی کی گرمی
اوسے پہونچے گی مغری سا اور حابس ہو جاتی جیسے اوپر بھی مذکور ہوا۔

مدمل وہ دوا ہے کہ تجفیف پیدا کرے اور جو رطوبت دو سطح مین زخم کے
ٹھہری ہو یعنے درمیان دو سطح زخم کے جو رطوبت بھری ہے اس رطوبت مین
کثافت پیدا کرے تاکہ یہ اور لزوجت پیدا کرے ایک سطح کو دوسری سے
چسپان کر دے جیسے صبر یعنے ایلوا اور دم الاخوین جلنار وغیرہ

منبت اللحم وہ دوا ہے جسکی خاصیت یہ ہے کہ جو خون زخم تک پہونچے اُسے گوشت بنا دے اس طرح کہ اوسکا مزاج معتدل کرے اور بستگی خون مین پیدا کرے اور قوام اوسکا خشک کر ڈالے۔

خاتم وہ دوا ہے جو تجفیف زیادہ پیدا کرے اور زخم کی سطح کو اسقدر سکھا دے کہ خشک ایسے پیدا ہو جائے اور پپڑی پڑنے سے کسی قسم کی آفت پھر زخم تک نہ پہونچ سکے تا اینکہ جلد اصلی پیدا ہو جائے۔ جو دوا حرارت اور برودت مین معتدل ہے اسکی تجفیف مین لذع نہین ہوتی ہے مزاج کو موافق ہونیکے سبب سے

دوائے قاتل اوسکو کہتے ہین جو مزاج کو افراط فساد کیطرف پھیر دے جیسے افیون اور افربیون۔

سمّ وہ دوا ہے جو فساد مزاج فقط بوجہ ضدیت کے پیدا نکرے بلکہ خاصیت اُسکی یہی ہو جیسے بیش یعنے سنکھیا خواہ بچھناک۔

فادزہر اور تریاق یہ دونون ایسی چیزین ہین کہ بدن کو اپنی قوت اور صحت پر محافظت کرکے ایسی حفاظت کرتی ہین کہ ضرر سم کا اپنے سے دفع کرتی ہے۔ لیکن تریاق کے لفظ کا اطلاق مرکبات صناعی پر جو آدمی تیار کرین بہتر ہے اور فادزہر کا ادویہ مفردہ جو خود بخود پیدا ہوتی ہین اون پر بہتر ہے۔ اور شاید جو نبات خودرو ہے اوسکا نام تریاق رکھنا اولے ہے بہ نسبت معدنیات کے اور معدنیات کو بلقب فادزہر کے موسوم کرنا بہتر ہے۔ اور یہ بھی محتمل ہے کہ فادزہر اور تریاق مین چندان فرق نہو اور دونون یکسان اطلاق کیے جائین۔

مسہل اور قابض مشہور ہین جو دوا ایسی ہو جسمین اسہال و قبض بھی ہو جیسے سورنجان مین وہ دوا اوجاع مفاصل مین مفید ہوتی ہے اسلیے کہ اسکی دوائی قوت مسہلہ بہت جلد جذب مادہ کا کرکے مفاصل سے مادہ کو نکال لیتی ہے۔ اور بعد ازان قوت قابضہ مجاری مادہ کو بند کرتی ہے کہ پھر مفاصل کیطرف مادہ نہین جا سکتا اور نہ کوئی اور مادہ قائم مقام مادہ اولے کے وہان پر موجود ہوتا ہے۔ جو دوائے مہلک ایسی کہ اسمین باوجود تحلیل قبض معتدل بھی ہو استرخائے مفاصل و تشنج اور اورام مفاصل کے تو ملتی ہون مفید ہوگی اور اوسکا قبض اور تحلیل ہر واحد تجفیف پر معین ہوگا اور جب قبض اور تحلیل دونون یکجا ہو جاتے ہین یبس شدید پیدا ہوگا۔ ادویہ مسہلہ اور ادویہ مدرہ کے افعال مین تمانع اور خلاف ہے۔ اسلیے کہ ادویہ مدرہ اکثر ایسی ہین کہ ثقل براز کو خشک کر دیتی ہین پس خروج اوسکا بذریعہ اسہال کے دشوار ہوگا۔ جن دواؤن مین قوت مسخنہ اور قوت قابضہ مجتمع ہو اورام حارہ کو زمانہ تزید مین اور زمانہ منتہی مین مفید ہون گی۔ اسلیے کہ وہ دوائین بوجہ قبض کے ردع پیدا کرین گی۔ اور بوجہ تسخین کے جن دواؤن مین تریاقیت ہمراہ برودت کے موجود ہو دق کو نفع شدید پہونچائین گی۔ جن دواؤن مین تریاقیت ہمراہ حرارت کے ہو برودت قلب کو مفید ہین زیادہ بہ نسبت اور دواؤن کے۔

طبیعت کو باری تعالی عزاسمہ ولطفت حکمتہ نے یہ طاقت اور قوت عطا فرمائی ہے کہ ہر ایک دوا کی تقسیم اور توضیع مناسب اس طرح پر کرتی ہے کہ ہر ایک مزاج بارد کو جو اندرون جسم کے ہے وہی اثر اس دوا کے آثار سے پہونچاتی ہے جسکی وہ مستحق ہے حتی کہ قوت محللہ کو اوس مادہ مین نہین چھوڑتی ہے جو بطرف کسی عضو کے گرا ہے اور نہ قوت تبریدیہ کو اوس مادہ مین چھوڑتی ہے جو کسی عضو سے اخراج کیا گیا ہے اور یہ الہام طبیعت پر از طرف صانع حکیم بیچون و چرا کے ہے کہ اوس مین عقل بشری دنگ ہے اور قاعدہ حکمت انسانی پا شکستہ و دنگ ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

فصل پانچوین اون احکام کا بیان جو ادویہ کو امور خارجی کی جہت سے عارض ہوتے ہین

اب ہم کہتے ہین کہ ادویہ کو کبھی اکثر احکام بنظر امور خارجی کے بھی عارض ہوتے ہین جیسے صناعت کی وجہ سے چند خواص ادویہ مین ایسے پیدا ہوتے ہین کہ اصل مزاج مین اون کے امور مذکورہ نہین ہوتے مثلاً جوش دینے سے خواہ پیسنے سے خواہ آگ مین جلانے سے خواہ پانی مین دھونے سے خواہ سردی مین انجماد پیدا کرنے سے یا قریب ایسی دواؤن کے رکھنے سے جو مزاج مین کسی قسم کا اثر پیدا کرین۔ پس اکثر ادویہ کا مزاج بوجہ انھین امور کے متغیر ہو جاتا ہے۔ اور کبھی تغیر مزاج بوجہ آمیزش چند اقسام کے ادویہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ اسی تغیر کا بیان مناسب ادویہ مرکبہ خواہ قرابادین کے فن مین اولے اور انسب ہے۔ بہرحال واضح ہو کہ بعض ادویہ کے جرم ایسے کثیف ہوتے ہین۔ کہ جو قوتین اون مین ہوتی ہین بدون طبخ شدید کے

اور بے اس ترکیب کے کہ لگاتو دقت خوب لت پت اون کو دی جاوے تو تین اون سے جدا نہین ہوتی ہین جیسے تخم کبر اور زراوند اور زرنباد وغیرہ - اور بعض ادویہ ایسی ہین کہ ہنوز طبخ معتدل کی بھی نوبت نہین ہونچتی اور تھوڑا سا جوش اوہر آیا اور اونکی قوت پانی وغیرہ مین نکل آتی ہی اور اون کے ثقل مین کسیقدر اثر قوت کا باقی نہین رہتا جیسے افتیمون وغیرہ کہ اگر اس کا طبخ زیادہ کیا جاے قوت اوسکی باطل ہو جاوے بعض ادویہ ایسی ہین کہ سحق یعنے پیسنے سے اونکی قوت باطل ہو جاتی ہی بس چاہیے کہ بہت نرمی سے اونھین پیسین مترجم کہتا ہی کہ شیخ نے رسالہ اکسیر معدنی مین کہا ہی کہ ارسطاطالیس نے برہان سے ثابت کیا ہی کہ تکلیس سے صورت نوعیہ باطل ہو جاتی ہی اور منجملہ وجوہ تکلیس کے سحق بھی ہی چنانچہ ماہرین کیمیا پر مخفی نہین ہی - اور بطلان صورت نوعیہ سے ضرور اثر خاص کا بطلان ہوگا - تمن ایسی دواؤن کے سحق مین خیال رہے کہ حرارت سحق کی اس قدر نہ پہونچے کہ قوت دوا کی فاسد ہو جاوے صمغ یعنے گوند کے قسم کی ادویہ ایسی ہی نازک ہین کہ اون کا پیسنا مناسب نہین بلکہ لائق بحال اون کے یہی ہی کہ پانی وغیرہ مین پگھلائی جائین - جتنی دوائین بافراط پیسی جاتی ہین اون کے افعال باطل ہو جاتے ہین اسلیے کہ جو طریقہ ایسا ہی کہ اوس سے جسم کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائین اوس طریقہ مین یہ بات ضرور نہین ہی کہ قوت جسم کی بھی بمقدار چھوٹے ہونے اجزا کے باقی رہے مثلاً اگر کسی جسم کے چار ٹکڑے خواہ دو ٹکڑے کیے جائین تو یہ بات ضرور نہین ہی کہ ہر ایک ٹکڑے مین نصف خواہ چوتھائی قوت بھی باقی رہے - بلکہ ممکن ہی کہ اس تجزیہ اور تقسیم سے جسم مذکور کی قوت مین ایسا نقصان پہونچے کہ وہ فعل جسم کا جو بوقت مسلم ہونے کے تھا اب بالکل باطل ہو جاے جیسے اگر کوئی قوت معین اور زور معلوم ایک جسم کو ایک حرکت معین سے متحرک کرتا ہو ضرور نہین ہی کہ نصف اوس زور کا خواہ نصف اوس جسم کا اوس حرکت سابق کے نصف حرکت پیدا کرے - بلکہ شاید بعد نصف ہونے زور کے اب کسیقدر حرکت اوس جسم کی نہ ہو سکے - مثلاً کسی بوجھ کو دس آدمی ایک دن مین اگر ایک فرسخ یعنے تین میل لے جاتے ہون تو ممکن ہی کہ پانچ آدمی سے وہ بوجھ جنبش بھی نہ کر سکے - چہ جا کہ نصف فرسخ خواہ ڈیڑھ میل پر پہونچے اور یہ بھی ممکن ہی کہ اوس بوجھ کا نصف پانچ آدمی ایک فرسخ تک دن بھر مین پہونچا دین بلکہ ممکن ہی جو مقدار بوجھ کی قابل نقل کے اور تحویل کے تھی پہلی صورت مین اوس بوجھ کا نصف قابل حرکت اور نقل کے نصف قوت سے کسی قدر نہو اس لیے کہ یہ نصف وزن خواہ نصف زور نصف اول سے متصل ہی - اور نصف اول کی تحریک کا خواہ حرکت کا علت معدی نہین ہی یعنے یہ مجموعہ زورون کا ایسا نہین ہی کہ اوس کی قسمت مین وہی نسبت محفوظ رہے کسواسطے کہ اجزا ثقیل کے بالفعل جدا نہین ہین اور مجموعہ زورون کا بھی کسی مقدار معین پر معلوم نہین ہی اور جو ثقیل مین پر نسبت وزن اور زور کے ثابت ہی ہوا ہے کہ نسبت کی حفاظت نہین ہو سکتی) اسیطرح جو جز اجزا دوا کو چھوٹی چھوٹی کردے اور اوس کی قوت کو کم کرے اوس دوا کے واسطے ایک شی ایسی بھی ضرور ہو سکتی ہی کہ بقدر صغیر ہونے جسم دوا کے اور باقی ماندہ قوت کے برابر اثر قبول کرے - اور نہ یہ بات ضرور ہی کہ بڑے جسم کو یہ چھوٹا جزو اوسی قدر کم اثر کرے جسقدر اس کا جرم صغیر ہو گیا ہی - علاوہ بران ایک قوم اور ایک گروہ (مثلاً مقلدان ارسطاطالیس) کی یہ راے ہی کہ تصغیر اور چھوٹا کرنا اجزا کا صورت نوعیہ کو باطل کر دیتا ہی اور قوت خاص کو بھی باطل کرتا ہی - اور اس قول کا انکار مرکبات ادویہ مین بشدت کرنا ہماری رائے مین بھی مناسب نہین ہی - ادویہ اگر کسی فعل خاص سے متصف ہون بعد افراط سحق کے ایک دوسرے قسم کا فعل اون سے صادر ہوتا ہی - مثلاً کسی خلط قوی کے استفراغ خواہ کسی ثقل کے اخراج پر قادر ہون بعد سحق کے اس قوت مین عجز پیدا ہوتا ہی اور استفراغ مائیت کی جو طاقت کم ہی پیدا ہو جاتی ہی اسلیے کہ قوت انکی ساقط ہو جاتی ہی اور یہ بھی وجہ ہوتی ہی کہ اب چونکہ اونکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہین لہذا اون کا نفوذ بہت جلد ایسے عضو مین ہوتا ہی جہان پہلے اونکا نفوذ ممکن نہ تھا اور اس عضو تک پہونچنے سے یہ فعل جدید پیدا ہوتا ہی - جالینوس نے حکایت کی ہی کہ ایک مرتبہ اتفاقاً معجون کمونی کے اجزا کو زیادہ پیس ڈالا جب تیار ہو چکی فائدہ ادرار بول کا اوس سے ہوتا تھا حالانکہ وہ مسہل ہی اسی واسطے واجب ہی کہ دوا کے سحق مین مبالغہ زیادہ نکرین بان

جو ادویہ کثیف الجوہر ہین اونھین زیادہ پیسنا ضرور ہی خصوصاً جب اون کا پہونچانا کسی مقام بعید تک منظور ہو اور وہ ادویہ کثیف ہون اور حرکت مین اونکی ثقل اور گرانی ہو جیسے وہ ادویہ جو ریہ اور بیہ جگر سے کیواسطے استعمال کرین اور اُن مین بسد اور موتی اور شادنج وغیرہ شریک ہون - احراق یعنے جلانا کبھی دوا کی قوت کو کم کر دیتا ہی اور کبھی زیادتی قوت کی پیدا کرتا ہی - کل ادویہ حادہ جن کے جوہر لطیف ہون خواہ اون کے جوہر معتدل ہین ایسی دوائین جب جلائی جائین اون کی حرارت اور حدت کم ہو جاتی ہی اسواسطے کہ جوہر ناری جو اون ادویہ مین پوشیدہ ہی بعد جلانے کے تحلیل اور فنا ہو جاتا ہی - جیسے زاج کے جمیع اقسام اور قلقطار - اور جو ادویہ ایسی ہین کہ اون کے جوہر کثیف ہین اور قوت اونکی حاد اور تیز نہین ہی احراق کے ذریعہ سے اونمین قوت حادہ پیدا ہوتی ہی جیسے چونا وغیرہ کہ قبل جلانے کے محض کنکر تھا اور کسی قدر حدت اسمین نہ تھی جب احراق نے اس مین اثر کیا تیزی اور حدت بہم پہونچی دوا کا احراق پانچ فائدہ مین سے کسی ایک فائدہ کے واسطے ہوتا ہی اوسکی حدت ٹوٹ جائے - خواہ نئی حدت پیدا ہو جائے - یا اوسکا جوہر کثیف لطیف ہو جائے - یا اینکہ آمادہ پس جانے پر ہو جائے - یا اوسکے جوہر کی رداءت باطل ہو جائے - مثال صورت اول کی زاج اور قلقطار - مثال دوسرے کی چونا - مثال تیسرے کی سرطان اور قرن الایل جو سوختہ کرکے استعمال کرتے ہین - مثال چوتھی صورت کی ابریشم کہ اوسکا استعمال اسلئے تقویت قلب کے کرتے ہین مگر مقرض کرکے اوسے استعمال کرنا بہتر ہی بہ نسبت سوختہ کرنے کے مگر مقرض کرنے مین اوسکے اجزا اس قدر چھوٹے نہین ہوسکتے جس قدر پسی ہوئی دوا کے اجزا چھوٹے ہو جاتے ہین - ہان اگر بڑی صعوبت اختیار کیجائے شاید قینچی سے ریشم ایسا باریک کٹجائے جیسا درکار ہی - پانچوین صورت کی مثال بچھو کا جلانا ہی کیواسطے جب اس کا استعمال کرین - غسل یعنے دھونا دوا کا ہر ایک دوا سے جوہر حاد جو اوس مین آمیختہ ہو الگ کر دیتا ہی اور اوس مین تسکین اور تعدیل پیدا کرتا ہی اور بعض اقسام کا دھونا دوا مین بعد مفرط حرارت کے تبرید پیدا کرتا ہی اسی واسطے جو دوا ارضی ہو کہ بوجہ احراق کے اونمین کسی قدر ناریت پیدا ہوئی ہو بعد غسل اور دھو ڈالنے کے یہ ناریت اوسکی دور ہو جاتی ہی - جیسے چونا بجھایا ہوا کہ بعد دھونے کے معتدل باقی رہتا ہی اور احراق اوسکا بروقت پانی پڑنے کے زائل ہو جاتا ہی - اور بعض قسم کے دھونے سے غرض اوس شی کی تبرید نہین ہوتی بلکہ غرض یہ ہوتی ہی کہ اجزا اوس کے چھوٹے چھوٹے ہو جائین خواہ بڑے ہو جائین تا کہ جو غایت اور غرض ہی وہ پوری بر آمد ہو جسطرح توتیا کو دھوتے ہین کہ پانی کے ذریعہ یہ سحق کرتے ہین -

ازانجملہ یہ بھی ایک طرح کا غسل ہی کہ اوس دوا سے کوئی اثر خواہ قوت جدا ہو جائے - جسطرح حجر ارمنی خواہ لاجورد کو بخوبی اسواسطے دھوتے ہین کہ اونکی قوت مغثی یعنے متلی پیدا کرنے والی قوت اون سے جدا ہو جائے - بستہ اور منجمد کرنا دوا کا اوس سے نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ ہر ایک دوا کی قوت لطیف بعد منجمد کرنے کے باطل ہو جاتی ہی اور اگر مزاج اوسکا بارد ہو برودت بڑھ جاتی ہی - قریب کسی دوا کے اگر کوئی دوا رکھی جائے اوسکے ذریعہ سے چند کیفیات غریبہ ادویہ مین پیدا ہوتے ہین - یا انکے افعال اور خواص مین انقلاب ہو جاتا ہی اسلیے کہ اکثر افعال اور خواص بدل جاتے ہین مثلاً ادویہ حارہ سرد ہو جاتی ہین خواہ سرد دوائین گرم ہو جاتی ہین جیسے اگر کوئی دوا بارد قریب حلتیت خواہ فربیون کے اور جند بیدستر کے رکھی جائے خواہ قریب مشک کے رکھی جائے اوسمین کیفیت حرارت کی پیدا ہوگی اور اگر کسی دوائے گرم کو ہمراہ صندل اور کافور کے رکھین اوسکی تاثیر بارد ہو جائے گی - یہ بات ادویہ کے اوصاف اور افعال کی جو اوپر مذکور ہوئین اونکا بخوبی لحاظ کرنا چاہیے کہ مختلف اقسام کی دوائین مختلف ادویہ کے قرب اور مجاورت سے خواص ادویہ کے بدل جاتے ہین - احکام ممازجت یعنے آمیختہ کرنے ادویہ کے یہ ہین کہ کبھی ادویہ کے احکام اور آثار بوجہ آمیزش کے قوی ہو جاتے ہین - اور کبھی بوجہ اختلاط اور آمیزش کے احکام دواؤن کے باطل ہو جاتے ہین - کبھی مزاج ادویہ کی بوجہ آمیزش کے اصلاح ہوتی ہے - اور اون کے مضار اور خرابیان زائل

ہوجاتی ہین - اور کبھی عمدہ مزاج کی دوا بوجہ آمیزش کے خراب ہوجاتی ہو- پہلی صورت کی مثال مثلاً بعض ادویہ مین قوت مسہلہ کسی قدر ہوتی ہو لیکن وہ قوت محتاج ایک معین کی ہو اسواسطے کہ فعل دوا کا بباعث معین قوی نہین ہو- پھر جب اوس کے ہمراہ معین بہم پہونچتا ہے- فعل اسہال کا اوس دوا سے بخوبی صادر ہوتا ہو- اور بقوت ظہور اس فعل کا اوس سے ہوجاتا ہو جیسے تربد کہ اسمین قوت مسہلہ ہو مگر ضعیف ہو اور باحدت نہین ہو کہ تحلیل شدید پر قادر ہو اور اوس ضعف کے جہت سے بلغم رقیق کے اسہال پر تنہا تربد کو قدرت نہین ہو جب اس کے ہمراہ زنجبیل بھی شریک ہو اُسکی حدت اور تیزی کی اعانت سے خلط لزج اور چسپندہ زجاجی کو جسمین کثرت ہو بھی اخراج کرتا ہو اور بسرعت اسہال اس خلط کا کردیتا ہو- اسی طرح افتیمون کا حال ہو کہ یہ بھی بطی الاسہال ہو جب فلفل اسکے ہمراہ شریک ہو خواہ اور ادویہ لطیفہ ہمراہ افتیمون کے شریک ہون بسرعت اسہال پیدا کرتی ہو اس لیے کہ یہ ادویہ افتیمون کی قوت مسہلہ کی معین ہوتی ہین - ریوند چینی بھی اسیطرح کہ اوس مین قوت قابضہ قوی ہو مگر قوت تفتیح کی اوسکی قوت قبض مین نقصان پیدا کرتی ہو- اگر ریوند کی آمیزش طین ارمنی خواہ اقاقیا سے کرین قبض شدید پیدا کرتی ہو- کبھی اسواسطے نفوذ پیدا کرنے اور بدرقہ کے زعفران کا ادویہ مین اختلاط کرتے ہین جیسے زعفران ہمراہ گل سرخ اور کافور اور بسد کے ملائی جاتی ہو تاکہ قوت تنفیذ کی پیدا کرے اور تا اثر ادویہ مذکورہ کا قلب تک پہونچا دے اور کبھی آمیزش برعکس اس غرض کے ہوتی ہو یعنے قوت نفوذ کی کم کرنے کے واسطے آمیزش کیجاتی ہو- جیسے تخم ترب کو ملطفات مین اس غرض سے شریک کرتے ہین تاکہ دیر تک اون کا قیام جگر مین رہے اور بہت جلد نفوذ نہ کرجائین اور اتنا ٹھہرین کہ جو غرض اون ادویہ کے استعمال سے ہو وہ اثر نمایان ہوجاے اسلیے کہ اگر یہ ادویہ بسرعت جگر مین نفوذ کرجائین تو بلا تمام ہونے فعل مقصود کے دفع ہوجائین گی اور تخم ترب کی شرکت سے یہ فائدہ ہوتا ہو کہ اس سے ترکیب پیدا ہوتی ہو اور جو شے عروق اور رگون مین نفوذ کرنے والی ہو بوجہ اس حرکت متضاد کے دیر مین نفوذ کرتی ہو- جن دواؤن کی قوت آمیزش کی وجہ سے باطل ہوجاتی ہے اوس کی مثال یہ ہو کہ مثلاً دو دوائین فعل واحد کو دو قوت متضاد سے کرتی ہین - خواہ اون قوتون مین گو تضاد واقعی نہین ہو مگر زیر بہ تضاد کے ہو جب ایسی دو ادویہ یکجا ہون اور حسب اتفاق ایک دوا کا فعل دوسری دوا کے اثر پر سابق ہوجاے اوس وقت تو اوس کا فعل تمام ہوگا اور ظاہر ہوجائے گا اور اگر کسی کا فعل پہلے اثر سے دوسری دوا کے سابق نہو اوس وقت دونون کے اثر مین تمانع اور مزاحمت پیدا ہوگی اور کسی کا فعل بوجہ تعارض کے واقع نہو گا مثلاً بنفشہ کہ ذریعہ تلیین کے اسہال پیدا کرتا ہو اور بلیلہ کا اسہال بطور عصر اور تکثیف کے ہوتا ہو جب وہ دونون ملاکر کسی مادہ کے اسہال کے واسطے استعمال کرین اور اگر دونون ساتھ ہی اپنا فعل کرین مزاحمت پیدا ہوگی - اور دونون کا فعل باطل ہوگا اور اگر بلیلہ کا اثر پہلے ظاہر ہو اور عصر پیدا کرے بعد ازان بنفشہ اثر کرے تب بھی فعل اسہال دونون سے ظاہر نہوگا - اور اگر بنفشہ پہلے اثر تلیین کا پیدا کردے اوس کے بعد بلیلہ کا استعمال ہو اور عصر پیدا کرے فعل اسہال کا بقوت ظاہر ہوگا - تیسری صورت کی مثال آمیزش جسمین اصلاح اور رفع مضرت ہوجاے یہ ہو جیسے صبر اور کتیرا اور مقل پس صبر جو کہ اسہال کرتا ہو اور تنقیہ امعا کا اسی سے پیدا ہوتا ہو مگر سحج اور خراش امعا بھی پیدا کرتا ہو اور رگون کے مُنھ کو کھول دیتا ہو جب اوس کے ہمراہ کتیرا اور مقل بھی شریک ہوا وہ کتیرا اوسوقت تغریہ اور لزوجت پیدا کرکے صبر نے جو خراش پیدا کی ہو اوسے برطرف کردے گا اور مقل رگون کے مُنھ کو تقویت دیتا ہو اور ضرر سے صبر کے نجات کا گمان غالب ہوتا ہو یہ قواعد اور امثلہ طبائع ادویہ اور انکے استعمال مین نافع ہین -

فصل چھٹی دواؤن کے التقاط اور یکجا کرنے کا بیان

التقاط ادویہ سے مراد یہ ہو کہ اون کو توڑنا اور نکالنا خواہ چھننا خواہ تراشنا کس طرح کرین اور ذخار سے یہ مقصد ہو کہ بعد حاصل کرنے کسی دوا کے اوسے کیونکر رکھین کہ اوس کے اثر کی حفاظت رہے - چونکہ ادویہ مستعملہ مختلف اقسام کے مستعمل ہین معدنی بھی ہین اور نباتی اور حیوانی پس معدنی مین عمدہ اقسام دواؤن کے وہی ہین جو مشہور معادن سے لیے جائین - جیسے قلقند یعنے پھٹکری قبرسی

اور زراج یعنے سرخ خواہ گلابی پھٹکری کرمان سی لیجاوے کہ یہ بھی فرد ہو کہ معدنی آمیزش سے پاک ہون اور کوئی اشیء دوسری سوائے اُس نوع کے ان مین آمیختہ نہ ہو فقط جوہر اُسی دوا کا لیا جائے اور اُوسکے رنگ و ریو اور مزہ وغیرہ مین کسی طرح کی خرابی نہ واقع ہو۔ اور نبات کے اقسام مین بھی دویہ مخصوص چند قسم کی مستعمل ہین۔ کچھ اوراق یعنے پتیان اور تخم اور جڑین ہین اور کچھ شاخین اور ڈالین اور کلیان ہین اور کچھ گوند کی قسم سے ہوتی ہین۔ اور کچھ پھل بھی مستعمل ہین اور بعض نبات کا مجموعہ درخت بعینہ جسطرح کا ہوتا ہے مع جڑ اور شاخ وغیرہ کے۔ اوراق خواہ پتیان وہی لینی چاہیے۔ جو اپنی پوری مقدار کو پہونچ چکی ہون اور بعد پوری مقدار کے پہونچنے کے بوجہ برگ ریزی وغیرہ کے اُونکا رنگ وغیرہ خراب ہوا ہو خواہ اُونکی قوت مین نقصان نہ آگیا ہو۔ اور اگر ٹوٹ کر گر پڑی ہون جیسے پت جھاڑ وغیرہ مین گرتی ہین اُنکی خرابی مین کیا شک ہے۔ بزور اور تخم کا بھی یہی حال ہے کہ اونکو اوسوقت لینا چاہیے جب اُونمین سختی پیدا ہو اور اُونکی خامی اور تری برطرف ہو جائے اور اصول یعنے جڑون کو اُوسوقت اُکھیڑین جب پتے گرنے کا وقت پہونچے۔ اور کلی جب خوب کھل جائے اُوسوقت توڑنی چاہیے مگر بعد کھل جانے کے پژمردہ نہ ہونے پائے کملائی ہوئی نہ ہون یا خود بخود ٹوٹ کر درخت سے نہ گری ہون۔ شاخ اور ڈالیان جو خوب ہری بھری ہون اور پختہ ہو چکی ہون لیکن ہنوز خشکی اور اینٹھنا اُن مین شروع نہ ہوا ہو۔ پھلون کا بھی عمدہ وقت توڑنے کا وہ ہے کہ پختہ ہو جائین اور خود بخود گر پڑنے کا وقت نہ آنے پائے۔ اور جو درخت مسلم استعمال کیا جاتا ہے اُسکے لینے کا وقت اچھا وہی ہے کہ تروتازہ ہو اور بیج اوس مین پڑ چکے ہون اور پختگی بزور مین آگئی ہو۔ الغرض جسقدر جڑون مین کجی اور تشنج کم اور شاخین پتلی ہون گی اور بزور تخم بھرے ہوئے اور گندہ ہون گے اور بھرے ہوئے دانے ہون اور جسقدر فواکہ مین رس زیادہ ہوگا اور وزنی ہون گے وہی بہتر ہونگے۔ جو گوند تیلی ہوگئی ہو اور خشک ہو کر چسپیدہ ہو جائے اور ترشک ہو اوس سے کچھ اثر نہین مترتب ہوتا ہے بلکہ اگر وزنی ہو اور جسقدر وزنی ہو وہی بہتر ہے جو دوا بروقت صفائی ہوا کے حاصل کیجائے افضل ہے بہ نسبت اُوس دوا کے جو ہوائے مرطوب مین خواہ ایسے وقت لی جائے کہ پانی برسنے کا زمانہ قریب ہو۔ جتنی ادویہ تری اور دشتی ہین بہ نسبت بستانی کے قوی تر ہین اور حجم مین بھی چھوٹی ہوتی ہین۔ اور پہاڑون کی بوٹیان وغیرہ جنگل کی دواؤن سے بھی زیادہ قوی ہین اور جن دواؤن کے چننے اور توڑنے کے مقامات ہوا خواہ دھوپ کے رُخ پر ہون وہ بھی بہ نسبت اور قسم کہ مقامات کی دوا کے افضل ہین۔ جہان دھوپ اور ہوا کا گذر نہ ہو۔ اور جس دوا کے توڑنے کے وقت بارش ہوئی ہو اور جسوقت اُوسے پانی درکار تھا برس گیا ہو افضل ہے بہ نسبت اوس دوا کے جسے بروقت ضرورت آب باران نے سیراب نہ کیا ہو اور سب احکام بنا بر اغلب و اکثر کے صحیح ہین۔ جس دوا کا رنگ پورا اور گہرا اور مزہ بخوبی ظاہر اور بو اوسکی پاکیزہ ہو وہ دوا قوی تر ہے اپنے اور امثال کی نظر سے۔ گھاس وغیرہ کا حال یہ ہے کہ دو برس کے بعد تین برس کے اندر اندر اُنکی قوت ساقط ہو جاتی ہے سوائے چند ادویہ معدودہ کے جنھین ہم شمار کرین گے جیسے خربق سیاہ اور سپید کہ اونکے بقا کا زمانہ طولانی ہے۔ اور صموغ کا چھوڑنا بعد خوب منجمد ہونے کے مناسب ہے اور قبل از انکہ گوند مین خشکی پیدا ہو جائے اور قبل از انکہ ایسی خشکی اونمین پیدا ہو جائے کہ مالش دینے مین پس جاتا ہے اور اکثر صموغ کی قوت تین برس کے بعد باقی نہین رہتی خصوصاً افربیون ہر ایک طبقہ کی دوائے صمغی خواہ غیر صمغی کے بقائے قوت کا زمانہ بقدر عمدگی دوا کے طولانی ہوتا ہے۔ اگر دوائے تروتازہ قوی الاثر کم باقی ہو دوائے کہنہ دو چند مقدار پر قائم مقام دوائے تازہ کے ہو سکتی ہے کسی قسم کی دوا کیون نہو۔ حیوانات کی قسم کی ادویہ مین شرط یہ ہے کہ وہ حیوان جوان ہو اور زمانہ ربیع مین جسکا جسم صحیح ہو اور کسی طرح کا مرض لاحق اوس کے جسم مین نہ ہوا ہو اور اوس کے اعضا پورے اور درست بے نقصان ہون اور بعد ذبح اور تذکیہ کے جو جو چیزین پھینک دیجاتی ہون وہ سب پھینک دی ہون اور جو حیوانات امراض مین مبتلا ہو کر مر گئے ہون اون مین سے کوئی چیز نہ لین۔ یہ وہی قواعد ہین کہ طبیب کو ان پر آگہی واجب ہے اب ہم مقالہ دوسرا شروع کرتے ہین

اور اونھین ادویہ کو اس مقام پر درج کرین گے اور اون کے طبائع اور خواص سے بحث کرین گے جو اپنی ولایت خاص مین باسانی ہم پہونچ سکتے ہین اور اگر اونکی علامات صحیحہ کے ذریعہ سے تفقد اور تلاش کرین مل سکین اور جو ادویہ ایسی ہین کہ فقط اونکے نام ہم سنتے ہین اور حصول اونکا دشوار ہے اونھین ہم ذکر نکرین اور الواح مذکورہ بالا کی ترتیب ورا ونکے الوان کو بیان کرتے ہین اور بشمار امراض کے جداول کے الوان مقرر کرتے ہین اور ہر مرض کے خاص رنگ مرض کو جیسا مناسب ہے ہم تجویز کرتے ہین انشاءاللہ تعالے اور خدا اسکے اتمام کی آسانی عطا کرے مقالہ پہلا تمام ہوا۔

دوسرا مقالہ اسکی تقسیم یعنے چند الواح اور ایک قاعدہ پر کی ہے اور قاعدہ میں ادویہ مفردہ کے جزئیات کا بیان ہے پہلے مقالہ مین چونکہ یعنے تفصیل الواح اور خانہائے نقشہ ادویہ مفردہ کی بیان کی ہے اور جس ترتیب پر نقشہ مرتب ہے اوسے بھی بتوضیح تمام بیان کیا ہے اور اب ہمارا یہ ارادہ ہے کہ ہر ایک خانہ مین اس نقشہ کے جو جو امور واقع ہون گے خواہ ہر ایک خانہ کا نام اور پیشانی پر جو لفظ لکھی جاے گی اور جو رنگ خاص ہر ایک خانے سے اوسے بھی بیان کرین پہلے چار خانے یعنے نام دوا۔ اور شناخت عمدہ اقسام کیفیت اور طبیعت۔ احوال ورافعال کلیہ کا حال تو ظاہر ہے محتاج بیان نہین ہے بارہ خانے یعنے پانچوین سے سولھوین تک البتہ محتاج تعدد تفصیل کے ہین کہ اون مین کون الفاظ واقع ہونگے اور اوسکا رنگ خواہ علامت کیا ہوگی۔ اور یہ گمان نہو کہ یعنے بہ تکلیف یہ الفاظ معدود کئے ہین بلکہ الفاظ مندرجہ ذیل وہی ہین جو تمام اس نقشہ کے خانون مین جابجا استعمال اونکا آتا ہے اسلیے کہ جو دوا جس فعل ور خاصیت سے متصف ہے اوسکے ذکر مین وہ لفظ ضرور صحیح ہوگا اور تعرض آثار اور خواص کلیہ کا یہان نہین کیا گیا ہے بلکہ وہی احکام جو ہر دوا کے خاص خاص ہین بیان کیے جاتے ہین

پہلی لوح یعنے پانچوین لوح خواہ پانچوان خانہ اس نقشہ کا منجملہ اون الواح اور خانون کے جنمین رنگ خاص بھی مقرر کیا جاتا ہے اور اوسمین بیان افعال وخواص دوا کا ہوگا منجملہ اون افعال کے لطیف کثیف لذع نشاف ملطف مکثف مزلق محلل جالی مفتح مخشن ملس مفتح گرگون کے منھ کھولنے والی مقطع۔ کاسر ریاح۔ جاذب۔ لاذع۔ رادع۔ منقی مسکن وجع مجمر محلک۔ مقرح۔ اکال۔ محرق۔ مسلیع۔ عفونت۔ معفن۔ کاوی مقوی۔ منضج۔ منفج۔ مخدر۔ مسدد۔ رخو یعنے ڈھیلے عضو وغیرہ کو استوار کردے۔ متخلخل۔ منفخ۔ غسال۔ مزلق۔ عاصر۔ قابض۔ مصفی خون۔ معرق جو پسینا نکالے۔ مجود الکیموس جسکا کیموس اچھا ہے۔ ردی الکیموس جسکا کیموس برا ہے۔ بانی کے ضرر کو دفع کریگا۔ الاکثیر الغذا جو کہ جزو بدن زیادہ ہو۔ قلیل الغذا جو جزو بدن کم ہو۔ مقوی اعضا مقوی احشا یعنے اعضائے اندرونی۔ ردی الخلط جس سے خلط ردی پیدا ہو کر ہر خلط کی طرف مستحیل ہوجائے۔ نافع امراض سوداوی۔ مولد بلغم۔ مولد سودا۔ مولد صفرا۔ دافع ضرر بلغم۔ موافق مزاج مشائخ۔ افعال اسکے غریب اور دور از طبیعت ہین۔ ہوا مین اثر اسکا ظاہر ہوتا ہے۔ مسہل کا بدرقہ ہے مسہل کی معین ہے۔

دوسری لوح یعنے چھٹے خانہ مین ایسے امور کا بیان ہوگا۔ جو متعلق زینت کے ہین مثلاً ہم لکھین گے منقی ہے یعنے صاف کرتی ہے۔ کدورت جلد مین پیدا کرتی ہے جھائین کو دور کرتی ہے بہق اسود۔ اور وضح یعنے سپیدی نمایان در برص کو مانع ہے۔ برص پیدا کرتی ہے۔ داد ہے۔ کلف ہے۔ نمش سے نجات دیتی ہے۔ کلف کو خواہ نمش کو پیدا کرتی ہے آثار قروح سے۔ آثار جدری سے۔ جلد کے شقاق اور پھٹ جانے سے۔ ہونٹ کے پھٹ جانے سے نجات دیتی ہے۔ سلی اور کانٹا اندر سے نکال لیتی ہے دانتون مین جلا دیتی ہے دانت اکھیڑ لیتی ہے۔ ناک کی بو سے گندہ دہنی سے نجات دیتی ہے۔ گندہ دہنی پیدا کرتی ہے۔ بدن کو فربہ کرتی ہے۔ بدن کو لاغر کرتی قمل یعنی جون کو قتل کرتی ہے۔ ورم داحس کو مفید۔ دندان متغیر سے ترجیح ناخون سے سنا خون متآکل یعنے سڑے ہوئے سے نقط سپیدے نجات دیتی ہے۔ پستان اور خصیہ کو محفوظ رکھتی ہے۔ رنگ مین حسن پیدا کرتی ہے۔ نکہت خوشبو کرتی ہے۔ بالون کو سیاہ کرتی ہے۔ خواہ بالون سپید کردیتی ہے بال بڑھا کر لانبے کرتی ہے۔ سرخ کرتی ہے۔ بالونکو مضبوط کرتی ہے۔ اور گھونگھریالے خواہ سیدھے کرتی ہے۔ خواہ بالون کے منھ پھٹ جاتے ہین۔ بالون کے پھٹ جانیکو منع کرتی ہے داء الثعلب یعنے بالخورہ اور داء الحیہ کو منع کرتی ہے انتشار یعنے بال گرنیے منع کرتی ہے انتشار پیدا کرتی ہے گنج پیدا کرتی ہے۔ بال ترا شتی ہے بال اگا دیتی ہے۔

تیسری لوح یعنے ساتوان خانہ اورام اور ٹھور کی نسبت۔ اورام حارہ

خواہ اورام باردہ سے نجات دیتی ہے۔ اورام باطنی سے۔ ظلفونی سے۔ ورم رخو۔ نغر سرطان۔ ورم سخت۔ خنازیر۔ سلع شہدیہ دبیلات دبیلہ باطنہ سے۔ جمرہ۔ نملہ۔ شری۔ جاورسیہ۔ نقاطات۔ نار فارسی طاعون اورام فرجہ خصف یعنے استحکام اورام عضل۔ شور لیفہ۔ اورام زیر گوش اورام زیر بغل اور اماں یعنے نتق جو لڑکوں کو ہوتا ہے۔ قیلہ یحیی اورام جگر اورام طحال۔ اورام معدہ۔ اورام قضیب۔ اورام رحم۔ ورم مثانہ ورم پستان۔ ورم انثیین۔ اورام گردہ۔ اورام معدہ سے نجات دیتی ہے۔ خواہ اورام گرم۔ اورام رخو۔ اورام صلب۔ اور سرطان کو پیدا کرتی ہے۔

چوتھی لوح یعنے آٹھواں خانہ خراج اور قراح کا ہے اسمین ان امراض کا بیان ہے۔ قروح ناعیہ۔ قروح خبیثہ۔ قروح عفنہ قروح وسخہ سے نجات دیتی ہے۔ قروح مین وسخ یعنے چرک پیدا کرتی ہے۔ نواسیر سے خواہ ورشید سے نجات دیتی ہے۔ مدمل ہے۔ گوشت تازہ پیدا کرتی ہے گوشت زاید کو گرا دیتی ہے۔ پپڑی ڈالتی ہے۔ جرب اور کرب اور حکہ کو مفید ہے۔ آگ سے جلے ہوئے کو نجات دیتی ہے۔ آکلہ سے محفوظ رکھتی ہے تعفن اعضا کو مانع ہے۔ نار فارسی کو مفید ہے۔ ہڈیون مین جو مادہ ہوتا ہے کھینچ لاتی ہے۔ خشک ریشہ جو سخت ہو جائین انھین نرم کر دیتی ہے۔

لوح پانچوین یعنے نوان خانہ آلات مفاصل کے واسطے مقرر ہے اسمین استخراج لکھونگا وجع مفاصل سے مراد اتنے امور ہین (۱) ہتک اور فسخ جو عیب کے چوٹ اور کوفتگی سے ہو (۲) ماندگی (۳) پٹھے کا درد (۴) پٹھے کا پیچیدہ ہو جانا (۵) مفاصل کا سخت ہو جانا (۶) امراض باردہ عصب کے (۷) پٹھے کا خشک ہو جانا (۸) اعصاب کو قوی کرنا (۹) ورم عصب کا (۱۰) قروح عصب کے (۱۱) درد پشت (۱۲) سقر عصب (۱۳) ضربہ اور سقطہ جو عصب کو پہونچے (۱۴) عرق النسا کے لائق دوا (۱۵) خلع کیوجہ سے جو درد اقسام پیدا ہوتے ہین یعنے پٹھے کٹ جانے اور چڑھ جانے سے (۱۶) تشنج اور تمدد فالج اور رعشہ خلع اور قیل و رفتوق (۱۷) نقرس (۱۸) کزاز (۱۹) قدم کے اوجاع (۲۰) ٹیٹونی کرجمین جو دوا خاص ترہے اتنے امور کا بیان اس لوح مین ہوگا

چھٹی لوح سر کے متعلق امور کا بیان اس مین ہوتا ہے جیسے درد سر جو حرارت سے ہو اوسکے مفید ادویہ خواہ درد سر بارد کی دوا اور شقیقہ کی خواہ بیضہ جو ایک شدید قسم درد سر کی ہے اوسکی دوا۔ لقوہ کو مفید یا مضر خواہ سکتہ کو۔ ضعیف دماغ کے مضر ہے کہ درد سر پیدا کرتی ہے خواہ سر کی تقویت کرتی ہے خواہ دماغ یعنے بھیجے کو زیادہ پیدا کرتی ہے خواہ دماغ کو فضول سے پاک کرتی ہے۔ ریاح جو سر مین بھرے ہون اونکی تحلیل کرتی ہے۔ سدہ ہائے دماغی کی تحلیل کرتی ہے۔ سر مین گرانی پیدا کرتی ہے۔ سکر اور مستی کو مفید ہے۔ سبات خواہ جنکی پیدا کرتی ہے نیند پیدا کرتی ہے۔ سر دھونے سے اس دوا کے ایک سوزش پیدا ہوتی ہے کریم اوس سے پاک نہین ہوتا۔ تشنہ اور سکر دیر مین آنے پاتا ہے صرع کو دفع کرتی ہے۔ سدر اور دوار کو نافع ہے۔ سبات کو مفید ہے۔ مالیخولیا کو نافع ہے۔ جنون کو نفع کرتی ہے۔ خواب سے لڑکا جو ڈرتا ہے اوسکو مفید ہے۔ شیر غش کو نافع ہے۔ سرسام حار کو مفید ہے۔ سبات سہر یعنی اور جمود کو نافع ہے۔ حافظہ کو قوی کرتی ہے۔ نسیان پیدا کرتی ہے۔ خمار کو مفید ہے۔ دوی اور طنین کو نافع ہے۔ کری گوش اور بہرے پن کو مفید ہے۔ درد گوش کو نافع ہے۔ ورم گوش کو مفید ہے۔ قروح اور زخمہائے گوش کو نافع ہے۔ نزلہ کے اقسام اور زکام کو مفید ہے۔ رعاف یعنے نکسیر کو نافع ہے کہ دور کر دیتی ہے۔ چھینک لاتی ہے۔ زیادہ چھینکین اگر آتی ہون انکو دور کرتی ہے۔ منہ کے چھالون کو نافع ہے قلاع اور بوشش دہن کو مفید ہے۔ منہ کے امراض کو مفید ہے۔ سیلان لعاب دہن کو روکتی ہے۔ دانتون کی تقویت کرتی ہے۔ آسانی دانت کے اوکھاڑنے مین اس سے ہوتی ہے۔ دانتون کے کند ہونیکو مفید ہے۔ زبان کے اقسام اورام کو نافع ہے ضفدع اللسان جو ایک گرہ زبان پر مینڈک کی شکل پر بستہ ہو جاتی ہے اوسکو مفید ہے مسوڑھے کے قروح اور زخمون کو خون جو مسوڑھے سے اکثر نکلا کرتا ہے اوسکو مفید ہے

ساتوین لوح مین اعضائے چشم کو جو عوارض ہوتے ہین اونکے مضر اور مفید خواص ادویہ کے درج ہونگے۔ آشوب چشم جو حرارت سے ہو خواہ آشوب چشم کہنہ سبل جو ایک جھلی سی آنکھ مین پڑ جاتی ہے قروح اور زخم جو آنکھون مین خاشاک ریزے وغیرہ کے پڑ جاتے ہین ظفرہ یعنے ایک سرخ نقطہ جو آنکھ مین پیدا ہوتا ہے سبز رنگ کے نشانات کبود ہو جانا آنکھون کا۔ سپیدی جو آنکھ مین جیسی ابھر آجائے۔ آنکھون کا اوپر چڑھ اور آنکھون کے ڈھیلون کا باہر کیطرف زیادہ برآمد ہونا اور بڑے ہو جانا طبقہ قرنیہ کا موٹا ہو جانا۔ ڈھلکہ کی بیماری جسمین آنسو زیادہ نکلتے ہین۔ مقوی بصارت دوا کا ہونا نزلات چشم خواہ نزول الماء کو روکنا۔ انتشار کو روکنا۔ تقلصہ وسوراخ چشم کی تنگی کو فائدہ دینا۔ پانی جو آنکھ مین اوترتا ہو اور خواہ اوتر آیا ہو اوسکے لیے مفید اور

مفرد دوا۔ ناصور گوشہ چشم جسکو غرب کہتے ہین۔ ناخونہ جو آنکھ مین پیدا ہوتا ہے کیچڑ خواہ چیپڑ جو آنکھ سے نکلتا ہے۔ آنکھ کے صحت کی حفاظت کرتی ہے جرب و حکہ چشم یعنے تر اور خشک کھجلی آنکھ کی۔ سلاخ یعنے پلک کا موٹا ہونا اور کھجلی پلک کی اور پلکون کے بالون کا گر جانا کوئی بال ایسا پیدا ہو جائے جس سے آنکھ مین ایذا پہونچے۔

آٹھوین لوح اعضائے نفس اور سینے کی ادویہ کہ جو مقوی اعضائے نفس ہین خواہ اعضائے نفس کو مضر ہون خواہ اورام لوزتین اور لہات کے مفید اور مفرد دوا اور خوانیق اور ذبح کی دوا۔ جونک کی چھوڑانیوالی حلق سے۔ سانس کی آمد و شد کی آفات کی دوا۔ ربو یعنے تنگی نفس۔ انتصاب نفس یعنے جس مین بدون سیدھی کرنے گردن کے خواہ اوپر کی طرف کھینچنے کی سانس نہ آسکے۔ سینہ کی خشونت کو دور کرنیوالی خواہ سینہ مین خشونت اور درد کھانسی کرنیوالی۔ آواز مین خشونت پیدا کرنی والی دوا۔ بطلان آواز کو مفید۔ آواز کی صاف کرنے والی دوا کھانسی کی مفید کھانسی پرانی جو خشک آتی ہو۔ ذات الجنب کی دوا۔ ذات الریہ کی دوا۔ قے کی مناسب دوا۔ نفث الدم یعنے کھنکھار مین پیپ آنیکی دوا سل کی دوا۔ اجابت سینہ کی قروح کی پاک کرنیوالی دوا۔ خون تھوکنے کے مرض کی دوا۔ پہلو کے اعضا کی مناسب دوا۔ پھیپھڑے مین خواہ سینہ مین جو خون بستہ ہو جاتا ہے اُسکی دوا۔ خفقان یعنے حرکت مضطربہ قلب سردی سے ہو خواہ گرمی سے اُسکی دوا اور ورام پستان کی دوا۔ دودھ بڑھانیوالی اور زیادہ کرنیوالی دوا۔ دوائے مقوی قلب۔ فہم کو پاک کرتی ہے۔ سوء مزاج گرم قلب اور سوء مزاج بارد قلب کو مفید ہے غشی کو مفید ہے۔

نوین لوح اعضائے غذا کے متعلق ادویہ وہ ہین جو معدہ کو تقویت دین جو معدہ کو تضعیف کرین۔ ہضم کو ضعیف کرین۔ ہضم کو خراب اور بدحال کرین۔ اشتہا کو نمایان یعنے بھوک کھولدین۔ اشتہا کو ساقط کر دین۔ بری چیزون کے کھانیکی اشتہا پیدا ہونے کی مٹانے والی دوا۔ معدہ کے واسطے خراب دوا کونسی ہے۔ ہچکی دور کردے۔ متلی کو دفع کرے۔ قے لانیوالی دوا۔ کرب معدہ مین پیدا کرے۔ ڈکار کی مفید۔ ڈکار زیادہ لانیوالی دوا۔ معدہ کو یہ دوا ڈھیلا کرتی ہے۔ معدہ کو آراستہ پیراستہ کرتی ہے۔ سدہ ہائے معدہ کی تفتیح کرتی ہے۔ معدہ مین لذع پیدا کرتی ہے۔ پیاس بڑھاتی ہے۔ پیاس مین سکون پیدا کرتی ہے۔ معدہ کو مفید اور نافع ہے۔ درد معدہ کو مفید ہے۔ زلق المعدہ کو نافع ہے۔ سرطان معدہ کو نافع ہے۔ ورم معدہ کو مفید ہے۔ جگر کی مقوی ہے۔

جگر کو مضر ہے۔ درد جگر کی مفید ہے۔ سدہ جگر کو مفید۔ قروح جگر کو مفید ہے اورام گرم جگر کی مفید ہے۔ اورام باردہ جگر کو مفید ہے جگر کی سختی کو مفید ہے۔ جگر مین صلابت پیدا کرتی ہے۔ یرقان زرد کو دور کرتی ہے۔ یرقان اسکی دوا سے پیدا ہوتا ہے۔ استسقا زقی یا استسقا لحمی یا طبلی کو مفید ہے۔ استسقا کو پیدا کرتی ہے۔ طحال کے درد کو مفید ہے۔ ورم طحال کو مفید ہے۔ طحال کی سختی کو مفید ہے۔ یرقان سیاہ کو دور کرتی ہے۔ نفخہ طحال کو مفید یا مضر۔

دسوین لوح اعضائے نفض فضول کی ہے یعنے جن اعضائے فضول اخلاط خواہ اعضا کے دفع ہوتے ہین اون ادویہ مین وہ دوائین ہین جو براز کو بآسانی دفع کر دین۔ رطوبت اور اخلاط غلیظہ کو باسہال خارج کرین۔ مائیت کو براہ اسہال خارج کرین۔ یہ کے مسہل۔ خون کا اسہال کرین طبیعت کو بستہ کر دین۔ یعنے دست رک جائین۔ اسہال کو نافع ہون ذرب جو بیماری معدہ سے عارض ہوتا ہے اوسکو نفع کرین۔ معدہ مین سحج یا خراش پیدا کرین۔ ہیضہ کو نافع ہون۔ ہیضہ پیدا کرین۔ زلق الامعا کو مفید ہون دیر تک معدہ مین ٹھہرائین کسی چیز کو خواہ این کہ خود دیر تک معدہ مین ٹھہرین۔ سحج کو مفید ہون۔ قروح معدہ کو نافع ہون مروڑ کو مفید ہون۔ مروڑ پیدا کرین۔ پیچش کو مفید ہون۔ قولنج بارد کو فائدہ کرین۔ قولنج حار کو مفید ہون۔ قولنج ریحی کو مفید ہون قولنج ورمی دور کرین۔ امعا کے ورم کو نافع۔ ایلاؤس سے نجات دین۔ دیدان اور کیڑے جو امعا وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین انکو مفید ہون۔ درد جو امعا مین ہوتے ہین انکو نافع ہون۔ فضلا براز کی بدبو دور کرین فضلہ براز مین بوئے بد پیدا کرین۔ ادرار بول کرین۔ ادرار حیض کرین۔ بول اور حیض دونوں کو ادرار کرین احتباس بول خواہ دشواری بول اور حرقت بول اور تقطیر البول اور سلسل البول اور بول الدم اور بول قیح کو مفید ہون۔ گردہ کی تقویت کرین۔ ذیابیطس کو اور سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کو مفید ہون اور ورم اور درد گردہ اور قروح گردہ قروح اور جرب مثانہ اور مثانہ کی خارش درد مثانہ استرخائے مثانہ کو مفید ہون۔ مثانہ کو مضر ہون۔ رحم کے درد کو مفید ہون۔ سیلان رطوبت کو روکے رحم کا تنقیہ کردے۔ خون حیض کو بند کردے۔ خون حیض کو جاری کردے اورام رحم کو نفع کرے۔ رحم کا منھ جو ملگیا ہو اسکو کھولدے۔ رحم مین سخونت پیدا کرے۔ رحم کو تنگ کردے۔ ریاح رحم کو نافع ہو۔

شور اور داغ جو رحم مین پڑتے ہون ۔ انکو اور قروح رحم کو مفید ہو حمل رہ جانے پر معین ہو عقم یعنے بانجھ کر دینے کو عورت کے مؤثر ہو ۔ جنین کو نکال دے ۔ اسقاط حمل کر دے ۔ مشیمہ جسکو جہوڑ کہتے ہین بعد ولادت کے رہجاتا ہو اسکو خارج کر دے ۔ تسہیل ولادت کرے ۔ نفسا یعنے زچہ کو خون ولادت سے پاک کر دے باہ کو برانگیختہ کرے منی بکثرت پیدا کرے ۔ زیادتی منی کو کم کر دے ۔ احتلام اگر زیادہ ہو یسل ہون وا سے نہانے کی حاجت کم ہوجائے نعوظ یعنی خواہ ایستادگی ذکر کی پیدا کرے ۔ فریسا موس یعنے بے اندازہ شہوت باہ کو نفع کرے ۔ اورام تقضیب کو اور جراحت ہائے مقعد کو مفید ہو مقعد کی تقویت کرے ۔ اورام مقعد کو دور کرے قروح مقعد اور شقاق مقعد اور دردہائے مقعد کو مفید ہو بواسیر مقعد کو اور خون جو مقعد سے جاری ہو اسکو اور استرخائے مقعد کو مفید ہے مقعد کے باہر نکل آنیکی دوا ۔ بواسیر مقعد کو دور کر دے ۔

گیارھوین لوح حمیات کی ہے حمیات حارہ اور باردہ جو کہنہ ہون اور حمیات مختلطہ از قسم غب و رحمی محرقہ سے اور حمی لطیفہ سے نجات دہندہ ادویہ ۔ ربع یعنے چوتھے دن جو تپ آتی ہو اوس سے نجات دے ۔ باری سے جو تپ آتی ہو ۔ اور تپ دق کی مفید ۔ حمیات یومیہ حمی عفنہ کو مفید ہو ۔ لرزہ سے اور شطر الغب سے حمی غشیہ خلطیہ سے نجات دے ۔

بارھوین لوح سموم اور زہر کے اقسام کی ادویہ جیسے تریاق اور فادزہر گزندہ جانور اور ہوام کے قتل کرنے والی دوا ۔ ہوام کے بھگانے والی ۔ زہر دوائے قاتل ۔ بیش کی سمیت کو دور کرنے والی ۔ قرون سنبل جسے سنکھیا بھی کہتے ہین اوسکو مفید ۔ تخم مار کا زہر دور کرنیوالی شوکران اور افیون سے اور مرتک سے اور بھنگ سے اور دھتورہ سے فطر و ذراریح سے خانق النمر اور خانق الذئب سے خرگوش دریائی سے نجات دیتی ہے ۔ چوہے کو یہ دوا قتل کرتی ہے اقسام سانپ کے ڈسنے کو مفید ہو ۔ سانپ کے کاٹنے اور بچھو کے ڈنک مارنے سے اور رتیلا سے اور عنکبوت یعنے مکڑی سے ۔ عقرب جرارہ سے ۔ عقلۃ النسر سے کتے کے کاٹنے سے ۔ آدمی کے کاٹنے سے کلب الکلب سے دریائی اژدہے سے نیولے سے ۔ موغالی سے فائدہ دیتی ہے ۔ زہر کے بجھائے ہوئے تیر اور زہر ہلاہل سے جو ارمنی ہے اور چیتے کے بچے کے زہر سے نجات دیتی ہے ۔

حرف الف

حرف الف سے جو دوائین شروع ہوتی ہین اون کا بیان ۔

اکلیل الملک جسکو فارسی مین گیاہ قیصر اور ہندی بالمین برنگ کہتے ہین **ماہیت** یہ دوا شگوفہ خواہ کلی ایک گیاہ کی ہو رنگ اسکا زرد و زرد شل تیرہ گیاہ خشکیدہ کے ہوتا ہو شکل اسکی ہلالی ہو اس مین اگرچہ تخلخل اور پولاپن ہو مگر اوسکے ہمراہ کسیقدر سختی اور صلابت بھی ہوتی ہو ۔ ایک قسم اسکی سپید ہوتی ہو اور بعض قسم اسکی زرد رنگ ہو **اختیار** اجود اور عمدہ قسم اسکی وہی ہو جو زیادہ سخت اور رنگ قدرے اوسکا سپیدی مائل ہو مزہ اوسکا تلخ ہو اور اسکی خوب ظاہر ہو ۔ **دیسقوریدوس** کہتا ہو کہ عمدہ اسکی وہ ہو جسکا رنگ زعفرانی ہو اور خوشبو مین پاکیزہ ہو گو کہ بو اس قسم کی ضعیف ہو اور یہ عمدگی اوسکی ہی ہو کہ بو ان اور رنگ وسکا مبتغی کا ایسا ہو **طبیعت** گرم خشک بدرجہ اول کی ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ طبیعت اسکی مرکب ہو اور حرارت اسکی برودت پر غالب ہو **افعال و خواص** تھوڑا سا قبض ہمراہ تحلیل کے ہو اور اسی سبب سے تنضیج کی قوت اسمین ہو ۔ حکیم بدیغورس نے کہا ہو کہ یہ دوا فضول بدنی کو بالخاصہ پگھلا دیتی ہو ۔ اطبا کہتے ہین کہ اکلیل الملک ہمراہ سفرجل کے مسکن اوجاع ہو ۔ یہ دوا محلل اور ملطف اور مقوی اعضا ہو بیضہ سپیدی انڈے کی ملا کر اور میتھی کا آٹا داخل کرکے اور اسی اور خشخاش بھی بحسب موقع و مقام ورم کے اضافہ کرکے زیادہ مفید ہے ۔

قروح و جروح تر زخم جن مین رطوبت ہو اون کو نافع ہو خصوصاً قروح شہد یہ کر اوسکو پانی مین پیسکر طلا کرین ۔ خواہ اور کوئی دوا از قسم مجففات قروح اسمین بڑھالین جیسے مازو خواہ طین خفیف مثلاً گل ارمنی وغیرہ اور

اعضائے راس اورام گوش اور کان کے درد کو اسکا ضماد ہمراہ میفختج کے نافع ہو اور اسیطرح ہمراہ اور ادویہ مجففہ کے جو ابھی مذکور ہو چکین ۔ اور کانون مین اسکے عصارہ کو نچوڑ کر ڈالنا بھی مفید ہو ۔ درد کیواسطے اسکا نفع بہت جلد ظاہر ہوتا ہو ۔ اسی دوا کا نطول بھی تیار کرکے استعمال کیا جاتا ہو پس درد سر مین تسکین پیدا کرتا ہو **اعضائے چشم** ضماد اسکا ہمراہ میفختج کے آنکھون کے ورم کو نافع ہو اور نیز ادویہ دیگر مذکورہ بالا کے ہمراہ اسکا ضماد کرتے ہین اور جو شاندہ اسکا ہمراہ شراب کے ورم چشم کو نافع ہو **اعضائے نفض** اورام مقعد اور انثیین اور رحم کو بطور ضماد کے ہمراہ میفختج کے و نیز ہمراہ اور ادویہ کے مفید ہو اور مطبوخ اسکا شراب مین بنایا جاتا ہو

انیسون جسکو زیرہ رومی اور ہندی مین رزیانہ رومی کہتے ہین **ماہیت** اسکی یہ ہو کہ تخم رازیانہ رومی کا ہو اور تیزی اسکی رازیانہ نبطی سے کم ہو اسمین کسیقدر حلاوت بھی ہو اور حرارت اسکی رازیانہ نبطی سے بہت زیادہ ہے **طبیعت** اسکی جالینوس کہتا ہو کہ دوسرے درجہ مین گرم ہو اور تیسرے مین خشک ہو اور درجہ سوم کی حرارت اور یبوست کا بھی قول ہو **اختیار** اچھی وہی قسم ہو جو تازہ ہو اور دانہ بڑے بڑے ہون جنکی بو بھی جیدا ہوتی ہو خوشبو تیز ہو۔ انیسون اقریطی ہو بنسبت مصری کے بہتر ہو **افعال و خواص** مفتح ہو مگر تھوڑا سا قبض اسمین ہو مسکن اوجاع ہو اور محلل ریاح خصوصاً بریان کرنے سے۔ حدت اسمین ایسی ہو کہ قریب بادویہ محرقہ معلوم ہوتی ہو اور جلی ہوئی بو اسمین سے آتی ہو **اورام و بثور** چہرہ کی بھربھری اور تہیج کو اور ورم اطراف یعنے ہاتھ پاؤن وغیرہ کی سوجن کو سود مند اور نافع ہو **اعضائے سر** اگر اسکی دھونی لین یا اسکی بخارات کا استنشاق کرین تو دوار اور گھومنی کو نفع کریگا۔ اور اگر اسکو پیسکر روغن گل ملاکر کان مین ٹپکائین کان کے اندر جو شگاف صدمہ اور چوٹ لگنے سے عارض ہوتا ہو اوسکو اور نیز اقسام دردگوش کو نافع ہو **امراض چشم** سبل مزمن کو مفید ہو **امراض اعضائے نفس و سینہ** سانس کی آمد و شد مین آسانی کرتی ہو اور دودھ کو بڑھاتی ہو **اعضائے غذا** جو تشنگی بسبب رطوبات بورقیہ کے پیدا ہوتی ہو اوسکو دور کرتی ہو سدہائے جگر و طحال کو جو رطوبات سے پڑین اونکو نافع ہو **اعضائے نفض** مدر بول اور عرق یعنے پسینا اور حیض کی ہو جسکو سپید پیر کہتے ہین۔ رحم کا تنقیہ سیلان رطوبات سپیدہ سے کرتی ہو محرک باہ کی ہو۔ بیشتر قبض شکم پیدا کرتی ہو اور اسمین قریہ قوت ادرار جو اسمین ہو اسکی معین ہوتی ہو اسلیے کہ اکثر مدرات قابض بھی ہین سدہائے گردہ اور مثانہ کی اور رحم کی تفتیح کرتی ہو **حمیات** حمی عتیقہ کو یعنے پرانے بخار کو نافع ہے۔

افسنتین جسکو ہندی مین بستاد کہتے ہین **ماہیت** اوسکی ایک لکڑی ہو اوسکی پتی سعتر کی پتی سے مشابہ ہو اور اوسمین کسیقدر تلخی اور قبض یعنے زبان کی گرفت اور تیزی بھی ہو جنین کہتا ہو افسنتین کے چند اقسام ہین پشرتی اور سوسی اور طرسوسی اور ایک وہ قسم ہو جسکو وہ لکام سے لاتے ہین۔ اور بعض دیگر متقدمین نے کہا ہو کہ افسنتین کی پانچ قسمین ہین طرسوسی اور سوسی اور نبطی اور خراسانی اور رومی۔ افسنتین نبطی مین عطریت ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ اسمین جوہر ارضی ہو کہ اوسکی وجہ سے قابض ہو اور جوہر لطیف ہو جسکی سبب سے مسہل و مفتح ہو۔ افسنتین منجملہ اقسام شیح یعنے درمنہ کے ہو اسیواسطے بعض علما اسکو شیح رومی سے نام نہاد کرتے ہین۔ عصارہ اسکا زیادہ قوی ہو بنسبت اسکے برگ کے از نظر تجربہ کے اوسکا قیاس عصارہ افراسیون سے کیا جاتا ہو **اختیار** سوسی و طرسوسی کی عمدہ قسم وہی ہو جسکا رنگ غبار کا ایسا ہو اور بو اوسکی ملنے سے مثل صبر کے سونگھی جاے **طبیعت** اول مین گرم اور سوم درجہ مین خشک ہو اور عصارہ اوسکا زیادہ تر گرم ہو۔ اور بعض اطبا نے کہا ہو کہ درجہ دوم مین یابس ہو اور یہ قول شاید زیادہ صحیح ہو **افعال و خواص** مفتح اور مقابل و قابض و سکا اوسکی تلخی سے زیادہ تر قوی ہو۔ نبطی مین قبض کی قوت زیادہ ہو اور حرارت کمتر ہے اسیوجہ سے بلغم کا اسہال نہین کرتی اگرچہ معدہ مین کچی بلغم ہو اور نہ بلغم کے اسہال مین اوس سے کچھ نفع پہونچتا ہو۔ اسمین تحلیل کی بھی قوت ہو منجملہ خواص سے اوسکے یہ ہو کہ پارچہ اور لباس کو کیڑے کے کھانے اور دیوچہ لگنے سے محفوظ رکھتا ہو اور جو فساد پارچہ مین ہوام کی وجہ سے آجاتا ہو اوس سے محفوظ رکھتا ہو۔ اور مداد یعنے روشنائی کو فساد و تغیر سے اور کاغذ یعنے کتاب کو جو اسی سیاہی سے لکھی جاے کیڑا لگنے اور چوہے کے کترنے سے بچاتا ہو **زعفیت** رنگ کو اچھا کرتی ہو کہ خوشنما ہو جاتا ہو اور داء الحیہ اور داء الثعلب کو مفید ہو جو آثار اور نشان زیر چشم خواہ اور جگہ پڑ جاتے ہین اون کو زائل کر دیتی ہو **جراح اور قروح** صلابات ہاے اندرونی کو بطور ضماد کے اور شرباً نافع ہو **امراض سر** سر مین تشنگی پیدا کرتی ہو اور عصارہ افسنتین سے درد سر عارض ہوتا ہو۔ مجھے یہ گمان ہو کہ یہ درد اسلیے عارض ہوتا ہو کہ مضر معدہ کو ہو۔ بخار جوشاندہ افسنتین کا درد گوش کو نافع ہو۔ اور اگر شراب مین پکاکے اسکو پلائین خمار کو نافع ہوگا اگر اسکا ضماد ہمراہ نطرون کے اندر تالو اور حنک کے کرین خناق باطنی اور ورم پس گوش کو مفید ہو۔ درد گوش اور جو رطوبت کان سے بہتی ہو اوسکو بھی مفید ہو اور شہد کے ہمراہ اسکو پلانا سکتہ کو نافع ہے۔ **اعضائے چشم** آشوب چشم کہنہ کو مفید ہو خصوصاً نبطی کا ضماد اگر آنکھ کے نیچے کرین۔ غشاوہ یعنے جھلی جو آنکھ مین پڑتی ہو اوسکو بھی

مفید ہے۔ اگر اسکا ضماد مفنجج ملا کر بنایا جائے اور مستعمل ہو ضربان چشم کو فائدہ کرتا ہے اور ورم چشم کو نافع ہے اور جو خون کا نقطہ آنکھ مین منجمد ہو جاتا ہے اوسکو بھی نفع کرتا ہے **اعضاے نفس** شراب افسنتین اوس ربو کو جو سرا شیف کے نیچے عارض ہوتا ہے مفید ہے **اعضاے غذا** اشتہا جو ساقط ہو چکی ہو اوسکو واپس لاتی ہے اور یہ عجیب دوا ہے اگر اسکا جوشاندہ خواہ اوسکا عصارہ دس روز تک پلا جائے اور ہر روز تین قوا سیات یعنے تیرہ تولہ سات ماشہ اور سات رتی پلایا جائے۔ استسقا کو بھی نافع ہے۔ اسیطرح ضماد اسکا ہمراہ طین اور نطرون اور آرد شیلم کے مفید ہے اور یہ ضماد مرض طحال کیواسطے بھی مفید ہے کبھی استسقا اور مرض طحال مین افسنتین کا ضماد ہمراہ طین اور روغن سوسن اور نطرون کے کیا جاتا ہے۔ دیدان یعنے کرم شکم کو بھی قتل کرتا ہے خصوصاً اگر سورا و چاول کے ہمراہ پکائی جاوے عصارۂ افسنتین معدہ کے واسطے زبون ہے اور گیاہ اسکی بھی خاص قسم معدہ کو ضرر کرتی ہے بسبب ملوحت و تلخی ہونے کے سوائے نبطی کے کہ وہ مضر نہین ہے اور اگر سنبل الطیب اوسمین ملا دیجائے درد معدہ کو نفع کرتی ہے۔ شراب افسنتین مقوی معدہ ہے۔ اور دیگر افعال بھی کرتی ہے۔ یرقان کو بھی مفید ہے خصوصاً اگر اوسکا عصارہ دس روز مین روزانہ بقدر تین اوقیہ کے یعنے نو تولہ پانچ ماشہ دو رتی پلایا جائے افسنتین کا ضماد جگر اور معدہ اور خاصرہ پر کیا جاتا ہے اور ان مقامات کے درد کو نفع کرتا ہے جگر اور خاصرہ پر تو روغن حنا سے قیروطی بنا کر ضماد ہوتا ہے اور معدہ پر روغن گل ملا کر خواہ گل سرخ ملا کر ضماد کرتے ہین۔ ان اعضاے مذکورہ کی صلابات کو بھی افسنتین سے نفع ہوتا ہے **اعضاے نفض** مدر بول اور حیض کی ہے اور قوی ہے اسکا ادرار بہ نسبت حیض کے خصوصاً اگر بار اور عسل ملا کر حمول کیا جائے مسہل صفرا ہے بلغم کے اخراج مین اس سے کچھ نفع نہین ہوتا اور اوس خلط کے اخراج مین اسکا فائدہ ہے جو کسی آنت مین ٹھہری ہو مقدار شربت اسکی بھگو کر خواہ جوشاندہ مین پانچ درہم سے سات درہم تک ہے اور جرم سے اسکے دو درہم ہے۔ شراب افسنتین کا پینا بواسیر اور شقاق مقعد کو بھی مفید ہے۔ جسوقت فقط افسنتین کو جوش دین خواہ ہمراہ برنج کے مطبوخ تیار کرین اور شہد ڈال کر پلائین دیدان کو قتل کریگی اور خفیف سا اسہال شکم بھی ہوگا۔ اسیطرح سوکھا کر جوشاندہ تیار کرین یہی سب افعال یہ مطبوخ بھی کرے گا۔ عروق کو خلط مراری اور خلط مائی سے پاک کرتی ہے اور اسی خلط کا ادرار کرتی ہے **حمیات** کہنہ پتون کو نافع ہے خصوصاً عصارۂ افسنتین مثل عصارۂ غافث کے **سموم** **تین** **بحری** یعنے دریائی اژدہا اور بچھو کے کاٹنے سے نفع کرتی ہے اور سوغالی کے کاٹنے سے **مترجم** شاید مراد سوغالی سے اژدہا جنگلی ہو **تین** شراب کے ہمراہ شوکران کے ضرر سے بچاتی ہے۔ جو خناق کہ فطر یعنے چھتری کے پینے سے عارض ہو اوسکو مفید ہے خصوصاً اگر سرکہ ملا کر استعمال کرین۔ طلا کرنا اوسکا بدن پر مچھرون کے پاس آنیکو منع کرتا ہے۔ اگر روشنائی کو افسنتین کے پانی مین تر کرین جس کتاب کو اوس سیاہی سے لکھین چوہا کتاب کو نہ کاٹے گا۔

بدل ہموزن افسنتین کے جعدہ اور شیح ارمنی ہے اور تقویت معدہ مین ہموزن اوسکے اسارون اور نصف وزن بلیلہ بھی شریک کرین

آس اسکی ماہیت مشہور ہے ہندی مین اوسیرہ کہتے ہین اسمین تلخی کے ساتھ کھٹاپن اور شیرینی بھی ہے اور برودت بکھٹاپنے کی ہے اور بیخ اسکی زیادہ قوی ہے۔ اسکی جڑ کا قرص شراب مازو کے ذریعہ سے بناتے ہین آس مین جوہر ارضی ہے اور جوہر لطیف تھوڑا سا ہے جڑ اسکی مع اوس شے کے جو اوسکے ساق پر ہو برنگ ساق ہے اور بصورت اور بشکل کف دست کے ہے۔ روغن مین اسکے وہ سب منافع ہین جنکو ہم لکھتے ہین اختیار قوی تر آس وہی ہے جو مائل بسیاہی خسروانی ہو خصوصاً گول پتی کی بھی علے الخصوص پہاڑی اون جملہ اقسام مین عمدہ ہے۔ بہت سیاہ کا پھل اوسکی قوت بہ نسبت سپید قسم کے ضعیف ہے۔ اور شگوفہ اوسکا وہی بہتر ہے جو سپید ہو اور اوسکے پھل کا عصارہ اجود ہے۔ عصارہ اوسکا جسوقت بستہ ہو جاتا ہے ضعیف العمل بھی ہوتا ہے اور اوسمین پھپوند بھی لگ جاتی ہے اسلیے کہ اوسکے قرص بنا لین طبیعت مین اسکی لطیف سی حرارت ہے اور غالب اوس پر برودت ہے اور قبض اوسکا زیادہ ہے۔ بہ نسبت برودت کے عجب نہین کہ برودت اوسکی پہلے درجہ کی ہے اور یبوست اوسکی حدود ابتدا درجہ دوم کی کسی حد مین ہے **افعال اور خواص** اسہال کو بند کردیتا ہے اور پسینہ کو بھی روکتا ہے اور ہر ایک قسم کا نزف اور خروج رطوبت اور ہر ایک شے کا سیلان جو کسی عضو کی طرف ہو اوسکو روک دیتا ہے۔ اگر حمام مین اس

HAKEEM SHOUKAT ALI

سے بدن کی مالش کیجائے بدن کو قوی کردے اور جو رطوبات زیر جلد ہون اونکو سوکھا دے نطول اسکے جوشاندہ کا ہڈیون پر کرنا اونکی شکستگی کی درستی جلد کردیتا ہو تیزی اسکی بدل ہو تو تیا کا بدنکی خوشبو کرنے مین سہر ایک نشرف دم وغیرہ کو اسکا نطول نافع ہو اور ضماد کرنا خواہ پلانا بھی اسی طرح مفید ہو۔ اسیطرح اسکا رُب اور اُسکے پھل کا رب بھی ہو قبض اوسکا بہ نسبت تبرید کے زیادہ ہو۔ تغذیہ اوسکا بہت کم ہو شراب کے اقسام خواہ پینے والی دواؤن مین ایسی کوئی چیز نہین ہو کہ قبض کے ہمراہ درد ہائے ریہ اور کھانسی کو نفع کرے بجز شراب آس کے۔ زنبیت روغن اسکا اور عصارہ اور طبیخ اسکا بالون کی جڑون کو مضبوط کرتا ہو اور بالون کے گرجانے کو منع کرتا ہو۔ بالون کو دراز کرتا ہو اور سیاہ بھی کردیتا ہو خصوصاً حب الآس۔ اگر حب الآس کو روغن زیتون مین جوش دیکر استعمال کرین عرق کو منع کرتا ہو۔ اور خراش رگ کو منع کرتا ہو۔ سوکھی پتی اسکی بدبوے بغل اور اور بھی ران کو منع کرتی ہو خاکستر اوسکی جلی ہو توتیا کا جھائین کو پاک صاف کردیتا ہو اور بہق کو زائل کرتا ہو اورام اور بثور اورام اور بثور مین تسکین دیتا ہو اور حمرہ اور نملہ اور بثور اور قروح اور شری کو اور قروح جو دونون کف دست پر ہون اور آگ کے جلنے سے جو چھالا پڑے اوسکو بھی روغن زیت کے ہمراہ۔ اسی طرح شراب آس کی اور برگ اوسکے جسکا ضماد کیا جاوے بعد اسکے کہ روغن زیت اور شراب ملاکر خوب اوسکو گھیین جیسے مسکہ کا پھین اوٹھتا ہو۔ اسیطرح روغن آس کا حال ہو اور جو مرہم اوسکے روغن سے بنائے جاتے ہین۔ خشک سفوف اسکا اگر داخس پنجے بسہری پر چھڑکا جائے نافع ہو۔ اسی طرح اوسکی قیروطی جو طیار کیجائے اگر اسکا پھل شراب مین پختہ کرکے ضماد کرین جو قروح دونون کف دست اور دونون قدم مین ہوتے ہین اچھے ہوجاتے ہین اور آگ سے جلا ہوا مقام بھی اچھا ہوتا ہو اور آگ کی جلے ہوئی جگہ پر چھالا نہین پڑنے پاتا ہے۔ اسی طرح خاکستر سے اوسکی اگر قیروطی بنائی جاوے۔ **آلات مفاصل** اگر اسکے پھل کو شراب مین پختہ کرکے مفاصل پر ضماد کرین استرخائے مفاصل کو موافق ہوتا ہو۔ اور اگر ہڈیون کے جوڑ اور ٹکڑون پر جو ابھی جڑے نہون اور پیوستہ نہ ہوئے ہون اونکو بھی نفع کرے گا۔ **اعضائے آس** نکسیر چلنے کو روکتا ہو اور حزاز یعنے سر کی سپید بھوسی جسکو بفا کہتے ہین اوس کو دور کرتا ہو۔ سر کے قروح اور کان کے زخمون کو اچھا کر دیتا ہو اور پیپ جو اون قروح مین ہو اوسکو پاک کردیتا ہو یہ سب فوائد اسکے پانی کے ہین جب وہ پکایا قطور کیا جائے شراب آس استرخائے لثہ کو نافع ہو اور برگ آس سے اگر شراب مین جوش دے کر ضماد کرین درد سر شدید مین سکون پیدا ہوتا ہو بخارات نبیذ کو منع کرتی ہو شراب آس کی اگر قبل شرب نبیذ کے اوسکو پئین **اعضائے چشم** رمد اور جحوظ مین سکون پیدا کرتا ہو۔ اگر آس کو جو کے ہمراہ پختہ کرین اور استعمال کرین تو اورام چشم کو زائل کردے۔ ناخونہ چشم مین ادویہ مین خاکستر آس کی داخل کیجاتی ہو۔ **اعضائے نفس و صدر** قلب کو تقویت دیتا ہو اور خفقان قلب کو دور کرتا ہو۔ پھل اسکا بسبب حلاوت کے کھانسی کو مفید ہے اور کھانسی کے مریض کو دست آتے ہون قبض پیدا کرکے شکم بستہ کردیتا ہے۔ پھل اسکا نفث الدم کو مفید ہے اور اسی طرح رب اسکا بھی اسی طرح کا ہو۔ **اعضائے غذا** تقویت معدہ کی کرتا ہو خصوصاً رب اوسکا اور حب الآس اور فضول کا سیلان جو معدہ کیطرف ہوتا ہو اوسکو منع کرتا ہو **اعضائے نفض** عصارہ ثمر اوسکا مدر ہے اور خود ہی آس پیشاب کی سوزش کو نافع ہو اور مثانہ کی سوزش کو مفید ہو۔ زیادہ حیض کی آمد کو روکنے کے واسطے بھی یہ دوا عمدہ ہو۔ پانی اسکا طبیعت کو بستہ کرتا ہو اور اسہال مراری کو بند کرتا ہو اگرچہ باہر یعنے شکم وغیرہ پر طلا اوسکا کیا جائے اور اسہال سوداوی کو بھی بند کردیتا ہو۔ اور روغن کنجد کے ہمراہ بلغم کو نچوڑ کر بذریعہ اسہال خارج کردیتا ہو جوشاندہ اوسکے پھل کا سیلان رطوبات رحم کو نافع ہوتا ہو اوسکے ضماد کرنے سے بواسیر کو نفع ہوتا ہو۔ ورم خصیہ کو بھی نافع ہو جوشاندہ اوسکا خروج رحم اور مقعد کو نافع ہو **سموم** رتیلا کے کاٹنے سے نافع ہو۔ اور اسی طرح اسکا پھل اگر شراب کے ساتھ پیا جائے اسی طرح بچھو کے کاٹنے سے بھی مفید ہوگا۔

اقاقیا جسکی ہندی کیکر کا رس ہو۔ **ماہیت** اوسکی یہ ہو کہ عصارہ قرظ کا ہو جو ایک قسم ببول کی ہو اوسکو نچوڑ کر پہلے کسیقدر خشک کرلیتے ہین پھر پھر اوسکے قرص اور ٹکلیان بنا لیتے ہین۔ اسمین کسیقدر لذع ہو جو دھونے سے دفع ہوجاتی ہے اسلیے کہ یہ دوا دراصل مرکب ہو جوہر ارضی سے جو قابض ہو اور جوہر لطیف سے کہ اوس سے لذع پیدا ہوتی ہو اور دھونے سے باطل ہوجاتی ہو اور حدت ہی کیوجہ سے زبان کے جرم مین در آتی ہے۔ اور سردی یا خشکی پیدا کرتی ہو۔ **اختیار** اچھی قسم وہی ہے جو خوشبو ہو اور

سبز مائل بسیاہی اور ملکی نہ ہو اور سخت ہو **طبیعت** مغسول ور شستہ کی طبیعت بارد اور مجفف درجہ دوم میں اور غیر مغسول پہلے درجہ میں بارد ہے اور حدود دوم میں یابس ہے **افعال و خواص** قابض ہے اور سیلان خون کو روکتا ہے **زینت** بالوں کو سیاہ کرتا ہے اور رنگ کو خوشنما کرتا ہے اور جو شقاق اور پھٹ جانا ہاتھ پاؤں وغیرہ کا سردی کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اوسکو نفع کرتا ہے **اورام اور بثور** جو جو منافع اس کے مذکور ہوئے سب اوس میں بھی بہ نسبت اورام اور بثور کے ہیں - اور سہری کو بھی نافع ہے اور انڈے کی سپیدی کے ہمراہ آگ کے جلے ہوئے عضو کو بھی نافع ہے اور اورام حارہ کو مفید ہے - **آلات مفاصل** استرخائے مفاصل کو منع کرتا ہے - **اعضائے سر** منھ کے قروح اور زخموں کو نافع ہے **اعضائے چشم** مقوی بصر ہے اور قوت باصرہ کی تلطیف کرتا ہے - آنکھ کے لیے سوائے اقاقیائے مصری کے اور کوئی قسم اچھی نہیں ہے - آشوب چشم میں سکون پیدا کرتا ہے اور حمرہ جو آنکھ میں عارض ہوتا ہے اوسکے اعراض میں سکون پیدا کرتا ہے - اور ناخونہ چشم کی ادویہ میں داخل ہے -

اعضائے نفض طبیعت میں قبض پیدا کرتا ہے اگر شربا استعمال کیا جائے خواہ حقنہ اوسکا کیا جائے خواہ ضماد اوسکا شکم وغیرہ پر کریں - سحج اور اسہال دموی کو نافع ہے اور سیلان رحم کو قطع کر دیتا ہے نتو رحم یعنی رحم کا اونچا ہو جانا خواہ مقعد کا اونچا ہو جانا اور رحم اور مقعد کے استرخائے کو بھی دور کر دیتا ہے اور اونکو اپنی جگہ پر پھیر لاتا ہے **اسقیل** جسکو ہندی میں کانڈی اور کندری کہتے ہیں - **ماہیت** یہ بصل الفار ہے اسکا نام بصل ایفار اسواسطے رکھا ہے کہ فارہ یعنے چوہے کو قتل کرتا ہے نہایت تیز اور قوی چیز ہے پکانے سے پانی میں خواہ بریان کرنے سے اسکی قوت ٹوٹ جاتی ہے - بعد بریان کرنیکے صورت اوسکی شل قدید شقتالو کے ہو جاتی ہے - رنگ اوسکا زرد مائل بسپیدی ہے - اسکی زہریلی بھی ہے - بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ بلبوس بھی ہے اور یہ گمان غلط اس شخص کو یوں ہوا کہ تھوڑی سی علامت قریب قریب بلبوس کے اسمیں اوسنے پائی تھی حالانکہ اوس شخص نے خطا کی ہے **اختیار** عمدہ قسم اوسکی وہ جو سنکھیا کے رنگ پر سیاہی اور سپیدی مائل ہو اور چکنا رہو مزہ اوسکا شیریں ہو اور حدت اور تلخی بھی اوسمیں ہو **طبیعت** گرم درجہ سوم اور سرد حدود دوم میں **افعال و خواص**

محلل بھی ہے اور جذاب خون کا ظاہر بدن کی طرف اور فضول کو جلا دیتا ہے - مقرح ہے اور ملطف زیادہ ہے کیموسات غلیظہ کیواسطے اور مقطع قوی ہے اور یہ تقویت تقطیع کی اوسمیں تسخین کی قوت سے زیادہ ہے - سرکہ اوسکا بدن ضعیف کو قوی کرتا ہے اور صحت بدنی کو پھیر لاتا ہے **زینت** تنہا اسکو طلا کرنا اور ہمراہ منقے اور ریتا بیج کی مستوں کو زائل کرتا ہے - بالخورہ خواہ داء الحیہ سے جو بال گر گئے ہوں اونکو از سر نو اوگالاتا ہے طلا کے طور سے مستعمل ہو خواہ دلوک یعنے ملنے کے طریقہ سے شقاق جلد جو سردی سے عارض ہوا ہو اوسکو نافع ہے اور شقاق عصب کو خصوصاً تخم خام یا نیم سوختہ کے بیچ سے جو معتدل ہے وہ زیادہ مفید ہے - سرکہ اوسکا رنگ میں خوبی پیدا کرتا ہے **جروح اور قروح** خارجی قروح کی تجفیف کرتا ہے اور اندرونی قروح کو مضر ہے اگر کھانے کے طریقہ سے استعمال کریں اور مالش کرنے سے قرحہ ڈالتا ہے **آلات مفاصل** درست اور باسلامت جو کچھ ہے اوسکو تھوڑا سا ضرر پہونچتا ہے باوجودیکہ اوردہائے عصب و مفاصل کو نافع ہے اور فالج اور عرق النسا کو بالخصوص مفید ہے - اسیطرح اسکا سرکہ اور شربت بھی اثر رکھتا ہے - **اعضائے سر** صرع اور مالیخولیا کو نافع ہے اور سرکہ اسکا مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے - اور جو دانت ہل گئے ہوں اونکو جما دیتا ہے اور مضبوط کر دیتا ہے اور گندہ دہنی کو دور کر دیتا ہے **اعضائے چشم** کھانے سے اسکے بصارت میں تیزی ہوتی ہے **اعضائے نفس اور سینہ** ربو کو زیادہ نافع ہے اور سرفہ کہنہ اور خشونت آواز کو مفید ہے - پینے میں اسکا قدر شربت تین اوبولوسات یعنے ساڑھے تیرہ ماشہ ہے ہمراہ شہد کے اور حلق کو قوی کرتا ہے اور اوسمیں سختی پیدا کرتا ہے سرکہ اسکا اگر مستعمل ہو **اعضائے غذا** طحال کی صلابت کو نافع ہے اور مقوی معدہ ہے اور ہضم کو قوی کرتا ہے اسطرح سے کہ طعام کو طافی ہونیسے باز رکھتا ہے اور طافی ہونیکے یہ معنے ہیں کہ غیر منہضم رہ کر معدہ میں ترتا رہے اور نیچے کو نہ اترے اسیطرح سرکہ اسقیل کا اور سلاقہ اسکا ہے جو نیم پختہ کر کے نچوڑا جائے طحال کے مرض میں چالیس روز اگر پلایا جائے - بعض کا مقولہ ہے کہ اگر اکتالیس روز تک بیخ طحال پر اوسکی تعلیق کیجائے تلی کو گھلا دے - استسقا اور یرقان کو نافع ہے **اعضائے نفض** ادرار بول بقوت کرتا ہے اور اسیطرح سرکہ اوسکا اور شراب اسقیل - اور عسر بول کو نافع ہے اور حیض کا ادرار کرتا ہے تا اینکہ جنین گرا دیتا

HAKEEM SHOUKAT ALI

شراب اسقیل اختناق رحم کو نافع ہے اسیطرح سرکہ بھی اور اخلاط غلیظہ کا اسہال کردیتا ہے خصوصاً اسقیل بریان کرکے اسکو پیچ کو نمک کے ہمراہ کرکے بقدر دو فنجان یعنے دو چمچے کے اور ملعقہ کے استعمال کرین نہار اوٹھکر۔ اسیطرح اسقیل ابالا ہوا تخم اسقیل کو نرم نرم کوٹ کر کسی خشک برتن مین رکھین اور شہد ملادین اور ہر روز تناول کرین طبیعت ملین کریگا۔ درد مقعد اور رحم کو نافع ہے اور مغص کو نافع ہے **حمیات** سرکہ اسقیل کا لرزہ کہنہ کو مفید ہے **سموم** اگر دروازون پہ اسکو لٹکائین کہتے ہین کہ ہوام کے دخول کو اوس دروازے سے منع کرتا ہے۔ ہوام کیواسطے اسقیل تریاق ہے۔ اور چوہے کو قتل کرتا ہے۔ سانپ کے کاٹے ہوئے کو نفع کرتا ہے اگر اسکو سرکہ مین پکا کر ضماد کرین۔ **بدل** ہموزن اسقیل کے قروماناا اور ثلث وزن اوسکے وج ترکی اور اسیقدر حماما اسقیل کا بدل ہے۔

اذخر جسکی ہندی گندھیل اور گندبیل اور کنتون اور سوندھی اور رو بس اور سوربا ہے **ماہیت** ایک قسم اوسکی اعرابی ہے جو خوشبو ہوتی ہے اور ایک قسم آجامی ہے جو آتشبا ما اور تہامی کے مقامات مین ہوتی ہے اور اوسکی جڑ سے خس کی ٹٹیان بنائی جاتی ہین اور یہ باریک ہوتی ہے اور پہلی قسم بہت سخت اور موٹی ہوتی ہے۔ اور دوسری نرم اور سادہ بوئین ہوتی۔ دیسقوریدوس کہتا ہے کہ اذخر کی دو قسمین ہین ایک وہ کہ جسمین پھل نہین ہوتا اور دوسری قسم وہ ہے جسمین پھل ہوتا ہے مگر سیاہ رنگ کا ہوتا ہے **اختیار** عمدہ قسم وہی ہے جو اعرابی ہو سرخ رنگ اور پاکیزہ ہو جسکا شگوفہ مائل بسرخی ہو اور جب اوسکو شگافتہ کرین فرفیری یعنے بنفشی رنگ پیدا ہو اور زبان پر رکھنے سے لذع کرے اور کشش کرتی ہے **طبیعت** آجامی کی یہ ہے کہ اوسمین قوت مبردہ ہے اور ابن ابی جریج کے نزدیک جملہ اقسام اسکے بارد ہین اور بیخ اذخر مین قبض کی زیادتی ہے اور شگوفہ اوسکا کسیقدر سخن ہے اور قبض اوس مین بہ نسبت گرمی پیدا کرنیکے کمتر ہے اور عجب نہین کہ اذخر اعرابی اور جو قسم اوسکی مثل طبیعت مین ہو گرم خشک درجہ دوم مین ہو **افعال و خواص** اسمین قبض کی قوت ہے اسی وجہ سے قفاح اذخر نزف الدم کو نفع کرتا ہے۔ کسی جگہ کا نزف الدم کیون نہ ہو اور اوسکے دہن مین تحلیل ہے اور قبض بھی ہے اور بیخ اوسکی قابض تر ہے اور طبیعت میں قبض پیدا کرتی ہے اور اذخر مین انضاج اور تلطیف ہے اور رگون کے منہ کی تفتیح کرتی ہے اوجاع باطنی مین تسکین دیتی ہے خصوصاً جو درد کہ رحم مین عارض ہوتے ہین اور ریاح کی تحلیل کرتی ہے **جروح اور قروح** روغن اسکا خارش کو نافع ہے یہانتک کہ بہائم کی خارش کو نفع کرتا ہے **اورام اور بثور** جو [illegible] اوسکا اورام گرم کو نافع ہے اور صلابات جو اندرونی اعضا مین ہون اونکو بلانیسے اور لگانیسے بطور ضماد کے اور جو اورام باطنی احشا اور اوتاد مین پیدا ہون اون کو مفید ہے **آلات مفاصل** عضل کو مفید ہے اور اگر جام مثقال اوسکا ہمراہ فلفل کے پیا جائے تشنج کو نفع کرتا ہے۔ اور حب ذفراعیا اور ماندگی کو دور کرتا ہے **اعضائے سر** گرانی سر مین پیدا کرتی ہے خصوصاً قسم آجامی اوسکی۔ مگر جو باریک زیادہ اور پہلی قسم ہے ان دونون مین سے وہ درد سر بھی پیدا کرتی ہے اور جو موٹی اور غلیظ یعنے گندہ ہے وہ نیند لاتی ہے برد کیوجہ سے اور مخدر ہے۔ اور جملہ اقسام اوسکے گوشت بن دندان کو قوت دیتے ہین اور رطوبات بن دندان کو خشک کردیتے ہین اور شگوفہ اوسکا تنقیہ سر کا کرتا ہے **اعضائے نفس و سینہ** کے وجع الریہ یعنے پھیپھڑے کے درد کو نافع ہے اور شگوفہ اوسکا نفث الدم کو نافع ہے **اعضائے غذا** بیخ اذخر مقوی معدہ ہے اور اشتہائے طعام زیادہ کرتی ہے اور بیخ اذخر متلی مین سکون پیدا کرتی ہے اگر بقدر ایک مثقال کے تناول کیجائے خصوصاً کہ ہموزن اوسکے فلفل بھی ہو۔ قفاح اذخر واسطے سکون دردہائے معدہ کے ہے اور نیز اورام معدہ اور اورام جگر کو مفید ہے **اعضائے نفض** دردہائے رحم کیواسطے خاص ہے اور اذخر کے جوشاندہ مین بیٹھنا یعنے آبزن کرنا اورام گرم رحم کو مفید ہے اسیطرح اگر اسکی رحم مین تقطیر کیجائے فواہ اسکے پانی سے تبخیر کیجائے اور بول و حیض کا ادرار کرتا ہے پتھر کو ریزہ ریزہ کردیتا ہے طبیعت کو بستہ کرتا ہے خصوصاً اذخر آجامی کے جملہ اقسام اور دونون قسم اذخر کی عورتونکو جو نزف الدم عارض ہو اوسکو قطع کردیتی ہین۔ اور شگوفہ اذخر دردہائے گردہ کو نافع ہے اور بیخ اذخر بھی بقدر ایک مثقال کے ہمراہ فلفل کے استسقا کو نافع ہے اور قفاح اذخر اورام مقعد کو نافع ہے **سموم** گندہ قسم اسکی اگر اوسکی برگ سے ضماد کیا جائے یعنے اوسی ہی کا ضماد جو تازہ اور ہری ہری اوسکے جڑ کے قریب ہوتی ہے وہ ضماد ہوام کے کاٹنے کو نافع ہے

آسارون جسکو ہندی زبان مین تگر کہتے ہین **ماہیت** ایک گیاہ ہے جسمین بہت سے بیخ ہوتے ہین اور جڑین اوسکی گرہ دار اور بیخ خمیدہ اور نیل کے مشابہ اوسکی پتی ہے خوشبو اوسکی پاکیزہ زبان پر لذع پیدا کرتی ہے

اور کلی اوسکی ناشگفتہ برگ کے بیچ مین نزدیک جڑون کے اور رنگ ان کلیون کا بنفشی ہر مشابہ ہوتی ہین بھنگ کی کلی سے جڑ تین اسکی بس الغین کا نفع زیادہ تر ہر تمامی اجزاے اس گیاہ کے۔ اور قوت اوسکی مثل قوت درخ ترکی کے ہر اور قوت اسکی ورخ سے زیادہ ہر **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہر جسکی بو پاکیزہ ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین حار یابس ہر اور کہتے ہین کہ یبوست اسکی بہ نسبت حرارت کے کمتر ہر **افعال و خواص** تفتیح کرتی ہر اور جلا و جامع باطنی مین جسکین پیدا کرتی ہر خصوصاً وہ خیسانده اوسکا جسے ہم باب استسقا مین ذکر کرینگے اور ملطف اور محلل ہر اور اعضاء بارده کی تسخین کرتی ہر **اعضاے چشم** قرنیہ کے غلیظ ہو جانیکو نافع ہر **آلات مفاصل** عرق النسا اور درد دونون زانو کے درد کو جو کہنہ ہو نفع کرتی ہر خصوصاً وہ خیسانده جسکو ہم مرض استسقا کے بیان مین لکھینگے **اعضاے غذا** سدہ ہاے جگر کو زیادہ مفید ہر اور صلابت جگر کو اور یرقان کو استسقا کو نافع ہر تین مثقال سارون کو بارہ تو طول کی یعنے تخمیناً ایک چھٹانک کم دو سیر پانی انگور کا یعنے شیرہ انگور مین بھگو مین اور دو ماہ کے بعد چھان کر طیار کرین تو نفع اسکا استسقاے لحمی مین زیادہ ہر اور صلابت طحال کو خوب نفع کرتا ہر **اعضاے نفض** ادرار کرتا ہر اور مثانہ اور گردہ کی تقویت کرتا ہر اور دست آور ہر مثل خربق سپید کے حکم کھاتے کریمین مقدار شربت اوسکی سات مثقال کی ہر ہمراہ ماء العسل کے اور منی زیادہ کرتی ہر

انزروت جسکو ہندی مین لائی کہتے ہین **ماہیت** ایک درخت خاردار ہر اور اوسمین تلخی ہر **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہ ہر جو زردی مائل ہو اور مشابہ کندر کے ہو **طبیعت** بعض لوگ کہتے ہین کہ دوسرے درجہ مین حار ہر اور اول درجہ مین خشک ہر۔ اور ابن جریج کہتا ہر کہ حرارت اسکی بہت زیادہ ہر **افعال و خواص** منضج ہر اور لذع نہین کرتی اسی سے اندمال کنندہ زخم اور پیدا کنندہ گوشت کی ہر زخمون کے اندر اور مراہم کے نسخون مین استعمال اسکا کیا جاتا ہر۔ اسمین قوت لاجیہ بھی ہر یعنے چپکنیکی اور ایک بات یہ ہر کہ تلخ بھی ہر اسی سبب سے اسمین قوت انفضاح کی ہر اور قوت تحلیل کی بھی ہے **زینت** گنجہ سر پیدا کرتا ہر اگر متواتر اوسکا استعمال کیا جاے خصوصاً شاخ کیواسطے **اورام اور بثور** کل ورم کو اسکا ضماد نافع ہر **جراح اور قروح** گوشت مردار کو سڑا دیتا ہر اور جراحات تازہ کا اندمال کرتا ہر اور ولی یعنے وہ بیکاری ہاتھ کی جس مین ہڈی نہ ٹوٹے اوسے درست کر دیتا ہر سر کہ مین بھگو کر اور نیز اسکی جڑ کو بھگو کر استعمال کرتے ہین **اعضاے سر** اگر ایک فتیلہ خواہ بتی بنا کر پہلے اوسمین شہد لگائین اور پھر پیسے ہوے انزروت سے اوسکو آلودہ کرین اور جس کان مین زخم ہو اوسی بتی کو رکھین چند روز مین زخم اچھا ہو جاے **اعضاے چشم** آشوب چشم کہنہ اور زیادہ کیچڑ نے کو خاص کر نافع ہر۔ نزلات چشم کو اور خصوصاً وہ انزروت جسکو غلیظ شیر مادہ خر مین پرورده کیا ہو زیادہ مفید ہر۔ تنکا و خاشاک وغیرہ جو آنکھ مین پڑ جاے اوسکو نکال دیتا ہر **اعضاے نفض** خام اور بلغم غلیظ کا اسہال کرتا ہے خصوصاً ورک سے اور مفاصل سے۔

ابہل جسکو ہندی مین ڈھیر اور ہوسرا اور دیودار کہتے ہین **ماہیت** اوسکی یہ ہر کہ درخت عرعر کا پھل ہر زعرور کے مشابہ ہو مگر سیاہی اسکی زیادہ ہر اور بو اسکی تیز ہر اور پاکیزہ ہر اور درخت اوسکا دو قسم کا ہوتا ہر۔ ایک قسم کی پتی مثل برگ سرو کے ہوتی ہر اور کانٹے اوس پر زیادہ ہوتے ہین اور چھوٹے ہو کر رہ جاتے ہین لانبے نہین ہوتے دوسری قسم کی پتی جھاؤ کی پتی سے مشابہ ہر اور خشکی و یبوست اوسکی جھاؤ کی پتی سے زیادہ ہر ثمرہ اوسکا مثل سرو کے ہوتا ہر اور حرارت مین اوس سے کمتر ہر اور ابو حنیفہ زنان دار چینی قائم مقام ابہل کے ہر **طبیعت** بعض کا قول ہر کہ تیسرے درجہ مین حار یابس ہے **افعال و خواص** تحلیل اسکی شدید ہر اور تجفیف کے ہمراہ لذع بھی ہر اور کسیقدر قبض پوشیدہ بھی اسمین ہر روغنہاے گرم مین داخل کیا جاتا ہر اور خوشبو اور دہان کا بھی جز ہر اور اکثر روغن مین اسکا نچوڑا ہوا پانی شریک کیا جاتا ہر **جروح او قروح** خبیثہ اسکا آکلہ کو نافع ہر اور قروح متعفنہ کو ہمراہ شہد کے اور سڑانیوالے مادہ کو سڑانے سے منع کرتا ہر اور سیاہ زخم کی سیاہی کو دور کرتا ہر کبھی اسکا ضماد کرتے ہین اور بسبب لذع کے اندمال قروح نہین کرتا ہر اور بسبب شدت حرارت کے اور شدت یبوست کے فعل اندمال اوس سے ممکن نہین ہر بلکہ تجفیف پیدا کرتا ہر **اعضاے سر** اگر جو ابہل کو روغن کنجد مین جوش دین یعنے کے ترکیب وغیرہ مین اور اتنا جوش دیا جاے کہ جو زند کو سیاہ ہو جاے اور پھر روغن کانمین ٹپکائین کری گوش کو زیادہ مفید ہوگا **اعضاے نفض** اگر ابہل کو ملائین خون کا انشعاب گا اور استقاط جنین کر دیگا۔ اور اگر اسکا حمول کیا جاے جب بھی یہی عمل پیدا ہوگا۔

اشنہ جسکو ہندی مین چھڑیلہ کہتے ہین **ماہیت** لطیف و باریک چھلکے اور پوست ہر جو درخت بلوط پر لپٹی ہر اور صنوبر اور جوز کے درخت پر اور خوشبو اوسکی پاکیزہ ہر **اختیار** عمدہ قسم اوسکی وہی ہر جو سپید ہو اور سیاہ قسم اسکی خراب ہر **طبیعت** اسمین تھوڑی سی برودت ہر مائل بقبض یعنے جس برودت سے بیکری پیدا ہوتی ہر اور قبض

معتدل ہے اور ایک قوم نے کہا ہے کہ اشنہ درجۂ اول میں گرم ہے اور سوم میں یابس ہے۔ اور خوزی یعنے ایک طائفہ اور گروہ طبا نے کہا ہے کہ اشنہ سرد ہے اور یبوست اسکی شدید ہے **افعال و خواص** اشنہ میں قوت قبض کی تحلیل کی بھی قوت ہمراہ قبض کے ہے اور تلئین بھی کرتا ہے خصوصاً اشنۂ صنوبریہ کہ قبض اسکا معتدل ہے اور اشنہ قطرانیہ تفتیح سدد بھی کرتا ہے اور ڈھیلے گوشت کے اقسام کو جنمیں استرخا آگیا ہو مضبوط اور استوار اور سخت کر دیتا ہے **اورام اور بثور** اورام حارہ پر طلا کرنا اسکا مسکن ہے اور صلابات کی تحلیل کرتا ہے اور نرم گوشت کے اورام میں سکون پیدا کرتا ہے **آلات مفاصل** ماندگی اور تھکنے کیواسطے جو روغن بنائے جاتے ہیں اون میں پڑتا ہے اور صلابت مفاصل کی تحلیل کر دیتا ہے اسیطرح جوشاندہ اشنہ کا **امراض سر** اگر شراب میں اشنہ کو بھگو دیں جو اوس شراب کو پیے اوسکو نیند آجائے **اعضائے چشم** بصارت میں جلا پیدا کرتا ہے **امراض نفض** اور سینہ خفقان کو نافع ہے **اعضائے غذا** قے کو بند کرتا ہے مقوی معدہ ہے اور نفخ معدہ کو دور کرتا ہے خصوصاً خیسانده اشنہ کا جو کسی شراب قابض میں تیار کیا جائے۔ جگر ضعیف کے درد کو نفع دیتا ہے **امراض نفض** سدہائے رحم کی تفتیح کرتا ہے۔ اگر اسکے آبزن میں بیٹھا جائیں درد رحم کو نافع ہے اور ادرار حیض کرتا ہے

اظفار الطیب جسکو ہندی زبان میں نکھہ بولتے ہیں **ماہیت** یہ گول گول ٹکڑے ہیں مثل قطاع سطح دائرہ کے ناخون کے مشابہ شکل میں ہوتے ہیں پاکیزہ خوشبو عطریت ہوتی ہے دھونی میں سلگاتے ہیں۔ دیسقوریدوس حکیم نے کہا ہے کہ یہ از قسم گھونگھیوں کے ہے صدف کی دریائے ہند کے اوس جزیرہ میں پائی گئی تھی جہاں سنبل الطیب پیدا ہوتی ہے۔ ایک قسم اسکی قلزمی ہے اور ایک قسم بابلی ہے جو سیاہ اور چھوٹی ہوتی ہے اور دونوں کی بو اچھی ہوتی ہے۔ اور مجھے گمان ہے کہ قلزمی وہی قسم ہے جسکو قرشیہ کہتے ہیں انواع اظفار الطیب سے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اظفار الطیب گوشت اور جلد سے چمٹی ہوئی ہوتی ہے اور اکثر یہ ہوا ہے کہ کسیقدر عباداں تک پہونچی ہو اور اکثر تو یہ دواکی ہوتی ہے کہ جدہ سے اوسکو لاتے ہیں اور اسکو صاف اور پاک کرتے ہیں پس چربک اور بدبو سے پاک ہوجاتی ہے اور بوے خوش دیتی ہے **اختیار** اچھا اور بہتر وہی ہے جو سپیدی مائل ہو اور قلزم تک پہونچی ہو خوشبو یمن اور بحرین سے لائی گئی ہو۔ بابلی قسم اس کی سیاہ اور چھوٹی ہوتی ہے اور بہت چھوٹی ہوتی ہے عطار لوگوں کا قول یہ ہے کہ اچھی قسم اسکی وہی ہے جو بحرانی ہو اوسکے بعد کی جو جدہ کی طرف سے آئے اور کبھی کسی قدر اوس میں سے عباداں تک آجاتی ہے **طبیعت** اوسکی گرم خشک درجہ دوم کی ہے اور یبوست اوسکی غالبہ تیسرے درجہ تک ہے **افعال و خواص** ملطف ہے **اعضائے سر** دھونی اوسکی صرع کو نافع ہوتی ہے **اعضائے نفض** دھونی اوسکی چونکا دیتی ہے اور غشی سے ہوشیار کر دیتی ہے اوس عورت کو جسے اختناق رحم کا دورہ ہو۔ اور اگر ہمراہ سرکہ اوسکو تناول کریں شکم رواں کرتی ہے جو قسم اوسکی کیوں نہ ہو۔

انفحہ جسکو ہندی میں جُبتہ اور جاک کہتے ہیں **ماہیت** جُبتہ کی بہت سی قسم ہیں کہ ہر ایک کو ہم ہر ایک حیوان کے باب میں لکھیں گے اسلیے کہ جس حیوان کا یہ معدہ ہے اوسکے خواص معین ہونگے **اختیار** عمدہ اقسام اوسکی جبتہ خرگوش کا ہے **طبیعت** اوسکی یہ ہے کہ جمیع اقسام جُبتہ کی گرم خشک ناری مزاج ہیں **افعال و خواص** ہر ایک خون بستہ کی تحلیل کرتا ہے اور دودھ جو منجمد ہو گیا ہو یعنے پھٹ کر پنیر بن گیا ہو اوسکی بھی تحلیل کرتا ہے اور خلط غلیظ کی بھی تحلیل کرتا ہے۔ اور جو چیز پگھلی ہوئی ہو اوسکو بستہ کر دیتا ہے۔ جمیع اقسام جُبتہ کے مقطع ہیں۔ اور ہر ایک سیلان اور نزف جو عورتوں کو ہوتا ہے سب کو روکتا ہے اور جمیع اقسام اسکے ملطف بھی ہیں اور کچھ شک نہیں ہے کہ باوجود ان خواص کے وہ مجفف بھی ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ میں کسی جُبتہ کو ایسے مقام پر استعمال نہیں کرتا ہوں جس جگہ احتیاج تجفیف پیدا کرنے کی ہو **اعضائے سر** جملہ اقسام کے جُبتہ جبوقت پلانے میں اوسکا استعمال ہو صرع سے نجات دیتے ہیں خصوصاً جُبتہ قوقی کا جو حیوان جند بیدستر کا ہے **اعضائے نفس اور صدر** جو خون کہ پھیپھڑے میں بستہ ہو گیا ہو اوس کی تحلیل کر دیتا ہے **اعضائے غذا** جو دودھ کہ معدہ میں پھٹ کر بستہ ہو جاوے اوسکو تحلیل کر دیتا ہے اگر سرکہ کے ہمراہ پیا جائے۔ اور جو خون معدہ میں بستہ ہو جاوے اوسکی بھی تحلیل کرتا ہے اور معدہ کیواسطے جُبتہ ردی ہے **اعضائے نفض** اگر بعد طہر کے یعنے بعد فارغ ہونے عورت کے حیض سے اسکا حمول کیا جاوے حاملہ ہونے پر اعانت کرتا ہے اور اگر بعد طہر کے پلایا جاوے حمل کا مانع ہوتا ہے۔ اختناق رحم کو نافع ہے خصوصاً جُبتہ قوقی کے۔ قروح امعا کو مفید ہے خصوصاً جبتہ جھرنامی حیوان کا **سموم** ہر ایک جبتہ فادزہر ہے اور شوکران کے ضرر سے نفع دیتا ہے اور شوکران کیواسطے جبتہ بچہ خرگوش کا ہے اور جبتہ بچہ آہو کا ہے اور جبتہ جورا کا ہے جو کہ سیاہ چشم ہے اور جبتہ بره خواه بچہ اسپ شش ماہہ۔ زہر کی سمیت دفع کرنیکی غرض سے خاصکر نزع اور خلندہ

اشیاء کی دفع مضرت کی غرض سے - قدر شربت اسکی تین ابولوسات ہے جو برابر ستائیس قیراط خواہ ساڑھے تیرہ ماشہ کے ہے اگر قیراط چار جو کا ہو اور اگر تین جو کا قیراط ہو اس وقت تین ابولوسات مساوی نو ماشہ اور چھ رتی کے ہونگا مقدار شربت کی بوزن ایک قیراط کے ہے **مترجم** اس مقام پر عبارت شیخ کی مضطرب ہے اور صاحب مخزن نے دو نیم درم کہا ہے جو بوزنے دو ماشہ ہوا واسطے رفع ضرر موم کے کانٹے کے اور انقوع کی مقدار ہمراہ سرکہ انگوری کے واسطے ضرر باطنی کے لکھی ہے پس مجھے خیال پیدا ہوتا ہے شیخ نے پہلے فقرے میں جو مقدار شربت ساڑھے تیرہ ماشہ کی لکھی ہے واسطے انسان قوی کے ہے اور دوسری مقدار جو ایک قیراط کی لکھی ہے واسطے طفل خرد سال کے ہوگی یا انکی تیرہ ماشہ انقوع اون حیوانات کا مراد ہے جنھیں سمیت نہو اور جو حیوان سمی ہے اونکا انقوع ایک قیراط سے زیادہ نہ کھلایا جاسکے بہرحال اس مقام پر اصل کتاب میں یا غلطی نساخ کی ہے یا خود شیخ کو دھوکا ہوا بنا بریں اور مقامات میں جا بجا مجھے اسیطرح کی اصلاح کی ہے اور کرینگے انشاءاللہ تعالے **تقن** طلا کرنے میں نقوع کی مقدار دس قیراط ہے - ہنر خالد کا نقوع تریاق افعی کا ہے

آملج جسکو ہندی زبان میں آملہ کہتے ہیں **ماہیت** مشہور پھل ہے اسکا مربا بلیلہ کے مربے سے ضعیف ہے اور طریق پروردگی میں آملہ کے ایسے اہتمام قوی کی حاجت نہیں جیسے کہ ہڑ کے مربے میں دقت ہے - جب آملہ کو دودھ میں تر کریں اوسکو شیر آملہ کہتے ہیں **طبیعت** آملہ کی یہودی کے نزدیک گرم ہے اور اکثر اطبا اسکو بارد کہتے ہیں دوسرے درجہ کا اور شرک ہندی کی رائے میں یہ ہے کہ آملہ میں قوت تسخین کی ہے اور میں کہتا ہوں شاید حق یہ امر ہے کہ آملہ یابس ہے اور قدرے برودت بھی اسمیں ہے **مترجم کہتا ہے** کہ منشا اضطراب اقوال کا آملہ کی حرارت اور برودت میں نفع کرنا اسکا عضو قلب کو ہے کہ حرارت اور برودت قلبی دونوں کو مفید ہوتا ہے اور ایسے ہی ادویہ کے تعین مزاج میں اطبا مجبوری بالخاصیت کا ایک مسئلہ تسلیم کرتے ہیں اور حق یہ ہے کہ صانع حکیم تعالے مجدہ و عم عطائہ کی قدرت قدرت بیچون و چرا کے ہے جو چاہے سو کرے اور ادراک بشری کی مجال نہیں ہے جو کوئی بات عقلی اور یقینی سمجھ سکے **افعال اور خواص** حرارت خون کا اطفاء کرتا ہے **زینت** بالونکی تقویت کرتا ہے اور بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے **آلات مفاصل** جو مفاصل عصبی ہیں نہایت قوی کرتا ہے **اعضاے چشم** آنکھ کا مقوی ہے **اعضاے نفس اور سینہ** قلب کو تقویت دیتا ہے اور تذکیہ قلب کرتا ہے یعنے فہم کو بڑھاتا ہے **اعضاے غذا** معدہ کو قوی کرتا ہے اور اوسکو مضبوط کرتا ہے کہ جرم معدہ استوار ہوجاتی ہے اور پیاس میں سکون پیدا کرتا ہے اور قے میں سکون پیدا کرتا ہے اور اشتہا طعام کی پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض** معدہ کی تقویت کرتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شکم میں قبض پیدا کرتا ہے - مگر مربائے آملہ شکم نرم کرتا ہے اور بے رنج و تعب طبیعت ہے اور بواسیر کو نافع ہے -

اقحوان جسکو فارسی میں بابونہ گاو چشم کہتے ہیں **ماہیت** بعض قسم کی سپید ہے اور ما خفر یعنے میگون اور سپید قسم اسکی قوی ہے اور یہ پتلی پتلی شاخیں ہوتی ہیں اون پر شگوفہ سپید رنگ کا ہوتا ہے جو مشابہ شگوفہ مرزنگوش کے ہے اور اسکی تیز بو ہوتی ہے اور مزہ میں بھی تیزی ہوتی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم ہے **افعال اور خواص** منضج ہے اور تفتیح سدوں کی کرتا ہے اور احمر میں قبض بھی ہے اور اقسام سیلان رطوبات کو روکتا ہے اور اسکے ہمراہ تحلیل کی قوت بھی اوسمیں ہے مگر قبض اسکا بسبب تجفیف کے ہے سپید کا اور اگر تر ہو اسیطرح روغن اوسکا اگر ملا یا جائے رگون کے تمدد کو کھول دیتا ہے محلل ہے اور ملطف بھی ہے - **اورام اور قروح** معدہ کے ورم گرم کی تحلیل کرتا ہے اور جو خون کہ معدہ میں بستہ ہوجائے اسکی تحلیل کر دیتا ہے اور ضماداً ورام باردہ کو نافع ہے **جراح و قروح** نواصیر کو نافع ہے اور خشک ریشہ خواہ پتیاں خواہ جو دانہ وغیرہ پر ہوں اونکو گرادیتا ہے اور قروح خبیثہ میں اسکا نفع ہوتا ہے اور پٹھوں کے جراحات اور جراحات عضل کو نافع ہے **آلات مفاصل** نقرس اور عرق النسا کو نافع ہے اسطرح کہ اسکے جوشاندہ میں کوئی صوف تر کر کے اوسی پٹھہ پر رکھیں جسمیں التوا کا ضرر پیدا ہوا ہے **اعضاے سر** ہنسنگی پیدا کرتا ہے اور اگر اقحوان تازہ کو سونگھیں نیند لاتا ہے اور روغن اس کا درد ہائے گوش کو نافع ہے **اعضاے نفس اور صدر** اگر خشک اقحوان کو شل نقیعوں کے تناول کریں ربو کو مفید ہوتا ہے **اعضاے غذا** گو معدہ کیواسطے خراب چیز ہے مگر یہ بات ہے کہ محلل ہے اور مجفف ہے اور جو چیز بطرف معدہ کے کھچ کر آتی ہے اوسکو خشک کر دیتا ہے اور خون بستہ کی تحلیل کرتا ہے جو معدہ میں جم گیا ہو **اعضاے نفض** ادرار بول کرتا ہے اور مثانہ میں جو خون منجمد ہوگیا ہو اوسکی تحلیل کرتا ہے جب ماء العسل کے ہمراہ مستعمل ہو اور پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے جسوقت کہ اسکا شگوفہ دو گلی شراب کے ہمراہ ملائی جائے اور ادرار حیض کرتا ہے اسیطرح اوسکے روغن کا حمول کرنا کہ وہ بھی بقوت مدر ہے ایضاً اوسکے روغن کا حمول صلابت رحم کی تحلیل کرتا ہے - اقحوان خشک سکنجبین کے ہمراہ نقیعوں کے مستعمل ہوتا ہے اور خلط سودا اور بلغم کو بذریعہ اسہال دفع کرتا ہے - اور اورام مقعد کو جو گرم ہوں نافع ہے اور بواسیر کی تفتیح کرتا ہے خود اقحوان اور روغن اوسکا بھی - **آدرۃ الما** یعنے جو پانی فوطہ وغیرہ میں اوتر آتا ہے اوس کے

واسطے شق کرنے اور چاک کر دینے کے بعد مفید ہے۔ درد قولنج اور درد ٹخنہ و پھلاوت
طحال کو نافع ہے۔ **آذریونہ** سورج مکھی کو کہتے ہین **طبیعت** گرم خشک درجہ دوم
زینت سرکہ مین پیس کر لگانے سے باخورہ کو مفید ہے **آلات مفاصل** خاکستر
اوسکی ہمراہ سرکہ بطور لطوخ کے عرق النسا پر مفید ہے **اعضاے نفض**
دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ پہاڑی سورج مکھی کہ جسوقت عورت حاملہ چھوئے خواہ
اوسکا حمول کرین فوراً اسقاط حمل کر دیگی **سموم** جملہ سموم کو نافع ہے خصوصاً
جو ڈنک کاٹنے سے حیوانات کے پیدا ہوتا ہے۔

اصطرک کی ہندی کچھ نہین **ماہیت** دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ میعہ کی ایک
قسم ہے اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ زیتون کا گوند ہے اور دخان اصطرک کا بدل ہے دخان
کندر کا ہر ایک اثر مین **اختیار** یہ وہی قسم جسکی بو تیز آتی ہو **طبیعت** تیسرے
درجہ مین گرم ہے اور پہلے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** ملین زیادہ ہے
آلات مفاصل ماندگی اور کسل کی ادویہ مین ملایا جاتا ہے **اعضاے سر**
سبات اور سر گرانی اور درد سر پیدا کرتا ہے اور زکام اور اقسام نزلہ کو نفع کرتا ہے
اعضاے نفس و صدر کھانسی کو اور آواز کے بیٹھ جانے کو مفید ہوتا
ہے **اعضاے نفض و غمن** اوسکا صلابت رحم کو نافع ہے اور حیض کا ادرار کرتا
ہے اور زخم کو تنقیہ کرتا ہے۔ اور اگر کسیقدر اوسکو ہمراہ علک البطم کے نگل جائین تلیین
طبیعت کرتا ہے۔ **اثمد** جسکو سرمہ اور انجن کہتے ہین **ماہیت** اوسکی یہ ہے کہ اسرب
کشتہ کا جوہر ہے اور قوت اوسکی قلعی کے کشتہ کی قوت سے مشابہ ہے **اختیار** عمدہ قسم
اوسکی وہی ہے جسکے پرت اور طبقات ہون اور ہر پرت کے لیے چمکدار کوئی شے
قریب اوس سے ملی نہ ہو اور نہ چرک آلودہ ہو اور زود شکن ہو کہ ادھر دبا کر توڑا
اور ٹوٹ گیا **طبیعت** سرد ہے درجہ اول مین اور خشک ہے درجہ دوم مین اور تخفیف
اوسکی سرخ پھٹکری سے جسکو سوری کہتے ہین کہین زیادہ ہے **افعال و**
خواص قابض ہے اور تخفیف بلا لذع ہے اور نزف خون وغیرہ کا قاطع ہے جراح اور قروح
کو نفع کرتا ہے اور زائد گوشت کو اوڑا دیتا ہے اور زخم کا اندمال کرتا ہے۔
اگر تازہ چربی کے ہمراہ اوسکو موضع سوختہ پر رکھین اوس مقام پر قرحہ نہ پڑے
گا اور اگر جلے ہوئے مقام پر زخم پڑ چکا ہو موم اور سپیدہ اثمد مین ملا کر استعمال
کرین تو قرحہ بھر جائے گا **اعضاے سر** نکسیر جو دماغی ہے اوسکو بند کر دیتا ہے
اوس قسم کو جو پردہ ہائے دماغی سے خون آتا ہے **امراض چشم** صحت چشم کی
حفاظت کرتا ہے اور جو چرک قروح چشم مین ہو اوسکو دور کر دیتا ہے۔

اعضاے نفض اگر اوسکا حمول کرین نزف الدم خواہ رطوبت جو رحم سے نکلتی
ہو اوسے نفع کرتا ہے **ابدال** بدل اوسکا کشتہ قلعی سیاہ کا ہے۔

افتیمون جسکو ہندی زبان مین اکاس بیل اور امل بیل کہتے ہین **ماہیت**
تخم بھی ہے اور کلیان بھی اور تپلی تپلی شاخین باریک اور نازک اور تیز اور گرم
مزہ مین تیزی ہے تیج اوسکا سرخ ہوتا ہے قوت نباتی اوسکی مثل قوت حاشا کی ہے
مگر حاشا اوسکی بہ نسبت ضعیف تر ہے اور بعض کا قول ہے کہ افتیمون بھی قسم حاشا
سے ہے **اختیار** عمدہ قسم اوسکی وہی ہے جو افریطی ہو اور مقدسی ہو اور وہ مائل
بسرخی ہوتی ہے اور جو قسم کہ اوسکی سرخ تیز تر ہو اور بو اوسکی تند ہو وہی عمدہ تر
ہے **طبیعت** جالینوس کے نزدیک تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور بعض کہتے ہین
کہ تیسرے درجہ مین گرم ہے اور آخر درجہ اولی مین خشک ہے **افعال و خواص**
نفخ مین تسکین دیتی ہے اور کھول دینا مشائخ کو موافق ہے امراض سوداوی کو دفع
کرتی ہے **آلات مفاصل** تشنج کو نافع ہوتی ہے **اعضاے سر** مالیخولیا اور
صرع کو مفید ہے **اعضاے غذا** کرب پیدا کرتی ہے اون لوگون کو جنکے مزاج پر
صفرا غالب ہو گیا ہو اور قے پیدا کرتی ہے ایسے ہی اشخاص مین اور یہ دوا منجملہ
ان اشیا کے ہے جو تشنگی پیدا کرنیوالی ہے **اعضاے نفض** مقدار شربت جرم
افتیمون سے چار درہم ہے اور مطبوخ کی مقدار شربت دس درمی جو برابر دس درہم
کے ہے شہد کے ہمراہ اور نمک کے پلائی جاتی ہے پس بقوت اسہال سودا کرتی ہے
اور بلغم کا بھی مسہل ہے۔ اور بعض اطبا کہتے ہین کہ جرم سے اوسکے دو درہم تک
اور مطبوخ سے چار درمی تک مقدار شربت ہے۔ اور واجب ہے کہ پلاتے وقت
روغن بادام اوسپر ڈالدین اور زیادہ اہتمام اوسکے جوش دینے مین نہ کرین۔

اسطوخودوس جسکو ہندی مین دہار اور بنگالہ مین تنتنہ کہتے ہین **ماہیت**
ایک بوٹی ہے جسمین باریک اور تپلی نوک ہوتی ہے جیسے جو کے دانہ مین ہوتی ہے
مگر اسطوخودوس کی نوک دانہ اوسکی تپی جو کی تپی سے لانبی زیادہ ہوتی ہے اور
اسمین تپلی تپلی شاخین سیاہ سیاہ ایسی ہوتی ہین جیسے افتیمون مین ہوتی ہین
کہ کلیان اور مور نہین ہوتا ہے۔ مزہ اسطوخودوس کا تیز کسیقدر تلخی لیے ہوئے ہوتا ہے
اور مرکب ہے جوہر ارضی بارد سے اور جوہر ناری لطیف سے **طبیعت**
اوسکی گرم درجہ اول اور خشک درجہ دوم مین ہے **افعال و خواص** محلل ہے
اور بسبب تلخی کے ملطف ہے اور اسی طرح شراب اسطوخودوس بھی محلل
اور ملطف ہے مفتح سدون کی کرتی ہے اور جلا بھی اسمین ہے اور تھوڑا سا قبض بھی ہے

بدن کی تقویت کرتا ہے اور احشائے اندرونی کا مقوی ہے عفونت کو منع کرتا ہے **آلات مفاصل** جوشاندہ اسکا دردہائے عصب میں سکون پیدا کرتا ہے اور پسلیوں کے درد کا مسکن ہے اور شراب و سکی تچھٹ کے امراض باردہ کیواسطے نہایت نافع دوا ہے پس ضرور ہے کہ ایسے بیمار انکو اور سکے پلانیکی مواظبت کی جائے اور جو شخص ضعیف العصب ہو خواہ مرض بارد عصب میں مبتلا ہو ہمیشہ اسکا استعمال کیا کرے **اعضائے سر** مالیخولیا اور صرع کو نافع ہے **اعضائے غذا** کرب لاتا ہے اور ان لوگوں پر جنکے مزاج پر صفرا غالب ہے اور قے پیدا کرتا ہے اور پیاس بھی اُس سے پیدا ہوتی ہے **اعضائے نفض** آلات بول کو قوی کرتا ہے اور بلغم اور سودا کا اسہال کرتی ہے جالینوس نے اسطوخودوس کی یہ خاصیت بیان نہیں کی ہے۔ مقدار شربت زیادہ سے زیادہ اسکی بارہ کسونا جو قریب پانچ درہم کے ہے ہمراہ شراب صاف کے خواہ سکنجبین اور تھوڑے سے نمک کے۔

اشق جسکو ہندیین کاندر کہتے ہیں **ماہیت** طرسوس کا گوند ہے اور بربری نام اسکا لزاق الذہب بھی رکھا جاتا ہے یعنے سونے کا چسپان کرنے والا اس لیے کہ کاغذ اور لوح اور دفتیاں وغیرہ سب پر سونا اسی کے ذریعہ سے چڑھایا جاتا ہے **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہ ہے جو مشابہ لبان کے ہو اور خوشبو اسکی مثل بوئے جند بیدستر کے ہو اور بشدت ملجاتا ہو یعنے بھربھرا نہ ہو اور خاشاک وغیرہ سے صاف اور پاک ہو۔ اور بعض کا قول یہ ہے کہ عمدہ قسم اسکی وہ ہے جو کندر کے مشابہ ہو اور کثیف ہو اور بو اسکی کشنیز کی سی ہو اور مزہ اسکا تلخ ہو **طبیعت** آخر دوم میں گرم ہے اور اول درجہ میں خشک ہے **افعال اور خواص** تحلیل اور تخفیف اسکی قوی ہے اور لذع پیدا کرنا اسکا قوی نہیں ہے اور تفتیح اسکی اس درجہ تک پہونچی ہے کہ رگوں کے منھ سے خون جاری کردیتی ہے۔ ادویہ مسہلہ کی اصلاح میں داخل کیجاتی ہے اور تلئین اور جذب کی قوت اسمیں ہے **اورام اور بثور** طلا بھی اسکا کیا جاتا ہے اور لیپ بھی لگایا جاتا ہے پس خنازیر اور صلابات اور سلع یعنے تھوڑی کو بھی نافع ہوتی ہے **جراح اور قروح** خراب زخموں کو نافع ہے اور گوشت زائد کو گلا دیتی ہے جو خبیث ہے اور اچھا گوشت پیدا کرتی ہے **آلات مفاصل** عرق النسا کے درد کو اور درد تہیگاہ اور مفاصل کو پلانے کے ذریعہ سے نفع کرتی ہے شہد کے ہمراہ خواہ آب جو کیساتھ۔ اور اگر شہد اور زفت ملا کر ضماد کریں تحجر مفاصل کو تحلیل کردیگی۔ اور اگر سرکہ اور شورہ ملا کر اور روغن حنا کے ہمراہ استعمال کریں عیاء اور ماندگی کو نفع کرتی ہے **امراض چشم** پلکوں کی خشونت کو نرم کرتی ہے اور جرب اجفان کو بھی نافع ہے اور بیاض چشم کو جلا کرکے دور کرتی ہے اور رطوبت چشم کو نافع ہے **اعضائے نفس اور صدر** ربو اور عسر نفس اور انتصاب نفس کو مفید ہے اگر اسکا لعوق شہد کے ساتھ چاٹا جائے خواہ آب جو کے ہمراہ اور قروح حجاب کو پاک کرتی ہے اور خوانیق جو بلغم سے پیدا ہوں خواہ مرہ سوداء انکو نافع ہے **اعضائے نفض** ادرار بول کرتی ہے اسقدر کہ خون پیشاب آنے لگتا ہے۔ اور کدو دانہ کا اخراج کردیتی ہے اور مسہل ہے جنین زندہ ہو کہ مردہ دونو کا اخراج کردیتی ہے اور حیض کا ادرار کرتی ہے اور اگر سرکہ ملا کر صلابات انثیین پر لگائی جائے پس نرم کردیتی ہے مقدار شربت اسکی ایک درہم ہے مصلح اسکا تخم کرفس ہے **اعضائے غذا** اگر ایک مثقال جو کہ برابر ایک درہم کے ہے مستعمل ہو تو تہی طحال اور جگر کو نافع ہے اسیطرح اگر کم کیساتھ طلا کریں تو استسقا کو نافع ہے ابدال ان بشکوہ جو کہ ہے جو شہد کہ اس سے نچھتے ہیں تاہم

انجدان جسکو ہندی میں ہینگ کہتے ہیں **ماہیت** بعض قسم اسکی سپید ہوتی ہے اور وہ مادہ ہے اور ایک قسم اسکی سیاہ ہے اور یہ قوی تر ہے اور سیاہ غذا کے اقسام میں داخل نہیں ہوتی ہے بیخ اسکی قریب اشترغار کے ہے فرق میں اور طبیعت اسکی ہوائی ہے اور اشترغار دیرہضم ہے اور ریاد اسکی منزلت پر نہیں ہے اگرچہ بطی الہضم زیادہ ہے مگر حلتیت جو اسکا گوند ہے اسکو ایک باب میں جدا گانہ ہم ذکر کریں گے انجدان کا جوشاندہ یا کمتر اگر استعمال کریں بہتر ہے اور سکے جرم سے **طبیعت** تیسرے درجہ کی گرم خشک ہے **افعال اور خواص** ملطف ہے اور جڑ اسکی نفخ پیدا کرتی ہے اور اگر بدن کی مالش انجدان سے کیجائے خصوصاً اسکے دودھ سے مواد کو بطرف خارج کے بقوت جذب کریگی **زینت** بوئے بدن کو بدل دیتی ہے اگر اسکو زیت کے ہمراہ ضماد کریں وہ رنگت سرخ لیخین کی یا خون کی جو آنکھوں کے نیچے پیدا ہوجاتی ہے اسکو دور کردیتی ہے **اورام اور بثور** بدلہ کے اقسام جو اندرون جسم میں ہوتے ہیں انکو نفع کرتا ہے۔ اور اگر اسکو خواہ اسکی جڑ کو مرہم میں ملائیں خنازیر کو نفع کریگا **آلات مفاصل** جب اسکو روغن ایرسا خواہ روغن حنا سے ملا کر استعمال کریں وجع مفاصل کو نفع کریگا خاص کرکے **اعضائے غذا** بیخ اسکی ڈکار زیادہ لاتی ہے اور روانی تخمہ کو بند کرتی ہے۔ اور خود انجدان بطی الہضم ہے مگر ہاضم اور اشتہا کی ہے اور معدہ کو گرم کرتی ہے اور قوی کردیتی ہے اور اشتہا کو زیادہ کردیتی ہے **اعضائے نفض** انجدان کو پوست انار کے ہمراہ سرکہ میں

بچہ کو گرم پانی اور استعمال کریں تو عفونت کو زائل کرتی ہے اور اگر کرتی ہے۔ براز کو بدبو کرتی اور قروح براز کو گندہ اور بدبو کردیتی ہے اور مثانہ کو مضر ہے **سموم** نافع زہر سموم کی ہے

اشترغار جسکو ہندی زبان میں اونٹ کٹارہ کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے اور اصوب استعمال اسکے سرکہ کا ہے اور یہ دوا قریب تخیدان کے ہے طبیعت میں اور اوس سے زیادہ ردی اور خراب ہے **طبیعت** اسکی گرم خشک آخر درجہ سوم میں اور معروف ہے **اعضائے غذا** سرکہ اسکا جید ہے واسطے معدہ کے کہ معدہ کا تنقیہ کرتا ہے اور تقویت دیتا ہے اور اشتہا کھولدیتا ہے اور جرم اسکا بجہت لذع کے متلی اور ابکائی پیدا کرتا ہے اور معدہ میں دیر تک ٹھہرتا ہے اور دیر کے بعد ہضم اوسکا معدہ میں ہوتا ہے **حمیات** خاصکر اوسکا یہ ہے کہ جو قبیلے ... اور بخار کو نفع کرتی ہے

انبر باریس بھی وہی زرشک ہے ایک قسم اسکی گول ہوتی ہے اور سرخ اور سیرہ میں نرم میں پیدا ہوتی ہے دوسری قسم سیاہ اور لانبی بھی ہے رنگ میں خواہ پہاڑ میں پیدا ہوتی ہے اور یہی قسم قوی ہے **طبیعت** سرد خشک آخر درجہ سوم کی ہے **خواص** قاطع صفرا کی ہے بخوبی قطع کرتی ہے **اورام** اور **بثور** اسکی خاصیت سے ہے کہ اورام حارہ کو بطور ضماد کے نافع ہوتی ہے **اعضائے غذا** معدہ اور جگر کی مقوی ہے اور پیاس کو اچھی طرح قطع کرتی ہے **اعضائے نفض** طبیعت کو بستہ کرتی ہے اور سحج اور سیلان خون جو اسفل کبد سے ہو اوسکو نافع ہے

اسفنج جسکو ابر مردہ کہتے ہیں **ماہیت** ایک جسم دریائی ہے نرم نرم اور متخلخل جیسے غدد دبانے سے دبجاتا ہے اور بعض حیوان اوسکو معلول آتا ہے کہتے ہیں کہ وہ ایک حیوان ہے جو پانی کے متصل رہتا ہے اور پانی سے جدا نہیں ہوتا **اختیار** تازہ قسم اسکی زیادہ تر قوی ہے اور تجفیف اسکی زیادہ ہے بسبب حجت اسکی طبیعت کے جو دریائی طبیعت قوی سے ماخوذ ہے **طبیعت** اول درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں یابس ہے۔ اور پتھر جو اوسمیں سے برآمد ہوتا ہے اسکی طبیعت بھی قریب اوسی کے ہے اور حرارت اوسمیں کم ہے **افعال** و **خواص** قوی التجفیف ہے خصوصاً تازہ اور نیا اسفنج اگر زیت سے جلایا جائے۔ اسی طرح خاکستر اوسکی خشکر خون کے بہنے کو جو بوجہ کٹ جانے خواہ چاک کرنے کسی عضو کے برآمد ہوتا ہے منع کرتا ہے اور تازگی کو اوسمیں جلا کر کسی موضع خاص پر رکھتے ہیں پس داغ دیتا ہے اور بچگی کو اور یا ایکہ وہ جو ہر زخم ہے مگر خون کو روکتا ہے اور نیز زخم کے منہ کو مقفول کرکے اور ورد آوردہ کرکے اور اوس خون کو بند کردیتا ہے پتھر جو اسفنج سے نکلتا ہے بدون تفتت پیدا کرنیکے ملطف ہے اور تجفیف پیدا کرتا ہے اور جلا کرتا ہے اور اورام اور تحجر اورام بلغمیہ کی تخفیف کرتا ہے

جراح اور قروح سرکہ میں ڈبو کر جراحات پہ رکھا جاتا ہے پس اندمال زخم کرتا ہے اور شہد کے ہمراہ پکا کر لگانا قیمے زخمہائے کہنہ کو مندمل کرتا ہے اسیطرح خشک اسفنج بھی قروح پر رکھا جاتا ہے اور پانی اور شراب میں تر کرکے بھی رکھتے ہیں اور رطوبہ کہنہ کو خشک کردیتا ہے **اعضائے نفس** و **صدر** اگر اسفنج زیت میں جلایا جائے علاج نفث الدم کے لائق ہوگا **اعضائے نفض** جو سنگ ریزہ اسفنج میں موجود ہے مثانہ کی پتھری کو پارہ پارہ کردیتا ہے اسکا قائل گروہ اطبا ہے سوائے حکیم جالینوس کے وہ کہتا ہے کہ مستبعد اور دور از قیاس ہے کہ اثر قوت اوسکی مثانہ تک پہونچے بلکہ سنگ گردہ کی تفتیت کردے گا۔

آبار و آنک **ماہیت** اسکی سیاہ قلعی خواہ سیسہ ہے یعنی ایک جوہر مائی ہے کثرت سے جسکو برودت نے منجمد کردیا ہے اور ہوائیت و ارضیت ہے جو بہت زیادہ نہیں ہے۔ دلیل اسکی رطوبت پر جیسا کہ جالینوس کہتا ہے یہی ہے کہ جلدی پگھل جاتا ہے اور ہوائیت پر دلیل یہ ہے کہ بشدت بو والا اور بجس بھیا ہے اور یہ بھی دلیل ہے کہ اگر زمین کی تری میں اوسکو رکھیں پھول جاتا ہے اور بڑھتا ہے اور اورام کیواسطے اسکی تبرید زیادہ ہے **طبیعت** میں سرد اور تر دوسرے درجہ کا ہے **اورام** اور **بثور** دستہ اور سنگرل اسکا بنا کر بعض قسم کی ادہان اور روغن اوسمیں ٹپکا کر رگڑنے سے جو چیز غلیظ اور گاڑھی پیدا ہوتی ہے **اورام** گرم کو مفید ہے اور درد اور اوسکی تبرید کی ہے اور حبل اورام میں قیح اور پیپ پڑ گئی ہو تو اسکو سرطان کو بھی مفید ہوتی ہے۔ خنازیر اور غدد اور قروح مفاصل پر سیسہ کا ایک پتھر بنا کر مضبوط باندھتے ہیں سب کو پگھلا دیتا ہے **جراح اور قروح** پیسا ہوا اسرب جو ابھی مذکور ہوا ہے اور جلا ہوا کشتہ اسکا اور خصوصاً کہ مغسول ہو چکا ہو جراحات خبیثہ اور سرطانی قروح کو نافع ہوتا ہے اور مفاصل کے قروح کو مفید ہے **آلات مفاصل** دونوں چیزیں اسرب کی جو ابھی مذکور ہوئیں قروح مفاصل کو فائدہ کرتی ہیں اور اگر اونکو التوائے مفاصل پر خواہ مفاصل پر جو غدد اور گرہیاں پیدا ہو جاتی ہیں اون پر لگائیں اونکو بھی پگھلائیں **اعضائے چشم** اسرب سوختہ قروح چشم کو نافع ہے خصوصاً بعد دھو ڈالنے کے اور اسیطرح وہ آشوب چشم جو خشک ہو اور اوسمیں آنکھ سے پانی نہ بہتا ہو **اعضائے نفس** و **صدر** اسرب سوختہ قروح پستان کو نافع ہے اور اسیطرح تیل میں پیسا ہوا اور جلا ہوا اسرب جو اوپر مذکور ہوا ہے **اعضائے نفض** پیسا ہوا اور جلا ہوا اسرنج کو رو بواسیر کو مفید ہے اور ایک پتر اسرب کا کمر کے نیچے باندھا جائے پس خوابہائے متواتر خواہ احتلام رو نمائے کو بر طرف کرتا ہے

ہے اور شہوت باہ مین سکون پیدا کرتا ہے۔ وہی دونون امر یا مصنوعی سحق اور احراق کے بعد قروح ذکر اور خصیتین اور اورام ہر دو عضو کو نافع ہین۔

اشنان جسکو جلا کر سیاہ سجّی بناتے ہین **ماہیت** اوسکی مشہور ہے اور چند قسم کی ہوتی ہے لطیف تر اوسکی وہی قسم ہے جو سپید ہے اوسکو خرء العصافیر یعنے چنگال گنجشک بھی کہتے ہین اور نہایت حاد اور تیز وہ قسم ہے جو کہ سبز ہے **افعال و خواص** جلا کنندہ ہے اور منقی ہے اور مفتح ہے **اعضاے نفض** نصف درہم اوسکا عسر بول کو دفع کرتا ہے اور پانچ درہم کے استعمال سے اسقاط جنین زندہ خواہ مردہ کا ہو جاتا ہے۔ اور نصف درہم اشنان فارسی کا ایک درہم نمک دار حیض کرتا ہے اور تین درہم اوسکا استسقا کے پانی کو نکال دیتا ہے **سموم** دس درہم اوسکا زہر قاتل ہے۔ اور سبز اشنان کے دھوئین سے ہوام گریز کرتے ہین۔

اصابع صفر جسکو ہندی مین ہنس ہڑی کہتے ہین **ماہیت** شکل اوسکی شکل ہتھیلی کے ہے اور ابلق ہے سپیدی اور زردی دو رنگ اسمین ہوتے ہین ایک قسم اوسکی سخت ہے اور اسمین تھوڑی سی شیرینی ہوتی ہے اور بعض قسم اوسکی زرد جسمین سپید تیرگی بدون سپیدی کے ہوتی ہے **طبیعت** تقریباً اول درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** فضول غلیظ کی خوب محلل ہے **زینت** اسمین خاصیت ہے کہ جلد کو چرک وغیرہ سے پاک صاف کرتی ہے **آلات مفاصل** اسمین خاصیت ہے کہ اعضاء عصبیہ کو نفع کرتی ہے اور آفات عصب کو نافع ہے **اعضاے سر** نافع جنون ہے خاص کرکے **ابدال** بدل اوسکا خاص جنون کے لیے ہموزن اسکے اور ڈیوڑھی ہزار چشان اور ثلث وزن اصابع صفر کے سعد کوفی ہے

اودمالی **ماہیت** اوسکی یہ ہے کہ ایک روغن گرم زیادہ گاڑھا مثل شہد کے بلکہ شہد سے زیادہ غلیظ جو ایک درخت کی شاخ سے حاصل ہوتا ہے اور شیرین ہوتا ہے اور اوس سے روغن یون بنایا جاتا ہے کہ اوسکے شگوفہ کا روغن ہی ملا دیا جاتا ہے اور اسکو اودمالی اور روغن شہد بھی کہتے ہین **اختیار** عمدہ وہی قسم ہے جو زیادہ صاف ہو اور خوب گاڑھا اور جتنا پرانا اور کہنہ ہو بہتر ہوگا **طبیعت** حار رطب ہے اور حرارت اوسکی رطوبت سے زیادہ ہے **جراح اور قروح** سب کی خارش کو طلا کرنا اوسکا نافع ہے **آلات مفاصل** مفاصل کے اقسام درد کو نفع کرتا ہے **اعضاے سر** اسمین سنگی اور کسل پیدا کرنے کی خاصیت ہے **اعضاے چشم** ظلمت کو زائل کر دیتا ہے جب بطور سرمہ کے اوسکو آنکھ مین لگائین **اعضاے نفض** تین اوقیہ یہ روغن جو برابر ساڑھے آٹھ تولہ کے ہوا اور فوراً قے پانی کے جو پچیس تولہ کے قریب ہوا

ایکرتبہ پانے سے اسہال مرہ اور اخلاط مراری کا کرتی ہے اور کسل پیدا کرتی ہے اور ارخا یعنے جوڑ بند ڈھیلا کر دیتی ہے بس اسکے استعمال پر اسطرح مبالغت نہ کرنی چاہئے اور جو کوئی استعمال کرے اوسکو کچھ خوف کرنا چاہیے اون دستون کی کثرت وغیرہ سے جو اسکے استعمال سے آئین اسلیے کہ اگرچہ خراب طور سے اسہال ہوتا ہو مگر سلامت حال بھی اوسکے ہمراہ ہے بلکہ واجب ہے بقدر ضرورت مرہ کا اسکا مسہل پی کر سو نہ جاے۔

اغالوجی ایک لکڑی ہندی ہے خواہ اعرابی ہے خوشبو نقشی جلد اوسکی یعنے اوسکی پوست پر نقوش اور خطوط ہوتے ہین عطر مین داخل ہوتی ہے اور اسمین قبض ہے اور تھوڑی سی تلخی بھی ہے **اعضاے سر** جوش کرکے اوس سے کلی کرنا خوشبوے دہن پیدا کرتا ہے **اعضاے نفس و صدر** درد پہلو کو نافع ہے **اعضاے غذا** درد جگر کو مفید ہے اور ایک مثقال اوسکا زوجت معدہ اور ضعف معدہ کو نافع ہے **اعضاے نفض** اگر پانی کیساتھ پلائی جاے آنتون کے قروح کو نافع ہے اور مروڑا جو حرارت سے ہو اوسکو مفید ہے۔

ام غیلان جسکو ہندی مین ببول اور کیکر کہتے ہین **ماہیت** ایک درخت صحرائی مشہور ہے **طبیعت** اوسکی سرد و خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہے اور اقسام سیلان خون کو روکتی ہے **اعضاے نفض** نفث الدم کو مانع ہوتی ہے **اعضاے نفض** سیلان زخم کو نافع ہے۔

اذراقی جسکو ہندی مین کچلا اور زہر کچلہ کہتے ہین وہ اور چیز ہے **ماہیت** ایک قسم کف دریا کی ہے کہ بستہ ہوتا ہے اور رقا ہوا اور لپٹا ہوا حلقہ نامے گھانس خواہ قصب سے ہوتا ہے اور یہ دوا تیز بہت ہے اور بسبب حدت کے اوسکے استعمال پر جسارت نہین کیجاتی ہے مگر بطور طلا کے **زینت** جھائین کو دور کرتی ہے اور ورم اور شور بلیغ کو نافع ہے **جراح اور قروح** خارش جو متقرح ہو اور داد کے جملہ اقسام کو نافع ہے **آلات مفاصل** ضماد اسکا عرق النسا کو مفید ہے۔

آزاد درخت نیب اور بکائن کے علاوہ کوئی اور درخت ہے **ماہیت** اوسکی مشہور ہے پھل اسکا مشابہ بیر کے اور ملک یمن مین اسکا نام شجرۃ الہلیلج اور کنار ہے اور طبرستان مین طاحسک کہتے ہین اور یہ درخت بڑا ہوتا ہے اور بڑے بڑے درختون مین اسکا شمار ہے **طبیعت** شگوفہ اسکا تیسرے درجہ مین گرم ہے اور اوائل درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** شگوفہ اسکا مفتح سدون کا ہے **زینت** اسکے پتے کا پانی قمل یعنے جون کو قتل کرتا ہے اور بال کو بڑھاتا ہے اور خاص کر جو اوراق اسکے جب شراب کے ہمراہ استعمال کیے جائین **اعضاے سر** شگوفہ اوس کا

منفتح سدہ دماغی ہے اعضاے نفس اور صدر بھلا اوسکا سینہ کو نہایت مفرح کنقال ہے اعضاے غذا بھلا ہے کا سدہ کیواسطے ردی ہے اور کرب پیدا کرتا ہے حمیات کہتے ہین کہ جوشاندہ اوسکے پون کا جسکو ڈاڑھی کہتے ہین شاہترہ اور ہلیلہ مرزوق کے ہمراہ حمیات بلغمیہ کو نافع ہوتا ہے سموم عصارہ اوسکے اطراف کا جملہ سموم کی سمیت کا مقابلہ کرتا ہے یعنے اصلاح کرتا ہے اور بھلا اوسکا بیشتر سم قاتل ہوتا ہے ابدال اُلٹونکے دراز کرنے مین بدلہ اوس کا شہدانج ہے۔

ایرسا جو نام بیخ بنفشہ مشہور ہے ماہیت یہ جڑ ہے سوسن آسمان گونی کی یہ ایک گھاس ہے جسکی شاخین پھیلتی ہین اور اسپر کلی طرح طرح کی ہوتی ہین مرکب چند الوان سے سپیدی اور زردی اور آسمانی اور فرفیری یعنے بنفشی اور اوسی جہت سے اسکو ایریا یعنے قوس قزح نام رکھتے ہین اور یہ جڑین اوسکی رگین کہلاتی ہین تی اوسکی ایک ہوتی ہے اور جب پرانی ہوجاوے بوسیدہ ہوکر گر پڑتی ہے اختیار جید اوسکی وہی قسم ہے جو سخت ہو اور گٹھے ہوے گرد اندام کر توڑنیسے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوے اور سطبر ہو اور سرخی مائل یا گنرہ ہو کہ اوسمین گندہ پانی کی بو نہ آتی ہو جیسے سڑا ہوا پانی تالاب وغیرہ کا ہوتا ہے اور کسیقدر زبان کو چکھنا اوسکا کاٹتا ہو اور گزندہ ہو بچاتا ہو اور چھینک بقوت لاوے طبیعت دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے افعال و رخواص منضج ہے مفتح ہے جلا کرتی ہے منقی ہے اور فشردہ اوسکا ماء العسل ملاکر بلغم غلیظ کو پاک کرتا ہے اور اوسکو خارج کردیتا ہے زینت ہمونزن اوسکے خرق ملاکر جھائین اور نمش کو دور کرتا ہے اور تنہا بھی اوسکا یہی فعل ہے اورام اور بثور اوبالا ہوا ایرسا جملہ صلابات کو نرم کرتا ہے اور اورام غلیظہ اور خنازیر اور بثور لبنیہ کو بھی نرم کرتا ہے جراح اور قروح جو قروح چرک آلودہ ہون اونکو نفع کرتا ہے اور نواحیر مین گوشت پیدا کرتا ہے اگرچہ بطور ذرور یعنے چھڑکنے کے مستعمل ہو اور ہڈیون پر گوشت اوگا کر اونکو چھپا دیتا ہے آلات مفاصل آیا اوسلنگی دور کردیتا ہے اور اگر سرکہ کیساتھ خواہ کسی شراب کے ہمراہ اوسکو نوش کرین تشنج اور ہتک عضل کو نافع ہے اور حقنہ اسکا عرق النسا کو مفید ہے اعضاے سر خواب آور ہے اور درد سر کو دور کرتا ہے اور روغن اسکا ہمراہ سرکہ کے دوی اذن یعنی کان کے گونجنے کو دور کرتا ہے اور نزلات مزمنہ کو منع کرتا ہے۔ اور روغن اسکا نتھنون کی بدبو کو زائل کردیتا ہے اور جوشاندہ مین اسکے یہی اثر ہے اور تفزع یعنے خوف اور ڈرنے سے نفع کرتا ہے اعضاے چشم آنسو اونکو زیادہ نکالتا ہے اعضاے نفس درد پہلو اور ذات الجنب کو نافع ہے اور کھانسی کو خصوصاً جو کھانسی رطوبات غلیظہ سے آتی ہو اور نفث الدم۔

اور عسر نفس اور خناق کو مفید ہے اور جو فضول محتبسہ کہ اونکا دفع دشوار ہو اونکو سینہ سے خارج کردیتا ہے بسبب تلطیف اپنا کے جو اوسمین ہمراہ تفتیح کے اور خون صدر مین ہمراہ تفتیح کے پایا جاتا ہے منضج کرنا اوسکا لعمات یعنے کوے کو لاغر کرتا ہے اعضاے نفض ہو ایسر کے منہ کھولدیتا ہے اور نقص یعنے مروڑ زائل کرتا ہے اور ندمل و رکثرت احتلام کو دور کرتا ہے طمث کا ادرار کرتا ہے شراب کے ہمراہ اگر استعمال کیا جاے۔ صلابت رحم کیواسطے اور جو درد کہ برودت سے رحم مین عارض ہون اوسکے جوشاندہ مین بیٹھنا مفید ہوتا ہے فرزجہ اسکا شہد ملاکر اسقاط کرتا ہے۔ اور روغن اسکا رحم کو نافع ہے اور زرداب ورمرہ اور بلغم کو باسانی دفع کرتا ہے اگر ایرسا کہنہ اور مفتت کا استعمال کیا جاے اور مقدار شربت اوسکی ایک دو قیہ ہے مگر سات درہم تک ہے جو برابر ڈیڑھ تولہ کے ہے تقریباً اعضاے غذا درد جگر اور طحال بارد کو اگر سرکہ ملاکر پلایا جاے مفید ہے خصوصاً واسطے طحال کے اور استسقا کو نافع ہے حمیات نوبتی اربعہ سرما لرزہ اور سردی کو زائل کرتا ہے سموم اگر سرکہ کے ساتھ پلایا جاوے جمیع سموم کو دافع ہے۔

انجرہ جسکو ہندی بیخ بالمیں اور یونانی اوتکس کہتے ہین ماہیت رنگ اوسکے تخم کا شبیہ ہوتا ہے تخم کتان کے ہے مگر فرق یہ ہے کہ چھوٹا ہوتا ہے اور چپٹا ہے اور طول اوسکا بھی اوسقدر نہیں ہے اور جس چیز سے ملتا ہے اوسمین لذع پیدا کرتا ہے حتی کہ امعا مین بھی لذع پیدا کرتا ہے طبیعت اوتکس یعنی تخم اوسکا جن لوگون کی راے مین گرم ہین اور دوسرے درجہ مین یابس ہین اور تخم اوتکس مین خشکی کمتر ہے بہ نسبت اوتکس کے افعال و رخواص منضج اور مفتح ہے اور محلل بھی ہے اور محرق ہے اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ امتحان اوسکا قوی نہیں ہے اور اوسمین قوت منفخہ ہے اور اوسمین جلاے شدید ہے اور اوسمین لذع پیدا کرنا قروح کا نہیں ہے۔

اور جسوقت انجرہ کو گوشت مین پختہ کرین اوسکے افعال سے گوشت مانع ہوجاتا ہے اور خواص انجرہ کے باقی نہین رہتے اورام اور بثور سرکہ ملاکر اوسکا ضماد کرنا دبیلا کو نگاہ دیتا ہے اور تجفیف بھی کرتا ہے اور تخم اوتکس کا ضماد سرطان کو مانع ہے اور اسیطرح خاکستر اوسکی جراح اور قروح خاکستر اوسکی ہمراہ نمک کے اون زخمونکو نافع ہے جو کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور قروح خبیثہ اور قروح سرطانیہ کو مفید ہے آلات مفاصل ضماد اوسکا ہمراہ نمک کے التوا عصب کو مفید ہے اعضاے سر تخم اوسکی کو خستہ کرکے رعاف کو مفید ہے اور تخم اوتکس خشم کو یعنے خوشبو بدبو کے نہ معلوم ہونیکو مفید ہے اور سدہ ہاے مصفات کو جو جڑی ناک کی ہے بقوت تفتیح کرتا ہے اور تخم اوتکس کا ضماد اوسکے آلیغ تیکو آسانی سے واقع کرتا ہے اور ضماد کرنا اوسکا اورام پس گوش کو جسکو خنازیر کہتے ہین نفع کرتا ہے اعضاے نفس اور صدر جب یہ جو کے ہمراہ اسکو استعمال

کرین سینہ کو پاک کریگا۔ اور جوشاندہ اوسکے برگ کا جب آب جو کے ہمراہ استعمال کیا جائے سینہ مین جو اخلاط غلیظہ ہین اونکو خارج کردیگا اور تخم اوسکا قوی تر ہے اور بوا اور تفریق انتصاب کو اور رفات الجنب بارد کو نافع ہے **اعضائے نفض** باہ کو برانگیختہ کرتا ہے خصوصاً تخم اوسکا طلا کرنیسے اور فم رحم کی تفتیح کرتا ہے کہ منی کے ٹھہر جانیکی رحم مین قابلیت ہوتی ہے۔ اسیطرح اگر پیاز اوسکا بیضہ کے ہمراہ کھایا جائے اور اگر ہمراہ مرکی کے حمول کیا جائے ادرار حیض کریگا اور رحم کو کھولدیتا ہے۔ اسیطرح اگر جوشاندہ اوسکا ہمراہ مرکی کے پیا جائے ادرار طمث کریگا۔ برگ تازہ اوسکے رحم کی بلندیکو جو نتوء رحم مین ہوجاتی ہے مٹادیتا ہے جب بطور ضماد کے لگائی جائے۔ بلغم خام کو بہت اپنی جلا کے بذریعہ اسہال کے خارج کردیتا ہے نہ بوجہ قوت مسہلہ کے جو اوسمین ہے روغن اوسکا زیادہ تر مسہل ہے بہ نسبت روغن قرطم کے اور جوشاندہ اوسکے برگ کا ہمراہ سویق کے ملین طبع ہے۔ اگر یہ ارادہ ہو کہ اسہال اوسکا رقیق ہوجائے اوسکے دانہ کا لب نکالین اور سویق کے ہمراہ اوسکو پیسین اور شراب مین اوسے ڈالدین اور بعد اوسکے پیجائین حاجت ہوتی ہے اوسکے پینے والیکو کہ بعد اسکے تناول کے تھوڑا سا روغن گل بھی پیجائے تاکہ حلق اوسکا جل نجائے۔ کبھی اسکا شیاف بناکر شہد کے ذریعہ سے حمول کیا جاتا ہے کہ مسہل ہوتا ہے

افیون جسکو ہندی مین افیم کہتے ہین **ماہیت** عصارہ خشخاش کا ہے جو خشخاش کہ سیاہ ہوتی ہے اور مصری ہے اور دھوپ مین سکھایا جاتا ہے مترجم قدیم زمانہ مین فقط افیون اسیکو کہتے تھے کہ شیخ لکھ رہا ہے اور خشخاش سپید کی کاشت کا دستور نہ تھا مقصد افیون مذکور کی مقدار شربت دو دانق سے زیادہ جائز نہین ہے کبھی کاہو صحرائی سے بھی افیون بنائی جاتی ہے اور وہ بھی مخدر ہے مگر ضعیف ہے۔ افیون کو جب لوہے کے تیر پر بریان کرین کہ پہلے لوہیکو گرم کرلیا ہو تو سرخ ہوجاتی ہے۔ **اختیار** بہترین اقسام افیون سے وہ جو بھاری ہو اور بو اوسکی تیز ہو اور نرم لقیق ہو پانی مین جلد گھلجائے اور گھلنے کیوقت اوسمین سختی نہ آئے دھوپ مین نرمی پگھل جائے اگر چراغ اوس سے روشن کرین تاریکی روشنی مین نہ آئے۔ اور زرد رنگ کی جو پانی کو رنگین کردے اور سبک ہو بو اوسکی ضعیف ہو رنگ اوسکا صاف ہو خشونت والی آمیزش کی افیون ہے کہ اوسمین ماشا ملا ہوا ہو اور بھی کاہوے صحرائی کے دودھ کو اوسمین شامل کیا جاتا ہے اور اوسکی بو ضعیف ہوتی ہے اور کبھی گوند بھی اوسمین ملایا جاتا ہے پس براق اور صاف زیادہ ہوتی ہے **طبیعت** سرد خشک بہ چہارم مین ہے **افعال و خواص** مخدر ہے اور مسکن ہر درد کی ہے پلائی جائے خواہ طلا کیجائے مقدار شربت پلانے مین بڑی مسور کے برابر ہے **اورام اور بثور** اورام گرم کو منع کرتی ہے **جراح اور قروح** افیون مین تخفیف قروح کی قوت ہے **آلات مفاصل** بہتی ہوئی زردی بیضہ مین ملاکر نقرس پر طلا کرتے ہین پس درد مین سکون پیدا کرتی ہے خصوصاً ہمراہ دودھ کے **امراض سر** نیند پیدا کرتی ہے اگرچہ حمول اوسکا فتیلہ کیا جائے خواہ بغیر فتیلہ کے اور اگر اوسکو روغن گل مین گھولکر کان مین ٹپکائین جسمین درد ہوتا ہے اور مرا اور زعفران بھی شریک کردین درد مین سکون پیدا کرتی ہے۔ درد سر کہنہ مین سکون پیدا کرکے زائل کردیتی ہے۔ افیون بھی اونھین اشیا مین ہے جو فہم اور ذہن کو باطل کرتی ہین **اعضائے چشم** آشوب چشم سے جو اقسام درد کے پیدا ہوتے ہین اور جو ورم آنکھون مین سے عارض ہوتے ہین اونکو افیون ہمراہ شیر زنان کے مفید ہے اور اکثر قدیم زمانہ کے اطبا افیون کا استعمال رمد مین جائز نہین کرتے تھے اسلیے کہ بصارت کو مضر ہے **اعضائے نفس اور صدر** کھانسی جو نہایت آہستہ آتی ہو اوسمین سکون پیدا کرتی ہے اور اکثر اوقات جو کھانسی کھلی ہوئی زور زور سے آتی ہو اوسکو زائل کردیتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کی اکثر اوقات اوس سے دباغت ہوجاتی ہے اور اجزا اوسکا مجتمع ہوجاتے ہین اور یہ بات اوسوقت ہوتی ہے جسوقت معدہ مین رطوبت اور حرارت کیوجہ سے استرخا پیدا ہوا اور اکثر اوقات اگر افیون تنہا پلائی جائے بدون جند بیدستر کے ہضم کو باطل کردیتی ہے خواہ نقصان ہضم مین زیادہ کرتی ہے **اعضائے نفض** اسہال کو بند کرتی ہے اور سحج اور خراش اور قروح امعا کو نافع ہے **سموم** قوی کو بستہ کرکے قتل کرتی ہے جو اوسکو تناول کرے تریاق افیون کا جند بیدستر ہے **ابدال** بدل اوسکا سہ چند اوسکا بزر البنج اور دو چند اوسکا تخم تفاح ہے

اترج جسکو ہندی مین بجوڑا کہتے ہین۔ **ماہیت** اوسکی مشہور ہے اور روغن اوسکا جو اوسکے پوست سے بنایا جائے قوی ہوتا ہے اور جو روغن اوسکے شگوفہ سے بنایا جاتا ہے وہ دوسرا ایک اثر مین ضعیف ہے **طبیعت** پوست اترج گرم ہے پہلے درجہ مین اور خشک ہے دوسرے درجہ مین اور مغز اوسکا حار رطب درجہ اول مین ہے اور ایک قوم نے کہا ہے بلکہ وہ سرد تر درجہ اول مین اور سردی اوسکی زیادہ ہے اور ترشہ اوسکا سرد اور خشک ہے تیسرے درجہ مین اور تخم اوسکا گرم ہے اول درجہ کا اور تیسرے درجہ مین مجفف ہے **افعال و خواص** مغز اوسکا منفخ ہے اور برگ اوسکا مسکن نفخ ہے اور شگوفہ اوسکا زیادہ تر لطیف ہے اور ترشہ اوسکا قابض ہے اور کاسر بیضے مسکن صفرا ہے اور تخم اوسکا اور پوست اوسکا محلل ہے اگر پوست اترج کپڑون مین رکھا جائے کیڑا لگنے کو منع کرتا ہے بو اوسکی فساد ہوا امراض اور وبا کی اصلاح کرتی ہے **زینت** ترشہ اوسکا جلا اور رنگ کرتا ہے اور

جھائیں کو دور کرتا ہے اور پوست سوختہ اسکی طلا کرنے میں برص کیواسطے مفید ہے اور تخم اترج کا نکہت کو طیب کرتا ہے **اعضائے چشم** اترج کے ترشے کو بطور سرمہ کے لگانے سے یرقان اور زردی آنکھ کی دور ہوتی ہے **اعضائے نفس و صدر** حماض اترج خفقان گرم کو ساکن کرتا ہے اور اترج حلق اور پھیپھڑے کیواسطے عمدہ ہے مگر حماض اور ترشا اوسکا سینہ کے واسطے ردی ہے۔ اور اترج جس وقت سرکہ میں جوش دیا جاوے اور نصف اسکا جل جائے جو بابرد و سے رشتہ ہوگا جونک نگلی ہوئی کو خارج کرتا ہے **اعضائے غذا** جرم اوسکا بعض معدہ ردی ہے اور نفخ ہے دیر ہضم واجب ہے کہ ہمراہ مصری کے تناول کیا جائے اسیطرح اترج کا مربا شہد میں اسلم ہے اور قابل ہضم زیادہ ہے مگر اسکو بکثرت اوسکو کھائیں۔ اگر برگ ترنج مقوی معدہ کی ہے اور مقوی اشتہا بھی ہے اور خشک غذا اوسکا اور پوست اترج جسوقت طعام میں مثل ابازیر اور مصالح گرم کے داخل کیجائے ہضم طعام پر معین ہوتی ہے اور خود چھلکا اسکا ہضم نہیں ہوتا ہے بوجہ صلابت اور سختی کے اور جوشاندہ اوسکا قے کا مسکن ہے اور ربے اوسکا اور رب حماض ہے معدہ کا اشتہا اور زور دار کرنیوالا ہے اور ربانی اوسکے ترشہ کا یرقان کو نافع ہے اور قے صفراوی میں سکون پیدا کرتا ہے اور اشتہائے طعام بڑھاتا ہے۔ لائق اور مناسب یہی ہے کہ اترج کو تنہا کھائیں کسی طعام کے ساتھ اسکو نکھائیں نہ قبل کسی طعام کے اور نہ بعد کسی غذا کے **اعضائے نفض** جرم اندرونی اوسکا قولنج پیدا کرتا ہے اور ترشہ اوسکا حبس شکم کرتا ہے اور اسہال صفراوی کو نافع ہے اور تخم اوسکا بواسیر کو مفید ہے اور تخم اترج میں قوت مسہلہ ہے اور عصارہ حماض اترج کا غلط النساء یعنی فساد جراحت عصب عورات کو مفید ہے **سموم** تخم حماض بوزن دو درہم ہمراہ شراب کے اور طلائے خاص شراب کے او آب گرم کے مقابلہ سموم کا کرتا ہے خصوصاً بچھو کے زہر کا پلانے سے خواہ طلا کرنے سے اور پوست اترج بھی قریب اسکے ہے اور عصارہ پوست اترج سانپ کے کاٹنے کو نافع ہوتا ہے پلانیکے ذریعہ سے اور پوست اوسکی ضماد کرنے سے

اسقنقور کو ہندی میں رو ہو کہتے ہیں **ماہیت** اوسکی یہ ہے کہ دریائی حیوان ہے جو مثل سوسمار کے شکار کیا جاتا ہے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ از قسم تمساح کے ہے جس وقت اوسکو پانی سے باہر رکھتے ہیں اوسجگہ نشو نما پاتا ہے **اختیار** بہتر قسم اوسکی وہ ہے جو موسم ربیع میں پکڑا جائے اور شکار کیا جاوے اور بروقت ہیجان اور جوش خروش کے اوسکی گرفتاری ہو اور بہتر اعضائے بدنی میں اوسکی ناف ہے **آلات مفاصل** مراقی اوراد عصب کو نافع ہے **اعضائے نفض** نمک اوسکا باہ کو ہیجان میں لاتا ہے بھی گوشت کو اوسکے کیا ہے چھنا خصوصاً گوشت اوسکی ناف کا اور جو قریب گردہ کے ہے اور خصوصاً مربی اوسکی

اجاص جسکو آلو بخارا کہتے ہیں **ماہیت** اوسکی مشہور ہے **اختیار** بہتر قسم اوسکی قوی ہے بہ نسبت سیاہ کے اور زرد قسم اوسکی قوی ہے سرخ رنگ کے اور سفید جو دانہ کی بہاڑی سے اسہال قلیل ہوتا ہے اور ارمنی میں شیرینی زیادہ ہے مستعمل ہے اور اسہال میں بھی زیادہ ہے اور اوسمیں بھی دہی ہے جو بڑے دانہ کی ہے اور سوئی ہے **طبیعت** سرد ہے اول درجہ میں اور رطب ہے آخر درجہ سوم میں **خواص و افعال** گودا اوسکا ملطف ہے اور زیادہ تقطیع کرتا ہے اور مضرت کرتا ہے اور دمشقی آلو میں قبض ہے دیسقوریدوس کی کی رائے میں سوائے جالینوس کے اور جو خام ہے اوسمیں قبض تو ضرور ہے اور غذائیت اوسمیں کم ہے لازم ہے کہ قبل طعام کے اوسکو کھائیں اور بعد اوس کے کھانیکے اگر فراغ کھانیکا کا مرطوب ہے اعضاء ورنبیذ کا استعمال کریں **جراح اور قروح** گودا اوسکا زخموں کو ملا دیتا ہے اور سرکہ کے ساتھ لگانے سے داد کو دور کرتا ہے خصوصاً اگر اوسکے ساتھ شہد یا شکر ملائی جائے اور خاص کر برگ کو زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ **اعضائے سر** برگ آلو بخارا کو جوش دیکر کلی کریں اور ان ترتوں کو روکتا ہے جو لوزتین اور لہات تک وترے ہوں **اعضائے چشم** گوند اسکا اگر سرمہ لگایا جائے بصارت کو قوت دیتا ہے **اعضائے نفس** میخوش آلو بخارا پیاس کی بھڑک میں سکون پیدا کرتا ہے **اعضائے غذا** میخوش آلو بخارا صفرا کو بہت توڑتا ہے اور میٹھا آلو بخارا معدہ کو ڈھیلا کر دیتا ہے بسبب نمی رطوبت کے اور معدہ کو سرد کر دیتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ معدہ کو موافق نہیں آتا **اعضائے نفض** میٹھا آلو بخارا صفرا کا اسہال زیادہ کرتا ہے اور ترش آلو بخارا میں اسہال کی قوت خشک آلو بخارا سے زیادہ ہے مسہل اسکا ہونا بسبب لزوجت کے ہے اور دمشقی آلو بخارا بعض اطباء کے نزدیک قبض شکم پیدا کرتا ہے۔ اور شگفتی آلو بخارا جبتک پختہ نہو جائے اوسمیں کسیقدر قبض ہوتا ہے جالینوس نے کہا کہ حکیم دیسقوریدوس نے خطا کی ہے اس قول میں اپنے کہ دمشقی آلو بخارا قابض ہے۔ حالانکہ وہ مسہل ہے اگر گو وہ اسکا خشک ریزہ ریزہ کر دیتا ہے پانی اوسکا اور اوسکو حیض کرتا ہے اور جسقدر پختہ ہوگا اسہال اسکا

اسفیداج جسکو ہندی میں سپیدہ کہتے ہیں **ماہیت** یہ قلعی کی خاک ہے یا سیسہ کی خاک ہے اور سیسہ جسوقت زیادہ جلایا جائے سیندور ہو جاتا ہے اور زیادہ لطافت حاصل کرتا ہے سپیدہ کے اقسام سب بذریعہ سرکہ کے بنائے جاتے ہیں اور کبھی نمک سے بنائے جاتے ہیں اور بہت طریقوں سے اسکی ساخت ہوتی ہے جیسا کہ کتاب بونیس ارباب کیمیا کے مشہور ہے **طبیعت** سرد خشک ہے درجہ دوم میں

افعال و خواص جو سپیدہ سرکہ سے بنایا گیا ہو اوسمین تلطیف زیادہ ہوتی ہے اور خواص بدنمین زیادہ کرتا ہے۔ دوسری قسم کا سپیدہ اوسمین زیادہ تلطیف نہین ہے سپیدہ خری بھی ہے خصوصاً جسکو سپیدہ ور کہتے ہین **اورام اور بثور** بردم اور سخت اورام کو نرم کردیتا ہے **جراح اور قروح** مرہمون مین داخل کیا جاتا ہے پس قروح کو بھر لاتا ہے اور اسمین گوشت پیدا کرتا ہے اور گوشت کو سڑا دیتا ہے خصوصاً سپیدہ کہ خراب گوشت کو سڑا دیتا ہے اور سپیدہ ورمین تازہ گوشت اگانے کی قوت ہے **امراض چشم** دانے اور پھنسیان جو آنکھ مین نکلتی ہین اونکو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** شقاق مقعد کی دوا ہے نیز سپیدہ بھی داخل ہے **سموم** سپیدہ بھی زہر کی سمون مین داخل ہے

آبنوس ہندی مین بھی اسکو یہی کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے **اختیار** بہتر آبنوس وہی ہے کہ سیاہ ہو اور برابر ہو یعنے چکنا ہو جسمین لکیرین نہ ہون اور چھونے مین ایسا معلوم ہو جیسے سینگ کو خرادہ ہو اور وہ خشکیدہ ہوتا ہے اور ذائقہ مین کسیقدر لذع پیدا کرتا ہے اور جب اسکو چنگاری پر ڈالین خوشبو اسکے دھوئین مین آتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ آبنوس باوجود یکہ اوسمین حرارت ہے خون کی حرارت کو بجھا دیتا ہے **افعال و خواص** پانی مین مثل لزوجت سے جمع ہو کہ رنگا جاتا ہے اور وہ ملطف ہوتا ہے اور جلا زیادہ کرتا ہے **امراض چشم** باریک جھلی جو آنکھ مین پڑتی ہے اوسکو صاف کر دیتا ہے اور سپیدی جو آنکھ مین پڑ جاتی ہے اوسکو دور کر دیتا ہے تراشہ آبنوس سے شیاف بنایا جاتا ہے اور آبنوس کا بھرادہ دوا چشم کیواسطے بناتے ہین اسلیئے کہ آنکھ کو وہ زیادہ موافق ہے اگر برادہ آبنوس کسی توے وغیرہ پر جلایا جائے پھر دھو ڈالا جائے کہنہ قروح کو اور آشوب چشم کو جو خشک ہو اور آنکھ کی کھجلی کو نفع کریگا۔ **اعضائے نفض** ایک گروہ نے کہا ہے کہ آبنوس گردہ کی پتھری کو پارہ پارہ کر دیتا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آبنوس مین نفع قسم کے تحلیل کی قوت ہے

آذان الفار جسکو ہندی مین موسی کرنی کہتے ہین۔

ماہیت ایک گھاس ہے جسکی قوت نزدیک جالینوس کے قریب اوس گھاس کی قوت کے ہے جس سے آئینہ کو جلا دیتے ہین اور یہ نام دو گھاسون پر بولا جاتا ہے ایک تو وہ جسکو جالینوس نے ذکر کیا ہے اور اوسمین خبازی کی بو آتی ہے اور سختی اوسمین نہین ہے اور دوسری وہ گھاس جسکا دیسقوریدوس نے ذکر کیا ہے اور گمان کیا ہے کہ یہ گھاس مشابہ بلبلاب کے ہوتی ہے لیکن موسی کرنی کی پتی لبلاب سے چھوٹی ہوتی ہے اور یہ گھاس زمین پر پھیلتی ہے پتلی پتلی شاخین اسمین ہوتی ہین اور باغونمین ہوتی ہے۔ پاکیزہ اور کوئی بو اوسمین نہین ہوتی ہے اور نہ کوئی مزہ ۔ اسمین چند خوشبو ہوتے ہین پھول اسکا لاجوردی ہوتا ہے دھنیہ کے پھول سے مشابہ ہے اور خلاف اسکے جو پتی ہے حدت اوسمین زیادہ ہوتی ہے خصوصاً وہ قسم جو پانی کے قریب پیدا ہوتی ہے شیخ کہتا ہے کہ منفعت قریب منفعت افسنتین کے ہے اور یہ بات دونون قسم کی موسی کرنی سے بعید ہے اور اوس سے متوقع نہین ہے **طبیعت** جو قسم موسی کرنی کی مشہور ہے اور اوسکی شناخت ہو چکی ہے اوسکی طبیعت جالینوس کے نزدیک سرد تر ہے اول درجہ مین۔ اور دوسری قسم اسکی اودیہ حادہ سے ہے

افعال و خواص پہلی قسم مین اسکی قبض نہین ہے اور دوسری قسم مجفف ہے اور جلد کی سرخ کرنیوالی ہے **جراح اور قروح** جو خاصیت کہ دیسقوریدوس نے بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ کانٹے کو نکال دیتی ہے اور کیل جو زخم مین ہوتی ہے اوسکو باہر لاتی ہے اور زخم کو ملا دیتی ہے **اعضائے سر** اوسکا لانا مرگی کو فائدہ دیتا ہے اور لقوہ کو نفع کرتا ہے اگر سوطا اوسکا کیا جاوے تو اسکا نفع زیادہ ہوتا ہے اور سوطا اسکا دماغ کو پاک کر دیتا ہے

ارنب بری جنگلی خرگوش کو کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے جثہ اوسکا تمام اون افعال کو کرتا ہے جنکا بیان باب نحو مین ہو چکا ہے اور نہایت لطیف ہے اور بہت خوب ہے اور اوسمین کچھ افعال زیادہ بھی ہین **زینت** خون اوسکا چھائین کو دور کرتا ہے اور رخائی اسکی سرکہ با بخورہ کی عمدہ دوا ہے خصوصاً دریائی خرگوش کی اور اگر شکم خرگوش کو معہ اندرونی اوجھ وغیرہ کے بجنسہ لیکر کسی روغن مین بھون ڈالین سر کے بال اوگانے کی عمدہ دوا ہوگی جب اسکو روغن گل مین بھون کر لگائین **آلات مفاصل** خرگوش کا دماغ بھنا ہوا اوس رعشہ کو فائدہ کرتا ہے جو بعد کسی مرض کے پیدا ہو **اعضائے سر** لڑکونکی داڑھ مین خواہ دانتونکی جڑون مین اگر خرگوش کا دماغ ملا جائے بہت جلدی سے دانت نکل آئین اور ایسی سہولت ہو کہ درد مطلق نہو اور یہ اثر اسکی خاصیت مین ہے۔ اسیطرح اگر اسکو گھی مین یا مسکہ مین یا شہد مین گھول کر استعمال کرین جب جثہ اوسکا سرکہ ملا کر پیا جائے صرع کو نافع ہوگا **اعضائے نفض** جثہ اوسکا اگر تین دن سرکہ ملا کر وہ عورت پیئے جو حیض سے پاک ہو چکی ہو حمل کو منع کریگا اور بعد رطوبت کہ رحم سے نکلکر بہتی ہے اوسکو پاک کر دیگا خون خرگوش کا بھنا ہوا پیچ اور ورم امعا کو اسہال کہنہ کو نفع کرتا ہے۔ **سموم** جثہ خرگوش کا سرکہ ملا کر تریاق اور فادزہر جملہ سموم کا ہے اور خون خرگوش کا بھنا ہوا سمام ابرص کے زہر سے نفع دیتا ہے۔

انجوسا کی ماہیت خس الحمار اور شجار اور شنقا بھی اوسکو کہتے ہین اور یہ جھاڑ اور درخت خواہ جھاڑ ہوتا ہے جسمین سخت سخت کانٹے بہت سے ہوتے ہین پتے اسکے

سیاہ اوسکی جڑ سے ملی ہوئے ہوتے ہین اور جڑ اوسکی ایک انگل موٹی ٹھوتی ہے رنگ وسکا بہت سرخ ہوتا ہے ہاتھ کو سرخ کر دیتا ہے اگر گرمیون مین تھوا جاے۔ ایک قسم اوسکی چھوٹی پتی کی ہوتی ہے سرخ رنگ۔ قسمین اسکی چار ہین۔ ابو قلیا ابو طلیس نوتا لبسوسی۔ انو باسیین ہندیمین اسکو رتن جوت کہتے ہین اختیار سب قسمون مین پہلی دو قسمین زیادہ قوی ہین **طبیعت** جالینوس نے کہا ہے کہ انخوسہ کی ایک قسم گرم خشک ہے **افعال اور خواص** جس قسم کا انخوسہ نام ہے وہ ملطف ہے مع قبض کے اسیواسطے وہ تلخی ہے اور تلخ ہے اور باقی اقسام مین قبض ہونا زیادہ تر ظاہر ہے۔ لیکن دو قسمین دوسری وہ بہ نسبت پہلی قسمون کے احراق مین قوی ہین اور حرارت بھی انکی زیادہ ہے اور جڑ کی حرارت بہ نسبت پتی کے زیادہ قوی ہے **زینت** جب سرکہ ملا کر اسکا طلا کرین بہق کو نفع کرتا ہے بلکہ دور کر دیتا ہے اور اس مرض کو جسمین جلد کے چھلکے چھلکے اودھڑتے ہین یہی فائدہ کرتی ہے پتی اوسکی بہ نسبت جڑ کے ضعیف ہے **اورام اور بثور** جڑ ابو قلیا کی آرد جو کے ہمراہ حمرہ کو منع کرتی ہے آنکی جڑ نوقا لبسوسی کی اور خنازیر کی تحلیل کرتی ہے جسوقت چربی ملا کر خنازیر پر رکھی جائے **جراح اور قروح** چربی ملا کر کل قروح پر رکھی جاتی ہے اور خاصکر اس مقام پر جو آگ سے جل گیا ہو **اعضائے غذا** ابو قلیا کی جڑ معدہ کو مضبوط کرتی ہے اور جوشاندہ اوسکا ہمراہ ماء القراطون کے یرقان کو نفع کرتا ہے اور طحال کے درد کو **اعضائے نفض** اور جوشاندہ اوسکا ماء القراطون کے ساتھ یعنے ماء العسل کیساتھ درد گردہ اور ہرنگ گردہ کو نفع کرتا ہے۔ اور اگر اوسکی جڑ کا عورت حمول کرے اسقاط حمل کر دیگی۔ پتی اوسکی شراب مین اوٹھائی ہوئی قبض شکم پیدا کرتی ہے لیکن ابو قلیا اخلاط صفراوی کی تحلیل کرتی ہے اور زرد پتی کی جڑ ہمراہ زوفا اور حالم کے کیڑوں کو قتل کرتی ہے اور نکال دیتی ہے۔ اسیطرح شنجار مطلق زرد ہو یا نہ ہو لیکن زرد رنگ کی سب سے زیادہ قوی ہے **حمیات** جوشاندہ بیخ انخوسہ ماء العسل کے ہمراہ پرانے تپون کو فائدہ کرتا ہے **سموم** جسوقت پھل اس زرد رتن جوت کا جسکی سرخ پتی ہو اور پھل زرد ہو چبا کر کسی گزندہ جانور پر تھوکین اسکو قتل کر دیگا اور دو قسمین دوسری سانپ کے کاٹنے سے نفع کرتی ہین پلائی جائین یا طلا کیجائین یا لٹکائی جاویں۔

الماس جس کو ہندی مین ہیرا کہتے ہین بعض لوگ ایسا کہتے ہین کہ صحیح لفظ ماس ہے اور صواب یہ ہے کہ باب میم مین ذکر کیا جائے مگر مینے باب الف مین اوسکا ذکر کر دیا **ماہیت** یہ ایک پتھر مشہور ہے **طبیعت** ایک قوم نے کہا ہے کہ سرد وخشک ہے اور وہ زہر یعنی ہے گرم خشک بقوت ہے **افعال اور خواص** جلا زیادہ کرتا ہے اور دو قیمہ میدن کے نزدیک عرق ہے اور عفونت پیدا کرتا ہے **زینت** دانتون میں جلا اور چمک زیادہ پیدا کرتا ہے **اعضائے سر** ایک قوم نے کہا ہے کہ جب ہیرے کو منہ مین دبا لین تو انت ٹوٹ جاتے ہین کہتے ہین کہ یا تو یہ اسکی خاصیت مین سے ہے اور یا یہ بات ہے کہ سانپ کا زہر جسکا جز ہے ہوتا ہے اور جگہ کو توڑ دیتا ہے اور یہ کلام اوس شخص کا ہے جو بالکل خرافات دہ ہے وہ جھتا ہے اوسکو نہین معلوم کہ سانپ کا زہر جسوقت سانپ کے منہ سے باہر نکال لیا جاتا ہے اور چبایا جاتا ہے اوسمین اوسکا اثر نہین باقی رہتا ہے خصوصاً کہ اوسکے نکالنے کو مدت گذر گئی ہو **اعضائے نفض** ایک قوم نے کہا ہے کہ جب ہیرہ کا ایک چھوٹا ٹکڑا پچکاری کے سر پر ہلکے سے جما دیا جائے اور مثانہ مین داخل کیا جائے پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیگا اور اس قول کو مین بعید از قیاس سمجھتا ہوں **سموم** ہیرہ خود سم قاتل ہے۔

ارمال اسکو ارمالی بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ لکڑی غرفہ کے مشابہ ہے **زینت** تہمت کو پاکیزہ کر دیتی ہے **اورام اور بثور** اورام گرم کو خصماد اسکا فائدہ دیتا ہے **جراح اور قروح** قروح کے پھیلنے کو منع کرتا ہے اور ماد فین گوشت بھر لاتا ہے اور انکو خشک کر دیتا ہے اور اوسکے خشک کرنے مین لذع نہین ہوتی۔ اور عفونت عفنہ کو منع کرتا ہے **اعضائے سر** دماغ کو قوت دیتا ہے اور دانتون کی جڑ کو مضبوط کرتا ہے اور منہ کے امراض کو موافق ہے **اعضائے چشم** کھانا اوسکا آشوب چشم کو نفع کرتا ہے **اعضائے صدر** دل کو قوی کرتا ہے اور احشا کو **اعضائے نفض** تمام اجزا اوسکے قبض طبیعت پیدا کرتے ہین۔

النبج **ماہیت** اوسکی کہتے ہین کہ وہ درخت سدر ہے اور مین کہتا ہون کہ وہ ایک نبج ہے کہ اوسکی نسبت لائق یہ بات ہے کہ باب اللام مین ذکر کیا جائے۔ بعضے نزدیک خرنوب سے یہ بھی ایک درخت ہے اور مصر کھٹلے یا گیا جب مصر مین پہنچا یہان تک کہ اسکا ذائقہ بدل گیا **اعضائے نفض** نزف کو روکتا ہے اگرچہ کسی عضو سے ہو۔ اسکو کھدیل انسان جسکو آدمی کہتے ہین طبیبون کا قول ہے کہ انسان کی منی بہق کو دور کرتی ہے۔ اسیطرح لڑکون کے پیشاب کا لعیو تانبے کے برتن مین بنایا جاوے۔ اور چھائیون کو جلا دیتا ہے اور دور کر دیتا ہے۔ اور جرب کو نفع کرتا ہے **اورام اور بثور** اور انسان کے پیشاب کا حمرہ کو دفع کرتا ہے بنا بر قول طبیبون کے۔ اور اسیطرح براز اوسکا جبتک اوسمین گرمی باقی ہو۔ آدمی کے بالون کی خاک بثور کو اچھا کر دیتی ہے۔ اور جب گھی مین ملا کر لگائی جاے اورام ساعیہ کو منع کرتی ہے یعنے وہ ورم جو بدن مین پھیلتا ہے جرح آرجوح

اوسکا پیشاب ایسی خارشت کو جسمین زخم پڑ گئے ہون اور سوکھی خارشت کو دور کر دیتا ہے۔ اور خبیث مادہ کے دوڑنے کو روکتا ہے اور داد کو خصوصاً آدمی کی منی داد کو زیادہ فائدہ کرتی ہے **آلات مفاصل** کہتے ہین کہ حیض کا خون درد نقرس مین تسکین دیتا ہے۔ اور اسیطرح آدمی کی منی اور دودھ عورت کا افیون اور زیت ملاکر۔ **اعضائے سر** جلے ہوئے بال آدمی کے اور روغن گل کان مین ٹپکایا جاتا ہے۔ اور دانت پر جب کہ ان دونون [illegible] درد ہو تسکین پیدا کرتا ہے جیسا کہ اسکا دعویٰ لوگون نے کیا ہے۔ لعاب روزہ دار کے منہ کا جو فاقہ سے ہو کان مین ڈالنا کان کے کیڑے کو نکال دیتا ہے۔ آدمی کی ہڈی جلی ہوئی سے مرگی اچھی ہوتی ہے۔ آدمی کے کان کا میل درد شقیقہ کو مفید ہے **اعضائے چشم** پیشاب آدمی کا شہد ملا کر تانبے کے برتن مین پکایا جائے بیاض چشم کو دور کر دیتا ہے اور ظفرہ جو آنکھ مین پیدا ہوتا ہے اوسکو مفید ہے۔ جلے ہوئے بال آدمی کے مرتک ملاکر تر کھجلی اور خشک کھجلی جو آنکھ مین ہو اوسکو مفید ہین **اعضائے نفس و صدر** کہا گیا ہے کہ لڑکون کا پیشاب جو وقت پیا جائے عسر نفس وانتصاب نفس کو نفع کریگا اور یہ بہت بڑا علاج ہے۔ عورت کا دودھ سل کی بیماری مین بہت نفع کرتا ہے اور ارنب بحری کا علاج ہے **اعضائے غذا** طبیبون نے کہا ہے کہ آدمی کا دودھ معدہ کی خراش مین تسکین دیتا ہے۔ اور ایک سکرجہ نیمے سوا اسمین ما شر آدمی کا پیشاب ہمراہ ماء العسل ور آب کرنب کے یرقان کو خاص کر فائدہ کرتا ہے۔ اسیطرح اوسکا غلیظا **اعضائے نفض** کہتے ہین کہ اوسکا پیشاب پلانا ادرار بول کرتا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فقط خون حیض کا حمول کرنا عورت کے حاملہ ہونیکو منع کرتا ہے عورتونکا دودھ رحم کے قروح اور جراحات کو فائدہ کرتا ہے فطول کے طور پر ہو یا حمول کیا جائے۔ آدمی کا پیشاب پلانا دستونکو بھی بند کر دیتا ہے اور رحم کو پاک کرتا ہے۔ بقدر دو ثلث ایک رطل کے جو برابر ابالیس [illegible] کے ہو اور اوسمین گندنا کو جوش دیکر پلائین **حمیات** سوکھا غلیظا اوسکا جب ہمراہ شہد اور شراب کے پلایا جاوے ان تپونکو فائدہ کرتا ہے جو دورے سے آتی ہین **سموم** عورت کا دودھ تریاق ہے اوس زہر کا جو ارنب بحری پینے کا سا کے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے آدمی کے دانت پیسکر اگر سانپ کے کاٹے ہوئے زخم پر چھڑکین فائدہ کرے گا یا دانت کو جلا کر اوسپر چھڑکین اوسکا غلیظ پیسکر آدمی کے کاٹے کو جو زخم پیدا ہو اوس پر چھڑکا جاتا ہے اور آدمی کا تھوک نہار منہ کا بچھو اور سانپ کو قتل کرتا ہے **اکتمکت** جسکو ہندی مین کرنجوا کہتے ہین **ماہیت** یہ دوا ہندی ہے فادانیا کا فعل کرتی ہے **اعضائے سر** اسکے بخارات اوڑا کر طلا کرتے ہین تو مرگی کو دور کرتا ہے

اسفاناخ جسکو ہندی مین پالک کہتے ہین **طبیعت** سرد تر ہے تو دو درجہ اول ہین **افعال اور خواص** یہ معین ہے اور غذا اوسکی عمدہ ہے غذائے سوتی سے مین کہتا ہون کہ اسمین قوت جلا کی ہے اور غسال بھی ہے اور صفرا کا قلع و قمع کر دیتا ہے اکثر معدہ اسکے ساگ سے نفرت کرتا ہے اوسوقت اسکا پانی ٹپکا کر کوئی غذا پکائی جاتی ہے اور کھلائی جاتی ہے **آلات مفاصل** پیٹھ کا درد جو خون کے مادہ سے ہو اوسکو نفع کرتا ہے **اعضائے نفس و صدر** درد صدر اور درد سینہ کو جو حار مادہ سے ہو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** ملین شکم ہے

البتقاو دارے عربی ہے خشابہ بکھرو کے ہوتی ہے اور ربیع مین پیدا ہوتی ہے یہ نشان چنندوی کے ہوتی ہے شاخین بہت ہوتی ہین بیج اوسکا گاجر کے بیج کا سا ہوتا ہے **طبیعت** اسکی گرم ہے **اعضائے غذا** طحال کو بہت فائدہ کرتی ہے **اعضائے نفض** ادرار بول کرتی ہے

افولوسقون گمان کیا گیا ہے کہ یہ دوعلی الابل ہے **اعضائے نفض** دونون گردون کا تنقیہ کرتی ہے **سموم** دیوانے کتے کے کاٹنے کو زیادہ فائدہ کرتی ہے۔

الوسون یہ ایک لکڑی ہے جو سپر کے مشابہ ہوتی ہے اسیواسطے اسکا نام ترسی رکھا گیا ہے **طبیعت** گرم خشک درجہ اول مین ہے **افعال اور خواص** مجفف باعتدال ہے اور جلا کرتی ہے **زینت** چھائین کو نفع کرتی ہے اور ہر ایک دھبہ اور داغ جو ہر قسم کا ہو اوسکو زائل کر دیتی ہے۔ اور یہ فعل اسکا اعتدال پر ہوتا ہے **سموم** جالینوس کہتا ہے کہ یہ دوا بالخاصیت دیوانے کتے کے کاٹنے سے فائدہ کرتی ہے اور خود جالینوس نے ایک جماعت کو اسی دوا سے اچھا کر دیا ہے۔ اور یونانی زبان مین اسکو الوسون کہتے ہین۔

اسطاروس اور اطیقوس۔ **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ یہ دوا بنام جابلی مشہور ہے **طبیعت** اسکی یہ ہے کہ اسمین تھوڑی سی تبرید ہے اور اوسمین قبض نہین ہے **افعال و خواص** اسمین کسیقدر قوت محللہ ہے مع کسیقدر تبرید کے **اورام اور بثور** دونون کو جیسے ورم کو خنازیر بھی اسکا فائدہ کرتا ہے اور اسکا نام بھی

اروفای **ماہیت** اسکی درخت ہے شل کبر کے بو اسکی بہت تیز ہے اور بھاری ہے اسکا پھل ایک غلاف مین ہوتا ہے **طبیعت** راہب کہتا ہے کہ یہ دوا اپنی طبیعت مین کلودم کا کنج سے زیادہ قوی ہے **اورام اور بثور** اورام باطنی کو نفع کرتی ہے بنا بر قول راہب کے اور مقدار شربت اسکی دو اوقیہ تک ہے جو برابر ساڑھے پانچ تولہ کے ہے اور خارجی اورام جو گرم ہون اونپر طلا کیجاتی ہے بس نفع اسکا نہایت عجیب ہے بجگہ [illegible] ہو **سموم** اگر زنبور کے کاٹنے کے مقام پر اسکو طلا کرین۔ فوراً اچھا کر دیتی ہے۔

انقراسیفون یہ دوا فارسی ہے اسکو ذبحہ اور حرم بھی کہتے ہین۔
خواص حافظہ کے واسطے بہت اچھی دوا ہے۔

ابوطبلون ماہیت اسکی ایک گھانس ہے کہ کدو کے مشابہ ہوتی ہے اور طائفہ اطبا کا قول ہے کہ سیاسی نام سے مشہور ہے **جراح اور قروح** کہتے ہیں کہ یہ دوا نہایت نافع ہے واسطے ان زخموں کے جو تازہ ہوں کہ انکو ملا دیتی ہے اور گوشت خوب بھر لاتی ہے۔

اسیوس ماہیت اسکی ایک پتھر ہے جسپر رہ نمک پیدا ہوتا ہے جسکا نام سہرہ اسیوس ہے اور شاید یہ وہی چیز ہے کہ اسکی پیدائش ہوا کی تری سے ہوتی ہے اور وہ شبنم جو قریب دریا کے ہے اوسپر گرتی ہے **افعال و خواص** قوت اسکی اور قوت اسکی نمک کی مفتح ہے اور گوشت بھر لانے والی ہے اور کسیقدر [illegible] بھی پیدا کرتی ہے اور سڑے ہوئے گوشت کو گھلا دیتی ہے بعد ان لذع کے **اورام اور ثبور** تحلیل خراجات کی کرتی ہے اگر اسکا ضماد صمغ البطم اور زفت کے ساتھ لگایا جائے **جراح اور قروح** جو قروح دشواری پیدا کرنیوالے ہیں اور پرانے ہیں [illegible] ہیں انکو نفع کرتی ہے **آلات مفاصل** ردو کے ہمراہ اگر نقرس پر لگایا جائے فائدہ کریگا اور اگر اطراف دست و پاؤں بیمار رفتے اسکے جوشاندہ میں رکھیں نفع پیدا کریگا **اعضاے غذا** اگر چونے اور سرکہ کے ہمراہ تلی پر لگایا جائے فائدہ کرے گا

الطبوطا اسکی قوت مثل زیدان کے ہے **طبیعت** گرم دوسرے درجہ میں ہے اور تر پہلے درجہ میں دوسرے درجہ کے **خواص** بڑا جلا کرنیوالا ہے **زینت** بہق کو بقوت دور کرتا ہے۔

ارنب بحری اسکو ہندی میں [illegible] کہتے ہیں ماہیت ایک حیوان ہے صدفی جنادی یعنے سیپ کی شکل پر سخت ہوتا ہے سرخی اوسکی کھلی ہوئی اوسکے اجزا کے بیچ میں مشابہ برگ اشنان کے ہوتی ہے **زینت** خون اوسکا گرم ہے چھائیں اور بہق کو دور کرتا ہے اور سر اوسکا جلایا ہوا بال خورہ کے بال کو اوگاتا ہے خصوصاً اگر ریچھ کی چربی ملا کر لگائیں اور داء الحیہ میں بھی زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ اور اگر بدستور یہ جلائے ہوئے اوسکا ضماد کریں بال گرا دیتا ہے **اعضاے چشم** آنکھ میں جلا پیدا کرتا ہے اگر لیپ اسکا لگایا جائے یا بطور سرمہ کے لگایا جائے **سموم** زہر کی دواؤں میں اسکا بھی شمار ہے اور پھیپھڑے میں زخم پیدا کرکے قتل کرتا ہے۔

افسون دوا [illegible] فارسی ہے **طبیعت** [illegible] لطیف ہے۔

اناغالیس ماہیت اسکی دو قسم ہے ایک کا پھول زرد ہوتا ہے اور دوسری کا آسمانی رنگ کا ہوتا ہے **جراح اور قروح** دونوں قسمیں اسکی جراحات کی اصلاح کرتی ہیں اور زخم کے ورم کو روکتی ہیں اور کیل وغیرہ جو پھوڑے میں ہو اوسکو باہر کھینچ لاتی ہے اور قروح کے پھیلنے کو منع کرتی ہیں **اعضاے سر** اگر اسکا غرغرہ کیا جائے یا بطور [illegible] ماس کے استعمال ہو بہت سا بلغم سر سے اوتار کر نیچے لاتی ہے اور دانت کے اوس درد کو جو متصل شش کے ہو تھما دیتی ہے **اعضاے نفض** اگر اسکو ہمراہ شراب کے

یلائین درد گردہ کو فائدہ کرتی ہے اور ایک قوم نے کہا ہے کہ جو قسم اسکی کبود مائل بسیاہی ہوتی ہے مقعد کو استوار کرتی ہے اور جو مقدار مقعد کی اونچی ہو گئی ہو اسکو اپنی جگہ پر ٹھیک بٹھا دیتی ہے اور جو قسم سرخ پھول کی ہے وہ مقعد کو زیادہ اونچا کر دیتی ہے اور بال نکال لاتی ہے **سموم** شراب کے ہمراہ اسکو پینے سے سانپ کے کاٹنے کی مضرت دفع ہوتی ہے۔

ابرق دوائے فارسی ہے حافظہ اور عقل کے واسطے بہت اچھی ہے۔

اوس بیدا ماہیت اسکی ایک قسم بیلوفر ہندی کی ہے **طبیعت** [illegible] گرم خشک

اریدبریدا ماہیت اسکی دوا ہے مثل ترا[illegible] ہوئی پیاز کے **اعضاے نفض** [illegible] فائدہ کرتی ہے

اوافیلیو شرما ہیت اسکی دا نیوش سدتی ہے ایک چیز ہے جو مشابہ صدقہ کے ہوتی ہے جسکو ہندی میں بعث کیشا کہتے ہیں **طبیعت** جالینوس کہتا ہے کہ دوسرے درجے میں سرد ہے اور پہلے درجے میں خشک اور پھل اوسکا بہت تیز اور بڑا قبض کرنے والا اول مرتبہ میں پہلے درجے کے اور مجفف دوسرے درجے میں **زینت** ترکونکے مونہ کی حفاظت کرتی ہے کہ اوس پر کالے بال ایک مدت تک نہیں نکلتے **اعضاے غذا** پھل اوسکا یرقان کو فائدہ کرتا ہے

ایدوساروں ماہیت اسکی یہ دوا ہے کہ جسکا نام فارسی رکھا گیا ہے اسلیے کہ اسکے بھی دو کنارے ہیں جیسے جڑ میں دو باڑھیں ہوتی ہیں **طبیعت** گرم ہے اور اسمیں تلخی اور بکٹھا پن بھی ہے **خواص** اندرونی سدوں کی تفتیح کرتی ہے **آلات مفاصل** اوجاع مفاصل کو نفع کرتی ہے

اصابع ہرمس ماہیت اسکی سورنجان کا شگوفہ ہے

اطماطیہ دوا ہندی ہے بورنیان کی قوت اور وہ اسکی ایک سی ہے واجب ہے کہ تامل کیا جاہیے ایسا نہو کہ اوسکی جگہ اطیرطا کا استعمال ہو جائے کہ جسکو توقل کہتے ہیں **طبیعت** گرم تر ہے **اعضاے نفض** مادہ کو زیادہ کرتی ہے

ایطاماس یہ درخت غرب کا ہے جسکو باب الغین میں ہم ذکر کرینگے

ارز جسکو ہندی میں چاول کہتے ہیں **طبیعت** گرم خشک ہے مگر خشکی اوسکی بہ نسبت حرارت کے زیادہ ظاہر ہوتی ہے اور ایک قوم نے کہا ہے کہ گیہوں کے بہ نسبت اسمیں حرارت زیادہ ہے **افعال و خواص** غذا دینا اسکا بدن کو بہت اچھا ہوتا ہے پیوست کے ساتھ لیکن اگر دودھ میں پکایا جاوے اور روغن بادام ملایا جائے تغذیہ بدن زیادہ کریگا اور اچھا کریگا اور جو تجفیف اسمیں ہے وہ کمی اور قبض بھی اسکا ساقط ہوجائیگا خصوصاً اگر رات بھر اسکو سبوس گندم میں بھگو

رکھیں یہ چاول ایسی چیز ہی کہ بسبب دیر ہونیکے سردی پیدا کرتا ہی اور اسمین جلا بھی ہے
اعضائے نفض یعنی اسکی جو پانی مین پکائی جاے ایک حد مین تک قابض ہی
اور پھر اسکی دودھ مین پکاکر منی زیادہ کرتی ہی اور قبض نہیں کرتی ہان اگر مدبر کیجائے
اسطرح پر کہ معہ بھوسی کے اسکو بھون ڈالیں اور جو تری اسمین ہی اوسکو غیبت و نابود
کردین اسوقت تلیین پیدا کریگا خصوصاً چاول جسکو بھوسی گندم کے پانی مین بھگو دیں
اور اس ذریعہ سے اوسکی یبوست باطل کردین۔

ابریشم جسکو ہندی مین ریشم کہتے ہین **طبیعت** اسکی گرم ہی **اعضائے صدر** مفرح ہے خصوصاً
ابریشم خام **زینت** یعنی ستار ریشمی کیڑا پکا کتے ہین کہ سپید جون پڑنیکو منع کرتا ہے۔

اطریہ جسکو فارسی مین رودہ رشتہ کہتے ہین **ماہیت** اسکی یہ کہ غذا اونکی ہی گیہون کے آٹے سے گوشت
ملاکر پکائی جاتی ہی اور بے گوشت کے بھی پکتی ہی اور ہماری ملک مین اوسکو رشتہ کہتے ہین
طبیعت گرم ہی رطوبت اوسکی زیادہ ہی **خواص** بیشک ہضم دیر مین ہوتی ہی
اور معدہ سے انحدار اوسکا بہت دیر مین ہوتا ہی اسلیے کہ وہ فطیری ہی خمیر نہیں اوٹھایا
جاتا ہی اور جو قسم اسکی بے گوشت کے پکائی جاتی ہی وہ سبک ہوتی ہی بعضونکے نزدیک
شاید کہ یہ بات اونکی جیسا کہتے ہین درست نہیں ہی۔ پھر جب اسمین مرچ سیاہ ملائین
اور روغن بادام شریک کرین کچھ اوسکا حال صلاحیت پہ آجائیگا۔ اور جب ہضم ہوجائے
اوسوقت غذائیت اوسکی بدن کو زیادہ ہوتی ہی **اعضائے نفس** پھیپھڑے کو نفع دیتی
ہی اور کھانسی اور خون تھوکنے کو مفید ہی خصوصاً جب خرفہ کے ساتھ ملائی جائے۔
اعضائے نفض ملین بطن ہی۔ حمد کرتا ہون خدا کا از روے شکر و سپاس

حرف البا

یعنے جو دوائیں حرف بے سے شروع ہین اونکا بیان۔

بان جس درخت سے حب البان لیا جاتا ہی **ماہیت** دانہ اسکا چنے سے بڑا ہوتا ہے
سپیدی مائل اسمین نرمی ہوتی ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تیل بھرا ہوا ہے۔
طبیعت گرم تیسرے درجہ مین اور خشک دوسرے درجہ مین **افعال و خواص** منقی ہی
خصوصاً اسکا اخلاط غلیظ کو قطع کرتا ہی سرکہ و پانی ملاکر اندرونی سدون کی تفتیح
کرتا ہی اور کھلی مین اسکی تلخی زیادہ ہی اور قبض ہی اور اسی سبب سے کھلی مین قوت
کا دینا ہی کہ زخم ڈالدیتی ہی۔ اور چھلکا اسکا زیادہ قابض ہی روغن اسکا بھی قبض سے
خالی نہیں اور تمام اجزا میں اسکے جلا اور تقطیع ہی **زینت** حب البان برش اور خش اور کلف اور
بہق و قوبا کے نشانات کو نفع کرتا ہی اسیطرح روغن اسکا اورام اور شبور اور ورام صلبہ کی دادی

کے جمیع اقسام کو مفید ہی اور جب مرہم مین ڈالا جائے سون کو فائدہ کرتا ہی جراح اور
قروح سر کو ملاکر گھال دودھ نے اور خارش تر اور خشک کو مفید ہی اور شبور لینہ کو فائدہ
کرتا ہی۔ اور سفہ جو ناخون کی جڑ مین ریشہ ریشہ پیدا ہوتا ہی اوسکو بھی فائدہ کرتا ہی۔
آلات مفاصل پٹھے کو گرم کردیتا ہی اور تشنج مین نرمی پیدا کرتا ہی اور پٹھونکی صلابت
اور سختی کو نرم کرتا ہی خصوصاً روغن اسکا **اعضائے سر** نکسیر کو روک دیتا ہی بسبب
قبض کرنیکے جو اسمین ہی اور روغن اسکا جو کان کے درد کو اور کان کو بجنے کو مفید
ہوتا ہی خصوصاً بط کی چربی کے ساتھ دانتونکے درد کو کلی اسکی فائدہ کرتی ہی **اعضائے
غذا** اور جو شاندہ اسکی جڑ کا سختی جگر اور سختی طحال کو مفید ہوتا ہی جبکہ سرکہ مین پانی
ملاکر ہموزن دو درہم کے پیا جائے اور کبھی روٹی مین خواہ خطمی یعنی ضیخ کے آٹے مین
مٹر کے آٹے مین یا سوسن کے آٹے مین مار العسل ملاکر استعمال کرتے ہین اور تلی پر
ضماد بھی اسکا کیا جاتا ہی معدہ کیواسطے یہ خراب چیز ہی کہ متلی پیدا کرتا ہی اور عصارہ اسکا
ایک مثقال شہد کے ساتھ پیا جائے تو پیدا کریگا بہت قے سے اور دست لائیگا۔
اور اسیطرح پھل اسکا **اعضائے نفض** حب البان خاص بلغم کا مسہل ہی
جب ہمراہ شہد کے پیا جائے اسیطرح روغن اسکا اور اگر حمول اسکا بتی بناکر اسکی
کے روغن مین ڈبوکر رکھین وہ بھی یہی اثر کریگا **ابدال** بدل اسکا ہموزن اوسکے
مجیٹھ ہی اور نصف وزن اوسکا تخ اور دسوان حصہ اوسکے وزن کا جاوتری ہے

بالونج اسکو ہندی مین بابونہ کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہی زرد پھول کا
بھی ہوتا ہی اور سپید پھول کا بھی اور بنفشی پھول کا بھی اور یہی زیادہ مشہور ہی۔ تپی اسکی
اور پھول اسکا بحفاظت رکھا جاتا ہی اسطرح کہ اوسکی قرص بنالیتے ہین اور جڑ اسکی
خشک کرکے رکھی جاتی ہی یہ دوا نزدیک جالینوس کے قوت مین گل سرخ کے قریب
لطافت مین ہی مگر یہ کہ تیز ہی تخمین ہیت کے کہ اسکی گرمی مناسب ہی **طبیعت** گرم خشک
دوسرے درجہ مین ہی **خواص** منضج ملطف کاثف کی ہی مرخی ہی محلل ہی باوجودیکہ
جذب کم کرتی ہی بلکہ بدون جذب کے تحلیل کرتی ہی اور یہ خاصیت اسکا فعل ہی جو اور
دواؤن مین سوائے بابونہ کے نہیں ہی **اورام گرم** مادہ جتنے ہین سب مین تسکین
پیدا کرتا ہی بسبب ارخاے اور بسبب تحلیل کے۔ اور جو صلابتین ایسی ہین کہ
زیادہ سختی اونمین نہیں آئی ہی اونکی تحلیل کرتا ہی۔ اندرونی اورام جو متکاثف
ہوگئے ہون اون کیواسطے پلایا جاتا ہی۔ **آلات مفاصل** تمدد مین ڈھیلا پن
پیدا کرتا ہی اور کل اعضائے عصبیہ کو قوی کرتا ہی۔ بابونہ ماندگی اور تھکن کیواسطے
بہت نافع ہی بہ نسبت اور دوا کے اسلیے کہ حرارت بابونہ کی مشابہ حرارت جسم

حیوانی کے ہے **اعضائے سر** دماغ کا مقوی ہے سردی سے جو درد سر ہو اسکو نفع کرتا ہے۔ سر مین جو مادے ہون اونکو نکال دیتا ہے اور اس سبب سے اسکی تحلیل مین جذب نہین ہے اور یہ خاصیت خاص بلسان ہونے مین ہے۔ قلاع یعنے جوشش دہن کو مفید ہے **اعضائے چشم** غرب یعنے ناسور گوشہ چشم جو نکا فتہ ہو گیا ہو اسکو اچھا کردیتا ہے اگر بطور ضماد کے لگایا جاے **اعضائے نفس** سانس کی آمد رفت مین آسانی پیدا کرتا ہے **اعضائے غذا** یرقان کو دور کرتا ہے **اعضائے نفض** ادرار بول کرتا ہے اور پتھری کو نکالدیتا ہے خصوصاً جسکا پھول بنفشی رنگ کا ہو۔ بابونہ کی سینک مثانہ پر کیجاتی ہے سرد قسم کی درد مثانہ کیواسطے۔ اور پلانیکے ذریعہ سے خواہ آبزن کرنیسے ادرار حیض کرتا ہے جنین اور جنین مشیمہ کو نکالدیتا ہے سایلاوس کو فائدہ کرتا ہے **حمیات** روغن بابونہ کی مالش ان تپون مین کیجاتی ہے جو دورہ سے آتی ہون اور پرانی تپون کے آخری زمانے مین پلایا جاتا ہے اور جس تپ مین زیادہ حدت ہو اسکو نفع کرتا ہے بشرطیکہ اوس تپ مین اندرونی ورم گرم نہو۔ اور یہ استعمال ہونیکا اوقت ہوتا ہے جب نضج مادہ بخوبی ہوچکا ہو اور بیشتر حمامی رمی کو بھی فائدہ کرتا ہے اگر حادہ نہو اور نضج ہوچکا ہو **ابدال** ارجوان اسکا نقوش دماغ کیواسطے اور درد سر کو فائدہ دینے مین برنجاسف ہے جسکو قیصوم کہتے ہین

باد آورد جسکو ہندی مین جواسہ کہتے ہین **ماہیت** یہ سپید سپید کانٹے مشابہ کھجور کے ہوتے ہین لیکن سپیدی زیادہ ہوتی ہے اور کانٹا لانبا ہوتا ہے اور پتی اوسکی مانند برگ حماما کے ہوتی ہے لیکن بڑی پتلی ہوتی ہے اور سپید زیادہ ہوتی ہے اور ساق اسکی دو ہاتھ تک لانبی ہوتی ہے پھول اوسکا بنفشی رنگ کا ہوتا ہے بیج اوسکا کسم کے بیج کے برابر ہوتا ہے مگر گول زیادہ ہوتا ہے **طبیعت** جڑ مین اسکے تبرید ہے اور خشکی پیدا کرتی ہے کسیقدر تحلیل بخش ہے اور تخم اوسکا گرم ہے اور لطیف ہے بعض طبیبون نے کہا ہے کہ تمام اجزا اسکے گرم ہین حاد ہین **خواص** اسمین قوت محللہ ہے اور تفتیح بھی کرتا ہے خصوصاً بیج اسکا اور اسمین تمغیص [illegible] کو رد کرتا ہے اور قبض اسکا معتدل ہے اورام اور شبولا اورام بلغمی کو فائدہ کرتا ہے اس سبب سے کہ اسمین تحلیل اور قبض ہے پس اسکا ضماد کیا جاتا ہے اور خاص اسکے اجزا کا ضماد کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** تشنج کو فائدہ کرتا ہے اسلیے کہ اسمین قبض معتدل ہے تحلیل کے ہمراہ بیج اسکا فائدہ کرتا ہے لڑکونکو جب پلایا جاے واسطے فساد ان حرکات کے جو عضل یعنے پٹھو مین پیدا ہوتی ہین **اعضائے سر** کلی کرنا اسکے سلاقہ سے دانتون کے درد مین سکون پیدا کرتا ہے **اعضائے صدر** نفث الدم کو دور کرتا ہے خصوصاً جڑ اوسکی **اعضائے غذا** ضعف معدہ کو فائدہ کرتا ہے معدے کے سدون کی تفتیح کرتا ہے **اعضائے نفض** اسہال کہنہ کو نفع کرتا ہے خصوصاً معدہ کا اسہال خاصکر جڑ اسکی و زردہ مد بھی ہے **حمیات** بلغمی جو زمانہ دراز سے لاحق ہون اونکو نفع کرتی ہے اور وہ تپین جو بسبب ضعف معدہ کے پیدا ہوئی ہین اور کل تپین جو پرانی ہین **سموم** بچھو کے زہر سے نافع ہے اسطرح جبکہ اسکو منھ مین چبا کر اوسکا ضماد پر لگایا جاے جہان بچھو نے ڈنک مارا ہو پس سمیت کو جذب کرلیتا ہے۔ بیج اوسکا اگر پلایا جاوے ہوام کے کاٹنے سے مفید ہوتا ہے **ابدال** تیونکے واسطے شہترہ اوسکا بدل ہے

بلسان ماہیت اسکی ایک درخت مصری ہے اوسکو پیدا ہوتا ہے جسکا نام عین الشمس یا چشمہ آفتاب ہے لیکن کہیں نہین پیدا ہوتا ہے پتی اوسکی اور بوسداب یعنے تنلی سے مشابہ ہوتی ہے مگر اسکی پتی سپید بخل ہے اور قامت اوسکی درخت کی برابر ہے قامت درخت حنظل یعنے رسوت کے۔ اور روغن اسکا افضل ہے کیونکہ وہ ندت اور دانہ اسکا قوی ہے اسکی لکڑی سے ہر طرح پر روغن اسکا اسطرح پیدا ہوتا ہے کہ درخت مین لوہے سے جا بجا نشان کرتے ہین جبکہ طلوع شعری عبور کیجاتا ہو اونکے چیرنے مین تیز ہوتا ہے اور جو رطوبت ٹپکتی ہے اسکو روئی کے گالے مین جذب کرتے ہین سال بھر مین ایک درخت کا روغن چند رطل سے زیادہ نہین جمع ہوتا ہے بعض سیر ڈیڑھ سیر سے زیادہ نہین ہوتا **اختیار** امتحان اوسکے عمدہ ہونیکا یہ ہے کہ دودھ مین ٹپکایا جاے اور فوراً دودھ بستہ ہوجاوے اور پانی مین اگر ڈالین بالکل مل جاے اور پانی کو بھی بھورا کردے اور گاڑھا کرد ہو اور جس کپڑے مین لگایا جاے دھونیسے بالکل الگ ہوجاے۔ اور خوشبو اوسکی پاکیزہ ہوتا۔ روغن صنوبر کا اسمین میل کرتے ہین اور روغن مصطگی بھی ملا دیتے ہے اور موم کو روغن حنا مین پگھلا کر اسکا بھی میل کرتے ہین عمدہ روغن بلسان کی بو جو تازہ ہو اور گاڑھا پڑا روغن اوسمین قوت نہین باقی رہتی **طبیعت** لکڑی اسکی گرم خشک دوسرے درجہ کی ہے اور حب بلسان لکڑی سے زیادہ گرم ہے اور روغن بلسان دونون سے زیادہ گرم ہے اور اسکی گرمی تیسرے درجہ کی اول طبقہ مین ہے لیکن اسمین وہ گرمی جسکا گمان کیا ہے نہین ہے **افعال و خواص** سدون کی تفتیح کرتا ہے۔ احشاء سے غلیظ کو نا بوس **قروح** کو پاک کرتا ہے خصوصاً اگر ایرسا کے ہمراہ استعمال کیا جاے جڑ مثل ہے پوست اور چھلکون کو نکالدیتا ہے **آلات مفاصل** پلانیسے عرق النسا کو فائدہ کرتا ہے اور جو شاندہ اوسکا تشنج کیواسطے پلایا جاتا ہے **اعضائے سر** سر کے قروح کو پاک کرتا ہے اور خود سر کو مواد سے پاک کرتا ہے۔ مرگی کو نفع کرتا ہے اور دوار یعنے گھومنی کو **اعضائے چشم** آنکھ کی سپید تجلی کو دور کردیتا ہے عود بلسان اور روغن بلسان **اعضائے صدر** عود بلسان اور حب بلسان دونون جنین کے درد کو نفع کرتی ہین یعنے

دونون طرف کے ذات الجنب کو اور ربو غلیظ بلغم سے پیدا ہوا ور ضیق النفس کو اور پھیپھڑے کے درد کو مفید ہے۔ جو سردی سے ہوا ور کھانسی کو اسیطرح روغن اسکا۔ خلاصہ یہ ہے کہ بلسان اور ان احشا کو جو مراق سے اوپر ہین نفع کرتا ہے **اعضاے غذا** اضعف ہضم کو فائدہ کرتا ہے اور جو شاندہ اوسکا بد ہضمی کو دور کر دیتا ہے اور معدہ کو پاک کر دیتا ہے جگر کی تقویت کرتا ہے **اعضاے نفض** ادرار کرتا ہے اور گردہ کو نفع کرتا ہے اور رطوبت رحم کو نفع کرتا ہے۔ اگر اسکی دھونی دین خون حیض جاری کر دیتا ہے یا رحم کے بال گرا دیتا ہے رحم کی برودت کو بھی فائدہ کرتا ہے درد جسل ور مشیمہ کو نکال دیتا ہے۔ جب اسکی دھونی دیجاے تمامی اقسام درد رحم کو نافع ہوتا ہے۔ اور جو شاندہ اسکا رحم کے منھ کو کھولدیتا ہے۔ اور فرزجہ اسکی روغن گل و موم ملاکر برودت رحم کو نفع ہوتی ہے اور دشواری بول کو نفع کرتی ہے **حمیات** روغن بلسان لرزہ کو کھولدیتا ہے **سموم** اسمین مقابلہ کی قوت ہر زہر سے ہے سانپ کے کاٹنے کو بھی نفع کرتا ہے روغن بلسان تھوکران کی سمیت کو دور کرتا ہے جند بیدستر کے ساتھ پیا جاے اور سموم خصوصاً بچھو کے زہر کو بھی نفع کرتا ہے

بنفسج جس کو ہندی مین بنفشہ کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے ہے اسکی جڑ کا فعل بھی قریب اسی کے ہے **طبیعت** سرد تر پہلے درجہ مین اور ایک قوم نے کہا ہے کہ پہلے درجہ مین گرم ہے اور برگ بنفشہ کے سرد ہونے مین تو کچھ شک نہین ہے **خواص** کہتے ہین کہ خون معتدل پیدا کرتا ہے اور ورام اور شوربا ورام گرم کو ضماد اسکا ہمراہ اسکے ساکن کر دیتا ہے اسیطرح نقط برگ بنفشہ جراح اور قروح روغن بنفشہ طلا کے جید ہے واسطے اوس کھجلی کے جو تر ہے **اعضاے سر** درد سر جو مادہ خون سے ہو بنفشہ کا سونگھنا یا اعضاے سر پر رکھنا مفید ہے **اعضاے چشم** آشوب چشم جو گرم ہو اوسکو مفید ہے **اعضاے نفس** گرم کھانسی کو مفید ہوتا ہے کو نرم کر دیتا ہے خصوصاً جو بنفشہ شکر مین پرورده کیا جاے شربت بنفشہ ذات الجنب اور ذات الریہ کو مفید ہے اور یہ شربت جلاب جیسے شربت گلاب سے افضل ہے **اعضاے غذا** التہاب معدہ کو نافع ہے **اعضاے نفض** شربت بنفشہ درد گردہ کو مفید ہے اور ادرار کرتا ہے اور مسہل صفرا ہے اور ایضاً شربت بنفشہ طبیعت کو بآسانی نرم کرتا ہے اور مقعد کے اونچے ہونے کو بھی فائدہ کرتا ہے۔

بھلمن کی ماہیت یہ ہے کہ لکڑی کے ٹکڑے ہین یہ ٹکڑے وہ جڑین ہین جو خشک کرلی گئین اینٹھی ہوئی اور شاخین نکلی ہوئی اسکی دو قسمین ہین سپید اور سرخ **طبیعت** گرم خشک دوسرے درجہ مین **زینت** فربہی پیدا کرتا ہے **اعضاے صدر** قلب کو زیادہ قوی کرتا ہے خفقان کو زیادہ نفع کرتا ہے **اعضاے نفض** منی کو زیادہ کرتا ہے ایسی زیادتی کہ جو ظاہر ہو **ابدال** بدلا اوسکا تودری ہے اور نصف وزن اوسکے لسان العصافیر جسکو اندر جو کہتے ہین

برنجاسف **ماہیت** اسکی ایک بوٹی ہے جو افسنتین کے مشابہ ہوتی ہے اسمین ایک رطوبت لاسے کی ایسی ہوتی ہے ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہے کہ جسکی شاخین چھوٹی ہین اور پتی اوسکی بڑی ہوتی ہے پتی اوسکی چھوٹی چھوٹی اور زرد سپید ہوتی ہے اور گرمیون کی فصل مین پیدا ہوتی ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ وہ گھاسین ہوتی ہین قریب قریب اون دونون کے ایک ہی نام رکھا گیا ہے **طبیعت** سرد تر ہے پہلے درجہ مین **خواص** لطف ہے تلطیف زیادہ کرتی ہے ضماد اسکا فضول کو طرف عضو کے کھینچ لاتا ہے **اعضاے سر** درد سر بارد کو نفع کرتا ہے ضماد اسکا اور نطول اسکا بھی ورادو بالا ہوا پانی اسکا درد سرے زیادہ امان دیتا ہے سناک سدہ کو نفع کرتا ہے اور زکام کو **اعضاے نفض** گردے کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے آبزن اسکے جوشاندہ کا حیض کو جاری کر دیتا ہے ورم رحم کو نفع کرتا ہے مشیمہ اور جنین کو گرا دیتا ہے رحم کا جو منھ مل گیا ہو اوسکو نافع ہے کہ اسکو کھولدیتا ہے بھلاوے رحم کو ملانے سے اور ضماد کرنے سے زائل کر دیتا ہے مقدار شربت اسکی پانچ درم تک ہے

بلادر اسکو ہندی مین بھلاوان کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے یہ ایک پھل ہے کہ جسکی گٹھلی چھوہارے کی گٹھلی کی ایسی ہوتی ہے اور لب اوسکا شکل لب جوز شرقی کے ہے۔ اوسمین کچھ مضرت نہین ہے پوست اوسکا متخلخل ہے اوسمین سوراخ شہد کے سے ہوتے ہین بیچ مین اون سوراخون کے شیرہ چپک دار ہے جسکی بو تیز ہوتی ہے بعض آدمی اسکو دانت سے کاٹ کھاتے ہین اور چباتے ہین اور اونکو کچھ ضرر نہین کرتا خصوصاً جوز کے ساتھ یعنے اخروٹ **طبیعت** چوتھے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** شیرہ اوسکا زخم ڈالتا ہے اور ورم پیدا کرتا ہے۔ اور خون کو جلا دیتا اور اخلاط کو **زینت** مسون کا ٹکر گرا دیتا ہے سپید داغ کو اچھا کر دیتا ہے گنج کے داغ کو اچھا کر دیتا ہے باخوره جو بلغمی ہو اسکو دور کر دیتا ہے۔ اورام گرم کا باطن مین ہیجان کرتا ہے **آلات مفاصل** پٹھے کی سستی اور استرخا کو اور فالج اور لقوے کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے سر** فساد حافظہ کے مرض کو مفید ہے جسوقت اسکی معجون کھائی جاے جسکا نام انقروریا مشہور ہے لیکن یہ معجون وسواس اور مالیخولیا کو ہیجان مین لاتی ہے **اعضاے نفض** بواسیر کو اسکی حب سونی دیجاتی ہے مسون کو خشک کر دیتا ہے **سموم** خود بھلاوان زہر ہے اخلاط کو جلا دیتا ہے اور قاتل ہے تریاق اوسکا شہد ہے اور دودھ اور روغن اخروٹ اسکی قوت کو توڑ دیتا ہے **ابدال** بدلا اوسکا پانچ گونہ

وزن اسکا بندق ہے یعنے ربع حصہ چہارم وزن روغن بلسان کا اور تہائی وزن ہے کے سپید اال **بورق** یہ معرب ہے بورہ کا جسکو ہندمین لونا کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے نمک سے قوت اسکی زیادہ ہے۔ نمک قوی اقسام مین بورہ ہے مگر اسمین قبض نہین ہے۔ کبھی اسکو ایک ٹھیکرے مین کوئلہ کو سرخ کرکے جلاتے ہین یہانتک کہ بھن جاتا ہے **اختیار** بہتر بورہ ارمنی ہے جو سبک ہو اور بہتر اوسکے نرم ہون مثل اسفنج کے اور سپید ہون یا گلابی ہون یا بنفشی رنگ ہون لیتلیج کو بہت کرتا ہو بورہ افریقی کا قیاس بہ نسبت اور اقسام کے بورون کے ایسا ہے جیسا بورہ کا قیاس طرف نمک کے اور بورق کا کھانے مین استعمال بدون کسی سبب عظیم کے نہین جائز ہے۔ کف بورق کا بورق سے زیادہ تر لطیف ہے قوت مین اور بہترین کف بورق وہ ہے جو شیشہ کی شکل شفاف ہو اور زرد رنگ ہو **طبیعت** آخر درجہ دوم مین گرم خشک ہے اور خشکی اوسکی بجز تیسرے درجہ تک پہونچتی ہے **افعال و خواص** جلا لیتوت کرتا ہے اور غسال ہے خصوصاً بورہ افرنقی اور جلد کے پوست اور ڈھیر تا ہے اور پاک کرتا ہے اخلاط غلیظ کو قطع کرتا ہے بورق کے کل اقسام مین تھوڑا سا قبض ہمراہ جلائے جید کے ہے بسبب نمکینی کے لیکن بورہ افرنقی مین قبض نہین ہے بلکہ فقط جلا ہے کثیر اوسمین ہے اور نمک مین قبض ہے اوسمین جلا نہین ہے مگر تھوڑی سی **زینت** اگر بورہ کو بابون یعنی خمیر مین باریک کردیتا ہے اگر بورہ کا ضماد کرین خون کو طرف ظاہر بدن کے کھینچ لاتا ہے یعنی رنگ اچھا کردیتا ہے۔ لاغری کو دور کردیتا ہے لیکن اکثر جب یا دکھایا جائے بدن کو سیاہ کردیتا ہے **اورام اور بثور** کبھی کو فائدہ کرتا ہے اسلیئے کہ ریپ کی تحلیل کردیتا ہے خصوصاً بورہ افرنقی ہمراہ سرکے کے کبھی کو فائدہ کرتا ہے **آلات مفاصل** اسکی قیروطی بناکر واجع کیواسطے لگائی جاتی ہے خصوصاً جسکا زمانہ اخیر ہوچکا ہو اور نقاص کے جسکا زمانہ تمطاول آگیا ہو۔ التوائے عصب کو بھی فائدہ کرتا ہے **اعضائے سر** خنازیر یعنے کنٹھ مالا کو فائدہ کرتا ہے کف دسکا جب کان مین ٹپکایا جائے کان کو پاک کردیتا ہے اور کھولدیتا ہے اور کری گوش کو دور کردیتا ہے اور شراب انگوری یا شراب دفا مین ملاکر کان کی تخی کو نفع کرتا ہے **اعضائے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے اور مفسد اور بورہ افرنقی سے قے کا ہیجان ہوتا ہے اگر سکتی نہ لاتا تقطیع اخلاط معدہ کی زیادہ کرتا ہے بہ نسبت اور سب اقسام بورق کے انجیر ملا کر بورہ سے ضماد کیا جاتا ہے **استسقا** کیواسطے پیس دسکو دور کردیتا ہے۔ **اعضائے نفض** اگر اسکا حمول کیا جائے تو درست لاتا ہے اور اگر ہمراہ قیر ابیجا اور زیرہ کے یا جو شاندہ سداب و رغیبت یعنے سویا کے کھلایا جائے مغص یعنے مروڑ مین سکون پیدا کرتا ہے اسی خاصیت سے مثل اسکے اور خاصیتین ایسی ہین کہ اسکو نمک پہ فوقیت ہے۔ بعض ادویہ کیڑون کی قتل کرنے والی کے ہمراہ جب پلایا جاتا ہے کیڑون کو نکالدیتا ہے۔ اسیطرح جسوقت پیٹ پر اسکو طلا کرین اور ناف پر اور آگ کے پاس بیٹھا رہے کیڑون کو قتل کردیتا ہے اسی خاصیت سے بعض اور مثل اسکے اور خاصیتین اسمین ایسی ہین کہ نمک پر اسکو فوقیت ہے سموم اور ایک قسم بورق کی اور خصوصاً بورق ارمنی تنہا کھانی کو نفع کرتا ہے جو فطر یعنے کھمبی کے کھانے سے پیدا ہو جلایا ہوا بورہ ہو یا بے جلا ہوا اسیطرح کف بورہ کا۔ گدھے کی یا سور کی چربی ملاکر دیوانہ کتے کے کاٹنے سے زخم پر لگایا جاتا ہے۔ پانی کے ہمراہ زرا ریح کو پینے سے زہر کو دفع کرتا ہے اور اوسکو جس کا نام بورا افریطی ہے۔

انجدان کے ہمراہ واسطے دفع زہر بیل کے خون کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔

بصل جسکو ہندمین پیاز کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے اسمین ایک سوزش یا تیزی ایسی ہے جو تقطیع کرتی ہے ہمراہ تلخی اور قبض کے۔ کھانے مین جو پیاز آتی ہے وہ وہی ہے جو لانبی ہو اور اوسمین تیزی زیادہ ہوتی ہے اور سرخ رنگ کی پیاز سپید رنگ سے زیادہ تیز ہے اور خشک پیاز تر سے زیادہ تیز ہے اور بکی پیاز بھونی ہوئی سے زیادہ تیز ہے **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ مین اور اسمین رطوبت فضلیہ بھی ہے **افعال و خواص** ملطف ہے تقطیع کرتی ہے خصوصاً جو پیاز کھانے کے قابل ہے۔ پیاز مین باوجود قبض کے جلا اور تفتیح قوی بھی ہے اور اسمین تلخی بھی ہے اور خون کو خارج کی طرف کھینچ لاتی ہے اسی جہت سے جلد کی سرخ کرنیوالی ہے۔ جو پیاز پکائی ہوئی ہے اوس سے غذائے معتدبہ حاصل نہین ہوتی ہے شوربے اور یخنی کے اقسام جنمین پیاز پڑی ہو۔ نفخ بہت کم پیدا کرتے ہین بہ نسبت اون شوربے وغیرہ کے جنمین پیاز نہ پڑی ہو۔ غذا اوس پیاز کی جو پختہ کی گئی ہو بھی خلط غلیظ ہوتی ہے۔ خوردنی پیاز مین ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ مختلف پانی کے ضرر کو نفع کرتی ہے اور اکثر تو اسکی جاتی رہتی ہے جب تخل اسکا دور کردیا جائے **زینت** چہرے کو سرخ کرتی ہے اور تخم پیاز بہق کو دور کرتا ہے پیاز کا پانی بالخورے کے گرد ملا جاتا ہے یعنی یا وہ نفع کرتا ہے۔ پیاز کا پانی نمک ملاکر مسون کو اوکھیڑ دیتا ہے **جراح اور قروح** پیاز کا پانی اون قروح کو نفع کرتا ہے جنمین چرک بھری ہو مرغ کی چربی کے ہمراہ پیاز کا پانی اوس خراش کو نفع کرتا ہے جو خف یعنے گھونلانا کی کپڑے کے کھانے سے پیدا ہوتا ہے **اعضائے سر** پیاز کے پانی سے اگر ناس دیا جائے سر کو پاک کرتا ہے۔ پیاز کا پانی کان مین گرانی سمر اور طنین یعنے

کان کو نجنے کیواسطے اور اوس سبب کیواسطے جو دونوں کانوں میں پڑ گئی ہو اور اوس پانی کیواسطے جو کان میں بھر گیا ہو ٹپکایا جاتا ہے۔ پیاز کا پانی درد سر پیدا کرتا ہے زیادہ پیاز کھانے سے سبات کا مرض پیدا ہوتا ہے پیاز کا استعمال عقل کو مضر ہے کہ خلط خراب پیدا کرتا ہے اور لعاب دہن زیادہ کرتا ہے **اعضائے چشم** خوردنی پیاز کا پانی اگر نچوڑا جائے اور آنکھ میں لگایا جائے نزلہ کا پانی جو آنکھ میں اترتا ہو اوسکو دور کرتا ہے اور بصارت میں جلا دیتا ہے۔ تخم پیاز کو شہد میں ملا کر سپیدی چشم کو دور کرتا ہے **اعضائے نفض و صدر** پیاز کا پانی شہد میں ملا کر خناق کو نفع کرتا ہے **اعضائے غذا** پیاز دشتی بدشواری ہضم ہوتی ہے ایک قسم اوسکی قے برانگیختہ کرتی ہے خوردنی قسم پیاز کی معدہ ضعیف کو قوی کرتی ہے اور بھوک بڑھاتی ہے دو مرتبہ پکائی ہوئی پیاز کی غذائیت زیادہ ہے پیاس لانیوالی ہے یرقان کو مفید ہے **اعضائے نفض** پیاز سدے کو کھولدیتی ہے تمام اقسام پیاز کے بلغم کو ہیجان کرتے ہیں پیاز ادرار بول کرتا ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے **سموم** دیوانے کتے کے کاٹے میں پیاز نافع ہے جو وقت تخم پیاز کا پانی کا نطول کیا جائے نمک اور سرکہ ملا کر۔ خوردنی پیاز سموم کے گزندہ کا ضرر دفع کرتا ہے بعض نے کہا ہے اسلیے کہ یہ معدہ میں ایک خلط رطب بکثرت پیدا کرتا ہے جو سموم کے ضرر کو توڑ ڈالتی ہے

بقلہ یمانیہ جسکو ہندی میں چولائی کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے دیسقوریدوس کے نزدیک یہ بات ہے کہ اسمیں دوائی کا اثر بالکل نہیں ہے چولائی ایک ترکاری ہے شکل تجوے کے جسمیں کچھ مزہ نہیں ہے اور یہ ساگ بے مزہ ہوتا ہے کل ترکاریوں سے زیادہ کاہو اور کدو سے ترطیب اسکی زیادہ ہے غذا اوسکی بہت کم نفوذ اوس کا بدن میں جلدی نہیں ہوتا اسلیے کہ وہ بورقیت اور نمکینی اسمیں ہرگز نہیں ہے **طبیعت** جالینوس کہتا ہے کہ دوسرے درجہ میں سرد تر ہے **اورام اور بثور** گرم اورام میں اسکا ضماد کیا جاتا ہے **جراح اور قروح** چولائی کی جڑ کا ضماد اون داغوں پر لگایا جاتا ہے جنکا نام شہدیہ ہے **اعضائے سر** نچوڑا ہوا پانی چولائی کا روغن گل ملا کر اوس درد سر کو فائدہ کرتا ہے جو دھوپ میں چلنے سے پیدا ہو **اعضائے نفس** کھانسی کو فائدہ کرتا ہے اور اوسمیں تسکین دیتا ہے خصوصا اگر روغن گل اور آب انار ترش میں پکایا گیا ہو اسیطرح اوس پیاس میں تسکین دیتا ہے جو حرارت سے پیدا ہوئی ہو۔

بلوس۔ ماہیت اسکی دشتی پیاز ہے جو خوردنی ہے اور چھوٹا ہے مشابہ پیاز نرگس کے اور پتی اسکی گندنے سے مشابہ ہے اور پھول اسکا بنفشہ کے پھول سے مشابہ ہے اسکی ایک قسم ایسی ہے جو قے کو برانگیختہ کرتی ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ یہ زہر ہے اور ایک قوم نے کہا ہے کہ نہیں بلکہ وہ از قسم طلع ہے **بیان** شاید کہ یہ ناقص ہے یوں اگر وہی ٹھہرا تو ہمکو اسکے معانی کا سمجھنا اوسی مقام تک چاہیے **طبیعت** اوسکی پیاز کے قریب ہے اور شاید کہ یابس ہے پہلے درجہ میں ہمراہ رطوبت فضلیہ کے **افعال و خواص** نفخ پیدا کرتی ہے اور پسینا لاتی ہے اور زبان پر خشونت پیدا کرتی ہے **زینت** چھائیں پر لگائی جاتی ہے دھوپ میں جھلکا اور نفع کرتی ہے اسیطرح جو نشان زخموں کے رہجاتے ہیں اون پر طلا کرنے سے نشانوں کو دور کردیتی ہے چہرے اور زبان میں خشونت پیدا کرتی ہے زردی بیضہ ملا کر سر پر لگائی جاتی ہے اور سکنجبین ملا کر قروح لینیہ پر لگاتے ہیں **جراح اور قروح** اگر اسکو ہمراہ نمک لفظیہ کے بریان کریں اور دقیق کے زخموں پر چھڑکیں اون زخموں کو جڑ سے اوکھاڑ دے **آلات مفاصل** سرکہ ملا کر اسکا ضماد کیا جائے عضل کے اندر اندرونی اجزا میں جو سستی آجاتی ہے اوسکو فائدہ کریگا اور نقرس اور دیگر اوجاع مفاصل پر ضماد کیا جاتا ہے اور فقط بلوس التوائے عصب کیواسطے ضماد کیا جاتا ہے اور اسکا ضماد دنا خون کو پھاڑ ڈالتا ہے اور کان وغیرہ میں شگاف پیدا کرتا ہے اور آردجو کے ہمراہ بھی ضماد کیا جاتا ہے **اعضائے سر** خراز کی یہ دوا عمدہ ہے سر کے زخموں کی اور اس کو قتل پر جو ٹوٹ گئی ہو اور جلد کو شق کیا ہوا انڈے کی زردی ملا کر لگایا جاتا ہے **اعضائے چشم** تنہا بلوس اور ہمراہ انڈے کی زردی کے طرفہ چشم کیواسطے استعمال کیا جاتا ہے اگر اسمیں سرکہ ملایا جائے غرب یعنی ناصور گوشہ چشم کی عمدہ دوا ہے اور جو ورم آنکھ کے کوئے میں پیدا ہو ہو اوسکی بھی دوا ہے **اعضائے غذا** سرخ قسم اسکی معدہ کیواسطے اچھی ہے اور شہد کے ہمراہ معدہ کے درد کیواسطے ضماد کیجاتی ہے اور تلخ بلوس بہتر ہے کہ طعام کو ہضم کردیتی ہے اور غذائیت اوسکی زیادہ کردیتی ہے اگر جیدہ غذا اچھی ہو خصوصا بلوس خام اور اگر خود ہضم ہوجائے قراقر پیدا کرتی ہے اور نفخ پیدا کرتی ہے **اعضائے نفض** باہ کو برانگیختہ کرتی ہے۔

بزر قطونا جسکو اسبغول کہتے ہیں **ماہیت** دو قسم اور دو رنگ کا ہوتا ہے۔ ایک قسم جاڑوں میں پیدا ہوتی ہے اور ایک گرمیوں میں اور مقدار شربت دونوں میں سے کوئی قسم کیوں نہو۔ دو درہم ہے **اختیار** بہتر اسبغول وہی ہے جسکا دانہ بڑا ہو اور بھاری ہو کہ پانی میں ڈوب جائے پھیکا نہو **طبیعت** دوسرے درجہ میں سرد تر ہے **افعال و خواص** اسبغول بریان جو روغن گل میں لت کیا گیا ہو تو بعض اقسام درد میں تسکین پیدا کرتا ہے اگر سرکہ کے ساتھ ضماد کیا جائے **اورام اور بثور**

سرکہ میں گھسکر اورام گرم پر لگایا جاتا ہے اور نملہ اور حمرہ پر خصوصاً وہ قسم اسکی جو کان کے نیچے ہو اور اورام بلغمی پر لگایا جاتا ہے **آلات مفاصل** التوائے عصب کے واسطے اسکا ضماد کرتے ہیں اور تشنج عصب کیواسطے اور نقرس اور وجع مفاصل گرم کیواسطے سرکہ اور روغن گل ملا کر **اعضائے سر** جو شخص اسکا ضماد کرے درد سر گرمی سے ہو اوسکو نفع کریگا **اعضائے صدر** سینہ کو نرم کرتا ہے **اعضائے غذا** لعاب سبغول جو روغن بادام میں نکالا جائے نہایت سخت پیاس صفراوی کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** سبغول بریان دو درم روغن گل میں لت کرکے اگر کھلایا جائے طبیعت کو بستہ کرتا ہے اور پیچ کو نفع کرتا ہے خصوصاً لڑکون کیواسطے لعاب سبغول جو اوسی روغن گل میں نکالا جائے لعاب سبغول کا جو خود اوسمیں ہوتا ہے ہمراہ روغن بنفشہ کے دست لاتا ہے **حمیات** سبغول پلایا جاتا ہے پس گرم تپون کی بھڑک میں سکون پیدا کرتا ہے

بوبانس اکثر اسکی جڑ استعمال کیجاتی ہے جسمین گوند بھی ہوتا ہے اور عصارہ بھی ہوتا ہے اور گوند اسکا اسکے عصارہ سے قوی تر ہے کبھی روغن زیت اور تھوڑی تھوڑی سی شراب ملا کر اسکو اسقدر گھسیٹتے ہیں کہ گاڑھا ہو جائے اور غلاظت میں معتدل ہو جانا بھی اوسکی عمدگی ہے **طبیعت** تیسری درجہ میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** غلل قروح ہے خاص کر ٹیون کے پوست اوتار ڈالتا ہے اسلیئے کہ اسمین تجفیف شدید ہے قروح کا تنقیہ کرتا ہے **آلات مفاصل** ٹیچہ کو موافق ہے **اعضائے نفس** اور صدر سینہ میں جو فضول غلیظ ہون اونکو نفع کرتا ہے اور پھیپھڑے کو مناسب اور اسکے قروح کو مناسب ہے پلانے میں بھی اور بخارات دینے میں بھی **اعضائے غذا** اختلاط طحال کو نفع کرتا ہے۔

بسر اور بلح دونوں خرمے کے پھل ہیں۔ **ماہیت** انکی مشہور ہے **طبیعت** اول درجہ میں سرد خشک ہے اور بسر پختے کچا خرما سے ہر از زیادہ قابض ہے بہ نسبت قسب کے پختے وہ کچا خرما جو سوکھ گیا ہو **افعال و خواص** نفخ پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر بلح کے پانی پیا جائے اور پیچ میں اسکے کھانے پیا جائے قراقر زیادہ پیدا کریگا یہ دونوں پھل اندرونی اعضا میں سدہ پیدا کرتے ہیں اور جو شاندہ بسر کا لیسیب اور بلغم میں سکون پیدا کرتا ہے مگر حرارت غریزی کو محفوظ رکھتا ہے زیادہ کھانا اون دونوں کا تخمہ میں اخلاط غلیظ پیدا کرتا ہے **اعضائے سر** تھوڑی مقدار انکی درد سر پیدا کرتی ہے اور زیادہ مقدار درد سر میں سکون پیدا کرتی ہے یہ دونوں مسوڑھے کی جڑ اون کیواسطے عمدہ دوا ہیں **اعضائے صدر** سینہ کے واسطے اور پھیپھڑے کیواسطے یہ دونوں خراب چیزیں ہیں **اعضائے غذا** معدہ کو یہ دونوں مضبوط کرتی ہیں جگر میں سدہ پیدا کرتی ہیں ہضم دیر میں ہوتی ہیں اور جو قسم اندرونکی بھس بھسی اور بودی ہو کمتر ہضم ہوتی ہے اور غذا ان دونوں میں تھوڑی ہے اور خشک اور سوختہ ہوتی ہیں زیرہضمی گرم ہے **اعضائے نفض** ہر ایک میں قبض مستحکم پیدا کرتی ہے یہ اہ خاصیت ہے کہ جسوقت سرکہ یا شراب نے دین ملائی جائیں اور بلح سے پیشاب زیادہ ہوتا ہے اور جسوقت مازو کے سرکہ کے ساتھ پیا جاوے سیلان رحم اور روانی خون کو منع کرتا ہے **حمیات** استعمال انکا جو بکثرت ہو لرزہ میں اور بھریری میں مبتلا کرتا ہے

بنک عربی میں جڑ کو کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک ایسا ٹکڑا ہے جو یمن سے لائی جاتی ہے بعضون نے کہا ہے کہ ببول کی جڑ ہے جب کاٹی جاتی ہے ببول اوسے جھڑ کر گرتے ہیں اختیار بہتر وہی ہے جو زرد ہو اور سبک ہو میٹھی بٹھی بنا دیمین آتی ہو اور جو قسم سپید اور وزنی ہے وہ زبون ہے **طبیعت** گرم خشک پہلے درجہ کی اور بعضون کے نزدیک پہلے درجہ میں سرد ہے **افعال و خواص** مقوی اعضا ہے **زینت** جلد میں جلا پیدا کرتی ہے اور جلد کے نیچے جو رطوبات ہیں اونکو خشک کردیتی ہے بدن کی بو کو پاکیزہ کرتی ہے اور کی بو کو دور کرتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے

بطیخ جسکو ہندی میں خربوزہ کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے **طبیعت** اول درجہ میں سرد ہے اور آخر دوم میں تر ہے جب اسکا بیج خشک کر لیا جائے مرطب نہیں رہتا بلکہ خشکی اول درجے کی پیدا کرتا ہے جڑ اسکی مجفف ہے **افعال و خواص** پختہ خربوزہ لطیف ہے اور کچا کثیف ہے اور جو خربوزہ اچھی طرح نہ پک گیا ہو کچا ہو وہ کھیرے کی طبیعت میں ہے اور خربوزہ میں تفتیح ہے کیساہی کیون نہ ہو وہ دودھ میں پرورش کیا ہوا خربوزہ دودھ کا سینچا ہوا خربوزہ افضل ہے تمام اقسام خربوزہ سے مغز اوسکا منفتح ہے اور جالی ہے اور خصوصاً تخم خربوزہ کا اور پختہ اور غیر پختہ دونوں جالی ہیں اور بیج میں اوسکے جلاء قوی تر ہے خربوزہ کا استحالہ اوسی خلط کی طرف ہو جاتا ہے جو مناسب مزاج معدہ کے ہو اور خود خربوزہ کا میلان بلغم کی طرف بہ نسبت صفرا کے زیادہ ہے پھر سودا اخلاط اوس سے بہت دور ہے۔ دودھ کا پروردہ خربوزہ جلد ہی مستحیل کسی خلط کی طرف نہیں ہوتا **زینت** جلد کو پاک کرتا ہے خصوصاً بیج اوسکا اور مغز اندرونی خربوزہ میں بھی یہی خاصیت ہے چھائیں اور بہق اور خراز کو بھی نفع کرتا ہے خصوصاً اگر مسلم خربوزہ کے بیج کو یا مغز کو گیہون کے تیل سے ملائیں اور دھوپ میں خشک کریں **اعضائے چشم** چھلکا اسکا پیشانی پر لپیٹا دیا جاتا ہے پس جو نزلے آنکھ کی طرف اوترتے ہیں اون کو روکتا ہے **اعضائے غذا** قے لاتا ہے

خصوصاً خربوزہ کی جڑ کہ دو درہم اوسکے شراب ملا کر پینا بے دشواری کے محرک قے ہے جب بمقدار ایک بولوس یعنے ساڑھے چار ماشہ کے پیا جاے۔ خربوزہ جسوقت خوب ہضم ہو تو ہیضہ پیدا کرتا ہے وہ دو دو مین پروردہ کیا ہوا خربوزہ دیر مین ہضم ہوتا ہے مگر جسوقت کہ مع مغز اندرونی کھلایا جاے غذا اوس سے اچھی پیدا ہوتی ہے اور جو خلط اوس سے بنتی ہے وہ مناسب قے ہے جب ہر کھانے کے بعد کچھ اور بھی غذا کھائیں اسلیے کہ خربوزہ کے بعد اگر کچھ نہ کھائیں تو متلی پیدا کریگا اور قے لائیگا۔ گرم مزاج کا آدمی خربوزہ کے اوپر سکنجبین پی لے اور مرطوب مزاج آدمی کندر اور زنجبیل مربے اور کوئی شراب۔ **اعضاے نفض** مدر بول ہے پختہ خربوزہ اور خام اور سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کو نفع کرتا ہے جسوقت چھوٹی سی ہو خصوصاً گردہ کی پتھری کو اور دود مین پروردہ خربوزہ ادرار کم کرتا ہے اور بہت میٹھا خربوزہ جلدی ہضم ہو جاتا ہے خصوصاً جو نرم ہو **سموم** خربوزہ جسوقت معدہ مین فاسد ہو جاے طبیعت سمیت کیطرف مستحیل ہو جاتی ہے واجب ہے کہ اگر معدہ مین گرانی پائی جاے جلدی اوسکو نکال ڈالین

بیض ہندی مین انڈے کو کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے **اختیار** افضل اسکی وہ قسم ہے جو تازہ ہو مرغی کا انڈا اور سب سے بہتر انڈے مین زردی اوسکی ہے اور بہتر کیا بانا اوسکا یہ ہے کہ نیم بستہ ہو جاے اور بعد مرغی کے انڈے کے اوس چڑیا کا انڈا ہے جو قائم مقام مرغی کے ہو جیسے تدرو یا دراج یا تیتر وغیرہ۔ بط کا انڈا اور اقو دریائی چڑیون کا انڈا برا ہوتا ہے **طبیعت** اسکی معتدل ہے اور سپیدی انڈے کی مائل برودت کیطرف ہے اور زردی مائل بحرارت ہے مگر دونون رطوبت مین یکسان ہین خصوصاً سپیدی انڈے کی اور زیادہ تر خشک بہت انڈے مین مرغابی کا انڈا ہے اور شتر مرغ کا۔ **افعال و خواص** اسمین قبض ہے خصوصاً زردی مین اسکے جو بھنی ہوئی ہو اور سپیدی اسکی مسکن ہے ایسے درد کی جسمین لذع ہو بہ نسبت اسکے کہ اسمین تخریب ہو کہ وجہ لیس کے ہو سکے خوب گرفت نہین کرتی اور اتنا ٹھہرتی ہے کہ پھر جلدی دور ہو سکے جیسے دودھ جو انڈا کہ پکا نہین زیادہ بستہ ہو جاے وہ دیر مین ہضم ہوتا ہے اور غذائیت اوسمین زیادہ ہوتی ہے افضل انڈا وہی ہے کہ جو نیم برشت ہو کہ وہ سریع النفوذ ہے **زینت** سپیدی انڈے کی طلا کیجاتی ہے پیش ہو کہ جو رنگ بدن کا خراب کرتی ہے اوسکو منع کرتی ہے۔ اور خراب شدہ رنگ کو بھی درست کر دیتی ہے زردی انڈے کی جسوقت جوش کر شہد سے بسین اوسکا طلا کرنا کلف اور سواد کو مفید ہوتا ہے اور حبارے کا انڈا خضاب جید ہے جیسا لوگ کہتے ہین اور امتحان اوسکا قابل خضاب کے ہونیکے اسطرح پر کیا جاتا ہے کہ ایک ڈورا اوسکے اندر ڈال کر دو ایک بار نکال دیتے ہین اور اتنے زمانے تک رہنے دیتے ہین کہ وہ ڈورا سیاہ ہو جاے اسیطرح لق لق کا انڈا جیسا لوگ کہتے ہین **اورام اور بثور** ورم کے منع کرنیوالی دوا مین انڈا پڑتا ہے اور قروح اور اورام کیواسطے جو حقنہ تیار کیے جاتے ہین اوسمین داخل کیا جاتا ہے چہرہ پر روغن زیت ملا کر طلا کیا جاتا ہے **جراح اور قروح** جراحات مقعد اور پیڑو کے زخمون کو اور آگ سے جل جانیکو مفید ہوتا ہے اسکا استعمال یک صوف مین لگا کر کیا جاتا ہے پس قرحہ بڑھنے کو منع کرتا ہے اسیطرح آگ کے جلنے مین بھی استعمال کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** زردی اور سپیدی انڈے کی یہ دونون پٹھے کو نرم کرتی ہین اور اوجاع مفاصل کو فائدہ دیتی ہین **اعضاے سر** و خون یا رطوبت دماغ کی جھلی سے آتا ہو اوسکی روکنے والی دوا اون مین انڈا بھی داخل کیا جاتا ہے زکام کو فائدہ کرتا ہے سپیدی مرغ کے انڈے کی کان مین جو اورام گرم ہون اونکو نفع کرتی ہے۔ کہا گیا ہے صحرائی کچھوے کا انڈا مرگی کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے چشم** سپیدی انڈے کی آنکھ کے درد مین سکون پیدا کرتی ہے اور زردی اوسکی ہمراہ زعفران اور روغن گل کے ضربات چشم کو بہت مفید ہے اور اگر آرد جو کے ہمراہ ضماد کیا جاے نوازل کو منع کرتا ہے اسیطرح کندر ملا کر نوازل چشم کیواسطے طلا کیا جاتا ہے **اعضاے نفس** خشونت حلق کو نیم برشت انڈا مفید ہوتا ہے اور کھانسی کو اور شوصہ اور سل و بحوحت صوت کو نیز تنگی آواز جو حرارت سے ہو اور ضیق النفس و رخون تھوکنے کو خاصکر کہ اوسکی زردی نیم گرم کھلائی جاے۔ صحرائی کچھوے کا انڈا اونکی کھانسی کیواسطے مجرب ہے **اعضاے غذا** مسلم انڈا جو سرکہ مین پکایا جاے اوسکا کھانا معدہ اور آنتون پر ریزش مواد کو منع کرتا ہے اور خشونت مری کو نافع ہے اور خوب بھنا ہوا انڈا دخانیت کیطرف مائل ہو جاتا ہے **اعضاے نفض** مطبوخ مسلم انڈا کا سرکہ مین اسہال و زحیر کو منع کرتا ہے اور زردی اوسکی قروح گردہ اور مثانہ کو نافع ہے خصوصاً اگر کچی کھایا جاے۔ اور جو انڈا ایسے خاکستر گرم پر بھونا جاے جسمین آگ نہ اوٹھتا ہو سوزش شکم کو فائدہ کریگا اگر ہمراہ بعض قوابض ور آب انگور خام کھایا جاے اور خشونت امعا اور مثانہ کو نفع کرتا ہے سپیدی انڈے کی مع اکلیل الملک کے واسطے قروح امعا اور عفونت امعا کے حقنہ دیا جاتا ہے جراحات مقعد اور پیڑو کے زخمونکو بھی نافع ہوتا ہے حمول اسکا ایک بتی کو روغن گل اور انڈے مین ڈبو کر واسطے ورم مقعد اور ضربان مقعد کے کراتے ہین

سپیدی سے انڈے کا ایک فرزجہ روغن حنا ملا کر بنایا جاتا ہے اور اسکے استعمال سے قروح رحم کو نفع پہونچتا ہے اور رحم کو نرم کر دیتا ہے اگر کچے انڈے کو پئیں کھائیں نزف الدم اور خون کے پیشاب کو نفع کرتا ہے جملہ اقسام کے انڈے اور خصوصاً کنجشک کے انڈے باہ کو زیادہ کرتے ہیں کہتے ہیں کہ مرغابی کا انڈا روغن زیتون ملا کر نیم گرم رحم پر ٹپکایا جائے چار دن کے بعد ادرار حیض کرتا ہے۔

بل جسکو ہندی میں بکری کہتے ہیں **ماہیت** اس لفظ اطبائے کہا ہے کہ یہ ہندی لکڑی ہے جسکو ہندوستانی لوگ بچھوٹ کہتے ہیں اور وہ مثل بڑی لکڑی کے ہوتی ہے اور تلخ ہوتی ہے مثل سونٹھ کی تلخی کے **طبیعت** گرم خشک دوسرے درجہ میں اور بعض کہتے ہیں تیسرے درجہ میں **افعال و خواص** قابض ہے اور مقوی حرارت ہے **آلات مفاصل** پٹھے کی صلابت اور رطوبت کو اور پٹھے کے سرد امراض کو جیسے فالج اور لقوہ کو نفع کرتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کی حرارت ناری کو روشن کر دیتی ہے ذکو نفع کرتی ہے تریاق میں داخل کیجاتی ہے **اعضائے نفض** قبض شکم پیدا کرتی ہے اور ریاح شکم کو پھیلاتی ہے۔

بلیلج جسکو ہندی میں بہیڑہ کہتے ہیں **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ مزہ میں آملہ کے قریب ہوتا ہے اور لب اسکا بندق کے قریب ہے مٹھائی میں **طبیعت** سرد اول درجے میں ہے اور خشک دوسرے درجہ میں **افعال و خواص** اسمیں قوت ملطفہ ہے اور قوت قابضہ بھی ہے **اعضائے غذا** مقوی معدہ ہے کہ اجزائے معدہ کی پاک کرتا ہے اور ان اجزا کو جمع کر دیتا ہے اور استرخائے معدہ کو نفع کرتا ہے معدہ کے اجزا کے ہموار اور استوار کر دینے کیواسطے اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں **اعضائے نفض** کبھی کبھی قبض شکم پیدا کرتا ہے اور بعضو نکے نزدیک فقط ملین ہے اور قابض نہیں ہے اور یہی حق معلوم دیتا ہے اور ظاہر بھی یہی ہے بلیلہ امعای مستقیم اور مقعد کو نافع ہے

بادرنجبویہ مشہور دوا ہے **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ میں ہے **افعال و خواص** تمام امراض بلغمی اور سوداوی کو نفع کرتی ہے **زینت** نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے **جراح اور قروح** ترفارش جو سوداوی مادہ سے ہو اسکو نفع کرتی ہے **اعضائے سر** سدہ ہائے دماغی کو نفع کرتی ہے اور بخر نکلنے بوئے دہن کو دور کر دیتی ہے **اعضائے صدر** مقوی قلب ہے اور خفقان کو دور کرتی ہے۔ **اعضائے غذا** ہضم میں ہے اور ہچکی کو فائدہ کرتی ہے **ابدال** تفریح قلب میں بدل اسکا ہموزن اسکے ابریشم ہے اور دو ثلث اسکے وزن کا پوست اترج ہے

بادنجان جسکو ہندی میں بینگن کہتے ہیں **ماہیت** پرانا بینگن خراب ہوتا ہے اور مزہ اوسکا بھی کالا ایسا ہوتا ہے اور تازہ اسلم ہے **طبیعت** اسکی ابن ماسرجویہ کے نزدیک سرد ہے مگر صحیح یہ ہے کہ قوت غالب اسمیں حرارت کی ہے اور یبوست دوسرے درجہ کی ہے بسبب تلخی اور تیزی کے **افعال و خواص** تمام امراض بلغمی کو منع کرتا ہے اور سودا کو پیدا کرتا ہے اور سدے ڈالتا ہے **زینت** رنگ خراب کر دیتا ہے اور جلد سیاہ کرتا ہے اور رنگ میں زردی بھی پیدا کرتا ہے جو بینگن تیز ہوتا ہے فقط پوست ہی پوست اوسمیں ہے جھائیں پیدا کرتا ہے۔ **اورام اور بثور** اقسام سرطان اور دملات کو اور جذام کو پیدا کرتا ہے **اعضائے سر** دردسر پیدا کرتا ہے اور سدد یعنی آنکھوں کے آگے تاریکی آجانی پیدا کرتا ہے اور منھ میں بچھالے ڈالتا ہے **اعضائے غذا** جگر میں سدے پیدا کرتا ہے اور تلی میں مگر وہ بینگن جو سرکہ میں پکایا جائے کہ وہ تفتیح سدہ جگر کرتا ہے **اعضائے نفض** بواسیر پیدا کرتا ہے لیکن بینگن کی ٹوپی یا بھٹنی کو سایہ میں خشک کر کے طلا کریں بواسیر کو نفع کریگا بادنجان نفخ شکم یا دست لانے کی کچھ قوت نہیں ہے لیکن اگر کسی تیل میں اسکو پکائیں دست لائیگا اور اگر سرکہ میں پکائیں دست بند کر دیگا۔

بہرامج۔ ماہیت اسکی یہ ہے کہ اقسام پھولوں سے ہے **افعال و خواص** نطول اسکا جوش دیکر ہر مقام کے نفخ کو دور کرتا ہے **اعضائے سر** شگفتہ کرنے کو بہتر ہے واسطے اوس ریح غلیظ کے جو سر میں بھری ہو اور اسیطرح برگ اسکا سونگھا جائے **اعضائے نفض** قبض شکم پیدا کرتا ہے۔

بوزیدان۔ ماہیت اسکی یہ ہے کہ ایک لکڑی ہے ہندی کہ اسمیں مشابہت قوت بہمن کی ہے **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہے جو سپید ہو اور روشن ہو خلط کو اکثیر میں اوسمیں زیادہ وہوں کھردری ہو چکنی چکنی اور پتلی لکڑی جسمیں سپیدی کم ہو وہ خراب ہوتی ہیں اور بعضے بیان سے اسمیں میل کر دیتے ہیں **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم ہے اور پہلے درجہ میں خشک **خواص** ملطف ہے **آلات مفاصل** وجع مفاصل اور نقرس کو مفید ہے **اعضائے نفض** باہ کو زیادہ کرتی ہے **سموم** ہر ایک زہر کا تریاق ہے۔

برنگ کابلی جسکو ہندی میں بابرنگ کہتے ہیں **ماہیت** چھوٹے چھوٹے دانے ہیں سندی خواہ ہندی۔ اور دو قسم کی ہوتی ہے ایک قسم کی بہت چھوٹی جنمیں سوراخ نہیں ہوتا ہے اور دوسری قسم کے دانے بڑے بڑے سوراخدار ہوتے ہیں۔ اچھی اور عمدہ وہی چھوٹے دانے کی ہے **آلات مفاصل** بلغم کے اعضائے مفاصل اور ہر اخلاط سے بلغم کی تنقیہ کرتی ہے **اعضائے نفض** بلغم

کو امعاے بذریعہ اسہال کے خارج کردیتی ہے اور دیدان کو نیز اون کیڑون کو جو چھوٹے ہوتے ہین اور حب القرع جنکو کدو دانہ کہتے ہین اور کدو دانہ وغیرہ تمام کرمو کے اخراج کو نافع ہے **خوقیصا** طبیعت اسکی بارد ہے خواص اسکے جالی ہین اور اسمین کسیقدر قبض ہے اور اسکے پھل کے غلاف مین رطوبت زیتی ہے لہذا چہرہ کو جلا دیتا ہے اور صاف کردیتا ہے **جراح اور قروح** ترکھجلی پر جسمین قرحہ پڑگیا ہو جبکہ لگائی جاتی ہے اور زخمون سے چمٹ جاتی ہے بوجہ قبض و جلاے اور اسکے درخت کے پوست کی بھی خاصیت ہے اور مخصوص وسکا یہی اثر ہے اور بعض جیسی کہ - اوسکی بیخ اور برگ جوشاندہ کا استخوانہاے شکستہ پر نطول کیا جاتا ہے - **اعضاے نفض** پوست و چھلکا اوسکا جو موٹا ہے اسہال بلغم کرتا ہے جب یک مثقال وسکو ہمراہ آب سرد خواہ شراب کے پلائین

دھاوا - **ماہیت** اسکی یہ وہی دوا ہے جسکو فارسی مین گاؤ چشم اور عربی مین عین البقر کہتے ہین پھول وسکا ایسا ہوتا ہے کہ پتیان اوسکی زرد ہوتی ہین اور پھول کے بیچ مین سرخی اور گنبد تاریک ہوتا ہے گل ہونے سے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہے اور پہلے درجہ مین خشک ہے **اعضاے سر** اوسکا سونگھنا سر مین جو ریاح غلیظ ہو انکو فائدہ کرتا ہے **بو** جسمین خواص سکے یہ ہین کہ تحلیل ہو خصوصاً جبکہ پھول کا رنگ سنہری ہو اور جلا بھی معتدل کرتا ہے **زینت** صحرائی قسم اسکی تحمیر لون کرتی ہے اور سنہری پھول کی قسم بالونکی زینت کے واسطے مستعمل ہے **اورام اور بثور** جوشاندہ اوسکے برگ کا اورام کو نافع ہوتا ہے **جراح اور قروح** شہد ملا کر قروح اور جراحات پر استعمال کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** جوشاندہ اوسکا شدخ عضل یعنی پٹے مین جو ضرب پہونچے اوسکو مفید ہوتا ہے **اعضاے سر** جوشاندہ سے اوسکے دانتون کے درد کے سبب کلی کی جاتی ہے **اعضاے چشم** اوسکا جوشاندہ رمد گرم کو نافع ہوتا ہے **اعضاے نفس** ربو کہنہ کو نافع ہوتا ہے **اعضاے نفض** سپیدی کا اور سیاہ چشم کا بھی یہ دونون استعمال کنندہ کیواسطے مفید ہین -

بنج جسکو ہندی مین بھنگ کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے - نہایت خراب اور اخبث اقسام اسکی وہ ہے جو سیاہ ہو اوسکے بعد سرخ اوسکے بعد سپید قسم اسکی اسلم ہے - پہلی دونون قسمین یعنی سیاہ اور سرخ مستعمل نہین ہوتی پھول سپید ہوتا ہے خواہ زردی مائل - جو سپید قسم اسکی کہ مستعمل ہوتی ہے اوسمین رطوبت دہنیہ موجود ہوتی ہے **اختیار** بہترین اقسام سپید ہے لیکن اگر دستیاب نہو سرخ ہی کا استعمال کرین گے اور سیاہ سے ہمیشہ اجتناب کیا جاتا ہے مگر سیاہ بھنگ کی تناؤن کا عصارہ اکثر ہمراہ افیون کے مستعمل ہوتا ہے **طبیعت** سیاہ کی سرد خشک آخر درجہ سوم کی ہے اور سپید بھنگ کی طبیعت اول سوم مین سرد خشک ہے **افعال و خواص** مخدر ہے اور نزف کو قطع کرتی ہے اور اوسکی تخدیر سے دردون کے اقسام مین سکون پیدا ہوتا ہے اور ہذیان اور دھمک جو دردون مین ہوتی ہے مٹ جاتی ہے **زینت** فربہ کرنے مین بدن کے جو ادویہ تجویز کیجاتی ہین انمین بھنگ بھی داخل ہے اسلیے کہ خون کو بستہ کرتی ہے اور منجمد کرتی ہے **اورام اور بثور** درد ورم اور پھوڑے مین ہوتے ہین انمین سکون پیدا کرتی ہے اور صلابت خصیہ کی تحلیل کرتی ہے اور نقرس کو نافع ہوتی ہے **آلات مفاصل** طلا کرنے سے نقرس کے درد مین سکون پیدا کرتی ہے اور اگر بمقدار تین قیراط کے ماء العسل کے ساتھ پلائی جائے جب بھی نقرس کو نفع کریگی - کہتے ہین کہ اگر اسکے برگ کو بقدر تین اوار بعہ یعنی تین تولون کے ہمراہ طلا نامی شراب کے پلائین تو کلا استخوان کو بالکل زائل کر دیتی ہے **اعضاے سر** عصارہ بھنگ کا جس قسم کا کیا جاے درد گوش مین سکون پیدا کرتا ہے - اور سرکہ اور روغن ملا کر عصارہ اسکا درد دندان کو نافع ہے اسیطرح تخم اسکا اور پتیاں اسکی سرکہ مین جوش دینے سے - اور روغن اوسکا جمیع امراض مذکورہ بالا مین - بھنگ سر مینکی پیدا ہوتی ہے - اگر برگ اوسکے اتنے کھاجائین جبکا ایک وزن اور قدر معتدبہ ہو عقل مین تخلیط پیدا کرتی ہے - اسیطرح اگر اسکے جوشاندے سے احتقان کیا جاے - روغن اسکا جبکہ کان مین ٹپکایا جاے درد گوش مین سکون پیدا کریگا **اعضاے چشم** آنکھ پر طلا کیجاتی ہے اسکے تخم کو پیسکر خواہ اوسکے برگ کے عصارہ کو آنکھ پر طلا کرتے ہین پس جو درد آنکھون مین خصلی گرما مین پیدا ہوتے ہین سکون پیدا ہوتا ہے بھنگ کا رب خواہ برگ خواہ تخم بطور طلا کے لگایا جاتا ہے پس نوازل کو اوترنے سے بطرف آنکھ کے روکتا ہے **اعضاے نفس اور صدر** جسوقت بزر البنج بقدر اوبولوس یعنی چار ماشہ پیا جاے نفث الدم جو بسبب افراط ہوا سکو نفع کریگا - برگ اوسکے ضماد ورم پستان پر کیا جاتا ہے - اکثر اوزان اور دیہ مین بھی اسکو ڈالتے ہین جو مسکن سعال یعنی کھانسی کے ہین جو اورام پستان مین بعد حاملہ ہونیکے پیدا ہوتے ہین اون پر بھی اسکو طلا کرتے ہین اور انکو روک دیتی ہے **اعضاے نفض** عصارہ اوسکا درد رحم کیواسطے مستعمل ہوتا ہے اور جو خون کہ رحم سے جاری ہو اوسکو بند کر دیتا ہے - برگ اسکے اورام خصیہ پر بطور ضماد کے لگائے جاتے ہین **سموم** بھنگ ایسی چیز کی چیز ہے جس سے اختلاط عقل مین پیدا ہوتا ہے اور ذکر یعنی یاد آدمی کی قوت باطل کردیتی ہے پھر اسکے نشہ مین کچھ بھی یاد نہین رہتا ہے اور خناق درجہ پیدا کرتی ہے

بیقیہ۔ **ماہیت** اسکی شبیہ ہو قوت مین مسور کے اور ہضم اسکا مسور سے بھی زیادہ دشوار ہو **طبیعت** معتدل اور مائل بہ یبوست ہو **افعال و خواص** قابض اوسیطرح سے ہو جیسے کہ مسور قابض ہو اور مسور کی مولد بھی ہو **آلات مفاصل** جو مفاصل کیواسطے جید ہو اور رفیلیا اور اقسام مفتوق ہوا سکا ضماد کیا جاتا ہو جو اوکن کو عارض ہوان **اعضاے نفض** تبض طبیعت پیدا کرتی ہے۔

بط پرندہ مشہور ہو اسکی **طبیعت** جملہ طیور خانگی سے یعنے جو چڑیان پالی جاتی ہین اون سب سے زیادہ گرم ہو بعض اطبا کا قول ہو کہ جس شخص کو سردی فراغ ہو اوسکو گرمی کا نفع پہونچاتی ہو اور محرور مزاج مین تپ پیدا کرتی ہو **افعال او خواص** بط کی چربی عظیم النفع ہو درد کی تسکین کیواسطے اور جو لدغ الکندہ عتق بدن کے ہو اوسکی تسکین کیواسطے اور جملہ طیور کی چربیون سے بط کی چربی افضل ہو۔ اور گوشت اسکا کا سر یلاج ہو اور دوا اسکا کثیر الغذا ہے۔ **زینت** بط کی چربی رنگ کو صاف کرتی ہو اور گوشت اسکا اعضاے بدن مین فربہی پیدا کرتا ہو **اعضاے نفس** اور صدرہ آواز کو صاف کردیتی ہو **اعضاے غذا** گوشت اسکا دیر ہضم ہو اور معدہ مین گرانی لاتا ہو خصوصا وہ قسم بط کی جسکو مرغابی کہتے ہین۔ زیادہ ترسبک و نہایت عمدہ بط کے اعضا مین اوسکے پرون کی جڑون کا گوشت ہو۔ اور جسوقت گوشت بط کا کسی قسم کا ہضم ہوجاے جملہ طیور کے گوشت سے اوسکا تغذیہ بدن مین زیادہ ہوتا ہو **اعضاے نفض** باہ زیادہ کرتی ہے اور منی مین کثرت پیدا کرتی ہے۔

پرسیاوشان جسکو کائی جھانپ کہتے ہین **ماہیت** ایک گیاہ ہو جو باریک ہوتی ہو۔ اوسکے اوگنے کی جگہ وہ پانی جہان بھرا ہو جیسے جھیل او رتالاب وغیرہ چاہ اندرون چاہ اور نہرون کے کنارے پر یہ گھانس ہرے دھنیا کے مشابہ ہوتی ہو مگر اسکی شاخین سرخ سیاہی مائل ہوتی ہین اور اسمین ڈنڈیان پتلی پتلی ہوتی اور پھول ہوتا ہو اور نہ پھل اور قوت اوسکی بہت جلد جاتی رہتی ہو **مترجم** ہمارے ملک مین دھنیا کے مشابہ بہت سے نباتات پیدا ہوتے ہین کہ بعض اون مین سے زہر قاتل ہین شوکری جسکو کہیکچ کہتے ہین وہ بھی اسیطرح کی ہو جسکی لیپ بدن مین باندھنے سے آبلہ پیدا ہوتا ہو اور فقرا سستی کا علاج اوس سے کرتے ہین۔ ازآنجملہ اور بھی بہت سے نباتات ایسی شکل کے ہین جنکو عارفان نباتات منجملہ خوب پہچانتے ہین ہماری غرض فقط یہ ہو کہ ناظر کتاب ہذا کو دھوکھا نہ ہو اور سمجھ لے یہ شناخت جو شیخ نے پرسیاوشان کی لکھی ہو ہمارے ملک مین اسیقدر شناخت پر بھروسا نہ کرنا چاہیے بیہ اوسی ملک کیواسطے کافی ہو جہان یہ کتاب یعنے قانون یا قانون کا ماخذ تصنیف ہوا ہو **متن** جالینوس کہتا ہو کہ **طبیعت** پرسیاوشان کی معتدل ہو اور مین کہتا ہون کہ بیشتر مائل بحرارت ہوتی ہو اور تھوڑی سی یبوست بھی اسمین ہو **افعال و خواص** تحلیل ہو اور تلطیف اور اسمین **اسقدر قبض** ہو کہ مانع سیلان ہو۔ اور جسوقت اسکو مرغیون کے چارہ مین اور سمانی نام جانور کے چارہ مین آمیختہ کرین اون کو قوی کردیتی ہو جو چونچ مارنے پر **زینت** خاکستر اسکی ہمراہ سرکہ اور زیت کے داء الثعلب اور داء الحیہ کو مفید ہو۔ روغن آس اور شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بالون کو دراز کرتی ہو اور بالون کے انتشار اور پراگندگی کو منع کرتی ہو **اورام اور بثور** دمیلات کے اقسام کو نافع ہو اور خنازیر کے خراج کو حل دیتی ہو **جراح اور قروح** نواصیر کو اور قروح خبیثہ اور وہ قروح جو اکثر سر پر ہون سب کو نافع ہو **اعضاے سر** اگر اسکے خاکستر کو پانی مین تر کرکے اوس پانی کو خراز یعنے بفا پر لگائین بخوبی نفع کریگی **اعضاے چشم** آنکھ کی کھجلی کو مفید ہو **اعضاے نفس** بول کا ادرار کرتی ہو اور پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتی ہے پھیپھڑے کو پاک کردیتی ہو **اعضاے غذا** جو فضول بطرف معدہ اور کلیجہ کے بہ بہ گراتی ہون اون کیواسطے ہمراہ شراب کے نافع ہو طحال کے درد کو اور یرقان کو مفید ہو۔ **اعضاے نفض** ادرار بول کرتا ہو اور پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتا ہو حیض کا مدر ہو اور خیمہ کو خارج کرتا ہو اور نفاس یعنے جو عورت بعد بچہ جننے کے خون دیکھتی ہو اوسکو نفاس سے پاک کرتا ہو اور جو زخ خون اور دیگر رطوبات کا ہو اوسکو منقطع کردیتا ہو اور اکثر اطبا کی راے میں قبض پیدا کرتا ہو اور ابن ماسویہ کی راے یہ ہو کہ مسہل ہو قابض نہین ہو **سموم** شراب ہمراہ دیوانہ کتے کے کاٹنے کو نافع ہو اور دیگر ہوام کے ضرر سے بھی مفید ہو **ابدال** اسکا اوسکا ربع مین ہموزن اوسکا بفغنزا اور نصف وزن اسکے ... سوس کا ہو

بادروج جسکو جنگلی تلسی کہتے ہین **ماہیت** اوسکی یہ کہ وہ خوشبو ہو مشہور چیز ہو اور روغن اوسکا قوت مین روغن مرزنجوش کے ہو مگر اوس سے یہ روغن زیادہ تر ضعیف ہو اور اسمین چند قوتین ایسی ہین جو باہم متضاد ہین۔ **طبع** گرم ہو اول درجہ کی دوسرے درجہ تک اور خشک ہو اول مین درجہ اول کے اور اسمین ایک رطوبت فضلیہ ایسی ہو کہ شاید اسکی ترطیب دوسرے درجہ تک پہونچ جاے اور یہ ترطیب بادروج کے جوہر اور اصل جرم مین نہین ہو

بلکہ ادنی رطوبت فضلیہ میں ہے **افعال و خواص** اسمین قبض ہے اور اسہال بھی اور قبض تو اسکا اصلی فعل ہے لیکن اگر کوئی فضلہ مستعد خروج پایا جاوے تو اسکو بذریعہ اسہال کے اخراج بھی کردیتی ہے۔ بادروج میں انضاج اور تحلیل کی بھی قوت ہے اور نفخ بھی پیدا کرتی ہے اور بہت جلد عفونت کیطرف آجاتی ہے اور خلط ردی سوداوی پیدا کرتی ہے۔ تخم بادروج اوس شخص کو نفع کرتا ہے جس کے بدن میں خلط سوداوی زیادہ پیدا ہوتی ہے **اورام اور بثور** سر کو اور روغن گل کے ہمراہ جب درد گرم پیشانی پر لگایا جائے نفع کرتی ہے **اعضائے سر** قطور اوسکا نکسیر کے لیے مفید ہے خصوصاً ہمراہ سرکہ شراب و کافور کے اگر تر بنا کر ناک میں رکھیں نکسیر کا خون بند ہوجائیگا اور ضرس یعنی داڑھ کے درد کو دور کردیتی ہے۔ بادروج کسی شخص کی چھینک لگاتی ہے اور کسیکے مزاج میں تحریک ایسی پیدا کرتا ہے کہ چھینکیں آنے لگتی ہیں **اعضائے چشم** ضرباں چشم کو نافع ہے بطور ضماد کے اگر لگائی جائے اور کھانسی سے بادروج کے تاریکی چشم پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبت چشم میں غلظت پیدا کرتی ہے اور تخم اسکی خاصیت ہے عصارہ بادروج مقوی بصر ہے اگر بطور سرمہ کے سلائی سے لگایا جائے **اعضائے صدر** تقویت قلب کی بخوبی کرتی ہے سینہ اور پھیپھڑے کو خشک کردیتی ہے۔ ایک سکرجہ اوسکا پانی سوء تنفس کو مفید ہے۔ آب بادروج نفث الدم کے واسطے جید ہے اور دودھ کی دھار پیدا کرتا ہے۔ **اعضائے غذا** دشوار ہضم ہوتی ہے اور عفونت اسمیں جلد ہی آجاتی ہے معدہ کیواسطے از بس خراب چیز ہے خصوصاً برگ۔ بادروج **اعضائے نفض** قبض شکم کرتی ہے اور اگر کوئی خلط آمادہ خروج ہو وے تو اوسکا اسہال کردیتی ہے خواہ اوپر راستہ اوسکو خارج کردیتی ہے اور تعقد کو مضر ہے۔ تخم بادروج عسر البول کو مفید ہے **سموم** زنبور اور کثردم اور تنین بحری کے مقام گزیدہ پر اسکو رکھتے ہیں بس فائدہ کرتی ہے۔

بوطانیقی بعض کا قول ہے کہ یہ بستانی فرفخ ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسکی پتی شاہ بھمرانی جسکو ترہ خواہ بھمرانی لیموک ہے مگر اسمیں سیاہی زیادہ ہے اور خشونت ہے لیکن وہی ہے **افعال و خواص** برگ اسکی قابض ہے **جراح اور قروح** جراحات اور قروح کا اندمال کرتی ہے **اعضائے سر** عصارہ اسکا نہایت ہی اچھا ہے اون قروح کیلئے جو منہ میں کہنہ ہو جائیں واجب ہے کہ اسکا رب بنالیں کہ قلاع کو نفع کرے

بالبوان جسکو فرنج بھی کہتے ہیں یہ فرنج صحرائی ہے اور منجملہ یتوعات کے ہے یعنی جس درخت کا دودھ زہردار ہوتا ہے اور تخم اوسکا ناسی ہے مثل یتوعات کے پانی اسکا مسہل ہے

بقلۃ الحمقا جسکو خرفہ اور عوام میں قلفہ بھی کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے **اختیار** عصارہ اسکا تمام اجزائے خرفہ میں اجود اور اقوی ہے کہ فعل قوی اور اجزا میں نہیں ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں بارد ہے اور تیسرے درجہ کے اخیر میں رطب ہے **خواص** اسمیں قبض ہے اور نزف کو منع کرتا ہے اور جملہ سیلان کے اقسام کو جو کہنہ ہوں۔ غذا اسکی تھوڑی ہے زیادہ نہیں صفرا کا قمع اور توڑ ڈالنا یہ دوا بخوبی کرتی ہے **زینت** سے جب اس سے کھجلائے جاتے ہیں تو اوسکو دور کر دیتا ہے اور فعل اسکا بالخاصہ ہے بواسطہ کیفیت کے نہیں ہے **مترجم** مراد یہ ہے کہ قیاس کی تو برودت اور رطوبت کا یہ نہیں ہے کہ سے کو دور کردے بلکہ یہ اثر خرفہ کا بالخاصہ ہے جو ظاہری قواعد کے رو سے اسکا اثبات ممکن نہیں ہے کہ حکیم طبعی کرسکے **اورام اور بثور** ضماد کی دوا ہے اون اورام گرم کیواسطے جنکے فساد کا خوف ہو۔ ایسا ہو کہ فاسد ہو جائیں اور حمرہ پر بھی اسکا ضماد کیا جاتا ہے **اعضائے سر** شراب ملا کر خرفہ سے دھونا سر کا اور اوسکا [illegible] کو نفع کرتا ہے جو سر میں اور ضرس یعنی دانت کو دور کرتا ہے اسلیے کہ خشونت میں ملاست پیدا کرتا ہے اور ضرباں اور درد سر کو جو حار مادہ کے سے ہو تسکین دیتا ہے **اعضائے چشم** رمد کو مفید ہے اور ورم کے اجزا میں داخل ہے۔ زیادہ خرفہ کا استعمال غشاوہ چشم میں پیدا کرتا ہے **اعضائے نفس** عصارہ خرفہ کا نفث الدم کو اپنی قوت عقیدہ سے منع کرتا ہے [illegible] کرتا ہے **اعضائے غذا** خرفہ والا نفیے التہاب معدہ کا دور ہوتا ہے اور ضماد کرنے سے خرفہ کے بھی اثر پیدا ہوتا ہے۔ جگر ملتہب کو جسکی پیٹرک بڑھی ہوئی ہو بھی خرفہ نفع دیتا ہے اور قوماری کو روکتا ہے اور اشتہا کو ضعیف کرتا ہے **اعضائے نفض** خراش سحاکے دور کرنیکے واسطے اسکا حقنہ کیا جاتا ہے اور اسہال مراری کیواسطے بھی اور درد گردہ اور مثانہ کو اور قروح کو انھیں اعضا کے نافع ہے۔ اور اکثر شہوت باہ کو قطع کرتا ہے ابن ماسویہ کہتا ہے کہ خرفہ باہ کو زیادہ کرتا ہے اور شاید یہ فعل خرفہ کا انھیں لوگوں میں صحیح ہو جنکے مزاج گرم ہیں۔ حیض کے بکثرت آنیکو خرفہ بند کرتا ہے اور حرقت جو خون میں ہو اوسکو نفع کرتا ہے۔ آب خرفہ تازہ دوا سیرخونی کو نافع ہے اور عصارہ خرفہ کا کدو دانہ کو خارج کردیتا ہے۔ اگر خرفہ کو بریان کر کے کھلائیں اسہال کو قطع کردیتا ہے **حمیات** اقسام حمیات حارہ کو نافع ہے

بندق جسکو فندق کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے ارضیت اسکی اخروٹ کی ارضیت سے زیادہ ہے اور غذا دہی اسکی بھی اخروٹ کی غذا دہی سے زائد ہے اسلیے کہ بندق میں اکتناز اور گرفت معدہ زیادہ ہے اور دہنیت اسمیں کمتر ہے اور ہضم دیر میں ہوتا ہے **طبیعت** کسیقدر مائل بحرارت ہے اور تھوڑی سی یبوست بھی اسمیں ہے۔ **افعال و خواص** مرار اس سے پیدا ہوتا ہے اور قبض اسکا بہ نسبت اخروٹ کے زیادہ ہے اور اسمیں نفخ ہے اور تولید ریاح کرتا ہے شکم کے اسفل مقامات میں

زینت فندق سوختہ سے بالوں کا خضاب کیا جاتا ہے اعضائے سر درد پیدا کرتا ہے اور تخم فندق بریان کر کے تھوڑی سی فلفل ملا کر کھلانے سے زکام پکا دیتا ہے۔ بقراط کہتا ہے کہ بندق کھانے سے جوہر دماغ میں بیشی بھی بڑھتا ہے اعضائے چشم ایک قوم نے کہا ہے کہ بندق کو اگر پیسیں اور اس لڑکے کے یا فرخ کے سر کے گڑھے پر لگائیں جو کبود چشم اور ازرق ہو کبودی چشم کو زائل کر دیگا اعضائے نفس ماء العسل ملا کر بندق کھلانے سے سرفہ کہنہ کو نفع ہوتا ہے اور بلغم وغیرہ کے نکالنے پر معین ہوتا ہے اعضائے غذا بطی الہضم ہے اور دیر کہ معدہ میں اترتا ہے اور نفخ سے اسکی دیر ہضمی زیادہ ہے اعضائے نفض پوست بندق کی قابض ہے شکم کی روانی روکتی ہے سموم نشتر اور گزیدگی حیوانات کو مفید ہے خصوصاً ہمراہ انجیر اور سداب کے استعمال کیا جائے بچھو کے کاٹنے کو فائدہ کرتی ہے

پنجنکشت۔ ماہیت اسکی گھاس ہے اسقدر بڑی ہوتی ہے کہ شاید اسکو درخت کہنے لگیں جو مقامات پانی کے قریب ہوتے ہیں وہاں پیدا ہوتی ہے شاخیں اسکی سخت ہوتی ہیں پتے اسکے مثل زیتون کے ہوتے ہیں۔ لکڑیاں اسکی علاج طبی میں بکار آمد نہیں ہیں بلکہ پھول اور پتی اور پھل طبیب کے کام کی ہیں پھل میں اسکے اور جو جز اسکا سونگھا جائے ایک بو لطیف اور تیز اور کٹھی آتی ہے جو کہ سداب خشک کی بو سے کمتر ہوتی ہے طبیعت پہلے درجہ میں گرم ہے اور تیسرے درجہ میں خشک ہے افعال و خواص محلل لطیف ہے ریاح کو منتشر کر دیتی ہے نفخ آنے نہیں دیتی ہے تفتیح اسکی ہمراہ قبض کے ہے زینت رنگ کا تصفیہ کرتی ہے آلات مفاصل اسکا ضماد مع اسکی پتی کے التواء العصب کیواسطے کیا جاتا ہے ماندگی کو دور کرتی ہے اعضائے سر درد سر پیدا کرتی ہے اور پلانے سے اسکے سبات پیدا ہوتا ہے اور اگر ضماد اسکا کیا جائے درد سر کو نفع کرے۔ اور بریان کر کے اگر اسے کھائیں درد سر کم پیدا کریگی اعضائے صدر دودھ کو زیادہ کرتی ہے باوجودیکہ منی کو کم کر دیتی ہے مقدار شربت اسکی ایک درہم تک ہے اعضائے غذا جگر اور طحال کے سدوں کی تفتیح کرتی ہے طحال کی سختی کو بہت نفع کرتی ہے جسوقت ہمراہ سکنجبین کے بقدر دو درہم پلائی جائے اور استسقے کو نفع کرتی ہے اعضائے نفض اسکے جوشاندہ میں آبزن کیا جاتا ہے رحم کے درد اور ورم رحم کو واسطے منی کی تخفیف کرتی ہے اگر اسکو ہمراہ قرتیج کے پلائیں خواہ دھونی دیں۔ اگر بیٹھ کے نیچے کیسقدر اسکی نرم نرم پتلی شاخیں رکھکر سو جائیں احتلام کو اور تندی ہونے کو وقت ہوتی ہے اسکو منع کرتی ہے عورتوں کو جو شہوت زیادہ ہوتی ہے اسکے کم کرنیکے لیے اسکی دھونی دیجاتی ہے۔ اور ابھی کرتی ہے شقاق مقعد کو مفید ہے خصوصاً تخم اسکا بھی کے ہمراہ ضماد اسکا خصیہ کی سختی کیواسطے کیا جاتا ہے سموم اقسام سانپ کے کاٹنے کو مفید ہے جب کہ یک درہم اسکا پیا جاوے اور کتے کے کاٹنے سے اور درندہ جانوروں کے کاٹنے سے ضماد اسکا مفید ہوتا ہے۔ اسکی پتی کی دھونی سے ہوام بھاگ جاتے ہیں۔

بسفایج۔ ماہیت اسکی ایک لکڑی ہے غبار آلودہ مائل بسیاہی و سرخی مگر سرخی تھوڑی سی ہوتی ہے۔ یہ لکڑی بہت پتلی ہے جسکے شعبہ یا چھوترے ایسے ہوتے ہیں۔ جیسے وہ کیڑے جنہیں پاؤں بہت ہوتے ہیں۔ چکھنے میں اسکی شیرینی مع کسیقدر کڑنگی زبان کے ہوتی ہے بعض طبیب کہتے ہیں کہ یہ درخت سے اور پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ہر وغیر پیدا ہوتی ہے اختیار بہتر وہی قسم اسکی ہے جو برابر خنصر کے موٹی ہو اور سرخی مائل ہو زردی لئے ہوئے اور یکجا فراہم ہو رہے اسکی شاخیں زیادہ پھیلی ہوئی نہوں بلکہ اسکا گچھا بندھا ہوا ہو اور تازہ ہو اور دیمک خوردہ نہو تھوڑی سی پتلی اسمیں پوشیدہ ہو اور شیرینی ہو اور کسیقدر بکٹھاپن بھی ہو مزا اسکا رنگ کے مزے کے قریب ہو طبیعت دوسرے درجہ میں گرم ہے اور تیسرے درجہ میں خشک ہے تجفیف پوری ہوتی ہے افعال و خواص نفخ اور رطوبات کی تحلیل ہے آلات مفاصل ضماد اسکا التوائے عصب کو نافع ہے اعضائے نفض سودا کا اسہال بدون پیچ کے کرتی ہے اور بلغم کا جو کیموس رقیق اور پتلا ہو اور اسکا شربت کے شوربے میں یا مچھلی کے شوربے میں خواہ اور ترکاری کے شوربا میں اسکو پکاتے ہیں پٹھوں کے سخ کو فائدہ کرتا ہے اور اگر پیچ بسفایج کو میکر ماء العسل پر چھڑکیں اور پلائیں مرہ اور بلغم کا اسہال کرتا ہے مقدار شربت اسکے جرم سے چھ کرمات میں اور ایک کرم چھ قیراط کا ہوتا ہے مترجم اور قیراط برابر چار جو کے جو برابر ایک تی کے ہے پس ۶×۴=۲۶ ÷ ۸ = ساڑھے چار ماشہ کے ہوا اور یہ وزن چھ کرمات ہے نقس بلکہ مقدار شربت اسکی دو درہم یعنی سات ماشہ تک ہے واجب ہے کہ شراب العسل میں پانی ملا کر سفوف بسفایج کو چھڑکیں اور پہلے اسکے استعمال طریق ناشتہ ایک خاص غذا کا کرلیں اور مقدار شربت جوشاندہ بسفایج کی چار درہم تک ہے ابدال اسکا ہموزن اوس کے افتیمون اور نصف وزن اسکے نمک ہندی ہے

بیش جسکے اقسام میں سنگھیا اور بچھناگ زہر تیلیہ وغیرہ سب داخل ہیں۔ ماہیت زہر قاتل ہے طبیعت نہایت گرم ہے اور یبوست بھی اسکی زائد ہے زینت طلا کرنے سے برص کو دور کر دیتی ہے اور پلانے سے اسکے جوارش کے جو بنام برز جلی مشہور ہے۔ اور اسیطرح جذام کو نافع ہے سموم ایسا زہر ہے کہ جو اسکے کھانے کا مرتکب ہو بدن اسکا پاش پاش ہو جائے اور پھٹ

جائے اور مقدار شربت اسکی جس سے یہ کیفیت ہلاک پیدا ہوتی ہے نصف درہم ہے اور میری رائے میں یہ ہے کہ کمتر اس سے بھی کمتر مقدار قاتل ہے اور تریاق اسکا فادزہر ہے یہ ایک قسم حبوب کی ہے کہ بعض اسکی غذا میں کھاتا ہے اور نہیں مرتا ہے اور سمانی بھی اسکو کھاتی ہے اور نہیں مرتی ہے منجملہ معجونات کے دوا المسک بھی بیش کے زہر کی مقاومت کرتی ہے

بسد- **ماہیت** اسکی مشہور ہے سرخ رنگ کا بھی ہوتا ہے اور سیاہ بھی اور سپید بھی۔ **طبیعت** پہلے درجہ میں سرد ہے اور تیسرے درجہ تک خشک ہے **افعال اور خواص** قابض ہے نزف کو منع کرتا ہے اور تخفیف اسکی زیادہ ہے **جراح اور قروح** گوشت زائد کو قطع کرڈالتا ہے آنکھوں کی تقویت جلا دینے سے کرتا ہے اور جو رطوبات آنکھوں میں ٹھہرے ہوں انکو سکھا دیتا ہے خصوصاً بسد سوختہ اور آثار خواہ داغہاے زخم کو دور کرتا ہے دمعہ یعنے ڈھلکہ کی اصلاح کرتا ہے **اعضاے صدر** نفث الدم کو حبس کرتا ہے اور نفث کے اخراج میں معین ہوتا ہے اسیطرح بسد سیاہ خصوصاً اگر اسکو جلا کر استعمال کریں بسد بھی منجملہ ان دواؤں کے ہے جو خفقان کو نافع ہیں **اعضاے غذا** پانی کے ہمراہ درد طحال کیواسطے پلایا جاتا ہے یعنی اسکو مفید ہوتا ہے **اعضاے نفض** قروح امعا کو نافع ہے

بلوط- **ماہیت** اسکی مشہور ہے قابض ہوتا ہے اور شاہبلوط میں بلوط کی نسبت قبض کمتر ہے- بلوط کے اجزا میں زیادہ تر قابض جفت بلوط ہے اور جفت پوست اندرونی بلوط کو کہتے ہیں **طبیعت** سرد خشک ہے دوسرے درجہ میں اوسکی یبوست ہے اور پہلے درجہ میں برودت ہے اور شاہ بلوط کی حرارت کمتر ہے بسبب اوسکی شیرینی کے- اور برگ بلوط میں قبض بشدت ہے اور تخفیف کمتر ہے **افعال اور خواص** شاہ بلوط میں جلا ہے اور تمامی اجزا میں اسکے نفخ ہے جو اسفل شکم میں پیدا کرتا ہے اور قبض اسقدر ہے کہ نزف کو روکتا ہے خصوصاً جفت بلوط کہ جملہ اعضا کے نزف کو روکتا ہے- جملہ اقسام اسکے مقوی اعضا کے ہیں- شاہ بلوط دیر ہضم ہے اور غذا اسکی اچھی اور خوبتر ہے- پھر اگر شکر ملا دیجائے جید الغذا ہوجائے۔ جالینوس کہتا ہے کہ بلوط جملہ اقسام کے حبوب دردانہ کے اقسام سے زیادہ غذائیت رکھتا ہے تا اینکہ اسکی غذائیت قریب ہے ان حبوب کے جن کی روٹی پکائی جاتی ہے- لیکن شاہ بلوط میں چونکہ شیرینی ہے زیادہ غذا دہندہ ہے علاوہ ہریں ہے کہ غذا جملہ اقسام بلوط کی آدمی کیواسطے پسندیدہ نہیں ہے (وہ آدمی جسکو انسانیت سے بہرہ ہو گو عام لوگ بہائم سیرت اوسکی روٹی پکا کر بھی کھاتے ہیں) بلکہ شاید اوسکی غذا اگر پسند بھی کیجائے تو خنازیر کیواسطے محمود ہوگی **اورام اور ثبور** بلوط ہمراہ چربی بزغالہ کے اور ہمراہ سور کی چربی کے ضمود کیا ہوا صلابات کو نافع ہوتا ہے بلوط کا پھل ابتداے اورام میں نافع ہوتا ہے بشرطیکہ ورم گرم ہوں **جراح اور قروح** قلاع اور خشونت میں کہ پھیلنے کو منع کرتا ہے اور قروح کہ جنکا مادہ دوڑتا ہو اور پھیلتا ہو انکو نفع کرتا ہے اگر جلاکر استعمال کیا جاوے اگر بلوط جراحات میں چبک پیدا کرتا ہے اگر بمیسکہ اوپر چھڑکا جاے **اعضاے سر** بسبب بخارات کے صداع پیدا کرتا ہے چونکہ طبیعت بستہ ہو جاتی ہے لہذا دمہ پیدا کرتا ہے **اعضاے نفس** نفث الدم روکتا ہے **اعضاے غذا** رطوبت معدہ کو مفید ہے۔ **اعضاے نفض** تبض طبیعت کرتا ہے اور سحج اور قروح امعا اور نفث الدم کو نافع ہے پیشاب زیادہ لاتا ہے مسموم ہوام کے سموم کو نافع ہے- پوست بلوط کا جوشاندہ ہمراہ شیر مادہ گاو کے سمام ارنبیہ کے زہر کو نافع ہے اور مغز شاہ بلوط کا تو

بلباسہ جسکو ہندی میں جاوتری کہتے ہیں **ماہیت** اوسکی یہ ہے کہ چھلکے پر تہ پر تہ جمی ہوئی اور جھریان خواہ سلوٹیں پڑی ہوئی اور سوکھی ہوئی سرخی اور زردی لیے ہوے جیسے چھلکے اور لکڑیاں ادرک کی یکجا ہوکر ایک صورت پیدا ہوتی ہے زبان کو اسکے چرچرے ہونے یعنی تیزی کا اثر پہونچتا ہے جیسے کباب کے زبان پر رکھنے سے ایک قسم کی تیزی اور چرچراہٹ پیدا ہوتی ہے- ابن ماسویہ کہتا ہے کہ بلباسہ چھلکے جوزبوا کے ہیں جو بے مزہ خواہ بدمزہ ہوتے ہیں اور قوت میں شبیہ نارمشک کے ہیں اور نارمشک سے زیادہ لطیف ہے **طبیعت** فولس کے نزدیک یہ ہی اسکی معتدل ہے اور سوا اوسکے دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور اسکی خشکی اور گرمی میں کچھ شک نہیں ہے **افعال و خواص** نفخ کی تحلیل کرتی ہے اور اسیقدر قبض بھی اوسمیں ہے زینت لکنت کو پاکیزہ کرتی ہے **اورام و ثبور** صلابات غلیظہ کی تحلیل کرتی ہے جب کسی قیروطی میں اسکو داخل کریں **اعضاے سر** روغن بنفشہ کے ہمراہ اسکا سعوط کیا جاتا ہے اور دق ودمہ کے علاج میں ہے ریاح غلیظہ کے سرین بھر جانیسے پیدا ہوا ہو اور خفقہ کیواسطے بھی اسکا سعوط کیا جاتا ہے **اعضاے غذا** جگر اور معدہ کی تقویت کرتی ہے **اعضاے نفض** جسکو دست آتے ہوں اوسکی طبیعت کو بستہ کرتی ہے اور سحج یعنے خراش امعا کو مفید ہے اور رحم کیواسطے بھی مفید ہے

بزرکتان جسکو ہندی میں السی کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشابہ ہے حلبہ یعنی میتھی کی قوت سے **طبیعت** درجہ اول میں گرم ہے اور رطوبت یبوست میں معتدل ہے کہتے ہیں کہ جوشاندہ تخم کتان کا وہی ہے جو تر تازہ السی سے بنایا جاے اور اوسمیں رطوبت فضلیہ موجود ہے **افعال و خواص** منضج ہے اور نفخ پیدا کرتی ہے بسبب رطوبت

نفضیہ کے تا اینکہ بریان تخم کتان بھی مگر بریان مین نفخ کے علاوہ بظاہر قبض بھی ہے اور قبض معتدل غیر سریلان مین ہے اور تلئین سے یہ قبض بڑھا ہوا ہے ایسی دردونکے اقسام مین سکون پیدا کرتی ہے مگر بابونہ سے اسکی تسکین کمتر ہے - **زینت** نطرون ملاکر اسکی کا ضماد انجیر داخل کرکے واسطے کلف چہرے کے اور واسطے بثور لبنیہ کے لگایا جاتا ہے اور ناخونوں کے تشنج کو اور ان کے پھٹ جانیکو اور ناخونوں کے تقشر یعنی چھلکے چھلکے جدا ہونیکو مفید ہے جب اسکے ہمراہ ہم وزن اسکی وہی کے بالم ملاکر اور شہد سے گوندھیں اور ورم بثور اور اورام حارہ جو ظاہر بدن مین ہون خواہ جو ورم پس گوش مین ہوتا ہے ان کی تلئین کرتی ہے اب خاکستر مین جب اسکو حل کرین اورام صلبہ سوداویہ کو بھی نرم کرتی ہے **آلات مفاصل** تشنج کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً ناخونوں کے تشنج کو اگر موم اور شہد ملاکر استعمال کیا جاوے **اعضاے سر** دھوان اسکا زکام کو فائدہ کرتا ہے اور اسیطرح اسی کا دھوان بھی مفید ہے **اعضاے نفس** کھانسی کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً اگر محض بلغمی کھانسی ہو **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے بدشوار ہضم ہوتی ہے غذائیت اسمین کم ہے **اعضاے نفض** بھونی ہوئی اسکی قبض پیدا کرتی ہے اور بے بھونی ہوئی قبض تلئین مین معتدل ہے اسہال اور اسکا ضعیف ہے مگر بھوننے کے بعد قوی ہوجاتی ہے جب شہد اور فلفل کیساتھ کھائی جاوے محرک باہ ہے اسکے جوشاندہ سے رحم کو حقنہ دیا جاتا ہے اسی کا آبزن جب کیا جاتا ہے قروح اور مثانہ اور گردے کو فائدہ کرتا ہے - اور تخم کتان کو جوش دیکر اور روغن گل ملاکر اگر حقنہ کرین امعاکے قروح مین اسکی منفعت زیادہ ہوگی

بردی جسکو ہندی مین کونڈل کہتے ہین ماہیت اسکی مشہور ہے اسکا کاغذ بنایا جاتا ہے اور اسکی قوت مثل قوت کاغذ کے ہے جلے ہوئے کونڈل مین تجفیف کی قوت زیادہ ہے **طبیعت** سرد خشک ہے **خواص** نزف کو نفع کرتی ہے اور راکھ اسکی نزف کو روکتی ہے جراح اور قروح تازہ زخمون پر اسکو چھڑک دیتے ہین اور انکا اندمال کرتی ہے کبھی اسکو سرکہ مین بھگو کر خشک کرکے بیٹھتے ہین اور زخمو مین اور دیگر اقسام کے زخم جو پھیلتے ہون اون مین بھرتے ہین **اعضاے سر** راکھ اسکی اکلہ فم کو نفع کرتی ہے **اعضاے نفس** اور صدر خاکستر اسکی نفث الدم کو بند کردیتی ہے **اعضاے نفض** ہرا اور تازہ درخت اسکی لیکر خرقہ کتان اوس پر لپیٹکے رکھدیتے ہین تا اینکہ خشک ہوجاوے پھر اوسکو بواسیر پر رکھتے ہین تو فائدہ کرتی ہے

باقلا - ماہیت اسکی مشہور ہے ایک قسم اسکی مصری ہے اور ایک قسم نبطی ہے لیکن بہ نسبت مصری کے قبض کی قوت زیادہ ہے اور مصری مین رطوبت زیادہ ہے اور غذائیت کم ہے جس باقلے مین رطوبت زیادہ ہے اوسمین فضلہ بچجاتا ہے اگر باقلا دیر ہضم ہوتا اور نفخ کی زیادتی اسمین نہ ہوتی تو غذیہ جید مین کشک جو سے کم ہوتا بلکہ خون جو باقلے سے پیدا ہوتا ہے زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور قوت اسمین زیادہ ہوتی ہے اختیار بہتر قسم اوسکی وہی ہے جسکے بڑے بڑے دانے ہون اور سپید ہون کرمخوردہ نہون اور بڑا باقلہ وہ ہے جو تازہ ہو لیکنے ہرا ہو اصلاح کرنا باقلے کا یہ ہے کہ دیر تک ملاجاوے کہ چھلکا دور ہوجاوے اور اچھی طرح سے پکایا جاوے اور فلفل اور نمک اور حلتیت اور سعتر وغیرہ یا اور روغنہاے گرم کے ساتھ کھایا جاتا ہے

طبیعت اسکی قریب باعتدال ہے اور برودت اور یبوست کیطرف اسکا میلان زیادہ ہے اسمین ایک رطوبت فضلیہ خصوصاً تر و تازہ مین ہے بلکہ تازہ باقلے کو مناسب یہی ہے کہ ہم اسکے برودت اور رطوبت کا حکم کردین اور جو لوگ باقلے کو درجہ دوم مین سرد کہتے ہین تو زیادتی کرتے ہین - **افعال و خواص** [illegible] سی جلا کرتا ہے اور نفخ زیادہ کرتا ہے اور اگرچہ پکایا جاوے لیکن اسکا نفخ مثل کشک جو کے قلیل نہین ہوتا اس لیے کہ زیادہ پکانا اور آبجوش کو پھینکدینا اور دیگر یہی عمل کرنا بہ نسبت اس کے جیسے کشک جو کے نفخ کو زائل کردیتا ہے لیکن باقلے کے چھلکے جسوقت نکال ڈالے جائین اور مقشر کو پکائین اور باقی پھینکدین اور پھر پکائین بعد اوسکے دیگ مین اوسکو پیسکر آٹا کرڈالین بعد ازان اور کسی قسم کی تحریک کے جیسے چکی وغیرہ کے پیسنے کی ہوتی ہے اوسوقت باقلا کا نفخ کم ہوجاتا بھونے ہوے باقلے مین نفخ کم ہے اور دیر مین ہضم ہوتا ہے - اور چھلکے سمیت جو باقلا پکایا گیا ہو تو نفخ زیادہ کرتا ہے - شاید آرد باقلا مین نفخ کمتر ہے اور نبطی مین قبض کی زیادتی ہے اور چھلکا اوسکا قبض مین زیادہ قوی ہے اور جلا نہین کرتا ہے - اور مصری مین قبض سب قسمون سے زیادہ ہے اور اوسمین جلا بھی ہے گوشت نرم اس سے پیدا ہوتا ہے اور اخلاط غلیظ پیدا کرتا ہے بقراط نے حکم کیا ہے باقلا غذاے جید ہے اور حفظ صحت کرتا ہے - جب اسکو مقشر کرکے اسکی دال بنا ڈالے اور کیسے ہی نزف خون وغیرہ پر اسکو رکھیے فوراً اوسکو بند کردیتا ہے - اوسکے خواص مین یہ بھی ہے کہ مرغی کا انڈا دینا بند ہوجاتا ہے اگر اسکا چارہ دیا جاوے اور یہ بھی اسکا خاصہ ہے کہ برے برے اور پریشان خواب کھانیوالے کو نظر آتے ہین اور یہ بھی ہے کہ خشک خارش پیدا کرتا ہے خصوصاً ہرا باقلا **زینت** پوست باقلا کا اگر بالون پر ضماد کیا جاوے بال پتلے ہوجاوینگے اور اگر لڑکے کے پیڑو پر اسکا ضماد کیا جاوے تو بال نکلنے کو منع کریگا - اور اسیطرح جس

مقام کے بال اُسترے سے مونڈے جاتے ہیں اگر اسکا ضماد مکرر کیا جائے پھر بال نہ اوگینگے۔ بہق جو چہرہ پر ہو اوسمیں جلا پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر چھلکوں سمیت پیسکر لگایا جائے اور جھائیں اور نمش کو دور کرتا ہے رنگ میں خوبی پیدا کرتا ہے اور ورم شراب ملاکر ورم خصیہ پر ضماد کیا جاتا ہے **جراح اور قروح** قروح عفن کو نفع کرتا ہے **آلات مفاصل** تشنج عضل کو نفع کرتا ہے باقلے کو پکا کر سور کی چربی ملاکر نقرس پر ضماد کرتے ہیں **اعضائے سر** درد سر پیدا کرتا ہے اور جس شخص کو کسی قسم کا درد سر عارض ہوتا ہے اوس کو مضر ہے۔ جو سبز پردہ باقلے مصری کے دانہ کے اندر ہوتا ہے جسکا مزہ تلخ ہوتا ہے اوس پردہ کو پیسکر روغن گل ملاکر کان میں ٹپکانا درد گوش کو فائدہ کریگا۔ **اعضائے چشم** میتھی کے ساتھ شہد ملاکر کوفت چشم اور طرفہ پر ضماد کیا جاتا ہے سوکھا گل سرخ اور کندر ملاکر باقلے کا ضماد انڈے کی سپیدی کے ساتھ اوس چوٹ کے واسطے خاص کر کیا جاتا ہے جو حدقہ چشم کو عارض ہو۔ **اعضائے نفس** و صدر سینہ کے واسطے بہت خوب چیز ہے نفث الدم اور کھانسی کیواسطے۔ اگر باقلے کو شہد اور میتھی کے آٹے میں ملاکر ضماد کریں ورم حلق اور لوزتین کو نفع کریگا۔ باقلے کا ضماد ورم پستان کیواسطے بھی عمدہ چیز ہے اور دودھ پھٹکر جو پستان میں ٹھہر جاتا ہے اوسکے واسطے بھی اسکا ضماد مفید ہے **اعضائے غذا** ہضم ہوتا ہے مگر بہ دشواری اور انحدار اسکا معدہ سے اور نکلنا بطور براز کے اس میں دیر لگتی ہے نفخ پیدا ہوتا۔ باقلا مع پوست کے جب سرکہ میں پکایا جائے اوس کے پینے سے قے بند ہوجاتی ہے۔ **اعضائے نفض** سرکہ میں پکایا ہوا باقلا جس میں پانی بھی ملا ہوا ہو اسہال کہنہ کو نفع کرتا ہے خصوصاً اگر مع پوست کے پکایا جائے اور سکے پینے خراش کو بھی فائدہ کرتا ہے خصوصاً باقلا نبطی یہ آرد باقلا بھی نفع کرتا ہے اوسی خشک حالت پر اور ضماد اوس کا ورم انثیین کو نافع ہے خصوصاً اگر شراب میں پکایا جائے۔

بابلس۔ ماہیت اسکی کہتے ہیں کہ خشخاش و ترملی در خشخاش زبدی ہے اسکا فصل اسہال میں بھی ہو جو زہر مار دور دھوکا ہے گرم بہت زیادہ ہے افعال خواص میں مثل دیگر بولوں کے ہے بول سب سے زیادہ مفید پیشاب شتر اعرابی کا ہے جسکو نجیب کہتے ہیں اور آدمی کا پیشاب سب کے پیشاب سے ضعیف تر ہے اور اس سے زیادہ ضعیف سور کا پیشاب ہے جو بچا ہوا اور بدھیا کر ڈالا گیا ہوا اور قوی تر پیشاب اوسی جانور کا ہے جو سانڈ ہو آزاد چلتا اور چرتا پھرتا ہو بڈھے کا پیشاب ہر جانور میں ضعیف تر ہوتا ہے اعتدال میں آدمی کا پیشاب سب جانوروں کے پیشاب سے زیادہ ہے **طبیعت** گرم خشک ہے

افعال و خواص ہر ایک پیشاب جلا کرتا ہے آدمی کا پیشاب خاکستر چوب انگور ملاکر مقام نزف پر رکھا جاتا ہے بس بند ہوجاتا ہے اونٹ کا پیشاب خنازیر بنا جو سر میں ہوتی ہیں اور سکو دھونے میں نفع کرتا ہے اسیطرح بیل کا پیشاب **زینت** بہق کو دور کرتا ہے **جراح اور قروح** گدھے کا پیشاب ان قروح کو فائدہ کرتا ہے جنکا مادہ پھیلتا جاتا ہو اور جو قروح کہ تر ہوں اور آدمی کا پیشاب بھی یہی فائدہ کرتا ہے خصوصاً وہ گدھا کہ جو چھٹا ہوا چرتا پھرتا ہو اور تقشر جلد اور خارش و داد و برص کو بھی فائدہ کرتا ہے خصوصاً نوزہ اور آب عود و آب لیموں ملاکر۔ بول کا درد جو تہ قشعین ہو چہرہ پر لگایا جاتا ہے وہ بس نفع کرتا ہے اور خارش و در سعفہ اور وہ قروح جس میں کیڑے پڑ گئے ہیں اون پر طلا کیا جاتا ہے اور وہ قروح جو قدم میں ہوں اون پر پیشاب کیا جاتا ہے اور بحال خود چھوڑ دیئے جائے میں یعنے اون کو دھوتے نہیں ہیں جب تک کہ اچھے نہ ہو جائیں۔ **آلات مفاصل** پٹھے میں جو درد ہوتے ہیں اون کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً گوسفند اہلی کا پیشاب اور خاصکر تشنج اور امتداد کو۔ اسیطرح احداد کو اسکا سعوط کیا جاتا ہے **اعضائے سر** بیل کا پیشاب جبوقت اوسمیں مرکی گھولکر تیلا تیلا کانوں میں ٹپکائیں کان کا درد ٹھہر جاتا ہے۔ اسیطرح بکرے کا پیشاب تنہا ہمراہ مرمکی کے۔ نوجوان آدمی کا پیشاب کانوں میں ڈالنے سے کان کی پیپ نکلنے کو منع کرتا ہے اونٹنی کا پیشاب خشم سے یعنے اوس بیماری سے جسمیں خوشبو بدبو کچھ نہ معلوم ہوتی ہو نجات دیتا ہے اور مصفات یعنے ناک کی ہڈی میں جو سدہ پڑ جاتے ہیں اون کو بقوت شدید کھول دیتا ہے **اعضائے چشم** جب پیشاب کو کسی تانبے کے برتن میں جلا کر سوکھا لیں تو ننگ سپیدی چشم اور خارش کو آنکھ کے فائدہ کرتا ہے خصوصاً لڑکوں کا پیشاب۔ اسی طرح خنزیر پیشاب کو گندنا کے ہمراہ پکائیں **اعضائے نفس** اطبانے کہا ہے کہ شیرخوارہ کا پیشاب انتصاب نفس کو مفید ہے **اعضائے غذا** ایک آدمی جو تلی کے مرض میں گرفتار تھا اوسکی یہ کیفیت دیکھی گئی کسی طبیب نے اوسے حکم دیا کہ اپنا پیشاب ہر روز تین اوقیہ پیا کرے اوسنے ایسا ہی کیا پس اوسکو صحت ہوگئی اور اس تجربہ میں اوسنے اثر اپنے پیشاب کا عجیب پایا آدمی کا پیشاب اور اونٹنی کا پیشاب مرض استسقا اور سختی طحال میں نافع ہوتا ہے خصوصاً ہمراہ شیر مادہ شتر کے۔ اور بکرے کا پیشاب تپ کو مفید ہے خصوصاً پہاڑی گوسفند کا علی الخصوص ہمراہ سنبل الطیب کے اسی طرح نوجوان خنزیر کا پیشاب

اعضاے نفض خنزیر کا پیشاب سنگ مثانہ اور گردہ کو پارہ پارہ
کردیتا ہو اور بذریعہ ادرار کے پتھریوں کو خارج کرتا ہو گدھے کا پیشاب درد گردہ
کو مفید ہو آدمی کا پیشاب گندنا میں پکاکر درد ہاے رحم کو نافع ہو اگر پانچ روز تک
آبزن کیا جاے اور ہر روز ایک مرتبہ آبزن ہو **سموم** آدمی کا پیشاب سانپ کے
کاٹنے سے بطور پلانے کے مفید ہو اور مقام زخم پر بھی چھڑکا جاتا ہو خصوصاً وہ سانپ
جو بجا گرہون جسکو محمری کہتے ہیں اور اکثر پتھروں کی جگہ اوسکی پیدائش ہو اور نطرون
ملاکر دیوانہ کتے کے مقام گزیدہ پر لگایا جاتا ہو اور اسیطرح ہر ایک جانور کے کاٹنے کے
زخم پر نوجوان اور مجرد آدمی کا پیشاب جملہ سموم کا تریاق ہو اور سارشب بکری کا بھی تریاق ہو

بزاق جسکو ہندی میں تھوک ہو افعال اوسکے یہ ہیں کہ قوی اثر کا دبی تھوک ہو جو
کہ بھوکے کا نہار منہ اور سوتے وقت ہوتا ہو خصوصاً اوس کا جو گرم مزاج ہو جراح
اور قروح داد میں لگانیسے نفع کرتا ہو **اعضاے چشم** طرفہ اور بیاض چشم
کو مفید ہو **سموم** جملہ ہوام کو قتل کرتا ہو اور سانپ و بچھو کو بھی۔

بعر الحیوان حیوان کی مینگنی کو کہتے ہیں **زینت** سوسمار کی مینگنی برص اور کلف
کو نفع کرتی ہو بسبب جلاکے اور اونٹ کی مینگنی چیچک کے نشانات کو باقی نہیں
رہنے دیتی ہو اور مسون کو فنا کردیتی ہو **اعضاے سر** سوسمار کی مینگنی خراز
پینے لبغا کو مفید ہو جلاکر تیکی وجہ سے اور بھیڑ کی مینگنی حمرہ کو مفید ہو **آلات
مفاصل** گدھے کی مینگنی مفاصل کے درد میں سکون پیدا کرتی ہو اور مقابل
کے اورام کو مفید ہو **اعضاے نفض** گوسپند کی مینگنی خصوصاً اپنے
ہی صورت پر سیلان رحم کو منع کرتی ہو **سموم** گوسپند کی مینگنی سے ایک وقیہ اور
پانچ اوقیہ شراب سیاہ ملاکر گاڑھا قوام کرکے اوسکا ضماد سانپ کے کاٹے ہوے
زخم پر کیا جاتا ہو خصوصاً اگر سیاہ شراب تازہ ہو اور عطشیہ یعنے جس سانپ کے
کاٹنے سے پیاس بہت لگتی ہو اوسکے زخم پر بھی ضماد کیا جاتا ہو اور گوسپند کی مینگنی
جلاکر خصوصاً سرکہ میں گوندھکر دیوانہ کتے کے کاٹنے سے جو زخم پیدا ہوا ہو اوسپر ضماد کیا جاتا ہو

بصل الزیر شاید بصل الفار کے ہو قوت میں اور مزہ میں اور دوا دینے کے
بدلے اسکا استعمال کیا جاتا ہو اور اس کی ضعیف ہو **اعضاے نفض** سردی
سے جو درد کہ رحم میں پیدا ہوں اونمیں سکون پیدا کرتا ہو **سموم** اقسام سموم اور بچھو کے
کاٹنے سے اور رتیلا کی سمیت کیواسطے بیل و ضماد کرنیسے نافع ہوتا ہو جبکہ تنہا یا انجیر سے ملایا جاے

بنات وردان جسکو ہندی میں تیل چور اور سوگرد کہتے ہیں یہ ایک چھوٹا سا
جانور ہو **اعضاے نفض** رحم کے درد کو مفید ہو اور گردہ کے درد کو بھی
جسوقت کہ اسکی قوت محللہ کو زیت اور موم اور زردی بیضہ ملانے سے توڑ
ڈالیں تاکہ صلابت نہ پیدا کرے - **بیول و حیض** کا ادرار کرتا ہو اور زیر استسقا بھی
کردیتا ہو - اور قروح ماناے کے ہمراہ بواسیر کو نفع کرتا ہو **حمیات** لرزہ کو مفید ہے
سموم ہوام کے سموم کو مفید ہو **ابدال** اسکا قیشوما ہو جسکا بیان آگے آتا ہو

بدلیشعان یہ وہی کشت برکنت ہو اور وہی گھاس ہو جس سے حبشی اور
زنگبار کے رہنے والے دست بہ نجین خواہ منگنی بناکر بیٹھتے ہیں

بقلہ یہودیہ اسکی حرارت اعتدال سے بڑھکر ہے۔

بوکا بیش موش بوکا تو وہ لکڑی ہو جو بیش کے ہمراہ پیدا ہوتی ہو اور جو قسم
کہ بوکا کے قریب ہوتی ہو اوسکے درخت میں پھل نہیں آتا اور یہ اعظم تریاق
ہو بیش کا اور اس میں وہی سب فوائد ہیں جو بیش میں مذکور ہوے کہ برص
اور جذام کو مفید ہو اور بیش موش ایک حیوان خواہ کیڑا ہو جو بیش کی جڑ میں رہتا
ہو جنگلی چوہے کے **زینت** برص کو نفع کرتا ہو **افعال و خواص** جذام کو مفید
ہو **سموم** تریاق ہر ایک زہر کا اور اقسام کے سانپ کا تریاق ہو -

اطباط الصعی اور الرائی کو کہتے ہیں اور عصیٰ الراعی کے خواص ہم حرف عین میں بیان کرینگے

بوش دربندی قرحل و ٹکیاں بنی ہوئی انہیں سرا تی ہیں اورام اور قروح اورام
اور قروح گرم پر اسکا استعمال کیا جاتا ہو **آلات مفاصل** نقرس پر بطور ضماد کے کام آتی ہو -

بطم جسکو ہندی میں بن کہتے ہیں اسکا بیان حبۃ الخضرا میں کیا جاتا ہو -

حرف جیم

حرف جیم سے جو دوائیں شروع ہیں انکا بیان -

جوز جسکو ہندی میں اخروٹ کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہو اور وہ گرم ہو
گرم مزاج کیواسطے تریاق اسکی حرارت کا سکنجبین ہو اور جو لوگ ضعیف المعدہ
ہیں اونکے واسطے قری سرکہ ملاکر دینی چاہیے **طبیعت** گرم تیسرے درجہ میں
ہو اور خشک ہو اول دوم میں اور خشکی اوسکی کمتر ہو اور اسکی حرارت سے اخروٹ
میں ایک چکنائی غلیظ ہو جو بعد کہنہ ہو جانیکے جاتی رہتی ہو **افعال و خواص**
بریان اخروٹ میں زیادہ قبض ہو اور برگ اسکا اور پوست یہ سب نزف کے قابض
ہیں اور پوست اوس کا جلا ہوا مجفف بلا لذع کے ہو - اور یہ انار روغن اخروٹ
کا مثل زیت کہنہ کے قوی ہو **زینت** تازہ اخروٹ کا ضماد چوٹ کے نشان
پر لگایا جاتا ہو اور اورام اور بثور لب اخروٹ کا چباکر ورم سوداوی پر جو متقرح

ہوگیا ہو رکھا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے جراح اور قروح گوندہ اخروٹ کا قروح
حارہ کو مفید ہے بطور چھڑکنے کے جب دن پہ مستعمل ہو اور مراہم میں بھی ایسے
ہی قروح کے داخل کیا جاتا ہے آلات مفاصل شہد اور سداب کے ہمراہ
التوائے عصب کیواسطے مستعمل ہوتا ہے اعضائے سر درد سر پیدا کرتا ہے
اور عصارہ برگ جوز کا کان میں نیم گرم ٹپکایا جاتا ہے پس درد مدہ کو نفع کرتا ہے
جو کان میں ہو۔ گروہ اطبا نے کہا ہے کہ اخروٹ ثقل زبان پیدا کرتا ہے اور منہ میں
اسکے کھانے سے دانہ خواہ چھالے پڑجاتے ہیں اعضائے چشم روغن اخروٹ
کا اکحال اور رمد اور نواصیر کو جو اطراف چشم میں ہو مفید ہے اعضائے حلق
عصارہ پوست اخروٹ کا خناق کو منع کرتا ہے اور کھانسی کو مضر ہے۔ اور
روغن اخروٹ کا جو کہنہ ہوجائے اوس سے حلق میں درد پیدا ہوتا ہے
اور جمیع اصناف سے اخروٹ کے ورم پستان پر ضماد کیا جاتا ہے خصوصاً
وہ قسم اخروٹ کی جو بنام طوسے مشہور ہے اور بڑی ہوتی ہے اعضائے غذا
ہضم دشواری سے ہوتا ہے معدہ کیواسطے خراب چیز ہے۔ اخروٹ پروردہ جو
تر و تازہ معدہ کیواسطے بہتر ہے اور ضرر اوسکا کمتر ہے اور یہ کمی ضرر کی وہ وقت
ہے جب مقشر کیا جائے اور پوست نازک بھی اوسکا دور کر دیا جاوے اخروٹ
جو شہد میں پروردہ کیا جائے معدہ بارد کو نافع ہوتا ہے میں کہتا ہوں کہ اخروٹ
فقط معدہ گرم ہی کو موافق ہوتا ہے پس اعضائے نفض یعنی مروڑ
میں سکون پیدا کرتا ہے اور حابس بھی ہے خصوصاً بھنا ہوا۔ اور پوست اخروٹ
نزف طمث کو بند کر دیتی ہے۔ اخروٹ پروردہ گردہ سرد کو زیادہ نافع ہے اور
خاکستر اسکی پوست کی حقن کو شرباً منع کرتی ہے جب کسی شراب کے ہمراہ پلائی جائے
اور بطور حمول کے بھی مفید ہے۔ اخروٹ پروردہ کے کھلانے سے دست آتے ہیں
اور زیادہ کھانا اوسکا دیدان خواہ کیچوؤں کو خارج کر دیتا ہے اور کدو دانہ بھی
گرا دیتا ہے اور سواے اوسکو بھی مفید ہے سموم انجیر اور سداب کے ساتھ جمیع سموم کی اخروٹ
دوا ہے پیاز اور نمک کے ساتھ دیوانے کتے وغیرہ کے کاٹنے کے مقام پر ضماد کیا جاتا ہے
جوز بوا جسکو ہندی میں جائے پھل کہتے ہیں ماہیت وہ ایک پھل بقدر مازو کے
ہوتا ہے آسانی سے ٹوٹ جاتا ہے پوست اسکا پتلا اور نازک ہوتا ہے بو پاکیزہ دیتا ہے گرم طبیعت
اور بے مزہ ہوتا ہے طبیعت گرم خشک آخر دوم سے درجہ سوم تک ہے افعال و
خواص اسمیں قبض ہے زینت بخش کو دور کر دیتا ہے اور نکہت کو پاکیزہ کرتا ہے
اعضائے چشم سبل کو نافع ہے اور آنکھ کی تقویت کرتا ہے اعضائے غذا

جگر کی اور طحال کی اور معدہ خصوصاً فم معدہ کی تقویت کرتا ہے اعضائے
نفض قبض پیدا کرتا ہے اور ادرار کرتا ہے اور عسر البول کو نافع ہے اور
جسوقت ادہان میں داخل کیا جاے دردہائے اعضائے نفض کو مفید ہوتا ہے اسیطرح
جب فرزجہ کی دوا میں داخل کیا جاوے اور رحم کو درد کرتا ہے ابدال اسکا سنبل ہے جو وزن سے کم ہو
جند بیدستر ماہیت اوسکی خصیہ ہے کسی حیوان دریائی کا اور جوڑا باہم
متعلق پایا جاتا ہے کہ جڑے دونوں لگے ہوئے ہوتے ہیں جیسے پتے گائے کے سوکھ
گئے ہوں۔ اوس پر ایک جھلی پتلی سی لپٹی ہوئی ہوتی ہے جو بہت آہستہ چھونے
سے ٹوٹ جاتی ہے اختیار مختار اور پسندیدہ وہی قسم ہے جو کہ دو خصیے ایک جڑے
ہوں اور جوڑے بڑے سے نظر آئیں اسلیے کہ ایسا جند بیدستر خالص اور
بے میل ہوتا ہے میل انمیں جاؤشیر اور گوند کا خون میں گوندھکر تھوڑا سا
جند بیدستر خالص اور بے میل اور مثانہ میں رکھکر اسی مصنوعی جند بیدستر
کو سکھاتے ہیں۔ جو شخص دریا سے اس عضو کو نکالنے جاے اور وہ حیوان جسکا
یہ خصیہ ہے اوسکو دستیاب ہو لازم ہے کہ جب حیلہ کرے اوس حیوان کے پھاڑنے
تو وہ رطوبت بھی نکال لے اور جو کچھ اوسکے ہمراہ محتبس ہو کیونکہ آلائش رہجاتی
ہے وہ بھی نہ بہنے پاے اور یہ آلائش ایک رطوبت کی ہوتی ہے مثل شہد کے اور پھر اس
عضو کو خشک کرے طبیعت جند بیدستر سمجھنا اوں اور وہ ہے کہ ہے جو تسخین
پیدا کرتی ہے خیالی ہیں اور لائق بلکہ واجب یہ ہے کہ آخر درجہ سوم تا اول چہارم گرم ہے
اور یابس جو دوم میں ہے افعال و خواص نفخ کو تحلیل کرتا ہے۔ اور
جسوقت اسکا دھواں کیا جاے اور خشک سفوف اسکا بدن پر ملا جاے بدن کو
گرم کر دیتا ہے۔ وہ ایک چیز مثل موم کے جو اسکے اندر ہے نفع پیدا کرتی ہے اور
تسخین اوسکی شدید ہے اورام اور ثبوت گرم اورام کو مفید ہے جراح اور
قروح یہ دوا جو قروح قتال ہیں اونکو نفع کرتی ہے آلات مفاصل بچھو
کو نفع کرتی ہے پیٹھ کی تسخین کرتی ہے اور رعشہ اور تشنج رطب کو اور کزاز جو رطوبت
سے عارض ہو اوسکو اور فالج کو نفع کرتی ہے اعضائے سر نسیان اور
لیثارغس کو سرکہ اور روغن گل ملاکر مفید ہے اور سبات کو نافع ہے۔ اور اگر
سبات کے ہمراہ تپ بھی ہو جند بیدستر سفوف کیا ہوا سیاہ مرچ اور شہد ملاکر
استعمال کیا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے اور ضرر نہیں کرتا ہے مقدار شربت ایک طسوج
ہے۔ درد سر بارد کے اصناف کی تحلیل کرتا ہے اور ریحی درد سر کو بھی زائل
کردیتا ہے ضماد کیا جاے خواہ دھونی اسکی دیجاے [illegible]

کے سبب سے عارض ہوا وسکو نفع کرتا ہے - اور کان کی سرنج کیواسطے جندبیدستر سے زیادہ نافع کوئی دوا نہیں ہے کہ مسور کے برابر جندبیدستر لیکر روغن ناردین میں گھول کر کان میں ٹپکایا جائے **اعضائے نفس و صدر** جندبیدستر کے دھوئیں کا سونگھنا اورام ریہ کو مفید ہوتا ہے اور جو اعضا در ریہ کے اوپر کیطرف ہیں اون کے اورام کو بھی اسی طرح مفید ہے **اعضائے غذا** ہچکی کے روکنے اور بند کرنیکے واسطے ہمراہ سرکہ کے پلایا جاتا ہے اور پیاس کو بڑھاتا ہے **اعضائے نفض** شخص یعنے مرد و کو دور کرتا ہے سرکہ کے ہمراہ اگر پلایا جائے اور ریح کی تحلیل کردیتا ہے اور حیض کا ادرار کرتا ہے اور مشیمہ کو خارج کرتا ہے جب دو درہم جندبیدستر ہمراہ فودنج کے شہد ملاکر پلایا جائے بعد فصد کرنے صافن کے اور اسوقت اسکا استعمال بلا ضرر ہے اور جنین کا اخراج کرتا ہے اور رحم کو اپنی جگہ پر کر لاتا ہے اگر کسی طرف ہٹ گیا ہو اور خصیہ کو بھی اپنی جگہ کھینچ لاتا ہے سموم ہوام کے کاٹنے کو نفع کرتا ہے - اور جو خناق کہ خربق کے استعمال سے پیدا ہوتا ہو وسکا تریاق ہے وہ قسم جندبیدستر کی جو اخیر مائل بسیاہی ہو سم قاتل ہے اور اکثر بمدت روز قتل کرتی ہے اور اگر کوئی شخص زہر بھی کھا جائے تو اوسکو سرسام میں مبتلا کرتی ہے فادزہر اسکی سمیت کا صاف تریج ہے اور کہ شراب انگوری بھی وزن شیر مادہ خربق بھی اسکا فادزہر ہے بعض ان کے کہنے کی تحقیق

جاوشیر - **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ ایک درخت کی برگ ہے اور شاید وہ درخت زمین ہی پر اگتا ہے دریائی وغیرہ نہو - انجیر کے برگ سے اسکے پتے مشابہ مگر مائل بزردی پتے موٹے ہوتے ہیں کچھ اسکو زیادتی ہے اور بلندی اسکی پانچ گز تک ہوتی ہے ساق اسکے مثل نیزہ طویل اور اوس پر چھوٹے چھوٹے روئیں خواہ بال کے مانند برنگ غبار کے ہوتے ہیں پتی اسکی چھوٹی زیادہ ہوتی ہے اور کنارہ پتی کے تبر خواہ کوئی ایسی نکلی ہوتی ہے جیسے کہ شبت خواہ سوے کی ہوتی ہے پھول اسکا زرد ہوتا ہے اور تخم اسکا پاکیزہ بو گرم تیز اور تلخ شاخیں اسکی بہت سی ہیں جنکے چھپانے کا انتظام ہے کہ یہی تجربہ ہے چھلکا موٹا ہوتا ہے مزہ اسکا تلخ اور بو میں اسکے ثقل اور گرانی سی ہوتی ہے گوند اسکا اوسکی جڑ کے شق کرنے سے اسطرح نکالا جاتا ہے اور دوپہر کو بیل چھوٹی اور شاخ کے نکلنے کے آثار نمایاں ہوں اور شق کردیا جس کو باغبان چھولگانا کہتے ہیں) گوند کا رنگ سپید ہوتا ہے اور جب سوکھ جائے جس جگہ چاک کیا تھا سپید ہوجاتا ہے اور ظاہری رنگ گوند کا مائل بلون زعفران ہوتا ہے مترجم شاید مراد شیخ کی اس جگہ گوند کی رنگت کے سپید ہونے سے یہی ہے کہ اگرچہ بظاہر اسکا رنگ زعفرانی ہو مگر جب اسکو پیس

اور چھوٹے چھوٹے ریزہ بذریعہ سحق کے ہو جائیں اون ریزوں کا رنگ سپید ہوگا بل بسبب تناقض عبارت کا نزہا **متن** جاوشیر کی اس قسم سے مشابہ ایک وہ نبات بھی ہے اور اصناف جاوشیر میں اوسکا شمار بھی کیا جاتا ہے جسکو فاناکس اسقلقیون کہتے ہیں اسکی ساق خواہ ڈنڈی پتلی ہوتی ہے اور باریک ہو کر بقدر ایک ہاتھ کے اونچی ہو کر پھر اسکی شاخیں اور شعبے پتے نکلتے ہیں جیسے برگہائے رازیانہ کی کونپلیں ہوتی ہیں اور بیج بھی زیادہ تر ضعیف ہے - ایضا ایک نبات جسکا نام فاقاس جیر ریون ہے کہ جسکی برگ مثل برگ رازیانہ کے سپید سپید ہوتی ہے اور شگوفہ سنہری ہوتا ہے **اختیار** بہتر وہ ہے جو جاوشیر وہی ہے جو سپید ہو اور زبان کو چھیلتی ہو مگر اوسکے چکھنے سے زبان اینٹھ جائے یا اینکہ خود فرپیج اینٹھی کو نکلتی نہ ہو اور اسکی عطر ہو - اور بہترین ثمر اور عمدہ نغل اوسکا وہی ہے جو ساق پر لگا ہوا ہو اور صاف و سطبر - اور گوند اسکا عمدہ وہی ہے جو خوب تلخ ہو اور باطن میں رنگ اوسکا سپید ہو اور ظاہر زعفرانی اور نرم ہو کہ ذرا سے دبانے سے اجزا اوسکے جدا جدا ہو جائیں اور پانی میں گھل جائے سیاہ رنگ کا نرم گوند خراب ہوتا ہے اور اوسمیں اشق اور موم کا میل ہے -

طبیعت گرم خشک ہے تیسرے درجہ کا **افعال و خواص** محلل ریاح کا ہے اور ملین ہے اور جالی ہے اورام اور شور یعنی صلابات کی کرتا ہے اور شگافتہ اوسکا خمیر کا لیپ **جراح اور قروح** خبیثہ اسکی صلاحیت رکھتی ہے علاوہ اسکے کی اون ہڈیوں کے جو گوشت سے خالی ہوں خواہ سامنے کی ہڈیاں جو نمایاں ہیں اور ان ہڈیوں کے علاج میں جاوشیر شہد ملاکر مستعمل ہوتی ہے - اور قروح خزمنہ اور نار فارسی کی دوا بھی ہے - اور شگوفہ اوسکا بھی جراحات اور شور کی دوا ہے خلاصہ یہ ہے کہ جاوشیر کے سبب اجزا قروح خبیثہ کو نافع ہے **آلات مفاصل** بار العسل کے ہمراہ خواہ اور کسی شربت کے ساتھ جاوشیر پلائی جاتی ہے عضل کی سستی کے واسطے جو کر چوٹ لگنے سے پیدا ہوئی ہو - بعض کا قول ہے کہ پٹھہ کیواسطے خراب چیز ہے اور شاید یہ خرابی جاوشیر کی بہ نسبت عصب صحیح کے ہے ہو نہ بلکہ عصب مرطوب کو مضر ہو - عرق النسا کو بھی نافع ہے - اور عرق النسا کیواسطے عصیر جاوشیر بھی پلایا جاتا ہے - اور ماندگی کو دور کرتا ہے اور اوجاع مفاصل کے جملہ اقسام کو نافع ہے اور نقرس کو بھی مفید ہے بطور ضماد کے - **اعضائے سر** جسوقت جاوشیر کو منہ میں رکھیں اکال دندان کو نفع کرتی ہے اور دانتوں کے درد میں سکون پیدا کرتی ہے اور درد سر کو نافع ہے اور صرع اور ورام الصبیان کو مفید ہے **اعضائے چشم**

سرمہ کے طور پر آنکھ مین لگانیسے نگاہ تیز کرتا ہے اور بصارت کو بڑھاتا ہے **اعضائے صدر** برگ جاوشیر کا ضماد ذات الجنب کے درد مین کیا جاتا ہے۔ اور جاوشیر درد جنب کے درد کو بھی نفع کرتی ہے اور کھانسی کو بھی مفید ہے بشرطیکہ درد جنب یا کھانسی دونون سردی سے عارض ہون **اعضائے غذا** عصیر جاوشیر کا ضماد کرنیسے اور پلانیسے دونون طرح صلابت طحال کو مفید ہے اسطرح کہ سرکہ بوزن دس درہم اور اسمین دو درم عصیر ملاکر دو مہینہ تک بھیگا رہنے دین بعد اسکے صاف کرلین اور چھان ڈالین کہ اسطرح سے اسکو بنانا طحال کو زیادہ مفید ہے اور بھی عصیر مذکور استسقا کو بھی فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** صلابت رحم کو نرم کر دیتی ہے اور تقطیر البول کو مفید ہے اور بوزن ایک بندقہ ماسطے اور ادرار بول اور ادرار حیض کے پلائی جاتی ہے اور رحم بارد کی برودت کو دور کرنے کیواسطے بھی اسیقدر پلائی جاتی ہے۔ بعض جاوشیر کا بھی حیض کا ادرار کرتا ہے خصوصاً افسنتین کے ہمراہ اور جنین کو قتل کرتا ہے خصوصاً بیخ جاوشیر کو حمول کرنیسے اور پلانیسے اسقاط جنین کردیتی ہے یہی جڑ اختناق رحم کو بھی مفید ہے۔ اور نفخ رحم اور اسکی صلابت کو بھی متفرق اور دور کردیتی ہے اور قولنج کو نفع کرتی ہے اور خام کی مسہل ہے مثانہ کی کھجلی کو مفید ہے **حمیات** ماء العسل کے ہمراہ لرزہ کیواسطے پلائی جاتی ہے اور اون تپون کیواسطے جو دورہ سے آتی ہون **سموم** زفت ملاکر جاوشیر کا مرہم اور معوق تیار کیا جاتا ہے اور دیوانے کتے کے زخم پر لگایا جاتا ہے اور زراوند ملاکر ہوام کے کاٹنے مین پلائی جاتی ہے اور اسیطرح عصیر جاوشیر کا **ابدال** بدل اوسکا انجیرہ ہے اور مجھے ایسا گمان ہے کہ اشق بھی قریب جاوشیر کے ہے۔

جلوزہ۔ ماہیت اسکی حب صنوبر کبار ہے اور اخروٹ کی بہ نسبت یہ غذا اعلیٰ ہے مگر دیر ہضم زیادہ ہے۔ یہ پھل مرکب ہے جوہر مادی اور مارضی سے اور جوہر ہوائی اوسمین بہت کم ہے۔ مناسب ہے کہ اسکی ماہیت کا پورا ذکر جو ہم کرینگے اوسکو صنوبر کی بحث مین تلاش کرکے ملاحظہ کیا جائے **طبیعت** اسکی معتدل ہے اور اسمین تھوڑی سی حرارت ہے **افعال و خواص** غذائے قوی اور غلیظ اس سے حاصل ہوتی ہے جو ردی اور خراب غذا نہین ہوتی۔ اور جو رطوبات فاسدہ امعا مین ہوتی ہین اونکی اصلاح کر دیتا ہے اور خود بطی الہضم ہے۔ اسکے ہضم کی اصلاح گرم مزاج والون کیواسطے شہد کیجاتی ہے اور حار مزاج کے لوگون کیواسطے شکر طبرزد سے اور اوسی اصلاح سے اوسکی غذائیت عمدہ ہو جاتی ہے۔ پانی مین بھگونیسے اوسکی حدت اور تیزی اور لذع سب مٹ جاتی ہے اور نہایت درجہ تغذیہ مین پہونچ جاتی ہے یہان تک کہ چھوٹے چھوٹے دانے جن کو حب صنوبر کہتے ہین وہ بھی اسی بھگونے کی وجہ سے مرتبہ غذائیت سے نکل کر درجہ دوائیت کو پہونچ جاتے ہین یہ چھوٹے دانے وہی ہین جن کو حب صنوبر صغار کہتے ہین اور جو تمام شہرون مین پائی جاتی ہین **آلات مفاصل** درد ہائے عصب کو اچھا کر دیتا ہے اور درد پشت کو اور عرق النسا کو۔ اور استرخا کو بھی نافع ہے **اعضائے نفس و صدر** ریہ کا اچھی طرح تنقیہ کرتا ہے اور جو کچھ ریہ مین مثل قیح کے اور خلط غلیظ کے سب کو خارج کر دیتا ہے **اعضائے نفض** باہ کو ہیجان مین لاتا ہے خصوصاً جو پروردہ کیا گیا ہو اور مثانہ مین جو ریم اور پتھری پڑی ہو اوسکو نفع کرتا ہے **سموم** انجیرہ اور بچھو کے ساتھ بچھو کے کاٹنے سے نفع کرتا ہے۔

جنطیانا جسکو ہندمین کیھان بیہ کہتے ہین **ماہیت** ایک نبات ہے جسکی وہ پتی جو کہ جڑ کے قریب اور متصل ہوتی ہے مثل اخروٹ کی پتی کے خواہ بارتنگ کی پتی کے ہوتی ہے اور رنگ اوسکا سرخ ہوتا ہے اور باشعر اوسکی درپیٹے اوسی پتی کا اونچا اور ادبھرا ہوا ہوتا ہے۔ ساق اور ڈنڈا اوسکی جوف مین بھر تو اور عرض اور چکنی ایک انگل موٹی اور دو ہاتھ لانبی پتیان اوسکی دو دو دور ہوتی ہین کہ ایک پتی سے دوسری چھو نہین جاتی اور پھل اوسکا ایک ٹوپی خواہ غلاف مین ہوتا ہے۔ جڑ اوسکی لانبی شبیہ زراوند کی جڑ کے۔ پہاڑون مین اور ٹیلون پر اور جو مقامات تری کے ہین اونمین اوگتی جگہ پیدا ہوتی ہے۔ کہتے ہین نام اسکا جنطیانا اسی سبب سے رکھا گیا ہے کہ سب سے پہلے اسکو جانطیس نامی بادشاہ نے پہچانا تھا۔ مقام روئیدگی اوسکا پہاڑ کی چوٹیان جو بہت اونچی ہین اور بلند ہین۔ عصارہ اسکا اسطور سے بنایا جاتا ہے کہ پانچ روز تک پانی مین بھگو کر اسکو پکاتے ہین بعد اوسکے مروق کرکے بستہ کر لیتے ہین کہ پھر وہ گاڑھا اور رس دار مثل شہد کے ہو جاتا ہے **اختیار** بہترین اقسام اسکی جنطیانا وہ ہے کہ وہ خوب سرخ ہوتا ہے اور سخت زیادہ ہوتا ہے۔ یہ دوا درحقیقت لکڑی ہے اور مثل رگون کے ایک ونگل موٹی جڑ ہی اور چھوٹی ہوتی ہے رنگ اوسکا سیاہی مائل اور توڑنے سے جو ٹکڑا ہو جاتا ہے اوسکا رنگ نہایت پیلا زرد ہوتا ہے قریب زراوند کے اور تلخ ہوتا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے مین خشک ہے **افعال و خواص۔** مفتح ہے اور اسمین قبض بھی ہے اور جڑ اسکی تفتیح مین پوری ہے اور تلطیف اور جلا کی قوت بھی اسکی پوری ہے **زینت۔** بیخ اسکی بہق کو دور کرتی ہے خصوصاً وہ عصارہ جو ابھی مذکور ہو چکا ہے **جراح اور قروح** جراحات اور قروح متاکل کو اچھا کرتا ہے عصارہ اسکا

آلات مفاصل دو درہم جنطیانا ہمراہ شراب کے استرخاء عصب میں پلایا جاتا ہے۔ ایضاً جنطیانا اوس شخص کو مفید ہے جو کسی بلندی سے گر پڑا ہو **اعضائے چشم** آشوب چشم کے واسطے اسکا لطوخ بنا کر آنکھ پر لگایا جاتا ہے **اعضائے نفس** دو درہم عصارہ جنطیانا کا ذات الجنب کیواسطے جید ہے **اعضائے غذا** مفتح سدوں کا ہے جگر اور طحال کے اور دو درہم جنطیانا شراب کے ہمراہ طحال اور جگر کے درد اور دونوں کی برودت اور دونوں کے ورم کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔ اور بیخ جنطیانا کی اوس معدہ کی اصلاح کرتی ہے جو برودت سے علیل ہوگیا ہو **اعضائے نفض** ادرار بول و ادرار حیض کرتا ہے اور بیخ جنطیانا بطور شیاف کے رحم میں رکھی جاتی ہے پس جنین کو خارج کر دیتی ہے اور اوسکا اسقاط کر دیتی ہے **سموم** بچھو کے کاٹنے کی بہت اچھی اور کامل دوا ہے اور دو درہم ہمراہ شراب کے تمام ہوام کے کاٹنے سے نافع ہوتا ہے۔ اور دیوانہ کتے کے کاٹنے سے اور جملہ درندہ جانوروں کے کاٹنے سے مفید ہے **ابدال** ڈیوڑھا وزن اوسکا اسارون اور نصف وزن اسکے پوست بیخ کبر اوسکا بدل ہے

جوز جندم کی طبیعت یہ ہے کہ اوسمیں قوت مبردہ ہے جو اطفائے حرارت کرتی ہے اور تھوڑی سی تجفیف بھی ہے **افعال و خواص** قابض ہے زفت کی ہے **زینت** قرحہ لاتی ہے **جراح اور قروح** داد کو دور کر دیتی ہے **اعضائے غذا** باہ کو برانگیختہ کرتی ہے

جوز السرو جراح اور قروح میں اسکا فائدہ یہ ہے کہ خشک کیا اسکا ضماد کیا جاتا ہے

جبلاہنگ - ماہیت اسکی ایک قوم نے کہا ہے کہ تربد سیاہ کا بیج اور تخم ہے اور اسکی جڑ کے چھلکے وہی تربد زرد ہے اور صفد نام جو ایک شہر ہے سمرقند خوارزم کی طرف وہاں اوگتی ہے مگر بہتر وہ ہے جو ہندی ہے اور وہ تودری کے مشابہ ہوتی ہے فعل اوسکا قریب خربق کے فعل کے ہے **آلات مفاصل** پہلے زمانہ میں بعض اطبا مفلوج کو بقدر دو درہم جبلاہنگ پلاتے تھے پس مریض کو قے آجاتی تھی - **اعضائے غذا** قے لاتی ہے اور بیشتر لوگ کہتے ہیں کہ قے بقوت لاتی ہے **اعضائے نفض** اسہال کرتی ہے یعنی دست لاتی ہے مقدار شربت اوسکی نصف درہم ہے اور ایک درہم دینے میں خطرہ و اندیشہ ہے **سموم** خود قوت سمیہ ہے

جوز ہندی یہ ناریل ہے **اختیار** عمدہ ناریل وہ ہے جو تازہ ہو اور سپیدی اس کی زیادہ ہو اور پانی جو اوسمیں سے برآمد ہو میٹھا ہو اور جب اوسمیں سے پانی نہ خارج ہو معلوم ہوگا کہ پرانا ہو کر سوکھ گیا ہے۔ واجب ہے کہ اوس کا اندرونی چھلکا جو سیاہ اور سخت ہوتا ہے دور کر دیا جائے **طبیعت** اول دوم میں گرم ہے اور خشک ہے درجہ دوم میں اور اوسمیں رطوبت فضلیہ ہے بلکہ تر و تازہ جوز ہندی پہلے درجہ میں رطب ہے **خواص** ناریل ثقیل ہوتا ہے مگر غذائے ردی نہیں ہے **آلات مفاصل** روغن کہنہ ناریل کا درد ہائے پشت اور دونوں کولھوں کے درد کو نفع کرتا ہے **آلات غذا** معدہ پر ثقیل ہے مگر قدر اسمیں کثیر ہے غذا بخشی اسکی جید ہے - اور پوست سیاہ مغز ناریل کی ہضم نہیں ہوتی ہے پس لازم ہے کہ اوسکو چھیل ڈالا کریں - واجب ہے کہ ناریل کھا کر اوس پر کھانا بدون ایک گھنٹہ کے فاصلہ کے نہ کھائیں - تازہ روغن اسکا گھی سے کیموس میں افضل ہے نہ تو معدہ میں لزوجت پیدا کرتا ہے اور نہ معدہ میں ارخا یعنے ڈھیلا پن پیدا کرتا ہے **اعضائے نفض** قوت باہ زیادہ کرتا ہے اور روغن اسکا بواسیر کے لیے عمدہ ہے خصوصاً ہمراہ پرانے روغن مشمش کے جبکہ ہر واحد روغن کو ایک مثقال تناول کریں - یہی روغن نارجیل پرانا ہونے سے کھلانیکے طریقہ سے کدو دانہ اور چھوٹے چھوٹے پیٹ کے کیڑوں کو قتل کرتا ہے اور اسہال کے ذریعہ سے انکو نکالدیتا ہے -

جوز رومی اور اسکو اکروس اور اکروفس بھی کہتے ہیں **طبیعت** تسخین شدید تیسرے درجہ تک کی پیدا کرتا ہے اور خشکی اول درجہ کی پیدا کرتا ہے اور گو تندا اسکا تسخین میں درجہ انتہا کو پہونچی ہوا ہے اور پھول اوسکا بھی نہایت ہی تیز گرم **اعضائے سر** طلا اسکا ہمراہ سرکہ کے صرع کو مفید ہے -

جوز الطرفا - ماہیت اوسکی وہی کزمازک ہے **طبیعت** حرارت میں گو نہ معتدل ہے کہ درجہ اول کے اوائل میں گرم ہے اور یبوست اوسکی آخر درجہ اول میں ہے خواہ اوس سے بھی زیادہ کہ اوائل دوم تک پہونچی ہو - اور ایک قوم کے نزدیک جزو اول میں سرد ہے **افعال و خواص** جفیف وار ہے واسطے قطع کرنے نزف کے **اعضائے سر** دانتوں کے درد کیواسطے سرکہ کے ساتھ اوسکی کلی کیجاتی ہے **اعضائے غذا** جوشاندہ اوسکا سرکہ یا پانی ملا کر صلابت طحال کیواسطے تجویز کیا گیا ہے

جلنار - ماہیت اسکی انار صحرائی کا پھول ہے فارسی ہوتا ہے یا مصری جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور کبھی سپید رنگ کا ہوتا ہے - رنگت اسکی کبھی گلابی بھی سرخی لیے ہوتی ہے - اسکے عصارہ کی طبیعت مثل عصارہ لحیۃ التیس کے ہوتی ہے اور فوس یعنے جو جو تخم اور شحم اسکے اندر ہے اوسکی قوت مثل قوت شحم رمان حامض اندرونی اشیائے انار کے ہے **طبیعت** درجہ اول کے آخر میں سرد ہے اور درجہ دوم میں خشک ہے **افعال و خواص** مقوی ہے اور ایک سیلان کو حبس کرتا ہے اور سودا کی تولید کرتا ہے **زینت** جس مسوڑھے سے خون

کلفا ہو اوسکے واسطے عمدہ دوا ہے **جراح اور قروح** پرانے قروح مندمل
کرتا ہے اسیطرح جو رطوبات کہ عورتون کے عضو نہانی کیطرف سے کسی قرحہ
وغیرہ کے سبب سے برآمد ہوتے ہین اونکا اور خارش معاد وغیرہ کا اندمال
کرتا ہے جب بطور ذرور کے اون مقامات تک پہونچایا جاے۔ **آلات مفاصل**
کلفا نکا ایک لزوق چسپیندہ واسطے فتق کے تیار کیا جاتا ہے **اعضاے سر**
ہلتے ہوے دانت کی تقویت کرتا ہے **اعضاے نفس** نفث الدم
کو روکتا ہے **اعضاے نفض** نبض کرتا ہے اور قروح امعا کو مفید ہے اور
سیلان رحم اور نزف رحم کو فائدہ کرتا ہے **ابدال** اوسکا جفت بلوط ہے اور انار کی چھلی

جفت آفرید- ماہیت اوسکی صنوبری شکل کی ایک گھانس ہے سر پر
اوسکے ایک چیز مثل کانٹون کے ہوتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بادام کے
مشابہ ہوتی ہے اور بشرط شگافتہ ہونے سے جدا جدا اسکے ٹکڑے ہو جاتے ہین
اعضاے نفض باہ کی زیادتی بخوبی کرتی ہے۔

جبسین بفتح جیم و سکون باء موحدہ و فتح سین مہملہ و در آخر مین نون ہے
فارسی مین سنگ گچ یعنے چونہ کا پتھر اسکو کہتے ہین **ماہیت** یہ چونہ کا پتھر
ہے جسکے پرت پرت ہوتے ہین سپید اور شفاف اور جب اسکو جلا لیتے ہین تو اسکی
لطافت زیادہ بڑھ جاتی ہے **طبیعت** اسکی سرد و خشک ہے **افعال و خواص**
مغری ہے نزف جس عضو سے ہوتا ہو اوسکے اطراف پر رکھا جاتا ہے پس روک
دیتا ہے جیسا کہ اسکے بارہ مین لوگ بیان کرتے ہین اسلیئے کہ اسمین تغریہ کے ہمراہ
قوت کے لاصقہ بھی اور قبض کے ہمراہ لزوجت بھی ہے اور جلانے کے بعد زیادہ لطیف
ہوجاتا ہے **اعضاے سر** پیشانی پر اسکو طلا کرتے ہین خواہ سر پر اسکی
تعلیق کرتے ہین یعنے اسکو لٹکا دیتے ہین پس نکسیر کے خون کو بند کر دیتا ہے
اور جب اسکا چونہ بنا لیین وہ چونا بھی یہی اثر کرتا ہے خصوصا ہمراہ گل ارمنی
کے اور مسور اور ہوفسطیداس کے آب آس ملا کر اور تقوفرا سر بھی شریک
کر دیا جاے **اعضاے چشم** سپیدی بیضہ اس قدر ملا کر کہ سخت اور منجمد
نہوجاے بلکہ گیلا رہے آشوب چشم دموی پر رکھا جاتا ہے **مترجم** انڈے کی سپیدی
جب آہک آب نا دیدہ مین ملاتے ہین تو اوسکی حرارت سے چونا اوسکو خشک
کر دیتا ہے اور مثل خاگینہ کے بھربھرا ہو جاتا ہے لہذا شیخ نے قید لگائی ہے کہ اتنی
مقدار ملائین کہ سخت نہ کر دے تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ زیادہ سے زیادہ
چہارم وزن چونہ کا سپیدی مین ملانے سے سخت نہین ہوتا **سموم** یہ دوا منجملہ
اون سموم کے ہے جسکے کھانے والے کو خناق عارض ہوتا ہے۔

جعدہ بضم جیم و سکون عین مہملہ و فتح دال جسکی بڑی قسم کو فارسی مین
عنبر بید کہتے ہین **ماہیت** ایک قسم کی شیح ہے اسمین نقطے حرارت اور تھوڑی سی شدت
ہے اور چھوٹی قسم مین اسکی حدت زیادہ ہے اور تلخی بھی اوسکی زیادہ ہے پتلی پتلی شاخین
اور گچھے دار پھول ہوتے ہین سپیدی مائل بزردی ایک بالشت تک لانبے
اور تخم سے بھرے ہوے سر اسکا مثل کرہ کے گول ہوتا ہے جسمین جو کے مثل
بالون کے سپید سپید ہوتے ہین بو اسکی ثقیل اور بھاری تھوڑی سی خوشبو بھی
ہوتی ہے- اور بڑی قسم اسکی بہت کم زور اور ضعیف ہے اور وہ تلخ بھی ہے اور
اسی بڑی قسم مین تیزی بھی ہے- پہاڑی جعدہ وہی چھوٹی قسم اسکی ہے **طبیعت**
چھوٹی قسم کی تیسرے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے اور بڑی
قسم کی طبیعت دوسرے درجہ مین گرم اور خشک ہے- **افعال و خواص**
منفخ ہے اور ملطف خصوصا چھوٹی قسم کہ جمیع اقسام کے سدون کی تفتیح کرتی ہے
جو باطن اور اندرون جسم مین ہون **جراح اور قروح** تر و تازہ جعدہ زخمہاے
تازہ کا اندمال کرتی ہے خصوصا بڑی قسم اسکی اور سوکھی ہوئی قروح کا اندمال
کرتی ہے خصوصا چھوٹی قسم جعدہ کی جو سوکھی ہو **اعضاے سر** درد سر پیدا کرتی ہے
اعضاے غذا سرکہ مین پیسکر ورم طحال پر لگائی جاتی ہے- معدہ کو مضر ہے
یرقان سیاہ کو نافع ہے خصوصا جوشاندہ بڑی قسم کا استسقا کو مفید ہے اور معدہ
کیواسطے فی الجملہ خراب چیز ہے **اعضاے نفض**- ادرار بول و حیض کا
کرتی ہے اور دست آور ہے کہ دو دانہ کو نافع ہے اچھی طرح سے **حمیات** تپہاے
کہنہ کو نفع کرتی ہے **سموم** بچھو کے کاٹنے کو مفید ہے اور جوشاندہ بڑی قسم کا جانورون
کے کاٹنے کو نافع ہے اسکی دھونی دینے اور اسکا بچھونا اور فرش کرنیسے ہوام گریز کر جاتے ہین

جمار بضم جیم و فتح میم مشددہ و در آخر مین راے مہملہ فارسی اسکی پنیر نخل ہے **طبیعت**
اسکی سرد ہے دوسرے درجہ مین اور خشک ہے اول درجہ مین **افعال و خواص** قابض ہے
اور خشونت حلق کو مفید ہے اسہال کو روکتا ہے اور زنبور کے کاٹنے کے اکالضماد مفید ہوتا ہے

جمیز (بفتح جیم اور فتحہ میم مشددہ اور یاے ساکنہ آخر مین زاے معجمہ ہے) اسکا ذکر انجیر
کے باب مین کیا جاے گا۔

جعص بفتح جیم اور صاد مہملہ مشددہ معرب گچ کا جسکو ہندی مین چونہ کہتے ہین اسکی
ماہیت مثل جبسین کے ہے جو مذکور ہو چکی۔

جلد کھال کو کہتے ہین **اختیار** رکھاوان مین عمدہ ہے ایک شیرخوارہ بچہ حیوان کی

کھال ہو کہ اس مین رطوبت زیادہ ہوتی ہو **افعال و خواص** **غذا** اوسکی مثل حیوانات کے ہو کہ قلیل و ربا رزوجت ہوتی ہو۔ تماشہ گوشت گوسپند جو کہ بیلا ہے جاہ لوگ باریک چھیل کر اوتارتے ہین جب وسکو کسی سیلان خون پر رکھین فوراً خون کو بند کر دیتا ہو **زینت** پوست مار سوختہ کر کے باخورہ پر طلا کیجاتی ہو اور ام و شبور کہتے ہین کہ دریائی گھوڑے کی کھال جب کسی عضو پر رکھین تو توڑ دیتی ہو **جراح** اور **قروح** خاکستر پوست مچھر وغیرہ سوختگی آتش پر رکھی جاتی ہو اور قروح حادہ پر بشرطیکہ ورم نہو بھی رکھتے ہین اور سج کی بھی دوا ہے یعنے جو خراش موزے کی رگڑ سے پاؤن مین آجائے خواہ رانون مین رگڑنے سے چھلجائین اسکی بھی دوا ہے۔ بکری کی کھال اودھیڑی ہوئی فوراً جسوقت چوٹ لگی ہو رکھنے سے آرام ہوجاتا ہو اور جو آفات چوٹ لگنے سے پیدا ہونیکا مظنہ ہوتا ہو اونسے امان ہوجاتا ہو۔ اور قروح خبیثہ پاور خشک اور تر کھجلی پر بھی رکھنے کے لائق ہو **اعضاے غذا** طائرون کے پوٹہ کی اندرونی کھال اور اسیطرح قانصہ طیور کی کھال خصوصاً مرغ کی بھی کھال اگر سوکھا کر پیسین اور کسی شراب غلیظ کے ہمراہ تناول کرین درد معدہ کو نفع کرتی ہو **سموم** کہتے ہین کہ اگر پوست گوسپند اودھیڑ کر گرما گرم سانپ کاٹنے کے زخم پر رکھین سمیت کو جذب بخوبی کرتی ہے برخلاف اور کھالون کے۔

جناح جیم مفتوح اور فتحہ نون اخیر مین حاء حطی بازو کو کہتے مین **اختیار** بہتر سب بازوؤن سے مرغ کے بازو ہین اور مرغابی کے بازو کا ہضم اچھا اور غذا بنسبت اوسکی عمدہ ہوتی ہو خشکی جو بازو مین آجاتی ہو اسکی وجہ کثرت حرکت اور ریاضت ہو پرند جانور اونھین کے زور سے اوڑتے ہین اور غیر پرند بھی حرکت بازو ہی کے ذریعہ سے کرتے ہین **مترجم** مراد شیخ کی شاید یہ ہو کہ یبوست عارضی جو اجنحہ حیوانات اور طیور مین ہوتی ہو اوسکا سبب یہ نہین ہو کہ در اصل خلقت ان پر یبوست غالب ہے کہ اوس کے وجہ سے ان کی غذائیت اور اسکی ہضم مین فرق آجائے بلکہ وہ یبوست اور خشکی عارضی ہو اور طبیعت مدبرہ بدن زیادہ رطوبت کو بازو تک پہونچا کر اسلیے اونکو نرم نہین کرتی ہو کہ جو غرض اونکی خلقت سے ہو یعنے زور دار اور سبک ہونا وہ بدون خشکی اور سبکی کے پوری نہین ہوسکتی ہو پس انکا خشک بنا عارضی طور پر موجود ہو انکی یبوست مزاج پر دلیل نہو گا لہذا انکی غذائیت جید رہے گی **مثل غذا** ان کی زیادہ اور کثیر اسواسطے ہو کہ گوشت کی اینٹھن کثرت ہو اور **ورم** اور **شبور** رجان اور باقین لوگ کہتے مین

یہ بھی کہتے ہین کہ پر بازوے درشان کے جو ایک قسم کبوتر صحرائی کی ہو جب اوسکے ہموزن بھنگ ملا کر جلائین اور بیسیوں الیین اور روٹی مین پکا کے تنک کے چھوڑین اون خنازیر کو تحلیل کردین گے جو گردن مین لٹکتے ہوں اور لوہا لگانیکی کچھ حاجت نہو گی یعنے کاٹنے اور چاک کرنیکی اور اسیطرح اگر روغن یا اوس خاکستر کو چھڑکین **اعضاے نفض** کہتے ہین کہ دہی روٹی جسکا ابھی بنانے کا طریقہ مذکور ہوا ہے خوب دست لاتی ہے۔

جار الانہار کے معنے ہمسایہ نہر کے ہین **ماہیت** ایک نبات پھول کی قسم کی ہو شبیہ نیلوفر کی پانی مین ڈوبی ہوئی رہتی ہو اور تھوڑی مقدار اسکی پانی کے اوپر نظر آتی ہو اور قوت اوسکی قریب قوت بطباط کے ہو **طبیعت** اوسکی بارد اور قابض ہو **جراح اور قروح** قروح خبیثہ اور خشک کھجلی کے لیے اچھی دوا ہو **مترجم** ہماری زبان مین (ایک سطح حکلی گیاہ ہو) جسکو جل کھنبی کہتے ہین اسمین بھی ایسے علامات ہوتے ہین جیسے کہ شیخ نے لکھے ہین مگر دیابیطس کی ادرار اور پیاس کا قطع کرنا جو اوسکا خاصہ مجرب ہمارا ابھی ہو اور بعض اطباے نامی گرامی لشکر گوالیار کا تجربہ خاندانی ہو کہ دعوی کرکے مرض مذکور کا علاج اوسی سے کرتے ہین اور [illegible] ہجری مین بمقام گوالیار جب مہاراجہ جیواجی بہادر کو یہ مرض ہوا تھا اس نبات کی نسبت ایسی تقدیر آتی دیکھی گئی کہ ہر چند خاص گوالیار قدیم کے تالاب مین بکثرت تھی مگر جبتک مہاراجہ صاحب اسکی علاج سے اچھے نہو گئے کسیکو نظر نہ آئی۔ اور بعد صحت کے بعد بکثرت دستیاب ہوئی خداکی تقدیر العزیز العلیم۔ بہر حال مجھے ایسا گمان ہو کہ جار الانہار سے شاید وہی گھاس مراد ہو جسکو ہم جل کھنبی کہتے ہین۔

جراد بفتح جیم وراے مہملہ اور آخر مین دال ابجد ہو ہندی مین ٹڈی کہتے ہین **اختیار** عمدہ قسم اوسکی یہ ہو جو فربہ ہو اور بازو اسکے نہون **زینت** پاؤن اوسکے مسون کو کاٹکر گرا دیتے ہین جیسا کہ لوگ کہتے ہین **اعضاے غذا** گول گول ٹکیان بارہ عدد پکڑ کے اون کے سرون کو دور کردین اور اطراف یعنے پاؤن وغیرہ کاٹ ڈالین اور تھوڑی سی آس خشک بھی اونکے ہمراہ لیکر استسقا کے واسطے پلائین۔ بدون کچھ تصرف کے یعنے بختہ مسلم اونکو کھا جاے **اعضاے نفض** تقطیر البول کو مفید ہو اور جب اسکی دھونی دیجاے عسر بول کو مفید ہوگی خصوصاً عورتون کو اور بواسیر کو اسکی دھونی دیجاتی ہو **سموم** فربہ ٹڈی جن کے بازو نہون بھونکر بچھو کے کاٹنے مین کھلائی جاتی ہو

جسفم جسکو ریحان سلیمانی کہتے ہیں **ماہیت** قوت اوسکی قریب بقوت شیح کے ہے ہمراہ مکوہ کے **افعال و خواص** تقریہ فضول کرتی ہے اور تفتیح کرتی ہے اور نفخ اور ریاح کی مسکن ہے خاص کر **اعضاے غذا** رطوبات لزج جو معدہ میں ہون اونکی تقطیع کردیتی ہے۔ زمازکے معدہ کو نافع ہے **اعضاے نفض** رحم کی تلخ کونافع ہے

جُبن بضم جیم و سکون باء موحدہ مضموم اور نون مشددہ ہے پنیر کو کہتے ہیں **ماہیت** پنیر کبھی شیر دوشیدہ سے بنایا جاتا ہے اور کبھی رائب یعنے دوغ سے بنایا جاتا ہے اسکا نام آلات ہے **طبیعت** تازہ پنیر کی سرد تر درجہ دوم میں ہے اور نمک پڑا ہوا پنیر بعض گرم خشک ہے اور ماء الجبن یعنے جو پانی کہ پنیر بنانے سے جدا ہو کر نکل آتا ہے بایں سبب کہ اوسمین بورقیت جو خونسے یعنے دودھ کو حاصل ہوئی ہے اور جزو صفراوی بھی ہے یعنی پیاد سمین حرارت ہے **اختیار** افضل پنیر وہی ہے جو سپید اور دو ہیر ہوتے ہیں متوسط ہو اسلیے کہ وہ دونون قسم یعنے زیادہ اسدار اور زیادہ بھربھرے ردی اور خراب ہوتے ہیں۔ ایضاً عمدہ ہونے پنیر کے یہ بھی لیا ہے کہ اوسمین کچھ مزہ ہو اور ہو تو بھی مائل بحلاوت ہو اور لذت معتدل رکھتا ہو اور ایسا سبک ہو کہ ڈکار میں اوسکی بو زیادہ دیر تک نہ آئے۔ جو پنیر ترش دودھ سے خواہ ترشی کے ذریعہ سے بنایا جاتا ہو وہ افضل اقسام پنیر کی ہے۔ اور ملطفات کے ملانے سے خرابی پنیر کی بڑھ جاتی ہے اسلیے کہ ملطفات اوسمین نافذ ہو جاتے ہیں خواہ پنیر کا نفوذ معدہ وغیرہ میں کرا دیتی ہیں اور اوسکا بدرقہ بنجاتی ہیں۔ گوسپند کے دودھ کا پنیر جو ملطفات چرتے ہوں بہتر ہے اور بس گوسپند کے پنیر سے جسکا چارہ خیل ور کابلی مٹر کی زراعت سے ہے **افعال و خواص** اسمین جلاء ہے اور تازہ پنیر اچھی غذا دیتا ہے اور بدنکو فربہ کرتا ہے اور بعد شہد کے کھایا جاتا ہے اور پرانا پنیر تیز ہے اور جلا زیادہ کرتا ہے اور منقی ہے اور غذا اخلاط مراری کی بناتا ہے اور نمک پڑا ہوا پنیر جو پرانا ہو درمیانی کیفیت پر ہوتا ہے بہ نسبت پنیر تازہ کے جو بے نمک ہو اور کہنہ نمکین سے پنیر کا پانی کثرت کو زیادہ فربہ کر دیتا ہے اور اونکو غذا پوری دیتا ہے۔ جو پنیر گوسپند کے دوغ سے بناتے ہیں اوسمین قوت غلط بہ نسبت دیگر اقسام پنیر کے کسیقدر ہوتی ہے نہ نیست آب پنیر کو ہمراہ ادویہ منقیہ سودا کے پینا کلف کو نفع کرتا ہے۔ پنیر تازہ ہموزن طلا نامے شراب میں انار کے چھلکے ملا کر جوش دینا اسقدر کہ نصف رطوبت جل جاے اوسکا استعمال چہرے کے تشنج کو منع کرتا ہے۔ پنیر کہنہ جو نمکین ہو لاغری پیدا کرتا ہے **اورام** اور بثور تازہ پنیر جو بے نمک ہو زخموں کے ورم کو منع کرتا ہے۔

جراح اور قروح زیادہ پرانا پنیر قروح ردی کیواسطے اور جراحات کو مفید ہے اور تازہ پنیر اون زخموں کے لیے مناسب ہے جو تازہ ہوں اور ابھی کسی قسم کی رداوت اونمین نہ آئی ہو اسلیے کہ ایسے زخموں کو پنیر تازہ ہی مفید ہوتا ہے اور اون کے متورم ہونے اور سوجنے کو منع کرتا ہے خصوصاً اگر برگ خیار اور برگ چکوترہ صحرائی کے ہمراہ اسکو تناول کریں۔ آب پنیر تر خارش کیواسطے پیا جاتا ہے **آلات مفاصل** پنیر کہنہ کا زیت اور آب پاچہ گاو میں جسمین نمک ملا ہوا ہو خوب پیسکر تحجر مفاصل پر ضماد کیا جاتا ہے پس مفاصل سے ایک مادہ منجمد مثل پتھر کے خارج کر دیتا ہے اور کچھ ایذا اوسکے نکلنے سے نہیں ہوتی ہے اور یہ ضماد بہت بڑا نافع ہے تحجر مفاصل کیواسطے **اعضاے چشم** نمکین پنیر اور پھیکا دونوں کا ضماد آشوب چشم کیواسطے مفید ہے اور طرفہ کو بھی مفید ہے **اعضاے صدر** پنیر کو پانی میں جوش کیا اگر مرضعہ یعنے دایہ دودھ پلانے والی تناول کرے دودھ زیادہ ہو جاتا ہے **اعضاے غذا** نمکین پنیر معدہ کے لیے ردی ہے اور اسیطرح پھیکا پنیر اور نمکین پنیر میں کسیقدر دباغت جرم معدہ کی قوت ہے کہ معدہ کے جرم کو سخت اور زور دار کر دیتا ہے دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ تازہ پنیر معدہ کے لیے جید ہے اور یہ قول دیسقوریدوس کا ایسا ہے جسمین ہمکو کلام ہے اور محل نظر ہے۔ نمکین پنیر جو کہنہ ہو بہ نسبت معدہ کے بعض افعال و خواص میں درمیانی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا بطور عموم کے اور یہی پنیر انحدار میں اسفل کیطرف سریع ہے اور استمرا یعنے بخوبی ہضم ہو جانے میں بھی سریع ہے بہ نسبت تازہ پنیر کے جو پھیکا ہو۔ اور اقط یعنے جو پنیر گوسپند کے دوغ سے بنایا ہو معدہ کو ضرر بہت کم کرتا ہے بہ نسبت پنیر مشہور کے جو دودھ سے بنایا جاتا ہے **اعضاے نفض** سنگ مثانہ پیدا کرتا ہے اور گردہ میں بھی پتھری پیدا کرتا ہے خصوصاً پنیر تازہ جو تر ہو۔ اور خاص کر اگر اسکو ساتھ ابازیر منفذہ کے تناول کریں یعنے جن چیزوں سے نفوذ اسکا اعضا میں زیادہ ہو جاتا ہے پھیکا پنیر ملین طبع ہے۔ آب پنیر سے اسہال صفرا کا ہوتا ہے اور اس قوت کی اعانت کرتی ہے قوت جلا جو آب پنیر میں ہے بسبب بورقیت مذکورہ کے اور جب اس میں شہد ملایا جاتا ہے زیادہ نافع ہوتا ہے۔ دوا کی غرض سے جو پنیر تجویز کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ بھیڑ خواہ بکری کے دودھ سے تیار کیا جائے **قروح** امعا کو بھی پنیر نافع ہے خصوصاً پنیر بریان اور اسہال کو منع کرتا ہے کبھی پنیر بریان کو پیسکر اور زیت اور روغن گل ملا کر حقنہ کیا جاتا ہے پس قیام امعاس کو مفید

ہوتا ہو **سموم** بیان کیا جاتا ہو کہ بغیر ہمراہ فودنج کوہی کے سموم پر طلا کیا جاتا ہے
جدوار بفتح جیم جسکو ہندمین زربسی کہتے ہین **ماہیت** ایک گرہ خواہ بیخ ہے
زراوند کے مشابہ ہوتی ہو مگر اوس سے باریک ہوتی ہو اوسکی قوت مین ہوتی ہو بلکہ
افضل ہو اور بیش کے ہمراہ اوگتی ہو اور بیش کے اوگنے کو یعنے اوسکی قوت
روئیدگی کو ضعیف کردیتی ہو۔ ابن ماسرجویہ سے مروی ہو وہ کہتا ہو کہ فعل جدوار
کا مثل فعل دردنج کے ہو مگر اتنا کہ یہ ضعیف ہو۔ اور مین کہتا ہون اگر مراد ماسرجویہ
کی یہ ہو کہ جدوار بہ نسبت دردنج کے ضعیف تر ہو تو برا گمان اور خراب تجویز
ماسرجویہ کی ہو۔ اور یہ اگر مراد اوسکی ہو کہ دردنج بہ نسبت جدوار کے ضعیف ہو
پس کچھ بعید نہین کہ ایسا ہی کچھ ہو یعنے قول ماسرجویہ کا صحیح ہو مجھے باور نہین آتا
ہو کہ ماسرجویہ کا تجربہ اور اوسکی واقفیت اس درجہ تک پہونچی ہو کہ ایسی تمیز اور
تفرقہ اوسکو جدوار اور دردنج کے افعال مین بہم پہونچا ہو۔ پھر اوسکے بعد یہ بھی
ایک تو یہ کہ اس قول کی روایت ماسرجویہ سے کسی ایسے صدر اور موثق راوی
اول تک نہین پہونچی ہو یعنے جس شخص نے ماسرجویہ سے اس قول کو نقل کیا ہے
وہ موثق اور معتمد ایسا ہو کہ اوسکے قول پر اعتماد کیا جاے۔ حالانکہ خود ماسرجویہ نے
خواہ جنکے ماسرجویہ سے روایت کی ہو اُنھے اُس سے جدوار کی تعریف یہ بھی کی
ہو کہ جدوار مقاومت بیش کی سمیت کی کرتی ہو پھر دردنج سے کیونکر اوسکا فعل
ضعیف ہو سکتا ہو **مترجم** میری سمجھ مین کچھ نہ آیا کہ غرض شیخ کی اس عبارت
متناقضہ سے تخطیہ ماسرجویہ ہے یا انکا اوس راوی کی جھگاڑ منظور ہو جنسے ماسرجویہ
سے اس قول کو نقل کیا ہو اور شاید بخوبی سمجھنا مقام کا جب ہو سکے کہ اصل
عبارت اوس روایت کی دیکھی جاے جو ماسرجویہ سے منقول ہو ورنہ مترجم
کچھ اس سے زیادہ نہین کہہ سکتا ہو فقط **سموم** جملہ اقسام زہر کی تریاق ہے
جو سانپ کے اقسام سے پھیلتے ہین خواہ بیش وغیرہ اور اقسام کے سموم فودنی
کا تریاق ہو **ابدال** بدل اوسکا تریاق ہو اور سہ چند وزن اوسکے زرنباد بھی
اوسکا بدل ہو **مترجم** واضح ہو کہ زربسی ایک قسم کی جڑ ہو جو ایک درخت
سے نکلتی ہو وہ جدوار نہین ہو اکثر دوا فروش جو ہندی ادویہ کے بیچنے والے ہین
بجاے جدوار کے اوسکو دیتے ہین اوسمین کسیطرح کا اثر ایسا نہین ہو جیسے کہ
جدوار کے افعال مین مجھے بارہا اسکا تجربہ ہوا ہے کہ اکثر بیماروں کو جب جدوار تجویز
کی پنساریون نے بجاے اوسکے وہی زربسی دیدی تھی جسکو مینے اوپر ذکر کیا ہے
جترہ بفتح جیم وفتح راے مہملہ آخر مین راے مہملہ ہو ہندی مین اسکو گاجر کہتے ہین

ماہیت مشہور ہو قوی ترتیج اور تخم اوسکا وہی ہو جو صحرائی گاجر سے لیا جاے۔
دیسقوریدوس کہتا ہو کہ ایک قسم گاجر کی ایسی ہوتی ہو جسکا پتا چھوٹا ہوتا ہو ازیلہ
کے پتے سے اور وہ قسم اوسی رازیانج کی صورت پر ہوتی ہو اور ساق اوسکی ایک
بالشت کے طول مین ہوتی ہو اور شگوفہ اسکا زرد ہوتا ہو اور چھتر اوسمین
اتنا ہوتا ہو جیسا کہ دھنیا خواہ سویے کی شاخ چھتری ہوتی ہو یعنے چھکا نکلے بعد جب
چھوڑ دین پھر سیدھی ہو جاتی ہو ٹوٹ نہین جاتی پھل اوسکا سپید اور تیز تر
اور بو اوسکی پاکیزہ ہو اور چبانے مین بھی خوشبو آتی ہو۔ اور جن مقامات مین
دھوپ زیادہ رہتی ہو خصوصًا چاشت کے وقت اوسمین آفتاب کا سامنا
ہو اور سخت پتھریلی جگہ ہو وہان اوگتی ہو۔ دوسری قسم مشابہ کرفس دشتی
کے ہو تیز اور محرق یعنے سوزش پیدا کرنی والی پاکیزہ بو۔ اور تیسری قسم اوسکی
پتی مثل برگ کشنیز کے ہوتی ہین اور شگوفہ اوسکا سپید اور چھتر دار مثل سویے کے
اور پھل بھی اوسکا ایسا ہی ہوتا ہو۔ بعضیان اوسمین اخروٹ کی طرح کی ہوتی
ہین اور اوس مین تخم بھرے ہوے جیسے مرکی در ہیئت اور تیزی مین اسکے
اور مرکی کے فرق ہو **طبیعت** آخر دوم مین گرم ہو اور پہلے درجہ مین تر ہو
جراح اور قروح تخم اوسکا اور پتے گاجر کے جب کوٹ کر قروح متاکلہ پر
رکھے جاین نفع کریگا **اعضاے نفس و صدر** نافع ہو ذات الجنب کو
اور کھانسی کو جو کہنہ ہو **اعضاے غذا** دشواری سے ہضم ہوتی ہو اور پیدا وہ گاجر آسانی ہضم
ہو جاتی ہو اور استسقا کو مفید ہو **اعضاے نفض** منفعل درد مین سکون پیدا کرتی ہے
خصوصًا وہ جسکو کہتے ہین زیرہ وار بار خیز کرتی ہو صحرائی گاجر اور اسی کا تخم اوسیطرح تخم بستانی گاجر کا باہ
کو برانگیختہ کرتی ہو خصوصًا تخم گزر۔ بستانی گاجر مین نفخ کی شدت ہے اور یہ فعل
صحرائی گاجر مین نہین ہو شقاقل دشتی صحرائی گاجر اگر اسکو گاجر کے اقسام مین
شمار کرین پھر تو وہ باہ کی برانگیختہ کرنیوالی زیادہ ہو بہ نسبت بستانی کے۔
حیض اور بول کا ادرار کرتی ہو خصوصًا کہ صحرائی گاجر پلانے سے بھی در
حمول کرنے سے۔ گاجر کا تخم اور اوسکی جڑ عسر حبل کو مفید ہو یعنے جسکو حمل نہ
رہتا ہو خواہ بہ دشواری وہ عورت حاملہ ہوتی ہو اوسکو فائدہ کرتا ہو۔
جرجیر بجیم مکسور اور راے مہملہ ساکن پھر جیم مکسور اور یاے حطی آخر مین راے
مہملہ پھر بھی ہو ہندمین اسکو ترمرا اور اسکے بیج اور تخم کو عوام ہالم اور چندسر
کہتے ہین **ماہیت** صحرائی بھی ہوتی ہو اور بستانی بھی اور تخم جرجیر دوسرے بجاے
بدلے خردل کے مستعمل ہوتا ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہو اور پہلے درجہ

مین خشک ہی اور تر و تازہ اوسکا درجہ اول مین تر ہی **افعال و خواص** نفخ پیدا کرتا ہی اور ملین ہی **زینت** آب جرجیر تخم کا دُکے ہمراہ قروح کے نشانات کیواسطے اور تخم اوسکا خواہ اسکا پانی شہد کے ہمراہ نمش کیواسطے مفید ہی **اعضاے سر** درد سر پیدا کرتا ہی اور خصوصاً اگر تنہا اسکو تناول کرین۔ اور کاہو اس ضرر کو جرجیر سے دور کر دیتا ہی اسیطرح کاسنی بھی اور خرفہ بھی **اعضاے صدر** دودھ کا ادرار کرتا ہی یعنے کثرت سے پیدا کرکے جاری کر دیتا ہی **اعضاے غذا** غذا کے ہضم کردینے کی اسمین قوت ہی **اعضاے نفض** جرجیر صحرائی ادرار بول کرتا ہی اور محرک باہ کا ہی اور نعوظ خواہ تندی کا محرک ہی خصوصاً تخم جرجیر **سموم** جس وقت جرجیر کو کھاکر اوسپر شراب کیجاتی پلائی جاے تو بچھو کے کاٹنے کے زہر کا تریاق ہی

جاورس جسکو ہندی مین باجرا کہتے ہین **ماہیت** اسکی تین قسمین ہوتی ہین اور چاول کے مشابہ قوت مین ہی۔ مگر چاول مین غذائیت زیادہ ہی باجرا اپنے جمیع افعال مین دخن یعنے کنگنی سے بہتر ہی لیکن یہی اک بات اسمین ہی کہ قبض تھکم زیادہ تر پیدا کرتا ہی **طبیعت** سرد خشک آخر درجہ سوم مین اور بعض کا قول ہی کہ اول درجہ مین گرم ہی اور پہلا قول زیادہ صحیح ہی **افعال و خواص** اسمین قبض ہے اور تجفیف بدون لذع کے۔ باجرے مین ایک قوت ہی اور وہ کادی ہی اسلیے کہ درد کے اقسام مین تسکین پیدا کرتا ہی اور اگر مدبر نہ کیا جاے تو بُرا اور خراب خون پیدا کریگا۔ غذائیت اسکی اور حبوب و روانہ کے اقسام غلہ سے کمتر ہی جسکی روٹی پکتی ہی اور غذا اسکی تھوڑی اور بالزوجت ہوتی ہی اور اوسمین لطافت ہی جیسا کہ بعض اطبانے کہا ہی لیکن اگر باجرا دودھ مین پکایا جاے خواہ گیہون کے آٹے کے چوکر کے پانی مین اسکو پکائین غذاے جید ہو جاتا ہی خصوصاً روغن زرد یا روغن بادام ملاکر **اعضاے غذا** معدہ مین جو ہی اسکا خواہ اسکی روٹی دیر تک ٹھہرتی ہی **اعضاے نفض** مروڑ کے واسطے اسکی تکمید یعنے سینک کرتے ہین اور مدر بھی ہے۔

جوز ماثل جسکی ہندی دھتورہ ہی **ماہیت** سم قاتل ہی مخدر ہی اخروٹ کے مشابہ اسکا پھل ہوتا ہی اوسپر چھوٹے چھوٹے کانٹے موٹے موٹے ہوتے ہین اور جوز القی کے مشابہ بھی ہوتا ہی۔ دانے اس پھل مین خواہ چکوترے کے سے ہوتے ہین **افعال و خواص** مخدر ہی **اعضاے سر** سبات پیدا کرتا ہی دماغ کیواسطے خراب چیز ہی ایک مثقال اسکی مسکر ہی اور نشہ پیدا کرتی ہی **سموم** قتل کا شربت ایک درہم اوسکا ہی وقت قاتل ہی **جاسوس** قوت مین قریب جبلاہنگ کے ہی اور طبیعت بھی وہی ہی مقدار شربت اوسکی نصف درہم ہے۔

حرف دال مہملہ

حرف دال سے جو دوائین شروع ہوتی ہین اونکا بیان ہی

دارصینی جسکو دارچینی کہتے ہین **ماہیت** اسکی معروف ہی۔ ایک قسم اسکی عمدہ ہی سیاہی مائل اور وہ پہاڑی ہوتی ہی موٹی اور چھوٹی۔ ایک قسم اسکی سپید اور نرم خواہ پھولی ہوئی اور جڑ اوسکی ٹوٹی ہوئی متفرق یا ملی ہوئی ہوتی ہی اور ایک قسم سیاہ ہوتی ہی چکنی اوسمین گرہین کم ہوتی ہین۔ اسکی ایک قسم کی بو سلیخہ کے مثل ہوتی ہی سبزی مائل وہ پوست اوسکے بھی سرخ مثل تج کے ہوتے ہین۔ اور یہی قسم ایسی ہی کہ اسکی قوت زمانہ دراز تک رہتی ہی خصوصاً اگر کوٹ کر اسکے قرص تیار کرلیے جائین شراب مین گوندھ کر۔ ایک قسم دارچینی کی وہ بھی ہی جسکو دارچینی کاذب کہتے ہین اور اسمین کسیطرح کی بو بھی ہوتی ہی اور وہ سخت باخشونت ہوتی ہی اور قوت اوسکی ضعیف ہوتی ہی اسی کا روغن بھی نکالا جاتا ہی **اختیار** بہترین قسم دارچینی کی وہی ہی جسکی بو پاکیزہ ہو اور چکھنے سے اوسکی تیزی معلوم ہو اور لذع زبان پر پیدا کرے رنگ اوسکا خالص ہو دو رنگی نہ ہو یعنے کوئی ٹکڑا کسی رنگ کا اور کوئی کسی رنگ کا یہ مراد ہی کہ ایک ہی ٹکڑے مین رنگت کئی طرح کی نہ ہو۔ ویسقوریدوس نے کہا ہی اچھی قسم اسکی وہ ہی جو سیاہ مائل بہ رنگ خاکستری ہو اور سرخی بھی لیے ہوے ہو چکنی ہو اجزا خواہ ریشہ اوسکے باہم ملے ہوے پتلے پتلے اوسمین شیرینی کے ساتھ کسیقدر نمکینی بھی ہو تھوڑی سی لذع بھی زبان پر رکھنے سے پیدا کرے اور بھس بھسی نہ ہو کہ جلدی ٹوٹ جاے۔ اوسکے عمدہ علامات مین سے یہ بھی ہی کہ ہر ایک چیز کی بو پر اوسکی بو غالب ہے اور سواے اپنی بو کے اور کسی کی بو کا احساس نہ کرنے دے۔ خراب قسم دارچینی کی یا تو مثل اشنہ کے ہوتی ہی خواہ مثل کندر کے بو مین ہوتی ہی خواہ تج کی سی بو اوسکی ہوتی ہی خواہ چند رنگ کی جو ہو یا دارچینی کاذب جو اوپر مذکور ہو چکی خواہ سپید رنگ جسکی جڑ متفرق اور پاشان ہو چکی ہو۔ ایضاً جو دارچینی کہ ٹھنٹے ہوے پتر کی ہو یعنے پوست اسکی اینٹھ گئی ہو خواہ چکنی ہو مگر جڑ اوسکی سخت ہو وہ بھی خراب ہی۔ دارچینی کی قوت کی حفاظت اسطور سے کیجاتی ہی کہ کوٹنے کے بعد اوسکی ٹکیان بنا لیتے ہین مدت پندرہ برس کے بعد اوسکی قوت ضعیف ہو جاتی ہی خواہ اس سے کم مدت مین۔ واجب ہی کہ دارچینی کو یعنے پوست کو ایک ہی جڑ سے اتارین جو دارچینی

زرد شکن ہو وہ سیل کی ہوتی ہے اور کہ چند میخ کے پوست کو ملا دیا وار چینی کو بیٹھے غش ورسیل کی بات ہے **طبیعت** اسکی گرم خشک ہے درجہ سوم میں ہے **افعال و خواص** لطافت اسکی درجہ غایت پر ہے جاذب ہے مفتح ہے ہر ایک عفونت کی اصلاح کرتی ہے اور ہر ایک قوت فاسدہ کی اور ہر ایک رطوبت صدیدیہ جو اخلاط کی ہو خواہ ہو خواہ قریب انفساد ہو اسکی بھی اصلاح کر دیتی ہے۔ روغن اسکا زیادہ گرم ہے اور محلل ہے اور پگھلانے والا ہے زینت کاف اور نمش جلدی پر لگائی جاتی ہے اور ہمراہ سرکہ کے شور لبنیہ پر **جراح اور قروح** داد کے اقسام کیواسطے صلاحیت اسکو فائدہ کرتی ہے اور قروح کے علاج میں بھی بکار آمد ہے **آلات مفاصل** روغن دارچینی کا رعشہ کیواسطے عجیب دوا ہے **اعضاے سر** زکام کو مفید ہے اور روغن اسکا گرانی سر پیدا کرتا ہے اور یہی روغن دماغ کا تنقیہ کرتا ہے کہ رطوبات دماغی کو کھینچ کر نکال دیتا ہے خواہ جذب کر لیتا ہے۔ کان کے درد میں سکون پیدا کرتا ہے کان کے ادویہ میں داخل ہے **اعضاے چشم** غشاوہ چشم و ظلمت چشم کو کھلانے سے بھی اور سرمہ کے طور سے لگانے سے بھی فائدہ کرتا ہے اور رطوبت غلیظ جو آنکھوں میں ہو اسکو دور کر دیتا ہے۔

اعضاے صدر تفریح پیدا کرتا ہے خفقان کو مفید ہے اور سینہ میں جو آلائش ہو اسکو پاک کر دیتی ہے **اعضاے غذا** سدہاے جگر کی تفتیح کرتی ہے اور تقویت جگر کی بھی کرتی ہے معدہ کو قوی کرتی ہے رطوبت معدہ کو خشک کرتی ہے استسقا کو نافع ہے **اعضاے نفض** رحم کے اقسام درد کو مفید ہے اور درد گردہ اور ورم ہاے گردہ کو نفع کرتی ہے مگر پہلے دارچینی کی سورت اور تیزی کو تھوڑا سا روغن تیون اور موم ملا کر توڑ دیتے ہیں تاکہ بافراط تحلیل کیوجہ سے ورم گردہ میں صلاحیت پیدا نہ کرے۔ اور ادرار بول و دم اور حیض کرتی ہے اور اسقاط بھی کر دیتی ہے اور مقرر دیناً ملا کر بواسیر کو بھی مفید ہے **حمیات** لرزہ کو نافع ہے خصوصاً دارچینی کا روغن بطور ملنے کے **سموم** ہوام کے سموم کو نافع ہے اور مرمکی کے ساتھ اسکا ضماد کیا جاتا ہے بچھو کے کاٹے میں **ابدال** بدل اسکا پوست سلیخہ ہے لیکن یہ کرہ بھی قابض ہے اور یہ بدل اسی مقام پر (جب قبض مطلوب ہو) یا دو چند وزن دارچینی کے اصل بھی عام بدل اسکا ہے۔

درونج بفتح دال مہملہ و ضم واو و سکون نون مفتوح **ماہیت** اسکی لکڑی کی بڑے سے ٹکڑے گرہ دار ہوتے ہیں بقدار انگلیوں کی پوروں کے خواہ اس سے بھی چھوٹے اندر سے تو سپید اور باہر سے اغبر مائل بہ سختی اور سنگین بھاری وزنی **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ میں **افعال و خواص** ریاح کو خارج کرتی ہے **اعضاے نفس و صدر** قلب کی تقویت کرتی ہے اور خفقان قلب کو زیادہ نفع کرتی ہے **اعضاے نفض** ریاح رحم کو خارج کر دیتی ہے **سموم** بچھو کے کاٹے کو مفید ہے اور رتیلا کے کاٹے کو پلانے سے بھی اور ضماد کرنے سے انجیر کے ہمراہ **ابدال** بدل اسکا زرنباد ہے اور دو ثلث اوس کے لونگ ہے۔

دارشیشعان جسکو ہندی میں کالے پھل کہتے ہیں **ماہیت** ایک درخت ہے موٹا جسمیں بہت سے کانٹے ہوتے ہوں اون کانٹوں سے عطار خواہ گندھی تیل تیل اور روغنہاے خراب کی اصلاح کرتے ہیں اور روغن کی خرابی کو دور کر دیتے ہیں یہ دوا مرکب ہے اجزاے مجہول متشابہ سے اور چھلکا اسکا تیز ہے اور پھول اسکا باعث تیز اکثر ملتی ہو اسکی کھٹی مزہ کی ہے اور اسمیں کسی قدر برودت ہے کہ مرکب القوہ بھی ہے اور اسمیں تیزی اور قبض ہے حرافت اور تیزی کی وجہ سے سخونت کرتا ہے اور قبض کیوجہ سے تبرید کرتا ہے۔ بعض کا گمان یہ بھی ہے کہ سنبل ہندی کی جڑ ہے اور یہ امر غلط ہے اور تحقیق یہی ہے ہے **اختیار** بہتر وہی ہے جو بھاری ہو اور اسکے چھلکے کے نیچے لکڑی کا رنگ سرخ بنفشی مائل نکلے ہو اور مزہ اسکا پاکیزہ ہو سپید کالے پھل جسمیں بو کسی قسم کی نہ ہو خراب ہے **طبیعت** گرم اول درجہ کا ہے اور یبوست کی نسبت ایک قول تو یہ ہے کہ دوسرے درجہ سے اول سوم تک ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ درجہ اول میں یابس ہے حالانکہ اسکی یبوست درجہ اول سے زیادہ تر قوی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بارد ہے حار نہیں ہے **افعال و خواص** اسمیں تحلیل ہے اور قبض ہے ریاح کی تحلیل کر دیتا ہے اور قبض کیوجہ سے اقسام سیلانات کا حبس کرتا ہے اور نزف کے اقسام کو بھی روکتا ہے عفونت کی اصلاح کرتا ہے **جراح و قروح** جس قروح کا مادہ دوڑتا اور پھیلتا ہو اور جو قروح متعفن ہو گئے ہوں انکو نفع کرتا ہے **آلات مفاصل** براہ خاصیت کے استرخاے عصب کو مفید ہے **اعضاے سر** کا سے نجلاک کی بدبو کھو دینے کی عمدہ دوا ہے کہ اسکی بتی بنا کر ناک میں رکھی جاتی ہے اور اسکے جوشاندہ سے قلاع اور جوشش دہان کیواسطے کلی کیجاتی ہے اور دانت کی حفاظت کی غرض سے بھی اسکا مضمضہ کرنا زیادہ نفع کرتا ہے **اعضاے نفس و صدر** اسکے پھل کے جوشاندہ کا تھوڑا ہوا پانی اوس نفث الدم کو نفع کرتا ہے جو سینہ سے خون آتا ہو **اعضاے غذا** انفع معدہ کو نفع کرتا ہے **اعضاے نفض** جوشاندہ اسکا شکم کی ہوائی کو روکتا ہے سماعک کے نفخ کو اور عسر بول کو دور کر دیتا ہے۔ تمول اسکا اخراج جنین

کر دیتا ہے اور ذرور اسکا قروح عجان پر یعنے اون قروح پر جو درمیان خصیہ اور مقعد کے جگہہ ہے جسکو سیون کہتے ہیں جسکو نیچے کی سیون بھی عوام اہل ہند کہتے ہیں اکر جیسے اون قروح کے پھیلنے والے مادہ اور سادگی صلابت کو اور قروح مذاکیر یعنے آلہ رجولیت کے قروح کے خبث مادہ اور صلابت کو نافع ہوتا ہے **ابدال** بدل اسکا وہ ثلث وزن اوسکے تر یعنے زراوند مدحرج ہے اور عصب کے نافع میں ہموزن اوسکا سارون اور نصف وزن اسکے روغن ہے۔

دلق بکسر دال مہملہ وسکون یائے ابجد آخر میں قاف ہے جسکو موزک عسلی بھی کہتے ہیں **ماہیت** اوسکی مشہور ہے پھل مثل نخود سیاہ کے مگر پوری گولائی اور استدارت اوسمیں نہیں ہے جب بار کر دھرا کرتے ہیں دب جاتا ہے اور ٹوٹنے سے اوسکے ایک رطوبت خواہ چیپ ایسی برآمد ہوتی ہے جس سے ہاتھ چپ چپا ہو جاتا ہے بلوط کے درخت خواہ سیب خواہ امرود کے درخت میں پیدا ہوتے ہیں زیادہ اسمیں قوت مائی اور ہوائی ہے **اختیار** عمدہ وہی ہے جو تازہ ہو اور چکنی کرائی رنگ اندرونی اسکا اور ظاہری رنگ سبز ہو کوٹی جاتی ہے اور پھر دھو کر اوسکو دکو چھوٹے میں اور اوسکے بعد اوسے پکاتے ہیں **طبیعت** گرمی نہیں پیدا کرتی ہے مگر تھوڑی دیر کے بعد جیسے تافسیا کا بھی ایسا ہی حال ہے اور اوس سے یہ زیادہ تر ضعیف ہے تسخین کے بارہ میں اسمیں رطوبت فضلیہ ہے ناپختہ گرم خشک ہے درجہ سوم میں **افعال اور خواص** محلل ہے کہ رطوبات غلیظہ کی تحلیل عمق جسم میں کردیتی ہے بوجہ شدت قوت جذب کے جو اسمیں ہے اور تلئین کرتی ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ رطوبات رقیقہ میں اسکا کوئی اثر نہیں ہو سکتا ہے **زینت** خراب شدہ ناخون کو اوکھیڑ دیتی ہے جب کہ ہرتال طبقی میں ملاکر اسکو ناخون پر رکھیں **اورام اور ثبور** اورام باردہ کی تحلیل کردیتی ہے خصوصاً چونہ ملاکر اور پتی او چھلنے سے نافع ہے اندھوریاں جو بدن میں پڑتی ہیں اونکو مفید ہے **جراح اور قروح** پرانے قروح اور زخمہائے ردی اور خراب کی تلئین ہے **آلات مفاصل** نرمی مفاصل میں پیدا کرتی ہے جب ہموزن اوسکے راتینج اور اسی قدر موم ملاکر استعمال کریں **اعضائے سر** جو ورم بار دیس گوشت ہوتے ہیں اونکو نافع ہے راتینج اور موم شریک کرکے **اعضائے غذا** طحال کو گھلا دیتی ہے جبکہ طحال پیا اور گیلی چیزیں مثل چونہ وغیرہ کے اسمیں بڑھاکر ضماد دیجائیں۔

دود بضم دال مہملہ کیڑے کو کہتے ہیں یہاں مراد اوس سے قرمز کا کیڑا ہے جو کہ صنعت رنگسازی میں صباغ یعنے رنگریزون کے بکار آمد ہے قوت اوسکی مثل قوت اسفیداج خواہ سپیدے کے ہے مگر یہ کیڑا اسفیداج سے زیادہ لطیف ہے اور زیادہ خواہی کرکے رنگت اسکی پائدار زیادہ ہوتی ہے۔ بعض مجربین نے کہا ہے کہ یہ کیڑا بہت سے درختوں سے چنا جاتا ہے تا اینکہ بلوط پر سے بھی اسکو چنتے ہیں **طبیعت** قرمز کا کیڑا جو تازہ ہو برودت پیدا کرتا ہے اور اوسمیں کسیقدر یبوست ایسی ہے کہ اوسکی ایک مقدار بھی ہے **افعال و خواص** قرمز کا کیڑا مجفف بدن الندع کے ہے۔ اور جالینوس نے کہا ہے کہ اسمیں قبض معتدل ہے **جراح اور قروح** قرمز کا کیڑا اعصب کے جراحات کو نافع ہے اسی طرح سے کہ اوسکو خواہ سرکہ میں پیسکر شہد ملاکر استعمال کریں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ جس کیڑے کے پاؤن بہت سے ہوں اور بشکل ملخ ہو بنابر مقولہ مجربین کے اگر ایک مثقال اوسکی پلائی جائے تشنج اور کزاز سے جو زیادہ موذی ہوں نجات دیتا ہے **اعضائے سر** جو کیڑا کہ اوسکے پاؤن زیادہ ہوں اور عقرب جرارہ کے نیچے سے برآمد ہو جب اوسکو پوست انار اور روغن گل کے ہمراہ پیسکر کان میں ٹپکائیں درد گوش میں سکون پیدا کرتا ہے۔ **اعضائے نفس** سرخ کیڑا جو جرار الماء کے نیچے نکلتا ہے اور اوسکے پاؤن زیادہ ہوتے ہیں اور چلتے وقت بدن سمیٹ کر گول ہو جاتا ہے اوسکا لیپ شہد میں پیسکر اگر حلق پر لگایا جائے خوانیق کو نفع کرتا ہے۔ اسیطرح اگر اسکو کھائے۔ اور تیزیر بوکیاد نفس انتصاب کو جیسا کہ دعوی کیا گیا ہے **اعضائے غذا** وہی کیڑا جسکے پاؤن زیادہ ہوں ہمراہ شراب کے پلانے سے یرقان کو بھی نافع ہے۔

اعضائے نفض بہت سے پاؤن والا کیڑا جو مذکور ہو چکا ہے جو نیچے حجر اور جرارہ مذکور کے ہوتا ہے پینا اوسکا ہمراہ شراب کے عمدہ ہے واسطے عسر بول کے **سموم** دود البقل جو ترکاری اور ساگ وغیرہ ہری چیزون میں پیدا ہوتا ہے اوسکو پیسکر جب بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر رکھیں نافع ہے۔

دادی اور دازی یعنے دال دوم کی جگہ ذال معجمہ بھی آیا ہے **ماہیت** دانہ جو کے برابر ہوتا ہے اور پھول اوسکا زیادہ لانبا اور باریک زیادہ اور رنگ اوسکا دھوان کھائے ہوئے کپڑے کا ہوتا ہے **طبیعت** ابن ماسویہ کہتا ہے کہ سرد ہے اور صحیح یہ ہے کہ مائل بحرارت ہے اور خشک درجہ دوم میں ہے **افعال و خواص** قابض ہے کہ طبیعت کو بستہ کرتا ہے اور چونکہ اسمیں قبض ہے لہذا ابنیذ مسکر ہو جانے سے منع کرتا ہے **اورام و ثبور** صلابات کو بخوبی نرم کر دیتا ہے **اعضائے سر** سدر خواہ دوار پیدا کرتا ہے یعنے گھومنی خواہ آنکھوں کے سامنے تیرگی پیدا کرتا ہے **اعضائے نفض** قبض کرتا ہے اور

دردہاے مقعد کو اور اوس کے استرخا کو اسکا آبزن مفید ہو جب دودہ میں اسکو زیت میں لت کرکے شاف کیا جاے بواسیر کو نفع کرتا ہو **سموم** زہر کے اقسام کو نافع ہو **ابدال** تحلیل ملابات میں اسکا بدل دو ثلث وزن اسکے کور ہے جسکو کرفوب شامی کہتے ہیں۔ یا کوزبرہ یعنی بیج مقل الیہود اور نصف وزن اوسکے اہل ہو مگر حاملہ عورت کیواسطے اہل کا استعمال کیا جاتا ہے۔

دیک و درّاج ہندی میں مرغ اور مرغی کو کہتے ہیں۔ بڈھے مرغ کے شوربے میں بہت سی خاصیتیں ہیں جنکو ہم عنقریب بیان کرینگے طریقہ اوسکے پکانے کا جوکہ جالینوس نے بیان کیا ہو یہ ہو کہ مرغ کو چارہ کھلا ئیکے بعد ذبح کریں اور بعد اسقدر بغذا دینے کے اوسکو یہان تک دوڑائیں کہ دوڑتے دوڑتے ایک مرتبہ وہ اچک کر پھاندے اور گر پڑے گر پڑنے کے بعد فوراً اسکو ذبح کریں اور پیٹ اوسکا چاک کرکے اندرونی آلائش کو نکال ڈالیں بعد اوسکے اوسکے پیٹ میں نمک بھرکے ٹانکے لگاوین اور بیس قسط پانی میں جو تخمیناً بیس سیر پختہ کے ہو اوسکو پکائیں جب پانی جلتے جلتے تین قوطولی ہو قریب ڈیڑھ سیر کے ہو رہ جاے سب پانی یا شوربا ایک ہی جگہ تناول کریں اوسکے بعد پھر اوس جو تدبیر ہر مقام کے مناسب ذکر کیجائیگی کرنی چاہیے **اختیار** بموجب قول حکیم روفس کے دیک بہی عمدہ ہو جسکی ابھی چوچی ڈھلکی ہو یا اوسنے ابھی سر اوٹھا کر بانگ دی ہو اور مرغی عمدہ وہی ہو جسنے ابھی انڈا نہ دیا ہو اور زیادہ سن کا مرغ اور مرغی دونوں خراب ہیں **طبیعت** جوزہاے مرغ کی چربی زیادہ گرم ہو مرغی کی چربی سے **افعال خواص** بدہیاے ہوے مرغ کا کیموس زود ہضم ہو۔

آلات مفاصل شوربا اوسی مرغ کا جسکی صفت ابھی بیان ہوچکی ہو اور جسکے پکانے کا طریقہ بھی اوپر مذکور ہو چکا ہے رعشہ اور وجع مفاصل کو مفید ہے۔ واجب ہو کہ اس شوربے کو بسفائج اور شبت اور نمک ملاکر بیس قوطولی پانی میں اسقدر پکائیں کہ تہائی یا چوتھائی وزن پانی کا رہ جاے **اعضاے سر** مرغی کا شوربا آواز کو صاف کرتا ہو۔ بڈھے مرغ کا شوربا شبت اور قرطم ملاکر حلق کے تمام امراض کو فائدہ کرتا ہے۔ چوزوں کی یخنی التہاب معدہ میں سکون پیدا کرتی ہو **اعضاے غذا** مرغ کا شوربا معدہ کے دردریحی کو فائدہ کرتا ہو **اعضاے نفض** مرغ کا شوربا بسفائج اور شبت ملاکر قولنج کو بہت نفع کرتا ہو۔ جوان مرغی کا شوربا منی زیادہ کرتا ہو۔ وہ شوربا جو اوپر مذکور ہو چکا بسفائج کے ہمراہ مسہل سوداہے۔ قرطم کے ہمراہ مسہل بلغم ہو کبھی یہ شوربا ادویہ قابضہ کیج یعنے خراش امعا کیلیے پکایا جاتا ہو اور دودہ میں یہ شوربا قروح مثانہ کیواسطے بنایا جاتا ہو **حمیات** مرغ کا شوربا تپ ہاے کہنہ کو مفید ہے **سموم** مرغی جسکا پیٹ چاک کیا گیا ہو اسیطرح مرغ بھی کہ ان دونوں کا دل نکالڈالیں اور گرما گرم مقام گزیدہ ہوام پر رکھیں اور بدلا کریں زہر کے پھیلنے سے اور جسم کو سڑا دینے سے منع کرتا ہو۔ جو زہر پلاے گئے ہوں اونکے علاج میں بھی جو شاندہ مرغ کا مع اور نمک ملاکر پلاتے ہیں اور قے کراتے ہیں۔

دماغ بکسر دال مہملہ جسکو ہندی میں بھیجا کہتے ہیں **اختیار** بھیجوں میں افضل اقسام پرندوں کا بھیجا ہو خصوصاً پہاڑی چڑیاں اور چوپاے جانوروں میں سب سے بہتر بچہ گاؤ کا ہو جو دودھ پیتا ہو اوسکے بعد وہ بچہ گاؤ جو چرنے لگا ہو مگر ابھی جوان نہ ہوا ہو **طبیعت** سرد تر ہو **افعال و خواص** بلغم اور اخلاط غلیظ پیدا کرتا ہو **اعضاے سر** مرغیوں کا بھیجا اوس نکسیر کو مفید ہو جسمیں ٹپکی ٹپکی دماغ سے آتا ہو۔ اور اونٹ کا بھیجا اگر سکھا کر سرکہ انگوری کے ہمراہ پیا جاے مرگی کو فائدہ کرتا ہو **اعضاے غذا** بھیجے کے ہضم ہوتے وقت متلی پیدا ہوتی ہو اور اشتہا جاتی رہتی ہو۔ واجب ہو بھیجے کو ابازیر گرم مصالح ملاکر کھایا کریں جس شخص کا ارادہ یہ ہو کہ کھانا کھاکر قے کرے اسکو لازم ہے کہ کھانا کھاکر بھیجا کھاے تو قے بآسانی ہوجاتی ہو بھیجا دیر میں ہضم ہوتا ہو اور معدہ کو بہت گندہ اور آلودہ کر دیتا ہو اور اسمیں لپٹ جاتا ہو۔ **اعضاے نفض** طبیعت کو نرم کرتا ہو اور بط کا بھیجا اورام مقعد کی دوا ہو **سموم** جملہ اقسام بھیجونکے سموم اور حیوانات کے کاٹنے کے علاج میں صلاحیت کلی رکھتے ہیں۔

دولب بضم دال و سکون لام اور آخر میں باے ابجد ہو جسکو خیار کہتے ہیں۔ **طبیعت** چھلکا اوسکا اور پھل اسکا زیادہ یابس ہو اور جرم اوسکا اول درجہ میں سرد ہو اور پھل اوسکا اور کچا پھل اوسکا اور چھلکا جلا میں شدید ہو۔ اور تجفیف بھی زیادہ کرتا ہو **افعال و خواص** خنافس جسکو ہندی میں کھروا کہتے ہیں اسکی پتی کی بو سے مرجاتے ہیں اور اسکے پھل و چھلکے سے بھی اور اسکی تجفیف زیادہ ہو۔ اسکی پتی کا غبار حواس وغیرہ کیواسطے خراب چیز ہو اور نباتات زیادہ تجفیف کرتا ہو۔ **زینت** اسکے چھلکے میں قوت جلا اور تجفیف کی ہو اور بہیق و برص کو بھی فائدہ کرتا ہو **اورام** اور شور تیہ اوسکا اورام بلغمیہ اور اورام مفاصل اور دونوں گھٹنوں کے ورم کو مفید ہے۔

جراح اور قروح راکھ اسکی تقشر جلد کے اوپر چھڑکی جاتی ہے اور ادن زخمون پر جو چرک آلودہ ہون پیپ اچھا کردیتی ہے اور چھلکا اسکا سرکہ مین پکا کر آگ سے جلے ہوے مقام کو فائدہ کرتا ہے۔ **آلات مفاصل** وجع مفاصل اور ورم گرم جو مفاصل مین ہون اونکو خصوصاً گھٹنون کے ورم اور درد کو تپا اسکا فائدہ کرتا ہے **اعضاے سر** چھلکے اسکے سرکہ مین جوش دیکر دانتون کے درد کے واسطے اچھی دوا ہین اور غبار اسکا سماعت کو اور کان کو مضر ہے۔ **اعضاے چشم** غبار اسکی پتی کا آنکھ کو مضر ہے لیکن برگ تازہ اسکے جب جوش ہوکر پکائی جاے اور آنکھ پر اوسکا ضماد کیا جاے جو نوازل آنکھ سے نکلتے ہون اونکو بند کردیتی ہے اور میچان اور رمد کو نفع کرتا ہے **اعضاے نفس** غبار اسکا پھیپھڑے کو اور دل کو مضر ہے۔ **سموم** تازہ پھل اسکا شراب ملاکر ہوام کے کاٹنے کیواسطے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور پھل اسکا چربی کے ساتھ ڈنکھ مارنے پر اور کاٹنے پر مفید ہوتا ہے۔ ہم اوپر کہہ چکے ہین کہ خنافس کیواسطے یہ زہر ہے اور خنافس اسکی پتی سے مرجاتے ہین اور اسکے چھلکے سے۔

دفلی بکسر دال مہملہ وسکون فا وفتح لام جسکو ہندی مین کنذبل کہتے ہین اور فارسی مین نیر کہتے ہین صحرائی بھی ہوتی ہے اور نہری بھی صحرائی کی پتی خرفہ کی پتی سے مشابہ ہوتی ہے بلکہ اوس سے زیادہ باریک ہوتی ہے اور پتلی پتلی شاخین اسکی لانبی زمین پر پھیلتی ہین اور پتی کے نزدیک کانٹے ہوتے ہین نہرون کے کنارے اوگتی ہے اور شاخین اسکی زمین کو چھوڑکر کسیقدر اونچی جاتی ہین کانٹا اسکا چھپا ہوا اور پوشیدہ ہوتا ہے اسکا پتا بید سادہ کے پتے سے مشابہ ہوتا ہے اور بادام سے اور چوڑا ہوتا ہے۔ چکھنے مین بہت تلخ۔ بعضی اوسکی اوپر موٹی ہوتی ہے اور نیچے سے پتلی زمین کے قریب ہو وہ پتلی ہوتی ہے۔ شگوفہ اسکا مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور اور بہت سخت۔ اوسپر کوئی چیز جمع ہوجاتی ہے مثل روئین کے پھل اسکا سخت ہوتا ہے منہ اوسکا کھلا ہوا۔ اندر پھل کے کوئی چیز بھری ہوئی مثل صوف کے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم وخشک ہے۔ **افعال وخواص** پتے پھول اسکے اور اسکے جوشاندہ کو گھرون کی دیوارون پہ اور زمین پہ چھڑکتے ہین تو پسو اور دیمک کو قتل کرتا ہے **اورام اور بثور** پتیا اسکی سخت اورام سوداوی پر رکھی جاتی ہے۔ ان اورام کو بہت فائدہ کرتی ہے **جراح اور قروح** خشک اور تر کھجلی کو اور تقشر جلد کیواسطے اچھی دوا ہے خصوصاً رانگ اسکی پتی کا **آلات مفاصل** درد پشت جو کہنہ ہوچکا ہو اور زانونکے درد پر ضماد اسکا لگایا جاتا ہے **اعضاے سر** شگوفہ اسکا جب ناس اوس سے لیجاے چھینک لاتا ہے اور ملاکر پیسے درد سر کو مفید ہوتا ہے **سموم** یہ خود زہر ہے۔ اور کبھی سداب اور شراب ملاکر اسکی پتی سے ہوام کے زہر سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ مین کہتا ہون کہ یہ دوا خود زہر ہے اور شیخ نفسہ اسکی پتی مین اندیشہ ہے اور اسکے شگوفہ مین آدمیون کیواسطے بھی اور دواب یعنے چرند کو اور کتونکو۔ لیکن جب شراب مین سداب ملاکر جوش دیجاوے بنا بر قول بعض لوگون کے نفع بھی کرتا ہے۔

دار فلفل جسکو ہندی مین پیپل کہتے ہین **ماہیت** یہ چھوٹے چھوٹے پھل شہتوت کی شکل پر خواہ شگوفہ بید سادہ کی شکل پر ہوتے ہین وہ شگوفہ جسکی نوکین مثل سوئیون کے اوبھرآئی ہون مگر شہتوت سے یا شگوفہ بید سے چھوٹی ہوتی ہے اور سخت کہ اوسکے خار دبانے سے اونگلی مین گڑجاتے ہین۔ مزہ مین تیزی اسکی سیاہ مرچ کے قریب ہوتی ہے۔ دار فلفل پہلا پھل ہے جو فلفل کے درخت مین لگتا ہے اسیواسطے رطوبت اسکی زیادہ ہے۔ زبان پر چبھ جاتا ہے۔ مگر لذع نہین پیدا کرتا ہے۔ ابتداے چکھنے مین۔ **اختیار** بہتر وہی ہے جو نباتی ہوئی نہو اور گرم پانی مین گھل نہ جاے اگرچہ دن بھر اوسکو پانی مین بھگو رکھین۔ اور مزہ مین سیاہ مرچ کے مشابہ ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال وخواص** محلل ہے اور امراض بارد کو زائل کرتی ہے **اعضاے چشم** مگر گوسفند کو یعنی کہ جو پانی تیکے اوس مین دار فلفل ملاکر آنکھ مین لگانے سے شبکوری کو نفع کرتی ہے **اعضاے غذا** ہضم کراتی ہے اور استمرا یعنے بخوبی غذا نیچے جانا بھی اس سے پیدا ہوتا ہے اور معدہ کی تقویت کرتی ہے **اعضاے نفض** باہ کو زیادہ کرتی ہے اور زنجبیل کے قائمقام ہے

وخمست یہ لفظ فارسی ہے **ماہیت** یہ درخت غار ہے اسکا دانہ جسکو حب الغار کہتے ہین اور اسکا پتا دوا کے بکار آمد ہے حب الغار مین قوت بہت زیادہ ہے اور اسکے بعد اس درخت کی جڑ کے چھلکون مین یہان ہم بعض افعال ذکر کرتے ہین اور تمام افعال کا ذکر باب غین مین جہان ہم غار کو لکھینگے کیا جائیگا **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **آلات مفاصل** استرخاے عصب کیواسطے اچھی دوا ہے اور فالج اور لقوہ کیواسطے **اعضاے سر** چھینکا اسکی ناس لینے سے چھینکین بہت آتی ہین **اعضاے غذا** ورم جگر اور ورم طحال کو مفید ہے **اعضاے نفض** قی لیے کو فائدہ کرتا ہے

دوسر بضم دال مہملہ وسکون واو وفتح سین مہملہ آخر مین راے مہملہ ہے **ماہیت**

یہ ایک نبات ہو جسکی پتی گیہون کی پتی سے مشابہ ہوتی ہو - اور گیہون کے کھیت مین پیدا ہوتی ہو مگر اسکی پتی گیہون کی پتی سے نرم زیادہ ہوتی ہے اسکے پھل مین دو یا دہ خواہ تین یا دہ ہوتے ہین اور ان پر دو دو روئین مثل بالون کے ہوتے ہین مگر پھول اسکی پتی کا عرق نچوڑ کر بحفاظت رکھ لیتے ہین اور یہ عصارہ پتی کے جرم سے افضل ہو **طبیعت** اول درجہ مین گرم ہو اور دوسرے درجہ مین خشک ہو **افعال وخواص** اسمین تجفیف اور تحلیل دونون قوتین ہین **اورام اور بثور** جو ورم کہ اون مین سختی آنے لگی ہو اوسکو اور جو سختی ورم مین آچکی ہو اوسکو بھی نرم کر دیتی ہو **زینت** بانخورہ کو بالکل زائل کر دیتی ہو **اعضائے چشم** ناصور گوشہ چشم جسکو غرب کہتے ہین اوسکو مفید ہے

وردار - ماہیت اسکی یہ ہو کہ اسکو شجرۃ البق کہتے ہین اس درخت مین سے جھلیان ایسی پیدا ہوتی ہین جیسے انار کی بھٹنی - اون بھٹیون مین ایک رطوبت ہوتی ہو جو پھر بن جاتی ہو جب یہ بھٹنی پھٹتی ہو اوسمین سے نکل آتا ہے یہ ساگ اس درخت کا تازہ کھایا جاتا ہو مثل ورجیم کے ساگ کے **افعال وخواص** اسمین قبض ہو اور جلا ہو اور چھلکا اسکا قابض ہو اور جڑ کا فعل قریب چھلکے کے ہو **زینت** وہ رطوبت جو اسکی بھٹنی مین پیدا ہوتی ہو چہرہ کو جلا دیتی ہو اور چھلکا اوسکا ہمراہ سرکے کے کہا بھی وہ تر و تازہ چھلکا ہو برص کو دور کر دیتا ہو **جراحات اور قروح** چوٹ لگنے کے مقامون پر اور منھ کیے ہوئے پھوڑون پر اسکا چھلکا مثل پتی کے لپیٹ دیا جاتا ہے پس اندمال ختم کرتا ہو اور اسیطرح چھلکا اور پتا اور شگوفہ اسکا جراحات کے لیے صلاحیت رکھتا ہو اور اسیطرح وہ جڑ اسکی جسکو چھلکا کا اثر پہونچا ہو اور وہ چیز جو مثل آٹے کے اس سے جھڑتی ہو یہ دونون مادہ خبیثہ کے دوڑنے اور پھیلنے کو منع کرتے ہین خصوصاً جب ہو زن انیسون ملاکر جوشاندہ تیار کیا جائے **آلات مفاصل** جوشاندہ اسکی جڑ کا اور پتی کا ٹوٹی ہوئی ہڈی پر بطور نطول کے استعمال کیا جاتا ہو **اعضائے نفض** مثلاً چھلکا اسکا جب اسکو ایک مثقال کیتھی شاندہ خواہ سوجانی کیساتھ پیئین بلغم کو نکال دیتا ہو

دیودار جسکو ہندی مین چیڑ کا درخت کہتے ہین **ماہیت** جنس اسہل سے ہے اسکو صنوبر ہندی بھی کہتے ہین اسکی لکڑیان زرنباد کی لکڑیون سے مشابہ ہوتی ہین اسمین تھوڑی سی حدت بھی ہوتی ہو - شیر دیودار وہ اسکا دودھ ہو جو اوسمین ہوتی ہو تیزی اور تشنگی پیدا کرتا ہو **طبیعت** یبوست اوسکی تیسرے درجہ مین اسکی حرارت سے زیادہ ہو **افعال وخواص** دودھ اسکا تیز ہے سوزش پیدا کرتا ہو جوہر مین اسکے قبض ہو **آلات مفاصل** استرخاء عصب اور فالج اور لقوہ کیواسطے اعلے درجہ کی دوا ہو کہ اوس سے افضل کوئی دوا نہین - **اعضائے سر** دماغ کے امراض باردہ کو اور سکتہ کو اور صرع کو نفع کرتی ہو **اعضائے غذا** دودھ اسکا پیاس پیدا کرتا ہو -

اعضائے نفض سنگ گردہ و مثانہ کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہو طبیعت مین قبض پیدا کرتا ہو استرخاء مقعد اسکے آبزن مین بیٹھنا سے زائل ہو جاتا ہے -

وردی جسکو ہندی مین تھپٹ کہتے ہین **اختیار** افضل ترین وردی کے اقسام مین اور اسلم ہر قسم سے وردی شراب کہنہ ہو پھر اسکے مشابہ اوس سرکہ کی تھپٹ ہو جو زیادہ قوی ہو کہ بعد خشک کرنیکے تھپٹ کو جلانا بھی حاجت ہوتی ہو اسطرح جسطرح سے سمندر پھین کو کسی کپڑے مین لپیٹ کر یا کسی برتن مین رکھکر گل حکمت کرکے جلاتے ہین اسطرح وردی کو بھی جلانا چاہیے اور نہایت درجہ جلانے کا یہ ہو سپید ہو جائے - اور باریک ریگ ہو کر اجزا اوسکے الگ الگ ہو جائین اسیطرح ہر ایک وردی کی یہی صورت کرنی چاہیے پس واجب ہے کہ جبتک وردی تر و تازہ ہو اوسکے ساتھ وہی طریقہ جاری کرین کہ جو اوسکے جلانے اور استعمال کرنے کیواسطے ضروری ہو مراد یہ ہو کہ وردی تازہ کو خشک کرکے جلانا چاہیے اسلیے کہ ایرانی وردی کی قوت ضعیف ہو جاتی ہو اور یہ بھی واجب ہو کہ اوسکو بند برتن مین رکھکر ہوا سے محفوظ رکھین اور کھلی ہوا مین اوسکو نہ ڈالین - کبھی وردی کو اسطرح پر دھوتے ہین جسطرح طوطیا دھویا جاتا ہو **افعال وخواص** سرکہ کی تھپٹ سب قسم کی تھپٹ سے قوی زیادہ ہو اسکی جلاکی قوت کے ساتھ قبض ہو اور جلا دینے والی - اور جلانے کی قوت مین یہ بھی ہو کہ ایک دوسرے قوت سے عفونت پیدا کرتی ہے وہی وردی جو بطریق مذکورہ بالا جلائی گئی ہو - **زینت** جلی ہوئی وردی اور تنبیج ملاکر اون ناخونون پر لگائی جاتی ہو جو سفید ہو گئے ہون پس اونکے رنگ کو درست کر دیتی ہو **اورام وبثور** وردی ناسوختہ اوس گرمی اور بھڑک کو بدن کی دور کرتی ہو جہان خون آکر بہت سا فراہم ہو گیا ہو اور ٹپک رہا ہو **اعضائے غذا** وردی ناسوختہ جب تنہا استعمال کیجائے تہبیج کیواسطے مفید ہو اور آس کے ہمراہ بھی اسیطرح فائدہ کرتی ہو اور جو پھنسیان کہ اوسمین قرحہ پڑا ہوا اوسکو خشک کر دیتی ہو **اعضائے صدر** وردی ناسوختہ اوس دمہ کے سیلان کو روکتی ہو جو بطرف معدہ کے آتا ہو **اعضائے نفض**

جسوقت رحم کے باہر دردی ناسوختہ کا ضماد کیا جاے اجراے حیض کو قطع کریگی۔
دخان جسکو ہندی مین دھوان کہتے ہین **ماہیت** اسمین جوہر ارضی ہے اور لطیف ہے اور جس چیز کا دھوان ہوتا ہے اوسی کے اختلاف جوہر سے۔ دھوئین کے افعال مین بھی اختلاف ہوتا ہے۔ تمام اقسام دھوئین کے بنظر اپنے جوہر ارضی کے مجفف ہین یعنے خشکی پیدا کرنیوالے اور تھوڑی سی حرارت بھی دھوئین مین ہوتی ہے **اختیار** سب سے زیادہ تر قوت مین قطران کا دھوان اوسکے بعد زفت تر کا دھوان اوسکے بعد میعہ کا دھوان اوسکے بعد مرمکی کا دھوان اوسکے بعد کندر کا دھوان اوسکے بعد بطم کا دھوان شاید کہ دال کا دھوان بجنسہ یا قوی ہے **افعال و خواص** لطیف ہے مفتح ہے محلل ہے **اعضاے سر** کندر کا دھوان اور بطم کا دھوان سر کی دواؤن مین اور آنکھ کے قروح کی دواؤن مین داخل کیا جاتا ہے اور زیادہ بال آنکھ مین پیدا ہوتے ہین اور سلاق کو منع کرتا ہے اور تاکل جو کسی ردی خبیث کے سبب عارض ہو۔ اسکو اور دہ رطوبات آنکھ کے جنکے ہمراہ آشوب چشم ہو اور گوشہ ہاے چشم کے قروح کو بھی منع کرتا ہے
دوقو بضم دال حملہ و سکون واو و ضم قاف آخرین واو ہے **ماہیت** جنگلی گاجر کا بیج ہے جسکا تفصیلی بیان حرف جیم مین جوزبری کے بیان مین ہو چکا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہے اور پہلے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** نہایت درجہ کا نفخ ہے **اعضاے نقض** بول اور حیض کا ادرار کرتا ہے بہت نافع ہے۔
دم الاخوین یہ مخفف ہے اور کم علم آدمی میم کو مشدد پڑھتے ہین ہندی مین اسکو ہیرا دکھی اور رنگ برت کہتے ہین **ماہیت** یہ عصارہ سرخ رنگ کا ہے مثل گوند کے اور مشہور ہے **طبیعت** حرارت اسکی کچھ زیادہ نہین ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ سرد ہے لیکن خشکی اسکی دوسرے درجہ کی ہے **افعال و خواص** حبس کرتا ہے اور نزف خون کو منع کرتا ہے کسی مقام کا نزف کیون نہو **جراح اور قروح** قروح کو اور زخمہاے تازہ کو ملا دیتا ہے **اعضاے غذا** اسعدہ کو قوت دیتا ہے **اعضاے نقض** قبض پیدا کرتا ہے اور سحج یعنے خراش معا اور شقاق مقعد کو نفع کرتا ہے **ابدال** بدل اسکا جیسا بعض لوگ گمان کرتے ہین جملہ احوال مین کاہو ہے۔
دند بفتح دال حملہ و سکون نون جسکو ہندی مین جمالگوٹہ کہتے ہین **ماہیت** چین کا جمالگوٹہ اوسکے دانہ چھوٹے چھوٹے پستہ کے برابر ہوتے ہین اور سنجری کے دانہ سرخ رینڈی کے برابر ہوتے ہین جنکے سرون پر چتیان بڑی ہوتی ہین اور ہندی جمالگوٹہ چین کے جمالگوٹہ سے چھوٹا ہوتا ہے اور سنجری سے بڑا ہوتا ہے اور مغز جمالگوٹہ اغبر مائل بزردی ہوتا ہے مغز جمالگوٹہ کی خاصیت یہ ہے کہ پرانا ہونیکے بعد اوسمین سمیت آجاتی ہے اور بہت کم ہوتے ہوتے بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اوسی ملک مین ہے جہان پیدا ہوا ہے **اختیار** چینی جمالگوٹہ بہت اچھا ہے اور قوت بھی اوسکی زیادہ ہے اسکے بعد ہندی اور سنجری بہت خراب ہوتا ہے کہ دیر مین عمل کرتا ہے اور کرب پیدا کرتا ہے مروڑ پیٹ مین اوسکے کھانیسے ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ چینی جمالگوٹہ کے چھلکے لوہے سے چھیلے جائین اور ہونٹھ اوسکو نچھوئین اسلیے کہ ہونٹھ کی سرخی رنگ کو اوڑا دیتا ہے اور ہونٹھ پر سپیدی ایسی پیدا کرتا ہے جیسے برص کی جب چھلکا اسکا اوتار لیا جاے اوس چھلکے مین سے ایک چیز مثل زبان کے باریک نکلتی ہے جسکا اوتار لینا ضروری جسکے ہوتا ہے پس جبتک کہ اوس بان کو پھینک نہ دین مغز جمالگوٹہ کو نہ لین **طبیعت** چوتھے درجہ گرم خشک ہے **زینت** جمالگوٹہ کا جلاب بنانا ایسی دوائین ملاکر جنمین ہوں وہ اسکی تیزی کو نرم کردین بالون کی سیاہی کو محفوظ رکھتا ہے **اعضاے نفض** مسہل بافراط ہے مقدار شربت اوسکی ڈیڑھ سرخ تک ہے۔ اونھین رطوبات کو اور سودا اور بلغم کو جو مفاصل مین ہون نکالتا ہے۔ اور سواے سرد مقام کے اور سواے سرد مزاج کے اور کسی کو اسکا پلانا جایز نہین۔ بیشتر لوگ بر جمالگوٹہ کے پلانے پر بقدر دو دانگ کے جرات کرچکے ہین مگر اوس شخص کیواسطے جسکا مزاج قوی ہو اور برداشت مسہل کی کرسکتا ہو۔ واجب ہے کہ جمالگوٹہ کو خوب کوٹ کر اور چھان کر نشاستہ اور تھوڑی سی زعفران ملاکر استعمال کرین۔ اور اگر اور قسم کی ادویہ مسہلہ ملانیکا ارادہ ہو تو بس مناسب نہین ہے کہ اوسمین افتیمون کو ملائین اور ہر ایک دوائے مسہل کو بلکہ واجب ہے کہ اوسمین ایسی دوائین ملائین۔ جیسے تربد یا شیر انجیر یا عصارہ افسنتین یا حب النیل یا کم بقدر دو خمس کے یا کم اس سے۔
دم جسکو ہندی مین خون کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے۔ آدمی کا خون اور سور کا خون ہر خاصیت مین مشابہ ہے اور اسیطرح گوشت بھی دونو کا ہر ایک طرح مین قریب قریب ہے یہانتک کہ ایک آدمی انسان کا گوشت برسر بازار فروخت کرتا تھا اور بیان یہ کرتا تھا کہ سور کا گوشت ہے اور یہ بات مدت تک مخفی رہی اور کسی کو معلوم نہوا جبتک کہ اوس گوشت مین آدمی کی اونگلیان پائی گئین۔ اطبا کہتے ہین جس شخص کا یہ ارادہ ہو کہ آدمی کے خون پر کسی نفع اور ضرر کا تجربہ کرے اوسکو لازم ہے کہ سور کے خون پر تجربہ کرے اسلیے کہ اگرچہ سور کا خون قوت مین آدمی کے خون سے زیادہ ضعیف ہے مگر شبیہ

شبیہ آدمی کے خون کی ہے - ہم چند باتین جو خون کے بارہ مین لکھتے ہین کہ اکثر وہ صحیح مستند نہین ہین اور اونمین مین وہ باتین بھی ہین جو مستند ہین **اختیار** جس خون کا دوا مین استعمال کیا جاے لازم ہے کہ ایسے جانور کا وہ خون ہو جو صحیح و سالم ہو اور ہر طرح کی آفات جسمانی سے خالی ہو کوئی اخلاط اوسکے رنگ پر غالب نہو اور نہ عفونت کسی قسم کی اوسکے بدن مین ہو **افعال و خواص** گھوڑے کا خون اخلاط کو جلا دیتا ہے اور عفونت پیدا کرتا ہے اور ہر قسم کا خون بدشواری ہضم ہوتا ہے خصوصاً گاڑھا خون کسی جانور کا کیون نہو **زینت** خرگوش کا خون گرماگرم بہق پر اور جھائین پر لگانیسے نفع کرتا ہے - اور شپرک کا خون جیسا کہ لوگ کہتے ہین بال ونگنے کو منع کرتا ہے - اور میرے نزدیک یہ قول صحیح نہین ہے اور لیکن سبز مینڈک کا خون اور مچھ کا خون البتہ بالون کے اوگنے کو زیادہ منع کرتا ہے - خشاف کا خون جیسا لوگ کہتے ہین پستان کو اپنی حالت پر سخت اور گول اور اونچی محفوظ رکھتا ہے اور ڈھلنے نہین دیتا ہے یہ بھی خاصیت ہمکو تحقیق نہین ہوئی **اورام اور شبور** ریچھ کا خون اورام گرم کو بہت جلد پختہ کر دیتا ہے - اسیطرح پر بکری کا خون اور بعد بستہ ہوجانے خون کے استعمال کیا جاتا ہے - اور حیض کا خون جیسا کہ لوگ کہتے ہین ورم حمرہ پر لگایا جاتا ہے - اور بیل کا خون گرماگرم اورام سخت سوداوی پر لگایا جاتا ہے خرگوش کا خون گرم گرم شبور لبنیہ پر رکھا جاتا ہے **آلات مفاصل** حیض کا خون نقرس پر ٹپکایا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے **اعضاے سر** کبوتر کا خون اور ورشان یعنے کبوتر صحرائی کا اور باز کا خون گرم گرم اوس رگڑ اور چھل جانے پر جلد کے لگایا جاتا ہے جو باشمرا اور آلمہ کہلاتی ہے جسمین ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور درد زیادہ ہو پس جو ورم کہ چوٹ لگنے اور گرنیسے پیدا ہوتا ہے اوسکو منع کرتا ہے مگر اس خون کو نیم گرم روغن گل ملاکر لگاتے ہین - جالینوس کہتا ہے کہ یہ فائدہ فقط اوسکے نیم گرم ہونیسے پیدا ہوتا ہے خون کا کچھ اثر اسمین نہین ہے اگر خون نملایا جاے اور فقط روغن گل کا نیم گرم استعمال کیا جاے جب بھی یہی فعل کریگا - اسیطرح وہ بھی اثر ہے جو مرغی کے خون کا لوگون نے بیان کیا ہے - گدھے کا خون مجانی نکسیر کو روکتا ہے - اور صحرائی کچھوے کا خون شراب ملاکر مرگی کو فائدہ کرتا ہے - اسیطرح خروف یعنے بھیڑے کا خون - کہتے ہین کہ بزغالہ کا خون مرگی کو نفع کرتا ہے اور یہ بھی صحیح نہین ہے جالینوس نے کہا ہے کہ یہ اثر اس خون مین اس سبب سے نہین ہے کہ اسمین تقطیع قوی نہین ہے - اور مین کہتا ہون شاید اگر یہ بات تجربہ مین صحیح بھی ہوئی تو اوسکی قوت ظاہری کی طرف منسوب نہوگی بلکہ کسی خاصیت کیطرف نسبت دیجاے گی جو اس خون مین ہے **اعضاے چشم** گوہ اور سای کا خون خواہ اور جانور جو مشابہ چھپکلی کے ہوتا ہے بصارت کو قوت دیتا ہے گرگٹ کا خون زیادہ بال جمنے کو منع کرتا ہے اور اسیطرح سبز مینڈک کا خون جیسا لوگ کہتے ہین مگر تجربہ سے نہین ثابت ہوا - اور کبوتر کا خون اور ورشان اور باز کا خون خصوصاً اون پرندونکی اون رگونکا خون جو بازوون پر ہین طرفہ چشم پر ٹپکایا جاتا ہے اسیطرح فاختہ کے اقسام کا خون - اسیطرح اگر ان پرندونکے پرون کی جڑ مین جو خون آلودہ ہون دباکر اون کی رطوبت ٹپکائی جاے طرفہ کو زائل کردیگی جالینوس کہتا ہے کہ اس دوا کے علاوہ اور دوا ایسی ہے کہ اسکی ہمکو حاجت نہین **اعضاے نفس و صدر** بوم کا خون ربو کو مفید ہے اسیطرح گوشت اوسکا کہتے ہین کہ خفاش کا خون - پستان کو سخت اور اونچی حالت پر محفوظ رکھتا ہے اور اس قول کی کچھ اصل نہین معلوم ہوتی - لیکن جدی یعنے بزغالہ کا خون جو تازہ ہو اور ابھی بستہ نہو ہوا اگر ایک وقیہ اوسمین سے لیکر اور سرکہ ملاکر گرم کرکے تین دن برابر پیا جاے پس ایک قوم نے گواہی دی ہے کہ یہ نفع اوسمین ہے **اعضاے نفض** حائض کے خون کا اگر عورت کو حمول کیا جاے حاملہ ہونیکو منع کرتا ہے جیسا لوگ خیال کرتے ہین اور بکرون کا خون اور گوسپند خواہ بھیڑ کا خون اور بارہ سنگھا کا خون خشک کرکے اور بریان کرکے اگر استعمال کیا جاے اسہال کو بند کر دیتا ہے - گوسفند کا خون شہد ملاکر پلانیسے ذوسنطاریا کو نفع کرتا ہے - اور بکرے کا خون خشک کیا ہوا گردون کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے - **سموم** بھیڑ کا خون اور اونٹ کا خون اور خرگوش کا خون بھنا ہوا اسہام امعنہ کی مضرت سے نفع کرتا ہے جسوقت کسی شراب مین ملاکر پلایا جاے - اسیطرح دیوانے کتے کا خون - ایضاً کتے کا خون دیوانے کتے کے کاٹنے کو مفید ہے جیسا کہ جو غلطی باتین کرنیوالے بیان کرتے ہین [illegible]

ذئبہ روبہ یہ وہی غبرا لرد فراء ہے جسکا بیان زاے ہوز مین کیا جاے گا -

دہن جسکو ہندی مین تیل کہتے ہین **ماہیت** مشہور ہے روغن بلسان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے - رینڈی کا تیل ور موٹی کا تیل گرم زیادہ ہے اور یہ تیل زیت کہنہ کے مشابہ ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور سوسن کا تیل

اور یاسمین کا تیل دونوں گرم خشک تیسرے درجہ میں ہیں۔ اذتنگن کا تیل اور
قرطم کا تیل دونوں پہلے درجہ میں گرم ہیں اور دوسرے درجہ میں تر ہیں۔
نرگس کا تیل دوسرے درجہ میں گرم ہے اور پہلے درجہ میں تر ہے اسیطرح روغن
بان اور روغن خیری اور روغن بادام تلخ اور روغن انگور کی جلی چلی شاخوں کا۔
روغن گل اور روغن سیب تبرید میں قریب قریب ہیں اور قبض میں بھی اور بہی کا روغن
بھی اسیطرح کا ہے اور بابونہ کے روغن میں حرارت اعتدال کے ساتھ ہے اور
سویا کا روغن بھی مشابہ روغن بابونہ کے ہے مگر اوس سے گرم زیادہ ہے اور نرگس
کا روغن قوت میں قریب اسی کے ہے **افعال وخواص** میں مثل سویا کے
روغن کے ہے لیکن بو اسکی اوس سے تیز ہے بس سر میں لگانیکے قابل نہیں ہے
جیسا سویا کا روغن اس قابل ہے۔ بنفشہ کے روغن میں قبض نہیں ہے مگر
کسی قدر تبرید ہے۔ سداب کا روغن محلل ہے ہم اس مقام پر روغن بنانے
کی ترکیب نہ بیان کرینگے بلکہ اوسکو قرابادین میں بیان کرینگے اور نہ اون
روغنوں کا ذکر کرینگے جو بہت سی دواؤں سے مرکب ہوتے ہیں جیسے روغن
قسط اور روغن دارشیشعان اور نہ اُن مرکب دہنوں کے بنانیکی ترکیب
اور نہ ان کے منافع کا ذکر سوائے قرابادین کے اور کسی جگہ کرین گے۔

افعال وخواص روغن بادام۔ خصوصاً روغن بادام تلخ مفتح ہے اور بہی
کے اور سیب کے روغن میں قبض و تبرید کی خاصیت ہے بابونہ کا روغن درد کے
اقسام میں سکون پیدا کرتا ہے تکان کو دور کردیتا ہے بخارات کی تحلیل کردیتا ہے۔
روغن سوسن ملین ہے اعضا کی تقویت کرتا ہے منضج ہے درد میں سکون پیدا
کرتا ہے آس کا روغن اعضا کو مضبوط اور قوی کردیتا ہے تبرید اسکی بہی کے روغن
سے زیادہ ہے اور جو مادہ کھنچ کھنچ کر کسی طرف آتے ہوں اونکو روک دیتا ہے
سداب کا روغن زیادہ محلل و منفخ ہے اور یہ روغن مثل دہن الغار کے
ہے گرم اوس سے زیادہ ہے یہ دونوں روغن پرانے درد میں سکون پیدا کرتے
ہیں ریاح کی تحلیل کرتے ہیں روغن قسط اختلاف احوال باہ میں نفع بخش ہو
کے سبب سے یہ نفع کرتا ہے کہ ہوا کی بو کو پاکیزہ کردیتا ہے اور قاذورات
کی بدبو کو دور کردیتا ہے زیت دہن الغار بالخورہ کو مفید ہے۔ روغن آس
بالوں کی جڑوں کو مستحکم کرتا ہے اور تقویت دیتا ہے اور بالوں کو سیاہ کردیتا
ہے۔ روغن قسط جوانی کے آثار کو بالوں میں محفوظ رکھتا ہے روغن بادام
خصوصاً بادام تلخ کا روغن ہمراہ شہد اور اصل السوس کے موم کو پگھلا

کر اگر لگایا جائے چہرہ کی جھائیں اور نشانات وغیرہ کو نفع کرتا ہے اور اگر کسی
مطبوخ میں پکا کر بفا اور بھوسی جو سر میں ہوتی ہے اوسپر لگایا جائے نفع کریگا۔
رینڈی کا تیل برش و کلف کیواسطے بہتر ہے۔ میتھی کا تیل جو رنگ جلد کا
فاسد ہوگیا ہو اوسکے واسطے اچھا ہے خصوصاً آنکھ کے گردے میں **اورام و**
ثبور روغن بادام اون اورام کو مفید ہے جو کہ خشکی عضو سے پیدا ہوئے ہوں
روغن سوسن پرانے صلابت کی تحلیل کردیتا ہے **جراح وقروح**
رینڈی کا تیل ثبور غلیظ اور تر کھجلی کو مفید ہے اور میتھی کا تیل سعفہ کو نفع کرتا
ہے روغن آس قروح کو مفید ہے روغن قسط بہت جلد خشک و تر کھجلی کو
دور کردیتا ہے **آلات مفاصل** روغن بادام دوتی بیٹھنے کو خشکی اعضا کو مفید
ہے۔ روغن بابونہ ماندگی کو دور کردیتا ہے روغن سوسن وغیرہ روغن شبت بھی
یہی نفع کرتا ہے ایضاً جسکو سردی نے ستایا ہو اوسے بھی مفید ہے **اعضائے سر**
روغن بادام درد سر کو مفید ہے اور کان کی دھمک اور کان کا گونجنا جسکو
طنین کہتے ہیں اور کان کے صفیر کو فائدہ کرتا ہے روغن بادام تلخ کا نفع
زیادہ ہے کہ لطیف ہے اور اکثر اسکا نفع کانیں اور جو سدے کان میں
پڑتے ہیں اور طنین گوش اور وہ کیڑے جو کانیں پیدا ہوتے ہیں اُن
سب کو مفید ہے۔ روغن گل التہاب دماغ کیواسطے بہت عمدہ ہے اور شروع
ظہور ورم کا جب ہو اوس وقت خوب فائدہ کرتا ہے اور دماغ کی قوتوں
کو اور فہم کو مفید ہے اور مائل باعتدال ہے اسیواسطے جالینوس مدعی ہے
کہ جس بدن کو زیادہ سردی پہونچ گئی ہو اوسکو گرم کردیتا ہے اور جس بدن
کو گرمی کا اثر پہونچا ہو اوسکو سرد کردیتا ہے۔ میرا ظن غالب جالینوس کے اس
حکم میں یہ ہے کہ روغن گل ابدان گرم کی تعدیل زیادہ کرتا ہے بہ نسبت
سرد بدن کے گرم کرنیکی دہن الغار روغن سداب یہ دونوں پرانے درد
سر کیواسطے عمدہ ہیں۔ میتھی کا روغن بفا کو مفید ہے رینڈی کا تیل قروح
سر کیواسطے مفید ہے اور اون اورام کو جو سر میں پیدا ہوتے ہیں اور کان کے
درد کو **اعضائے غذا** روغن بادام طحال کیواسطے عمدہ چیز ہے معدہ پر
گرانباری کرتا ہے **اعضائے نفض** اذتنگن کا تیل اور روغن قرطم
دونوں دست آور ہیں۔ روغن گل کبھی دست لاتا ہے جسوقت کوئی مادہ
ایسا پائے جو محتاج پھسلانے کا ہو اور کبھی صفراوی دستوں کو بند کردیتا ہے
رینڈی کا تیل مسہل ہے اور کدو دانہ کو نکال دیتا ہے روغن بادام گردہ کے

درد کو اور پیشاب کے رک رک کر آنے کو اور پتھری کو مثانہ کے درد کو اور رحم کے درد کو اختناق رحم کو مفید ہے روغن سوسن تسہیل ولادت کرتا ہے اور درد ہاے رحم مین تسکین دیتا ہے پلایا جاے یا حقنہ کیا جاے اور ان سب چیزون کیواسطے میتھی کا تیل بھی نافع ہے اور صلابت رحم اور رحم کے دبیلہ کو اور دشواری ولادت کو بھی مفید ہے رینڈی کا تیل ورم مقعد اور رحم کے منھ مل جانے کو رحم کے اولٹ جانے کو اور دشواری ولادت کو نفع کرتا ہے **حمیات** بابونہ کا تیل ان تپون مین بہتر ہے جو زمانہ دراز سے آتے ہین یا جنکی نوبت دیر تک ٹھہرتی ہو یہ بنسبت روغن گل کے اور سویا کا تیل لرزہ کیواسطے بہتر ہے **ابدال** بدل روغن بلسان کا مر تازہ ہے تر تیزدن مین یا ہموزن اوسکے روغن داذی ہے مع نصف وزن اوسکے روغن نارجیل اور چہارم وزن اسکے روغن زیت جو کہنہ ہو- اور بدل دہن الغار کا زفت طبخ اور بدل روغن سوسن کا دہن الغار ہے اور بدل روغن اودنگس کا روغن قرطم ہے جو اودنگس کے تیل سے ضعیف ہے اور بدل روغن حنا کا مرزنجوش ہے- اور بدل روغن نیلوفر کا روغن گل ہے اور روغن بنفشہ اور بدل روغن بیدانجیر کا روغن ترب ہے یا روغن کتان مگر روغن کتان مین بعکس بیدانجیر یعنے اسکا بدل رینڈی کا تیل نہین ہو سکتا-

دراج بضم دال مہملہ و فتح راے مہملہ مشدد آخر مین جیم جسکو ہندی مین تیتر کہتے ہین **اختیار** تیتر کا گوشت کبک اور فاختہ کے گوشت سے اچھا ہے اور نہایت معتدل اور زیادہ لطیف ہے اور خشکی مین اسکے تدرو کے گوشت سے زیادتی ہے اور حرارت اسکی اوسکے گوشت سے کم ہے **اعضاے سر** تیتر کا گوشت دماغ کو بڑھاتا ہے اور فہم کو زیادہ کرتا ہے **اعضاے نفض** تیتر کا گوشت منی زیادہ کرتا ہے

دار کیسر شاید یہ وہی دوا ہے جسکو بعض لوگ ہندی زبان مین تالیسپر کہتے ہین اور بعضے جاوتری کہتے ہین اور اصل کتاب قانون مین دار کیسر لکھا ہے **ماہیت** یہ ایک چھلکا ہے جو ہند سے آتا ہے زبان کو زیادہ سمیٹتا ہے **افعال و خواص** قابض ہے **اعضاے نفس** نفث الدم کو اور ذات الجنب کو مفید ہے آواز کو صاف کرتا ہے **اعضاے نفض** آنتون کے جرح کو مفید ہے

درو فسطاریس- ماہیت اسکی یہ ہے کہ ایک چیز پرانے درخت پر بلوط کے لپٹی ہو نرگس کے مشابہ ہوتی ہے اور اوس سے چھوٹی ہوتی ہے اور نوک اوسکی بھی اوس سے کمتر ہوتی ہے اسکی جڑین مشبک سوراخ دار ہوتی ہین جسکے مزہ مین شیرینی تیزی اور تلخی قبض کے ہمراہ ہوتی ہے یعنے زبان کو کسیقدر کاٹتی ہے اور اوسمین ایک قوت عفونت پیدا کرنے کی بھی ہے- **طبیعت** گرم ہے اور حرارت اسکی قوی ہے اور خشک ہے **زینت** بالون کو تیلا کر دیتی ہے اور اور بالون کو تراشش ڈالتی ہے اور اوڑا دیتی ہے بسبب اپنی رطوبت کے اور تیزی کے **آلات مفاصل** لقوہ کو اور فالج کو مفید ہے-

حرف الہاء

یعنے جن دواؤن کے شروع مین ہاے ہوز آتی ہے اونکا بیان-

ہیوفاریقون- ماہیت اسکی یہ ہے کہ تیلی تیلی شاخین اور کلیان ملی ہوئی کھلائی ہوئی ہوتی ہین اور دانے زرد زرد سرخی مائل بشکل سماق کے ہوتے ہین مگر اوتنی سرخ نہین ہوتی **اختیار** جالینوس کہتا ہے کہ اسکے درخت کے جرم کو پلاتے ہین اور فقط اوسکے پھول کے پلانے پر اقتصار کرتے ہین **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہے اور آخر دوم مین خشک ہے **افعال و خواص** ملطف ہے اور مفتح ہے اور مذیب یعنے پگھلانے والی اور محلل **اورام و بثور** سرد ورم اور سخت سوداوی ورم جو بڑے خوفناک ہون اون کو مفید ہے **جراح اور قروح** اسکی پتی کا ضماد آگ کے جلے ہوے کو نفع کرتا ہے اور بڑے بڑے زخم اور خراب قروح کی دواؤن مین داخل کیا جاتا ہے جب اسکو کوٹ کر سفوف اسکا ان قروح پر جو پھیلے ہون اور متعفن ہون چھڑکا جاے نفع کرے گا **آلات مفاصل** وجع الورک عرق النسا کو کسی شراب مین پکا کر فائدہ کرتا ہے خصوصاً اگر چالیس روز برابر پیا جاے کہ عرق النسا کو بالکل دور کر دیتا ہے **اعضاے نفض** ادرار بول کرتا ہے اور حیض کا ادرار بنظر اپنی خاصیت کے کرتا ہے اور پھل اسکا مسہل سودا ہے **ابدال** بدل اسکا ہموزن اوسکے اذخر ہے اور ہموزن اوسکے تخم کرفس ہے

ہلیلج جسکو ہندی مین ہڑ کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہے ایک قسم اسکی زرد رنگی ہوتی ہے ایک قسم اسکی سیاہ ہے جو ہندی ہوتی ہے اور یہ قسم ہلیلہ کی خوب پختہ ہوتی ہے اور ہلیلہ زرد سے اسکے دانے بڑے بڑے اور موٹے ہوتے ہین اور ایک قسم اسکی کابلی ہوتی ہے وہ سب سے بڑی ہے ایک قسم اسکی چینی ہوتی ہے وہ تیلی اور سبک ہوتی ہے **اختیار** بہتر قسم اسکی وہی ہے جو چھوٹی ہو اور زرد ہو اور مائل بسبزی ہو وزنی ہو اندر سے بھرا ہو سخت ہو اور کابلی

کی عمدہ قسم وہ ہے جسکے دانے موٹے ہوں اور اتنی بھاری ہو کہ پانی میں ڈوب جائے اور مائل بسرخی ہو اور چینی کی عمدہ قسم وہ ہے جس میں نوک نکلی ہو۔ **طبیعت** کہتے ہیں کہ زرد ہلیلہ سیاہ سے زیادہ گرم ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہلیلہ ہندی کی برودت کابلی سے کمتر ہے اور سب قسمیں اسکی سرد ہیں پہلے درجہ میں اور خشک ہیں دوسرے درجہ میں **افعال و خواص** سب قسمیں ہلیلہ کی صفرا کی حدت کو بجھا دیتی ہیں اور صفرا کے ضرر سے نفع کرتی ہیں **زینت** ہلیلہ سیاہ رنگ کو صاف کردیتا ہے **اورام و بثور** کل ہلیلہ کے اقسام جذام کو نفع کرتے ہیں **اعضائے سر** ہلیلہ کابلی حواس کو نفع کرتا ہے اور حافظہ کو اور عقل کو اور دردسر کو بھی فائدہ کرتا ہے۔ **اعضائے چشم** ہلیلہ زرد اوس آنکھ کو فائدہ کرتا ہے جسمیں استرخا آگیا ہو اور اون مواد کو دفع کرتا ہے جو آنکھ کی طرف بہکر آتے ہوں جب بطور سرمہ کے لگایا جائے **اعضائے نفس و صدر** خفقان کو اور توحش کو پلانیسے نفع کرتا ہے **اعضائے غذا** اطحال کے درد کو رفع کرتا ہے اور جملہ آلات غذا کو مفید ہے خصوصاً دونوں قسمیں ہلیلہ کی جو سیاہ ہیں یہ دونوں معدہ کی تقویت کرتی ہیں خصوصاً ان دونوں کا مربی اور غذا کو ہضم کردیتی ہیں اور جو کی برداشت غذا وغیرہ کو قوی کردیتی ہیں اس سبب سے کہ معدہ کی جلد کو مضبوط کرکے اور جو کچھ فضول معدہ میں ہوں اون کا تنقیہ کرکے اور باقی ماندہ رطوبات کو خشک کرکے معدہ کے اندرونی مقامات اور اجزا کو قوت دیتی ہیں۔ ہلیلہ زرد دباغت معدہ کی خوب کرتا ہے اور ہلیلہ سیاہ بھی اسیطرح کا ہے اور ہلیلہ چینی جو فعل کرتا ہے ضعیف ہوتا ہے۔ ہلیلہ کابلی استسقا کو نفع کرتا ہے **اعضائے نفض** ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ ہندی اگر زیت میں بھونے جائیں قبض پیدا کرتے ہیں اور ہلیلہ زرد صفرا کا مسہل ہے اور تھوڑے سے بلغم کو بھی نکالتا ہے۔ اور ہلیلہ سیاہ مسہل سودا ہے اور بواسیر کو نفع کرتا ہے اور ہلیلہ کابلی سے بلغم اور سودا کا مسہل ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہلیلہ کابلی قولنج کو نفع کرتا ہے۔ مقدار شربت ہلیلہ کابلی کی مسہل کیواسطے جو بھگوتے ہیں پانچ سے گیارہ درم تک اور خشک ہلیلہ کابلی کی مقدار شربت دو درم تک ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے زیادہ بھی دے سکتے ہیں۔ اور ہلیلہ زرد کے بارہ میں میں کہتا ہوں کہ دس درم تک دینا چاہیے اور زیادہ بھی کوٹکر پانی میں بھگوکر دیا جاتا ہے **حمیات** ہلیلہ کابلی پرانی تپوں کو مفید ہے۔

ہیل بوا جسکو ہندی الائچی کہتے ہیں **ماہیت** یہ وہی خیربوا ہے اور قاقلہ یعنے بڑی الائچی سے اسمیں لطافت زیادہ ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ **خواص** لطیف ہے۔ **اعضائے غذا** جگر اور معدہ بارد کو قوی کرتا ہے اور طعام کو ہضم کرتا ہے۔

ہزار چشان جسکو فارسی میں کبابہ ہیں کشادہ کہتے ہیں **ماہیت** پھل اسکا شاہدانہ کی طرح جوزی رنگ کا ہوتا ہے اور دباغت کرنیوالے چمڑے کے اسکا استعمال کرتے ہیں اور جو چیز ضماد کے پاس ہوتی ہے لکڑی کے ٹکڑے ہوتے ہیں مشابہ شفتالو کے چباتے وقت پہلے تو اسکا کچھ مزہ معلوم نہیں ہوتا اور اسکے بعد کسیقدر تلخی ظاہر ہوتی ہے عنقریب ہم اسکا بیان باب فاشرا میں پورا پورا کرینگے۔

ہندبا جسکو ہندی میں کاسنی کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے صحرائی بھی ہوتی ہے اور بستانی بھی۔ کاسنی کی دو صنفیں ہیں چوڑی پتی کی اور باریک پتی کی اور یہ دوسری قسم کاہو کی قائم مقام ہے مگر حال یہ ہے کہ بحسب قول اطبا یہ کاسنی اپنے خصال و افعال میں اوس سے جدا ہے۔ اور میرے نزدیک یہ بات ہے کہ یہ کاسنی تفتیح میں کاہو پر فوقیت رکھتی ہے اور سدہائے جگر کی تفتیح میں اسکی منفعت کاہو سے زیادہ ہے اگرچہ حرارت کے بجھانے میں اور غذا دینے میں کاسنی کاہو سے کم ہے **اختیار** جگر کیواسطے زیادہ تر نافع وہی کاسنی ہے جو تلخ زیادہ ہو **طبیعت** کاسنی اول درجہ میں سرد ہے اور خشک کاسنی اول درجہ میں یابس ہے اور تر و تازہ کاسنی آخر درجہ اول میں تر ہے اور بستانی کاسنی کی برودت اور رطوبت زیادہ ہے کبھی گرمیوں میں کاسنی کی تلخی بڑھ جاتی ہے پس مائل بحرارت ہوجاتی ہے بوجہ بے اثر ہونیکے اسکو اختیار نہ کرنا چاہیے یعنے جب اسکی تلخی زیادہ ہوجائے تفتیح سدہ جگر میں اسکو نہ دینا چاہیے صحرائی کاسنی میں رطوبت بہت کم ہے اور ترخشوق بھی اسی کو کہتے ہیں **افعال و خواص** سدہ ہائے احشا اور سدہ ہائے عروق کی تفتیح کرتی ہے اور اسمیں قبض مناسب بھی ہے اور کچھ زیادہ قبض نہیں ہے آب کاسنی پسیدہ اور سرکہ ملاکر طلا کرنا [illegible] سرد کرتی ہیں اوس عضو کو جسکی تبرید منظور ہو **آلات مفاصل** نقرس پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے **اعضائے چشم** گرمی سے جو آنکھ میں آشوب ہو اوسکو فائدہ کرتی ہے صحرائی کاسنی کا دودھ بیاض چشم کا مجلی ہے **اعضائے نفس و صدر** آردجو کے ہمراہ خفقان کیواسطے اسکا ضماد کیا جاتا ہے قلب کی تقویت کرتی ہے

جب کاسنی کے پانی مین اعتاس کو گھول کر غرغرہ کرین ورم حلق کو فائدہ کرے گا **اعضاے غذا** اسکی مین اور صفرا کے ہیجانمین سکون پیدا کرتی ہو اور معدہ کی تقویت کا فعل بھی اس سے ہوتا ہو کاسنی بہت اچھی دوا ہو اوس کیواسطے جسکا مزاج گرم ہوگیا ہو خشکی کاسنی معدہ کیواسطے بستانی سے اچھی ہو۔ کہتے ہین کہ کاسنی ہر مزاج کے جگر کو مناسب جگر گرم کو تو نہایت موافق ہوتی ہو اور جگر سرد کو بھی مضر نہین جسطرح اور سرد طبیعت کے ساگ ضرر کرتے ہین **اعضاے نفض** جب سرکہ کے ساتھ استعمال کیا جاے روانی حیض کو بند کردیتی ہو خصوصاً اگر جنگلی کاسنی کا ساگ سرکہ کے ساتھ کھایا جاوے۔

حمیات چوتھے لرزہ کو یا چوتھے دن جو تپ آتی ہو اوسکو مفید ہو اور جتنی مرتبین ہین اونکو بھی مفید ہو **سموم** جب کاسنی کا ضماد اوسکی جڑ سمیت پیسکر بچھو اور ہوام اور زنبور اور سانپ ورسام ابرص کے کاٹنے پر لگائین نفع کریگا اور اسیطرح سویق جو کے ہمراہ

ہلیون بفتح ہا وسکون لام وضم یا جسکو ہندی مین ناکردن کہتے ہین **طبیعت** اسکی جالینوس کے نزدیک معتدل ہو اونے کہا ہو کہ ہلیون مین اسخان اور تبرید دونون مین سے کوئی فعل ظاہر نہین ہوتا مگر صحرائی ہلیون مین مین کہتا ہون کہ ہلیون سے حرارت جدا نہین ہوتی اور جسقدر اسمین تلخی آجاتی ہو اوسکی حرارت بڑھتی جاتی ہو ہلیون پر ایک دھوا ہرا نمایان ہوتا ہو جسمین بڑی تلخی ہوتی ہو **افعال و خواص** قوت اسکی جلا کرنیوالی ہو جلا اندرونی اعضا کے سددون کی تفتیح کرتی ہو خصوصاً جگر اور گردہ کی اور اسمین تحلیل بھی ہو خصوصاً وہ ہلیون جو سنگلاخ زمین مین پیدا ہو۔

آلات مفاصل ہلیون کا جوشاندہ درد پشت اور عرق النسا کیواسطے پیا جاتا ہو **اعضاے سر** ہلیون کی جڑ کو جسوقت سرکہ مین جوش دین اور اسیطرح خود ہلیون کی جڑ اور اوسکا تخم یہ سب دانت کے درد کیواسطے جید ہو **اعضاے غذا** سدہ ہاے جگر کی تفتیح کرتی ہو یرقان کو فائدہ کرتی ہو اور اسمین کسیقدر دستی پیدا کرنیکی قوت ہو **اعضاے نفض** روفس نے خیال کیا ہو کہ ہلیون قبض پیدا کرتی ہو اور شاید گمان روفس کا اس سبب سے ہو کہ ہلیون سے ادرار ہوتا ہو اور سواے روفس کے ایک دوسرا شخص کہتا ہو کہ ہلیون کو اوبالکر جب پلائین تلئین پیدا کرتی ہو اور اکثر اطبا کا یہ قول ہو کہ ہلیون قولنج بلغمی وریحی کو دفع کرتی ہو۔ ہلیون کی جڑ کا جوشاندہ ادرار بول کرتا ہو اور دشواری سے جو پیشاب آتا ہو اوسکو نفع کرتا ہو اور منی کو زیادہ کرتا ہو اور باہ کو بڑھاتا ہو اور حاملہ ہونے مین جو دشواری ہو اوسکو نفع کرتا ہو اسیطرح تخم ہلیون کا جسوقت حمول کیا جاے اور ار حیض کرتا ہو اور سدہ ہاے گردہ کی تفتیح کرتا ہو **سموم** ہلیون کو جسوقت شراب مین جوش دیکر پلائین رتیلا کے کاٹنے سے نفع کریگا ہلیون کا جوشاندہ کتون کا قاتل ہو جیسا لوگ کہتے ہین بہت فائدہ کرتی ہے۔

ہرطمان بضم ہا وسکون راے مہملہ وفتح طاے حطی **ماہیت** یہ ایک دانہ ہو قوت اسکی مثل جو کی قوت کے ہو بلکہ یہ دانہ بیچ مین جو اور گیہون کے دانہ کے قد و قامت مین ہوتا ہو اور ستو اسکا اور دلیا اسکا جو کے ستو و جو کے دلیا سے زیادہ قابض ہو مترجم مجھے ایسا گمان ہو کہ یہ وہی دانہ ہے جسکو ہماری زبان مین اندر جو کہتے ہین **طبیعت** معتدل ہو مائل برطوبت **افعال وخواص** تخفیف بدون لذع کے کرتا ہو اور اسمین تحلیل کے ہمراہ قبض بھی ہو

ہیوفاسطنداس یہ عصارہ اوس نبات کا ہو جسکو لحیۃ التیس کہتے ہین یہ عصارہ بارد اور قابض ہوتا ہو اسکا ذکر ہم لغت لحیۃ التیس مین کرینگے طبیعت اسکی سرد مائل بیبوست ہے۔

ہرنوہ - **ماہیت** اسکی یہ ہو کہ مرچ کے مشابہ ہوتی ہو مگر زرد رنگ خوشبو کی مشابہ عود کی خوشبو کے ہوتی ہو بلاد سقالیہ سے لائی جاتی ہو **طبیعت** معتدل ہے

ہوفیلوس خس الحمار ہو اسکا ذکر باب الخا مین کیا جائیگا یہ ایک قسم کا جنگلی ساگ ہو طبیعت اسکی سرد تر ہو اور اسمین تخفیف و تھوڑی سی تسخین ہے **افعال و خواص** اسمین قبض ہو

ہشت وہان یہ ایک قسم عود ہندی کی مشہور ہو اسکی خاصیت یہ ہے کہ نقرس کو فائدہ کرتی ہے۔

حرف واو

ہے جن دواؤن کا شروع ہو اوس کا بیان۔

وسمہ یہ نیل کی پتی ہو **طبیعت** آخر درجہ اول مین گرم ہو اور دوسرے درجہ مین خشک **افعال وخواص** اسمین قبض ہو اور جلا کی قوت اسمین ہے۔

زینت بالون کا خضاب اس سے کیا جاتا ہے۔

ورد جسکو ہندی گلاب کہتے ہین **ماہیت** یہ مرکب جوہر مادی اور جوہر ارضی سے ہو اور مادہ مین تیزی اور قبض لینے کر تلخی زبان اور تلخی اور تھوڑی سی شیرینی ہو اور اوسکی ماہیت مین حرارت کے توڑ ڈالنے کی قوت ہے اور اس چیز کے سبب سے جسکے پاے جانے سے اسمین شیرینی اور تلخی پیدا ہوئی

ہے مراد یہ ہے کہ ادسی چیز نے اسکو شیرین اور تلخ کیا ہے اور اسکی حرارت بھی تو ہلکی ہے گلاب مین ایسی لطافت ہے جو اسکے قبض کو نافذ کر دیتی ہے۔ اکثر گاہ یہ گلاب زکام پیدا کرتا ہے۔ تلخی کی قوت اسمین اوسیوقت تک رہتی ہے جب تک پھول تازہ ہے اور خشک نہو جائے پھر جب خشک ہو جائے اسکی تلخی کم ہو جاتی ہے اسیواسطے تازہ پھول اسکا دست آور ہے جب بمقدار دس درہم کے پیا جائے۔ جس گلاب کا نام۔ وردمنتن ہے وہ گرم ہے اور تیز اوسکی مثل عاقرقرحا کے محرق ہوتی ہے **طبیعت** جالینوس کہتا ہے کہ ورد مین زیادہ برودت بہ نسبت ہمارے نہیں ہے یعنے انسان کے بدن مین زیادہ برودت نہیں پیدا کرتا ہے اور یہ بھی جالینوس کا قول ہے کہ مناسب ہے کہ درجہ اول مین گلاب کی برودت ہو۔ اور مین کہتا ہون کہ یبوست اوسکی اول دوم مین ہے خصوصاً سوکھے ہوے گلاب کی

افعال وخواص گلاب کی تجفیف اوسکے قبض سے زیادہ تر قوی ہے اسلیے کہ اوسکی تلخی مین زیادتی ہے بہ نسبت قبض طعم کے۔ گلاب مفتح ہے اور زیادہ جلا کرنیوالا ہے اور زیادہ تر قابض گلاب حدت اور حرکت صفرا کو ٹھہرا دیتا ہے گلاب کا تخم قبض کرنے مین جملہ اجزاے گلاب سے قوی تر ہے اور اسیطرح زیرہ جو گلاب کے پھول مین نکلتا ہے اور تمام اجزاے گلاب مین اجزاے اندرونی کی تقویت دینے کا اثر ہے قبض گلاب کا اسقدر نہیں بڑھتا کہ تحلیل کو منع کرے سوکھا پھول گلاب کا زیادہ قابض ہے اور برودت بھی اسکی زیادہ ہے کبھی یہ بھی دعوی کیا جاتا ہے کہ اسمین تکلے کی نوک اور کانٹے کی کھینچ لینے کی قوت ہے اگر بدن مین گڑ گیا ہو عصارہ گلاب کا عمدہ وہی ہے جو فقط پھول کی اون پتیون کا ہو جنکو پنکھڑی کہتے ہین اور سبز پتیان جو پھول مین ہوتی ہین اونکو کاٹ ڈالا ہو اور رنگ عصارہ کا سپیدی مائل ہو ورد مربی کو سایہ مین خشک کرنا چاہیے **زینت** پسینہ کی بدبو کو دور کر دیتا ہے جسوقت حمام مین استعمال کیا جائے گلاب سے ایک غسول تیار کیا جاتا ہے جسکا نسخہ یہ ہے گل سرخ جسکو تری نہ پہونچی ہو تو وکرتی دیر تک رکھتے ہین کہ کملا جاے بعد اسکے اسمین سے چالیس مثقال لیکر پانچ مثقال سنبل الطیب ملا کر چھوٹے چھوٹے قرص تیار کرتے ہین بیشتر اس مین دو درہم قسط اور سوسن بھی اضافہ کرتے ہین اور اکثر عورتین اسکو اوبٹنہ مین پسینہ کی بدبو دور کرنے کے واسطے ملاتی ہین **اورام اور بثور** رایقہ نے کہا ہے کہ جسوقت اسکو پیسکر استعمال کرین گل مسون کو کاٹ کر گرا دیتا ہے اور جسوقت جوش دیکر اسکو کوٹ ڈالین اور بے نچوڑے ہوے ضماد کرین گرم ورم کی تحلیل کر دیتا ہے **جراح وقروح** قروح کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً جو رانون کے چھل جانے سے قروح پیدا ہوتے ہین اور جو قروح گہرے اور پرانے ہو گئے ہون اونمین گوشت پیدا کر لاتا ہے۔ اور ایک قوم نے دعوے کیا ہے کہ تکلے کی نوک اور کانٹے کو جو بدن مین گڑ گئے ہون وہ اسکو کھینچ لیتا ہے **اعضاے سر** تر پھول گلاب کا درد سر مین سکون پیدا کرتا ہے اور اسکے پانی کا جوشاندہ بھی یہی اثر رکھتا ہے روغن گل کے سونگھنے سے چھینک آتی ہے اور ایک قوم نے کہا ہے کہ چھینک لانا اسکا اس سبب سے ہے کہ بخار کو نیچے کر دیتا ہے اور شاید یہ فعل اسکا اس سبب سے ہو کہ اسمین دو قوتین متضاد جمع ہوئی ہین یعنے جلا کرنیکی قوت اور وہ قوت جو پتلی دماغ کے فضول کو منع کرنیوالی ہے مراد یہ ہے کہ رقیق اور پتلے فضول دماغ مین بھرے ہون اونکے روکنے سے کہ نکلنے نہ پائین اور جلا کرنے سے خشکی کی وجہ سے اون پتلے فضول مین جنبش پیدا ہوتی ہے جو چھینک آتی ہے۔ خود گلاب چھینک اوس شخص کو لاتا ہے جسکا دماغ گرم ہو تخم گل سونگھے کو مضبوط کر دیتا ہے اسی طرح سلاقہ اوسکا کسی مطبوخ کے ہمراہ دونون کانون کے درد کے اقسام کو بھی فائدہ کرتا ہے **اعضاے چشم** آنکھ کا درد جو حرارت سے ہو اوسمین سکون پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح جوشاندہ خشک گل سرخ کا صلاحیت اس بات کی رکھتا ہے کہ اوسکو بطور سرمہ کے لگائین پس پلکون کے موٹے ہونے کی دوا ہے اور اسیطرح جو گل اور عصارہ گل سرخ کا آشوب چشم کو اوسی وقت فائدہ کرتا ہے جب اوس سے زیرہ سپید اوسکا نکال لیا جائے **اعضاے نفس** عرق گلاب اگر گھونٹ گھونٹ پیا جائے غشی کو فائدہ کرتا ہے اور عصارہ اسکا اور پانی اسکی شاخون کا نفث الدم کیواسطے جید ہے اسیطرح پتیان اسکے پھول کی **اعضاے غذا** گل سرخ جگر اور معدہ کیواسطے جید غذا ہے پروردہ گل سرخ شہد مین جسکو جلنجبین کہتے ہین مقوی معدہ ہے اور ہضم پر اعانت کرتا ہے گل سرخ اور اسکا عصارہ یہ دو نون بلادت معدہ کو نافع ہین اور روغن گل التہاب معدہ کو بجھا دیتا ہے اسیطرح معدہ پر گل سرخ طلا کرنا۔ شربت ورد اوس شخص کو مفید ہے جسکے معدہ مین استرخا آگیا ہو اور ڈھیلا ہو گیا ہو۔

اعضائے نفض درد مقعد کو ٹھہرا دیتا ہے اگر گلسرخ کو کسی پر کے ذریعہ مقعد پر طلا کریں اور درد رحم جو حرارت سے ہو اوسمین بھی سکون پیدا کرتا ہے۔ خشک پھول کا جوشاندہ بھی یہی فائدہ کرتا ہے۔ اور معائے مستقیم کے درد کو بھی یہی جوشاندہ مفید ہے۔ اسکی جوشاندہ سے قرحہ امعا کیواسطے حقنہ کیا جاتا ہے اسیطرح شربت ورد بھی اسی غرض کیواسطے پلایا جاتا ہے جو شخص گلاب کے پھول کا بچھونا بچھا کر سویا کرے اوسکی باہ کو قطع کر دیتا ہے تازہ گلسرخ جیشتر دست لاتا ہے اگر دس درہم کا استعمال کریں اور دس ہی مرتبہ جا بجا ہوگی خشک پھول دست آور نہیں ہے روغن گل سہال شکم کرتا ہے۔

ورج جسکو ہندی مین بچھ کہتے ہین ماہیت یہ جڑین ہین ایک نبات کی شکل پر دے کے ہین جو اکثر تالابون اور پانی کے مقامات مین پیدا ہوتی ہے ان جڑون پر گرہین سپید سپید ہوتی ہین جنمین ناگوار بو آتی ہے اور تھوڑی سی خوشبو بھی ہوتی ہے یہ جڑ بامدت اور تیز ہوتی ہے جالینوس کہتا ہے کہ اسکی جڑ کے سوا اور کوئی جزو اسکی مستعمل نہیں اور رقوت اس کی زراوند اور ایرسا کے قریب قریب ہے اختیار روج کی عمدہ وہی قسم ہے جو زیادہ کثیف ہو اور بھری ہوئی یعنے پر گوشت ہو خوشبو اوسکی پاکیزہ ہو طبیعت اول دوم سے لیکر وسط دوم تک گرم ہے افعال خواص نفخ اور ریاح کی محلل ہے اور لطف ہے دوا لذع کے جلا کرتی ہے مفتح ہے جالینوس کے نزدیک یہ بات ہے کہ اسکی بو ناگوار اور خراب نہیں ہے اور ہمارے حس مین تو یہ بات ضرور ناگوار معلوم ہوتی ہے زینت رنگ کو صاف کر دیتی ہے اور بہق اور برص کو نفع کرتی ہے آلات مفاصل تشنج کو نافع ہے اور عضل کے کوفتہ ہوجانیکو مفید ہے اور جوشاندہ اسکا عرق النسا کو نفع کرتا ہے اور پلانیسے اعضائے سر دانت کے درد کیلیے مفید ہے اور ثقل زبان کو دور کرتی ہے اعضائے چشم طبقہ قرنیہ کے موٹے ہوجانیکو فائدہ کرتی ہے اور سپیدی چشم کو بھی مفید ہے خصوصاً عصارہ اسکا ان دونوں بیماریون مین۔ اعضائے نفض جوشاندہ اسکا درد پہلو اور درد سینہ کو مفید ہے اعضائے غذا اور جگر جو سردی سے پیدا ہوا ہو اوسکو نفع کرتی ہے اور جس جگہ پر برودت غالب ہو اوسکی تقویت کرتی ہے معدہ کو فائدہ کرتی ہے صلابت طحال کو مفید ہے بلکہ تلی کو خوب لاغر کر دیتی ہے معدہ کو پاک کرتی ہے۔ اعضائے نفض منفض یعنے مثانہ گردہ کو مفید ہے اور فتق کو جوشاندہ اوسکا ورد رحم کو نافع ہے۔ اور بول و حیض کا ادرار کرتی ہے تقطیر البول کو نفع کرتی ہے جیسا کہ ایک قوم نے بیان کیا ہے باہ کو زیادہ کرتی ہے اور شہوت باہ برانگیختہ کرتی ہے آنتون کا درد اور ساد کی خراش کو جو برودت سے پیدا ہوا ہو نفع کرتی ہے سموم ہوام کے کاٹنے کو نفع کرتی ہے ابدال ریاح کے نکالنے اور دور کرنے مین اور جگر اور طحال کے منفعت مین ہموزن اوسکے زیرہ اور تہائی وزن اوسکے ریوند اوسکا بدل ہے۔

ورس بفتح واو و سکون رائے مہملہ ماہیت ایک پھل ہے جسکا رنگ زرد مائل بسرخی ہوتا ہے جیسے پسی ہوئی زعفران اور یمن کی طرف سے لایا جاتا ہے کہتے ہین کہ یہ مادہ اسی کے درخت کے چیرنے سے گرتا ہے طبیعت دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے خواص قابض ہے زینت کلف اور نمش کو نفع کرتا ہے اور جب پلایا جائے دفع یعنے بہق بیض کو جس کو چھیپ کہتے ہین مفید ہوتا ہے اور اورام و بثور پھنسیون کو فائدہ کرتا ہے جراح و قروح خشک و تر کھجلی اور سعفہ اور داد کو مفید ہے۔

وسخ جسکو چرک و میل کہتے ہین طبیعت بعضی کا میل خرد دم میں گرم ہے اور بہتر وہی ہے جو سبز رنگ ہو چرک حمام کا جو اوسکے دیوارون پر ہوتا ہے گرمی باعتدال پیدا کرتا ہے۔ اور چرک کشتی گیرون کی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہ جو اون کے بدن مین پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ وہ اپنے بدن مین روغن زیتون کی مالش کی ہو اور اس چرک مین غبار کی بھی آمیزش ہوتی ہے اور دوسری وہ قسم ہے جو دیوارون پر بخارات سے اور اونکے پسینے سے فراہم ہوتی ہے اور وہ چرک جو اکھاڑے کی زمین پر جہان کشتی لڑتے ہین وہان فراہم ہوتی ہے افعال خواص دونون قسم کی چرک محلل ہے اور نضج باعتدال کرتی ہے بعضی کی چرک جلا باعتدال کرتی ہے اور جذب قوی کرتی ہے اور ہر ایک قسم چرک کی نکلی کی نوک اور کانٹے کو کھینچ لیتی ہے زینت کان کا میل بہری کو نفع کرتا ہے اور ہونٹھ کے پھٹ جانے پر طلا کیا جاتا ہے۔ اورام و بثور جراحات کو تحلیل کرتا ہے کشتی گیرونکا میل ورم پستان کو مفید ہے چرک حمام تنفط کو مفید ہے جراح و قروح اکھاڑے کی دیوارون کا میل قروح مشائخ کو فائدہ کرتا ہے اور اون چوٹون کو جو بڈیون کو بدنین لگین بعضی کا میل داد کو خوب صاف کرتا ہے آلات مفاصل کشتی گیرون کے بدن کا میل عرق النسا کو مفید ہے جبکہ گرم گرم شل مرہم کے لگایا جائے اور ریاح یعنے انگلیون کے جوڑون کے ٹھہر جانے کو مفید ہے۔

ورشان اسکا خون آنکھون کے زخم کو مفید ہے گوشت اسکا دشواری ہضم کو دور کر دیتا ہے اور شکم مین قبض پیدا کر دیتا ہے۔

ورم ہے چھپکلی اور سام ابرص جسکی دُم لانبی ہو اور سر چھوٹا ہو اوسکی صورت ہے ہر اور سوسمار نہیں ہے سوسمار سواے جنگل کے اور کہین نہیں ہوتا ہے یا کم ہوتا ہے سوسمار کا سر کہا اور اوسکی دم اور اوسکا بدن درل کے مخالف اور کبھی اسکی طبیعت مین قریب قریب ہوتا ہے **طبیعت** گوشت اسکا بہت گرم ہے **زینت** کلف اور بہق کو فائدہ کرتا ہے اور ذکر ہی بقوت لاتا ہے اوسکی چربی اور گوشت اسکا کچھ طبقات عورتون کے ایسے ہین جو اسکو کھاتی ہین جیسے کنجڑون کی عورتین **افعال وخواص** کانٹے اور تکلے کی نوک کے کھینچ لینے کی اسمین قوت ہے **اورام وتبور** سیبی ہوئی مینگنی اسکی مسون کو اکھیڑ دیتی ہے **اعضاے چشم** مینگنی اسکی سپیدی چشم کو وہی فائدہ کرتی ہے جو سوسمار کی مینگنی کرتی ہے **ودع** جسکی ایک قسم کو گھونگھا اور سنکھ بھی کہتے ہین یہ سیپی کی قسم ہے **خواص** تکلے وغیرہ کی نوک اور کانٹے کو کھینچ لیتی ہے پسا ہوا گھونگھا مسہ کو اوکھاڑ دیتا ہے جلد سے ابھرا ہوا ہو یا جلد مین پیوست ہو

حرف زائے معجمہ

سے جن دواؤن کا نام شروع کیا جاتا ہے اونکا بیان

زنجبیل جسکو ہندی مین سونٹھ اور ادرک کہتے ہین **طبیعت** مین فلفل کے مشابہ ہے لیکن اسمین ویسی لطافت نہین ہے یہ سڑ بھی جاتی ہے بسبب رطوبت فضلیہ کے اور اسی سببسے اسکے گرم کرنے کی قوت بہ نسبت مرچ کی قوت کے دیر تک باقی رہتی ہے اور یہ بات اسکی کثافت کے سبب سے بھی پیدا ہوتی ہے جسطرح حرف دخردل ور ثافیسا مین ہے **طبیعت** آخر سوم مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے اور اس مین رطوبت فضلیہ بھی ہے زنجبیل کا مربے گرم خشک ہے اور اسمین زیادہ رطوبت فضلیہ نہین ہے **افعال وخواص** حرارت اسکی قوی ہے بعد تھوڑی دیر کے گرمی پیدا کرتی ہے اسلیے کہ اسمین رطوبت فضلیہ ہے مگر اسکا گرمی پیدا کرنا بقوت ہوتا ہے محلل نفخ کی ہے اور تلئین ہے اور جب شہد مین پروردہ کی جاے تھوڑی سی رطوبت کو اس کی شہد جذب کر لیتا ہے پس تجفیف کی قوت اسمین زیادہ آجاتی ہے **اعضاے سر** حافظہ کو زیادہ کرتی ہے سر اور حلق کے اطراف مین جو رطوبت جمع ہو اوسکو دور کردیتی ہے **اعضاے چشم** ظلمت چشم جو رطوبت کے سببسے ہو اوسکو دور کردیتی ہے سرمہ کے طور سے لگائی جاے یا پلائی جاے۔

اعضاے غذا ہضم غذا کرتی ہے اور سردی جگر کو مفید ہے معدہ کی برودت کو فائدہ کرتی ہے اور بے شوری معدہ کو جو رطوبت سے ہو خشکی پیدا کر کے دور کردیتی ہے اور فواکہ کے کھانیسے جو رطوبت معدہ مین پیدا ہو اوسکو خشک کردیتی ہے - زنجبیل مربے باہ کو ہیجان مین لاتی ہے اور جوز نجبیل پروردہ ہو وہ بھی اور شکم کو نرم کرتی ہے خفیف تلئین کے ساتھ گروہ اطبا نے کہا ہے کہ قبض شکم پیدا کرتی ہے اور مین کہتا ہون کہ یہ بات اوسوقت ہے جسوقت بد ہضمی سے دست آتے ہون یا کوئی خلط بالزوجت معدہ مین ازلاق پیدا کررہی ہو - **سموم** ہوام کے سموم سے نفع کرتی ہے -

زوفا رطب - ماہیت اسکی یہ ہے کہ ایک میل کی قسم دُنبہ اور بھیڑ کے بالون پر جمع ہوجاتی ہے اور رانون کی جڑ مین انھین جانورون کے ارمینیہ کے مقام پر جبکہ یہ جانور ایسی گھاسون کو چرتے ہین جنکے دودھ مین تیزی ہے اونھین گھاسون کی قوت اور اونھین گھاسون کے دودھ کی قوت اس چرک مین آجاتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اون گھاسون مین سے وہ دودھ نکل کر ان جانورنکے بالون وغیرہ مین بھر جاتا ہے اس صورت مین اوس دودھ کا جرم بھی اس چرک مین شریک ہوجاتا ہے اور اس چرک کے قوام مین داخل ہوجاتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہے اور پہلے درجہ مین تر ہے **افعال وخواص** منضج ہے محلل ہے **اورام وثبور** اورام سخت سوداوی کی تحلیل کر دیتا ہے اور دشبہ لینے لحمہ کو مفید ہے جسوقت اسیر ضماد کیا جاے **اعضاے غذا** برودت جگر کو طلا کرنیسے اور پلانیسے فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** اون صلابات کی تحلیل کرتا ہے جو اطراف مثانہ اور رحم مین ہون اور ان اعضا کی برودت کو اور گردہ کی برودت کو نفع کرتا ہے

زوفاے یابس ایک نبات ہے پہاڑی بھی ہوتی ہے اور بستانی بھی **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ مین ہے **خواص** لطیف ہے مثل سعتر کے **زینت** رنگ کو اچھا کردیتی ہے کلی اوسکی جو نشان چہرہ پر ہون اونکو دور کردیتی ہے **اورام وثبور** اورام سخت کی تحلیل کردیتی ہے جب شراب کے ساتھ پلائی جاے **اعضاے سر** جوشاندہ اوسکا سرکہ مین دبا کر دانت کے درد مین سکون پیدا کرتا ہے - بخارات اسکے جوشاندہ کے جسمین انجیر بھی ملا ہو کان کے گونجنے کی آواز کو مفید ہے جب کسی ٹونٹی دار برتن سے بچارہ دیا جاے **اعضاے چشم** زوفا کو پکا کر آنکھ پر ضماد کرتے ہین اس سے

طرفہ کو اور اوس خون مردہ کو جو آنکھ کے نیچے جم گیا ہو فائدہ پہونچتا ہے۔ **اعضائے نفس و صدر** سینہ کو اور پھیپھڑے کو نفع کرتا ہے اور ربو اور پرانی کھانسی کو جوشاندہ اوسکا انجیر اور شہد ملا کر بھی اسیطرح کا فائدہ کرتا ہے اور ورام صلبہ جو سوداوی ہیں اون کو اور نفخ اور انتصاب کو بھی فائدہ کرتا ہے غرغرہ اسکا اوس خناق سے جو اندرونی ہو مفید ہے **اعضائے غذا** زوفا ہمراہ انجیر اور بورہ کے تلی کا ضماد ہے اور پیٹ سے بھی نفع کرتا ہے اور استسقا کو بھی فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** بلغم کا اسہال کرتا ہے اور کدو دانہ اور چھوٹے کیڑے جو پیٹ میں پیدا ہوتے ہیں اونکو نکال دیتا ہے جسوقت اسکو قرمانا اور سیاہ ونوشنے طلی (؟) سال قوی کریگا

زرنباد جسکو زرنبور کہتے ہیں **ماہیت** ایک لکڑی ہے جو مشابہ مرکے ہوتی ہے لیکن یہ لکڑی نا گرمو ہے سے بڑی ہوتی ہے اور خوشبو بھی اسمین کم ہوتی ہے **طبیعت** گرم خشک ہے تیسرے درجہ تک **افعال و خواص** ریاح کی تحلیل کردیتی ہے **زینت** قربھی پیدا کرتی ہے اور شراب اور لسن اور پیاز کی بو کو دور کرتی ہے **اعضائے نفس و صدر** قلب کی تفریح کرتی ہے **اعضائے غذا** ڈکار کو بند کردیتی ہے **اعضائے نفض** رواح شکم کو روکدیتی ہے اور رحم میں جو ریاح پیدا ہوں اونکو نفع کرتی ہے **سموم** ہوام کے کاٹنے سے بہت نفع کرتی ہے یہان تک کہ اسکا نفع جدوار کے قریب ہے **ابدال** بدل اسکا ہوام کے کاٹنے میں دیوڑھا وزن درونج کا اور دوتہائی وزن اوسکے طرخشقوق صحرائی ہے اور نصف وزن اوسکے حب ترج۔

زنجبیل الکلاب یہ ایک گھاس ہے بہت مشہور اسکو فلفل لما کہتے ہیں پتی اسکی بید کی پتی سے مشابہ ہے مگر زردی اسمین بید کی پتی سے زیادہ ہے۔ پتلی شاخون کا اسکی مزہ زنجبیل کا ایسا ہوتا ہے کتون کو مار ڈالتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم ہے اور پہلے درجہ میں خشک ہے **زینت** تروتازہ جب اسکو مع اسکے تخم کے پیسکر ضماد کرین چہرہ کے نشانات کو اور جھائیں کو اور پرانا داغ جو کسی جانور کے ڈنک رہنے سے رہ گیا ہو سبکو دور کردیتا ہے اور **اورام** **بثور** تروتازہ جب اسکو مع تخم کے پیسکر ضماد کرین ورم سوداوی کی تحلیل کردیتا ہے

زیبق جسکو ہندی میں پارہ کہتے ہیں **ماہیت** پارہ کی ایک قسم اپنے معدن سے صاف شدہ نکلتی ہے اور ایک قسم اسکی معدنی پتھر سے بذریعہ آگ کے نکالی جاتی ہے جسطرح سونے چاندی کو آگ کے ذریعہ سے نکالتے ہیں۔ معدنی پتھر پارہ کا اگر صاف ہو اور اوسمین کوئی پتھر کے ریزے یا مٹی نہ ملی ہو تو وہ پتھر شنجرف کے رنگ میں ہوتا ہے اور شنجرف سے ملتی نہیں ہے جالینوس وغیرہ نے گمان کیا ہے کہ پارہ بھی مثل مرتک کے مصنوعی چیز ہے اسلیے کہ آگ کے ذریعہ سے پارہ بھی نکالا جاتا ہے اگر یہ قول جالینوس وغیرہ کا صحیح مانا جائے (یعنے کبری اس قیاس کا اگر مسلم ہوجائے کہ جو چیز آگ کے ذریعہ سے نکالی جائے وہ مصنوعی ہوگی (پس اس سے یہ بھی نتیجہ نکلیگا اور واجب ہوگا کہ سونے کو بھی ہم مصنوعی کہیں (جیسے مرتک مصنوعی ہے) وجہ اشتباہ جالینوس وغیرہ کی یہ ہے کہ حجر زیبق چونکہ مشابہ رنگ میں شنجرف کے ہوتا ہے لہذا گمان کیا جاتا ہے کہ پارہ کی ساخت شنجرف سے اس طریقے سے ہوتی ہے کہ اوس پتھر کو ایک دیگ میں گل حکمت کرکے چولہے پر چڑھاکے آگ روشن کرتے ہیں اوسوقت پارہ صعود کرکے اوپر چڑھ آتا ہے حالانکہ یہ بات صحیح نہیں ہے بلکہ شنجرف پارہ میں گندھک ملاکر بنایا جاتا ہے اور بعد شنجرف تیار ہونے کے پھر بھی ممکن ہے کہ پارہ اوس سے نکال لیا جائے جیسے شنجرف میں سے پارہ کا نکالنا ممکن ہے۔ شنجرف کا معدن وہی ہے جو پارہ کا معدن ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں سرد اور تر ہے **افعال و خواص** وڑا یا ہوا پارہ جسکو مصعد کہتے ہیں قابض ہے **زینت** کشتہ سیماب سپید جون اور قمقام جسکو بھی ایک جون کی قسم میں شمار کیا ہے اور اونکے انڈون کے دور کرنے کے واسطے روغن گل کے ہمراہ استعمال کیا جاتا ہے **جراح اور قروح** سیماب مقتول ترکھجلی کے واسطے روغن گل کے ساتھ یا اور کھجلی کی دواؤن کے ہمراہ لگایا جاتا ہے اور جو قروح کہ ردی اور خراب ہون اون کی بھی دوا ہے **آلات مفاصل** بخار جو پارہ سے اوٹھتا ہے اوسکے بدن میں لگنے سے فالج اور لقوہ اور رعشہ اور سکتہ پیدا ہوتا ہے **اعضائے سر** دخان زیبق سے سماعت جاتی رہتی ہے اور اگر منھ میں چلا جائے گندہ دہنی پیدا کرتا ہے **اعضائے چشم** دخان سے اسکے اگر آنکھ میں لگجائے بصارت جاتی رہتی ہے **اعضائے نفض** حکیم قولس نے بیان کیا ہے کہ بعض آدمیون نے سیماب مقتول کو ایلاؤس میں استعمال کیا ہے **سموم** زیبق مصعد سم قاتل ہے بسبب اسکے کہ اوسمین تقطیع زیادہ ہوتی ہے اور قوی علاج اسکا یہ ہے کہ دودھ پلائین اور قے کرائین۔ جالینوس کہتا ہے کہ اوسکو زیبق مقتول کی سمیت کے علاج

مین تجربہ نہین ہے۔ بعض طبیبون نے کہا ہے کہ زیبق مقتول اس سبب سے قتل کرتا ہے کہ بھاری زیادہ ہوجاتا ہے اور جس عضو اندرونی جلد سے کھانیکے بعد ملتا ہے اپنی گرانی کی وجہ سے اوسکو شگاف دیتا ہے - یہ کلام اس شخص کا ایسا ہے کہ اسکا محصل کچھ سمجھ مین نہین آتا - کشتہ سیماب سے چوہا مرجاتا ہے بلکہ زندہ پارہ سے بھی - اور دخان زیبق سے گزندہ حیوانات اور سانپ کے اقسام سب بھاگ جاتے ہین مترجم یہی امور باعث اسکے ہین کہ طبیب لوگ پارہ کے کشتہ سے ڈرتے ہین اور بے سمجھے بوجھے جو جی مین آتا ہے کہہ دیتے ہین اور جو لوگ علم کیمیاے عام یا فن خاص علم اکسیر کر جانتے ہین اون کا سبب مضحکہ ہوتا ہے میرے پاس اسوقت قلمی کتاب تصحیحات افلاطون بزبان عربی موجود ہے جسمین زیبق مقتول کے کھلانے کی مقدار شربت تک لکھی ہوئی ہے اور ہندی نباتات سے پارہ جو کشتہ کیا جاتا ہے سمیت تو کیسی تریاق ہوجاتا ہے اگر خدانے چاہا تو ایک جداگانہ کتاب تصنیف کرکے ان شبہات کو عام طبائع سے دور کرونگا

زاج جسکو ہندی مین پھٹکری کہتے ہین **ماہیت** پھٹکری کے اقسام قلقدار سپید او سرخ اور زرد اور سبز پھٹکری ہین اور قلقدیس ور قلقند اور قلقطار اور سوری مین یہ ہے کہ پھٹکری کے جملہ اقسام جواہر معدنی ہین او محلول ہونیکو قبول کرتے ہین جو پتھران مین ملے ہوے ہین وہ محلول نہین ہوتے اور خاص جوہر زاجی حل کو قبول کرتا ہے جیسے یہ اپنے معدن مین سیال تھا اور پھر بستہ ہوگیا -

مترجم یہ بیان بھی شیخ کا میرے نزدیک کوئی صحیح معنے نہین رکھتا ہے اسلیے کہ حل کے آٹھ طریقون مین جملہ احجار کا حل کرنا ممکن ہے - اسی پھٹکری کو مثانہ مین بند کرکے دوپہر کی آنچ سے گرم پانی مین تنہا حل کیا ہے اور جو سیال اور پتھرون کا بھی تھا وہ بھی محلول ہوا پس اگر اس کلام کے یہ معنے ہین کہ جتنی دیر مین پھٹکری حل ہوتی ہے اوتنی دیر مین وہ پتھر حل نہین ہوتا ہے تو شاید اس کلام کے معنے کچھ درست ہوجائین

قسن قلقطار زرد پھٹکری کو کہتے ہین اور قلقدیس سپید پھٹکری کو کہتے ہین اور قلقند سبز پھٹکری کو کہتے ہین اور سوری سرخ پھٹکری ہے اور یہ سب قسم کی پھٹکریان پانی مین اور پکانے مین حل ہوجاتی ہین سواے سرخ پھٹکری کے کہ اسکا تحجر اور سنگی زیادہ ہے اور سبز پھٹکری کی سنگی زرد پھٹکری یعنے کسیس سے زیادہ ہے اور اسکا انطباق یعنے طبقات کا باہم چسپیدہ ہونا زیادہ ہے - ہر ایک قسم پھٹکری کی طبیعت مین اپنے رنگ کی طرف مائل ہے جالینوس نے توہم اس بات کا کیا ہے کہ سرخ پھٹکری کی پیدائش زرد پھٹکری سے ہے اسلیے کہ جالینوس نے ایک مرتبہ دیکھا کہ زرد پھٹکری مین سرخ پھٹکری تھوڑی سی پائی ہوئی تھی تب اوس سے سرخ پھٹکری جدا ہوکر نکالی اور اس توہم مین جالینوس کے نظر ہے **اختیار** سبز پھٹکری جو مصری ہوتی ہے وہ قبرسی سے زیادہ قوی ہے لیکن امراض چشم مین قبرسی کی قوت زیادہ ہے - بے جلاے ہوئی پھٹکری کی قوت زیادہ ہے اور جلائی ہوئی کی لطافت زیادہ ہے اور زیادہ لطیف سپید پھٹکری اور سبز پھٹکری ہے اور معتدل زرد پھٹکری ہے اور غلاظت سب سے زیادہ سرخ پھٹکری مین ہے یہی سبب ہے کہ پانی مین نہین گھلتی ہے جس پھٹکری مین زرد زرد سونے کی سی لکیرین یا چھتیان ہون اوسکی قوت قریب بقوت زرد پھٹکری کے ہوگی - قلقطار کی عمدہ وہی قسم ہے جو بسرعت ریزہ ریزہ ہوجاے رنگ اسکا کاہی ہو اور پاکیزہ ہو یعنے میلی نہو اور پرانی نہو - اور زاج الحمر جسکو شحرا کہتے ہین عمدہ قسم اوسکی وہی ہے جو سخت ہو اور ایسی ہو کہ اوسمین سنہری چھتیان یا لکیرین چمکتی ہون اور اوسکی قوت مثل قلقطار کے ہے - سوری کی عمدہ وہی قسم ہے جو مصر سے آتی ہے اور سیاہ سیاہ رنگ ہے اوس سے جھڑتے ہین اور اوسکے اندر بہت سی تجویفین ہون یعنے سوراخ سوراخ ہون اور مزہ مین اوسکے زہومت ہو اور زبان اوسکے چکھنے سے سمٹتی ہو اسیطرح اوسکے سونگھنے سے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** ہر قسم پھٹکری کی محرق ہے اور خشکریشہ یعنے پپڑی پیدا کرتی ہے اور قابض ہے - سرخ پھٹکری مین لذع بہ نسبت زرد پھٹکری کے کم ہے اور کسیس مین قبض جملہ اقسام سے زیادہ ہے اور زرد پھٹکری مین قبض معتدل ہے **اورام و بثور** قلقطار حمرہ کو نفع کرتی ہے اور اون اورام کو جو دور تک اور پھیلتے ہون **جراح و قروح** جملہ اقسام پھٹکری کے زخم خارشت کو اور سعفہ خبیث ہیں اور قلقطار اور تمام اقسام کی پھٹکریون سے جو ناصور کیواسطے بتی بنائی جاتی ہے اوسکے رکھنے سے ناصور مین جو گوشت جملہ کرتا ہے اوس جلن کو موقوف کردیتی ہے **آلات مفاصل** سورے کا شراب ملاکر حقنہ کیا جاتا ہے پس عرق النسا کو نفع کرتا ہے **اعضاے سر** نکسیر بند کرنے کیواسطے ناک مین اسکو پھونک کر پہونچاتے ہین خصوصاً زرد پھٹکری کو - ہر ایک پھٹکری کلا اور اون اورام کو جو سوڑھے مین پیدا ہون اور ردی ہون فائدہ کرتی ہے - جب پھٹکری کو شہد مین پیسکر ایک بتی بنائین اور کان مین رکھین کان کے قرحہ کو اور اوس مدہ کو جو کان مین پڑگیا ہو فائدہ کریگی اور اسیطرح اگر اسکو پھونک کر کان مین کسی نے وغیرہ کے ذریعہ سے پہونچائین - دانتون مین جو تاکل پیدا ہو اوسکو بھی مفید ہے

سرخ پھٹکری جسکا نام سوری مشہور ہو دانتون کو مضبوط کرتی ہے اور ڈاڑھیں جو ہل گئی ہون اونکو جما دیتی ہو۔ زاج سوختہ مین سورنجان ملاکر جب زبان کے نیچے رکھین ضفدع اللسان کو فائدہ کرتی ہو جو قیروطی پھٹکری سے بنائی جائے خصوصًا سرخ پھٹکری کی قیروطی آکلہ مین اور آکلہ مینی اور دونون کے قروح کو فائدہ کریگی **اعضاے چشم** زرد پھٹکری خصوصًا اور عمومًا ہر ایک پھٹکری پلکون کی صلابت اور خشونت کو فائدہ کرتی ہو **اعضاے نفس** پھیپھڑے کو خشک کر دیتی ہو اسلئے اکثر قتل کرتی ہو **سموم** آسمیں قوت سمی ہو جو پھیپھڑے کو خشک کرتی

زرنیخ جسکو ہندی مین ہرتال کہتے ہین اسکی ایک قسم سپید ہوتی ہو اوسکو گودنتی کہتے ہین اور ایک قسم سرخ ہوتی ہو اور ایک قسم زرد ہوتی ہے۔ **اختیار** عمدہ ہرتال کی وہی ہو جو سرخ ہو رنگ گہرا ہو ریزہ ریزہ ہو اور پس جائے گندھک کی بو اوسمین آتی ہو اور زرد ہرتال کی عمدہ قسم وہی ہو جو ارمنی ہو سنہری رنگ کے پرت اوسمین ہون اور وہ پرت پتلے پتلے ہون جیسے زرداپرک کی پرت ہوتی ہین **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہو **افعال وخواص** کل اقسام ہرتال کی عفونت پیدا کرتی ہو قلع بہت کرتی ہو اور سرخ ہرتال تلدیقون سے بہتر ہو **زینت** بالون کو تراش ڈالتی ہو اور راتینج کے ہمراہ بالخورہ پر لگائی جاتی ہے۔ **جراح وقروح** چربی ملاکر زخمون پر لگائی جاتی ہو اور **اورام وبثور** چربی اور تیل ملاکر تر کھجلی پر اور سعفہ تر پر اور سڑے ہوے مقام پر لگائی جاتی ہو اور جلد کو جلا دیتی ہو اور مرمکی ملاکر جون کے قتل کرنے کیواسطے اور جون کے جو نشان رہجائین اونکے دور کرنے کیواسطے لگائی جاتی ہو۔ اور زفت ملاکر خون کے داغ مٹانے کیواسطے طلا کیجاتی ہو اور کبھی زفت ملاکر جون کے مارنے کیواسطے لگاتے ہین **اعضاے سر** قیروطی جو ہرتال سے بنائی جائے خصوصًا سرخ ہرتال سے وہ قیروطی آکلہ مین اور آکلہ مینی کو نفع کرتی ہو اور دونون کے قروح کو بھی فائدہ کرتی ہو **اعضاے نفس** جو لوگ کہ اونکے سینہ وغیرہ سے قیح نکلتی ہو اونکو ادمالی اور ماءالعسل ملاکر پلائی جاتی ہو اور راتینج ملاکر پرانی کھانسی کیواسطے اسکی دھونی دیجاتی ہو اسیطرح جو شخص کہ اوسکی کھنکھار مین پیپ آتی ہو اوسکو بھی اسی کی دھونی دیجاتی ہو۔ کبھی ربوکی گولیون مین بھی ہرتال کو داخل کرتے ہین **اعضاے نفض** روغن گل مین اسکو آلودہ کرکے پھنسیون پر اور بواسیر کے مسون پر لگاتے ہین **سموم** ہرتال واڑائی ہوئی سم قاتل ہے

زبدالبحر جسکو ہندی مین سمندر پھین کہتے ہین **ماہیت** اسکی پانچ قسمین ہین ایک اسفنجی جو ابر مردہ کے مشابہ ہو زرد رنگ اور ستبر بازہومت ہوتا ہے بو اسکی بُری ہوتی ہو جیسے مچھلی مین سڑاندہ آتی ہو دوسری قسم سپیدی مائل اور بہت متخلخل جسمین سوراخ زیادہ ہوتے ہین یہ سبک ہوتی ہو اور لانبا فلکڑا نرم ہو اوسکی تری جیسے کائی کی ہو تیسری قسم کیڑون کی شکل پر ہوتی ہو نفشئی رنگ اور شکل اسکی ایسی ہی ہوتی ہو چوتھی قسم مشابہ اوس صوف کے ہوتی ہو جو میلا ہو یہ سبک ہوتی ہو اور سوراخ دار پانچوین قسم قطری ہو جو سپید رنگ ہوتی ہو ظاہر اسکا چکنا ہوتا ہو اور اندر سے کھردری باخشونت ہو اسمین کچھ نہین ہوتی ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال وخواص** جملہ اقسام کے چرک کو پاک کردیتی ہو جالی اور محرق ہو اور تیسرے قسم کی لطافت جملہ اقسام سے زیادہ ہو **زینت** جلا ہوا سمندر پھین خصوصًا تیسری قسم کا بالخورہ کیواسطے مفید ہے۔ اور قطری یعنی پانچوین قسم کا نورہ کا جز ہو کہ بال گرا دیتا ہو اور بہق کو فائدہ کرتا ہو۔ وہ دونون قسم جو اسفنج کی شکل پر ہین اوبٹنے کی دواؤن مین داخل کیجاتی ہین اور ثبور لبینہ اور چہرہ کے داغ کی دوا مین پڑتی ہو۔ باقیماندہ اقسام بال تراشنے مین بکار آمد ہین اور پانچوین قسم جو چکنی ہو دانتون کی جلا کرتی ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ دانتون کے جلا کرنیکی قوت اسمین پوری ہو **اورام وبثور** سماری ورم پر پانچوین قسم جو چکنی ہوتی ہو لگائی جاتی ہو اور گلابی رنگ کا سمندر پھین خنازیر کی دوا ہو **جراح وقروح** خارش جسمین کرنڈ پڑگئے ہون اور داد کے اقسام کو مفید ہو خصوصًا وہ جسمین جو اسفنجی ہوتی ہین **آلات مفاصل** گلابی رنگ کا سمندر پھین ثوم اور روغن گل ملاکر نقرس پر لگایا جاتا ہو **اعضاے غذا** گلابی رنگ کا سمندر پھین تلی کے مرض کو مفید ہو اور استسقا کو **اعضاے نفض** گلابی رنگ کا سمندر پھین دشواری سے پیشاب آنے کو نفع کرتا ہو اور ریگ مثانہ و درد گردہ کو نافع ہے

زنجفر جسکو ہندی مین شنجرف کہتے ہین **ماہیت** ایک قوم نے کہا ہو کہ اسکی قوت سپیدہ کی ایسی ہو اور دوسری قوم نے کہا ہو کہ اسکی قوت مثل قوت شادنج کے ہو **طبیعت** صحیح تر یہی مذہب ہو کہ شنجرف گرم خشک ہے اور شاید کہ اسکی گرمی اور خشکی آخر درجہ دوم کی ہو۔ اسکے سوا اور کچھ لوگون نے

کما ہو اونکو شناخت اچھی طور پر نہین تھی افعال وخواص بعضون کے نزدیک اسکا قبض بہ نسبت اسکی جذب کے زیادہ قوی ہو اور بعضون نزدیک جذب کا اسکے قبض سے زیادہ ہو جراح وقروح زخمون کو مندمل کرتی ہو اور قروح مین گوشت بھر لاتی ہو خونچکی آتش کو مفید ہو اور ضعف کو بیخ اندھوریون کو اعضاے سر دانتون کے کرم خوردہ ہونے اور سڑ جانے کو منع کرتی ہو۔

زجاج آبگینہ کو کہتے ہین جسکی ہندی مین کانچ ہو طبیعت پہلے درجہ مین گرم ہو اور دوسرے درجہ مین خشک ہو زینت دانتون مین جلا دیتی ہو اور اگر روغن زیت کے ساتھ طلا کیجاے بال وہ لاتی ہو افعال وخواص تلیین قبض ہو اور لطافت ہو اعضاے سر یعنے بالونکی کمو تو نہین ہو سیل یا جون وغیرہ کسی ہوئی ہوتی ہین ان کو صاف کرتی ہو سوخت سر کو اسے دھوئین ان کو نہین جلا پیدا کرتی ہو اعضاے چشم آنکھون مین جلا کرتی ہو اور سفیدی چشم کو دور کرتی ہو زجاج سوختہ مین قوت زیادہ ہو اعضاے نفض پسی ہوئی کانچ اور جلی ہوئی سنگ مثانہ اور سنگ گردہ کو زیادہ مفید ہو جب کسی شراب کے ساتھ ملائی جاے۔

زرنب جسکو ہندی مین برہمی کہتے ہین ماہیت چھوٹی چھوٹی شاخین پتلی پتلی اور گول ہوتی ہین نکلا سے لیکر قلم کی حد تک موٹی ہوتی ہین سیاہ زردی مائل مزہ کچھ نہین اور نہ بو اور جو تھوڑی سی بو آتی ہو تو خوشبو جیسے اترج کی بو اور قوت اوسکی جوزبوا کی قوت ہو لیکن اسکی لطافت جوزبوا سے کچھ کم ہو اور کبھی دارچینی کے بدلے قرار دیجاتی ہو طبیعت دوسرے درجہ مین گرم خشک خواص اسمین قبض ہو اور ریاح کی تحلیل کرتی ہو اعضاے سر پانی ملا کر اسکی ناس لیجاتی ہو روغن گل بھی اسمین شریک ہوتا ہو جو سردی سے جو درد سر ہو اوسکے واسطے اعضاے غذا معدہ اور جگر بارد کو نفع کرتی ہو اعضاے نفض نسکر کو بستہ کرتی ہے۔

زبد جسکو ہندی مین مکھن کہتے ہین طبیعت درجہ اول مین گرم تر ہو اور رطوبت اسکی حرارت پر فوقیت رکھتی ہو افعال وخواص منضج ہو اور محلل ہے مرخی ہے تحلیل اسکی ایسے بدن مین جو سختی نرمی مین متوسط ہو سخت بدن مین نہین ہوتی ہے اور نرم بدن مین اسکی تحلیل بسہولت ہوتی ہو۔ دخان اسکا مجفف ہو اور قبض بہ نرمی پیدا کرتا ہو درد مین جو مادہ اعضا کی طرف گر رہا ہو۔ سکون پیدا کرتا ہو زینت بدن پر اسکا طلا کیا جاتا ہو جس غذا کو اچھی طرح قبول کرتا ہو فربہی لاتا ہو جراح وقروح پھیپھڑے کی جراحت کو نفع کرتا ہو اور قرحہ کو بھر لاتا ہو اور چرک وغیرہ سے پاک کردیتا ہو اعضاے سر اسمین اور دوائین ایسی ملائی جاتی ہین جو جراحات حجاب دماغ کو مفید ہون او اون جراحات کو جو کان کی جڑون مین ہون خواہ پیپ پڑ چکی ہو اور اون دواؤن مین جو مسوڑھے کے ورم کی ہون اور قلاع کی دواؤنمین بھی اسکو ملاتے ہین۔ وہ لوگ دانتون کی جڑونمین جب اسکا طلا کرتے ہین بآسانی دانت نکل آتے ہین اعضاے نفس سردی اور خشکی سے جو کھانسی آتی ہو اوسکو نفع کرتا ہو خصوصا بادام وشکر ملاکر۔ اسیطرح ذات الجنب وذات الریہ کو فائدہ کرتا ہو نفث یعنے کھنکھار وغیرہ کی طرف سے جو چیز نکلتی ہو اوسکے نکلنے مین آسانی کردیتا ہو اور اوسمین نضج پیدا کرتا ہو اسیطرح ہمراہ روغن بادام کے نضج پیدا کرنا اسکا زیادہ ہو لیکن تنہا زبد مین تنقیہ کی قوت کمتر ہو بہ نسبت نضج پیدا کرنے کے اور شکر کے ہمراہ معاملہ برعکس ہو یعنے نضج پیدا کرنیکی قوت زیادہ تنقیہ سے ہو نفث الدم کو منع کرتا ہو اور مدہ جسکی کھنکھار مین آتا ہو جب اسکا لعوق بقدر ڈیڑھ اوقیہ کے ہمراہ شہد کے چاٹا جاے مفید ہوگا اعضاے نفض ملین ہو اور بکثرت اسکا استعمال کرنا مسہل ہو۔ اورام گرم اور صلب اوی جو آنتون مین اور رحم مین وانثیین مین ہون اون کیواسطے اسکا حقنہ دیا جاتا ہے مثانہ کے منفذ مین جو پھوڑے ہون اونکے دوا مین داخل کیا جاتا ہو۔ سموم اقسام زہر کی مقاومت کرتا ہو اور سانپ کے کاٹنے پر اسکو طلا کرتے ہین۔

زفت جسکو ہندی مین رال بھی کہتے ہین ماہیت مشہور ہو اور دو قسم کی ہوتی ہو دریائی سیاہ رنگ گیلی ہوتی ہو معجونون مین داخل کیجاتی ہو اور دیدار قبیل قار ہو۔ اور پہاڑی خشکی ہوتی ہو خشکی ایک قسم درخت تیقیوب سے بہہ کر برآمد ہوتی ہو۔ اور بہت سی قسمین ہین جو صنوبر کے درخت سے نکلتی ہین پہلے پہلے وہ گیلی ہوتی ہین بعد اسکے بیکار خشک ہوجاتی ہین۔ اکثر جو زفت پائیجاتی ہو وہ تیقیوب کے درخت سے نکلی ہوئی ہو اور وہ درخت چھوٹی قسم صنوبر کی ہو روغن زفت قریب قریب قطران کے ہو طریقہ اوسکے بنانے کا یہ ہو کہ جسوقت زفت کو پکانے لگین روغن کو ٹپکا دین یا جس برتن مین اوسکو پکاتے ہون اوسکے منہ پر تھوڑا سا صوف لٹکا دین تا کہ اسکے بخارات سے تر ہو جاے جب تر ہو جاے کسی دوسرے برتن مین اوسکو نچوڑ لین بس یہی روغن ہے۔ علاوہ بران یہ بھی ممکن ہو کہ اوس روغن کو قرع انبیق مین ٹپکائین کہ یہ ٹپکانا اوس طریقے سے بہتر ہو جو اوپر لکھا گیا اور جو میل وغیرہ پکاتے وقت اوپر

چڑھتا ہے اور روغن میں مل جاتا ہے اوس سے بھی حفاظت ہو جاتی ہے **افعال و خواص** منضج ہے اخلاط غلیظہ کا اور خوب جلا کرتا ہے مسخن ہے اور زفت تازہ و تر میں نضج دینے کی قوت زیادہ ہے اور زفت یابس میں تجفیف کی شدت ہے اور مرہم کی دواؤں میں پڑتا ہے **زینت** ناخون کی سپیدی کو دور کرتا ہے۔ خون کو بطرف اعضا کے کھینچ لاتا ہے پس اعضا کو فربہ کر دیتی ہے خصوصاً اگر بار بار بدن پر ملی جائے اور رفتہ رفتہ بہت درشتی سے چھڑائی جائے قدم کے پھٹ جانے کے مقام پر اسکو طلا کرتے ہیں اور دیگر اعضائے شقاق پیدا ہوئی اسکا کو دور کر دے۔ باخورہ پر جب اسکا ضماد کریں بال دکھلاتی ہے **اورام و ثبور** اورام صلبہ کو نرم کرتی ہے خصوصاً زفت رطب - آرد جو ملا کر ضماد زیر بغل کی جلی ہے۔ اگر گندھک یا پوست درخت تینوب نفت میں ملا کر طلا کریں نملہ کے پھیلنے کو منع کرتی ہے۔ خنازیر و غیر پختہ ورموں کو دفع کرتی ہے **جراح و قروح** وادے جملہ اقسام کو دور کر دیتی ہے۔ جو قروح بہت گہرے ہوں اون میں گوشت دکھلاتی ہے خصوصاً دقاق کندر اور شہد کے ہمراہ۔ اور جو قروح ایسے ہوں کہ اون میں رطوبات فاسدہ بھرے ہوں اونکا تنقیہ کر دیتی ہے۔ زفت یابس میں زخموں کے خشک کرنے کی قوت زیادہ ہے اور اسیطرح زفت یابس بھوڑوں میں خشکی پیدا کرتی ہے **آلات مفاصل** ورام عضل کو نفع کرتی ہے — **اعضائے سر** خشک و تر دونوں قسم کی زفت سر کے قروح کیواسطے اچھی دوا ہے **اعضائے چشم** زفت کا دھواں جو بالعین یعنی بھوون کی درازی مو کو درست کر دیتا ہے اور پلکوں کے بال دکھلاتا ہے اور ڈھلکے کو روک دیتا ہے اور جو قرحہ آنکھ میں پڑے ہوں اونکو بھر لاتا ہے بصارت میں تیزی پیدا کرتا ہے **اعضائے نفس** کھانسی جو سرد خشک ہے اوسکو نفع کرتی ہے خصوصاً بادام اور شکر ملا کر اسیطرح ذات الجنب اور ذات الریہ کو مفید ہے اور نفث کے نکلنے میں آسانی کر دیتی ہے اور اوسمیں نضج پیدا کر دیتی ہے اسیطرح روغن بادام کے ہمراہ۔ اور نضج دینا اسکا زیادہ ہے مگر تنہا زفت میں تنقیہ کمتر ہے بہ نسبت نضج دینے کے اور شکر کے ہمراہ معاملہ بالعکس ہے اور نفث الدم کو منع کرتی ہے اور درد رہ کے کھونے کو روکتی ہے جسوقت بقدر ڈیڑھ اوقیہ کے زفت کو شہد ملا کر تناول کریں **مترجم** یہانتک جو عبارت اعضائے نفس کی سرخی سے لکھی گئی بالکل مکرر معلوم ہوتی ہے اور اوسی عبارت سے ملتی ہے جو زہد کے اعضائے نفس کے بیان میں گذر چکی ہے اور تکرار عبارت کا سبب معلوم نہیں کاتب کی غلطی تو معلوم نہیں ہوتی شاید اصل نسخہ میں کوئی غلط آگیا ہو **متن** زفت رطب کو جسوقت خشک پی لینگے لیکن توانیق کو نفع کریگا **اعضائے نفض** یعنی ہے اور بہت استعمال کرنا اسکا بمقدار کثیر درست نہیں اورام گرم اور اورام صلب سوداوی کیواسطے جو امعا اور رحم اور مقعد میں ہوں اسکا حقنہ دیا جاتا ہے۔ غرض خانہ کی جراحات کی دوا [illegible] زفت رشتاق و مقعد [illegible] زہروں کی سمیت کا مقابلہ کرتا ہے اور سانپ کاٹے [illegible]

زعفران اسکو ہندی میں کیسر کہتے ہیں **ماہیت** اچھی زعفران وہی ہے جو تازی اور خوش رنگ خوشبو ہو اور اوسکے ریشہ پر جو مثل بال کے ہوتا ہے تھوڑی سی سپیدی ہو مگر بہت سپیدی نہ ہو اور ریشہ اوسکا بھرا ہوا ہو یعنی پچکا نہو اور پورا ہو اوسکے ٹکڑے نہ ہوگئے ہوں [illegible] اور سبز رنگ کی ہو [illegible] ہوکر ٹوٹ نہ جائے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** قبض ہے محلل ہے منضج ہے اسیلئے کہ اسمیں قبض موجود [illegible] حرارت اسکی معتدل ہے منضج ہے۔ جالینوس [illegible] کہ حرارت اسکی قوی [illegible] اوسکے قبض کے [illegible] زعفران کسی خلط کی اعانت یقیناً نہیں کرتی بلکہ اخلاط کو [illegible] ہے اور عفونت کی اصلاح کرتی ہے اور احشا یعنی اعضائے اندرونی کی تقویت کرتی ہے **زینت** رنگ کو خوشنما کر دیتی ہے جب پلانے میں اسکا استعمال کیا جائے **اورام و ثبور** اورام کی تحلیل کر دیتی ہے ورم حمرہ پر اسکا طلا کیا جاتا ہے۔ **اعضائے سر** درد سر پیدا کرتی ہے اور سر کو مضر ہے خمار کیواسطے منفعت [illegible] پیدا ہوتی جاتی ہے اور نیند بھی پیدا کرتی ہے حواس میں کدورت پیدا کرتی ہے۔ جسوقت شراب میں اسکو ملا کر پلائیں اسقدر نشہ کرے گی کہ آدمی آپے سے جاتا رہے۔ اور [illegible] کان میں جو ورم گرم ہے اوسکو نفع کرتی ہے **اعضائے چشم** آنکھ میں جلا کرتی ہے جو نزلہ آنکھ میں اوترتا ہو اوسکے اوترنے کو منع کرتی ہے غشاوہ یعنی جھلی آنکھ میں نہیں پڑنے دیتی ہے زرقت یعنی کبودی جو بیماریوں کے سبب سے آنکھ میں آجاتی ہے اوسکے دور کرنے کیواسطے بطور سرمہ کے اسکو لگاتے ہیں **اعضائے نفس و صدر** مقوی قلب ہے مفرح ہے۔ جس شخص کو برسام کا مرض ہو یا شوصہ میں

گرفتار ہو اوسکے سُلانے کیواسطے سونگھائی جاتی ہے خصوصاً روغن زعفران کہ نوم قوی ہے۔ سانس کی آمدرفت میں آسانی پیدا کرتی ہے آلات نفس کی تقویت کرتی ہے **اعضائے غذا** اشتہا پیدا کرتی ہے اشتہا کو ساقط کردیتی ہے اسلیے کہ زعفران کو اوس ترشی سے سودا کی جو بروقت اشتہا کے ہوتی ہے مخالفت اور ضد ہے لیکن زعفران معدہ اور جگر کی تقویت کرتی ہے بسبب اپنی حرارت کے اور اوس قوت کے جس سے دباغت معدہ کی کرتی ہے اور بسبب قبض کے جو اسمیں ہے اور ایک قوم نے کہا ہے کہ زعفران طحال کیواسطے اچھی چیز ہے **اعضائے نفض** باہ کو برانگیختہ کرتی ہے اور ادرار بول کرتی ہے صلابت رحم کو اور ورم رحم کے مٹجانے کو اور قروح خبیثہ جو رحم میں ہوں اونکو نفع کرتی ہے جس وقت ہمراہ موم اور زردی بیضہ کے زعفران مع دو چند وزن اوسکے روغن زیت کے استعمال کیا جائے بعض طبیبوں نے کہا ہے کہ اگر زعفران کو وہ عورت پی لے جسکو بچہ پیدا ہونے میں سے درد زہ کی تکلیف ہو فوراً لڑکا پیدا ہوجائے گا **سموم** کہتے ہیں کہ تین مثقال زعفران کو جو شخص تناول کرے اسقدر تفریح زیادہ کریگی کہ آخر کو وہ شخص مرجائیگا جیسے شادی مرگ سے آدمی مرجاتا ہے **ابدال** بدل اسکا ہم وزن اوسکے قسط تیسرے حصہ اور چہارم وزن اوسکے پوست سلیخہ یعنی تج ہے۔

زنجار جسکو ہندی میں زنگار کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے طریقے اسکے بنانے کے بہت سے ہیں اور خلاصہ سب کا یہی کہ تانبے پر کائی یا سبز رطوبت جم جائے سرکہ کے توڑ دے یا تانبے کے برادہ پر سرکہ چھڑکنے سے کہ اوسکے بعد اوس برادہ کو تری کے مقام میں دفن کردیں خواہ جس برتن میں سرکہ بھرا ہو اوسکے منھ پر تانبے کا برتن اوندھا کرکے رکھیں اور ساتتے دنوں تک رہنے دیں کہ زنگار پیدا ہوجائے بعد اوسکے زنگار کو اوس برتن سے چھیلکر چھڑالیں یا تانبے کے برادہ میں نوسادر ملاکر تری میں دفن کردیں یہ سب ہی سب طریقے زنگار بنانے کے مشہور ہیں۔ ایک اور طریقے سے بہت لطیف زنگار بنایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ سرکہ کشید کیا ہوا (جیسے عرق نعناع) کو تانبے کے برتن خواہ دیگچے وغیرہ میں رکھکر تانبے کے دستہ سے کوٹیں دھوپ میں پیسنا شروع کریں یہانتک کہ پیستے پیستے اوسمیں سبزی آجائے پھر اسمیں پھٹکری اور نمک تھوڑا سا ڈالکر دوبارا پیسنا شروع کریں جب گاڑھا ہوجائے اور یکجا ہوجائے خواہ یکجا کرکے اوسکو سکھالیں بعد اسکے پھر اوپر سرکہ مقطر ڈالکر تھوڑا پیسا جیسا کہ کر تھوڑی دیر پیسیں اور تری کی جگہ پر رکھدیں بعد اسکے اوسکو یکجا کرکے سکھالیں

کبھی اون سخت پتھروں پر جو تانبے کے معدن میں ہوتا ہے زنگار خود بخود پیدا ہوا کرتا ہے اور کبھی معدن مس میں زنگار بھی پایا جاتا ہے **اختیار** بہتر قسم زنگار کی وہی ہے جو معدنی ہو اور قوی زیادہ وہ زنگار ہے جو توبال یعنی دیگ سے اور سنگ اسفنج سے بنایا جائے۔ سرکہ سے بنایا ہوا زنگار زیادہ نرم ہوتا ہے بہ نسبت اوس زنگار کے جو نوسادر سے بنایا جائے **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال وخواص** جلا کرنیوالا ہے اور سخت اور نرم دونوں طرح کے گوشت کو گلا دیتا ہے قیروطی بنانیسے اسکی تیزی میں تعدیل ہو جاتی ہے پھر اسمیں تخفیف رہجاتی ہے اور لذع نہیں کرتا **جراح وقروح** جو قروح کہ مادہ اونکا پھیلتا ہو اوسکے پھیلنے کو منع کرتا ہے گوشت کو زخم کے ابھرا آتا ہے جب قیروطی بن پڑے۔ جو قروح چرکنی ہوں اونکا چرک دور کردیتا ہے۔ زنگار ہمراہ ظروف اور علک الانباط کے اوس کھجلی کی دوا ہے جسمیں خارش پڑتے ہوں اور برص اور بہق کی بھی دوا ہے **اعضائے سر** جو زنگار نوسادر اور پھٹکری اور سرکہ سے بنایا گیا ہو جب اوسکو پیسکر ناک میں پھونکنے کے ذریعہ سے پہونچائیں اور منھ میں پانی بھرلیں تاکہ حلق تک زنگار نہ پہونچنے پائے اس ترکیب سے ناک کی بدبو اور جو خراب زخم ناک میں ہوں سب دفع ہوجائینگے۔ یہ کہ زنگار جو سرکہ سے بنایا جائے مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے اور راسن زنگار کی قیروطی مسوڑھے کے ورم کو فائدہ کرتی ہے اور اسیطرح تانبے کا زنگار **اعضائے چشم**۔ پلکوں کے موٹے ہونے کو اور پلکوں کے بھدے اور بھاری ہونیکو کہ اچھا کرتے اور خوشہ سکیں فائدہ کرتا ہے۔ اور آنکھوں میں جلا دیتا ہے قروح چشم کی دواؤں میں داخل کیا جاتا ہے آنسو بہ کثرت بہاتا ہے جب زنگار سرمہ میں داخل کرکے آنکھ میں لگایا جائے تدبیر مصائب یہ ہے کہ پہلے آنکھ کو اسفنج سے گرم پانی میں ڈبو کر سینک دیں **اعضائے النفض** بواسیر کی دواؤں میں داخل کیا جاتا ہے اور اسکی بتی اشق ملاکر بواسیر میں رکھی جاتی ہے

زبرۃ النحاس یہ ایک چیز ہے جیسے نمک یا کف واندوانہ اسکے تانبے کو گرم کرنیسے پیدا ہوتے ہیں **افعال وخواص** بعض ہے اکال ہے لذاع ہے **جراح وقروح** گوشت زائد کو صاف کردیتی ہے **اعضائے سر** قروح گوشت کی خشک کرنیوالی دواؤں میں داخل کیجاتی ہے سپید قسم اسکی جب اوسکو پیسکر کان میں پھونکنے کے ذریعہ سے پہونچائیں کری گوش کا جو مرض پیدا ہوتا ہو اوسکو دور کردیتی ہے خشک پاسکو شہد ملاکر لگاتے ہیں بسبل دان اور اورام کو جو نرم گوشت میں حلق کے ہوں اور ورم لہات کو دور کردیتی ہے **اعضائے النفض** جلا یا ہوتا

جو برابر ڈیڑھ ماشہ کے ہین اگر پلائی جاے خلط غلیظ کا اسہال کرتی ہے اور زرداب کو نکال دیتی ہو بواسیر کی خشک کرنے والی دواؤن مین اور قروح مقعد کے ادویہ مین داخل کیجاتی ہو

زوفرا ایک درخت ہو جسکے دانہ انجدان کے مشابہ ہوتے ہین اُنکو جرا کہتے ہین مشابہ سداب کے ہوتا ہو اور اس درخت کو دینارویہ کہتے ہین **طبیعت** گرم خشک ہو **افعال وخواص** نفخ کی تحلیل کرتی ہو **اعضاے نفض** بیخ اوسکی اور تخم اوسکا منی کے خشک کرنے مین سداب کی قوت سے مشابہ ہو **سموم** بچھو کے کاٹنے مین اسکا پلانا اور لگانا دونون مفید ہین -

زرین درخت بعض آدمی اسکو آزاد درخت بھی کہتے ہین **آلات مفاصل** عرق النسا کو فائدہ کرتا ہو **اعضاے نفض** اسکی بیخ کا عرق مع فنجنج ملاکر اگر دشواری سے پیشاب آتا ہو یا حیض کے آنے مین دشواری ہو تو پلایا جاے فائدہ کریگا - جو خون **مثانہ** مین بستہ ہو گیا ہو اوسکو نکال دیتا ہو **سموم** ہوام کے کاٹنے کو نفع کرتا ہے -

زعرور بفتح زاے معجمہ جسکو ن عین مہملہ مشہور پھل ہو ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہو جسکی گٹھلی تینکی ہوتی ہو اور ایک قسم اسکی وہ ہے جسکو یونانی زبان مین انیلس ورسطافیون کہتے ہین اور اکثر اسکا نام جنگلی سیب بھی کہتے ہین اسکا درخت سیب کے درخت سے پتون مین مشابہ ہوتا ہو مگر اوس سے چھوٹا ہوتا ہو مزہ بکٹھا **خواص قابض** ہو اور مجید سے قبض اسکا زیادہ ہو صفرا کو تسکین دیتا ہو سیلان رطوبات جمیع اقسام کو ہر ایک پھل سے زیادہ بند کرتا ہے **اعضاے سر** افیلس بحورد سر پیدا ہوتا ہو **اعضاے غذا** افیلس معدہ کیواسطے خراب چیز ہو **اعضاے نفض** حبس طبیعت کرتا ہو مگر پیشاب کو بند نہین کرتا ہو

زبل جسکو ہندی مین مینگنی یا گوبر وغیرہ کہتے ہین **ماہیت** مختلف قسم کی ہوتی ہو جس حیوان کا فضلہ ہو اوسی کا اوسمین اثر ہوتا ہو بلکہ ایک ہی قسم کے حیوان کے اشخاص کا فضلہ بھی طرح طرح کا ہوتا ہو خصوصاً آدمی کا فضلہ اختیار بط کی بیٹ کا استعمال جائز نہین ہو کہ اسمین حرارت بافراط ہو باز او جرہ اور اور باشہ اور اسیطرح سب شکاری چڑیون کی بیٹ کا بھی استعمال نہین ہوتا ہو اسلیے کہ حرارت اسکی بافراط ہو **طبیعت** کسی قسم کی زبل گرم تر ہو اور ترطیب نہین پیدا کرتی ہو کبوتر کی بیٹ بہت زیادہ گرم ہو بہ نسبت اور جانورون کی بیٹ کے جسکا **استعمال** دوا مین کیا جاتا ہو صحرائی چڑیان

اونکی بیٹ نقصان اور کمی رکھتی ہو بہ نسبت پالی ہوئی چڑیون کے اور بارش جانورون کے فضلات کمزور ہین چھپتے جونیوالون سے **افعال وخواص** بکری کی مینگنی خصوصاً پہاڑی بکری کی ہر ایک سیلان خون پر لگائی جاتی ہو بچھال کبوتر کو جلا کر اور بے جلائے ہوے یہ بھی ہر ایک سیلان خون پر لگائی جاتی ہو بچھال کبوتر جلد کی سرخ کرنیوالی دواؤن مین داخل ہو اور آرد جو ملا کر کلف پر بھیڑ کی مینگنی جلانے سے لطیف زیادہ ہو جاتی ہو اور گرمی اسکی نہین بڑھتی **زینت** بھیڑ کی مینگنی سرکہ ملا کر مسون پر لگائی جاتی ہو خواہ لٹکی ہون یا سری ہون یا توتی ہون - ٹڈی کی بیٹ کلف اور بہق پر لگائی جاتی ہو زرزور کی مینگنی جسکو سفرجین کہتے ہین بشرطیکہ دھان کے کھیت مین چرتی ہو وہ بھی یہی فائدہ کرتی ہو اسیطرح فردون جو ایک جانور ہو اوسکی مینگنی اور گوہ کی مینگنی رنگ کو خوشنما کردیتی ہو خصوصاً پہاڑی گوسفند کی مینگنی کو جلا کر بالخورہ پر رکھتے ہین اسیطرح جوہے کی مینگنی وہ جوہا جو بہت بڑا ہو کبوتر کی بیٹ رنگ کو خوشنما کرنیوالی دواؤن مین داخل ہو - گوہ کا فضلہ چھائین کو دور کردیتا ہو اسکو ہمنے بھی تجربہ کیا ہو اورام و خنبور کاٹے بیل کا گوبر سرکہ ملا کر اون پھوڑون پر رکھا جاتا ہو جسکا مادہ گرم ہو بیل وس حرارت مین سکون پیدا کرتا ہو بھیڑ کی مینگنی اور بکری کی مینگنی سرکہ ملا کر آگ سے جلے ہو مقام پر بھی لگائی جاتی ہو اور موم اور روغن گل بھی اوسمین ملانا چاہیے کبوتر کی بیٹ شہد اور السی ملا کر آتشک کے دانون پر پھوڑی ڈالنے کیواسطے اور آگ کے جلے ہوے مقام پر لگائی جاتی ہو گوسپند کی مینگنی نقش جلد کیواسطے مفید ہو کبوتر کی بیٹ داؤ چڑی کی بیٹ داد پر لگائی جاتی ہو اور اسیطرح زرزور کی بیٹ جو دھان کے کھیت مین چرتا ہو **جراح قروح** کتے کی بیٹ جو ہڈیون کے کھانیکے بعد بر آمد ہو پرانے قروح کو نفع کرتی ہو **آلات مفاصل** گاے کا گوبر عرق النسا پر ضماد کیا جاتا ہو بکری کی مینگنی خصوصاً پہاڑی بکری کی مینگنی سور کی چربی ملا کر نقرس پر اور عرق النسا پر لگائی جاتی ہو سور کی بیٹ جو خشک ہو گئی ہو سرکہ ملا کر عضل کی سستی اور کمزوری کیواسطے لگائی جاتی ہو اور قیروطی ملا کر التواے عصب پر اور صلابات کے جملہ اقسام پر لگائی جاتی ہو کبوتر کی بیٹ وجع مفاصل پر بکری کی مینگنی بھی صلابات مفاصل پر اور مفاصل کے ورم پر منجملہ مجربات کے ہو خصوصاً سرکہ مین پانی ملا کر جب اس مینگنی کو اسمین جوش دیکر لگایا جاے یہ دوا مجربات جالینوس سے ہو اسیطرح آرد جو کے ہمراہ اور یہ دوا اس شخص کے

واسطے مناسب ہر جسکا گوشت سخت ہوا ور جلد کے نیچے مخفی ہو اور پتلا ہو گیا ہو **اعضائے سر** - برگین خر تازہ نکسیر قوی مین سونگھایا جاتا ہے پس رک جاتی ہر یا اسکو نچوڑ کر ایک قطرہ ناک مین ڈال دیتے ہین جب بھی نکسیر بند ہو جاتی ہر - کبوتر کی بیٹ سعفہ کو مفید ہر - جالینوس کہتا ہر مین چرنے والے کبوتر کی بیٹ کو تخم بالم ملا کر اس درد سر مین استعمال کرتا ہون جسکا نام بیضہ ہر پس درد سر زائل ہو جاتا ہر - گائے کا گوبر ان اورام پر لگایا جاتا ہے جو پس گوش پیدا ہون **اعضائے چشم** - فضلہ گوہ اور سوسمار اور تماح یعنے بجو کا سپیدی چشم پر لگایا جاتا ہر فضلہ خطاف یعنے شپرہ بیاض چشم کیواسطے عجیب اثر کرتا ہر اسکا تجربہ خود مین نے کیا ہر - **اعضائے نفس و صدر** - سور کی مینگنی پانی یا شراب ملا کر نفث الدم کو مفید ہر اور پہلو کے درد کو کتے کی بیٹ جسنے ہڈیان کھائی ہون چرپے پر خناق کیواسطے لگائی جاتی ہر اسیطرح چھوٹے لڑکون کا فضلہ اور اتنا فائدہ کرتی ہر کہ مشتر اوقات فصد کی حاجت نہین رہتی جب کسی لڑکے کے فضلہ کا اسطرح ضماد کرنا مطلوب ہو واجب ہر کہ اسکو ردی ٹرمس کے ہمراہ کھلائین تاکہ بدبو کم ہو جائے - گائے کا گوبر سل کے مرض مین پھیپھڑے وغیرہ پر اسکی دھونی دیجاتی ہر - **اعضائے غذا** - بکری کی مینگنی خصوصاً پہاڑی بکری کی بعض ادویہ ملا کر یرقان کیواسطے مجرب ہر اور استسقا کیواسطے ضماد کرنا اور پلانے دونون طرح سے مگر اسکا ضماد کرنا خواہ اور طرح سے لگانا جب چاہے تو دھوپ مین بٹھلا کر کیا جائے - **اعضائے نفض** - بیل کا گوبر رحم کے اوپر نیچے ہو جانیکے واسطے اسکی دھونی دیجاتی ہر بکری کی مینگنی خصوصاً پہاڑی بکری کی بعض ادویہ کے ہمراہ پلانے سے ادرار حیض کرتی اور اسقاط بھی کر دیتی ہر اور تلی کی سختی کی تحلیل بھی کر دیتی ہر - اور خشک بھی مینگنی پیس کر رحم سے جو رطوبات جاری ہون اسکے بند کرنے کیواسطے اسکا حمول کیا جاتا ہر خصوصاً ہمراہ کندر کے اور یہ بھی مجرب ہو چکا ہر - مرغی کی بیٹ قولنج کو مفید ہر بھیڑیے کی بیٹ یہ بھی اسی قولنج کو مفید ہر جو ورم سے نہ عارض ہو کہ اسکو پانی مین گھول کر یا کسی جوشاندہ مین ملا کر پلائین یا سلاقہ ادویہ مین داخل کر دین خصوصاً وہ بیٹ جو کانٹون کے کھانے سے یا مقل کے درخت کو چرنے کے بعد برآمد ہوئی ہو اور سپید ہو اس مین ہڈیان ہون کہ ایسی بیٹ قولنج کو بہت مفید ہوتی ہے

ہے کہ اگر ایسی بیٹ کو بھیڑیے کی کھال مین لپیٹ کر خواہ ایسے نقیلہ مین کہ داخل کرکے جو بکری کی دم کے بالون سے بنایا گیا ہو یا اوسکی کھال مین اس بیٹ کو لپیٹ کر مریض کے بدن پر تعلیق کرین جب بھی تو قولنج کو دور کر دیتی ہر - یا ایسی تدبیر کرین جسطرح جالینوس نے کیا تھا کہ اس بیٹ کو ایک چاندی کی ڈبیا مین بند کرکے مریض کے بدن پر سے لٹکایا تھا واجب ہر کہ اس بیٹ کی تعلیق بمقام تہیگاہ ہو کیجائے پس درد قولنج کو فائدہ کرے گی اگر اس بیٹ کو بوقت سکون درد کے پلائین زیادہ اور طرح بھی استعمال کرین دوبارہ درد ہونے کو منع کرے گی بموجب شہادت جالینوس کے اور ہرگز پھر درد نہ ہوگا یا رفتہ رفتہ اس مین کمی ہوتے ہوتے آخر کو مٹ جائے گا - گدھے کے لید کی دھونی سے اسقاط ہو جاتا ہر - چوہے کی مینگنی کندر، شراب مین ملا کر پلانے سے پتھری ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور حمول کرنیسے اسکے بچے نکو دست آتے ہین کبوتر کی بیٹ درد قولنج کو نفع کرتی ہر جب حقنہ مین داخل کیجیے - جس کتے نے ہڈیان کھائی ہون اسکی بیٹ قرح امعا پر اور اسہال کو فائدہ کرتی ہر حقنہ مین پڑے یا پلائی جائے اس طرح پر کہ دودھ کو لوہے کے ٹکڑے خواہ سنگریزہ پر ڈال کر جوش دین اور اسی دودھ مین اس بیٹ کو ملا کر پلائین - ہاتھی کا لینڈ اگر مست تو ڑکر تھوڑی سی مقدار اسکی لیکر حمول کیا جائے - عورت کو حاملہ ہونے دے گا جیسا لوگ کہتے ہین **سموم** بکری کی مینگنی خصوصاً سرکہ مین پکا کر یا شراب مین جوش دے کر ہوام کے کاٹنے پر لگائی جاتی ہر بلکہ بموجب شہادت جالینوس کے بھی سانپ کے کاٹنے کو بھی فائدہ کرتی ہر - جنگل کا چرنے والا گدھا اسکا فضلہ جو خشک ہو گیا ہو بچھو کے کاٹنے کے واسطے اچھی دوا ہر مرغی کی بیٹ تریاق ہر فطر کے کاٹنے کے خناق سے اسکا تجربہ بھی ہم کر چکے ہین کہ بعد اسکے استعمال کے ایک خلط بلازوجت اور غلیظ تھوکتے تھوکتے صحت ہو جاتی ہر - بکری کی مینگنی مین قوت جاذبہ ہر کہ زنبور کے زہر کو کھینچ لیتی ہر - گائے کے گوبر سلگانے سے پسو اور مچھر بھاگ جاتے ہین -

زیتون - **ماہیت** اسکی مشہور ہر زیت کبھی تو زیتون خام سے نچوڑا جاتا ہر اور کبھی اس زیتون سے جو پختگی مین اپنی مراد پر پہونچ گیا ہو - زیت انفاق وہی ہر جو خام زیتون سے نچوڑا گیا ہو اور کبھی زیتون سرخ سے جو گدر ہو یعنے خامی اور پختگی کے بیچ مین ہو اس سے نچوڑا جاتا ہر اور اسکا فعل متوسط ہے

ہیں جن میں دو چیزوں کے یا نچوڑ میں دونوں قسم کے زیت کی جو خام اور پختہ سے نچوڑی جائیں زیت کی ساخت کبھی زیتون بستانی سے ہوتی ہے اور کبھی جنگلی زیتون سے پرانے زیت کی قوت ضماد میں مثل روغن بید انجیر کے ہے یا روغن ترنج کے۔ روغن غونیز کے مگر یہ تیل زیادہ گرم ہے اور اسکا فعل قریب زیت کے فعل کے ہے۔ اگر زیتون کی شاخوں کا اور پتوں کا جلانا منظور ہو لازم ہے کہ اُسپر شہد لگا دیں

اختیار بہترین زیت صحیح اور تندرست آدمیوں کے واسطے زیت انفاق ہے جنگلی زیتون کا گوند وہی اچھا ہے جو زبان پر لذع پیدا کرے اور اگر زبان کو نہ چھیلے تو اسمیں کچھ فائدہ نہیں **طبیعت** زیت انفاق پہلے درجہ میں سرد خشک ہے اور روفس حکیم کہتا ہے کہ اس میں رطوبت فضلیہ ہے۔ اور زیت پختہ زیتون کا اسمیں گرمی با اعتدال ہے اور مائل برطوبت ہے جب پرانا ہو جائے پس رطوبت اور یبوست میں معتدل ہوگا اور حرارت اس کی معتدل ہو جائیگی۔ خلاصہ یہ ہے کہ پختہ زیتون گرم ہے اور زیت جو اس سے نکالا جاتا ہے اسکی رطوبت معتدل ہے اور کچا زیتون سرد ہے اور لکڑی اسکی اور برگ زیتون خام دونوں سرد ہیں۔ جب زیت انفاق بہت پرانا ہو جائے زیتون شیریں کی طبیعت میں آجائے گا **افعال و خواص** زیت کے جملہ اقسام مقوی بدن ہیں حرکات جسم میں نشاط پیدا کرتے ہیں حرارت کو بجھا دیتے ہیں۔ زیت صحرائی زیتون کا تانبے کے برتن میں اتنا پکایا جائے کہ بستہ ہو کر جم جائے اب طبیعت میں قریب عفص کے ہو جاتا ہے۔ پانی زیتون ملح کا آب نمک سے زیادہ قوی تنقیہ میں ہے بہترین زیت صحیح اور تندرست آدمیوں کے واسطے زیت انفاق ہے۔ پرانے زیت کی حدت لذع کی حد تک نہیں پہونچتی ہے۔ زیتون بھی اس قسم کی چیز ہے جو غذا بدن میں کم بنتی ہے **زیت صحرائی** زیتون کا تپ لسہری کیواسطے اچھی دوا ہے اور بدن میں مقتے سے زیادہ پسینہ نکلنے کو منع کرتا ہے۔ صحرائی زیتون کا زیت مثل روغن گل کے اکثر باتوں میں ہے بالوں کو گرنے سے محفوظ رکھتا ہے اور جلدی بالوں کو سپید ہونے نہیں دیتا ہے بشرطیکہ ہمیشہ اسکا استعمال برابر چلا جائے۔ برگ زیتون کو کچے انگور کے پانی میں یہانتک پکائیں کہ مثل شہد کے گاڑھا ہو جائے پھر اسکو اس دانت پر لگائیں جسکو کیڑے نے کھا لیا ہو جلدی اکھیڑ دیتا ہے **اور اورام و بثور** حمرہ اور نملہ اور شری یعنی پتی اور اورام گرم ان سبکو فائدہ کرتا ہے اور انکی تحلیل کر دیتا ہے جو رطوبت

زیتون کی لکڑی سے بروقت جلنے کے ٹپکتی ہے وہ رطوبت ترکھجلی اور داد کو مفید ہے زیت کی پھٹے آن اور اورام گرم کی دوا ہے جو غدی ہوں خصوصاً برگ زیتون کے ہمراہ زیت زیتون صحرائی خام کا قروح تر اور خشک کو فائدہ کرتی ہے اور جرب بہنے ترکھجلی کو بھی۔ برگ زیتون صحرائی اُس حمرہ کو مفید ہے جسکا مادہ پھیلتا ہوا ہو اور خبیث ہو اور اُن قروح کو جن میں تحریک بھری ہو اور نملہ کو اور شری یعنی پتی کو جب زیت کے دُرد کو خام الادون نیچے رگڑ کر میں طلا کر لگائیں ترکھجلی کو دور کر دیتا ہے یہانتک کہ دواب اور چوپایوں کی کھجلی کو خصوصاً ترمس کے خیسا ندہ میں جبکہ۔ زیتون آبی جو آب نمک میں پرورده کیا جائے جب آگ کے جلے ہوئے مقام پر اسکو لگائیں آبلہ نہ پڑے گا اور جو پڑ گئے ہوں وہ قروح کو صاف کر دیتا ہے صحرائی زیتون کا گوند اُس ترکھجلی کو نفع کرتا ہے جسمیں بخار پڑ گئے ہوں اور داد کو اچھا کر دیتا ہے اور زخموں کے مرہم میں داخل کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** پانی زیتون ملح کا حقنہ عرق النسا کیواسطے دیا جاتا ہے۔ زیت مغسول ٹیکے کے اقسام درد کو مفید ہے اور عرق النسا کو۔ زیت کہنہ بیماران نقرس کو فائدہ کرتا ہے جسوقت انکے مقام درد پر طلا کیا جائے **اعضائے سر** انگور خام کے پانی میں برگ زیتون کو اسقدر پکائیں کہ مثل شہد کے غلیظ ہو جائے اور جس دانت کو کیڑے کھا لیا ہو اُسپر لگایا جائے فوراً دانت اکھاڑ دیتا ہے۔ زیتون صحرائی کا زیت مثل روغن گل کے ہے درد سر کے نفع کرنے میں۔ صحرائی زیتون کا عصارہ خشک کر کے قرص بنا لیا جاتا ہے اور بحفاظت اسکو رکھ چھوڑتے ہیں تا کہ علاج میں کان کے بکار آمد ہو۔ زیتون صحرائی کی کلی کرنے سے ہلتے ہوئے دانتوں کو جما دیتے اور مضبوط کرنے کا فائدہ ہوتا ہے جب اُن دانتوں کی ریخوں میں بھر دیا جائے۔ **زیت العقارب** نہایت شریف دوا ہے کانوں کے درد کی بطور ٹپکانے کے۔ برگ زیتون قلاع کے واسطے اچھی دوا ہے **اعضائے چشم** پرانے زیت سے ظلمت چشم کیواسطے سلائی میں لگا کر آنکھ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ دُرد اُسکا ادویہ چشم میں داخل کیا جاتا ہے اور برگ زیتون کو جلا کر طوطیا کے بدلے آنکھ میں لگاتے ہیں پس جھلی اور سپیدی چشم کی کٹ جاتی ہے اور طبقہ قرنیہ کی گندگی دور ہو جاتی ہے بچوڑا ہو اتنی کا رنگ بہبود کو فائدہ کرتا ہے اور قرنیہ کے قروح کو اور نزول چشم کو۔ زیتون بستانی زیادہ موافق ہے آنکھ کے لیے بہ نسبت صحرائی زیتون کے

گوند اسکا بھی آنکھوں مین جلا دیتا ہے اور قروح چشم کے چرک دور کرنے مین نافع کرتا ہے اور آب نزول کو اور سپیدی چشم کو جلاکر کے مٹا دیتا ہے **اعضاے نفس** سیاہ پھل زیتون کا مع گٹھلی کے جلاکر بھی ایک قسم کی دھونی ربو کیواسطے ہے اور پھیپھڑے کی بیماریون کیواسطے **اعضاے غذا** زیت کے درد کا ضماد مستسقی کے شکم پر کیا جاتا ہے۔ زیتون سلم کا نفخ و دشواری سے ہوتا ہے اور مملوح زیت جو غلیظ ہو اشتہا کو برانگیختہ کرتا ہے اور معدہ کو قوی کرتا ہے اور کیموس قابض پیدا کرتا ہے اور سرکہ مین رب کیا ہوا زیت جملہ اقسام زیت سے قابلیت ہضم کی زیادہ رکھتا ہے اور بہت ہی زود ہضم ہے اور زیت انفاق معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے **اعضاے نفض** مری کے ہمراہ قبل الطعام کے جب کھایا جاتا ہے تلیین کرتا ہے۔ اور نو اوقیہ جو بار بچیس تک تخمیناً ہے گرم پانی مین خواہ آب جو ملا کر پلانے سے دست لاتا ہے سداب کو اسمین پکا کر مرطور اور چھوٹے چھوٹے کیڑون کے واسطے پلاتے ہین اور قولنج ورمی کو بھی فائدہ کرتا ہے اور قولنج ثقلی جو سدہ اوڑ جانے سے عارض ہوتا ہے اسکے واسطے اسیکا حقنہ کرتے ہین عصارہ زیتون کا حمول سیلان رحم اور نزف رحم کیواسطے کیا جاتا ہے۔ زردہ بیضہ ملاکر اسکا ضماد اسہال کہنہ کو مفید ہے۔ آب انگور خام سے پرانے زیت کو گاڑھا کر کے جب حقنہ کیا جاے اندرونی قروح مقعد کو فائدہ کرتا ہے اور اسیطرح رحم کے قروح کو گوند اسکا حیض اور بول دونون کا ادرار کرتا ہے اور جنین کو نکال دیتا ہے مسموم زیت مین گرم پانی ملاکر پلانے سے ابکائی آتی ہے زیت مین زہر کی قوت ٹوٹ جاتی ہے یعنے جو زہر کھانے پینے مین آیا ہو اسکی سمیت ٹوٹ جاتی ہے۔ زیتون صحرائی کا گوند خود زہر ہے اور ادویہ قتالہ مین شمار کیا گیا ہے۔

زدوار میرے گمان مین وہی جدوار ہے۔

زراوند بفتح زاے معجمہ وسکون راے مہملہ وفتح واو وسکون نون اور آخر مین دال مہملہ ہے باہست و بیسقوریدس کہتا ہے کہ ایک لانبی بھی ہوتی ہے اور گول بھی ہوتی ہے اور ایک قسم اسکی لکڑی سے چوب انگور کے مشابہ ہوتی ہے اور یہ بھی لانبی ہوتی ہے زراوند مدحرج کو انثی یعنے مادہ کہتے ہین اسکی پتی مشابہ قسوس نبات کے ہوتی ہے جسکو قسوس کہتے ہین یا ایک قسم کی لبلاب کی ہے پاکیزہ و بو مین کسی قدر تیزی اور حدت ہوتی ہے مائل بہ استدارہ جزم بہت سی نوکین نکلی ہوئی ہین اور بہت سی شاخین ایک ہی جڑ سے پھوٹتی ہین جو لانبی ہوتی ہین اور اسکے غنچے کے اندر سرخ رنگ ہوتا ہے بدبو اور گول شکل اسکی مثل فلس ماہی کے زراوند طویل جسکو ذکر کہتے ہین پتی اسکی لانبی اور ہر ایک شاخ اسکی ایک بالشت لانبی بنفشئی رنگ اور پھول سپید نمایان ہوتے ہین جیسے امرود کے پھول اور جڑ اسکی ایک بالشت لانبی اور ایک انگل موٹی ہوتی ہے زراوند طویل کی دو قسم جسکو زراوند نبطی کہتے ہین اس کی شاخین پتلی پتلی اور برگ اس کے مثل برگ حی العالم اور پھول اسکا مثل پھول سداب کے اور جڑ اسکی بہت لانبی چھلکا جڑ کا موٹا جسکو عطار لوگ تیل کے بنانے مین اور پرورده کرنے مین استعمال کرتے ہین **طبیعت** جملہ اقسام زراوند کی طبیعت دوسرے درجہ تک گرم ہے اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** بڑی جلا کرنیوالی ہے اور ملطف ہے مفتح ہے غلیظ مواد کو ترقیق کرتی ہے جذب کی قوت اسمین اتنی زیادہ ہے کہ تکلے کی نوک اور کانٹے وغیرہ کو باہر کھینچ لاتی ہے۔ زراوند طویل زیادہ مناسب ہے انیاب کے واسطے یعنے دانتون کے قروح کیواسطے اسلیئے کہ اسمین جلا اور تسخین زیادہ ہے اور سب فعال کیواسطے مدحرج بہتر ہے اسلیئے کہ اسمین تفتیح اور تلطیف زیادہ ہے اور زراوند طویل کی قوت مثل قوت مدحرج کے ہے گرمی پیدا کرنے مین بلکہ شاید مدحرج سے اسکی گرمی بڑھی ہوئی ہے مگر لطافت مین طویل مدحرج سے کم ہے اسلیئے کہ مدحرج مین لطافت زیادہ ہے اسی سبب سے ریحی درد مین سکون زیادہ پیدا کرتی ہے اور تیسری قسم جو اوپر لکھی گئی ان دونون سے ضعیف ہے **زینت** بہق کو دور کرتی ہے دانتون مین جلا دیتی ہے دانتون کے میل کو دور کر دیتی ہے خصوصاً مدحرج اور رنگ کو صاف کر دیتی ہے **جراحات و قروح** جو قروح چرک آلودہ اور خبیث ہون انکا تنقیہ کر دیتی ہے اور تقشر جلد کو فائدہ کرتی ہے قروح مین گوشت پیدا کر دیتی ہے خصوصاً زراوند طویل قروح عفنہ جو پرانے ہون انکے خبث مادہ کو منع کرتی ہے اور جسوقت ایرسا ملاکر استعمال کیجائے قروح مین گوشت بھر لاتی ہے **آلات مفاصل** فسخ عضل کو مفید ہے نقرس پر طلا کیجاتی ہے خصوصاً مدحرج اور اصحاب نقرس کو پلائی بھی جاتی ہے پس نفع ہوتا ہے **اعضاے سر** کان کے چرک کو صاف کر دیتی ہے اور جب شہد ملاکر کان مین ڈالی جاے سماعت کو قوی کرتی ہے مدہ جو کان مین پیدا ہو اسکے پیدا ہونیکو منع کرتی ہے جب فلفل کے ساتھ استعمال کیجاے فضول دماغ کا تنقیہ کرتی ہے مرگی کو فائدہ کرتی ہے اور مسوڑھے کو مضبوط کرتی ہے **اعضاے نفس** ربو کی اچھی دوا ہے خصوصاً مدحرج سینہ کا تنقیہ کرتی ہے پانی کے ہمراہ پہلو کے درد کو فائدہ کرتی ہے اور

مدحرج ان سب فعال مین زیادہ قوی ہو اعضاے نفض گر ایک درمی
جو برابر ایک درہم یا ایک مثقال کے ہمیشہ پلائی جاے اخلاط بلغمی اور مراری کو
باسہال دفع کرتی ہو اور معدہ کو نافع ہو جب طویل اور مدحرج کو مرکی اور فلفل کے
ہمراہ پلائین فضول رحم کو نفسا کے لیئے اُس عورت کے جسکو خون ولادت
آتا ہو پاک کردے گی اور ادرار حیض کا کریگی اور جنین کو نکال دے گی
حمیات جن بخارون مین لرزہ آتا ہو انکو مفید ہے سموم بچھو کے کاٹنے سے فائدہ کرتی ہو
خصوصاً زراوند طویل کہتے ہین کہ اگر زراوند طویل دو درہم شراب کیساتھ
پلائی جاے خواہ ضماد اسکا کیا جاے ہوام کے کاٹنے سے اور جملہ سموم سے
نفع کریگی ابدال زراوند مدحرج کا بدل ہموزن اُسکے زرنباد اور
تہائی وزن اُسکے بسباسہ اور نصف وزن اُسکے قسط شیرین ہے اور زراوند طویل
کا بدل ہموزن اُسکے زرنباد اور نصف وزن اُسکے فلفل ہے۔

زمادہ الراعی جسکو زمات الراعی بھی کہتے طبیعت شاید اول درجہ مین گرم خشک ہے
خواص کہتے ہین کہ تہیج کی تحلیل کردیتا ہو اعضاے نفض جالینوس
نے تجربہ کیا ہو کہ مثانہ اسکا گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتا ہو اور ایک قوم
نے کہا ہو کہ امعا کے قروح کو اور قرحوں کو اور آلام رحم کو نفع کرتا ہو اور حبس ال
بول دونون کا ادرار کرتا ہو فتق کے جملہ اقسام کو دفع کرتا ہو سموم ایک
مثقال یا دو مثقال اسکے پلانیسے ارنب بحری کے کھانیسے جو زہر بدن مین
پھیلتا ہو اور افیون وغیرہ کے زہر کو نفع کرتا ہو۔

زبیب جسکو ہندی مین منقہ کہتے ہین عنب یعنی انگور کے بیان مین مذکور ہوگا۔

زہرہ بفتح زاے معجمہ قرنفل شامی کو کہتے ہین ماہیت یہ ایک نبات ہو ایک
قسم اسکی ایسی ہوتی ہو کہ جسکی پتی سوسن کی پتی کے مشابہ ہوتی ہو شاخین اسکی
سیدھی کھڑی بقدر ایک بالشت کے اور پتی اسکی نرم جڑ بہت پتلی ایسی مین
مین پیدا ہوتی ہو جو شورہ ہو اور دھوپ اُس پر زیادہ پڑتی ہو فرہ مین اسکے
شوریت ہوتی ہو اور دوسرے قسم مثل کمافیطوس یعنے کمکروندہ کے ہوتی ہو
رنگ اچھا ارغوانی ہو ملحم قروح کا اندمال کرتی ہو فضول کی تلطیف کرتی
ہو تا اینکہ دوسری قسم اسکی پلانیسے مرگی کو نفع کرتی ہو جب سکنجبین کیساتھ پلائی جاے

زوان بفتح زاے معجمہ واو والف و نون ماہیت مین کہتا ہون کہ زوان
کی لفظ کا اطلاق آدمی دو چیز دیگر کرتے ہین ایک تو دانہ ہو جو گیہون کے
مشابہ ہو اور اسکی روٹی بنائی جاتی ہو اور یہ بھی کہتے ہین کہ زوان کنیت ہو
اور ایک قوم زوان ایک مسکر اور خراب چیز کا نام رکھتے ہین جو گیہون
وغیرہ مین پڑجاتا ہو اور اس قسم مین کلام کرنا ہماری بحث طب سے خارج ہو
اختیار بہتر وہی زوان ہو جو سبک ہو وزن نی خو اور بدبو کی بخارات اُس سے
نہ اٹھین اور چھونے سے ٹکڑے ٹکڑے نہو جاے بلکہ چپکتا ہوا بالزوجت ہو بروقت چبانیکے
دانت چپک جائین رنگ اسکا سرخی مائل ہو۔ اسمین تھوڑا سا تلخپنا ہو

حرف حاے مہملہ

جو دوائین شروع ہین حرف حا سے اُنکا بیان۔

حضض جسکو رسوت بھی کہتے ہین ماہیت گمان غالب یہ ہو کہ حضض
ہندی عصارہ فیلزہرج کا ہو اور میلان سین ایسا کیا جاتا ہو جسکو بڑے
بڑے ماہر اور شناسا لوگ نہین پہچان سکتے کہ اُن پر بھی مخفی ہوجاتا ہو اور
اس طور پر ہوتا ہو کہ عصارہ زرشک کو پانی مین اسقدر پکاتے ہین کہ بستہ
ہوجاتا ہو۔ قوت اُسکی قریب ہو جوہر ناری لطیف اور جوہر ارضی بارد سے۔
حضض مکی ایک بنی ہوئی چیز ہو اختیار حضض ہندی حضض مکی سے زیادہ
قوی ہو بالونکے واسطے بالون کو مضبوط کرتی ہو حضض مکی اورام کیواسطے
زیادہ قوی ہو طبیعت حرارت اور برودت مین معتدل ہو اور یبوست
دوسرے درجہ کی ہو افعال و خواص ہندیہ مین تحلیل اور تھوڑا سا قبض ہو مگر تحلیل
اسکی بہ نسبت قبض کے زیادہ ہو ہر ایک زووف کو فائدہ کرتی ہو اور تحلیل مکی قوی نہ زیادہ
ہو تحلیل مین اسکا دوسرا درجہ ہو اور قبض اسکا تجفیف سے بھی کم ہو اسمین ایک
قوت لطیفہ ہو زینت بالونکو سرخ کردیتی ہو اور قوت دیتی ہو خصوصاً حضض ہندی
اور جھائین کو دور کردیتی ہو ہر ایک قسم حضض کی سبہری کو فائدہ کرتی ہو اورام و بثور
اورام نرم کو اور نملہ کو فائدہ کرتی ہو جراح و قروح دونون قسم حضض کی قروح
خبیثہ کو نفع کرتی ہین آلات مفاصل ٹخنون کو مضبوط کرتی ہے۔
اعضاے سر حضض ہندی کان سے جو مدہ بہتا ہو اور کان کے قروح
کو مفید ہو۔ قلاع کے مرض مین جڑے پر اسکا ضماد کیا جاتا ہو پس قلاع کو دفع
کردیتی ہو مسوڑھے کے قروح اور دیگر امراض جو مسوڑھے مین پیدا ہون انکو
بھی دور کردیتی ہو اعضاے چشم آشوب چشم کو نفع کرتی ہو طبقہ قرنیہ کو
جلا دیتی ہو جھلی جو اس طبقہ مین پڑجاے اسکو دور کرتی ہو جرب العین کو
دفع کرتی ہو اعضاے صدر حضض ہندی نفث الدم اور کھانسی کے

واسطے پلائی جاتی ہو اعضاے غذا یرقان سیاہ کو اور تلی کے بڑھ جانیکو حضض ہندی پلانے سے فائدہ کرتی ہو اور اسیطرح طلا کرنیسے اور درخت اسکا بھی یہی فعل کرتا ہو معدہ کی خرابی سے جو اسہال عارض ہو اسکو نفع کرتی ہو **اعضاے نفض** شقاق مقعدہ کو فائدہ کرتی ہو اور پلانیسے خواہ حمول کرنیسے اسہال کہنہ کو اور اس سہال کو جو ضعف معدہ سے عارض ہو اور دوسنطاریا کو فائدہ کرتی ہو حیض کا ادرار کرتی ہو تازہ پھل اسکا بلغم مائی کا اسہال کرتا ہو جو قروح دبر مین ہون انکو فائدہ کرتی ہو عورتونکے مقام نہانی سے جو رطوبت جاری ہو اسکو منع کرتی ہو بواسیر کو نفع کرتی ہے **سموم** پھل اسکا قاتل دواؤن کے ضرر سے نفع کرتا ہو اور حضض ہندی دیوانے کتے کے کاٹنے سے فائدہ کرتی ہو **ابدال** بدل اسکا ہموزن اسکے فیلزہرج ہو اور ہموزن اسکے قوفل و صندل دونون نصف نصف ملاکر -

حنا بکسر حاے حطی و نون مشدد جسکو ہندی مین مہدی کہتے ہین **طبیعت** اول درجہ مین سرد ہو اور دوسرے مین خشک ہو **افعال و خواص** اسمین تحلیل ہو اور قبض ہو اور تجفیف بدون اذیت کے کرتی ہو محلل ہو ریاح کو پھیلا دیتی ہو مفتح ہو کہ رگون کے منھ کھولدیتی ہو روغن حنا مین قوت منضجہ ہے اسی ذریعہ سے تلیین پیدا کرتی ہو **اورام و بثور** جوشاندہ اسکا ورم حارہ اور بلغمیہ کو مفید ہو بلغمی اورام کو بسبب تجفیف کے فائدہ کرتی ہو اور داورام آزبیہ یعنے کش ران کو جسکو ہندی مین بد کہتے ہین **جراح و قروح** آگ سے جل جانیکو اسکا نطول فائدہ کرتا ہو - یہ بھی کہتے ہین کہ اسکا فعل جراحات مین مثل فعل دم الاخوین کے ہو - ہڈیون کے ٹوٹ جانے پر فقط مہدی یا کسی دوا کے ساتھ مین ملاکر لگائی جاتی ہو **اعضاے سر** سر کہ مین پیسکر پیشانی پر صداع کیواسطے لگائی جاتی ہو اسی ترکیب سے اسکا لگانا قروح دہن کو فائدہ کرتا ہو **آلات مفاصل** پٹھے کے درد کو اسکا پھول مفید ہو فالج کے مرہم مین داخل کیجاتی ہو اور تمدد کے مرہم مین روغن حنا ماندگی کی تحلیل کردیتا ہو اعصاب کو نرم کردیتا ہو شکست استخوان کو درست کردیتا ہو **اعضاے صدر** شوصہ کو مناسب ہے اور خناق کے مرہم مین داخل کیجاتی ہو **اعضاے نفض** رحم کے ہر قسم کے درد کو مفید ہو -

حماما بفتح حاے مہملہ **ماہیت** ایک درخت ہو بلیلا اسکی لکڑی ہوا خلال ہوتی ہے شگوفہ اسکا چھوٹا ہوتا ہو رنگ مین بھوج پتر کے مشابہ ہو پتیان اسکی فاشرا کی پتی سے مشابہ ہوتی ہین رنگ ان کا سنہری ہوتا ہو اور لکڑی کا رنگ مثل یاقوت کے سرخ ہوتا ہو بو اسکی پاکیزہ ہوتی ہو ایک وہ قسم ہو جو سبز اور غلیظ یعنے گندہ ہوتی ہو تری کی جگہ پر پیدا ہوتی ہو اسکی بو مثل سداب کے ہوتی ہو - ایک قسم اسکی جو ایسی ہو نہ زیادہ لانبی نہ چوڑی ہو اور نہ دشواری سے ٹوٹتی ہو اختیار اسی قسم جسکا رنگ سنہری ہوتا ہو وہی اچھی ہے جو تازہ ہو اور ارمنی ہو تلخ ہو پاکیزہ بو ہو - اور دوسری قسم جو سرد ہوتی ہے خراب ہے بو بھی اسکی ضعیف ہو انھین مقامات مین اگتی ہو جو تمائی یا کپھار کہلاتے ہین - تیسری قسم مین بہتر وہی ہو جو نئی ہو مائل بسپیدی سرخی لیے ہوے کثیف ہو یا گتھی تی اور چکنے اور پھیلنے مین پیچیدگی ہو بکا سطح زدی کہ اسکا گچھا بندھجاے اور لذغ پیدا کرتی ہو - نفات یعنے اس قسم سے جو زرد و کثیف ہو اجتناب کرنا چاہیے اور اسکو پسند کرنا چاہیے جسکی شاخین ایک ہی جڑ سے نکلی ہون تا کہ غش و رمیل سے اطمینان ہے - دیسقوریدوس کہتا ہو کہ عمدہ وہ ہو جو سپید ہو یا سرخی مائل ہو بیج اسمین بھرے ہون جیسے خوشہ انگور مین بھرے ہوتے ہین بو اسکی بھاری ہو اور ایسی بد بو نہو جو ناگوار ہو رنگ ایک ہی طرح کا ہو مختلف نہو زبان کو لذغ کرتی ہو اور ایسی ہو کہ اس پر پھپھوند نہ لگی ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہو **افعال و خواص** ترقیق مادہ غلیظ کی کرتی ہو اور ایسے مادہ کا نضج کردیتی ہے اس مین قبض کی قوت بھی ہو قوت اسکی مثل قوت شیح ترکی کے ہو **اورام و بثور** اورام حارہ مین نضج دیتی ہو - **آلات مفاصل** اسکا جوشاندہ پینا نقرس کو فائدہ کرتا ہو اور آبزن اسکا بھی یہی فائدہ کرتا ہو **اعضاے سر** سر مین گرانی پیدا کرتا ہو اور درد سر پیدا کرتا ہو نیند لاتا ہے بعض کا قول ہو کہ جب پیشانی پر اسکا طلا کیا جاے درد سر کو دور کردیتا مسکرات اور منومات یعنے نیند پیدا کرنیوالی چیزونمین داخل ہے - **اعضاے چشم** گرمی سے جو آشوب چشم ہو اسکے واسطے اسکا نطول کیا جاتا ہو **اعضاے صدر** شوصہ بارد کو نفع کرتا ہو **اعضاے غذا** سدے جگر کی تفتیح کرتا ہو جوشاندہ اسکا امراض جگر کیواسطے پلایا جاتا ہو وج ترکی سے ہضم مین زیادہ ہوتا ہو **اعضاے نفض** حیض و بول کا ادرار کرتا ہو درد ہاے رحم کو نافع ہو فرزجہ ہاے رحم مین داخل کیا جاتا ہے درد گردہ کیواسطے اسکے جوشاندہ مین بیٹھا کر آبزن کرتے مین رحم کے درد کیواسطے پلایا جاتا ہو **سموم** بادروج کے ہمراہ بچھو کے کاٹنے پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے

حرف جسکو ہالم کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہو قوت اسکی مثل [illegible]

کے قوت اور موٹی کنجد کے ہو جب دونوں کو ملائیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ قوت اسکی رائی اور تخم جرجیر کے مثل ہو جب دونوں کو ملائیں تو اسکی جلا افعال میں اسکے دانہ سے کم ہو اسلیے کہ رطوبت اُس میں زیادہ ہوتی ہو اور جب خشک ہو جاے تب اوسکی قوت بیج کے قریب ہو جائیگی اور شاید اسی کی قوت سے ملجاے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک **افعال و خواص** محلل ہو منضج ہو ہمراہ تلیین کے اندرونی اعضا میں جو قیح پڑ گئی ہو اسکو خشک کر دیتی ہو **زینت** بالون کے جھڑنے کو بچانیسے اور طلا کرنیسے روک دیتی ہو **اورام و بثور** ورم بلغمی کیواسطے اچھی دوا ہو اور زنگ پانی ملا کر ہر قسم کے دنبل پر اسکا ضماد کیا جاتا ہو **جراح و قروح** جب خارش میں گڑھے پڑ گئے ہوں اسکو اور دوا کے جملہ اقسام کو مفید ہو۔ اور شہد ملا کر قروح شہدیہ کو عظیم ہو نار فارسی کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہو **آلات مفاصل** عرق النسا کو فائدہ کرتی ہو پلائی جاے خواہ ضماد دی جاے سرکہ اور آرد جو کے ہمراہ عرق النسا میں کبھی اسکا حقنہ دیا جاتا ہو پس نفع کرتا ہو **خصوصاً** اگر دست کی راہ سے کوئی ایسا مادہ نکلے جسمیں خون ملا ہو حرف جمیع اعصاب کے استرخا کو نفع کرتی ہو **اعضاے نفس پھیپھڑے** کو پاک کر دیتی ہو ربو کو نفع کرتی ہو ربو کی دواؤن میں داخل ہو اور جو حریرہ ربو کے واسطے بنائے جاتے ہیں اُن میں داخل ہوتی ہو اسواسطے کہ اس میں تقطیع ہو اور تلطیف ہو **اعضاے غذا** معدہ اور جگر کو گرم کر دیتی ہو اور طحال کے موٹے ہو جانیکو دور کر دیتی ہے خصوصاً جب سرکہ ملا کر اسکا ضماد کیا جاے ۔ معدہ کیواسطے بری ہو اور شاید یہ برائی اسکی معدہ کیواسطے اسلیے ہو کہ لذع شدید پیدا کرتی ہو اشتہاے طعام بڑھاتی ہو جب بقدر ایک یک سونا فن پلائی جاے مری کو براہ قے یا براہ اسہال نفع کر دیتی ہو اور یہ فعل اسکا اگر تین ربع درہم سے پلایا جاے ہوتا ہو **اعضاے نفض** باہ کو قوی کرتی ہو کیڑون کی اصلاح کرتی ہو حیض کا ادرار کرتی ہو اسقاط جنین کرتی ہو یعنی ہوئی ہالم حبس طبیعت کرتی ہے خصوصاً اگر پیسی نجاے کہ اسکی لزوجت پیسنے سے باطل ہو جاے تو قولنج کو نفع کرتی ہو۔ اگر چار درہم یا پانچ درہم اسکو پیسکر ہمراہ آب گرم کے پلائیں اسہال طبیعت کرتی ہو اور ریاح ساکی تحلیل کر دیتی ہو بعضوں نے کہا ہو کہ حرف بابلی اگر ایک سونا فن پلائی جاے اسہال مرہ کریگی اور قے لاویگی آجاے گی اور تین ربع درہم کا بھی یہی فعل ہو **مترجم** ابھی اعضاے غذا میں یہی فقرہ بلفظہ گذر چکا ہو پس یہ بھی مکرر معلوم ہوتا ہو **سموم** ہوام کے کاٹنے کو پلانیسے اور شہد ملا کر ضماد کرنیسے فائدہ کرتی ہے اور اگر اس کی دھونی دیجاے تو ہوام بھاگ جائینگے ۔

حاشا یہ ایک پہاڑی پودینہ ہو **ماہیت** ایک گیاہ ہو جسمیں سپید پھول سرخی مائل ہوتا ہو شاخیں اسکی تپلی تپلی مشابہ اذخر کے تنتول کے ہوتی ہیں پھول اسکا گول پتیاں چھوٹی چھوٹی باریک اور بہت سی ہوتی ہیں کناروں پر اسکے چھوٹی چھوٹی نوکیں یا سرے بنفشی رنگ کے ہوتے ہیں دیسقوریدوس کہتا ہو کہ یہ ایک کثیلہ درخت ہو چھوٹا اسکے گرد بہت سی چھوٹی چھوٹی پتیاں باریک ہوتی ہیں اکثر سنگلاخ زمین میں پیدا ہوتا ہو **طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہو روفس حکیم کہتا ہے پودینہ سے زیادہ اسمیں خشکی ہو **افعال و خواص** محلل ہو مقطع ہو یہانتک کہ خون بستہ کی تقطیع کر دیتا ہو مسخن ہو یہانتک اسکی گرمی ہو کہ جاڑوں میں جنکو زیادہ سردی ہونیسے بدن کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں اگر اسکو پئیں پھریری کو منع کرتا ہو **زینت** مسون کی تحلیل کر دیتا ہو **اورام و بثور** سرکہ ملا کر اسکا ضماد اورام بلغمیہ تازہ پر کیا جاتا ہو **آلات مفاصل** ضعف عصب کے واسطے پلایا جاتا ہو اور سویق یعنے جو کا ستو اور شراب ملا کر عرق النسا پر ضماد کیا جاتا ہو شراب اسکی اُن دردوں کو فائدہ کرتی ہو جو شراسیف کے نیچے ہوں **اعضاے چشم** کھانے میں ملا کر اسکے کھانیسے قوت بصر کی حفاظت ہوتی ہو اور ضعف بصارت دور ہو جاتا ہو **اعضاے صدر** سینہ اور پھیپھڑے کو پاک کر دیتا ہو نفث جسمیں ہوتا ہو یعنے تھوکنے اور کھنکارنے میں جو چیزیں دشواری سے نکلتی ہو اسکو بآسانی نکالدیتا ہو درد شراسیف کے درد میں تسکین دیتا ہو جوشاندہ پلایا جاے یا شہد ملا کر لعوق چٹایا جاے چونکہ اسمیں تجفیف زیادہ ہو لہذا انفث الدم کو روکتا ہو **اعضاے غذا** ہضم پر اعانت کرتا ہو اور شراب اسکی ہیضے کو اور ہچکی اشتہا کو دور کر دیتی ہو **اعضاے نفض** بول و حیض کا ادرار کر دیتا ہو کیڑون کو براہ اسہال دفع کرتا ہے ۔ جب اسکو ایک درہم سے لیکر چار درہم کے درمیان تک پئیں بلغم کا اسہال کافی طور پر بلا اذیت کرتا ہے ۔

حسک جسکو ہندی میں گوکھرو کہتے ہیں **ماہیت** صحرائی گوکھرو میں ارضیت زیادہ ہو اور بستانی گوکھرو میں جزو مائی کی زیادتی ہو خلاصہ یہ کہ گوکھرو کی ترکیب جوہر رطب ہو کہ اسمیں ہر کی برودت زیادہ نہیں ہو اور دوسرا جزو اسکا ارضی

جوہر مین یابس ہر جسکی برودت کچھ کم نہین ہر طبیعت گوگھرو کی دیوان
قسیس و دیسقوریدوس کے نزدیک سرد خشک ہین اور سوائے اسکے اور لوگون نے
اسکو اول درجہ کے اوائل مین گرم اور خشک جالینوس کا کہا ہو اور طبیعت نالسب
اس گوگھرو کے ہر جو ہمارے ملکون مین ہوتا ہر **افعال و خواص** گوگھرو مین
بوجہ قبض کے مواد کی ریزش کو منع کرنیکی قوت ہر اور انضاج اور تلیین بھی ہر
اورام و بثور اور ورام گرم کے پیدا ہونیکو منع کرتا ہر اور مواد کی ریزش کو روکتا
ہر اورام حلق کیواسطے اچھی دوا ہر **جراح و قروح** گوشت مین جو قروح عفن
ہون انکو شہد کے ساتھ استعمال کرنیسے نفع کرتا ہر **اعضاے سر** سوتھ کے
قروح جن مین بدبو آتی ہو انکے واسطے اچھی دوا ہر **اعضاے چشم** گوگھرو کا
عصارہ آنکھ مین سرمہ کے طور پر لگایا جاتا ہر یا سرمہ کے اجزا مین داخل کیا جاتا ہر
اعضاے صدر جن لوگون کے ورام سے حلق کے ملے بند ہو جاتے ہین انکو نفع کرتا ہر
اعضاے نفض وہ کو زیادہ کرتا ہر گردہ اور مثانہ کی پتھری کو پارہ پارہ کر دیتا ہے
اسیطرح گوگھرو کا عصارہ دشواری سے جو پیشاب آتا ہو اسکو اور قولنج کو نفع کرتا ہے
سموم دوم سموم صحرائی گوگھرو کا پھل سانپ کے کاٹے کو فائدہ کرتا ہر اور درد و زخمی اسکا شربت
ملاکر سموم قتالہ کا تریاق ہر گوگھرو کو جوش دیکر مکانین چھڑکتے ہین کہ کانٹے بچھو وغیرہ بھاگ جاتی ہین
خرمل جاے حطی مفتوح اور رائے حطی ساکن اور میم مفتوح اسپند کو کہتے ہین تیسرے
درجہ مین گرم خشک ہر **افعال و خواص** مقطع ہر ملطف ہر **آلات مفاصل**
وجع مفاصل کیواسطے اچھی دوا ہر پلانیکے ذریعہ سے اور کبھی اسکا طلا بھی کیا
جاتا ہر **اعضاے سر** اسمین نشہ لانیکی قوت ہر مثلاً جیسے شراب مین **اعضاے چشم**
دیسقوریدوس کہتا ہر کہ اگر خرمل شہد اور شراب اور جلوزک کے پتہ یا مرغی کے پتہ اور
رازیانہ کے پانی مین پیسکر آنکھ پر لگائین ضعف بصر کو فائدہ کریگی **اعضاے غذا**
متلی بقوت پیدا کرتی ہر **اعضاے نفض** حیض اور بول کا بقوت ادرار کرتی ہر
پلائی جاے خواہ طلا کیجاے ایضاً قولنج کو بھی پلانیسے اور طلا کرنیسے نفع کرتی ہر
حلتیت بکسر حاے حطی و سکون لام ہندی مین ہینگ کہتے ہین **ماہیت**
دو قسم کی ہوتی ہر خوشبو اور بدبو خوشبو کی بو قوی ہوتی ہر دونون قسم مین زیادہ
تر گرم وہی ہر جسکی بدبو زیادہ ہو اور ناریت اسکی جملہ اقسام مین ہر اکثر یہ
قسم قیروانی ہوتی ہر بعضے حلتیت محروث کا گوند ہر **طبیعت** دل چہارم مین
گرم ہر اور دوسرے درجہ مین خشک ہر **خواص** ریاح کو نکالڈالتی ہے
اور توڑڈالتی ہر بسبب اپنی تحلیل کے اور باوجود اسکے خود حلتیت نفاخ ہے

تقطیع کرتی ہر اور اندرون بدن مین جو خون بستہ ہو گیا ہو اسکی تحلیل کرتی
ہر زنیت یا نخورہ کو سرکہ اور سیاہ مرچ ملاکر جب اسکا نطوخ لگایا جاے
فائدہ کرتی ہر جب کھانیوالی چیزون مین اسکا استعمال کیا جاے زنگتیکو
خوشنما کر دیتی ہر مسون کے مساری قسم کو اکھاڑدیتی ہر **اورام و بثور** جب
ان اورام مین جو عضو کی حیات کو فنا کرنیوالے ہین یعنی ان اورام کے
سبب سے وہ جگہ مردار ہو جاتی ہر ایسے ورم پر پچھنے لگاکر ہینگ لگائی
جاے نفع کریگی ۔ دبیلہ ظاہر بدن مین ہو یا اندرون جسم کے دونون کیواسطے
اچھی دوا ہر **جراح و قروح** داد کے جملہ اقسام کو فائدہ کرتی ہر **آلات مفاصل**
آب انار کے ساتھ جب ہینگ پلائی جاے شنج عضل کو مفید ہر پٹھے کے
دردونکو بھی فائدہ کرتی ہر جیسے وہ درد جو نقرس اور قولنج مین ہوتا ہے
اسطرح پر کہ ایک بوند اس جو برابر نخود کے ہو موم مین ملاکر نگل جائین یا تریخ
ہمراہ جرجیر اور سداب ملاکر پی جائین جیسا بعض لوگون نے کہا ہے ۔
اعضاے سر سڑے ہوئے دانتون مین جو گڑھے پڑگئے ہون انمین بھر دینے سے
فائدہ کرتی ہر یا کندر ملاکر دانتون مین جسکا دبایا جاتا ہر مرگی ہون ہی تر کرتی ہر جو
فائدہ کرتی ہر جب اسکا غرغرہ کیا جاے جونک جو حلق مین چمٹی ہوئی ہو اسکو چھڑادیتی
ہر **اعضاے چشم** ابتداے نزول الماء مین اگر اسکا سرمہ لگایا جاے بہت
فائدہ کریگا مگر شہد تھوڑا سا ملالین **اعضاے صدر** پانی مین گھولکر جب
اسکو گھونٹ گھونٹ پئین آواز کو اسیوقت صاف کر دیگی اسطرح پر کہ ابھی
پینے والا اسی جگہ پر ہوگا اور آواز صاف ہو جائیگی خشونت حلق کو فائدہ
کرتی ہر کیسی ہی پرانی ہو گئی ہو اگر انڈے کے ساتھ اسکو چاٹین پرانی کھانسی
اور شوصہ بارد کو نفع کریگی ۔ ورم لہاۃ مین اسکا فعل وہی ہر جو گوگھرو کا فعل
ہر **اعضاے غذا** اگر انجیر خشک کے ہمراہ اسکو کھلائین یرقان کو نفع کریگی
جگر اور معدہ کو مضر ہر **اعضاے نفض** اسیرکو نفع کرتی ہر بادر تقادہ
کرتی ہر بول و حیض کا ادرار کرتی ہر مڑوڑے اور قروح امعا کو مفید ہر فوس
حکیم نے کہا ہر کہ اسمین قوت مسہلہ ہر مگر تھوڑی سی ہر اور تھوڑا سا قبض
بھی ہر یہ بات جماعت طبیبون کو معلوم ہر کہ ہینگ دل سہال کہنہ کو
نفع کرتی ہر جو برودت سے ہو **حمیات** ربع سے بہت فائدہ کرتی ہر **سموم**
دیوانے کتے کے کاٹنے پر اور ہوام کے کاٹنے پر اسکو لگاتے ہین خصوصاً بچھو اور رتیلہ
کے کاٹنے پر اور سب قسم کے زہرون فائدہ کرتی ہر پلائی جاے یا زیت ملاکر

طلا کیجائے زہر مین بجھے ہوئے تیر کے زہر کو بھی فائدہ کرتی ہے۔
حنظل بفتح حائے مہملہ وسکون نون وفتح ظائے معجمہ جسکو ہندی مین اندرائن کہتے ہین **ماہیت** اسکی مشہور ہو زرد بھی ہوتا ہو اور مادہ بھی ہوتا اور نر ریشہ دار ہوتا ہو اور مادہ نرم سپید ڈھیلا چمڑا ہوتا ہو **اختیار** دوا کو نر مین سپید وہی ہو اور اسکو اختیار کرتے ہین جو سپید ہو اور سپیدی اسکی زیادہ ملاوہ نرم ہو اسلیے کہ سیاہ قسم اسکی ردی ہو اور خراب ہو اور سخت قسم بھی خراب ہو جب تخم حنظل یعنے مغز اندرائن کے پھل کا نکالنے کا قصد ہو مناسب نہیں ہے کہ درخت سے توڑکر اسکا مغز نکالین اسلیے کہ توڑنے کے بعد اسکا اثر ضعیف ہو جاتا ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ جب تک پھل مین زردی نہ آجائے اور سبزی بالکل جاتی نہ رہے جب تک نہ نکالین ورنہ سبزی کی حالت کا نکالا ہوا مغز مضر ہوتا ہو اور خراب ہوتا ہو جس شخص کا یہ قول ہو جو اوپر لکھا گیا ہو وہی کہتا ہو واجب ہے کہ اس پھل کے چھلکے اور دانہ سے اجتناب کیا جائے اور اگر درخت پر سوا ایک کے دوسرا نہو تو زہر قاتل ہو نر قسم اسکی جو ریشہ دار اوپر لکھی گئی وہ زیادہ قوی ہو بہ نسبت مادہ قسم کے جو ڈھیلی اور جسمین چیپ ہوتی ہو۔ واجب ہے کہ اسکے پیسنے مین زیادہ مبالغہ کیا جائے اور اس خوب کہ نہ نہ آجائین کہ اب خوب پس چکا ہو اسلیے کہ بہت چھوٹا ٹکڑا اسکا جسوقت رطوبت پاتا ہو پھولکر بڑا ہو جاتا ہو خواہ معدہ کے ارد گرد جو مقامات ہین انمین لپٹ جاتا ہو یا آنتونکے پیسٹ اور گھماؤ کے جو مقامات ہین انمین چپٹ جاتا ہو اور ورم پیدا کرتا ہو اسواسطے واجب ہے کہ اسکو پیسنا چاہیئے پہلے طراحسل مین بھگولین اور خشک ہو جانیکے بعد پھر پیسین تخم حنظل کی اصلاح اور اسکے ضرر کا دفع کرنا کتیرا سے بہتر ہو بہ نسبت گوند کے اسلیے کہ گوند بہت زیادہ دوا کو توڑ دیتا ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک اور کندی حکیم نے کہا ہو کہ سرد تر ہو اور اس قول مین یہ حکیم راستی اور حق سے بہت دور ہوگیا **افعال وخواص** محلل ہو منقطع ہو جاذب ہو کہ دور سے مادہ کو کھینچ لاتی ہو برگ تازہ اسکا نزف الدم کو قطع کرتا ہو **زینت** جذام اور داء الفیل پر اسکی مالش کیجاتی ہو اور اورام وبثور تحلیل ورام کرتا ہو اور انمین نفع پیدا کرتا ہو **آلات مفاصل** دردہائے عصب ومفاصل کو اور عرق النسا اور نقرس بارد کو نفع کرتا ہو **اعضائے سر** دماغ کا تنقیہ کرتا ہو اندرائن کی جڑ سرکہ مین جوش دیکر کلی کیجاتی ہو دانتونکے درد کو فائدہ کرتی ہو

جب اندرائن کی جڑ کو اندر سے خالی کرکے جو کچھ اندر ہو اسکو پھینک دین اور سرکہ مین ڈالکر جوش خفیف اسطرح دین کہ جو پھل خواہ رکھ رہا اسکو پھر اور اسکی کلی کرین دانتون کے درد کو فائدہ کریگی اور مسوڑھے کو مضبوط کریگی۔ جب اسکو زیت مین پکائین یہ زیت دردی گوش کو نافع ہوگا۔ دانتون کے اکھاڑنے مین اسکے ذریعہ سے سہولت ہوتی ہو **اعضائے نفس وصدر** حنظل سے استفراغ کرنا اس شخص کو مفید ہوتا ہو جسکو انتصاب نفس کی شدت ہو **اعضائے غذا** اندرائن کی جڑ استسقا کو مفید ہو معدہ کیواسطے ردی اور خراب ہے **اعضائے نفض** فم غلیظ کو مفاصل سے دستون کی راہ نکالدیتا ہو خصوصاً چیچھے کے بلغم کو اور مرار کا بھی مسہل ہے امراض گردہ اور مثانہ کو مفید ہو مقدار شربت اسکی بوزن دو کرمہ یعنے بارہ قیراط ہو جو برابر چھ رتی کے ہوتا ہو جب ہو کہ بہت نرم نرم اسکو پیسین کبھی اسکے اندرونی مغز کو پھل کے اوپر سوراخ کرکے نکال لیتے ہین اور اسمین ب انگوریا کوئی اور میٹھی شراب یا پانی بھر کر ایک شبانہ روز اسیطرح چھوڑ دیتے ہین اور اکثر اسکو خاکستر گرم یا آتش دور تک رکھتے ہین تا انکا اچھی طرح سے پیس جائے پھل کا مغز بافراط اسہال کرتا ہو اور تو زیادہ لاتا ہو اور کرب پیدا کرتا ہے تا اینکہ قتل کرڈالتا ہو اور اکیلا پھل جو اپنی جڑ پر ہو وہ ایسا زہر قاتل ہو کہ بیشتر دو دوانگ اسکا قتل کرتا ہو اور چھلکا اسکا اور بیج ایسے انمین بلکہ ایک دانگ بھی قاتل ہو سموم سانپ کے کاٹنے کو نفع کرتا ہو اور بچھو کے کاٹنے کی بہت نافع دوا ہو۔ ایک شخص نے مجھے یہ حکایت بیان کی کہ کسی عرب کے بدن پر چار جگہ پر بچھو نے ڈنک مارا تھا اسکو اسی وقت ایک درہم تخم حنظل پلایا فوراً اسی جگہ اچھا ہوگیا طلا کرنیسے بھی اسیطرح نفع کرتا ہے
حمص بکسر حائے حطی وفتح میم آخر مین صاد مہملہ ہو جسکو ہندی مین چنا کہتے ہین **ماہیت** سفید ہوتا ہو اور سرخ اور سیاہ اور دوسرے رنگ کا جسمین سیاہی اور سبزی ملی ہوئی۔ **اصناف** اسکی جنگلی ہو اور بستانی خر جنگلی مین حدت اور تلخی زیادہ ہوتی ہو اور گرمی بھی زیادہ پیدا کرتا ہو اور قوت مین اسکا فعل وہی ہو جو بستانی کا ہو لیکن بستانی کی غذا صحرائی چنے کی غذا سے اچھی ہو **طبیعت** سفید چنا پہلے درجہ مین گرم خشک ہو اور سیاہ کی قوت زیادہ ہو **خواص** لون قسم اور سفید اور سیاہ نفخ پیدا کرتی ہین اور لین ہو اور اسمین تقطیع بھی ہو اور نفخ دونون کی باقلا سے زیادہ ہو اور پکتا خوب ہے اور کوئی دانہ جو چنے کی صورت مین ہو

چنے سے زیادہ ہے پھیپھڑے کی غذا ہی نہیں کرتا گیلا چنا فضول کو زیادہ پیدا
کرتا ہے بنسبت سوکھے چنے کے زینت بشرہ کو صاف کر دیتا ہے طلا کرنے سے اور چہرہ کے
رنگ کو خوشنما کر دیتا ہے اورام و بثور اورام گرم صفراوی و اورام صلب
سوداوی اور تمام اقسام اور سلام کو اور جو اورام کے اقسام غددی میں ہوں ان کو
فائدہ کرتا ہے جراح و قروح چنے کا تیل داد کو دور کر دیتا ہے اور بسن قروح خبیثہ اور قروح
سرطانیہ اور کھجلی خارش کو مفید ہے آلات مفاصل درد پشت کو نفع کرتا ہے اعضائے سر سر میں
جو گیلی پھنسیاں ہوتی ہیں انکو فائدہ کرتا ہے جس پانی میں چنے کو بھگو کر رکھیں وہ پانی
دانتوں کے درد کی کلی ہے اور خصیوں کے ورم گرم صفراوی خواہ ورم سوداوی کو
بھی مفید ہے اور ان اورام کو جو کانوں کے نیچے ہوتے ہیں اعضائے نفس
آواز کو صاف کر دیتا ہے پھیپھڑے کی غذا اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے
اسی واسطے اسکا حریرہ خواہ لپٹا بنایا جاتا ہے یعنے اسکے آٹے کا اعضائے غذا
جوشاندہ اسکا استسقا اور یرقان کو مفید ہے تفتیح کرتا ہے خصوصاً وہ قسم جو کرسنی
یعنے مٹر کی شکل پر ہو سیاہ چنا جگر اور طحال کے سدوں کو مفید ہے چنے کو
جب کھائیں چاہیئے نہ اول طعام میں ہو نہ آخر میں بلکہ بیچ میں کھانا چاہیئے
اعضائے نفض سیاہ چنے کا جوشاندہ ہمراہ روغن بادام اور مولی اور کرفس کے
مثانہ اور گردہ کی پتھری کو پارہ پارہ کر دیتا ہے اور جنین کو بالکل نکال دیتا ہے قروح مثانہ
کے واسطے زبون ہے باہ کو خوب زیادہ کرتا ہے اور اسی واسطے سانڈ کی چربی میں چنے کا کھیت
خواہ چنے کا دانہ کھلانے میں تجویز کیا جاتا ہے نہار منہ چنے کے پانی پینے سے نعوظ قوی
ہوتا ہے ایک چنا شکم کو نرم کرتا ہے اور سدہ ہائے گردہ اور مثانہ کی تنقیح کرتا ہے خصوصاً
سیاہ چنا اور کرسنی جو مٹر کی صورت ہوتا ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر چنے کو سرکہ میں بھگو کر
نہار منہ اسکو کھائیں اور آدھے دن تک صبر کریں یعنے پھر کچھ نہ کھائیں اور
نہ کچھ پئیں جتنے کیڑے پیٹ میں ہوں سب کو قتل کر دیگا بقراط نے کہا ہے
کہ چنے میں دو جزو جوہری ہیں دونوں بالطبع ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے
ہیں ایک جزو نمکین ہے جو طبیعت کو نرم کرتا ہے اور دوسرا جزو شیریں ہے یعنے شیرین
جو ادرار بول کرتا ہے اور یہی جزو حلو ایسا ہے جسمیں نفخ ہے کہ باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور مفید ہے
حنطہ بکسر حاے حطی و سکون نون جسکو ہندی میں گیہوں کہتے ہیں ماہیت
اسکی مشہور ہے اختیار بہتر وہی گیہوں ہے جو سختی اور نرمی میں متوسط ہو
توڑنے میں خوشبودار ہو نہ بہت سخت دانہ بڑا ہو اور موٹا اور نیا گیہوں
چکنا اور سرخی اور سیاہی کے بیچ میں رنگ اسکا اور سیاہ گیہوں خراب
چیز ہے یعنے غذائیت اسکی بری ہے طبیعت پہلے درجہ میں گرم ہے اور
رطوبت اور یبوست میں معتدل ہے آٹا اسکا مائل بہ یبوست ہے خواص
بڑے دانہ کا گیہوں جو سرخ رنگ ہو اس میں غذائیت زیادہ ہے اور اُبلا ہوا گیہوں
اگر کھایا جاوے دیر میں ہضم ہوگا اور نفخ بھی کریگا لیکن اگر خوب ہضم ہو جاے غذائیت کثیر
اسمیں ہے اور جواری جسکو میدہ کہتے ہیں نشاستہ کے قریب ہے جو اگر نظر اسکی طبیعت
کے آٹے میں چھلکے ریشہ زیادہ ہو وہ اور ہے اور جس آٹے میں صنعت اور کار شناسی
سے لس پیدا ہو جاے وہ اور ہے اور جسے اصلی لس اُس آٹے میں ہو وہ مصنوعی لس
آٹے میں نہیں ہے گیہوں کا آٹا معدہ سے دیر میں اُترتا ہے اور نفخ زیادہ کرتا
ہے ضروری ہے کہ اسکے ہمراہ کسی قدر مٹھائی کھائی جاے تاکہ اسکو جلدی معدہ سے اُتار دے
اور گرم پانی سے دھونا اسکا بھی ضروری ہے اور بھگو کر اسا جو کا آٹا بھی یعنی اسی طرح بنایا جاے
نشاستہ سرد تر ہے بالزوجت ہے زینت گیہوں کی خورش چہرہ کو صاف کر دیتی
ہے اور گیہوں کا آٹا خصوصاً نشاستہ زعفران ملا کر چھائیں کی دوا ہے
اعضائے غذا گیہوں اور جو کا آٹا دونوں ثقیل چیزیں ہیں اعضائے
نفض کچا گیہوں و نیز اُبالا ہوا گیہوں جسکو گھنگری کہتے ہیں اور دیہاتی
زبان میں گھنگنی کہتے ہیں جو بے دلا اور پسا ہوا گیہوں اُبالا جاے اور اُبالنے
کے بعد گھوٹا نہ جاے اور مثل ہریسہ کے یا لپٹہ وغیرہ کے ہو جاے جیسے حلیم
پکائی جاتی ہے الغرض اُبالا ہوا مسلم گیہوں اگر کھایا جاے پیٹ میں کیڑے پیدا
کرتا ہے سموم کٹا ہوا گیہوں دیوانے کتے کے کاٹنے کے زخم پر چھڑکا جاے فائدہ کریگا
حلیب جسکو سوہنجان ہندی کہتے ہیں سپید سوہنجان کے مشابہ ہوتا ہے
طبیعت دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے آلات مفاصل اسکا پینا نقرس
دیگر اقسام وجع مفاصل کو مفید ہے اعضائے نفض بلغم خام اور
چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ اور اخلاط غلیظ کو براہ اسہال دفع کر دیتا ہے
حماض بفتح حاے حطی و میم مشدد آخر میں ضاد ہے ماہیت بستانی بھی
ہوتی ہے اور صحرائی بھی صحرائی کو سلق بری بھی کہتے ہیں اور صحرائی حماض کے
جملہ اقسام میں ترشی نہیں ہوتی ہے جیسا لوگ کہتے ہیں بلکہ بعض میں ترشی
ہوتی ہے صحرائی قسم اسکی ہر ایک اثر میں زیادہ قوی ہے طبیعت دوسرے درجہ
میں سرد خشک ہے اور تخم حماض پہلے درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے
افعال و خواص اسمیں کسی قدر قبض ہے اور بستانی قسم اسکی بقول مسیحی مسہل
بھی ہے اور ترش قسم میں قبض بہت ہے اور جس قسم میں زیادہ ترشی نہیں ہے

مین غذائیت زیادہ ہے اور یہ وہی ہے جو کاسنی کے مشابہ ہے۔ ہر ایک قسم اسکی صفرا کو تولید دیتی ہے اور جو خلط اس سے پیدا ہوتی ہے وہ اچھی ہوتی **خواص** اسمین قبض ہے اور پہلی قسم مین تھوڑی سی تحلیل ہے اور ترش مین زیادہ قبض ہے۔ جڑ مین اسکی سرکہ کے ہمراہ مقشر اظفار یعنے ناخون کے چھلکے چھلے اترنے کا علاج ہے جب شراب مین جوش دیکر اسکا ضماد جو جل ورد اور دا پر لگایا جائے فائدہ کریگا۔

اورام و بثور خنازیر پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے اور بہت فائدہ کرتا ہے بیان کیا گیا ہے کہ اگر اسکی جڑ صاحب خنازیر کی گردن مین لٹکائی جائی تو نفع کریگی **جراح و قروح** جڑ مین اسکی ہمراہ سرکہ کے اس خارشت پر جسمین قرحہ پڑ گیا ہو اور داد پر لگائی جاتی ہے اسی طرح اسکا جوشاندہ آب گرم مین سوکھی کھجلی پر لگایا جاتا ہے اور خود جرم اسکا آب حمام مین یعنے اسکے پانی مین ملا کر مستعمل ہوتا ہے **اعضاے سر** اسکے عصارہ سے یا اسکے جوشاندہ سے اُس ورم انت کے علاج مین کلی کرائی جاتی ہے جسمین درد ہو اور اسیطرح اسکو شراب مین جوش دیکر دانت کے درد مین کلی کلی کرائی جاتی ہے۔ جو اورام کانون کے نیچے ہوتے ہین انکو بھی فائدہ کرتی ہے

اعضاے غذا یرقان سیاہ کو شراب ملا کر مفید ہے متلی مین سکون پیدا کرتی ہے سٹی کھانیکی جو اشتہا پیدا ہو جاتی ہے اُسکے دور کرنیکے واسطے بھی مفید ہے **اعضاے نفض** جرم حماض اور تخم اسکا دونون قابض ہین خصوصًا بڑے حماض کا تخم بھی کہا گیا ہے کہ برگ حماض مین کسی قدر تلیین ہے اور تخم حماض مین قبض مطلق ہے اور بعض نے کہا ہے کہ تخم حماض بے بھنا ہوا ازلاق اور تلیین کرتا ہے اور بیشتر اسکی سیلان رحم کو مفید ہے اور گردہ کی پتھری کو پارہ پارہ کرتی ہے جب کسی شراب کے ہمراہ پلائی جائے۔ جو لزوجت اسمین ہے اُس خارش کو مفید ہے جو ثقل براز کی خشکی سے آنتون وغیرہ مین آگئی ہو اسلیئے کہ تخم حماض بالخصوص کہ سیخ یعنے خارش کو قطع کرتا ہے مزلق بھی ہے **سموم** بچھو کے کاٹنے سے نفع کرتا ہے خصوصًا حماض صحرائی اور اگر تخم حماض کو قبل بچھو کے کاٹنے کے استعمال کیا ہو پھر اگر اسکو بچھو کاٹے زہر نہ چڑھیگا

حرشف بفتح حاے مہملہ و سکون را مہملہ و فتح شین معجمہ آخر مین فا ہے **ماہیت** بستانی اور صحرائی دونون طرح کی ہوتی ہے یہ ایک قسم اسکی ہے جسے فارسی مین کنگر کہتے ہین **طبیعت** حرارت مین معتدل ہے یا حرارت کی طرف مائل ہے باعتدال۔ اور رطوبت اسکی دوسرے درجہ تک ہے خوزی نے کہا ہے کہ سرد تر ہے مسیح کہتا ہے کہ افعال مین مثل ہلیون کے پہلے درجہ مین گرم تر ہے اور غیر مسیح کا قول ہے کہ پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین تر ہے اور جالینوس کی طرف ایسی نسبت دیگئی ہے کہ وہ حرشف کو دوسرے درجہ مین گرم کہتا ہے اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکے اقسام بہت سے ہین اور ہر ایک کی طبیعت جداگانہ ہے۔ **افعال و خواص** تھوڑا سا تنقیہ کرتی ہے اور تجفیف پیدا کرتی ہے اسمین کسیقدر لطافت ہے۔ خوزی نے کہا ہے کہ سودا کو پیدا کرتی ہے اور یہ قول اسکا راستی سے دور ہے **زینت** طلا کرنا اسکا بالخورہ کو نفع کرتا ہے اور پانی سے اسکے اگر سر کو دھوئین سر کی جوئون کو قتل کرتا ہے۔ گندہ بغلی کو اور بول کرکے دور کردیتی ہے اور جب تک بغل کی بو دور نہو جائے پیشاب بدبو ہوا کرتا ہے۔

اورام و بثور پانی اسکا اورام کی تحلیل کرتا ہے اور جرم اسکا بھی **جراح و قروح** پانی اسکا بھی اُس خشک کھجلی کو مفید ہے جو مادہ سوداوی سے عارض ہوا اور سخت ہو **اعضاے سر** پانی اسکا خراز یعنے بفا کو اڑا دیتا ہے **اعضاے غذا** اسکی پیدا کرتی ہے خصوصًا بہار کی قسم اسکی اور جڑ بہار کی قسم کی متلی پیدا کرنے مین زیادہ خصوصیت رکھتی ہے اور گو غذا اسکا دی ہے جسکا نام لنگر زدہ ہے اور بابک نے مین ہم نے بیان کرینگے **اعضاے نفض** باہ کو زیادہ کرتی ہے بول کا ادرار کرتی ہے جس جگہ مین بوجہ کسی سبب کے بو آتی ہو اسکا اخراج کردیتی ہے طبیعت کو نرم کرتی ہے بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ اکثر قبض شکم پیدا کرتی ہے جب کسی شراب کے ہمراہ پلائی جائے

حندقوقی بفتح حاے مہملہ و سکون نون و فتح دال مہملہ و ضم قاف و اخ وسکون واو اور دوسرے قاف کو کھڑا زیر ہے سفید مین سکھیرا اور تجربہ حیاہ اور ساتھی اور گندا پور نیا کہتے ہین ہر ایک قسم کا الگ نام ہے **ماہیت** یہ ایک گیاہ ہے صحرائی بھی ہوتی ہے اور بستانی بھی اور ایک قسم اسکی مصری بھی ہوتی ہے جسکے بیج کو چیسکر ردی بچاتے ہین **طبیعت** ابن جریج کہتا ہے کہ دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے۔ ابن ماسویہ کہتا ہے کہ وسط درجہ دوم مین گرم ہے اور بستانی قسم اسکی عجب نہین کہ حرارت اسکی آخر درجہ اول مین ہو **خواص** بستانی مین جلا معتدل و تجفیف ہے اور صحرائی مین ہمراہ قبض کے تسخین ہے روغن اسکا کا سر لیج غلیظ ہے **زینت** صحرائی اور اسیطرح بستانی کا کلف وغیرہ جھائین کو نفع کرتا **قروح** بستانی کا عصارہ شہد ملا کر قروح کو صاف کردیتا ہے **آلات مفاصل** روغن اسکا ایسے وجع مفاصل کو مفید ہے جو یخی ہو اور برد کے خوف زمانت یعنے بدن کا ہو جانے عضو کے لگایا جاتا ہے اور ایک گروہ بیمار دکھا اسکے اچھا بھی ہو گیا **اعضاے سر** جب اسکے عصارہ کا سعوط کیا جائے اور ناس لیا جائے درد سر پیدا کرتا ہے اور جسکو مرگی آتی ہو اسے فائدہ کرتا ہے **اعضاے چشم** عصارہ بستانی

کا بیاض چشم اور غشاوہ یعنے جھلی کو جو آنکھ میں پڑجاتی ہے مفید ہے خصوصًا شہد ملاکر
اعضائے نفض و صدر پسلیوں کا درد جو بلغمی ہو خصوصًا صحرائی قسم اسکی درد
کو بہت مفید ہے حلق میں درد اور خراشیں پیدا کرتی ہے اور اسکے ضرر کی تلافی کشنیز
اور کاہو اور کاسنی سے کیجاتی ہے اعضائے غذا اور معدہ جو برودت سے ہو خواہ
ریحی درد معدہ کا اسکو مفید ہے روغن اسکا آغاز استسقا میں فائدہ کرتا ہے
مترجم سونٹھ اور مرکی میں اسکی پتی کو ملا کر ضماد کرنیسے یہانتک اثر دیکھا ہے کہ
استسقا کا ورم کیسا ہی زیادہ کیوں نہو دور ہو جاتا ہے یہ دوا خاص ہمارا تجربہ
کی ہے مگر اسمیں اسی قسم کی پتی وغیرہ داخل کیجاتی ہے جسکو گھوا پوریہ بھنے لکھا ہے
اور جڑ بسکھپرا کی جسکو سانٹھی بھی کہتے ہیں قریب چار رتی کے مفید پائی ہیں
ہماری مجربات اعضائے نفض بول کا اور حیض کا ادرار کرتا ہے اور صحرائی قسم اسکی بہ نسبت
خراب تر ملوخیا کے درد شانہ کیواسطے عمدہ دوا ہے روغن اسکا انثیین اور
درد رحم کو مفید ہے اور صحرائی قسم اسکی معدہ کو مفید ہے اور شکم سخت کرتی ہے
جرم اسکا اور تخم اسکا دونوں باہ کو برانگیختہ کرتے ہیں جمیعات لوگ کہتے ہیں
کہ جسکو ایکدن درمیان دیکر تپ آتی ہو اسکی تین پتی خواہ تین تخم پیسکر پلائے
تپ کے روز میں تشویش پیدا ہو جائیگی لیکن دورہ تپ کے محفوظ رہینگے اور وقت چوتھ
جائیگا اسیطرح تپ ربع میں بھی پتی یا پانچ کے استعمال سے یہی اثر ہوگا سموم
اگر اسکا عرق بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر چھڑکا جاے سوزش اور درد دور ہو جاتا ہے
اور اگر عضو صحیح پر اسکو چھڑکیں سوزش اور نفخ پیدا کریگا تخم اسکا بچھو کے کاٹنے کے علاج
میں اسکے جرم سے زیادہ قوی ہے مترجم ہمارے تجربہ میں بسکھپرہ کی جڑ اکثر سموم کا تریاق ہے خصوصًا
افیون کا یہانتک کہ بعض مجرب معمر ہیں کہ تجربہ ہوا افیونی کو اگر اسکی جڑ کی سوا لاکر گولیاں کھلادیں تو نشہ اتر جاتا ہے
حلبہ بضم حاے مہملہ وسکون لام و فتح باے موحدہ آخر میں ہاے ہوز ہے جسکو
ہندی میں میتھی کہتے ہیں طبیعت آخر درجہ اول میں گرم ہے اور خشک اول درجہ
میں ہے اور رطوبت فضلیہ سے خالی نہیں ہے افعال خواص منضج ہے ملین ہے
اور یہ بات اسمیں اسلیئے ہے کہ اسمیں حرارت ہمراہ لزوجت کے جمع
ہوئی ہے اور لزوجت اسکی حرارت کی زیادگی کے غلبہ کو منع کرتی ہے اور
حرارت اسکی بہ نرمی اثر کرتی ہے کیونکہ اسکا خراب بنتا ہے اگرچہ تھوڑا سا منضج ہے
زینت روغن اسکا جو ہمراہ آس کے بنایا جاے بالوں کو مفید ہے اور ان نشانوں کو
جو قروح کے مندمل ہونیکے بعد رہجاتے ہیں اور داس شقاق کو جو سردی کی وجہ سے
اعضا پھٹ جاتے ہیں خصوصًا ہمراہ روغن گل کے کلف کی دواؤں میں

بھی میتھی داخل کیجاتی ہے اور رنگ کے خوشنما کرنیکی دواؤں میں اور نکہت کی بدلی
و خوشبوئی دواؤں میں اور بدنکی بدبو اور جو بدبو پسینے میں آتی ہو اسکی بدبو دور
کرنیوالی دواؤں میں بھی داخل ہے اورام و بثور بلغمی ورم کی تحلیل کردیتی ہے
اور سوداوی اورام جو سخت ہوں سبھی ہوئی میتھی ان اورام گرم کو مفید ہے جو
قدرے ہوں خواہ بیرونی کہ جنمیں التہاب نہو ٹھیک اسیقدر صفراویت نہو
بلکہ بالکل بصلابت ہوں نہ کہ اسیقدر سوداویت انمیں آگئی ہے ورم صلب کو نرم
کرتی ہے اور انکے مادہ میں نفخ پیدا کردیتی ہے جراح و قروح روغن گل ملاکر
آگ کے جلنے کو فائدہ کرتی ہے اعضائے سر اگر میتھی کے لعاب سے سر کو دھویا کریں
خارش یعنے بفا کو زائل کردیتی ہے سر میں درد پیدا کرتی ہے اگر کھجوری کے ہمراہ
تناول کیجائے چھوہارے کے ہمراہ اسکے تناول کرنیسے معدہ کی مضرت بہت
کم ہو جاتی ہے اعضائے چشم جوشاندہ میتھی کا طرفہ چشم کو دور کردیتا ہے اعضائے
نفض آواز کو صاف کرتی ہے اور پھیپھڑوں کو تھوڑی سی غذا پہونچاتی ہے سینہ
اور حلق کو نرم کردیتی ہے کھانسی میں اور ربو میں سکون پیدا کرتی ہے خصوصًا
اگر شہد یا چھوہارا یا انجیر میں جوش دیجائے اور بہتر یہ ہے کہ جرم تمر اور ادویہ
مذکورہ کو ملاکر پانی میں جوش دیں پھر صاف کرکے بہت سا شہد ملاکر تھوڑی آنچ
پر کہ نرم نرم آنچ رہے پکائیں اور جب قوام کا آجاوے تو جاکے طعام سے بہت دیر پہلے اسکو
تناول کریں اعضائے نفذ انطرون ملاکر ورم طحال پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے
اور جوشاندہ اسکا ضعف معدہ کو مفید ہے خصوصًا اگر تازہ میتھی ہو اور قروح
معدہ کو بھی یہی جوشاندہ فائدہ کرتا ہے متلی پیدا کرتی ہے اور سرکا اور مری میتھی کے
کھانیکے اس ضرر کو دفع کردیتا ہے اعضائے نفض اسکے جوشاندہ میں ورم
اور درد رحم اور رحم کے منہ بھنچ جانے کیواسطے آبزن کیا جاتا ہے جوشاندہ اسکا اکثر
میں قروح امعا کو مفید ہے اسیطرح تازہ میتھی کا ساگ گھمود انتوں سے کاٹ کاٹ کر
سرکہ میں بوڈبوکر کھایا جاے میتھی کو پانی میں جوش دیکر پیچش والے کو اسہال کیواسطے پلاتے ہیں
میتھی کا روغن مقعد کے ورم کو مفید ہے اور پیچش اور پھوڑے کیواسطے اسکا حقنہ بھی
دیا جاتا ہے خصوصًا مری ملاکر قبل طعام کے ثقل کے دفع کرنیکو اسکی تحریک ایسی ہے
ہے کہ اسمیں حرافت و تیزی ہے خصوصًا تھوڑا سا شہد ملاکر تاکہ قوت نفع کرے
جوشاندہ اسکا شہد ملاکر رطوبات غلیظہ کا انحدار کردیتا ہے یعنے معدہ کے نیچے اتار لاتا ہے
اصحاب اسیر کیواسطے میتھی عمدہ چیز ہے فضلہ کو بدبو سے پاک کردیتی ہے اور پسینہ
اور پسینہ کو بدبو کردیتی ہے مگر جس شخص کے پسینہ کا حال ایسا ہو کہ نکلنے میں دشواری پیدا کرے

خردوم بکسر حاے مہملہ و سکون را و ضمہ دال و سکون واؤ جس کو ہندی میں بامجی کہتے ہیں **ماہیت** ایک جانور مشابہ گوہ کے ہوتا ہے اور **طبیعت** اسکی بھی اُسی کے مشابہ ہے خفا دینے میں اعضاے بدنی کے **اعضاے چشم** بنجال اسکی بیاض و رد آنکھ کی کھلی کو مفید ہے اور بصارت کو تیز کرتا ہے۔

جوزرومی جسکو اکبردس کہتے ہیں **طبیعت** تسخین زیادہ پیدا کرتی ہے تیسرے درجہ تک گرم ہے اور پہلے درجہ میں خشک ہے۔ اور پھول میں اسکے تسخین زیادہ ہے اور گوند اسکا نہایت درجہ تسخین تک پہونچا ہوا ہے **اعضاے سر** پھول اسکا سرکہ میں ملا کر مرگی کو نہایت ہی نفع کرتا ہے۔

حلزوم بفتح حاے مہملہ و سکون لام و ضم زاے معجمہ و سکون واؤ نون گھونگھے کے جمیع اقسام کو کہتے ہیں **ماہیت** سیپی کی اقسام سے ہے **افعال و خواص** اُن کی حرارت بجھا دیتی ہے **اعضاے چشم** اسکو جلا کر آنکھوں کے قروح کو مفید ہے

حد- ماہیت اسکی بعض لوگوں نے کہی ہے کہ یہ کلنار جوزی ہے **آلات مفاصل** پٹھے کو مضر ہے اور تشنج پیدا کرتا ہے۔

حشیشۃ الزجاج جسکو فارسی میں گیاہ آبگینہ کہتے ہیں **ماہیت** ایک لکڑی جس سے آئینہ پر جلا کرتے ہیں **خواص** اسمیں قبض ہمراہ رطوبت کے ہے اور الصاق بھی ہے اور نفعی ہر جیتن ہے **اورام و بثور** اورام گرم میں جلن پیدا کرتی ہو تی اسکی حمرہ کو اور آگ سے جل جانیکو اورام بلغمیہ کو شفا دیتی ہے عصارہ اسکا سپیدہ تخمی کے ہمراہ نملہ اور حمرہ پر لگایا جاتا ہے اور ورم لوزتین کے واسطے اسی عصارہ کا غرغرہ کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** قیروطی کے ہمراہ نقرس پر لگایا جاتا ہے **اعضاے سر** عصارہ اسکا روغن گل ملا کر کان کے درد کو مفید ہے اور ورم لوزتین کے واسطے اسکا عصارہ چہرہ پر لگایا جاتا ہے **اعضاے نفس** عصارہ اسکا پرانی کھانسی کے واسطے مثل حریرہ کے پیا جاتا ہے **اعضاے نفض** بواسیر کو دور کرتی ہے

خربلدور اسکو خنبلیش کہتے ہیں تخم اسکا مانند مثل خربزے کے ہوتا ہے اور پتی اسکی بھی مثلث مشابہ برگ سقوتو قندریون کے ہوتی ہے **طبیعت** بستانی کی حرارت کمتر ہے اور صحرائی کی حرارت دوسرے درجہ میں ہے **جراح و قروح** تازہ دیدہ زخموں کا اندمال کرتی ہے **اعضاے غذا** پوست اسکے سرکہ کے ملا کر طحال پر لگائی جاتی ہے تپ اسکی سکھا کر پیا جاوے ورم طحال کو دور کر دیتی ہے **اعضاے نفض** بول کا ادرار کرتی ہے خصوصا وہ پتی اسکی مشابہ برگ سقوتو قندریون کے ہے۔

حالبی جسکو اسطراطیقوس بھی کہتے ہیں جسکے معنے یہ ہیں کہ ستاروں کے مشابہ **ماہیت** ایک نبات ہے اسکا نام حالبی اس واسطے رکھا گیا ہے کہ تھنے ورم حالب یعنے چھدے کے ہوتے ہیں سکو شفا دیتی ہے ضماد اسکا کیا جاے یا لگائی جاے اور یہ بھی مثل گل مرخ کے مرکب القوی ہے **طبیعت** اسمیں قوت مبردہ ہمراہ حرارت کے ہے **خواص** محلل ہے اور اس میں قوت مبردہ ہے جو ورم کو دافع کرتی ہے **اورام** جو بیماری اور ورم کہ حالب میں پیدا ہوا سکو بطور تعلیق کے دور کرتی ہے جبکہ اسکا ضماد کیا جاے اور ایک نام اسطراطیقوس ہے جسکا بیان حرف الف میں ہو چکا ہے

حزا یہ وہی زوفرا ہے اور اسی کو دینار و نہ بھی کہتے ہیں اسکا بھی بیان ہو گذر چکا ہے

حاشیش - ماہیت ایک دواے ارمنی ہے اسکو فارسی بھی کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ فارس سے بھی آتی ہے - گروہ اطبا نے کہا ہے کہ یہ فرمیون سے زیادہ قوی ہے اور اگر مقدار شربت اسکی ایک درہم سے زیادہ تجویز کیجاوے قاتل ہوگی **طبیعت** چوتھے درجہ میں گرم و خشک ہے **خواص** محرق ہے اور بدمزہ ایسی ہے کہ معدہ کو بھی بدمزہ کر دیتی ہے **اعضاے غذا** معدہ میں سوزش پیدا کر دیتی ہے اور قاتل ہے

حب البان اسکا بیان حرف باے موحدہ میں ہم کر چکے ہیں

حب الخاریہ دھمست کا تخم ہے چھوٹے بندق کے مشابہ ہوتا ہے چھلکا اسکا سیاہی مائل ہوتا ہے جبکہ دبا و انگلی سے چھلکے سخت ہو جاتے ہیں اندر سے اسکی زردی مائل سطح روغن دار ہوتی ہے جسمیں خوشبو آتی ہے اسکو جھنگار سکتے ہیں لکھینگے

حب الزلم یہ ایک دانہ ہے جسکا فرد بہت پاکیزہ ہے اور تخم زردین پیدا ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم و تر ہے **زینت** فربہی لاتا ہے **اعضاے نفض** منی کو زیادہ کرتا ہے

حب النیل جسکو ہندی میں مرحانے کہتے ہیں **ماہیت** یہ وہی قرطم ہندی ہے **اختیار** عمدہ وہی ہے جو وزنی ہو سرخ اور چکنا اور تازہ **طبیعت** بعضوں نے کہا ہے کہ پہلے درجہ میں گرم و خشک ہے اور صحیح یہ ہے کہ تیسرے درجہ تک گرم و خشک ہے **زینت** بہق اور بہق سپید کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے غذا** اکثر لاتا ہے اور متلی بہت پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض** اخلاط غلیظہ اور سودا اور بلغم کو بقوت نکالتا ہے اور چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو بھی خارج کر دیتا ہے **ابدال** استعمال میں اور خلط سوداوی کے نفع کرنے میں بدل اسکا نصف وزن اسکے تخم حنظل سے ہے جسکے ہمراہ چھٹا حصہ اس کا حجر ارمنی ہو۔

حب المنسم بکسر میم اور سکون نون و فتح سین مہملہ **ماہیت** پیمانہ مزرج کے برابر ہوتا ہے اور رنگ بھی ایسا ہی سا مگر آسانی سے ٹوٹ جاتا ہے پوست اسکی ایسے مغز سے چسپیدہ ہے جسکی سپیدی زیادہ ہے اور خوشبو ہے **طبیعت** دوسرے

درجہ میں خشک ہے **اعصاب کے غذا** ہے معدہ جو مسترخی اور ڈھیلا ہوگیا ہو اسکو مفید ہے
حب السمنہ بکسر سین مہملہ و سکون میم و فتح نون جسکو فارسی میں نقل کہتے ہیں یہ
ایک درخت کا جو ان زمین کا ہے جہان آبادی ہو اور ہاتھ بھر کا اونچا ہوتا ہے اسکی پتیاں
مگر زیادہ سپید نہیں ہوتا ہے پھل اسکا مرچ کے برابر ہوتا ہے اندر اسکے تیل بھرا ہوا اور
نرم بعض لوگون نے کہا ہے کہ وہ تخم مار ہوا کا ہے **طبیعت** گرم ہے مائل برطوبت ہے **زینت**
فربہی پیدا کرتا ہے **اعضاے غذا** دیر میں ہضم ہوتا ہے پھر جسوقت ہضم ہوجاے
غذا اسکی زیادہ ہوتی ہے **اعضاے نفض** منی اور باہ کو زیادہ کرتا ہے۔
حب الصنوبر یہ ستہ سے یہ دانہ چھوٹا ہوتا ہے چھلکا اسکا پتلا اور نازک سرخ رنگ
جسکے اندر سے مغز لانبا اور سپید روغن بھرا ہوا لذیذ نکلتا ہے اور یہ دانہ وہی ہے
جسکو چلغوزہ کبار کہتے ہیں اور ہندی میں چرونجی کہتے ہیں یہ اُس صنوبر سے
پیدا ہوتا ہے جسکا نام شیرین ہے صنوبر انار کا دانہ چھوٹا ہوتا ہے اسمیں تین کونے
ہوتے ہین چھلکا سخت اور مغز میں اسکی حدت اور تیزی اور بکٹھا پن ہوتا ہے اور چھوٹا
دانہ دوا کیواسطے بہ نسبت غذا کے زیادہ بکار آمد ہے **طبیعت** بڑا دانہ جسکو چلغوزی
کہتے ہین اسکی طبیعت معتدل ہے یا شاید مائل بحرارت ہے اور رطوبت اسکی زیادہ
ہے اور چھوٹا دانہ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** اسمین نضج دینے کی قوت
اور تلیین اور تحلیل کی ہے اور لذع بھی پیدا کرتا ہے خصوصاً تازہ دانہ میں اگر اسکو
پانی میں بھگو دین لذع اسکی جاتی ہے اور اسوقت اسکی تلیین نضج سخونت کو دور
کرنا اور تفریح پورا ہوتا ہے اگرچہ یہ دونوں خواص قبل بھگونے کے بھی اسمیں موجود
ہین۔ جوہر اسکا ارضی مائی ہے جسمیں تھوڑی سی ہوائیت ہے **زینت** فربہی پیدا
کرتا ہے **آلات مفاصل** چرونجی کھانیسے استرخا اور ضعف بدن کو فائدہ
ہوتا ہے اور رطوبت فاسدہ کو خشک کردیتا ہے **اعضاے صدر** چھوٹی و
بڑی دونوں قسم اسکی پھیپھڑے کے رطوبات متعفنہ اور قیح اور نزف الدم
اور کھانسی کو مفید ہین خصوصاً ہمراہ مویز کے اس سبب سے کہ تھوڑی
سی تلخی اسمین ہے اور جب کسی شراب شیرین میں اسکو جوش دین تو تنقیہ
قیح کا پھیپھڑے سے بخوبی کریگی۔ اسیطرح چھلکے اسکے اور دانہ اسکے
اور لکڑی اسکی جب لعوق میں داخل کیجاے **اعضاے غذا** انفستین کے
ہمراہ جب اسکا معدہ پر ضماد کرین معدہ کو قوی کریگی۔ خود یہ دشواری سے
ہضم ہوتی ہے غذائیت اسکی زیادہ ہے اور قوی ہے معدہ میں لذع پیدا کرتی
ہے مگر یہ کہ آب گرم میں بھگو دیجاے۔ گرم مزاج آدمی اسکو شکر کے ساتھ کھاے
اور سرد مزاج کے آدمی شہد کے ساتھ پس اچھی طور پر ہضم ہوگی اور معدہ
کیواسطے اچھی چیز ہے دیسقوریدوس کہتا ہے کہ معدہ کیواسطے خراب چیز ہے اور شاید
ایسی ہوگی مگر جسوقت کہ جلا دیجاے اور اسکے چھلکے دور کر دینے چاہئیں۔
پانی میں بھگی ہوئی جید ہوتی ہے اور اسکے فساد کی اصلاح ہوجاتی ہے اور
اسکے ریاح کی قدرتی ٹوٹ جاتی ہے جب خرفہ کے ساتھ کھائی جاے تسکین لذع
معدہ کی لذع کا کرتا کیسا **اعضاے نفض** منی کو زیادہ کرتی ہے جب ہمراہ
تخم اور شکر سپید اور شہد و قند کے کھائی جاے بہت کھانا چھوٹی اور بڑی
دونوں قسموں کا ضرر پیدا کرتا ہے اور تریاق مصلح اس ضرر کا انار دانہ مخوش
ہے کہ بعد اسکے کھانیکے جوب جاے۔ رطوبات گردہ اور مثانہ کی جلاے شدید کرتی
ہے اور دونوں گردہ اور مثانہ کو بیٹھ جانیکے روکنے پر قوی کرتی ہے اور دونوں قسم کی
کثرت بول مثانہ کی جہت سے ہو یا گردہ کی دور کردیتی ہے تقطیر البول کو منع
کرتی ہے قروح مثانہ اور سنگ مثانہ پیدا ہونے سے منع کرتی ہے اور دوا
کرتی ہے ضماد اسکا انفستین کے ساتھ بھی مفید ہے اور تنہا بھی۔
حب القلقل دونون قاف مکسور اور مضموم بھی پڑھے گئے ہیں اور ہندی میں
اسکو کوار چکنا کہتے ہین **ماہیت** مرچ کا سا دانہ سپید ہوتا ہے اور کم
بیچ سے بڑا خوب گول نہیں ہے توڑنے سے مغز اندر روغنی تیل بھرا ہوا خوش
مزہ نکلتا ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ بیج انار صحرائی کا ہے اسی شخص کا قول
بھی ہے کہ اسکی جڑ کا نام مسخات ہے **آلات مفاصل** جو بدن ڈھیلے ہوگئے ہون
اور استرخا انکو عارض ہوا انکو قوی کردیتا ہے **افعال و خواص** کوار چکنا کو
ہوا زیادہ سبب ہے **زینت** فربہی زیادہ پیدا کرتا ہے **اعضاے سر** درد سر
پیدا کردیتا ہے خصوصاً جب شراب پینے کے بعد اسکے دانے تنقل کرین
اعضاے نفس بڑا دانہ اسکا جو رطوبت وغیرہ پھیپھڑے سے نکلتی ہو
اسکو نفع کرتا ہے **اعضاے غذا** ہیضہ اور تخمہ اسکی زیادہ کھانے سے
پیدا ہوتا ہے اور اگر شکر سپید یا شہد کے ہمراہ کھایا جاے بخوبی ہضم
ہوجاتا ہے بھونا ہوا اسکا بیج غذاے جید ہے اور جو خلط اس سے پیدا ہوتی ہے
وہ خراب نہیں ہوتی اور چھوٹی قسم اسکی لذع معدہ میں شدید پیدا کرتی ہے
حدید جسکو ہندی میں لوہا کہتے ہین **ماہیت** لوہے کی تین قسمیں ہین
شابورقان اور نرم آہن اور فولاد مصنوع شابورقان فولاد اصلی ہے
یہ معدن سے نکلتا ہے اور فولاد مصنوعی نرم آہن اور توبال سے بنایا جاتا ہے اسلیے

کہ یہ میل شابورقان کا تانبے کے میل سے قریب قریب ہے اور ہیجے میل لوہے کے کے بیان کرنیکے واسطے باب خاے معجمہ میں ایک باب جدا کر دیا ہے **افعال و خواص** لوہے کا زنگار قابض ہے اور اکال ہے اور میل اسکا اسکے زنگار سے بہت زیادہ ضعیف ہے مگر یہ بہ نسبت اور دھاتوں کے میل کے لوہے کے میل میں تجفیف کی قوت زیادہ ہے **زینت** لوہے کا زنگ سیھری پر شراب ملا کر لگایا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے **اعضاے سر** جب پرانے سرکہ میں اسکو بھیگو اور بچا کر سرکہ کو چھان لے جو چرک کان سے جاری ہو اسکو بہت فائدہ کریگا **اعضاے چشم** لوہے کا زنگ پلکوں کی سختی اور ظفرہ چشم کو مفید ہے **اورام و بثور** زنگ اسکا شراب ملا کر حرہ اور بثور پر لگایا جاتا ہے **آلات مفاصل** زنگ آہن شراب ملا کر نقرس پر لگایا جاتا ہے **اعضاے غذا** شراب یا پانی جس میں لوہا بجھایا جائے ورم طحال اور استرخا معدہ اور ضعف معدہ کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** توبال آہن میں جو قوت اخراج زرد آب کی ہے وہ بہت ضعیف ہے بہ نسبت توبال نحاس کے۔ اور زنگ آہن قابض ہے اسکا حمول کیا جاتا ہے پس رحم کے نزف الدم کو قطع کرتا ہے۔ زنگ اسکا بواسیر کو خشک کر دیتا ہے شربت میں لوہا بجھا کر اسہال کہنہ اور ذوسنطاریا کو بند کر دیتا ہے۔ ورم استرخاء مقعد کو نفع کرتا ہے اور سلسل البول و زیادہ حیض جاری ہونیکو روکتا ہے اور باہ پر بہت قوت دیتا ہے

حمام بفتح حاے مہملہ کبوتر کو کہتے ہیں **طبیعت** بچہ کبوتر میں حرارت فضلیہ ہے اور جب پر و بال اس بچے کے سب نکل آئیں اور اڑنے کے قریب ہو جانے پہونچے اسکا گوشت زیادہ سبک ہوتا ہے کبوتر کے انڈے میں گرمی زیادہ ہے **افعال و خواص** چھوٹا بچہ کبوتر کا اسکے گوشت میں غلاظت زیادہ ہے بسبب اسکی رطوبت فضلیہ کے **اعضاے سر** کبوتر کا خون آشوب چشم کو فائدہ کرتا ہے جو حجاب ملتحمہ سے پیدا ہوئی ہو **اعضاے غذا** جو بچہ کبوتر کا بالغ ہونیکے لائق ہو وہ جلدی سے ہضم ہو جاتا ہے اور غذا بھی اسکی عمدہ بنتی ہے بہ نسبت اس بچہ کے جسکے پر ابھی نہ نکلے ہوں۔ سوا جبکہ محرور مزاج آدمی اسکو انگور رخام اور کشنیز کے ہمراہ تناول کرے اور غیر خیار بھی اسکے ساتھ کھائے انڈے میں اسکی بہت [illegible]

حوز بضم حاے مہملہ اور آخر میں زاے معجمہ ہے **ماہیت** یہ ایک درخت ہے اسکے گوندکو کہربا کہتے ہیں اور ہم کہربا کو ایک باب جداگانہ میں بیان کرینگے **طبیعت** معتدل ہے مائل بہ یبوست ہے مگر بہت تھوڑی سی ہے **خواص** لطیف ہے اور تخم اسکا بہت زیادہ لطیف ہے اور زیادہ گرمی اسمیں نہیں ہے **آلات مفاصل** ایک مثقال اس درخت کا پھل عرق النسا کو نافع ہے اور قسم روی کا برگ سرکہ ملا کر نقرس کے درد پر ضماد کیا جاتا ہے **اعضاے سر** سکی تری کا عصارہ نیمگرم کرکے کان میں ٹپکاتے ہیں پس کان کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور پھل اسکا غم سرگی کو مفید ہے **اعضاے چشم** شہد ملا کر اسکے پھل کو بطور سرمہ کے آنکھ میں لگاتے ہیں پس آنکھ کو قوت دیتا ہے **اعضاے نفض** پھل اسکا ایک مثقال تقطیر البول کو [illegible] اور ایک مثقال اسکا پھل سرکہ ملا کر بعد طہر کے پینے عجب رت حیض سے پاک ہو جائے اگر استعمال کیا جائے حاملہ ہونیکو منع کرتا ہے اور اسی طرح تیار اس کا ۔

حبتہ الخضراء جسکو ہندی میں بن کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے پھل میں اسکے قبض ہے منفعت اسکی مصطگی سے مشابہ ہے۔ گوند اسکا بعوض مصطگی کے سب گوندکے اقسام سے بہتر ہے۔ بڑے دانہ سے اسکے وہی ہیں جسکو ضرور کہتے ہیں [illegible] اسکا بطم کے نام سے مشہور ہے **طبیعت** بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اسکی [illegible] میں قبض و تلیین دونوں ہیں جیسے روغن گل میں اور حق یہ ہے کہ تسخین اسکی ایسی نہیں ہے جو کم ہو لیکن بتجفیف اسکی جب تک تر و تازہ ہو بہت کمزور خشک ہو جانیکے بعد تیسرے درجہ کو پہونچ جاتی ہے۔ گوند اسکا گرم ہے اور تھوڑی سی یبوست ہے **افعال و خواص** سخونت اور تلیین تو نفتی ہی ہے کسیقدر قبض بھی ہے اور گوند میں اسکے تحلیل زیادہ ہے بہ نسبت مصطگی کے دھواں بطم کا واسطے تجفیف دینے سے دور ہو مثل کندر کے دھوئیں کے روغن اسکا اسمیں قوت ملینہ ہے اور قبض بے ہے اور گوند اسکا مصطگی سے محلل زیادہ ہو کہ سبب کے اسمیں تلخی بہت ہے۔ اور اسمیں تھوڑا سا قبض بھی ہے جلا اسمیں قوی ہے تفتیح اسمیں بہت ہے [illegible] انضاج اور تلیین کرتا ہے اور اندرون بدن سے مواد کو کھینچ لاتا ہے اور اکثر اوقات مصطگی کے قائم مقام ہوتا ہے بعضوں نے گمان کیا ہے کہ اسکے روغن میں تبرید کی قوت تھوڑی سی ہے **زینت** چہرے کو جلا دیتا ہے اور جھائیں کو دور کر دیتا ہے علک الانباط چہرے کے بہت جانیکو مفید ہے **اورام و بثور** گوند اس کا جلاحات سوداوی میں نضج پیدا کرتا ہے **جراح و قروح** خارشت خشک [illegible] جلا کرنے سے دور کرتا ہے اور گوند اسکا مرہم کے اقسام میں [illegible] پاک کرنیکے واسطے [illegible] کیا جاتا ہے اور معدہ کے خشک کرنیکے واسطے ظاہر ہیں جو قروح ہوں انکو اچھا کر دیتا ہے [illegible] قروح میں اکثر [illegible] اسکو مفید ہے جس کی [illegible] قروح پڑ گئے ہوں اور جو کھجلی مادہ بلغمی سے پیدا ہوئی ہو اور بثور بلغمیہ کو مفید ہے **آلات مفاصل** ماندگی بدن کے واسطے جو روغن تجویز کیے جاتے ہیں انمیں داخل ہوتا ہے اور جو مرہم ہو واسطے اور فالج اور لقوہ

کے واسطے بتائے جائیں انہیں بھی ہے **اعضاء سر** گوندا سکا شہد و روز بیطار کر جو رطوبت کانٹے نکلتی ہے اسکو بہت مفید ہے **اعضائے چشم** دھواں اسکا ان کا جلوں میں داخل کیاجاتا ہے جو بوے مژہ کے گرنے کی حفاظت کرین اور پلکوں کے جھڑ جانیکے کا علاج میں بھی پڑتا ہے **اعضائے نفس و صدر** پہلو کے درد میں ضماد کرنے سے اور ملنے سے فائدہ کرتا ہے گوندا سکا پھیپھڑے کے قروح پر اور پرانی کھانسی کی اچھی دوا ہے تنہا اسی کو چاٹیں یا کوئی مٹھائی ملا لیں **اعضائے غذا** تلی کے مرض کو نافع ہے خصوصاً دانہ اسکا جسکو حب کہتے ہیں مگر اس سے اشتہائے طعام جاتی رہتی ہے اسیطرح جگر کا بھی تنقیہ کرتی ہے **اعضائے نفض** ادرار کرتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور گوندا سکا بھی ادرار کرتا ہے اور شکم کو نرم کرتا ہے جب یک دانہ بقدر بندق کے یا بقدر ایک گز کے نہار منہ کھایا جائے اور تنگئ شکم اسکی بدون اذیت ہے۔ احشاء اندرونی کا تنقیہ کرتا ہے اور گردے کو جلا دیتا ہے **سموم** گوندا سکا اور پھل اسکا رتیلا کے کاٹنے کیواسطے شراب کے پلایا جاتا ہے ۔

حربا جسکو ہندی میں گرگٹ کہتے ہیں اسکا خون جو بال کہ آنکھ سے بوجہ تکلیف دہی کے اکھاڑ لیا جائے اسکے دوبارا اوگنے کو منع کرتا ہے **سموم** کہتے ہیں کہ اسکا انکھاز زہر قاتل ہے اور اسکا بیان ہم کتاب چہارم کے حیوانی سموم میں تحریر کرینگے

حیہ ۔ جسکو ہندی میں سانپ کہتے ہیں اسکو پانی میں پکا کر نمک اور بعضکی ملا کر اور کبھی اسپر زیت بڑھا کر استعمال کرتے ہیں اور نمک اسکا وہی قوت رکھتا ہے جو اسکے گوشت میں قوت ہے سانپ کے کیچلی کا بھی استعمال کیا جاتا ہے ہم سانپ کے اقسام کتاب چہارم میں بتفصیل لکھینگے **اختیار** گوشت بہتر سانپ کی مادہ کا ہے اور کیچلی بہتر نر سانپ کی **طبیعت** تجفیف کی قوت اسکے گوشت میں زیادہ ہے اور تسخین زیادہ نہیں اور کیچلی میں تجفیف بھی زیادہ ہے **خواص** سانپ کے گوشت میں یہ خاصیت ہے کہ فضول کو بطرف جلد کے نافذ کردیتا ہے خصوصاً جب انکا بدن پاک نہو ایک شخص کو سانپ کھانے سے یہ ہوا کہ اسکی گردن میں ایک بڑا پھوڑا نکل آیا جب پھوڑا اچھا کیا گیا بجائے پیپ کے لوہو کے اسمیں سے بڑی بڑی جوئیں نکلیں سانپ کا گوشت اگر کھایا جائے عمر دراز کرتا ہے اور قوت بڑھاتا ہے اور حواس کی حفاظت کرتا ہے اور جوانی کو دیرپا کرتا ہے **زینت** سانپ کے گوشت کھانے سے جوئیں بہت پڑتی ہیں اور چونکہ یہ گوشت فضول کو بطرف جلد کے دفع کرتا ہے لہذا کھال اترنے لگتی ہے جذام کو سانپ کا گوشت بہت فائدہ کرتا ہے اگر یہ بالخورہ پر لگایا جائے جب بھی بہت فائدہ کریگا **اورام و قمور** سانپ کا گوشت اور اسی کا شوربا جب سر دوم کاٹ کر کھایا جائے خنازیر کے بڑھنے کو منع کرتا ہے اور اسیطرح سانپ کی کیچلی کا بھی یہی اثر ہے **آلات مفاصل** سانپ کے گوشت کا شوربا جب اسکو سر اور دم کی طرف سے چار چار انگل کاٹ کر کھایا جائے جب اسکو کھائیں اور اسیطرح سانپ کے گوشت کو اگر کھائیں پٹھے کے اقسام درد کو مفید ہے اسیطرح نمک اسکا **اعضائے سر** سانپ کی کیچلی اگر شراب میں پکا کر کانمیں ٹپکائی جائے کان کے درد کو ٹھہرا دیتی ہے اور سرکہ میں جوش دیکر اسکی کلی دانت کے درد کیواسطے کیجاتی ہے بہت اچھی کیچلی نر سانپ کی ہے جالینوس کا قول ہے کہ اگر بہت سے دوڑے لیکر خصوصاً جوان ہوں انکو زندہ کر سانپ کی گردنیں کسکر باندھدیں اور پھر اس نوع وڑے کو کھولکر اس مریض کی گردن پر لپیٹیں جو ورم لہات و ورم حلق میں مبتلا ہو عجیب نفع ہوگا **اعضائے چشم** سانپ کا شوربا اور گوشت مذکورہ بالا دونوں بصارت کو قوی کردیتے ہیں طبیبوں نے اصلاحات یہ کہا ہے کہ سانپ کی چربی آنکھ میں پانی اترنے کو منع کرتی ہے اگر آدمی جو انسانیت سے موصوف ہے اسکے لگانے پر جسارت نہیں کرسکتا **سموم** سانپ کا پیٹ چاک کرکے اسی مقام پر رکھدینے سے جہاں پر سانپ نے کاٹا ہے موجود درد میں سکون پیدا کرتا ہے

حمار یکسر جلے تھملا اور آخر میں رائے تھملہ ہے جسکو ہندی میں گدھا کہتے ہیں **زینت** خاکستر حمار کی اور خصوصاً گدھے کے گوشت کی راکھ اور گدھے کا جگر جلا کر اسکی راکھ کو زیت ملا کر سردی کے سبب سے جو بدن پھٹ گیا ہو اسپر لگائی جاتی ہے **اورام و قمور** گدھے کے جگر کی راکھ زیت ملا کر خنازیر پر لگائی جاتی ہے جراح و قروح اورام کو اچھا کردیتی ہے **آلات مفاصل** جس شخص کو سوست کیوجہ سے کزاز کا مرض عارض ہوا ہو گدھے کے گوشت کے شوربے سے اسکا آبزن کیا جاتا ہے **اعضائے سر** گدھے کا جگر بھون کر نہار منہ اگر کھایا جا مرگی کو فائدہ کرتا ہے اسیطرح گدھے کا سم سوختہ اور مقدار شربت دو مثقال جو قریب ڈیڑھ ہو کھلانا ہوا **اعضائے نفض** کہتے ہیں کہ گدھے کا پیشاب درد گردہ کو مفید ہے اور جنگلی گدھے کا پیشاب سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کردیتا ہے جیسا کہ کہا گیا ہے ۔

حجر الیہود اسکو فارسی میں سنگ جہودان کہتے ہیں **ماہیت** چھوٹا سا پتھر ہے چھوٹے جوز کے برابر کسیقدر لانبا ہوتا ہے اسمیں دوڑے سے اور لکیریں ہوتی ہیں جو اسکے کنارے سے آتی ہیں یہ ایک رخ کی لکیریں ہوئیں اور دوسری طرف کی لکیریں جو مقابل اسکے ہوتی ہیں وہ ان لکیروں پر تقاطع کرتی ہیں اور یہ خطوط متوازی ہوتے ہیں اب جو لکیروں کے تقاطع سے خانے

نکجاتے ہیں وہ مثل ثعالیس یعنے دڑوں اور لکیروں کے چھوٹے چھوٹے چکدار ہوتے ہیں اعضائے غذا معدہ کو ضعیف کر دیتا ہے اور معدہ کو موافق نہیں ہوتا اشتہا کو ساقط کر دیتا ہے اعضائے نفض سنگ گردہ کو مفید ہے کہ اسکو نکالدیتا ہے مقدار شربت دو مثقال ہمراہ آب گرم کے ہے یہ بھی دعوی کہا گیا ہے کہ سنگ گردہ کو مفید ہے مگر صحیح نہیں ہے مقعد سے جو خون آتا ہو اسکو بند کر دیتا ہے

حجر المثانہ یہ پتھر جو مثانہ میں پیدا ہوتا ہے اعضائے نفض کہتے ہیں کہ مثانہ اور گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ یہ کوئی بات تحقیقی نہیں ہے

حجر الاسفنج یہ پتھر اسفنج کے اندر پایا جاتا ہے اور گردے کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے

حجر لبنی یہ پتھر ایسا ہے کہ جب پانی کے ذریعے اسکو تراشیں جیسے سنگ تراشی کا طریقہ ہے اسکے اندر سے ایک چیز مثل دودھ کے نکلتی ہے اس پتھر کا رنگ خاکستری ہے وزن اسکا شیریں ہے پانی میں جسقدر پانی میں گھل جاتا ہے اسکو [illegible] میں ملا کر کے رکھنے میں طبیعت بہت معتدل ہے اور اورام و بثور ابتدائی اور اورام حارہ میں نفع کرتا ہے اور زمانہ انتہا میں اسکا نفع اتنا نہیں ہوتا کم ہو جاتا ہے اعضائے چشم پانی میں ملکر اسکے ریزہ جو بروقت تراشنے کے جدا ہوتے ہیں آنکھ آنکھ میں لگانے سے جو فضول آنکھ کیطرف سیلان کرتے ہیں اور جو قروح آنکھ میں عارض ہوتے ہیں اسکو فائدہ ہوتا ہے یعنے فضول کے سیلان کو منع کرتا ہے اور قروح کو اچھا کر دیتا ہے۔

حجر الرحی جسکو سنگ آسیا کہتے ہیں اورام و بثور میں سرکہ گرم کر کے اس پر ڈالنے سے جو بخارات اٹھیں انکے سونگھنے سے ناک کی طرف سے جو خون جاری ہو بند ہو جاتا ہے اسیطرح جس عضو سے خون جاری ہو اسکی بھی دینے کو سرکہ [illegible] اورام گرم کے رفع کرنے کو بھی

حجر المسن اسکو ہندی میں سان کہتے ہیں جس پر چاقو وغیرہ پر باڑھ رکھی جاتی ہے جو ریزہ تراشہ اسکا پستان اور خصیہ پر اسواسطے لگایا جاتا ہے کہ بڑھ نجاوے۔

اور اورام تراشہ اسکا اورام گرم پستان کو مفید ہے۔

حجر حاجی سنگ موم کو کہتے ہیں افعال و خواص مجفف ہے جلا کرتا ہے خون کو بند کرتا ہے جراحات و قروح زخموں سے اور قروح سے جو خون جاری ہو اسکو روکتا ہے

حجر اصلی یہ پتھر وہی ہے جسکے تراشہ میں حلاوت زیادہ ہوتی ہے مگر اور دوسرے تمام احوال میں مثل حجر لبنی کے ہوتا ہے اور قوت اسکی شاخ جگی کی ہے طبیعت میں اس کے کسیقدر حرارت ہے۔

حجر القمر جسکو ہندی میں چندر کانت کہتے ہیں ماہیت کہتے ہیں کہ یہ ماہتاب کا تھوک ہے اور کف ماہتاب بھی کہلاتا ہے اور جن تاریخوں میں چاند پورا ہوتا ہے

اور اس کا نور بڑھتا ہے اصفہان میں ملتا ہے اور بلاد عرب میں پایا جاتا ہے بکثرت ہوتا ہے بھاری نہیں ہوتا افعال و خواص کہتے ہیں کہ درخت بے ثمر اس کو لٹکانے سے درخت میں پھل آجاتے ہیں اعضائے سر مرگی کو شفا دیتا ہے اور جس کو مرگی آتی ہو اسکے گلے وغیرہ میں تعویذ بنا کر اسکو لٹکاتے ہیں

حجر سمسیطوس۔ ماہیت اس کی افعال و خواص میں مثل شادنج کے ہے لیکن یہ ضعیف تر ہے۔

حجر حبشی جس کو حجر فلفل بھی کہتے ہیں یہ پتھر بلاد حبش سے لایا جاتا ہے زردی مائل اس کا برادہ اگر زبان پر رکھا جائے لذع پیدا کرتا ہے رنگ اس کا مشابہ دودھ کے سپید ہو جاتا ہے پینے کے بعد اعضائے چشم غشاوہ چشم کو اگر اسکے ساتھ آشوب و درد و ورم ہو دور کر دیتا ہے اور جو نشان قروح کے آنکھ میں ہوں انکو نفع کرتا ہے ناخونہ اگر آنکھ میں بہت سخت ہو گیا ہو اسکو دور کر دیتا ہے

حجر افروحی خواص اسکے یہ ہیں مجفف ہے ہمراہ کسیقدر قبض اور تحلیل کے اور لذع بھی پیدا کرتا ہے مگر تھوڑا سا۔

حجر الجمہ جسکو فارسی میں سنگ [illegible] کہنا چاہیے اعضائے نفض کہتے ہیں کہ سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کر دیتا ہے اور جالینوس اسکا منکر ہے سموم کہتے ہیں کہ اسکی تعلیق مار گزیدہ پر اگر کیجائے نفع کرتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ مجھے اس اثر کی خبر ایک بڑے سچے آدمی نے دی ہے۔

حجر لطیفا بالزیت یہ پتھر زیت میں بجھایا جاتا ہے اور پانی میں ڈالنے سے اس سے شعلہ پیدا ہوتا ہے سموم ہوام اس سے گریز کرتے ہیں۔

حجر الیشب جسکو سنگ یشب کہتے ہیں اعضائے غذا معدہ کو بہت نافع ہے جالینوس نے کہا ہے کہ اگر سنگ یشب کی ایک تختی معدہ کے برابر تراش کر لٹکائی جائے جسطرح تعویذ گلو میں لٹکاتے ہیں معدہ اور مری دونوں کو فائدہ ہوگا

حجر الاساکفہ یہ پتھر اورام اور قروح لہات کو فائدہ کرتا ہے۔

حجر ارمنی اسکی ماہیت یہ ہے کہ یہ پتھر ایسا ہوتا ہے کہ اس میں تھوڑا سا لاجوردی رنگ ہوتا ہے اور یہ رنگ لاجوردی خاص اس کا نہیں ہے جسکہ سطح ظاہر پر محسوس ہو اور نہ اسکے گرد اطراف میں کسی خاص جگہ پر یہ رنگ ہوتا ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس میں کسی قدر رنگ لاجوردی رنگ کی ابھر گئی ہے جسکو رنگریز اور نقاش لوگ بجائے لاجورد کے استعمال کرتے ہیں چھونے میں یہ پتھر نرم معلوم ہوتا ہے اعضائے غذا معدہ کو اضطراب پیچ جیسے دھویا ہوا پتھر

تسلی نہیں پیدا کرتا ہے اور بے دھویا ہوا تسلی پیدا کرتا ہے اور جملہ احوال میں یہ تھوہر کیواسطے خراب چیز ہے **اعضائے نفض** سودا کے مسہل میں لاجورد کے پتھر سے زیادہ قوی ہے۔ اس پتھر کے استعمال کرنیسے خربق سیاہ کا استعمال متروک ہوگیا اسلیئے کہ امراض سوداوی کے علاج میں تنہا اسکے استعمال سے کامیابی ہوتی ہے

حرف طائے مہملہ

بیان اُن دواؤن کا جو حرف طا سے شروع ہین۔

طباشیر جسکو ہندی مین تبسلوچن کہتے ہین اور تباکھیر بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ دوا تر بانس کی جڑونکو جلا کر یا خود بخود جلنے سے پیدا ہوتی ہے کہ جسوقت ہوا چلتی ہے اور جنگلین اسکی آپسمین ٹکراتی ہین آگ لگ جاتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد ہے اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** مین قبض ہے اور دباغت بھی کرتی ہے کہ اگر معدہ ڈھیلا ہوگیا ہو اسکے ڈھیلے پن کو دور کردیتی ہے تھوڑی سی تحلیل بھی اسمین ہے اور تبرید اسکی تحلیل سے زیادہ ہے بسبب تھوڑی تلخی کے جو اسمین ہے اور اسی تحلیل اور قبض کیوجہ سے اسکی تجفیف مین شدت ہے طباشیر بھی مثل گل سرخ کے مرکب القوی ہے **اعضائے سر** قلاع کو نفع کرتی ہے اور توحش کو مفید ہے **اعضائے چشم** ورام گرم یا تر جو آنکھ مین ہون انکو نفع کرتی ہے **اعضائے صدر** قلب کی تقویت کرتی ہے اور خفقان گرم کو اور اس غشی کو جو معدہ پر صفراوی خلط گرنیسے عارض ہوئی ہو اسکو بھی پلانے سے اور طلا کرنیسے فائدہ کرتی ہے توحش ور غم کو بھی مفید ہے **اعضائے غذا** پیاس اور التہاب معدہ اور ضعف معدہ کو مفید ہے اور ریزش خلط صفراوی کی بطرف معدہ منع کرتی ہے اور کرب معدہ کو منع کرتی ہے **اعضائے نفض** خلط صفراوی کو بند کردیتی ہے **حمیات** گرم تیز کو مفید ہے

طرخون بضم طائے مہملہ بفتح طا بھی آیا ہے اور رائے مہملہ ساکن اور خائے معجمہ مضموم **ماہیت** مشہور ہے کہتے ہین عاقرقرحا ترخون پہاڑ کی جڑ ہے۔ **طبیعت** ظاہر یہ ہے کہ تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے اسمین تجدید کی قوت بھی ہے۔ اور بعض غیر مستند کا قول ہے کہ یہ بارد یابس ہے **افعال و خواص** رطوبات کو خشک کردیتی ہے اور بوجہ لطیف ہے اور اسمین کسیقدر تبرید بھی ہے **اعضائے سر** جب اسکو چبا کر منھ مین رہنے دین اور نگل جائین قلاع کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے صدر** حلق مین درد پیدا کرتی ہے **اعضائے غذا** دشواری سے ہضم ہوتی ہے **اعضائے نفض** شہوت باہ کو قطع کردیتی ہے۔

طرخشقوق۔ **ماہیت** اسکی مشہور ہے ایک قسم کاسنی کی ہے **طبیعت** اسکی برودت رطوبت سے زیادہ ہے اگرچہ اسمین رطوبت بھی ہے **خواص** مبرد مفتح ہے **اعضائے چشم** دودھ اسکا آنکھ کی سپیدی کو جلا کردیتا ہے **اعضائے غذا** عصارہ اسکا استسقاء کو بہت فائدہ کرتا ہے جگر کے سدے کی تفتیح کرتی ہے **سموم** اکثر اقسام کے زہر کی سمیت کا مقابلہ کرتی ہے اگر بطور ضماد کے لگائی جائے جس شخص کے بدن مین کسی جانور نے ڈنک مارا ہو خصوصاً بچھو نے اسکو فائدہ کرتی ہے

طرفا بفتح طائے مہملہ وسکون رائے مہملہ و فتح فاء جسکو ہندی مین جھاؤ کہتے ہین **خواص** اسمین قبض اور جلا اور تقطیع ہے بدون تجفیف شدید کے پتی اسکا جلا بھی کرتا ہے اور تجفیف بھی جلا اسکی تجفیف سے زیادہ ہے اور تجفیف اسکی ہمراہ قبض کے ہے پھل کا بہت تجفیف پیدا کرتا ہے اور چھال مین تھوڑی سی لطافت ایسی ہے جو مانع ہے سبز مین نہین ہے اور تمام افعال کیواسطے بدلے مازو کے بھی کے اسکا استعمال کیا جاتا ہے **زینت** جوشاندہ اسکا بطور نطول کے یا بطور طرح کے استعمال کیا جاتا ہے پس قمل یعنے جوئون کو قتل کرتا ہے اور ورام شہر جھاؤ کی پتی اور انکا بطور ضماد کے لگائی جاتی ہے **جراح و قروح** دخان اسکا قروح تر کو اور جدری یعنے چیچک کے دانونکو خشک کردیتا ہے۔ پیسی ہوئی پتی اور راکھ اسکی آگ سے جلے ہوئے مقام پر چھڑکی جاتی ہے اور ان قروح پر جو تر ہون پھل اسکا اور خاکستر پھل کی دونون ایسے قروح کو خشک کرتی ہے جنکا علاج دشوار ہے اور گوشت زائد کو گراتی ہے **اعضائے سر** جوشاندہ جھاؤ کی پتی کا شراب مین بطور مضمضہ کے دانت کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور دانتون مین کیڑا لگنے اور سڑ جانے کو منع کرتا ہے خصوصاً جھاؤ کا پھل **اعضائے چشم** جھاؤ کا پھل قائم مقام مازو اور ریوت کے امراض چشم مین ہے **اعضائے نفس و صدر** نفث الدم یعنے تھوک اور کھنکھار کی طرف سے جو خون نکلتا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے خصوصاً جھاؤ کا پھل **اعضائے غذا** تلی کی شاخین جھاؤ کی جو سرکہ مین گھل گئی ہون انکا لیپ تلی پر لگانا بہت نافع ہے تلی کے مرض مین کسی شراب مین اسکی پتی یا پتلی پتلی شاخین استعمال کی جاتی ہین تلی کے بیمارونکے واسطے اسکے شربت طرح طرح کے بنائے جاتے ہین **اعضائے نفض** اسہال کہنہ کو مفید ہے۔ اسکے جوشاندہ مین سیلان رحم کا آبزن کیا جاتا ہے۔ اور اسکے مغز کا حمول بھی اسی مرض کو مفید ہے جھاؤ کا پھل بھی اسی واسطے پلایا جاتا ہے **سموم** پھل اسکا رتیلا کے کاٹنے کو مفید ہے

طراثیث بفتح طائے مہملہ و راء و الف و کسرہ ثائے مثلثہ اول و سکون یائے تحتانیہ و آخر میں ثائے مثلثہ ہے **ماہیت** یہ ایک لکڑی سی ہے جس کے

کرتے ہیں ٹکڑے پیچیدہ ایک انگل موٹے ہوتے ہیں طول میں کم و بیش بڑہ میں جامعہ رنگ اغبر قوت اسکی مثل گلنار کے ہے کہتے ہیں کہ بلاد بادیہ سے لائی جاتی ہے **خواص** قابض ہے تمام اعضا میں حرکت خون کو منع کرتی ہے **آلات مفاصل** جو مفاصل بسبب استرخا کے ڈھیلے ہوگئے ہوں انکو قوی کر دیتی ہے **اعضائے غذا** استرخائے معدہ اور جگر کو مفید ہے **اعضائے نفض** طبیعت کو بستہ کرتی ہے نزف دم کو بند کرتی ہے اور خون کی آمد جو پے در پے ہو اور اعراض یعنے وہ رطوبت جو ہمراہ بچہ کے رحم سے نکلتی ہے پس اسکو خیرہ کو سفیدہ میں پکا کر پلانے سے بند کر دیتی ہے **ابدال** بدل اسکا نصف وزن اسکے پوست بیضہ سوختہ جو چھلی ہوئی ہو اور چھٹا حصہ اسکے وزن کا مازو اور دسواں حصہ اسکے وزن کا گوند۔

طلق بفتح طا و لام آخر میں قاف ہے اور جو لوگ لام کو ساکن پڑھتے ہیں غلطی کرتے ہیں ہاں بکسر طا بھی ہو سکتا ہے ہندی میں اسکو ابرک کہتے ہیں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اسکے پلانے میں خطرہ ہے اسلیے کہ معدہ میں کنارے کنارے یا معدہ کے سوراخوں میں چپٹ جاتا ہے اور حلق اور مری میں بھی لپٹ جاتا ہے جب اسکے حل کرنے کی حاجت ہو ایک کپڑے میں لپیٹ کر اسکے ساتھ بعض کے ٹکڑے خواہ سنگریزہ رکھکر اتنا کوٹیں کہ محلول ہو جائے اور اگر سنگریزہ رکھنا چاہیں چارہ ہوگا کہ اسے پانی میں بھگولیں۔ اگر کوئی آدمی اسکا کپڑے میں ملنا چاہے لازم ہے کہ کسی ترقسم میں رکھکر کسی شیشے میں رکھدیں اور جو خاک اس سے جھڑے اسکو گوند کے پانی وغیرہ کے ہمراہ استعمال کرے یہ طریقہ اسکا عرض کیواسطے اچھا ہے **مترجم** ابرک کے محلول کرنیکا طریقہ کتاب قرابادین میں لکھا جائیگا اور اسکے محلول کرنیکے طریقے بھی بہت بیکار آمد ہیں ہمارے ملک میں گکروندے کا ایک ایسا قوی پانی ہے جو بالخاصہ ابرک کو فوراً محلول کر دیتا ہے کہ پانی ہو جاتا ہے عبیر کے بنانیوالے اچھی طرح اسکو جانتے ہیں **اختیار** بکلس ابرک کی قوت زیادہ ہے اور لطیف بھی زیادہ ہے اور طریقہ تکلیس یعنے خاک کرنے کا اوپر مذکور ہو چکا ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہے خون کو بند کر دیتا ہے نورہ میں استعمال کیا جاتا ہے جیسا فولس وغیرہ نے کہا ہے تاکہ تخفیف نورا کی زیادہ ہو جائے۔ آگ ابرک کو نہیں جلا سکتی ہے بدون ان تدبیروں کے جو علم کیمیا میں اور خصوصاً فن اکسیر میں بیان کی جاتی ہیں **اورام و بثور** پستانکے ورم اور رفدا کبیر یعنے آلات مردی کے ورم جو ورم کہ اسپر گرم شدہ ہوتے ہیں یا تمام جو ورم گوشت نرم کے مقامات پر ہوتے ہیں ان سکو ابتدا میں فائدہ کرتا ہے

اعضائے نفس نفث الدم کو آب بارتنگ کے ہمراہ پلانے سے بند کر دیتا ہے **اعضائے نفض** خون کی آمد جو رحم اور مقعد سے ہو اسکو ابرک کا مغسول پلانے اور طلا کرنے سے بند کر دیتا ہے اور ذوسنطاریا کو نفع کرتا ہے

طحلب بفتح طائے مہملہ وسکون حا و ضم لام جسکو ہندی میں کائی کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے تالابوں میں پانی کے اوپر بھی جمتی ہے اور زمین پر تالابونکے بھی جبکہ خشک ہو جائے کائی پہنچاتی ہے اور دریا کی کائی میں قبض زیادہ ہے اور پتھر پر جو کائی جمتی ہے جسکو خزہ البحر کہتے ہیں اسکا ہم ذکر کرینگے **طبیعت** اسکی سرد تر **خواص** طلا کرنے سے ہر مقام کا خون بند کر دیتی ہے اور دریا کی کائی میں یہ قوت زیادہ ہے **اورام و بثور** اورام گرم اور حمرہ اور نملہ پر لگائی جاتی ہے اسیطرح وہ کائی جسکے دانے گول گول مسور کے برابر ہوتے ہیں آرد جو کے ہمراہ اور اورام مذکورہ پر لگائی جاتی ہے **آلات مفاصل** نقرس گرم اور اوجاع مفاصل جو گرم ہوں انپر لگائی جاتی ہے اور جب بیت کہنہ میں اسکو جوش دیں اور مالش کریں اعصاب کو نرم کر دیتی ہے **اعضائے نفض** قیلۃ الامعا جسمیں آنتیں پھول جاتی ہیں کائی کے ضماد کرنے سے انکو لاغر کر دیتی ہے۔

طحال بکسر طائے مہملہ جسکو ہندی میں تلی کہتے ہیں **اختیار** ہر ایک جانور کی تلی سے بہتر سور کی تلی ہے لیکن یہ بھی ردی الکیموس ہے **خواص** اسمیں کیفیت قبض ہے اور خون سوداوی پیدا کر دیتی ہے **اعضائے غذا** چونکہ کثیف ہے لہذا دیر میں ہضم ہوتی ہے۔

طالیسفر بفتح طائے مہملہ و کسر لام و سکون یائے تحتانیہ و سین مہملہ و فتح فا و رائے مہملہ جسکو ہندی میں تالیسفر کہتے ہیں **ماہیت** یہ چھلکے ہیں ہندوستان سے آتے ہیں انمیں قبض ایسا ہوتا ہے کہ زبان کی گرفت کرتے ہیں اور تیز بھی اور تھوڑی سی تلخی بھی ہوتی ہے۔ جوہر ارضی اسمیں زیادہ ہے اور جوہر لطیف کم ہے **طبیعت** جالینوس کے نزدیک ظاہر نہیں ہے کہ اسمیں حرارت ہے یا برودت ایسی جو معتدبہ ہو بعضوں نے کہا ہے کہ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** تخفیف اور قبض اسمیں دونوں بشدت ہیں اور تحلیل بھی ہے اور یہ دوا مرکب القوت جواہر سے ہے اور ارضیت اسمیں زیادہ ہے **اعضائے نفض** ذرب یعنے اسہال کہنہ اور قروح امعا اور نزف الدم جو رحم اور مقعد سے ہو اسکو مفید ہے اور بواسیر کو بھی نفع کرتی ہے اور قروح بھر لاتی ہے

طرفیان ایک گھاس ہے جو ربیع میں پیدا ہوتی ہے تخم اسکا کسم کے بیج کے مشابہ ہوتا ہے جوشاندہ اسکا سانپ کے کاٹے ہوئے مقام پر جبکہ ٹپکایا جائے درد ٹھہر

جاتا ہے اور اگر کسی جوشاندہ کو عضو علیل پر ٹپکائیں یا سادہ و پیدا کرتا ہے جو سانپ
کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔

طین مختوم بفتح میم و سکون خائے معجمہ و ضم تائے فوقانی یہ ایک لائی مٹی ہے
جسکی مہر کی ہوئی ہوتی ہے **ماہیت** یہ مٹی تل احمر کی ایک مقام سے جسکا نام بحیرہ ہے
لائی جاتی ہے بحیرہ اس مقام کا نام اسواسطے رکھا گیا ہے کہ وہ زمین چکنی بے گیاہ صاف
سپاٹ ہے جسمیں کسی قسم کی گھاس نہ پتھر ہو مجھے اس مین کا حال کسی شخص نے بیان
کیا ہے جسنے بچشم خود دیکھا ہے۔ اس مٹی کو طین کاہنی بھی کہتے ہین یہ نام اسکا
اسیواسطے رکھا گیا ہے کہ پچھلے دنون مین سوائے ایک عورت کے جو کاہنہ
تھی اور کوئی اسے نہ لاتا تھا۔ اور اسکو خیرہ کاہنہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ یہ سرخ مٹی
وہی ہے جسکو ارطمش خادم ارطاتمیس نامے زن کاہنہ اسکو لاتی تھی اور شہر مین لاکر اسکو
پانی مین مثل ستو کے گھولتی تھی اور خوب ملا کر چھوڑ دیتی تھی کہ سیلاب وغیرہ پانی مین
رہجاتا تھا اور خالص مٹی نیچے بیٹھ جاتی تھی پھر اس پانی کو مع خس و خاشاک وغیرہ
کے پھینک دیتی تھی اور جو چیز تہ نشین رہتی تھی کاڑھی ہوتی تھی اسمین سے [illegible]
چکنی چکنی ہوتی تھی اسکو لیکر باقیماندہ کو الگ کر دیتی تھی اور اس چکنی
ایک گونہ مثل موم کے بنا کر اسپر مہر کر دیتی تھی۔ دیسقوریدوس کے نزدیک یہ مٹی
بحیرہ کے ایک غار سے نکالی جاتی ہے اور بعد دھونے کے اسکو خون بز کوہی مین
گوندھ کر قرص بنا لیتے ہین۔ کبھی اسمین آمیزش و میل بھی کیا کرتے ہین جو
کسیطرح نہین پہچانا جاتا **اختیار** بہتر وہی قسم ہے جسکی بو سوبائی سی ہو اور
جب لعاب دہن سے اسکو بھگو کر ایسے مقام پر رکھین جہان سے خون نکلتا ہو فوراً
بند کر دے اور زبان جب اسکو رکھین چپٹ جائے اور اگر کوئی ٹکڑا اسکا زبان پر
رکھا جائے بے چھڑائے نہ چھوٹے۔ نوس حکیم کہتا ہے کہ کوئی دوا خون کی روکنے
والی اس سے زیادہ قوی تر نہین ہے طین شاموس بھی زیادہ اسمین قوت ہے لیکن
اسکی قوت زیادہ ہے کہ اگر اعضا مین ورم گرم ہو خصوصاً وہ اعضا کہ جو نرم ہین تو اس
مٹی کی قوت کو برداشت نہین کر سکتے اور ایک قسم کی خشونت ان اعضا کو اس سے
محسوس ہوتی ہے یہ مٹی برودت پیدا کر دیتی ہے **مضری** ہے اور **ورم و بثور** ابتدائے ورم گرم
مین نفع کرتی ہے **جراح و قروح** تازہ جراحات کو مندمل کر دیتی ہے اور جو قروح
دشواری سے مندمل ہونیوالے ہون انمین گوشت بھر لاتی ہے جلے ہوئے مقام
کو قرحہ پڑنے سے منع کرتی ہے اور اگر قرحہ پڑ گیا ہو تو اسکو اچھا کر دیتی ہے
آلات مفاصل اعضائے اندرونی کے پھٹ جانے سے بر وقت گرنے

کے اونچے مقام سے حفاظت کرتی ہے اور اگر شکستگی اعضا مین پہونچی ہو اسکو درست
کر دیتی ہے۔ مواد کی ریزش کو دونون ہاتھ اور پاؤن کی طرف روکتی ہے۔
اعضاء کے سڑ جانیکو منع کرتی ہے **اعضاء دسرنزلہ** کو منع کرتی ہے جو منھ سے جو
رطوبت بہتی ہے اور مسوڑھے سے اسکو روکتی ہے **اعضاء صدر** اندرونی احشا کو
گرنے سے جو صدمہ پہونچے اسکی حفاظت کرتی ہے اور سل کو نفع کرتی ہے نفث الدم
کو مفید ہے اسلیے کہ قرحہ خراب کو خشک کر دیتی ہے **اعضاء نفض** [illegible] جو
خبیث ہونیسے کسی مادہ خبیث کے جہت سے خراش پیدا ہو گیا ہو اسکو ملانے سے اور
حقنہ کرنیسے دونون طرح سے مفید ہے خصوصاً اگر پہلے ماء العسل سے حقنہ کیا گیا ہو
جسمین فقط ماء العسل ہو بعد اسکے تمام پانی سے حقنہ کرین اسکے بعد طین مختوم
کا حقنہ کیا جائے **سموم** تمام سموم کا مقابلہ کرتی ہے اور تمام جانورون کے کاٹنے اور ڈنک
مارنیکی سمیت کا شراب ملا کر پلائی جائے یا سرکہ ملا کر لگائی جائے۔ خاصکر طین
مختوم اگر پلائی جائے متلی ہوتے ہوتے قے ہو جاتیگی اور زہر نکل آئیگا خصوصاً اگر
پہلے سے پلائی گئی ہو۔ جالینوس کہتا ہے دوائے [illegible] جو طین مختوم ملا کر بنائی
جاتی ہے اسکا تجربہ ارنب بحری اور ذراریح کے زہر مین کیا ہے یا ترد دیکھا کہ
فوراً براہ قے اسکو نکال دیتی ہے اور دیوانے کتے کے کاٹنے مین شراب ملا کر اسکا تجربہ
کیا ہے اور سانپ کے کاٹنے مین سرکہ ملا کر طین مختوم کو طلا کرکے اسپر برگ سقوردیون
یا قنطوریون کو رکھا ہے۔

طین مطلق ہر قسم کی مٹی کی طبیعت یہ ہے کہ برودت پیدا کرتی ہے **خواص** تخفیف
ہے اور جلا پیدا کرتی ہے اور [illegible] ایسی مٹی جو دھوپ زیادہ رہتی ہے ایسے ابدان کو
جو ڈھیلے ہو گئے ہون خشک کر دیتا ہے اور اسکی تخفیف مین لذع نہین ہے اسلیے کہ
اسمین تحریق ہے اور اگر اسمین کوئی چیز نہ ملی ہو سوائے جلائی ہوئی مٹی کے جیسے
اینٹ یا ان دیوارونکی مٹی جو دھوپ کی تیزی سے جل گئی ہون ایسی مٹی مین
قوت جلا بھی ہوتی ہے پھر اگر ایک مرتبہ دھو ڈالی جائے تخفیف معتدل پیدا کریگی جو
حرارت اور برودت مین لطیف ہو نیز [illegible] جیسے گوشت کو سخت کر دیگی **اورام و بثور**
تیز مٹی ملا کر اورام اور صلابات پر لگائی جاتی ہے **اعضاء غذا** جلی ہوئی دھوپ کی
مٹی استسقا اور تلی کے بیمارونکو پلائی جاتی ہے یہی مٹی نفع کرتی ہے اور استسقا [illegible]

طین ارمنی یہ مٹی سرخی مائل بہ غبرت ہوتی ہے بہت مشہور ہے اور لائی جاتی ہے ایک
قسم مٹی کی ہے فصل مین طین ارمنی کے قریب ہے **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد اور
دوسرے درجہ مین خشک ہے **خواص** خون کی آمد کو بند کر دیتی ہے اسلیے کہ تخفیف

اسمین نہایت درجہ کی ہے اورام و ثبور طاعون کے اقسام کو پلانے اور طلا کرنے سے نفع کرتی ہے اور عفونت اعضا کے دوڑنے اور پھیلنے کو روکتی ہے **جراح و قروح** جراحات میں اسکا فائدہ عجیب ہے **اعضاء سر** نزلہ کو منع کرتی ہے اور قلاع کو نفع کرتی ہے **اعضاء نفس** نفث الدم کیواسطے بہت عمدہ دوا ہے اور سل کو نفع کرتی ہے اسلیے کہ پھیپھڑے کے قرحہ کو خشک کردیتی ہے جو ضیق النفس نزلہ سے پیدا ہو اسکی بھی اچھی دوا ہے۔ **اعضاء نفض** قروح امعا اور اسہال و نزف حیض کیواسطے دوا جید ہے **حمیات** سل کے مرض میں جو بخار ہوتا ہے اور وبائی تپین ان سبکو مفید ہے ایک قوم نے جنکو عادت گل رنگی پینے کی تھی کہ وہ اسکو کسی شراب رقیق کے ہمراہ پیا کرتے تھے فقط اسی کے پینے سے وبائے عظیم سے نجات پائی اگر اسکو حمائے وبائی میں استعمال کریں مناسب ہے کہ اسمین کوئی شراب شیرین بھی ملا لیں تاکہ اسکا اثر قلب تک پہونچے اور اس میٹھے شربت میں گلاب کی بھی شرکت ہونی چاہیئے

طین شاموس جسکو فارسی میں گل رفیعہ کہتے ہیں اور ہندی میں کھریا مٹی بھی اسکی ایک قسم ہے **ماہیت** جالینوس کہتا ہے کہ میں سپید مٹی کی اس قسم استعمال کرتا ہوں جسکا نام کوکب شاموس ہے اور میں کہتا ہوں کہ بہت سے آدمی خیال کرتے ہیں کہ کوکب شاموس ہی طلق ہے مگر طلق کا ذکر علاحدہ ہے لوگ جنکو بہرہ تحقیق سے نہین ہے اس طرح کہتے ہیں کہ جزیرہ قبرص وغیرہ کے بلاد یونان تک پہونچتا ہے **افعال و خواص** طین شاموس کو جالینوس کہتا ہے کہ خون کے بند کرنے میں مثل گل مختوم کے ہے اور بہت سے فوائد میں بھی اسی کے مثل ہے طین شاموس میں ہوائیت گل مختوم سے زیادہ ہے اور دونوں پستان کے ورم کو بھی فائدہ کرتی ہے اسلیے کہ یہ سبک زیادہ ہے بلکہ سبکی اسکی بہت بڑھی ہوئی ہے اور چسپیدگی اور لزوجت اسکی گل مختوم سے زیادہ ہے اور گل مختوم قوت میں اس سے بڑھی ہوئی ہے **طبیعت** طین شاموس میں چسپیدگی اور لزوجت ہے اور سنگری ہے دھونے کی محتاج نہیں ہے تبرید اسمین تھوڑی ہے اور تسکین زیادہ کرتی ہے **اورام و ثبور** ابتدا میں ورم گرم کو بہ نسبت اور اقسام ورم کے زیادہ روکتی ہے اور جب نفع کرتی ہے تو اسمین خشونت ایسی نہیں محسوس ہوتی جس سے تشنج پیدا ہو جیسے گل مختوم میں محسوس ہوتی ہے **جراح و قروح** چونکہ اس میں چیک زیادہ ہے لہذا قروح کو نفع نہیں کرتی ہے خصوصا ان قروح کو جو آگ کے جلنے سے پڑگئے ہوں جیسا گل مختوم کا فائدہ **آلات مفاصل** ابتدائے نقرس میں طلا کرنے سے نفع کرتی ہے **اورام و ثبور** دونون پستان کے ورم کو اور جو ورم پس گوش ہوتے ہیں انکو مفید ہے **اعضائے نفض** شگافتہ ہونیسے زخم کے جو خون جاری ہو خواہ اور قسم کی آمد خون کی ہو اسکو نفع کرتی ہے۔

طین باکول جسکو طین خراسانی کہتے ہیں اور نیشاپوری بھی اسیکا نام ہے **افعال و خواص** سدہ ڈالتی ہے مزاج کو فاسد کرتی ہے مگر فم معدہ کو قوی کرتی ہے اور بد مزگی اور خرابی طعام کو دفع کرتی ہے بااینہمہ مجھے پسند نہیں ہے کہ یہ مٹی کھائی جائے قے کے روکنے میں اسکی خاصیت عجیب ہے لیکن جو شخص مٹی اسکا ہو کہ طبیب نفس پیدا کرتی ہے یہ دعوی بہ نسبت ان لوگوں کے صحیح ہو سکتا ہے جو اسکے مشتاق ہوں اور جنکو اس مٹی کے کھانیکی خواہش ہو جسطرح طبیعت ان لوگونکو حاصل ہوتی ہے جو اپنی شہوت اور خواہش کا میابی کرکے فرحت حاصل کرتے ہیں

طین بلد المصطگی خواص اسکے یہ ہیں کہ جالی ہے اور زخمال ہے گوشت کو اوگا دیتی ہے جیسا لوگوں نے کہا ہے۔

طین قریطی اسکے افعال و خواص یہ ہیں کہ ہوائیت اسمیں زیادہ ہے اور دوسرے اقسام مٹی کے اور یہ ملذوع ہو چکے ہیں انکے مشابہ ہے مگر قوت اسکی سب سے زیادہ ضعیف ہے اور جلا بدون لذع کے کرتی ہے اور حواس میں ضعف پیدا کرتی ہے **اعضائے چشم** قروح چشم کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** تسہیل الولادت کرتی ہے بنا بر قول بعض لوگوں کے اور حاملہ عورتوں کو اسقاط سے بچاتی ہے جب کہ بدن پر اسکی تعلیق کیجاوے۔

طین قیمولیا مکسرتان یہ بھی کھریا مٹی ہے **خواص** یہ خالص مٹی اگر مل سکے تو اسکے منافع بہت ہیں اس میں تبرید اور تحلیل ہے اور دھونے کے بعد تحلیل کی قوت اسکی باطل ہو جاتی ہے **اورام و ثبور** سر کہ ملا کے معدہ کے نیچے جو ورم ہوتے ہیں پر لگائی جاتی ہے **جراح و قروح** ابتدائے سوختگی آتش پر اگر لگائی جاے قرحہ پڑنے سے منع کرتی ہے۔

طین الکرم یہ مٹی سیاہ مثل کوئلہ کے ہوتی ہے **خواص** تجفیف ہے اور اسکی تجفیف میں کچھ دو نہیں کہ لذع پیدا ہو اور باایں ہمہ اسمیں تھوڑی سی تحلیل بھی ہے

طین المنطرہ یہ وہی سرخ مٹی ہے جسکو بعلبکیان طین مختوم میں بھی ملا دیتے ہیں **اختیار** بہتر وہ ہے جو بغداد سے آتی ہے اور صاف و پاک ہو کسی چیز کی آمیزش نہ ہو سرخی رنگ کی گہری ہو **خواص** روفس نے کہا ہے کہ یہ مٹی افعال قبض اور تجفیف میں گل مختوم سے بہتر ہے **جراح و قروح** زخموں کو مندمل کردیتی ہے **اعضائے نفض** پیٹ کے کیڑوں کو قتل کرتی ہے۔ نیم برشت انڈا اسکے ساتھ ملا کر جو اسکو تناول کریں حبس اسہال کرتی ہے اور بہت فائدہ کرتی ہے۔

حرف یا

جو دوائیں شروع ہوتی ہیں حرف یا سے انکا بیان

یبروج بفتح یا و سکون باے موحدہ و ضمہ راے مہملہ و سکون واو آخر میں جیم ہے
ماہیت لفاح بری کی جڑ ہے اور یبروج اور ہر ایک لفاح کی جڑ جو بہت
مشابہ صورت میں آدمی کے ہوتی ہے اور اسیواسطے اسکا نام یبروج رکھا گیا ہے
اسلیے کہ یبروج نام ایک بت کا ہے لیکنے نام اس نبات کا ہے جو آدمی کی صورت ہو
عام اس بات سے کہ جس معنے پر یہ لفظ دلالت کرتا ہے اس شی کا وجود ہو یا نہو
اور بہت سے الفاظ ایسے ہیں جو معانی غیر موجودہ پر دلالت کرتے ہیں صورت
اس یبروج کی جو پائی جاتی ہے یہ ہے کہ ایک لکڑی بزنگ غبرہ ہوتی ہے جسکے ریشہ
جدا جدا اور بڑے بڑے مثل قسط کبیر کے ہوتے ہیں اور توڑنے میں انکے دو ٹکڑے
نہیں ہوتی **طبیعت** تیسرے درجہ میں سرد ہے اور یبوست اسکی بھی تیسرے
ہی درجہ تک پہونچتی ہے اور اسمیں تھوڑی سی حرارت بھی ہے جیسا بعض لوگ گمان
کرتے ہیں مگر جرم اسکی مجفف قوی ہے جڑ کا چھلکا ضعیف الاثر ہے اور یہ خشک و تر
دونوں طرح مستعمل ہوتی ہے پس نفع کرتی ہے اور خود لفاح میں رطوبت ہے **خواص**
ہے اور رطوبت اسمیں دو طرح سے نکلتی ہے ایک تو وہ جو بطور آنسو کے خود بخود ٹپکتی ہے
اور دوسری رطوبت وہ ہے جو نچوڑنے سے نکلتی ہے اور یہ دوسری رطوبت یعنے
عصارہ اسکا پہلی رطوبت یعنے آنسو سے قوی ہے جس شخص کے کسی عضو خاص کا کاٹنے
کا قصد ہو تین ابولوسات اس دوا کا کسی شربت میں ملاکر اسکو پلا دیں تاکہ
اسکو سبات عارض ہو اور بے حس ہو جاے پس عضو کاٹ ڈالیں یہ بھی
کہتے ہیں کہ اگر اسکی جڑ میں چھ گھنٹے ہاتھی دانت کو جوش دیں نرم ہو جائیگا اور
اس سے ہر چیز کا بنانا آسان ہو جائیگا زینت لکے پتے سے ایک ہفتہ برص
کی مالش کیجائے تو برص زائل ہو جاتا ہے اور قرحہ نہیں پڑتا خصوصاً اگر ہمیشہ
لگایا جاے لفاح کا دودھ نمش اور کلف کو بدون لذع کے قلع کرتا ہے اور ورام و ثبور
اور ورام صلبہ و دبیلہ اور خنازیر پر اسکا استعمال کیا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے۔
اور جب اسکی جڑ آہستہ آہستہ کوٹ کر سرکہ ملاکر حمرہ پر لگائیں اسکو دور کردے گی
آلات مفاصل آردجو کے ہمراہ دردہاے مفاصل کیواسطے مفید ہے
اعضاے سر غشی پیدا کرتی ہے نیند لاتی ہے شراب میں
اگر اس کو ڈالدیں نشہ تیز کر دیتی ہے کبھی اس کا حمول مقعد میں
کرنے سے بھی سبات پیدا ہوتا ہے سونگھنے سے بھی اس کے

بیٹھکی پیدا ہوتی ہے یہ اثر اسی لفاح کا ہے جسکا سپید پتا ہوتا ہے اور
جسمیں ساق یا ڈالیاں نہیں ہوتی ہیں اور اسی کو قسم نر کہتے ہیں اور یہ
قسم دوسرے طرح کی ہے بہت استعمال کرنا لفاح کا اور بہت سونگھنا اسکا
سکتہ پیدا کرتا ہے خصوصاً اس لفاح کا جو سپید ہو۔ بیداری مفرط کے مرض کے
دور کرنیکے واسطے لفاح کا شربت بنایا جاتا ہے تاکہ یہ مرض دور ہو جاے
اور اس شربت بنانیکی ترکیب یہ ہے کہ پوست بیخ لفاح تین من جو برابر ڈیڑھ
سیر کے ہے اسکو ایک مطریطس شراب شیرین میں جو برابر خم اوسط کے ہے
بھگو کر شربت تیار کرتے ہیں اور بقدر تین تو انسات جو برابر ساڑھے بارہ تولہ
کے ہے پیتے ہیں۔ کبھی اسطرح بھی یہ شربت بناتے ہیں کہ پوست بیخ لفاح کو
کسی شربت میں اسقدر جوش دیتے ہیں کہ قوت لفاح کی اسمیں آ جاے
پس بیہوش کرنے کیواسطے زیادہ مقدار اور سلانے کیواسطے کم مقدار پلاتے ہیں
ایک قوم اطبانے ایسے بیہوش کے ہوش میں لانے کیواسطے یہ تدبیر تجویز کی ہے
کہ بہت زیادہ ٹھنڈے پانی میں اسکو بٹھاتے ہیں تاکہ اسکو افاقہ ہو جاے
اور مجھے گمان ایسا ہے کہ یہ تدبیر اسواسطے تجویز کی گئی ہے تاکہ حرارت یکجا ہو جاے
مترجم ابن ابی صادق نے لکھا ہے کہ برف کے حوض میں مفلوج کو ڈبو دیا حرارت
باہر نکلنے سے سدہ کی تحلیل ہوگئی اور فالج کا مرض جاتا رہا **اعضاے چشم** آنسو
اسکا درد شدید میں آنکھ کے سکون پیدا کرتا ہے اور رتبا اسکا بھی بطور سرمہ کے لگایا
جاتا ہے **اعضاے غذا** آنسو اسکا ایک قیراط ماء العسل میں ملاکر پلانے سے قے
کی راہ سے مرہ اور بلغم کا اخراج کرایا جاتا ہے جس طرح خربق کے پلانے سے بھی ہیا تا
ہوتا ہے **اعضاے نفض** نصف ابولوس جو برابر جو کے ہے اسکا آنسو حمول کیاجاے تو
پس ل درار کرتا ہے اور جنین کو نکالدیتا ہے۔ تخم لفاح رحم کو پاک کردیتا ہے جسوقت
پلایا جاے۔ اور گندھک میں اسکو بے آگ کھاے ہوے عورت کو حمول
کرائیں نزف رحم کو قطع کردیگا لفاح کا دودھ بلغم اور مرہ کا مسہل ہے۔ اگر لڑکا
غلطی سے لفاح کو تناول کر جاوے تو قے اور دست اور سبکاری ہونگے اور بسا
اوقات اس سے لڑکا مر جاتا ہے **سموم** شہد اور زیت ملاکر نیش کے مقامات
پر لگایا جاتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یبروج اور خصوصاً وہ قسم اسکی جو اس یبروج کی جڑ کا
پتا سپید ہوتا ہے فرق اسیقدر ہے کہ یہ پتا چھوٹا ہے پس یہی یبروج فادزہر اس ماء ملاح چو
سم قاتل ہے اور جو یبروج ایسی قاتل ہے اس کے قاتل ہونے سے پہلے اور بعد تناول کے
یہ اعراض پیدا ہوتے ہیں اختناق رحم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور آنکھیں

چھرجاتی ہین اور بدن پھول جاتا ہو جیسے ست آدمی کا حال ہو علاج اسکا قئی اور شہد کھلانا اور قے کرانی۔

یبوس نافیسا کو کہتے ہین جو سداب کوہی کا گوند ہے۔

یتبوت بفتح یا و سکون نون و ضم باے ابجد و سکون واو آخر مین تا سے قرشت ماہیت بخور تب خیلی ہو اور باغلطے مجیدہ مین اسکا حال لکھا گیا ہو طبیعت [illegible] حرارت دونون کی پاسین کی ہو اور یبوست دوسرے درجہ کی خواص قوت اسکی [illegible] اعضاے نفض خلط کو منع کرتی ہو سموم جو شاندہ اسکا مجموعہ کو قتل کرتا ہے۔

یاسمین جسکو ہندی مین چنبیلی کہتے ہین طبیعت سپید چنبیلی زرد چنبیلی سے زیادہ گرم ہو اور زرد چنبیلی زعفرانی سے حرارت مین زیادہ ہو اور خلاصہ یہ ہو کہ جملہ اقسام اسکے دوسرے درجہ مین گرم خشک ہین خواص رطوبات تلطیف کرتی ہو اور مشائخ کو تیل اسکا نفع کرتا ہو زینت کلف کو دور کرتی ہو تازہ ہو یا خشک اور صفار یعنے پیلیا اسکے زیادہ سونگھنے سے پیدا ہوتا ہو آلات مفاصل روغن اسکا امراض بارده کو مفید ہو پٹھے مین ہو اور شیوخ کو فائدہ کم کرتا ہو اعضا سے ہو اسکی درد سر پیدا کرتی ہو اور بہر طرفہ یہ بات ہو کہ جو درد سر [illegible] سے پیدا ہو ہو اسکو سونگھنے سے چنبیلی کی خوشبو دور بھی کرتی ہو خالص روغن چنبیلی کو اوجر گرم مزاج آدمی سونگھے اور فوراً نکسیر جاری ہو جاتی ہے۔

یتوع بفتح یا و ضمہ تاے قرشت و سکون واو آخر مین عین مہملہ ہو ماہیت جو نبات اور بوٹی شیر دار ہو اور دودھ اسکا گرم اور دست آور اور قطع اور محرق ہو اسکو یتوع کہتے ہین۔ اور مشہور سات نام کے یتوعات ہین عشر اور فربیون اور لاغیہ اور عرطنیثا اور ماہو دانہ اور مازریون اور قنطافلون جسکی پانچ پتیاں ہوتی ہین یہ ساتون یتوعات زہر قاتل ہین بیشتر غرض طبیب کی متعلق انکے دودھ سے ہوتی ہے کبھی اور اقسام یتوع کے بھی ایسے دستیاب ہوتے ہین جو ان ساتون مین داخل نہین ہین جیسے ایک قسم اذان الفار کی اور ایک قسم لبلاب کی اور ایک قسم فرخ صحرائی وغیرہ کی جب لبن یتوع بلا قید بولا جاے مراد اس سے شیر لاغیہ کی اور شبرم کہ یہ بھی مراد ہو جسکو تریاق فرادی اور بونجی کہتے ہین یہ بھی کہتے ہین کہ یتوع کی سات قسمین ہین سب سے زیادہ تیز وہ یتوع ہو جو نر ہو اور اسکا نام خارا فلیس لکھا گیا ہو اسکے بعد یتوع کی اور قسم ہو سب وہ کہلاتی ہین سب یتوعات سے قوی تر وہ قسم ہو جو اسکے مشابہ ہو اور اسکو مونوبطیس کہتے ہین اسکے بعد یتوع صخری ہے جو پتھرونکے بیچ مین پیدا ہوتا ہو اسکے بعد وہ یتوع ہو جو مشابہ نواسیر کے ہوتا ہو

اور یہ جوزی پتی کے نام سے مشہور ہو اسکے بعد وہ یتوع ہو جو کھیرے کی شاخ ہوتا ہو اور اسکا نام قوقالیسیاس رکھا جاتا ہو یعنے مخروطی شکل ہو اسکے بعد قوس ساحلی جسکو بحری کہتے ہین اسلیے کہ وہ انھین مقامات مین پیدا ہوتا ہے جو دریا سے قریب ہین وہ بارہ پھر اسی حکیم نے کہا ہو کہ یتوع قوی [illegible] ہو جو تر ہو اور اوپر اسکا ذکر ہو چکا ہو اور یتوع اسکی موٹی شاخین [illegible] ایک بالشت لمبی مائل بسرخی ایسے دودھ سے بھری ہوتی ہین [illegible] تیز حدت ہو یہی شاخین زیتون کی شاخون سے مشابہ ہوتی ہین طولانی زیادہ اور باریک ہوتی ہین اور اسی مین بیج پیدا ہوتی ہین جو سخت اور [illegible] ہوتی اور پہاڑی زمین ہو مادہ قسم یتوع کی وہی ہو جسکا نام انثی رکھا گیا ہے اور جوزی بھی اسکو کہتے ہین اور یہ بھی ہے کیونکہ پتی مشابہ اس گیاہ کے ہوتے ہو جسکو غار اکبر کہتے ہین سرے اسکی پتیون کے خار دار ہوتی ہین اور جڑ سے نکلی شاخین بالشت بالشت بھر لمبی نکلتی ہین ایک سال اسمین پھل آتا ہو اور ایک سال نہین آتا ہو یہ پھل بھی ایسا ہوتا ہو کہ اسمین تخم ہو اور [illegible] کے مشابہ ہو مگر یہ قسم پہلی قسم سے قوائے مین کمتر قوت رکھتی ہو مقام روئیدگی اسکا بھی وہی ہو جہان پہلی قسم پیدا ہوتی ہو دریائی قسم یتوع کی جسکو [illegible] بھی کہتے ہین اسکی شاخین ایک بالشت طولانی مائل بسرخی اور سپید [illegible] ہوتی ہین شمار مین پانچ یا چھ ہوتی ہین ان شاخون پر چھوٹی چھوٹی پتیان باریک لمبی مشابہ آلسی کی پتیون کے ہوتی ہین اور پھل اسکا [illegible] کی صورت پر ہوتا ہو اور پتی اسکے سرے کی دُہری اور گول ہوتی ہین پھول اسکا سپید ہوتا ہو۔ اسی حکیم نے کہا ہو کہ ایک قسم اور بھی یتوع کی ہو جسکو مشمش کہتے ہین وہ مثل خرفہ کے ہوتا ہو مگر اسکی پتی زیادہ باریک اور گول ہوتی ہو اس کی جڑون سے بہت سی شاخین سرخ سرخ دودھ بھری ہوئی نکلتی ہین اگر شمار کیجائین تو چار یا پانچ ہونگی اسکی شاخونکا حجم سوئے کی شاخون کا سا ہوتا ہو انھین شاخون پر اسکا پھل بھی ہوتا ہو مقام روئیدگی اس یتوع کا ویرانے اور گرد اگرد شہرون کے جو زمین ہو اکثر ایسے ہی مقام مین اگتی ہو۔ یتوع کی وہ قسم جسکا نام سروی یعنے رکھا ہو اسکی شاخ بقدر ایک بالشت خواہ اس سے کچھ طول مین ہوتی ہو اور برگ اسکے مشابہ برگ [illegible] صنوبر کے ہو مگر پتلی زیادہ ہوتی ہو اور رطوبت بھی اسمین زیادہ ہو صحرائی یتوع جسکا نام شجری لکھا گیا ہو اسکی پتی چھوٹی آس کی پتی کے مشابہ ہوتی ہو اور مشابہ یتوع ذکر کے اور یہ قسم ایسی ہو کہ اوپر کی طرف اسکے مین پتی زیادہ ہوتی ہو حجم اسکا [illegible]

ہوتا ہے یہان ایک در یتوع کا بیان کیا جاتا ہے جو مشابہ کھیرے کے ہو اسکی جڑ اور پتی دونون مائیت کی مسہل ہین اختیار سکے زیادہ قوی چیز جو یتوع مین ہے دودھ اسکا پھر اسکا بیج پھر اسکی جڑ پھر اسکی پتی - اور جب کہین یتوع بلاقید بولا جاے اُس سے لاغیہ کا دودھ سمجھنا چاہیے طبیعت چوتھے درجہ مین گرم خشک ہے یہ طبیعت دودھ کی ہے اور سواے دودھ کے اور اجزا یتوع کے دوسرے درجہ سے تیسرے درجہ تک گرم خشک ہین خواص قرحہ ڈالتی ہے قتال ہے جب اسکا دودھ کسی حوض مین ڈال دیا جاے جتنی مچھلیان اُسمین ہون سب مرکر اوپر تیرنے لگین زینت توث اور مسے اور خیلان اور جتنے اقسام کے گوشت زائد ناخون کی طرف ہوتے ہین سبکو اکھاڑ دیتا ہے دودھ اسکا ایسا تیز ہے کہ اگر بالون پر لگایا جاے بالونکو تراش ڈالتا ہے خصوصا اگر دودھ کو لگاکر دھوپ مین بیٹھین اور بعد گر جانے بالون کے جو اور بال نکلینگے کمزور ہونگے اور اگر مکرر یہی دودھ اسیطرح بالون پر لگایا جاے پھر اس مقام پر بال نہ جمینگے کبھی اس دودھ کو زیت مین ملاتے ہین تاکہ اسکا ضرر کم ہو جاے اور اسکی سمیت کی تیزی ٹوٹ جاے اور بعد زیت ملانیکے بال مونڈنیکے واسطے استعمال کرتے ہین اورام و بثور اسکی جڑ مین سرکہ ملاکر ضماد کرنیسے اُن صلابات کی تحلیل کرتی ہے جو اعصاب کے گرد ہوتے ہین اور داد کو اکھیڑ کر دور کر دیتی ہے اور قروح متعفنہ و ان قروح کی جو پھیل گئے ہون اصلاح کرتی ہین جب ان جڑون کو قیروطی مین داخل کرین اور سوکھی کھجلی جو مادہ سوداوی سے ہو اور نار فارسی اور آکلہ اور عنقرنا جو ایک ورم خاص ہے ان سب کو دور کر دیتی ہین اعضاے سر دودھ اسکا اس دانت پر ٹپکایا جاتا ہے جو سڑ گیا ہے تو اس دانت کو ریزہ ریزہ کرکے گرا دیتا ہے اور بعض اس دودھ کے ساتھ قطران بھی ملا دیتے ہین تاکہ قوت اس دودھ کی بڑھ جاے اور بہتر یہ تدبیر ہے کہ جو مقام صحیح ہو اسپر موم لگا دیا جاے تاکہ اس دودھ کے ضرر سے بچا رہے بعد اسکے پھر یہ دودھ اس دانت مین ٹپکایا جاے اگر اسکی جڑ سرکہ مین جوش دیکر کلی کیجاے دانتون کا درد ٹھہر جاتا ہے اعضاے چشم دودھ اسکا ناخونہ کو نکال دیتا ہے اور دور کر دیتا ہے اعضاے نفض مسہل ہے کو گرا دیتا ہے اور بلغم اور مائیت کا اسہال کرتا ہے - اگر اسکے دودھ کے دو یا تین قطرے انجیر پر ٹپکا کر اسکو سکھا لین پھر اس انجیر کو تناول کرین پورا اسہال ہو جائیگا اسیطرح اگر آرد جو مین یا مٹی مین اسکا دودھ ملاکر کھلائین اگر یہ تنہا یہ دودھ پیا جاے اور کچھ اسمین ملا نہو مناسب ہے کہ قیروطی یا موم اور شہد مین رکھکر اسکو تناول کرین تاکہ منھ اور حلق مین تخریش نہ ڈالے کبھی پتلی پتلی شاخین تازہ یتوع کی لیکر کسی ٹھیکرے پر تھوڑا تھوڑا اُسے بریان کرکے پیتے ہین اور بقدر دو کرمہ آرد جو ملاکر اس پر تھوڑا سا پانی ڈالکر پلاتے ہین اور بہری شاخین اسواسطے لیتے ہین کہ سوکھنے کے بعد ضعیف ہو جاتی ہین جو قسم اسکی بنام قنون مشہور ہے اسکی شاخین سایہ مین سکھاکر اسکے چھلکے اتار لیتے ہین اور بوزن نیم تولہ شراب کہنہ مین شبانہ روز بھگو کر صاف کرتے ہین اور نیمگرم پلاتے ہین پس بدون اذیت کے دست آتے ہین بلکہ بلا بدل اسکا مائیت اور بلغم کے نکالنے مین چندان اسکے ایسا ہے اور [illegible] وزن اسکا سکنجبین ہے

حرف کاف

جن دواؤن کا شروع حرف کاف سے ہوا انکا بیان

کافور۔ ماہیت اسکی مشہور ہے اور چند اصناف کا ہوتا ہے قیصوری اور ریاحی اُسکے بعد آزاد اور اسکے بعد جو تیلا تیلا ہوتا ہے یا کبود ہوتا ہے یہ وہی ہے جسمین اسکی لکڑی کے ٹکڑے ملے ہوتے ہین بعض آدمیون نے کہا ہے کہ اسکا درخت بہت بڑا ہوتا ہے جسکے سایہ مین بہت سی خلقت آرام پاتی ہے جسمین اسکی طرف بولے ایک مدت معلومہ کے سال بھر مین اور کسی وقت نہین پہونچتا ہے اور یہ درخت اسفنجی اور دریائی ہوتا ہے یہ بات بنا بر زعم اسی شخص کے ہے جسکا قول ابھی لکھا گیا ہے - لکڑی کو اسکی پھٹنے بھی اکثر دیکھا ہے کہ سپید اور بودی بہت ہوتی ہے اور بجنسبہ بھی ہوتی ہے اکثر اسکے اندر کے شگافون مین کسیقدر نشان جرم کافور کا پایا جاتا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین خشک ہے **زینت** کافور کے استعمال سے پیری کے آثار بہت جلد نمایان ہو جاتے ہین اورام و بثور اور ورام گرم کے پیدا ہونیکو منع کرتا ہے **اعضاے سر** سرکہ ملاکر ناک مین لینے سے نکسیر کو بند کر دیتا ہے خواہ کچھ ہو اسکے کا پانی ہمراہ کر یا آس کی پتی کا پانی یا بادروج کا پانی ملاکر - اور درد سر جو گرمی سے ہو اسکو بھی نفع کرتا ہے کہ جسکے ہمراہ تپ بھی ہو بیداری مفرط پیدا کرتا ہے گرم مزاج آدمی کے حواس کو قوی کرتا ہے دماغ کو بہت مفید ہے **اعضاے چشم** آشوب چشم جو گرمی سے ہو اسکی دواؤن مین داخل کیا جاتا ہے **اعضاے نفض** قاطع باہ ہے اور سنگ گردہ اور سنگ مثانہ پیدا کرتا ہے - خلفہ صفراوی کو بند کر دیتا ہے -

کُندر بضم کاف و سکون نون و ضم دال مہملہ آخر مین را ے مہملہ ہے **ماہیت** اسکی گوند

مشہور ہے اور اقسام کے گوندے اسمین مسل کردیتے ہین اور راتینج بھی اسمین ملادیتے
ہین ۔ کندر کی خاصیت یہ ہے کہ اگر اسکو جلانے سے شعلہ دیتا ہے اور راتینج کو آگ پر
ڈالنے سے دھوان اٹھتا ہے شعلہ نہین اٹھتا ہے اسیطرح جس چیز کا مسل کندر
مین ہو شعلہ نہین دیتی ہے ۔ ایک قسم کندر کی ہندی ہے مائل بسبزی ہوتی ہے اور ایک قسم
اسکی گول ہوتی ہے جو بہت جلد دیجاتی ہے پھر اسکو کسی سانچے مین ملکر دباتے ہین گول
ہوکر ڈھلنے لگتی ہے اسیطرح جبوقت پرانا ہوجاتا ہے رنگ اسکا سرخ ہوجاتا ہے ایک
قسم اسکی سپید ہوتی ہے جو طین شبکم مثل مصطگی کے ہے کندر کی کئی چیزین مستعمل ہین
لیکن جو مثل گوندے ہوتا ہے اور دقاق جو مثل آٹے کے ہے اور قشار جو چھلکے اور
ترشے کی شکل پر ہوتا ہے اور دخان ۔ اور اسکے درخت کے کل اجزا کا بھی استعمال
ہوتا ہے خصوصًا اس درخت کے پتون کا اور ہر ایک چیز مسل کرنے اسکو خراب
بھی کردیتے ہین اختیار بہتر وہی ہے جو کندر نر ہو سپید اور مدحرج اندر کا دق
کی صورت ہے اور توڑنے سے اندر کا رنگ سنہری ہے طبیعت قشار کندر تجفیف
دوسرے درجہ مین ہے اور برودت اسکی کندر سے کسی قدر زیادہ محسوس ہوتی ہے
اور دوسرے درجہ مین گرم تر ہے اور پہلے درجہ مین تجفیف ہے اور پوست اسکی تجفیف
ہے تیسرے درجہ تک افعال و خواص کندر کی تجفیف قوی نہین ہے اور اسمین
قبض ہے اور اگر ہے بھی تو ضعیف قبض ہے اور تجفیف قشار کندر مین ہے کندر کیمین
انضاج کی بھی قوت ہے اور یہ قوت انضاج قشار کندر مین نہین ہے [illegible]
ہین نہین ہے اور تلیین ہے ایسی جگہ گوشت مین محسوس ہوتی خون کو بند کرتا ہے [illegible]
کو جلا دیتی ہے اور دخان کندر مین قبض اور تجفیف زیادہ ہے [illegible]
کا کندر جلا زیادہ کرتا ہے بہ نسبت سپید کندر کے اور دقاق کندر کی کیفیت
کندر کی قوت سے زیادہ ضعیف ہے زیت شہد ملا کر بھری پر کہا جاتا ہے
اسکو دور کردیتا ہے قشور کندر یعنی اسکے چھلکے عمدہ اور بہتر علاج ہین واسطے ان
نشانات کے جو قروح کے اچھے ہونیکے بعد رہجاتے ہین سرکا اور زیت ملا کے اسکا
طلیخ اس درد کو فائدہ کرتا ہے جسکا نام مرکبھی ہے یہ وہ درد ہے کہ جسکے عارض ہونے
سے بدن مین دانہ مثل سوئیکے پڑجاتے ہین اور اُسکا مادہ کی حرکت جسوقت
اندرون بدن ہوتی ہے ایک دانہ جلنے چبھنے کی محسوس ہوتی ہے یعنے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ جیسے چیونٹی چل رہی ہے بدن کا ہر ہر او مقشور قیمو لیا اور روغن گل ملا کر کندر
اورام گرم پستان پر رکھا جاتا ہے اور اورام احشا کی تحلیل کیواسطے جو
ضمادات بنائے جاتے ہین انمین بھی داخل کیا جاتا ہے جلد دقروح خبیثہ کا

اندمال اچھی طرح کرتا ہے خصوصًا جو زخم تازہ ہون اور جراحات خبیثہ کی
کے پھیلنے کو روکتا ہے ۔ حاد و بط کی چربی ملا کر لگایا جاتا ہے آگ کے جلنے سے
جو قروح پڑگئے ہون انپر اور سردی کی وجہ سے جو بدن کے مقامات پھٹ
گئے ہون اُن پر سور کی چربی ملا کر لگایا جاتا ہے جو قرحے آگ کے جلنے سے پڑگئے
ہون ان کی اصلاح کردیتا ہے اعضائے سر ذہن کو نفع کرتا ہے اور قوت دیتا ہے
بعض آدمی ایسے بھی ہین جو کندر کے کھیسا مندہ کو نہار منہ کھانا پینے کا ہمیشہ شوق رکھتے
ہین ۔ زیادہ استعمال کرنا اسکا درد سر پیدا کرتا ہے سرکہ اس سے دھوتے ہین اور شراب
نطرون ملا کر جب سر کو دھوتے ہین پس خراز یعنے بفا کو دور کردیتا ہے سر کے
قروح کو خشک کردیتا ہے ۔ کان کے درد کیواسطے شراب ملا کر کان مین ٹپکایا جاتا ہے
جبنے نفت یا زیت یا دودھ مین ملا کر اسکا استعمال کرین کان کی نرم ہڈی کے ٹوٹ جانے
کو فائدہ کرتا ہے جو خون حجابی کیطرح جاری ہو اسکو روک دیتا ہے کندر مجزا دو
نافعہ ہے ہر ناک کے کوفتہ ہوجانے کیواسطے جس سے ناک کی ہڈی ٹوٹ جاوے
اعضائے چشم قروح چشم کو مندمل کردیتا ہے اور انمین گوشت بھر لاتا ہے اور جو
ورم کہنہ آنکھ مین ہوا انمین نضج پیدا کرتا ہے ۔ دخان کندر ورم گرم چشم کو نفع
کرتا ہے اور آنکھ سے جو رطوبتین بہتی ہین انکو بند کردیتا ہے اور قروح رو کو مندمل
کردیتا ہے اور سرطان چشم کو زائل کردیتا ہے اعضائے صدر جب قیمولیا اور
روغن بادام ملا کر استعمال کیا جاتا ہے ورم گرم کو مفید ہوگا جو پستانون مین
عورت کے پیدا ہوتے ہین جسکو ابھی خون ولادت آرہا ہو قصبہ ریہ کی دواؤن مین
بھی داخل کیا جاتا ہے اعضائے غذا قے کو بند کردیتا ہے اور قشار کندر معدہ کو قوی
کرتا ہے اور مضبوط اسکو کرتا ہے ۔ کندر سے معدہ کی تسخین بہت زیادہ ہوتی
ہے اور ہضم مین بھی اسکا نفع زیادہ تر ہے قشار کندر ساس معدہ کے اجزا کو لازم
کردیتا ہے جو بوجہ استرخا کے ڈھیلا ہوگیا ہو اعضائے النفض خلفہ کو بند کردیتا
ہے اور ذرب یعنے اسہال کہنہ کو اور رحم سے جو خون جاری ہو اور مقعد سے
اسکو روک دیتا ہے دوسنطاریا کو نفع کرتا ہے ۔ جب اسکی بتی بنا کر مقعد مین رکھی جا
قروح خبیثہ جو مقعد مین ہون انکے پھیلنے کو منع کرتا ہے حمیات بلغمی تپ کو فائدہ
کرتا ہے سموم اگر شراب کے ہمراہ اسکو لیا جاوے یا کرین جائز ہو کا اسیطرح اگر سرکہ کو سمی
کھایا ایک گوند ہے مثل سندروس کے اسکا تو ڑ زرد ی مائل سپیدی مائل ہوتا
اور شفاف بھی اسکی تو ڑ مین ہوتی ہے اور کبھی اسکا تو ڑ سرخی مائل ہوتا ہے سو کبھی
گھاس اور تنکے کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اٹھا لیتا ہے اسیواسطے زبان فارسی

مین اسکا نام کاہ ربا رکھا ہے یعنے سوکھی گھاس کو کھینچنے والا ہے کہربا مرکب ہوتا ہے جو کافی گرم ہے اور ارضیت سے اسمین خوب لطافت آگئی ہے کہربا گوند اس درخت کا ہے جسکو زرومی کہتے ہین اور وہ درخت مرکب ہے جوہر ارضی لطیف اور جوہر مائی سے جو طبیعت مین یابس ہے کہربا مین حرارت تھوڑی ہے اور خشکی دوسرے درجہ کی ہے افعال و خواص قابض ہے خصوصاً خون کو بہت بیٹھاتا ہے [illegible] کا خون کیون نہو۔ کہربا کی قوت مشابہ شگوفہ جوز کے ہے لیکن کہربا مین قوت اس سے زیادہ ہے اورام و بثور بعض لوگون نے کہا ہے کہ اورام گرم مین بھی تحلیل کیجاتی ہے جب نفع کرتا ہے اعضائے سر نکسیر کو بند کر دیتا ہے اور جو چیزین سر سے پھیپھڑے پر گرتی ہین انکو روکتا ہے اعضائے نفس خفقان کو قطع کرتا ہے اگر نصف مثقال کہربا ہمراہ آب سرد کے پیا جاوے اور نفث الدم کو خوب نفع دیتا ہے اعضائے غذا قے کو بند کر دیتا ہے اور جو مواد خراب معدہ مین آتے ہوں انکو منع کرتا ہے اور مصطگی ملا کر اگر کھایا جاوے معدہ کو قوی کر دیتا ہے اعضائے نفض رحم سے اور مقعد سے جو خون جاری ہو اسکو بند کر دیتا ہے اور خلفہ کو بند کرتا ہے اور پیچش کو فائدہ کرتا ہے

کمافیطوس جسکو ہندی مین گگروندھا کہتے ہین ماہیت پتلی پتلی شاخین اور شگوفے سرخ رنگ سیاہی مائل ہوتے ہین اور سبزی مائل باریک شگوفہ اسکا مزہ مین تلخ ہوتا ہے اور تھوڑا سا قبض یعنے گرفتگی زبان بھی اسمین ہوتی ہے اور تیزی اتنی ہوتی ہے کہ تلخی سے کم ہے اتنا گگروندھے کا زمین پر پھیلا ہوتا ہے اور بہار کی پتی سے مشابہ ہوتا ہے مگر باریک پتلی وہ ہوتا ہے روغن دار چکنا زیادہ اور شگوفے بھی اسکے بہار سے زیادہ ہوتے ہین اور بہار کی فصل مین پتیان اسکی زرد ہوتا ہے طبیعت دوسرے درجہ مین گرم ہے اور تیسرے درجہ مین مخفف ہے خواص مفتح ہے اور جلا بہت کرتا ہے جلا کرنا اعضائے باطنی کا اسمین زیادہ ہے بہ نسبت سخونت پیدا کرنیکے اسمین قوت مسہل بھی ہے اورام و بثور و صلابات پر لگایا جاتا ہے خصوصاً پستان کی سختی پر اور دودھ کے پھیلنے کو روکتا ہے جراح و قروح شہد مین پیسکر اسکا ضماد جراحات و قروح متعفن کو مندمل کر دیتا ہے آلات مفاصل عرق النسا کو مفید ہے بعض اطبا کہتے ہین خصوصاً جب کہ عسل کے ساتھ پیا جاوے اور بعض کا قول ہے کہ اگر ہمراہ وردمالی ہو ایک قسم کی شراب [illegible] بنائی جاتی ہے اسکے ہمراہ گگروندھا چالیس روز استعمال کیا جاوے عرق النسا کو زائل کر دیگا صلابت نقرس کی تحلیل کر دیتا ہے اعضائے غذا جگر کے سدہ کی تفتیح کرتا ہے اور امراض جگر اور طحال کو نفع کرتا ہے اور یرقان سوداوی کو نافع ہے

اگر سات دن برابر ذرہ پیا جاوے اعضائے نفض سدہ ہائے رحم کی تفتیح کرتا اور درار بول کرتا ہے اگر تشنج بسبب شرابخواری کے آتا ہو اس خواری کو دور کر دیتا ہے درد ہائے گردہ کو نفع کرتا ہے شہد ملا کر اسکا حمول کرنیسے رحم کو پاک کر دیتا ہے اگر دو مثقال گگروندھے کو لیکر انجیر یا شہد ملا کر شیاف طیار کرین اسکی شیاف کے رکھنے سے بلغم کا اخراج کافی طور پر ہو جاویگا سموم [illegible] اوقسطون نام ہے اسکے ضرر سے نفع کرتا ہے ابدال بدل اسکا نصف وزن اسکے سیسالیوس ہے چہارم وزن اسکے سلیخہ ہے مترجم میرے تجربہ مین یہ بھی چند امراض کیواسطے مکرر آ چکی ہے [illegible] کا مرض جسکا تمام بدن پھیل جاوے اور پھنسیون سے آلودہ ہوا اور اسکے زخم چر گئے ہوں کہ جنبش نہ کر سکتا ہو تین ان سے لیکر اکیس یوم تک استعمال سے تندرست ہو جاتا ہے اسطرح کہ ایک تولہ عصارہ برگ کمافیطوس ورد و تولہ شکر ملا کر یا [illegible] دودھ ملا کر پلایا ہے اسیطرح استسقا کا مریض بھی بیشک اچھا ہو جاتا ہے اور ابتدائے جذام مین تنقیہ کے بعد بھی اس کا اثر بہت قوی پایا ہے۔

کماذریوس جسکو ہندی مین منڈی کہتے ہین ماہیت پتلی پتلی شاخین اور پتیان پراگندہ ہوتی ہین جنکی گندگی ریحانکے برابر ہوتی ہے اس سے تلخی بھی مائل بسبزی ہوتی ہین شاخ تازہ جنگلی جسکا نام یونانیون کے نزدیک بلوط الارض ہے اسلیے کہ اسکی پتیان چھوٹی ہین کبھی برگ بلوط کے مشابہ ہوتی ہین جڑ اسکی مائل برنگ ارغوانی ہوتی ہے اختیار واجب ہے کہ منڈی کے دانہ ادھر برآمد ہوں اور جس لیے جائین طبیعت جالینوس کہتا ہے کہ تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور گرمی پیدا کرنیکی قوت اسمین خشکی پیدا کرنیسے زیادہ افعال و خواص مفتح ہے مقطع ہے ملطف ہے اور اسمین تسخین بہ نکی ہے جراح و قروح شہد ملا کر اگر اسکو تناول کرین تو قروح فرمنہ کا تنقیہ کرتی ہے آلات مفاصل آزہ منڈی یا اسکا جوشاندہ اگر پیا جاوے کو ہنگی عضل کو مفید ہے منڈی کا شربت تشنج کو نفع کرتا ہے اور جسقدر پرانا ہو عمدہ ہو جائیگا اعضائے چشم منڈی کو پیسکر گولیان بناکر خشک کر لین اور قروح چشم مین استعمال کرین اسیطرح جوشاندہ اسکا زیت مین طیار کرکے منڈی کو پیسکر [illegible] چشم جسکو غرب کہتے ہین اسمین لگایا جاتا ہے اعضائے نفس پرانی کھانسی کو نفع کرتی ہے اعضائے غذا تلی کے ورم کو مٹا دیتی ہے اور یرقان سوداوی کو نفع کرتی ہے منڈی کا شربت بدہضمی کو زیادہ نفع کرتا ہے اور جسقدر پرانا ہو عمدہ ہو جاتا ہے اعضائے ابتدائے استسقا مین بھی نفع کرتا ہے اعضائے نفض درار بول و حیض کرتا ہے اور جنین کو رحم سے نیچے اتار لاتا ہے یعنے باسانی جنین کا اخراج ہو جاتا ہے سموم ہوام کے ڈنگ

مارنے پر منقش کا سا معلوم دیتا ہی اور جسکا پھل ہے اس کا عرق بخش دیا ہوا اسکو تر و قند ریزہ کی نگہ کرتی ہے کرمازج جسکو ہندی میں مائین کہتے ہیں ماہیت یہ جھاؤ کا پھل ہے اسکو تنبیہ طرفا کے تحت میں لکھا ہے طبیعت پہلے درجہ میں سرد و دوسرے درجہ میں خشک ہے

کندش بضم کاف و سکون نون و ضم دال مہملہ آخر میں شین معجمہ بھی اور شین معجمہ بھی جائز ہے ہندی میں اسکو نکچھکنی کہتے ہیں ماہیت کثیر الاستعمال اسکی جڑ کا ہوتا ہے یہ مشہور دوا ہے طبیعت تیسرے درجہ سے چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے افعال و خواص جالی ہے منقی ہے قرحہ ڈالتی ہے تیز ہے لذع پیدا کرتی ہے ہزتی کا ہیجان کرتی ہے بلغم اور مرہ سودا کو قطع کرتی ہے زینت برص کے داغ کو اور بہق کو خصوصاً بہق اسود کو دور کر دیتی ہے اور ام و ثبور سوکھی کھجلی کو فائدہ کرتی ہے اعضائے سر چھینکنی ان دواؤں میں داخل کی جاتی ہے جو کان کو صاف کر دیتی ہے جرک بیش کو نکالدیتی ہے۔ نکچھکنی کے خواص میں یہ بات داخل ہے کہ دونوں نتھنوں کے ریح کی تحلیل کر دیتی ہے خشم یعنی وہ بیماری ناک کی جسمیں بدبو خوشبو کا امتیاز نہیں رہتا کو نفع کرتی ہے۔ ناک کی ہڈی جسکے مصفاۃ نام ہے اسکے سددوں کی تفتیح بقوت کرتی ہے اعضائے غذا اسلی بقوت پیدا کرتی ہے تلی کی سختی کو دور کر دیتی ہے اعضائے نفض مسہل ہے ادرار بول کرتی ہے اور حمول اسکا ادرار حیض کرتا ہے جنین کو نکالدیتی ہے پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے ابدال بدل اسکا اگر انکے واسطے ہموزن اسکے جوز القے اور ثلث وزن اسکا فلفل ہے مترجم ہمارے ملک میں نکچھکنی اکثر رائی کی جگہ پیدا ہوتی ہے اور چھینک لانیکے واسطے جن امراض میں حاجت پڑتی ہے اسکا استعمال بہت مجرب ہے قوت باہ کیواسطے بھی دودھ میں جوش دیکر اسکا استعمال مجرب ہو چکا ہے اور ضعف معدہ جو بسبب رطوبت اور برودت کے ہو اس میں بھی اسکا استعمال ہمارے خاص تجربہ میں ہے۔

کبابہ بفتح کاف دہر دو بائے مفتوح جسکو ہندی میں کباب چینی کہتے ہیں اور جو اسکی مجیٹھ کی قوت سے مشابہ ہے لیکن لطافت اسمیں زیادہ ہے طبیعت جالینوس نے کہا ہے اس میں ہمراہ حرارت کے قوت مبردہ بھی ہے اور در حقیقت کبابہ گرم خشک دوسرے درجہ تک ہے خواص مفتح ہے اور لطیف ہے اور مسامات کی لطافت نہیں پہونچی ہے کہ دوا چینی کا بدل ہوسکے جراح و قروح سمجھ میں جو قروح متعفن ہوگئے ہوں ان کیواسطے اچھی دوا ہے اعضائے سر قلاع متعفن جو منہ میں ہو اسکی اچھی دوا ہے اعضائے نفس کبابہ کو اگر منہ میں رکھکر چوسیں آواز کو صاف کرتا ہے اعضائے غذا تفتیح سدہ جگر کی

بقوت کرتا ہے اعضائے نفض مجاری بول کو پاک کر دیتا ہے اور ریگ مثانہ وغیرہ کو بوزن لیدو درم کے نکالدیتا ہے اور گردے کی پتھری و مثانہ کی خارج کر دیتا ہے۔ کبابہ چبانے والے کا لعوق اگر مرد اپنے مقام خاص پر لگا کر مشغول بجماع ہو عورت کو لذت ملتی ہے۔

کبریت بکسر کاف و سکون بائے موحدہ جسکو ہندی میں گندھک کہتے ہیں طبیعت چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے افعال و خواص ملطف ہے اور جاذب ہے زینت برص کی دواؤں میں ہے خصوصاً جب تک اسکو آگ کی گرمی نہ پہونچے جو قوت صمغ البطم سے ملاکر گندھک کا استعمال کیا جائے جو نشانات ناخون پر ہو جائیں انکو دور کر دیتی ہے اور سرکہ میں پیسکر بہق پر لگائی جاتی ہے اور ام و ثبور رطبہ کھجلی جسمیں قرحہ پڑ گئے ہوں ان پر لگائی جاتی ہے اور دواؤں کو صاف کر دیتی ہے خصوصاً اگر ہمراہ علک البطم کے لگائی جائے اور زیادہ تر سوزش خشک کھجلی کو مفید ہے جب سرکہ و نطرون کے ہمراہ بدن کو اس سے دھوویں آلات مفاصل نطرون اور پانی ملا کر گندھک کو نقرس پر لگاتے ہیں گندھک کی دھونی دینے سے زکام بند ہو جاتا ہے سرکہ اور شہد ملا کر کان میں اسوقت ٹپکائی جاتی ہے جب چوٹ کے صدمے سے کان کی ہڈی کو خرابی ہو گئی

کیسلا بفتح کاف و کسر سین مہملہ و سکون یائے تحتانیہ ماہیت یہ لکڑیاں پتلی پتلی مثل تنبیہ جڑے ہوتی ہیں جنکے اوپر سیاہی جاتی ہے طبیعت گرم تیسرے درجہ تک خواص فرہی ہے تیز دواؤں کی قوت کو مثل گوند کے توڑ دیتی ہے زینت فرہی پیدا کرتی ہے۔

کثیرا جسکو ہندی میں کتیرا کہتے ہیں ماہیت یہ گوند ہے اس درخت کا جسکو قتاد کہتے ہیں طبیعت بار دو مائل بہ یبوست ہے خواص اسکی قوت مثل گوند کی قوت کے ہے اور تخفیف ہے قریب گوند کی تخفیف کے اعضائے چشم سرمہ کے اقسام میں مثل گوند کے یہ بھی داخل کیا جاتا ہے۔

کمالیون یہ ایک قسم مازریون سیاہ کی ہے قتال ہے اسکو مازریون بھی کہتے ہیں اسکو تختہ باب خائے معجمہ میں ذکر کیا ہے۔

کاکنج دوسرے کاف کو کسرہ بھی پڑھا جاتا ہے اور آخر میں جیم ہے ہندی میں اسکو زازج و تنگ کہتے ہیں ماہیت ایک گھاس ہے جسکی قوت کو کے قریب ہے خصوصاً اسکی تیزی کی قوت طبیعت دوسرے درجہ میں سرد و خشک ہے جراح و قروح اسکے عصارہ سے قروح کے ہر قسم کی خرابی کی

حفاظت کیجاتی ہے اور نواسیر کی صلابت دور کر دیتی ہے اور رکابے قروح جو بیائے ہوئے انکو زائل کر دیتی ہے **اعضائے نفس** ربو کو نفع کرتی ہے اور شدت تشنگی سے جو زبان باہر نکل آتی ہو اسکو مفید ہے اور سانس کی آمد میں جو دشواری ہو اسکو فائدہ کرتی ہے **اعضائے غذا** یرقان کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے نفض** قروح مجاری بول کو اور حیض کو نفع کرتا ہے

کبیکج بفتح کاف وکسر بائے ابجد آخر میں جیم ہے جسکو ہندی میں جل پیل کہتے ہین چار قسم کی ہوتی ہے دیسقوریدوس کہتا ہے ایک قسم کی پتی دھنیے کی پتی کے مشابہ ہوتی ہے مگر چوڑی زیادہ ہوتی ہے اور پتی مائل بسپیدی ہوتی ہے پھول اسکا زرد ہوتا ہے بنفشئی بھی ہوتا ہے بلندی اسکے جھاڑ کی دو بالشت تک ہے دوسری قسم کی بیخ موصلا ہوتی ہین زرد رنگ اسکی جڑ کا سپید اور اسمین پتلی پتلی جڑین جو کے مشابہ ہوتی ہین آب جاری کے کنارے اوگتی ہے ایک قسم اسکی جنگلی ہوتی ہے اسکا وسلابت نباتہ بکثرت ہوتی ہین اسکی لانبی ہوتی ہین اور طول مین کٹی ہوئی اسکا نام کرفس دشتی ہے تیسری قسم بہت چھوٹی جسکا رنگ سنہری ہوتا ہے چوتھی قسم گیہون کے مشابہ ہے مگر اسکا پھول سپید دودھ کے رنگ کا ہوتا ہے **افعال و خواص** چاروں قسم گرم ہین اور تیز قرحہ ڈالنے والی جلا بہت کرتی ہین قشار اسکا جلد مین لذع پیدا کرتا ہے اور کھجلی اسکے لگنے سے اٹھتی ہے تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے **زینت** پتی اور شاخین اسکی جب تک ہری رہین اگر برص پر لگائی جائین اور ناخونکی سپیدی پر اور بالخورہ پر اسکو دور کر دیتی ہے **ورم اورام** مشہور ترکھجلی کو دور کر دیتی ہے اور مسوں اور سخت ہم اور گلٹیاں جنکے نکلنے سے ایذا ہوتی ہے انکو کھا ڈالتی ہے **جراح و قروح** اسکو جو قروح ردیہ کہ مثل جو بنانہ دہ کا سعفہ پر طول کیا جاتا ہے بسیں نفع کرتا ہے **اعضائے سر** جل بیل کی جڑ خشک کرکے چھینک لانے کیواسطے ناس طیار کیا جاتا ہے اور درد دانت مین جو حس ہوتی ہے اسکو بھی نفع کرتی ہے اگر اسکی جڑ پیسکر دانتوں پر لگائی جائے

کنکرزد بفتح ہر دو کاف اور زائے معجمہ مکسور ہے آخر میں دال مہملہ یہ صمغ کا گوند ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

کنگو ہین طبیعت اسکی تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے۔

کنشت برکشت بفتح ہر دو کاف جسکو ہندی مین مٹھو ڈھلی کہتے ہین **ماہیت** یہ لپٹے ہوئے ڈوروں کے مثل چند ریشہ لکڑی کے ہوتے ہین جو گنتی مین اکثر پانچ ہوتے ہین اور ایک ہی جڑ پر اوگتی ہین رنگ اسکا سیاہی مائل ہوتا ہے زردی لئے ہوئے مزہ کچھ ایسا زیادہ اسمین نہین ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ وہی چیز ہے جسکو بد شکان کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ اسکی قوت مثل قوت بد شکان کے ہے اور یہی قول صحیح ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** لطیف ہے۔

کیلدارو یہ وہی سرخس ہے جسکو ہم آگے بیان کرینگے۔

کشوث بضم کاف وضم شین معجمہ آخر مین ثائے مثلثہ ہے جسکو ہندی مین امل بیل اور آکاس بیل کہتے ہین **ماہیت** یہ ایک پتلی پتلی بیل ہے جو کانٹوں پر اور درختوں پر لپٹتی ہے اور ریشے کی کے مشابہ ہوتی ہے پتی اسمین نہین ہوتی پھول اسکے چھوٹے چھوٹے سپید رنگ کے ہوتے ہین اسمین تھوڑی ذرا تلخی ہوتا ہے اور غالب اسپر جوہر تلخ ہے **طبیعت** تھوڑی سی اسمین گرمی ہے اور مائل درجہ اول کی اور آخر دوم مین **خشک** ہے علاوہ بران یہ ہے کہ اسمین قبض قوتین بھی ہین **خواص** جج فضول کہ لطیف ہین انکو رگوں سے نکالدیتی ہے اور معدہ پر گرانی پیدا کرتی ہے بسبب اسکے کہ بعض بخار اور فضول کو رگونکے بیرونی خارج کر دیتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کو قوی کرتی ہے خصوصا اگر بریان کرکے استعمال کیجائے اور اگر سرکہ ملاکر پلائی جائے ہچکی کو ٹھہرا دیتی ہے سدہ ہائے جگر اور معدہ کی تفتیح کرتی ہے معدہ اور جگر دونون کو قوت دیتی ہے پانی اسکا یرقان کیواسطے **عجیب دوا** ہے عصارہ کشوث دشتی کا اگر پیسکر شراب پر چھڑکا جائے پھر اسکو پئین معدہ ضعیف کو قوی کرتا ہے **اعضائے نفض** جنین جو شکم مادر مین ہو اسکے پیٹ سے جو کثرت اولاد اور آلائش کو پاک کر دیتی ہے اسلیئے کہ رحم کو تنقیہ کرتی ہے اور بول و حیض کا ادرار کرتی ہے شروع میں کہ مفید ہے جو ال سکا نزف الدم کو رد کرتا ہے کشوث بریان قبض پیدا کرتی ہے اور جو رطوبت رحم سے بہتی ہے اسکو روک دیتی ہے **حمیات** پرانے تپوں کو تخم کشوث اور آب کشوث فائدہ کرتا ہے

کمون بفتح کاف و ضم میم مشدد جسکو ہندی مین زیرہ کہتے ہین **ماہیت** مشہور ہے کرمانی بھی ہوتا ہے اور فارسی بھی اور شامی و نبطی زیرہ کرمانی کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور زیرہ فارسی زرد رنگ کا ہوتا ہے زیرہ فارسی کی قوت زیرہ شامی سے زیادہ ہے اور زیرہ نبطی ہر ایک مقام پر بآسانی پایا جاتا ہے جملہ اقسام زیرہ کے صحرائی اور بستانی ہوتے ہین اور صحرائی زیرہ کی تیزی زیادہ ہوتی ہے صحرائی زیرہ ایک قسم وہ بھی ہے جسکا بیج مشابہ سوسن کے بیج کے ہوتا ہے **اختیار** زیرہ کرمانی کی قوت زیرہ فارسی سے زیادہ ہے اور زیرہ فارسی سوائے کرمانی کے سب سے زیادہ قوی ہے

طبیعت دوسرے درجہ مین گرم اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** بلغم کو دفع کردیتا ہے اور ریاح کی تحلیل کردیتا ہے زیرہ مین تقطیع او تخفیف اور قبض بھی ہے **زینت** جب زیرہ کے پانی سے منھ دھوئین چہرہ کو صاف کردیتا ہے اسیطرح زیرہ کا چہرہ پر ملنا خواہ اور طرح استعمال کرنا ایک اندازہ معین تک یہی فعل کرتا ہے پھر اگر اسکا استعمال بکثرت کیا جاے رنگت کو زرد کردیتا ہے **اورام و بثور** قیروطی یا زیت و رقافلہ کا آٹا ملا کر ورم خصیتین پر لگایا جاتا ہے بلکہ فقط زیت یا زیت اور شہد ملا کر **جراح و قروح** جراحات کا اندمال کرتا ہے خصوصا وہ زیرہ صحرائی جو مشابہ تخم سوسن کے ہوتا ہے اور طریقہ استعمال اسکا جراحات پر یہ ہے کہ اسکو زخمون کے اندر بھر دیتے ہین **اعضائے سر** جب زیرہ کو سرکہ کیساتھ پیسکر سونگھین نکسیر کو جذب کردیتا ہے اور اسیطرح اسی کی بتی بنا کر ناک مین رکھین **اعضائے چشم** کبھی زیرہ کو چبا کر اسمین بیٹ ملا کر طرف چشم پر ٹپکاتے ہین اور اس خون کی ہلکی سرخی پر جو آنکھ کے نیچے جلد مین آتی ہے پس نفع کرتا ہے جب زیرہ کو مع نمک چبا کر لعاب بن ہتھیلی پر لگا کر ملین اور سبل اور ناخونہ پر مگر پہلے کسی ناخون گیر وغیرہ سے دونون کو چھیل ڈالا ہو تو آنکھون کی پلکون کے چپکنے کو منع کریگا۔ صحرائی زیرہ کا عصارہ بصارت مین جلا دیتا ہے اور ڈھلکے کو روک دیتا ہے یونانی زبان مین اسکا نام قاقوس ہے یعنے دخان قریزہ اُن ادویہ کا وہ مین بھی پڑتا ہے جو آنکھون کے بال اکھڑنے کیواسطے بنائی جاتی ہے کہ پھر دوبارہ اوگ کر اکھڑا ہوا بال نہ جمے **اعضائے نفس** پانی ملے ہوے سرکہ مین زیرہ ڈالکر اگر پلائین عسر نفس کو فائدہ کریگا بموجب قول جالینوس کے اور نفس انتصابی و خفقان بارد کو بھی مفید ہے **اعضائے نفض** زیت ملا کر ورم خصیہ پر لگایا جاتا ہے اور بیشتر قیروطی ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اور بیشتر زیت اور آرد باقلا کے ہمراہ اگر استعمال کیا جائے تو ہر کو پارہ پارہ کردیتا ہے خصوصا زیرہ صحرائی تقطیر البول کو مفید ہے اور خون کا پیشاب کراتا ہے تو اسکو بھی فائدہ کرتا ہے اور قروح اور نفخ کو بھی صحرائی زیرہ کا عصارہ اگر مار اصل مین پیسکر استعمال کرین دست لائیگا۔ روفس حکیم کہتا ہے کہ زیرہ نبطی اسہال تھم کرتا ہے اگر زیرہ کرمانی مین قوت اسہال کی نہین ہے بلکہ قبض پیدا کرتا ہے لیکن زیرہ صحرائی کی پیشاب مین صفرت کو اتار لاتی ہے **سموم** شراب کے ہمراہ ہوام کے نیش کے زہر کی دوا ہے خصوصا زیرہ صحرائی جو مشابہ تخم سوسن کے ہوتا ہے

کردیا بضم کاف و ضم راے مہملہ و سکون واو و یاے مفتوح جسکو شاہ زیرہ بھی کہتے ہین **ماہیت** مشہور ہے اسکے افعال انیسون کے قریب ہین **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** ریاح کو ہٹا دیتا ہے اور خشکی پیدا کرتا ہے لطافت اسمین زیرہ کی سی ہے **اعضائے نفس** خفقان کو نفع کرتا ہے۔

اعضائے نفض کیڑون کو قتل کرتا ہے۔

کرسنہ بفتح کاف و راے مہملہ و سکون سین جسکو ہندی مین مٹر کہتے ہین **ماہیت** بعضون نے کہا ہے کہ چھوٹا دانہ ہے چنے سے چھوٹا ہوتا ہے مسور کے برابر جیسا نہین ہوتا بلکہ بہ بلدا ہوتا ہے رنگ اسکا غبرت اور زردی کے بیچ مین ہے قوت اسکا مونگ اور مسور کے قرہ سے مرکب ہے اسکے کھیت کو گاے چر لیتی ہے یا مزدابہ ہے اسکا بھوسہ گاے کو کھلایا جاتا ہے اور خوری نے گمان کیا ہے کہ اسکا دانہ مشابہ بہ ماش کے ہوتا ہے اور میرے نزدیک بات ہے کہ دانہ وہی ہے جسکو بکہ کہتے ہین خیلی مٹر مین بالخصوص بات ہے کہ کبھی سپید مائل بزردی ہوتا ہے جیسا کہا گیا ہے اور کبھی سرخ ہوتا ہے دیسقوریدوس کہتا ہے کہ اسکا درخت چھوٹا ہوتا ہے پتیان اسکی باریک ہوتی ہین اور بیج پر اسکے ایک چھلی سی چڑھی ہوتی ہے **طبیعت** گرم پہلے درجہ دوسرے درجہ تک اور خشک تیسرے درجہ مین ہے **خواص** جلی ہے مفتح ہے اور خلط خراب پیدا کرتی ہے اصلاح اسکی اسیطرح پر کیجاتی ہے جیسے ترمس کی کیجاتی ہے جو مٹر سپید مائل ہے اسکی روائت سرخ مٹر سے کم ہے جب چند مرتبہ جوش دیا جاے اسکی قوت جلا باطل ہوجاتی ہے اور مارضیت باقی رہتی ہے اسوقت جسقدر غذائیت اسمین رہتی ہے اسمین یبوست ہوتی ہے **زینت** بہق پر اسکا طلا کرنا بہت اچھا ہوتا ہے اور کلف و برش پر اور جو نشانات زخم وغیرہ کے ہوتے خصوصا چیچک کے داغ رنگ کو خوشنما کرتا ہے مٹر کا ستو بنا کر جو لوگ بلے ہوگے ہین انکو بقدر ایک جوزہ کے کھلایا جاتا ہے پس لاغری کو دور کردیتا ہے جو شانہ زدہ لکھا اس شقاق پر جو سردی سے مقامات بدن پھٹ گئے ہون گرایا جاتا ہو اور جو تھیلی کی سقاق مین انتھی ہے اسکو شادیتا ہے اندھور کو بھی نفع کرتا ہے **اورام و بثور** عموما صلابات کو نرم کرتا ہے اور خاص کر صلابت پستان کو **جراح و قروح** شہد ملا کر قروح کو پاک کرتا ہے اور سعفہ کو نفع کرتا ہے قروح کے ان صلابات کو نرم کرتا ہے جنپے گوشت مردار ہو جاتا ہے اور جن قروح سے عضو بیکار ہوجاتا ہے نار فارسی اور بثور شہدیہ کو بھی نفع کرتا ہے **اعضائے صدر** صلابت پستان کو نفع کرتا ہے اور نفث غلیظ کے نکلنے مین سہولت پیدا کرتا ہے **اعضائے نفض** مٹر کے زیادہ کھانے سے خون کا پیشاب آنے لگتا ہے اسلیے کہ ادرار اسکا قوی ہے اور طبیعت مین بجے ... پیدا کرتا ہے کرسنت

آنے لگتے ہیں جب شہد کو پیسکر سرکہ ملاکر ضماد کریں دشواری بول کو نفع کرتا ہے اور حبتیا اور مروڑے میں سکون پیدا کرتا ہے سموم سانپ کے کاٹے ہوئے کا بشراب میں پیسکر اسکا ضماد کرتے ہیں اور دیوانے کتے کے کاٹنے کے زخم پر ہے روزہ دار یا فاقہ سے جو آدمی ہو اور کسیکو کاٹے تو اسکے زخم پر۔

کماشیر بضم کاف **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ اسکے احوال مثل جاوشیر یا بلجو کے ہیں مگر اس سے بہت زیادہ قوی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** مذیب ہے اور محلل ہے **اعضائے نفض** اوجاع ریاح بول و حیض کو جاری کرتی ہے اور جنین کا اسقاط کر دیتی ہے ایسی قوت سے جسکا نظیر نہیں اور نہ اخراج اور اسہال ماہیت میں اس کا عدیل و نظیر ہے۔

کرم دانہ بکسر کاف و سکون راے مہملہ **ماہیت** یہ ایک دانہ ہے جسکی طبیب بہت مدح کرتے ہیں **اعضائے نفض** مقام مثانہ بدنکو گرم کر دیتا ہے اور ریاح جو استسقا میں پیدا ہوتا ہے اور مرہ صفرا کا مسہل ہے۔

کوز گندم یہ وہی جوز جندم ہے **ماہیت** ایک تیز سیاہ ہے مثل شہد طینی کے رقیق ہوتا ہے اسکا نام خرء الحمام یعنی کبوتر کی بیٹ ہے اور بغداد میں اسکا نام جوز جندم رکھا جاتا ہے **اختیار** بہتر وہ ہے جو بربری ہو اور رقی ضعیف ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم تر ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تھوڑی سی تری بھی کرتی ہے مگر یہ بات ثابت نہیں **خواص** مخفف ہے اور حرارت کے بجھانے کی قوت اسمیں ہے اور یہ بھی دعوی کیا گیا ہے کہ خون کی آمد کو بند کر دیتا ہے اسکے خواص سے یہ بھی ہے کہ اگر دس رطل شہد جو تخمیناً پانچ سیر ہوا اور تیس رطل یعنی پندرہ سیر پانی اور ایک کیلجہ گندم جو ادھ دو کم دو سیر کے ہو اسکو لیکر خوب ہلائیں اور برتن کا سر بند کر کے تھوڑی دیر صبر کریں فوراً شراب طیار ہو جائیگی **زینت** فربہی پیدا کرتی ہے **اعضائے نفض** [illegible]

کاوزبان ایک لکڑی کا نام ہے اور مجھے گمان ہے کہ یہ وہی لسان الثور ہے جسکو فارسی میں گاؤزبان کہتے ہیں **افعال و خواص** تفریح پیدا کرتی ہے اور [illegible] کرتی ہے

کلز بکسر کاف و سکون لام و زاے معجمہ ہندی میں حیدہ لکڑی کہتے ہیں **طبیعت** ایک ہندی لکڑی ہے جو ہمارے ملکوں میں لائی جاتی ہے عجب نہیں کہ منافع ہندی ہی ہو۔

الکت مفاصل بہت بڑا نفع اسکا یہ ہے کہ عضو کے ٹوٹ جانے اور کوفتہ ہونے اور اتر جانے میں

کاشم **طبیعت** اسکے بیج کی اور جڑ کی گرم ہے اور بیج اسکا گرمی و خشکی میں تیسرے درجہ کی رکھتا ہے **خواص** ریاح کو ہٹا دیتا ہے اور تفتیح پیدا کرتا ہے **اعضائے غذا** منفخ ہے یا ہضم ہے غذا کی تحلیل کر دیتی ہے خصوصاً جو معدہ میں نفخ ہو اور معدہ کو قوی

کر دیتی ہے **اعضائے نفض** ایک درہم اسکا پلانا پیٹ کے کیڑوں کا اخراج بذریعہ اسہال کے ہو جاتا ہے اور کدو دانے بھی خارج ہو جاتے ہیں تخم اسکا بقوت ادرار حیض کرتا ہے **سموم** نیش عقرب و زنبور و نکے نیش کا زہر دور کر دیتی ہے

کماۃ بفتح کاف و میم جسکو ہندی میں کھمبی کہتے ہیں **ماہیت** اسمیں جوہر ارضی زیادہ ہے اور جوہر مائی کم ہے اور دونوں میں اجزاے ہوائی کی شرکت ہے تھوڑی سی لطافت ہے مزہ اسمیں کچھ نہیں ہے **اختیار** بہتر وہی قسم ہے جو ریتلی ہو سپید رنگ اور خراب وہ ہے اسمیں دم آتی ہو اور خشک ہو جاتی ہے بعد اسکی خرابی تازہ کماۃ سے بڑھ جاتی ہے جب کماۃ پہلے چھلکے اتار کر نمک پانی میں پکائی جاے اور دوبارہ زیت اور مری اور مصالح گرم اور حلتیت جوش دیجائے بہت عمدہ ہوتی ہے بہت خراب اسکے اقسام سے وہی ہے جسکا ظاہر خصوصاً جو درختوں کے نیچے یا خراب زمین میں اگتی ہے **خواص** غلیظ غذا ہے اور غذا غلیظ سوداوی حاصل ہوتی ہے [illegible] میں کوئی چیز اسکے برابر نہیں [illegible] مصالح گرم اور [illegible] بھی ہو اور اسکا استعمال کرے تو انمیں تیزی [illegible] غذا پیدا ہوگی غلیظ ہوگی مگر ردی اور خراب نہ ہوگی مگر مزہ اس میں کچھ نہیں **آلات مفاصل** اسکے کھانے سے فالج ہو جانیکا خوف ہوتا ہے **اعضائے صدر** اسکے کھانے سے سکتہ پڑنیکا خوف ہے **اعضائے چشم** کماۃ کا پانی نچوڑا ہوا آنکھ میں جلا کرتا ہے یا تر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور زمانہ اسلام سے پیشتر کے طبیب مسیح وغیرہ نے بھی اسکا اعتراف کیا ہے **اعضائے غذا** دیر ہضم ہے اور ثقیل ہے معدہ کو ایذا دیتی ہے کیموس اسکا غلیظ بنتا ہے [illegible] ایک مقام پر کہا ہے کہ اسکا کیموس خراب نہیں ہوتا ہے **اعضائے نفض** [illegible]

کبر بفتح کاف و سکون باء و راء مہملہ **ماہیت** ایک پھل ہے اور اسکی جڑ بھی ہے اور ایک پھل ہے اور مثل کھیرے کے ہوتا ہے جسکو کبر نہیں کہتے ہیں اور یہ پھل تند اور تیز ایسا ہوتا ہے کہ اسکو وہ شراب انگوروں میں چھوڑ دیتے ہیں پس غلیان اور جوش سے اسکو بچاتا ہے مثل رائی کے جڑ اسکی تیز اور تیز ہوتی ہے ایک قسم اسکی قلزمی ہے جسکے استعمال سے منہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں اور آبلہ اٹھا دیتی ہے اور سوڑھے میں ورم پیدا کر دیتی ہے **اختیار** نہایت نافع جز اسمیں پوست بیخ کبر ہے **طبیعت** جو کبر گرم ملکوں میں پیدا ہوتا ہے اسکی حرارت بہت بڑھی ہوئی ہے اور جملہ اقسام کی طبیعت میں حرارت اور یبوست دوسرے درجہ کی ہے **خواص** محلل ہے اور جلا زیادہ کرتی ہے اور منفتح ہے جاذب ہے تقطیع اور تلطیف کرتی ہے اور تنقیہ اور تفتیح کرتی ہے اور پوست بیخ کبر میں تلخی اور تیزی ہے جو کسیقدر زبان کی گرفت کر دیتی ہے اسکے پھل کی غذائیت

کمر خصوصاً جب اسکو نمک دیں اور تازہ پھل بغدادی میں خشک پھل سے زیادہ
اور ام خشبور بیخ کبر صلابات ورخنازیر کی تحلیل کردیتی ہے اور انھیں ایسی
چیز بنادیتے ہیں جو اسکی قوت کو توڑ ڈالے اسکا پتا بھی ایسی خاصیت میں عجیب
ہو چکا ہے اور اسکا پھول بھی یہی اثر رکھتا ہے **جراح و قروح** پوست بیخ کبر قروح خبیثہ
اور چرک آلودہ پر استعمال کیجاتی ہے **آلات مفاصل** پوست بیخ کبر عرق النسا
کو مفید ہے اور درد ورک کو بھی فائدہ کرتی ہے اور کبھی اسکے عصیر یعنی نچوڑے ہوئے
پانی سے حقنہ کیا جاتا ہے وہ زیادہ نفع کرتا ہے فالج اور خدر کو فائدہ کرتی ہے اور
اعضا کو مضبوط کرتی ہے بسبب اسکے کہ اسمیں قبض بھی ہے اور اسکی بیخ
جو عضل کے سر سے اور بیخ میں عارض ہو اسکو فائدہ کرتی ہے **اعضائے سر** پوست
بیخ کبر چبانے سے سر کی رطوبات کھچ آتی ہیں اور درد جو سردی سے اعضائے سر
میں پیدا ہوا اسمیں سکون آجاتا ہے عصارہ اسکا کانکے کیڑونکے نکالنے کے
واسطے ٹپکایا جاتا ہے کبھی جس دانت میں درد ہو اسی دانت سے پوست بیخ کبر
کو کترتے ہیں بس دمیں نفع پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر تازہ جڑ ہو یا تیز اسکی
ہو اسیطرح پوست بیخ کبر کو سرکہ میں جوش دیکر کلی کراتے ہیں اور ایک قدر جوشاندہ
میں جوش دیکر اور ایک مرتبہ سرکہ میں **اعضائے نفس** تنگی سے پروردہ کیا
ہو اگر الصحاب ہو کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے غذا** طحال کیواسطے اور اسکی صلابت
کیواسطے لگانے سے اور ضماد کرنے سے آرد جو وغیرہ ملاکر بہت مفید ہے اور پوست
بیخ کبر اس تنقیہ میں خاص ہے اکثر طحال سے جب غلیظ سوداویہ کا استفراغ
کردیتی ہے اسکے بعد عافیت اور صحت پیدا ہوتی ہے **اعضائے نفض** خلط خام غلیظ کا
اسہال کرتی ہے حیض کا ادرار کرتی ہے بڑے کیڑے اور چھوٹے جو آنتوں میں ہوں
انکو قتل کرتی ہے بواسیر کو نفع کرتی ہے باہ کو زیادہ کرتی ہے نمک میں جو پروردہ
کی ہو اگر قبل طعام کھائی جائے دست لاتی ہے **سموم** یہ خود تریاق ہے

کشنیز یہ ایک جنس کماۃ سے گرد اندام بیٹھے ہوئے جنکے میں گروہ کے برابر
مقدار زیادہ ہوتی ہے اور جس فصل میں کماۃ پیدا ہوتی ہے اور فطر کے اوگنے کا موسم
ہو اسمیں یہ بھی پیدا ہوتی ہے نہایت لذیذ ہوتی ہے ہمارے ملکوں میں ماوراء النہر
اور خراسان میں جہاں اسکی کثرت ہوتی ہے کبھی یہ شکایت نہیں سنی گئی کہ اسنے
کسیکو وہ مضرت پہونچائی ہو جو فطر اور کماۃ سے پہونچتی ہے جب اسکے فرد کو کماۃ
کے فرد سے قیاس کریں تو اسمیں کسیقدر خیر نہیں پائی جاتی ہے **طبیعت** تمام اقسام
کماۃ اور فطر کے اسمیں برودت کم ہے اور رطوبت غریبہ سے مع یبوست کے اسکا جوہر

خالی نہیں ہے **خواص** حرارت کو بجھا دیتی ہے۔ اور بلیغہ ہے۔

کرفس بفتح کاف و سکون فا آخر میں سین مہملہ ہے جسکو ہندی میں اجمود کہتے ہیں
ماہیت پہاڑی بھی ہوتی ہے اور صحرائی بھی اور بستانی بھی اور ایک قسم وہ ہے جو پانی کے
اندر اوگتی ہے اور پانی کے قریب بھی پیدا ہوتی ہے اور قسم بستانی سے بڑی ہوتی ہے اور اسکی
قوت بستانی کے قریب ہے۔ ایک قسم اسکی وہ ہے جسکا نام سمرنیون ہے اور یہ بستانی
سے بڑی ہوتی ہے ساق اسکی مجوف یعنی اندر سے خالی مائل بہ سپیدی ہوتی ہے
کبھی بلاد کے اختلاف سے بھی اسمیں اختلاف پیدا ہوتا ہے بس ایک قسم رومی ہوتی
ہے اور اسی کی ایک قسم وہ ہے جو رومی نہیں ہوتی ہے۔ ہر ایک پہاڑی کرفس
فطراسالیون نہیں ہے بلکہ جو پتھر میں پیدا ہوتی ہے اسکو فطراسالیون کہتے ہیں
زیادہ تر قوی کرفس رومی ہے اور کرفس جبلی ہے **طبیعت** دل درجہ میں اسکی حرارت
ہے اور دوسرے درجہ میں یبوست اور روفس حکیم کہتا ہے بستانی میں رطوبت زیادہ ہے
مگر بیخ کرفس کی یبوست میں سبکو اتفاق ہے **افعال و خواص** نفخ کی محلل ہے
کی تفتیح کرتی ہے مفری ہے دردوں کے اقسام میں تسکین پیدا کرتی ہے اور کرفس دشتی
قرحہ ڈالتی ہے اور ایذا دیتی ہے اور مربی اسکا مزاج والوں کے بہت موافق ہے
زینت صحرائی کرفس کا لخلخہ اور ناخنوں کے پھٹ جانیکو مفید ہے اور بیوں پر
لگائی جاتی ہے اور شقاق یعنی بدن کا پھٹ جانا جو سردی سے ہو اسپر اور کرفس
بستانی نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے **اورام** بلغمی اورام کی ابتدا میں تحلیل کرتی ہے
اور سوداوی ورام سخت اور گرم کو خصوصاً وہ کرفس جسکا سمرنیون نام ہے **آلات
مفاصل** سمرنیون کے تمام اجزا عرق النسا کو مفید ہیں **جراح و قروح**
کرفس جسوقت اسکا ضماد کیا جائے قرحہ ڈالدیتی ہے اور اسیواسطے تر کھجلی اور داد و چنبل
کو فائدہ کرتی ہے یہانتک کہ بیڑی ڈالدیتی ہے خصوصاً جسکا نام سمرنیون ہے
اعضائے سر مرگی کیواسطے خراب چیز ہے اور مرگی والوں کی مرگی کا ہیجان اس سے
ہوتا ہے کہا گیا ہے کہ اسکی جڑ کا لٹکانا گردن میں دانت کے درد کو نفع کرتا ہے مگر اسکے
لٹکانے سے دانت ٹوٹ جاتا ہے **اعضائے چشم** کرفس بستانی آنکھوں کے درد کے
ضماد میں داخل کیجاتی ہے **اعضائے نفس** کھانسی کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً
جسکا نام سمرنیون ہے اسیطرح ربو اور ضیق النفس اور عسر بول کو مفید ہے کرفس
اورام پستان جو گرم ہوں انکے ضماد میں داخل کیجاتی ہے **اعضائے غذا** جگر اور
طحال کو نفع کرتی ہے اور درد کا زیادہ لاتی ہے اس سبب سے کہ اسمیں قوت تحلیل
ریاح کی ہے اور خود نہ زود ہضم اور سریع الانحدار نہیں ہے تخم کرفس متلی پیدا کرتا ہے

اور قولانج لاتا ہے لیکن اگر بھون لیا جائے اسوقت اسمیں یہ ضرر باقی نہیں رہتا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ جملہ اقسام کرفس کے معدہ کو مفید ہیں اور روفس حکیم کہتا ہے کہ ایسا نہیں بلکہ یہ کرفس بطرف معدہ کے اُن رطوبات کو کھینچ لاتی ہے جو ردی ہوتی ہیں اور اُن رطوبات کو جنکی جہت سے کرفس معدہ میں دیر تک ٹھہرتی ہے اور گرمی پیدا کرتی ہے لیکن کرفس رومی معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ اسکی اصلاح یہ بھی تدبیر ہے کہ اسکو کاہو کے ساتھ کھائیں اسلیئے کہ کرفس کاہو کی برودت معتدل کر دیتی ہے اور یہ بھی اسکی اصلاح کا طریقہ ہے کہ بعد اصلاح کے اگر اسکو کھائیں تو ضرر نہو گی تخم کرفس استسقا کو نفع کرتی ہے اور جگر کا تنقیہ کرتی ہے اور جگر کو گرم کر دیتی ہے **اعضائے نفض** بول اور حیض کا ادرار کرتی ہے حاملہ عورتوں کیواسطے بُری ہے گردہ اور مثانہ اور رحم کا تمام اقسام کرفس سے تنقیہ کرتے ہیں اور تمام اجزا کرفس کا بھی یہی اثر ہے تخم کرفس اور برگ کرفس میں قوت اسہال کی نہیں ہے جو پلی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے اور کرفس عسر بول کو نافع ہے اور پتھری کو خارج کر دیتی ہے خصوصاً تخم سکالوم سیمرنیون ہے اور اگر ہمیشہ کھائی جائے رحم میں رطوبت جری بہنے تیز کر دیتی ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ کرفس باہ کو ہیجان میں لاتی ہے تا اینکہ اس شخص کا قول ہے کہ دودھ پلانیوالی عورت کو اسکے کھانے سے منع کریں تا کہ دودھ اسکا بجہت ہیجان شہوت باہ کے بگڑ نہ جائے کرفس رومی قولون اور مثانہ اور گردہ کیواسطے اچھی دوا ہے **سموم** کرفس اور مسور کو جوش دیکر اس شخص کو قے کرائی جاتی ہے جسنے زہر تناول کیا ہو دیں سیمرنیون جملہ اقسام کرفس سے اسواسطے زیادہ مناسب ہے اگر کرفس کھانیوالے کو عقرب ڈنک مارے اسپر بڑی شدت گذرتی ہے کہ جانبری دشوار ہے۔

کلیہ اسکو گردہ کہتے ہیں **اختیار** بہتر سب جانوروں کے گردہ میں گردہ بچہ بز کا ہے **طبیعت** گردہ کی مائل بہ یبوست ہے **خواص** خلط جو گردہ سے پیدا ہوتی ہے خراب ہوتی ہے سبکے دونوں پسندیدہ ترجیح بز کا گردہ ہے **اعضائے غذا** دیر میں ہضم ہوتا ہے اور باعث یبوست ہوتا ہے۔

کرش بفتح کاف و کسر راء و شین معجمہ اور کاف مکسور و راے ساکن بھی آئی ہے ہندی میں اوجھڑی کہتے ہیں **خواص** غذا اسکی قلیل ہے کیموس خراب بنتا ہے اسی طرح اور جو چیزیں احشا اور اوجھ کی ہیں اگرچہ ہضم انکا اچھی طرح ہوتا ہے۔ اوجھڑی کی غذائیت بہ نسبت پھیپھڑے کے زیادہ ہے پر معدن کے پیٹ کی چیزیں اگر ہضم ہوجائیں انکی غذا افضل اور زیادہ ہوگی خصوصاً مرغابی اور مرغ خانگی کے سنگی کی اوجھڑی وغیرہ **اعضائے غذا** دیر ہضم ہے۔

کبد جسکو جگر اور کلیجی کہتے ہیں **خواص** جو خلط جگر کے کھانیسے پیدا ہوتی ہے وہ غلیظ ہے بہت اچھی غذا اُس بط کی جگر کی ہے جو فربہ ہو اور اس مرغ کی جو خوب تیار ہو **اعضائے سر** گوسفند کا جگر اور خصوصاً پہاڑی بکری کا مرگی والے کی کی حقیقت کو ظاہر کر دیتا ہے کہ جسوقت اسکو مرگی کا مریض کھاتا ہے مرگی کا دورہ پڑتا ہے چھپکلی کا جگر اگر ان دانتوں پر لگایا جاوے جو سڑ گئے ہوں درد میں سکون پیدا کرتا ہے **اعضائے چشم** بکری کی کلیجی شبکوری کیواسطے کھلانیکے طور سے بھی فائدہ کرتی ہے اور آنکھ میں لگانیسے بلکہ اسکے بخارات جو بھونتے کے وقت اٹھیں انپر آنکھوں کو جھکانے سے بھی فائدہ کرتی ہے **اعضائے غذا** خنزیر کی کلیجی ہر قسم کے درد کو فائدہ کرتی ہے جالینوس کہتا ہے کہ میں نے تو بھیڑیے کی کلیجی دوا ہائے اغاغنث میں داخل کی ہے اسکا فائدہ کچھ زیادہ نہ پایا بہ نسبت اسکے کہ جب اسی دوا کو اس کلیجی سے خالی بنایا تھا اور اسکو داخل نہیں کیا تھا کلیجی بعد ہضم کے رگوں میں بدیر پہنچتی ہے سوائے فربہ بط کے جگر کے **سموم** دیوانے کتے کی کلیجی اسکے کاٹنے کے علاج میں کھلائی جاتی ہے خوب نفع کرتی ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسکے کھلانیکے بعد دیکھنے ڈرنے کی جو کیفیت مریض پر طاری ہوتی ہے جاتی رہتی ہے ہے ایسے لوگ جنکو ایسے کتے نے کاٹا ہو جب کھلانے ایسی کلیجی کے زندہ ہے اور بھی چند قسم اسکے علاج کی کیگئی

کرنب بضم کاف و راے ساکن و ضم نون و باء و بفتح اول و دوم و سکون نون بھی پڑھا گیا ہے **طبیعت** سپید قسم کی کرنب کی رطوبت پتی سے زیادہ ہے اور صحرائی میں گرمی اور خشکی کی زیادتی ہے اور جملہ اقسام اسکے اول درجہ میں گرم اور دوسرے میں خشک ہیں کرنب کی ایک قسم بستانی ہے اور ایک قسم دریائی ہے اور ایک قسم صحرائی ہے اور ایک قسم کرنب آبی کہلاتی ہے صحرائی کرنب میں تلخی اور حرارت زیادہ ہے اور غذا جسم ہونا اسکی نہایت بعید ہے جو شاندہ کرنب کی جڑ کا آب ناد میں تیار کرکے پاکیزہ اور بطور حلوا کے درست ہو جاتا ہے جسکی غذا غلیظ ہوتی ہے خون کو غلیظ کر دیتا ہے اور جب تحلیل نہو تو ناف اور پہلو کے گرد میں ٹھہر جاتا ہے اور درد پیدا کرتا ہے اور یہ سودا منتقل ہو کر ادھر ادھر منتقل ہو دیر تک نہیں چھٹتا ہے۔

افعال و خواص نفخ ہوتیں نہیں ہے مجفف ہے خصوصاً جب اسکو جوش دیکر پہلا پانی پھینکدیں خاکستر میں اسکے چوب کی تجفیف قوی ہے اور اسمیں ایک قسم تعفیت اقسام درد کے تسکین دینے کی ہے اور غذا اسکی تھوڑی بنتی ہے جو سوداوی غذا سے رطوبت زیادہ رکھتی ہے۔ اور جو خون اسکا بنتا ہے خراب ہوتا ہے اگر کسی گوشت چرب کے ساتھ پکائی جائے یا مرغ کے گوشت میں اسکو پکائیں تھوڑی سی ہو دت

اسکی غذا میں آجاتی ہے اورام و بثور صحرائی اور دریائی اور بستانی تمام کرنب کی صلابات کا نضج کرتی ہیں - **جراح و قروح** اندمال پیدا کرتی ہے اور مادہ خبیثہ کے پھیلنے کو منع کرتی ہے سپیدی بیضہ ملاکر جلے ہوئے مقام پر لگائی جاتی ہے **آلات مفاصل** عشبہ کو نفع کرتی ہے اور کبھی میتھی ملاکر نقرس پر لگائی جاتی ہے جوشاندہ کا اسکے نطول ردماے مفاصل پر کیا جاتا ہے **اعضائے سر** جوشاندہ اسکا اور بیج اسکا اگر کھلایا یا پلایا جائے تو سستی اور سکر و ریزش پیدا ہوگی - خراز یعنی بغا کو نفع کرتی ہے جب سے عصارہ کا ناس لیا جائے سر کو پاک صاف کردیتی ہے اسکے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ زبان کو خشک کر دیتی ہے نیند بھی پیدا کرتی ہے **اعضائے چشم** تاریکی بصارت میں پیدا کرتی ہے اور اسکے ساتھ یہ بھی ہے کہ سرمہ کے اجزا میں داخل کیجاتی ہے **اعضائے نفس** غرغرہ اسکے پکے ہوئے پانی سے یا اسکے جوشاندہ سے روغن بنفشہ ملاکر خوانیق کیواسطے کیا جاتا ہے کھانا اسکا آواز کو صاف کردیتا ہے **اعضائے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے نچوڑا پانی اسکا ہمراہ نبیذ کے طحال و یرقان کو مفید ہے سپید قسم اسکی دیر ہضم ہے **اعضائے نفض** ادرار بول و حیض کرتی ہے اور تخم کرنب آب حس کے ہمراہ کیڑوں کو قتل کرتا ہے اور شگوفہ اسکا بھی ادرار حیض کرتا ہے ایضاً اگر اسکا حمول کیا جائے یا اسکے عصارہ کا حمول [illegible] کے ہمراہ یا اسکے بیج کا حمول کیا جائے جنین کو گرا دیتا ہے اور اگر اسکے تخم کا حمول بعد جماع کے کیا جائے تو اسکا نطفہ نہ ٹھہرے گا خاکستر اسکے [illegible] ردیہ کردیتی ہے دریائی کرنب بطن کو نرمی بخشتی ہے اسیواسطے طبیعت کو نرم کرتی ہے اور دست لاتی ہے خصوصاً [illegible] کے ہمراہ اگر کھائی جائے [illegible] **سموم** عصارہ اسکا شراب [illegible] ملاکر زہر کو دور کرتا ہے اور دیوانے کتے کے کاٹے کو بھی مفید ہے

کرات بضم کاف و فتح راے والف و تاے مثناۃ اور کاف کو فتح بھی پڑھتے ہیں گندنا کہتے ہیں **ماہیت** شامی بھی ہوتا ہے اور نبطی بھی اور ایک قسم اسکی جسکو کراث دشتی کہتے ہیں وہ درمیان گندنا اور لہسن کے ہے - گندنا کا دوا ہونا اور دوا کے طور پر اسکا استعمال کرنا اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ اسکو داخل طعام کریں اور قسم نبطی معالجات میں زیادہ داخل کیجاتی ہے بہ نسبت شامی کے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے طبیعت نبطی کی ہے اور صحرائی گندنا میں حرارت اور یبوست زیادہ ہے اسیواسطے وہ سب سے زیادہ زبون ہے **زینت** شامی گندنا سماق ملاکر مسوں پر لگایا جاتا ہے اور تتی کو زائل کرتا ہے **جراح و قروح** گندنا شامی نمک ملاکر قروح خبیثہ کیواسطے استعمال کیا جاتا ہے اور صحرائی گندنا سے جو نفس قرحے پڑجاتے ہیں **اعضائے سر** نکسیر کو بند کرتا ہے تخم گندنا قطران ملاکر اسکی دھونی اس دانت کو دیجاتی ہے جسمیں کیڑا لگ گیا ہو بس کیڑوں کو قتل کردیتا ہے اور گرا دیتا ہے گندنا کھانے سے درد سر پیدا ہوتا ہے اور برے برے خواب نظر آتے ہیں نچوڑا ہوا پانی اسکا روغن گل و سرکہ ملاکر کان کے درد کیواسطے استعمال کیا جاتا ہے اور گرانی گوش کی بھی دوا ہے گندنا مسوڑھے اور دانت کو خراب کرتا ہے اور اس سے مل کر اکھڑ جاتا ہے خصوصاً گندنا شامی **اعضائے چشم** بصارت کو مضر ہے **اعضائے نفس** گندنا آب جو ملاکر اس بو کو مفید ہے جو نزلہ غلیظ سے پیدا ہوا ہو خصوصاً نبطی خصوصاً ہمراہ شہد کے پھیپھڑے کے ورم کو بھی مفید ہے اور وہاں میں نضج پیدا کرتا ہے تخم گندنا دو درم اور اسکے ہموزن حب الآس ملاکر نفث الدم کیواسطے دیا جاتا ہے **اعضائے غذا** صحرائی گندنا معدہ کیواسطے ردی ہے اور بہ نسبت بستانی کے زیادہ خراب اسلیے کہ اسمیں تلخی اور تیزی اور لذع زیادہ ہے گندنا کے جملہ اقسام نفاخ ہیں سوا اسکے دو مرتبہ پانی میں ابال کر پانی کو پھینک دیتے ہیں تاکہ نفخ میں اسکے کمی آجائے اور ایذا اسکی کم ہوجائے - روفس حکیم نے کہا ہے کہ کھٹی ڈکار کو گندنا بند کرتا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ گندنا دیر ہضم ہے - **اعضائے نفض** ادرار بول و حیض کا درا ہے خصوصاً نبطی صحرائی اور جوشاندہ اور گردہ جنمیں قرحہ پڑا ہوا ہو ان کو یہ دونوں قسم مضر ہیں بواسیر کو ابالے ہوئے گندنا کھانے سے اور ضماد کرنے سے نفع ہوتا ہے مجرب ہے اسیطرح تخم گندنا جب بریان کیا جائے تخم گندنا حب الآس کے ہمراہ بریان کرکے پیچش کیواسطے دیا جاتا ہے اور وہ خون جو مقعد سے آتا ہو اسکے واسطے گندنا کے ساگ کو پانی میں پکا کے اسکا آبزن بھی اسیواسطے کیا جائے - گندنا رحم کے جمانے کو بھی نفع کرتا ہے رحم کی صلابت کو مفید ہے جوشاندہ بیج گندنا کا جسکو بطور تنقیہ کے روغن گرم یا روغن [illegible] کو نفع کرتا ہے عصارہ خشک کیا ہوا اسی گندنا کا منجملہ ان چیزوں کے ہے جو خون کے دست لاتی ہیں **سموم** عصارہ اسکا ماء العسل کے ہمراہ ڈنک مارنے کے زہر کو فائدہ کرتا ہے -

کردہ بضم کاف وسکون رائے مہملہ و ضم بائے موحدہ و فتح رائے مہملہ آخر میں ہائے ہوز ہے اور کاف کو فتح بھی پڑھا گیا ہے ہندی میں اسکو دھنیاں کہتے ہیں دھنیاں تر و تازہ بھی ہوتی ہے اور خشک بھی ہوتی ہے جالینوس کہتا ہے کہ قوت اسکی مرکب ہے اور غالب قوت اسمیں رطوبت کی ہے اور کبھی ماہیت فاترہ بھی اسمیں غالب ہوجاتی ہے اسمیں کسیقدر بکٹھاپن بسبب قبض کے ہے میرے نزدیک اسکی طبیعت

یقیناً فاتر نہیں ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ بسبب آمیزش جوہر حار لطیف کے جسکو حرارت
وسخونیت سے اسطرح ملتی ہو کہ بہت جلد اس سے جدا بھی ہوجاتے ہیں کہتا ہے
کہ جالینوس نے دھنیاں کی برودت سے نفی کی ہے بلکہ کہا ہے کہ اسمیں برودت نہیں ہے
اور یہ قول فقط براہ عناد حکیم دیسقوریدوس کے صادر ہوا ہے اور میں کہتا ہوں
کہ اسکی برودت پر روفس حکیم اور کانانخ وغیرہ حکیم نے شہادت دی ہے طبیعت
آخر درجہ اول میں سرد ہے یا اوائل درجہ دوم اور ریاض عثمانی دوسرے درجہ کی ہے اور ابن جریج
کے نزدیک خشکی اسکی تیسرے درجہ تک کی ہے اور میرے نزدیک یبوست اسکی مائل
باندک سخونت ہے اور جالینوس کے نزدیک تمام اجزا اسکے مائل بسخونت ہیں پس شاید
یہ تجویز جالینوس کی اس لحاظ سے ہو کہ اسکا جوہر ایسا ہے جو لطیف ہے اور تحلل ہو جاتا
ہے اور ہر وقت کھانے پینے کے باقی نہیں رہتا ہو تو ایسا شخص جب سونگھتا ہے عصارہ
کو جو شخص بکثرت پیئے بوجہ شدت تبرید کے قتل کرتا ہے اصل تو یہی بات ہے کہ جزو گرم
اسمیں ہر وقت کھانے اور پینے کے جلدی تحلل ہوجاتا ہے اور جزو بارد رہجاتا ہے
وہی قاتل ہوتا ہے **افعال و خواص** اسمیں قبض اور تخدیر ہے اور عصارہ اسکا دودھ
کے ہمراہ استعمال کرنے سے ہر ایک قسم ورم شدید میں تسکین پیدا کرتا ہے **اورام و قروح**
اور ورم گرم کو سپیدہ اور سرکہ اور روغن گل ملا کر نفع کرتا ہے اور شہد اور منقی کیساتھ
ملا کر تپتی چھلنے اور نار فارسی کو مفید ہوتا ہے اور دانہ ملا کر خواہ آرد جو اور نخود ملا کر خنازیر
اسکا خنازیر پر لگایا جاتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ جب کشنیز کا عصارہ خنازیر کی تحلیل
کر دیتا ہے پھر سرد کیونکر ہو سکتا ہے اور محکم کہ جالینوس کے اس اعتراض کا یہ جواب
دیا جائے کہ تحلیل خنازیر دھنیاں بالخاصہ کرتی ہے یا یہ جواب دیا جائے کہ چونکہ دھنیاں
میں ایک جوہر لطیف ہے جو خنازیر میں نفوذ کر جاتا ہے اور رد آتا ہے اور جو جزو بارد اسکا
ہے وہ بغیر کثافت کے نفوذ نہیں کرتا لہذا ضماد کرنے میں جزو حار سے تحلیل پیدا ہوتی
ہے اور جلانے میں تضمیر یا عکس پینے کے بعد جزو حار کی تحلیل بسرعت ہوجاتی ہے
تو اسکا اثر بھی مٹ جاتا ہے اور جزو بارد بوجہ غلاظت کے دیر تک غیر منحل باقی
رہ کر اپنا فعل کرتا ہے اور یہ بھی کہا ہے جواب میں قول جالینوس کے کہ اگر کشنیز سرد
نہ ہوتی تو حمرہ جو ورم گرم ہے اسکو فائدہ نہ کرتی اسلیے کہ حمرہ کی شفا ایسی چیز سے ہوتی ہے جو
سرد ہو یا خلط سوداوی یا بلغمی کی اس میں آمیزش ہو **اعضائے سر** جو دوار نیز
گھونٹی بخار صفراوی یا بلغمی سے ہو اسکو اور جو مرگی اسی خلط سے بڑھتی ہے اسکو نفع
کرتی ہے دھنیاں کی خاصیت ہے کہ سر کی طرف بخارات چڑھنے کو روکتی ہے
اسواسطے مرگی کے بیماروں کے طعام میں داخل کیجاتی ہے۔ اور معدہ کے بخار

کو بھی روکتی ہے کثرت استعمال اسکا ہری ہو یا خشک شدہ ہو اختلاط ذہن
پیدا کرتا ہے اور تازہ دھنیاں نیند پیدا کرتی ہے اور تکسیر کو روکتی ہے سونگھنے
دھنیاں کا دوار اور عصارہ کشنیز تر کا مضمضہ قلاع کو نفع کرتا ہے **اعضائے چشم**
ظلمت بصر پیدا کرتی ہے عصارہ کشنیز کے ٹپکانے سے کان میں جو ضربان ہو اسمیں
سکون پیدا کرتا ہے خصوصاً عورت کا دودھ ڈالکر اگر ٹپکایا جائے برگ کشنیز کا اگر
ضماد کیا جائے سیلان مواد کو بطرف آنکھ کے روکتا ہے **اعضائے نفس** خفقان گرم
کو نفع کرتی ہے وہ دو درہم کشنیز حب ب بارتنگ ٹا کر پلائی جائے نفث الدم کو
بند کرتی ہے **اعضائے غذا** خود دیر میں ہضم ہوتی ہے اور معدہ محرورہ کی تقویت
کرتی ہے کشنیز بریان قے کو منع کرتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعد طعام کے جو گرمی
ڈکار آتی ہے اوس میں سکون پیدا کرتی ہے اگر یہ بات صحیح ہے تو اسکا سبب یہی
ہوگا کہ دھنیاں بخار گرم کے اوٹھنے کو اور اسکی حرکت کو منع کرتی ہے **اعضائے نفض**
تخم کشنیز بریان قبض پیدا کرتا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ تخم کشنیز ہمراہ سفوف جنتیانہ
بڑے بڑے کیڑے جو پیٹ کے ہیں انکو قتل کرتا ہے کشنیز ہمراہ شہد اور زبیب کے ہمراہ
ورم گرم انثیین کو نفع کرتی ہے اور کشنیز تر اور خشک دونوں قوت باہ کو آہستہ دی ہے
اور نعوظ بھی کم ہو جاتا ہے اور منی میں خشکی پیدا کرتی ہے **سموم** عصارہ کشنیز تر
اگر چار اوقیہ پیا گیا تو تاریکی و غشی لے آتا ہے سم قاتل ہے اسطرح قتل کرتا ہے اگر تخم
اور غشی پیدا کرتا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ زیادہ استعمال اسکا کسی طرح مناسب نہیں ہے
کمثرے بضم کاف و فتح میم مشددہ و سکون ثاء مثلثہ و فتح راء معلوم ہوا حکیم
فارسی میں امرود اور ہندی میں ناشپاتی کہتے ہیں **ماہیت** اسمیں اختلاف ہے واہیت
ہے اور ہمارے شہروں میں ایک قسم ایسی ہوتی ہے جسکو شاہ امرود کہتے ہیں یہ
بڑا ہوتا ہے اور خوب گول ہوتا ہے چھلکا اسکا باریک رنگ بہت اچھا جیسے
چمکتا ہے اور گویا کہ شراب قند یا شکر کو جما کر بستہ کر لیا ہے اسکے اجزا کی فراہمی
فقط پختگی کیوجہ سے ہے غلاظت جوہر اسمیں نہیں ہے بلکہ اسکی نہایت پاکیزہ
ہوتی ہے درخت سے جس وقت ٹپکتا ہے یا زمین پر گرتا ہے مضمحل اور بے رونق
ہوجاتا ہے نزاکت جوہر کیوجہ سے یہ قسم امرود کی ہوتی ہے جیسی کسی طرح کی حضرت
سنہری جیسا اور اقسام میں امرود کے ہوتی ہے **طبیعت** وہ امرود جو بنام کرنٹی
چینی مشہور ہے پہلے درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے اور شاہ امرود معتدل
ہے مگر رطوبت بھی اسمیں ہے **افعال و خواص** جملہ اقسام امرود کے قابض ہیں اور
جس مواد کے ضمادات میں داخل ہیں امرود کبھی تھوڑی سی جلا بھی کرتا ہے اور خلط جو

اُس سے پیدا ہوتی ہے زیادہ ہوتی ہے اور رنگی اسمین بہت ہوتی ہو یا اسلئے کہ خلط محمود پیدا ہوتی ہو بہ نسبت اس خلط کے جو سیب سے پیدا ہوتا ہے بنا بر قول حکیم رومی تنس ہے لیکن جو قسم شاہ امرود کی بلاد خراسان مین سوا ے اور بلاد کے مشہور ہو بلیین طبیعت ہو کیموس اسکا بہت اچھا بنتا ہو زخم اور قروح زخموں کا اندمال کرتا ہو خصوصاً امرود صحرائی جو خشک کیا گیا ہو اعضائے غذا معدہ کی دباغت کرتا ہو اور امرود چینی خاص کر مقوی معدہ ہو قاطع عطش ہے مسکن صفرا ہو اعضائے نفض قبض شکم پیدا کرتا ہو خصوصاً خشک کیا ہوا امرود سا امرود دین قولنج پیدا کرنیکی خاصیت ہو لہذا واجب ہے کہ امرود کھانیکے بعد ماءالعسل مصالح گرم ملاکر پیا کرین امرود کا رب خلط صفراوی کو مانع ہو سموم خاکستر اس امرود کی جو زیادہ قابض ہو اور دیر مین پکتا ہو فطر کا علاج ہو اور اگر اسی فطر کو امرود کے ساتھ جوش دین اسکا ضرر کم ہو جاتا ہے

کراع بضم کاف وفتح راے مہملہ والف آخرمین عین مہملہ ہو ہندمین پاےچہ یا پایہ کہتے ہین یعنے جانورون کے ہاتھ پاؤں **افعال و خواص** کیموس اِیسے پیدا ہوتا ہو اسمین لزوجت ہوتی ہو مگر غلیظ نہین ہوتا لیکن یہ کیموس خوب ہوتا ہو فضول اسمین کم ہوتے ہین **اعضاے صدر** گرم کھانسی کو خصوصاً کشک جو ملا کر نفع کرتا ہو **اعضاے غذا** صالح الہضم ہو جید الکیموس مگر کیموس مین لزوجت ہوتی ہو غلاظت نہین ہوتی دلیل اسکی جودت ہضم پر یہ ہو کہ جب اسکو پاتے ہین جلدی ابل جاتا ہو اور بہت جلدی پکانے مین گل جاتا ہو مگر غذائیت اسمین تھوڑی نہین ہو **اعضاے نفض** شکم کو نرم کر دیتا ہو اسی لزوجت کے سبب سے جو اسمین ہے

کلب جسکو ہندمین کتا کہتے ہین **زینت** کتے کا پیشاب مسون پر استعمال کیا جاتا ہو جو لوگ اسکا دعوی کرتے ہین کہ اسکے دودھ سے بال منڈ جاتے ہین یا جو بال اکھاڑ ڈالا جاے اور اس جگہ پر اسکو لگا دین تو پھر بال نہین جمتا ہے یہ دعوی بنا بر قول جالینوس کے باطل ہو اسلئے کہ جالینوس نے [illegible] پر اس شخص کے قول کی تکذیب کی ہو جو کہتا ہو کہ کتے کا خون اکھاڑے ہوئے بال کے دوبارہ اُگنے کو منع کرتا ہو **اعضاے نفض** جالینوس تکذیب کرتا ہو اس شخص کے قول کی جو کہتا ہو کہ خون کتے کا جنین کا اخراج کر دیتا ہو **سموم** دیوانے کتے کا خون اسی کے کاٹنے سے جو زہر پیدا ہوتا ہو اسکا تریاق ہو اور سموم ارمنیہ کا بھی

کرم بفتح کاف وسکون را و میم فارسی مین تاک اور ہندی مین انگور کا جھاڑ کہتے ہین انگور اسی کا پھل ہو **ماہیت** دیسقوریدوس کہتا ہو کہ انگور صحرائی اور پہاڑی کی بھی تیلی تیلی ڈالیان ہوتی ہین مثل جملہ اقسام کرم کے اور پتی اسکی بستانی کرم کی پتی کے مشابہ ہو بلکہ اس سے زیادہ چوڑی ہوتی ہے اور پھول اسکا شعری یعنے بالونکے ایسے گچھے پھول مین ہوتے ہین اور پھل کے مثل شاخ ہاے انگور کے جو بسبب پختگی کے سرخ ہو جاتے ہین دانہ اسکا گول ہوتا ہو پتی اسکی ابتداے برآمد ہونے مین کھائی جاتی ہو **خواص** خاکستر چوب انگور کی ادویہ کا دہ مین شریک روغن مثل روغن گل کے ہو لیکن طبیعت کے نرم کرنیکی قوت چوب انگور کے روغن مین مثل روغن گل کے نہین ہو عصیر کرم کا روغن مسکن ہو اور گرمی پیدا کرتا ہو شگوفہ کرم دشتی کا بشدت قبض پیدا کرتا ہو **زینت** آنسو کے طور پر جو پانی اسکی شاخ سے ٹپکتا ہے ہڑان مسون پر لگایا جاتا ہو جنکا نام ہو کرم دشتی کلف اور شخ مین جلا کر [illegible] چوب انگور خانگی ضعیف العمل ہو اور صحرائی کو خشک انگور کا آنسو زیت ملا کر بیشتر مثل نورہ کے بال تراشتی اتارتا ہو خصوصاً وہ آنسو اور رطوبت جو اسکے چوب تر سے جلانے وقت ٹپکے روغن چوب انگور جلا دبان ہو قوی زیادہ ہو **جراح و قروح** آنسو چوب انگور صحرائی کا خارش کھجلی ودرد کیواسطے اچھی دوا ہو پھل انگور دشتی کا زخمون کے مرہم کو منع کرتا ہو **آلات مفاصل** خاکستر جلی ہوئی اسکی لکڑی کی کہ پوست اتر گیا ہو سرکہ ملا کر التواے عصب کو مفید ہو خاکستر اسکی تیلی شاخ کی زیت ملا کر عضلے کے پھٹ جانے پر اور مفاصل کے استرخا پر لگائی جاتی ہو کبھی اسکی راکھ کا پانی سقط مین استعمال کیا جاتا ہو روغن اسکے عصیر کا درد ہاے مفاصل اور عضلات و پٹھے کے درد کی کیواسطے اچھی دوا ہو **اعضاے سر** پستان اسکی اور پتی تیلی ریشہ درد سر حار کی دوا ہو انگور سیاہ کی جڑ اور انگور صحرائی کی جڑ منجملہ ادویہ جالیہ جرب و گرش کے ہو اور پھیلنے ان دواؤن کے ہو جو کہ گوشت کو مفید ہین چھلکا چوب انگور صحرائی کا مسوڑھوں کو خون کی آمد کو بند کرتا ہو **اعضاے چشم** پستان انگور کی آرد جو ملا کر آنکھ پر [illegible] کے لگائی جاتی ہو نزلہ کی آمد کو آنکھ مین بند کر دیتا ہو **اعضاے نفس** عصارہ برگ انگور بستانی کا نفث الدم کو مفید ہو اسیطرح پھل انگور صحرائی کا بلا غب [illegible] کرتا ہو **اعضاے غذا** پتی اسکی اور ریشہ تنے آرد جو کے ہمراہ ورم معدہ پر [illegible] کئے جاتے ہین اور التہاب معدہ کی بھی پتی دوا ہو عصارہ اسکی پتی کا معدہ کے اسہال کو مفید ہو جو حرارت سے ہو پھل انگور صحرائی کی جڑ پانی مین بہ اشتہا ملا کر پلائی جاتی ہو تو استسقا کو نفع کرتی ہو اور پانی جو استسقا کا پیٹ مین بھر جاتا ہو اسکو براہ دستون کے نکال دیتا ہو صحرائی انگور کا پھل معدہ کیواسطے اچھی دوا ہو متلی اور کرب معدہ اور طعام جو ترش ہو جاتا ہو ان سبکو مفید ہو **اعضاے نفض**

عصارہ برگ انگور زدو سنطاریا کو مفید ہے اور اسکو جو جراحت سے ہو مفید ہے جو پانی انگور کا جو شاخ تنہو سے نکل جاتا ہے اور مثل گوند کے چپکتا ہے کسی شربت میں ملا کر پلایا جاتا ہے پس پتھری کو ریزہ ریزہ کرتا ہے جلی ہوئی اسکی لکڑی کی راکھ سرکہ ملا کر بواسیر پر اور توثیر لگائی جاتی ہے پھل اسکا معدہ کیواسطے اچھی دوا ہے اور ادرار کرتا ہے اور قابض ہے سموم جلی ہوئی اسکی لکڑی کی راکھ سانپ کے کاٹے کا تریاق ہے

حرف لام

جن دواؤں کی ابتدا حرف لام سے ہے انکا بیان۔

لاذن بفتح ذال معجمہ آخر میں نون ہے **ماہیت** یہ ایک رطوبت غلیظہ ہے جو گوسفند وغیرہ کے بالوں میں بر وقت چرنے کے لپٹتی ہے جس وقت یہ جانور اس درخت کے پاس جاتے ہیں جسکا نام قلیوس ہے اس درخت پر شبنم جب گرتی ہے اس سے یہ رطوبت اس پر جم جاتی ہے اس رطوبت میں وہ تری بھی ملی ہوئی ہوتی ہے جو قلیوس کی بو سے مترشح ہوتی ہے پھر جس وقت ان چرنیوالے جانوروں کے بال اس درخت میں لگتے ہیں یہ رطوبت ان بالوں میں لپٹ جاتی ہے شاید لاذن عمدہ اور پاکیزہ وہی ہے جو ان بکروں کی داڑھی اور منہ کے قریب کے بالوں میں لپٹتی ہے اور ان بالوں میں ان جانوروں کے جو زمین سے اونچے رہتے ہیں اور خراب قسم اسکی وہ ہے جو ان جانوروں کے سم سے لگجاتی ہے جسمیں کہ مٹی سے آمیزش ان جانوروں کے چلنے پھرنے سے ہو جاتی ہے **اختیار** عمدہ قسم کی وہی ہے جو چکنی اور وزنی اور قبرسی ہو بو اسکی پاکیزہ ہو رنگ اسکا مائل بہ زردی ہو ریت وغیرہ کی آمیزش اسمیں کچھ نہو تیل میں بالکل گھل جائے اور گھلنے کے بعد کچھ تفل نہ بچے سیاہ رنگ کی لاذن جو مثل تارکے ہو اچھی نہیں ہے **طبیعت** آخر اول میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے جو لاذن بلاد مغربی میں ہوتی ہے وہ بہت گرم ہے خوزی کا قول ہے کہ لاذن باردہ اور قابض ہے اور یہ قول ٹھیک نہیں ہے **خواص** لطافت اسمیں زیادہ ہے تھوڑا سا قبض ہے جو رطوبات غلیظہ اور لزوجت میں اینمیں نفوذ پیدا کرتی ہے اور باعتدال انکی تحلیل پیدا کرتی ہے۔ اسمیں ایک قوت جاذبہ ایسی ہے جس سے تسخین بھی کرتی ہے اور رگوں کے منہ کو کھولدیتی ہے۔ درد کی تسکین دینے والی دواؤں میں داخل ہے **خاصیت** بالوں کو اگاتی ہے اور انکو گھنا کر دیتی ہے اور بالوں میں کثرت پیدا کرتی ہے اور بالوں کی حفاظت کرتی ہے خصوصاً ہمراہ روغن آس اور ہمراہ شراب کے یہ تاثیر اسمیں بجہت اسی کے ہے کہ لاذن میں لطافت ہے اندر جلد کے نفوذ کر جاتی ہے اور تحلیل کرتی ہے اور جو فساد کی چیز گوشت کی طرح خوابی

اور خراب کرنیوالی ہے اس سے جلد کو پاک کرتی ہے اور یہ بھی سبب ہے کہ لاذن جذاب ہے یعنی مادہ لائق بالوں کے بننے کے ہے انکو اندر سے جذب کرلاتی ہے لیکن لاذن کی قوت تسخینیہ ہوکا ابتدائے صلع یعنی گنجہ سر کو نفع کرتی ہے اور ابتدائے مرض داء الحیہ کا اور بالوں کی پراگندہ ہونیکا علاج اس سے کیا جاتا ہے اتنی قوت لاذن میں نہیں ہے کہ بالخورہ میں اسکا استعمال کیا جائے اسلیے کہ داء الثعلب مادہ سبب ہوتا ہے اس مادہ کی تحلیل کی قوت دوائے محلل سے بڑھکر درکار ہے اور لطافت اور جلا کی قوت بھی اتنی قوت زیادہ چاہیے جو قبض کی قوت سے زیادہ ہو **جراح وقروح** قاطاجانس میں بیان کیا گیا ہے کہ لاذن ان زخموں کا اندمال کرتی ہے جنکا اندمال دشوار ہو۔ **اعضائے سر** روغن گل ملا کر کانکے درد کیواسطے ٹپکائی جاتی ہے درد سر اور ضربان کے علاج میں داخل کیجاتی ہے **اعضائے صدر** کھانسی کو مفید ہے **اعضائے نفض** ورم رحم کی تحلیل کرتی ہے جب کسی فرزجہ میں ملاکر اسکا حمول کیا جائے مرے ہوئے بچہ کو اور مشیمہ کو نکالدیتی ہے جب اسکی دھونی لی جاتی ہے داربرنج کے ذریعہ اور جب کسی شربت میں ملاکر پلائی جائے قبض شکم و ادرار بول کرتی ہے اور ادرار حیض بھی

لفاح بضم لام وفتح فا آخر میں حائے حطی ہے **ماہیت** اسکی مشہور ہے اور یہ بیروج کے پھل ہیں اسکو میں نے بخوبی لکھدیا ہے **طبیعت** میرے نزدیک تیسرے درجہ تک سرد ہے اور رطوبت میں

لبنی یہ وہی میعہ ہے جسکو میعہ سائلہ کہتے ہیں اور عسل لبنی عطر کی آنسو کی قسم ہے جو مثل بہی کے ہوتا ہے اور باب عطر میں جو کچھ ہمکو لکھنا تھا لکھ چکے مگر اب بار پھر ہم کچھ لکھتے ہیں اگرچہ خالی تکرار سے نہیں ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ روغن ایک درخت دوسرے کا ہے جو رومی ہوتا ہے **اختیار** بہترین اقسام اس میعہ کی جو نباتات خود سیلان رکھتا ہو یعنے کوئی تر چیز ملنے سے اسمیں سیلان نہوا ہو وہی قسم ہے جو مثل شہد کے اور چپکدار مثل گوند کے اور خوشبو ہو رنگ اسکا مائل بزردی ہے اور مثل سیاہی کے سیاہ نہو کبھی اسی میعہ سائلہ کی ایک چیز مثل مرہم کی کے بنائی جاتی ہے اور اسمیں اور قسم کا تیل اور شہد ملاکر دھوپ میں اسکو پرورش کرتے ہیں پھر نچوڑ کر خشک کر لیتے ہیں **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **افعال وخواص** اسمیں قوت منضجہ ہے اور قوت ملینہ زیادہ ہے اور تسخین اور تحلیل بھی کرتی ہے درجہ اسکا مثل خان کندر کے ہے اور اس میں تجفیف بھی کسیقدر ہے بنظر طبیعت کے روغن اسکا جو شام میں بنایا جاتا ہے تلیین شدید کرتا ہے **اورام وثبور** گوشت میں جو صلابات عارض ہوں انکو نفع کرتی ہے خصیان تر ہوں یا خشک ہوں سبکو نفع کرتی ہے جب ہمراہ روغنہائے مناسب کے لگائی جائے

جراح و قروح رکھجلی اور خشک کھجلی پر طلا کیجاتی ہو اور کھجلی پر اسکا طلا کرنا مفید ہے **آلات**
مفاصل اعصاب کو قوی کرتی ہو مفاصل جو آپس میں ٹوٹ کر درد ہو گئے ہوں انکو
ہلانے اور طلا کرنے دونوں طرح سے فائدہ کرتی ہو ماندگی کیواسطے جو روغن بنائے
جاتے ہیں انمیں پڑتی ہو **اعضاے سر** سینہ خشک ہے یا تر نزلہ کو بند کرتی ہو
بطور دھونی کے جب استعمال اسکا کیا جاتا زکام کیواسطے نہایت درجہ کی دوا
ہو اسمین ایک ایسی بھی قوت ہو جو سبات یعنے نیند کی پیدا کرتی ہو خصوصاً اسکے روغن
مین **اعضاے نفس** پرانی کھانسی اور بلغم کو نفع کرتی ہو اور حلق کے درد
کو مفید ہو آواز گرفتہ کو صاف کردیتی ہو کہ وہ آواز کھلجاتی ہو اسکے ہمراہ تلیین
شدید کی بھی اسمین قوت ہو یعنے حلق وغیرہ مین نرمی بھی پیدا کرتی ہو **اعضاے غذا**
ہاضم ہو **اعضاے نفض** طبیعت کو نرم کرتی ہو اور ادرار بول کرتی ہو حیض کو
ایسا ادرار کرتی ہو جو عمدہ قسم ادرار کی ہو یا جو قسم ادرار کی لائق اس مریض کے
ہو جسکو پیلائی یا بطور حمول کے استعمال کیجاے صلابت رحم کو نرم کرتی ہو اور رحم
خشک تعفن حمل پیدا کرتی ہو اگر سینہ خشک یا میوہ تر سے بقدر ایک مثقال کے ہمراہ موم کے
گوند کے استعمال کیا جاے اسہال بلغم بلا اذیت کریگی **ابدال** اسکا چند بیدستر
اور دو چند میعہ کے چلغلی کا تیل ہے۔

لاژورد اسکو لاجورد کہتے ہیں **ماہیت** اسکی قوت مثل زراق الذہب کے ہے
اور کسیقدر اس سے ضعیف ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم اور تیسرے درجہ
مین خشک ہے **خواص** اسمین ایک قوت ہو جسکے ذریعے اکیا جلانا اور دور کرنا
اشیا کا اس سے ظاہر ہوتا ہو اور ایک قوت عفونت پیدا کرنیکی بھی اسمین ہو اور
جلانے کی قوت اسمین تیزی کے ساتھ ہو اور تھوڑا سا قبض بھی اسمین ہو احراق
کی بھی قوت ہو اور قرحہ بھی ڈالتی ہو زینت مسون کو گرا دیتی ہو **اعضاے چشم**
مقام روئیدگی پلکون کو خوشنما کردیتی ہو پلکون کے بال گھنے کردیتی ہو اور اس اعتبار سے
مین یہ اعلی درجہ کی دوا ہو بنظر اس خاصیت کے جو اسمین ہو اور بعض لوگ
کہتے ہیں کہ اس اثر کا سبب یہ ہو کہ جو اخلاط خراب کہ مانع بال اوگنے کے ہوتے
ہیں انکا استفراغ کردیتی ہو **اعضاے صدر** ربو کو فائدہ کرتی ہو **اعضاے نفض**
حیض کا ادرار بھی طرح پر کرتی ہو پلائی جائے خواہ حمول کیجاے صلابت رحم کو نرم کرتی
ہو سودا کی مسہل ہے اور جہاں انہوں نے بیان ایسی ملی ہے جسمین غلظت ہو اسکی بھی مسہل ہے اور گردہ
کو نفع کرتی ہو **مقدار شربت** اسکی چار قیراط سے ایک درہم تک اور دوا اسمین ملائی

لک جسکو ہندی میں لاکھ کہتے ہیں **ماہیت** بعض طبیبوں نے جسکا نام قوت رسی کہا
ہو کہ لاکھ ایک لکڑی کا گوند ہو مشابہ مر کی کے بو اسکی پاکیزہ ہوتی ہو اور جالینوس
ہو کہ اسکو استعمال احتیاط کرین ورایس حیرت کے قول کی لوگون نے تکذیب کی ہو
کہتے ہیں کہ یہ کھربا ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ یہ وہی لاکھ ہو مگر اکثر خصال مین کہربا کے
کی قوت رکھتا ہو **زینت** للعوی پیدا کرتی ہیں انکی قوت شدید ہو **اعضاے النفس**
خفقان کو نفع کرتی ہو **اعضاے غذا** جگر کو نفع کرتی ہو اور قوت دیتی ہو
یرقان اور استسقا اور درد ہاے جگر اور مثانہ کو نافع ہے۔

لاغیہ اسکا بیان کسیقدر رفغط تعریف مین ہو چکا ہو **ماہیت** یہ درخت مغربی
ہو جسکے پھول خوشبو کم دیتے ہیں شہد کی مکھی اسکو کھاتی ہو اور شاید یہ وہی درخت
جسکا نام غراوۃ فوشنج ہو علاوہ بیان مجھے اب تک اسکی کچھ تحقیق نہیں ہوئی اور جو
اسکی مناسبت فراسیون کے ہو مگر یہ فراسیون سے ضعیف ہے لاغیہ بھی توعا
مین سے ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور بعضون نے کہا ہو
کہ چوتھے درجہ تک خشک ہے **خواص** اگر اسکا دودھ تھوڑا سا کسی پینے والے
مین ڈالدین جسمین مچھلیان بھری ہون سب مچھلیان باؤلے ہو جاتی
اعضاے غذا قے بقوت لاتی ہو **اعضاے نفض** استسقا کا پانی [illegible]

لحیۃ التیس لغت عربی ہو **طبیعت** اسمین تھوڑی سی حرارت اور برودت اسکی
کہ اسکی حرارت کو کم کردیتی ہو شاید کہ یہ زیادہ سرد نہیں ہو بلکہ برودت اسکی درجہ
اول کی ہو اور یبوست اسکی زیادہ تیسرے درجہ تک پہنچی ہو **خواص** ایک حد
تک قابض ہو اور جڑ اسکی زیادہ قابض ہو تریاق مین اس واسطے ڈالی جاتی
ہو کہ اعضا کو مضبوط کردے عصارہ لحیۃ التیس کا قبض مین تخم گل کے برابر ہے
جراح و قروح تیزی اسکی خشک کی ہو دی اندمال کرتی ہو اور یہ دونون قروح
کو فائدہ کرتا ہو جو پرانی ہون اور کلی اسکی نا شگفتہ ان سے بہ تو زیادہ قوی
اعضاے سر یہ بھی منجملہ بعض دواؤن کے ہو جو کان کے میل کو صاف کردیتی ہو اور قروح
کو خشک کردیتی ہو اور کری گوش کو مفید ہے **اعضاے صدر** کلی نا شگفتہ اسکی اور
پتی اور جڑ دونون سے جو چیز اسکے ہمراہ پلائی جاے جسمین چربی ہے قروح کو نفع کرتی
عصارہ اسکا نفث الدم کو مفید ہو **اعضاے غذا** معدہ کو قوی کرتی ہو معدہ پر ترش
مواد کو منع کرتی ہو خصوصاً اسکا عصارہ **اعضاے نفض** قروح امعا کیواسطے
قوی دوا ہو بطور پلانے اور کلی نا شگفتہ اسکی خواہ اسکا عصارہ کہ وہ بھی یہی
اثر رکھتا ہو اور رحم سے جو خون جاری ہو اسکو بھی لگانے اور پلانے سے بند کرتی ہے

لوف بضم لام و سکون واو آخر فا سے مشتعل ہو جسکو فارسی میں فیل گوش کہتے

ہیں **ماہیت** ایک قسم سیدھی سپاٹ ہوتی ہے اور ایک قسم پیچیدہ اور جو قسم پیچیدہ ہے اسمیں گرمی اُس لوف سے زیادہ ہے جسکو لوف الحیۃ کہتے ہیں اور سیدھی قسم میں رطوبت زیادہ ہے اسواسطے اسمیں جلا گرہ دار لوف سے کم ہے اگرچہ دونوں میں قوت جلا ہے ویسقوریدوس کہتا ہے کہ تینوں کی مشابہ برگ اقیطون کے ہوتی ہے اور اس میں چھوٹی بھی ہوتی ہے بسبب اختلاف آب کے جو اسمیں ہیں مرصلہ اسکی جڑ کا القدر ایک بالشت کے ہوتا ہے جڑ اسکی مثل بیخ دواے مذکور کے ہے مترجم ظاہرا دواے مذکور سے مراد دراقیطون ہے اسلیے کہ اس جگہ دو رستی کا ذکر نہیں ہے علامہ گیلانی نے جو تشریح دراقیطون کی نہیں کی اس سے مترجم کو اشتباہ ہوتا ہے کہ اصل مترجم یونانی جنہنے ویسقوریدوس کے کلام کا ترجمہ کیا ہے اسی کی عبارت میں یہ اضطراب تخم ہوا ہو مثل جڑ اسکی لون کے دستہ سے مشابہ ہوتی ہے پھل اسکا زرد ہوتا ہے اور گرہ دار لوف خود زرد رنگت کی ہے گویا زیتونی رنگ کی ہے **طبیعت** سیدھی سپاٹ لوف کی طبیعت آخر اول میں گرم خشک ہے اور گرہ دار کی طبیعت آخر دوم میں گرم ہے زیادہ تر قوی ہے تیج میں ویسا زیادہ تر نفع اسکی جڑ میں ہے **خواص** مفتح سدد ہے اخلاط لزجہ اور غلیظ کی تقطیع و تحلیل کرتی ہے اور گرہ دار لوف ان سب خواص میں اقوی ہے اور سب سے زیادہ تر قوی اثر ہے ان دونوں میں خصوصاً سیدھی سپاٹ لوف میں وہ قوت ارضیہ ہے زخم گرہ دار لوف کی جڑ کلف اور بہق اور برش کو جلا دیتی ہے خصوصاً شہد کے ہمراہ اور شراب میں آلودہ کرکے اس مقام پر لگائی جاتی ہے جو سردی سے پھٹ گیا ہو اور ورم و ثبوران اورام کو نفع کرتی ہے جو جلا کے محتاج ہیں۔

جراح و قروح جڑ اسکی اور خصوصاً لوف گرہ دار کی جڑ قلقطار ملا کر ان زخموں پر چھڑکی ہے جو قروح خبیثہ کیواسطے بنائے ہیں لیکن لوف کی جڑ جس میں ابھی تری باقی ہے جراحات کی بہت اصلاح زیادہ کرتی ہے بہ نسبت سوکھی ہوئی جڑ کے کہ جس میں تیز جلا سے زیادہ ہوتی ہے جو جراحات کو درکار ہے کبھی اس جڑ کو کوٹ کر بجائے فتیلہ کے قروح اور ناصور کیواسطے مرہم بنایا جاتا ہے اور اسکی جڑ کوٹ کر بتیاں زخم کیواسطے بنائی جاتی ہیں اور پتی اسکی بیٹھے کی جراحت کیواسطے اچھی دوا ہے **آلات مفاصل** بیخ لوف کو گوبر ملا کر نقرس اور عضل کے شکستہ ہو جانے کے مقام پر لگائی جاتی ہے **اعضاے سر** عصیر خشک شدہ لوف بستانی کا کان کے درد کو مفید ہے اور اگر ناک میں ڈالا جاے روغن گل ملا کر ناک کے سڑنے کو اور قروح سرطانی کو جو ناک میں ہوتے ہیں مفید ہے بلکہ خود سرطان کو بھی جو ناک میں ہوتا ہے فائدہ کرتا ہے اور روٹے مناسب اسکے استعمال میں یہ ہے کہ کسی صوف کے ذریعے سے دونوں تنفس میں اسطرح پر رکھا جاے کہ جلد سے تنفس کے الگ ہے **اعضاے چشم** لوف کی جڑ قروح چشم کو نفع کرتی ہے **اعضاے نفس** ربو اور انتصاب نفس کو نفع کرتی ہے اسطرح پر کہ چند مرتبہ بالیجا تا کہ اسکی دوائیت زائل ہو جاے اور بعد اسکے غرغرہ **اعضاے** نقرس اور ربو کو شہد میں کھلائی جاے۔ لوف کی جڑ بھی یہی فعل کرتی ہے لیکن گرہ دار کی جڑ میں یہ فعل قوی ہے **اعضاے غذا** اسکے کھانے سے خلط غلیظ پیدا ہوتی ہے **اعضاے نفض** گرہ دار لوف ہمراہ شراب کے مدر بول ہے اور گردہ کو پاک دیتی ہے اور بواسیر کو نفع کرتی ہے اور کہا گیا ہے کہ گرہ دار لوف کا پھل اگر تیس عدد لیکر ہمراہ سرکہ کے یا پانی ملا کر یا ہمراہ شراب کے استعمال کریں اسقاط جنین کر دیتا ہے اکثر اوقات حمول اسکی کو بشکل بلوط بنا کر مقام نہانی میں عورت کے رکھا جاتا ہے پس اسقاط کر دیتا ہے اور اسقاط یوں بھی ہو جاتا ہے کہ لوف کو اسوقت سونگھائیں جب اسکے پھول میں پژمردگی آگئی ہو کبھی اور گرہ دار بول بھی کرتی ہے **سموم** اگر لوف کی جڑ کو بدن پر مالش کریں تو سانپ کے کاٹنے کو امان ہو جاتی ہے

لعبۃ بربریہ یہ ایک جڑ مثل سورنجان کے ہے اطراف افریقیہ سے لائی جاتی ہے سورنجان میں اسکا میل کرتے ہیں **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم ہے **اعضاے نفض** باہ کی تحریک

لسان العصافیر جسکو ہندی میں اندر جو کہتے ہیں **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم ہے اور پہلے درجہ میں تر ہے **خواص** پتی میں اسکے قبض ہے اور تنقیہ کی قوت اور التحام بخشنے گوشت پیدا کرنے کی قوت ہے **جراح و قروح** پتی اسکی مندمل قروح کرتی ہے اور قروح رطب میں گوشت پیدا کرتی ہے **آلات مفاصل** چھلکے اسکے سرکہ ملا کر عقل کے باہر نکل جانے پر لگائے جاتی ہیں **اعضاے نفس** خفقان کو نفع کرتی ہے **اعضاے نفض** باہ کی زیادتی کرتی ہے **ابدال** بدل اسکا تخم کیا ہے میں ہموزن اسکے اخروٹ مقشر اور نیز اسی کے ہموزن تودری سرخ ہے

لسان الثور بکسر لام و فتح ثاے مثلثہ آخر میں رے مہملہ ہے جسکو ہندی میں [illegible] کہتے ہیں **ماہیت** اس گھاس کی پتی چوڑی ہوتی ہے مثل مرکے اور لکڑی اسکی بھی اور پتلی شاخیں اس لکڑی کی ایسی ہوتی ہیں جیسے ٹہنی کا لون رنگ اسکا سبزی اور زردی لیے ہوے ہوتا ہے **اختیار** واجب ہے کہ اسکی وہ قسم اختیار کیجاے جو خراسانی ہوتی ہے جسکی پتی موٹی اور اس پتی کی ایک رخ پر چتیاں پڑی ہوں جو کانٹوں کی جڑ سے معلوم ہوں یا یہ معلوم ہو کہ روئیں اسکے اکھڑ گئے گئے ہیں جو قسم ہمارے بلاد میں موجود ہے جسکا طبیب لوگ اکثر استعمال کرتے ہیں وہ جنس سے مرکی ہے وہ لسان الثور نہیں ہے اور نہ ویسا نفع اسمیں ہے **طبیعت** حرارت میں تجربہ معتدل کے ہے مائل بہ برودت اور آخر درجہ اول میں اسکی برودت ہے کہ کھی

تی مین اسکی رطوبت کم ہو خوزی کا قول ہو کہ دوسرے درجہ مین گرم تر ہو گر یہ
قول تحقیق سے بعید ہو خواص گلا و زبان سوختہ رطوبتون کے قلاع کو دور کرتی
ہے اور جو بچہ کہ منھ مین رکھتی ہو اسمین تسکین کر دیتی ہو اور خود لسان الثور بھی
یہی اثر رکھتی ہو مگر ضعیف ہو **اعضاے نفس و صدر** مفرح اور مقوی قلب
زیادہ ہو توحش و خفقان کو ہمراہ شراب کے مفید ہو امراض سوداوی کو بھی فائدہ کرتی
ہو اور ایک قوم اسکو ہمراہ طین ارمنی کے بوزن دو درم بسبب خفقان گرم کے پلاتے
ہین کھانسی کو بھی فائدہ کرتی ہو اور قصبہ ریہ کی خشونت کو بھی زائل کرتی ہو خصوصاً
جبکہ ماء العسل یا شکر مین جوش دیجاے **اعضاے نفض** اخلاط سوداوی کا اسہال لطیف کرتی ہو
لسان الحمل جسکو بارتنگ کہتے ہین **ماہیت** اسکی دو قسمین ہین چھوٹی اور
بڑی دیسقوریدوس کہتا ہو کہ اسکے اضلاع بہت سے ہوتے ہین سات ضلع تک
کی بھی تی ہوتی ہو اور بڑی قسم کی تی بڑی ہوتی ہو اور چھوٹی قسم کی چھوٹی جوہر
اسکا مائیت اور ارضیت سے مرکب ہو مائیت سے تبرید پیدا کرتی ہو اور ارضیت
سے قبض **اختیار** ان دونون قسمون مین زیادہ تر نافع وہی ہو جو بڑی ہو
اور فعل اور درجہ تی طبیعت بھی قریب قریب تی کے ہو مگر یہ دونون خشکی مین
زیادہ ہین اور برودت مین کم **طبیعت** جز اسکی خشکی اور یبوست مین زیادہ ہو
اور رطوبت مین کم اور برودت اسکی اتنی نہین ہو کہ تخدیر تک پہونچے اور خشکی اتنی
نہین ہو کہ لذع کے حد تک پہونچے اسیواسطے قروح کیواسطے یہ نہایت
درجہ کی دوا ہو اس مین لطافت بھی ہو اور خصوصاً جب خشک کیجاے
جالینوس کی راے مین سرد و خشک دوسرے درجہ کی ہو **خواص** تی اسکی قابض
ہو اور رادع ہو اور اسمین جو مائیت ہو جسکی برودت سے سیلان خون کو منع کرتی ہو
خشکی اسکی اتنی نہین ہو کہ لذع پیدا کرے اسی وجہ سے نئے اور پرانے زخمونکے
مندمل کرنیکے لایق ہو اور اس سے بہتر اس کام کیواسطے کوئی دوا نہین تی اسمین
تفتیح اسلیے ہو کہ جلا کی قوت رکھتی ہو اسکی جڑ مرض خنازیر کے گردن مین لٹکائی جاتی
ہو **اورام و بثور** اورام گرم کیواسطے مفید ہو اور آگ کے جلے ہوئے مقام کیواسطے اور
نملہ اور شری اور حمرہ کو بھی فائدہ کرتی ہو اور جو ورم کانکی جڑ مین ہوں انکو
اور خنازیر کو **جراح و قروح** حتی قروح خبیثہ اور نار فارسی ان کیواسطے اچھی
ہو اور جو قروح کہ انکا مادہ پھیلتا ہو انکی دوا ہو اور پرانے قروح اور گہرے
زخمونکی اور یہ دوا ان تمام بیماریونمین سب سے پہلے استعمال کیجاتی ہو اور سب
پر مقدم ہو اور قیمولیا اور سپیدہ کے ہمراہ بھی نفع کرتی ہو اگر تجربہ کی گئی
جاے **آلات مفاصل** داء الفیل پر اسکا ضماد کیا جاتا ہو جس سے کہ بعض
کو نفع کرتی ہو اور اسکو تیلا کر دیتی ہو **اعضاے سر** کانکے درد جو حرارت سے ہون
اسکو نفع کرتی ہو اسکی جڑ کا جوشاندہ مضمضہ کرنے سے دانت کے درد کو فائدہ
کرتا ہو اور وہ شوربا یا عدسی جو اسکا بنتا ہو اسمین لسان الحمل بدل چقندر کا
ہو جو مرگی کو نفع کرتا ہو جب اسکی پتون کا عصارہ کانمین ٹپکایا جاتا کانکے درد
مین سکون پیدا کرتا ہو جب اسکی جڑ کو چبائین یا اسکے ابلے ہوئے پانی سے کلی
کرین دانتون کے درد مین سکون پیدا کرے گا اسیطرح اسکی تی کا پانی
قلاع کو دور کر دیتا ہو **اعضاے چشم** آشوب چشم کو فائدہ کرتا ہو جو شیاف کہ
آشوب چشم کیواسطے بنائے جاتے ہین وہ اسی پانی مین گھولے جاتے ہین
فائدہ کرتا ہو **اعضاے نفس** ربو اسکا نفث خون کو فائدہ کرتا ہو اور سدہ کے
مین چقندر کے بدلے داخل کیا جاتا ہو جو کو فائدہ کرتا ہو **اعضاے غذا** جڑ اسکی اور
تخم اسکا اور تی اسکی جگر اور گردہ کے سددون کے علاج مین داخل ہوتی ہو غذا
جو پکائی جاتی ہو جو چقندر کے بدلے اسکو داخل کرتے ہین پیٹ استسقا کو نفع کرتا ہو **اعضاے نفض**
قروح امعا کو نفع کرتا ہو اور اسہال کو بھی جبکہ اسکے بیج پانی مین یا انکو عصارہ چقندر کے ساتھ
کے ساتھ کو روکتا ہو اور دیگر سے اسکی تی کا شوربا ہمراہ طلا یا شراب کے پلایا جاتا ہو **حمیات**
جو تپ تیسرے دن آے جسکو غب کہتے ہین اس سے مفید ہو بعض لوگون نے کہا
ہو کہ غب کیواسطے اسکی تین جڑ ہمراہ تیسرے چار اوقیہ شراب مین پانی ملا کر پلائین
اور ربع یعنی چوتھے لرزہ اور بخار کیواسطے اسکی چار جڑین اسیطرح پلائی
جائین **سموم** دیوانے کتے کے کاٹنے کے مقام پر اسکو نمک ملا کر رکھتے ہین۔
لسان جسکو فارسی مین زبان کہتے ہین **ماہیت** یہ ایک جوہر مرکب ہو
نرم گوشت سے جسمین رگین اور پٹھے اور عضل سمائے ہین اور جو خلط
اسکے کھانے سے پیدا ہوتی ہین اسمین رطوبت ہے۔
لوفوغرافیس ایک مصر کا پتھر ہو جسکو دھوبی لوگ کپڑے کے سپید کرنے
کیواسطے استعمال کرتے ہین پانی مین جلدی گھل جاتا ہو **خواص** منزی ہو
مجفف بدون لذع کے ہو قابض ہو سیلان مادہ کو طرف عضو کے منع کرتا
ہو **جراح و قروح** جراحات کو نفع کرتا ہو خصوصاً انکو جو نرم اعضا مین
ہون **اعضاے چشم** ناصور گوشہ چشم کو فائدہ کرتا ہو آنکھون کے
قروح کی دواؤن مین داخل ہو **اعضاے نفس** نفث الدم کی
اچھی دوا ہو **اعضاے نفض** اسہال کہنہ کو مفید ہو اور رشانہ کے

درد کو اور نزف کے روکنے کیواسطے اسکا حمول کیا جاتا ہے بہت نافع ہوتا ہے
لوبیا بضم لام وسکون بائے موحدہ طبیعت سرخ لوبیا کی طبیعت مین زیادہ گرمی ہے ابن ماسویہ اور ایچانس حکیم نے کہا ہے کہ سرد خشک ہے اور میرے نزدیک یہ بات ہے کہ جرم اسکا یابس ہے اسمین رطوبت فضلیہ ہے اور مائل بحرارت ہے اور سرخ لوبیا مین گرمی زیادہ ہے افعال خواص نمک کے بہ نسبت ہضم بھی جلدی ہوتی ہے اور نفخ اسکا نکل بھی جلدی جاتا ہے اور اس سے غذائیت مین کمتر نہیں ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسمین نفخ کم ہوتا ہے اور اس قول مین نظر ہے صحیح بات ہے کہ مونگ سے اسمین نفخ زیادہ ہے اور غذائیت مین اس سے کم نہیں ہے مگر باقلے مین نفخ لوبیا سے زیادہ ہے خلط جو لوبیا سے بنتی ہے بار طوبت اور بلغمی ہوتی ہے خواب مین پریشان دکھلاتی ہے اعضائے نفس سینہ اور پھیپھڑے کیواسطے عمدہ چیز ہے اعضائے غذا اخلاط غلیظ پیدا کرتی ہے اور رائی ملانے سے اسکا ضرر دفع ہوجاتا ہے اسی طرح سرکہ نمک اور فلفل اور سعتر ملا کر اسکی اصلاح ہوتی ہے اور یہ بھی طریقہ اصلاح ہے کہ نمید صلب اور مری کو ہمراہ سرکہ کے لوبیا کے کھانے کے بعد تناول کرین جسمین رطوبت کم ہو اعضائے نفض ادرار حیض کرتی ہے خصوصاً لوبیا سرخ علی الخصوص روغن ناردین ملا کر۔

لوز بفتح لام وسکون واو آخر مین زائے معجمہ ہے جسکو بادام کہتے ہین ماہیت بادام کی دہنیت اخروٹ کی دہنیت سے کم ہے علاوہ بران یہ بھی سمجھنا چاہئے دہنیت زیادہ ہو کہ اصلی دہنیت کیوجہ سے اسکا فرق نہ بگڑے ہوئے تیل کا سا ہوجاتا ہے اخروٹ بادام سے جلد ہضم ہوجاتا ہے اور بہت جلد اخروٹ کا استحالہ بطرف صفراء کے ہوجاتا ہے گوکہ بادام شیرین کا بحسب قول بعضون طبیبون کے احوال مین قریب صمغ عربی کے ہے طبیعت حرارت اور برودت مین معتدل ہے مگر تھوڑی سی رطوبت کی طرف اسکا میلان ہے اور بادام تلخ دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے افعال بادام تلخ کا گوند قابض ہے اور سخونت پیدا کرتا ہے اور تمام اقسام مین بادام کی جلا اور تنقیہ کی قوت ہے اور تفتیح بھی ہے مگر بادام شیرین مین یہ قوتین بہ نسبت بادام تلخ کے ضعیف ہین اسلیے کہ بادام تلخ ملطف ہے اور بہت جلا پیدا کرنیوالا ہے سُدے [illegible] بادام تلخ مفتح بارد امراض ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسمین قبض یقیناً نہیں ہے اور غذائیت اسمین کم ہے بادام تلخ کے خواص سے یہ ہے کہ لومڑی کو قتل کرتا ہے اور بادام تلخ فقط دوا ہے غذا نہیں ہے اور بادام شیرین کی غذائیت بہت جید ہے مگر تھوڑی سی۔ روغن بادام جرم بادام سے زیادہ جو سبک ہے زینت بادام تلخ کلف اور نمش پر اور نشانات پر لگایا جاتا ہے اور سرخ بادہ وغیرہ پر اور چہرہ کی بھربھری کو دور کرتا ہے بادام تلخ کی جڑ کو اگر جوش دیکر کلف پر استعمال کرین دوائے قوی ہے بادام شیرین کے کھانے سے فربہی پیدا ہوتی ہے اورام و بثور بادام تلخ ہمراہ کسی شربت کے تپی کیواسطے عمدہ دوا ہے جراح و قروح خبیثہ ملا کر پھیلنے والے مادہ کے قروح پر اور نملہ پر لگایا جاتا ہے۔
اور شراب ملا کر سر سرکہ داء پر لگایا جاتا ہے بادام تلخ ان سب امراض کے علاج مین زیادہ نفع کرتا ہے اعضائے سر کانکے درد کیواسطے اور کانکے گونجنے کیواسطے بھی دوا ہے خصوصاً روغن بادام تلخ یا بادام تلخ کو میسیحی مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ روغن بادام تلخ مین اسکا آٹھوان حصہ جند بیدستر ملا کر گرم گرم کان اور دوی اور طنین کو فوراً فائدہ ہوتا ہے بلکہ مرض بالکل دور ہوجاتا ہے نفس جب سرکو بادام اور شراب سے دھوئین حلبہ اور خراز کو پاک کر دیتا ہے اور نیند پیدا کرتا ہے اور اگر بادام تلخ کو شراب پینے سے پہلے کھائین بیہوشی کو منع کریگا خصوصاً پانچ عدد بادام تلخ کے درخت بادام تلخ کا نرم نرم کوٹ کر اسمین سرکہ اور روغن گل ملا کر جبین پر اسکا ضماد کیا جائے درد سر کے پیدا ہونے کو نفع کریگا اسیطرح روغن بادام تلخ بھی یہی فائدہ کرتا ہے اعضائے چشم بصارت کو قوت دیتا ہے اعضائے نفس بادام تلخ نشاستہ ملا کر نفث الدم کیواسطے اچھی دوا ہے اور پرانی کھانسی اور ربو اور ذات الجنب کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً روغن بادام شیرین بادام کا آٹا پیسا ہوا کھانسی اور نفث الدم کو مفید ہے اعضائے غذا سدہ والے جگر اور طحال کی تفتیح کرتا ہے اور خصوصاً بادام تلخ کہ یہ ان سدوں کی تفتیح کرتا ہے جو گاڑھے سرد خلطوں سے پیدا ہوئی ہون اگر تازہ بادام معہ پوست کے کھایا جائے معدہ کی تری کو پونچھ کر خشک کر دیتا ہے بادام بہ دشواری ہضم ہوتا ہے جو خلط اس سے پیدا ہوتی ہے غذائیت اسکی قلیل ہے شکر ملا کے جب کھایا جائے جلدی ہضم ہوجاتا ہے اور جلدی معدہ سے اتر جاتا ہے پسا ہوا سفوف بادام کا ثقیل ہے صفرا کا ہیجان کر دیتا ہے بسبب اپنی حلاوت کے اعضائے نفض سدہ ہائے گردہ کی تحلیل کرتا ہے اور روغن بادام تلخ گردہ اور مثانہ کو پاک کر دیتا ہے پتھر کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے خصوصاً جبکہ یہ ساگ کے ساتھ ملایا جائے اور پیشتر اگر اریسا اور روغن گل ملا کر ضماد کرین جب بھی نفع کرتا ہے درد ہائے رحم کو اور رحم کے اورام گرم کو اور صلابت رحم اور اختناق رحم اور دشواری عسر بول اور درد گردہ کو نفع کرتا ہے بطور حمول کے اسکے استعمال سے حیض کا ادرار ہوجاتا ہے بادام شیرین بسبب ملا کر نیکے

قولنج کو نفع کرتا ہے اور بادام تلخ کا نفع اس سے زیادہ ہے روغن بادام جرم بادام
سے زیادہ سبک ہے۔ **سموم** دیوانے کتے کے کاٹنے سے نفع کرتا ہے ۔

لیموندیون بڑے پتے کے نیبو کو کہتے ہیں **خواص** جلا اسکا فعل وریاس سے
اعضائے نفض روانی خشکی اور خوشی آمد کو نفع کرتا ہے کسی شراب میں ملا کر
اور اسیطرح حیض کی روانی کو بھی مقدار فرحہ اسکی ایک کسنا فوج کسی شراب میں ملا کر

لزاق الذہب شامل ہے لحاق الذہب **ماہیت** یہ نام اشق رومی پر بولا جاتا ہے
اور اسپر ہم کلام کر چکے ہیں اور کبھی اس چیز پر اسکا اطلاق کرتے ہیں جو لڑکوں کے
پیشاب کو تانبے کے ہاون دستہ سے دھوپ میں اسقدر پیسیں یہانتک کہ بستہ
ہو جائے اور کبھی ایک قسم اسکی معدنی ہوتی ہے جو معدن میں اس زنجار
سے پیدا ہوتی ہے جو گرم مزاج کے پانی سے متحلل ہو کر پھر بستہ ہو جاتا
ہے اور یہ وہی قسم ہے جس کو اسوقت بیان کرتے ہیں ۔

اختیار بہتر وہی ہے جو صاف اور پاکیزہ ہو خصوصاً معدنی ہو اور بنا ہوا
مصنوعی زیادہ قوی اور زیادہ لطیف ہوتا ہے اسکے بعد معدنی جسکو جلا دیا گیا
ہو **طبیعت** بہت گرم ہے اور بحدت ہے **خواص** جلا ہے قابض ہے [illegible]
کرتا ہے عفونت پیدا کرتا ہے تھوڑی سی لذع بھی اسمیں ہے محلل ہے تجفیف بقوت
کرتا ہے تحلیل اسکی بہ نسبت لذع کے شدید تر ہے اسیطرح تجفیف اسکی خراب
گوشت وغیرہ کو بدون لذع کثیر کے گھلا دیتا ہے مصنوعی میں تجفیف زیادہ ہے اور
لذع کمتر ہے اسلیے کہ لطافت اسکی زیادہ ہے جب معدنی کو جلا دیں اسکی لطافت جو تھی
اور [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] اسکا [illegible] ہے **جراحات وقروح** گوشت کو گھلا
دیتا ہے [illegible] اندمال [illegible] **اعضائے غذا** [illegible]

لبلاب بفتح لام وسکون باء موحدہ آخر میں بھی باء موحدہ ہے جسکو عشق پیچاں
کہتے ہیں **طبیعت** معتدل ہے مائل بہ تحلیل حرارت و یبوست و [illegible] کے
نزدیک یہ بات ہے کہ یہ سرد ہے **خواص** فعل ہے تفتیح پیدا کرتا ہے جو قسم اسکی بنام
حبل المساکین مشہور ہے اسمیں ارضیت زیادہ ہے جس سے قبض پیدا ہوتا ہے اور ماہیت ہے
جو ملین اور حرافت ناری ہے اور خشکی ایسی ہے جو اسکی ماہیت کو باطل کر دیتی
ہے اور تنقیہ کی بھی قوت اسمیں ہے **زینت** جزمی نستم لبلاب کا دودھ بالوں کو تراش
ڈالتا ہے اور جوؤں کو قتل کرتا ہے **جراح وقروح** تازہ حبل المساکین کے پتے
بڑے زخموں کی دوا ہے [illegible] اندمال کر دیتی ہے جب بطور مطبوخ کے کسی شراب میں
جوش دیکر ملائی جائے اور اسکا ضماد خصوصاً ہمراہ قیروطی کے آگ سے جلے ہوئے [illegible]

پر لگایا جاتا ہے اسیواسطے یہ دوا بے نظیر ہے **اعضائے سر** نچوڑے ہوئے پانی
سے اسکے کسیقدر ردی کو بھگو کر اس کان میں ٹپکاتے ہیں جسمیں درد ہو [illegible]
ہمراہ روغن گل کے علی الخصوص اگر ورم گرم بھی کان میں ہو ۔ اور [illegible]
درد سر کو بھی نفع کرتا ہے عصارہ اس کا [illegible] کو نفع کرتا ہے جو کان کی طرف
کھنچ کر آیا ہو اور زمانہ دراز اس پر گذر گیا ہو اور کانوں کے ان قروح کو
مفید ہے جو پرانے ہو گئے ہوں **اعضائے نفس** سینہ اور پھیپھڑے میں
جو صدمہ نیچے سے شگافتہ ہونے کا صدمہ پہونچا ہو اسکی دوا ہے جیسے [illegible]
کو پاک صاف کر دیتا ہے **اعضائے غذا** سدہائے جگر کی تفتیح کرتا ہے اور [illegible]
تپ اسکی سرکہ ملا کر استعمال کیا ہے اچھی دوا ہے **اعضائے نفض** [illegible]
نختہ قد کا مسہل ہے اور اگر [illegible] دیا جائے تو اسکی زیادہ [illegible] اور ایک قسم لبلاب
کی بہت خراب ہے جسکے استعمال سے خون کے دست آنے لگتے ہیں مترجم عرض کرتا ہے
تجربہ میں عشق پیچاں کی تپ ذات الجنب کے مرض میں بہت مفید ہے اوقات [illegible]
استعمال کرتے ہیں اور [illegible] ذات الجنب میں جسکو [illegible] پسلی کا درد کہتے ہیں
اس تپ کے استعمال کے بعد کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مریض [illegible]
ہلاک ہوا ہو اور جیسے یہ دوا ایک فقیر پنجابی سے ملی ہے [illegible] علاج [illegible]

لعاب جسکو ہندی میں تھوک کہتے ہیں **خواص** اسکے مختلف ہیں [illegible]
امزجہ ان اشخاص کے جنکا تھوک ہے مگر خاصیت اسکی یہ ہے کہ [illegible]
زینت کلف ورخش کو دور کر دیتا ہے اور جو خون مردہ کسی جگہ جم گیا ہو [illegible]
بھی [illegible] کر دیتا ہے **جراح وقروح** روزہ دار آدمی [illegible] لعاب
دہن نہار منہ کا فور ملا کر داد کے اقسام پر لگایا جاتا ہے [illegible]
جسوقت اس کو کان میں ٹپکایا جاتا ہے جسمیں کنکھجوری ایذا پہونچاتی ہو تو قتل کر دیتا ہے
[illegible] اسی وقت نکال دیتا ہے **سموم** لعاب جملہ سموم کا مقابلہ کرتا ہے اور جسوقت
روزہ دار آدمی جو فاقہ سے ہو بچھو پر چند مرتبہ تھوکے بچھو بالضرور مر جاتا ہے

لبن بفتح لام وباء موحدہ جسکو ہندی میں دودھ کہتے ہیں **ماہیت** اسکی
مرکب ہے جو ہرسے [illegible] ہے اور جبن جسکو پنیر کہتے ہیں اور چکنائی یعنی [illegible]
گائے کے دودھ میں بکثرت ہوتی ہے اور بکریوں کے دودھ میں چکنائی [illegible]
جبن یعنی پھوک کم ہوتا ہے اور وہ پتلا بھی زیادہ ہوتا ہے اور [illegible] خر کے دودھ
میں بھی چکنائی کم ہے اور پتلا ہے اور گوسفند کا دودھ معتدل ہے اور بھیڑ کا
دودھ گاڑھا اور چکنا زیادہ ہوتا ہے اور گائے کا دودھ بہت چکنا اور بہت

درد کو اور نزف کے روکنے کیواسطے اسکا حمول کیا جاتا ہے بہت نافع ہوتا ہے
لوبیا بضم لام و سکون بائے موحدہ طبیعت سرخ لوبیا کی طبیعت میں
زیادہ گرمی ہے ابن ماسویہ اور ابن جانس حکیم نے کہا ہے کہ سرخ خشکی اور تری نزدیک
یبات ہے کہ جرم اسکا یابس ہے اسمین رطوبت فضلیہ ہے اور مائل بحرارت ہے اور سرخ
لوبیا میں گرمی زیادہ ہے افعال و خواص نفخ کے بانسبت سفید بھی جلد جلدی آتی
ہے اور فضلہ اسکا نکل بھی جلد جاتا ہے اور اس سے غذائیت میں کمتر نہیں ہے
یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسمین نفخ کم ہوتا ہے اور اس قول میں نظر ہے صحیح بات ہے کہ
سونگھنے سے اسمین نفخ زیادہ ہے اور غذائیت میں اس سے کم نہیں مگر باقلہ میں نفخ
لوبیا سے زیادہ ہے خلط جو لوبیا سے بنتی ہے بار رطوبت و بلغمی ہوتی ہے خواب ہائے
پریشان دکھاتی ہے اعضائے نفس سینہ و پھیپھڑے کیواسطے عمدہ چیز ہے
اعضائے غذا خلط غلیظ پیدا کرتی ہے اور ردائی ملانیسے اسکا ضرر دفع
ہوجاتا ہے اسی طرح سرکہ نمک و فلفل و سعتر ملا کر اسکی اصلاح ہوتی ہے اور
یہ بھی طریقہ اصلاح ہے کہ نفید صلب و مری کو ہمراہ سرکہ کے لوبیا کے کھانیکے
بعد تناول کریں جسمیں رطوبت کم ہو اعضائے نفض درا حیض کرتی
ہے خصوصاً لوبیا سرخ علی الخصوص روغن ناردین ملا کر۔

لوز بفتح لام و سکون واو آخر میں زائے معجمہ ہے جسکو بادام کہتے ہیں ماہیت
بادام کی دہنیت اخروٹ کی دہنیت سے کم ہے علاوہ بریں یہ بھی ہے کہ اسکی
دہنیت زیادہ ہے کہ اسکی دہنیت کیوجہ سے اسکا ذوق بگڑ جاتا ہے ہوتے تیل سا
ہوجاتا ہے اخروٹ بادام سے جلد ہضم ہوجاتا ہے اور بہت جلد اخروٹ کا استحالہ
بطرف صفراء کے ہوجاتا ہے گوند بادام شیرین کا بحسب قول بعضوں طبیبوں کے احوال
میں تقریب صمغ عربی کے ہے طبیعت حرارت اور برودت میں معتدل ہے مگر تھوڑی سی
رطوبت کی طرف اسکا میلان ہے اور بادام تلخ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے خواص
بادام تلخ کا گوند قابض ہے اور سخونت پیدا کرتا ہے اور تمام اقسام میں بادام کی جلا
اور تنقیہ کی قوت ہے اور تفتیح بھی ہے مگر بادام شیرین میں یہ قوتیں بہ نسبت بادام
تلخ کے ضعیف ہیں اسلیے کہ بادام تلخ ملطف ہے اور بہت جلا پیدا کرنیوالا ہے
جیسا بادام تلخ مفتح بارد امراض ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسمین قبض یقیناً نہیں ہے
اور غذائیت اسمین کم ہے بادام تلخ کے خواص سے یہ ہے کہ لومڑی کو قتل کرڈالتا ہے
بادام تلخ فقط دوا ہے غذا نہیں ہے اور بادام شیرین کی غذائیت بہت جید
مگر تھوڑی سی۔ روغن بادام جرم بادام سے زیادہ تر سبک ہے زینت بادام

تلخ کلف اور نمش پر اور نشانات پر لگایا جاتا ہے اور سرخ بادہ وغیرہ پر
اور چہرہ کی بھربھری کو دور کرتا ہے بادام تلخ کی جڑ کو اگر جوش دیکر کلف پر
استعمال کریں دوائے قوی ہے بادام شیرین کے کھانیسے فربہی پیدا ہوتی ہے
اورام و بثور بادام تلخ ہمراہ کسی شہرت کے نچی کیواسطے عمدہ دوا ہے جراح و
قروح خبیثہ کر پھیلنے والے مادہ کیے قروح پر اور نملہ پر لگایا جاتا ہے۔
اور شراب ملا کر سعفہ و سرکہ دار پر لگایا جاتا ہے بادام تلخ ان سب امراض کے علاج میں
زیادہ نفع کرتا ہے اعضائے سر کانکے درد کیواسطے اور کانکے گونجنے کیواسطے اچھی
دوا ہے خصوصاً روغن بادام تلخ یا بادام تلخ کو میسیز مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہے
روغن بادام تلخ میں اسکا آٹھواں حصہ جند بیدستر ملا کر کری گوش اور
دور کان کے فرشنیں کو فوراً فائدہ ہوتا ہے بلکہ مرض بالکل دور ہوجاتا ہے تقسم جب
سر کو بادام اور شراب سے دھوئیں بھلبلہ و خراز کو پاک کر دیتا ہے اور نیند پیدا کرتا
ہے اور اگر بادام تلخ کو شراب سے پہلے کھالیں بیہوشی کو منع کریگا خصوصاً پانچ عدد
بادام تلخ کے درخت بادام تلخ کا نرم نرم گوند کا اسمیں سرکہ اور روغن گل
ملا کر جسمین یہ اسکا ضماد کیا جائے درد سر کے پیدا ہونے کو نفع کریگا اسیطرح روغن
بادام تلخ بھی یہی فائدہ کرتا ہے اعضائے چشم بصارت کو قوت دیتا ہے اعضائے
نفس بادام تلخ نشاستہ ملا کر نفث الدم کیواسطے اچھی دوا ہے اور پرانی کھانسی
اور ربو اور ذات الجنب کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً روغن بادام شیرین بادام
کا آٹا پیسا ہوا کھانسی اور نفث الدم کو مفید ہے اعضائے غذا سدہ ہائے جگر
اور طحال کی تفتیح کرتا ہے اور خصوصاً بادام تلخ گردہ ان سدہ کی تفتیح کرتا ہے جو کہ گرمی
سردی نہیں پیدا ہوئی ہوں اگر تازہ بادام مع پوست کے کھایا جائے معدہ کی تری
کو بچھڑ کر خشک کر دیتا ہے بادام بہ دشواری ہضم ہوتا ہے جو خلط اس سے پیدا
ہوتی ہے غذائیت اسکی قلیل ہے شکر ملا کے جب کھایا جائے جلدی ہضم ہوجاتا ہے
اور جلدی معدہ سے اتر جاتا ہے پیسا ہوا سفوف بادام کا ثقیل ہے صفرا کا
ہیجان کر دیتا ہے بسبب اپنی حلاوت کے اعضائے نفض سدہ ہائے گردہ کی تحلیل
کرتا ہے اور روغن بادام تلخ گردہ اور مثانہ کو پاک کر دیتا ہے پتھر کو ریزہ ریزہ
کر دیتا ہے خصوصاً جبکہ پرسیاؤشاں کے ساتھ ملایا جائے اور جو ہر اگر پرسیا اور روغن گل
ملا کر ضماد کریں جب بھی نفع کرتا ہے درد ہائے رحم کو اور رحم کے اورام گرم کو اور
صلابت رحم اور اختناق رحم اور دشواری عسر البول و درد گردہ کو نفع کرتا ہے بطور
حمول کے اسکے استعمال سے حیض کا ادرار ہوجاتا ہے بادام شیرین بسبب ملا کریگے

قولنج کو نفع کرتا ہے اور بادام تلخ کا نفع اس سے زیادہ ہے روغن بادام چرب بادام سے زیادہ سبک ہے۔ **سموم** دیوانے کتے کے کاٹنے سے نفع کرتا ہے۔

لیمونیون بڑے پتے کے نیبو کو کہتے ہیں **خواص عمل** اسکا قابض وریاس ہے **اعضائے نفض** روانی شکم اور خونی آمد کو نفع کرتا ہے کسی شراب میں ملا کر پلانے سے اور اسیطرح حیض کی روانی کو بھی مقدار شربت اسکی ایک کستبا ... کسی شراب میں ملا کر

لزاق الذہب شامل ہے لحاق الذہب کا ہیت یہ نام اشق پر بھی بولا جاتا ہے اور اسپر ہم کلام کر چکے ہیں اور کبھی اس چیز پر اسکا اطلاق کرتے ہیں جو لڑکوں کے پیشاب کو تانبے کے ہاون دستہ سے دھوپ میں اسقدر پیسیں یہان تک کہ بستہ ہو جاوے اور کبھی ایک قسم اسکی معدنی ہوتی ہے جو معدن میں اس بخار سے پیدا ہوتی ہے جو گرم مزاج کے پانی سے متحلل ہو کر پھر بستہ ہو جاتا ہے اور یہ وہی قسم ہے جس کو اسوقت بیان کرتے ہیں۔

اختیار بہتر وہی ہے جو صاف اور پاکیزہ ہو خصوصاً معدنی ہو اور بنا ہوا مصنوعی زیادہ قوی اور زیادہ لطیف ہوتا ہے اسکے بعد معدنی جسکو جلاتے ہیں **طبیعت** بہت گرم ہے اور بہا حدت ہے **خواص عمل** اسکا قابض ہے خوب تیز کرتا ہے عفونت پیدا کرتا ہے تھوڑی سی لذع بھی اسمیں ہے محلل ہے تجفیف بقوت کرتا ہے تحلیل اسکی بہ نسبت لذع کے شدید تر ہے اسیطرح تجفیف اسکی خراب گوشت وغیرہ کو بدون لذع کثیر کے گھلا دیتا ہے مصنوعی میں تجفیف زیادہ ہے اور لذع کمتر ہے اسلیے کہ لطافت اسکی زیادہ ہے جب معدنی کو جلاؤ اس میں اسکی لطافت بڑھ جاتی ہے ادمان بواسیر میں تنقیح اسکا درجہ بنہایت پہونچ جاتا ہے **جراح وقروح** گوشت کو گھلا دیتا ہے جن زخموں کا اندمال دشوار ہو انکی دوائے جید ہے **اعضائے غذا** قے لاتا ہے اور تحفیف پیدا کرتا ہے

لبلاب بفتح لام وسکون بائے موحدہ آخر میں بھی بائے موحدہ ہے جسکو عشق پیچان کہتے ہیں **طبیعت** معتدل ہے مائل بہ قلیل حرارت ویبوست وبخوری کے نزدیک یہ بات ہے کہ یہ سرد ہے **خواص عمل** ہے تفتیح پیدا کرتا ہے جو قسم اسکی بنام حبل المساکین مشہور ہے اسمین ارضیت ہے جس سے قبض پیدا ہوتا ہے اور مائیت ہے جو لین اور حرارت ناری ہے اور خشکی ایسی ہے جو اسکی مائیت کو باطل کرتی ہے اور تنقیہ کی بھی قوت اسمین ہے ارضیت جزی ہے قسم سلاک ہے دودھ بالونکو تراش ڈالتا ہے اور جوؤن کو قتل کرتا ہے **جراح وقروح** تازہ پر حبل المساکین کی پڑے بڑے زخمون کی دوا ہے کہ انکا اندمال کردیتی ہے جب بطور مطبوخ کے کسی شراب میں جوش دیکر پلائی جاوے اور اسکا ضماد خصوصاً ہمراہ قیروطی کے آگ سے جلے ہوئے مقام پر لگایا جاتا ہے اسیواسطے یہ دوا بے نظیر ہے **اعضائے سر** نچوڑے ہوئے پانی سے اسکے کسیقدر ردی کو بھگو کر اس کان میں ٹپکاتے ہیں جسمین درد ہو ہمراہ روغن گل کے علے الخصوص اگر ورم گرم بھی کان میں ہو اور درد سر کو بھی نفع کرتا ہے عصارہ اس کا اسی طرح کو نفع کرتا ہے جو کان کی طرف کھنچکر آیا ہو اور زمانہ دراز اس پر گذر گیا ہو اور کان کے ان قروح کو مفید ہے جو پرانے ہوگئے ہوں **اعضائے نفس** سینہ اور پھیپھڑے میں جو صدمہ ... شگافتہ ہونے کا صدمہ پہونچا ہو اسکی دوائے جید ہے اور ... کو پاک صاف کردیتا ہے **اعضائے غذا** سدہائے جگر کی تفتیح کرتا ہے ... تپی اسکی سرکہ ملا کر استعمال کیواسطے اچھی دوا ہے **اعضائے نفض** ... ختنے تک کا مسہل ہے اور اگر ... دیا جاوے تو اسکی زیادہ ... اور ایک قسم لبلاب کی بہت خراب ہے جسکے استعمال سے خون کے دست آنے لگتے ہیں مترجم کہتا ہے تجربہ میں عشق پیچان کی تپی ذات الجنب کے مرض میں نہایت مفید ہوا اوقات ... استعمال کرتے ہیں اور اکثر ذات الجنب میں جسکو ... پسلی کا ورم کہتے ہیں اس تپی کے استعمال کے بعد کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مریض ... ہلاک ہوا ہو اور جیسے ہمکو یہ دوا ایک فقیر پنجابی سے ملی ہے ...

لعاب جسکو ہندی میں تھوک کہتے ہیں **خواص عمل** کے مختلفہ ... امزجہ ان اشخاص کے جنکا تھوک ہے مجملی خاصیت اسکی یہ ہے کہ ... **زینت** کلف وریش کو دور کردیتا ہے اور جو خون مردار کسی جگہ جم گیا ہو یعنی اسکو حل کردیتا ہے **جراح وقروح** روزہ دار آدمی ور جو آدمی ... سے ہو اسکا لعاب دہن نہار منھ کا فورا دور کرتا ... لگایا جاتا ہے ... جسوقت اسکو کان میں ٹپکایا جاوے جسمین کیڑے نے ایذا پہونچائی ہو ... قتل کردیتا ہے اور اسی وقت نکال دیتا ہے **سموم** لعاب جملہ سموم کا مقابلہ کرتا ہے اور جسوقت روزہ دار آدمی ... بچھو پر چند مرتبہ تھوکے بچھو بالضرور مرجاتا ہے

لبن بفتح لام وبائے موحدہ جسکو ہندی میں دودھ کہتے ہیں ماہیت اسکی مرکب ہے جو ہر سے ... ہے اور جبن جسکو پنیر کہتے ہیں اور چکنائی یعنی چکنائی گائے کے دودھ میں بکثرت ہوتی ہے اور اونٹنیوں کے دودھ میں چکنائی اور جبن یعنے پنیر کم ہوتا ہے اور وہ پتلا بھی زیادہ ہوتا ہے اور مادہ خر کے دودھ میں بھی چکنائی کم ہے اور پتلا ہے اور گوسفند کا دودھ معتدل ہے اور بکری کا دودھ گاڑھا اور چکنا زیادہ ہوتا ہے اور گائے کا دودھ بہت چکنا اور بہت

کاڑھا ہوتا ہے اور رماک جو ایک قسم خاص اونٹنیوں کی براہ رنگ کے ہے اُسکا دودھ مثل عام قسم اونٹنیوں کے پتلا پانی ایسا ہوتا ہے اقتضا لا آدمی کیواسطے حیوانات کے دودھ میں بہتر عورت کا دودھ ہے اور اوسمین بھی بہتر یہ ہے کہ پستان پر منہ لگا کے یا دوہ کر دودھ اتارا ہے اور گرمی سکی ہنوز نہ ہو اور پی لیا جائے اسمین بھی بہتر وہی دودھ ہے کہ نہایت سپید ہو اور قوام میں برابر اور یکسان ہو ناخون پر جو اسکا ایک قطرہ رکھیں ٹھہرا رہے بہ نجائے چراگاہ اس حیوان کی جسکا یہ دودھ ہو اچھے مقام پر ہو اور اس دودھ میں کوئی مزہ اور قسم کا نہو ترشی مائل یا تلخی لیے ہوئے یا تیز تر جیسے مرچ کی تیزی ہوتی ہے اور کوئی بو خراب ناگوار اس سے آتی ہو اور یہ ہے کہ دودھ دوہا جائے دودھ اور فوراً اسکا استعمال کیا جائے قبل زمان کہ کچھ استحالہ یا فساد اسمین آنے پائے جس حیوان کے گابھہ رہنے کا زمانہ آدمی کے حمل رہنے کے زمانے سے زیادہ ہوتا ہے اسکا دودھ خراب ہے اسیواسطے مناسب ہے کہ جس حیوان کے گابھ انسان کے حمل کے زمانے سے قریب ہے جیسے گائے اسکا دودھ آدمی کو پلایا جائے ماہیت مائیت جو دودھ میں ہے گرم ہے اور زبدیت جسکا مسکہ بنتا ہے مائل باعتدال ہے اگرچہ کسیقدر حرارت بھی لیے ہوئے ہے اور زرد دودھ جو ترش ہو جاتا ہے وہ مفرط خشک ہوتا ہے خواص ماہیت اسکی ملطف ہے اور آلائش وغیرہ کے دھو ڈالنے کی بھی اسمین قوت ہے اور حرارت بجھانے کی بھی اسمین قوت ہے اور لذع بھی اسمین نہیں ہے دودھ اقسام کیموس کی تعدیل کر دیتا ہے اور بدن کو قوی کر دیتا ہے اور بدنکو فربہ کرکے اطراف میں بڑھا دیتا ہے جب شہد کے ساتھ دودھ پیا جائے باطنی قروح کو اخلاط غلیظ سے پاک کر دیتا ہے اور اسمین نفخ پیدا کرتا ہے اور آلائش سے انکو دھو ڈالتا ہے کیموس دودھ سے اچھا بنتا ہے غذا دینی اسکی پوری ہے کبھیجہ کو بڑھا دیتا ہے خصوصاً جو نکا دودھ خود ایسی چیز ہے جو قریب ہضم کے ہے مراد یہ ہے کہ اسمین خامی نہیں ہے اور کیونکر اسمین خامی ہو حالانکہ دودھ کی پیدائش خون سے ہے جو نہایت درجہ منضم ہونیکے بعد کہ اسپر ایکقسم کا ہضم طاری ہو چکا ہے اور اسمین نئے تصفیہ کے بعد دوبارہ تصفیہ ہو کر دودھ پیدا ہوا ہے بلکہ اب جسوقت اسپر حرارت اچھی طور پر پہونچے گی در معدہ کی گرمی دودھ کو منضم کر جائیگی بہت جلد اسکو خون معتدل کی طرف پھیر لائیگی بس کیا اچھی بات ہے جو حکیم روفس نے کہی ہے بعد اسکے کہ اسپر اعتراض کیا گیا تھا کہ چونکہ دودھ کسیقدر مایل بطرف برودت کے ہے لہذا بلغمی مزاج والونکو ضرر کرتا ہے اسلیے کہ ان کی حرارت دودھ کو خون صحیح کی طرف پھیر لانیکی طاقت کافی نہیں رکھتی قوت بدنی قبل استحالہ پانی دودھ کے اسکو اپنی طرف میں لاتی ہے

اسلیے کہ دودھ کی کیفیت خونکی قریب ہے اور اسی سبب سے جن لوگونکا مزاج گرم خشک ہے انکو دودھ فائدہ کرتا ہے بشرطیکہ انکے معدہ میں صفرا موجود نہو۔ دودھ کے اقسام کیواسطے ابدان انسان کو ایسی مناسبتیں ہیں جنکے اسباب یافت نہیں ہو سکتے جو شخص دودھ پیے اسکو واجب ہے کہ تھوڑی دیر سکون اور آرام میں بسر کرے تاکہ دودھ اسکے معدہ میں خراب نہو جائے اور حرکت اور تعب کی گرمی سے ترش نہو جائے مگر سونے کی اجازت دودھ پینے کے بعد نہیں دیجاتی ہے اور نہ اور غذا انکے تناول کی جبتک کہ دودھ معدہ سے نہ اُتر جائے دودھ کو صلاحیت سن رسیدہ آدمیونکے مزاج سے زیادہ ہے بہ نسبت جوان آدمیونکے کہ جنکا مزاج گرم ہے اسلیے کہ جوانان گرم مزاج کے معدہ میں دودھ کا استحالہ صفرا کی طرف ہو جاتا ہے دودھ مشایخ کو بھی فائدہ کرتا ہے بسبب طیب پیدا کرنیکے اور سوکھی کھجلی بوجہ خشکی کے جو خاصکر مشایخ کے ابدان میں پیدا ہوتی ہے اسکو دور کر دیتا ہے مگر واجب ہے کہ مشایخ کو شہد ملا کر دودھ پلایا جائے تاکہ اسکے منضم ہونے پر اعانت ہو جائے اکثر دودھ کا استعمال جب شروع کیا جاتا ہے پہلے پہلے دست آتے ہیں اور جو فضول اطراف امعا میں ہیں انکو نکالدیتا ہے بعد اسکے پھر بدن کی غذا دینی شروع کرتا ہے اور بدن میں پھیلتا ہے اور قبض پیدا کرتا ہے دودھ نفاخ بھی ہے مگر یہ کہ جوش دے لیا جائے دودھ مرکب جزو سے ہے ایک دست آور ہے وہ اسکی ماہیت ہے اور دوسرا جز قبض پیدا کرنیوالا وہ اسکی جبنیت ہے دودھ دیر ہضم ہے خلط غلیظ پیدا کرتا ہے معدہ کو دیر میں اترتا ہے شہد اسکی اصلاح کر دیتا ہے اور غذائے تیز دودھ سے بدنکی بنتا ہے۔ کھٹا دودھ خلط خام ہے پکایا ہوا دودھ خصوصاً جو پکاتے پکاتے گاڑھا ہو جاتا ہے زیادہ قابض ہے دودھ کی ہر ایک قسم سدہ پیدا کرتی ہے خصوصاً جگر میں مگر اونٹنی کا دودھ یا اور جانور جنکا دودھ مثل اونٹنی کے ہے چونکہ اسمین جبنیت کم ہے اور ماہیت میں اونٹنی وغیرہ کے دودھ کی جلا کی قوت ہے لہذا سدہ نہیں پیدا کرتا اور دودھ ان مواد کو جو اعضائے باطنہ پر گرتے ہیں اور بسبب اپنی تیزی اور لذع کے ان اعضا کو ایذا دیتے ہیں نفع کرتا ہے اسلیے کہ یہ دودھ ان مواد کو ضعیف کر دیتا ہے اس طرح پر کہ ان مواد کو دھو ڈالتا ہے اور اسکا دھونا پانی کے دھونیسے فوقیت رکھتا ہے بسبب اسکے کہ دودھ کی ماہیت میں جلا کی قوت ہے وہ قوت پانی میں نہیں ہے اور ان مواد کے کیفیت کی تعدیل کر دیتا ہے اسطرح پر کہ ان مواد کو ایسی کیفیت کی طرف پھیر لاتا ہے جو عضو کی کیفیت کے مناسب ہوں بعد اسکے جو تغذیہ کی قوت

اسمین ہر اسکے ذریعہ سے درمیان عضو اندرونی اور خلط خراب کے ایسی پھسلن اس عضو مین پیدا کرتا ہو کہ اب وہ خلط اس عضو کو خالی ملاقات نہین کرتی ہو تاکہ اسمین سرایت کرے جیسے چکنے برتن مین تر چیزین خراب شدہ کچھ اثر نہین کرتی ہین جن لوگونکے بدنسے خون کا سیلان کسی عضو ان سے ہوتا ہے انکو دودھ ضرر کرتا ہو احشائے باطنی کو دودھ موافق نہین ہو اور بکری کا دودھ بہ نسبت اور جانورونکے دودھ کے احشا کو زیادہ ضرر کرتا ہو اسلیے کہ بکری اکثر دہی چرتی ہو جو قابض ہین بھیڑ کا دودھ بکری کے دودھ کے مخالف ہو اور غذائے پسندیدہ نہین ہو اور التہاب پیدا کرنیکی قوت اسمین ہو دودھ اپنے جوہر اصلی مین بہت جلد استحالہ پانے والا ہو خصوصاً بطرف حرارت کے اسکا استحالہ جلد ہو جاتا ہو خراب دودھ سے بدتر بدن کیواسطے کوئی چیز مضر نہین مادہ خر کا دودھ مائیت زیادہ رکھتا ہو اور سور کا دودھ مائی بھی ہو اور مائیت فصل ربیع مین جو دودھ پیدا ہوتا ہو اسکی مائیت زیادہ ہوتی ہو بہ نسبت اس دودھ کے جو فصل صیف مین پیدا ہو اسی طرح ان جانورونکا دودھ جو کشت زار اور ان مقامون کی گھاس وغیرہ چرتے ہین جہان پانی بھرا ہو اسلیے کہ ربیع کی نباتات مین مائیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت صیف کی نباتات کے ہو اور جسقدر صیف خریف کی طرف قریب ہوتی جاتی ہو دودھ مین غلظت بڑھتی جاتی ہو بہت بہتر وہی دودھ ہو جو درمیان ایام فصل صیف پیدا ہو مگر اسپر خوف سکا ہوتا ہو کہ پینے کے بعد حرارت کی طرف مستحیل ہو جائے اور ربیع مین اسبات کا خوف نہین ہوتا ہو گائے کے دودھ مین گھی کی زیادتی ہوتی ہو اور بھیڑ کے دودھ مین پنیر بھی زیادہ ہوتا ہو اور گھی بھی اور اونٹنیون کے دودھ مین جنبیت کم ہو اسکے بعد مادہ اسپ کے دودھ مین اسکے بعد مادہ خر کے دودھ مین اسیواسطے مادہ خر کا دودھ معدہ مین بہت کر پنیر نہین بنجاتا ہو اور اونٹنی کے دودھ مین نمکینی ہو اسلیے کہ وہ ترشی کو دور رکھتی ہو اور اسکا دودھ سب دودھ کی اقسام سے بہتر ہو جو پایون مین اور بار انسمہ یہ بھی کہا گیا ہو کہ اونٹنی کا دودھ معدہ مین اور مادہ کے اجزائے شکم مین زیادہ ٹھہرتا ہو بہ نسبت اور جانورونکے دودھ کے یہ بھی جاننا ضرور ہو کہ دودھ مین اختلاف بحسب اختلاف نوع جانور کے ہوتا ہو اور بحسب اختلاف سن حیوان کے بھی اختلاف ہوتا ہو کیونکہ جو سن کا جانور ہو یا سخت گوشت کا۔ فربہ جانور کا دودھ ہو یا دبلے کا سپید رنگ کا جانور ہے یا اور کسی رنگ کا زیادہ ضعیف اور کمزور وہی دودھ ہو تا بر قول اطبا کے جو سپید رنگ

جانور کا ہو اور معدہ سے انحدار اسکی دودھ کا بہت جلد ہوتا ہو زنجبیت دودھ کا زیادہ استعمال کرنا بنابر قول بعض طبیبونکے بدنمین جوئین پیدا کرتا ہو اور کچھ بعید نہین ہو کہ ایسا ہی ہو مگر بڑے بڑے داغ اور نشان جو جلد مین ہین انکو دودھ کا طلا کرنا صاف کر دیتا ہو اور دودھ پینے سے رنگ کی خوبی پیدا ہوتی ہو لیکن اکثر اوقات پیچ بیچے چھیپ پیدا کرتا ہو سوائے اونٹنیون کے دودھ کے کہ اس مین چھیپ پیدا ہونے کا خوف کم ہو اور جسکے دودھ شکر ملا کر پیا جاتا خوبی رنگ کی پیدا کریگا خصوصاً عورتونکو دیگی مین اور فربہی بھی پیدا کرتا ہو تا انکیا ما الجبن خشک مزاج والے کو بھی فربہ کرتا ہو اگر ایسے آدمی بسبب پنے مزاج حاد کے لاغر ہو گئے ہون ان لوگونکے بدنمین فربہی پیدا کرنیکا سبب یہ ہو کہ سبب پیدا کرتا ہو پس پیشتر خلط خراب کو نکالدیتا ہو پس غذا اس بدن کی درست ہو جاتی ہو اور جو دودھ بوجہ خباثت کے جکا دہی بن گیا ہو وہ بہت جلد ان لوگون کو فربہ کر دیتا ہو ما الجبن کلف اور نشانات کو طلا کرنیسے زائل کر دیتا ہے اور کبھی پلانیسے بھی یہی نفع کرتا ہو اور ارام و شبورا اکثر ایسا ہوتا ہو کہ جو کچھ بدنمین اورام ردی اور دنبل اور ماشرا اور ترکھجلی اور سوکھی کھجلی ہو دودھ پینے انکو آرام ہو جاتا ہو بشرطیکہ انکے مزاج مین کوئی ایسی چیز نہو جو دودھ کو بگاڑ کرے اور اسکو صفرا بنا دے جن لوگونکے بدنمین اورام باطنی ہین انکو دودھ مضر ہو **جراح و قروح** دودھ قروح باطنی کی اصلاح کرتا ہو کہ ان کی چرک کو دھو ڈالتا ہو اور صاف کر دیتا ہو اور ان کا تغریہ کرتا ہو اور اگر انکے مزاج مین کوئی مفسد چیز دودھ کی نہو اور نہ ایسی چیز ہو کہ دودھ کا استحالہ صفرا کی طرف کرے اسوقت صاحبان قروح دودھ سے نفع پائینگے ما الجبن کے ہمراہ ترکھجلی کو مفید ہے **آلات مفاصل** حابا قسام کے دودھ سے بھون ضرر ہین اور ان لوگون کو جنکو پٹھے کے امراض لاحق ہین خصوصاً امراض پٹھے کے اگر ہون **اعضائے سر** شیر نزلہ نوازل کو نفع کرتا ہو انکو بند کر دیتا ہو اور نزلہ کی تیزی کو دور کر دیتا ہو حلق کے قروح کو مفید ہو دودھ اس کی اچھی دوا ہو جو خشکی سے پیدا ہو اور غم اور دو سودا اس کی بھی دوا ہے جیسے دانتون کو دودھ ضرر پہونچاتا ہو اور ان کی جڑون کو کھا لیتا ہو اور دا ڈالدیتا ہو اور انکو کرم خوردہ کر دیتا ہو خصوصاً اگر مرد مزاج کا دانت ہو اور مسوڑھے کو ڈھیلا کر دیتا ہو علاج اسکا یہ ہو کہ بعد دودھ پینے کے شہد اور شراب سکنجبین کی کلی کیجائے مگر مادہ خر کا دودھ بنابر قول اطبا کے اگر اس سے کلی کیجائے

دانتون اور مسوڑھے کو مضبوط کردیتا ہے۔ جن لوگون کے سر مین درد ہو اور جنکو
دوار یعنے گھمنی کا مرض ہو اور جنکو طنین کا مرض ہو یعنے کان کو بجتا ہو ایسے بیمار کو
دودھ موافق نہین آتا ہے خصوصاً دودھ بکری سوا ان لوگون کو زیادہ مضر دکھلاتا
ہے کہ جتنے آدمی ایسے ہین کہ جنکے اعضاے سر مین ضعف ہے انکو دودھ ضرر کرتا ہے
اعضاے چشم ظلمت بصر اور تیکوری پیدا کرتا ہے لیکن اگر دودھ آنکھ مین ڈالا جاے
آشوب چشم کو نفع کریگا اور ان تیز مواد کو جنکی ریزش آنکھ کی طرف ہو بھی مفید
ہوگا اور خشونت یا روکھاپن جو آنکھ مین ہو اسکو بھی دور کردیگا اسیطرح اگر سفیدی
بیضہ اور روغن گل خام مین دودھ ملاکر آنکھ پر ڈالین دودھ کا دھونا آنکھ پر تپ قرح
چشم کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفس** ماء وہ خر کا دودھ کھانسی سل اور نفث الدم
کو اسیطرح سے مفید ہے جسطرح ہر ایک مرض کے بیان مین لکھا جائیگا علیٰ ہذا دودھ نفث الدم کو زیادہ نفع
کرتا ہے جیسے کہ قروح کی دوائین اور سل کی دوائین وغیرہ داخل ہے دودھ کا مضمضہ اور غرغرہ
خوانیق اور ذبحہ اور اورام لہات اور لوزتین کو مفید ہے مگر جسکو نقصان رطوبت سے ہو اسکو ضرر
کرتی ہے رطوبت سے شیرون کا دودھ ربو اور بہر کو فائدہ کرتا ہے سینہ کو بہ نسبت
سر اور معدہ کے دودھ زیادہ موافق ہے **اعضاے غذا** دودھ جگر مین سدہ
پیدا کرتا ہے ماء الجبن یرقان کو فائدہ کرتا ہے شیر بز اور اونٹنی کا دودھ ہر طرح اور
شیر مادہ خر استسقا کو فائدہ کرتا ہے اور یہی سبب ہے دودھ طحال کی سختی کو مفید ہین
شیر بز ہمراہ روغن بید انجیر کے اندرونی صلابات کی دوا ہے معدہ مین نفخ پیدا کرتا
ہے اور خصوصاً وہ دودھ جو بعد بچہ جننے کے فوراً دوہا جاے جسکو پیوسی کہتے ہین یعنی
دونون قسم دودھ کی پھکی اور دخانی ڈکار کو ہیجان مین لاتی ہے خصوصاً پیوسی جس
شخص کے طحال مین یا جگر مین کچھ مرض ہو کہ جس مین تدبیر لطیف لینے کی غذا کی
حاجت ہے اسکو دودھ ضرر کرتا ہے سواے اونٹنی کے دودھ کے کہ بہت سے امراض
طحال اور جگر کو مفید ہے اونٹنی کا دودھ استسقا کو بہت فائدہ کرتا ہے خصوصاً اگر نقو
غبری کے ہمراہ پیا جاے اور غذا کی خواہش کو بڑھاتا ہے اور پیاس پیدا کرتا ہے
کھٹا دودھ بہت دیر مین ہضم ہوتا ہے اور خلط خام اس سے پیدا ہوتی ہے مگر جو
معدہ براہ طبیعت اصلی گرم ہو یا کسی سبب عارضی سے اسمین حرارت آگئی ہو
کھٹے دودھ کو ہضم بھی کرلیتا ہے اور نفع بھی پاتا ہے دخانی ڈکار مسکہ نکالنے کے بعد
دودھ سے نہین آتی **اعضاے نفض** ماء الجبن صفراے محترقہ کا مسہل
ہے اور افتیمون کے ساتھ سوداے محترقہ کا مسہل ہے دودھ سے پتھری پیدا
ہوتی ہے دودھ جوش دیا ہوا اسقدر کہ اسکی مائیت جاتی رہے قبض شکم پیدا کرتا

ہے خونکی آمد جو دستون مین ہو اسکو بند کرتا ہے اونٹنی کا دودھ ادرار حیض
کرتا ہے۔ چکاوہی کاے کا اسہال صفراوی کیواسطے اچھی چیز ہے شیر تازہ
دوشیدہ کا زخم کے قروح کیواسطے حقنہ کیا جاتا ہے شیر گوسپند قروح مثانہ کو مفید ہے
دودھ سے تدارک جماع کے فریکا کیا جاتا ہے اور باہ کی قوت بڑھاتا ہے اور معاملین
تفخیذ کرتا ہے اور ایک وہ دودھ جو غلیظ القوام ہو تو منی کو برانگیختہ کرتا ہے اور تحریک
ہے خصوصاً وہی پیوسی دودھ سے ہیجان قوت جماع کا ہوتا ہے بیان نمک کے ترشی
دودھ بھی بجلی تر رکھتا ہے اور مائیت لینے جغرات آن ابدان مین جو گرم
مزاج مین اس سبب سے کہ ترطیب پیدا کرتا ہے اور نفخ بھی کرتا ہے اور اکثر اوقات
شکم کو نرم کردیتا ہے خصوصاً مادہ اسپ کا دودھ اور اونٹنی کا اور مادہ خر کا
پیدا ہونیکے بعد گاے کا دودھ پھر اسکے بعد گوسپند کا دودھ اور جو دودھ کہ
اسکی مائیت کم ہو وہ دودھ کبھی دست لاتا ہے اگر کثرت پیا جاے کہ ہضم نہو اور نمک
اسکی دست آور ہونے پر معین ہوتا ہے اور ماء الجبن کے مسہل ہونے پر بھی
نمک اعانت کرتا ہے لیکن جوش کیا ہوا دودھ اور وہ دودھ کہ جس مین ٹھیکریان
خواہ کنکریان وغیرہ کو جوش دیا ہو یا جو دودھ سنگ ریزہ اور لوہے کے ٹکڑے گرم
کرکے بجھانے سے گرم کیا ہو ایسا دودھ لامحالہ قبض پیدا کرتا ہے دودھ خراش
امعا کو نفع کرتا ہے کھٹا دودھ پکانے کے بعد اسہال صفراوی اور دردوں کو نفع کرتا ہے
اونٹنی کا دودھ بواسیر کو فائدہ کرتا ہے جسوقت دودھ کو مقعد کے ورم پر لگانے
قروح پر اور پیڑو کے ورم اور قروح کو اسیطرح استعمال کرین نفع کریگا اور
اور جو لذع ان اعضا مین پیدا ہوتی ہے اسمین سکون پیدا کریگا **حمیات**
شیر گوسپند اور شیر مادہ خر دق کی اچھی دوا ہے جیسا اپنے مقام مین انکا بیان
کیاجائیگا کھٹا دودھ اکثر حمیات دق کو دور کردیتا ہے اگر بخوبی اسکا گھی
نکال لیا جاے اور ایسا ہو کہ بخوبی ہضم ہوجاے تازہ دوہا ہوا دودھ ان حیوانات
کا جنکا دودھ گاڑھا ہوتا ہے اکثر حمیات مین اس سے پرہیز کیا جاتا ہے اور مناسب
نہین ہے کہ تپ کا مریض اسکے گرد و پیش جاے **سموم** دودھ فائدہ کرتا ہے اور دواے قاتلہ
کے پینے کے بعد اور تناول کرنے بحری اور شوکران اور بھنگ اور خصوصاً اس
شخص کو جسنے ذراریح اور خربق اور تافسیا اور خانق النمر اور خانق الکلب کھایا
ہو اور زہریلی دوائین جو اکال ہین یعنی اندرونی اعضا مین عفونت پیدا
کرتی ہین ان سب کو مفید ہے۔ جو شخص بھنگ پیکر مست ہوگیا ہو
دودھ پلانے سے اس کی عقل درست ہوجاتی ہے۔

لحم بفتح لام وسکون حائے حطی گوشت کو کہتے ہیں اختیار اچھی قسم گوشت کی بھیڑ کا گوشت ہے اور اس سے مراد وہ ہے کہ جس میں حرارت لطیف ہے اور جوان بچہ بکری کا اور بچھڑے چھوٹے بچے پانے گاؤ کہ ہضم بہت جلد ہوتے ہیں اور غذا لطیف ہیں اور گوشت بزغالہ میں فضول بہ نسبت حمل کے کم ہے اور جو بکری جانور کا دودھ پیتا رہا ہو اور وہ دودھ اچھا بھی ہو اسکا گوشت بھی عمدہ ہوتا لیکن اگر خراب دودھ پیتا ہو اسکا گوشت خراب ہو بلکہ بھیڑ کا گوشت اور اسیطرح دبلی بھیڑ کا بھی خراب ہے اور سیاہ بکری کا گوشت سبک ہے اور زیادہ لذیذ ہے اسیطرح اسکے نر کا گوشت وغیرہ سرخ رنگ کوئی حیوان جو زیادہ فربہ ہو اور چھٹا ہوا چر رہا ہو اسکا گوشت بھی سبک ہوتا ہے اور گوسفند یکسالہ کا گوشت غذائیت میں بھی رکھتا ہے اور معدہ کے اوپر ٹھہرا رہتا ہے۔ افضل گوشت کی وہی قسم ہے اور ہضم بھی اچھی طرح ہوتی ہے جو ہڈی سے کھرائی گئی ہو اور داہنے جانب کا گوشت بائیں طرف کے گوشت سے زیادہ سبک ہے اور سا افضل ہے اور عضل کا اوسط اور میانہ وہی جز ہے جو گوشت اور چربی سے پاک ہو۔ نرم گوشت کوئی جز پٹھا نہیں ہو وہ بھی کبھی لذیذ ہوتا ہے خصوصاً وہ گوشت نرم جس کی ترکیب دودھ کی پیدائش کیواسطے کی گئی ہو جیسے پستان کا گوشت یا اسکی نرمی لعاب پیدا کرنیکے باعث جیسے نخع زبان کا گوشت ایسے گوشت کی غذا اگر ہضم ہو جائے جید ہوتی ہے لیکن اکثر اوقات غذا بلغمی اس سے بنتی ہے لیکن زیادہ غذائیت اسکی مثل کثرت غذائیت اور تمام گوشت کے نہیں ہے بہ نسبت گوشت عضل کے ہاں پستان کا گوشت اور خصیہ مرغہائے خانگی کا گوشت کہ اسکی غذائیت زیادہ ہے جودت میں کہ وہ گوشت ہوتا ہے کہ جسکی خلقت مثل جلد بنی ہوئی ہے اڑانے کے ہو جس سے کسی عضو کے بوجھ سنبھالنے کا کام لیا جاتا ہو جیسے وہ گوشت جو درمیان رگہائے جگر وغیرہ کے بنا جاتا ہے دل کا گوشت اور اسکی جڑ کا گوشت جو مثل توشکے ہوتا ہے اسی قسم کا ہے پٹھا انکا گوشت بہت اچھا ہے اور اگر دودھ بھی نہیں اترتا ہو زیادہ غلیظ ہو جائیگا خصیہ کا گوشت اور اعضائے گوشت سے بہت فضیلت رکھتا ہے چڑیوں کے گوشت میں تیتر کا گوشت فضیلت رکھتا ہے اور مرغوں کا گوشت لطیف زیادہ ہوتا ہے اور اسمیں زیادہ غذائیت گوشت کبک اور تیہو اور تیتر کے گوشت سے نہیں ہوتی ہے جس حیوان کے مزاج میں یبوست ہے جبتک وہ چھوٹا رہے اسکا گوشت اچھا ہے بعد اسکے بڑے ہوجانیکے مترجم کہتا ہے بالطور اس فقرہ سے یہ ہے کہ خشک مزاج حیوانات سے چھوٹے قد کے حیوان کا گوشت بڑے قد کے حیوان کے گوشت سے اچھا ہوتا ہے

متن بزغالہ کا گوشت عمدہ ہے اور گوسفند کا گوشت بہت اچھا نہیں ہے اور خلط گوسپند کے گوشت سے پیدا ہوتی ہے بسا اوقات زیادہ خراب ہوتی ہے بھاری بکرا کسی طرح کا ہو اسکا گوشت خراب ہوتا ہے درندہ جانوروں کا گوشت اور جنگلی بکریاں بڑے قسم کی ہیں اور جن چیونٹیوں کی گردنیں بڑی ہیں اور دو کے اقسام کا گوشت اور خرگوش کا گوشت اور کبوتر وغیرہ ان اقسام کا گوشت جو سخت جسم ہوتے ہیں اور لوے کا گوشت اکثر تو یہی ہے کہ خلط غلیظ سودا کی پیدائش ان گوشتوں سے ہوتی ہے یا ایسے خلط غلیظ کے پیدا ہونے سودا کے میں بخشنے کے جملہ اقسام کا گوشت خراب ہے اور جڑ ہونے ان بازو کا گوشت جو محنت ریاضت سے گوشت کندہ ہو گئی ہیں انکا کیموس اچھا ہوتا ہے وحشی جانور وغیرہ میں ہرن کا گوشت اچھا ہے مگر کسی قدر مائل بسوداویت ہوتا ہے بعضا لوگ یہ کہتے ہیں ہم خسروب ہیں وہ کہتے ہیں کہ جنگلی سور کا گوشت جملہ اقسام صحرائی جانوروں کے گوشت سے اچھا ہوتا ہے اسلئے کہ یہ گوشت باوجود سبک ہونیکے بلے ہوئے سور کے گوشت سے قوی غذا دیتا ہے اور غذائیت اسکی زیادہ بھی ہے اور زود ہضم ہے اور خلط جاذ ومتین ایسی پیدا کرتا ہے جو بعض کی نظر میں واجب ہے کہ حیوان کے حالات پر بھی نظر کیجائے کہ اسکا سن اور چراگاہ اور ریاضت وغیرہ جن چیزوں کا لحاظ دودھ میں کیا جاتا ہے اور مذکور ہو چکا ہے انکے لحاظ گوشت میں بھی کرنا چاہئے طبیعت پرندے کا گوشت سب چوپایہ جانور کے گوشت سے خشکی میں زیادہ ہے گاؤ کا گوشت گوسپند کے گوشت سے زیادہ یبوست رکھتا ہے اور گوسپند کا گوشت بھیڑ کے گوشت سے خشک زیادہ ہے اور دیر ہضم ہے اور بچہ شتر کا گوشت کم غذا لطیف ہے اور گرمی زیادہ پیدا کرتا ہے خرگوش کا گوشت گرم ہے شتر مرغ کی چربی کا گوشت اور غلیظ گوشت خرگوش بیچ شوات شتر کا گوشت غلیظ ہوتا ہے بوڑھے گوشت اور آبی جانوروں کا گوشت میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور اسکے قریب بھیڑ کا گوشت رطوبت میں ہے بعضوں نے کہا ہے کہ ساہی کا گوشت رطوبت پیدا کرنیوالا ہے گوشت اس مقام کا جہاں سخت چربی ہوتی ہے جیسے پیٹ کے اوپر کا گوشت اور جلد کے گوشت گرم تر ہے افعال و خواص گوشت کی غذا مقوی بدن ہے اور بہت قریب ہے اسباب کے کہ اسکا اعتدال خون کی طرف ہو پکایا ہوا گوشت اور بھونا ہوا گوشت اسکی غذا ابالے ہوئے گوشت سے خشک زیادہ ہوتی ہے اور ابالے ہوئے گوشت کی غذا مرطوب ہوتی ہے جو گوشت مصالح گرم اور مرچ وغیرہ کے ہمراہ پکایا جائے اسکی قوت ردی ہے جو اس مصالح کی قوت ہے تلی چربی جسکو پیٹ کہتے ہیں اور عام چربی تمام بدن کے ردی الغذا

ہے اور غذائیت بھی اسمین کم ہے طعام کو معدہ کے اوپر طافی کرتی ہے یعنے معدہ کے
اوپر تیرتی رہتی ہے اور نیچے نہین اتر جاتی ہے چربی کی اتنی ہی مقدار ملانی مناسب
ہے جس سے لذت پیدا ہو۔ نمک آلودہ گوشت اگرچہ اصلی گوشت کی رو سے رطوبت
پیدا کرنیوالا ہو مگر آخر کو پھر اسکی تخفیف مین ہر قسم کے گوشت سے زیادہ ہے
ہے اور غذائیت اسکی قلیل ہوتی ہے جس گوشت مین تیلی چربی ہو جسکو پیہ
کہتے ہین وہ شکم کو نرم کر دیتا ہے اور غذائیت بھی اسمین کم ہوتی ہے اور جلدی تخمہ
اسکا دخانیت اور مرار کی طرف ہو جاتا ہے اور جلدی ہضم ہو جاتا ہے اور عقیقچہ کا
گوشت ہر ایک عضو کے گوشت سے زیادہ خراب ہے جس مین رقیق چربی کی قسم ہوتی
ہے ہضم بھی اچھی طرح نہین ہوتا غذائیت بھی اسکی بری ہے اور دیتہ یعنی چربی کی عام
چربی سے گرم بھی زیادہ ہے اور گوشت اسکی چربی سے غلیظ بھی زیادہ ہوگا گاو کے گوشت کی
غذائیت زیادہ ہے اور غلیظ ہے اور سیاہ رنگ کے گوشت جیسے نیل گاو کا امراض سوداوی
پیدا کرتا ہے بہتر گوشت بچہ جبل یعنے گوسالہ کا ہے۔ خربوزہ کے چھلکے یا تربوز کا گاوا
گوشت کو گلا دیتے ہین بہتر زمانہ اسکے کھانیکا فصل ربیع اور گرمی کی آمد کا زمانہ
انصار لے اور جو لوگ کہتے ہم منتسب ہین وہ کہتے ہین کہ اس گوشت مین باوجود غلاظت
کے ایسی لزوجت نہین ہے جیسے سور کے گوشت مین ہے اور نہ متانت یعنے استواری
قوام ہے سور کے بچہ کا گوشت غذائیت اسکی کم ہے اسلیے کہ تحلیل اسمین زیادہ ہے
اور رطوبت بھی اسکی شدید ہے بط کا گوشت غذائیت زیادہ رکھتا ہے اور حرارت
غذا مین مثل غذاے مرغ وغیرہ کے نہین ہے اور بط کے پٹھے کا گوشت لذیذ ہوتا ہے
اور سکے جگر کا گوشت اچھا ہے اور کھانے مین بھی لذیذ ہے اور غذا اسکی اچھی نہتی ہے
شوربہ کا گوشت کاسر ریاح ہے بہت دور سڑ جاتے ہے۔ یہی گوشت ہے جسمین چربی
کم ہے اور خشکی اسپر غالب ہو نظر اصلی خلقت کے زشت نگاہ گوشت بہت پیدا
کرتا ہے چربی جنگلی گدھے کی اچھی چیز ہے کلف پر طلا کرنیکے واسطے اور چربی طیار
بط کی بھی یہی اثر رکھتی ہے جلا جیسے جو رطوبت حملان کے گوشت کی پٹھے بہق
پر طلا کیجاتی ہے اور مینڈک کے گوشت کی رطوبت بالخورہ پر لگائی جاتی ہے
اورام و شوربا گاو کا گوشت سرطان پیدا کرتا ہے اسیطرح اقسام گوشت کے جو
غلیظ ہون ورام سخت وادی کی تحلیل کر دیتی ہے جراح و قروح گاو کا گوشت کھجلی اور داد
خراب پیدا کرتا ہے اسیطرح جو گوشت غلیظ ہو جیسے جو بیل کا گوشت حمل کا بچہ داد ریکھا
جاتا ہے گاو کا گوشت جذام پیدا کرتا ہے اور وہ اقسام دوالی کی بھی اگر کثرت ہو تو
اور گوشت جو غلیظ ہون و سین بھی و رپچھ کا گوشت فساد پیدا کرتا ہے سخت ہو کر

گوشت خرگوش مین بعض قتریلے رزہ و مفاصل کا پتھہ پایا جاتا ہے یہ پی جو کل کرتا ہے جو خشبا و عرقی کا
اگر کرتا ہے نیولے کا گوشت درد ہاے مفاصل پر بطور ضماد کے لگایا جاتا ہے جنگلی
گدھے کا گوشت روغن قسط ملا کر اچھی دوا مالش کی ہے پٹھے کے درد کیواسطے اور
جو ریح غلیظ دالے مقام پر ہون سانپ کے گوشت جذام کیواسطے ویسا ہی
مفید ہے جیسا باب جذام مین تفصیل لکھا جائیگا اور ساہی کا گوشت جذام کیواسطے
اچھی چیز ہے **اعضاے سر** گدھ کا گوشت اور جملہ اقسام گوشت کے جو غلیظ ہون
وسواس پیدا کرتا ہے بسبب اس تجفیف کے جو انمین ہے نیولے کا گوشت شراب کر
مرگی کے مریض کو دیا جاتا ہے جسکا نفع ظاہر ہوتا ہے **اعضاے چشم** زغارہ کا
گوشت جلا کر اسکی راکھ سپیدی چشم پر لگائی جاتی ہے درندہ جانوروں کا گوشت
اور جن جانورونکے پنجے مین گرفت کرکے شکار کرتے ہین انکا گوشت آنکھ کو مفید
ہے اور آنکھ کو قوت دیتا ہے **اعضاے صدر** سرطان نہری کا گوشت سل
کے بیمارونکو بہت مفید ہے بچہ پرندونکا گوشت خوانیق کا ہیجان کر دیتا ہے مگر
اسکا بطور مضمون کے ہے (مضمون یک غذاے خاص ہے) **اعضاے غذا** بھنے گوشت
غلیظ اور پر فضول ہے جیسے سب طحال کو گندہ کر دیتے ہین مگر سختی گاو کے گوشت کی
سوکھے وخفیان اور زعفران ڈال کر سیلان مواد کو بطرف معدہ کے روکتی
ہے بوے کا گوشت اکثر بد بو ہر اسکا ان چیزون نہین ہوتا ہے جسکی منفعت فساد مزاج
اور استسقا اور سدہ ہاے طحال جگر مین ہے اور بہتر یہ ہے کہ استسقا کیواسطے بطور قرص
کے بنایا جاوے تاکہ پیاس نہ بڑھاوے بعض آدمیون نے درندہ جانورونکے گوشت
کی مدح کی ہے اس معدہ کیواسطے کہ جس مین برودت اور رطوبت ہو اور ضعف اس معدہ
مین ہو پس ان کیفیات مین درندہ جانورونکا گوشت فائدہ کریگا اور جلد ہضم
ہو جاتا اور معدہ سے اتر جاتا اور دیر مین ان دونون اوصاف کا ہونا خود دونون
بحسب غلاظت اور رقت غذا کے نہین ہوتے اسلیے کہ صحرائی سور اور خانگی
کا گوشت برابر قوائی نہین لوگونکے جنکو اسکا تجربہ ہوا ہے بہت جلد ہضم ہوتا ہے اور جلد
سے اتر جاتا ہے اور غذاے قوی بالزوجت اور غلیظ ہے گوشت بارہ سنگے کا بھی بوجہ
غلیظ ہے مگر بہت جلد معدہ سے اتر جاتا ہے ساہی کا گوشت سکنجبین ملا کر استسقے
کو نافع ہے بوے کا گوشت سدہ ہاے جگر اور ضعف جگر اور فساد مزاج کو اسی جگر کے
نفع کرتا ہے اور استسقا کو بھی مفید ہے درندون کا گوشت اور جنگل والے جانورون
کا گوشت معدہ کو قبول نہین ہوتا **اعضاے نفض** گاو کا گوشت صفراوی کیفش
کو بطرف اسہال کے منع کرتا ہے خرگوش کا گوشت بھنا ہوا قروح امعا کو مفید ہے

ساہی کا گوشت سکھایا ہوا ہمراہ سکنجبین کے درد گردہ کو مفید ہے بڈھے مرغ کا شوربا قولنج اور امراض سوداوی کو مفید ہے بجرائی گدھے کی چربی روغن قسط ملا کر اس درد گردہ کو فائدہ کرتی ہے جو ریح غلیظ سے عارض ہوا ہو اور تیہو جانور اور ریخیہ مارنے والے جانوروں کا گوشت بواسیر کو مفید ہے شوربا گاؤ گوشت کا بطور یخنی کے اسہال صفراوی کی اچھی غذا ہے اسکو بند کر دیتا ہے اسیطرح اسکا قریص دھنیا اور سرکا اور دیگر اقسام کی ترشی جو مشابہ سرکہ کے ہو اور تھوڑی سی زعفران ملا کر اسیطرح چڑیوں کا گوشت بھنا ہوا اور بے بھنا ہوا قبض پیدا کرتا ہے خصوصًا کبک اور تیہو کا گوشت اور ان سے زیادہ قوی لوا اور چکاوک کا گوشت خصوصًا جبکہ ابالے جائیں اور یخنی انکی پھینک دیجائے اونٹ کا گوشت ادرار بول کرتا ہے فربہ گوشت تلیین شکم بہ نسبت غیر فربہ کے زیادہ کرتا ہے خصیات گاؤ کا گوشت دربارہ گھا اور زکو ہی اور بڑی بڑی چڑیوں کا گوشت چوتھیا بخار اور لرزہ پیدا کرتا ہے **سموم** نیولے کا گوشت سکھایا ہوا شراب میں ڈالکر سموم کو فائدہ کرتا ہے اور ہملان کا گوشت جلایا ہوا سانپ و بچھو اور عقرب جرارہ کے کاٹنے کو مفید ہے اور شراب ملا کر دیوانے کتے کے کاٹنے کو اور مینڈک کا گوشت ڈنگ مارنے کے زہر کو مفید ہے۔

حرف میم

جن دواؤں کا نام حرف میم سے شروع ہے انکا بیان۔

مسک بکسر میم و سکون سین مہملہ جسکو ہندی میں کستوری کہتے ہیں **ماہیت** یہ ناف ایک جانور کی ہے جو مثل ہرن کے ہوتا ہے بعینہ جسکے دو دانت سپید باریک بلند اوپر کی طرف اٹھے ہوئے مثل سینگ کے ہوتے ہیں **اختیار** بہترین قسم مسک کی معدن کے لحاظ سے تبت کی مسک ہے بعضوں نے کہا ہے بلکہ چین کی مسک بہتر ہوتی ہے اسکے بعد خرخیری اسکے بعد ہندوستان کی اسکے بعد دریائی مشک اور اس جانور کی چراگاہ کے لحاظ سے وہ اچھی ہے جو سنبل کو چرتا ہو اسکے بعد سنبل الطیب کو اسکے بعد مرا اور رنگ کے لحاظ سے اچھی وہ مشک ہے جسکا رنگ مثل سہی کے زرد ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور بعضونکے نزدیک یبوست اسکی زیادہ ہے **افعال و خواص** لطیف ہے اور مقوی بھی ہے زینت تجمیر پیدا کرتی ہے جس وقت کسی جوشاندہ میں پڑے اعضائے سر مشک اور زعفران اور تھوڑا سا کافور ملا کر اگر ناس لیا جائے درد سر بارد کو فائدہ کریگا اور تنہا مشک کی ناس بھی مفید ہے اس لیے کہ اس میں تحلیل کی قوت ہے دماغ معتدل کیواسطے تقویت دینی ہے **اعضائے چشم** آنکھ کو قوی کرتی ہے اور رطوبت چشم کو خشک کرتی ہے اور تیلی پھلی سپیدی آنکھ میں ہو اسکو دور کرتی ہے **اعضائے صدر** قلب کی تقویت اور تفریح کرتی ہے اور خفقان والے کو نفع کرتی ہے **سموم** تریاق سموم ہے خصوصًا بیش جسکو سنکھیا کہتے ہیں۔

مصطگی مشہور دوا ہے **ماہیت** رومی مصطگی سپید ہوتی ہے اور قبطی سیاہی مائل ہوتی ہے درخت اسکا اجزا میں تھوڑی سی مائیت اور بہت سی ارضیت رکھتا ہے اور مصطگی میں لطافت اور نفع کنندگی زیادہ ہے **اختیار** بہتر رومی مصطگی ہے جو سپید ہو چمکتی ہوئی پاک صاف اور اصلاح خراب مصطگی کی اسطرح کی جاتی ہے کہ اسکو سرکہ میں چند روز بھگو دیتے ہیں اور پھر نکالکر خشک کر لیتے ہیں پس اسکی کثافت وغیرہ سب دور ہو جاتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور اسکی تسخین اور تجفیف کنندگی سے کمتر ہے اور اسکے درخت میں تبرید تجفیف شدید نہیں ہے جو مصطگی میں اسکے درخت سے تسخین کی قوت زیادہ ہے مترجم نے بمقام جموں اپنی مصطگی دیکھی جسکو درخت سے نکالے ہوئے چند دن گذرے تھے کہ ابھی تر تھی تازہ ہونیکے انگلی میں دبانے سے دبجاتی تھی اور چپکتی تھی وہاں بخوبی دریافت ہوا کہ یہ جو اسکا درخت جسکو چیڑ کہتے ہیں اسی درخت کا یہ گوند ہے اور سیاہی کو مائل تک جنگل ریاست کشمیر میں لگا ہوا ہے جب درخت سے یہ گوند چھڑایا جاتا ہے زردی مائل ہوتا ہے بیماروں پر اسی تازہ مصطگی کا تجربہ بھی کیا تو کچھ کمی اثر میں نہیں پائی گئی **افعال و خواص** قابض ہے محلل ہے اور تمام اجزا اسکے درخت کے قابض ہیں اجزائے درخت کی ترکیب ہے اصلی میں ہیئت مفرقہ اور جوہر ارضی سے ہوا وہ اس درخت کی جڑیں اور ان جڑوں کے چھلکے قائم مقام اقاقیا اور ہیوقسطیداس کے ہے اور اسکا بدل ہے اسیطرح اسکی پتی کا عصارہ بھی ہے اور اسکے چھال کا عصارہ بھی جو فائدہ ہے اسمیں قبض کی شدت ہے جالینوس کی رائے میں اشبہ بحق بھی ہے کہ اسکے جمیع اجزا میں قبض کے ساتھ تلیین بھی ہے اسیطرح مصطگی کے روغن جو بنائے جاتے ہیں ان میں بھی قبض اور تلیین ہے روغن قبطی مصطگی جو مائل بسیاہی ہوتی ہے اسمیں قبض کمتر ہے اور تجفیف اسمیں زیادہ ہے لہذا اسکا استعمال زیادہ مناسب ہے جس وقت تحلیل قوی کی حاجت ہو لیکن رومی میں قبض کے ہمراہ تلیین اور تجفیف ہے اسکا اثر معدہ اور آنتوں کے ہوتا ہے رومی مصطگی لطیف زیادہ ہے بسبب اپنی لطافت کے اور بسبب تلیین اپنی حرارت خفیفہ کے بلغم کو پگھلا کر بہا دیتی ہے اور باوجود اس فرق کے مصطگی کی قبض اور کثافت ہے

ایک کوندے کمتر ہو زینت منجن کی دوا ونمیں پڑتی ہو غرغرہ یعنے اپٹنہ میں داخل کیجاتی ہو یہ حسن کو جلد کے نمایان کردیتا ہو اورام و دبثور جو نکہ اسمیں قبض ہو کیونکہ سمنا اندرونی اعضائے اورام کو نفع کرتی ہو یہ سیاہی مائل قبطی مصطکی صلابات باطنی کو زیادہ موافق ہو اور یہی سیاہ قسم اورام نملیہ کو مفید ہو جراح و قروح عصارہ اسکا اور اسکی پتی کا جوشاندہ ساعیہ یعنے پھیلنے والے اورام اور بثور کو پھیلنے سے منع کرتا ہو روغن اسکے درخت کا ترکھجلی کو نفع کرتا ہو یہانتک کہ مواشی اور کتون کی کھجلی کو نفع کرتا ہو جوشاندہ اسکی پتی کا اور عصارہ قروح پر ڈالا جاتا ہو یہ پس کو شت اگالاتا ہو اسیطرح ٹوٹی ہوئی ہڈیون پر اسکا ڈالنا انکو ملا دیتا ہو اور درست کر دیتا ہو اعضائے سر چبانا مصطکی کا سرسے بلغم کو کھینچ لاتا ہو اور سرسے بلغم کا تنقیہ کر دیتا ہو اسیطرح مصطکی کا مضمضہ بھی مسوڑھے کو مضبوط کر دیتا ہو اعضائے چشم پلکونکے بال اگر اکھڑ گئے ہون تو انکو واسطے سیدھے کرنیکے مصطکی کا عرق لگایا جاتا ہو اعضائے نفض نفث الدم کو مفید ہو خصوصا اسکی جڑ کا جوشاندہ اور جڑ کے پوست کا جوشاندہ اعضائے غذا معدہ اور جگر کی تقویت کرتی ہو اور اشتہا کو کھولدیتی ہو معدہ کو خوشبودار کرتی ہو ڈکار بڑھاتی ہو بلغم جو معدہ میں ہو اسکو پگھلادیتی ہو اور نفخ اور ورم معدہ اور جگر میں نرمی پیدا کرتی ہو اعضائے نفض جگر اور امعا کو قوی کرتی ہو اور سانئے اورام کو نفع کرتی ہو جوشاندہ اسکی جڑ کا اور اسکے پوست کا قولنج کو اور زوسنطاریا اور سحج یعنے خراش امعا کو نفع کرتا ہو اور اسیطرح اسکی پتی کا جرم بھی ۔ اور جو خون رحم سے آتا ہو اور جملہ اقسام کے درد جو رحم میں ہون اور جو رطوبات تراب رحم سے نکلتے ہون انکو اور رحم اور مقعد کے ورم جو ہون انکو نفع کرتی ہے اسی طرح روغن اسکے درخت کا ادرار کرتا ہے ۔

مقو بفتح میم دوم واو اور میم کو فتحہ اور واو کو تشدید بھی پڑھتے ہیں ماہیت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے مختلف شکل کے رنگ برنگ ریقون ہوتے ہیں اور اسکا غبار بھی مائل بقبض اور تلخی لیے ہوتا ہو بو اسکی پاکیزہ ہوتی ہو زبان کو چھیلتا ہو اور چبانے میں گرمی پیدا کرتا ہو یہ ایک نبات کی جڑ ہو اور یہی جڑ مستعمل ہو اور بلاد مقدونیا میں بکثرت ملتی ہو اختیار بہتر وہی ہو جو صاف سپید پاکیزہ ہو اور روشن ہو اور خواص کی اصلاح سرکہ میں بھگو کر بعد چند روز کے خشک کر لینے کو ہو جاتی ہو طبیعت تیسرے درجہ میں گرم خشک ہو اور اسمیں ایک رطوبت غریبہ ہو نفخ پیدا نفخ پیدا ہوتا ہو خواص لطیف ہو جلا زیادہ کرتی ہو مفتح ہو قوت میں سنبل الطیب کے

مشابہ ہو مگر تسخین اور تقبیض میں زیادہ ہو آلات مفاصل پلانیسے اور طلا کرنیسے درد ہائے مفاصل کو نفع کرتی ہو اعضائے سر زیادہ استعمال اسکا درد سر پیدا کرتا ہو بسبب لطیف کر دینی اس رطوبت کے جو اسمیں موجود ہو اور اسمیں تحدید بھی ہو اعضائے غذا جگر بارد کو نفع کرتی ہو اور جو نفخ جگر بارد میں ہو اسکو مفید ہو اعضائے نفض عسر بول کو پلانیسے اور ضماد کرنیسے نفع کرتی ہو اور اسیطرح درد ہائے مثانہ کو بھی اور جو فضول مثانہ میں مختقن ہو گئے ہون انکو بھی فائدہ کرتی ہو حیض کا ادرار کرتی ہو اور تمام اقسام رحم کے درد کو نفع کرتی ہو یہانتک کہ اسکے پانی میں بیٹھنا بھی مفید ہو قروح اور قراقر اور نفخ کو بھی تحلیل کرتی ہو

مازریون ۔ ماہیت اسکی ایک جڑ اور درخت شیرو از یتوعات کے قسم سے ہوتا ہو اسکی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک کی پتیان چوڑی اور پتلی ہوتی ہیں دوسرے کی پتیان چھوٹی اور گندہ ہوتی ہیں اور یہ قسم دونوں میں بہت خراب ہو اور جو سیاہ قسم اسکی ہو وہ زہر قاتل ہو اختیار بہتر مازریون کی وہی قسم ہو جسکی پتی چوڑی ہو اور رنگ میں زیتون کے مشابہ ہو اور نازک ہو لیکن چھوٹی پتی کی مازریون اور جسکی پتی اینٹھی ہوئی ہو خراب ہو کبھی مازریون کا ضرر تحلیل کے ذریعہ سے توڑ دیا جاتا ہو یعنے پتی کی تحلیل بعضیں قواعدے کرتے ہیں جو حیلا کسیری ہیں طبیعت چوتھے درجہ میں گرم خشک ہے افعال و خواص تیز ہو تنقیہ کرتی ہو مقشر ہو سوزش کرتی ہو اسکی شدت ہو یا مادہ سیر کر جانیکے بعد اسکی شدت بڑھجاتی ہو زینت جملہ اقسام مازریون سے بہق و برص و زخش بیطلا کیجاتی ہو خارج بدن پیاوں کبھی اسمیں گندھک بھی ملائی جاتی ہو اکثروں بیمار ہونے کے واسطے جراح و قروح تمام اقسام اسکے اوپر لگائے جاتے ہیں اور ان قروح پر جو جرک آلودہ ہون ۔ شہد ملا کر یس پٹری کو گرا دیتا ہو اسواسطے کہ اسمیں ایک جوہر محلل اور اکال ہے اسیطرح تر کھجلی کو سکھا دیتا ہو اعضائے سر اسکے جوشاندہ کو مضمضہ کیاجاتا ہو جو خون سیاہ مازریون کے جوشاندہ کو بیچ دانت کے درد میں سکون پیدا کرتا ہو اور کبھی مقعد جیسی مازریون اور سیاہ مرچ موم کے ہمراہ اس دانت پر رکھتے ہیں جس میں درد ہوتا ہو اعضائے غذا مازریون جگر کو بہت مضر ہو اعضائے نفض استسقا کا پانی براہ اسہال نکالدیتی ہو خصوصا وہ مازریون جو ایسے وقت توڑی جائے جب اسمیں پھول آتا ہو مازریون کی حدت اسطرح پر توڑی جاتی ہو کہ اسکو سرکہ میں بھگوکر خشک کرلیں مقدار شربت بھگونے میں اسکے چھ درم تھی جو برابر دو ڈیڑھ تولہ کے ہو تین پاؤ پانی میں اتنا جوش دین کہ ایک چھٹانک رہ جائے بعد

اسکے چھان کر لیا جائے بڑے بڑے کیڑے اور کدو دانہ کو بھی نکالیتی ہے خصوصاً
ایک نسخہ ناخن ماذریون کی تو درج کو بھی کے جوشاندہ میں کہ جس ماذریون
کے بائیس درہم جو برابر سوا چار تولہ کے ہوتے ساڑھے آٹھ تولہ شراب میں دو مہینے
تک بھگو رکھتے ہیں اور پھر صاف کرکے پھر دو مہینے تک بھگوتے ہیں اور پھر چھان
کر لیتے ہیں اسکے بعد اس ماذریون کو بوزن مناسب استسقا کیواسطے اور
خون ولادت کے تنقیہ کیواسطے پلاتے ہیں جوشاندہ ماذریون کا عسر البول
جو بہت شدت کر رہا ہو اسکو مفید ہے بعضوں نے کہا ہے کہ ماذریون خلط
سودا اور اخلاط بلغمیہ کی مسہل ہے خصوصاً جبکہ چند وزن اسکے افسنتین … ملا
اور بعض طبیب یک مثقال ماذریون اور دو مثقال افسنتین کو … بنے ہوئے
شہد میں ملا کر اسی کے شیاف طیار کرتے ہیں سوا جبکہ اگر ماذریون سے زرد آب کا
اخراج منظور ہو اور ادویہ مسہلہ بھی ملا دیے جائیں اور اگر اس سے اسہال …
مطلوب ہو جب بھی یہی ترکیب کرنی چاہئے بس ادویہ مسہلہ سودا اسکے ہمراہ
ملا کر استعمال کیجائیں سموم ہوام کے نیش مارنے پر ماذریون پلائی جاتی ہے کسی
شراب مناسب کے ہمراہ خصوصاً سیاہ قسم ماذریون کی آرد جو ملا کر … اور بائی …
گولیان وغیرہ تیار کرین اسکے کھانے سے … اور کتے مرجاتے ہیں جو ماذریون
کہ سم قاتل ہے اسکی مقدار دو درہم کہ … قے اور اسہال کے ذریعہ سے قتل کر دیتی ہے
مرو بفتح میم و سکون را آصما جسکو ہندی میں کنوچہ کہتے ہیں ماہیت بعضی لوگ
کہتے ہیں کہ اسکی کئی قسمیں ہوتی ہیں ایک قسم کی بو بابونہ کی … جسکو مرماحوز کہتے ہیں
زیادہ گرم اور زیادہ خشک ہوتی ہے ایک قسم اسکی … جس میں بو کم ہوتی ہے جسکا
نام سموسا ہو یہ گرم ہے تری کے ساتھ تیسری قسم اسکی سپید کنوچہ ہے جو معتدل
ہے اور اسمین تفریح کی بھی قوت ہے اور مجھے گمان ہے کہ جو قسم تفریح پیدا کرتی ہے
اسکے قریب قریب گاؤزبان ہے چوتھی قسم اسکی جسکا نام مرطورس ہے اور گرم
خشک ہے اور لطیف ہے پانچویں قسم اسکی مشہور ہے … جیسا کہا گیا ہے اور
اسکو ہم آگے بیان کرینگے طبیعت دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور … جب
اقسام پنجگانہ ہر ایک قسم کی طبیعت میں اختلاف بھی ہے خواص تمام اقسام اسکے
ریاح کو پھیلا دیتے ہیں اور لطیف ہے اور محلل نفخ اور بلغم کی ہے سدوں کی تفتیح
کرتی ہے کہیں کے سدے کیوں نہوں اعضائے سر … درد ہوتا ہے
ایسی … دھو کر ٹپکائی جاتی ہے اور کانکی خشکی کیواسطے بھی اسیطرح ٹپکاتے ہیں
درد سر جو حرارت سے ہو اسکو نفع کرتی ہے اور جملہ اقسام مرو نیکنوچے کے درد سر

بارد کو نفع کرتے ہیں لیکن جو قسم خوشبو ہے اس سے درد سر پیدا ہوتا ہے
خصوصاً جب شراب پینے کے بعد سونگھا جائے اعضائے غذا … معدہ میں تحلیل
کرتی ہے درد معدہ کو نفع کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اعضائے نفض
امعا کو تقویت دیتی ہے اور تخم کنوچہ بریان کرکے خراش امعا اور درد شکم
کو نفع کرتا ہے اور اگر بھونا نجائے اسہال بلغم کریگا۔
مرماحوز اسکی ماہیت مشہور ہے اسکا پھول عنبر ماکول … ہے اور اسکی …
جسمیں عطریت ہوتی ہے طبیعت دمشقی نے کہا ہے کہ مرماحوز …
دو … واسطے زیادہ گرم اور زیادہ قوی ہے تیسرے درجہ میں گرم اور دوسرے
درجہ میں خشک ہے افعال و خواص لطیف ہے محلل ہے مسکن …
تنقیح کرتی ہے کہیں کے سدے کیوں نہوں اعضائے سر درد سر کو …
تسکین دیتی ہے جب شراب میں داخل کیجائے لیکن جب شراب پینے …
سونگھیں تو سر میں درد پیدا کرتی ہے مگر اسکے سونگھنے سے اور جوشاندہ کی بھاپ …
بخارات وہ صداع بارد کی تحلیل ہو جاتی ہے اور اس تحلیل میں …
ہے اعضائے غذا معدہ کو قوی کرتی ہے اور سدے ہائے اعضائے اندرونی کی تفتیح
کرتی ہے اور رطوبت معدہ کو خشک کر دیتی ہے اعضائے نفض امعا کی تقویت کرتی ہے
مقل الیہود … مقل المکی مقل ہندی بعض گوگل کہتے ہیں ماہیت …
کی کئی قسمیں ہیں مقل صقلبی اور ایک قسم عربی وہ مقل … کے مغایر ہے
قسمیں از قسم … اور گوند کے ہیں مقل … ایک درخت کا ہے جسکا … نام …
جو مشابہ درخت خرما کے ہوتا ہے اختیار بہتر دونوں گوند کی وہی قسم ہے جو کبود
اور صاف اور تلخ لکڑیوں سے پاک صاف پانی میں جلد گھلنے والی ہے خوشبو
ہو … جو اسکا اختیار ہے اسمیں خارکی بوآتی ہے مقل الیہود جب پرانی
ہو جائے اسکی تلئین کی قوت زائل ہو کر تخفیف کی قوت اسمیں آجاتی ہے
طبیعت مقل مکی سرد خشک ہے اور مقل الیہود اول درجہ کے آخر میں گرم ہے
اور ملین ہے خصوصاً مقل صقلبی اور مقل عربی میں کہ استعداد زمانہ تخفیف …
کرتا ہے خواص و افعال محلل ہے تا اینکہ خون بستہ کی بھی تحلیل کرتی ہے ملین …
منضج ہے کاسر ریاح ہے اور نوع صقلبی میں تلئین بشدت ہے اور مقل عربی میں
یبوست زیادہ ہے لیکن تازہ قسم میں اسکی یبوست نہیں ہے اور اورام و ثبور …
سوداوی اور ورام کی تحلیل کرتی ہے خصوصاً جبکہ بوزہ دار سے … میں گھو کر
لگائی جائے اسیطرح جملہ اورام بارد کی تحلیل کرتی ہے اور تحلیل کی … وہ

قسم جسکے درخت مین پھل نہین آتا ہر اور یہی قول ایبودیہ خنازیر کو دور کرتی
ہر اور اسکا جوشاندہ اندرونی اورام اور صلابت و رحم کی دوا ہر جراح و قروح
سرکہ ملاکر سعفہ پر لگائی جاتی ہر آلات مفاصل فسخ عضل کو فائدہ کرتی
ہر اور تشنج اور صلابت عصب اور اسمین گرہ پڑجانیکو مفید ہر اعضائے نفض صدر
قصبہ ریہ کے اقسام درد اور اسی کے اورام کو نفع کرتی ہر اور پرانی کھانسی اور
درد ہائے پہلو کو مفید ہر مقل عربی اورام خنجرہ اور حلق کو فائدہ کرتی ہر اعضائے
نفض کو اسیر کو پلانے سے اور حمول کرنے اور دھونی دینے سے نفع کرتی ہر اور اسکے
خونکو بند کر دیتی ہر اور سنگ گردہ کو نافع ہر جب لیموے سہلہ مین ڈالکر پلائی جائے
خوارش معاکو مفید ہوگی اور ادرار بول اور حیض کرتی ہر کبھی مقل مکی کی نسبت لکھن
کیا جاتا ہر کہ یہ بھی مدر ہر اور اسمین شک نہین ہر کہ وہ قبض پیدا کرتی ہر اور پتھری
ریزہ ریزہ کر دیتی ہر مقل عربی جو صاف اور سرخ ہو جب قدر دو مثقال اسکی مسکہ
ماء العسل ملاکر پی جائے بلغم کو نیچے اتار لائیگی دونون قسم کے مقل ورم انثیین کی
تحلیل کرتے ہین اور منہ زخم کا جو بند ہو گیا ہو اسے کھول دیتے ہین جب انکو نیچے آ کر
لاتے ہین ہم کو پاک و صاف کر دیتے ہین اور اورام مقعد اور انثیین کی تحلیل کرتی ہر
ہین سموم ہوام کے کاٹنے کو فائدہ کرتی ہر۔

میاہ جمع ماء کی ہر جسکو پانی کہتے ہین اختیار پانی کے اقسام فاصلہ و مجموع
کو مجھے کتاب اول فن کلیات مین لکھ دیا ہر وہین سے اسکو معلوم کرنا چاہئے
خراب پانی وہی ہر جو ٹھہرے ہوئے اور بستہ مین یا ماؤن کے گڑھون مین جمع
ہوئے ہین اور نیز اس قسم کے فرد اور بو کا غلبہ ہو گیا ہر کدورت بھی ایسے تیزی نہ لئے
پینے کا موقع بھی ہین اور روزن مین جاری ہین تخمہ اور تشنگی کی طرف بہت جلد منتقل
ہو جاتا ہین انکے اور نیز ایک خرابات سبزی وغیرہ کی پڑی ہو اور کوئی خیر پانی ہی
جدا کرنا بہیت کے انپر جلکی ہو شل کالی وغیرہ کے یعنی جاننا ضرور ہر کہ بو نغا
پانی کے ضرر کا تدارک دودھ اور شراب غلیظ اور نشاستہ سے کیا جاتا ہر اور
شنجی پانی کا تدارک شراب یا پانی رقیق سے کیا جاتا ہر اور علیہ الطعام پینے سے بچنے جو
ایک پھل ہر اور ہرے کھیرے اور ان ترکاری پینے جو دست آور ہین اور ادرار
کرتے ہین۔ گاڑھے پانی جنمین کدورت ہو انکے ضرر کا تدارک لطفات سے کیا جاتا ہر
جیسے لہسن پیاز گندنا۔ شراب جو غلیظ نہو اسے پانی کے اوپر اسکے پینے سے ان
پانیو نکا ضرر دور ہو جاتا ہر خصوصاً اگر اسمین پانی تھوڑا ملا کر اس شراب تو پینے
باخشونت پانی یا گاڑھے پانی کو کہتے ہین یا وہ تیز پانی جو بہت جلد گزرتا ہو

کہتے ہین اور کبھی آب خشن اس پانی کو کہتے ہین کہ جس چیز کو اس پانی سے
دھوئین اسکو زیادہ صاف کردے۔ تلخ پانیکی اصلاح شیرینی کے اقسام سے
کیجاتی ہر اور آب شور کے اصلاح خرنوب شامی اور حب الآس اور زعرور اور
پنڈول اور آرد جو کیجاتی ہر اور خراب پانی کسی قسم کا ہو سرکہ سے اسکی اصلاح
ہوجاتی ہر طبیعت سمندر کا پانی تیز اور باحدت ہر اور بورقی پانی تسخین اور
تجفیف پیدا کرتا ہر نحاسی اور حدیدی پانی یعنے جو پانی تانبے کے معدن ہو کر آوے
اور شی کی کانکے قریب آتا ہے اسکا اثر کسیطرح اسمین پہونچتا ہر احشائے اندرونی کو
نفع کرتا ہر خواص سرد پانی ان لوگونکو مضر ہر جنکے بدنمین سدے پڑے ہون لیکن سرد
پانی مفید ان لوگونکو ہر جنکے بدنمین تخلخل اور ڈھیلا پن ہو اور کسی قسم کی رطوبت
ان کے بدن سے بہتی ہو اور وہ لوگ جنکے بدنمین سیلان رطوبات سے کوئی مرض
پیدا ہوا ہو انکو بھی مفید ہر اور سرد پانی ہر ایک قوت کو اپنے فعل پر قوی کرتا ہر بشرطیکہ
اسکی برودت درجہ اعتدال پر ہو میری مراد قوت سے قوت ہاضمہ اور جاذبہ اور ماسکہ
اور دافعہ ہے۔ ہرنیت دریائے شور کا پانی بدنکے پھٹ جانیکو جو سردی سے ہو
فائدہ کرتا ہر قبل اسکے اس شقاق مین قرحہ پڑگئے ہون اور جونکو قمل کرتا ہر اور
جو خون جلد کے نیچے بستہ ہوگیا ہو اسکو تحلیل کر دیتا ہر کبریتی پانی بہق اور برص کے
واسطے اچھی چیز ہر اورام و بثور کبریتی پانی اور مفاصل و صلابات کو اور جو
مسخے نکلتے ہون انکو فائدہ کرتا ہر جراحات و قروح جن زخمونمین گڑھے پڑگئے ہون
آب خالص کا استعمال ان پر مضر ہر اس سبب سے کہ ان مین رطوبت پیدا کرتا ہر اور
خالص طینی کا استعمال قروح کے واسطے تدبیر نا جائز ہر آب بیا کا استعمال
خشکارش کو تر کھجلی اور درد کو فائدہ کرتا ہر کبریتی پانی بھی تر کھجلی اور درد کو نہانے میں
مفید ہر اسیطرح سعفہ کو بھی آلات مفاصل آب بیا وغیرہ کے امراض
کو فائدہ کرتا ہر خصوصاً جبکہ اس سے نہایا جائے۔ جیسے رعشہ اور فالج ہو خود
وغیرہ کبریتی پانی بھی اسی طرح کا ہر اور تمام اقسام درد مفاصل اور اس کے
کے درد کو جسمین برودت آ گئی ہو فائدہ کرتا ہر اعضائے سر مرگی کے بیمار شیر گرم
پانی سے نفع پاتے ہین اور آب گرم سے انکو ضرر پہونچتا ہر نہار آب بیا کا درد سر بارد کو
نفع کرتا ہر نحاسی پانی منہ کے اور کان کے امراض کو فائدہ کرتا ہر اعضائے چشم
افتادہ زمین کا پانی جسمین گھاس نہو آنکھ کو ضرر کرتا ہر اعضائے صدر
بہت سرد پانی سینہ کو مضر ہر علاوہ بران یہ بھی ہر کہ مطلق پانیکی رطوبت
قصبہ ریہ کو مضر ہر بسبب اسی ترطیب کے جو پانی مین ہر اور ریہ قصبۂ ریہ

تخفیف کا محتاج ہو۔ نیم گرم پانی ورام حلق اور لہاۃ اور سینہ کو مفید ہو آب دریا کا نطول ورام پستان پر کیا جاتا ہو بورقی پانی پیشتر بچھو کے نقصان کو ہر شئے پانی نفث الدم کو مفید ہو حدیدی پانی طحال اور معدہ کو فائدہ کرتا ہے اور اسیطرح نحاسی پانی قرحہ بسبب سے ہوا **اعضائے غذا** زیادہ سرد پانی اُن لوگونکو مضر ہو جنکے بدن سدے ہوتے ہیں۔ آب یا برف معدہ کیواسطے زبون ہے بخار آب دریا کا استسقا کو فائدہ کرتا ہو اور بورقی پانی کا پلانا بھی اسیطرح مفید ہو کبھی بسبب اپنی بورقیت کے معدہ رطب کو بھی فائدہ کرتا ہو شبّی پانی قے کو روکتا ہو اور نفث کرتا ہو اسیطرح میاہ حمات یعنے گرم چشمونکے پانی جو قابض ہوں کبریتی پانی طحال کے درد کو مفید ہو اور جگر کے بھی ورم اور درد کو **اعضائے نفض** آب دریائے شور یعنے ٹھرو ہے کیواسطے حقنہ کیا جاتا ہو اور کبھی آب دریا پیٹ پلایا جاتا ہو اس سے دست آجاتا ہو بعد اسکے شوربا مرغ کا پلاتے ہیں تاکہ سوزش جو دریائے شور کے پانی پینے سے ہوئی ہو مٹ جاے اور شبّی پانی اسقاط حمل کو روکتا ہو اور اخراج حیض کو بھی کبریتی پانی زخم کے درد کو مفید ہو بہت سڑا پانی باہ کو مضر ہو اور قبض شکم پیدا کرتا ہو اور منی کی حرکت اور اسکے سیلان کو پھیلا دیتا ہو شور پانی دست لاتا ہو بعد اسکے پھر قبض پیدا کرتا ہو بسبب اپنی تخفیف کے جملہ اقسام کے معدنی پانی پینے سے پیشاب اور حیض کے آنے میں دشواری پیدا ہوتی ہو اور دشواری الادت کی عظمی ور اکثر اوقات معدنی پانی پینا دست آور ہیں اور بعض انکے اقسام جیسے شبّی پانی کبھی قبض بھی پیدا کرتے ہیں اور کبھی قولنج بھی انسے حادث ہوتا ہو حدیدی اور نحاسی پانی گردہ اور قولنج کے درد کو مناسب ہیں گدلا پانی جسمیں کدورت ہو گردہ اور مثانہ میں پتھری پیدا کرتا ہو جس پانی میں لوہا بجھایا جاے نفث الدم کو فائدہ کرتا ہو **حمیات** کبریتی پانی اور گرم چشمہ کے پانی اور آجاے لسبہ جو روان ہوں ورم انمیں آگئی ہو حمیات پیدا کرتے ہیں اور آب غلیظ کے پینے سے چوتھیا بخار پیدا ہوتا ہو **سموم** جس شخص کو سانپ نے کاٹا ہو اور آب دریائے شور میں بیٹھے اسکو نفع ہوگا۔ اسیطرح تمام ان جانورونکے کاٹنے سے جو زہریلے ہوں۔

مرمارالراعی بکسر میم وسکون رائے مہملہ بعد اسکے دونوں رائے مہملہ اور عین مہملہ ہو **خواص** قوت میں اسکے جلاے شدید ہو **اورام و بثور** گرم اورام کی تحلیل کرتا ہے **اعضائے غذا** جو ورم ڈھیلے اور ثقیل اسما میں ہوں انکو فائدہ کرتا ہو **اعضائے نفض** گردہ کی پتھری کو فائدہ کرتا ہو اور اسکو پارہ پارہ کر دیتا ہو اسکا جوشاندہ اور اسکی جڑ قرح امعا کو نفع کرتی ہو۔

مغاث بضم میم و فتح غین معجمہ والف آخر میں ثاء مثلثہ ہو **ماہیت** بعضون نے کہا ہو کہ یہ ریشہ درخت انار صحرائی کا ہو لیکن یہ قول اس خاصیت کے مناسب نہیں ہو جو بیان کیا جاتا ہو کہ مغاث باہ کو مفید ہو اور باہ کی تحریک تحریک کرتا ہو **طبیعت** دوسرے درجہ تک گرم ہو اور تیسرے درجہ میں تر ہو **خواص** مقوی اعضا کا ہو **زینت** فربہی پیدا کرتا ہو **آلات مفاصل** جب مفاصل کی کوفتگی اور انکے ٹوٹ جانے پر اسکا ضماد کرین مفید ہوتا ہو اور عضل کے سست ہونے کو بھی مفید ہو نقرس اور ترنج کو فائدہ کرتا ہو اور درد شدید اور صلابت مفاصل کی بھی اچھی دوا ہو **اعضائے نفس** حلق اور پھیپھڑے کی صلابت کو نرم کرتا ہو **اعضائے نفض** محرک باہ ہو خصوصاً بیج اسکا۔

مرداسنج جسکو مرداسنگ کہتے ہیں **ماہیت** تحقیق یہ بات ہو کہ مرداسنگ سیاہ قلعی کو جلا کر بناتے ہیں اور کبھی سیاہ قلعی کے سوا اور فلزات سے بھی بناتے اور کبھی اسکی اصلاح میں بہت کوشش کیجاتی ہو اسطرح پر کہ اسکو سرکہ یا شراب میں بجھا کر ایک مرتبہ یا دو مرتبہ پھر اسکو جلاتے ہیں یا کسی اسرنج کے ہوئے کو کر کے پر اسکو رکھکر جلاتے ہیں اور جو کچھ میل اور کثافت اوسکی ہو اسکو جدا کر دیتے ہیں یا گیہوں اور چنے کے پانی میں اسکو پکاتے ہیں اسقدر کہ گیہوں نرم ہو کر پکتے پکتے پھٹ جائیں اور بعد پھٹ جانے [illegible] میں اسکو جوش دیتے ہیں تا اینکہ یہ خالص ہو جاے اور کسی چیز کا میل اسمیں باقی نہ رہے اسکے بعد جو چیز تہ نشینی پانی میں رہ جاے اسکو نکال لیتے ہیں اسیطرح کئی مرتبہ اسکو صاف کرتے ہیں پھر اسکے بعد نمک سے اسکو صاف کرتے ہیں چنانچہ کئی مرتبہ اسکا طریقہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اور کبھی اور قسم کے اعمال اسکے بنانے میں کیے جاتے ہیں **طبیعت** جالینوس کے نزدیک یہ مائل بہ تخفیف ہو لیکن اسکا گرمی اور سردی پیدا کرنا ضعیف ہو۔ اور سواے جالینوس کے اور لوگوں کے نزدیک مرداسنگ جیسا کیوں نہو مائل برودت ہو اور مرداسنج غسول فرو بارد ہو **خواص** قابض ہو مجفف ہو تھوڑی سی جلا کرتا ہو مع قبض اور تغریہ کے اور مادہ نیشفی کو تجفیف کرتا ہو قبض اور جلا اسکی تھوڑی تھوڑی ہو مرداسنگ وہ ہو مرہم نحاس بسبب کے کہ اور ادویہ کو جمع کر دیتا ہو اور جن دواؤں میں تحلیل کی قوت اور شرارہ ینکی قوت اور قبض کی بھی قوت زیادہ ہو ان قوتوں کو توڑ دیتا ہو۔ **زینت** بدن کی بو اور بغل کی بو کو پاکیزہ کر دیتا ہو اور ران میں جو خراش رگڑنے وغیرہ سے آجاے اسکو منع کرتا ہو اور چھائیں۔ اور مرداروغن کے سیاہ نشانات کو صاف

کردیتا ہے خصوصاً مردا سنگ مغسول چیچک کے داغ کو دور کرتا ہے اور پسینہ کی آمد کو بند کرتا ہے **جراح و قروح** قروح میں گوشت اوگالاتا ہے اور قوت اسمین بالعرض ہے مگر جالینوس کہتا ہے کہ مردا سنگ مین تنقیہ کی قوت ہے اور نہ حرک پیدا کرتی ہے اور نہ گوشت اوگاتی ہے اور نہ اسمیں ہے کہ تار و پود کو بافت کرے بلکہ مردا سنگ مرہمون کا ہے کشش ران اور ران جو چھل جاتی ہے رگڑ سے اسکو نفع کرتا ہے **اعضاے چشم** مردا سنگ مغسول جو سپید ہو جاے آنکھ کی دواؤں میں پڑتی ہے اور آنکھ کو جلا دیتی ہے **اعضاے نفض** اگر پیشاب کی آمد کو روکنا منظور ہو مردا سنگ پلانی چاہئے اسلیے کہ اسکے استعمال سے پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ ہمارے ملک کی عورتیں لڑکوں کو مردا سنگ خلفہ کے مرض میں کھلاتی ہیں اور اسہا میں لڑکونکے اگر قروح پڑ گئے ہوں جب بھی اور کبھی مردا سنگ کو کوزہ ماء آب میں ڈالدیتے ہیں کہ اسکا فرکم ہو جاے **سموم** مردا سنگ بہر قاتل ہے اسکے کھانے سے پیشاب بند ہوجاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے اور پیٹرو کی دونوں جانب جنکو حالبین کہتے ہیں وہ بھی پھول جاتے ہیں زبان سپید ہو جاتی ہے گلا گھٹ کر آواز گلوگیر ہو جاتی ہے سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے۔

مشکطرامشیع بکسر میم و سکون شین معجمہ و کسر کاف و فتح طاے مہملہ و راے مہملہ و الف کشیدہ و میم و شین معجمہ مکسورہ و سکون یا آخر میں عین مہملہ ہے **ماہیت** تلی تلی شاخیں اور پتی شاہسفرم یا بس ہیئے سوکھی ہوئی تلسی کے مشابہ ہوتی ہیں پہلے جب اسکو زبان سے چکھیں کچھ زیادہ مزہ اور بو نہیں معلوم ہوتی ہے پھر تھوڑی دیر کے بعد کچھ تلخی زبان پر معلوم ہوتی ہے بھیڑ اگر اسکی گھاس چرلے بجاے دودھ کے خون اس سے دوہا جاتا ہے بجای پودینہ کے قائم مقام ہے بلکہ اس سے زیادہ قوی ہے اسکی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک تو یہی مشکطرامشیع اور دوسری نبی ہوئی چھوٹی پتی پھلی کے مشابہ ہوتی ہے مگر سب باتوں میں اصلی مشکطرامشیع سے زیادہ ضعیف ہوتی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے **اعضاے نفس** رطوبات لزجہ کو سینہ سے نکالدیتی ہے **اعضاے نفض** حیض کا بقوت ادرار کرتی ہے اور بول کا بھی یہانتک کہ خون کا پیشاب آجاتا ہے اور جنین کو بلانے اور دھونی دینے سے اور حمول کرنے سے نکالدیتی ہے شربت اسکا نفاس نیز خون ولادت کو نیچے آمادہ لاتا ہے۔

عرارہ بکسر میم اور دونوں راے مہملہ مفتوح انکے بیچ میں الف آخر میں ہاے

ہے جسکو تلخنا اور ہندی میں پتہ کہتے ہیں **اختیار** چوپایہ جانوروں میں سب سے زیادہ تلخ گاو ہے اسکے بعد تلخی گفتار جسکو بجو کہتے ہیں اسکے بعد ریچھ کا پتہ اسکے بعد بکری کا اسکے بعد بھیڑ کا پتہ ہے۔ پرندہ جانوروں میں اسلم قریب ہے مرغی اور تیتر اور کبک کا پتہ ہے اور سب چڑیوں کا پتہ چوپایہ جانوروں کے پتے سے زیادہ قوی ہے جسوقت کہ مردار خوار چڑیوں کو نسبت دیجاوے طرف اس صفت کے کہ انہیں چلنے والی کونسی قسم ہے اور شکاری کونسی ہے **مترجم** جسطرح چوپایہ جانوروں میں بعض جانور شکاری ہوتے ہیں اور بعض شکاری نہیں ہوتے اسیطرح ان میں بھی دو نون قسمیں ہیں شکاری چڑیاں جیسے باز بہری شکرہ وغیرہ پس مراد یہ ہے کہ جو چڑیاں مردار خوار ہیں انمیں شکاری چڑیاں بھی ہیں اور وہ بھی ہیں جو شکاری نہیں ہیں قطعی اور جانوروں کے جوارح اور اعضا کی طیور کے جوارح سے نسبت دیجاتی ہے یہ مراد یہ ہے کہ شکاری چوپایوں کے پتے کی شکاری چڑیوں کے پتہ سے نسبت دیجاتی ہے بہت قوی پتہ جن میں نوع بھی ہے شکاری چوپایے اور چڑیوں کے ہیں خصوصاً جو بڑے قد شکاری جانور ہوں اور مختار اور پسندیدہ انہیں سے وہی پتہ ہے جسکا رنگ زرد سیاہ طبیعت کے ہو۔ اور زنگاری اور لاجوردی رنگ کا پتہ خراب ہے اسیطرح خالص رنگ کا پتہ ضعیف۔ قوت سب پتوں میں جانور کا پتہ کا پتہ ہے اور پتہ اس مچھلی کا جسکو شبوط کہتے ہیں اور اس مچھلی کا پتہ جسکا نام عقرب ہے کچھوے کا پتہ چوپایہ جانوروں کے پتے سے قوی ہوتا ہے اور دیسقوریدوس کہتا ہے کہ پتہ کے دونوں سرے مضبوط باندھکر اتنی دیر تک پانی میں جوش دیں جتنی دیر میں آدمی تین مرتبہ غذا کھاتا ہے بعد اسکے نکالکر سایہ میں خشک کریں جب اسمیں تری نہ رہجاے اور بحفاظت رکھیں **طبیعت** کل اقسام پتہ کی چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** سب پتے تیز با حدت ہوتے ہیں اور سب میں جلاے شدید ہوتی ہے اور ان قوتوں کا اختلاف بسبب نوع اور مادہ کے اور بسبب حال تشنگی اور گرسنگی اور سیر ہونے اور سیراب ہونیکے اور بسبب حال ریاضت و محنت دوڑنے وغیرہ کے اور بسبب سکون و آرام مثلاً بندھے بندھے کھانیکے ہوتا ہے **زینت** بخشی گدھے کا پتہ توتیا کو کھاڑ دیتا ہے اور اسکا طلا کرنا نشانات پر فائدہ کرتا ہے اور **اورام و ثبور** ورم حجرہ کے مرہم میں پتہ داخل کیا جاتا ہے پس اسکو وہ کہ دیتا ہے **جراح و قروح** جب پتہ نظرون اور رات کیچ اور طین قیمولیا میں ملا کر استعمال کیا جاے اسکو کھجلی کو

فائدہ کرے جسمین قرحہ پڑ گئے ہون ۔ گائے کا پتہ ان مرہمون مین داخل کیا جاتا ہو جو زخمونکے اعراض کو منع کرنیوالے ہین سوائے حمرہ کے اور سوائے اون دردونکے جنمین شدت ہو پہاڑی بکری کا پتہ اس گوشت کو کھا ڈالتا ہو جسکو لحم توتی کہتے ہین قروح کا حال پتونکے استعمال کرنے مین مختلف ہو کر قوی اور ضعیف پتہ بحسب اوقات قروح کے جداجدا تجویز کیا جاتا ہو اور بحسب قروح کے چرک سے پاک ہونے اور چرک آلودہ ہونیکے بھی ۔ بھیڑیے کا پتہ پٹھے کے زخمونکو سرد فصل مین مناسب ہو اور تشنج اور کزاز جن کا خوف ایسے زخمونکی وجہ سے ہوتا ہو اسکو منع کرتا ہو ۔ **آلات مفاصل** پہاڑی بکری کا پتہ داء الفیل اور درد والی پر لگانیسے نفع کرتا ہو اسیطرح جنگلی گدھی کا پتہ اور بھیڑیے کا پتہ اس تشنج اور کزاز کو منع کرتا ہو جو پٹھے کے زخم سے سرد اوقات مین عارض ہوتا ہو **اعضائے سر** پہاڑی بکری کا پتہ اور بیل کا پتہ جنکا نمین قروح تازہ ہون انکو مفید ہو اور مرغ مردار خوار کا پتہ زیت ملا کر اس کا نمین ٹپکایا جاتا ہو جسمین گرانی ہو اور اس کا نمین کم سنائی دیتا ہو اور ہمراہ عصارہ کراث نبطی کے کان کے گونجنے اور ثقل سماعت کیواسطے ٹپکایا جاتا ہو بیل کا پتہ نطرون اور قیمولیا ملا کر خرانکی دوا ہو کہ سر کو اس سے دھوتے ہین ۔ یہ بھی کہا گیا ہو کہ بیل کا پتہ اگر بطور سعوط کے چڑھایا جائے مرگی کو فائدہ کریگا ۔ اور کچھوہ کا پتہ ان لڑکونکے منہ مین جو قلاع ہوتا ہو اسکو فائدہ کرتا ہو جیسا لوگ کہتے ہین اور اسکے چوسنے سے مرگی والے کو فائدہ ہوتا ہو ۔ سب قسم کے پتہ خشم کو مفید ہین بیٹنے جنگلی بری خوشبو اور بدبو کی تمیز نہین ہوتی کہ جو سدے ناک کی اس ہڈی مین پڑجاتے ہین جسکا مصفاۃ نام ہو انکی تحلیل کر دیتے ہین ۔ **اعضائے چشم** ہر ایک قسم کا پتہ تاریکی بصر کو فائدہ کرتا ہو شکاری جانورونکے پتہ خصوصاً بعد خشک کرنیکے ابتدا نزول الماء اور انتشار کو فائدہ کرتے ہین مگر انکا استعمال بدون تنقیہ خاص سر کے اور بدون تنقیہ عام کل بدن کے جائز نہین زیادہ نفع کرنیوالا پتہ آنکھ کو چوپایہ جانورونمین ہرن کا پتہ اور چرندونمین چکور کا پتہ اور پرندونمین شکاری کا پتہ ہو اور مادہ کا پتہ آنکھ مین جو سفیدی پڑجاتی ہو یا زردی کو مفید ہے خصوصاً پہاڑی مادہ بز کا ۔ **اعضائے صدر** بیل کا پتہ شہد ملا کر خناق کے مرض مین خشک ہیئے جو تھر کی ہڈی پر لگایا جاتا ہو اسیطرح کچھوہ کا پتہ **اعضائے نفض** بیل کا پتہ ہواسیر کے منھ کو کھولدیتا ہو ۔ ہر ایک پتہ دست آور ہو خاصکر سور کا پتہ جبکہ ناف پر طلا کیا جائے یا اسکا حمول کیا جائے بیل کا پتہ شہد ملا کر قروح مقعد پر طلا کیا جاتا ہو اور اسی کا طرح درد شکم اور درد انثیین کیواسطے بنایا جاتا ہے اور ورم

کیسہ انثیین مین ہو اسمین لگایا جاتا ہے **سموم** پہاڑی بکری کا پتہ جو انات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا تریاق ہے اسی طرح بیل کا پتہ ۔

موم اسکی ماہیت یہ ہو کہ شہد کی مکھی کے چھتے مین جو خانہ مکھی بنتی ہے اور بچے دیتی ہیں اسکے بناتی ہو صاف موم اسی خانہ کی دیوار کے طور پر ہوتا ہو اور شہد اسی مین جمع کرتی ہو اور سیاہ خواہ میلا موم جو کہ شہد اور موم کا ہو **افعال و خواص** ملین اور قروح مین چرک بھر دیتا ہو اور بالعرض طوبت پیدا کرتا ہو اسلیے کہ یہ سدہ مادہ پیدا کرتا ہو مسامات کو بند کر دیتا ہو موم جملہ اقسام مرہم کا مادہ ہو دوسرے مرہم بنائے جانیکے لائق اور بیٹھنک میں تھوڑا نضج اور تھوڑی سی تحلیل ہو جو بہت سی تحلیل شہد سے اسکو ملی ہے سیاہ موم جو حرارت میل سی چھتے کا ہو اسمین قوت جذب بھی عمیق ہو تیز شدت ہو تیر کی نوک رکھنے کو باہر کھینچ لاتا ہو اور لطافت اور تھوڑا سا تنقیہ اور بیوستی تلیینہ بھی اسمین ہو ۔ **اورام و بثور** صلابت ورم کو نرم کر دیتا ہو **جراح و قروح** خشک زخمی مین نرمی پیدا کرتا ہو اور قروح مین چرک بھر دیتا ہو اور سیاہ موم تیر کی نوک اور کانٹے کو اندر سے کھینچ لاتا ہو **آلات مفاصل** پٹھونکو نرم کر دیتا ہو **اعضائے سر** سیاہ موم سے چھینک پیدا ہوتی ہو اسلیے کہ بو اسکی قوی ہو **اعضائے صدر** سینہ کی خشونت کو نفع کرتا ہو طلا کرنیسے اور چاٹنے سے خصوصاً اگر روغن بنفشہ میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہو ۔ دودھ کے بستہ ہو جانیکو پستان مین منع کرتا ہو بعض کہتے ہیں کہ موم کا جسکو یہ شخص کہ رہا ہو اسطرح پر ہوگا کہ موم کی چھوٹی چھوٹی گولیان باجرہ کے برابر بنا کے دس عدد کھلائی جائیں **اعضائے نفض** دیگر لیان موم کی چھوٹی چھوٹی باجرہ کے برابر بعض اقسام کے ستو وغیرہ جو باجرہ کے ہون خواہ چاول کے ہون انمین ڈالکر قروح امعا کے واسطے پلائی جاتی ہین **سموم** کہا گیا ہو کہ موم زہر کو جذب کر لیتا ہو اور جو زخم تیر کی گانسی زہر کے بجھے ہوئے سے لگ جائے اسپر طلا کیا جاتا ہو پس ضرر سم کا برطرف ہو جاتا ہے ۔

مغناطیس جسکو مقناطیس بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ وہی پتھر ہو جو لوہے کو جذب کرتا ہو اور جلانے کے بعد شادنج کے شبیہ ہو جاتا ہو اور اسی کی قوت اسمین ہوتی ہو **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہو جو سیاہ ہو سرخی لیے ہو اور خاصیت کچھ سیل اسمین نہو **خواص** جالی ہو منقی ہو **اعضائے نفض** جس شخص نے کہ برادہ لوہے کا کھالیا ہو خواہ جسکے پیٹ مین خبث الحدید محتبس ہو گیا ہو اسکو پلایا جاتا ہے تاکہ اسکو جذب کرکے اپنے ہمراہ براز کی طرف نکالدے یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب مقناطیس بقدر تین ابولوسات جو برابر ساڑھے تین ماشہ کے ہو ماء العسل

HAKEEM SHOUKAT ALI

ہمراہ پلایا جائے کیموس غلیظ کا اسہال کریگا مترجم کہتا ہے بعض کتب مفردات علم جفر مین دیکھا ہو کہ جالینوس نے مقناطیس کے خواص ایک رسالہ مین ایک ہزار لکھے ہین انمین یہ خاصیت جس سے مقناطیس کو اثر دیکے قطب نما بنایا جاتا ہو نہین لکھی تھی

مارقشیشا جسکو ہندی مین سون مکھی کہتے ہین ماہیت اسکی کئی قسمین ہوتی ہین ذہبی ونقرئی ونحاسی وحدیدی اور ہر ایک قسم اسکی رنگ مین اسی دہات کے مشابہ ہو اہل فرس اپنی زبان مین اسکو حجر روشنائی یعنے نور کا پتھر کہتے ہین اسلیے کہ وہ بصارت کو فائدہ کرتا ہو طبیعت دوسرے درجہ مین گرم اور تیسرے مین خشک افعال وخواص اسمین قبض ہو اور گرمی پیدا کرتی ہو اور تنقیح وتفتیح کی قوت ہو اور تحلیل وجلا کی بھی قوت ہو اور اسکی قوت قوی ہو مگر جب تک خوب باریک نہ پیسی جائے اسکی منفعت ظاہر نہین ہوتی زینت جب اسکو سرمہ کرمین ملاکر برص اور بہق اور نمش پر طلا کرین فائدہ کریگی اور جو بڑ طرف تین جلد کے نیچے بستہ ہو رہی ہون انکی تحلیل کردیتی ہو بالونکو باریک کرتی ہو اور انکو گھونگر والے بناتی ہو اور اس مین شور ریتیانج ملاکر استعمال کیجائے اورام سخت سوداوی کو نفع کرتی اور انکی تحلیل کردیتی ہو مرہم جو تحلیل کیواسطے بنائے جاتے ہین انمین بھی پڑتی ہو اسلیے کہ اسمین انضاج اور تحلیل کی قوت ہو جراح وقروح ریتیانج ملاکر قروح مین گوشت بھر لاتی ہو اور ہڑتال ملاکر گوشت زائد کو کاٹ ڈالتی ہو آلات مفاصل عضل کے آخری سرے پر جو مادہ کہ مشابہ جمع ہو جائے اسکی تحلیل کردیتی ہو اعضاے سر کہا گیا ہو کہ مارقشیشا لڑکے کی گردن مین لٹکائی جائے وہ ڈر کا خواب مین نہ ڈریگا اعضاے چشم آنکھ مین جلا کرتی ہو اور اسکو قوی کرتی ہو جلا ڈالنے کے بعد استعمال کیجائے یا بے جلی ہوئی لگائی جائے

مغنیسا بفتح میم وسکون غین معجمہ وکسر نون ویاے حطی وفتح سین مہملہ بالف کشیدہ ماہیت یہ سب احوال مین مثل مارقشیشا کے ہو اور اس سے بہتر ہے

مداد بکسر میم دو دال مہملہ انکے بیچ مین الف ہو ہندی مین سیاہی روشنائی ہو اختیار عمدہ قسم روشنائی کی وہی ہو جو وزن مین سبک ہو اور سیاہی اسمین گہری ہو طبیعت جملہ اقسام اسکے مجفف ہین سوائے ہندی روشنائی کے اسلیے کہ ہندی حکیم اور نوسا اسکو مبردات مین شمار کرتے ہین خواص جملہ اقسام اسکے مجفف ہین اورام وثبور بعضونکو خیال ہو کہ ہندی روشنائی اورام گرم پر لگائی جاتی ہو اور نفع کرتی ہو جراح وقروح جو روشنائی صنوبر کی لکڑی کے دھوئین سے بنائی جاتی ہو اسکو مرہم اور قیل ملاکر آگ کے جلے ہوئے مقام پر لگاکر چھوڑ دیتے ہین خود بخود گر جاتا ہو

مرزنجوش بفتح میم وسکون راے مہملہ و زاے معجمہ کو فتحہ اور نون کو ضمہ اور جیم کو ضمہ اور واو کو ساکن آخر مین شین معجمہ ہو ہندی مین اسکو دونا مروا کہتے ہین طبیعت تیسرے درجہ مین گرم وخشک ہو افعال وخواص لطیف ہو محلل ہو مفتح ہو اور تحلیل مین اسکے تسخین کی قوت ہو جسمین لطافت اور حدت بھی ہو زینت اسکا پانی مجمد یعنے سینگی یا پچھنے مین بھر دیا جاتا ہو اور بعد پچھنے لگانیکے اسی مقام پر اسی پانی کو طلا بھی کرتے ہین جس سے یہ فائدہ ہوتا ہو کہ جو سپیدی بعد حجامت کے اس جگہ پیدا ہوتی ہو اسکو منع کرتا ہو اور سوکھا دونا مروا شہد ملاکر قوبی لمس یا سبز لسن پر لگایا جاتا ہو خصوصاً آنکھونکی سی داغ اٹھانے کیواسطے اورام وثبور بلغمی ورام پر اسکو طلا کرتے ہین آلات مفاصل قسر وجع مین ڈالکر التواے عصب پر طلا کیا جاتا ہو اور درد پشت اور پنج ران کے درد کو فائدہ کرتا ہو اور شہد ملاکر بدن کی ماندگی اور تھکن کیواسطے استعمال کیا جاتا ہو روغن اسکا بھی فالج کا ضماد ہو گردن کو جو بسبب فالج کے پیچھے کی طرف خواہ داہنے یا بائین جھک جاتی ہو سیدھا کردیتا ہو اعضاے سر دماغ کے سدونکی تفتیح کرتا ہو اور شقیقے کو فائدہ کرتا ہو اور درد سر کو اور رطوبت سر کو اور درد سر سوداوی کو اور ریاح غلیظ کو جو سر مین ہو سبکو فائدہ کرتا ہو کان کے درد کو اسکا نطول بھی فائدہ کرتا ہو اور اسکے پانی ٹپکانے سے بھی فائدہ ہوتا ہو اور دوائی اسکے روغن مین جوش کر کان مین بھی ڈالی جاتی ہو سرکہ کان کے بند ہونیکو فائدہ ہوجاتا ہو اعضاے غذا اسکا استسقا کو فائدہ کرتا ہو اعضاے نفض اسکا عصیر بول اور حیض کو فائدہ کرتا ہو روغن اسکا تسخین اور تلطیف کرتا ہو اور جس رحم کا منہ اسقدر بند ہو گیا ہو کہ اسکا انجام اختناق رحم کیطرف ہو جائے اسکو کھول دیتا ہو سموم سرکہ ملاکر بچھو کے کاٹنے کا ضماد ہو

موزنج یہ ہی بہار طبی منقی ہو اسکا دانہ سیاہ ہوتا ہو جسکا پوست نازک مثل سیاہ چنے کے ہوتا ہو طبیعت تیسرے درجہ مین گرم وخشک ہو افعال وخواص محرق ہو اور اکال و تیز اور تند زینت جون کو قتل کرتا ہو خصوصاً ہڑتال ملاکر اور بالخورہ پر طلا کرنیسے نفع کرتا ہو جراح وقروح ہڑتال ملاکر قروح خبیثہ پر اور تقشر جلد پر لگایا جاتا ہو اعضاے سر چبانا ہو کہ بلغم اور رطوبت کو دماغ سے کھینچ لائے اور سرکہ مین جوش دیکر اسکی کلی دانتونکے درد کیواسطے کیجاتی ہو اور مسوڑھے کی رطوبت کو شہد ملاکر قلاع کے خراب قسم کو دور کرتا ہو اعضاے تنفس ایک سدرہ جبہ ماء العسل مین ملاکر پلایا جاتا ہو بس کیموس لزج کا تنقیہ کردیتا ہو اعضاے نفض اسکے کھلانے پلانے مین خطرہ ہو اسلیے کہ تشنہ مین قے

اور اگر اسکی مصلح دوا مین ملا کر مقدار معتدل پر استعمال کرین ان اعضا کو ... موميائی مشہور دوا ہے ماہیت اسکی قوت ایسی ہے جیسے کہ زفت اور قفر دونو کی طبیعت ملکر جو طبیعت پیدا ہو مگر مومیائی نہایت کو پہونچ گئی ہے اور اسکے نفع مین وسعت بھی زیادہ ہے طبیعت دوسرے درجہ مین گرم ہے خواص لطیف اور خلل ہے اور اورام دبتور بلغمی اور ورام کو فائدہ کرتی ہے آلات مفاصل کسی عضو کے اتر جانے سے اور ٹوٹ جانے اور گر پڑنے اور چوٹ لگنے سے جو درد پیدا ہون انکو نفع کرتی ہے اور فالج اور لقوے کو بھی پلانے اور لطوخ لگانے اور مالش کرنے اعضاے سر شقیقہ اور درد سر بارد و صرع اور دوار کے واسطے مومیائی کا سعوط آب مرزنجوش ملا کر کیا جاتا ہے مومیائی کی مقدار ایک حبہ ہوتی ہے اور کان کے درد مین بھی اسیطرح ٹپکائی جاتی ہے اور پارہ ملا کر بھی خواہ روغن زنبق ملا کر اور کان سے جو پیپ بہتی ہے بمقدار ایک جو کے مومیائی روغن گل اور آب انگور خام ملا کر بتی تیار کر کے کان مین رکھی جاتی ہے اور ثقل زبان کیواسطے ایک قیراط مومیائی سعتر فارسی کے جوشاندہ مین گھولکر اور بیضہ جو ایک قسم درد سر کی ہے اور پرانے درد سر کیواسطے اور ایک حبہ مومیائی کا مع ایک حبہ جند بیدستر روغن ناردین ملا کر سعوط کیا جاتا ہے اعضاے نفس پھیپھڑے سے جو خون آتا ہے اسکو بند کر دیتی ہے اور بہر کو بھی تین جو کے مقدار مومیائی کی نبیذ جمہوری مین گھولکر اور خناق کیواسطے ایک قیراط مومیائی سکنجبین کے ساتھ مجرب ہے اور درد حلق کیواسطے ایک قیراط رب توت کے ہمراہ یا مسور کے جوشاندہ کے ساتھ اور ایک ساتھ اور ایک ملسوح آب عناب ملا کر کھانسی کیواسطے جسمین آب جو اور سپستان بھی شریک ہو تین دن تک ... پلا کر اور خفقان کیواسطے ایک قیراط آب بیدہ اور ساجائن اور کرویا کے ہمراہ ... ضعف معدہ کیواسطے ایک قیراط آب بیدہ اور ساجائن اور کرویا کے ساتھ اسیطرح ابکائی کیواسطے جو بلغمی ہو گر پڑنے سے چوٹ جو سینہ یا معدہ یا جگر پر لگے ایک قیراط مومیائی اور دودہ گندھیل رمنی اور ایک انگشت عفرا کی ... انکوے سبز یا آب مطاس ملا کر ہچکی کیواسطے ایک حبہ مومیائی جوشاندہ تخم کرفس مین تلی کے درد کیواسطے ایک قیراط مومیائی گنگے کے رس مین اعضاے نفض احلیل اور مثانہ کے قروح کیواسطے اچھی دوا ہے کہ ایک قیراط مومیائی دودھ کے ساتھ پلائی جاتی ہے اگر اسمین کسیقدر آرد جو بھی ملا ہو اگر مومیائی کا حمول کیا جاوے پیشاب کی بیتابی کو فائدہ کرتا ہے سموم زہر خوردہ کیواسطے دو سرخ مومیائی ...

اور انجبار کے جوشاندہ بچھوؤں کے کاٹنے پر ایک قیراط مومیائی شراب خالص مین اور ڈنک کے مقام پر ایک قیراط مومیائی روغن گل ملا کر لگائی جاتی ہے۔

مر بفتح میم و تشدید راے مہملہ جسکو ہندی مین بول کہتے ہین ماہیت یہ گوند خالص بھی ہوتا ہے اور اسمین میل بھی کیا جاتا ہے اختیار بہتر وہی قسم ہے جسمین سپیدی اور سرخی ہو اور لکڑیان چھپی ہوئی ہون اسکے درخت کی گوند مین ہونا چاہئے وہ بو ہو کبھی اسمین بازار اقسام کے صمغات ملا دیتے ہین یہ ہر قاتل ہو جاتی ہے اور جسکا میل اسمین ہوتا ہے اسکا نام ملوما سیوس ہے یہ ایک درخت زہریلا ہے طبیعت دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے افعال و خواص مفتح ہے ریاح کی تحلیل کرتی ہے اور اسمین قبض ہے اور چسپیدگی اور تلئین بھی ہے اور دخان مر بھی اسی کام مین آتا ہے جس کام کا اسکا جرم ہے مگر دخان بھی تجفیف کی شدت ہے اور یہ لطیف ہے لذع اسمین نہین ہے اور دخان کند کے ہے اور بڑی بڑی مفید دوا ہمین ہے آئے اسلئے کہ منفعت اسکی بہت ہے ہر چیز کو عفونت سے منع کرتا ہے تا اینکہ مردہ جانور بجنسہ ٹھہرا لیتا ہے اور تغیر اور بدبو سے مردہ کو روکتا ہے اور کچے فضول کو خشک کر دیتا ہے جو قسم مر کی قلیل ملائی جاتی ہے اسمین تسخین ہے انضاج اور تلئین زیادہ ہوتی ہے زینت جب مر روغن آس اور لادن مین پلائی جاتی ہے بالونکی تقویت اور انکے گھنے ہونے مین معین ہوگی اور قروح کے نشانات کو دور کر دیگی منہ کی نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے اگر مر کو ایک اسکے منہ مین رکھیں اور گندہ دہنی کو دور کر دیتی ہے اور شراب اور پھٹکری ملا کر بغل کے نیچے لگائی جاتی ہے پس گندہ بغلی کو دور کرتی ہے اور شہد اور سلیخہ ملا کر سوزن ... لگائی جاتی ہے اور اورام و ثبور اور ورام بلغمیہ کو نفع کرتی ہے جراح و قروح قروح کا اندمال کرتی ہے اور جن ہڈیوں پر گوشت نہو ان پر گوشت جما دیتی ہے سرکہ ملا کر اور کے اقسام پر استعمال کیجاتی ہے جن زخمون مین عفونت اور بدبو آگئی ہو انکو اچھا کر دیتی ہے آلات مفاصل گھونگھے وغیرہ کا گوشت ملا کر غضروف آفت رسیدہ پر لگائی جاتی ہے (غضروف نرم ہڈی کو کہتے ہین جیسے کان کی ہڈی وغیرہ) اعضاے سر جالینوس کہتا ہے کہ مر کی بو سونگھنے سے صحیح آدمی کے درد سر پیدا ہوتا ہے جو جالب درد سر ہو وہ سونگھے اسپر کیا گذریگی مگر بھی منجملہ دواؤں کے مرض اذن مین ... کان کو فتہ ہو جانیکی دوا ہے خصوصا ہمراہ افتیمون اور افیون اور جند بیدستر کے اور سدے نیچے آنکھون کے آگے اندھیرا پیدا کرتی ہے اور نیند لاتی ہے شراب اور جند زیت ملا کر جب اسکی کلی کیجاوے دانتون کو خوب مضبوط کرتی ہے اور مسوڑھون کو قوت دیتی ہے اور سوجے ہوئے ... کر دیتی ہے اور اسکی طوجہ کو منع کرتی ہے سر کے قروح پر اسکو طلاء کرتے ہین اہل ...

کردیتی ہے جسقدر سپید ستر اور مامیثا اور افیون ملاکر کان کے قرحہ میں جو دود کرم ہا ہلاوے اسمین پیپ پڑگئی ہو استعمال کیجاتی ہے اور دونون تھنون کو مرت آلودہ کردیتے ہین بیجانے کرنکو بند کردیتی ہے کبھی وزن ایک انگ مرمکی اسکا ناطلا کیا جاتا ہے بیش ماغ کو صاف کردیتی ہے اعضائے چشم قروح کے آثار جو آنکھون مین ہون انکو دور کردیتی ہے اور قروح چشم کو بھرلاتی ہے اور سپیدی چشم کو دور کردیتی ہے پپوٹون کی خشونت کو فائدہ کرتی ہے جو آنکھون مین ہو سکی تحلیل کرتی ہے بدون لذع کے کبھی ابتدائے نزول الماء مین اگر پانی رقیق ہو اور مرکا استعمال کیا جائے اس پانی کی تحلیل کردیتی ہے مر کے اقسام مین داخل کرنیکے واسطے وہی مرقوی ہے جس مین تیوع مذکور کی آمیزش ہو اعضائے نفس و صدر پرانی کھانسی جو تر ہو اسکے واسطے اور ربو اور انتصاب نفس اور درد سینہ پہلو کیواسطے اچھی دوا ہے اور آواز کو صاف کردیتی ہے اور یہ فائدہ مرکا اس سبب سے ہے کہ اسمین جلائے لطیف بدون خشونت پیدا کرنیکے ہے اور مقدار مثقال اسکو زبان کے نیچے دیر تک رکھ سکتا ہے اور پانی نیچے منہ مین جو رطوبت اسکے رکھنے سے پیدا ہو اسکو اگر نگل جاوے تو خشونت حلق کو فائدہ کرتی ہے اعضائے غذا خاص مر استرخاء معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور زہر یا پانی جو پیٹ مین بھر جاتا ہے اسکو اور تنقیہ معدہ کو مفید ہے اعضائے نفض ادرار حیض کرتی ہے خصوصاً آب سداب و آب فنجنکشت یا آب ترمس ملاکر اسکا حقنہ کرنا جنین کو اور چھوٹے کیڑون اور کدو دانہ کو انتی کی گراد یتی ہے منہ رحم کا جو بند ہوگیا ہو اسکو نرم کرکے کھول دیتی ہے بوزن ایک تولہ کے قروح امعا اور اسہال کیواسطے پلائی جاتی ہے تپمات مرچ سیاہ کے ہمراہ بوزن ایک قالکے ان کے نوبت روکتی ہے جسکے ہمراہ لرزہ بھی آتا ہو اگر باری سے دو گھنٹہ پہلے دیجاوے لرزہ کو روک دے گی سموم بچھو کے کاٹنے کو شراب ملاکر پلانے سے نفع کرتی ہے ابدال اسکا نصف وزن اسکے فلفل ہے جیسا لوگ کہتے ہین مگر کچھ اسکی اصل نہیں

عمان ماہیت اسکی یہ ہے کہ ایک درخت کا پھل ہے اور کبھی اسکو بوقت پختہ ہونے کے میٹھا ہونیکے کھاتے ہین خواص اسمین قبض ہے اور تخفیف قروح کرتا ہے چھلکے اسکے جلاکر پانی ملاکر اسکو کبھی بر لگاتے ہین جیسے برص پڑ گئے ہون۔ اور مختصر حال اسکی شدت قبض کا یہ ہے کہ اسکا پھل بڑے بڑے غلیظ جراحات کا اندمال کردیتا ہے۔ سموم عصارہ اسکا شراب ملاکر اگر پیاجاوے یا اسکا ضماد کیا جاوے سانپ کے کاٹنے کو فائدہ کرتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسکی لکڑی کا برادہ اگر پلایا جاوے سم قاتل ہے

مایغشا بفتح میم والف و کسر میم دوم و سکون یائے تحتانیہ فتح ثائے مثلثہ ماہیت ہے مثل بلوط کے زرد رنگ مائل سیاہی ہوتی ہے اور بہت آسانی سے ٹوٹ جاتی ہے اسمین تلخی ہے اور جوہر مائی و ارضی سے مرکب ہے برودت اسکی جوہر مائی کی زیادتی سے بلکہ جیسے کنوئین کے پانی یا ان گڑھون کا پانی جو تالاب مین کھود کر نکلتا ہو ویسی برودت ہے اصل اسکی ایک لکڑی ہے اسکی کھلی ہوئی فرج مین سے تلخ نچوڑنے سے اسکے جو پانی نکلتا ہے اسکا رنگ زعفرانی ہوتا ہے طبیعت پہلے درجہ مین سرد خشک ہے افعال و خواص قبض مناسب کرتی ہے اور رام وشبورا اور رام گرم جو غلیظ ہون انکو نفع کرتی ہے اور رعرہ جو قوی نہ ہو اور بقدر زمین پھیلا ہو اسکو مفید ہے ملگان ابدان کی حمرہ کو فائدہ کرتی ہے جو سخت ہون اور کم سن آدمیون کے بدن خواہ نازک اندام جنکی نازو نعمت سے بسر ہوتی ہے انکو فائدہ نہیں کرتی ہے اسلیے کہ ایسے نازک بدنون مین با فراط تجفیف کرکے ضرر پیدا کرتی ہے اعضائے چشم آشوب چشم کے ابتدا مین اسکا استعمال ورد و دواؤن کے ساتھ کیا جاتا ہے

میعہ بکسر میم و سکون یائے تحتانیہ فتح عین مہملہ آخر مین ہائے ہوز ہے ماہیت طبیبون نے کہا ہے کہ دو قسم اسکی جسکو میعہ سائلہ کہتے ہین بطور گوند کے بجنسہ جابجا لائی جاتی ہے اور ایک قسم اسکی وہ ہے جو کہ طبخ اور جوش دینے سے نکالی جاتی ہے میعہ سائلہ جو تازہ آتا ہے اسکا رنگ زرد ہوتا ہے اور بیاہ ہو جانیکے بعد مائل بہ بنفشیت ہو جاتا ہے اور وہ بہت افراط سے ملتا ہے جو قسم میعہ کی مع پوست کے آتی ہے وہ سیاہ ہوتی ہے اسلیے کہ وہ قسم اس درخت کی ہون کو پکا کر نکالی جاتی ہے پس پکانے کے بعد جسقدر اسکے سوکھنے سے رطوبت جدا ہوتی ہے وہی میعہ سائلہ ہے اور جیلی ہو جاتی ہے مثل قفل کے وہ تجربے درمیانی چیز لکڑی کی وہی میعہ یابسہ ہے خواص یعنے میعہ سائلہ اور یابسہ دونون کی قوتون مین یہ بیان کیا ہے کہ اسمین قبض اور تجفیف ہے اعضائے سر بعض لوگون نے کہا ہے کہ میعہ گرم خشک ہے دماغ سے رطوبت کو آتا لاتی ہے اور دماغ کو بالکل صاف کردیتی ہے اور یہ خاصیت مخالف اسکے ہے جسکا ہمکو اعتقاد ہے اسلیے کہ میعہ خود درد سر پیدا کرتی ہے اعضائے غذا میعہ یابسہ معدہ کی تری کو فائدہ کرتی ہے اعضائے نفض قبض طبیعت پیدا کرتی ہے

محلب بفتح میم و سکون حائے مہملہ و فتح لام و بائے موحدہ جسکو ہندی مین [illegible] کہتے ہین اختیار اس درخت کی عمدہ قسم وہی ہے جو سپید ہو جسکی سپیدی مثل موتی کی سی ہو اور صفائی بھی ہو طبیعت پہلے درجہ مین گرم ہے اور یبوست اسکی زیادہ نہیں افعال و خواص جلائے شدید کرتی ہے لطیف ہے محلل ہے تمام دردکی مسکن ہے آلات مفاصل تہی گاہ اور پشت کے دردون کی [illegible]

اعضائے نفض غشی کو ماء العسل کے ہمراہ پلانے سے فائدہ کرتی ہے۔
اعضائے نفض قولنج اور گردہ اور مثانہ کی پتھری کو نفع کرتی ہے۔

مغرہ بفتح میم و غین و راء مہملہ جسکو ہندی میں گیرو کہتے ہیں **اختیار** اچھی قسم گیرو کی وہی ہے جو پانی میں بھیگنے اور جماتے اسکی برتن جائے **طبیعت** پہلے درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **خواص** اسمیں تخریج ہے اور قبض ہے **اعضائے غذا** جگر کے اقسام درد کو مفید ہے اور قبض پیدا کرنے میں گل مختوم سے اسکی قوت زیادہ ہے

ماہودانہ یہ وہی چیز ہے جسکو حب الملوک کہتے ہیں مگر جالینوس نہیں ہے اسکا درخت ہمارے ملکوں میں بنام سیاب شمور ہے پتیاں اسکی چھوٹی مچھلی کے مشابہ ہوتی ہیں طول میں ایک شکل اور پھل اسکے تین تین ہوتے ہیں جیسے بڑی قسم رتھی کی اور کبھی زرد رنگ کا بھی ہوتا ہے اسمیں ایک گٹھلی بھی ہر پھل کے ساتھ ہوتی ہے اسکے پھل میں اسکے تین دانے ہوتے ہیں سیاہ سیاہ **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ کی ہے **آلات مفاصل** بسبب دست لانیکے جملہ اقسام وجع مفاصل نقرس اور عرق النسا کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے غذا** استسقا کو فائدہ کرتا ہے اور قے کو بقوت گراو دیتا ہے اور معدہ کو موافق نہیں ہے **اعضائے نفض** بشکل حبوبات کے بھی دست لاتا ہے بدل مرغ کے شوربے میں اسکی پتیاں جوش دیجاتی ہیں پس قولنج کو فائدہ کرتا ہے اور ادرار کرتا ہے جب اسکے سات یا چودہ دانے مقشر بشکل گولی بنائیں یا بے بنائے ہوئے یونہیں پھانک جائیں اور اسکے اوپر سرد پانی پئیں تو صفرا اور بلغم کا مسہل ہے اور اکثر پندرہ دانے بڑے بڑے اور بیس دانے چھوٹے چھوٹے پلائے جاتے ہیں اگر ارادہ یہ ہو کہ مسہل پورا ہو جائے اور زیادہ دست آویں چبانے میں اسکے خوب اہتمام کرنا چاہئے اور اگر یہ منظور ہو کہ خفیف مسہل ہو سالم دانہ نگل جائیں

محروث بفتح میم و سکون حاء حطی آخر میں ثائے مثلثہ ہو **ماہیت** یہ انجدان کی جڑ ہے جو حلتیت سے قوت اور منفعت میں کم ہے انجدان کے بیان میں جو کچھ محروث کے بارہ میں ہمکو نقل کرنا تھا کر چکے **خواص** منضج و ملین ہے **اعضائے غذا** اسمیں عیب بدگواری ہضم ہونیکا ہے اور معدہ کو مضر ہے مگر سرد معدہ کی تقویت کرتی ہے

مشم یہ ایک دانہ ہے بطم کے مشابہ ترکنا ہوتا ہے مائل بزردی ہو اور جب اسکی دھونی دیجائے خوشبو کا دھواں ہوتا ہے ایک قسم اسکی بستانی ہوتی ہے اسمیں تین پتیاں ہوتی ہیں اور صحرائی بھی ہوتا ہے اور مصری بھی ہوتا ہے اسکی دھونی بنائی جاتی ہے عجیب خوشبو ہوتی ہے **طبیعت** بستانی کی معتدل ہے اور صحرائی دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** بستانی جسکی تین پتی ہوتی ہیں اسمیں تحفیف کی قوت تھوڑی سی ہے اور صحرائی اسکی زیادہ قوی ہے

ملواح - **ماہیت** یہ بھی ایک دوا ہے شامی ہے اس ملک میں اسی نام سے مشہور ہے کہ یہ لکڑی بشکل گرہ کے ہوتی ہے اسپر پتیاں بڑی ہوتی ہیں یہ کسیقدر سیاہی مائل **آلات مفاصل** ایک درخمی اسکی ہمراہ ماء العسل کے عضل کے پھٹنے کو فائدہ کرتی ہے

مورد اسفرم آس بری کو کہتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ فارسی اذخر کی ہے **ماہیت** پھول اور پتی تیل شاخیں سیدھی گول بیتر کی اور زردی ہوتی ہیں قد اسکی مثل بادآورد کے ہے اور بعضوں کے نزدیک ایک قسم اسکی زیادہ وہ ہوتی ہے سپید ہوتی ہے اور کبھی ایک قسم اسکی وہ ہے جو مائل بزردی ہوتی ہے۔ ابن ماسویہ کہتا ہے کہ یہ وہی آس بری ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ایک دوسری لکڑی ہے ابن ماسویہ نے کہا ہے کہ یہ مثل بادآورد ہے خوزی کا قول ہے کہ یہ قوت میں اشنان سے قریب ہے اور قبض میں اس سے زیادہ ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **اعضائے سر** مرگی اور دماغی رطوبت کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے غذا** معدہ اور جگر کو قوی کرتی ہے مگر جیسے چوچٹ اندرونی احشا میں لگی ہو اسکے فائدہ کرتی ہے **اعضائے نفض** شرح بنیخ مقعد کے اوپر کے کیڑے ... دواسے اسکا حمول کیا جاتا ہے تو کیڑوں کو قتل کرتا ہے۔

ملیح یہ مثل عوسج کے ہوتی ہے تی اسکی مشابہ تیز کی تی کے ہوتی ہے اور اس سے زیادہ چوڑی ہوتی ہے اور مثل ساگ کے کھائی جاتی ہے **خواص** اسمیں تلخی اور قبض اور رخامہ رطوبت ہے اسی سے نفخ پیدا ہوتا ہے **اعضائے صدر** ایک درخمی اسکی ماء العسل کے ہمراہ پلائیں تو دمہ و خون کو نکالتی ہے **اعضائے غذا** ایک درخمی اسکی ماء العسل کے ہمراہ مروڑے میں سکون پیدا کرتی ہے۔

مامیران - **ماہیت** اسکی شکل ہلدی کے گرہ دار لکڑی کی سیاہی ہوتی ہے اسمیں تھوڑی سی پیچیدگی ہے جیسے کہ گٹھی ہوتی ہے اور تیزی اسکی ہلدی سے زیادہ ہے **طبیعت** دوسرے درجہ کے آخر میں گرم خشک ہے اور دافع خوانیق کی جلا کرنیوالی ہے اور منقی ہے **زینت** ناخون کی سپیدی کو مٹا دیتی ہے **اعضائے سر** عصارہ اسکا سر سے رطوبت کھینچ لاکر نکال دیتا ہے اور فضلات دماغی کا تنقیہ کر دیتا ہے اسکی جڑ دانتوں کو مفید ہے **اعضائے چشم** آنکھ کی سپیدی کو صاف کر دیتی ہے اور بصارت میں جلا کر دیتی ہے عصارہ اسکا **اعضائے غذا** جڑ اسکی یرقان کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** مروڑے کو فائدہ کرتی ہے اور اسمیں ...

ماہیزہرج جسکو فارسی میں ہیرہ ہے **ماہیت** یہ ایک درخت ہے مثل درخت شبرم کے مگر طول میں اس سے بڑا ہوتا ہے اور رنگ میں اسکے تیرگی مائل

بزرومی ہے بعض آدمی اسکو تیوعات میں شمار کرتے ہیں **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** جب اسکو حوض یا تالاب وغیرہ میں ڈالدیں مچھلیاں مست ہوکر اوپر آجاتی ہیں **آلات مفاصل** نقرس اور عرق النسا کے درد کو فائدہ کرتی ہے اور مفاصل کے درد اور پشت کے درد اور کوکھ کا درد بھی اس سے جاتا رہتا ہے ریاح کو متفرق کردیتی ہے اگر اسکو ادویہ مسہلہ میں داخل کریں **اعضائے نفض** اخلاط غلیظ کی مسہل ہے

ماش آخر میں شین معجمہ ہے جسکو ہندی میں مونگ کہتے ہیں **خواص** اسکا جوہر باجرم قریب باقلہ کے ہے اور نہایت بہتر ہے اسکے استعمال کا زمانہ گرمیوں کی فصل میں ہے **طبیعت** رطوبت اور یبوست میں معتدل ہے چھلکے دور کی ہوئی مونگ خوب معتدل ہے اور چھلکے دار مائل بخشکی ہے اسلئے کہ اسکے چھلکے میں کسیقدر بکتھائیں بھی ہے جس سے قبض پیدا ہوتا ہے **خواص** مونگ میں نفخ اتنا نہیں ہے جتنا باقلا میں ہے اگرچہ کسیقدر نفخ ہے لیکن بلکہ اسکا نفخ باقلہ کے نفخ سے کمتر ہے یا درنہ باقلہ کے برابر اسمیں جلا کی قوت ہے اور نہ مسور کے برابر اسمیں برودت ہے اور اگر مونگ کے ساتھ تھوڑی سی قرطم ملا دیجائے مونگ کی اصلاح ہو جاتی ہے **آلات مفاصل** مونگ کا ضماد اعضا کے درد کیواسطے کیا جاتا ہے خصوصاً طلائے انگوری اور شراب مطبوخ اسمیں ہو اور کچھ زعفران ملاکر رض اور فسخ جو دو قسم کے صدمہ عضلی وغیرہ پر پہونچتے ہیں انکے واسطے بھی اسکا ضماد کیا جاتا ہے **اعضائے غذا** کیموس اسکا اچھا ہوتا ہے جو تھوڑا مقشر مونگ کا اسمیں دیر ہضمی نہیں ہے مثل باقلہ کے اور اگر روغن بادام ملاکر پکائی جائے بہت اچھی خلط پیدا کریگی **اعضائے نفض** اگر مونگ کو ایک مرتبہ جوش دیکر پانی پھینکدیں اور پھر دوبارہ پانی ڈالکر پکائیں قبض پیدا کریگی خصوصاً اگر اسکو نانخواہ اور سماق کیساتھ ترش کریں۔ مونگ میں باہ کی مضرت ہے جیسا کہ بعض طبیبوں نے کہا ہے

مر بفتح میم و راے مہملہ مشدد **ماہیت** یہ ایک چیز مثل شبنم کے ہے جو جھاؤ اور درخت پر گرتی ہے اور صاف ہوکر مثل شہد کے بستہ ہوجاتی ہے اور جسطرح گوند کا دو اقسام خشک کیجاتے ہیں جیسے ترنجبین اور شیرخشت اسیطرح یہ بھی سکھائی جاتی ہے یا یہ شہد فقیران کے بہاؤ سے ملکے سے میں آتا ہے سکھایا ہوا نہیں یہ بھی ہوتی ہے اور ہم نے ہر ایک کو جداگانہ ابواب میں بیان بھی کر دیا ہے مر اس چیز کی خاصیت حاصل کرلیتی ہے جو اسپر پڑ جاتی ہے مثلاً اسکی نرمی یا حلاوت کیفیت اسکے میں ہو جھاجاتی ہے

مرماراخ۔ ماہیت اسکی تیلی تیلی سپید لکڑیاں ہوتی ہیں ریشہ دار جیسے کہ [illegible] ہوتے ہیں مشابہ جعدہ کے مگر انکے رنگ میں زیادہ [illegible] بلکہ تمام رنگ بھی اور خوشبو بھی بھری ہوئی ہے اسکی بہت مشابہ [illegible] تیزی اور تھوڑی سی خوشبو ہوتی ہے

ملح بکسر میم و سکون لام آخر میں حائے حطی جسکو نمک کہتے ہیں **ماہیت** نمک میں تلخی ہے اور کسیقدر زبان کو بھی پکڑتا ہے اور کڑوا نمک رق کے قریب ہے جسکو نونا کہتے ہیں اور ایک قسم نمک کی بھربھری ہوتی ہے اور ایک قسم اسکی زمین کھود کر نکالی جاتی ہے اور ایک قسم اسکی درانی چمکتی ہوئی مثل بلور کے ہوتی ہے اور ایک قسم اسکی نفطی مثل نفط کے سیاہ ہوتی ہے اور سیاہی اسکی اسی روغن کی وجہ سے ہے جو اسمیں ہے یا چھائے جو اسمیں پڑے ہوتے ہیں انکی سیاہی ہے اور جب جلایا جاوے کہ اسکا روغن اڑجائے مثل درانی کے چمکتا ہوا سپید رہجاتا ہے ایک قسم نمک کی ہندی ہے جسکی سیاہی وہ پکے چھالونکی وجہ سے نہیں ہوتی ہے بلکہ اسکی جڑ میں داخل ہے ورنہ دریائی نمک دھر پانی میں پڑا اور گھل گیا اور صحرائی نمک بسیار جلد نہیں گلتا **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور جس قدر نمک میں تلخی زیادہ ہوگی زیادہ گرم ہوگا **خواص** جلا کرتا ہے محلل ہے اور قابض ہے مجفف ہے اس سبب سے کہ اسمیں تحلیل اور قبض کی قوت ہے اور سب خواص میں اسکے قبض کا فعل بہت زیادہ ہے کاسر ریاح ہے اور جلے ہوئے نمک میں تجفیف و تحلیل کی قوت زیادہ ہے نمک عفونت کو منع کرتا ہے اور اخلاط کے غلیظ ہونیکو منع کرتا ہے نمک کے اوپر جو چیز بطور کف کے پھولی ہوئی ملتی ہے جسکو عوام لوگ پھول کہتے ہیں اسمیں لطافت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت نمک کے اور بہ نسبت نمک سوختہ کے غبار نمک کا بھی لطافت میں قریب اسی پھول کے ہے اور یہ دونوں تحلیل میں نمک سے زیادہ قوت رکھتے ہیں اور قبض انکی نون میں کم ہے اور یہی نمک اور جو نمک کھود کر نکالا جاتا ہے تحلیل کمتر کرتا ہے اور لطافت بھی اسمیں کم ہے ہاں اگر فرق اسمیں کم ہو زیادہ شور ہو تو کہ یہ نمک قابض اور محلل بسبب لطافت کے ہے کھودا ہوا نمک اگر چند مرتبہ دھویا جائے تجفیف بعض [illegible] کے کریگا اور جو نمک بھربھرا ہوتا ہے اسمیں جلا زیادہ ہوتی ہے جسوقت نمک سے طعام میں جلایا جائے اسکی طبیعت بدلدیتا ہے اور ریاح کو منتشر کر دیتا ہے اور کڑوے نمک میں تحلیل زیادہ ہے اور جلا اقسام کے نمک منجملہ اخلاط کو گھلا دیتے ہیں نمک تحلیل اور تقطیع زیادہ کرتا ہے **زینت** نمک سوختہ دانتوں کی جڑ میں گرد جا پڑ جانیسے بچاتا ہے اور سرخ پھنسی کسی جگہ کا ہو طلا کرنیسے نمک کے زائل ہوجاتا ہے مقدار معتدل پر نمک کا استعمال رنگ میں خوبی پیدا کرتا ہے **اورام و قروح** نمک اور شہد اور بڑا منقی و بلوط پر بطور ضماد کے لگایا جاتا ہے اور فوتنج اور شہد ملاکر نمک ورم بلغمی پر لگایا جاتا ہے نملہ کے پھیلنے کو روکتا ہے **جراح و قروح** جو گوشت زائد ہے اور زخم پر رکھا جاتا ہے ہیننے [illegible] کو تھیلی جسمیں ترحے پڑ گئے ہوں اور درد اور کے قسم

کو نفع کرتا ہے نمک کو سرکہ اور زیت میں ملا کر بدن میں لگاتے ہیں اور آگ کے پاس بیٹھتے
ہیں تاکہ پسینہ نکل کر کھجلی میں کمی ہو جائے خصوصاً اگر مادہ بلغمی سے کھجلی پیدا ہوئی ہو اور نمک
کو زیت ملا کر آگ سے جلے ہوئے مقام پر لگاتے ہیں کہ پھپھولا نہ پڑے خصوصاً بورقی
اور افریقی نمک برص وغیرہ کے جملہ تمام مادہ کے جمع کرنے اور خشک کرنے میں نمک سے
ملحق نہیں کیے جاتے ہیں اسلئے کہ نمک میں تحلیل زیادہ ہے اس واسطے وہ کسی جوہر رطوبت کو
ہو پھر اسکے بعد قبض اور کشش کرتا ہے اور جو اجزاء عضو میں باقی رہ گیا ہو اسکو
یکجا کر لیتا ہے آلات مفاصل ردی ہو اور شہد کے ہمراہ التوائے عصب پر لگایا
جاتا ہے اور نقرس پر ضماد کیا جاتا ہے اور زیت ملا کر بدن کی ماندگی کیواسطے بدن پر
مالش کی جاتی ہے اعضائے سر شحم حنظل اور نمک ملا کر سر کی پھنسیوں پر لگاتے ہیں
اور اندرانی نمک فی میں کو تیز کرتا ہے نمک بیٹھے سوڑھے کو مضبوط کر دیتا ہے خصوصاً
اندرانی اور سرکہ ملا کر کان کے درد کو بطور ضماد کے نفع کرتا ہے اعضائے چشم ناخونہ
میں جو گوشت زائد ہوا اسکو اور ناخونہ کو مٹا دیتا ہے پھول نمک کا خصوصاً سنگی و بیسہ کی
چشم کو مفید ہے نمک جیسے اور شہد کے ہمراہ آنکھ پر بطور ضماد کے لگایا جاتا ہے تو سخون
کا سرخ داغ جو آنکھ میں پڑ گیا ہو اسکی تحلیل کر دیتا ہے اعضائے نفس خشک
پر نمک نفطی اور شہد اور سرکہ ملا کر خناق کو فائدہ کرتا ہے اور جو ورم کوے میں اور
تالو کے نرم گوشت میں ہو اسکو بھی فائدہ کرتا ہے نمک اندرانی اور علی الخصوص نفطی اور تمام
اقسام اسکے منھ میں جو بلغم بالزوجت ہو اسکو قطع کرتے ہیں اعضائے غذا
نمک کو ڈکار لانے پر معین ہے خصوصاً نفطی و اندرانی اور قے کے درد و سردی کی وجہ سے
معدہ میں ہوں انکو مفید ہے اعضائے نفض نمک کے جملہ اقسام ثقل کے
نکلنے پر اور طعام کے معدے سے اتر جانے پر آسانی پیدا کرتے ہیں اور علی الخصوص نفطی بلغم
متعفن کو گرا دیتا ہے اور … سودا کو جرم نمک انتہائے دوا و سنطاریہ کی ہے اور مادہ
مسہلہ کی انکے فعل پر اعانت کرتا ہے کہ سودا اور رطوبت لزج کو اجزائے عضو سے
نکالدیں - اور قولنج کو بھی اور گھی اور خیرہ ملا کر ورم انثیین بلغمی کو مفید ہے اس طرح
قولنج اور شہد ملا کر قروح ذکر کو فائدہ کرتا ہے سموم نمک کو کتان ملا کر بچھو کے کاٹے
ہوئے کو فائدہ کرتا ہے اور قولنج کو بھی اور زوفا اور رالدند ملا کر مقرنہ بیٹھے کژدم کے ایک
قسم خاص کے کاٹنے کو مفید ہے اور سرکہ اور شہد ملا کر زہر داریک اور ابیسی وزنبور
کے کاٹنے پر اور سکنجبین ملا کر افیون اور فطر قاتل کی مضرت کیواسطے -
ملوخیا - **ماہیت** اسکی نباتی بستانی ہے اور اسکا پورا بیان نبات ازی کے باب میں
ہو چکا ہے **طبیعت** اول درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں تر ہے -

اعضائے غذا سدوں کی تفتیح کرتی ہے -
مشمش بکسر میم اول و دوم و ہر دو شین معجمہ زرد آلو کو کہتے ہیں - **اختیار** عمدہ
قسم اسکی ارمنی ہے کہ جلدی خراب نہیں ہوتی اور جلدی ترش نہیں ہوتی اگر
زرد آلو کھایا جاوے واجب ہے کہ اسکے بعد ایک گھونٹ مصطگی اور انیسون
خواہ دودھ یا شراب خالص میں یا نبیذ عسلی یا نبیذ شہد ملا کر پیا جائے **طبیعت**
دوسرے درجہ میں سرد و تر ہے اور اسکی گٹھلی کا تیل دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے
خواص جمع اخلاط اسکے پیدا ہوتا ہے جسمیں عفونت بہت جلد آتی ہے **اعضائے غذا**
تفتیح اسکا پیاس میں سکون پیدا کرتا ہے زرد آلو معدہ کو بہ نسبت شفتالو کے
زیادہ مناسب ہے اتنی زرد آلو معدہ میں خراب نہیں ہوتا اور نہ جلدی ترش ہوتا ہے جو
ان چیزوں کے جو اسکے ضرر کو روکتی ہیں یہ ہے کہ اسکے بعد انیسون اور مصطگی ہمیشہ نبیذ
زبیب میں ملا کر پئیں اور سرد مزاج والوں کیواسطے خالص ہمیں میں **اعضائے**
نفض اسکی گٹھلی کا تیل بواسیر کو فائدہ کرتا ہے تپیات … پیدا کرتی ہے اسلئے
کہ جلدی متعفن ہو جاتی ہے مگر خشک … تپیات حادہ کو نہایت درجہ نفع کرتا ہے
موز بفتح میم و سکون واو آخر میں زائے معجمہ ہندی میں اسکو کیلا کہتے ہیں **خواص** تحویری
غذا پیدا کرتا ہے اور طبیعت کو نرم … زیادہ کیلے کا استعمال سدہ پیدا کرتا ہے اور صفرا اور
بلغم کی زیادتی کرتا ہے جیسا جسکا مزاج ہو **اعضائے صدر** حلق کی اور
کی سوزش کو نفع کرتا ہے **اعضائے غذا** معدہ پر گرانی لاتا ہے اور زیادہ کا
کھانا معدہ پر بہت بوجھ ڈالتا ہے واجب ہے کہ اسکے کھانے کے بعد گرم مزاج
کا آدمی سکنجبین بزوری اور سرد مزاج کا آدمی شہد کا استعمال کرے **اعضائے**
نفض منی کو زیادہ کرتا ہے اور گردہ کو موافق ہوتا ہے اور ادرار بول کرتا ہے
مخ بضم میم و خائے مشددہ ہڈی کے مغز کو اور مطلق بھیجہ کو کہتے ہیں **اختیار**
بہت بہتر مغز بھیجہ گاؤ کا ہے اور اونٹ کا مغز اسکے بعد بکری کا مغز اسکے بعد
بکری کے بعد بھیڑ جیسے پہاڑی بکروں کے اور شیران خصوصاً نر قسم انکی
انکے بھیجے میں بہت خشکی ہوتی ہے اور بھیجا خواہ مغز استخوان اطراف حیوانات کا چکنا
ہوتا ہے **افعال و خواص** سخن ہے ملین ہو جاتی ہے غذائے کثیر سے پیدا ہوتی
ہے اگر ہضم ہو جائے **اورام** و شور صلابات اور تحجر کیواسطے اچھی چیز ہے اور جو مغز
استخوان مثل مغز گوسالہ و ساق و اونٹ کے ہو وہ ایسا نہیں ہے جیسے پہاڑی بکروں
اور پہاڑی بکر کا ہوتا ہے اسلئے کہ یہ اقسام مغز استخوان کے خشک ہوتے ہیں انمیں
کچھ خوبی نہیں ہے **اعضائے غذا** معدہ کو متلی و قے پیدا کر دیتا ہے اور اشتہا کو زائل کر دیتا

ہے دواجب ہے کہ اسکو مصالح گرم اور خوشبو کی چیزون کے ہمراہ تناول کرین۔ اعضاے نفض ہو مغز استخوان کی عمدہ قسم ہو وہ رطوبت ہے تو زحیر مین استعمال کیجاتی ہے یونس حکیم کی صلابت کو مفید ہوتی ہے سموم کہا گیا ہے کہ مغز استخوان شتر مردار پر ملنے سے ہو اچھا لگتے ہین

مری بفتح میم و کسرہ راے مشدد آخر مین یاے حطی ہے فارسی مین اسکی آب کامہ ہے **ماہیت اور طبیعت** دوسرے درجہ تک گرم و خشک ہے۔ ابن ماسویہ کہتا ہے کہ مچھلی سے جو مری بنائی جاتی ہے اسکی گرمی اور خشکی کثیر ہے بہ نسبت اس مری کے جو جو سے بنائی جاے اور مین اس قول کی تصدیق نہین کرتا **افعال و خواص** اخلاط غلیظ مین جلا پیدا کرتی ہے اور معدہ مین جو رطوبت ہے بو جھ لیتی ہے اور اسمین قبض اور تنقیہ بلغم کی قوت ہے **زینت** نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے **جراح و قروح** جن قروح مین عفونت ہوا نکے واسطے اچھی چیز ہے۔ اور جو مری مچھلی و نمکین گوشت سے بنائی جاے جراحت خبیثہ کے پھیلنے کو روکتی ہے **آلات مفاصل** کوٹ کے درد اور عرق النسا کو مفید ہے **اعضاے چشم** چونکہ ابتداے زمانہ مین بطور سرمہ کے آنکھ مین لگائی جاتی ہے سرخ آنکھ مین دانہ پڑنے کو منع کرتی ہے **اعضاے غذا** رطوبت معدہ کو نفع کرتی ہے اور اندرونی اعضا مین جو رطوبات ہون انکو نکالتی ہے **اعضاے نفض** تو نیچے کے حصہ مین پڑتی ہے خصوصاً جو حقنہ خراطین کے کیواسطے تیار کیا جاے **سموم** حیوانات کے کاٹے کو خصوصاً ہوا نکے کاٹے کو نافع ہے

مینجیج ہے ایک قسم کی کارمی شراب ہے **اعضاے نفس و صدر** سینہ کے رطوبات کے نکالنے کو معین ہوتی ہے اور وہ شراب خشخاش جسکا دوسرا نام قوز ا نام ہے اسمین بھی فائدہ کیواسطے داخل کیجاتی ہے **اعضاے نفض** درد گردہ اور درد مثانہ کو مفید ہے

مصل بفتح میم و صاد مہملہ آخر مین لام ہے دوغ بھی کہتے ہین **خواص** دوائی مادہ کی رگون کیواسطے خراب چیز ہے اور جب فربہ گوشت کے ساتھ بنایا جاے کسیقدر اسکی اصلاح ہوجاتی ہے **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے مضر ہے **اعضاے نفض** مقعد کے واسطے مضر ہے۔

حرف نون

جن دواؤن کی ابتدا حرف نون سے ہے انکا بیان

نرجس بفتح نون و سکون راے مہملہ و کسرہ جیم آخر مین سین ہے **خواص** بیخ نرگس کھود کر نکالی جاتی ہے اندرون بدن سے مادہ کو جذب کرتی ہے اور تخفیف اور جلا پیدا کرتی ہے اور چہرہ کی خیرہ کو دھو ڈالتی ہے روغن نرگس ناحال مثل چنبیلی کے تیل کے ہے لیکن ضعیف العمل ہے **زینت** بیخ نرگس کا تیل وغیرہ کو بہنے کا لیتی ہے خصوصاً آرد شیلم اور شہد ملا کر اور نرگس کا جرم کلف اور بہق کی جلا کرتا ہے خصوصاً اسکی جڑ سرکہ ملا کر نرگس کی جڑ باخورہ کو نفع کرتی ہے **اورام و بثور** نرگس کی جڑ شہد اور مٹر ملا کر ان دبیلون کو شگافتہ کر دیتی ہے جنکا پھوٹنا دشوار ہو اور جن مین نضج پیدا ہونا بدقت ہوتا ہے پٹھے کے اورام پر بھی اسکی جڑ کا ضماد کیا جاتا ہے **جراح و قروح** جراحات کو خشک کر دیتی ہے اور پٹھون کی انکو ملا دیتی ہے یہانتک کہ اگر کوئی رگ دو کٹ گیا ہو اسکو بھی ملا دیتی ہے۔ اسکو میسکر اور شہد ملا کر آگ سے جلے ہوئے مقام پر رکھتے ہین اور پٹھے کے جراحات پر اور ان قروح پر جو بہت گہرے ہون اور شہد اور مٹر ملا کر اسکا استعمال کیا جاے قروح کے چرک کا تنقیہ کرتی ہے **آلات مفاصل** روغن اسکا پٹھے کو نفع کرتا ہے جڑ اسکی پٹھے کے ورم پر اور پٹھے مین جو گرہ پڑجاتی ہین ان پر اور مفاصل کے درد پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہے **اعضاے سر** سدہ ہاے دماغ کی تفتیح کرتی ہے اور جو درد سر رطوبت سے ہو اسکو اور سوداوی درد سر کو نفع کرتی ہے اسیطرح روغن اسکا اور یہ روغن بہت مناسب ہے درد سر کیواسطے جن لوگون کے سر مین حرارت ہو انکو اسکے استعمال سے درد سر ہوجاتا ہے **اعضاے صدر** روغن اسکا اورام سخت کی دوا اور ورم باردہ جو حجاب مین ہون انکی تحلیل کر دیتا ہے جڑ اسکی ماش سینہ پر کیجاے **اعضاے غذا** بیخ نرگس اگر معدہ کو کھا لیجاے تو کہ ہیجان مین لاتی ہے اسیطرح سلاقہ اسکا **اعضاے نفض** رحم اور مثانہ کے درد کو نفع کرتی ہے جب چار درم تخم نرجس ماء العسل کے ہمراہ پلائی جاے جنین کا اسقاط کر دیتی ہے زندہ بچہ ہو یا مردہ۔ روغن اسکا منھ کو رحم کے کھول دیتا ہے اور رحم کے درد کو فائدہ کرتی ہے

ناردین سنبل کے بیان مین ذکر کیا گیا ہے کہ ناردین سنبل وہی کو کہتے ہین

نیل ایک قسم اسکی بستانی ہوتی ہے اور ایک قسم جنگلی صحرائی ہوتی ہے یہ بھی وہی فعل کرتی ہے جو بستانی کرتی ہے **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہے اور تروف کو منع کرتی ہے اور بستانی تخم نیل کی تجفیف قوی بدون لذع کے کرتی ہے اور جنگلی نیل مین حدت ہے اور اسکی تجفیف مین شدت ہے مواد کو اندرون بدن سے کھینچ لاتی ہے **زینت** کلف اور بہق کو صاف کر دیتی ہے اور باخورہ کو نفع کرتی ہے **اورام و بثور** جو ورم کو پھیلا ہوا اسکو بٹھا دیتی ہے اور خنازیر غدون کو نفع کرتی ہے جو سخت اعضا مین ہون اور خلاصہ یہ ہے کہ ہر ورم کو ابتدائی مین نفع کرتی ہے اور خلا و جمرہ کو بھی مفید

ہو اور جو ملاکر ان اورام پر استعمال کیجاتی **جراح و قروح** جو حرارت گرم سخت بدلی
مین ہون انکو بقوت تجفیف اپنی کے نفع کرتی ہو یہ خاصیت نیل بستانی کی ہو
اور خشکی نیل مین تیزی کم ہو کہ وہ متعفن قروح کیواسطے جید ہو اور عجیب فعل نہین رکھتا
ہو اور نیل بستانی قروح کے علاج مین عمدہ ہو اسلیے کہ اسمین حدت کم ہو اور دوبلے
قروح کو نفع کرتا ہو اور شہد کے ہمراہ پیسکر آگ سے جلے ہوئے مقام پر اور ٹھیے کے
جراحات پر لگایا جاتا ہو اور کانٹے کو بدن کے اندر سے نکال لیتا ہو خصوصاً اروشیلوم کر
اعضاے نفس لڑکون کی اس کھانسی کو جسکی شدت سے قے آجاتی ہو نفع کرتا
اور عصارہ اسکا بھی یہی اثر رکھتا ہو جیتھڑے کے قروح کو بھی مفید ہو خصوصاً جو اوی
ہوا اسکو نفع کرتا ہو **اعضاے غذا** طحال کو نفع کرتا ہو خصوصاً نیل صحرائی ۔

نسرین بفتح نون و سکون سین مہملہ وکسر راے مہملہ و سکون یاے تحتانیہ آخر مین
نون ہو جسکو ہند مین سیوتی کہتے ہین **ماہیت** یہ مثل جنبیلی کے قوت مین ہو اور
اس سے زیادہ ضعیف ہو اور مثل نرگس ہو روغن اسکا قوت مین قریب روغن جنبیلی
کے ہو مگر اس سے اسکی قوت مین ضعف ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے
افعال و خواص جملہ اقسام سیوتی کے منقی ہین اور ملطف اور پھول اسکا لطیف
خصوصیت رکھتا ہو **آلات مفاصل** پٹھے کی برودت کو فائدہ کرتی ہے
اعضاے سر کانکے کیڑون کو قتل کرتی ہو اور کان کے گونجنے اور بہرے پنے کو
نفع کرتی ہو دانتون کے درد کو مفید ہو اور خشکی سیوتی پیسکر پیشانی پر لگائی جاتی ہو پس
درد سر بہت سے اصناف مین سکون پیدا کرتی ہو اور تھوتھنی جو سلنے سے پیدا
ہون انکو تفتیح کرتی ہے **اعضاے نفس** اورام حلق اور بوزتین کو نفع کرتی ہے
اعضاے غذا اچار دمی اسکی جب پلائی جاے تو قے مین تسکین پیدا کرتی ہو اور
ہچکی بند کردیتی ہے خصوصاً جنگلی سیوتی ۔

نمام یہ وہی سیسنبر ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہو اور سائید رجیک
اسکی خشکی پہونچتی ہو جملہ عفونات کی مقاومت کرتی ہو کہ انکو روکتی ہو اور دور
کردیتی ہو **زینت** جون کے اقسام کو قتل کرتی ہو **اورام و قبور** اورام
سرد کو اور اس ورم طفوبی کو جسکی صلابت زیادہ ہو فائدہ کرتی ہو **اعضاے سر**
سرکہ مین جوش دیکر روغن گل ملا کر جب سر پر لگائی جاے نسیان کو فائدہ کرتی
ہو اسیطرح جو اختلاط ذہن اور لیثارغوس اور قرانیطس کو اور سرکہ مین جوش دیکر
ہمراہ روغن گل کے درد سر کیواسطے سر پر لگائی جاتی ہو پس نفع کرتی ہو وہ صحرائی
نمام کی تی سر پر اور پیشانی پر درد سر کیواسطے لگائی جاتی ہو پس نفع کرتی ہو

اعضاے غذا ہچکی کو مفید ہو اگر کسی شربت کے ہمراہ پلائی جاے اور بیج
مین اسکے یہ قوت زیادہ ہو ورم جگر بارد کو نفع کرتی ہو **اعضاے نفض**
چھوٹے چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو مفید اور جنین مردہ کو نکالدیتی ہو حیض
اور بول کا ادرار کرتی ہو خصوصاً وہ قسم جو زمین سنگلاخ مین پیدا ہوتی ہو صحرائی
ہو اگر کسی شراب کے ساتھ پلائی جاے تقطیر البول کو نفع کرتی اور جھلی کو
نکال دیتی ہو شراب کے ہمراہ پلانے سے مروڑے کو بھی فائدہ کرتی ہو **سموم**
زنبور کے کاٹے کیواسطے ضماد کیجاتی ہو کہ وہ تمام ہو جو کیڑے بین سے ملتے ہین ۔

نیلوفر یہ لفظ معرب نیلوپھل ہندی ہے **ماہیت** اکثر اوقات جو الفیوس
اسکا نام کرنب الماء رکھتا ہو اور بیج اسکا حب العروس نام رکھا گیا ہو جیسا
لوگ کہتے ہین اور اسمین اختلاف بھی ہو ہندکے نیلوفر کی جڑ کو مین مروج کے
ہو **اختیار** زیادہ ترقوی وہی نیلوفر ہو جسکی جڑ سپید ہو کہ وہ سیاہ جڑ کے نیلوفر
سے زیادہ قوی ہوتا ہو اور بیج اسکا اسکے دانہ سے زیادہ تر قوی ہو **طبیعت** دوسرے
درجہ مین سرد تر ہو اور شربت نیلوفر مین حرارت بجھانیکی قوت زیادہ ہو اور ہندی
نیلوفر کی طبیعت مثل طبیعت بیروت کے ہو **خواص** شربت نیلوفر مین تلطیف
زیادہ ہو **زینت** نیلوفر کی جڑ پانی مین پیسکر بہق پر لگائی جاتی ہو خصوصاً اسکی
جڑ اور زفت ملاکر بالخورہ پر لگائی جاتی ہو خصوصاً نیلوفر سیاہ اور اسی کی سیاہ
جڑ **اورام و بثور** نیلوفر کی جڑ اورام گرم اور ورم طحال کو نفع کرتی ہو قروح تخم
نیلوفر اور بیج نیلوفر قروح کیواسطے استعمال کیجاتی ہو **اعضاے سر** نیند پیدا کرتا
ہو اور گرم درد سر جو صفراوی ہو اسمین سکون پیدا کرتا ہو مگر ضعف حس لاتا ہو **اعضاے
نفس** شربت نیلوفر اچھی دوا ہو کھانسی اور ذات الجنب کی **اعضاے غذا** اسکی جڑ ورم طحال
کو پلانے سے اور ضماد کرنے سے نفع کرتی ہو **اعضاے نفض** احتلام نیز نہانے کی حاجت
جو زیادہ ہوا اسکو کم کردیتا ہو اور قوت باہ کو توڑ دیتا ہو اگر ایک درم نیلوفر شربت خشخاش
ملاکر پلایا جاے اور منی کو منجمد کرتا ہو بسبب اس خاصیت کے جو اسمین ہو خصوصاً جڑ
نیلوفر کی اور اسہال کہنہ کو نفع کرتا ہو اور عام قروح کو نیلوفر کی جڑ بطور ضماد کے
درد مثانہ کو فائدہ کرتا ہو نیلوفر کا بیج ہر ایک امر مین اعضاے نفض سے زیادہ قوی
ہو تہانیکی زنت یعنی گوہی کو بھی روکتا ہو اور نیلوفر کی جڑ اور بیج اسکا اگر دودھ کے ہمراہ
چند مرتبہ پیا جاے سیلان رطوبت رحم جو کہنہ ہوگیا ہو اسکو نفع کرتا ہو اور شربت اسکا
نرمی شکم پیدا کرتا ہو **حمیات** شربت نیلوفر حمیات حادہ مین حرارت کا نفع خوبی کرتا ہو

نغلاع بفتح نون و سکون غین معجمہ جسکو فارسی مین ہزار پا کہتے ہین یہ نیو

کی عمدہ قسم ہے طبیعت دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اسمیں رطوبت فضلیہ ہے خواص اسمیں قوت مسخنہ قابضہ ہے نعناع نہایت لطیف ہے ان بقولات میں جو کھائی جاتی ہے اسمیں زیادہ لطافت جو ہر کسی ساگ میں نہیں ہے اگر نعناع کی کونپلیں دودھ میں ڈالدیجائیں پھٹنے نپائے گا اگر نعناع کا عصارہ سرکہ ملا کر پیاجاے اندرونی اعضا سے جو خون کا سیلان ہو اسکو روک دیگا اورام وثبور آرد جو کے ہمراہ دبیلات کا ضماد ہے اور خوخ اسکی برابر نہیں کرسکتا ہے اسلیے کہ خوخ میں عفوصت نہیں ہے اور تحلیل و تسخین و تخفیف مفرط ہے جو ایذا دیتی ہے اعضائے سر پیشانی پر اسکا ضماد درد سر کیواسطے کیاجاتا ہے خصوصاً آرد جو کے ہمراہ زبان کی خشونت کیواسطے اسکی زبان پر مالش کرتے ہیں پس خشونت دور ہو جاتی ہے عصارہ اسکا مع آب سل ملا کر کا نیم واسطے درد کے ٹپکایا جاتا ہے اعضائے صدر خون جو اوپر یا نیچے کے اعضا سے جاری ہو اسکو روک دیتا ہے پستان میں جو خون بستہ ہو گیا ہو یا اسکے بستہ ہونیکا خوف ہو اسکا ضماد اسکی بستگی کو منع کرتا ہے ورم پستان میں سکون پیدا کرتا ہے اعضائے غذا معدہ کی تقویت کرتا ہے اور معدہ کو گرم کر دیتا ہے ہضم کو بڑھاتا ہے ہچکی میں سکون پیدا کرتا ہے قے خونی کو روکتا ہے یرقان کو نفع کرتا ہے خصوصاً شربت نعناع اعضائے نفض بول و زہ میں ہوتا ہے بسبب اس نفخ کے جو اسمیں ہے بوجہ باہ کا شوق ہونیکے اور وہ نفخ کو تشنج میں نہیں ہے بسبب اسکے کہ اوعیہ منی کو سخت مضبوط کردیتا ہے کیڑوں کو قتل کرتا ہے اور اگر قبل جماع اسکا حمول کیاجائے عورت کے حاملہ ہونیکو منع کریگا اور اگر اسکی چند ڈالیاں انار دانہ کے ہمراہ پی جائیں حیضہ میں سکون پیدا کرے گا۔ سموم دیوانے کتے کے کاٹے کو مفید ہے خصوصاً مع نمک اسکا۔

نارمشک بعض لوگ کہتے ہیں کہ ناگیسر ہی ہے ماہیت یہ شگوفہ و پوست اور لونڈی کے شکل کی چیز ہوتی ہے چنا برابر بہ ابکہ ہے اسکی نکہت میں سرخی کیطرف رنگت مائل ہے خوشبو ہے تھوڑا سا کھاتے ہیں بھی اسمیں ہے قریب ناردین کے قوت میں ہے اسکو نافشت کہتے ہیں **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** لطیف اور محلل ہے **اعضائے غذا** معدہ بارد اور جگر بارد کے واسطے اچھی چیز ہے منفعت اس کی سنبل الطیب کی ہے **ابدال** بدل اسکا چہارم وزن اسکے زنجبیل و نصف وزن اسکے پستہ اور چھٹا حصہ اسکے وزن کا سنبل الطیب ہے۔

نخالہ بضم نون گیہوں کی بھوسی کو کہتے **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** اسمیں جلا ہے اور تلیین اور تنقیہ زیادہ ہے لیکن مسکن اور اوصاف میں نہیں ہو پختی ہے اور بلغم اور ریاح کی تحلیل کرتی ہے **اورام و ثبور** پرانے سرکہ کے ہمراہ ابتدائے ورم گرم پر لگائی جاتی ہے اور شراب ملا کر ورم گرم پستان پر لگائی جاتی ہے بلغمی اور ریحی اورام کے مادہ کو پاشان کر دیتی ہے **جراح و قروح** پرانا سرکہ ملا کر گرما گرم ان قروح پر لگائی جاتی ہے جو تر کھجلی سے پڑ گئے ہوں **اعضائے نفض و صدر** سینہ کو نرم کرتی ہے بسبب اسکے کہ اسمیں جلا ہے خصوصاً اگر اسکا حریرہ شکر اور روغن بادام ملا کر پیاجائے شراب میں بھگو کر اگر استعمال کیجائے ورم پستان کو مفید ہے **اعضائے نفض** امعاکی تحریک کرتی ہے دفع کرنے اور نکال دینے پر اس چیز کے جو امعا میں ہو جو جو اور حریرہ اسکا جسوقت پیاجائے شکم کو نرم کرتا ہے **سموم** بچھو و سانپ کے کاٹے کو نفع کرتی ہے بطور ضماد کے۔

نشارہ بضم نون و فتح شین معجمہ آخر میں رائے مہملہ کے بعد ہائے ہوز ہے ہندی میں چھیلن اور برادہ کو کہتے ہیں **طبیعت** جس درخت کا چھیلن ہے اسی کے خواص اسمیں ہوتے ہیں سڑا ہوا چھیلن منقی ہے اور اسمیں تحلیل اور تجفیف بھی ہے اگر درخت کے کھوکھلے میں بھرا ہوا ہو **جراح و قروح** سڑی ہوئی لکڑی کا چھیلن یا برادہ جراحات کا اندمال کرتا ہے خصوصاً وہ برادہ جو ایسے درخت پر ہو جسکی خاصیت میں قبض ہے جیسے بعض اقسام شوکت کے بعضے درخت جنہوں میں کانٹے ہوتے ہیں بعد اسکے اسی برادہ کو اسکے ہم وزن انیسون ملا کر شراب میں بھگو کر جلائیں اور پیس لیں اس ترکیب کے بعد اگر اسکو قروح نملیہ پر چھڑکیں نفع کریگا

نشاستہ بفتح نون و شین معجمہ جسکو نشاستہ کہتے ہیں **طبیعت** پہلے درجہ میں سرد خشک ہے **خواص** اسمیں تقویت اور تسکین ہے واجب ہے کہ پہلے نشاستہ کو جب بنایاجائے سہ چند پانی میں جوش دیں **زینت** زعفران ملا کر چھائیں پر لگانے سے اسکو دور کر دیتا ہے **قروح** انکا اندمال کرتا ہے اور انکو درست کر دیتا ہے **اعضائے چشم** جمیع قسم کا سیلان مواد جو آنکھ کی طرف ہو اسکو روکتا ہے **اعضائے نفض و صدر** سینہ کو نرم کرتا ہے اور جو حریرہ وغیرہ اس سے بنایاجائے اسکا پینا سینہ پر نزلہ گرنیکو منع کرتا ہے **اعضائے نفض** تنہا نشاستہ اور مسور ملا کر بھی قبض پیدا کرتا ہے اور اسہال صفراوی کو منع کرتا ہے۔

نرتیقس بفتح نون و سکون رائے مہملہ و کسر تائے قرشت و سکون یائے حطی و ضم قاف سین مہملہ **ماہیت** یہ دوا گرم ہے اور اسکی جوف میں ہے اخر جو بڑا قبض کرنیوالا ہے اور زیت کے ہمراہ پسینہ کا ادرار کرتا ہے **اعضائے سر**

دونوں قسموں میں جب اسکو پیسکر پھونک دیتے ہیں نکسیر کو بند کر دیتا ہے **اعضائے نفس و صدر** مضر اسکا جو تازہ ہو جو رطوبت وغیرہ سینہ میں جمع ہوتی ہے اسکو کھانسی اور کھنکھار کے ذریعہ سے نکالدیتا ہے **اعضائے نفض** مضر اسکا اسہال کو بند کر دیتا ہے **سموم** جب شراب میں پیسکر پلایا جائے سانپ کے کاٹے کو فائدہ کرتا ہے

نانخواہ جسکو اجوائن کہتے ہیں **ماہیت** اسمیں تھوڑی سی تلخی اور سوزش ہے **اختیار** زیادہ نافع اور مفید بیج اسکا ہے بہ نسبت جملہ اجزا اس نبات کے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** سدوں کو تفتیح کرتی ہے اور اس میں تحفیف کے ہمراہ لیس بھی ہے **زینت** جھائیں کا کھونا اور بدن پر اسکا طلا کرنا رنگ زرد کر دیتا ہے اور یہ بہق اور برص میں بھی مفید ہے شہد میں پیسکر اسکا ضماد مسرح کچھن پر جو خون کا داغ ہر لگا پایا جاتا ہے کسی مقام پر چوٹ سے ہوا **اعضائے نفس** سینہ سے جو بلغم اور پیپ آتی ہو اسکو روکتی ہے اور الٹی پلٹی سانس آنیکو بھی منع کرتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کو رطوبت کے بھیگ جانیسے منع کرتی ہے اور تلی میں سکون پیدا کرتی ہے سرد جگر اور سرد معدہ کی اچھی دوا ہے **اعضائے نفض** شراب کے ساتھ پلائی جاتی ہے تو پیشاب ادرار کرتی ہے عسر بول کو دور کرتی ہے اور پتھری کو نکالتی ہے اور مختصر ہو کر اجوائن گردہ اور مثانہ کو پاک صاف کر دیتی ہے اور ریاح کو اور مروڑ کو فائدہ کرتی ہے رحم کو اسکی دھونی اور تنقیح ملا کر دیجاتی ہے پس اسکا تنقیہ کر دیتی ہے **حمیات** عفنہ کو مفید ہے **سموم** جوشاندہ اسکا بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر ڈالا جاتا ہے بیرونی میں سکون پیدا کر دیتی ہے اور ہوام کے کاٹے کیواسطے پلائی جاتی ہے

نطرون یہ وہی بورہ ارمنی ہے جسکا بیان اوپر ہو چکا ہے۔

نورہ بضم نون و فتح واو و راے مہملہ جسکو ہندی میں چونہ کہتے ہیں **ماہیت** جتنے اجسام پتھر کے اقسام سے ہیں یا اینٹ اور ٹھیکرے کے اقسام سے ہیں انکو جلا کر خاک بنتی ہے اسی کو چونہ کہتے ہیں جس چونہ کو پانی نہ پہونچا ہو وہ حرارت پیدا کرتا ہے اور آہک آب رسیدہ اگر دو تین دن بجھا ہوا رہے اب اسکی سوزش دور ہو جاتی ہے بلکہ فقط گرمی پیدا کرتا ہے آہک مغسول گرمی سردی میں معتدل ہے اور خشک ہے **خواص** نفث الدم کو قطع کرتا ہے اور دھویا ہوا چونہ تحفیف سے [illegible] لذع کرتا ہے چونہ کو جب روغن یا چربی میں جو خشن ہیں قروح میں نفع پیدا کرتا ہے گوشت زائد کو کھا کر بہا دیگا دھویا ہوا [illegible] اندمال کرتا ہے اور آگ سے جلے ہوئے کو [illegible]

نرشیان وارو ماہیت اسکی مجھکو گمان ہے کہ اہل عرب نے یہ لفظ میں تصحیف کی ہے یعنے لفظ کو غلط کر دیا ہے اصل میں یہ لفظ برسیان وارو تھا [illegible] ہے نون اسکے سرے پر نہیں ہے اور یہ دوا عصی الراعی ہے۔

نخل بفتح نون و سکون خائے معجمہ یہ کھجور کا درخت ہے اور تمام اجزا اسکے قابض ہیں اور اسکا شرح لغت میں بیان ہو چکا ہے۔

نشادر بضم نون اسکو ہندی میں نوسادر کہتے ہیں **اختیار** عمدہ قسم نوسادر کی یہ ہے جسکا رنگ صاف چمکتا ہوا مثل بلور کے ہو **طبیعت** آخر درجہ میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** لطف ہے غلیظ چیزوں کو تحلیل دیتی ہے **اعضائے چشم** آنکھ کی سپیدی پر چھاتی ہے اسکو [illegible] **اعضائے نفض** جو تھک گیا ہو اسکو کھانسی دیتا ہے اور خناق کو فائدہ کرتا ہے قے میں نوشادر محلول آنکھ کے سخت سخت امراض کو مفید ہو چکا ہے ہوا اور ضعف بصارت جو غلبہ رطوبت سے عارض ہوا ہو اسقدر کہ بالکل نہ دیکھتا ہو اسکو بھی دور کرتا ہے بہتر طریقہ اسکے حل کرنیکا یہ ہے کہ بھر کر منہ اسکا ڈورے سے باندھ دیں پھر اسکا لٹکا رہنے دیں یہ زیادہ تر وزن اور دھاگا کم رہے کہ تہائی خالی رہے پھر اسکو کھولتے ہوئے پانی میں دو پہر تک رکھیں پھر جوش دیں کہ محلول ہو جاسکا شگافت اور صاف پانی وہی بکار آمد ہے سلائی سے آنکھ میں لگایا جاتا ہے

نحاس بضم نون و فتح حائے حطی آخر میں سین مہملہ جسکو ہندی میں تانبا کہتے ہیں **ماہیت** ایک قسم تانبے کی سرخی مائل بزردی ہوتی ہے جسکو تیری کہتے ہیں یہ قسم بہت عمدہ ہے اور ایک قسم نہایت سرخ ہوتی ہے اور ایک قسم سرخ مائل بسیاہی ہوتی ہے اور ایک قسم نحاس کی وہ ہے جسکو طالیقون کہتے ہیں جلا ہوا تانبا بہت اچھا ہے اسمیں قبض بھی ہے کہ زبان کو پکڑتا ہے جب اسکو ترکیب خاص سے دھو ڈالیں کیا اچھی طرح حل ہو گئی نرم اجساد میں پیٹری ڈالنے کی اور بدن دھوتے ہوئے سخت اجسام کیواسطے بھی اثر کرتی ہے **اختیار** زہرہ نحاس یعنے وہ چیز جو جلا کے اوپر جاتی ہے نہایت لطیف ہوتا ہے اسکی لطافت زیادہ ہے **طبیعت** جلا ہوا تانبا قبض اور حدت رکھتا ہے اور اندمال بھی پیدا کرتا ہے ایک جھوٹی بات یہ بھی لوگ کہتے ہیں کہ اگر طالیقون نامی تانبے کے تختے سے بال اکھاڑے جائیں دوبارہ بال اگنے کو منع کرتا ہے **زینت** بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے **جراح و قروح** جن قروح کا مادہ خبیث ہو اور دور تک پھیلتا ہو انکو مندمل کر دیتا ہے اور اسکا کے پھیلنے کو روکتا ہے گوشت زائد کو کھا کر بہا دیتا ہے اور دھویا ہوا تانبے کا

کشتہ جراحات کو مندمل کرتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر اسکو شہد ملا کر طلا
کرین تو قروح کہ سخت ہین اور منحرف ہین بلکل بار ہمیشہ تجھیل ہو گئی
ہین اور ابدان سخت مین وہ قروح پڑ گئے ہین انکو درست کرتا ہے اعضائے
چشم بصارت کو تیز کرتا ہے اور پلکون کی صلابت کو نفع کرتا ہے اعضائے غذا
اگر ہمراہ ادویہ مالی کے جو ایک شراب گل سرخ اور شہد سے بنائی جاتی ہے
پلایا جائے زرد آب کو دستون کی طرف سے نکال دیتا ہے اور اگر جڑ پر اسکا
سبب رنگا نہین تو کوئی بھی نہین لاتا ہے مقدار شربت ڈیڑھ مثقال تک ہے جو
بوئے ساتھ ماء العسل وادویہ معینہ ہر قسم کی بلغم اور ایذا کے نکال دیتا ہے سموم تانبے کے
برتن مین کوئی ایسی چیز نہ رکھی جائے جسمین تیزی یا تلخی ہو یا جسمین چکنائی ہو جیسے روغن کے
اقسام اور گوشت کے اقسام اور کھٹی چیز اور میٹھی چیز اور نہ ایسے برتن سے ویسی کی
چیز کسی قسم کی رکھی گئی ہو کھانا پینا چاہیے اسلیے کہ یہ سب چیزین ایسی ہین کہ تانبے
مین سے اجزا پیدا کرتی ہین جس سے زنگار بن جاتا ہے اور زنگار زہر قاتل ہے
نفط بکسر نون وسکون فاء آخر مین طاء معجمہ ہو ماہیت سپید قسم کی ہر
شخص یہ جانتا ہے اور سیاہ قسم اسکی وہ صاف قار یعنی روغن کی ہے طبیعت
چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے خواص لطیف بیحد زیادہ ہے اور خصوصاً سپید
سپید و نطل ہر مادہ غلیظ کو پگھلا دیتی ہے سدوں کی تفتیح کرتی ہے آلات مفاصل دردون
کرون گھٹے درد اور دیگر مفاصل کو نفع کرتی ہے خصوصاً سپید قسم کی بطور طلا کرنیکے اعضائے سر
[illegible]
اسکو خاصہ سیاہ اور خاصہ سپید دونون فائدہ کرتی ہے اعضائے نفس وصدر ہوا اور ریاح کی کھانسی
کو مفید ہے اسطرح پر کہ تھوڑی سی مقدار اسکی آب گرم ملا کر پلائی جاتی ہے اعضائے
نفض پیٹ و رٹے کو اور ریاح کو تسکین دیتی ہے اور جبکہ ایک قیراط اسکا نہار کھا جائے
چھوٹے کیڑون کو پیٹ کے قتل کرتا ہے خصوصاً النفط سیاہ اور ہر ایک قسم نفط کی بول
حیض کو ادرار کرتی ہے اور ریاح مثانہ کو توڑ دیتی ہے اور رحم کی برودت کو سموم جملہ
اقسام کی سمیت جو کہ خشک رہنے سے ہوتی ہے اسکو طلا کرنیسے فائدہ کرتی ہے
نبق بفتح نون وسکون باء موحدہ آخر مین قاف ہے ہندی مین بیر کہتے ہین
طبیعت تر اور خشک بیر دونون مین تجفیف و تلطیف ہے اور یہی
دونون اشیاء درخت کے تمام اجزا مین ہین بیر کی لکڑی کے دھوئین مین
قبض شدید ہے افعال و خواص طلق بعض ہر خصوصاً ایسا ہو آٹا اسکا زینتہ
بالون کو گرنیسے منع کرتا ہے اور بالونکو دراز کرتا ہے اور بالونکو مضبوط کر دیتا ہے اور بالونکو

نرم کرتا ہے بیر کے درخت مین گوند ہوتا ہے جو ایسے کانٹے سے ہو جو تمام
بدن مین پڑ جاتے ہین انکو خراز یعنے بفا کو دور کرتا ہے بالون کو سرخ کر دیتا ہے
اورام بیر کی پتی ورم گرم کو نرم کر دیتی ہے اور اسکی تحلیل کر دیتی ہے
اعضائے سر بیر کے درخت کا گوند خراز یعنے بفا کو دور کر دیتا ہے اور سطح
بیر کی پتی کو پانی مین جوش دیکر نہاتے ہین اعضائے نفس بیر کی پتی
کو فائدہ کرتی ہے اور پھیپھڑے کی امراض کو اعضائے غذا بیر مقوی معدہ ہے
اعضائے نفض طبیعت میں تخمیر پیدا کرتا ہے اجراء حیض کثرت و قت بیر
بے وقت دونون کو نفع کرتا ہے اور قروح امعا کو خصوصاً بیر کا آٹا پسا ہوا اور جو
اسہال بسبب ضعف معدہ کے ہو اسکو نفع کرتا ہے بیر کے درخت اجزائے یلی
مین جوش دیکر حقنہ بھی کیا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے انھین امراض کیواسطے اور
سیلان رحم کیواسطے تازہ بیر کا یہی حکم ہے کہ جس بعض ورز عروق و رطوبت سامرد
سے مشابہ ہوا ہی کی خاصیت سمجھی ہے اس لیے کہ مقدار معتدل اسکی اگر کھائی
جائے قبض پیدا کرتی ہے اور مقدار کثیر [illegible]
نوقی بفتح نون وفتح واو آخر مین الف مقصورہ ہے جسکو ہندی مین گٹھلی کہتے ہین
خواص اسمین تبرید اور تجفیف ہے قروح جلی ہوئی گٹھلی قروح خبیثہ کو نفع
کرتی ہے اعضائے چشم گٹھلی کو جلا کر کھا لیتے ہین اور پھر دھونے کے بعد
سرمہ کے اجزا مین بدلے توتیا کے داخل کیجاتی ہے پلکونکو خوشنما کر دیتی ہے اور بال
پلکون کے اوگا لاتی ہے اور دانتون کے اور قروح چشم کیواسطے بھی اچھی
دوا ہے اور بھوون کے بال اوگانے کی بھی اسمین خاصیت ہے۔
نجم بفتح نون وسکون جیم ہے ایک گھاس ہے جو ایسا ہی [illegible] عربی مین نجم کہتے ہین
جسکی ہندی مین [illegible] ہے جراحات جن زخمون سے خون جاری ہو اسکو بیان
کر دیجاتی ہے اعضائے نفض جوشاندہ اسکا پتھری کو نکال دیتا ہے اور تخم اسکا [illegible] قبض پیدا کرتی ہے
نیطافیلی یہ ایک نوع ہے یعنے ایسی چیز ہر [illegible] جسمین وہ بھی ہوتا ہے جسکا
نام نخ برگ کہا گیا ہے خواص تجفیف اسکی قوی ہے جسمین حدت اور سوزش
اور لذع نہین ہوتی جس مقام سے کوئی رطوبت خون وغیرہ کی جاری ہو
اسکا ضماد کیا جاتا ہے اور اسکو روک دیتی ہے اورام و بثور و بیلاء رختازیر
اور صلابات بلغمی و رنسجی پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے جراح و قروح سکی خم
کا جوشاندہ جن قروح کا مادہ پھیلتا ہے اسکو مفید ہے اور سر کے جو قروح ہین
تنگی دوا ہے اور حمرہ اور داخس یعنی بسہری ورتر کھجلی کو مفید ہے آلات مفاصل

مفاصل کے درد اور عرق النسا کو فائدہ کرتا ہے اور رقیلہ کو جلانے اور ضماد کرنے سے مفید ہے **اعضائے سر** اسکی جڑ کا جوشاندہ اس دانت کو مفید ہے جسمیں درد ہوتا ہو جسوقت اسکی کلی کیجائے اور قلاع کو بھی فایدہ کرتا ہے تپی اسکی شراب کے ساتھ مرگی کو فائدہ کرتی ہے کہ تین دن برابر پلائی جاتی ہے **اعضائے نفض** خشونت حلق کیواسطے اسکے جوشاندہ سے غرغرہ کیا جاتا ہے اور اسکی جڑ کا عصارہ **پھیپھڑے** کے درد کی دوا ہے **اعضائے غذا** عصارہ اسکی جڑ کا [illegible] اور یرقان کو فائدہ کرتا ہے جب چند روز ہمراہ نمک و شہد کے مقدار [illegible] پایا جائے **اعضائے نفض** اسکی جڑ سے اسہال [illegible] رحم [illegible] اور بواسیر کو مفید ہے اسیطرح جوشاندہ اسکی جڑ کا **حمیات** تپ اسکی [illegible] کے ہمراہ پیا اور کسی شراب کے ہمراہ چوتھیا بخار اور باری کی تپ کو مفید ہے **سموم** عصارہ اسکی جڑ کا [illegible] قاتل ہے

سُکام بضم نون و فتح حاے حطی آخر میں میم ہے یہ ایک چڑیا کی قسم ہے بعض اطبا اسکے گوشت کی بہت کچھ تعریف کرتے ہیں **طبیعت** بعض اطبانے ذکر کیا ہے کہ اسکا گوشت گرم ہے اور دیکھا ہے طعام کو خوشگوار [illegible] کرتا ہے جسم کو قوی کرتا ہے اور اسکی اصلاح کر دیتا ہے اور میں کہتا ہوں کہ یہ [illegible] گوشت گرم ہے اور غلیظ ہے ہضم نہیں ہوتا ہے **اعضائے نفض** [illegible] کو زیادہ کرتا ہے

حرف سین مہملہ

جو دوائیں حرف سین مہملہ سے شروع ہیں انکا بیان -

سعد بضم سین مہملہ و سکون عین و دال مہملہ جسکو ہندی میں ناگر موتھا کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک نبات کی جڑ ہے گرہ دار اور وہ نبات گندنا اور زرنیخ کے بھی مشابہ ہوتی ہے مگر زیادہ تپلی اور لانبی ہے اور اکثر جو دریں ہوتی ہے عمدہ قسم اسکی کوفی ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہندی ناگر موتھا استعمال کرنے سے بال [illegible] ہیں اور بالوں کو تراش ڈالتا ہے **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہے جو ثقیل اور وزنی ہو اور مشکل سے ٹوٹے ٹکڑیاں اسکی چھوٹی چھوٹی ہوں بو اسکی معطر تیزی اسمیں زیادہ ہو **افعال و خواص** اسمیں تھوڑا سا قبض ہے اور تخفیف بدون لذع کے ہے اور تفتیح کی قوت ہے [illegible] تنگ رگوں کے منہ کو کھول دیتا ہے ریاح کو منتشر کر دیتا ہے خون کو جلا دیتا ہے اور مرہموں میں داخل کیا جاتا ہے **زینت** رنگ کو خوشنما کر دیتا ہے نکہت کو پاکیزہ کرتا ہے اور ہندی ناگر موتھا جیسا لوگ کہتے ہیں بالوں کو تراش ڈالتا ہے **اورام و بثور** [illegible]

اندمال طلب زخموں [illegible] ناگرموتھا انکا اندمال کر دیتا ہے جو بثور کا عفن زیادہ ہو اور جن میں مادہ سڑ رہا ہو اسکو اچھا کر دیتا ہے **آلات مفاصل** ناگرموتھا ہمراہ روغن حب الخضرا یعنی بن کے درد [illegible] کو مفید ہے اور [illegible] کو مضبوط کرتا ہے زیادہ استعمال ناگرموتھا کا جذام پیدا کرتا ہے **اعضائے سر** ناک اور منہ کے زخموں کو فائدہ کرتا ہے اور قلاع اور [illegible] ڈھیلے ہونیکو فائدہ کرتا ہے اور قوت حافظہ بڑھاتا ہے **اعضائے غذا** معدہ اور جگر کو گرم کر دیتا ہے **اعضائے نفض** [illegible] نکال دیتا ہے [illegible] حیض [illegible] تقطیر البول اور ضعف مثانہ ہو اسکو بہت فائدہ کرتا ہے اور مثانہ کی برودت میں اسکی منفعت زیادہ ہے اور یہی فعل گردہ [illegible] رحم کی برودت کو بھی بہت فایدہ کرتا ہے اور بواسیر کو نفع کرتا ہے **حمیات** عفونت سے جو تپیں پیدا ہوتی ہیں انکو فایدہ کرتا ہے -

سندروس بفتح سین و سکون نون و فتح دال مہملہ [illegible] وسکون واو آخر میں سین مہملہ جسکو ہندی میں چندروس کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک گوند ہے چکنا رنگت عفرانی مائل ہوتا ہے مشابہ کہربا کے [illegible] کہ درخت ساج یعنی ساگون کا گوند ہے **طبیعت** [illegible]

افعال و خواص اسمیں قبض ہے اور خون [illegible] بند کرتا ہے [illegible] والے اسکا استعمال اسواسطے کرتے ہیں کہ [illegible] کشتی [illegible] سانس [illegible] **زینت** [illegible] درم یعنی [illegible] ہمراہ [illegible] پانی کے [illegible] **قروح** [illegible] کر دیتی ہے جب اسکی دھونی دیجائے **اعضائے سر** [illegible] اور اسکی منفعت تسکین میں دانتوں کے درد کی [illegible] دوائیں [illegible] کی درستی کر دیتا ہے **اعضائے نفض** خفقان [illegible] مثل کہربا کے مفید ہے اور نزف الدم کو روکتا ہے بوجہ رطوبت سے [illegible] بوجہ تخفیف کے فائدہ کرتا ہے اسیواسطے [illegible] اسکا استعمال کرتے ہیں [illegible] سانس [illegible] **اعضائے غذا** [illegible] **اعضائے نفض** اسہال کہنہ کو اور [illegible]

سَعْتَر بفتح سین مہملہ و سکون را و فتح خاے معجمہ آخر میں سین مہملہ جسکو ہندی میں [illegible] کہتے ہیں **ماہیت** اسکا [illegible] اسکی [illegible] جیسے جڑوں کے [illegible] باہم پیوستہ اور [illegible]

اون پر چھلکا دھڑے ہوئے ہوتے ہین ایک قسم اسکی نر ہے اور ایک مادہ اور نر کی قسم قوت زیادہ ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** تجفیف بدون لذع کے کرتا ہو اور اسمین تلخی اور قبض ہو **جراح** زخمون کا اندمال کرتا ہو **اعضاے نفض** تیج کے کیڑے اور کدو دانہ کو قتل کرتا ہو خصوصًا شراب العسل کے ہمراہ مقدار شربت اسکی چار مثقال ہو سقمونیا یا خربق کا کرما ہے جیسا کہ اسکے استعمال سے پہلے تھوڑی مقدار ترمس کی کھائی جاے اسطرح جیسے کہ حبّ حمل کر دیتا ہو

ساذج ذال اور جیم سے پڑھا گیا ہو جسکو تیز پات کہتے ہین **ماہیت** تو وہ مین سنبل الطیب کے قریب ہو مگر اسمین زرخی زیادہ ہو یہ پتیان اور شاخین مثل نیلگی کی ہوتی ہین اور اسکا پھول کھلا ہوا ہوتا ہو ہند و عمان کے شہرون مین پیدا ہوتا ہو اپنے مقدون پر جہان پانی جمع ہو کر سڑ جاتا ہو اور زمین اس مقام کی گرم ہوتی ہو سستی نبات پانی کے اوپر اسطرح پڑ جاتی ہو جیسے وہ تی جسکو عدس الماء کہتے ہین اور رستی بانکے اوپر نیلا کو ہوتی ہو کسی جڑ سے اسکو تعلق نہین کبھی اس پتی پر آتی گے اور یہا کیٹے مالیبٹے دیتے ہین اسی جگہ پر وہ خشک ہو جاتی ہو اکثر بعض لوگون نے یہ بھی توہم کیا ہو کہ یہ برگ ناردین ہندی ہو بسبب مشابہت اسکے ناردین سے قوت مین اسکے روغن مین اقحوان اور روغن زعفران کی قوت ہو بلکہ اسکا روغن قوی زیادہ ہو **اختیار** بہتر وہی ہو جو تازہ ہو اور سپید مائل ہو اور ریزہ ریزہ نہو بو اسکی لعلی ہو مثل ناردین کے ہو اور جھونکتی پر نرنگی ہو چکنی ہو اور ڈھیلی ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہو **خواص** جب کپڑون کی تہ مین رکھدیا جاے جھینگر وغیرہ کیڑے نہیں لگنے دیتا ہے گی **زینت** اگر زبان کے نیچے رکھکر چوسین نکہت کو پاکیزہ کرتی ہو **اورام و بثور** گلاب مین اسکو بھگا کر ورم گرم پر بعد پیسنے کے لگاتے ہین اور تنہا سواے ورم گرم کے اور سبطرح اورام کی اچھی دوا ہو **اعضاے غذا** معدہ اور جگر کو بہ نسبت ناردین کے زیادہ تر نفع کرتی ہو **اعضاے نفض** ادرار بول بہ نسبت ناردین کے زیادہ کرتی ہے **ابدال** بدل اسکا تالیسپتر اور سنبل الطیب ہموزن اسکے ہے۔

سولان بفتح سین مہملہ و سکون واو **ماہیت** یہ دوا ارمنی ہو **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **خواص** جلد کو جلاتی ہو **اعضاے سر** جب چقندر کے پانی مین ایک تی ملا کر اسکو ناک مین ٹپکائین لقوے کو مفید کرتی ہو **اعضاے چشم** پلکون کے ورم کی تحلیل کرتی ہو جو بعد چیچک کے ہون اسکو مفید ہو اور جتنے ورم آنکھ کو عارض ہوتے ہین ان سب کو فائدہ کرتی ہے

سرو بفتح سین و سکون راے مہملہ آخر مین واو ہو **ماہیت** اسکے فرو مین تیزی تھوڑی سی ہو اور حدت ہو اور تلخی بہت سی ہو اور کیتھا مین تلخی سے بھی زیادہ ہو اور حدت اسکی اسقدر ہو کہ اندر جلد کے گھس جاتی ہو اور قبض کو بدون لذع کے اندر پہونچاتی ہو اور تمام ادویہ مستخفہ کی اس بات مین مخالف ہو کہ یہ جذب نہین کرتی **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہو اور دوسرے درجہ مین خشک ہے اور بعض لوگون نے گمان کیا ہے کہ یہ بہت سرد ہے اور حکم کیا ہو کہ قوت اسکی مرکب ہو اور حرارت اسمین اتنی ہو کہ اسکی قوت قابضہ کو اعضا کے اندر تک پہونچا دیتی ہو **افعال و خواص** پتی اسکی اور پھل اسکا قابض ہو اور اسمین تحلیل کی قوت ہو جس سے رطوبات کی تحلیل کرتی ہو اور پھل اسکا اسکی پتی سے ہر اثر مین زیادہ قوی ہو اور اسمین چپٹا دینے کی بھی قوت ہے اور خون کی آمد کو بند کرتا ہو یہانتک کہ عفونت کو بھی دور کرتا ہو **جراح و قروح** پتی اسکی اور شاخین پتلی پتلی اور پھل اسکا جسوقت کہ تر و تازہ ہون اور نرم ہون اون زخمون کا اندمال کرتے ہین جو سخت اعضا مین ہون اور غلا و رحم کو نفع کرتے ہین خصوصًا آرد جو کے ہمراہ **زینت** جسوقت سرکہ مین تر مل کر اسکو جوش دیدی جاوے اور ناخون پر طلا کرین جو نشانات ناخونمین ہون انکو دور کر دیتا ہو اور بیخ کو بھی زائل کر دیتا ہو **آلات مفاصل** جوز السرو اور سرو کی پتی بطور ضماد کے فتق کو مفید ہو اور آرد جو ملا کر حمرہ وغیرہ کو مفید ہو اور اعصاب کو قوی کرتی ہو اور قیلہ کو سکھا دیتی ہو جب بطور ضماد کے لگائی جاے جس مقام پر استرخا اور ڈھیلاپن آ گیا ہو اسکو مضبوط اور قوی کر دیتی ہو **اعضاے سر** جوز السرو کو ہمراہ انجیر کے جبتک نرم کوٹین اور ایک بتی بنا کر ناک مین رکھین جو گوشت زائد ناک مین بڑھ گیا ہو اسکو دور کر دیتی ہو جوشاندہ اسکا سرکہ مین بنا کے دانت کے درد مین سکون پیدا کرتا ہو **اعضاے نفس** جوز السرو ہمراہ شراب کے نفث الدم کو مفید ہو اور سانس کی دشواری سے انکو اور نفس انتصابی اور پرانی کھانسی کو اسیطرح جوشاندہ اسکا **اعضاے غذا** معدہ کی تقویت کرتا ہو اور قبض کیجہت سے **اعضاے نفض** سرو کی پتی طلا مام شراب کے ہمراہ پلانے سے عسر بول کو نفع ہوتا ہو اور جو فضول بطرف مثانہ کے سیلان کرتے ہین انکو اور قروح مثانہ کو بھی مفید ہو **ابدال** نصف وزن اسکے پوست انار اور ہموزن اسکے ازرد و سرخ کا بدل ہے

سقولوقندریون یہ وہی اسقولوقندریون ہو **ماہیت** تو وہ دشتی بہت چھوٹا تو وہ بستانی سے ہوتا ہو اسمین پتیان ہوتی ہین اور لانبی ڈالیان جن پر سپید پھول

اور اس کا پورا بیان ورم کے باب مین کیا گیا **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** لطیف ہو فتح ہے بہت جلا کر زیوالی ہو جراح و قروح بڑے بڑے زخم جنکا مادہ خبیث ہو انکا اندمال کر دیتی ہو **آلات مفاصل** فسخ عضل کی دوائے جید ہے۔

سک بضم سین مہملہ و تشدید کاف **ماہیت اصلی** سک ہی ہے جو عینی ہو جسکی ساخت عصارۂ آملہ سے ہو لیکن چونکہ اسکا وجود نایاب ہے پس بعض آدمی اسکا مازوئے خام اور خرمائے نارسیدہ سے بھی بناتے ہین جسطرح رامک کو بھی اسیطرح بنا لیتے ہین **طبیعت** خالص کی طبیعت پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہے مقوی حشا ہے اور خوشبو سک مین تفتیح اور تحلیل ہے **آلات مفاصل** گٹھیون کے درد کو مفید ہے **اعضائے نفض** بعض کو خیال ہے کہ سک مطیب باہ کو زیادہ کرتی ہے اور طبیعت مین تحریک پیدا کرتی ہے اور رحم کو نفع کرتی ہے

سرطان نہری جسکو ہندی مین کیکڑا کہتے ہین **خواص** کثیر الغذا ہے اور جو ہنگ کے ساتھ پکانے سے اسکی اصلاح ہوجاتی ہے اور کاسنی کے بیج اور ریشے وغیرہ کو بدن سے نکالتا ہے دریائی کیکڑا زیادہ لطیف ہے **زینت** خاکستر اسکی مزدی پاؤن کے پھٹنے جانیکو فائدہ کرتی ہے اور جلا ہوا سرطان اور کلف کی دواؤن مین پڑتا ہے اورام سرطان نہری سخت اور درشت ورم کی تحلیل کرتا ہے جب پیس کر رکھا جائے۔ **اعضائے صدر** گوشت اسکا سل کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً مادہ خر کے دودھ کے ہمراہ شوربا اسکا بھی اسیطرح مفید ہے **اعضائے نفض** خاکستر اسکی شقاق مقعد کو مفید ہے **سموم** بچھو اور رتیلے کے کاٹنے کو ضماد کرنے سے اور کھانے سے فائدہ کرتا ہے اور خاکستر اسکی شہد ملا کر بلا پینے سے دیوانے کتے کے کاٹے کو مفید ہے کبھی جنطیانا ملا کر اسکی ایک دوا بنائی جاتی ہے دیوانے کتے کے کاٹے کیواسطے اور یہ دوا مشہور ہے اور اس معالجہ کی کیفیت باب سموم کتاب چہارم مین معلوم ہوگی یہ بھی گمان کیا گیا ہے کہ سرطان نہری مع بادروج کے جو بچھو کے پاس رکھا جاتا ہے تو بچھو مرجاتا ہے

سرطان بحری جسوقت ہم سرطان بحری کی لفظ بولین اس سے مراد ہماری یہ نہین ہوتی ہو کہ کوئی قسم دریائی کیکڑا کی کیون نہو بلکہ مراد اس سے ایک قسم خاص ہو جسکا بدن سخت مثل پتھر کے ہوتا ہو **خواص** یہ سرطان سوختہ تمام جلی ہوئی دواؤن سے لطیف زیادہ ہو **زینت** جلا ہوا سرطان دانتوں مین جلا پیدا کرتا ہو اور کلف اور خشن کو دور کرتا ہو **قروح** خفیف قروح کرتا ہو اور ترکیبا گوشت کرتا ہو **اعضائے چشم** خون کی آمد کو بند کرتا ہو اور نمک ملا کر آنکھ کے ناخونہ کو دور کرتا ہو اسکا ایک شیاف بناکر سے تر خارش پلکون کی کھجلاتے ہین۔

سدر بکسر سین مہملہ و سکون دال مہملہ آخر مین راء مہملہ جسکو بیر کا درخت کہتے ہین **ماہیت** اسکے احوال کا بیان ہمنے نبق کے لغت مین کر دیا ہے۔

سورنجان بضم سین مہملہ و سکون واو و کسر راء مہملہ و سکون نون فتح جیم والف و نون جسکو ہندی مین بربری کہتے ہین **ماہیت** یہ ایک جڑ ہو اسمین پھول سپید اور زرد ہوتا ہو اس پھول کی کلی کھلنے کا وہی زمانہ ہو جن دنون مین بہار آتی پھول کھلتے ہین اور اونچی اونچی شیلونکی کلیان جھکتی ہین تب اسکی زمین پر پھیلتی ہو **اختیار** اچھی قسم وہی ہے جو اندر و باہر سپید ہو توڑ اسکا سخت ہو اور سرخ و سیاہ دونون قسم خراب ہین **طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے اسمین رطوبت فضلیہ ہے **بعضون** نے خیال کیا ہو کہ سپید قسم مین حرارت لطیف ہو اور دیگر اقسام مین حرارت قوی ہو اسلیے کہ اگر قوی حرارت ہوتی تو دست نہ لاتا اور لوگونکا یہ خیال ہو کہ اگر یہ گرم ہوتا قروح مین لذع پیدا کرتا حالانکہ اسمین لذع یقیناً نہین ہو پھر دوسری جماعت کہا ہو کہ اسمین حرارت زیادہ ہو **خواص** اسمین قوت مسہلہ ہو ہمراہ قبض کے **جراح** سپید قسم اسکی جراحات کہنہ کی اچھی دوا ہو **آلات مفاصل** نقرس کو نفع کرتا ہو اور ضماد لگانے سے ساتھ ہی درد مین سکون پیدا کرتا ہو اور اگر اسکا ضماد بکثرت لگایا جاوے تو ورم کو سخت اور متحجر کر دیتا ہو وہ بہت مفید تریاق ہو تمام اوجاع مفاصل کیواسطے خصوصاً بروقت نزلہ اور تپ کیلیے **اعضائے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہو کہ اسکو ضعیف کر دیتا ہو اور سرخ اور سیاہ دونون قسم سورنجان کی دوائے سہل کو معدہ مین محبس کر دیتی ہین اور آفت عظیم بطرف معدہ کے کھینچ لاتی ہین **اعضائے نفض** اسمین قوت مسہلہ ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہو خصوصاً ہمراہ زنجبیل و فودنج اور زیرہ کے **سموم** سرخ اور سیاہ سورنجان سم قاتل ہو **ابدال** اسکا دوائے مفاصل مین ہموزن اسکے مہندی کی پتی اور نصف وزن اسکا مقل ازرق ہو

سراج قطرب یہ ایک نبات قریب زوفا کے ہو **اختیار** استعمال کے قابل دوا مین تخم اسکا ہو **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہو اور دوسرے درجہ مین خشک ہو یہ طبیعت تخم کی ہو اور خود یہ نبات آخر دوم مین گرم ہو **خواص** منفتح ہے اور غالب سکے اور قبض کی قوت ہو خوف کو بند کرتی ہو کسی مقام کا کیون نہو قروح کو مندمل کرتی ہو **اعضائے سر** جب اسکا ضماد کیا جاتا ہو نزلہ کو بند

کشتہ جراحات کو مندمل کرتا ہو یہ بھی کہا گیا ہو کہ اگر اسکو شہد ملا کر طلا کریں تو قروح کہ سخت ہین اور منحرف ہین جلدی بار بعضین تجھیٹین ہو گئی ہین اور ابدان سخت ہین وہ قروح پڑ گئے ہین انکو درست کرتا ہو اعضاے چشم بصارت کو تیز کرتا ہو اور پلکون کی صلابت کو نفع کرتا ہو اعضاے غذا اگر ہمراہ زردہ ملی گئی ہو ایک شراب گل سرخ اور شہد سے غذائی جاتی ہے پلایا جائے زرد آب کو دستون کی طرف سے نکال دیتا ہو اور اگر جڑ سے پراسکا پیپ رنگ نکالین تو کو بھی نہین لاتا ہو مقدار شربت ڈیڑھ مثقال تک مجھو ہونے ساتھ ماشہ واخیت ہر قسم کی پیٹ ایذا کے نکال دیتا ہو بھینم تانبے کے برتن مین کوئی ایسی چیز نہ رکھی جائے جسمین چکنائی ہو جیسے روغن کے اقسام اور گوشت کے اقسام اور کھٹی چیز اور میٹھی چیز اور نہ ایسے برتن سے ویسی کی چیز اسی قسم کی رکھی گئی ہو کھانا پینا چاہیے اسلیئے کہ یہ سب چیزین ایسی ہین کہ تانبے مین ایسا پیدا کرتی ہین جس سے زنگار بن جاتا ہے اور زنگار در سم قاتل ہے

نفط بلسر ہین وسکون فا آخر مین طاء مہملہ ہو ماہیت سپید قسم اسکی ہر شخص پہچانتا ہے اور سیاہ قسم اسکی وہ صاف قار ہیلی وغیرہ کی ہو طبیعت چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے خواص لطیف بہت زیادہ ہو اور خصوصا سپید نفط سپید و نفط ہر مادہ غلیظ کو پگھلا دیتی ہو سدد کی تفتیح کرتی ہو آلات مفاصل درد کو نفع کرتی اور دیگر مفاصل کو خصوصا سپید قسم کی طلا کرنا اعضاے عصب عرق النسا مین سرد لیسے نفع کرتی ہو اعضاے چشم سپیدی کو جو پانی کی طرح آنکھ مین آیا ہو اسکو نفط سیاہ اور نفط سپید دونون فائدہ کرتی ہے اعضاے نفس وصدر سو اور ریاح کھانسی کو مفید ہو اسطرح پر کہ تھوڑی سی مقدار اسکی آب گرم ملا کر پلائی جاتی ہے اعضاے نفض مروڑے کو اور ریاح کو تسکین دیتی ہے اور جبکہ ایک فتیلہ اسکا بنا کر رکھا جائے چھوٹے کیڑون کو پیٹ کے قتل کرتا ہو خصوصا نفط سیاہ اور یہ ایک قسم نفط کی ہوا ہے حیض کو ادرار کرتی ہے اور ریاح مثانہ کو توڑتی ہے اور رحم کی برودت کو سموم جملہ اقسام کی سمیت جو تیز رخنے سے ہوتی ہے اسکو طلا کرنے سے فائدہ کرتی ہے

نبق بفتح نون وسکون بائے موحدہ آخر مین قاف ہو جسکو بعض بیر کہتے ہین طبیعت تر اور خشک بیر دو درجہ مین تجفیف اور تلطیف ہوا اور یہی دونون اثر درخت کے تمام اجزا مین ہین بیر کی لکڑی کے دھوئین مین قبض شدید ہو افعال و خواص قابض ہو خصوصا پسا ہوا آٹا اسکا زینت بالون کو گرنے سے منع کرتا ہو اور بالونکو دراز کرتا ہو اور بالونکو مضبوط کر دیتا ہو اور بالونکو نرم کرتا ہو بیر کے درخت مین گوند ہوتا ہو جو ایسی لیسے کاٹنے سے ہو جو تمام بدنمین پڑ جاتے ہین انکو خراز یعنے بفا کو دور کرتا ہو بالون کو سرخ کر دیتا ہو

اورام بیر کی پتی ورم گرم کو نرم کر دیتی ہو اور اسکی تحلیل کر دیتی ہے

اعضاے سر بیر کے درخت کا گوند خراز یعنے بفا کو دور کر دیتا ہو اور طبخ بیر کہ اسکی پتی کو پانی مین جوش دیکر نہانا ہے اعضاے نفس بیر کی پتی تر کو فائدہ کرتی ہو اور پھیپھڑے کی امراض کو اعضاے غذا بیر مقوی معدہ ہو اعضاے نفض بیر حیض پیدا کرتا ہے اجراے حیض کثرت وقت ہو یا بے وقت دونون کو نفع کرتا ہو اور قروح امعا کو خصوصا بیر کا آٹا پسا ہوا اور جب اسہال بسبب ضعف معدہ کے ہو اسکو نفع کرتا ہو بیر کے درخت اجزائے پتی مین جوش دیکر حقنہ بھی کیا جاتا ہو اور پلایا جاتا ہو انہین امراض کیواسطے اور سیلان رحم کیواسطے تازہ بیر کا لکڑی ہے کہ جب بیلی ورز عرور ... سارد سے مشابہ ہوا سی کی خاصیت سمجھی ہے اس لیے کہ مقدار معتدل اسکی اگر کھائی جائے قبض پیدا کرتی ہو اور مقدار کثیر ...

نوی بفتح نون و فتحہ واو آخر مین الف مقصورہ ہو جسکو ہندی مین گٹھلی کہتے ہین خواص اسمین قبض اور تعفیر ہو قروح جلی ہوئی گٹھلی قروح خبیثہ کو نفع کرتی ہو اعضاے چشم گٹھلی کو جلا کر کھا لیتے ہین اور پھر دھونے کے بعد سرمہ کے اجزا مین بدلے توتیا کے داخل کی جاتی ہے پلکونکو خوشنما کر دیتی ہو اور بال پلکون کے اوگا لاتی ہے ہوا دنا روغن کے او قروح چشم کیواسطے گٹھلی اچھی دوا ہو اور بھونون کے بال اوگانے کیلئے بھی اسمین خاصیت ہے۔

نجم بفتح نون وسکون جیم جس گھاس مین ڈالیان ... عربی مین نجم کہتے ہین جسکی ہندی ... جراحات جن زخمون سے خون جاری ہوا تیجہ بیان کرد بجائی یا اعضاے نفض جوشاندہ اسکا پتھر کو نکال دیتا ہو اور تخم اسکا اور بار ...

نیخا قسیلی یہ ایک نوع ہو یعنے ایسی چیز ہو زہریلی جسمین دو بھی ہوتا ہو جسکا نام نخ برگ کھایا ہو خواص تجفیف اسکی قوی ہو جسمین حدت اور سوزش اور لذع نہین ہوتی جس مقام سے کوئی رطوبت خون وغیرہ کی جاری ہو اسکا ضماد کیا جاتا ہو یہ اسکو روک دیتی ہو اورام و بثور و بیلا و رخنازیر اور صلابات بلغمی اور سبجری پر اسکا ضماد کیا جاتا ہو جراح و قروح اسکی خر کا جوشاندہ جن قروح کا مادہ پھیلتا ہو اسکو مفید ہو اور سر کے زخم جو تر و تر نملکی دوا ہو اور حمرہ اور داخس یعنی بسہر ملی وتر کھجلی کو مفید ہے آلات مفاصل

مفاصل کے درد اور عرق النسا کو فائدہ کرتا ہے اور رقیلہ کو پلانے اور ضماد کرنے سے مفید ہے **اعضائے سر** اسکی جڑ کا جوشاندہ اس وقت کو مفید ہے جبکہ ... ہوتا ہو جسوقت اسکی کلی کیجاے اور قلاع کو بھی فایدہ کرتا ہے تب اسکی شراب کے ساتھ مرگی کو فائدہ کرتی ہے کہ تیس دن برابر پلائی جاتی ہے **اعضائے نفس** خشونت حلق کیواسطے اسکے جوشاندہ سے غرغرہ کیا جاتا ہے اور اسکی جڑ کا عصارہ پھیپھڑے کے درد کی دوا ہے **اعضائے غذا** عصارہ اسکی جڑ کا ورم جگر اور یرقان کو فائدہ کرتا ہے جب چند روز ہمراہ نمک و شہد کے مقدار ... پلایا جائے **اعضائے نفض** اسکی جڑ اسہال اور قروح معا اور بواسیر کو مفید ہے اسیطرح جوشاندہ اسکی جڑ کا **حمیات** تپ اسکی ... کے ہمراہ پیا اور ... شراب ترنج کے ہمراہ ... مفید ہے **سموم** عصارہ اسکی جڑ کا ...

سنجاقم بضم نون و فتح حاے حطی آخر میں میم ہے یہ ایک چڑیا کی قسم ہے بعض اطبا اسکے گوشت کی بہت کچھ تعریف کرتے ہیں **طبیعت** بعض اطبا نے ذکر کیا ہے کہ اسکا گوشت گرم تر ہے اور ... طعام کو خوب ... کرتا ہے جسم کو قوی کرتا ہے اور ... اصلاح کر دیتا ہے اور میں کہتا ہوں کہ یہ گوشت گرم ہے ... مضر نہیں ہوتا ہے **اعضائے نفض** ... زیادہ کرتا ہے

حرف سین مہملہ

جو دوائیں حرف سین مہملہ سے شروع ہیں انکا بیان۔

سعد بضم سین مہملہ و سکون عین و دال مہملہ جسکو ہندی میں ناگرموتھا کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک نبات کی جڑ ہے گرہ دار اور وہ نبات گندنا اور ... کے بھی مشابہ ہوتی ہے مگر زیادہ پتلی اور لانبی ہے اور اکثر ... میں ہوتی ہے عمدہ قسم اسکی کوفی ہے اور جیسا بیان کیا گیا ہے کہ ہندی ناگرموتھا استعمال کرنے سے بال کم ہو جاتے ہیں اور بالوں کو تراش ڈالتا ہے **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہ ہے جو ثقیل اور وزنی ہو اور مشکل سے ٹوٹے ٹکڑیاں اسکی چھوٹی چھوٹی ہوں اور اسکی معطر تیزی اسمیں زیادہ ہو **افعال و خواص** اسمیں تھوڑا سا قبض ہے اور تجفیف بدون لذع کے ہے اور تفتیح کی قوت ہے یہانتک کہ رگوں کے منھ کو کھول دیتا ہے ریاح کو منتشر کر دیتا ہے خون کو جلا دیتا ہے اور مرہموں میں داخل کیا جاتا ہے **زینت** رنگ کو خوشنما کر دیتا ہے نکہت کو پاکیزہ کرتا ہے اور ہندی ناگرموتھا جیسا لوگ کہتے ہیں بالوں کو تراش ڈالتا ہے **اورام و ثبور** دشواری ... اندمال مظنون ہو ناگرموتھا انکا اندمال کر دیتا ہے جو ثبور کہ انمیں زیادہ ہو اور جن میں مادہ سڑ رہا ہو اسکو اچھا کر دیتا ہے **آلات مفاصل** ناگرموتھا ہمراہ روغن حب الخضراء یعنی بن کے درد ... کو مفید ہے ... کو مفید ہے ... زیادہ استعمال ناگرموتھا کا جذام پیدا کرتا ہے **اعضائے سر** ناک اور منھ کے ... فایدہ کرتا ہے اور قلاع اور ... لثہ یعنی مسوڑھے کے ڈھیلے ہونے کو فائدہ کرتا ہے اور قوت حافظہ بڑھاتا ہے **اعضائے غذا** معدہ اور جگر کو گرم کر دیتا ہے **اعضائے نفض** پتھری کو نکال دیتا ہے ... اور جس شخص کو تقطیر البول اور ضعف مثانہ ہو اسکو بہت فائدہ کرتا ہے اور مثانہ کی برودت میں اسکی منفعت زیادہ ہے اور یہی فعل گردہ کے ساتھ ... رحم کی برودت کو بھی بہت فایدہ کرتا ہے اور بواسیر کو نفع کرتا ہے **حمیات** عفونت سے جو تپیں پیدا ہوتی ہیں انکو فایدہ کرتا ہے۔

سندروس بفتح سین و سکون نون و فتح دال ... و سکون واو آخر میں سین مہملہ جسکو ہندی میں چندروس کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک گوند ہے چمکدار رنگت عنبری مائل ہوتا ہے مشابہ کہربا کے ... کہ درخت ساج یعنی ساگون کا گوند ہے **طبیعت** ... **افعال و خواص** اسمیں قبض ہے اور خون بند کرتی ہے ... والے اسکا استعمال اسواسطے کرتے ہیں ... کشتی ... میں ... **زینت** ... درہم یعنی ڈیڑھ ماشہ ہمراہ سکنجبین ... قروح ... کر دیتی ہے جب اسکی دھونی دیجاوے ... اور اسکی منفعت تسکین ... دوا ... مسوڑھے کی درستی کر دیتا ہے **اعضائے نفس** خفقان ... مثل کہربا کے مفید ہے اور نزف الدم کو روکتا ہے بوجہ رطوبت سے ... بوجہ تجفیف کے فائدہ کرتا ہے اسیواسطے کشتی گیر اسکا استعمال کرتے ہیں ... سانس ... **اعضائے غذا** ... پلائی جاتی ... کرتی ہے **اعضائے نفض** اسہال کہنہ کو اور دھواں اسکا بواسیر کو ...

سمرخس بفتح سین مہملہ و سکون را و فتح خاے معجمہ آخر میں سین مہملہ جسکو ہندی میں ... کہتے ہیں **ماہیت** اسکا ... شکل اسکی یہ ہے کہ جیسے جڑوں کے ٹکڑے ٹکڑے باہم پیوستہ اور ...

اون پر چھلکا دھرے ہوئے ہوتے ہین ایک قسم اسکی زرد ہے اور ایک سفید اور نرم کی قسم قوت زیادہ ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** تجفیف بدون لذع کے کرتا ہے اور اسمین تلخی اور قبض ہے **جراح** زخمون کا اندمال کرتا ہے **اعضاے نفض** پیٹ کے کیڑے اور کدو دانے کو قتل کرتا ہے خصوصاً شراب العسل کے ہمراہ مقدار شربت اسکی چار مثقال ہے سقمونیا یا خربق ملاکر دیا جاتا ہے اسکے استعمال سے پہلے تقوع مقدار ترم کی کھانی چاہئے اسطرح جیسے [illegible] کردیتا ہے

سافوج ذال اور جیم سے پڑھا گیا ہے جسکو تیہ کہتے ہین **ماہیت** قوت مین سنبل الطیب کے قریب ہے مگر اسمین نرمی زیادہ ہے یہ پتیان اور شاخین ہین شکل تکے کی ہوتی ہین اور اسکا پھول کھلا ہوا ہوتا ہے ہندوستان کے شہرون مین پیدا ہوتا ہے ایسے مقدون پر جہان پانی جمع ہوکر سڑ جاتا ہے اور زمین اس مقام کی گرم ہوتی ہے یہ پتی نبات پانی کے اوپر اسطرح پڑ جاتی ہے جیسے وہ پتی جسکو عدس الماء کہتے ہین اور یہ پتی پانی کے اوپر نہ لگا کو ہوتی ہے کسی جڑ سے اسکو تعلق نہین کبھی اس پتی پر ایک پتلی اور ایک ڈوری سا لپیٹ دیتے ہین اسی جگہ پر وہ خشک ہو جاتی ہے اکثر بعض لوگون نے یہ بھی توہم کیا ہے کہ یہ برگ ناردین ہندی ہے بسبب مشابہت اسکے ناردین سے قوت مین اسکے روغن مین اقحوان اور روغن زعفران کی قوت ہے بلکہ اسکا روغن قوی زیادہ ہے **انتقاد** بہتر وہی پتی ہے جو تازہ ہو اور سپید مائل ہو اور ریزہ ریزہ نہ ہو اسکی لعلی ہوئی ناردین سی ہو اور چھونے پر زنگی ہو نہ منیع اور ڈھیلی ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** جب کپڑون کی تہ مین رکھدیا جاے جھینگر وغیرہ کیڑون کے لگنے سے بچا لیگی **زینت** اگر زبان کے نیچے رکھکر چوسین نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے **اورام و بثور** گلاب مین اسکو بھگاکر ورم گرم پر بعد پیسنے کے لگاتے ہین اور تنہا سوائے ورم گرم کے اور سب اورام کی اچھی دوا ہے **اعضاے غذا** معدہ اور جگر کو بہ نسبت ناردین کے زیادہ تر نفع کرتی ہے **اعضاے نفض** ادرار بول بہ نسبت ناردین کے زیادہ کرتی ہے **ابدال** بدل اسکا تالیسفر اور سنبل الطیب ہموزن اسکے ہے۔

سولان بفتح سین مہملہ و سکون واو **ماہیت** یہ دوا ارمنی ہے **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **خواص** جلد کو جلاتی ہے **اعضاے سر** جب چقندر کے پانی مین ایک پتی ملاکر اسکو ناک مین ٹپکائین لقوے کو فائدہ کرتی ہے **اعضاے چشم** پلکون کے ورم کی تحلیل کرتی ہے جو پھیل گئی ہون اسکو مفید ہے اور جتنے ورم آنکھ کو عارض ہوتے ہین ان سب کو فائدہ کرتی ہے

سرو بفتح سین و سکون راے مہملہ آخر مین واو ہے **ماہیت** اسکے فرہ مین تیزی عفوصت بھی ہے اور حدت ہے اور تلخی بہت سی ہے اور کچھا پن تلخی سے بھی زیادہ ہے اور حدت اسکی اسقدر ہے کہ اندر جلد کے گھس جاتی ہے اور قبض کو بدون لذع کے اندر پہونچاتی ہے اور تمام ادویہ مسخنہ کی اس بات مین مخالف ہے کہ یہ جذب نہین کرتی **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے اور بعض لوگون نے گمان کیا ہے کہ یہ بہت سرد ہے اور حکم کیا ہے کہ قوت اسکی مرکب ہے اور حرارت اسمین اتنی ہے کہ اسکی قوت قابضہ کو اعضا کے اندر تک پہونچا دیتی ہے **افعال و خواص** پتی اسکی اور پھل اسکا قابض ہے اور اسمین تحلیل کی قوت ہے جس سے رطوبات کی تحلیل کرتی ہے اور پھل اسکا اسکی پتی سے ہر اثر مین زیادہ قوی ہے اور اسمین چمٹا دینے کی بھی قوت ہے اور خون کی آمد کو بند کرتا ہے یہانتک کہ عفونت کو بھی دور کرتا ہے **جراح و قروح** پتی اسکی اور شاخین پتلی پتلی اور پھل اسکا جس وقت کہ تر و تازہ ہون اور نرم ہون ان زخمون کا اندمال کرتے ہین جو سخت اعضا مین ہون اور خلا و درجہ کو نفع کرتے ہین خصوصاً آرد جو کے ہمراہ **زینت** جس وقت سرکہ مین تر ملاکر اسکو خوب ملا ہوا خون پر طلا کرین جو نشانات کہ خون کے ہون انکو دور کردیتا ہے اور بہت کو بھی ناکل کردیتا ہے **آلات مفاصل** جوز السرو اور سرو کی پتی بطور ضماد کے فتق کو مفید ہے اور آرد جو ملاکر حمرہ وغیرہ کو مفید ہے اور اعصاب کو قوی کرتی ہے اور قیلہ کو سکھا دیتی ہے جب بطور ضماد کے لگائی جاے جس مقام پر استرخا اور ڈھیلا پن آگیا ہو اسکو مضبوط اور قوی کردیتی ہے **اعضاے سر** جوز السرو کو ہمراہ انجیر کے جب نرم کوٹین اور ایک بتی بنا کر ناک مین رکھین جو گوشت زائد ناک مین بڑھ گیا ہو اسکو دور کردیتی ہے جوشاندہ اسکا سرکہ مین بنا کے دانت کے درد مین سکون پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض** جوز السرو ہمراہ شراب کے نفث الدم کو مفید ہے اور سانس کی دشواری سے ایکو اور نفس انتصاب اور پرانی کھانسی کو اسیطرح جوشاندہ اسکا **اعضاے غذا** معدہ کی تقویت کرتا ہے اور قبض کی وجہ سے **اعضاے نفض** سرو کی پتی طلا نام شراب کے ہمراہ پلانے سے عسر بول کو نفع ہوتا ہے اور جو فضول کی طرف خانہ کے سیلان کرتے ہین انکو اور قروح مجاری کو بھی مفید ہے **ابدال** نصف وزن اسکے پوست انار اور ہموزن اسکے انزروت سرخ کا لے

سقوردیون یہ وہی اسقولوقندریون ہے **ماہیت** توم دشتی بہت چھوٹا توم بستانی سے ہوتا ہے اسمین پتیان ہوتی ہین اور لانبی ڈالیان جن پر سپید پھول

اور اس کا پورا بیان تُوم کے باب میں کیا گیا **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** لطیف ہے مفتح ہے بہت جلا کرنیوالی ہے **جراح و قروح** بڑے بڑے زخم جنکا مادہ خبیث ہو انکا اندمال کردیتی ہے **آلات مفاصل** فسخ عضل کی دوائے جید ہے۔

سک بضم سین مہملہ و تشدید کاف **ماہیت** اصلی سک ہی ہے جو مینی ہوتی ہے جسکی ساخت عصارۂ آملہ سے ہو لیکن چونکہ اسکا وجود نایاب ہے پس بعض آدمی جھاؤ مازوئے خام اور خرمۂ نارسیدہ سے بھی بناتے ہیں جسطرح رامک کو بھی اسیطرح بنا لیتے ہیں **طبیعت** خالص کی طبیعت پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہے مقوی حشا ہے اور خوشبو سک میں تفتیح اور تحلیل ہے **آلات مفاصل** پٹھوں کے درد کو مفید ہے **اعضائے نفض** بعضوں کو خیال ہے کہ سک طیب باہ کو زیادہ کرتی ہے اور طبیعت میں تقبض پیدا کرتی ہے اور نزف کو نفع کرتا ہے

سرطان نہری جسکو ہندی میں کیکڑا کہتے ہیں **خواص** کثیر الغذا ہے اور جو نمک کے ساتھ پکانیسے اسکی اصلاح ہو جاتی ہے اور کانسی کے پھال ورکانٹے وغیرہ کو بدن سے نکال دیتا ہے دریائی کیکڑا زیادہ لطیف ہے **زینت** خاکستر اسکی شقوق پاؤں کے پھٹ جانیکو فائدہ کرتی ہے اور جلا ہوا سرطان ورکلف کی دواؤں میں پڑتا ہے **اورام** سرطان نہری سخت اور درشت ورم کی تحلیل کرتا ہے جب پیس کر رکھا جائے۔ **اعضائے صدر** گوشت اسکا سل کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً مادہ خر کے دودھ کے ہمراہ شوربا اسکا بھی اسیطرح مفید ہے **اعضائے نفض** خاکستر اسکی شقاق مقعد کو مفید ہے **سموم** بچھو اور رتیلا کے کاٹے کو ضماد کرنیسے اور کھانیسے فائدہ کرتا ہے اور خاکستر اسکی شہد ملا کر پلانیسے دیوانے کتے کے کاٹے کو مفید ہے کبھی جنطیانا ملا کر اسکی ایک دوا بنائی جاتی ہے دیوانے کتے کے کاٹے کو پہلے اور یہ دوا مشہور ہے اور اس معالجہ کی کیفیت باب سموم کتاب چہارم میں معلوم ہوگی یہ بھی گمان کیا گیا ہے کہ سرطان نہری مع بادروج کے جو بچھو کے کاٹے کو کھایا جائے بچھو کا دافع ہو

سرطان بحری جسوقت ہم سرطان بحری کی لفظ بولیں اس سے مراد ہماری یہ نہیں ہوتی ہے کہ کوئی قسم دریائی کیکڑے کی کیوں نہ ہو بلکہ مراد اس سے ایک قسم خاص ہے جسکا بدن سخت مثل پتھر کے ہوتا ہے **خواص** یہ سرطان سوختہ تمام جلا دینے والی دواؤں سے لطیف زیادہ ہے **زینت** جلا ہوا سرطان دانتوں میں جلا پیدا کرتا ہے اور کلف اور خارش کو دور کرتا ہے **قروح** خبیثہ قروح کرتا ہے اور تر کو خشک کو نفع کرتا ہے **اعضائے چشم** خون کی آمد کو بند کرتا ہے اور نمک ملا کر آنکھ کے ناخونہ کو دور کرتا ہے اسکا ایک شیاف بنا کر سبل تر خارش پلکوں کی کھجلاتے ہیں۔

سدر بکسر سین مہملہ و سکون دال مہملہ آخر میں راء مہملہ ہے جسکو بیر کا درخت کہتے ہیں **ماہیت** اسکے احوال کا بیان ہمنے نبق کے لغت میں کردیا ہے۔

سورنجان بضم سین مہملہ و سکون واو و کسر راء مہملہ و سکون نون فتح جیم و الف و نون جسکو ہندی میں بربری کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک جڑ ہے اسمیں پھول سپید اور زرد ہوتا ہے اس پھول کی کلی کھلنے کا وہی زمانہ ہے جن دنوں میں پہاڑی پھول کھلتے ہیں اور اونچے اونچے ٹیلوں کی کلیاں چٹکتی ہیں تبی اسکی زمین پر پھیلتی ہے **اختیار** اچھی قسم وہی ہے جو اندر و باہر سپید ہو توڑ اسکا سخت ہو اور سرخ و سیاہ دونوں قسم خراب ہیں **طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے اسمیں رطوبت فضلیہ ہے **بعضوں** نے خیال کیا ہے کہ سپید قسم میں حرارت لطیف ہے اور دیگر اقسام میں حرارت قوی ہے اسلیے کہ اگر قوی حرارت ہوتی تو دست نہ لاتا اور لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اگر یہ گرم ہوتا قروح میں لذع پیدا کرتا حالانکہ اسمیں لذع یقیناً نہیں ہے پھر دوسری **جماعت** کہا ہے کہ اسمیں حرارت زیادہ ہے **خواص** اسمیں قوت مسہلہ ہے ہمراہ قبض کے **جراح** سپید قسم اسکی جراحات کہنہ کی اچھی دوا ہے **آلات مفاصل** نقرس کو نفع کرتا ہے اور ضماد لگانیکے ساتھ ہی درد میں تسکین پیدا کرتا ہے اور اگر اسکا ضماد بکثرت لگایا جاوے ورم کو سخت اور متحجر کر دیتا ہے یہ بہت مفید تریاق ہے تمام اوجاع مفاصل کیواسطے خصوصاً بروقت نزول اور تنیکے **اعضائے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے کہ اسکو ضعیف کردیتا ہے اور سرخ اور سیاہ دونوں قسم سورنجان کی دوائے سہل کو معدہ میں حبس کردیتی ہیں اور آفت عظیم بطرف معدہ کے کھینچ لاتی ہیں **اعضائے نفض** اسمیں قوت مسہلہ ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہے خصوصاً ہمراہ زنجبیل و فودنج اور زیرہ کے **سموم** سرخ اور سیاہ سورنجان سم قاتل ہے **ابدال** اسکا وزن مفاصل میں ہموزن اسکے مہندی کی پتی اور نصف وزن اسکا مقل ازرق ہے

سراج قطرب یہ ایک نبات قریب زوفا کے ہے **اختیار** استعمال کے قابل دوا میں تمام اسکا ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے یہ طبیعت تخم کی ہے اور خود یہ نبات آخر دوم میں گرم ہے **خواص** منفتح ہے اور غالب اسکے او پر قبض کی قوت ہے نزف کو بند کردیتی ہے کسی مقام کا کیوں نہ ہو **قروح** کو مندمل کرتی ہے **اعضائے سر** جب اسکا ضماد کیا جاتا ہے نملہ کو بند

کر دیتا ہے **اعضاے نفس** نفث الدم کو منع کرتا ہے **اعضاے نفض** حقنہ کرنیسے امعاے کے قروح کو نفع کرتا ہے۔

سلخ الحیہ سانپ کی کیچل کو کہتے ہین اسکا بیان حیہ کے لغت مین ہوچکا ہے **سادا وران** دوسرے درجہ مین سرد ہے اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **خواص** خون کی آمد کو بند کر دیتا ہے **زینت** بالون کے انتشار کو بنظر اپنی خاصیت کے منع کرتا ہے **ابدال** بدل اسکا ہموزن فیلزہرج اور تہائی اسکے تنکی خر۔

سوسن بیخ سوسن جسکو ایرسا کہتے ہین اسکا بیان اور ہوچکا ہے اب بیخ سوسن بستانی اسمین ارضیت لطیف ہے جسنے تلخی کا اکتساب کیا ہے اور اسمین مائیت معتدل مزاج بھی ہے **طبیعت** سوسن سپید بستانی جو بنام سوسن آزاد مشہور ہے دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور صحرائی ایرسا مین تسخین اور تجفیف زیادہ ہے **خواص** بیخ سوسن مین جلا زیادہ ہے اور تجفیف باعتدال کرتی ہے اور روغن مین اسکے لطافت زیادہ ہے اسلیے کہ پھول اسکا زیادہ لطیف ہے اور روغن اسکے پھول کا تحلیل اور تلئین کی قوت بشدت رکھتا ہے اور کوئی خوشبو اسمین شبیہ یا نزدیک ہے اور ایرسا ان تمام خواص مین اقوی ہے اور باینہمہ اوصاف کے قابض بھی ہے اور اس سے اقسام درد اور عفونات کو شفا حاصل ہوتی ہے **زینت** کلف اور نمش کو فائدہ کرتی ہے خصوصًا جڑ اسکی اور چہرہ کو پاک کرتی ہے دھونی کے ذریعہ سے اور اسمین چمک پیدا کرتی ہے اور اسکی بدنمائی کو دور کرتی ہے اور اورام و ثبور مارکر سوسن کی پتی اور بیخ کو نرم نرم کوٹ کر شراب کے ساتھ ضماد تیار کرین اور قرحہ پر رکھین فایدہ کریگا اسیطرح یہی ضماد اورام بلغمیہ جو خام ہون اور زخم کھلی پر جسمین قرحہ پڑ گئے ہون اور پھوڑیون کے اقسام پر اور سعفہ پر رکھنے سے فایدہ کرتا ہے خصوصًا اگر اسمین ادویہ ایضًا ملائی جائیں **جراح و قروح** بیخ سوسن گرم پانی کے جلنے کو فائدہ کرتی ہے اسلیے کہ مجفف ہے اور تجفیف کے ہمراہ جلا کی قوت بھی اسمین باعتدال ہے اور اسیطرح سوسن کی پتی جوش دیکر وہ مانند مالش مرہم کا بھی کرتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ اسکا استعمال روغن گل کے ساتھ ہمراہ ایرسا وغیرہ کا عصارہ سرکہ اور شہد کے پانی مین ملاکر تانبے کے برتن مین جوش دیا جاتا ہے پرانے قروح کیواسطے اور زخمون کیواسطے کلی بستانی سب درجون کیلئے اچھی ہے واسطے گرم پانی سے جلجانے کے۔ **آلات مفاصل** پٹھے کے کٹ جانے کیواسطے اچھی دوا ہے **اعضاے سر** جوشاندہ سوسن کی جڑ کا بناکر اسکے دانتون کے درد کیواسطے کلی کیجاتی ہے خصوصًا صحرائی قسم سوسن کی اور روغن اسکا سر کے قروح کو موافق ہے اور رعوبی سی سر مین یا اوڑتی ہے اسکو فایدہ کرتا ہے اور اگر کانمین ٹپکایا جاے کانکے گونجنے مین سکون پیدا کریگا **اعضاے نفس** بیخ سوسن نفس انتصاب کو مفید ہے خصوصًا وہ بیخ سوسن جسکا ایرسا نام ہے **اعضاے غذا** طحال کو فائدہ کرتی ہے معدہ کیواسطے خراب چیز ہے خصوصًا اسکا روغن **اعضاے نفض** روغن اسکا محلل ہے منفتح ہے صلابت رحم کو نرم کر دیتا ہے جو پلایا جاے خواہ اسکی مالش کیجاے اسیطرح سوسن کی جڑ اگر روغن گل مین جوش دیکا ے اور امراض رحم مین سوسن دواے بے نظیر ہے اور اسیطرح روغن ایرسا اور جنین کا اخراج کر دیتی ہے اور مرطوبہ کو نفع کرتی ہے اور اگر سوسن کی جڑ تنہا سرکہ مین جوش دیجاے خواہ بزر البنج اور گیہون کا آٹا ملاکر سرکہ مین جوش دیجاے اسکا استعمال و نشستن کے اورام گرم کو ٹھہرا دیتا ہے اور ان کی شدت مین سکون پیدا کرتا ہے۔ اگر روغن سوسن بقدر ڈیڑھ اوقیہ جو برابر سوا چار تولہ کے تخمینًا ہے تناول کرین دست لائیگا اور جن لوگونکو صفراوی بلادی کا مرض ہوان کو فایدہ کریگا روغن ایرسا بواسیر کے منہ کو کھول دیتا ہے اور اسیطرح سوسن کی جڑ کسی قسم کی ہو سموم ہوام کے کاٹنے سے فائدہ کرتی ہے خصوصًا اسکا عصارہ شراب سوسن اور سوسن کے بیج کا بالخصوص تمام اقسام کے نیش کے زہرون کی دوا ہے روغن اسکا تریاق شبنیز اور بھنگ اور رفطیل کا ہے۔

سعتر بفتح سین و سکون عین مہملہ و فتح تاے فوقانیہ آخر مین راے مہملہ ہے **ماہیت** سعتر قوت مین مثل حاشا کے ہے اور شراب اسکی مثل شراب حاشا کے **اختیار** زیادہ قوی سعتر صحرائی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** محلل ہے بلغم وغیرہ کو پھیلا دیتی ہے ملطف ہے **آلات مفاصل** دونون کولون کے درد کو فایدہ کرتی ہے **اعضاے سر** سعتر کے چبانے سے دانت کے درد مین آرام ہوجاتا ہے اور جو مسوڑھا ڈھیلا ہو گیا ہو اسکو اپنی قوت مخرقہ سے اچھا کر دیتی ہے **اعضاے نفس و صدر** روغن اسکا سینہ و پھیپھڑے کو فایدہ کرتا ہے **اعضاے غذا** جگر اور معدہ کو نفع کرتی ہے **اعضاے نفض** بول و خون کا ادرار کرتی ہے اور چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو خارج کر دیتی ہے۔

سیسالیوس جسکو کاشم رومی بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ انجدان رومی ہے اور انجدان کے مشابہ بھی ہے لیکن پتی اسکی کسیقدر لانبی ہوتی ہے اور سپیدی کی اسپر غالب ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** محلل ہے ملطف ہے ریاح وغیرہ کو پھیلا دیتی ہے اور اسیطرح جڑ اسکی اور بیج اسکا درد اعضا کے

باطنی کو سکون پیدا کرتا ہے بلغم جامد کو پگھلا دیتا ہے جانوروں کو جب کھلائی جاتی ہے تو بچے زیادہ دیتے ہیں۔ شراب میں داخل کر کے جب اسکو پیتے ہیں تو بچے ضرر کو منع کرتی ہے خصوصاً سفر کی سردی جو مسافروں کو پہونچتی ہے شہد میں ملا کر کھائیں **آلات مفاصل** ٹھیپے کے درد کو کسی قسم کا کیوں نہو مفید ہے **اعضائے سر** مرگی کو بہت مفید ہے۔ **اعضائے نفس و صدر** ربو اور عسر نفس و نفث الدم قصاب اور سرفہ کہنہ کو مفید ہے خصوصاً اسکی جڑ اور بیخ دونوں بیاکتی استعمال کئے جائیں جب اسکی جڑ جبکہ شہد میں گوندھیں اور بطور لعوق کے چاٹیں سینہ کو رطوبات لزوجت کو پاک کرتی ہے **اعضائے غذا** نفخ کی تحلیل کرتی ہے اور احشا کے درد میں سکون پیدا کرتی ہے اور باشم خصوصاً اسکی جڑ طعام کو ہضم کرتی اور معدہ کیواسطے اچھی دوا ہے **اعضائے نفض** نفخ ریحی کی تحلیل کرتی ہے اور ولادت کی آسانی کا فایدہ تمام حیوانات کو دیتی ہے عسر بول کو دور کرتی ہر قسم کے اقسام درد کو زائل کرتی ہے اختناق رحم کی دوا ہے اندرونی احشا کے درد کو نفع کرتی ہے عصارہ اس نبات کی ہری ٹہنی کا اور بیخ اسکا اگر تر و تازہ ہو جب بقدر تین ابولوسات جو برابر ڈیڑھ ماشہ کے ہے ہمراہ میفختج کے دس دن تک پیا جاوے تو گردہ کو زائل کر دیتا ہے جیسا [illegible] ایک شخص کو مفید ہے

سوس بضم سین و سکون واو جسکی جڑ کو ہندی میں ملٹھی کہتے ہیں **طبیعت** جڑ اسکی جسکو ملٹھی کہتے ہیں معتدل ہے بلکہ اگر اسکی طبیعت کا میلان کسی طرف خیال کیا جاوے مائل بحرارت اور رطوبت ہوگی **اورام و بثور** عصارہ اسکا بسہری پر ٹپکایا جاتا ہے اور اسیطرح جڑ اسکی **جراح** عصارہ اسکا زخم کو خلیدہ کرتا ہے **اعضائے چشم** جڑ اسکی ناخونہ کو مفید ہے اور عصارہ اسکا اس امر میں زیادہ قوی ہے **اعضائے نفس** قصبہ ریہ کو نرم کر دیتی ہے اور اسکا تنقیہ کرتی ہے اور یہ حلق کو نفع کرتا ہے آواز کو صاف کرتی ہے اور عصارہ اسکا اون فوائد سے زیادہ قوت رکھتا ہے **اعضائے غذا** پیاس میں سکون پیدا کرتی ہے بسبب اپنی رطوبت کے اور اسیطرح التہاب معدہ کو مفید ہے **اعضائے نفض** پیشاب کی چبنک کو مفید ہے اور گردہ و مثانہ کے قروح کو اور جرب مثانہ کو فایدہ کرتی ہے **حمیات** پرانی تپون کو فایدہ کرتی ہے

سریخ بضم سین وفتح رائے مہملہ جسکو ہندی میں سیندور کہتے ہیں **ماہیت** شادنج کی قوت سے اسکی قوت قریب ہے بلکہ اس سے زیادہ قوی ہے **طبیعت** سرد خشک ہے **خواص** قابض ہے اسمین برودت سپیدہ کی ہے مگر لطافت میں اسے بہت زیادہ ہے جلا اقسام کے نزف کو روکتا ہے **جراح و قروح** ردیہ میں داخل کر کے آگ کے جلے ہوئے مقام پر رکھا جاتا ہے **اعضائے نفض** نزف الدم کو بقیت منع کرتا ہے

سقمونیا بضم سین و سکون قاف وضم میم جس کو محمودہ بھی کہتے ہیں۔

ماہیت یہ عصارہ ایک قسم کے نبات کا ہے جسکی قوت تیس برس تک باقی رہتی ہے **اختیار** وہ ہے جو جلا کنندہ اور رنگ مائل بسپیدی جیسے سیپ کا ٹکڑا ہو جاوے پانی میں جلد گھل جاتی ہو اور گھلنے کے بعد پانی کو مثل دودھ کے کر دے بہتر اسکا استعمال یہ ہے کہ سیب میں بریان کریں اور آب کرفس ملا کر پئیں کہ اسکا ضرر جاتا ہے اور جو ضعانی قسم اسکی نہایت خراب ہے کبھی اصلاح سقمونیا کی اسطرح پر کیجاتی ہے کہ سقمونیا کو ایک چھوٹے سیب میں رکھکر آٹے کی روٹی میں اس سیب کو پکاتے ہیں اور اسیطرح اسکو بریان کرتے ہیں اور یہ بھی اسکی اصلاح ہے کہ انیسون و روغن ملا کر روغن بادام کے ہمراہ **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے اور گرمی اسکی تیسرے درجے میں ہے **خواص** اسمین جلا اور تحلیل کی قوت ہے [illegible] **جراح و قروح** جب شہد اور زیت میں ملا کر زعفران پر اسکا ضماد کیا جاوے ان کی تحلیل کر دیتی ہے **بثور** سرکہ ملا کر اسکو جلد پر لگائی جاتی ہے جو بہین قریب پڑ گئے ہوں **آلات مفاصل** سرکہ اور آٹا ملا کر وجع مفاصل اور عرق النسا کے درد پر لگائی جاتی ہے **اعضائے سر** جڑ اسکی اور اسکی جڑ کا عصارہ پانی میں پیسکر سرکہ اور روغن گل ملا کر لگایا جاتا ہے اور خود سقمونیا کو اگر سرکہ اور روغن گل میں ملا کر اس شخص کے سر پر لگائیں جسکو [illegible] دوسرے ہو فوراً شفا ہو گی **اعضائے صدر** قلب کو ایذا دیتی ہے **اعضائے غذا** معدہ اور جگر کو بہت مضر ہے اور اسکی شدت بریان کرنیسے اور تخم کرفس ملانیسے ٹوٹ جاتی ہے سقمونیا کرب اور متلی پیدا کرتی ہے اور اشتہائے طعام کو ساقط کرتی ہے اور پیاس کی بھڑک پیدا کرتی ہے **اعضائے نفض** صفرا کا بقوت اسہال کرتی ہے اور اختلاف سے شہرون کے اسکا فعل بھی مختلف ہوتا ہے بیان کیا ہے میں نے بعض کتب اطبا میں جو مطالعہ کیا ہے کہ اسکی مقدار شربت وزن کثیر سے تجویز کی ہے امعا کو مضر ہے اسقاط کیواسطے اسکا حمول کیا جاتا ہے۔ بیخ اسکے درخت کی اگر ایک درخمی جو تخمیناً ساڑھے تین ماشہ ہوتی پلائی جاوے اسہال مرہ اور بلغم کرتی ہے بعض طبیبوں نے بیان کیا ہے کہ سقمونیا جسوقت مقدار زائد کے کھلائی جاوے جو نصف درہم ہے بیچے قبض کرتی ہے اور بعد اسکے کرب اور متلی پیدا کرتی ہے اور ٹھنڈا پسینہ نکلتا ہے بلکہ اسکے کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ بافراط دست آتے اور نکلتے ہیں اور یہ اسہال دمی کو

کرتا ہے- اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ دوائی سقمونیا کی جبوت قصد التحلیل تناول کیجائے اور دار کریگی دست نہ لاے گی بلانا سقمونیا کا ایلوے کے ساتھ اسکے ضرر کو کم کردیتا ہے اسیطرح جو مصلی و زنگ اور ان چیزون کے ساتھ جو خوشبو ہین جب کسی کپڑے مین رکھکر اسکا حمول کیا جاے جنین کو قتل کرتی ہے سموم تمچہ کے کاٹنے کو پلانے اور لگانے دونون طرح سے نفع کرتی ہے-

سکبینج بفتح سین و سکون کاف و کسر با موحدہ و سکون یاے تحتانی و فتح نون و جیم جسکو ہندی مین کندل کہتے ہین **ماہیت** ایسے درخت کا گوند ہے جو سرخ رست مین کچھ فایدہ نہین بلکہ اسکے گوندہی مین منفعت ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بیروزہ کی ایک قسم ہوتی ہے جو صورت بدل کر سکبینج ہو جاتی ہے **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہ ہے جو زیادہ کثیف ہو نیز اسکے اجزا اکٹھے ہوے یکجا ہون اور صاف ہو اندر سے اسکے سرخی کی چمک پیدا ہو اور باہر سے سپیدی کی ہو اور پانی مین جلدی گھلجاے اور بطرح بیروزہ ملی ہوئی جلد گھلتی ہے اگرچہ مشابہ سپیدی بیروزہ کے ہو اچھی قسم سکبینج کی اصفہانی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہے دوسرے درجہ مین خشک ہے **خواص افعال** ملطف ہے ملین ہے جو پراگندہ کرتی ہے سخن ہے جالی ہے **آلات مفاصل** فالج کو نفع کرتی ہے اور مفصل بیٹھے جوڑ اور جوڑون کے اوتار بیٹھنے رودوکے چٹکے بیٹھے پھٹ جانے کو نفع کرتی ہے اور جو ماء دعدوون کو بون مین ہو اسکا حقنہ کرکے سے اور پلانے سے ہمراہ دستون کے نکالتی ہے اسیطرح اور اقسام وجع مفاصل کے جو بارد ہون **اعضاے سر** درد سر بارد اور رعشہ کو دور کردیتی ہے مرگی کو فایدہ کرتی ہے **اعضاے چشم** تاریکی چشم کو بطور سرمہ لگانے کے دور کردیتی ہے اور پلکون کے موٹے ہو جانیکو اور ان نشانات کو جو آنکھ مین پڑ گئے ہون سکبینج نہایت عمدہ دوا ہے پانی اترآنے کی آنکھ مین اگر ... کے ہمراہ سکبینج کو پیسکر شیرہ چشم لگائین اسکو دور کردیگی- **اعضاے صدر** سینہ کے درد اور پہلو کے درد کو فایدہ کرتی ہے اور پرانی کھانسی کو آب سداب بہری تپی سے نچوڑ لیا گیا ہو اسمین ساڑھے تیرہ ماشہ سکبینج ملا کے سو تنفس کیواسطے پلاتے ہین سکبینج سینہ کو بھی بقوت پاک کردیتی ہے اور جو اخلاط خام سینہ مین بھرے ہون انکو نکال دیتی ہے **اعضاے غذا** استسقا کو مفید ہے اور زرد آب کو نکال دیتی ہے **اعضاے نفض** قولنج کو بطور حقنہ کے اور بطور پلانیکے نفع کرتی ہے اور مروڑے کو بھی فایدہ کرتی ہے پتھری کو نکال دیتی ہے باہ کو زیادہ کرتی ہے رحم کے اقسام درد کو فایدہ کرتی ہے اور اگر اسکو شہد کے ہمراہ پلایا جاے اور احیض کرتی ہے اور جنین کو قتل کرتی ہے حشکم کو نرم کرتی ہے

اور یہ فعل اسکا بہ نرمی اور آسانی ہوتا ہے خلط بارز وجت کا اخراج کرتی ہے **حمیات** دورہ سے جتنی تپین آتی ہین انکو نفع کرتی ہے **سموم** شرابطیح کرسوم کے ڈنک مارنے کو فایدہ کرتی ہے اور جملہ اقسام کے زہر کو مفید ہے اسکا فعل تریاقی بیروزہ کے فعل سے بہت قوی ہے اور یہ بطور نطوخ کے بھی ان سب سموم کو مفید ہوتی ہے

سقولوقندریون - **ماہیت** اسکی کہتے ہین کہ یہ ایک ایسی گھانس ہے جو سنگلاخ زمین مین پیدا ہوتی ہے جہان پر سایہ بہت ہو اور ایک قوم نے کہا ہے کہ یہ قسم اسقیل کی ہے اور بھی اسکے علاوہ اسکی نسبت کہا گیا ہے **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** لطیف ہے محلل ہے اسمین زیادہ حرارت نہین ہے **اعضاے غذا** طحال کو عجیب قسم کا نفع کرتی ہے اور اگر ایسی سکنجبین کے ہمراہ تناول کیجاوے جسمین اسکی پتی کو چالیس دن تک بدل بدل کر سرکہ مین جوش دیا ہو مراد یہ ہے کہ پتی چالیس دن بدل بدل کر اسی سرکہ مین جوش دیجاے دہمرا اسکی سکنجبین تیار کیجاوے سدہ طحال کو بالکل دور کردیگی بھگی در یرقان کو بھی نفع کرتی ہے **اعضاے نفض** گردہ اور مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اسکو اپنے بدن مین معلق کرکے چلے پھرے تو اسکو مشکل ...

سعالی الفحم بسین مہملہ و فتح عین مہملہ و الف و لام مکسور کے جسکو خینہ السعال بھی کہتے ہین جسکے معنے یہ ہوے کہ کھانسی کی لکڑی **ماہیت** یہ مرکب ہے جو برگ گرم اور جو بہر مائی ہے **طبیعت** گرم ہے اور تیزی اسمین با اعتدال ہے-

اورام و بثور تپی کی دبیلات کو شگافتہ کرتی ہے اور تحلیل انکی زمانہ ابتدا مین کرتی ہے اور تازہ تپی ایسے ورم مین نضج پیدا کرتی ہے جو نضج پاتے ہون **جراح و قروح** تازہ تپی اسکی ارخارش کو دور کرتی ہے جسمین قروح پڑگئے ہون **اعضاے چشم** بصارت کو تیز کرنیوالی دوا وغیرہ مین داخل کیجاتی ہے **اعضاے نفس** کہتے ہین کہ نہایت مفید کھانسی کی ہے اور نفس انتصاب کی یہانتک کہ اسکی دھونی لینے سے ...

سیسارون یہ لکڑی اس درخت کی ہے جسمین گٹھی پیدا ہوتی ہے اسمین تلخی اور قبض ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** اسمین تحلیل ہے اور تھوڑا سا قبض ہے **اعضاے غذا** اسکی جڑ کا جوشاندہ معدہ کو فایدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** اسکی جڑ کا جوشاندہ ادرار کرتا ہے

سیسر کبر بسین مہملہ و سکون یا **ماہیت** یہ وہی قرۃ العین جسکو فارسی مین کنگر آبی کہتے ہین جو بہتے پانی مین مثل تالاب وغیرہ کے پیدا ہوتی ہے اور اسمین عطریت ہے باب القاف مین اسکا پورا بیان کیا جائیگا-

اعضاے نفض جوش کیا ہوا اور بے جوش کی ہوئی پتھری کو فائدہ کرتا ہی اور ادرار کرتا ہی اور ذوسنطاریا کو مفید ہے -

سوقسطون بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ حی العالم ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ ایک قسم کا سیسب ہے جسمین بو نہین ہوتی اور بعضی اقوال مختلف اسکی نسبت مین ہین اور یہ دو قسم کی ہوتی ہی ایک قسم اسکی صخری ہی جو سنگلاخ زمین مین پیدا ہوتی ہی اور دوسری غیر صخری ہی **طبیعت** غالب اسکی طبیعت پر سردی اور خشکی ہی اور اسمین ایک رطوبت گرم معتدل بھی ہی اور اسمین کچھ تھوڑی سی قبض شیرینی ہی لعاب کو کشش کرتی ہی دیگ مین جو گوشت کی بوٹیان الگ الگ پڑی ہون انکے اجزا اور ریشون کو یکجا کرکے گلا دیتی ہی **آلات مفاصل** جوشاندہ اسکا اعصاب اور عضل کے بیچ مین خواہ کنارون پر جو کوفتگی کا صدمہ پہونچا ہو اسکو فایدہ کرتا ہی اور رطوبات تر کا ڑھا کر کے گوشت نبجانے کی صورت مین کر دیتا ہی **اعضاے نفس** خشونت حلق کو فایدہ کرتا ہی اور نفث الدم کو منع کرتا ہی اور ماء العسل کے ہمراہ پھیپھڑے کو صاف کر دیتا ہی **اعضاے نفض** قروح امعا کو اور سحج یعنے خراش امعا کو اور خنق ماہی اور گردون کے درد کو فایدہ کرتا ہے اور اجراے حیض کو بند کر دیتا ہے -

سماق سین کو ضمہ اور فتحہ دونون پڑھا گیا ہی آخر مین قاف ہی **ماہیت** یہ پھل دانہ دار سا ہوتا ہی ایک قسم اسکی خراسانی اور ایک قسم اسکی شامی ہے جو خراسانی سے چھوٹی ہوتی ہی سرخ رنگ مسور کی شکل پر اقاقیا اور گل سرخ جس کام مین آتا ہی یہ بھی اسی کام مین آتا ہی جسوقت پانی مین اسکو پکا کر اسکے قوام کو مثل شہد کے گاڑھا کر ڈالین وہی کام دیگا جو حضض یعنے رسوت کام دیتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد ہی اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہی مقوی ہی سدے پیدا کرتا ہی اور سرکہ اس سے زیادہ لطیف ہے نزف خون وغیرہ کو منع کرتا ہے یہانتک کہ ایک قوم نے کہا ہی کہ اسکا ٹکانا مانع نزف ہی صفرا کی ریزش جو احشاے اندرونی کی طرف ہو اسکو بھی روکتا ہی **زینت** دباغت کرنیوالے جس سماق کا استعمال کرتے ہین اسکا جوشاندہ بالون کو سیاہ کر دیتا ہی **اورام** چوٹ لگنے کے مقام پر اسکا ضماد کرتے ہین ورم نہین آنے دیتا ہی اور تیرگی جو چوٹ کے داغ پر آجاتی ہی اسکو منع کرتا ہی بہری کو نفع کرتا ہی اور ورم کے بڑھنے کو روکتا ہی **جراح و قروح** مادہ خبیثہ کے پھیلنے کو منع کرتا ہی **آلات مفاصل** جوشاندہ کا اسکے نطول اس مقام پر کرتے ہین جو چوٹ لگنے سے کچل جاے پس ورم آنے نہین دیتا **اعضاے سر** کان مین چرک پڑنیکو منع کرتا ہی سماق کا گوند اگر کرم خوردہ دانت کے گڑھے مین بھر دیا جاے درد کو ٹھہرا دیتا ہی **اعضاے غذا** معدہ کی دباغت کرتا ہی اور مقوی معدہ ہے پیاس مین سکون پیدا کرتا ہی اور ترش ہونیکی وجہ سے مشتہی بھی ہے یعنے اشتہا بڑھاتا ہی صفراوی متلی مین سکون پیدا کرتا ہی **اعضاے نفض** قابض ہی حیض کو بند کرتا ہی اور نزف رطوبات کو اور خراش امعا کو نفع کرتا ہی اور ذوسنطاریا اور سیلان رحم مین اور بواسیر مین اسکا حقنہ دیا جاتا ہی

سلق بکسر سین و سکون لام و قاف چقندر کو کہتے ہین **ماہیت** اسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک تو سیاہ ہی زیادہ سبز ہونیکی وجہ سے اور بعض مشہور ہی **طبیعت** بعضون کے نزدیک پہلے درجہ مین گرم خشک ہے اور حقیقت امر یہ مرکب القوی ہے اور بعضون کے نزدیک سرد ہی اور اسمین کچھ شک نہین ہی کہ اسکی جڑ مین حرارت ہے **افعال و خواص** چقندر مین بورقیت ہی جس سے تلطیف کرتا ہی اور اسمین تحلیل ہی اور تفتیح کی قوت بتھوے سے زیادہ ہی اور تلیین کی قوت ہی اور سیاہ چقندر مین قبض ہے خصوصاً مسور کے ہمراہ اور جو بورقیت اسمین ہی اسکی تحلیل کا اثر ہوتا ہی اور جو عفوصت اسمین ہے اس سے قبض پیدا ہوتا ہی چقندر کے تمام اقسام ردی الکیموس ہین اور تمام اقسام مین اسکی غذائیت کم ہی مثل اور بقولات کے **زینت** عصارہ اسکا اور جوشاندہ اسکی پتی کا برودت سے جو بدن پھٹ گیا ہو اسکو فایدہ کرتا ہی اور بالخورہ کو مفید ہے اور کلف کو زائل کرتا ہی جسوقت اسکی پتی کا ضماد کیا جاے کہ پہلے جھائین کو نطرون سے دھو ڈالین اور مسون کو اسکا نچوڑا ہوا پانی اوکھاڑ دیتا ہی اور جونکو قتل کرتا ہی **اورام و بثور** چقندر راو بالا ہوا بطور ضماد کے اورام پر لگایا جاتا ہی سیلان کی تحلیل کر دیتا ہی اور انکے مادہ مین نضج پیدا کرتا ہی اور گوشہ کو اسکا ضماد مفید ہے کہ اسکی تحلیل کر دیتا ہی **جراح و قروح** برگ چقندر پکا کر آگ سے جلنے کی جگہ پر مفید ہے اور داد کے اقسام پر شہد کے ساتھ اسکا طلا کیا جاتا ہی **اعضاے سر** چقندر کے پانی کا ناس تلخ کرکے یعنے کلنگ کو ملا کر لیا جاتا ہی پس یہ سدہ کو دور کرتا ہے اور ناک کے قروح کو فایدہ کرتا ہی چقندر کا پانی نیم گرم کان مین ٹپکایا جاتا ہے پس کان کے درد مین سکون پیدا کرتا ہی چقندر کے پانی سے جب سر کو دھوتے ہین سر کی بھوسی کو اڑا دیتا ہی **اعضاے غذا** چقندر کی جڑ معدہ کیواسطے خراب چیز ہی اور متلی پیدا کرتی ہی اور اکثر ضرر اسکی بورقیت سے ہوتا ہی جس سے

لذع کا اثر ظاہر ہوتا ہے کیونکہ سعدی اسکا خراب بنتا ہے معدہ کو آکر تریج متعفن
مسہود ڈالتا ہے کہ جو معدہ قوی ہو اسکی بھی تخمیص لذع پیدا ہوتی ہے غذا چقندر کی
بہت تھوڑی بنتی ہے جگر کے سدون کی تفتیح ملوحت سے زیادہ کرتا ہے خصوصا
رائی اور سرکہ ملا کر اسیطرح سدہ اے طحال کی تفتیح کرتا ہے خصوصا جب کہ
اسکو رائی اور مصالح گرم کے ہمراہ تناول کرین **اعضائے نفض** کہتے ہین
کہ سیاہ چقندر کی ایک قسم ایسی ہے جو طبیعت مین بستگی پیدا کرتی ہے
خصوصا مسور کے ہمراہ اسیطرح سرخ چقندر طین طبیعت ہے خصوصا ہمراہ جو
کے اور بیشک جملہ اقسام چقندر کے سبزے اوقات ایکو شراب کا بھسکن یا چاول کیا
کر بطور آٹے کے پیس لیے جائین قبض طبیعت پیدا کرینگے چقندر کا حقنہ مزاج
اثقل کیواسطے کیا جاتا ہے اور تمام اقسام اسکے نفخ اور قراقر اور مروڑ پیدا کرتے
ہین جس وقت چقندر مصالح گرم اور مری کے ساتھ کھایا جاتا قولنج کی تیغی واہ
سداب بضم سین مہملہ وفتح دال مشددہ آخر مین بے ہے جسکو ہندی مین تیلی
کہتے ہین **ماہیت** خشکی تلی کی سیاہی حرمل سے زیادہ ہوتی ہے **اختیار** نہایت
اچھی اسکی وہ قسم ہے جو بستانی ہو اور انجیر کے درخت کے پاس پیدا ہوتی ہو
طبیعت تر و تازہ سداب دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور سوکھ جانیکے
بعد تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے اور جنگلی سداب خشک ہو جانیکے
بعد چوتھے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** مقطع و محلل ہے ریاح کو بہت
پھیلا دیتی ہے رگون کا تنقیہ کر دیتی ہے ترشہ ڈالتی ہے **زینت** نطرون ملا کر بہق سپید
پر لگائی جاتی ہے اور مسوڑہ پر اور توث پر اور لہسن اور پیاز کی بو کھو دیتی ہے
بالخورہ کو نفع کرتی ہے اور **ورام و بثور** سداب صحرائی کو خوب کوٹ کر نمک
ملا کر کسی مقام پر ضماد کرین اس جگہ ورم گرم پیدا کر دیگی اور اگر حلق کے خنازیر
پر یا بغل کے خنازیر پر اسکا طلا کرین انکو تحلیل کر دیگی اور گو نہا اسکا اسبارہ
مین زیادہ تر قوی ہے **جراح و قروح** داد کے اقسام پر شہد اور گھی ملا کر
سداب لگائی جاتی ہے اور سرکہ اور سپیدہ ملا کر نملہ اور حمرہ پر اسکا لیپ کیا جاتا
ہین دونون ورم کہنہ کو زائل کر دیتی ہے **آلات مفاصل** فالج اور عرق النساء
کو اور اوجاع مفاصل کو پلانیسے اور ضماد کرنیسے ہمراہ شہد کے نفع کرتی ہے
اعضائے سر لہسن اور پیاز کی بو کھو دیتی ہے اور آٹے کے ہمراہ درد سر کہنہ
مین اسکا ضماد کیا جاتا ہے اور گنجی کا سوط سرکے ہمراہ آک مین نکسیر کے نزلہ کے
واسطے کیا جاتا ہے بس نکسیر کو روک دیتا ہے عصارہ اسکا جسکو انار کے چھلکے مین

گرم کیا ہو کان مین ٹپکایا جاتا ہے کان کی آلایش کو صاف کر دیتا ہے اور کان
کے درد اور طنین اور دردوی مین سکون پیدا کرتا ہے اور کان کے کیڑون کو قتل کر
ڈالتا ہے سر کے قروح پر اسکا طلا کیا جاتا ہے **اعضائے چشم** بصارت مین تیزی
پیدا کرتی ہے خصوصا اسکا عصارہ رازیانہ کے عصارہ اور شہد کو ملا کر سرمہ کے
کے طور پر آنکھون مین لگایا جاتا ہے یا کھایا جائے کبھی سداب و نانخواہ کا ضماد ملا کر
آنکھ کے ضربان پر لگایا جاتا ہے **اعضائے تنفس و صدر** سداب تر کا شیاف
خشک سویا کے ہمراہ درد سر اور عسر نفس کو نافع ہے بطریق شہادت رفیع حکیم
کے **اعضائے غذا** سداب کا ضماد انجیر ملا کر استسقا کے لحمی پر لگایا جاتا ہے اور جس
شخص نے سداب کو جو شرق یا ہو وہ کبھی پلایا جاتا ہے جب اسکے پھول کے
ایک درم سے لیکر دو درہم تک باہمی تجلی کے واسطے کھلاتے ہین
فورا ہچکی ٹھہر جائے گی سداب نفخ کو بھی ہضم کر دیتی ہے
اور اشتہا بڑھاتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اور طحال
کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** منی کو خشک کر دیتی ہے اور اسکی تقطیع
کرتی ہے اور شہوت کو ساقط کرتی ہے اور دونون قسم اسکی بستگی طبیعت پیدا
کرتی ہین اور مروڑے مین سکون پیدا کرتی ہین اور زیت ملا کر اسکا حقنہ
درد ہائے قولنج کیواسطے کیا جاتا ہے اور شہد ملا کر قروح مقعد پر رکھی جاتی
ہے اور زیت کے ساتھ اسکو پکا کر چھوٹے چھوٹے کیڑون کے واسطے کھلاتے ہین
سداب کی دونون قسمین فضول بدنکو بذریعہ ادرار کے نکال دیتی ہین اسی
واسطے قبض شکم پیدا کرتی ہین برگ خشک کے ہمراہ سداب پیسکر ورم انثیین
پر لگاتے ہین **حمیات** اسکے کھانیسے لرزہ جاتا رہتا ہے اور اسکے روغن
کی مالش کرنیسے **سموم** جملہ سموم کا مقابلہ کرتی ہے جس شخص کو خوف سم
ہو جانیکا یا کسی جانور کے ڈنک مارنے کا ہو اسکو چاہیے کہ اسکی بیخ کو ایک
درہم معہ برگ سداب کے کسی شراب کے ہمراہ تناول کرے خصوصا اگر انجیر اور اخروٹ
کے ساتھ کوٹ کر اسکو کھائین زیادہ کھانا سداب صحرائی کا قاتل ہے۔
سقنقور یہ دریائے نیل کی گوہ ہے مصر مین شکار کیجاتی ہے اور یہ بھی
گمان کرتے ہین کہ تمساح صحرائی کا بچہ ہے انتخاب رہتا اور سفید تر اسکا جانور
جانور کے اعضا مین وہی چیزین ہین جو گردہ کے قریب نکالی جاتی ہین **اعضائے**
نفض باہ کو اسقدر برانگیختہ کرتی ہے کہ بدن پلانے تریرہ کے اور مسور کے
آدمی کو تاب باقی نہین رہتی۔

سپستان بکسر سین جسکو ہندی میں لسوڑا کہتے ہیں طبیعت گرم یا کہ معتدل ہے خواص میں ہوا اعضائے صدر سینہ اور حلق کو نرم کرتا ہے اعضائے غذا پیاس میں تسکین دیتا ہے خصوصاً لسوڑا کا بیج ہمراہ سنجیسوہ کے اعضائے نفض شکم کو نرم کرتا ہے۔

سرمق جسکو ہندی میں بتھوا کہتے ہیں ماہیت یہ وہی قطف ہے طبیعت پہلے درجہ میں سرد ہے اور بعضوں کے نزدیک معتدل ہے۔

سام ابرص جسکو ہندی میں چھپکلی کہتے ہیں تریشت کا خاجو بیخ میں گڑ گیا ہو یا نکلہ کی نوک سکو کچل کر بطور ضماد کے لگاتے ہیں تو اسکو باہر کھینچ لاتی ہے اور مسماری مسون پر بھی اسیطرح لگاتی ہیں تو انکو اکھاڑ دیتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر چھپکلی کو خشک کرکے زیت ملا کر گنج پر لگائے بال اوگالاتی ہے خواص میں چھپکلی کا پیشاب اور خون لڑکونکے فتق کیواسطے عجیب النفع ہے اور جسوقت چھپکلی کو جوش کرا اور اس میں لڑکے کو بٹھائیں کبھی چھپکلی کے پیشاب اور خون میں تھوڑا سی مشک ملا کر لڑکے کے تا پیدا فتق پر لگائیں ہیں پس فتق کو بہت فایدہ کرتا ہے اعضائے سر کہتے ہیں کہ چھپکلی کا جگر اگلے دانتوں کے درد میں سکون پیدا کرتا ہے سموم چھپکلی کا پیٹ چاک کرکے بچھو کے کاٹنے کے مقام پر رکھتے ہیں مترجم حکمائے ہند کے تجربہ میں چھپکلی کا گوشت جذام کیواسطے نہایت مفید دوا ٹھہری ہے کہتے ہیں کہ ایک چھپکلی کسی کپڑے میں لپیٹ کر ماش کی کھچڑی میں اسکو دم پخت کریں بعد اسکے اسی طرح نکال کر باہر پھینک دیں اور مجذوم کو کھچڑی کے گھی ملا کر مجذوم کو کھلاویں اور پانی کی جگہ پر جب پیاس لگے گھی پلاویں ایک دن اور نہایت تین دن میں قلب ماہیت بدن کا ہو جاے گا مجکو بڑے بڑے آزمودہ کار اور معزز خاندان الاطباء سے یہ دوا ہم پہونچی ہے مگر نحوست ہیئت اسکے جانور کی بار امتحان تک نہ پہنچا سکی ہے

سلحفاۃ جسکو کچھوا کہتے ہیں اعضائے سر صحرائی کچھوے کا خون بقول بعض طبیبوں کے مرگی کو فایدہ کرتا ہے جب ناک کی طرف سے چڑھایا جائے کچھوے کا پتہ قلاع کو فایدہ کرتا ہے اور مرگی کے بیمار کے نتھنوں میں ٹپکایا جاتا ہے اعضائے نفس انڈا کچھوے کا لڑکونکی کھانسی کو مفید ہے اور پتہ اسکا بطور لطوخ کے خناق پر لگایا جاتا ہے سموم صحرائی کچھوے کا مرحیہ کے ہوام کے کاٹنے کو مفید ہے اور جس شخص نے تو تیا پیس کے کوئی چیز کھائی ہو اسکو بھی

سماقی بضم سین و فتح میم و الف جسکو ہندی میں بیر کہتے ہیں آلات مفاصل

بیٹر کے گوشت کھانیسے تمدد اور تشنج پڑنیکا خوف ہوتا ہے اس سبب سے کہ خربق کو کھاتی ہے اور فقط یہی سبب تشنج ہونے کا نہیں بلکہ سبب تشنج ہونے کا یہ ہے کہ بیٹر کے جوہر حیوانی میں یبوست ہے اور مجھے گمان یہ ہے کہ بیٹر بسبب مناسبت مزاج کے اپنی غذا خربق تجویز کرتی ہے۔

سکر بضم سین و کاف مشددہ مفتوح و راے مہملہ ہندی میں شکر اور بورا اور کھانڈ اور چینی بہت سے نام ہیں ماہیت گنا اور دوا کو کی ماہیت بھی وہی ہے جو شکر کی ہے اور تلیین کی قوت اسمیں شکر سے زیادہ ہے طبیعت نہایت درجہ کی برودت اضافی شکر طبرزد میں ہے جسکو قند کہتے ہیں اور وہ نہایت لطیف قسم شکر کی ہے اور مجملی طبیعت اقسام شکر کی یہ ہے کہ درجہ اول میں گرم ہے اور رطوبت بھی اسمیں پہلے درجہ کی ہے اور جسقدر پرانی ہو مائل بہ یبوست درجہ اول کی ہوگی خواص میں ہر ایک یہ بہت جلا کرتی ہے فضول معدہ وغیرہ کو دھو ڈالتی ہے اور شکر سلیمانی میں تلیین زیادہ ہے خصوصاً قند میں بلکہ شیرہ یا رب نیشکر کا جلا اور تنقیہ میں شہد سے کم نہیں ہے اور جسقدر شکر پرانی ہوگی لطیف زیادہ ہو جائیگی اعضائے چشم مصری اور قند کی ڈلی جو مثل نمک کے بنائی جاتی ہے آنکھ میں پھیری جاے جلا دیکر ختم کرتی ہے اعضائے نفس و صدر سینہ کو نرم کرتی ہے اور خشونت سینہ کی دور کر دیتی ہے اعضائے غذا معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے سوائے اس معدہ کے جسمیں صفرا پیدا ہوتا ہے کہ ایسے معدہ کو مضر ہے اسلیے کہ مستحیل بصفرا ہو جاتی ہے شکر تفتیح سدوں کی بھی کرتی ہے کسیقدر پیاس بجھا کرنیکی بھی اسمیں قوت ہے مگر نہ اتنی جتنی شہد میں ہے خصوصاً پرانی شکر میں پرانی شکر ایسا خون پیدا کرتی ہے جسمیں ورد لینے تر چھٹ زیادہ ہوتی ہے اور معدہ کے بلغم کی جلا کرتی ہے گنے وغیرہ میں قے کرنے پر مدد دینے کی بھی قوت ہے اعضائے نفض دست لاتی ہے خصوصاً وہ اوکھ جسکی گرہ کے مقام پر مثل نمک کے کوئی چیز جم گئی ہے اور اسکی شکر فرودست آور ہے شکر سلیمانی اور سرخ شکر میں نیشکر کی قوت ہے اور کبھی نفخ بھی کرتی ہے اور نفخ میں سکون پیدا کرتی ہے اور روغن بادام کے ہمراہ قولنج کو نفع کرتی ہے

سکر العشر۔ ماہیت اسکی یہ ہے کہ عشر ایک درخت ہے پتیوں پر شبنم کے مثل کی کنکریوں کے اور اس میں شیرینی کے ہمراہ کسیقدر بکٹھاپن و تلخی بھی ہے اور لفظ اسکی پانی اور سپید ہوتی ہے اور ایک قسم حجازی اول بسیاہی ہوتی ہے۔

خواص جلا لانیوالی ہے ہمراہ کسی قدر بکٹھاپن کے جو اسمیں ہے اعضائے چشم بصارت کو تیز کر دیتی ہے اعضائے نفس پھیپھڑے کو مفید ہے اعضائے غذا اُنکی

کے دودھ کے ہمراہ استسقا کو نفع کرتی ہے اور یہ شکر مثل گیا تسام شکر کے پیاس نہین پیدا کرتی ہے اسواسطے کہ شیرینی اسمین کم ہے اور معدہ اور جگر کیواسطے بہت اچھی چیز ہے۔ **اعضاے نفض** گردہ اور مثانہ کو فایدہ کرتی ہے

سمن بفتح سین و سکون میم و نون جسکو ہندی مین گھی کہتے ہین یہ گھی وہی فعل کرتا ہے جو مسکہ کرتا ہے نفع دینے مین اور ڈھیلا کرنے مین اعضا کے اور تلیین کے مسکہ سے زیادہ گھی مین قوت ہے ناظر کتاب ہذا کو چاہیے کہ جو کچھ زبدہ کے لغت حرف زاے معجمہ مین ہم لکھ چکے ہین اسکو پڑھکر جو کچھ اب ہم لکھتے ہیں اسپر بڑھاے **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم تر ہے **خواص** نضج ہے محلل ہے اور یہ دونون فعل ایسے ابدانمین کرتا ہے جو سختی اور نرمی مین متوسط ہین اور نرم ابدانمین اور سخت ابدانمین یہ فعل اسکا نہین ہوتا **اورام و بثور** ملادہ مین ورم کے نضج پیدا کر دیتا ہے خصوصا ان اورام مین جو کانون کے قریب ہون اور بچون بالتخصیص لڑکے اور عورتون کے اورام مین اور ایسا نضج سخت بدن کے اورام مین نہین کر سکتا **اعضاے سر** جو اورام رگ شش نرم ابدان مین ہون انمین نضج پیدا کرتا ہے **اعضاے صدر** سینہ کو نرم کر دیتا ہے اور جو فضول سینہ مین ہون انکو پکا دیتا ہے خصوصا شہد اور شکر اور بادام تلخ ملا کر **اعضاے نفض** یا دام ملا کر کبھی طبیعت کو بستہ کر دیتا ہے بسبب اپنی قبض کے جو گھی مین ہے اور کبھی سست لاتا ہے **سموم** جتنے زہر کھانے مین آتے ہین گھی تریاق ہے

سنبل بضم سین و سکون نون و ضم باے موحدہ **ماہیت** سنبل کی دو قسمین ہین ایک سنبل الطیب جسکو بالچھڑ کہتے ہین اور سنبل العصافیر یعنی اور سنبل رومی بھی اسی کو کہتے ہین اور سنبل رومی و سنبل اقلیطی سنبل ہندی اور سوری سے زیادہ ضعیف ہے جملہ خصال مین سواے خاصیت ادرار کے اور سنبل اقلیطی کی قوت قریب سنبل سوری کے ہے اور درخت اسکا چھوٹا ہوتا ہے جسکو مع جڑ کے مٹی کے ساتھ اکھاڑ لیتے ہین اور پھر مٹی سے اس لکڑی کو نکال لیتے ہین کبھی ایک اور نبات سے اسمین میل بھی کر دیتے ہین جو اسی کے مطابق ہوتی ہے اور فرق دونون مین یہ ہے کہ یہ نبات جسکا میل کیا جاتا ہے اسکی بو ناگوار ہوتی ہے ناردین کی ایک قسم پیدا ہوتی ہے جسکی پتی مثل سم کے ہوتی ہے اور اسیطرح شاخین اسکی مگر شاخین زرد رنگ کی ہوتی ہین جنمین کانٹے نہین ہوتے اور بہت سی جڑین ہوتی ہین جو شمار مین زیادہ ہوتی ہین نہ اسمین ساق ہوتی ہے نہ پھل نہ پھول **خفیتار** دیسقوریدوس کہتا ہے کہ بہتر قسم سنبل الطیب کی وہی ہے جسمین بال بہت ہون اور زردی مائل ہے جو سنبل کہ گر موتھہ کے ہے اور چھوٹی سنبل کی قسم زبان کو کاٹتی یا چھیلتی ہے اور یہ بھی

قسم ہے جسکو سوری کہتے ہین اور سنبل ہندی کمزور اور طولانی ہوتی ہے اور اسکی خوشہ اسمین زیادہ ہوتے ہین اور ہیچ اسکے پیٹھے ہوے اور بو اسکی کسیقدر ناگوار ملنے کو جلدی ملجاتی ہے اور تمام ریشے یا اون اسکی ملنے سے پاشان ہو جاتی ہے ایک غبار سیاہ اس سے جھڑتا ہے جو مقدار مین زیادہ ہوتا ہے اور مسل سین کیطرح پر کیا جاتا ہے کہ پہلے اسکو گرم پانی مین بھگو کر جوشی دیتے ہین پھر اثمد یعنی سنگ سرمہ ملا کر بازارون مین فروخت کرتے ہین اسکے مصنوعی ہونے پر اسکی سپیدی اور روکھاپن اور اسکا ضعف قوت ورقہ اور بو کم ہونا دلالت کرتا ہے سنبل بلاد جو ہندی ہو بہتر ہے مریخ سنبل ہے اور سنبل ناردین کی بہتر قسم وہی ہے جو تازہ اور پاکیزہ ہو اور جڑون کی اسمین کثرت ہو اور ریشہ اسکے بھرے ہوے ہون اور ملنے سے ژولیدہ نہو جاے جس سنبل الطیب کی شاخ مائل سپیدی ہو خصوصا اگر شاخ کے بیچ مین سپیدی ہو وہ کسی کام کی نہین ہے علی الخصوص اسکی بو خراب ایسی کی سی سڑی ہوئی بو اسمین آتی ہو **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **خواص** مفتح ہے محلل ہے اور سنبل ہندی مین قبض کی زیادتی ہے اور حرارت کم ہے لیکن خفیف سی حرارت ہے پہلے جب بھگو دی جاتی ہے اور جو اثر اسمین پانی کا چھوٹتا ہے اسکا مزہ پھیکا ہوتا ہے بعد اسکے اسمین گرمی اور تیزی مرچ کی سی پیدا ہوتی ہے ایک قسم سنبل الطیب کی ایسی ہے کہ اسکا سفوف اگر چھڑکا جاے پسینے کے زیادہ آنیکو روکتا ہے کوئی جو سنبل الطیب کی جڑ کے پاس نکلتی ہے یا مقعد ہو تو نکلنے کے واسطے کافی آمد ہے اور خوشبو بھی ہوتی ہے **اورام** کی تحلیل کرتی ہے **اعضاے سر** نوازل کو منع کرتی ہے اور دماغ کی مقوی ہے **اعضاے چشم** پپوٹون کی بالخورہ پلکون کو جاتی ہے جسوقت سرمون کے ادویہ مین داخل کیجاے یا اسکو پیسکر پلکون پر سلائی کو پھیرین جسمین نمی ہو اور سنبل الطیب بھی ہو سنبل ناردین میرے گمان مین اس اثر مین زیادہ قوت رکھتی ہے **اعضاے نفس و صدر** جملہ اقسام سنبل الطیب کے خفقان کو فایدہ کرتے ہین اور سینہ اور پھیپھڑے کا تنقیہ کرتے ہین اور اون اعضا کی طرف ریزش مواد کو روکتے ہین **اعضاے غذا** اسکے ہاے جگر اور معدہ کی تفتیح کرتی ہے اور معدہ کو قوی کرتی ہے اور ہر ایک قسم سنبل الطیب کی یرقان کو فایدہ کرتی ہے اور مواد کی ریزش کو بطرف معدہ کے روکتی ہے اور معدہ کی لذع مین سکون پیدا کرتی ہے جسوقت کوئی قسم سنبل کی ہمراہ شراب کے پی جاے طحال کو نفع کرتی ہے **اعضاے نفض** ہر ایک قسم سنبل کی ادرار کرتی ہے اور سنبل اقلیطی سب مین زیادہ قوی ہے اسلیے کہ اسمین

سخونت زیادہ ہو اور قبض کمتر ہو سنبل الطیب کے جوشاندہ سے ورم رحم کو فائدہ ہوتا ہو اگر اسکے جوشاندہ مین آبزن کیا جاے اور گردہ کے اقسام درد کو بھی فائدہ کرتی ہو اور امعائی طرف سیلان مواد کو روکتی ہو اور اسمین ایک نئی خاصیت ہے کہ اگر رحم سے خون بافراط جاری ہو اسکو بند کردیتی ہو

سلیخہ بفتح سین وکسر لام وسکون یاے تحتانیہ وفتح خاے معجمہ آخرمین ہاے ہوز ہو جسکو ہندی مین تج کہتے ہین **ماہیت** اسکی چند قسمین ہین ایک قسم اسکی سرخ رنگ خوشنما لیقہ خوشبو ہوتی ہو۔ ایک قسم اسکی اسکا مزہ مشابہ بسداب کے مزہ کے ہوتا ہو۔ ایک قسم سیاہ ہو بنفشئی رنگ جسکی بو گلاب کی سی ہوتی ہو ایک قسم سیاہ ایسی ہو جسکی بو ناگوار اور چھلکے پتلے اور پھٹے ہوے ایک قسم اسکی سپیدی مائل جسکی بو گندنا کے سی ہوتی ہو۔ اور ایک قسم اسکی جسکی تہی لپٹی ہوئی مثل نے کے ہوتی ہو جسکا سوراخ باریک ہوتا ہو اور اسمین ایک چیز مشابہ سلیخہ کے پائی جاتی ہو جو شکل بدل کر دارچینی ہوجاتی ہو بعض طبیبون نے ذکر کیا ہو کہ دارچینی کے درخت پر سلیخہ اسی صفت کی پائی جاتی ہو اور کبھی سلیخہ دارچینی کے قریب ہوتی ہو۔ سلیخہ اپنی قوت مین دارچینی ضعیف سے مشابہ ہے اور بہتر اسکی وہ قسم ہو جو دارچینی کے ملحق کیجاتی ہو **اختیار** بہتر قسم اسکی وہی ہو جو سرخ رنگ ور صاف اور چکنی ہو لانبی لکڑی کی اور سوراخ دار لکڑی مثل نے کے جو ہو اسکا سوراخ چھوٹا ہو اور بھٹی ہوئی اور تلخی لئے ہوئی لکڑی کہ پھیکی نہ ہو بو اسکی پاکیزہ ہو زبان پر لذع پیدا کرے اور زبان کو سمیٹے سیاہ قسم اسکی خراب ہوتی ہو اور دوا مین بکار آمد ہو اسکے ریشہ اور داڑھی ہو اور اسکے بنے ہوے پارچے مین کچھ منفعت نہین ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** ریاح غلیظ کی تحلیل کرتی ہو اور اسمین تھوڑا سا قبض ہمراہ تیزی کے ہو جو زیادہ ہو۔ اور لطافت بھی اسمین زیادہ ہو اور تقطیع اس مین بوجہ اوس تیزی کے ہے اور اپنے قبض کے سبب سے ادویہ کی قوت نافذہ پر معین ہوتی ہے اور اپنی تحلیل کی قوت سے ادویہ مسہلہ کی اعانت کرتی ہو پھر چونکہ اسمین تحلیل و قبض اور لطافت موجود ہو لہذا **اعضاے** بدن کی تقویت کرتی ہو اور **ام و بثور** احشاے اندرونی کے اور اورام گرم اور سرد کی تحلیل کرتی ہو **جراح و قروح** شہد ملاکر بثور بسینہ پر طلا کیجاتی ہو **اعضاے چشم** آنکھ کی دواؤن مین پڑتی ہو اس سبب سے کہ اسمین قبض کے ہمراہ تحلیل کی بھی قوت ہو **اعضاے صدر** سینہ کو نفع کرتی ہے

اعضاے غذا شربت اسکا جگر کو مفید ہو اور جس شربت مین تج پڑتی ہے معدہ کو فایدہ کرتا ہو **اعضاے نفض** بول و حیض کا ادرار کرتی ہے خصوصًا وہ احتباس بول و حیض جو بسبب اخلاط غلیظ کے پیدا ہوا ہو گردہ اور مثانہ کے درد کو فایدہ کرتا ہو۔ اگر اسکے جوشاندہ مین آبزن کرین رحم کی پھسلن کو فایدہ کرتی ہو اور اسیطرح دخان اسکا اور شربت اسکا اور جس شربت مین تج داخل کی جاے دشواری بول کیواسطے مفید ہوجاتا ہو بعض طبیبون کو گمان ہوا ہو کہ سلیخہ اسقاط حمل کردیتی ہے۔

سموم سانپ کی سمیت دور کرنیکے واسطے پلائی جاتی ہے۔

سویق بفتح سین مہملہ و کسر واو و سکون یاے تحتانی آخرمین قاف ہو اسکو ہندی مین ستو کہتے ہین **ماہیت** گیہون اور جو کے مقام پر بیان کی گئی ہو **اعضاے سینہ** کو نفع کرتا ہے

سمسم بفتح سین و سکون میم و کسر سین مہملہ دوم آخرمین میم ہو فارسی مین کنجد اور ہندی مین تل کہتے ہین **ماہیت** جتنے دانون مین تیل نکلتا ہو سب سے زیادہ اسمین نکلتا ہو اور اسی سبب سے تل بہت جلد بسہولت بگڑ جاتا ہو اور بدمزہ ہوجاتا ہو۔ اور بعضون نے کہا ہو کہ اسکے تیل مین کچھ نفع نہین ہے اسکے کہ اصحاب سودا کے بدنین گرمی پیدا کرتا ہو اور انکے بدن کی ترطیب کردیتا ہو زسمون بھی ایک قسم تل کی ہو جسکا مزہ خراب ہوتا ہو **اختیار** جرم کنجد کا اسکے روغن سے زیادہ تر قوی ہو **طبیعت** اوسط درجہ اول مین گرم ہو اور آخر اول مین تر ہو **خواص** مغری ہو ملین ہو سخونت باعتدال پیدا کرتا ہو اسیطرح روغن اسکا اور جوشاندہ اسکے جرم کا تل ہو قوت ارخا بھی ہو بیٹھے بدن کو ڈھیلا کردیتا ہو اور روغن مین اسکے غلظ بھی ہو کنجد بریان مین ضرر کم ہو **زینت** چوٹ کے لگنے کے مقام پر جو نیلا داغ پڑجاتا ہو اور جو خون بستہ ہوجاتا اسکی تحلیل کردیتا ہو بدن کے پھٹ جانیکو مفید ہو اور سوداوی امراض کے بیمارونکے بدنین جو خشونت یعنی کھردراپن پیدا ہوتا ہو اسکو پیسنے سے اور طلا کرنے سے مفید ہو بدنین فربہی لاتا ہو خصوصًا بھوسی نکالے کنجد اور بالون کو دراز کرتا ہو خصوصًا اسکے درخت اور پتیون کا نچوڑا ہوا پانی اور بالون کو نرم کردیتا ہو سر مین جو نہایت سوئی کی سی شکل پیدا ہوجاتی ہین جنکو ابرہ کہتے ہین انکو دور کردیتا ہو روغن کنجد مین جب اسکو جوش دین بالونکے گرنے سے حفاظت کرتا ہو اور انکو سیاہ کردیتا ہو اور سخت کردیتا ہو **اورام و بثور** اورام گرم کی تحلیل کردیتا ہے **جراح و قروح** آگ کا جلے ہوے مقام پر تل کو پیسکر لگاتے ہین روغن کنجد

پینے سے بلغمی کھجلی دور ہوجاتی ہے اور وہ کھجلی جو مادہ خون سے پیدا ہوتی ہے خصوصاً جب نیم سانده ہو گا اور آب مویز کلان کے ہمراہ اسکا استعمال کیا جائے **آلات مفاصل** پٹھوں کے گندہ ہوجانے کے واسطے اسکا ضماد کیا جاتا ہے **اعضائے سر** اگر روغن کنجد میں کسی قدر اثر گل سرخ کا دیا جائے سعوط انتزاقی کو نفع کرتا ہے یعنی اس درد سر کو جو دھوپ کی گرمی سے عارض ہوا ہو عصارہ اسکے درخت کا اریہ کو دور کرتا ہے **اعضائے چشم** آنکھ میں جو تبک پیدا ہو یا ورم آ جائے اسپر لگایا جاتا ہے **اعضائے نفس** ضیق النفس اور ربو کی بھی دوا ہے **اعضائے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے متلی پیدا کرتا ہے اشتہا کو ساقط کرتا ہے اسکے کھانے سے بہت جلد پیٹ بھر جاتا ہے اور آسودگی آجاتی ہے اگر اسکو شہد کے ساتھ کھائیں اسکا ضرر جاتا رہیگا اور دیر میں ہضم ہوگا اور معدہ کو ڈھیلا کردیتا ہے اور احشا کو بھونے ہوئے تل کا ضرر بہت کم ہے اور غذا اسکی روغن دار زیادہ ہوتی ہے اسمین پیاس پیدا کرنیکی بھی قوت ہے اگر چھلکے سمیت تل کو کھائیں ہضم ہوکر بہت جلد معدہ سے اتر جاتا ہے اور مقشر دیر میں اترتا ہے **اعضائے نفض** قولون کو جو ایک آنت کا نام ہے بہت فایدہ کرتا ہے اور خیسانده کنجد کا حیض کے جاری کرنے میں بہت قوی ہے آنا ایکا جنین کو ساقط کردیتا ہے تیل کو بریان کرکے تخم خشخاش و روغن کتان ملالیں تو اسب ... منی اور باہ کو زیادہ کرتا ہے **سموم** حب سانپ کا نام ... ہے اسکے کاٹنے سے فایدہ کرتا ہے۔

سمک بالفتح سین ... میم آخر میں کاف مچھلی کو کہتے ہیں **اختیار** افضل مچھلی کی وہی قسم ہے جسکا قد بہت بڑا ہو اور نہ اسکا گوشت سخت ہو اور نہ بہت ... ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی ہو اور نہ اسمین چکنائی ہو اور مزا اسکا لذیذ ہو اسلیے کہ لذیذ مچھلی مناسب غذا ہے اور جو مچھلی کہ اسمین چکنائی ہو بلکہ زیادہ ہو اور نہ بہت غلیظ ہو اور نہ چرب ہو اور نہ اسمین تیزی مرچ کی ہو وہ بھی اچھی ہے اور وہ بھی مچھلی کہ پانی سے نکلنے کے بعد جلدی نہ سڑ جائے اور گوشت مچھلی کی وہی قسم پسندیدہ ہے جو چھوٹے قد کی ہو اور ڈھیلے گوشت یا نرم گوشت کی وہی مچھلی پسندیدہ ہے جو ایک حد معین تک بڑی ہو سخت گوشت کی مچھلی نمک سود بہتر ہے ... تازہ پکڑ کے کھائی جائے مچھلی کے اقسام میں عمدہ اور بہترین تفصیل ہے کہ شباط نام کی مچھلی سب سے بہتر ہے اسکے بعد ... جری اسمین کچھ خوف نہیں ہے اور شرح اور شیم و ملحوان غلیظ گوشت ہیں اور کنوش اور مار ماہی بہت عمدہ ہے اور روسول کی جودت بہت زیادہ ہے مچھلی کی جودت ... اس راہ سے عمدہ کی تفصیل فی ہے سب سے بہتر وہ مچھلی ہے جو ایسی جگہ پائی جائے جہاں تھم ہوا ہو اسکے بعد ریتلی زمین کی اور پانی کے اقسام میں سے پانی کی مچھلی جو میٹھا ہو اور چشمہ جاری میں سے ہو جسمین کہ ... خس و خاشاک نہو اور نہ اس چشمہ کی زمین کسی گرم چیز کی کان ہو مثل گندھک وغیرہ کے اور نہ وہ پانی گندے نالے کا ہو اور نہ سڑی ہوئی گڑھیا کی مچھلی اور نہ چھوٹی چھوٹی نہریان اور ... ان بڑے بڑے دریاؤن کی بشرطیکہ بڑے دریا سے اسمین پانی نہ آتا ہو اور نہ خود ان چھوٹی ندیون میں چشمے ہون۔ دریائی مچھلی بہت اچھی ہے لطیف پاکیزہ ہے اور اسمین بھی بہت اچھی مچھلی وہ ہے جو سوکھ دریا یا جھنور جہان پانی چکر کھاتا ہے اور کہین نہ پائی جائے جو مچھلی ایسے کھلے ہوئے پانی میں جاگزین ہوتی ہے اور جسمین ہوا کے تھپیڑے زیادہ لگتے ہون بہتر ہے بہ نسبت اس مچھلی کے جو ایسے پانی میں ہے جو بستہ ہو سو دریائی عمدہ ہے گوشت اسکا پاکیزہ ہوتا ہے خصوصاً اگر اس مچھلی کے رہنے کی جگہ دریا میں پتھریلی خواہ ریتلی زمین ہو دریا کے جھنور کی مچھلی کو ریاضت بہت کرنی پڑتی ہے اور جو مچھلی دریائے شور سے چھوٹی چھوٹی ندیون میں آتی ہے جنکا پانی میٹھا ہے اور عرض میں اسکے چڑھتی ہے وہ بھی لطیف ہے اور بہت ریاضت کرنیوالی ہے غذا مچھلی کی اچھی و بری کرنیوالی اسکی تفصیل یہ ہے کہ جو مچھلی گھاس اور اچھی نباتات کی جڑیں کھاتی ہو بہتر ہے ایسی مچھلی کہ جسکی غذا وہ گندہ چیزیں ہون جو شہروں میں نہروں کی راہ سے دریا میں پہونچتی ہیں خواہ اسی نباتات کی جڑون کو کھاتی ہو جو دراصل خراب نہ ہو گو اگرچہ وہ علامات کی راہ سے یہ مچھلی نہایت پاکیزہ ہو مگر خراب غذا کی نظر سے ساری لطافت اسکی فنا ہوجائیگی مچھلی کے کھانے میں اور غذا تجویز کرنے میں عمدہ طریقہ یہ ہے کہ مچھلی کا اسفیدباج یعنی شوربا بناکر کھائیں اسکے بعد وہ مچھلی جو چاہی تو ... بھونی جائے لیکن بعضیں بھونی ہوئی مچھلی جو آگ پر بجنسہ بھون لیتے ہیں یہ ایسے بعض لوگونکے لائق ہے جنکے معدے قوی ہیں اور بالخصوص مچھلی میں مصالح گرم بھی ملایا جائے بھونی ہوئی مچھلی میں غذائیت زیادہ ہے اور دیر میں معدہ سے اترتی ہے اور پکائی ہوئی مچھلی اسکے خلاف ہے یعنے غذائیت اسمین کم ہے اور معدہ سے جلد اتر جاتی ہے مچھلی کے پکانے کا عمدہ طریقہ یہی ہے کہ پہلے پانی کو پکائیں جب کھولنے لگے اسمین مچھلی ڈالیں ... شوربا مچھلی اسکے کھانیکی خوبی یہی ہے کہ تازہ کھائی جائے پھر وہ مچھلی جسکے نمک سود کرنے کا زمانہ تھوڑا ہی گذرا ہے بہتر ہے مچھلی کی قسم دوی ہے جو

سرکہ اور مصالے گرم چھڑک چھڑک کر گلی گئی ہو جسطرح کباب پرند بناتے ہین
جو پانی کہ اسمین نمکین مچھلی ابالی جاتی ہو خصوصاً دریائی مچھلی سے ٹنی مین تنقیہ کی قوت
زیادہ ہوتی ہے اور حقنہ ہاے مجففہ مین وہ پانی پڑتا ہو **طبیعت**
ہر ایک مچھلی کی طبیعت سرد تر ہو لیکن بعضی مچھلی بہ نسبت بعض مچھلی کے گرم ہو **خواص**
خاص ہر مچھلی کی جیسے کوسج بینے کوسلوہ جری یعنی کپیا مچھلی اور مارماہی و دلغ
یعنی شور مچھلی گرم خشک ہے اور جسقدر مچھلی پرانی ہو جائے۔ یعنے جسقدر شکار کرکے
بعد دیر مین کھائی جائے گرمی و خشکی بڑھ جاتی ہو نمک سود مچھلی اکثر احوال مین
مری کے مشابہ ہو **خواص** تازی مچھلی بلغم مائی پیدا کرتی ہو اور اعصاب ڈھیلا
کر دیتی ہو سواے اوس معدہ کے جو نہایت گرم ہو اور کسی معدہ کو نہین اوفق آتی
ہو خون جو مچھلی سے پیدا ہوتا ہو مائل برقت ہوتا ہو کھال اس مچھلی کی جسکا نام ستقاس
اطراف بیت المقدس مین مشہور ہے اگر اسکی جلد کی راکھ ہو یا اون کی آنکھ
مین چھڑکی جائے آنکھ کی سپیدی کو دور کر دیگی شور مچھلی چبھی ہوئی نوک کو بدن سے
نکال دیتی ہو خصوصاً جسکا نام جری ہو **قروح** سیماریہ مچھلی کا سر جلا ہوا اگر چھڑکا
جاے قروح مین جو گوشت زائد پیدا ہوا اسکو دور کر دیتا ہو اور قروح کے سڑنے کو
اور انکے مادہ کے پھیلنے کو منع کرتا ہو اور مسون کو اور توت کو اوکھاڑ دیتا ہو
شور مچھلی **قروح** متعفنہ کو نفع کرتی ہو اور انکی آلایش کو دھو ڈالتی ہو خصوصاً اوکیکاٹ
یہ دونون قسمین بھی قروح متعفن کی دوا مین جید ہین **آلات مفاصل** شور
مچھلی کی جوارش سے اگر چند مرتبہ عمل کرین یعنی حقنہ دین کوے کے درد کو فایدہ کریگا
شور مچھلی تازہ کھانے سے اعصاب ڈھیلے ہو جاتے ہین **اعضاے سر** وہ چھوٹی مچھلی
جسکا نام اہل شام اور مصر صیر رکھتے ہین جبلہ کے آبجوش خواہ مری سے علاج
خبیث کا مریض کلی کرے نفع کریگا۔ رعادہ نامی مچھلی جبتک زندہ ہو جب وہ صاحب مرگی
کے سر کے قریب لائی جائے جو مرگی کے دورے مین پڑا ہوا وسیوقت اسکو اپنے
سر مین درد محسوس ہوگا **اعضاے چشم** سمنا ذن نامی مچھلی سے ان پلکون کے
پٹے ہوے بال کھولے جاتے ہین جن مین کھجلی ہو پس نفع کرتا ہو اور جلائی ہوئی
کھال بھی اسکی آنکھون کی دوا مین پڑتی ہے اور اگر اسکا سرمہ لگایا جاے تک
ملاکر ناخونہ کو دور کرتا ہو طرفلا مچھلی کا کھانا آنکھو نین غشاوہ پیدا کرتا ہو یعنی
آنکھو نین جھلی پڑجاتی ہو بلکہ تمام مچھلیون کا یہی خاصہ ہے **اعضاے نفس**
جری نامی مچھلی تازہ قصبہ ریہ کو پاک کر دیتی ہو اور آواز کو صاف کرتی ہو اور اسی
طرح نمک سود مچھلی نمک سود مچھلیون کے سر کھاے ہو کوے کے ورم کو نفع

مین۔ سر زشیم ماہی احشاے اندرونی مین ڈالا جاتا ہو پس نفث الدم کو روکتا ہو
اعضاے نفض جو صد سمنا نون کا شکم کو نرم کرتا ہو اگرچہ خود دشواری سے ہضم ہوتا ہے
گوشت جری نامی مچھلی کا ملین شکم ہو اسیطرح ہر ایک بکی کا شوربا ملین شکم ہو نمک سود مچھلیونکا شوربا خرخرک
جیسے شقاق مقعد کیواسطے جید ہو کوسج نامی مچھلی خصوصاً او دینیک اور مارماہی و جری وغیرہ مین یہ
صفت زیادہ کرتی ہین اور جو تازہ مچھلی گرم گرم کھائی جائے وہ بھی سموم نمکین
مچھلی کا سر جلایا ہوا دیوانے کتے کے کاٹنے پر لگایا جاتا ہو او بچھو کے کاٹنے پر اسیطرح
ہر ایک مچھلی اور اسکا شوربا جملہ اقسام سموم کو جو کھانے پینے مین آئے ہون
فایدہ کرتا ہو جس مچھلی کا نام اہو طاو شیخ البحر اگر اسکا شوربا پلایا جائے اور چند
مرتبہ علی الاتصال اس مقام پر ڈالا جائے جہان پر اس نیچے کا کاٹا ہو جسکا
نام معقوزہ فایدہ کریگا اور دیوانے کتے کے کاٹنے کو بھی مفید ہے۔
سقیبہ و لبون بفتح سین مہملہ و کسر قاف و سکون یاے تحتانی قلبی نامی دوا ہے
اورام و ثبور سداب کے ہمراہ ضماد پر لگائی جاتی ہے **جراح و قروح** سداب
کے ہمراہ یو سیر پر لگائی جاتی ہو **اعضاے سر** سبات کے مریض کو اسکی
دھونی دیجاتی ہو اور زیت ملا کر قرانیطس و لیثرغوس کے جاہلے سر پر ملی
جاتی ہو اور اسکی ترشی کا رانگ جس کان سے پیپ آتی ہو اسمین ٹپکایا جاتا ہے
درد سر کیواسطے بھی یہ نہایت مفید ہو **اعضاے نفس** عسر نفس اور ربو کو مفید ہے
اعضاے غذا اجزا اسکی جگر کے دردون کو مفید ہو اور یرقان کو نفع کرتی ہے
اعضاے نفض مسہل بلغم ہے اور اختناق رحم کو فایدہ کرتا ہے۔
سفرجل بفتح سین مہملہ بہی کو کہتے ہین **ماہیت** اگر بہی کی شاخ نکی رکھوا
اسکی پتیون کی راکھ دھو ڈالی جائے آخر مین شل تیار کے بھجا ملگی اور بہی بہت
اپنے ذائقہ پر باقی رہتا ہو خراب نہین ہوتا ہو اسلیے کا سبب قبض کہتے ہین
کھلا ہوا ہے اور سبب کا رنج ترش ہو جاتا ہو اس سبب سے کہ اسمین رطوبت
مائی ہے جو بدبو پیدا کرتی ہو **اختیار** بریان کی ہوئی بہی بہت ساتھ بہی
ہو اور نفع بھی اسکا زیادہ ہوتا ہو اور بریان کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بہی مین گڑھا
کر کے بیج نکال ڈالیں اور شہد اسکے اندر بھر دین پھر اس پر گل حکمت کر کے
خاکستر گرم مین رکھدین **طبیعت** آخر اول مین سرد ہو اور اول دوم مین
خشک ہے **خواص** قابض ہے مقوی ہے اور بعض اسکا قابض ہو اسیطرح روغن
اسکا اور میٹھی بہی مین قبض کمتر ہو بہیدانہ ملین بلا قبض ہو اور سیلان فضول
کو بطرف احشا کے منع کرتا ہو زینت اپسینہ کی آمد کو بند کرتی ہو اور روغن

سردی سے جو بدن پھٹ گیا ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اور ورم و بثور۔ روغن اسکا نملہ کو فایدہ کرتا ہے جراح و قروح روغن اسکا قروح حرب نیز ایک خاص قسم قروح کو فایدہ کرتا ہے آلات مفاصل زیادہ کھانا جی کا پٹھوں مین درد پیدا کرتا ہے اعضاے چشم تھوڑی ہوئی بہی آنکھ کے ورم گرم پر رکھی جاتی ہے اعضاے نفس عصارہ اسکا انتصاب النفس اور ربو کو فایدہ کرتا ہے اور نفث الدم کو روکتا ہے اور بہیدانہ خشونت حلق کو فایدہ کرتا ہے اور قصبۂ ریہ کو نرم کرتا ہے اور بہیدانہ قصبۂ ریہ کی یبوست کو مبدل برطوبت کردیتا ہے اعضاے غذائی کو اور خمار کو نفع کرتا ہے اور پیاس مین تسکین پیدا کرتا ہے اور جو معدہ کہ فضول کی قابلیت اسمین زیادہ ہو اسکو شربت بہی اور اسکا خیسانده اور حریرہ قوی کردیتا ہے۔ شراب پینے کے بعد بہی کھانیسے خمار نہیں چڑھنے پاتا ہے بہی کا شربت واسطے قوی کرنے اس اشتہا کے جو بالکل ساقط ہو گئی ہو تیار کیا جاتا ہے اور میبہ جو بہی کے پانی کو شراب انگوری ملا کر تیار کرتے ہین معدہ کو تقویت دیتی ہے اور تے متلی کو منع کرتی ہے اعضاے نفض ادرار کرتا ہے اور جو کہ پکا کھاتا ہے کہ قوت اور رس مین بالعرض کہتا ہے اسکے قبض کے ہے شہد مین جوش کی ہوئی بہی ادرار شدید کرتی ہے لیکن یہ بہی ہی کبھی سست لاتی ہے اور قبض نہیں کرتی اور قبض اور مروڑ پیدا کرتی ہے اور ذوسنطاریا کو نفع کرتی اور نزف الدم کو بند کردیتی ہے حرقت بول کو فایدہ کرتی ہے جسوقت اسکا عصارہ یا اسکا روغن ناکرہ مین ٹپکایا جاے۔ روغن اسکا گردہ اور مثانہ کو فایدہ کرتا ہے جب کھانے کے بعد کھایا جاے دست لاتا ہے تا اینکہ اگر زیادہ بہی کھا لیجے اور کھایکین غذاے تمام کو قبل ہضم ہونیکے نکال دیتا ہے اسکے جوشاندہ کا حقنہ و نطول رحم کے نیچے ہو جانیکے واسطے کیا جاتا ہے

سفندا سفند حرمل سپید کو کہتے ہین **طبیعت** اسکی تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** تیز ہے **سموم** جملہ سموم کو نفع کرتی ہے۔

سمور یلون یہ کرفس صحرائی اور کرفس جبلی ہے اسکا بیان ہو چکا ہے

حرف العین

ہو دوائین حرف عین سے شروع ہین انکا بیان۔

عرعر بفتح ہر دو عین مہملہ و سکون راے مہملہ اول **ماہیت** یہ سرو کوہی ہے ایک قسم اسکی چھوٹی ہوتی ہے اور ایک بڑی **طبیعت** مائل بحرارت و یبوست ہے اور تیج اسکا پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **خواص** منضج ملطف ہے سطح کو پھیلا دیتی ہے اسکے پھل مین باانہمہ اوصاف قبض بھی ہے اور دیگر اجزاے درخت مین اسکے قبض نہین ہے **آلات مفاصل** اعضال کے سرے کی ٹوٹ جانیکی اچھی دوا ہے **اعضاے نفس** سینہ کے درد کے واسطے اچھی دوا ہے اور کھانسی کی بھی **اعضاے غذا** معدہ کو پاک کرتی ہے اور سدون کی تفتیح کرتی ہے معدہ کیواسطے اور معدہ کی تفتیح کیواسطے جید ہے **اعضاے نفض** بول اور حیض کا ادرار کرتی ہے اختناق رحم اور رحم کے اقسام درد کیواسطے بہت مفید ہے **سموم** ہوام کے ڈنک رنے کو مفید ہوتی ہے اور دھونی اسکی کسی جز کی کیون نہو۔ اور اسکے درخت کے کسی جز کی دھونی ہوام کو بھگا دیتی ہے

عصا الراعی بفتح عین و صاد مہملہ جسکو ہندی مین لال ساگ کہتے ہین اور بعضی بھی اسکا نام ہے **ماہیت** بطباطی ہی ہے نر اور مادہ دونوں قسم کا ہوتا ہے اور نر کی قوت زیادہ ہے **خواص** اسمین قبض ہے لیکن جزو مائی اسمین زیادہ اور چونکہ یہ نزلون کے ہٹانے اور روع کرنے مین زیادہ قوی ہے لہذا عام خیال مین بھی آتا ہے کہ مجفف ہے اور اسی تجفیف کیوجہ سے نزف کو منع کرتا ہے اور ورم فلغمونی اور حمرہ اور نملہ پر بطور ضماد کے لگایا جاتا ہے لال ساگ ورم قروح اور ورم رحم کو زیادہ فایدہ کرتا ہے **جراح و قروح** تازہ زخمونکا اندمال کردیتا ہے **اعضاے سر** عصارہ اسکا کان کے کیڑونکو قتل کرتا ہے اور قروح گوش کو خشک کردیتا ہے **اعضاے نفس** پانی اسکا نفث الدم کو فایدہ کرتا ہے **اعضاے غذا** التہاب معدہ پر سرد کرکے لگایا جاتا ہے **اعضاے نفض** خون کی آمد جو رحم سے ہو اسکو روکتا ہے اور قروح امعا کو اچھا کردیتا ہے اور دیسقوریدوس کہتا ہے کہ لال ساگ بار بار بول کرتا ہے اور جسکا پیشاب رک رک کر آتا ہو اسکو فایدہ کرتا ہے

عبیران خواص اسکے یہ ہین کہ محلل ہے **اعضاے سر** سرد بیماریون کو جو دماغ مین ہون نفع کرتا ہے اور برودت سے جو زکام ہو اسکو فایدہ کرتا ہے **اعضاے چشم** پانی اسکا بصارت کو تیز کرتا ہے۔

علک چکتی ہوئی رطوبت منجمد گوند وغیرہ کو کہتے ہین **ماہیت** اسکا بیان منجملہ علک الانباط اور راتینج مین کیا ہے اور اسکے علاوہ اور مقامونمین بھی اسکا بیان کیا جاتا ہے جیسا موقع اور مناسب ہو **طبیعت** علک الانباط گرم ہے اسکے بعد علک السرو اسکے بعد راتینج **خواص** محلل ہے اور راتینج اور علک البطم مین تحلیل کی قوت علک الانباط سے زیادہ نہین ہے اگرچہ یہ دونون علک الانباط سے زیادہ گرم ہین

عوطیشا جسکو اور یو بھی کہتے ہین **ماہیت** جڑ اسکی مستعمل ہے اور اسی کو پنجہ مریم کہتے ہین اور اسکا بیان کچھ ہم کرچکے ہین دیسقوریدوس کہتا ہے کہ اسکی

بوٹیان بھی ہوتی ہین جیسے چنے کے بوٹے کی پتی اسکی کرنب کی پتی سے مشابہ ہو
جڑ اسکی سیاہ ہوتی ہے مثل بیخ نفنت کے اور بعضے نے اسکی پتی نہین ہے کاش
زمانہ مین ہم شناخت کرسکین اسلیے کہ جو عرطنیثا ہمارے زمانہ مین مشہور ہے وہ
چند کانٹے گتھے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین کہ جسکی جڑ سپید ہوتی ہے اور ریشمینہ کو اس سے
دھوتے ہین اور اب جو خواص ہم بیان کرینگے وہ اسمین ہوتے ہین کچھ بعید نہین ہے
کہ یہ غلطی اس مترجم سے واقع ہوئی ہو جسنے یونانی زبان سے عربی زبان مین ترجمہ کیا ہو
خواص مقطع ہے محلل ہے **آلات مفاصل** دونون کو نیز کے درد کی بہت اچھی
دوا ہے **اعضاے سر** پیاس بہت پیدا کرتی ہے خشم کی بیماری جس مین خوشبو بدبو
کا امتیاز نہین ہوتا ہے اسکے سدے کو کھول دیتی ہے اور مصفاۃ نامی ناک کی ہڈی
کے سدون کو **اعضاے غذا** ہچکی کو ٹال دیتی ہے **اعضاے نفض** جنین ہے تو حمل کو
گرا دیتی ہے **سموم** جوشاندہ اسکا دنبل بیٹنے کے زخم پر لگایا جاتا ہے اور پلایا بھی جاتا ہے
ابدال اسکا بدل ہچکی کے گرانے مین اور زہر کی منفعت مین بھوزن اسکے زرآوند طویل
اور حب الترج اور فوذنج ہے۔

عصفر جسکو ہندی مین کسم کہتے ہین **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے
درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** اسمین تھوڑی مستعمل ہے اور انضاج کے ہے
زینت کلف و رمبق کو صاف کردیتا ہے **جراح و قروح** سرکہ ملا کر دیر لگایا
جاتا ہے **اعضاے سر** عصفر صحرائی کا شہد ملا کر جب اسطرح بنایا جاتا ہے کہ گونکے قلاع کو نفع کرے

عنصل بضم عین و سکون نون اسکو اسقیل بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ وہی
بصل الفار ہے پتی اسکی برگ سوسن کے مشابہ ہوتی ہے پھول اسکا سیاہی مائل ہے
طبیعت دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** مقطع ہے اور اسمین
لزوجت ہے **زینت** جلایا ہوا عنصل شہد ملا کر بالخورہ اور داء الحیہ پر لگایا
جاتا ہے **اعضاے سر** سرکہ اسکا حلق مین خشونت پیدا کرتا ہے اور حلق کے
گوشت کو سخت کردیتا ہے عنصل کو کسواسطے بھی اچھی چیز ہے اور جو کھانسی ورم سے مین
پیدا ہوتا ہے اور پرانی کھانسی کو بھی بہت فایدہ کرتا ہے۔

عاقرقرحا بفتح عین والف اور دونون قاف مکسور ہین **ماہیت** اکثر
جو چیز اس نبات کی مستعمل ہوتی ہے وہ جڑ اسکی ہوتی ہے **اختیار** اچھا وہ ہے
جو تیز ہو اور زبان مین سوزش پیدا کرتی ہو اور حجم اسکا نصف انگشت کے
قریب ہو **طبیعت** بعض نے دعوی کیا ہے جسکے قول پر کچھ اعتماد نہین ہے انھون نے کہا ہے کہ
عاقرقرحا سرد اور لطیف ہے اور در اصل یہ بات ہے کہ یہ تیسرے درجہ مین گرم
خشک ہے **افعال و خواص** چبانے سے بلغم کو جذب کرتا ہے اور قوت اسمین
احراق کی ہے پسینہ کو جاری کردیتا ہے جسوقت زیت ملا کر اسکو بدن پر ملین
آلات مفاصل عاقرقرحا کی مالش بدن پر اور اسکے جوشاندہ کی اور
اسکے روغن کی اعصاب کے استرخاے کہنہ اور خدر کو نفع کرتی ہے اور کزاز
کی پیدایش کو جسکے بدن مین پیدا ہوتی ہو منع کرتی ہے **اعضاے سر** ناک کی
ہڈی جسکا مصفاۃ نام ہے اسمین جو سدے پڑتے ہین اور خشم کی بیماری جو ناک
مین ہوتی ہے اور خوشبو اور بدبو کا امتیاز نہین رہتا اسکے سدون کی بشدت
تفتیح کرتا ہے خصوصا اگر یہ سدہ بسبب برودت کے پڑے ہون ہر کا
ہلتے ہوے دانتون کو مضبوط کردیتا ہے اگر اسطرح پر بنایا جاے کہ عاقرقرحا
کو سرکہ مین جوش دین اور سرکہ کو تھوڑی دیر تک منہ مین بھرے رہین **حمیات**
اگر عاقرقرحا کو پیسکر زیت ملا کر قبل نوبت بیٹنے باری سے پہلے بدن پر ملین
لرزہ کو روک دیتا ہے تپ کے ساتھ لرزہ ہو یا خالی تپ سے ہو

عنب الثعلب جسکو ہندی مین مکو کہتے ہین **اختیار** مکو کی وہی قسم قابل
استعمال کے ہے جسکی پتی سبز ہو اور پھل اسکا زرد ہو مکو پانچ طرح کی ہوتی ہے
طبیعت پہلے درجہ مین سرد ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے اور جو قسم مکو کی
مخدر ہے جسکو جنگلی مکو کہتے ہین وہ دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص**
بستانی مکو کا بیج قبض پیدا کرتا ہے اور ایکقسم اسکی مخدر ہے کہ نیند پیدا کرتی ہے اور
انجے او فعال مین افیون کے مشابہ ہے مگر افیون سے اسکا فعل ضعیف ہے اور ایک
قسم اسکی سم قاتل ہے **اورام و بثور** اورام گرم پر ضماد اسکا جید ہے خواہ ظاہری ورم
یا باطنی اور آب عنب الثعلب ولی اورام گرم کیواسطے پیا جاتا ہے اور سپیدہ اور
روغن گل ملا کر حمرہ اور نملہ پر بطور ضماد کے لگایا جاتا ہے مکو کی جڑ کے ریشے تحیف
قوی کرتے ہین **اعضاے سر** مکو جو مخدر ہے اسکے بارہ دانہ سے زیادہ اگر
استعمال کیجائین جنون پیدا کرتے ہین اور اگر اسکے پانی سے غرغرہ کیا جاے زبان
کے ورم کو فایدہ کرتا ہے اور اگر اسکی جڑون کے ریشہ کو شراب ملا کر پی جائین
نیند پیدا ہوگی مکو کو جب خوب باریک کوٹین اور اسکا ضماد کرین درد سر
زائل کردیگی اور کان کے پڑے کے ورم کو اور حجاب دماغ کے ورم کی تحلیل کریگی
مکو کا پانی ٹپکانے سے کان کے درد کو فایدہ ہوتا ہے **اعضاے چشم** ناسور گوشہ چشم
جو سنگا نہ ہوگیا ہو اسکو اچھا کردیتی ہے مکو کی ہر قسم کا رانگ اسکے جو قسم اسکی قسم
اور مخدر ہے اسکا بھی رنگ اگر سلائی پر لگا کر آنکھ مین لگایا جاے قوت باصرہ کو قوی

کرتا ہے **اعضائے نفض** معدہ کو کاٹتا ہے اور ادرار بول کرتا ہے اور گردہ اور مثانہ کو پاک کر دیتا ہے اور جملہ اقسام عود کو اگر بطور جوارش کے استعمال کیے جائیں اسہال اور جریان منی کو بند کر دیتا ہے مگر مناسب ہے ان چیزوں کے جو برودت پیدا کرتی ہے اور احتلام کو منع کرتی ہیں **سموم** ایک قسم عود کی ہے جو علاوہ کالج کے ہے اور بستانی بھی نہیں ہوتا سوائے اس قسم کے جسکو بھنے ہوئے رکھا ہے اگر ڈیڑھ تولہ اسکو کھالیں قتل کر دیگی اور ڈیڑھ تولہ سے کم جنون پیدا کرتی ہے اور جتنے فایدہ عود کے بیان ہو چکے اسمیں کچھ نہیں ہوتا اس فایدہ کے جو شعلہ کو زمین کا ناکرا ہوتا ہو

عنبر بفتح عین مہملہ و سکون نون و فتح باء موحدہ آخر میں راء مہملہ ہے **ماہیت** عنبر کی نسبت جو گمان صحیح کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ دریائے شور کے ایک چشمے سے نکلتا ہے اور نکلنا اسکا بطور طبع کے ہے جیسے رستا ہے اور یہ جو کہتے ہیں کہ عنبر کف دریا ہے یا کسی چوپایہ کا گوبر ہے بعید القیاس ہے **اختیار** بہتر وہی عنبر ہے جسکے رنگ میں سیاہی سپیدی ملی ہو جسکی قوی بو ہو اور سلاھطی ہو اسکے بعد وہ عنبر جو کبود ہو اسکے بعد زرد رنگ کا عنبر اور سیاہ رنگ کا عنبر نہایت خراب ہوتا ہے جسمیں چونا اور موم اور لاذن کی آمیزش کی جاتی ہے اور فایدہ مند بھی عنبر کی ایک قسم ہے خراب جو اکثر اس مچھلی کے پیٹ میں پائی جاتی ہے جو اسکو کھاتی ہے اور مر جاتی ہے **طبیعت** گرم خشک ہے اور شاید گرمی اسکی دوسرے درجہ میں ہے اور خشکی پہلے درجہ میں ہے **خواص** مشایخ کو بسبب تسخین لطیف کے فایدہ کرتی ہے **زینت** عنبر کی ایک قسم وہ ہے جس کے ہاتھ کو لگتے ہیں اور اسمیں صلاحیت اسہالات کی ہے کہ خفقان کا اثر ہو پہنچنے میں وسعت پیدا کرتی ہے **اعضائے** دماغ اور حواس کو فایدہ کرتا ہے **اعضائے صدر** قلب کو نفع کرتا ہے۔

عود جسکو ہندی میں اگر کہتے ہیں **اختیار** اچھی قسم عود کی وہی ہے جو مندلی ہو اور دریائی شہر وقتے ہندوستان کے آتی ہو بنا بر رائے ایک قوم کے بعد اسکے بعد وہ قسم ہے جسکو عود ہندی کہتے ہیں اور وہ پہاڑی ہے اور مندلی پر اسکو فضیلت یہ ہے کہ جوں نہیں پیدا کرتا ہے اور کپڑوں کو بہت خوشبو کر دیتا ہے۔ بعض آدمی ایسے ہیں جو مندلی اور عمدہ قسم عود میں فرق نہیں کرتے عمدہ قسم اگر کی ایک سمندوری بھی ہے جو ہند کی نیچے زمین سے آتا ہے اور اسکے بعد عود قماری ہے اور یہ بھی ہند کی نیچی زمین سے ہے اور ایک قسم اسکی عود صنفی ہے اور وہ ایک قسم سقلاری ہے اور اسکے بعد عود قاقلی اور عود برسی اور قطقلی وہ ہے جسکا نام قسمور رکھا جاتا ہے اور وہ تر ہوتی ہے اور شیریں اور اس سے گھٹ کر عود جلالی اور قطاعی اور عود مانطای ہے اور عود لباطی اور مرنطاق ہے۔ اور مندلی عموماً اچھی ہوتی ہے عود قماری کی بہتر وہی قسم ہے جو سیاہ ہو اور سپیدی سے خالی ہو اور وزنی ہو اور سخت ہو اور پانی اور جسمیں بہت ہو اور گندہ ہو جسمیں سپیدی ہو آگ پر دیر تک ٹھہری رہے ایک قوم عود سیاہ کو عود کبود پر فضیلت دیتے ہیں اور عود سمندوری کی بہتر قسم وہی ہے جو کبود ہو وزنی ہو سخت ہو اور پانی اسمیں بہت ہو اور گندہ ہو آگ پر زیادہ ٹھہرے خلاصہ یہ ہے کہ افضل عود کی وہی قسم ہے جو پانی میں زیادہ ڈوبتی ہے اور جو قسم عود کی پانی کے اوپر تیرتی رہے جسمیں کچھ جان اور روح نہ ہو خراب ہوتی ہے عود کی لکڑی درخت کی جڑ ہے کہ اوکھاڑ کر زمین میں دفن کیجاتی ہے تا کہ لکڑی سڑ کر گر جاتی ہے اور قشر بھی جدا ہو جاتا ہے اور عود خالص باقی رہجاتی ہے **طبیعت** میرے گمان میں دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** لطیف ہے سدوں کی تفتیح کرتی ہے کاسر ریاح ہے رطوبت زائد کو دور کر دیتی ہے اعضائے اندرونی کو تقویت دیتی ہے اور تمام اعضا کو اس بات سے منع کرتی ہے کہ ریزش مواد کی انکی طرف ہو **زینت** عود کو چبانا نکہت کو پاکیزہ کرتا ہے **آلات مفاصل** اعصاب کو قوی کرتی ہے اور انکو چکناہٹ اور لزوجت لطیف کا فایدہ پہونچاتی ہے **اعضائے** سر دماغ کو بہت فایدہ کرتی ہے اور حواس کی تقویت کرتی ہے **اعضائے صدر** مقوی قلب ہے اور قلب کی تفریح بھی کرتی ہے **اعضائے غذا** اگر ڈیڑھ درہم عود تناول کیا جائے بدبو رطوبت معدہ کو دور کرتی ہے اور معدہ اور جگر کو قوی کرتی ہے **اعضائے نفض** اسمیں ایک قوت ہے جس سے طبیعت میں بستگی پیدا ہوتی ہے اور ذوسنطاریا کو نفع کرتی ہے خصوصاً عود کی وہ قسم جسکو سورادی کہتے ہیں۔

عروق الصباغین جسکو ہلدی یا ہلدی کو کہتے ہیں **طبیعت** دوسرے درجہ تک گرم خشک ہے **خواص** اسمیں جلائے قوی ہے **اعضائے** سر اسکا چبانا دانتوں کے درد کو فایدہ کرتا ہے **اعضائے چشم** عصارہ اسکا بصارت کے تیز کرنے میں بہت فایدہ کرتا ہے اور حدقہ چشم کے سامنے جسقدر پانی یا سفیدی ہو اسکو جلا کر دیتا ہے **اعضائے غذا** یرقان سدہ کیوجہ سے عارض ہو اسکو نفع کرتی ہے خصوصاً نیسون اور شراب سپید کے ہمراہ۔

غناب بضم عین معجمہ و فتح نون مشدد آخر میں باء ابجد ہے **اختیار** اچھا غناب وہ ہے جسکے دانے بڑے بڑے ہوں **طبیعت** پہلے درجہ تک سرد ہے اور رطوبت اور یبوست میں معتدل ہے اور تھوڑی سی رطوبت کی طرف مائل ہے **خواص**

خون میں جو گرمی سے حدت آگئی ہو اسکو نفع کرتا ہے اور مجھے گمان ہے کہ یہ اثر اسکا اس سبب سے ہے کہ خون کو گاڑھا کر دیتا ہے اور اسمیں لزوجت پیدا کرتا ہے اور یہ گمان کیا جاتا ہے کہ عناب مصفی خون ہے اور اسکی کثافت کو دھو ڈالتا ہے یہ ایسا گمان ہے کہ میرا میلان خاطر اسکی طرف نہیں ہے عناب میں غذائیت کم ہے اور جتنی ہے وہ بھی دشواری سے ہضم ہوتی ہے۔ عناب کے بارے میں بہت درست وہی قول ہے جو حکیم جالینوس نے کہا ہے کہ میں نے عناب میں کوئی اثر نہیں پایا حفظ صحت کا نہ کسی مرض کے دور کرنیکا ہاں اتنی بات عناب میں ضرور پائی ہے کہ بدشواری ہضم ہوتا ہے اور غذائیت اسمیں کم ہے **اعضائے صدر** سینہ اور پھیپھڑے کو نفع کرتا ہے **اعضائے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے دیر میں ہضم ہوتا ہے **اعضائے نفض** ایک قوم نے نقل کی ہے قیاس چاہتا ہے کہ [illegible] گردہ اور مثانہ کو نفع [illegible]

عفص بفتح عین و فائے ساکن و صاد مہملہ ہے جسکو ہندی میں ماذو کہتے ہیں **اختیار** اچھا ماذو وہی ہے جو خام ہو اور روزنی ہو اور سخت ہو اور جس ماذو کا رنگ [illegible] اور نرم ہو اسمیں قوت کم ہوتی ہے ماذو کو آگ کی چنگاری پر رکھ کر جلاتے ہیں **طبیعت** پہلے درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **خواص** قبض اسکا شدید ہے اور رطوبت کو سیلان سے منع کرتا ہے اور جو ہر ارضی جو [illegible] وہ ماذو ہے **زینت** ماذو کا پانی بالوں کو سیاہ کرتا ہے اور جو پانی ماذو کے [illegible] میں بکار آمد ہے وہ بھی بالوں کو سیاہ کرتا ہے **جراح و قروح** گرم کرکے [illegible] اقسام پر لگایا جاتا ہے [illegible] انکو دور کر دیتا ہے اگر پسا ہوا ماذو گوشت زائد پر چھڑکا جائے اسکو بہا دیتا ہے **اعضائے غذا** جو رطوبات فاسدہ مسوڑھے یا زبان [illegible] ہو ان کی آمد کو منع کرتا ہے قلاع کو نفع کرتا ہے خصوصاً [illegible] اگر اسمیں سرکہ بھی ملایا جائے جسوقت سڑے ہوئے دانتوں پر استعمال کیا جائے نفع کرتا ہے **اعضائے نفض** پسا ہوا ماذو دانت پر چھڑکتے ہیں اور آنت کے قروح کیواسطے اسکو [illegible] استعمال کیواسطے [illegible] اسیطرح فایدہ کرتا ہے [illegible]

علیق بضم عین مہملہ و فتح لام مشدد و سکون یائے تحتانیہ آخر میں قاف ہے **ماہیت** بعضوں نے کہا ہے کہ یہ عوسج ہے اور ایک قسم اسکی علیق الکلب ہے جسکا پھل مثل زیتون کے ہوتا ہے اور اسکے اندر سونف بھرا ہوا ہوتا ہے **اختیار** پھل اسکا جو آفتاب کی گرمی میں خشک کرنیسے جم گیا ہو زیادہ قوی ہے **طبیعت** سرد خشک ہے اور پھل اسکا جو پک گیا ہو اسمیں کسیقدر حرارت ہے **افعال و خواص** قابض ہے مجفف ہے کہ تمام اجزا اسکے خشکی پیدا کرتے ہیں اور پتی اسکی اس اثر میں کم ہے کہ اسمیں کسیقدر مائیت ہوتی ہے **زینت** [illegible] اسکی شاخ کا [illegible] سے پتیوں کے بالوں کو رنگ دیتا ہے اور **اورام و بثور** [illegible] پتی کا [illegible] کو منع کرتا ہے اور حمرہ پر بھی وہ ضماد بہت خوب ہے اور [illegible] سے پیدا ہوئی ہو وہ غلیظ ہوتی ہے پھر اگر پتی اور پھل دونوں خشک کیے جائیں [illegible] قبض کرینگے اسیطرح پھول اسکا علیق کی جڑ میں لطافت ہے اور [illegible] ہے اور اسیواسطے پتھر کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے **جراح و قروح** [illegible] قروح ہوں اون کو فایدہ کرتا ہے اور جراحات کا اندمال کرتا ہے **اعضائے سر** جسوقت اسکی پتیاں چبائی جائیں سوزش مسوڑھوں کو [illegible] کرتا ہے اور قلاع کو زائل کر دیتا ہے اسیطرح پھل اسکا جو پک گیا ہو عصارہ اسکے پھل اور پتی کا منہہ کے درد جو گرم مادہ سے ہوں انکو دور کر دیتا ہے اور پتی اسکی سر کے قروح کو اچھا کر دیتی ہے زیادہ کھانا [illegible] کے پھل [illegible] کرتا ہے **اعضائے چشم** آنکھوں کے چڑھ جانے اور اونچے ہو جانیکو فایدہ کرتا ہے **اعضائے نفس** تمام اجزا اسکے نفث الدم کو فایدہ کرتے ہیں — **اعضائے غذا** اسکی پتی کا ضماد اوس معدہ ضعیف پر کرتے ہیں جو [illegible] مواد کے ہو سیلان اوس معدہ کو قوی کر دیتا ہے **اعضائے نفض** قبض [illegible] ہے اور علیق نکلے جسوقت اوسکے پھل سے وہ صوف اور روغن [illegible] اوسمیں بھری ہوتی ہیں اور اوسکو پانی میں جوش دیں [illegible] پیدا کرتا ہے اور جو سیلان رطوبت کو [illegible] ہو اسکو بند کر دیتا ہے [illegible] جیسے [illegible] مقعد میں [illegible] خون بہا کرتا ہو اسکو [illegible] کے فایدہ کرتا ہے اور خود علیق اور اوسکا پھول قروح امعا کو نفع کرتے ہیں [illegible] کو مفید ہے اور پتھر کو پارہ پارہ کرتا ہے بسبب اوس لطافت کے جو اسمیں ہے **سموم** اوس حیوان کے ڈنک مارنے کو مفید ہے جسکا فرطس نام ہے

عوسج یہ وہی علیق ہے یا اوسکے اندر جو کچھ نکلتا ہے اوسکو عوسج کہتے ہیں **اورام و بثور** تمام اقسام اسکے حمرہ کو بطور ضماد کے نفع کرتے ہیں

عنکبوت بفتح عین و سکون نون آخر میں تائے فوقانی ہے ہندی میں مکڑی کو کہتے ہیں **جراح و قروح** مکڑی کا جالا خون کی آمد کو بند کر دیتا ہے جسوقت زخم پر رکھا جائے مکڑی کو [illegible] اگر [illegible] زخم پر گرائیں تو خونکو بند کر دیتا ہے جسوقت مکڑی کا جالا قروح اور جراحات پر رکھا جائے اونکو سوجنے سے منع کرتا ہے **اعضائے سر** جسوقت سپید مکڑی کا جالا جو غلیظ اور گندہ ہوتا ہے [illegible]

دیا جاے اور کان میں ٹپکایا جاتا کانکے درد کو ٹھہرا دیتا ہے حمیات بعضوں نے کہا ہے کہ مکڑی کا جالا جسوقت بعض پہروں میں طلوع سے پیشانی اور کنپٹیوں پر رکھیں جاڑے غب جو ایکدن ناغہ کرکے آتی ہے دور کردیتا ہے اور ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ سپید جالا مکڑی کا جو گندہ ہوتا ہے جب کسی کھال میں باندھکر بیمار کی گردن میں لٹکا دیں حماے غب کو دور کردیتا ہے مترجم کہ یہ سپید جالا مکڑی کا اکثر پرانے مکان اور دیوار وغیرہ میں ملتا ہے حکماے ہند اسکو حماے غب کیواسطے گرہ میں گولی تیار کر لٹکاتے ہیں اور میرے ایک دوست حکیم سید برکت علیخان جو معالج رئیس جیور کے ہیں انہوں نے اسکا کاجل اسطرح تیار کیا کہ بہت سی کثافت صاف کرکے کپڑے میں لپیٹ کر ایک بتی بنائی اور روغن زرد میں اس بتی کو روشن کرکے کاجل تیار کیا اور انہوں نے بھی تجربہ کیا ہے کہ اس کاجل کو آنکھ میں لگانے سے بیداری [illegible] کا مرض کیسا ہی سخت ہو فوراً مریض کو نیند آجاتی ہے اور حماے غب میں اگر تنقیہ خلط کا بخوبی ہوگیا ہو اور حدت صفرا کی کم کردی گئی ہو اور باقی بھی [illegible] ایک گھنٹہ اس کاجل کو آنکھوں میں لگاوین یقیناً لرزہ بھی نہیں آتا اور تپ بھی نہیں چڑھتی اور بدون تنقیہ اور تعدیل اخلاط کے دس آدمیوں میں چھ آدمی کا لرزہ اور بخار تو ضرور پہلے دنکے استعمال سے جاتا رہتا ہے۔

عدس بفتح عین و دال مہملہ آخر میں سین مہملہ جسکو ہندی میں مسور کہتے ہیں ماہیت مسور کی ایک قسم کھائی جاتی ہے اور وہی مشہور ہے اور ایک قسم سو کی بجاتی ہے وہ مزاج تیز ہے اور یہی مسور تلخ ہوتی ہے اور اسکی گرمی بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور اسمیں پوست دور رکھتا ہے اور تھوڑا سا قبض ہے اور بنا۔ قول [illegible] کی سرخی نہیں ہوتی ہے اور شاخیں اسکی ونجی اور گٹھی گٹھیونکا رنگ مثل سپید کے پتیاں اسکی لانبی اور نیلی جسمیں کسیقدر خشونت ہوتی ہے اور سپید [illegible] ہوتی ہیں اختیار بہتر قسم سو کی وہ ہے جو بہت جلد پکجاوے اور گلجاوے اور یہی قسم ہے جو سپید اور چوڑی ہوتی ہے کہ جسوقت پانی میں ڈالی جاے سیاہ نہو جاوے جب ہوئے پکانے میں اسکے بہت سی جو تری پکائے اور خوب گل جاے طبیعت جالینوس کہتا ہے کہ مسور یا تو حرارت اور یبوست میں معتدل ہے یا کسی قدر مائل بحرارت ہے اسی سبب سے بروقت کھانیکے اسکی تبرید نہیں ہوتی ہے اور نہ معدہ میں [illegible] رہتا ہے اور نہ جب معدہ سے اتر جاے اسکی برودت حاصل ہوتی ہے خواص نفاخ ہے اور قوت قابضہ اور قوت جلا سے مرکب ہے کھانیکے بعد برے برے خواب دکھلاتی ہے مسور کے چھلکے میں قبض بہت ہے اور تمام اجزا اسکے نفخ کی کثرت ہے خونکو غلیظ کردیتی ہے کہ پھر رگونمیں نہیں دوڑتا پیشاب اور حیض کو کم کردیتی ہے اس تغلیظ کے سبب سے خلط سوداوی اس سے پیدا ہوتی ہے اور امراض سوداوی بھی پیدا کرتی ہے بیشتر کشک جو ہر اثر میں اسکے مخالف ہوتا ہے اور جب ان دونوں کو ملاکر کھائیں غذاے جید بنتی ہے کہ شاید یہ غذا بہتر سب غذاؤں سے ہو مگر واجب ہے کہ کشک جو کسی قدر مسور سے کم ہو مسور چھنڈ ملاکر بھی اچھی غذا دیتی ہے اسلیے کہ یہ دونوں بھی ایک دوسرے کی ضد میں تمام احوال میں یہ دونوں ملکر معتدل ہو جاتی ہیں اور اسمیں سعتر اور فودنج بھی داخل کیجاتی ہے۔ بہت بڑی غذا مسور کی وہ ہے جو ماہی نمک سود ملاکر پکائی جاے واجب ہے کہ ایک آدمی کے خورش کیواسطے جسقدر مسور پکائی جاے سات سات پانی جو تخمیناً سات سیر ہندوستانی ہو ڈالا جاے اور خوب جوش دیکے دیتے گلا ڈالی جاے سرکہ میں مسور کو پکاکر اگر ضماد کریں خنازیر اور اورام سخت سوداوی کی تحلیل کردیتی ہے۔ مسور میں باوصف ردع کے مدہ کے جمع کرنیکے خاصیت بھی ہے۔ زیادہ کھانا مسور کا سرطان اور اورام سخت پیدا کرتا ہے جسکا سقیروس نام ہے۔ جراح و قروح جسوقت سرکہ میں جوش دیجاے گہرے قروح میں گوشت بھر لاتی ہے اور خبث مادہ قروح کو دور کردیتی ہے کہ پھر ان میں چرک کم نکلتا ہے اور اگر قروح بڑے بڑے ہوں تو اسی چیز ملادینی چاہیے جن میں قبض کی زیادتی ہے جیسے پوست انار وغیرہ آنکھ یا شور کے ہمراہ اکلہ اور نملہ اور حمرہ اور داس شقاق کو جو سرد ویسے عارض ہو فائدہ کرتی ہے آلات مفاصل اعصاب کیواسطے خراب چیز ہے اور اگر سویق یعنے ستو کے ہمراہ نقرس پر ضماد کیجاے نفع کریگی مسور کے زیادہ کھانے سے جذام پیدا ہوتا ہے اعضاے چشم جو شخص مسور زیادہ کھائیگا اسکی آنکھ میں تاریکی آجائیگی بسبب مسور کے تجفیف شدیدکے۔ جب مسور کو ہمراہ اکلیل الملک اور بہی اور روغن گل کے ضماد کریں ورم گرم چشم کو دور کردیگی اعضاے صدر آب دریا شور میں اسکو پکاکر ورم پستان کر اور اس قسم پر لگاتے ہیں جو خون اور دودھ کے پستان میں جمع ہو کے پیدا ہوں اعضاے غذا بدشواری ہضم ہوتی ہے معدہ کیواسطے خراب چیز ہے نفخ پیدا کرتی ہے ثقیل ہے اگر ترش انار مسور کے چھلکے نکل جائیں استرخاء معدہ کو جیسا لوگ کہتے ہیں فائدہ کریگی جائز نہیں کہ مسور میں مٹھائی ملائی جاے اسلیے کہ مٹھائی ملانے سے جگر میں سدہ پیدا کرتی ہے۔ ایک جھوٹی بات مسور کے بارہ میں یہ بھی بیان کیجاتی ہے کہ استسقا کو

نفع کرتی ہے اور شاید اگر اسکی کچھ اصل ہو تو استسقاء سے رطوبی کو بجہت
تخفیف کے فائدہ کریگی **اعضاء نفض** جسوقت چھلکے اتاری ہوئی
مسور پکائی جائے قبض شکم پیدا کریگی ورنہ پوست جب پانی میں پکائی جائے
اور وہ پانی پھینک دیا جائے پھر پہلا پانی اسہال شکم کرتا ہے اور یہی مسور جو بغیر
چھلکے پکائی گئی ہو اور اسکا پہلا پانی پھینک دیا گیا ہو اسمیں بہ نسبت
مسور کے چھلکے کے قبض کی زیادتی ہے اور جسوقت کاسنی و ربار تنگ
اور خرفہ کے ساتھ پکائی جائے قبض اسکا بڑھ جائیگا اور چقندر جسکو بہت
زیادہ سبزی کے چقندر سیاہ کہتے ہیں اسکے ساتھ پکائی جائے یا گل سرخ
یا کسلی و رق قابض کیساتھ پکائی جائے مگر پہلے اچھی طرح اسکو ابال لیا ہو
جب بھی قبض کریگی ورنہ اسہال کی تحریک کریگی - اکلیل الملک و بہی
اور روغن گل ملا کر مسور کا ضماد ورم مقعد پر کیا جاتا ہے **اورام** ٹہرا ہوا ہو
پھر مسور میں ایسی چیز ملائی جائے جسمیں قبض بہت ہو صحرائی مسور جو تلخ
ہے خون کے دست لاتی ہے ہر قسم کی مسور بول و حیض میں کمی کرتی ہے
بسبب غلیظ کردینے خون کے یہ واجب ہے کہ جسکے بول میں کوئی آفت
قطرہ قطرہ پیشاب آنے کی ہو وہ مسور کے پاس نہ جائے تلخ مسور بول و حیض دونوں کو
اتار لاتی ہے اور دودھ کا ادرار کرتی ہے -

عسل بفتح عین و سین مہملہ آخر میں لام ہے جسکو شہد کہتے ہیں **ماہیت** یہ
ایک شبنم آسمانی ہے پوشیدہ پھولوں پر گرتی ہے اور پھولوں کے علاوہ اور چیزوں پر بھی
کہ اسکو شہد کی مکھی چن لیتی ہے اور شبنم کی ماہیت یہ ہے کہ ایک بخار زمین سے اوپر کو اٹھتا
ہے اور جو بیچ درمیان آسمان و زمین کے یہ بخار پہنچ پاتا ہے اور پختہ ہو کر اسکا استحالہ
ہو جاتا ہے اور رات کو گاڑھا ہو کر پھولوں وغیرہ پر بیٹھ جاتا ہے کبھی شہد جیسا یعنی پوری صورت
پر قصران کے پہاڑوں پر گرتا ہے اور اسکا مزاج اسقدر مختلف ہوتا ہے جتنے مختلف
درخت اور پتھروں پر یہ پایا جاتا ہے جو قسم اسکی بظاہر محسوس ہوتی ہے اسکو تو
آدمی خود ہی ان مقامات سے نکال لاتے ہیں اور جو اسکی قسم مخفی اور پوشیدہ ہے
اسکو شہد کی مکھی بچا کر اپنے چھتے میں جمع کرتی ہے اور مجھے گمان اسکا یہ ہے کہ جسقدر شہد مکھی
اسمیں ہے اور تصرف کرتی ہے اس تصرف کو بھی شہد میں تاثیر قوی ہے شہد مکھی اسکو اسیواسطے
بچاتی ہے تاکہ اپنی غذا وقت موجود میں اسیوقت کرے اور جسقدر بچ رہے اپنی
غذا کیواسطے ذخیرہ قرار دے شہد کی ایک قسم تیز اور زہریلی ہے **اختیار** بہترین قسم
شہد کی وہی ہے جسکی شیرینی صاف ہو بو پاکیزہ ہو مائل تیزی کی طرف اور
رنگ میں سرخی مائل قوام میں گاڑھا پتلا نہو اور نہ ایسا بار زوجیت ہو
کہ چکھنے میں لینے سے اسمیں تیب چپاہٹ پیدا ہو سکا تار نہ ٹوٹے اور بہتر فصل
ربیع کا شہد ہے اسکے بعد گرمیوں کا اور جاڑوں کا شہد خراب طبیعت رکھتا ہے -

عسل النحل یعنے **مکھی** کا شہد دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور نئے کا شہد بڑ
شہد طبرزدی پہلے درجہ میں گرم ہے اور خشکی نہیں ہے اور جائز ہے کہ اسمیں رطوبت
پہلے درجہ کی ہو **خواص** اسمیں جلا کی قوت ہے اور رگوں کے منہ کو کھول دیتا ہے
رطوبات کو اندرون بدن سے کھینچ لاتا ہے ہر قسم کی گوشت کی عفونت کو دفع کرتا ہے
زینت شہد کو بدن میں لگانے سے جوئیں نہیں پڑتی ہیں - اور ٹپکنے جسقدر
یا چیلو پڑتے ہیں ان دونوں کو قتل کرتا ہے اور قیروطی کے ہمراہ کلف کا علاج
ہے خصوصاً جو شہد کڑوا ہو گیا ہو اور نمک کے ساتھ اوس چوٹ کی دوا ہے جو نیلا پانی
کہلاتی ہے **قروح** جن قروح میں چرک بھری ہوں اور گہرے ہوں انکو صاف
کردیتا ہے اور پکایا ہوا شہد اسقدر کہ گاڑھا ہو گیا زخم تازہ کو ملا دیتا ہے اور اگر
سوئے ملاکر لگایا جائے داد کو اچھا کردیتا ہے **اعضائے سر** طبع اندرانی ملاکر کانمیں
نیم گرم ٹپکایا جائے پس اسکو صاف کردیتا ہے اور کان کے قروح کو پاک کرتا ہے اور ان قروح
کو خشک کردیتا ہے اور سماعت کو قوی کرتا ہے اور شہد کی تیز قسم میں سمیت ہے
اسکے سونگھنے سے عقل زائل ہو جاتی ہے اسکے کھانے کیا کیا نہ کو بہتا **اعضائے چشم**
تاریکی بصر کی جلا کرتا ہے **اعضائے نفس** جبڑے پر اسکا ملنا اور اسکا غرغرہ کرنا
خوانیق اور ورم لوزتین کو اچھا کردیتا ہے **اعضائے غذا** ماء العسل معدہ کی
تقویت کرتا ہے اور اشتہا بڑھاتا ہے **اعضائے نفض** ذکا شہد نرمی شکم
پیدا کرتا ہے اور طبرزدی شہد ملین نہیں ہے جس شہد کا کف نہ نکالا گیا ہو نفخ
پیدا کرتا ہے اور اسہال شکم بھی اگر شہد کا کف نکال ڈالا گیا ہے اسکی تریں کمی
ہو جائیگی اور پکایا ہوا شہد شکم میں کسیطرح کی تحریک نہیں کرتا بلکہ بعض اوقات
قبض پیدا کرتا ہے ان لوگوں کے بدنمیں جنکا مزاج بلغمی ہے اور زیادہ غذا کھاتا ہو
پانی میں پکایا ہوا شہد بکثرت ادرار بول کرتا ہے اب میں کہتا ہوں کہ شہد
اور ماء العسل اگر غذا کے نافذ کردینے کی گنجائش انکو ہوئے تو قبض پیدا کرینگے اور
اگر طبیعت میں حرکت ایسی پائی جائے کہ استعداد نفوذ غذا کی کم ہو تو دست لائینگے

سموم اگر شہد کو گرم کرکے روغن گل ملاکر پئیں ہوام کے ڈنک زنے اور افیون کے
پینے کو نفع کریگا اور شہد کا چاٹنا دیوانے کتے کاٹے کا علاج اور فطر قتال کے
کھانے کا اور پکایا ہوا شہد سموم کو نافع ہے اور شہد سے قے کرنی زہر کی سمیت

سے نجات دیتی ہے تیز قسم شہد کی جسکے سونگھنے سے چھینکیں آتی ہیں اور جسکے کھانے سے غشی و عقل جاتی رہتی ہے اور ٹھنڈا پسینہ آتا ہے اور علاج اوسکا شور مچھلی کا کھانا اور شراب اور پانی پینا اور قے کرنی۔

عشر بضم عین و فتح شین شدہ آخر میں راے مہملہ جسکو ہندی میں ارک اور آگ کہتے ہیں **ماہیت** ایک درخت عراقی یمانی ہے اور یہ بھی ایک قسم تیوعات کی ہے حکایت کی گئی ہے کہ ایک قسم مدار کی ایسی ہوتی ہے جسکے سایہ میں بیٹھنے سے آدمی مر جاتا ہے **طبیعت** گرم خشک ہے اور گرمی اسکی تیسرے درجہ تک اور خشکی دوسرے درجہ تک ہے **افعال و خواص** اسمیں قبض حدت ہے **قروح** طلا کرنے سے سعفہ کو اور داد کو فایدہ کرتا ہے **اعضاے سر** شہد ملا کر قلاع پر طلا کیا جاتا ہے جو بچون کے منہ میں ہو پس اسکو دور کر دیتا ہے **اعضاے نفض** دائی شکم پیدا کرتا اور امعا کو ضعیف کر دیتا ہے **سموم** ایک قسم اسکی ایسی ہے کہ جسکے سایہ میں آدمی بیٹھے اوسکو ضرر کرتا ہے اور کبھی وہ آدمی مر بھی جاتا ہے چاہیے کہ اوس سے پرہیز کریں مدار کا دودھ اگر ساڑھے دس ماشہ کوئی شخص کھا جاے دو دن میں قتل کرتا ہے اسطرح کہ جگر اور پھیپھڑے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔

عقربب بفتح عین و سکون قاف و فتح راے مہملہ آخر میں باے ابجد بچھو کو کہتے ہیں **اعضاے سر** زیت العقارب جسکی ترکیب بنانیکی زیت کے بیان میں گزر چکی ہے کان کے درد کو بہت فایدہ کرتا ہے۔

عظام بکسرہ عین و فتح ظاے معجمہ آخر میں میم ہڈیون کو کہتے ہیں **افعال و خواص** جلی ہوئی ہڈیان مجفف ہیں زینت کہا گیا ہے کہ سور کا قبہ قدم جس وقت گھس کر برص پر طلا کیا جاے نفع کرتا ہے **آلات مفاصل** کہا گیا ہے کہ آدمی کی ہڈی کا پلانا درد مفاصل کو فایدہ کرتا ہے **اعضاے سر** کہتے ہیں کہ آدمی کی ہڈی مرگی کو دور کر دیتی ہے جالینوس نے کہا ہے کہ ایک آدمی پوشیدہ مرگی کے بیمار کو آدمی کی ہڈی کھلایا کرتا تھا پس انکی مرگی دور ہو جاتی تھی اس بات کو سیطرح سے ایک آدمی نے جان لیا یا یہ مراد ہے کہ اس ترکو اسی علاج کرنیوالے نے اپنے ہی تجربہ سے جانا تھا **اعضاے غذا** کہا گیا ہے کہ کعب خنزیر اور کعب بیاطی بکری کا سانجھیں ملا کر تلی کو پگھلا دیتی ہے **اعضاے نفض** کہتے ہیں کہ بیاطی بکری کا کعب باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور گاے کی پنڈلی جلی ہوئی نفث الدم کو بند کر دیتی ہے اور رواں ختم کو۔

عنب بکسرہ عین بفتح نون آخر میں باے موحدہ ہے انگور کو کہتے ہیں **افعال** سفید انگور سیاہ انگور سے بہت اچھا ہے اگرچہ دونون قسم کے انگور اور صفات میں برابر ہون مثلاً متانت قوام اور رقت جرم اور شیرینی وغیرہ میں اور جو انگور تاک سے توڑنے کے بعد دو تین دن رکھا رہے بہتر ہے بنسبت تازہ ٹوٹے ہوے انگور کے **طبیعت** انگور کا چھلکا سرد خشک ہے اور دوسرے مغز بیج خنزروانی انگور حار رطب ہے اور بیج اسکا سرد خشک ہے **خواص** تازہ ٹوٹا ہوا انگور نفخ پیدا کرتا ہے اور خوشہ میں لٹکا ہوا اتنی دیر تک کہ چھلکہ میں اسکے جھریان پڑ جائیں نفخ کے جید ہے اور بدن کی تقویت کرتا ہے اور اسکی غذا مشابہ انجیر کی غذا کے ہوتی ہے مگر خرابی کم ہے اور بغذائیت زیادہ ہے اگرچہ غذائیت میں انجیر سے کم ہے پختہ انگور میں ضرر کم ہے بہ نسبت نا پختہ کے جو کہ انگور معتدل ہو اسکی غذا ... انگور کی غذا اوسکے ٹوٹے ہوے پانی سے زیادہ ہوتی ہے لیکن نچوڑے ہوے پانی کی غذا کا نفوذ جلد جلد ہوتا ہے اور معدہ کو جلد ملین و تر کر جاتی ہے نیم خام انگور جو کھٹا ہوا وسکے میٹھے ہونیکی امید اسطرح کیجاتی ہے کہ خوشہ سمیت اسکو لٹکا دیں اور ترش انگور کی قسم میں میٹھے ہونیکی امید اسطرح نہیں ہوتی زبیب جو سوکھا ہوا انگور ہے اسکو جگر اور معدہ سے نہایت موافقت ہے **اعضاے نفض** انگور اور زبیب دونون کا جرم آنتون کے درد کے واسطے جید ہے اور زبیب گردہ اور مثانہ کو نفع کرتا ہے انگور تازہ ٹوٹا ہوا تحریک شکم کرتا ہے اور نفخ پیدا کرتا ہے اور ہر ایک قسم کا انگور جب کہ اسمین شیرینی ہو مثانہ کو ضرر کرتا ہے۔

عرق بفتح عین و راے مہملہ آخر میں قاف ہے پسینہ کو کہتے ہیں **ماہیت** پسینہ وہی پانی ہے جو خون میں ہوتا ہے اس لئے اس میں صدید مراری ملا ہوتا ہے اور مناسب یہ ہے کہ آدمی پسینہ کا استعمال کریں جو ابھی خشک نہوا ہو بلکہ اوسمیں رطوبت باقی ہو پسینہ کا نفع بول سے زیادہ ہے اسلئے کہ پسینہ میں فضلات رطوبت اور تری کے ہوتے ہیں جو بعد میں ہضم اخیر کے باقی رہتی ہے اور بول میں فضلہ ہضم دوم کا ہوتا ہے خواص میں بول سے زیادہ اسمین نفع ہے اور اسکے خواص میں اختلاف بحسب اختلاف حیوانات کے ہوتا ہے اور اسمیں تحلیل کی قوت کچھ تھوڑی نہیں ہے اور ورام کشتی گیر و کشتی بیسنہ مخرج ملا کر کشتی ان کے ورم کو فائدہ کرتا ہے جسکو مد کہتے ہیں بلکہ اوس ورم کی تحلیل کرتا ہے سکھایا ہوا پسینہ کشتی گیر و بنکار روغن حنا ملا کر ورم پستان پر لگایا جاتا ہے پس اس کی تحلیل کر دیتا ہے اور روغن گل ملا کر دودھ جو چھاتی میں بستہ ہو گیا ہو اس کو بہت فائدہ کرتا ہے۔

عزیر بفتح عین و کسرہ زاے معجمہ و سکون یا آخر میں راے مہملہ ہے **ماہیت** عزیر کبیر اور عزیر صغیر یہ دونون قنطوریون کبیر و صغیر ہیں۔

HAKEEM SHOUKAT ALI

حرف فائے موحدہ

جن دواؤن کا نام حرف فائے موحدہ سے شروع ہے انکا بیان -

فضہ بکسر فا و فتحہ ضاد و شد دآخرمین ہاے ہوز یہ چاندی کو کہتے ہین **طبیعت** برودت پیدا کرتی ہے اور تجفیف پیدا کرتی ہے یعنے سرد خشک ہے **افعال و خواص** برچہ چاندی کا بہت کام آتا ہے اور اسمین جذب اور تجفیف کی بھی قوت ہے اور سوختہ چاندی کا تیلیہ کو او سکے اوپر کی میل جو جرح وغیرہ کو دور کرتی ہے اور میل کو دواؤن مین شریک کرین رطوبت بالزوجیت کو فایدہ کرتی ہے جراح و قروح تر اور خشک کھجلی کیواسطے بہت مفید ہے **اعضاے سر** سحالہ اسکا بخر اور گندہ دہنی کو مفید ہے جب دواؤن کے ساتھ ملایا جاے **اعضاے نفس** سحالہ چاندی کا اور دواؤن کے ساتھ خفقان کو بہت نفع کرتا ہے

فلنجمشک جسکو فرنجمشک بھی کہتے ہین اور ہندی مین ام الملسی و رانبل بھی کہتے ہیں اور نہلان بھی ہے اور یہ مرزنجوش اور تمام سے زیادہ تر معتدل ہے اور بعضی کہتے ہین کہ یہ **اعضاے سر** دماغ اور نتھنون مین جو سدہ پڑ گیا ہو اسکی تفتیح کرتی ہے سونگھانیسے اور طلا کرنیسے اور کھانیسے **اعضاے نفس** خفقان جو بلغم اور سودا سے قلب مین عارض ہو اسکو کھانیسے نفع کرتی ہے **اعضاے نفض** ریاح کو نفع کرتی ہے

فانیذ جسکو ہندی مین قند کہتے ہین پہلے درجہ مین گرم تر ہے خصوصاً سپید قند کہ اوسکی رطوبت زیادہ ہے **خواص** تکرر سے اسمین غلاظت کی زیادتی ہے **اعضاے نفس** کھانسی کیواسطے اچھی دوا ہے **اعضاے نفض** شکم کو نرم کرتا ہے

فو بضم فا جسکو ہندی مین چھال گری کہتے ہین **ماہیت** یہ اسکی جڑ ہی کرفس کی جڑ اور شاخونکے مشابہ ہوتی ہے اور ساق اسکی باریک ہوتی ہے ایک ہاتھ لانبی یا اوس سے زیادہ لانبی اور چکنی اور نرم اور گندہ ہوتی ہے اور اسکا سر موٹائی مین قریب ایک انگشت کے ہوتا ہے رنگت اسکی ارغوانی تمام شاخ مین گرہین گرہین ہوتی ہین اور پھول اوسکا مثل نرگس کے پھول کے بلکہ اوس سے بڑا ہوتا ہے اور اوسکی سپیدی مین بنفشی رنگ کی چمک سی معلوم ہوتی ہے اوسکی جڑمین نیچے کی طرف چند جڑین پتلی پتلی چھوٹی ہوتی ہین اوسکی جڑ مین عطریت اور خوشبو ہوتی ہے قوت اسکی بہت چیزون مین سنبل کے مشابہ ہے **طبیعت** اسکی جڑ مین قوت تسخین کی ہے **اعضاے نفس** پہلو کے درد کو فایدہ کرتی ہے **اعضاے نفض** اگر خشک پی جاے تو ادرار بول کرتی ہے یا جوش دیکر پی جاے - اور حیض کا ادرار کرتی ہے اور اسمین ادرار بہ نسبت سنبل خشکی اور رومی کے زیادہ ہے یہ مثل سنخو کے یعنے ایک درخت کی جڑ کے ادویہ مین ہے

فوفل بضم فا و سکون واو و فتح فاے دوم ولام اور پہلی فے کو فتحہ پڑھا گیا ہے جسکو ہندی مین سپاری کہتے ہین یا چھالیا کہتے ہین **طبیعت** اسکی قوت مین صندل کی قوت کے قریب ہے **افعال و خواص** تبرید اور تقویت پیدا کرتی ہے اور ورم جو ابتدائی ہو اور ورم و ثبور جو اورام گرم او غلیظ ہون اونکے واسطے اچھی دوا ہے **اعضاے چشم** جس شخص کی آنکھ مین التہاب و سوزش ہو اسکو نافع ہے -

فوۃ الصباغین جسکو ہندی مین مجیٹھ کہتے ہین **ماہیت** وہ مجیٹھ کا گٹھا ہے **خواص** جلا باعتدال کرتی ہے **قروح** سرکہ ملا کر داد کے مقام پر لگائی جاتی ہے برص کو اچھا کردیتی اور نیز سرکہ ملا کر بہق سپید پر لگائی جاتی ہے اور جلی جھا کردیتی ہے اور جلد کے ہر ایک نشان کو دور کردیتی ہے **آلات مفاصل** ... قراطون کے ہمراہ پلانیسے عرق النسا اور فالج اور ... کو جسکے ... بھی کوئی آفت پہونچی ہو فایدہ کرتی ہے اور ایک درم مجیٹھ ہمراہ دو درم ... جینی کے ایک قدح سکنجبین مین ملا کر طحال اور سقطہ کے واسطے پلائی جاتی ہے **اعضاے غذا** پھول اسکا ہمراہ سکنجبین کے ورم طحال کیواسطے پلایا جاتا ہے اور جگر اور طحال کا تنقیہ کردیتی ہے اور اون کے سدون کی تفتیح کرتی ہے اور یہ فعل اسکا بہت خاصیت ہے **اعضاے نفض** بول اور ادرار سخت کرتی ہے اگر خون کا پیشاب آنے لگتا ہے جو شخص اسکو پیے اسپر واجب ہے کہ ہر روز نہایا کرے جب اسکا حمول کیا جاے حیض کا ادرار کرتی ہے اور جنین کو نیچے اتار لاتی ہے **ہوام** شاخین اسکی اور پتی اسکی ہوام کے کاٹنے کو مفید ہے -

فنجنکشت اسکا بیان حرف باے موحدہ مین ہوچکا ہے -

فل بفتح فا و تشدید لام **ماہیت** یہ ایک دواے ہندی ہے اور مشہور ہے اسکی قوت مثل بیرج اور تفاح کی قوت کے ہے **اعضاے سر** اگر اسکا ضماد کیا جاے ...

فلنجہ **طبیعت** اسکی دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے -

فاغرہ بفتح فا و کسر غین معجمہ و فتح راے مہملہ آخرمین ہاے ہوز جسکو فارسی مین کبابہ دہن کشادہ کہتے ہین **ماہیت** ایک دانہ چنے کے مشابہ ہوتا ہے اسکا بیج اندر ... مثل چھلکے ہوتا ہے اور اوسکے جوف مین ایک سیاہ دانہ مثل شہدانج کے نکلتا ہے سقالیہ کی طرف سے آتا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** اسمین تحلیل کی اور قبض کی قوت ہے **اعضاے غذا** معدہ اور جگر بارد کی اصلاح کیواسطے جو دوائین بنائی جاتی ہین اونمین داخل کیجاتی ہے اور ہضم غذا مین جو خرابی برودت سے ہو اوسکو دفع کرتی ہے -

اعضاے نفض اسہال ... کو نفع کرتی ہے اور قبض شکم پیدا کرتی ہے

فلفل بکسر ہردو فا و سکون لام اول جسکو ہندی میں کالی مرچ کہتے ہیں۔

ماہیت جالینوس کہتا ہے کہ سب سے پہلے جو چیز اس نبت میں نکلتی ہو وہ دار فلفل ہے جسکو ہندی میں پیپل کہتے ہیں بعد اوسکے مرچ کے دانے جدا جدا ہوتے ہیں اور اسی واسطے دار فلفل کی رطوبت زیادہ ہے اور یہی سبب ہے کہ زبان کو چیلتی ہے اور سوزش پیدا کرتی ہے پہلے ہی مرتبہ چکھنے کے تھوڑی دیر کے بعد جڑ اسکی قسط سیاہ کے مشابہ ہوتی ہے تیزی اسکی بہت زیادہ ہے اور سپید مرچ کی حرارت اور رطوبت ضعیف ہے اور ایک قوم اسکا الٹا بیان کرتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ سیاہ مرچ جو زیادہ سوکھ گئی ہے اسکی قوت جذب ساقط ہو گئی اور سپید مرچ میں قوت جذب کی اسوجہ سے باقی ہے کہ وہ زیادہ خشک نہیں ہوئی **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** اسمیں جذب اور تحلیل اور جلا کی قوت ہے اور زبیب کے ہمراہ چبانا ایسے بلغم کو اکھاڑ دیتی ہے بلغم زنج کی پوری بیخ کنی کرتی ہے۔ مرچ بھی درد کی تسکین دینے والی دواؤں میں داخل ہے اور پٹھے کو گرم کرتی ہے اور صحیح آدمیوں کو بھی موافق ہوتی ہے **زینت** نطرون کے ہمراہ بہق کی اچھی طرح جلا کر دیتی ہے اور بدن کی لاغری بھی نطرون کے ہمراہ پیدا کرتی ہے **اورام و بثور** زفت ملا کر خنازیر کی تحلیل کر دیتی ہے **آلات مفاصل** اعصاب عضلات کی ایسی تسخین کرتی ہے کہ آبزن میں اوسکے بھوٹنے کوئی چیز نہیں **اعضائے سر** سرکہ ملا کر غرغرہ کرانا انکو مفید ہے **اعضائے چشم** سپید مرچ۔ موتیا کو اکحل کیجاتی ہے اور جلا کرتی ہے **اعضائے صدر** مرچ سبب ہوتی کی دواؤں میں ملا کر استعمال کیجائے کھانسی کو فائدہ کرتی ہے اور شہد کے ہمراہ کلہ پر لگانے سے خناق کو نفع کرتی ہے اور بھیپڑے کو پاک کرتی ہے **اعضائے غذا** ہاضم ہے مشتہی ہے یعنی اشتہا بڑھاتی ہے تازہ ورق غار کے ہمراہ چبانے سے تبخیر اور مروڑے کو فائدہ کرتی ہے اور سرکہ ملا کر پلانے سے اور لگانے سے ورم طحال کیواسطے اچھی دوا ہے اور سپید مرچ معدہ کیواسطے بہت مناسب ہے اور اسکی تقویت زیادہ کرتی ہے اور دار فلفل طعام کو معدہ سے نیچے اتار دیتی ہے باسانی **اعضائے نفض** ادرار بول کرتی ہے اور حیض کو بھی اتار لاتی ہے۔ اور بعد جماع کے اگر مرچ کھائی جائے نطفہ کو نکال دیتی ہے اور یہ فعل اسکا بقوت ہوتا ہے جبکہ زیادہ مقدار مرچ کھائی جائے اور تھوڑی مقدار مرچ کی اگر بعد جماع کے کھائی جائے تو حمل رہنے پر معین ہوتی ہے اور نطفہ کو ٹھہرا دیتی ہے بخلاف سقمونیا کے۔

مرچ سیاہ منی میں تجفیف پیدا کرتی ہے اور اسکو فنا کر دیتی ہے لیکن دار فلفل بسبب اپنی رطوبت فضلیہ کے باہ کو زیادہ کرتی ہے اور جب قوت و ورق غار تازہ کے ہمراہ پلائی جائے مروڑے کو فائدہ کرتی ہے **حمیات و غشی** میں جبکہ مرچ بدن پر ملی جاتی ہے پس لرزہ کو نفع کرتی ہے **سموم** سپید مرچ تریاق کی معجونوں میں پڑتی ہے اور اسیطرح دار فلفل بھی کھلانے سے ہوام کے کاٹنے کو فائدہ کرتی ہے تیل کے ہمراہ طلا کرنے سے بھی نفع ہے۔

فلفلمویہ جسکو ہندی میں پیپلا مور کہتے ہیں **ماہیت** کہتے ہیں یہ سیاہ مرچ کی جڑ ہے **افعال و خواص** کہتے ہیں کہ اسکی خاصیت ہے کہ ہر قسم کے درد کو نفع کرتی ہے اور تشنج کو نفع شدید پہنچاتی ہے **آلات مفاصل** نقرس کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے نفض** قولنج اور ریاح باردہ کو بالخاصیت فائدہ کرتی ہے

فسوریقون ایک قسم کی پھٹکری ہے **خواص** قلقطار یعنی سبز پھٹکری اسکی تجفیف زیادہ ہے باوجودیکہ لذع اسمیں کم ہے تلطیف زیادہ ہے قروح خبیثہ کو دور کرتی ہے

فلفل الماء۔ **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ ایک لکڑی ہوتی ہے سمیت شاخ ساگ کے ہوتی ہے پانی میں پیدا ہوتی ہے اور پانی کے قریب جس جگہ پانی کا اثر رہتا ہو وہیں پیدا ہوتی ہے اکثر اوصاف میں اسکو مرچ سے مشابہت ہے مگر تیزی اسکی درجہ مرچ کی سی نہیں ہے **افعال و خواص** اسخان اور گرم کرنا اعضائے بدنی کا بطور کافی ہے مگر فلفل سے اسخان اسکا کم ہے۔

فاشرا جسکو فارسی میں ہزار جشان کہتے ہیں یعنی ہزار شاخہ

ماہیت یہ وہی ہزار جشان ہے اور کرمۃ البیضا بھی اسی کو کہتے ہیں **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** گرم ہے تیز ہے جلا کرتی ہے مجفف ہے ملطف ہے کرتی ہے اور تسخین باعتدال پیدا کرتی ہے **زینت** بیخ فاشرا اشراء اور ظاہر بدن کی جلائے شدید کرتی ہے اور دانہ اسکا تنقیہ وغیرہ سے اور تصفیہ کرتی ہے اور جھائیں اور سیاہ دھبے جو زخموں کے بعد رہجاتے ہیں انکو دور کرتی ہے اسیطرح اگر زیت میں استعد پکائی جائے کہ خوب گھل جائے اور خون جمع یا چھینٹ جو آنکھ کے نیچے ہو اوسکو دور کر دیتی ہے **اورام و بثور** فاشرا کی جڑ مسون کو اور بثور لبنیہ کو اکھاڑ دیتی ہے اور شراب بہری کی جلن میں سکون پیدا کرتی ہے سخت ورم کی تحلیل کر دیتی ہے اور دبیلہ کو شگافتہ کر دیتی ہے جب تین برابر ہرود تین ابو لوسات سرکہ ملا کر پی جائے ورم طحال کی تحلیل کر دیتی ہے۔ ایضاً انجیر ملا کر طحال پر لگائی جاتی ہے اور بہری کی جلن میں سکون پیدا کرتی ہے اگر شراب میں پیسکر اسکا ضماد کریں۔ بیخ فاشرا انکا ملا کر

شراب قروح پر لگائی جاتی ہے اور جو مرہم گوشت کے واسطے بنائے جاتے ہیں انمین داخل کیجاتی ہے بیعول اسکا اس ترکیب کیواسطے مفید ہے جو ہڈیان ٹوٹ گئی ہوں کہ اسکو کبھی پر لگا دیتے ہین اور تقشر جلد کو بھی اسیطرح فائدہ کرتا ہے بیٹھے کھال اور ہڈیونکو آلات مفاصل بیخ فاشرا شراب کے ہڈیون کی کہ جسمین خلع ہوتی ہو اور ایک درمی وزنا بھی جو شرفا لج کیواسطے پلائی جاتی ہے اور عضل کے سرے ٹوٹ جانے کیواسطے بطور طلا کے اور بیچنے مین بھی مفید ہے اعضائے سر اینکی نمی اسکی ہر روز اگر پلائی جائے مرگی کو فائدہ کرتی ہے اور سدر کو یعنے جسکی بیماری مین آنکھونکے تلے اندھیرا آجاتا ہے اور کبھی کبھی اوسکے استعمال سے عقل مین فتور تخلیط کا آجاتا ہے اعضائے نفس کبھی فاشرا اور شہد سے معوق بنایا جاتا ہے اور بیمارون کیواسطے جو خناق مین گرفتار ہون اور جن کی سانس مین کچھ فساد آگیا ہو اور کھانسی اور درد پہلو کیواسطے۔ اگر اسکا عصارہ گندم پختہ کے ہمراہ تناول کیا جائے دودھ کو زیادہ کردیتا ہے اعضائے غذا جالینوس نے کہا ہے کہ اسکے اطراف کا کھانا جسوقت کہ تازی کونپلین پھوٹی ہون معدہ کو نفع کرتا ہے بسبب قبض اور تیزی کے جو ہمراہ تھوڑی سی تلخی اور ترشی کے ہے اعضائے نفض مین کہتا ہون کہ یہ تپ کی جڑ نئی جی اوکھائی جائے اور ادرار بول کرتی ہے اور دست لاتی ہو فاشرا کی جڑ ایک درمی پلائی جنین کو قتل کرتی ہے اور جب اسکا حمول کیا جائے جنین کو نکال دیتی ہے اور رحم کو پاک کرتی ہے اگر اسکے جوشاندہ مین آبزن کیا جائے عصارہ اسکا مسہل بلغم ہے فاشرا نکال کی یاد و بہ جید و ہین کو ہ تو م جڑ اسکی ایک ٹخمی سانپ کاٹنے کو فائدہ کرتی ہے اسیطرح تمام ہوام کے ڈنک سے مفید ہے اور بدال بدل اسکا ہموزن اسکے وہ مو بیخ ورد و تہائی وزن اوسکا بابساشہ فاشرا مین جسکا ترجمہ یہ ہے کہ سانپ بیماریون کو دور کرتی ہے ماہیت یہ ایک قسم فاشرا کی ہو جسکی پتی مثل بڑے لبلاب کی پتی کے ہوتی ہے جڑ اسکی و پیچ کالی اور اندر سے زرد ہوتی ہے افعال و خواص تمام افعال مین شل فاشرا کے ہے مگر قوت مین اس سے کسیقدر ضعیف ہے آلات مفاصل فالج کو بھی فائدہ کرتی ہے اعضائے سر اس کے اندر کا گودا شروع بہار مین جب کہ نکلے ہون نمکین کھایا جائے مرگی کو فائدہ کرتا ہے اعضائے صدر سینہ کا تنقیہ کرتی ہے اعضائے نفض کا بجا اسکا ابتدائے آمد برگ مین جب کھایا جاوے ادرار بول و حیض کا کرتا

فرفیون اسکو فرفیون بھی کہتے ہین ماہیت ایک تیز گوند ہے جو حاصل ہوتی تین یا چار برس کے بعد بدل جاتی ہے اور پرانا ہوکر اسکا رنگ میگون کو زردی مائل ہو جاتا ہے اور روغن زیت مین بہت دشواری سے گھلتا ہے اور اگر یہی گوند تازہ ہو اور اسکے اوصاف پرانے فرفیون کے مخالف ہوتے ہین سب باتون مین بعضون نے کہا ہے کہ اسکی قوت کی حفاظت مدت ہائے دراز تک اسطرح ہو سکتی ہے کہ اسکو باقلائے مقشر کے ہمراہ کسی برتن مین بعدین اختیار رہنے دی ہو جیسا ہو اور رنگ و مکا میگون کل بزر روی ہو مثل اوسکی حدت کم اور تیزی کی سکتی زیادہ ہو اور جو فرفیون ان اوصاف سے خالی ہے اور سمین انزروتا اور گوند کا بیس تاکہ خواص جالی ہے اور اسمین ایک قوت لطیف ہے جس سے سوزش پیدا ہوتی ہے اور جلا بھی وہی قوت سے کرتا ہے اور تمی فرفیون مین استخوان کی قوت حلتیت سے زیادہ ہے حالانکہ حلتیت سے زیادہ کسی گوند مین سنخانی یا ادتی نہین ہے آلات مفاصل بعض اقسام کے شربت جو خوشبو دار اونسے بنائے جاتے ہین اونمین فرفیون بھی ڈالتے ہین عرق النسا کو فائدہ کرتی ہے ٹوٹے ہوئے چھلکے جو قوت نکالی جاتی ہو مٹی قت او تار دیتی ہے مگر اوسوقت جب ہو کہ ہڈی کے گرد جو گوشت ہے اسکی حفاظت قیروطی لگا کر لیجائے جس قیروطی مین روغن بھی ڈالا ہو اور ہمگر مم لگا دیجائے۔ فالج اور خدر یعنے سن ہو جانے پر ہین کی مالش کیجاتی ہے اور بہت نفع کرتی ہے اعضائے چشم اگر فرفیون کو بطور سرمہ کے لگائین آنکھ مین جلا پیدا کرتی ہے مگر دن بھر آنکھ مین خرشی رہتی ہے اسیواسطے اسکو شیافات مین ملاتے ہین اور تمام قسم کی شیافات کو جو آنکھ کی جلا کیواسطے مروج ہین اعضائے نفض زرد آب کو نفع کرتی ہے اور گردہ کی پروڈ کو اور مصا جان ٹپکا قدار ترجب اسکی ہمراہ اون چیزون کے جو خوشبو ہین اور اصل لگا کر بین ہو ساتھ ہوا ہے دلاتے ہین ماشہ کے بیو خوری ہی نے کہا ہے کہ فرفیون رحم کا منہ اسقدر شدت سے لادیتی ہے کہ اگر جنین کے گرانیوالی دوائین مستعمل ہون تو اثر کو جنین کے گرانے مین منع کرتی ہے بلغم لزوجت جو دونون کولون مین چپکتا ہو گیا ہو اور سما گیا ہو اوسکو عضون کی راہ سے نکالدیتی ہے اور رشیت اور امعا کا بلغم بھی اسیطرح نکال دیتی ہے جیسا لوگون نے کہا ہے سموم بعض لوگ کہتے ہین کہ جس شخص کو سانپ کاٹا ہو پہلی دوا یہ ہے زہریلے جانور نے ڈنک مارا ہو اوسکے سر کی جلد چاک کرنی چاہیے تک کہ قحف یعنے سر کی ہڈی کھل جائے اور اس کے بیچ یعنے فرفیون کو چاک شدہ مقام پر رکھکر ٹانکے لگا دین تو اس شخص کو صحت کی کچھ آفت نہ پہونچے گی ۔ عضوی رحم فرفیون اگر ایک مرتبہ کھائی جائے تین ملکی مقدار مین آدمی کو معدہ اور انتون مین قرحہ ڈالکر قتل کرتی ہے۔

فراسالیون بفتح فا و سکون تا ے مہملہ بفتح را ے الف کشیدہ و کسر لام و ضم یا ے مثناۃ و سکون واو آخر میں نون ہے اسکا بیان باب کرفس میں ہو چکا ہے۔

فاغیہ مہندی کے باب میں اسکا بیان ہو چکا ہے۔

فیلزہرج اسکی ماہیت یہ ہے کہ سوت کا درخت ہے جسکے پھول اسکا شکل فلفل کے ہوتا ہے کبھی زرنگ طلا کر فیلزہرج سے رنگ بنائی جاتی ہے اور بعض اعرابی اور ایک قسم کی چیز ہے فیلزہرج کی قوت اسی سوت کے قریب ہے جو اس سے بنائی جاتی ہے اور یہ بقدر اس سے ضعیف ہے **زینت** طلا کرنے بالوں کو قوی کرتی ہے۔ **اعضاے غذا** اسکی شاخیں سرکہ میں جو شروع بکر تلی کے ڈھیما نیکو واسطے پلائی جاتی ہیں سب ہر وجہ کمال نفع کرتی ہے اسیطرح یرقان کو واسطے بھی مفید ہے **اعضاے نفض** جوشاندہ اسکی شاخوں کا ادرار حیض کرتا ہے اسیطرح خود فیلزہرج اور اگر اسکا پھل بوزن ۲ مثقال سیکے پلایا جائے خلط بلغمی کا بکثرت مسہل ہو جاتا ہے

فراسیون جسکو کراث جبلی بھی کہتے ہیں **ماہیت** یہ کڑی مزہ بن تلخ ہوتی ہے **طبیعت** حکیم ارساسیوس نے کہا ہے کہ اسکی گرمی و خشکی قوی ہے یعنی تیسری اور سوا ے اس حکیم کے اور لوگوں نے اسکو تیسرے درجہ میں گرم اور دوسری درجہ میں خشک لکھا ہے **خواص** مفتح ہے جلا کرتی ہے غلیظ رطوبات کو پگھلا دیتی ہے محلل تقطیع کرتی ہے **اعضاے سر** عصارہ اسکا پانے کان کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور کان کو صاف کر دیتا ہے اور سماعت کی راہوں کو کھول دیتا ہے اور پیاز اور درد جو کان میں ہو اسکو دور کر دیتا ہے **اعضاے چشم** عصارہ اسکا شہد ملا کر بصارت کے تیز کر نیکو واسطے مفید ہے **اعضاے نفس** سینہ اور پھیپھڑے کو بذریعہ نفث یعنی تھوک کے نکال کر اخلاط سے پاک کر دیتی ہے **اعضاے غذا** جگر اور طحال کے سُدوں کی تفتیح کرتی ہے **اعضاے نفض** خون حیض کو نیچے اتارتی ہے اور رحم کو پاک کر دیتی ہے سموم کے ساتھ ملا کر ضماد دیوانہ کتے کے کاٹنے پر لگایا جاتا ہے۔

فودنج بضم فا و سکون واو و فتح دال مہملہ و فتح نون و جیم معرب پودنہ کا ہے **ماہیت** ایک قسم اسکی نہری ہوتی ہے اور ایک قسم پہاڑی جسکا قد و زوفا کے مشابہ ہوتا ہے اور اسیطرح اسکی پتی زوفا کے مشابہ ہوتی ہے اور ایک قسم اسکی جسکا نام جلانجون ہے اور ایک قسم اور ہے جسکا نام فودنج التیس ہے اور اسکی قوت بھی مثل اور اقسام کی قوت کے لیکن یہ تیز ہے اور اسکے تجربہ کی قوت مثل تجربہ شاکر کے ہے فودنج کا لطیف ہے اور پہاڑی قسم اسکی نہری سے زیادہ قوت رکھتی ہے **خواص** ملطف ہے اور اسکی تلطیف قوی ہے اسلیے کہ اسمیں حدت اور تلخی ہے خصوصاً فودنج معروف میں اور اسیطرح فودنج جلد کو سرخ کر دیتی ہے اور قرحہ ڈالدیتی ہے اور جب تنہا فودنج پلائی جاے پسینہ کا ادرار کرتی ہے اور تسخین شدید پیدا کرتی ہے اور اندرون بدن سے جذب کرتی ہے اور تجفیف و تقطیع کرتی ہے اور گرمی بہت پیدا کرتی ہے **زینت** فودنج کو جوش دیکر خصوصاً تازہ فودنج کو اگر شراب میں جوش دیکر ضماد کریں سیاہ نشانات کو بدن سے دور کر دیتی ہے اور جو دھبہ خون کا آنکھ کے نیچے پڑجاتا ہے اسکو مٹا دیتی ہے **جراح و قروح** فودنج کوہی عضو کے ٹوٹ جانے اور خستگافتہ ہونیکو فائدہ کرتی ہے فودنج کوہی کے آبجوش سے خشک اور کھجلی کو واسطے نہاتے ہیں **آلات مفاصل** اسکے جوشاندہ کا پینا عضل کے کوفتہ ہو جانیکو فائدہ کرتا ہے جو کوفتگی اوس گوشت میں پہونچی ہو جو عضل سے علاقہ رکھتا ہے یا اطراف عضل میں پہونچی ہو۔ کبھی فودنج کا ضماد عرق النسا کے درد پر لگایا جاتا ہے پس جلد کو جلا دیتی ہے اور مزاج عضل کا بدل دیتی ہے اور مادہ کو اندرون بدن سے کھینچ لاتی ہے جسوقت فودنج کا استعمال تنہا کیا جاے بعد ماء الجبن چند روز درپے بلاناغہ داء الفیل و درد والی کو فائدہ کریگی۔ اور فودنج جو بنام حلیحون مشہور ہے جسوقت پلائی جاے تشنج کو فائدہ کرتی ہے اور نقرس کیواسطے اسکا طلا کیا جاتا ہے بسبب سرخ کر دینے جلد کے نفع کرتی ہے۔ فودنج کا پینا جذام کو فائدہ کرتا ہے اور یہ فائدہ فقط تحلیل کیوجہ سے نہیں ہے بلکہ تقطیع اور تلطیف فودنج کی بھی اسکا سبب ہے۔ **اعضاے سر** کانکے کیڑوں کو قتل کرتی ہے اور درد کو پیدا کرنیکی بھی یہ میں قوت ہے۔ فودنج کوہی منہ کے قروح کو فائدہ کرتی ہے اور فضول کو دونوں تھنوں کی طرف سے گرا دیتی ہے اور جلی ہوئی فودنج کی وہ قسم جسکا جلانجون نام ہے مسوڑھے کو مضبوط کر دیتی ہے **اعضاے نفس** جوشاندہ اسکا التہاب نفس کو فائدہ کرتا ہے اور یہ قوی دوا ہے کہ اخلاط غلیظ بالزوجت کو سینہ اور پھیپھڑے سے نکالدیتی ہے خصوصاً اگر انجیر کے ساتھ کھائی جاے اور پسلیوں کے درد کو فائدہ کرتی ہے اور فودنج کوہی سال تر میں زیادہ قوی ہے اور جلانجون بھی یہ سب فعل کرتی ہے جلانجون پر سرکہ چھڑکا جاتا ہے اور بہت جلد و تھوڑے زمانہ سرکہ چھڑکنے کے بعد اوسکو لیکر جب آدمی کو غش آتا ہے اوسکو سونگھاتے ہیں پس ہوش میں آجاتا ہے اور فودنج التیس خفقان کو نفع کرتی ہے **اعضاے غذا** قلت اشتہا اور ضعف معدہ کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً فودنج کوہی اور ہچکی آنیکو بند کر دیتی ہے اور بیماران یرقان کو فائدہ کرتی ہے بسبب اپنی جلا اور تلطیف کے سدہ اور یرقان

ہو یا صفراوی اور اسی طرح جوشاندہ اسکا کبھی فودنج کوہی کے آبجوش سے
یرقان کے مرض میں نہلاتے ہیں پس یہ فالج کو ہٹا دیتی ہے۔ اگر اسکو انجیر کے
ساتھ کھائیں استسقا کو فائدہ کرتی ہے فودنج کوہی اشتہائے طعام بڑھاتی ہے
سلاقہ اسکا استسقا کو فائدہ کرتا ہے۔ اور جلا بخون متلی میں سکون پیدا کرتی
ہے۔ فودنج کوہی قے دہی میں ڈالکر طحال پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہے پس اسکو
گھٹا دیتی ہے اسیطرح فودنج الیس بھی یہی اثر کرتی ہے فودنج کی منفعت
خفقان معدی اور کرب معدی اور متلی میں زیادہ ہے **اعضائے نفض**
جوشاندہ اسکا ادرار بول کرتا ہے اور مروڑ کو اور حیض کو فائدہ کرتا ہے اور اگر سلم
اسکو کوٹ ڈالیں یا جوش دیں اور شہد ملا کر پئیں جنین کو قتل کرتی ہے اور ادرار حیض
کرتی ہے کبھی بلغم کو بھی دور کرتی ہے اور بعض طبیبوں نے کہا ہے کہ فودنج اپنی قاطع
باہ ہے خصوصاً فودنج صحرائی اور احتلام کو منع کرتی ہے فودنج صحرائی دست آور ہے
مگر اسکی دست آوری اچھی طور پر ہوتی ہے جو مناسب بحال طبیعت ہو اور رحم کو
نفع کرتی ہے اور چھوٹے چھوٹے کیڑوں کو قتل کرتی ہے خصوصاً فودنج صحرائی اور
فودنج کوہی مرار سیاہ کی مسہل ہے مقدار شربت اٹھارہ قیراط جو بخیسنا ہو دودھ
ہوا جلاب ہے ہمراہ اور اس فعل کو بھی فودنج صحرائی بھی کرتی ہے اور یہ سبب
فعل اسوقت قوی ہو جاتے ہیں جبکہ فودنج میں سرکہ اور نقوع کی تلخی ملائی
جائے اور تدبیر صائب یہ ہے کہ پہلے فودنج کو پیسکر اس سرکہ پر چھڑک کر جسمیں
نمک ور یانی ملا ہو بعد اسکے پلائیں جو قسم فودنج کی بنام جلا بخون مشہور ہے خلط
سوداوی کا براہ بول اخراج کرتی ہے اور فودنج صحرائی بھی یہی سبب افعال
کرتی ہے **حمیات** جوشاندہ فودنج کا نزلہ کو مفید ہے اسیطرح مالش اسکے روغن
کی جسمیں فودنج کو جوش دیا ہو **سموم** اگر فودنج کو پئیں یا اسکا ضماد کریں تو کیڑا
ہوام کو مفید ہے اور اسی بارہ میں فودنج کا طلا کرنا فائدہ میں قریب قریب تریاق
دینے کے ہے اور اگر جانوروں کے کاٹنے سے پہلے شراب ملا کر اسکو پئیں سموم
قتالہ کے زہر کو دفع کرتی ہے فودنج کی تیتی کی دھونی ہوام کو بھگا دیتی ہے
اور اگر یہ تیتی بچھائی جائے جب بھی یہی فعل کرتی ہے فودنج صحرائی بچھو کے
کاٹنے کو مفید ہے اور فودنج کوہی اگر اسکا سلاقہ ہمراہ جوشاندہ کے پیا جاوے
درندہ جانوروں کا کاٹنے کو نفع کرتا ہے ۔

فاطریا ایک تریاکی دوا ہے **سموم** خوران کے زہر کو اور ہوام کے کاٹنے کو شربا پانی کے ہمراہ
پلانیسے نفع کرتی ہے اسیطرح دھتورہ کے کھانیکو مفید ہے اور کلانی ہرون کو ۔

فادوانیا اہل مغرب اسکو عود الصلیب بھی کہتے ہیں **ماہیت** نر اور مادہ دو نوع
طرح کی ہوتی ہے اور نر کی شناخت یہ ہے کہ سپید جڑیں موٹی مثل انگلیوں کے
ہوتی ہیں چھلکے میں بان بیٹھتی ہیں اور مادہ قسم فادوانیا کی جڑیں گرہ دار منشعب
اور بہت سے شعبے جڑ میں نکلے ہوئے اور شاخیں بھی اسیطرح کثرت سے جو
نظر آتا ہے **طبیعت** گرم ہے مگر زیادہ گرمی نہیں ہے **افعال و خواص** اس میں تجفیف
ہے اور قبض ہمراہ تحلیل کے اور تلطیف اور تقطیع اور جلا بھی ہے اور جب ایک
ساعت چبائی جائے چبانیکے بعد تیزی اور گرفت زبان کی پیدا کرتی ہے **زینت**
سیاہ نشان جلد کے صاف کر دیتی ہے **آلات مفاصل** نقرس کو مفید ہے
اعضائے سر مرگی کو مفید ہے یہانتک کہ اسکا لٹکانا مرگی کو دور کرتا ہے اور
اسکے لٹکانے کا تجربہ مرگی کے بیمار پر جب کیا گیا ہے طبیبوں نے اسکو مرگی کے بیخ
میں اسقدر موثر پایا کہ جب تک بیمار کے بدن پر لٹکی رہتی تھی دورہ نہیں ہوتا تھا
اور جب اسکو الگ کر لیا پھر دورہ شروع ہو جاتا تھا اس تجربہ کو بہودی نے بیان
کیا ہے ۔ فادوانیا کے بیج کی دھونی لینے سے اور جنون اور مصروع کو فائدہ ہوتا ہے
اور اسکے مرض کو دور کرتی ہے اسیطرح جب اسکا بیج کالقند کے ہمراہ ملایا جاوے
بخوبی نفع کرتا ہے میں کہتا ہوں کہ شاید یہ بیج فادوانیا کے رومی کی ایک قسم ہو اسلیے
کہ جو ہمارے ملک میں ہندوستان سے آتی ہے اسکو زیادہ اثر اس میں نہیں ہے
اور پندرہ دانہ اسکے بیج کے حب الآس یا شراب کے ساتھ ملائے جاتے ہیں
کابوس کو نفع کرتے ہیں **اعضائے غذا** جب کچھے شربتوں کے ہمراہ فادوانیا کو
دیکر پلائیں جو کہ معدہ پر پرورش کر رہے ہوں انکو منع کرتی ہے اور طبیعت
میں حبس پیدا کرتی ہے اور بیج اسکا معدہ کو قوی کرتا ہے اور معدہ کے درد
میں سکون پیدا کرتی ہے اور معدہ کی لذع میں سکون ہو جاتا ہے اور فادوانیا کی جڑ
یرقان کو فائدہ کرتی ہے اور سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتی ہے **اعضائے نفض** جیسا کہ
خلط ہے مدرات طلا ہے میں خون حیض میں حرکت پیدا کرتی ہے اور اسکے پینے سے ادرار
بول بھی ہوتا ہے جب اسکے بیج کے پندرہ دانہ شراب یا ماء العسل میں ملا کر پئیں
اختناق رحم کو فائدہ کرتی ہے اور اگر بارہ دانہ اسکے شراب میں ملا کر پئیں خون حیض
کو قطع کر دیتی ہے اور اگر وہ عورت جسکو خون ولادت آرہا ہو اسکی جڑ سے بقدر ایک
لوزہ کے پلائی جاوے فضول نفاس سے اوس عورت کو پاک کردیگی اور اسی طرح یہ
فضول کا ادرار ہو جاویگا ۔ اسکی جڑ بقدر ایک لوزہ کے درد گردہ اور مثانہ کو
فائدہ کرتی ہے اور جوشاندہ اسکا شراب میں قبض شکم پیدا کرتا ہے اور ادرار کرتا ہے

فرفخ یہ وہی خرفہ ہے جسکا بیان بقلۃ الحمقا کے لغت میں ہو چکا ہے ۔
فطر بکسر فا وطائے مہملہ ساکن آخر میں رائے مہملہ ہے جسکو ہندی میں کھمبی چھتری کہتے ہیں
ماہیت یہ نبات برسات میں دیواروں وغیرہ کی جڑ میں اوگتی ہے شکل اسکی
جیسے نصف انڈا اونٹا ہوا **اختیار** بہتر اسکی وہی قسم ہے جو بنام قلاعی مشہور ہے
کہ اوسکے کھانیسے کوئی آدمی نہیں مرا اگر اوسکے کھانیسے ہیضہ کی ابتدا ہو گئی ہے
جب اوسکو خشک کرنیکے بعد استعمال کریں اوسکی خرابی کم ہو جاتی ہے **طبیعت**
آخر سوم میں گرم ہے اور اسی کے قریب سیمین رطوبت بھی ہے خلط غلیظ اور خراب
پیدا کرتی ہے اصلاح اوسکی یہ ہے کہ تازہ امرود یا خشک مرود اور فودنج کوہی کے
ہمراہ اسکو اوبال لیں اور اسکے کھانیکے بعد نبیذ قوی کو پی جائیں **اعضائے سر**
خدر اور سکتہ پیدا کرتی ہے **اعضائے نفس** جو شخص اسکے کھانیسے نہ مرے
اختناق میں گرفتار ہوتا ہے خصوصاً اوس قسم کے کھانیسے جو قاتل ہے **اعضائے غذا**
جو شخص اسکے کھانیسے نہ مرے وہ ہیضہ میں گرفتار ہوتا ہے اگر بکثرت اسکا استعمال
کرے نظر بدشواری ہضم ہوتی ہے اور کثیر الغذا ہے جو قسم اسکی قاتل ہے اوس سے غشی پیدا
ہوتی ہے اور رکتہ تا حالیسنہ نکلتا ہے **اعضائے نفض** عسر بول پیدا کرتی ہے **سموم**
ایک قسم اسکی جو زہر قاتل ہے وہ وہ ہے جو ایسی جگہ اوگتی ہے جہاں کو ہیریا و زار
چیزیں پڑی ہوں اور عفونت اور بدبو کی چیزیں اوس مقام پر ہوں یا نزدیک کسی سانپ کے سوراخ
ہو یا کسی کے یا اون درختوں کے نزدیک جنکی خاصیت میں ہلاکت ہو جب
نظر اونکے قریب ہوگے اور اسکو خراب کردیں مثل درخت زیتون کے فطر سمی کی علامت
یہ ہے کہ اوسکے اوپر ایک رطوبت بالزوجت اور متعفن ہوتی ہے اور تغیر اور تعفن اوسمیں بہت جلد
آجاتا ہے اور جو اوسکو کھائے اوسکو ضیق النفس اور غشی عارض ہوتی ہے اور علاج اوسکا
مقطعات پلانیسے اور سکنجبین ہمراہ فودنج کے اور کبھی نطرون کھلانیکے بعد قے آوری جاتی ہے
فجل بضم فا اور سکون جیم ولام جسکو ہندی میں مولی کہتے ہیں **ماہیت** یہ ایک مشہور
چیز ہے اسکے سب اجزا میں سے زیادہ تر قوت اسکے بیج میں ہے اوسکے بعد چھلکا مولی
کا پھر پتہ اسکے بعد مولی کا جرم اور روغن تربت مثل رینڈی کے تیل کے ہے گو مولی
کے تیل میں حرارت اوس سے زیادہ ہے جنگلی مولی تمام اوصاف میں مثل متعارف
مولی کے ہے لیکن جنگلی مولی کی قوت زیادہ ہے **اختیار** زیادہ تر قوی مولی کا بیج ہے
اور اوبالی ہوئی مولی میں غذائیت زیادہ ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں حار
رطب ہے اور مولی کا بیج تیسرے درجہ میں گرم ہے **افعال و خواص** لدر ریاح
ہے لیکن مولی کا بیج ریاح کی تحلیل کردیتا ہے اور اسمیں تلطیف قوی ہے

خصوصاً مولی کے بیج میں اور جنگلی مولی میں التہاب پیدا کرنیکی قوت ہے
اور اوبالی ہوئی مولی کی غذائیت زیادہ ہے اسلیے کہ حرافت اوسکی اوبالنے
سے جدا ہو جاتی ہے مولی کی غذا بلغمی ہے اور تھوڑی بھی بنتی ہے اور جرم اسکا بہت
جلد متعفن ہو جاتا ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ اسمیں سفرتیں بہت ہیں
اس مولی کا پتہ جو فصل بہار میں پیدا ہوتی ہے اگر اوبال کر زیت اور مری کے ساتھ
کھایا جائے زیادہ غذا دیگا بہ نسبت مولی کی جڑ کے **زینت** اگر مولی کو آرد
شلیم ملا کر بابخورہ پر لگائیں بال اوگا دیگی اور اگر شہد ملا کر اسکا ضماد کریں
قروح خبیثہ اور قروح لثیہ کو جڑ سے اوکھاڑ دیگی مولی کا بیج سرکہ ملا کر خنازیر کے
قرحہ کو تمام و کمال مٹا دیتا ہے اسیطرح داد پر لگایا جاتا ہے **آلات مفاصل**
مولی کا بیج مفاصل کے دردان اور چھپک کو دور کر دیتا ہے اور وجع مفاصل کیواسطے
کی بھی چیز ہے **اعضائے سر** مولی سر کے درد اور دانتوں کو اور جبڑے کو مضر ہے
اور مولی کا عصارہ اور اسکا روغن کا عفن جو ہوا بھر گئی ہو اوسکو بہت
مفید ہے **اعضائے چشم** آنکھ کو مضر ہے لیکن اگر اسکا پانی آنکھ میں ٹپکایا جائے
جلا پیدا کرتا ہے اور جو نشان کور کے نیچے پڑ جاتے ہیں انکو دور کر دیتا ہے ابن
ماسویہ نے کہا ہے کہ مولی کی پتی کا پانی بصارت کو تیز کرتا ہے **اعضائے نفس**
جوشاندہ اسکا پانی کھانسی میں پلانیکے لائق ہے اور جو کیموس غلیظ سینہ میں
پیدا ہوا اوسکی اصلاح کرتا ہے مولی اس اختناق کو فائدہ کرتی ہے جو فطر قاتل
کے کھانیسے عارض ہو اور اگر سکنجبین ملا کر جوش دیکر پلائیں اور پھر اوس سے قے کی جائے
خناق کو فائدہ ہوگا اور اسمیں باوجود اس فائدہ کے حلق کی مضرت بھی ہے مولی
دودھ کو بھی بڑھاتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے ڈکار پیدا
کرتی ہے اور بعد طعام کے اگر مولی کھائی جائے شکم کو نرم کر دیتی ہے اور غذا کو نفوذ
کر دیتی ہے اور قبل کھانیکے اگر مولی کھائی جائے غذا کو معدہ کی دیر میں ٹھہراتی ہے اور
اوسکو قعر معدہ میں بخوبی ٹھہرنے نہیں دیتی اسیواسطے قے کرنا آسان ہو جاتا ہے
خصوصاً مولی کا چھلکا سکنجبین ملا کر اور ہیلو اور طحال کو مولی کا ضماد مفید ہے مولی کا
بیج سرکہ ملا کر اچھی طرح سے گلا دیتا ہے اور ورم طحال کی تحلیل کر دیتا ہے ابن
نے کہا ہے کہ اگر مولی بعد طعام کے کھائی جائے غذا کو ہضم کر دیتی ہے خصوصاً مولی
کا پتہ۔ مولی کے پتے کا پانی جگر کے سدوں کی تفتیح کرتا ہے اور یرقان کو دور کر دیتا
ہے بعضوں نے کہا ہے کہ مولی کا پتہ ہاضم ہے اور مولی کا جرم متلی پیدا کرتا ہے اور مولی کا
بیج نفخ کی تحلیل کرتا ہے اور طعام کے نکلجانے میں سہولت پیدا کرتا ہے اور اشتہا کو

بڑھاتا ہے درد جگر کو دور کرتا ہے اور پانی اسکا استسقا کیواسطے اچھی چیز ہے **سموم** سانپ کے کاٹنے کی مفید دوا ہے اور شراب ملا کر اوس سانپ کے کاٹنے پر وضع ہے جسکا حشرہ نام ہے مولی کا بیج بھی سموم اورام کو نفع کرتا ہے اور اگر مولی کو چاک کر کے بچھو پر رکھیں بچھو مرجائیگا اور مولی کا پانی بھی اسی طرح ہے مین مجرب دیکھا ہے بیس زیادہ قوی پایا گیا اگر بچھو اس شخص کو کاٹے جسنے مولی کھائی ہو بچھو ضرر نہ کریگا

فستق بفتح فا و سکون سین پستہ کو کہتے ہین **طبیعت** کہتے ہین کہ اخروٹ کی زیادہ اسمین گرمی ہے اور یہ گرمی آخر درجہ دوم مین ہے جسمین رطوبت ہے اور بعضون نے خیال کیا ہے کہ یہ سرد ہے اور بیشکلسنے خطا کی ہے **خواص** سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتا ہے بسبب اپنی تلخی اور عطریت کے اور اسمین کسیقدر بکٹھلاپن بھی ہے غذائیت اسکی تھوڑی ہے **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے عمدہ چیز ہے خصوصاً شامی پستہ جو حب صنوبر کے مشابہ ہوتا ہے اسلیے کہ اسمین تلخی کے ہمراہ بکٹھلاپن ہے سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتا ہے بسبب اپنی تلخی اور عطریت کے اور خاص جگر کو نفع کرتا ہے منافذ غذا یعنے جن راہون سے غذا آتی جاتی ہے انکو کھولدیتا ہے پستہ کا روغن اوس درد جگر کو فائدہ کرتا ہے جو رطوبت اور غلاظت سے پیدا ہو ایک کہنے والیکا یہ بھی قول ہے کہ پستہ مین معدہ کیواسطے زیادہ مضرت پائی اور نہ منفعت اور مین کہتا ہون بلکہ پستہ متلی کو اور معدہ کے تقلب یعنے الٹ پلٹ کو فائدہ کرتا ہے اور معدہ مین قوت پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض** نہ ملین ہے نا قابض **سموم** ہوام کے کاٹنے کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً شراب قوی مین ملاکر

فسافس بفتح فا و سین و الف و کسرہ فاے دوم آخر مین سین مہملہ جسکو ہندی مین کھٹمل کہتے ہین **ماہیت** یہ ایک جاندار چیز مثل قرادے کے ہے بغیر پر کی اور رنگ کی ملک شام مین مشہور ہے تخت اور چارپائی وغیرہ مین پیدا ہوتا ہے اور شاید یہ وہی جانور ہو جو ہمارے ملک مین بنام کھٹمل مشہور ہے **اعضاے نفس** جب سرکہ اور شراب ملاکر پیا جاے حلق مین اگر جونک لپٹی ہو اسکو نکال دیگا **اعضاے نفض** اگر اسکو سونگھائین تو اختناق رحم کو نفع کریگا اور بیہوش ہوش مین آجائیگی اور اگر اسکو پیسکر ذکر کے سوراخ مین رکھین عسر بول کو دور کر دیگا **حمیات** اگر سات عدد کھٹمل لیکر باقلا مین بھر کر قبل شروع ہونے نوبت کے نگل جائین جو تپ لرزہ اور بخار کو نفع کریگا **سموم** اگر کھٹمل تنہا بدون باقلا کے نگل جائین ہوام کے کاٹنے سے نفع کریگا۔

فار آخر مین راے مہملہ ہے ہندی مین چوہا کو کہتے ہین **زینت** چوہیکا خون مسونکو گرا دیتا ہے اور چوہے کی مینگنی بالخورہ پر لگانا نہیں نفع کرتی ہے خصوصاً اگر شہد ملا کر لگائی جاے اور اس سے بھی زیادہ جب نفع کرتی ہے کہ جلی ہوئی مینگنی سرکہ ملا کر لگائی جاے **اعضاے سر** اگر چوہے کو بھون کر خشک کر ڈالین وہ تھوڑی مقدار اوسکی لڑکے کو کھلا دین منہ سے جو لعاب زیادہ جاتا ہو اوسکو بند کر دیگا **اعضاے نفض** اگر چوہے کی مینگنی کندر اور اود ماء ملا کر پلا دین پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیگا پھر اگر اسکا حمول شیاف بنا کر لین لڑکے کے پیٹ کو جاری کر دیگا اور اگر اسکو پانی مین جوش دیکر اوسی پانی مین آبزن کرین عسر بول کو نفع کریگا **سموم** اکثر آدمی اس قول پر متفق ہین کہ اگر اسکا پیٹ چاک کر کے بچھو کے ڈنک مارے ہوے مقام پر رکھین نفع کریگا

فرس بفتح فا و راے مہملہ آخر مین سین مہملہ ہندی مین گھوڑا اسکو کہتے ہین۔ **خواص** گھوڑے کی لید مین وہی اثر ہے جو گدھے کی لید مین ہے **اورام و بثور** جلد مہر یعنے بچہ اسکے جلا کر اور پانی ملا کر بثور پر ملا کرین انکو بیٹھا دیتا ہے یعنے اون کا مادہ خشک ہو جاتا ہے یا فاسد مادہ کو متفرق کر دیتا ہے۔ **اعضاے سر** کہتے ہین کہ سوار ہی کے گھوڑے کی لید اگر کوٹ کر سرکہ ملا کر پلائی جاے تو اسکو دور کر دیتی ہے **اعضاے نفض** گھوڑیکا پستہ بالخصوص سعال کہنہ اور قروح ریہ کو نفع ہے

فغیلا فیوس ایک گھاس ہے **ماہیت** یہ بخور مریم ہے اور طیشا کی ایک قسم ہے **خواص** قوت اسکی تنقیہ کرنیوالی بسبب جلا اور تقطیع کے ہے اور تفتیح اور تحلیل ہے پسینہ زیادہ لاتی ہے اگر اسکی جڑ پلائی جاے اور ادرار کرتی ہے **زینت** اگر تین [illegible] مثقال اسکو کرین تین مثقال سے زیادہ [illegible] اور اسکے پلانیکے بعد وہ جب ہو کر لیٹ رہین اور بہت سے کپڑے اوڑھ لین تاکہ خوب پسینہ نکلے برنگ مرہ یعنے زرد ہو جڑ اسکی جلا اور صاف کر دیتی ہے اور جھائین کو دور کر دیتی ہے جوشاندہ اوسکا اوس شقاقلو نفع کرتا ہے جو برد و شدت عارض ہو اور اسی طرح جوزیت کہ اسکی جڑ کو خالی کر کے اوسمین بھر کر خاکستر گرم پر رکھکر گرم کیا جاتا ہے **اورام و بثور** اسکی جڑ بعض یسون کو دور کر دیتی ہے اور اسکا عصارہ صلابات اور ورم طحال اور خنازیر کی تحلیل کرتا ہے اور جراحات تر ہون یا خشک ہون اور حصف یعنے گرمی دانہ کو فائدہ کرتا ہے **جراح و قروح** اگر اسکی جڑ پیسکر یا شہد مین ملا کر یا تنہا استعمال کیجاے جراحات کو اچھا کرتی ہے بشرطیکہ کہنہ نہو گئے ہون اور اگر اسکا جوشاندہ سر پر ڈالا جاے سر کے عرق کو فائدہ کرتا ہے **آلات مفاصل** ابہام سے عصاب و نقرس کو بطور ضماد کے فائدہ کرتا ہے **اعضاے سر** اگر شراب مین داخل کیجاے مستی بہ اندازہ زیادہ لاتی

ہر کبھی اسکے پانی سے دماغ کے صاف کرنیکے واسطے ناس لیجاتی ہر اور اگر اسکا جوشاندہ سر پر ڈالا جاے اون قروح کو فائدہ کرتی ہر جو سر مین ہین اور درد سر بارد مین سکون پیدا کرتی ہر **اعضاے چشم** اسکا پانی شہد ملا کر اگر آنکھ مین لگایا جاے جو پانی آنکھ مین اوترتا ہو اوسکو فائدہ کریگا اور ضعف بصارت کو مفید ہے اسیطرح اگر اس پانیسے ناس لین **اعضاے نفس** بعض آدمی اسکی جڑ ربو کے بیمار کو پلاتے ہین **اعضاے غذا** سرکہ ملا کر تلی پر اسکا لیپ کیا جاتا ہر۔

اعضاے نفض جسوقت اسکو اور دمالی کے ہمراہ پین سہل بلغم ہوگی اور کیموس [illegible] کو نکالے گی حیض کا ادرار پلانے اور حمول کرنیسے بھی کرتی ہر اور بعضون نے کہا ہر کہ فقط اوسکے اوپر چلنے سے اسقاط کرتی ہر اگر عورت کی گردن یا بازو پر مضبوط باندھی جاے حمل کو منع کرتی ہر اور حمول اسکا صوف کے ذریعے سے اسہال تخم بند کرنے کیواسطے کیا جاتا ہر اور اسیطرح اگر ناف اور مراق اور [illegible] پر اسکو لگائین طبیعت کو نرم کرتی ہر اور جنین کو گرا دیتی ہر یہ دوا جنین کو بقوت قتل کرتی ہر اور عصارہ اسکا قتل جنین مین زیادہ قوی ہر اور اگر اسکا پانی سرکہ ملا کر اوس مقعد پر رکھین جو اونچی ہوگئی ہو اوسکو اندر کیطرف کھینچ لیجائیگی عصارہ اس کا اون رگون کا منہ کھول دیتا ہر جو مقعد مین ہین اور حیض اسکے پلانے اور حمول کرنیسے ادرار حیض کرتی ہر اگر اسکی جڑ پانی یا درہم شہد ملا کر پلائی جاے سہل قوی ہر مقدار شربت چار درہم ہر جو برابر ایک تولہ دو ماشہ کے ہر

سموم شربت ملا کر دیتے [illegible] سموم کیواسطے پلائی جاتی ہر خصوصاً [illegible]

فقاع بضم فا و فتح قاف مشدد آخرمین عین مہملہ ہر جسکو ہندیمین [illegible] کہتے ہین **اختیار** بہتر وہی فقاع ہر جو خمیر جواری یعنے میدہ کی روٹی اور پودینہ اور کرفس کو ملا کر بنایا گیا ہو اسلیے کہ جو فقاع خمیر مطبوخ سے بنائی جاتی ہر وہ [illegible] جیسے گوندھے ہوے آٹے کی روٹی سے بنائی جاے **افعال و خواص** نفاخ ہے اخلاط ردی پیدا کرتی ہر غذا اسکی خراب بنتی ہر اسکا ضرر [illegible] اعضاے عصبی کو اسقدر ہر کہ اگر ہاتھی دانت اسمین بھگویا جاے اوسکو نرم ایسا کر دیتی ہے کہ پھر اوس سے جو چاہین بنالین جو فقاع خمیر جواری اور کرفس اور پودینہ سے بنائی جاتی ہر کیموس اسکا جید ہوتا ہر اور گرم مزاج والونکو مفید ہر **آلات مفاصل** پٹھے کو بہت مضر کرتی ہر **اعضاے سر** حجاب ہاے دماغ کو مضر ہر **اعضاے غذا** گرم معدہ کیواسطے بہتر غذا ہر **اعضاے نفض** جو سے بنی ہوئی فقاع ہر وہ ادرار بول کرتی ہر۔ اور مثانہ اور گردہ کو ضرر پہونچاتی ہر۔

فسور یقون یہ دوا ترکھجلی کیواسطے بنائی جاتی ہر مردا سنگ ورد چند اوسکے قلقدیس دونون کو بہت پرانے سرکہ مین خوب پیسکر نئے برتن [illegible] کے برتن مین گل حکمت کرکے چالیس دن اوسکو گوبر مین دفن کردین **خواص** قلقطار سے اسمین تخفیف زیادہ ہر باوجودیکہ [illegible] اسمین بہت کم ہر پس یہ لطافت زیادہ رکھتی ہر جراحات وقروح ترکھجلی کو دور کردیتی ہر اور خشک کھجلی

حرف صاد

حرف صاد مہملہ سے جو دوائین شروع ہین اونکا بیان۔

صندل جسکو ہندیمین چندن کہتے ہین **اختیار** جالینوس اور ابن ماسویہ کہتا ہر کہ صندل سرخ کی قوت زیادہ ہر اور بعضون نے کہا ہر کہ سپید صندل زیادہ قوی ہر **طبیعت** آخر درجہ دوم تا درجہ سوم سرد ہر اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **خواص** مادہ کی کشش کو منع کرتا ہر خاص کر سرخ صندل اورام گرم اورام کی تحلیل کرتا ہر خصوصاً صندل سرخ اور حمرہ پر طلا کیا جاتا ہر **اعضاے سر** درد سر کو مفید ہر **اعضاے صدر** جو خفقان تپون مین عارض ہوتا ہر اسکو پلانے اور طلا کرنیسے نفع کرتا ہر **اعضاے غذا** معدہ گرم کے ضعف کو طلا کرنیسے نفع کرتا ہر اور پلانیسے بھی **حمیات** گرم تپ انکو نفع کرتا ہر خصوصاً اسکی سپید قسم

صدف بفتح صاد و دال مہملہ آخر فاے سعفص ہر ہندیمین سیپ کہتے ہین **خواص** صحرائی صدف کا گوشت اگر پیسکر بدن پر لگایا جاے بالقوت تجفیف کرتا ہر جلی ہوئی سیپ جسکا رنگ بنفشئی ہو اسمین منتی پیدا کرنے اور جلا کرنیکی قوت ہر اور اسکی قوت جلی ہوئی سنطس کی ہر اور تمام اجزا اسمین سیپ کے [illegible] ہڈیون کی کرچین اندر سے کھینچ لینیکی قوت ہر جب بجنسہ اسکا استعمال کیا جاے **زینت** سب پرت سیپی کے اور سب چھلکے جسوقت جلا ڈالے جائین بہق کی جلا کرینگے اور اسی طرح بے جلی ہوئی سیپی سیل کو جذب کرلیتی ہے اگرچہ بڑی نوک کیون نہو بنفشی رنگ کی سیپ جسوقت زینت مین پکائی جاے اور پھر وہی روغن زینت یا روغن لگایا جاے بالون کو گرنیسے محفوظ رکھیگی **اورام و بثور** گھونگھے کا لعاب جسم جسکو سدیہ بھی کہتے ہین کندر اور [illegible] ملا کر جب شہد کے قوام مین ہو جاے اسکو ان اورام پر لگائین جو کانون کی جڑ مین ہون اونمین خشکی پیدا کریگا اگرچہ ان اورام مین اندر اورام کے اندر تک رطوبت سمائی ہو مگر یہ دوا جب بھی شفا دیگی **جراح و قروح** جلی ہوئی وہ سیپ کا

رنگ بنفشئی ہو قروح میں جلا پیدا کرتی ہے اور انکو پاک کر دیتی ہے اور اندمال کر دیتی ہے اور صدف سوختہ نمک ملا کر آگ سے جلے ہوئے مقام پر اگر چھڑکی جائے اور اتنی دیر اوسے رہنے دیں کہ خشک ہو جائے نفع کریگی اور ہر ایک طرح کی جلی ہوئی سیپ ترکھجلی کو نفع کرتی ہے۔ اور صدف مع اپنے گوشت کے جراحات کو مفید ہے خصوصاً وہ زخم جو پٹھے پر ہوں اور طریقہ استعمال کا یہ ہے کہ صدف کو کندر اور مرکے ساتھ پیس کر العین پر جراحات میں چپک جائیگی اسیطرح غبار رنگ آسیا کے ساتھ ملا کر استعمال کیجاتی ہے جالینوس نے مسلم گوگنگھے کا بھی ایسا ہی تجربہ کیا ہے **آلات مفاصل** صدف نقرس کے درد اور نقرس کے اورام پر اگر مسلم پیسکر ضماد کیجائے مفید ہوتی ہے اور اسیطرح جلا اورام مفاصل پر لگائی جاتی ہے **اعضاے سر** بنفشئی رنگ کی سیپ جلا کر اسکا منجن دانتوں میں جلا پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر نمک کے ساتھ ملائی جائے اور اگر سیپ کو بجنسہ سرکہ میں پیسیں نکسیر کو روکتی ہے **اعضاے چشم** جسوقت روئیں ہر ایک سیپی کے مع گوشت کے دھو کر سرمہ اوس سے عمل کیے جائیں پلکوں کی گندگی اور بیاض چشم یعنے پھلی کو گھلا دیتی ہے جسوقت گوشت اوس سیپ کا جو بنام طیلس کہنہ مشہور ہے جلا کر اور قطران ملا کر سمیں اور پلکوں پر لگائیں زیادہ بال وگنے نہ پائینگے۔ جو رطوبت فاسد … پر ہوتی ہے وہ پلکوں کے اوس بال کو چپٹا دیتی ہے جو اوٹ گیا ہو گوگنگھے کی دوا جسکا ابھی بیان ہوا ہے بقول بعض لوگوں کے اگر اسکو پیشانی پر طلا کریں جو مواد آنکھ کی طرف ریزش کرتے ہوں اون کو روکیگی اور پلکوں کے بالوں کو بھی چپٹا دیگی **اعضاے غذا** گوشت اس صدف کا جو بنام فرفیر مشہور ہے معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے اور صدف گوشت ناپختہ اور نہ بھنے ہوئے … میں سکون پیدا کرتے ہیں بنفشئی رنگ کی صدف جسوقت سرکہ میں پیسکر پلائی جاے طحال کو لاغر کر دیتی ہے اور جسوقت استسقاء میں صدف کا ضماد کیا جاتا ہے تو جبتک وہ سیپ کی ہو نگی نہ چھوٹیگی اور مناسب ہے کہ جب نکلے دیکھو چھوٹ کر بیگرے چھڑائی نہ جائے صحرائی صدف اس … میں قوی ہے اسلیے کلاوے میں تخفیف زیادہ ہے **اعضاے نفض** بنفشئی رنگ کی صدف کا گوشت ملین طبیعت نہیں ہے اور جس صدف کا … اگر تازہ کھائی جائے ملین شکم کی ہوگی خصوصاً اگر اسکا شوربا کھایا جائے اسیطرح چھوٹی چھوٹی سیپ کا شوربا بھی ملین ہے بنفشئی رنگ کی صدف سے اگر دھونی عورتوں کو دیجائے جنکو اختناق رحم ہے نفع کریگی اور یہ دھونی مشیمہ کو بھی نکال دیتی ہے جس صدف کی بو عطر ہو اوسکی دھونی اور صدف بابلی قلزمی جو ساحل و کنارے دریا پر ہوتی ہے اوسکی دھونی بھی اختناق رحم کو مفید ہے اور مرگی والوں کو بروقت دورے کے بھی بے ہوشی ہوش میں لاتی ہے اور اس صدف کی دھونی جسمیں جند بیدستر کی بو آتی ہے صدف کا حوال درار حیض بھی کرتا ہے۔ ایک شخص نے کہا ہے کہ جو صدف بنام فوجیلا مشہور ہے اگر اوسکو مسلم جلا کر خاکستر … وسے بسترو فلفل سپید اوس میں ملائی جائے اوسکا استعمال ون قروح کو فائدہ کریگا جو امعا میں پیدا ہوں جب تک وہ قروح تازہ ہوں اور انمیں عفونت نہیں آگئی ہو اور یہ قطع … تراہو۔ اور وزن اس کی دوائے مرکب کا یہ ہے کہ خاکستر صدف چار جز اور خاکستر … دو جز فلفل سپید ایک جز سب ملا کر طعام پر چھڑکیں اور شراب میں پلائیں بھی دوا شفا دیتی ہے **سموم** گوشت صدف کا دیوانہ کتے کے کاٹنے سے فائدہ کرتا ہے۔

صمغ بفتح صاد و میم آخر میں غین معجمہ جسکو ہندی میں گوند کہتے ہیں **اختیار** بہتر وہی گوند ہے جو عربی ہو اور صاف ہو اور باریک ٹوٹے ٹکڑے اسمیں ملے ہوں **طبیعت** گوند کے جملہ اقسام گرم ہیں **افعال و خواص** قابض ہے مغری ہے ہمراہ تخفیف و تقویت کے اور اقاقیا کا گوند زیادہ تر قوی ہے اسیواسطے تریاق میں پڑتا ہے **اعضاے نفس** کھانسی جو گرمی سے ہو اوسمیں نرمی پیدا کرتا ہے اور یہ قروح کے ضرر کو دفع کرتا ہے آواز کو صاف کرتا ہے **اعضاے غذا** معدہ کو بہت قوی کرتا ہے

صابون … ہے **خواص** قروح ڈالدیتا ہے عفونت پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض** قولنج کو کھول دیتا ہے اور رغام کا مسہل ہے۔

صحنا بفتح صاد و سکون حاے مہملہ و فتح نون فارسی اسکی مہیا نہ ہے **خواص** بہت جلا کرتی ہے اور مجفف ہے خلط ردی پیدا کرتی ہے اور رام و شور ترکھجلی خشک کھجلی پیدا کرتی ہے **آلات مفاصل** وجع اور ک … کو مفید ہے **اعضاے سر** جو گندہ دہنی بسبب معدہ اور فساد معدہ کے پیدا ہوئی ہو اوسکو دور کرتی ہے **اعضاے غذا** رطوبت معدہ کی جلا کر دیتی ہے اور اسکو خشک کر دیتی ہے

صنوبر بفتح صاد و نون وسکون واو و باے موحدہ آخر میں اسے مہملہ **ماہیت** حب صنوبر میں جو کچھ ہکو کہنا تھا باب لحا میں کہہ چکے ہیں اب ہمارا ارادہ کہ صنوبر کے درخت کے کل اجزا میں اسوقت کلام کریں **طبیعت** صنوبر کی یوں جسکو دارچی بھی کہتے ہیں جو بڑی بڑی ہوتی ہے اسمیں قوت زیادہ ہے اور وہ دارچینی صنوبر کی جسکا نام فوتی ہے زیادہ ضعیف ہے **خواص** صنوبر کی اوراق

قبض کثیر ہوا اور جو کیڑے اسمین نکلتے ہین وہ بھی قوت زراریح کی ہین جراح
قروح صنوبر کی بون اون قروح کو فائدہ کرتی ہو جو جلنے سے پیدا ہوا ہو
صنوبر مین قوت اندمال کرنیکی ہو اور اسکی بون مین قبض اسقدر ہو کہ اگر تراش
پر بطور ضماد کے لگایا جائے شفا دیگی صنوبر کے ریشہ کا ذرور گرم پانی سے جلنے کو نفع
کرتا ہو اور اسکی تپی مین الزاق یعنے چسپان کرنیکی قوت ہو کہ زخم کے منھ کو تپی
کا ذرور چسپان کر دیتا ہو صنوبر کی بون جس مقام پر چوٹ لگی ہو اوسکو درست کر دیتی
ہو اور زخم کے منھ کا اندمال کر دیتی ہو اور اسکی تپی اس کام کے زیادہ لائق
ہو اس سبب سے کہ اوسمین رطوبت زیادہ ہو اعضائے سر غرغرہ پوست صنوبر کے
جوشاندہ کا بہت سا بلغم کھینچ لاتا ہو اور سلاقہ اسکے ریشہ کا سرکہ ملا کر حامل اسکے
ہو کر دانتونکے درد کیواسطے اوس سے کلی کیجائے اور جب اسکو سرکہ مین اکلاوہ کر
کلی و غرغرہ کرین بہت سا بلغم یہ کلی نیچے اوتار دیتی ہو اعضائے چشم دھوان اسکا
پلکونکے بال پریشان ہونیکو نفع کرتا ہو اور رکوئے کے شرجانیکو اعضائے نفس دانہ
اسکا پرانی کھانسی کو مفید ہو اعضائے غذا پوست اسکے اور تپی اسکی جو قوت
پیچادرہ جگر کو نفع کرتی ہے اعضائے نفض جب صنوبر جس سکم کرتی
ہو اور پھل اسکا تخم خیار کے ہمراہ طلا مامی شیرا انکے ساتھ پینے سے ادرار کرتا ہو اور قروح
گردہ اور مثانہ کو نفع کرتا ہو اور ریشہ اسکا روانی شکم بند کرتا ہو سموم سبز کیڑے جو صنوبر
مین ہوتے ہین ذراریح کی قوت مین ہین۔

صبر بکسر صاد و سکون بائے موحدہ جسکو ہندی مین ایلوا کہتے ہین ماہیت عصارہ
ہوا عرق خشک کر لیا جاتا ہو رنگ اسکا سرخی اور سبزی کے بیچ مین ہوتا ہو ایک قسم
اسکی سقوطری ہو اور ایک قسم اسکی عربی ہو اور ایک قسم سمجانی ہو ایک قوم نے کہا ہے
کہ اسکا درخت مثل اسن کے ہوتا ہو اور اسکی کچھ اصل نہین ہو اختیار بہتر اسکی
قسم سقوطری ہو جسکے پانی کا رنگ عفرانی ہوتا ہو اور بو اسکی مثل مر کے اور قاص نیچے
درخشان ہوتی ہو جرم اسکا زود شکن ہو اور سنگریزہ وغیرہ سے پاک تا ہو اور صبر عربی
اس سے گھٹا ہوا ہو زردی مین اور روشنی ہو تعمین اور چمک مین مگر بالزوجت ہے
اور سختی اسمین زیادہ ہو اور سمجانی خراب اور بدبو جسکے چھلکے اور پرت گیلے گیلے
اور ترے ہین زردی اسمین بالکل نہین شاذ و سمین چمک ہوتی ہو ایلوا پرانا ہو کر سیاہ
ہو جاتا ہو طبیعت دوسرے درجہ تک گرم ہو اور خشکی اوسی درجہ کی ہو اور بعضون
نے کہا ہو کہ تیسرے درجہ کا گرم خشک ہے اور یہ بات صحیح نہیں افعال و خواص خاصیات
اوسکی قابض ہو اور مجفف بدن ہو خشنید پیدا کرتا ہو اور ہندی ایلوے کے منافع زیادہ

ہین کہ تجفیف بدون لذع کے کرتا ہو اور اوسمین تھوڑا سا قبض بھی ہے
اور لذع اوسکا اتنا کم ہو کہ وہ خراب جراحات مین بھی لذع نہین کرتا از نیت
شہد ملا کر چوٹ کے نشانون پر لگایا جاتا ہو اور بھری مین جو گڑھا پڑ گیا
ہو اوسکا اندمال کرتا ہو اور شراب ملا کر بالونپر لگایا جاتا ہو کہ اوسکے گرنیکو منع کرتا
ہو اور ورام و قبور عانہ اور بول کے مقام پر جو ورم ہون اونکو نفع کرتا ہو خصوصا
اور ورم اون عضل کے جو زبان کے دونون پہنچے مین ہون اگر شراب و شہد
ملا کر استعمال کیا جائے جراح جن قروح کا اندمال دشوار ہو اونکا اندمال کرتا ہو خصوصا جو
قروح پاخانہ و حشیا ماده یا مکانے منفرحہ ملین اور نواصیر کو مفید ہے آلات مفاصل
اوجاع مفاصل کو نفع کرتا ہو اعضائے سر جو فضول صفراوی سر مین ہون
اونکا تنقیہ کرتا ہو جبکہ پیشانی پر طلا کیا جائے اور درد سر مین روغن گل ملا کر
کنپٹی پر لگایا جاتا ہو پیش دسر کو نافع ہوتا ہو اور درد دور کر دیتا ہو ناک و دہن
کے قروح کو فائدہ کرتا ہو ایلوا اون دواؤن مین داخل ہو جو حلق کے گوشت ہو جانیکو فائدہ کرتا
ہین کہ عضل نابکے دونون جانب مین ہین اونکو شراب کے ساتھ اور شہد ملا کر طلا کرنے سے نفع کرتا ہو
طب قدیم مین یہ بیان ہوا ہو کہ صبر مسہل سودا ہو اور مالیخولیا کو فائدہ کرتا ہے اور
صبر فارسی عقل کا تصفیہ کرتا ہو اور قلب کی قوت کو تیز کرتا ہو یعنے دل کی روحانی قوت
کو اعضائے چشم آنکھ کے قروح کو اور آنکھ کی ترکھجلی کو اور آنکھ کے ہر قسم کے درد کو
اور رکوے کی سوکھی کھجلی کو نفع کرتا ہو اور آنکھ کی رطوبات کو خشک کر دیتا ہو اعضائے غذا
فضول صفراوی و بلغمی جو معدہ مین ہون اونکا تنقیہ کرتا ہو جسوقت عرق نہ بقدر ایک
یا نیم گرم پانی کے ساتھ بقدر دو ملعقہ یعنے چمچے کے پیا جاوے اور اشتہا جو باطل ہو گئی
ہو یا خراب ہو گئی ہو اوسکو پھیر لاتا ہو اور کوے مین جو سوزش اور التہاب معدہ کے
خلط صفراوی و بلغمی کیوجہ سے پیدا ہو اوسکی اصلاح کرتا ہو اور کبھی ایلوا صبح اور
شام بقدر دس حبہ یعنے سوا ماشہ کے اپنے مصلح دواؤن مین جو ترشی کر پیا جاتا ہے
پس اسہال شکم کرتا ہو اور طعام کو فاسد نہین کرتا ہو اور کبھی ردائے معدہ مین بھی
ایک ہی وزن کے استعمال سے نفع کرتا سدہائے جگر کی تفتیح کرتا ہو مگر ایلوا جگر کو مضر
بھی ہو اور یرقان کو بہت دست لانیکے دور کرتا ہو اعضائے نفض ذرہ مو خرمی
کی آب گرم کے ہمراہ مسہل ہے اور تین درخمی سے تنقیہ کامل بلا تامل ہو جاتا ہو اور
مقدار معتدل اسکی دو درخمی ہمراہ ماء العسل کے صفرا اور بلغم کا اسہال کرتی ہو اگر
صبر اور اودیہ مسہلہ مین داخل کیا جاوے اون دواؤن جو معدہ کا ضرر ہوتا ہو
دفع کرتا ہو صبر معدہ کا مصلح ہو اور صبر مغسول مین قوت اسہال کی کم ہو

سدہ کیواسطے وہ زیادہ نافع ہو صبر مین شہد ملانے سے اوسکی قوت سہل کم ہوجاتی ہو یہانتک کہ بطور جذب کے اسہال نہین کرتا بلکہ جس خلط کو پاتا ہو اوسکو اپنی سے ملتا ہو اوسی کو نکال دیتا ہو علاوہ یہ ہو کہ صبر خالص کی قوت بدن مین دیر تک نہین رہتی بلکہ جگر سے آگے نہین بڑھنے دیتی صبر عربی جس وقت تناول کیا جاتا کرب اور شوروش پیدا کرتا ہو اور اسکی قوت معدہ کی نرم جھلی مین باقی رہجاتی ہو ایک دن یا دو دن تک ایلوے کا مزہ دور نہین ہوتا اندیشہ کی بات ہو اور کبھی ایلوے سے خون کے دست آتے ہین کسی قسم کا ایلوا کیون نہو کبھی صبر شراب شیرین مین ملا کر بواسیر کے اونچے اونچے مسون پر اور مقعد کے شگافتہ اور پھٹے ہوئے مقام پر ڈالا جاتا ہو پس خون کی آمد ہو اون سے ہوا اوسکو روک دیتا ہو بیشتر ورم اور ورم مقام نہانی مین ان شراب اور شہد ملا کر صبر کے طلا کرنیسے دور ہوجاتی ہو **نقص** اگر ایلوا سردی کے ایام مین پیا جاے خونکے دست آنیکا خوف ہوگا **ابدال** بدل صبر کا دو چند وزن اوس کے رسوت ہے -

صوف بضم صاد مہملہ جسکو فارسی مین پشم اور ہندی مین بال اون کہتے ہین **جراح و قروح** جلا ہوا صوف قروح اور گوشت زائد کو مفید ہے -

صدیدالحدید جسکو زنگ آہن کہتے ہین **افعال و خواص** اسمین تبرید اور تنشیف ہے **اعضاے نفض** عورتونکے بدن سے جو خون و رطوبت جاری ہو اوسکو بند کرتا ہے

صفراغون جسکو ہندی مین ممولا اور کھنجن کہتے ہین **ماہیت** ایک چڑیا ہے جسکا نام ذکی زبانون پر صفراغون ہو **اعضاے نفض** شوربہ اسکا پینا اور اسکا طلا کرنا پتھر کو ریزہ ریزہ کردیتا ہو

صرصر بضم ہر دو صاد مہملہ وسکون راے مہملہ اول و ہر دو صاد کو فتحہ بھی آیا ہے جسکو ہندی مین جھینگر کہتے ہین **اعضاے سر** اگر جھینگر کو ریت مین جوش دین اور جوب اوسکی مین ملکر نچوڑ لین اور اسکے بعد پھلاوین ریت کو جوش دیکر کا غیر پکایا کر نکالدہ روغن ملاکر

صفصاص نسخہ موجودہ مین آخر مین صاد مہملہ لکھا ہو اور دراصل یہ لفظ صفصاف ہے یہ بید سادہ کی ایک قسم ہو اسکا بیان خلاف کے لغت مین کیا جائیگا -

حرف قاف

جو دوائین حرف قاف سے شروع ہین اونکا بیان

قرنفل بفتح قاف و راے مہملہ و سکون نون و ضمہ فاے موحدہ آخر مین لام ہے ہندی مین لونگ کہتے ہین **ماہیت** لونگ پھول دار شکل صنوبر کے ہوتی ہے مگر اسکا رنگ سیاہ ہوتا ہو اور تر قسم لونگ کی شکل زیتون کی گٹھلی کے ہوتی ہو اور اس سے زیادہ لانبی اور سیاہی مین شدید ہو لونگ ایک درخت کا پھل ہو جو ہندوستان کے کسی جزیرہ مین پیدا ہوتا ہو اور اسکے گوند کی قوت مثل ملک البطم کے ہو **اختیار** بہتر لونگ کی وہی قسم ہو جو مشابہ سوکھی ہوئی گٹھلی کے اور شیرین ہو اوسکی بو پاکیزہ ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **زینت** نکہت کو پاکیزہ کرتی ہو **اعضاے چشم** بصارت کو تیز کرتی ہو اور غشاوہ یعنے آنکھ کی جھلی کو دور کرتی ہے **اعضاے غذا** معدہ اور جگر کی تقویت کرتی ہو اور قے اور متلی کو نفع کرتی ہے

قاقلہ دوسرا قاف مضموم ہو ہندی مین الائچی کو کہتے ہین **ماہیت** بڑی الائچی کی شکل سیاہ چنے کے ہوتی ہو دانے سے چھلکے کے پھٹکر اندر سے سپید دانے نکلتے ہین جو فلفل کباب کے زبان کو جلاتے ہین اور انمین عطریت ہوتی ہو اور چھوٹی الائچی کی خوشبو کے برابر وہ بھی خوشبو ہوتی ہو **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ مین ہو **افعال و خواص** تسخین کے ہمراہ اسمین قبض بھی ہو خصوصا اوس الائچی مین جسکے اوپر ایک جھلی بالونکی سی لگی ہوتی ہو خصوصا بڑی الائچی مین **اعضاے غذا** متلی اور قے کو آب **مصطگی** اور آب انارین کے ہمراہ مفید ہے -

قرفۃ الطیب قرفہ بکسر اول چھلکے کو کہتے ہین **ماہیت** قرفہ قرنفل کے موٹے چھلکے ہوتے ہین رنگ انکا تج کا ہوتا ہو اور مزہ لونگ کا مگر شیرینی نہین مثل دارچینی کے نہین ہوتی اگرچہ لونگ سے شیرینی مین زیادہ ہے مگر افعال مین لونگ سے زیادہ ضعیف ہے **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ مین ہے -

قرفۃ الدارچینی جسکو ہندی مین تج کہتے ہین **ماہیت** کہتے ہین کہ دارچینی اور یہ بھی کہا گیا ہو کہ اوسی قسم ہو جو مشابہ دارچینی کے ہوتا ہو ایک قسم تج کی سخت نہین ہوتی ہو اور ایک قسم پر اسکی چتیان ہوتی ہین اور لکیرین پڑی ہوئی ہوتی ہین اور ایک قسم اسکی سپید ہوتی ہو ایک قسم اسکی ایسی ہو کہ بہت جلد ریزہ ریزہ ہو جاتی ہو تج دارچینی سے بہت زیادہ ضعیف ہوتی ہو اور دارچینی کے بیان مین اسکا ذکر ہو چکا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے

قردمانا بکسر قاف وسکون را و ضم دال و فتحہ بھی قاف کو پڑھا گیا ہو اور دال مہملہ مکسور ہو یہ صحرائی کرویا ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** جلد کو سرخ کردیتی ہو اور اسمین قوت ہو کہ غلیظ اخلاط کو پگھلا دیتی ہو اور منتشر خاصیت کے اعضاے باطنی کی تقویت کرتی ہو **جراح و قروح** کھجلی اور داد کو سرکہ ملا کر طلا کرنیسے مفید ہو **آلات مفاصل** پٹھے کے امراض کو مفید ہو اور کوکے کا درد جو بلغم سے ہوا اور فالج کو اور عضل کے درد کو فائدہ کرتی

ہو اعضائے سر مرگی کو پانی کے ہمراہ پلانیسے فائدہ کرتی ہو اعضائے نفس سینہ کو پاک کرتی ہو کھانسی مین سکون پیدا کرتی ہو اعضائے نفض گردہ کو فائدہ کرتی ہو اور پیٹ کے کیڑے اور کدو دانہ کو نکال دیتی ہو اور شوربا ملا کر درد گردہ کو اور دشواری آمد بول کو اور سا ایک ٹکی اوسکی پوست بیخ خار کے ہمراہ تھوڑی سی پلائی جاتی ہو دھوان اسکا جنین کو قتل کرتا ہو سموم بچھو اور تمام ہوام کے کاٹنے کو مفید ہو ابدال بدل اسکا خربق یا انو خرہے ۔

قصب بفتح قاف وصاد جسکو ہندی مین سرکنڈا اور نل اور بانس اور بانسی کہتے ہین **طبیعت** قصب کی طبیعت مین تبرید شدید ہو اور خاکستر اسکی گرم ہو **افعال وخواص** اسکی جڑ مین تھوڑی سی جلا بدون حدت کے ہو اور پتی مین بھی اسکی یہی خاصیت ہو **زینت** چھلکے اسکے اور جڑ اسکی بالخورہ کو مفید ہو اور تمام چرک کو جلا کرتی ہو اور جڑ اسکی پیاز دشتی ملا کر نکلے وغیرہ کی نوک بدن سے کھینچ لیتی ہو **اورام** تازی پتی اسکی حمرہ پر لگائی جاتی ہو پس نفع کرتی ہو **آلات مفاصل** پٹھے کے اینٹھ جانیکو مفید ہو **اعضائے سر** پھول اسکا اگر کان مین پڑ جاتا ہے بہرا پن پیدا کرتا ہو اور اسقدر چپک جاتا ہو کہ پھر نہین نکلتا **اعضائے نفض** ال درحیض کا ادرار کرتی ہو **سموم** بچھو کے کاٹنے کو نفع کرتی ہے ۔

قصب الذریرہ جسکو ہندی مین جرائتہ کہتے ہین **اختیار** بہتر قسم اسکی وہ ہو جو یاقوتی رنگ ہو اور جڑین اوسکی قریب قریب ہون اور بہت سی نوکیلی گانٹھ اوسکے گرد لپٹی ہون اور لکڑی کے خول کے اندر ایک چیز مثل مکڑی کے جالے کے بھری ہوتی ہو چبانے مین اسکے سوزش پیدا ہوتی ہو بسا ہوا جرائتہ خوشبو مائل بزردی و سپیدی ہوتا ہو **طبیعت** دوسرے درجہ تک گرم خشک ہو **خواص** لطف ہو اور تھوڑا سا قبض مع سوزش کے رکھتا ہو جرم مین اسکے ارضیت اور ہوائیت ہو ان دونون مین آمیزش بخوبی ہوگئی ہو اور تجفیف اسمین زیادہ ہو اسمین ایک جوہر لطیف بھی ہو جسطرح جلا فادینے خوشبو چیز مین ہوتا ہو **زینت** مردار خون کی تیرگی کو نفع کرتا ہو **اورام** ورم و غیرہ اورام کی تحلیل کرتا ہو **آلات مفاصل** عضل کے سرے پھٹ جانے کو مفید ہے **اعضائے چشم** بصارت کی جلا کرتا ہو **اعضائے نفس** کسی دھونی کے برتن مین اسکو سلگا کر دھوان اسکا حلق مین پہونچاتے ہین پس کھانسی کو فقط اسی کا دھوان فائدہ کرتا ہو یا صمغ البطم ملا کر دھونی دیتے ہین ۔ **اعضائے غذا** ورم جگر اور معدہ کو شہد اور تخم کرفس ملا کر مفید ہو جرائتہ پیاس کو جو استسقا مین ہوتی ہو فائدہ کرتا ہو **اعضائے نفض** حیض و بول کا ادرار کرتا ہو جرائتہ ہمراہ تخم کرفس کے گردہ کو مفید ہو اور تقطیر بول کو اور جوشاندہ اسکا پلانیسے اور آبزن کرنیسے درد رحم کو نفع کرتا ہے اور شہد اور تخم کرفس ملا کر رحم کے دردون کو نفع کرتا ہے ۔

قنطوریون بفتح قاف وسکون نون وضم طائے مہملہ **ماہیت** دو قسم کی ہوتی ہو چھوٹی اور بڑی اور دونون قسم آخر بیچ مین پیدا ہوتی ہین اور پتی اسکی مثل جھاؤ کی پتی کے ہوتی ہو اور گندہ قسم کی اسکی شاخین سپید اور زرد اور نیلے سرون پر سبزی اور سارا درخت اسکا مثل اس سینک کے ہوتا ہو جسکی جھاڑو بنتی ہو مقدار شربت اسکی تپ کے بیمار کیواسطے دو درہم تک ہے اور چھوٹے قنطوریون کی لکڑی مشابہ فود بیخ کوہی کے ہوتی ہو اور مثل پھو فاریقون کے ۔ اور پتی اسکی مشابہ سداب کی پتی کے ہو عصارہ اسکا تازی پتی سے بھی بنایا جاتا ہو اور سوکھی پتی کو اتنا جوش دیکر کہ پانی کا اثر اوس مین آجائے اور قوت اسکی نچوڑنے سے نکل آئے اور اسکے بعد قوام درست کر لیتے ہین **طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** اسمین جلا اور قبض اور تیزی اور کسی قدر شیرینی اور تجفیف بدون لذع کے ہو یہ بھی کہتے ہین کہ اگر اسکو گوشت کی بوٹیون کے ساتھ جوش دین سیب بوٹیونکو جمع کرکے ایک ٹکڑا بنا دیتا ہو **جراح و قروح** تازے جراحات کا تنقیہ کر دیتا ہو اور ان پر پٹی چڑھائی جاتی ہو اگر قروح پرانے اور خشک ہون مرہم مین داخل کرنیسے بواسیر کا اور پرانے قروح کا جو گہرے ہون انکا اندمال کرتا ہو اور جراحات خراب کبھی قنطوریون کو ناسور کے اندر بھر دیتے ہین اور پٹی سے باندھ دیتے ہین پس انکی اصلاح کرتا ہو **آلات مفاصل** عضل کے پھٹ جانیکو اور اسمین پینچ پڑ جانیکو مفید ہو قنطوریون دقیق کا حقنہ خاصکر عرق النسا اور پٹھے کے درد اور پٹھے کے کوفتہ ہو جانیکو مفید ہو بلکہ قنطوریون دقیق ان سب امراض مین نہایت مفید ہو پھر اگر اسکے پلانیسے کسیقدر دست مین خون آجائے ان امراض مین اسکا نفع زیادہ ہوگا کبھی اسکی خاکستر سے پانی ملا کر انہین بیماریون کیواسطے حقنہ کرتے ہین **اعضائے نفس** نفث الدم کو بسبب اپنے قبض کے منع کرتی ہو اور غلیظ اور رقیق دونون قسم کی قنطوریون عسر نفس کو فائدہ کرتی ہو دو درہم اسکو شراب کے ہمراہ ذات الجنب بارد اور نفث الدم کیواسطے پلاتے ہین **اعضائے غذا** سدہ ہائے جگر اور سختی طحال کو نفع کرتا **اعضائے نفض**

حیض کا ادرار کرتی ہے اور جنین کو خارج کر دیتی ہے کیڑوں کو قتل کرتی ہے بول کا ادرار کرتی ہے اور درد رحم اسکی مٹر وڑے کو اور زخم کے درد کو شفا دیتی ہے اور ترنج کو نفع کرتی ہے اور قنطوریون صغیر کا جوشاندہ بلغم خام کیساتھ صفرا کا بھی اسہال کرتا ہے۔ اور جب زیادہ دست آتے ہیں تو اسہال خونی عارض ہوتا ہے خصوصاً قنطوریون قوی ہے

قرطم بضم قاف وسکون رائے مہملہ و ضم طائے و میم ہندی میں کڑ کو رسم کا بیج کہتے ہیں **ماہیت** ایک قسم اسکی بستانی ہے اور ایک قسم صحرائی **طبیعت** صحرائی قرطم دوسرے درجہ میں گرم اور تیسرے درجہ میں خشک ہے اور مشہور یہ ہے کہ پہلے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے تک خشک ہے **خواص** اسکا روغن و ٹنگن کے روغن کے قریب ہے بلکہ قرطم اوس روغن سے ضعیف ہے قرطم بھی ان چیزوں میں سے اصل ہے جس سے دودھ کا پنیر بن جاتا ہے اور دودھ کا پانی جدا ہو جاتا ہے اور مسیح نے گمان کیا ہے کہ قرطم بستہ دودھ کی تحلیل کرتی ہے اور پتلے دودھ کو بستہ کرکے پنیر بنا دیتی ہے قرطم میں غذائیت کی بہت کمی ہے **اعضائے نفس** سینہ کو پاک کرتی ہے اور آواز کو صاف کرتی ہے معدہ کیواسطے خراب چیز ہے دودھ کو معدہ میں پنیر بنا دیتی ہے **اعضائے نفض** قولنج کو پیدا کرتی ہے اور بلغم سوختنی کی مسہل ہے جس وقت انجیر یا شہد ملا کر کھلایا جائے باہ کو فائدہ کرتی ہے۔ بستانی قرطم کا روغن طبیعت میں روانی پیدا کرتا ہے مسہل اس سے مسہل اس طور پر تیار کیا جاتا ہے کہ مغز حب القرطم کسی شوربا و نخود میں ابال کرکے کھلاتے ہیں یا اسکے مغز اور مغز بادام اور شہد سے مرکب کرکے گولی تیار کرتے ہیں اور مقدار شربت اوسکی چار درہم جو برابر ہو وہ ماشہ کے ہے یہ مقدار اوس گولی کی ہے جو مغز قرطم سے بنائی جائے اگر مغز قرطم و قسط اور بادام سے تین ابو لوسا جو برابر سوا تین ماشہ کے ہے اور انیسون اور نطرون ہر ایک سے ایک درہم یعنی ساڑھے تین ماشہ پیجائے اور انجیر خشک اور شہد ملا کر ایک جوزہ یا دو جوزہ بنا کر کھائی جائے مائیت بلغم کا اسہال کریگی کبھی اسکی ریوڑی بھی اسی غرض سے تیار کرتے ہیں طریقہ بنانیکا یہ ہے کہ بادام شیرین اور انیسون اور شہد مطبوخ میں مغز قرطم کو ملا کر ریوڑی بنالو اور چند مرتبہ قبل غذا کے شب کے اسکو کھاتے ہیں کبھی مغز قرطم تازہ تیس درہم ایک رطل یعنی نصف آدھ سیر گرم پانی میں ڈالکر ہم قند سپید پیسا ہوا ملا کر تناول کرتے ہیں یہ اسہال بلغم کرتی ہے **سموم** قرطم صحرائی یا اوسکا پھل دو دو انگ لیکر دونوں ملا کر شراب کے ہمراہ بچھو کے کاٹنے کیواسطے پلایا جاتا ہے بعض آدمی اس بات کے بھی مدعی ہیں کہ جسکو بچھونے کاٹا ہو اگر قرطم صحرائی کو یا اوسکے پھل کو اپنے منہ میں رکھلے درد اسکو معلوم نہو گا پھر جب منہ سے گرا دے گا درد پلٹ آئے گا یعنی پھر معلوم ہوگا

قطران بفتح قاف و کسر طائے و رائے مہملہ بالف کشیدہ آخر میں نون **ماہیت** یہ آنسو اور رس درخت کا ہے جسکا نام شربین ہے اسکے دخان کی قوت مثل دخان زیت کے ہے اسمیں سے ایک روغن نکلتا ہے جسکو صوف کے ذریعہ سے جدا کر لیتے ہیں جسطرح زفت کا روغن بھی جدا کیا جاتا ہے **طبیعت** چوتھے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** مردہ کی لاش بگڑنے اور خراب ہونے سے حفاظت کرتا ہے اور جلد کو سرخ کر دیتا ہے اور داغ دیتا ہے **زینت** جوں اور چیلڑ کو نفع کرتا ہے اور اون دونوں کو قتل کرتا ہے یہانتک کہ مواشی کے جوں وغیرہ کو **جراح و قروح** ڈھیلے گوشت کو مضبوط کر دیتا ہے اور تر کھجلی کو فائدہ کرتا ہے انکے حیوانات کی کھجلی کو مفید ہے خصوصاً اسکا روغن چوپایہ جانوروں کی کھجلی اور کتوں کی اور اور اونٹ کی کھجلی کو **آلات مفاصل** عضل کے سرے کو پہنچا نیکو اور عضل میں خون اور پیپ کے جمع ہونیکو مفید ہے اور رچانے سے اور بطور لطوخ لگانے سے داء الفیل اور دوالی کو مفید ہے **اعضائے سر** بہت بڑی چیز ہے درد سر بارد کیواسطے تسکین دیتے ہیں جب قطران کا طلا سر پر کیا جاتا ہے کانمیں ٹپکانے سے کیڑوں کو قتل کرتا ہے اور آب دفلا ملا کر دوی اور طنین کو مفید ہے اور دانت کے درد کے واسطے بھی آب دفلا ملا کر ٹپکایا جاتا ہے پیپ دلو ٹھہرا دیتا ہے۔ سڑے ہوئے کرم خوردہ دانت کو بھی نفع کرتا ہے **اعضائے چشم** آنکھوں میں جلا کرتا ہے قروح کے نشانات جو آنکھ میں ہوں انکو دور کر دیتا ہے **اعضائے نفس و صدر** حلق پر ورم لوزتین اور اون کے درد کیواسطے طلا کیا جاتا ہے اور اگر دو قطرے برابر ساڑھے چار تولہ کے ہے چاٹا جائے پھیپھڑے کے قروح کو دور کر دیتا ہے پرانی کھانسی کا فائدہ کرتا ہے پھل اسکے درخت کا معدہ کیواسطے خراب چیز ہے **اعضائے نفض** آنتوں کے کیڑوں کو قتل کرتا ہے خصوصاً اگر اسکا حقنہ کیا جائے کدو دانہ کو قتل کرتا ہے حیض کا ادرار کرتا ہے جنین کو قتل کرتا ہے منی کو خراب کر دیتا ہے اگر قبل جماع کے اسکو ناڑہ میں پھونک کر بعد وطی عورت کے حاملہ ہونیکو منع کرتا ہے پھل اسکے درخت کا جسکا شربین نام ہے معدہ کیواسطے زبون ہے اور تقطیر البول کو نفع کرتا ہے **سموم** جس سانپ کا مقرنہ نام ہے اوسکے کاٹنے کے مقام پر ضماد کیا جاتا ہے۔ ارنب بحری کے دفع سمیت کیواسطے ہمراہ طلا نامی شراب کے پلایا جاتا ہے اونٹ کی چربی میں اسکو پگھلا کے بدن پر اسکی مالش کرتے ہیں۔ پسو ہوام بدن کے پاس نہیں آنے پاتے۔

قسط بضم قاف و سکون سین مہملہ آخر میں طائے مہملہ ہے جسکو ہندی میں

کسٹ یا کوٹ کہتے ہیں ماہیت اسکی تین قسمیں ہیں ایک عربی ہے وہ سپید سبک خوشبو ہوتی ہے دوسری ہندی وہ سیاہ اور سبک ہوتی ہے تیسری تلخ اور بھاری قسم اسکی شامی کہلاتی ہے جسکا نام قرنفلی ہے اور ان سب قسموں میں ناقص یہی قسم ہے جسکی بو ایلوے کی سی ہے اور مائل بسیاہی ہے اور قسط شامی ان سب میں زبون ہے جو مشابہ مشمات کے ہوتی ہے اور بو اسکی کھلی ہوئی ہوتی ہے عمدہ قسم میں کبھی سخت سخت جڑیں ہیں اسکی علاوہ تیز بو کے دیگر خوشبو تند زبان کو کاٹتی ہے اور نہ اسمیں تیز بو ہوتی ہے اختیار بہتر وہی قسط ہے جو سپید و رقیق ہو اور مکلی یعنی ٹھوس ہو سڑی گھنی نہو جلکی ہوئی ہو اور اسمیں نہ آتی ہو نہ یا نکو چھیلتی ہو اور تند ہو بو نکالتی ہو اسکے بعد قسط ہندی جو سیاہ و سبک ہو اور قسط شامی جو سیاہ ہو اور اوسمیں بہتر وہ ہے جو عمدہ ریانی ہو جھلا اسکا تیلا ہو **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** اسمیں ایک کیفیت تلخی کی ہے اور تیزی اور گرمی و سوزش بھی ہے تا اینکہ قرحہ ڈالدیتی ہے اور جس عضو کو حاجت گرمی پہونچانیکی ہو اوسکو نفع کرتی ہے اور اندرون عضو سے خلط باہر کھینچ لاتی ہے **زینت** جلد کی جھائیں کو دور کرتی ہے جب بطور طلا کے پانی اور شہد ملا کر لگائی جاے **جراح و قروح** اسمیں قرحہ ڈالنیکی خاصیت ہے اور قسط تلخ قروح سر کو خشک کر دیتی ہے **آلات مفاصل** استرخاء عصب کو نفع کرتی ہے اور تشنج عضل کی اچھی دوا ہے اور عرق النسا کو بطور ضماد کے فائدہ کرتی ہے **اعضاے سر** لیتا غوس کو نفع کرتی ہے **اعضاے صدر** سینہ کے درد کو مفید ہے **اعضاے نفض** پلانیسے ادرار حیض کرتی ہے اور نوٹی کے برتن میں جونی و نیز سے بھی فائدہ کرتی ہے اور جنین کو قتل کرتی ہے اور ادرار بول کرتی ہے کدو دانہ اور چھوٹے کیڑوں کو قتل کرتی ہے باہ کی قوت بڑھاتی ہے رحم کے درد کے واسطے آب حمول مفید ہے اسلیے کہ رحم بارد کے درد کو پلانیسے اور آبزن کرنیسے نفع کرتی ہے اور طبیعت کی تحریک کرتی ہے جب شراب کے ساتھ پلائی جاے باہ پر قوت بڑھانیکا اسکی عجب کہ اسمیں رطوبت فضلیہ ہے جو نفخ پیدا کرتی ہے **حمیات** اگر بدن پر اسکا طلوخ زیت میں ملا کر لگائیں لرزہ کو فائدہ کرتی ہے **سموم** تمام ہوام کے کاٹنے کو سانپ ہو یا کوئی اور جانور زہریلے ہو فائدہ کرتی ہے جب شراب و افسنتین ملا کر پلائی جاے **ابدال** بدل اوسکا نصف وزن اسکے عاقرقرحا ہے۔

قرقومجا کہتے ہیں کہ یہ دُرد زعفران کا ہے **اختیار** بہتر وہی قسم ہے جسکی بو تیز اور وزنی ہو اور سیاہ ہو اوسمیں لکڑی کے ٹکڑے نہ پڑے ہوں جب پانیمیں بھگو [illegible] اوسکو زعفرانی کر دیگا اور جب چبایا جاے دانتوں کو زیادہ رنگین کر دیگا وہ رنگ پائدار ہے **افعال** سخن ہے **اعضاے چشم** آنکھوں میں تیرگی پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض** ادرار بول کرتا ہے۔

قنہ بکسر قاف و فتح نون بارزد کو کہتے ہیں جسکی ہندی بروزہ ہے اسکی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک بڑی چھوٹی ہوئی اسکا وزن سبک ہوتا ہے اور سپید زیادہ ہوتی ہے دوسری قسم کثیف و بھاری ہے **اختیار** بہتر دونوں میں یہی قسم ہے جو کثیف زیادہ ہو **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم اور تیسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** قوت اسکی ملین محلل ہے ریاح کو پراگندہ کرتا ہے گوشت کو خراب کر دیتا ہے تسخین اور التہاب پیدا کرتی ہے اور جذب و تحلیل کی اسمیں قوت ہے **زینت** [illegible] اوکھاڑ ڈالتا ہے **اورام و بثور** خنازیر کو نفع کرتا ہے **جراح و قروح** قروح کو سرکہ ملا کر لگایا جاتا ہے **آلات مفاصل** لنگی اور تعقل کو اور کزاز کو اور تشنج عضل کو مفید ہے **اعضاے سر** درد سر اور مرگی کو فائدہ کرتا ہے اور اہل مرگی کے بیمار نے اسکو سونگھا اور چسین آگیا آنکھوں کے نیچے اندھیرا آتا جسکو کہتے ہیں اسکو بھی نفع کرتا ہے دانت کے درد کو اور سڑے ہوے دانت کو بھی فائدہ کرتا ہے کان میں جو سردی سے درد ہو اوسکو مفید ہے اور اوسکو ورم اور اونٹھن ورم کے درد کو بے اذیت فائدہ کرتا ہے اور یہ فائدہ اوسوقت ہے کہ جب روغن سوسن میں اسکو گھولکر نیم گرم کان میں ٹپکائیں **اعضاے نفس** ہے اور پرانی کھانسی کو نفع کرتا ہے **اعضاے نفض** بقوت ادرار حیض کرتا ہے اور جنین کو نکال دیتا ہے اور اسکا اسقاط کر دیتا ہے جب بطور حمول کے استعمال کیا جاے اور شراب کے ہمراہ پلانیسے اختناق رحم کو نفع کرتا ہے عسر بول کو دور کرتا ہے **سموم** بیروزہ اوس زہر کا تریاق ہے جسمیں سہام ارمنی بجھاے جاتے ہیں جب شراب ملا کر پلایا جاے اور سانپ اور بچھو کے زہروں کا بھی تریاق ہے اور دھواں اسکا ہوام کو بھگا دیتا ہے جب اسکو بدنمیں ملیں ملنے والے کے بدن کے پاس ہوام نجائینگے اور جب بیروزہ کو سفید روغن اور زیت ملا کر بدن پر لگاوین جو قسم ہوام کی اوس بدن کے قریب جائیگی مرجائیگی بیروزہ مقابلہ ہر ایک زہر کا کرتا ہے مگر اسکا مقابلہ سکنجبین کے مقابلہ سموم ہے

قنبیل بکسر قاف و سکون نون کیسلا کو کہتے ہیں **ماہیت** یہ دانہ دار پیچ خاکستری رنگ کے ہوتے ہیں انکے اوپر رنگ میں سرخی ہوتی ہے وہ سرخی دل (یعنی اوس رنگ کی کہ اوسکی سرخی زعفرانی ہو) - کی سرخی سے کم ہوتی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** ابن ماسویہ کہتا ہے کہ اسمیں تخفیف شدید ہے

اعضائے نفض چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو قتل کرتا ہے اور نکال دیتا ہے

قفر الیہود قفر بفتح قاف و سکون فا اس رطوبت کو کہتے ہین جو پہاڑون وغیرہ سے نکل کے منجمد ہوجاے اور بعض قسم اسکی وہ ہے کہ صاف ہو کر پانی کے چشمون مین رہجاتی ہے اور وہ سیاہ و خراب مشابہ زفت کے ہوتی ہے وہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے زمین سبک ہوتے ہین کہ جسوقت چبائی جاے تو اسمین مزہ قار کا معلوم ہوتا ہے مگر یہ ٹکڑے بودے ہوتے ہین کہ ٹوٹنے سے بکھر جاتے ہین **اختیار** بہتر وہ ہے کہ جسکا رنگ بنفشئی ہو اور چمک دار ہو کہ اسکی چمک قوی ہو وزنی ہو لیکن سیاہ چرک آلودہ خراب قسم ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** قوت اسکی زفت کی قوت کے قریب ہے اور اعضا کو قوی کرتی ہے اور خون منجمد کو گھلا دیتی ہے بیٹھ مین جسوقت اسکو مین **زینت** اگر بطور لطوخ کے لگائی جاے تازہ زخمون کی سپیدی کو دور کردیتی ہے **اورام و بثور** تازہ مین نضج پیدا کرتی ہے **جراح و قروح** واد ریا ورنخونکے ورم پر طلا کیجاتی ہے پس نفع کرتی ہے **مفاصل** نقرس کا ضماد ہے اور عرق النسا پر طلا کیجاتی ہے **اعضائے نفس** کھانسی اور پھیپھڑے کے قروح کو فائدہ کرتی ہے اور نفث یعنے بلغم خواہ مدہ کے نکالنے مین اعانت کرتی ہے ورم لوزتین اور خناق کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے نفض** صلابت رحم کو نفع کرتی ہے جب اسکے یا اسکے دخان کا حمول کیا جاے رحم کے اونچے ہونے اور رحم جھک جانیکو نفع کرتی ہے رحم کے درد کو مفید ہے اور جب اسکا حقنہ آب جو ملا کر کیا جاے - ذوسنطاریا کو نہایت نفع کرتی ہے -

اقلیمیا الذہب یہ سونیکا میل کچیل ہے **اختیار** اچھی قسم اسکی وہی ہے جو رنگ مین سنہری اور شکل مین عنقودی یعنے مثل خوشہ انگور کے چھوٹے چھوٹے دانہ باہم پیوستہ ہون خاکستری رنگ جو سونیکی تارکشی کا ہوتا ہے اسمین ہوا اور ریت اسکی غلیظ تر ہے ہون **طبیعت** حرارت برودت مین معتدل ہے اور خشکی مین تیسرے درجہ تک ہے **خواص** قلیمیاے ذہبی اور اسکی قسم دھوئی ہوئی قلیمیاے فضہ سے زیادہ تر لطیف ہے اور اسمین تخفیف اور جلا ہے **جرح و قروح** جراحات مین گوشت بھر لاتی ہے اور انکے چرک کو پاک کر دیتی ہے اور انکے زائد گوشت کو کھا جاتی ہے اور قروح خبیثہ کا اندمال کردیتی ہے **اعضائے چشم** سپیدی چشم کو اور ابتداے نزول الما کو فائدہ کرتی ہے اور آنکھ کو قوت دیتی ہے

قلیمیا الفضہ کبھی قلیمیا سونے اور چاندی سے بنائی جاتی ہے اور کبھی تانبے سے اور مرقشیشا سے اور بہر حال قلیمیا وہ تفل خواہ میل ہے جو دھات کی چرخ دینے کے وقت اوپر آجاتا ہے یا دخان ہے جو دھات سے نکلتا ہے اور جو چیز دھات کے چرخ دینے کے وقت نیچے بیٹھ جاتی ہے وہ صفائی کی بنیے پرت پرت ہوتی ہے **طبیعت** اقلیمیاے فضہ اقلیمیاے ذہب کی طبیعت مین قریب ہے اور برودت مین اس سے زیادہ ہے **خواص** اسمین تخفیف و جلا باعتدال ہے اور نفع کے خصوصاً اگر دھوئی ہوئی ہو مراہم مین داخل کرنیکے لائق زیادہ وہ ہے جلا اسکی قوی نہین ہوتی ہے اور سخت بدنون مین نہین ہوتی یعنے جس بدن کا گوشت سخت ہو **جراح و قروح** زیر جلی و ادون قروح کو جنکا اندمال دشوار ہو اور قروح رطبہ کو مرہم مین داخل کرنیسے اور چھڑکنے سے فائدہ کرتی ہے -

قاقند سبز پھٹکری کو کہتے ہین **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **خواص** مجفف ہے صلابت پیدا کرتی ہے تکثیف بدن کرتی ہے یعنے مسامات کو بند کردیتی ہے اکال ہے اسمین قبض اور احراق کی قوت ہے **جراح و قروح** ناک کی نکسیر کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے سر** نکسیر کے خون کو بند کردیتی ہے اور اگر اسکو پانی مین گھول کر ایک قطرہ ناک مین ٹپکایا جاے اسکو فضول اور مواد سے پاک کردیتی ہے خود سبز پھٹکری منجملہ ان دواؤن کے ہے جو کانکو پاک کردیتی ہین اور برودت سے جو درد کان مین ہو اسکو نفع کرتی ہے کان کے کیڑونکو قتل کرتی ہے **اعضائے نفض** یعنے قی اسکی تخم کے ساتھ چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ دور کرتی ہے [illegible]

قلقطار زرد پھٹکری کو کہتے ہین یا جالینوس نے کہا ہے کہ سپید پھٹکری زرد پھٹکری خود بخود بنجاتی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **افعال و خواص** اسمین احراق شدید ہے اور جسقدر خون کا سیلان بدن سے ہوا سکے روکنے کی قوت ہے تخفیف پیدا کرتی ہے اور جلانیکے بعد اسمین تخفیف زیادہ ہوجاتی ہے اور لذع بہت کم ہوتی ہے اسمین بہلاہ قبض کثیر کے حرارت بڑھ گئی ہے **اورام و بثور** کشنیز سبز ملا کر ملا اور حمرہ پر طلا کیجاتی ہے اور نملہ خبیثہ اور ساعیہ پر بطور ذرور کے چھڑکی جاتی ہے گوشت زائد کو جلا دیتی ہے یہ پیڑی اور خشک ریشہ پیدا کرتی ہے **اعضائے سر** نکسیر کو فائدہ کرتی ہے اور مسوڑھے کے ورم کو اور ورم قلاع یعنے منہ کے ورم کو **اعضائے چشم** سرمہ کے اقسام مین جلا کرنے اور پلکون کی گندگی کو باریک کرنیکے واسطے داخل کیجاتی ہے **اعضائے نفض** نزف رحم کو منع کرتی ہے

قنابری جسکو فارسی مین برغشت کہتے ہین اور عربی مین عملول بھی کہتے ہین **طبیعت** گرم چوتھے درجہ مین ہے **خواص** لطیف ہے جلا زیادہ کرتی ہے مقطع ہے تولس کہتا ہے کہ سودا پیدا کرتی ہے خصوصاً اگر نمک اور دہ کر لی گئی ہو **زینت**

کلف اور بہق کو جلادیتی ہے اور درد حقیقت و صمغ کیواسطے کھاتے ہیں اور ضماد کرنے میں بہت مفید چیز ہے۔ کلا سکو تھوڑی سی ہی تو نفس دور کردیتی ہے اور وہ خاصیت ہے جسکو عرب بہی جانتے ہیں **جراح و قروح** جب اسکی پتی کا ضماد کیا جاتا ہے پستان کے قروح خبیثہ کو نفع کرتی ہے **اعضاے سر** اسکی جڑ کے پانیسے جب ناک میں لیا جائے دماغ کے رطوبات غلیظہ کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے النفس** سکے بھیپھڑے کے سدوں کی تفتیح کرتی ہے اور بھیپھڑے کا تنقیہ کردیتی ہے **اعضاے غذا** جگر اور طحال کے سدوں کی تفتیح کردیتی ہے **اعضاے نفض** پتی اسکا طبیعت کو نرم کرتا ہے بواسیر کا بھی ضماد اس سے کیا جاتا ہے اور مقعد [illegible] کے دور کرتی ہے صلابت رحم کی تحلیل کرتی ہے کیموسات غلیظ کا اخراج کرتی ہے **سموم** حلہ ہوام کے کاٹنے کا ضماد اسی سے کیا جاتا ہے

قیسوس اسکی تین قسمیں ہیں سیاہ سپید سرخ اور سب قسمیں اسکی تیز اور قابض ہیں اور بڑی حدت اسکی اس قسم کی ہے جسکا نام لاذن رکھا جاتا ہے قیسوس در اصل یہی لاذن ہے خواہ اور کوئی چیز ہے اسلیئے کہ یہ دونوں حوال میں قریب قریب ہیں **طبیعت** مائل بحرارت ہے اور ماکثر اسکے بعض اقسام میں برودت بھی ہوتی ہے۔ لاذن فی نفسہ گرم در دوم میں گرم ہے **خواص** اسمیں تھوڑا سا قبض ہے اور اسمیں قبض کی قوت ہے جو رکیتی ہے خصوصا اسکی پتی میں اور پھول میں اسکے طبیعت کے [illegible] کی قوت ہے جو قسم اسکی شناخت میں آچکی ہے اور بنام لاذن مشہور ہے اوسمیں تفتیح کی قوت ہے اور رگوں کے منہ کی تنجین [illegible] **زینت** آنسو جو اسکے درخت سے ٹپکتا ہے [illegible] کرتا ہے خصوصا بالونکی جڑوں کو اور نئے بال پیدا کرتا ہے اگر لاذن کو شراب میں ملاکر قروح کے نشان پر لگائی جائے اون نشانات کی بدنمائی کو دور کردیتی ہے اور اگر شراب و مر روغن آس ملاکر لگائی جائے بالونکے زیادہ گرنیکو منع کرتی ہے مگر اسمیں اتنی قوت نہیں ہے کہ بالخورہ کو نفع کرے کیلئے کہ تحلیل اسمیں کم ہے **جراح و قروح** جوشاندہ اسکا شراب میں بناکر قروح کو بہت نفع کرتا ہے اور اسکا ضماد کیا جاتا ہے پس وہ جمیت کے پھیلنے ورد ٹھنے کو منع کرتی ہے اسکی قوت دہلی آگ سے جلنے کیواسطے بنائی جاتی ہے **آلات مفاصل** پٹھے کو مفرح ہے **اعضاے سر** جب سکا نچوڑا ہوا پانی مع روغن [illegible] اور شہد [illegible] سو لکیا جائے پرانے درد سر کو زائل کردیتی ہے اور جب سکی سیاہ پتی کے سروں کا عصارہ نکالکر انار کے چھلکوں میں گرم کیا جائے اور اوس کان میں ٹپکایا جائے جو جانب مخالف ہے اوس کان کے واقع ہو جسمیں درد ہے مثلا اگر دہنے کان میں درد ہو بائیں کان میں ٹپکایا جائے نفع کریگا۔ پانی کا اسکے سعوط جید سر کے تنقیہ کیواسطے کیا جاتا ہے اور زکام کے [illegible]

کسی قسم کی رطوبت کا سیلان مدت سے ہوتا ہو اوسکو بھی دور کردیتا ہے اور زخمونکے قروح کو خشک کردیتا ہے **اعضاے غذا** جب نرہ قیسوس کا ضماد سرکہ ملاکر تلی پر کیا جائے فائدہ کریگا **اعضاے نفض** جسوقت اسکی اتنی مقدار جو تین انگلیونسے اوٹھ آئے شراب میں استعمال کیجائے زود سنطاریا کو نفع کریگی اور دن بھر میں دو مرتبہ پلانی چاہیے۔ جب اسکی تازہ پتی اور اسکے سرون کا ضماد کیا جائے حیض کا ادرار کریگا اور اگر اسکی دھونی بقدر ایک نخمی کے اسوقت لیجائے جب عورت حیض پاک ہوتی ہو عورت کے حاملہ ہونیکو منع کریگا۔ اور جڑ بھی اسکی جسوقت اسکا حمول نیچے سے کیطرف سے کیا جائے ادرار حیض کرتی ہے اور جنین کا اخراج کرتی ہے لاذن کی دھونی مشیمہ کیواسطے کیجاتی ہے پس اسکو گرادیتی ہے اور پھول اسکا طبیعت میں قبض پیدا کرتا ہے **سموم** جب اسکی جڑونکو سرکا ور شراب کے ہمراہ پلائیں تیلے کے کاٹنے کو نفع کرتی ہے۔

قیقن یہ ایک گوند بدمزہ بلاد عرب سے آتا ہے اور بعضونکو خیال ہے کہ سندروس یہی ہے مگر یہ بات ثابت نہیں ہوتی کبھی اس گوندکی دھونی مرا اور میعہ ملاکر لیجاتی ہے **خواص** اسمیں تھوڑا سا تغریہ ہے **زینت** قروح کے نشانونکو بہت جلد مٹا کردیتا ہے اور اسمیں لاغر کردینیکی بھی **قوت** ہے اگر ہر روز تین پیج درم نخفیف سے دو ماشہ ہمراہ سکنجبین کے پلایا جائے **اعضاے سر** دانتونکے درد اور انکے مسوڑھے کے کٹ کٹ کے گرنیمیں اسکے برابر کوئی دوا نہیں ہے **اعضاے چشم** بصارت کو تیز کرتا ہے **اعضاے النفس** ربو کو ماء العسل کے ہمراہ نفع کرتا ہے اور کشتی کرنیوالے بھی اسکا استعمال کرتے ہیں کہ سانس نہ پھولے **اعضاے غذا** جب تین دن برابر ہمراہ سکنجبین کے پیا جائے تلی کو زیادہ گھٹا دیتا ہے **اعضاے نفض** ماء العسل کے ساتھ پینے سے ادرار حیض کرتا ہے۔

قطن بضم قاف روئی کو کہتے ہیں **خواص** بنولہ مسخن و مرطب ہے **اعضاے صدر** بنولہ سینہ کیواسطے بہت اچھی چیز ہے کھانسی کو مفید ہے **اعضاے نفض** بنولہ ملین شکم ہے اور کپاس کی پتی کا نچوڑا پانی بچوں کے اسہال کو نفع کرتا ہے

قنب بکسر قاف و فتح نون مشدد آخر میں باے موحدہ ہے بھنگ کے درخت کو کہتے ہیں **خواص** بیج اسکا ریاح کو منتشر کردیتا ہے اور مجفف ہے دشوار ہضم ہوتا ہے خلط اسکی خراب بنتی ہے گرمی پیدا کرتی ہیں قوی بھنے ہوئی بھنگ میں تیز تر گرم ہے اور سکنجبین شکر ملی اسکے ضرر سے نفع دیتی ہے **اورام و بثور** صحرائی بھنگ کی جڑوں کا ضماد اورام گرم او مقعدہ پر کیا جاتا ہے **اعضاے سر** عصارہ اسکا اور

اوسکا دعن کان کے درد کو مفید ہی۔ اسکی پتی کے عصارہ کو سر کو دھوئے مین بساریہ کو فائدہ کرتا ہی یعنے سر مین جو نوکیلی ورکانتے سو مسامات مین پڑ جاتے ہین بھنگ کا بیج درد سر پیدا کرتا ہی بسبب سکے کہ سخونت پیدا کرتی ہی اور بخارات اوٹھاتی ہی اسمین قوت شدیدہ ہی **اعضائے غذا** تخم اسکا دشوار سے ہضم ہوتا ہی معدہ کیواسطے خراب چیز ہی **اعضائے نفض** چھلکون کو اسکا اگر زیادہ استعمال کرین منی کی تقطیع کرتا ہی یعنے اسکی لزوجت کم کر دیتا ہی

قنادیہ دہی درخت ہی جسکے گوند کا کثیرا نام ہی اسکا بیان باب الکاف مین ہو چکا ہے طبیعت اس کی سرد خشک ہے۔

قلی بفتح قاف و لام بالف کشیدہ سجی کو کہتے ہین **طبیعت** گرم ہی محرق ہی اخلاط و جلد کو جلا دیتی ہی اور بہت جلا کرنیوالی ہی۔ اکال ہی نمک سے جلا فعال مین قوی تر ہی **زینت** بہق کو فائدہ کرتی ہی **قروح** ردیہ جلی کو فائدہ کرتی ہی اور گوشت زائد کو اوڑا دیتی

قیمولیا بکسر قاف و سکون یا و ضم میم و سکون واو **ماہیت** اسکی یہ ہے شل نرم پتھر کے سپید سپید براق اور خوشبو ہوتی ہین مزہ اسکا تنتل کا نوکے ہوتا ہی لو ایک قسم اسکی وہ ہی جسمین چمک نہین ہوتی۔ اور ہرایک قسم اسکے ملنے سی بہت جلد بکھر جاتی ہی **جراح و قروح** آگ سے جلنے کو خصوصاً جلتے ہوئے پانی اور سرکہ سے جلنے کو فائدہ کرتی ہی جلی ہوئی تھوڑیا اوڑ جلی ہوئی اورن قروح کو مفید ہے جنکا اندمال دشوار ہی

قلقاس بفتح ہر دو قاف آخر مین سین مہملہ ہی۔ ہندی مین اروی کہتے ہین **ماہیت** یہ ایک نبات ہی جسکو اشنان یعنے سجی کے درخت سے مشابہت ہی **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** اسمین تلخی کے ہمراہ قبض ہے اور اجزا اسکے خشک کے خواص مین متشابہ نہین ہین تھوڑا سا قبض بھلی سین ہی **اعضائے سر** دہ ذساتھ اسکو جوش دیکر غرغرہ کیا جاتا ہی خواہ اسکا نمک بنا کر دودھ مین الکراث سے غرغرہ کیا جاتا ہی **اعضائے غذا** زرد آب کو براہ دستون سے نکال دیتی ہی خصوصاً اسکا بیج او اسکی پتی کا عصارہ اور تھوڑی مقدار دینی چاہیے تاکہ ضعف نہ لائے **اعضائے نفض** ادرار بول کرتی ہی اور تولید منی کرتی ہی خلط صفراوی اور بلغمی کی نرمی سے مسہل ہے مقدار شربت اسکی ثلث رطل سے ثلث رطل تک ہے ساتھ اسکے تیرہ تولہ سکر قلیل تک ہی

قرطاس بکسر قاف و سکون رائے مہملہ آخر مین سین ہی کاغذ کو کہتے ہین **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** جلا ہوا کاغذ نزف الدم کو منع کرتا ہی **جراح** جلا ہوا کاغذ سعفہ کو منع کرتا ہی **اعضائے سر** جلا ہوا کاغذ نکسیر کو بند کر دیتا ہے۔

قیسوم بفتح قاف و سکون یا و ضم سین مہملہ جسکو برنجاسف اور گندنبھی کہتے ہین **طبیعت** پہلے درجہ مین گرم اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **خواص** لطیف ہر تخم ہو اسمین رطوبت اور تلطیف ہی جالینوس کہتا ہی کہ پھول اسکا اسکے تخم سے زیادہ موثر ہی اسمین تفتیح بھی ہی **زینت** جلا ہوا قیسوم بالون کو فائدہ کرتا ہی خصوصاً ہمراہ تخم بیدانجیر یا ہمراہ روغن تر کے جس ڈاڑھی کے بال ریزہ ریزہ ہو گئے ہون اگر قیسوم کو بعض روغنہائے مفتحہ ملا کر داڑھی کے مقام پر ملا جائے نفع کریگا اور سوئے گوشت کی سمیت دور کر دیتا ہی **اورام و بثور** اور ورم بلغمی کی تحلیل کرتا ہی اور اسکو بھی کے ہمراہ جوش دیکر ورم کی تحلیل کریگا جنکی تحلیل مین دشواری ہے

جراح و قروح زخمہائے تازہ کو موافق نہین ہے بلکہ اونمین لذع پیدا کرتا ہی **آلات مفاصل** جوشاندہ اسکا عضل کے سرے کے پھٹنے کو اور عرق النسا کو نفع جسکے صحت مین دشواری ہو فائدہ کرتا ہی **اعضائے سر** جب بیت مین بکایا جائے سر کو گرم کر دیتا ہی اور اوسکی برودت کو دور کرتا ہی **اعضائے نفض** جوشاندہ اسکا نفس انتصابی مین جو دشواری ہو یعنے کھڑے اور سیدھے وقت جو سانس مین دشواری ہو اوسکو نفع کرتا ہی اور انفضاح جوشاندہ اسکے شگوفہ کا ہی **اعضائے غذا** جنبیت مین اوسکو جوش دیکر معدہ کو گرم کرتا ہی اور اسکی برودت کو دور کر دیتا ہی **اعضائے نفض** درار حیض کرتا ہی اور جنین کو نکال دیتا ہی اور گردہ اور مثانہ کی پتھری پارہ پارہ کر دیتا ہی غیرہ اسکا گرم کیا ہوا رحم کے منہ پر ملنا اسکو نفع کرتا ہی اور دشواری کو بھی مفید ہی **حمیات** جب کسی تیل کے ہمراہ اسکی مالش کیجائے لرزہ کو نفع کرتا ہی **سموم** جب کسی شراب کے ہمراہ پلایا جائے سموم کی سمیت سے نفع دیتا ہی اور جب اسکا بھونا یا فرش بچھایا جائے ہوام کو پاس سے بھگا دیتا ہی۔

قاتل الذئب یعنے بھیڑیے کی مارنے والی پتی **ماہیت** اسکی قوت خانق النمر کی قوت کے مشابہ ہی مگر یہ پتی خاص بھیڑیوں کے لیے ہے۔

قاتل الکلب یعنے کتے کے مارنے والی ہی **اعضائے سر** نکسیر جاری کرتی ہے۔ **اعضائے نفس** منہ کیطرف آدمی خون تھوکنے لگتا ہی کتون کو بہت جلد قتل کرتی ہی اور آدمیون مین نکسیر اور نفث الدم پیدا کرتی ہے۔

قطف بفتح قاف و طائے مہملہ جسکو ہندی مین پالک کہتے ہین **ماہیت** یہ بھی ایک قسم کا تھوا ہی **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد ہی اور رطوبت دوسرے درجہ کی رکھتا ہی **خواص** تخم پالک مین قوت ملینہ ہی اصحاب صفرا کو نافع ہے

قرۃ العین بضم قاف و فتح رائے مشددہ جسکا ترجمہ فارسی مین تنکر آبی ہی اور جسکا بیخ جرجیر الماء ہی اور اسکو کرفس الماء بھی کہتے ہین یہ مین اسکی عطریت ہی اور نبھے

ہوسے پانی میں جو پیدا ہوتی ہے افعال و خواص سنگ یشب محلل ہے اعضائے النفض
حیض کا اور بول کا ادرار کرتی ہے اور گردہ کی پتھری کو پارہ پارہ کر دیتی ہے جو کچی کھلائی
جائے خواہ جوش دیکر اور قروح امعا کو نفع کرتی ہے۔

قرع بفتح قاف و سکون راے مہملہ و عین مہملہ فارسی میں کدو ہندی میں لوکی کہتے
ہیں طبیعت دوسرے درجہ میں سرد تر ہے خواص اور بالا ہوا کدو تھوڑی غذا
دیتا ہے اور معدہ سے جلد نکل جاتا ہے اور اگر ہضم ہونے سے پہلے فاسد ہو جائے تو کدو
سے خلط ردی نہیں پیدا ہوتی ہے اگر معدہ میں کوئی خلط ردی ہو تو اسکے ساتھ
سے کدو بھی فاسد ہو جاتا ہے مثلاً ورنہ اکثر یہ بھی دیر تک ٹھہر نہ سکیگا۔ جو خلط کدو سے
بنتی ہے پھیکی ہوتی ہے مگر یہ کہ اسپر وہ چیز غالب آ جائے جو اسمیں ملاکر کھائی گئی ہو اگر
رائی ملا کر کدو کھایا جائے تو اسکے خلط محمود بنے گی اور مجملی بات ہے کہ صفراوی مزاج
کیواسطے پسندیدہ غذا ہے اسیطرح آب انگور خام اور آب انار ملاکر کدو کی خلط
محمود ہوتی ہے لیکن قوت کا فور بڑھ جاتا ہے کدو کے خاصیت سے یہ بات ہے کہ جس چیز کے
ساتھ کھایا جائے اسکے ہمرنگ غذا پہنچاتا ہے اگر رائی اور نمک کے ساتھ کھایا
جائے فقط شور پیدا کریگا اور اگر کسی چیز قابض کے ہمراہ کھایا جائیگا خلط قابض
پیدا کریگا۔ اور خلاصہ یہ بات ہے کہ اصحاب ۔۔۔ اور بلغم کو مضر ہے اور صفراوی مزاج والوں کو
مفید ہے مربا کدو کا دوائیں نہیں اصل نہیں ہے اور نہ کوئی اثر ہے اور نہ تحقیق کی گئی ہے
بلکہ بیشتر اوسکا استعمال لذت اور ذائقہ زبان کیواسطے ہوتا ہے اعضائے سر عصارہ
کدو کا حرارت کے درد کان میں اسکو نفع کرتا ہے خصوصا روغن گل ملاکر اور اورام دماغی
اور سرسام کو نفع کرتا ہے حلق کے درد کو بھی کدو فائدہ کرتا ہے اعضائے نفس ستو اسکا
کھانسی کو اور سینہ کے درد کو بشرطیکہ یہ دونوں حرارت سے ہوں فائدہ کرتا ہے
اعضائے غذا جو شاندہ اسکا معدہ کے فضول گرم کو نفع کرتا ہے اور پھیلا کر
معدہ سے نکالدیتا ہے اسیطرح جو شراب یا شربت کدو کو اندر بھر کر رکھا جائے پھر استعمال
کیا جائے کدو کے عصارہ کا سعوط دانتوں کے درد کیواسطے کیا جاتا ہے کدو معدہ
کی تری پیدا کرتا ہے اور پیاس کو دور کردیتا ہے کدوئے خام معدہ کو نہایت مضر ہے
یہانتک کہ پورے جوان اور نوجوان آدمی کے معدہ کو بھی مضر ہے اور جو مضرت کدو کے
کھانے سے معدہ کو پہونچے سوائے قے کرانے کے اور اسکی کچھ دوا نہیں ہے مضرت کدو
کی فوائد کو بہت پہونچتی ہے اعضائے نفس آب کدو جسوقت شہد ڈالکر
لگایا جائے اور اسمیں قطروں داخل کیجائے شکر نرم کردیگا۔ اور اسیطرح اگر کدو کو
کی غرض سے آگ میں تپ دیں پھر نکالکر نچوڑیں اور پانی کو جوش دیں اور اسکے پینے میں

کدو کی مضرت سعال کو اور خاص امعا قولون کو زیادہ پہونچتی ہے جو شکایتوں کو نفع کرتا ہے

قثا بکسر قاف و فتح ثاء سے مثلثہ و الف ممدودہ ککڑی کو کہتے ہیں اختیار ککڑی کا
کھیرے کے بیج سے افضل ہے اور زیادہ لطیف ککڑی کا وہی بیج ہے جو پکی ککڑی سے
نکالا جائے طبیعت دوسرے درجہ تک سرد تر ہے خواص حرارت میں اور خلط صفرا
میں تسکین دیتا ہے مگر کیموس اسکا خراب بنتا ہے جسمیں عفونت کی استعداد زیادہ
ہوتی ہے اور ان ہیتوں کو ککڑی بہجا رشتی ہے جسکا ازالہ دشوار ہوتا ہے تر ککڑی
سے زیادہ اور بہت جلد فاسد ہو جاتا ہے پختہ ککڑی میں جلا کی قوت ہے اور کھیرے
کا بخوبی ہضم ہو جانا بہت دور ہے مگر نہیں خام اور نہ ہضم چلا جاتا ہے اور حیات
فرزند پیدا کرتا ہے جو اون اسکی مضرت کو دور کرتی ہے یا اسکے معدہ میں اتمام ہضم
اورام و بثور ککڑی کا پتہ شہد ملاکر بلغمی بثور پر لگایا جاتا ہے بس نفع کرتا ہے
اعضائے سر جس شخص کو حرارت سے غشی عارض ہو ککڑی سونگھنے سے ہوش میں
آجاتا ہے اعضائے غذا پیاس میں سکون پیدا کرتی ہے معدہ کیواسطے اچھی غذا ہے
مگر عیب یہی ہے کہ بخوبی ہضم نہیں ہوتی اگر ککڑی کی تخم حبہ اور سات اولی
کے ہمراہ پلائی جائے خلط رقیق کی قے ہو جائیگی اعضائے النفض ۔۔۔ ادرار
کی قوت ہے اور اعضائے تناسل کے درد کو مفید ہے اور مثانہ کو بھی مفید ہے
تربوز سے اسمیں ادرار کم ہے سموم دیوانے کتے کے کاٹے کو تریاق کا فائدہ کرتا ہے

قثاء الحمار جسکو جنگلی کریلا کہتے ہیں اور کڑوی ککڑی بھی کہی جاتی ہے اسکا عصارہ
اسطور بنایا جاتا ہے کہ آخر فصل گرما میں جب اسکا پھل زرد ہو جائے کسی کپڑے
میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں تاکہ اوسکا پانی نچڑ کر نکل آئے پھر اس پانی کو چھانکر
کسی خوشبودار مٹی میں ملاکر خاکستر گرم میں اسکو خشک کرتے ہیں پھر کچی مٹی
پر سایہ میں اسکو رکھدیتے ہیں اختیار بہتر پھل اسکا وہی ہے جو زرد ہو اور بہت
قد کا ہو جیسے ککڑی سیدھی ہوتی ہے اور تلخی اسکی پوری ہو اور عصارہ بہتر وہ ہے
جو سپید اور چکنا اور سبک ہو اور فلفل کے مشابہ ہو اور سال بھر کا زمانہ اسپر گذر گیا ہو
طبیعت تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے افعال و خواص لطیف ہے محلل ہے اور جڑ اسکی
اور بیج اور پھل اسکا جلا اور تحلیل کرتا ہے اور تجفیف کی قوت اسکے چھلکے میں زیادہ ہے
اور اسکی بیج کا عصارہ دونوں کی قوت میں ایک سی ہے زینت اسکا عصارہ یا اسکی جڑ اور بیج کا
عصارہ یرقان کو مفید ہے۔ ذرور اسکا جو خشک کرکے بنایا گیا ہو ان سیاہ
نشانوں کو دور کردیتا ہے جو زخموں کے اندمال کے بعد پڑ جاتے ہیں اور چہرہ کے تل
کو فنا کردیتا ہے اور اورام و بثور جب اسکی جڑ آب دوغ میں ملاکر ضماد کیا جائے تو ہر ایک

درم بلغمی کہنہ کی تحلیل کر دیتا ہے مختار الحار رد ویلیا اور جراحات کو شگافتہ کر دیتا ہے خصوصاً ہمراہ صمغ البطم کے اور خصوصاً اسکا عصارہ **جراح و قروح** جب انکو شگافتہ کرکے ترکھجلی اور داد چنبل لیکن دونوں کو نفع کریگا **آلات مفاصل** یعنی مفاصل کے درد کو نفع کرتا ہے اور جوشاندہ کا اوسکے حقنہ عرق النسا کو نافع ہے سرکہ ملاکر قروح منتشرہ کیا جاتا ہے **اعضائے سر** جو شقیقہ غلیظ مادہ کو پیدا ہوا ہو اسکو اسکا سوطہ دودھ ملاکر دور کر دیتا ہے اور اگر دودھ ملاکر تحفیف میں لگایا جائے تو فضول کو ناک کیطرف سے نکالدیتا ہے بیضہ جو ایک قسم کا درد سر ہے اوسکو بھی نفع کرتا ہے اور سرائے درد کو مفید ہے اور عصارہ اسکی تخی کا اسکے جرم کے عصارہ سے ضعیف ہے جب کہ بغیر اسکا عصارہ ٹپکایا جائے درد میں سکون پیدا کرتا ہے **اعضائے نفس** اسکے عصارہ سے سہل دینا اوس شخص کو بہت فائدہ کرتا ہے جسکی سانس کی آمدورفت میں خرابی واقع ہو جبکہ اسکو خناق بلغمی میں شہد اور زیت ملاکر لگاتے ہیں **اعضائے غذا** استسقے کے نکالنے مائیت بلغمی کے منفعت عجیب کرتا ہے جو بیان ہوئے ضرر کے ہوتی ہے۔ جب اسکی جڑ سے بقدر ڈیڑھ ابولوس جو برابر سوا ماشہ کے ہو پلائی جائے جبکہ ضعف رطل بخیج قریب ایک فنس تک کے ہوا اسکو دو قسط شراب میں جو برابر پانچ سیر کے ہوا و تین روز یا دو روز ہر روز تین ابولوس ساتھ پانچ ابولوس تک لیکن نفع کریگی جب اسکی جڑ ڈیڑھ ابولوس اور اسکے چھلکے سے چہارم اسکو ناقہ کے تناول کریں بلغم اور زرد صفرا کو بطور قے کے نکالدیتا ہے اور ماء العسل کے ہمراہ بھی اسکو پیتے ہیں پس نفع میں کیک اور حیض اور بول کا بسہولت ادرار کرتا ہے کچھ ایذا اور ضرر معدہ کو نہیں ہوتا ہے اسکے سہل لینے کی عمدہ ایک تدبیر ہے کہ عصارہ میں اسکے دو چند زردک نمک ملاکر معزکے برابر گولیاں بنالیں اور پانی کے گھونٹ سے ایک ایک گولی اوتار جائیں قے کرنیکا اسکے ذریعہ سے یہ طریقہ کہ اسکو پانی میں گھولکر زبان کی جڑ میں اور قریب بیخ زبان کے تھوڑا سا لگادیں۔ اور اگر خواہش یہ ہو کہ جلدی قے آجائے اور بقوت بہنے زور کر قے ہو جائے تو اوس کیپ روغن زیت یا روغن سوسن میں گھولکر بیخ زبان پر لگائیں پھر اگر بے اندازہ قے ہونے لگے۔ جسنے اسکا استعمال کیا ہو اسکو کوئی شربت روغن زیت ملاکر پلایا جائے کہ اسکی فوراً قے میں سکون ہو جاتا ہے اور اگر یہ تدبیر کارگر نہ ہو جو کا ستو ٹھنڈے پانی اور سرکہ میں گھولکر پلانا چاہیے **اعضائے نفض** بلغم اور خون کی مسہل ہے اور اسکا عصارہ اور بیخ پیشاب کو جاری کر دیتا ہے اور حیض بند کو بھی کھولدیتا ہے اور سہل کرنے سے جنین کو خراب کر دیتا ہے۔

قرن بفتح قاف وسکون راء مہملہ و نون شاخ جسے سینگ کہتے ہیں **اعضائے سر** بارہ سنگے اور بکری کا جلا ہوا دانتوں میں ملنے سے بقوت جلا کرتا ہے اور مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے اور دانت اور مسوڑھے کے درد کو جو ہیجان میں ہو ٹھہرا دیتا ہے گراہوں دونوں میں یہ شرط ہے کہ اسقدر جلائی جائیں کہ سپید ہو جائیں **اعضائے چشم** شاخ گوزن کی جو سپید ہو گئی ہو مثل بھلے ہوئے کما کے آنکھ میں دودھ کے آنکھ کو تقویت دیتا ہے **اعضائے نفس** شاخ گوزن مذکور جو ترکیب خاص سے دھوئی بھی گئی ہو نفث الدم کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے غذا** جگر کو مضر ہے معدہ کو مضر نہیں ہے اور یرقان کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے نفض** شاخ گوزن سوختہ اوس شخص کو فائدہ کرتی ہے جسکو دو شطار یا کا مرض ہو

قریص یہ وہی چیز ہے جسکو انجرہ یعنی انگشن کہتے ہیں۔

قطاۃ بفتح قاف و طائے مہملہ جمع قطا کی ہے جسکو ہندی میں بوا کہتے ہیں **طبیعت** حرارت اسکی ضعیف ہے اور یبوست شدید ہے **افعال و خواص** بلدسوداہے **اعضائے غذا** استسقے کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** دوانی شکم کو نفع کرتا ہے۔

قوابض جمع قابضہ کی ہے جسکو ہندی میں تیتری کہتے ہیں **خواص** پرند کا سنگدانہ غذائے کثیر دیتا ہے اور مرغ کا سنگدانہ بھی جلدی ہضم نہیں ہوتا ہے **اعضائے غذا** اطباء گمان کرتے ہیں کہ پوست اندرونی سنگدانہ کی مجفف ہے قم معدہ اور اوسکے درد کے واسطے نفع کرتی ہے اور ابن ماسویہ کہتا ہے کہ خصوصاً پوست سنگدانہ مرغ میں قوت مذکور بہت زیادہ ہے

قوقی دونوں قاف میں **ماہیت** یہ ایک دریائی جانور ہے جسکی قوت اس حیوان کے قریب ہے جسکو جندبیدستر کہتے ہیں **اعضائے سر** گوشت اسکا اور مرگی اور اختناق رحم کو فائدہ کرتا ہے اور

قنفذ بضم قاف و سکون نون بعد فا کو ضمہ ہے ہندی میں سالی کہتے ہیں **ماہیت** جنگلی ساہی کو مشہور ہے اور پہاڑی ساہی کو دلدل کہتے ہیں اسکے کانٹے مثل تیر کے کھڑے ہوتے ہیں اسکی طبیعت بھی جنگلی ساہی کے قریب ہے دریائی ساہی ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے جسکا چھلکا مثل سیب کے ہوتا ہے **افعال و خواص** ساہی کی چربی احتشار اندرونی کیطرف مواد کی ریزش کو منع کرتی ہے اور اسطرح اسکا جگر سکھا کر اور صحرائی اور دریائی ساہی کو جلا کر اسکی راکھ میں جلا و تجفیف کی قوت ہے **زینت** نمک صحرائی ساہی کا داء الفیل کو منع کرتا ہے اور گوشت صحرائی ساہی کا جذام کو روکتا ہے بسبب تحلیل و تجفیف کے جو اسمیں ہے اور جلا ہوا گوشت صحرائی کا تجفیف کا زفت ملاکر طلا کرنے سے باخورہ کو فائدہ کرتا ہے اور **ورم و ثبور** دریائی قنفذ کی کھال ترکھجلی کی دوا نہیں پڑتی ہے۔ اور گوشت اوسکا خنازیر کو بہت نفع کرتا ہے۔ **جراح و قروح** ساہی کی کھال کی راکھ حریک آلودہ قروح کو مفید ہے اور گوشت زائد کو دور کر دیتی ہے۔ اور گوشت اوسکا خنازیر کو اور سخت کرتی ہیں

رازیانج جسکی فارسی رازیانہ اور بادیان اور ہندی سونف ہے ماہیت اسکا بیج شکل مین انیسون کے مشابہ ہوتا ہے اور بڑے بیج کی سونف کی قوت صحرائی سونف کے قریب ہے مگر اس سے ضعیف ہے اور بڑی قسم صحرائی ہے اسکی قوت زیادہ ہے طبیعت جنگلی سونف مین حرارت اور خشکی زیادہ ہے جو قریب تیسرے درجہ کے ہے اور بستانی کی حرارت دوسرے درجہ مین ہے خواص سدون کی تفتیح کرتی ہے اعضاے چشم بصارت کو تیز کرتی ہے خصوصاً گونما سکا اور ابتداء نزول الماء کو نفع کرتی ہے بروقت پانی اترنے کے اور دیسقوریطس کے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ ہوام تخم رازیانہ تازہ اسواسطے چر لیتے ہین تا کہ انکی بصارت تیز ہو جاوے اور چھوٹے بڑے سانپ اپنی آنکھ کو اس سے کھجلاتے ہین جب بعد جاڑون کی فصل کے اپنے سوراخون سے نکلتے ہین تا کہ انکی آنکھ مین روشنی آجاوے اعضاے صدر تر و تازہ رازیانہ کے کھانے سے دودھ کی افزائش ہوتی ہے خصوصاً بستانی رازیانہ کی اعضاے غذا جب سرد پانی کے ساتھ پیا جاے متلی کو اور التہاب معدہ کو نفع کرتی ہے ہضم دیر مین ہوتی ہے اور غذا اسکی خراب ہے اعضاے نفض بول اور حیض کا ادرار کرتی ہے اور صحرائی سونف بالخصوص اور پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے اور صحرائی اور نہری سونف مین گردہ اور مثانہ کی منفعت ہے اور خصوصاً صحرائی سونف قطیر البول کو نفع کرتی ہے اور زچہ کو خون ولادت سے پاک کرتی ہے بیخ ازمانہ جب تخم رازیانہ کے ساتھ کھائی جاے قبض شکم پیدا کرتی ہے حمیات پرانی تپ کو فائدہ کرتی ہے اور آب سرو کے ہمراہ اگر حمیات مین پلائی جاے متلی کو اور التہاب معدہ کو جو تپ مین ہو نفع کرتی ہے سموم جوشاندہ اسکا شراب مین ہوام کے کاٹنے کو نفع کرتا ہے اور بیخ رازیانہ کوٹ کر پانی ملا کر دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے مقام پر لگایا جاتا ہے بس نفع کرتی ہے

رامک سادے کو فتحہ اور میم کو بھی زبر ہے ماہیت یہ مازو کا عصارہ ہے طبیعت سرد خشک ہے خواص قابض مفرح لطیف ہے طبیعت مین تنگی پیدا کرتا ہے ریزش مواد کو منع کرتا ہے حرارت مین سکون پیدا کرتا ہے اعضاے غذا معدہ کی تقویت کرتا ہے جب اسکو پانی کے ساتھ پیا جاے اعضاے نفض طبیعت مین تنگی پیدا کرتا ہے

رتینانج طبیعت اسکی تیسرے درجہ تک گرم ہے اور پہلے درجہ مین خشک ہے خواص سخت بعض گوشت کو اگا لاتی ہے مگر نرم ابدانین اسکو بیجا نہین لاتا ہے کبھی قروح اسکے استعمال سے اچھے ہو جاتے ہین جبکہ عروق اور کلنار وغیرہ کے ساتھ استعمال کیا جاے

راسن سین مہملہ کو بھی فتحہ ہے اور آخر مین نون ہے اور اسکو زنجبیل شامی بھی کہتے ہین ایک قسم اسکی بستانی ہوتی ہے اور دوسری قسم اسکی جنگلی ہوتی ہے جسکا ہر ایک پتا ایک بالشت سے لیکر ایک ہاتھ لانبا چوڑا زمین پر مثل نمام کے بچھا ہوتا ہے۔ اور شکل مین مسور کی پتی کے مشابہ ہوتی ہے اسکے جمیع اجزا مین جڑ کی منفعت زیادہ ہے اختیار اسکی شراب کی قوت اپنے افعال مین قوی ہے اور فصل بہار اور مربی اسکی سرکہ مین بنانے سے اوسکی حرارت ٹوٹ جاتی ہے لہٰذا یہ مطلب ہے کہ راسن کو سرکہ مین پروردہ کر لیوے اوسکی حرارت ٹوٹ جاتی ہے طبیعت دوسرے درجہ تک گرم خشک ہے اور اسمین رطوبت فضلیہ ہے اسی سبب کے بدن مین تسخین بمجرد ملاقات پیدا نہین کرتی ہے خواص جلا اقسام کے آلام اور درد جو سردی سے ہون اور ہیجان ریاح اور نفخ کو فائدہ کرتی ہے اسمین جلا کے سنگ کرنے کی بھی قوت ہے اور جلا کی بھی قوت پوری ہے آلات مفاصل عرق النسا اور وجع مفاصل کو فائدہ کرتی ہے اور بالخصوص اسکی اور پتا اسکا بھی بطور ضماد کے درد ہاے باردہ کو نفع کرتا ہے اور عضل کے سرد کے پٹھے جا لیکا اعضاے سر درد سر پیدا کرتی ہے مگر شقیقہ بلغمیہ کو زائل بھی کر دیتی ہے خصوصاً جب اسکا سر پر ضماد دیا جاے اعضاے نفس شہد کے ہمراہ چاٹنے سے نفث پر معین ہوتی ہے اسکا عمل جید ہوتا ہے جب ورن لعوقات مین داخل کیا جاے تو سینہ کے تنقیہ کیواسطے بنائی جاتی ہے اور راسن بھی مفرح دوا ہے اور قلب کی تقویت کرتی ہے بعض اسکی شراب اسطرح پر بناتے ہین کہ پچاس مثقال جو بابراد مسیح کر کے ہو اراسن کو اچھا ہو ساتھ شیرہ انگور مین جو برابر سات تین باشرہ کے ہو ملا کر تین مہینے تک رکھ کر استعمال کرتے ہین بس سینہ اور پھیپھڑے کو پاک کر دیتی ہے اعضاے نفض اسکی جڑ کا جوشاندہ ادرار بول و حیض کرتا ہے خصوصاً شراب اسکی جڑ کی جو شخص اسکے استعمال کی عادت کرے اسکو ہر وقت پیشاب کی حاجت ہوگی سموم ہوام کے کاٹنے کو نفع کرتی ہے خصوصاً راسن بحری

رماد لفتح را کے مہملہ آخر مین دال مہملہ ہے راکھ کو کہتے ہین خواص راکھ ہر چیز کی جلا کرتی ہے اور مجفف ہے اگرچہ بسبب اختلاف اُن اجسام کے جنکی راکھ بنائی جاتی ہے یہ دونون اثر کم و بیش ہوتے ہین۔ مگر دھو ڈالنے سے جلا اس راکھ کا کم ہو جاتی ہے اور تغریہ کی قوت پیدا ہو جاتی ہے اور مجفف بدون لذع کے ہو جاتی ہے۔ راکھ کا پانی اون دواؤن مین سے ہے جو عفونت پیدا کرتی ہین اور سب زیادہ ترقوی چوب انجیر اور توبوع کی راکھ ہے۔ قوت جلا ہر ایک راکھ کے پانی اور یبوست سب راکھ کی پانیون سے ان دونون راکھ کے پانی مین زیادہ ہے اور مازریون کی راکھ بھی بڑی جلا کرنیوالی ہے اور عفونت پیدا کرتی ہے اور قابض لکڑی کی راکھ مثل بلوط وغیرہ کے قروح کے خون کو بند کر دیتی ہے اور اعضا بیچے

گوسپند کے شاخ بریدہ کی راکھ ترکھجلی اور داد پر طلا کیجاتی ہو **اعضائے چشم** بازریون کی راکھ بصارت مین تیزی پیدا کرتی ہو **اعضائے نفس** بازریون کی راکھ کا پانی زچہ کو فائدہ کرتا ہو۔ خصوصاً ہمراہ دواء الخطا طیف کے

رجل الجراد وزرنب کو کہتے ہین جسکو ہندی مین برہمی بھی کہتے ہین دیکھو اوسکی تالیف تحت کہتے ہین **ماہیت** یہ قائم مقام بقلۂ یمانیہ کے ہو **اعضائے نفس** اسکے کھانیسے سل کو نفع ہوتا ہو **حمیات** جوشاندہ اسکا وہی نفع کرتا ہو جو سرطان کا جوشاندہ حمیات مطبقہ اور تربیطاؤس اور ربع مین کرتا ہو

رجل الغراب جسکو کاک جنگی کہنا چاہیے **اعضائے نفض** اس کی کی جڑ اکثر جوش دیکر پیجا اسہال کہنہ کو فائدہ کرتی ہو۔ اور تولس حکیم دیغورس نے کہا ہو کہ تو تنج کو بھی نفع کرتی ہو اور سورنجان کا عمل الاخرت کرتی ہو

رمان بفتح را و تخفیف میم مشددہ انار کو کہتے ہین **طبیعت** میٹھا انار پہلے درجہ تک سرد ہو اور اسی درجہ مین تر ہو اور کھٹا انار دوسرے درجہ مین سرد خشک ہے **خواص** کھٹا انار صفرا تسکین ہو اور سیلان فضول کو احشاء اندرونی کیطرف سے منع کرتا ہو۔ خصوصاً شربت اوسکا اور تمام اقسام مین انار کے تاثیر قرص انار مین بھی قوت جلا کے ہمراہ قبض کی ہو زینت انار کی بیخ شہد مین پیسکر بسہری پر لگائی جاتی ہو **جراح و قروح** انار کا بیج شہد مین پیسکر قروح خبیثہ پر طلا کیا جاتا ہو۔ اور انار کی بوندی جراحات پر لگائی جاتی ہو خصوصاً جلانیکے بعد زیادہ فائدہ کرتی ہو کھٹا انار زخمون کو ملاد تیاہی بسبب اپنی حرارت کے۔ میٹھا انار لطیف ہو اور جملہ اقسام انار کے غذائیت کم رکھتے ہین اور باوجود کمی کے غذا اوسکی جید بھی ہو اکثر منجوش انار کا نفع معدہ کیواسطے بہ نسبت سیب کے زیادہ ہوتا ہو اور بہی سے بھی اسکا نفع زیادہ ہو لیکن اس کا بیخ معدہ کیواسطے خراب چیز ہو زیادہ تر قابض انار کے اجزا مین اوسکی بوندی ہو اور سب قسم انار کے بیج قابض ہین میٹھا ہو یا کھٹا انار دانہ شہد مین پیسکر کان کے درد کو فائدہ کرتا ہو جو اندر کان کے ہو انار دانہ کٹا ہوا شہد ملا کر طلا کرنیسے قلاع کو نفع کرتا ہو اگر چھوٹے انار کو جو میٹھا ہو شراب مین جوش دیکر مسلم کوٹ ڈالین اور اسکا ضماد کان مین کرین۔ کان کے ورم کو پوری منفعت ہوگی۔ شربت انار اور رب انار خمار کو نفع کرتا ہو اور خاص کر ترش انار کا رب۔ **اعضائے چشم** ترش انار کا عصارہ ناخونہ کو فائدہ کرتا ہو **اعضائے نفس** کھٹا انار حلق مین خشونت پیدا کرتا ہو اور سینے مین بھی اور میٹھا انار حلق اور سینہ کو نرم کردیتا ہو اور سینہ کو تقویت دیتا ہو اگر انار دانہ کو آب باران کے ساتھ پیئین نفث الدم کو روکتا ہو اور ہر ایک قسم کا انار فواد یا فم معدہ کی جلن کو ... **اعضائے غذا** منجوش انار التہاب معدہ کو نفع کرتا ہو اور میٹھا انار معدہ کو اس واسطے موافق ہو کہ اوسمین قبض لطیف ہو اور ترش انار معدہ کو مضر ہو اور یا انیسون انار دانہ ہر قسم کا معدہ کیواسطے خراب چیز ہو کہ حرق ہو لیسے سوزندہ ہو انار دانہ کا ستو حاملہ عورتون کی اشتہا مین فخی بی پیدا کرتا ہو اور اسطرح ... خصوصاً ترش انار کا رب۔ تپ کا بیمار اگر بعد غذا کے انار کو چوسے اور ... بخار کو بطرف سر کے منع کرے اسکے بہتر یہ ہو کہ غذا سے پہلے انار کھائے تاکہ معدہ سے نیچے جو مواد ہین اونکو ... کی طرف آنے سے باز رکھے **اعضائے نفض** کھٹے انار ... بول زیادہ ہو میٹھے انار سے اور دونون قسم کے انار ادرار کرتے ہین اور انار دانہ شہد ملا کر قروح معدہ کو نفع کرتا ہو اور انار دانہ ترش معدہ اور امعا کو قوت انار دانہ کا ستو اسہال صفراوی کو نفع کرتا ہو اور معدہ کو قوی کرتا ہو انار کی جڑ کے چھلکے نبیذ کے ہمراہ چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو نکالدیتے ہین جڑ کا چھلکا کوٹکر پیا جاوے یا چھلکے نبیذ مین جوش دیکر پیئے جائین۔ **حمیات** منجوش انار جو نکو فائدہ کرتا ہو اور التہاب معدہ کو مفید ہو خبردار اکثر تپ کے بیمار کو ضرر ہوا ہی

ریباس بکسر راے مہملہ و سکون یاے مثناۃ تحتانی و باے موحدہ مفتوح ... مین سین ہو۔ اسکو چکری بھی کہتے ہین **ماہیت** اسمین قوت حامض ترش اور حصرم کی ہو یعنے ترشی نیبو اور انگور خام کی قوت اسمین ہو **طبیعت** سرد خشک دوسرے درجہ مین ہو **خواص** حرارت کو بجھا دیتا ہو حدت خون کو قطع کرتا ہو۔ حرارت مین سکون پیدا کرتا ہو **اورام و بثور** رطاعون کو نفع کرتا ہو **اعضائے چشم** بصارت کو تیز کرتا ہو جبکہ اسکے عصارہ کو بطور سرمہ کے لگائین **اعضائے نفض** اسہال صفراوی کو نفع کرتا ہو **حمیات** حصبہ اور جدری و رطاعون کو نفع کرتا ہو

ریبہ بکسر راے مہملہ و فتح یاے مثناۃ آخر مین ہاے ہوز ہو بھیجا بھیجڑ کو کہتے ہین **خواص** غذا اسکی قلیل ہو۔ مائل بطرف بلغم کے ہوتی ہو اور دیر سے ہضم ہوتی ہو اسمین نظر ہو **جراح و قروح** بیرغال کا بھیجا اگر گرما گرم ضماد کیا جاوے تو کئی ... سے جو زخم اونمین ہوتا ہو اوسکو اچھا کر دیتا ہو **اعضائے غذا** ہضم ہونے مین اسکے آسانی ہوتی ہو **اعضائے نفض** شکم مین قبض پیدا کرتا ہے۔

رخمہ بفتح را جسکو ہندی مین گدا ور ہرگیلا کہتے ہین **اعضائے سر** گدہ کا بنا پھوڑا کر روغن بنفشہ ملا کر درد شقیقہ کے جانب مخالف نتھنے مین ٹپکایا جاتا ہو اور

اسیطرح جس کان مین درد ہو اوسکے مقابل کے کان مین ٹپکایا جاتا ہے۔ اور رطوبتونکو اسکا اسُن یا جاتا ہے۔ یا اونکے کان مین ٹپکایا جاتا ہے جنبنکو پیچ اچھیانی کی بیماری ہے جسکو ڈیّہ یا جھونکا کہتے ہین اعضاے چشم آب سرد مین گدکا تیار کیا آنکھ کی سپیدی کیواسطے بطور سرمہ کے لگایا جاتا ہے اعضاے نفض کہتے ہین گدگد کی سیگنی کی دھونی استعاط جنین کرتی ہے سموم ابن بطریق کہتا ہے کہ اسکا تیا شیشہ کے برتن مین کھکر سایہ مین خشک کرین اور جسطرف سانپ کاٹا ہوا ہے خواہ بائین اسی آنکھ مین بطور سرمہ کے لگائین۔ اور مین خاصیت کے صحیح ہونیکا قائل نہین ہون بعض طبیبون نے او تجربے بھی اسکے بچھو اور سانپ اور زنبور کی سمیت مین ذکر کئے ہین جن سے نفع پہونچا ہے اور مجھے گمان ہے کہ وہ تجربے بطور بطوخ کے ہوے ہونگے۔

رصاص بفتح راے مہملہ اور دونون صاد مہملہ ہین رانگے کو کہتے ہین ملّا اسکے بیانمین بہت کچھ ہم کہہ چکے ہین اور یہ وہی رصاص ہے جسکو قلعی کہتے ہین لیکن اسکے سپیدہ کا حال اور اسکے بنانیکے طریقے ان سب کو ہم قرابادین مین لکھینگے **اختیار** لطیف وہی قلعی ہے جو جلاکر سپیدہ بن گئی ہو مگر جلاتے وقت اسکی بوسے بچنا چاہئے **طبیعت** سرد تر ہے **خواص** جلی ہوئی قلعی مین تلیین اور تحلیل اور تلطیف کی قوت ہے اور خون کی تفتیح کرتی ہے اور سپیدہ اسکا مخدری ہے اور برودت پیدا کرتا ہے۔ اور قوت اسکی جلے ہوے جست کی قوت کے برابر ہے۔ اور چرک قلعی کا جسکو خبث الرصاص کہتے ہین وہ قوت مین مثل قلعی سوختہ کے ہے **اورام و بثور** اگر کسی شراب وغیرہ مین یا اور عصارات باردہ مین اسکو محلول کرکے لگائین اور ورم کو فائدہ کرتی ہے **جراح و قروح** قروح خبیثہ کو اور اون قروح کو جنکا مادہ پھیلتا ہے نفع کرتی ہے۔ اور سپیدہ قروح کو بھر دیتا ہے۔ اور اینین تغریہ پیدا کرتا ہے **سموم** جب سپیدہ قلعی دریائی بچھو اور دریائی اژدھے کے کاٹنے کے مقام پر ملا جاے فائدہ کریگا۔ واجب ہے کہ قلعی کے جلاتے وقت اسکی بوسے بچین۔

رعادہ بضم راے یہ ایک قسم مچھلی کی ہے **اعضاے سر** کہتے ہین کہ اگر اس مچھلی کو دردسر کے بیمار کے سر پر رکھین دردسر جاتا رہیگا۔ جالینوس کہتا ہے کہ یہ فعل اس مچھلی کا میرے گمان مین اسوقت ہے جب زندہ سر پر رکھی جاے کہ مری ہوئی اس مچھلی کو جو مینے بیمار کے سر پر رکھا اثر نہ پایا

رتیاج بکسر راے مہملہ یہ ایک قسم کا پتھر ہے جو سرطان کے مشابہ ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد تر ہے **خواص** رطوبت کو پونچھ لیتا ہے اور طلا کرتا ہے اور اسکی قوت قریب سرطان کے ہے **اعضاے چشم** آنکھ مین جلا پیدا کرتا ہے

روبیان بضم راے مہملہ جسکو ہندی مین جہینگا کہتے ہین **خواص** غذا اسکی عمدہ ہے اور نمک ملی ہوئی پرانی جہینگا مچھلی خلط سودا پیدا کرتی ہے **اعضاے نفض** منی کو زیادہ کرتی ہے۔

رطبیہ بفتح راے مہملہ و سکون طا ایک قسم کا پودہ ہے جسکو ترکی بائیس پونچھ کہتے ہین اور خشک اسکے عربی مین قست کہتے ہین اور اسکا اوپر ذکر بھی بخوبی ہوچکا ہے۔

رتیاہ یہ بھی ایک مچھلی ہے **طبیعت** ابن ماسویہ کہتا ہے کہ یہ مچھلی سے گرم ہے **اعضاے نفض** باہ کو برانگیختہ کرتی ہے۔

حرف شین معجمہ

جو دوائین حرف شین سے شروع ہین انکا بیان۔

شقائق النعمان جسکو فارسی مین لالہ کہتے ہین **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہے اور خشک **خواص** بہت جلا کرتی ہے اور محلل ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ جلا کرتی ہے اور چرک وغیرہ کو دھو ڈالتی ہے۔ جذاب ہے مفتح ہے **زینت** لالہ بالون کو سیاہ کرتا ہے جب پوست اخروٹ ملاکر لگایا جاے اور جڑ اسکا یا اوسکی شاخین بجنسہ استعمال کیجائین یا اسکو پکاکر استعمال کرین بالون کو خوشنما کردیتی ہین۔ **اورام و بثور** جو شخص کہ اون اورام پر طلا کیجاتی ہے جو سخت سوداوی ہون اور استفراغ اسکے ذریعہ سے بسبب تحلیل کے کیا جاتا ہے اور ان بثور کا جو حرارت سے پیدا ہوے ہون **جراح و قروح** لالہ خشک کیا ہوا ان قروح کو فائدہ کرتا ہے جنمین چرک بھرے ہون اور ان قروح کا اندمال کردیتا ہے اور پوست اوترنیکو بدن سے فائدہ کرتا ہے قروح کا تنقیہ کرتا ہے۔ اور پوست اترنیکو بہت مفید ہے اور بہلی اس خارش کو جو متقرح ہو **اعضاے سر** عصارہ اسکا بطور سعوط کے واسطے تنقیہ سر۔ اور دماغ کے مفید ہے۔ اور جڑ اسکی چبانیسے رطوبات سر کے جذب ہوجاتے ہین۔ **اعضاے چشم** عصارہ اسکا تاریکی بصر کو نافع ہے اور سپیدی چشم کو اور قروح کے جو نشانات آنکھ مین ہون انکو فائدہ کرتا ہے اور جسوقت طلا ام شراب مین جو شخص کہ اسکا ضماد کیا جاے اور ورم سخت کو اطراف چشم کے دور کردیتی ہے۔ **اعضاے صدر** اگر اسکی پتی اور شاخونکو گیاہ سعتر کے ہمراہ جو شخص کہ کھایا

دودھ کا ادرار کردیتی ہے۔ **اعضائے نفض** ادرار حیض کرتی ہے۔

شہدانج یہ تخم بھانگ کے درخت میں پیدا ہوتا ہے اور قنب کے بیان میں ہم کچھ لکھ چکے ہیں پس عجب ہے کہ دونوں مقام کے معنا میں کون فرق کتاب ہذا ملاحظہ کریں شہدانج کی ایک قسم بستانی ہے جو مشہور ہے اور ایک قسم اسکی جنگلی ہے جنہیں کہتا ہے کہ شہدانج صحرائی ایک درخت ہے جو ویران زمینوں میں پیدا ہوتا ہے ایک ہاتھ اونچا ہوتا ہے۔ اور پتی پر اسکے سپیدی غالب ہوتی ہے اور پھل اسکا مرچ سیاہ کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور حب اسکا یعنے پھل کے اندر جو دانے نکلتے ہیں شکل حب سمنہ کے ہے۔ اور شاید انکو دبانے سے تیل نچڑتا ہو جو بہنے کے بارہ میں کلام کر چکے ہیں **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** ریاح کی تحلیل کرتا ہے اور تجفیف بقوت کرتا ہے۔ خلط جو اس سے پیدا ہوتی ہے قلیل اور خراب پیدا ہوتی ہے **اورام و ثبور** قنب صحرائی سے جب اسکی جڑ کو لیکر جوش دیں اسکے بعد اورام گرم کے ان مقامات پر ضماد کریں جو سخت ہو گئے ہوں اور جنہیں کیموسات لاجیتے ہوں کیموس جو چپک ہو بھرے ہوں یہ ضماد اورام ورم گرم میں سکون پیدا کریگا۔ اور انکے سخت مقامات کی تحلیل کر دیگا **اعضائے سر** بسبب اپنی حرارت کے درد پیدا کرتا ہے۔ اور عصارہ اسکا بطور قطور کان کے درد کو فائدہ کرتا ہے جو سدے کی رطوبت سے ہو۔ اسیطرح اسکا روغن بھی مدہ کرتا ہے پتی اسکی خراز یعنے سر کی بفا کو اچھی طرح اوڑا دیتی ہے **اعضائے چشم** تاریکی بصر پیدا کرتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کو مضر ہے **اعضائے نفض** منی اور دودھ میں خشکی پیدا کرتی ہے اور شہدانج صحرائی گرنہی دست لاتا ہے اور نصف رطل اسکا نچوڑا ہوا پانی خشکی طبیعت کو کھولدیتا ہے اور بلغم اور صفرا کا اخراج دستوں میں کرتا ہے اور قائم مقام

شاہترج جسکو شہترا کہتے ہیں **اختیار** اچھا شہترہ وہی ہے جو سبز اور تازہ اور تلخ ہو۔ **طبیعت** پہلے درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** خون کو صاف کردیتا ہے اور سددوں کی تفتیح کرتا ہے۔ اور اسمیں برودت ہے باین نظر کہ مزہ میں اسکے قبض ہے کہ زبان کو سمیٹتا ہے اور تلخی قوی کی سبب سے حرارت بھی اسمیں ہے۔ اسیطرح تخم شہترا کی بھی کیفیت ہے **قروح** خشک اور تر کھجلی کیواسطے پلایا جاتا ہے **اعضائے سر** مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے **اعضائے غذا** معدہ کو قوی کرتا ہے اور جگر کے سددوں کی تفتیح کرتا ہے **اعضائے نفض** میں طبیعت ہے اور ادرار بول کرتا ہے۔ اور مقدار شربت اسکی رس میں سے نصف رطل تک ان دو ثلث رطل تک ہمراہ خشک کے ہے۔ یہ مقدار ہرے شہترے کی تھی۔ اور خشک یعنے سوکھا ہوا شہترہ ہمراہ اور دواؤں کے جو شافی ہیں دس درہم تک پڑتا ہے۔ اور مسلم پیسا ہوا شہترہ تین درہم سے سات درہم تک اور بدل اسکا کچھ بھی پرانی چیزیں بدل اسکا نصف وزن اسکے سناے مکی ہے۔

شیطرج بکسر شین جسکو ہندی میں چیت کڑی کہتے ہیں **ماہیت** شیطرج ہندی لکڑی کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے اور پتلے پتلے ہوتے ہیں اور چھلکے کی شکل اور رنگ جسکا تورڑھا مائل بسرخی و سیاہی ہوتا ہے شیطرج بیابانی دیواروں میں اوگتی ہے۔ اور اوس مقام پر جہاں برف نہ گرتی ہو پتی اسکی شکل حرف یعنے لام کی پتی کے ہوتی ہے شیطرج کر سیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ پتیاں اسمیں بہت ہوتی ہیں اور پتی چھوٹی ہونے ہوتے اسقدر چھوٹی ہو جاتی ہے کہ نظر نہیں آتی۔ شیطرج میں کسی قسم کی بو نہیں ہے۔ اور مثل الم کے ہے۔ اور اسکا مزہ بو قردمانا کے مشابہ ہے اور قوت پھل سکی وہی قوت ہے **طبیعت** آخر دوم میں گرم خشک ہے **خواص** جلا دینے میں تیز ہے اور قرحہ ڈالتی ہے **زینت** سرکہ ملاکر بہق سفید اور برص پر طلا کرنے سے نفع کرتی ہے **قروح** بدن کی کھال اور دھڑ نے پر اور تر کھجلی پر سرکہ ملاکر لگانے سے دونوں کو دور کردیتی ہے **آلات مفاصل** وجع مفاصل کیواسطے پلائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے **اعضائے غذائی** پر طلا کیجاتی ہے پس درد کو گھٹا دیتی ہے **اعضائے نفض** جس شخص کے مثانہ میں درد ہو پس شیطرج کی جڑ اوسکے کاہین کو بٹھانے سے سکون پیدا کرتی ہے جیسا کہا گیا ہے ابدان

شیلم بفتح شین معجمہ وسکون یائے وفتح لام فارسی میں گندم دیوانہ ہے **طبیعت** جالینوس تجویز کرتا ہے کہ اول درجہ میں گرم ہے **خواص** لطیف ہے بہت جلا کرتی ہے محلل ہے **زینت** گندھک کے ساتھ بہق پر طلا کرنے سے نفع کرتی ہے **اورام و ثبور** اورام اور خنازیر کی تحلیل کرتی ہے جب تخم کتان کے ساتھ لگائی جاوے اور سا دونکو شگافتہ کرتی ہے۔ اور پھال کبوتر اور تخم کتان ملاکر اورام شگافتہ کرتی ہے **جراح و قروح** جو درد گندم دیوانہ ہمراہ گیہوں کے پیسکر قروح پر لگائی جاتی ہے اور خشک پیسکر قروح پھوڑوں پر بھی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے اور درد کے اقسام پر طلا کی جاتی ہے کبھی مولی کے چھلکے میں پیسکر بھی قروح پر ضماد کی جاتی ہے پس نفع کرتا ہے **آلات مفاصل** گندم دیوانہ کی جڑ بانیقراطون میں جوش دیکر عرق النساء پر ضماد کیجاتی ہے **اعضائے سر** سکر اور مستی پیدا کرتا ہے اور اعضائے سر میں سکتہ ڈالدیتا ہے **اعضائے نفض** جب اسکی دھونی دیجائے خصوصاً جو ملاکر تو حمل کے ٹھہرانے پر مدد معین ہوگی۔

فیج بکسر اول سکون یا رشخاقاقل فارسی میں دوسرنہ کہتے ہیں **ماہیت** شیح کی ادمیں

مین ایک کٹیلی خاردار ہوتی ہے کہ جسکی پتی سرو کی پتی کے مشابہ ہے اور یہ گلی
لکڑی مین جوف ہوتا ہے۔ اسکا استعمال نقطہ دھونی دینے مین ہوتا ہے دوسرے
قسم اس کی وہ ہے جسکی پتی مثل جھاؤ کی پتی کے ہوتی ہے کبھی کبھی تیسری قسم کی
بھی سکی پائی جاتی ہے جسکا نام سرسون ارمنی زرد رنگ کی ہوتی ہے اسکو افسنتین
دریائی کہتے ہین **اختیار** بہتر اسکی ہی قسم ہے جو ارمنی ہے **طبیعت** دوسرے
درجہ مین گرم اور تیسرے درجہ مین خشک ہے **افعال و خواص** تمام اصناف اسکے
مقطع اور محلل ریاح ہین اور اسمین قبض بھی ہے جو افسنتین کے قبض سے کمتر ہے اور
تسخین اسکی افسنتین کی تسخین سے زیادہ ہے اور تلخی اسکی بھی اسکی تلخی سے زیادہ ہے
اور اسمین ملاحت بھی ہے یعنے مزہ اسکا کسیقدر نمکین ہے **زینت** خاکستر اسکی
زیت یا روغن بادام ملاکر بالخورہ کیواسطے طلا کرنیسے نافع ہے اور روغن اسکا
ذقن اور مونچھ کے بال نکال لاتا ہے جو دیر مین نکلتے ہون **اورام و بثور** اقسام اورام اور
دمامیل مین سکون پیدا کرتی ہے **جراح و قروح** انکو منع کرتی ہے **اعضاے سر**
درد سر پیدا کرتی ہے **اعضاے چشم** انکے پانی سے آنکھ کو آشوب چشم مین سینکنے مین
پس آشوب چشم کو دور کرتی ہے **اعضاے نفس** عسر نفس کو فائدہ کرتی ہے
اعضاے غذا معدہ کو مضر ہے خصوصاً تیسری قسم جسکا نام سرسون ارمنی
ہے **اعضاے نفض** پیٹ کے کیڑے اور کدو دانہ کو نکال دیتی ہے اور ادرار حیض انکو
قتل کرتی ہے اور حیض و بول کا ادرار کرتی ہے اور آب عصارہ افسنتین سے زیادہ قوی ہے
حیض اور زہرمین جو مضری معلوم ہوتی ہے اسکو نفع کرتی ہے **سموم** کھمبی وغیرہ کے زہر کو دفع کرتی ہے
شنجار بشین معجمہ مفتوحہ و سکون نون و فتح جیم اسکو ابو خلسا بھی کہتے ہین
ماہیت یہ وہی خس لحا ہے جسکی پتی شکل کاہو کی پتی کے ہوتی ہے جسمین کہ بعض
تیز اور چھوٹے چھوٹے کانٹے ہوتے ہین رنگ اسکا سیاہی مائل اور جڑ مین اسکی گرہ ہوتی ہے
رنگ مثل خون کے سرخ ہو جاتا ہے اور اسقدر سرخ ہوتا ہے کہ اسکے چھونے سے
ہاتھ سرخ ہو جاتے ہین **اختیار** سب سے ضعیف وہ کہ اجزا مین تیلی ہو کی ہو
طبیعت پہلے درجہ مین سرد اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **خواص** جس قسم کا
نام ابوخلسا ہے وہ قابض ہے کہ اسمین تلخی ہے اور جسکا نام ملوسی ہے اسمین قبض
شدید ہے کہ زبان کو زیادہ گرفت کرتی ہے اور جسکا نام اتو ہوس ہے اسکا قبض
دونون سے بڑھا ہوا ہے اور تیزی بھی زیادہ ہے اور جس قسم کا کچھ نام نہین وہ بھی سب
باتو مین اتو ہوس سے قریب ہے اور جملہ اقسام مین اسکی قبض اور تجفیف ہے جب کسی
روغن مین اسکو ملا کر بدن پر مالش کرین پسینہ لاتی ہے **زینت** بہق اور یرقان
کو اسکا طلا کرنا نفع کرتا ہے **اورام** خنازیر پر چربی ملاکر اسکا ضماد کیا جاتا ہے
اور جلد کے تقشر پر طلا کیا جاتی ہے۔ آرد جو ملاکر حمرہ پر لگائی جاتی ہے خصوصاً وہ قسم
جسکا ابو خلسا نام ہے **جراح و قروح** اندمال قروح کرتی ہے جبکہ روغن زیتون مین داخل
کرکے اسکا استعمال کرین **اعضاے سر** کان کے درد کیواسطے نہایت
مفید ہے **اعضاے غذا** پلانے سے یرقان کو نفع کرتی ہے خصوصاً وہ قسم جسکو
ابو خلسا کہتے ہین۔ اور یہ قسم طحال کے درد کو بھی بہت فائدہ کرتی ہے اور بسبب
اسکا معدہ کی دباغت کرتا ہے یعنے جرم کو مضبوط کرتا ہے **اعضاے نفض** جب
ڈیڑھ مثقال اسکو ہمراہ قردمانا یا زوفا یا الم کے پلائین چھوٹے کیڑے اور
کدو دانہ کو نکال دیتی ہے خصوصاً وہ قسم جسکا کچھ نام نہین ہے اور جس قسم کا نام
ابو خلسا ہے وہ درد گردہ کو نافع ہے **سموم** جس قسم کا نام اتو ہوس ہے سانپ کے کاٹنے
کو بہت فائدہ کرتا ہے اگر اسکا ضماد کیا جاے یا پلائی جاے۔ اور جس قسم کا
نام کچھ نہین ہے وہ بھی اس اثر مین اسی کے قریب ہے۔

شل بفتح شین و تشدید لام **ماہیت** یہ ایک دوا ہے ہندی ہے زنجبیل کے
مشابہ ہوتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** تلخ ہے اور تقریح
تیز ہے ریاح شکن ہے۔ شہد کی امین قوت ہے تحلیل اسکی عجیب ہے اور لطیف ہے
آلات مفاصل پٹھے کو مفید ہے اور فسخ کے جملہ اقسام کو۔

شوکران بفتح شین و سکون واو و فتح کاف و راے مہملہ الف و نون **ماہیت**
دیسقوریدوس کہتا ہے کہ ساق اسکی شبت کی مثل ساق بادیان ہوتی ہے اور پتیان اسکا
کھیرے کی پتی کے مشابہ ہے اور پھول اسکا سپید و تخم اسکا مثل انیسون کے اور
روفس نے کہا ہے کہ پتی اسکی مثل سیبروج کی پتی کے ہوتی ہے اور زرد ہوتی ہے
جسکی زردی زیادہ ہوتی ہے جڑ اسکی پتلی ہوتی ہے پھل اسمین منقی ہے اور تخم اسکا
بہرنگ جوائن کے ہوتا ہے مگر کچھ اسمین مزہ اور بو نہین ہوتی اور بیج مین بھی
ہوتا ہے مسیح کہتا ہے کہ یہ بیش کی ایک قسم ہے اور اچھی بات یہ نہین کہی مین کہتا ہون
کہ ایک لفظ یونانی زبان مین قونیون کا وارد ہوا ہے اور اسکا ترجمہ شوکران
کیا گیا ہے اور کبھی اسی کا ترجمہ بیش سے بھی کیا گیا ہے اور جو اغراض بیش کے ہین
وہ اسی قونیون کی طرف منسوب کیے گئے لہذا طبیبون کو شوکران کے بیچ مین
اختلاف راے ہے **طبیعت** سرد خشک تیسرے درجہ مین اور چوتھے درجہ مین
خواص نزف الدم کو روکتی ہے خون کا انجماد کرتی ہے مخدر ہے **زینت** جب
کسی مقام سے بال اکھاڑ کر اسکو طلا کرین سرد ملی دسکی دوبارہ اس مقام پر

بال دگنے کو منع کریگی۔ باکرہ عورتون کے پستان پر اسکا ضماد کیا جاتا ہو تو انکے بڑے ہونیکو منع کرتی ہو **اورام و شور** عصارہ اسکا نطرا اور حمرہ مین سکون پیدا کرتا ہو **آلات مفاصل** نقرس گرم پر اسکو طلا کرتے ہین **اعضاے سر** کان کے رطوبات کی اچھی دوا ہو **اعضاے چشم** عصارہ اسکا آنکھ کے درد مین استعمال کیا جاتا ہو **اعضاے صدر** پستان پر اسکا ضماد کیا جاتا ہو پس بڑی ہونے نہین پاتی اور دودھ کے بہت بے اندازہ ہونیکو بھی اور خود بخود پستان سے دودھ بہنے کو بھی منع کرتی ہو **اعضاے نفض** حیض کو بند کرتی ہو اور رحم کے درد کو نفع کرتی ہو اور خصیہ پر اسکا ضماد کرتے ہین تو ... مین پاتا اعضاے منی پر اسکی مالش کرتے سے احتلام رک جاتا ہو **سموم** یہ زہر قاتل ہو اسکا علاج شراب خالص سے کیا جاتا ہے۔

شقاقل بفتح شین و قاف اول و قاف کو فتح اور دوسرے کو ضم ... کو ہندی مین ... اور کہتے ہین **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم مائل طرف ... **خواص** اسمین تلیین ہو اور شقاقل مربی اکی قوت مثل گاجر کے ہو **اعضاے نفض** شہوت باہ کو برانگیختہ کرتی ہو **ابدال** بدل اوسکا بوزیدان ہے۔

شجرہ مریم یہ وہی بخور مریم ہو اور اسکا بیان ہوچکا ہو اسکی تین قسمین ہین ایک قسم مین تو پھل نہین لگتا اور دو قسم مین پھل آتا ہو **اعضاے سر** زکام بارد کو نفع کرتی ہو **اعضاے چشم** آنکھ مین پانی اوترنے کو فائدہ کرتا ہو

شہدانج اور شاہدانج بھی اسکو کہتے ہین **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** محلل ہو زیادہ ملطف ہو اگر اسکو سرہانے تکیہ کے نیچے رکھی جاوے منھ سے اوسکے لعاب بہنے کو منع کرتی ہو **آلات مفاصل** ... طلا کرتے بطور سعوط کے اور پانی سے ہمراہ شراب کے نفع کرتی ہو **اعضاے سر** جب اسکے پانی کا سعوط کیا جاوے دماغ کو پاک کرتی ہے۔ اور لقوے اور مرگی کو بھی خراب طلا کر پلانے سے مفید ہو **اعضاے غذا** رطوبات معدہ کو نفع کرتی ہو اور رطوبت منھ کے لعاب آنیکو مفید ہو جب اسکے سر دون کے نیچے رکھی جاوے جیسا اوپر نے گمان کیا ہو **اعضاے نفض** ... رحم کیواسطے مفید ہے۔

شب دیسقوریدوس کہتا ہو کہ اسکی بہت سی قسمین ہین اور علاج طبی مین ان اقسام سے فقط تین قسمین بکار آمد ہین۔ ایک مشقق دوسری رطب تیسری مدحرج مشقق وہی شب یمانی ہو وہ سپید مائل زرد ... ہو ... فتح اور سین ... ہوگی گویا کہ وہ شگوفہ شب ہو ایک صنف حجری بھی ...

ہوتی ہو جسمین پر وقت جھکنے کے قبض پیدا کرنگی زبان ... اور قبل شب نہین ہو **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** ... سیلان مادہ اور تجفیف کی قوت ہو اور خونکی ہر ایک واگی کو اور سیلان فضول کے تمام کو منع کرتی ہو اور فضول کے انصباب کو بھی روکتی ہو اور قبض اسکا بادآورد کے قبض سے بہت زیادہ ہو خصوصاً اسکے چھلکے مین اور اسکی جڑ مین۔ اور اسی سبب یہ دونون بادآورد سے ہر ایک فعل مین قوی زیادہ ہین **زینت** آتشک کے زخم بخار پر لگائی جاتی ہو اور بہق کے قتل کرنے کیواسطے اور ... کرنے کیواسطے **جراح و قروح** وردی شراب کے ہمون شکوفہ نمک ... قروح کیواسطے استعمال کرتے ہین جنکا اندمال دشوار ہو ... شب کے ملا کر آکال ... آگے چلے ہوے ... پر لگاتے ہین

شکاعی بضم شین آخر مین الف مقصورہ ہو **افعال و خواص** قبض اسکا بادآورد کے قبض سے زیادہ ہو خصوصاً اسکے چھلکے اور جڑ کا قبض اور اسیطرح دونون فعل مین بادآورد سے قوی ہین۔ **اعضاے سر** جوشاندہ سے اسکے اگر کلی کیجاے دانتون کے درد کو فائدہ کرتا ہو شکاعی اور اسکی جڑ اور اسکا پھل کوٹ کے ورم کو فائدہ کرتا ہو **اعضاے غذا** معدہ اور جگر کو فائدہ کرتا ہو **اعضاے نفض** جوشاندہ اسکی جڑ کا نزف الدم کو نفع کرتا ہو اور شکاعی بطور حمول کے اور بطور آبزن کے بھی مفید ہو واسطے ورم مقعد کے جب استعمال کیا جاے **حمیات** پرانی تپون کو خصوصاً دہ کون کی تپون کو فائدہ کرتا ہو۔

شونیز بضم شین و سکون واو و کسرہ نون و سکون یا آخر مین زاے معجمہ ہندیمین کلونجی کہتے ہین **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم خشک ہے **خواص** تیز ہو اور بلغم کو قطع کرتی ہو اور جلا کرتی ہو ریاح اور نفخ کی تحلیل کرتی ہو نقیلہ اسکا ان چیزون مین بویا ہوتا ہو **زینت** جوسنے منکوس ہون ... گئے ہون اونکو اور خیلان یعنے تلون کو دور کردیتی ہو اور بہق اور بہق کو خاصکر **اورام و شور** سرکہ ملا کر شور لبینہ پر لگائی جاتی ہو اور ورام بلغمی و صلب ورام کی تحلیل کرتی ہو **قروح** سرکہ ملاکر قروح بلغمی پر اور ... تر کھجلی پر جسمین ... ہون لگائی جاتی ہو **اعضاے سر** زکام کو فائدہ کرتی ہو خصوصاً اگر کلونجی کو بھون کر پارچہ کتان کی پوٹلی مین باندھ کر سونگھین جس شخص کے سر مین درد سردی سے ہو جسطرف درد ہو اسیطرف لگائی جاتی ہو جب اسکو سرکہ مین ایک شب بھگو کر صبح کو پیسین اور ایسے بیمار کے پاس لائین جو پرانے اقسام درد مین گرفتار ہو یا لقوے مین اور اس کلونجی کو ناک مین چڑھاے فائدہ کریگی

کلونجی اور دواؤن مین داخل ہو جو ناک کی ہڈی مصفاۃ کے سدون کی پوری تفتیح کرتی ہو- اور جو شانہ دہ اسکا سرکہ مین ملاکر دانتون کے درد کو نفع کرتا ہو اسکو جوش دیکے کلی کرنا بھی یہی فایدہ کرتا ہو خصوصاً صنوبر کی لکڑی ملاکر جب جوش دیا جاے **اعضاے چشم** اگر کلونجی کو پیسکر روغن ایرسا ملاکر سعوط کیا جاے ابتداء نزول الماء کو فائدہ کرتی ہو **اعضاے نفس** نطرون کے ہمراہ انتصاب نفس کو منع کرتی ہے **اعضاے نفض** چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو قتل کرتی ہو اگر ضماداً ناف پر بطور طلا استعمال کیجاے اور اگر چند روز پیہم مستعمل ہے اور ادرار حیض کرتی ہے اور شہد اور گرم پانی ملاکر مثانہ اور گردہ کی پتھری کیواسطے پلائی جاتی ہے **حمیات** بلغمی ور سوداوی تپون کو دور کرتی ہو- **سموم** دھوان اسکا ہوام کو بھگا دیتا ہو اور ایک قوم نے گمان کیا ہو کہ زیادہ کھانا اسکا قاتل ہے جب ایک مثقال اسکی پلائی جاے رتیلا کے کاٹنے کو نفع کرتی ہو **مترجم** نے بارہا تجربہ کیا ہو کہ ہچکی کا مرض کلونجی کے استعمال سے زائل ہو جاتا ہو جب اسکو مکھن کے ساتھ کیا جاے خاص شہر لکھنؤ مین بعض ایسے بیمار کو جو تپ شدید کے بعد فواق میں مبتلا ہوا تھا اور اطبا موجود مین نے اوسکو جواب دیدیا تھا ہچکی بھی سقدر تلخ اور متواتر تھی کہ سانس لینی دسکو دشوار تھی او سکا علاج مین نے کلونجی اور مسکہ سے کیا اور اتنا موثر پایا کہ حلق سے اوترتے ہی پھر ہچکی نہین آئی اور مریض کو فوراً شفا ہو گئی اس مریض کا نام داروغہ احمد علی ساکن یحییٰ گنج تھا اور اس معالجہ کو اوسکے جاننے پہچاننے والے سب جانتے ہین -

شبت بکسر شین و فتح باے موحدہ آخر مین تاے مثناۃ ہو ہندی مین سویہ کہتے ہین **طبیعت** گرمی سکی دوسرے اور تیسرے درجہ کے درمیان مین ہو اور خشکی اوسکی اول دوم کے بیچ مین ہو اور جلانیکے بعد دوسرے درجہ مین گرم خشک ہو جاتی ہو **خواص** اخلاط باردہ کا منضج ہو اور سردی سے جو درد ہو انمین سکون پیدا کرتی ہو- ریاح کو منتشر کر دیتا ہو- اسیطرح روغن اسکا اسمین تحلیل کی پوری قوت ہو- اور مزاج اسکا قریب روغن داے منضج کے ہو جو تفتیح بھی کرتی ہو- مگر اسمین گرمی زیادہ ہو- اور ہرا سویہ نضیج بشدت کرتا ہو- اور خشک سویہ مین تحلیل کی قوت زیادہ ہو **اورام** مین نضج پیدا کرتا ہو **قروح** سویہ کی راکھ ڈھیلے اور نرم قروح کو فائدہ کرتی ہو **آلات مفاصل** روغن اسکا پٹھے کے درد کو اور جس عضو کا مزاج مناسب سمجھے کے ہو اوسکو فائدہ کرتا ہے **اعضاے سر** نیند پیدا کرتا ہو- خصوصاً روغن اسکا- اور عصارہ اسکی ہچکی کان کے درد سوداوی کو فائدہ کرتا ہو- اور کان کے رطوبت کی خشکی کو فائدہ کرتا ہو **اعضاے چشم** ہمیشہ کھانا سویہ کا ضعف بصارت پیدا کرتا ہو **اعضاے نفس** سویہ کا ساگ اور سویہ کا بیج دودھ کو زیادہ کرتا ہو خصوصاً ایسے حریرہ بیچ کے ہمراہ جسمین دودھ زیادہ مقدار کا شریک ہو **اعضاے غذا** جو ہچکی ہو امتلا کیوجہ سے آتی ہو جو طعام کے معدہ کے اوپر اوپر ٹھہرے رہنے سے عارض ہو ہو اوس ہچکی کو فائدہ کرتا ہو جالینوس کہتا ہو کہ سویہ معدہ کو مضر ہو- اور بیج مین اسکے قولنجی قوت ہو **اعضاے نفض** مروڑے کو فائدہ کرتا ہے اور منی کی تقطیع کرتا ہو جب اسکا حقنہ دیا جاے یا اسکا بیج کو جوش دیکر نطول کیا جاے بیج اسکا اوس بواسیر کو جسکے مسے اونچے نیچے ہوگئے ہون کاٹ کر گرا دیتا ہو- خاکستر اسکی مقعد اور ذکر کے قروح کیواسطے جید ہے -

شمع موم کو کہتے ہین اور موم کے بیان مین ہم اسکو لکھ چکے ہین **اعضاے نفض** باہ کو زیادہ کرتا ہو اور ادرار کرتا ہو -

شبرم بضم شین و سکون باے موحدہ و ضم راے مہملہ اور اول اور سوم کو کسرہ بھی پڑھا گیا ہو **ماہیت** یہ نبات باغون مین اوگتی ہو اسکی نے خواہ لکڑی پتلی پتلی و گچھے دار ہوتی ہین- اور پتی اسکی مثل ترخون کی پتی کے ہوتی ہین جسقدر مین اندازہ کرسکتا ہون- اور نرم ہوتی ہین **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہی ہو جو سبک ہو مائل بسرخی جیسے پٹی ہوئی جھلی- کھانے ریشے اسکے باریک ہون- اور جو قسم ایسی ہو کہ اسمین وقصبہ یعنے دوہری لکڑی ہو اور ریشے سبک ہون اور گندہ ہو سرخی اسکی کم ہو اور جو قسم کہ سخت ہو اور اسمین ڈورے ڈورے سے پڑے ہون خراب ہوتی ہو- اور فارس سے جو قسم آتی ہو وہ بھی خراب اسکا استعمال جایز نہین- اور کوئی جز اسکا قابل استعمال کے نہین **طبیعت** حنین کہتا ہو کہ اول دوم مین گرم ہو اور آخر سوم مین خشک ہے لیکن دودھ اسکا دونون کیفیت حرارت اور برودت مین پورا ہو بلکہ چوتھے درجہ مین **افعال خواص** اسمین قبض و حدت ہو اور منھ کی رگون کو شگافتہ کرنیکی قوت ہے اور سمین ایک ضرر ایسا ہو جسکی وجہ سے اسکا استعمال ترک ہو گیا ہے اور اگر اسکی اصلاح بھی کردیجاے سبب بھی سے انتفاع نہیں ہوتا چنانچہ اپنے مقام پر اسکا بیان کیا گیا ہو- اور خلاصہ یہ ہو کہ یہ مفرح ہو خصوصاً گرم مزاج والون کو **اعضاے سر** دودھ اسکا دانت کے اوکھاڑنے پر اعانت کرتا ہو **اعضاے غذا** معدہ اور جگر کو مضر ہو بہت سفاے علاج مین پلایا جاتا ہو مگر واجب ہو کہ پہلے

تین دن آبہارے کاسنی سبز اور رازیانہ اور مکو مین اسکو بھگو دین بعد اوسکے خشک کر کے تھوڑا سا نمک ہندی اور تربد اور ہلیلہ زرد ملا کر قرص بنالین کہ اسکا نفع قوی ہو جائیگا **اعضائے نفض** سودا اور بلغم اور رطوبت مائی کا مسہل ہے اور قدیم زمانے مین مسہلات شدید مین اسکا استعمال کیا جاتا تھا جب اسکا ضرر بہ نسبت باہ اور منی کے دیکھا گیا اور مقعدے کے رگ کو شگافتہ کرنیکا ضرر بھی پایا گیا پس اسکا استعمال متروک ہو گیا اصلاح کرنیکے بعد اسکا نفع نکرنا اس سبب سے ہے کہ اسکو مسلم بے کوٹے ہوئے شیر تازہ مین شبانروز بھگوتے ہین اور چند مرتبہ یہی ترکیب کیجاتی ہے اور یہ ترکیب ایسی ہے کہ اسکی قوت کو ضعیف کر دیتی ہے اور قلع مادہ اور اخلاط خراب کی جو اسمین قوت ہے اوسکو باطل کر دیتی ہے۔ لہذا اوسکا استعمال بے سود ہو جاتا ہے جو شخص اسکے استعمال مین مضطر اور بیچارہ ہو جاے اوسکو چاہیے کہ انیسون اور رازیانہ اور زیرہ اسمین ملالے بمقدار شربت اسکی ایک ٹانک کہ چوبیس رتی کے ہوتا ہے چار دانگ یعنے تین ٹانک تک ہے یہ سب حال اسکی لکڑی کا بیان ہوا لیکن دودھ اسکا اس مین کسی طرحکی خوبی نہین ہے اور نہ مین اسکا پلانا تجویز کرتا ہون۔ جب اسکی لکڑی کی استعمال سے دست زیادہ آئین ٹھنڈے پانی مین بیٹھنے سے دست بند ہو جاینگے اگر قولنج کیواسطے اسکو پلائین چاہیے کہ اشق اور مقل اور سکبینج تھوڑی سی ملکی بھیڑے کی جسکی صفت قولنج کے بیان مین کی گئی ہے ملالین حمیات جو کہ اسکے استعمال سے پیدا ہوتی تھین لہذا ترک کر دیا گیا۔ **سموم** دو درہم یعنے سات ماشہ اسکی مقدار ہم قاتل ہے

شبلم یہ وہی لغت ہے جسکا بیان اوپر ہو چکا ہے۔

شادنج یہ ایک پتھر معروف ہے۔ کبھی تو معدن مین پایا جاتا اور کبھی مقناطیس کے جلانے مین ایسا عمدہ طریقہ ہوتا ہے کہ شادنج نکل آتا ہے یعنے شادنج کے افعال اوسکے ظاہر ہوتے ہین **اختیار** اچھی وہی قسم ہے جو بہت جلد ریزہ ریزہ ہو جاے ڈلی اوسکی ہموار ہو اور سخت او سمین جرک وغیرہ کی آمیزش نہو۔ اور اس مین رنگین سی نہو وار ہون **طبیعت** بے دھویا ہوا شادنج پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے اور دھویا ہوا دوسرے درجہ تک سرد ہے جسقدر اسکے دھونے مین کوشش کیجاے **افعال و خواص** اوسمین قبض شدید ہے اور جسوقت پانی مین گھولا جاتا تا اینکہ محلول ہو جاے اوسوقت ظہور اس قوت کا بخوبی ہوتا ہے کہ جرک نہین ہوتا اور قوت اسکی مانع فضول وغیرہ کی ہے۔ کسیقدر اسمین گرمی پیدا کرنیکی بھی قوت ہے تلطیف بھی کرتی ہے اور تجفیف پوری کرتی ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ اسمین قوت مارقشیشا کی ہے مگر یبوست اسکی بڑھی ہوئی ہے اور حرارت اسمین کم ہے بدون تلطیف اور جلا کے **قروح** میلیکو مثل فرد ہے کے گوشت زائد پر چھڑکی جاتی ہے اوسکو گلا دیتی ہے **اعضائے چشم** آنکھ کے قروح کا جلا کر دیتی ہے اور اونکا اندمال کرتی ہے جب ہمراہ سپیدی بیضہ کے استعمال کیجاوے اور تنہا شادنج اگر لگائی جاے پلکونکی خشونت کو نفع کرتی ہے پھر اگر آنکھوں مین ورم گرم ہون پہلے پانی کے ہمراہ استعمال کیا جاے گی۔ تیلی تیلی بعد اوسکے رفتہ رفتہ گاڑھی کر کے لگائی جاے گی یا خشک بشکل ذرور کے پیسکر گوشت زائد پر چھڑکی جاے گی شادنج قروح چشم کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** شراب کے ہمراہ عسر بول کیواسطے مفید ہے اور جس عورت کا حیض ہمیشہ جاری رہتا ہو اسکو بھی اسیطرح فائدہ کرتی ہے اور شادنج منی کے بے اندازہ نکلنے کو بھی بند کر دیتی ہے۔

شعر الغول غین معجمہ کو پیش ہے اور آخر مین لام ہے **ماہیت** یہ ایک بوٹی ہے جو کہ جڑون کے ریشہ سمیت اوکھاڑ لیجاتی ہے۔ رنگت اسکی سرخی و سیاہی کے بیچ مین ہے۔ اور رگین اسکی ورا و پر کی ٹہنیان خوب پھیلی ہوتی ہین اور اونمین شگاف بھی ہوتے ہین **طبیعت** گرم خشک ہے **اعضائے نفض** پھیپھڑے اور سینہ کو پاک کر دیتی ہے۔

شابابک اوسکو شابابنج بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ فیسون کے مشابہ قوت مین ہے **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم خشک ہے **اعضائے سر** مرگی کو نفع کرتا ہے اور لعاب کو قطع کر دیتا ہے خصوصاً لڑکونکے منہ سے جو نکلتا ہے **ابدال** بدل اوسکا مرگی وغیرہ کے منفعت مین مرزنجوش ہے۔

شبر مین یہ قطران کا درخت ہے جسکا بیان لفظ قطران مین ہو چکا ہے اسوقت اسکے وہ افعال خواص ہم بیان کرتے ہین جو درخت سے متعلق ہین۔ یہ درخت صنوبر کی قسم سے ہے اور پھل اسکا مثل سرو کے پھل کے ہوتا ہے مگر اوس سے چھوٹا ہوتا ہے اور اوسمین کانٹے ہوتے ہین اور یہ درخت لانبا بھی ہوتا ہے اور چھوٹا بھی ہوتا ہے **خواص** اس درخت کے چھلکے مین قبض کی قوت ہے **اعضائے سر** جو شخص اسکے پھل کا زیادہ استعمال کرے درد سر مین گرفتار ہوگا بسبب گرمی پیدا کرنیکے اور بسبب شدت معدہ کے گلا اوسمین لذع پیدا کرتا ہے۔ جب سرکہ مین جوش دیکر اسکی پتی کلی کرائی جاے

دانتون کے درد مین سکون پیدا کرتا ہو **اعضاے صدر** سعال سکا کھانسی
کو فائدہ کرتا ہو **اعضاے غذا** سعال سکا معدہ کیواسطے خراب چیز ہے
اور سمین لذع پیدا کرتا ہو لیکن جگر کو مفید ہو **اعضاے نفض** سعال اس کا
تقطیر البول کو مفید ہو۔ اور اگر فلفل کے ہمراہ پیا جاے اور ادرار بول کریگا اور
اگر اسکے چھلکے کی دھونی دیجاتی ہو جنین کا اخراج کریگی۔ اور مشیمہ کو نکال
دیتی ہو اور اگر پلائی جاے روا (؟) تخمہ بند کریگی۔ اور کبھی پیشاب بھی بند کرتا
ہو **سموم** سعال سکا ہمراہ آب شراب کا ارنب بحری کے سمیت دور کرنیکو اسکو پلایا
جاتا ہو۔ اور اگر اونٹ کی چربی ملا کر بدن پر ملا جاے ہوام قریب بدن کے نہ آئینگے

شعیر بفتح شین بمعنا خرمین راے مہملہ ہو جسکو ہندی مین جو کہتے ہین۔ یہ مشہور
چیز ہو اور سلت بھوسی نکالے ہوے جو کو کہتے ہین یا وہ جو کہ جسمین قدرتی طور
سے بھوسی نہین ہوتی ہو۔ اور اسکا فعل قریب فعل شعیر کے ہو۔ **طبیعت**
پہلے درجہ مین سرد خشک ہے **افعال و خواص** سمین جلا کی قوت ہو اور
غذائیت اسکی گیہون کی غذائیت سے کم ہو۔ اور آب جو کی قوت جو کے ستو
سے زیادہ ہو۔ اور دونون حدت اخلاط کو توڑتی ہین۔ باقی اوس جو کا
جسکا سلت نام ہو رطوبت زیادہ رکھتا ہو۔ اور ہر قسم کا آب جو نضج پیدا
کرتا ہو **زینت** کلف پر بطور طلا کے لگایا جاتا ہو۔ گرم کرکے۔ **اورام و ثبور**
زفت و راتینج ملا کر جو کا لیپ گاڑھا بنا کر اورام سخت پر ضماد کیا جاتا ہے
اور کشک جو تنہا مثل میدہ کے اورام گرم پر لگائی جاتی ہو **قروح** اگر پرانے
سرکہ مین اسکو پکا کر اول کھجلی پر لگا لین جسمین قرحے پڑگئے ہون زائل کرتا
ہو **آلات مفاصل** بہی کے ہمراہ سرکہ مین پیسکر نقرس پر ضماد کیا جاتا ہو
اور جو مواد بہ کر مفاصل مین آتے ہون اونکی آمد کو روکتا ہو **اعضاے نفض و صدر**
سینے کے امراض کو مفید ہو۔ اور جب تخم رازیانہ کے ساتھ پیا جاے دودھ کو
زیادہ کرتا ہو اور درد اور اکلیل الملک اور پوست خشخاش ملا کر پہلو کے درد پر لگا لیا جاتا
ہو **اعضاے غذا** آب جو معدہ کیواسطے خراب چیز ہو **اعضاے نفض** ستو جو
کا روانی خشکم کو روکتا ہو۔ اور اسی طرح بو شاندہ جو کے ستو کا اور کشک جو
ادرار بول کرتا ہو۔ اور کشک گندم کا پانی ادرار شدید کرتا ہو۔ **حمیات** آب جو تبرید اور
ترطیب حمیات کی کرتا ہو گرم تپون کا فائدہ اوسوقت ہوتا ہو جب نضج ہو نیکے غلیان ہو چکا ہو
اور سرد تپون مین کرفس اور رازیانہ ملا کر جو کا پانی ترطیب کرتا ہو ایضاً جو کو انجیر
ملا کر اگر جوش دیں پانی قیراطون کے ہمراہ تپ ہاے بلغمی مین پلایا جاتا ہے

شحم بفتح شین معجمہ و سکون حاے حطی ہندی مین چربی کہتے ہین۔ نر جانور کی
چربی مین گرمی اور خشکی زیادہ ہو۔ اور بدھیا کیا ہوا نرا وسکی چربی کی گرمی اور
خشکی بعد نر جانور کے ہو۔ اور مسن جانور کی چربی سب سے زیادہ ہوتی ہو **خواص**
بط کی چربی لطیف زیادہ ہوتی ہو۔ اور مرغیون کی چربی سے زیادہ ہوتی ہے
اور مرغ کی چربی درمیانی ہو۔ بارہ سنگے کی چربی مین گرمی زیادہ ہوگی
کی چربی شیر اور گوسفند کی چربی کے بیچ مین ہو اور ریچھ کی چربی کے بیچ بیچ
ریچھ کی چربی بھی لطیف ہو اور ان جمیع اقسام مین نر کی چربی قوی زیادہ ہے
اور مسن جانور کی چربی ان مین سے زیادہ سبب ہو بکری کی چربی بالعجز کی
چربی مین قبض زیادہ ہو۔ نر بکری کی چربی مین تحلیل زیادہ ہو **زینت**
ریچھ کی چربی اور مرغابی کی چربی بالخورہ کو مفید ہو گدھے کی چربی جلد کے
نشانات پر لگائی جاتی ہو۔ مرغابی کی چربی چہرہ اور ہونٹھ کے پھٹنے کو
نفع کرتی ہو **اورام و ثبور** سور کی چربی اورام کو مفید ہو شیر کی چربی اورام
سخت کی تحلیل کرتی ہو **قروح** سور کی چربی آگ سے جلے ہوے مقام پر
فائدہ کرتی ہو **اعضاے سر** مرغابی کی چربی کان کے درد مین سکون پیدا
کرتی ہو۔ لومڑی کی چربی اوس درد کو بہت مفید ہو۔ مرغی کی چربی زبان کی
خشونت کو نفع کرتی ہو **آلات مفاصل** اونٹ کی چربی تشنج کو نفع دیتی ہے
اعضاے چشم مچھلی کی چربی آنکھ مین جو پانی اوترآیا ہو اوسکو فائدہ کرتی
ہو اور بصارت کو تیز کرتی ہو جب شہد کے ساتھ لگائی جاے۔ سانپ کی چربی
جو تازہ ہو پانی ہو تو آنکھ کی جھلی اور آنکھ کے پانی کو فائدہ کرتی ہو اور اسواسطے
لگائی جاتی ہو کہ جو بال پلک کے اوکھاڑ گئے ہون دوبارہ نہ جمے **اعضاے نفض** گوسفند
کی چربی آنتون کی لذع کو فائدہ کرتی ہو اگر اوسکا استعمال کیا جا اور آنتون کے قروح
کو بھی نفع کرتی ہو بھیڑ کی چربی قروح امعاء کے علاج مین زیادہ قوی ہے بہ نسبت سور کی
چربی کے۔ اور یہ فائدہ بھیڑ کی چربی مین اس سبب سے ہو کہ بہت جلد جم جاتی ہو
لیکن سور کی چربی مین تسکین لذع کا فائدہ زیادہ ہو۔ کوہان شتر یعنی اونٹ
کے پٹھے پر کا سفید گوشت بواسیر کو نفع کرتا ہو اور جملہ اقسام کی چربیان جیسے
مرغ وغیرہ کی چربی رحم کے درد کو مفید ہو۔ اور بطا کی چربی ان دردون کو مفید ہو
۔ اسیطرح مرغابی کی چربی رحم کو نفع کرتی ہو **سموم** سور کی چربی ہوام کے
کاٹنے کو مفید ہو۔ اور ہاتھی اور اونٹ کی چربی جب بدن پر ملی جاے
ہوام بھاگ جاتے ہین۔ اور گوسفند کی چربی خراج کے پکنے کو نفع کرتی ہو

شعر بکسر شین و سکون عین آخر مین راے مہملہ ہو ہندی مین اوسکو جو کہتے ہین **خواص** جلے ہوے بال سخر اور مجفف بقوت ہین **زینت** جلے ہوے بال انتون مین جلا کر دیتے ہین - اور بال جو بال کا ٹھیکا نیسے قرع انبیق وغیرہ مین نکلتا ہو اسکے لگانیسے بال جلدی نکل آتے ہین **قروح** جلے ہوے بال جو آگ لو وہ اور ڈھیلے قروح مین تجفیف بقوت پیدا کرتے ہین -
اعضاے سر جلے ہوے بال انتون مین جلا پیدا کرتے ہین **سموم** آدمی کے بال سرکہ مین ملا کر دیوانے کتے کے کاٹنے کے مقام پر لگائے جاتے ہین

شقوریزیون یونانی دوا ہو **طبیعت** قوت اسکی گرم ہو **خواص** عصارہ اسکا اقسام ورد کیواسطے پلایا جاتا ہو **زینت** تازہ شقوریزیون شراب ملا کر بہق پر طلا کیجاتی ہو **قروح** پرانے قروح مین جیسے پیدا کرتی ہو اور گوشت زائد پر چھڑکی جاتی ہو **آلات مفاصل** سرکہ ملا کر پرانے نقرس پر طلا کیجاتی ہو - اور درد پشت کیواسطے اسکی قیروطی بنائی جاتی ہے **اعضاے نفس** حلوے کے اقسام اور میٹھی چیزین ملا کے اسکا لوق کھانسی کیواسطے تیار کیا جاتا ہو **اعضاے غذا** دو درہم اسکو اور دو ماشے کے ہمراہ نفخ معدہ کیواسطے پلاتے ہین **اعضاے نفض** دو درہم اسکی اور دو ماشے کے ہمراہ دو سنطاریا اور عسر بول کو مفید ہو - جب عورتین اسکو بطور حمول کے استعمال کرین ادرار حیض کرتی ہو -

شجرۃ البق اسکو فارسی مین درخت پشہ کہتے ہین **ماہیت** یہی دردار ہو جسکا بیان حرف دال مین ہو چکا ہو **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد خشک ہے **زینت** کھال دودھنے مین جو کھال کے چھلکے چھلکے اوترتے ہون سرکہ ملا کر اسکو طلا کرتے ہین - اور ریشا لگے جراحات پر لگائے جاتے ہین یہ زخمون کا اندمال کر دیتے ہین -

شوکہ بیضا یہ بری بادآورد ہو **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد خشک ہے **آلات مفاصل** اسکا جوشاندہ نقرس کو فائدہ کرتا ہو **اعضاے غذا** استرخاے معدہ کو مفید ہے -

شوکہ یہودیہ طبیعت اسکی گرم ہو **خواص** لطیف اور محلل ہے **آلات مفاصل** کزاز کو نفع کرتی ہو **اعضاے سر** دانتونکے درد کیواسطے اسکی کلی کیجاتی ہو **اعضاے نفس** نفث الدم کو فائدہ کرتی ہے

شوکہ مصریہ - **طبیعت** اسکی سرد ہو پہلے درجہ مین اور خشک دوسرے درجہ کی ہو **خواص** مجفف ہو نزلہ کی اقسام کی قاطع ہو - **جراح و قروح** جڑ اسکی اور خصوصاً اسکا بیج بشدت اندمال کرتا ہو **اعضاے غذا** ورم معدہ کو نہایت مفید ہے **اعضاے صدر** - ورم حلق کو مفید ہو

حرف تای قرشت

اس حرف سے جو دوائین شروع ہین اونکا بیان -

تمر ہندی جسکو ہندی مین املی کہتے ہین - **اختیار** عمدہ قسم املی کی ہی ہو جو نئی اور تازہ ہو یا پانی منہوی ہو کہ بالکل خشک نہ ہو جاے اور اوسکے اوپر پھپھوندیا اور طرح کی خراب پھلی نہ آگئی ہو ترشی اوسکی کھلی ہوئی ہو **طبیعت** دوسرے درجہ مین سرد خشک ہے **خواص** مسہل ہے آلو بخارا سے اسمین لطافت زیادہ ہو اور رطوبت بھی اسمین بہ نسبت اوسکے کم ہے **اعضاے غذا** قے کو اور پیاس کو جو تپون مین ہوتا مدد کرتی ہو اور ڈھیلے معدہ کو سمیٹ دیتی ہو یعنی جو معدہ قے کرتے کرتے ڈھیلا ہو گیا ہو **اعضاے نفض** صفرا کی مسہل ہے مقدار شربت اسکی جوشاندہ سے قریب نصف رطل کے ہو جو تخمیناً او نیس تولہ ہو **احمیات** جن تپون مین درد مقرر ہو اور جن تپون مین غشی اور کرب عارض ہوتا ہو انکو فائدہ کرتی ہو خصوصاً اگر حاجت طبیعت کی نرم کرنیکی ہو

تودری جسکو ہندی مین تودری کہتے ہین **ماہیت** دیسقوریدوس کہتا ہے کہ یہ گھاس ایک ہے جسکی پتی فراسیون کی پتی کے مشابہ ہو اور جڑ اسکی جو کو دہری ہے آدھے ہاتھ لانبی اسمین بوندیان جتھین لانبے سیاہ بیج بھرے ہوتے ہین اور یہی قسم تودری کے ایذا مین مستعمل ہے صحرائی تودری کے بیج ہوتے ہین **طبیعت** دوسرے درجہ مین گرم ہو اور پہلے درجہ مین تر ہو **خواص** اسمین ایک قسم کی سوزش ایسی ہو جیسے مالم مین ہوتی ہو اور اسمین تفریح بھی ہو اور ورم و ثبور جو سرطان متقرح ہو اور اسکو پانی اور شہد ملا کر طلا کرنیسے فائدہ کرتی ہو اور تمام اقسام کے ورم سخت پر لگانیسے مفید ہو اور ضماد بھی اسکا بھری پر بھی ضماد کیجاتی ہو **آلات مفاصل** نقرس کی صلابت پر اسکا ضماد کیا جاتا ہو **اعضاے سر** کانکی جڑکے ورم پر لگانیسے نفع کرتی ہو **اعضاے چشم** اگر شہد ملا کر آنکھ مین لگائین قروح چشم کو پاک کر دیتی ہو **اعضاے نفس** حب العوق کی دوا دیتین داخل کیجاے اخلاط کے نکالنے پر قوت کرتی ہو کے ذریعہ سے فائدہ کرتی ہو مگر پہلے اسکو پانی مین بھگو کر جوش دے لین

یا کسی کلھیا مین ڈالکر گندھے ہوے آٹے کے بیچ مین اسکو رکھکر بھونا
جالینوس **اعضاے نفض** دمای یابواسیر کا نفع کرتی ہی خصوصاً اگر اسکو شراب مین بھگو کر
تنوب اسکی ماہیت یہ ہو کہ یہ ایکدرخت مشہو ہو اور خونی اسی کی ایک
قسم ہو اور تقضم قریش اسکے درخت کا بیج ہو اور زفت صحرائی اسی کی بنائی
جاتی ہی **خواص** اسکا بیج جسکو تقضم قریش کہتے ہین اسمین قوت قابضہ
اور گرمی پیدا کرنیکی لطیف قوت اسمین ہو۔ اور ورام تپلی سن رخت کی
اور ورام گرم پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہی **جراح و قروح** جب تپلی اور
اسکے بیج کو مرغابی کی چربی اور مردا سنج اور دقاق کندر ملاکر لگائین
قروح ظاہری کو نفع کریگی اور جب اسکو موم اور روغن آس ملاکر استعمال
کرین اون قروح کو نفع کریگی جو نرم بدن مین ہون اور تمام قروح گرم کو
اور تازہ قروح کو چھلکا اسکا زخمون کو مفید ہو جب بطور ذرور کے
چھڑکا جاوے اور اگر اسکی پتی تازہ زخمون پر لگائی جاے انکے فاسد ہونیکو
اور بگڑجانیکو منع کریگی **اعضاے سر** اسکی کلی اور اسکے جوشاندہ کی کلی
خصوصاً سرکہ مین جوش دیکر دانتون کے درد کو مفید ہو کبھی اسکی لکڑی کو
پھاڑ کر سرکہ مین اسیواسطے جوش دیتے ہین **اعضاے چشم** دخان اسکا سرمہ
مین داخل کیا جاتا ہو **اعضاے نفس** تخم اسکا جسکو تقضم قریش کہتے ہین
سینہ سے رطوبات وغیرہ کے نکالنے پر معین ہوتا ہو۔ تنوب کا گوند پرانی
کھانسی کو مفید ہو۔ اور وہ بھی ایکقسم زفت کی ہے **اعضاے غذا** ایک مثقال
اسکی مع العسل کے ہمراہ اُس جگر کو فائدہ کرتی ہو جسمین کوئی آفت ہونچی ہو
اعضاے نفض اگر پیا جاے قبض طبیعت پیدا کرتا ہو اور پیشاب کو بکثرت لاتا ہو
ترنجبین یہ شبنم ہو اکثر خراسان اور ماوراء النہر مین گرتی ہو۔ اور
ہمارے ملک مین اکثر یہ شبنم اس درخت پر گرتی ہی جو کانٹے سے بھرا
ہوا درخت ہوتا ہو جسکو حاج کہتے ہین۔ اور فارسی مین بھی اسیکا نام ہے **اختیار**
بہتر وہی ہو جو تازہ اور سفید ہو **طبیعت** معتدل مائل بحرارت ہو **افعال و
خواص** ملین ہو جلا بخوبی کرتی ہو **اعضاے نفس و صدر** کھانسی کو نفع
کرتی ہو اور سینہ کو نرم کرتی ہو **اعضاے غذا** پیاس مین سکون پیدا کرتی
ہو **اعضاے نفض** اسہال صفراء نرمی کرتی ہو۔ اور یہ اسہال اسکا
بنظر ایک خاصیت کے ہے جو اسمین ہو مقدار شربت اسکی دس مثقال سے بیس
مثقال یعنے پونے چار تولہ سے ساڑھے سات تولہ تک ہو۔

توتیا اصل توتیا کی یہ ہو کہ جسوقت تانبے کو اون پتھرونسے صاف کرتے ہین
اور اوس آہک سے جدا کرتے ہین جو معدن مین تانبے سے ملا ہوتا ہو اوسمین سے
جو دھوان اوٹھتا ہو اوسی دخان کا نام توتیا ہو۔ اور کبھی اسی دخان کیساتھ
اقلیمیا بھی صعود کرتی ہو پس اوس سے تصعید کیا ہوا توتیا بہت عمدہ ہوتا ہو
اور رسوب یعنی جو چیز اسی وڑانے مین نیچے بیٹھتی ہو اقلیمیا نام ہو اور بعضے لوگ
بھی اسکو کہتے ہین۔ توتیا سپید بھی ہوتی ہو اور زرد بھی اور سبز بھی اور کالا
بسرخی بھی ہوتی ہو اور توتیای ہندی غسالہ توتیا کا ہو۔ یعنی توتیا کو دھونے
مین جو پانی گرتا ہو اوسکے نیچے جو دُرد جمع ہوتا ہو وہی توتیای ہندی ہے اوسی
ہی سقوردیون بھی ہو۔ سقوردیون اور توتیا مین فرق یہ ہو کہ توتیا جسوقت
آگ پر رکھی جاوے اوڑتی ہو۔ اور سقوردیون نیچے اون برتنون کے بیٹھتی ہی جنمین تانبے
کو گھلاتے ہین۔ اس سقوردیون کی نسبت تانبے سے وہی ہو جو اقلیمیا کو
تانبے سے ہو۔ اور اگر اسمین سے کوئی چیز اوڑتی ہو وہی توتیا ہوتی ہو **اختیار** بہتر
وہی توتیا ہو جو سپید ہو اور اوڑتی ہو اوسکے بعد جو سبز اور زرد ہو اوسکے بعد
جسکا رنگ پستئی کرمانی ہو۔ اور جملہ اقسام مین جو زیادہ تر د تازہ ہو وہی سب سے
بہتر ہو **طبیعت** پہلے درجہ مین سرد ہو اور دوسرے درجہ مین خشک ہے **خواص**
مجفف بدون لذع کے ہو اور دھلی ہوئی توتیا تمام مجففات وادویات سے بہتر ہو
زینت گندہ بغلی کو دور کردیتی ہو **قروح** توتیای مغسول قروح کو نفع کرتی ہو
سیاہ نمک کے تو قروح سرطانیہ کو بھی فائدہ کرتی ہو **اعضاے چشم** آنکھ کے درد کو
نفع کرتی ہو اور جو فضول خبیث کہ آنکھ مین مختنق ہوگئے ہون اور آنکھ کی
رگون مین ہو کر طبقات مین پہونچ رہے ہون اونکو منع کرتی ہو خصوصاً
توتیای مغسول **اعضاے نفض** قروح مقعد اور فرج اور انثیین اور اوسکے اورام کو نفع کرتی ہو
تنکار بفتح تا آخر مین راے مہملہ ہو ہندی مین سہاگہ کہتے ہین **ماہیت** معدنی
بھی ہوتا ہو اور مصنوعی بھی۔ اور یہ بھی کہتے ہین کہ لجام الذہب یہی ہے
اعضاے سر زنت کے درد کو اور دانت کی سڑ جانیکو فائدہ کرتا ہو اور یہ فائدہ بنظر خاصیت کے ہو
تشمیزج بفتح تای مثناۃ و سکون شین و کسر میم و سکون یا و فتح زای معجمہ
آخر مین جیم ہو ہندی مین چاکسو کہتے ہین **طبیعت** گرم خشک ہے **خواص** بالفعل
ترمس بضم تا و سکون را و میم مہملہ و کسر میم آخر مین سین مہملہ ہو اسکو باقلای
مصری بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ دانے چوڑے چپٹے ہوتے ہین مزہ مین تلخ ہیچ
ہین دانے گول گرد سا بڑا ہوا یہی باقلای مصری ہیچ **اختیار** جنگلی جاکسو تمام فعل

HAKEEM SHOUKAT ALI

مین قوی ہوتا ہے مگر اوسکا دانہ چھوٹا ہوتا ہے طبیعت پہلے درجہ مین گرم جاو
دوسرے درجہ مین خشک ہے خواص جب ترمس مین تلخی ہو جلا کرتا ہے اور تحلیل
بدون لذع کے کرتا ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ جب ترمس سے تلخی نکالی گئی ہو وہ غلیظ
ہو جاتا ہے اور کچھ دور ہٹ گئی کہ مفتح ہو اور جلا اوسمین باقی نرہے خلاصہ
یہ ہے کہ وہ ردی ہے اور دیر مین ہضم ہوتا ہے اور رگون مین خامی پیدا کرتا ہے
جب بخوبی ہضم ہو اور خوشبو ترمس کثیر الغذا ہے بشرطیکہ خوب پکایا گیا ہو
پھر اسوقت ہضم ہو جاتا ہے اور اوسکی خلط خراب نہین ہوتی۔ اسمین یبوست اور
لزوجت پیدا کرنیکی قوت ہے اور قوت جب تلخی ہے کہ اوسے بھگو کر اتنی دیر تک
دین کہ اوسکی تلخی جاتی رہے بعد اوسکے مثل آٹے کے پیس ڈالین خلاصہ یہ ہو کہ
ترمس کا دوا کے طور پر استعمال کرنا بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ غذا بنایا جائے
زینت بالونکو باریک کردیتی ہے اور کلف و بہق اور نشانات کو اور
خون کے دھبّے کو دور کردیتی ہے اور دانے جو بدن مین ہون انکو مٹادیتی ہے
چہرے کی جلا کرتی ہے خصوصاً اگر آب باران مین پکائی جاکر خوب گل جائے
استعمال سکے جوشاندہ کا بطور نطول کے برص کو فائدہ کرتا ہے اور ورام دُبُور
چہرے پر جو بثور ہون اونکو اور قروح اور اورام گرم اور خنازیر اور صلابات
کو فائدہ کرتا ہے سرکہ اور شہد ملاکر یا جو چیز مناسب ہو اوسکے ہمراہ اوسکو ملاکر
لگائی جاتی ہے جوشاندہ اسکا جب طلا کیا جائے اوسکے فساد کو منع کریگا
جراح و قروح تر کھجلی کو فائدہ کرتا ہے تاانیکہ مازریون سیاہ کی جڑ
ملاکر مواشی کی کھجلی کو فائدہ کرتا ہے اور آکلہ اور حصف اور قروح خبیثہ
کو بھی نفع کرتا ہے۔ ترمس کا آٹا آرد جو ملاکر زخمون کے درد مین سکون پیدا
کرتا ہے۔ اور نار فارسی کو نفع کرتا ہے آلات مفاصل اسکا ضماد عرق النسا
پر لگایا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے اعضاے سر آٹا اسکا سرکہ مین ملاکر سر کے
قروح جو تر ہون انکو فائدہ کرتا ہے اعضاے غذا جگر اور طحال کے
سدون کی تفتیح کرتا ہے خصوصاً جب سرکہ اور شہد مین پکایا جائے
اور اگر شہد مین سیماب اور فلفل ملاکر جوش دیا جائے تب زیادہ تفتیح کریگا
جس ترمس مین تلخی ہو تلی مین سکون پیدا کرتا ہے اور اشتہا کو کھولتی ہے
لیکن جسکی تلخی پکانے وغیرہ کے ذریعہ سے نکال دی گئی ہو اوسکے نفوذ مین کمی
ہوتی ہے اعضاے نفض چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو نکال دیتی ہے
جوش کرکے پلائی جائے۔ یا ناف پر اسکا لیپ لگایا جائے یا شہد مین ملاکر

چٹائی جائے یا سرکہ مین بھیگا کر پانی ملاکر پلائی جائے۔ عورتون کے بچہ جو
مخصوص رد ہوتے ہیں انکو بھی نفع کرتی ہے۔ اور حیض کا ادرار کرتی ہے
اور سداب و فلفل ملاکر حیض کا اخراج کرتی ہے پلائی جائے یا حمول کیا جائے
کبھی اسکا حمول مر اور شہد ملاکر بھی اسی غرض سے کیا جاتا ہے چھوٹے کیڑون کو بھی
پلانیسے ہمراہ شہد اور سرکہ کے نکال دیتی ہے لیکن شیرینی مین یہ درد کیا ہوا
ترمس بنابر قول بعض اطبا کے نہ دستاآور ہے نہ قابض ہے۔

تنین بحری بکسر تا و نون مشددہ و سکون یا و تا ای رودھی کو کہتے ہین
افعال جالینوس کہتا ہے کہ اسکا پیٹ چاک کرکے اسیلیے کاٹے ہوئے مقام
پر رکھا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے اسی طرح سے وہ حیوان جسکا نام رتیلا ہے
کہ اوسکا پیٹ چاک کرکے جہان پر تنین بحری نے کاٹا ہو رکھتے ہین۔

تمساح بکسر اول و سکون میم و فتح سین مہملہ و الف آخر مین حاے حطی
ہے مگر کچھ لوگ کہتے ہین **اعضاے چشم** مینگنی اسکی آنکھ کی سپیدی کو
فائدہ کرتی ہے۔ سموم چربی اسکی اسی کے کاٹے ہوے مقام پر لگائی جاتی
ہے پس درد مین فوراً سکون ہوتا ہے۔

تانبول۔ طبیعت اسکی سرد درجہ اول کی ہے اور خشک درجہ دوم
مین۔ **خواص**۔ قابض ہے مجفف ہے **اعضاے منہ** مسوڑھے کی
جڑون کو مضبوط کرتا ہے اسیواسطے اہل ہند ہمیشہ اسکو کھایا کرتے ہین

تافیفا۔ جسکو تافیشا بھی کہتے ہین۔

تفاح بضم تا و فتح فاے مشددہ و الف آخر مین حاے حطی ہے۔ سیب کو کہتے
ہین۔ **اختیار** بہتر سیب کی وہ قسم ہے جو شامی ہو اور بعض کا سیب بدمزہ
خراب ہے۔ اور اوس مین کچھ منفعت نہین ہے اور نہ اوس سے کوئی فعل
ہوتا ہے۔ سوای اوس فعل کے جو ازروی الفت نظر سے اوس سے خصوصیت
رکھتا ہے۔ اسیطرح کچا سیب بھی خراب چیز ہے **طبیعت** پھیکے اور بدمزہ
سیب مین برودت اور رطوبت زیادہ ہے اسلیے کہ اوسمین مائیت ہے
اور کھٹے اور کھٹ مٹھے سیب سرد اور غلیظ ہے اور میٹھے سیب مین مائیت
ہے حرارت ہوتا ہے بہ نسبت اور سیب کے اگرچہ غالب اوسپر بھی برودت
ہے مگر اوس برودت مین بہ نسبت اقسام مذکورہ کے اختلاف ہوتا
ہے اسی طرح سیب کی تی اور درخت کی بھی برودت مختلف ہوتی ہے مگر
مجملاً یہی ہے کہ سیب کے اصلی و ذاتی اجزا مین رطوبت فضلیہ بانفع ہے

اور شاید جو قسم سیب کی زیادہ میٹھی ہو حرارت میں معتدل ہو یا مائل باعتدال ہو۔ **افعال و خواص** سیب میں فضول کے منع کرنے کی قوت ہے خصوصاً اور سیب کی پتی میں اور خود سیب میں نفع ہے۔ خصوصاً جو شیرین ہو میٹھے اور کھٹے سیب میں مائیت و ارضیت اور میٹھے سیب میں مائیت ہے اور پھیکے سیب میں زیادہ مائیت ہے جہانتک اسکی رطوبت فضلیہ باقی رہے اور اسیواسطے اسکے عصارہ میں جلدی جوش آجاتا ہے اور شہد اسکے عصارہ کی حفاظت کرتا ہے اور میٹھے اور پھیکے سیب سے خلط ارضی پیدا ہوتی ہے اور ترش اور خام سیب سے نفخ نہیں پیدا کرتا ہے اور جیسا کہ اپنی خلط کی خاصیت کیوجہ سے اور اپنی خامی کیوجہ سے اور اس سیب کا عفونت کو قبول کر لیتا ہے اور ترش سیب کی خلط سیب قابض کے خلط سے زیادہ لطیف ہوتی ہے۔ اور سیب وغیرہ کی شراب یا شربت جب پرانا ہو جائے بہتر ہے بہ نسبت تازہ شراب یا شربت کے اسلیئے کہ بخارات خواب کی بعد کہنگی کے اوس سے تحلیل ہو جاتی ہے اور **اورام و بثور** سیب کی پتی و اسکا عصارہ اورام گرم کو فائدہ کرتا ہے **جراح و قروح** سیب کی پتی و اسکا عصارہ اندمال قروح کرتا ہے۔ اسیطرح سیب قابض کا عصارہ **آلات مفاصل** ہمیشہ سیب کا کھانا پٹھے میں درد پیدا کرتا ہے خصوصاً جو سیب کچے میں پیدا ہوتا ہے **اعضاء صدر** مقوی قلب ہے خصوصاً وہ سیب شامی جو خوشبو ہو اور سیب شیرین ہو خوشبو ہو۔ اور ترش سیب جسمین عطریت ہو اور اگر قلب میں غم ہو سبب حرارت کے ہو سیب بڑا نفع کریگا اور سیب کا ستو بھی یہی فائدہ کرتا ہے **اعضاء غذا** معدہ ضعیف کی تقویت کرتا ہے اور سیب قابض ہر قسم ضعف معدہ کو نفع کرتا ہے جو حرارت اور رطوبت سے ہو اسیطرح کھٹا اور کچا سیب ضعف معدہ کو بھی قوت نفع کرتا ہے جبکہ معدہ میں کوئی خلط غلیظ ایسی ہو جو زیادہ سرد ہو یہ سبب ہو اسکے لیکن کیا میں بند کرکے قلت اشتہا کو مفید ہے اور سیب کا ستو معدہ کو قوی کرتا ہے اور قے کو روکتا ہے **اعضاء نفض** سیب شیرین اور سیب ترش جب معدہ میں کوئی خلط غلیظ پائے اکثر پاخانہ کیطرف اوتارہ دیتا ہے اور اگر معدہ خالی ہو قبض پیدا کرتا ہے۔ آٹے میں بھنا ہوا سیب پیچش کو فائدہ کرتا ہے۔ اور ذوسنطاریا کو اور زیادہ تر مناسب ذوسنطاریا کو کھٹا سیب اور اسکا ستو ہے ہاں اگر شکر کی تلیین او سپر غالب ہو جائے اوسوقت مفید ہوگا جیسا کہ کبھی سیب کے پانی سے بہت سی پتلین پیدا ہوتی ہیں کسلیئے کہ اسکی خلط خام بنتی ہے

سموم خود سیب کی سموم کو نافع ہوئی ہے اور اسیطرح اسکی پتی کا عصارہ

تربد بفتح تا و سکون را آخرہ دال و ضمہ بای موحدہ آخرہ دال ہے جسکو ہندی میں نسوت کہتے ہیں اور ناگ کیسر اور بارہ بھی اسکی نام ہے **اختیار** بہتر وہی قسم ہے جسکی لکڑی سپید ہو کہ باہر سے دیکھنے میں بھی سپید نظر آئے اور اندر سے پیسنے میں بھی سپید نکلے شکل اوسکی ایسی ہو جیسے باریک نئے کے پور ہوتے ہیں چکنی ہو اور جلدی ٹوٹ جاتی ہو غلیظ اور گٹھیلی نہ ہو کبھی یہ لکڑی گھن جاتی ہے پس اسکی قوت ضعیف ہو جاتی ہے اور بہت ہلکی ہو اور جسمین سوراخ سوراخ سے ہوں وہ بھی ضعیف ہوتی ہے تربد کی اصلاح یہ ہے کہ اوسکے اوپر کا چھلکا جو سیاہی کل ہوتا ہے چھیلڈالا جائے یہانتک کہ سپید جرم باقی رہجائے اور اسکو پیسکر روغن بادام اکٹھا کر لیں **خواص** اسکے استعمال سے خشکی اور یبوست بدن میں پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ رطوبات رقیق کو نکال دیتا ہے۔ اور اسی سبب سے روغن بادام کے ہمراہ اسکا استعمال کیا جاتا ہے کہ خشکی کم پیدا کرے **آلات مفاصل** امراض عصب کو مفید ہے **اعضاء نفض** بلغم تیز کا اخراج کرتا ہے اور کسیقدر اخلاط محترقہ کو بھی تھوڑا تھوڑا نکالتا ہے یہ بات جب ہے جبکہ استعمال کیا جائے لیکن جوش دینے کے بعد یہ معاملہ بالعکس ہوتا ہے یعنی اخلاط محترقہ کو زیادہ نکالتا ہے اور بلغم کو کم نکالتا ہے یا سر طوبیہ کہتا ہے کہ اخلاط غلیظ بالزوجت کو نکالتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ خام کا اسہال دونوں کو خوب کرتا ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ بلغم رقیق کا اخراج کرتا ہے اور اگر زنجبیل سے اسکو قوت دیجائے خواہ اور کوئی ایسی چیز سے جسکی حدت قوی ہو بلغم غلیظ اور خام کا بھی اخراج کرتا ہے لیکن تنہا تربد غلیظ کا اخراج نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ خلط غلیظ کو معدہ اور امعا میں ڈوبا ہوا پائے **مقدار شربت** اسکی دو درہم تک ہے اور جوشاندہ میں کرکے چار درہم تک۔

تین بکسر تائے مثناۃ و سکون یا و کسر نون جسکو ہندی میں انجیر کہتے ہیں انجیر کی نبات خود او رطبیعت ہے اور اسکے پتوں کی رطبیعت ہے اور دودھ میں اسکے وہی قوت ہے جو زہریلے دودھ میں ہوتی ہے جب انجیر کی پتی بنائی جائیں اوسوقت انجیر صحرائی کی شاخیں لیکر اونکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے کچل کر اور انکا پانی نکالا جاتا ہے اور اسی عصارہ تیار ہوتا ہے جسطرح اور سب لکڑیون کا عصارہ اسی طور سے بنایا جاتا ہے وہ شاید انجیر کا

مشابہ شہد کے ہوتا ہے تمام افعال مین اختیار سب سے عمدہ قسم انجیر کی وہی ہے جو سپید ہو اوسکے بعد سرخ اوسکے بعد سیاہ اور جو انجیر زیادہ پختہ ہوگیا ہو وہ سب سے بہتر ہے اور اسکی کیفیت یہ ہے کہ شاید ضرر نکرے اور انجیر خشک اپنے افعال مین محمود ہے لیکن جو خون اوس سے پیدا ہوتا ہو وہ اچھا نہین ہوتا اسیواسطے اسکے کھانے سے جوین پڑجاتی ہین ہان اگر اخروٹ کے ساتھ کھایا جائے اسکا کیموس جید ہو جائیگا - اور بعد اخروٹ کے پھر بادام کے ساتھ - سب سے بہترین اقسام انجیر کی سپید ہے - طبیعت تازہ و تر انجیر مین تھوڑی سی حرارت ہے اور قوت دوائی اسمین کم ہے اور رطوبت زیادہ ہے کچا انجیر جلا زیادہ کرتا ہے - اور مائل برودت ہے مگر دودھ مین کچے انجیر کی یہ خاصیت ہے - اور سوکھا انجیر خام پہلے درجہ مین گرم ہے اور آخر اول مین خشک ہے خواص لطیف ہے اور اگر سوکھا ہوا ہو - خصوصاً اگر خزنہ مین اوسکے تیزی ہو اور جلا اوسکی قوی ہے اور نضیج محلل ہے اور موٹا انجیر جسکے دانہ کا انضاج کی قوت زیادہ رکھتا ہے اور اس مین تفتیح اور تقطیع اور تلطیف بھی ہے صحرائی انجیر سب سے زیادہ ہے - اور تقطیع اور تلطیف میں اسکے شدت ہے انجیر کی غذا دیگر تمام فواکہ سے زیادہ ہے اور نفخ بھی سکا شدید ہے - قریب اسکے ہو کہ کچھ مضرت نہ ہو جائے اور اسمین نفخ بھی ہے اور بیشتر جو انجیر تر رطب اور خشک تا ہے اور اسکی شدت جلا قرحہ ڈالنے کی حد تک پہونچ جاتی ہے اور انیکا دودھ سوکھی تی جب بیخ مازریون سیاہ کے ساتھ جوش کیجائے - بواسیر کی ترکھجلی کا علاج اوس سے کیا جاتا ہے - عصارہ انجیر کی تی کا تسخین قوی اور جلا پیدا کرتا ہے کہ وہ بھی قوی ہوتی ہے - انجیر کی تلئین اسدرجہ تک پہونچی ہے کہ عفونت ہائے بدنی کو بطرف جلد کے دفع کردیتا ہے اور پسینہ نکال دیتا ہے انجیر کے کھانے مین تسکین حرارت ہوتی ہے اسی سبب سے کہ پورا ملین ہے - جیسا مجھ کو گمان ہے انجیر خشک بھی عفونت کو بطرف خارج بدن کے دفع کرتا ہے اور پسینہ لاتا ہے انجیر کا دودھ کھلے ہوئے خون اور دودھ جو رقیق ہوگئے ہون اونکو منجمد کرتا ہے اور منجمد کو پگھلا کر قوام درست کرتا ہے انجیر تازہ بہت جلد غذا بنجاتی ہے اور بہت جلد معدہ اور بدن سے نافذ ہو جاتا ہے - انجیر کی غذا اگرچہ بیکی و فراہمی مین مثل غذا گوشت اور حبوب یعنی اون غلون کے ہے جو دانے شمار کئے گئے ہین نہین ہے پھر بھی اسکی غذا جملہ فواکہ سے زیادہ بیکی اور فراہمی اجزا رکھتی ہے انجیر کی شاخون

کے عصارہ کی قوت قبول زان کہ شاخون مین تپیان نکل چکی ہین قریب اسکے دودھ کی قوت ہے انجیر کی لکڑی کی راکھ جب کہ پانی مین بھگوئی جائے اسکا پانی کہ پیٹ مین جو دودھ بستہ ہوگیا ہو اوسکے واسطے پلاتے ہین - اور بلوط کی لکڑی کی راکھ بھی اسی کے قریب افعال مین ہے انجیر کی شراب لطیف ہے خلط ردی پیدا کرتی ہے انجیر کی شاخون مین اسقدر لطافت ہے کہ اگر گوشت مین پکتے وقت ڈالدیجائین وسکو گلادیتی ہے - انجیر کی وہ قسم جسکا جمیز نام ہے اوسمین قوت حادہ ہے کہ اندرون بدن سے کھینچ لاتی ہے - اور جس چیز کو کھینچ لائے اوسکی تحلیل بھی کردیتی ہے نرشیت انجیر خام ثآلیل ورستون پیا اور بہق پر بطور طلا اور ضماد کے لگایا جاتا ہے - اسیطرح انجیر کا تیا بھی ہے انجیر کے کھانے سے اوس خرابت نمک کی اصلاح ہوجاتی ہے جو بسبب امراض کے بدنما ہوگیا ہو اور ورم گرم اورام جو ڈھیلے ہون انکو فائدہ کرتا ہے اور دنبل مین نضیج پیدا کرتا ہے خصوصاً ایرسا اور نطرون اور چونا ملا کر - اور پوست انار ملا کر انجیر بسہری پر لگایا جاتا ہے اور جس قسم کو جمیز کہتے ہین سکا دودھ ان اورام کو مفید ہے جنکی تحلیل مین دشواری ہو - اور خنازیر اور عصب کی کجی خواہ بچپنے کی عصب کی بھی تحلیل کردیتا ہے اسیطرح جمیز کا جوشاندہ اور توت کو بھی نفع کرتا ہے خصوصاً جمیز کا جوشاندہ عصارہ برگ انجیر گدنے کے داغ کو زائل کردیتا ہے اور قیروطی مین داخل کر کے سردی سے جو بدن پھٹ گیا ہو اسپر لگایا جاتا ہے اسیطرح انجیر کا دودھ بھی ان جملہ خواص مین انجیر سے جو تری پیدا ہوتی ہے جلدی جاتی رہتی ہے انجیر کھانے سے جوئین بھی پڑجاتی ہین بعضے کہتے ہین کہ انجیر بہت جلد اس خلط کو بطرف خارج بدن کے دفع کرتا ہے جس سے حیوان یا جاندار جسم پیدا ہوتا ہے اور اورام و بثور سخت ورم پر جمیز کو جوش دیکر آرد جو ملا کر ضماد کرتے ہین - اور کچا انجیر اسی قسم کا جسکا جمیز نام ہے بہق پر لگایا جاتا ہے - اور دنبلوں مین نضیج پیدا کرتا ہے - اور تر انجیر عصب پیدا کرتا ہے جسوقت استعمال کیا جائے اور جوشاندہ انجیر کا ورم حلق اور ورم بیخ گوش کیواسطے معہ پوست انار کے بطور غرغرہ کے استعمال کیا جاتا ہے اور بسہری کیواسطے قند ملا کر - سوکھا انجیر ورم جگر اور ورم طحال کو بسبب اپنی شیرینی کے مضر ہے لیکن اگر ورم جگر یا طحال سخت ہوگیا اور اسمین سوداویت آگئی ہو اوسوقت نہ مضر ہوگا نہ مفید ہاں اگر ادویہ ملطفہ محللہ انجیر کے ساتھ ملائے جائین زیادہ نفع کریگا - جمیز مین قوت

تحلیل ورم اور ورم کی زیادہ ہے جنکی تحلیل دشوار ہو جراح و قروح عفنہ
برگ انجیر قرحہ ڈالتا ہے جو شانہ اسکارائی کا کھٹ ملا کر خشک کھجلی پر لگایا
جاتا ہے۔ انجیر کی پتی داد کو نفع کرتی ہے اور پتی پر لگائی جاتی ہے۔ اور ان
قروح پر جن میں رطوبات غلیظ بھری ہوں خاکستر چوب انجیر کا پانی جو کہ
راکھ ڈالکر بنایا گیا ہو اکال ہے۔ اور ان قروح کو صاف کر دیتا ہے جنمیں بوجہ
کہنگی کے عفونت آگئی ہو۔ اور اگر اسکا استعمال انار کے چھلکوں کے
ساتھ کیا جائے بسری کا تیہا کر دیتا ہے اور تلقند کے ہمراہ دونوں پنڈلیوں
کے قروح جو خبیث ہوں انکو مفید ہے جمیز کا دودھ جراحات میں جسیدگی
پیدا کرتا ہے آلات مفاصل انجیر خام ہیل اور اسی کے ہمراہ برگ خشخاش ملا کر ذبلان
سے جو چھلکے اوترتے ہوں ویسے لگایا جاتا ہے خاکستر چوب انجیر کا پانی ملکر پٹھے کے درد پر لگایا
جاتا ہے اور ڈیڑھ اوقیہ جو برابر سوا چار تولہ کے ہے پلایا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے
اعضائے سر تازہ انجیر اور خشک انجیر دونوں مرگی کو مفید ہیں اور جو شانہ
اسکارائی کا پیس اوسکا کر کانمین ٹپکایا جاتا ہے جب طنین کا مرض
اوسمین ہو اور انجیر کا دودھ اور عصارہ اسکی ہری شاخوں کا قبل از ایمین ٹپکائیں
کیڑے اگر سڑے ہوئے کرم خوردہ دانت پر رکھا جائے فائدہ کرتا ہے۔ انجیر کا استعمال ورما
اورام کو نفع کرتا ہے جو کان کے نیچے پیدا ہوں انجیر خام کے ذریعے قروح اچھے ہوجاتے ہیں
اعضائے چشم انجیر کا دودھ شہد ملا کر تاریکی جلی جو آنکھوں میں پڑی ہو اسکو فائدہ کرتا ہے اور
ابتداء نزول الماء کو اور طبقات چشم کے غلیظ ہو جانے کو انجیر کی پتی پلکوں کی کھجلی کے
واسطے ملی جاتی ہے اعضائے نفس و صدر انجیر تر اور خشک
دونوں خشونت حلق کو نافع کرتے ہیں اور سینہ اور قصبۂ ریہ کو مفید ہیں
انجیر کی شراب یا شربت دودھ کو زیادہ کرتا ہے اور اسیطرح پرانی کھانسی
اور سینہ کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور قصبۂ ریہ کے ورم کو اور خود ریہ کے ورم
کو فائدہ کرتا ہے اعضائے غذا جگر اور طحال کے سدوں کی تفتیح کرتا ہے
جالینوس کہتا ہے کہ انجیر تازہ معدہ کیواسطے خراب چیز ہے اور انجیر خشک
معدہ کیواسطے بد نہیں ہے اور جب انجیر مری کے ساتھ کھایا جائے فضول
معدہ کو پاک کر دیتا ہے۔ اور جو پیاس بلغم شور کے سبب سے ہو اوسکو قطع
کر دیتا ہے اور خود انجیر کے کھانے سے پیاس کی زیادتی ہوتی ہے اسکو مفید ہے
خصوصاً ہمراہ افسنتین کے اسیطرح شراب انجیر پینے سے معدہ کو نفع
ہوتا ہے اور اشتہا کھانیکی بیوقت یا زیادہ پیدا ہو مٹ جاتی ہے انجیر بہت

جلد معدہ سے اوتر جاتا ہے اور نفوذ بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہے اسلئے کہ
اسمین قوت جلا کی ہے خشک انجیر اوس جگر اور طحال کو مضر ہے جسمین
ورم ہو۔ اور یہ ضرر بھی اس جلا کی وجہ سے ہے پھر اگر ورم جگر یا طحال
کا درد سوداوی ہے اور سخت ہو گیا ہو مضر ہوگا نہ فائدہ کریگا نہار منہ
انجیر کھانیکی منفعت عجیب ہے کہ مجاری غذا کی تفتیح کرتا ہے خصوصاً اگر بادام
یا اخروٹ کے ساتھ کھایا جائے علاوہ یہ بات ہے کہ اسکی غذائیت اخروٹ کیساتھ
زیادہ ہے بہ نسبت بادام کے پھر اگر انجیر اغذیۂ مغلظہ کے ساتھ کھایا جائے اوسوقت
اسکا ضرر بہت بڑھ جاتا ہے نیز معدہ کیواسطے بہت خراب ہے غذائیت بھی
اسکی کم ہے مگر صلابت طحال یعنی جو سختی مشابہ ورم کے ہوتی ہے اسکو مفید ہے
اگر ہمراہ اشق کے یا اسی کے دودھ میں پیسکے ضماد کیا جائے تمام اقسام
انجیر کے اسوقت مضر ہوتے ہیں جب کہ سیلان مواد کا طرف معدہ اور
امعاء کے ہو اعضائے نفض گردہ اور مثانہ کو خشک اور تر انجیر فائدہ کرتا
ہے اور پیشاب کے روکنے پر قدرت بڑھاتا ہے اور اگر سیلان مواد کا آنتوں
کیطرف ہو اوسوقت اوسکا کھانا مناسب نہیں عصارہ برگ انجیر مقعد
کی رگوں کے منہ کو کھول دیتا ہے انجیر تازہ ملین ہے تھوڑا اسہال
بھی کرتا ہے خصوصاً اگر کٹے ہوئے بادام کیساتھ کھایا جائے۔ اسیطرح
صلابت رحم کو بھی مفید ہوتا ہے ایضاً اگر نطرون ورق طرم ملا کر قبل غذا کے استعمال کیا جائے
جب بھی صلابت رحم کو مفید ہوگا۔ انجیر کا دودھ انڈے کی زردی ملا کر حمول کرنے سے رحم کو
پاک کرتا ہے اور حیض کو ادرار کرتا ہے اور رحم میں تیمی کے ہمراہ داخل کیا جاتا ہے اور مروڑ کے
حقنہ میں سدا ملا کر استعمال کیا جاتا ہے انجیر کا دودھ ریگ گردہ کو نکال دیتا ہے اگر ماء الجبن
اسطرح تیار کیا جائے کہ دودھ میں چند قطرے انجیر کے دودھ کے ٹپکائیں
اور انجیر کی لکڑی سے تھوڑی دیر ہلاتے رہیں ایسا ماء الجبن قوت لانے
میں اور گردہ کے تنقیہ میں بہت قوی ہوتا ہے انجیر کی لکڑی کی راکھ
کا پانی جو مکرر بنایا گیا ہو موجب طریقہ مذکورہ بالا کے اوس شخص کو شفا دیتا
ہے جسکو اسہال ورد و سنطاریا کا مرض ہو جب بقدر ڈیڑھ اوقیہ کے
جو برابر چار تولہ سات ماشہ کے ہے پلایا جائے اور دونوں مرض میں اسکو روغن
کو زیت میں ملا کر حقنہ کرتے ہیں۔ شراب انجیر ادرار اور تلیین کرتی ہے
اور بہ سبب قوت جلا کے معدہ سے اور پیٹ سے جلد ملی و تر جاتی ہے
اور نفوذ بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہے سموم انجیر کے دودھ کی مالش بچھو

کے کاٹنے کو فائدہ کرتی ہے اور اسیطرح رتیلے کے کاٹنے سے کچا انجیر یا اسکا ہرا پتا دیوانے کتے کے کاٹنے پر لگایا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے اسیطرح مرچ کے ساتھ پیسکر مرغالی پر لگایا جاتا ہے - انجیر کی لکڑی کی راکھ جب مکرر تیار کیجاے رتیلے کے کاٹنے کیواسطے پلانیسے اور ملنے سے فائدہ کرتی ہے جمیع اکثر اقسام کے ڈنک مارنے والے حیوانات کے زہرون کو پلانے سے مفید ہے -

توت جسکو ہندیمین تُرت کہتے ہین **ماہیت** توت کی دو قسمین ہین ایک قسم فرصاد جو میٹھی ہوتی ہے - یہ قائم مقام انجیر کے ہے نفع پیدا کرنے مین مگر غذا شہتوت کی بہت خراب ہے اور کثر غذا پیدا ہوتی ہے اور بہت فساد اس غذا مین ہوتا ہے اور معدہ کیواسطے نہایت ردی ہے اور تمام اوصاف اور حالات انجیر کے اسمین ہین لیکن انجیر سے ہر اثر مین اسکو کمی ہے جو توت میخوش ہوتا ہے جسکو توت شامی کہتے ہین چاہیے کہ اسوقت ہم اسی مین کلام کرین - میخوش توت جب تک کچا رہے اور نہ کھایا جاے قائم مقام سماق شامی کے ہوتا ہے **طبیعت** میٹھا توت گرم تر اور کھٹا توت شامی کہلاتا ہے مائل برودت اور رطوبت ہے **افعال و خواص** آمین قبض اور تبرید ہے عصارہ توت کا قابض ہے خصوصاً اگر تانبے کے برتن مین پکایا جاے اور سیلان مواد کو طرف اعضا کے منع کرتا ہے خصوصاً اگر کچے توت کا عصارہ لیا جاے کچا شہتوت مثل سماق کے ہوتا ہے **زینت** جب شہتوت کی پتی اور انگور اور انجیر سیاہ کی پتی آب باران مین جوش دیکر بالون پر لگائین بالون کو سیاہ کردیگا **اورام و بثور** کھٹا شہتوت منھ کے ورم اور حلق کے ورم کو منع کرتا ہے اور شہتوت کی پتی زیادہ خناق کو مفید ہے - **جراح و قروح** کھٹا شہتوت خشک کیا ہوا قروح خبیثہ کو بھی مفید ہے اور اوسکا عصارہ بھی مفید ہے **اعضاے سر** کھٹے شہتوت کا رب منھ کے چھالون کو مفید ہے - اور جوشاندہ شہتوت کی جڑ کا کدو دانون کی جڑ کو ڈھیلا کردیتا ہے - ترش قسم کے شہتوت کی پتی کا عصارہ اوس دانت کیواسطے اچھی دوا ہے جسمین درد ہو رہا ہو **اعضاے غذا** معدہ کیواسطے مضر ہے اور اوسمین فساد پیدا کرتا ہے خصوصاً جبکہ توت کا نام فرصاد ہے اور اگر یہی فرصاد جلدی معدہ مین بگڑ جاے پھر مضر نہین ہوتا اور اچھا ہے کہ اس قسم شہتوت کی طعام سے پہلے تناول کیا جاے اور وہی شخص اسکو کھاے جسکے معدہ مین کوئی فساد پہلے سے نہو - توت شامی معدہ صفراوی کو مضر نہین کرتا اور نہ اوسمین کسی قسم کی خرابی ہے جو معدہ کو موافق نہو - جیسے کہ فرصاد مین ہے - اوسمین رداوت تھوڑی سی ہے مگر کم ہے اور غذا اسکی تھوڑی ہوتی ہے - اشتہاے طعام پیدا کرتا ہے اور طعام کو جلدی بھسلا کر نکال دیتا ہے - خلاصہ یہ ہے کہ معدہ سے اسکا انحدار جلدی ہوتا ہے اور آنتون سے دیر مین اترتا ہے **اعضاے نفض** کھٹا توت نمک ملایا ہوا جب خشک کرکے استعمال کیا جاے حبس شکم پیدا کرتا ہے اور دوسطاریا کو نفع کرتا ہے شہتوت کے درخت سے جو پانی مثل نسو کے ٹپکے اوسمین قوت مسہلہ ہے اور ریشہ یا برن جو شہتوت کے درخت مین لگتے ہین اوسمین تنقیہ اور اسہال کی قوت ہے اور اسہال کی قوت بسبب تنقیہ کے زیادہ ہے میٹھے شہتوت مین معدہ سے جلدی اوترجانیکی خاصیت یا اوسکی رطوبت کے سببسے کم یا وہ تیزی اور حرافت جو اوسمین آمیز ہوتی ہے اوسکے سببسے حکیم ارجیجانس کہتا ہے کہ شہتوت کا نکلنا بدنسے دیر مین ہوتا ہے اور ادرار کرتا ہے اور میرے گمان مین یہ قول کھٹے شہتوت کی نسبت ہے اور باوجودیکہ شہتوت مین طبیعت مسہلہ ہے تاہم اسہال کہنہ اور امعا کے قروح کو منع کرتا ہے - خصوصاً سکھایا ہوا شہتوت تمام اقسام مین شہتوت کے ادرار بول کی قوت ہے اور توت شامی اگرچہ معدہ سے جلدی نکل آتا ہے مگر امعا مین دیر تک ٹھہرتا ہے **سموم** شہتوت کے درخت کا پوست ... تریاق ہے اور شہتوت کی پتی کے عصارہ سے بقدر ڈیڑھ اوقیہ جو برابر چار تولہ ساڑھے ماشہ کے ہے پلایا جاے رتیلے کے کاٹنے کو مفید ہے اور طبیعت کو نرم کرتا ہے جسمین لزوجت اور تنخ کے جو اس مین ہے -

ترسی - یہ ہی الوسون ہے جسکا ذکر باب الف مین ہو چکا ہے -

توبال چھوٹے چھوٹے ریزے دھات کے جو بوقت پگھلانے اور ریخ دینے کے الگ ہوتے ہین اوسی کو توبال کہتے ہین سب سے زیادہ قوی ... کا توبال ہے اوسکے بعد تانبے کا اور یہ وہ چیز ہے جب دھات کو چیخ دینے کے بعد ہتوڑے اور کھن پر ٹھونکتے بڑھاتے ہین اوسمین جو چھوٹے ٹکڑے اجزا گرتے ہین ہر ایک توبال کا دھات مجفف ہے - اور ہر ایک کا بیان پہلے ہو چکا ہے

حرف تاے مثلثہ

حرف تاے سے جو دوائین شروع ہین اونکا بیان -

ثوم بضم ثا و سکون واو لہسن کو کہتے ہین **ماہیت** بتلانی بھی بیجا ہی جو مشہور ہی اور ایک قسم اسکی کراثی ہوتی ہی۔ اور لہسن مین تلخی و تیزی ہوتا ہی اور اسیکا نام الحیہ ہے اور ثوم کراثی مرکب القوۃ ہی۔ لہسن او گندنا کی قوت سے **طبیعت** گرمی اور خشکی دوسرے درجہ سے لیکر چوتھے درجہ تک پیدا کرتا ہی اور صحرائی لہسن مین اس سے بھی زیادہ گرمی و خشکی ہی **خواص** لطیف ہی نفخ کی تحلیل شدید کرتا ہی مقرح ہی جلد کو جلا دیتا ہی پانی مین جو خرابی بہت تغیر کے آجاتا اسکو دور کردیتا ہی **زینت** تو تخم کوہی کے جوشاندہ کے ہمراہ پینے سے جوان اور چیلڑ وغیرہ کو قتل کرتا ہی۔ اور [illegible] اسکی راکھ کی مالش کیجاتی ہی۔ جب شہد مین پیسکر چوتی ورخون کے سرخ داغ یا لہسن پر لگائین نفع کرتا ہی جو بانجورہ مادہ متعفن سے پیدا ہوتا ہو اسکو نفع کرتا ہی اور **ام** و بثور اندرونی دبیلون کی تفتیح کرتا ہی۔ اور لہسن کی راکھ دبیلون پر لگائی جاتی ہی **جراح و قروح جلد** مین قرحہ ڈالتا ہی۔ لہسن کی راکھ شہد ملا کر داد پر اور کھجلی پر جسمین قرحہ پڑ گئے ہون لگائی جاتی ہی صحرائی لہسن اون زخمون مین جسپیدگی پیدا کرتا ہی جنکا مادہ خبیث ہو جسوقت تازہ لہسن اوپر رکھا جائے **آلات مفاصل** جسوقت لہسن کا حقنہ دیا جائے عرق النسا کو فائدہ کرتا ہی اسلیے کہ اسہال مادہ دموی اور اخلاط صفراوی کا کرتا ہی **اعضاے سر** لہسن درد سر پیدا کرتا ہی اور جوشاندہ لہسن کا اور بھنا ہوا لہسن دانتون کے درد مین سکون پیدا کرتا ہی۔ لہسن کے جوشاندہ سے کلی کرنی بھی یہی نفع کرتی ہی خصوصاً جب وہ مین لندر ملایا جائے **اعضاے چشم** بصارت مین ضعف پیدا کرتا ہے اور آنکھون مین شور اور دانہ نکالتا ہی **اعضاے نفس** جوشاندہ اسکا حلق کو صاف کرتا ہی اور پرانی کھانسی کو اور جو درد سینہ بسبب برودت کے ہو اسکو نفع کرتا ہی۔ جونک جو حلق مین چپک گئی ہو اسکو نکال دیتا ہے **اعضاے غذا** معدہ مین جب دودھ کا پنیر بنجاتا ہو اسکو نفع کرتا ہی یا یہ مراد ہی کہ پنیر خوردنی مین جو ضرر ہی اسکو دور کرتا ہی خصوصاً لہسن کا وہ جوشاندہ جسکو قوم نصاری لہسن اور زیتون اور جوز مغز کا ملاکر تیار کرتے ہین۔ **اعضاے نفض** جب لہسن کی پتی اور شاخ کے جوشاندہ مین آبزن کیا جائے ادرار بول و حیض کریگا اور مشیمہ کو خارج کردیگا اور اسیطرح اگر اسکا حمول کیا جائے خواہ پلایا جائے اور یہی اثر طلیلم مین ہی جسکو نصرانی بناتا ہی

ذکر ابھی ہوچکا ہی کہ یہی بہت نافع جب لہسن بقدر اردو درمخی پینے سات ماشہ کے کوٹ کر ہمراہ ماء العسل کے پلایا جائے بلغم خارج کریگا اور کیڑون کو بھی نکال دیگا اور اسمین طبیعت کے اطلاق کی بھی قوت ہی یعنے دست آور ہے خرابی باہ مین اسکے فعل کی یہ کیفیت ہی کہ بسبب شدت تجفیف و تحلیل کے منی باہ کو مضر ہوتا ہی پھر اگر پانی مین اسکو یہانتک جوش دین کہ اسکی حدت پانی مین بالکل آجائے کچھ بعید نہین کہ اب ابالے ہوئے لہسن مین جو کسیقدر حرارت باقی رہ گئی ہی وہ تخفیف پیدا کرے اور اس سے مادہ منی پیدا ہو اور یہ بھی اثر اسمین ہوجائے کہ مواد بلغمی کو مرا جائے بلغمی مین بطرف ریاح کے بدل دے اور چونکہ حدت اب اسمین کم ہی اُن ریاح کو پراگندہ نہ کرسکیگی جب یہ ریاح رگون مین در آئین کچھ دور نہین کہ معین شہوت باہ ہو **سموم** ہوام کے کاٹنے سے اور سانپ کے کاٹنے سے مفید ہی جب کسی شراب مین ملاکر پلایا جائے اسکا ہمنے تجربہ کیا ہی اور اسیطرح دیوانہ کتے کے کاٹے کو فائدہ کرتا ہی۔ جسوقت لہسن اور برگ انجرہ اور زہرہ کا ضماد مرغابی کے کاٹنے کے مقام پر کیا جائے نفع کریگا۔

ترمون اسکے بیج کی طبیعت مین حرارت قوی ہی **اعضاے نفض** ادرار کرتا ہی اور جنین مردہ کا اخراج کرتا ہی اور خون اور اخلاط صفراوی کا بڑا اخراج بذریعہ اسہال کردیتا ہی مقدار شربت اسکی نصف درہم ہی اور کیڑون کو نکالتا ہی

ثیل بکسر ثا و سکون یا آخر مین لام مہملہ ہی جسکو بیدگیاہ بھی کہتے ہین **ماہیت** کہتے ہین یہ ہی بید گیاہ ہی **طبیعت** سرد خشک دوسرے درجہ مین ہی خصوصاً وہ قسم جو سیاہ ہی **افعال و خواص** قوت اسکی قابض ہی اور اسمین لذع بھی ہے اور اسکا عصارہ مواد کی کشش کو بطرف احشائے اندرونی کے منع کرتا ہی **جراح و قروح** تازہ جراحات کو نفع کرتا ہی جب ان پر لگایا جائے اور خصوصاً اسکی جڑ اسمین قوت مندمل کرنیکی بھی ہی **اعضاے سر** جملہ اقسام کے نزلون کو نفع کرتا ہی **اعضاے چشم** عصارہ اسکا جب شراب و شہد مین جوش دیا جاوے بشرطیکہ یہ املیان مین سے ہو تو ان ہی آنکھ کی عمدہ دوا مین پڑتا ہی اور اسکے بنانے مین تفصیل یہ ہی کہ عصارہ اسکا لیکر اور نصف اسکے مر اور ثلث وزن اسکے فلفل اور اسیقدر کندر ان سب کو ملاکر کسی تانبے کے ڈبہ مین رکھ چھوڑین یہ دوا بہت عمدہ ہی **اعضاے غذا** اسکی جڑ اور اسکے بیج مرور اور ڑے کو دشواری بول کو نفع کرتے ہین اور قوی کو لاتے ہین

اور جہاں وہ معدہ کیطرف کھنچتا ہو اوسکو منع کرتے ہین اور خلاصہ یہ ہے کہ اسکا تخم معدہ کے لیے ہرطرح اچھا ہو اعضائے نفض تخم اسکا بطور لعوق کے ادرار کرتا ہو اور پتھری کو ریزہ ریزہ کرتا ہو۔ اسلئے کہ اسمین یبوست مع تلخی کے ہو اور اسیطرح اسکی جڑ مروڑے اور دشواری بول کو نفع کرتی ہو اور جوشاندہ اسکا قروح مثانہ کو مفید ہے۔

ثفل بضم ثا و سکون فا آخر مین لام ہو جو چیز تر چیزونکے ظرف مین نیچے بیٹھ جاے اوسکو ثفل کہتے ہین اختیار سبسے بہتر ثفل دہن زعفران کا ہے جو وزنی ہو طبیعت ثفل عصیر زیت کا حرارت کے درجہ اول مین ہو خواص بعضے اوسے بیان کیا ہو کہ ثفل دہن زعفران کا زبان اور دانتون کو ایسا رنگ دیتا ہو کہ چند گھنٹہ تک رنگ باقی رہتا ہے۔ مترجم چند گھنٹہ رنگ باقی رہنے کی قید اوپر نہین لگائی یہان یا تو مصنف نے سہواً ذکر کیا ہو یا غلطی نساخ ہے اور یہ لفظ چھوٹ گئی قروح ثفل عصیر زیت کا ان قروح کا اندمال کرتا ہو جو خشک نہین ہوتے ہین

ثلج بفتح ثا و سکون لام و جیم برف کو کہتے ہین خواص بعضون کیواسطے خراب چیز ہو اور اوس شخص کیواسطے جسکے بدن مین اخلاط سرد پیدا ہوتے ہون اعضائے سر آب برف دانت کے اوس درد کو سکون دیتا ہو جو گرمی سے پیدا ہو آلات مفاصل برف پٹھے کو مضر ہو اسلئے کہ بخارات گرم جو پٹھے مین جاری ہوتے ہین اونکو منع کرتی ہو اور مادہ کو تحلیل سے روکتی ہے اعضائے غذا معدہ کو مضر ہو خصوصاً اوس معدہ کو جسمین اخلاط سرد پیدا ہوتے ہین برف سے کبھی پیاس بھی زیادہ لگتی ہو اسلئے کہ حرارت کو معدہ مین اکٹھا کر دیتی ہے۔

ثعلب بفتح اول و سکون عین مہملہ و فتح لام آخر مین باے موحدہ لومڑی کو کہتے ہین خواص اسمین تحلیل کی قوت ہو اور پوست اسکی جملہ حیوانات کے پوست سے زیادہ گرم ہو۔ جسکے مرطوب مزاج آدمیون کو نفع ہوتا ہے اس سببسے کہ تحلیل کرتی ہو اعضائے مفاصل جب لومڑی کو پانی مین پکا کر اوس پانی کا نطول اون مفاصل پر کیا جاے جن مین درد ہوتا ہو بہت نفع کریگا اسیطرح جب زیت مین اسکو پکائین جسوقت زندہ ہو اور جب ہو کر اسکے آبزن مین دیر تک مریض کو بٹھلائین۔ اور بعد استفراغ مادہ کے اور بعد تنقیہ کے ایسا آبزن کرین ورنہ اپنی قوت جذب سے تحلیل سے کسی خلط خراب کو مفاصل کیطرف کھینچ لائے گا۔ اور جسوقت بدن کا استفراغ ہو جاے اور یہ آبزن کرین او بعد آبزن کے پھر استفراغ بدن کا کیا جاے البتہ کوئی مادہ بطرف بدن کے نہ کھینچیگا۔ اور اگر احیاناً کسیقدر کھینچیگا تو خفیف ہوگا اسیطرح لومڑی کی چربی بہت سے مادہ کو جذب کرتی ہے۔ اور جتنی مقدار جذب کرتی ہو وہ زیادہ ہوتی ہو بہ نسبت اوس مقدار کے جسکی تحلیل کرے۔ اور یہ اثر اوسکا اوسوقت ہوتا ہو کہ جب زیت مین زندہ لومڑی پکائی جاے اور ذبح کرکے جوش دیجاے جو طریقہ ان دونون مین سے کرکے وہ زیت مفاصل پر لگایا جاے مفاصل کے پانی کو جذب کریگا اعضائے سر لومڑی کی چربی جب کانمین ٹپکائی جاے درد مین سکون پیدا کرتی ہو اعضائے نفس لومڑی کا پھیپھڑا سکھایا ہوا ربو کے بیمار کو بہت نافع ہو اور مقدار شربت اوسکی ایک درہم ہے۔

ثافیثا یہ سداب کا گوند ہو اختیار سواے تازہ ثافیا کے اور کوئی قسم اسکی نہین نفع کرتی۔ جب سال بھر کا زمانہ اوسپر گذر جاتا ضعیف ہو جاتا ہو اور کچھ نفع نہین کرتا۔ اسلئے کہ جو رطوبات اسمین ہین ان سب کی تحلیل ہو جاتی ہو اسکی کیفیت ہوتی ہو اگر آگ پر اسکو رکھیں گھنٹہ بھر کے بعد جلتا ہو ثافیا اتنی قوی ہو کہ اندرون بدن سے ایسا جذب کرتا ہو جسمین درشتی ہوتی ہو لیکن اس جذب کا ظہور بعد مدت کے ہوتا ہو بسبب اوس مانع کے جو رطوبت فضلیہ کا اسمین ہے طبیعت بہت گرم ہو اور محرق ہے گرمی پیدا کرنیکی اسمین بہت قوت ہو اور خشکی پیدا کرنیکی اور اسمین ایک رطوبت فضلیہ غریبہ ہے وہ اسی کے سببسے فوراً لذع نہین پیدا کرتا خواص تنقیہ کرتا ہو مسہل ہو منضج ہو اور ورم کو شگافتہ کرتا ہو اور بہ سبب رطوبت فضلیہ کے احراق اسکا بعد ایک ساعت کے ظاہر ہوتا ہے۔ اندرون بدن سے مادہ کو شدت اور بدرشتی جذب کرتا ہو مگر لذع کی کیفیت اسکے لگانیکے بعد فوراً ظاہر نہین ہوتی بہ سبب اسی رطوبت فضلیہ کے۔ ثافیثا کا نظیر نہین ہو مزاج کے بدلنے مین بطرف حرارت کے زرنیخ یا بالوکو اوگالا آتا ہو۔ اور بابخورہ کو زیادہ نفع کرتا ہو اور اسلئے ترین ثافیثا کا نظیر کمتر پایا جاتا ہو۔ اور بہتے اسکے استعمال کا طریقہ بابخورہ کے باب مین لکھا ہو۔ خون کا سرخ دھبہ جو پڑ جاتا ہو اوسکو بھی نفع کرتا ہو اور ایک گھنٹہ سے زیادہ اوسپر لگا رہنا چاہیئے اسیطرح اور نشانات کا اور کلف اور برص کو بھی فائدہ کرتا ہو آلات مفاصل استرخا اور نقرس پر اوسکا

مفاصل پر جنکو سردی پہونچ گئی ہو ملا جاتا ہے اور عرق النسا کیواسطے اسکا حقنہ کیا جاتا ہے اعضاے نفس سینے کے تنگ کو اور عسر نفس کو فائدہ کرتا ہے جنین کیوجہ سے جو رحم مین درد ہوتا ہے اوسکو مفید ہے خصوصاً اگر یہ درد پرانا ہو گیا ہو یا اسکو طلا کرنیسے اور ضماد کرنیسے اور اسکے ذریعہ سے استفراغ کرنیسے فائدہ کرتا ہے فضول کے نکالنے پر منہ کیطرف سے اعانت کرتا ہے جب اسکو طلا کرین بہ لطافت اور کمی مقدار کے اسکو لعوق مین داخل کرکے چاٹین اعضاے نفض اسکی جڑ مین اور چھلکون مین اور اوسکے درخت سے جو رطوبت بطور آنسو کے ٹپکتی ہے اوسمین اسہال کی قوت ہے جمیات اسکے درخت کے چھلکون سے تین درخمی اور اسکے عصارہ سے تین اوبولوس تا اور اوسکے آنسو سے ایک درخمی کا استعمال کیا جاتا ہے اور جب اس سے زیادہ مقدار لیجایگی تو ابدال اسکا وہ ثلث وزن اوسکے تیرا ہمون ہالم کو ملاکر

حرف خاے معجمہ

حرف خ سے جو دوائین شروع ہین اونکا بیان۔

خشخاش جسکو ہندی مین پوست کہتے ہین **ماہیت** خشخاش کی چند قسمین ہوتی ہین بستانی اور صحرائی اسیطرح ایک قسم اسکی سیاہ بھی ہوتی ہے اور ایک قسم خشخاش مقرن ہے اور وہ دریائی ہوتی ہے اور اسکا پھل گھوما ہوا سر اوسکا جھکا ہوا ہوتا ہے اور ایک قسم اسکی خشخاش زبدی ہر قلی ہے اختیار بہتر اور بے خطر خشخاش سپید ہے اور واجب ہے کہ خشخاش کے سرے اور بوند طلی تازہ ہر قسم کی کوٹ کر قرص بنالئے جائین اور باحتیاط رکھکر اونکا استعمال کیا جاے **طبیعت** بستانی خشخاش سرد خشک تا دوم مین ہے۔ اور خشخاش سیاہ سرد خشک تیسرے درجہ مین ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ چوتھے درجہ تک سرد خشک ہے **افعال و خواص**، جملہ اصناف خشخاش کی برودت پیدا کرتی ہے اور غذائیت معتدبہ کسی مین نہین ہے اور خشخاش سیاہ تنویم اور تجفیف پیدا کرتی ہے اور خشخاش بحری کو کہ وہی خشخاش مقرن ہے جسکا پھل کج ہوتا ہے کہ جسکی کجی یا اخمی مثل بیل کے سینگ کے ہوتی ہے منقطع ہے اور جلا شدید کرتی ہے۔ اور خشخاش صحرائی کا پھول قروح کے نشانات کو صاف کر دیتا ہے سواے مواشی قروح کے نشانات کے اور ام اور شبور سواے خشخاش بحری کے اور اقسام خشخاش کا طلا ورم حمرہ پر کیاجاتا ہے جراحات قروح

تیا خشخاش مقرن کا اون قروح کو مفید ہے جو چرک آلودہ ہون اور گوشت زائد کو بسبب اپنی جلا کے سڑا دیتا ہے اور پپڑی کو اوکھاڑ دیتا ہے اسیطرح پھل خشخاش مقرن کا یہی اثر رکھتا ہے۔ جو قروح ظاہر بدن مین ہون اونکے واسطے بسبب اپنی جلا کے بکار آمد نہین ہے خشخاش بحری کا ضماد زیت ملا کر قروح پر لگایا جاتا ہے سبل ونکو دور کردیتا ہے **آلات مفاصل** خشخاش بحری نت دوحچ کے نقرس پر طلا کیجاتی ہے سبل وسکو نفع کرتی ہے جب خشخاش صحرائی کی جڑ پانی مین اتنی پکائی جاے کہ آدھا پانی جلجاے اسکے پلانیسے عرق النسا کو فائدہ ہوتا ہے **اعضاے سر** نیند پیدا کرتی ہے خصوصاً خشخاش سیاہ کہ یہ مخدر بھی ہے اور ایک فتیلہ مین آلودہ کرکے استعمال کیجاے پس نیند پیدا کرتی ہے نزلہ کو نفع کرتی ہے جس شخص کو بیداری مفرط کا مرض ہو جب اپنی پیشانی یا اسکو لگائے نفع کرتی ہے اسیطرح اگر اسکے جوشاندہ کا نطول کرے خشخاش زبدی کے ذریعہ سے جب قے کیجائے اس طرح پر کہ ماء العسل کے ہمراہ ایک اکسوبافون پلائی کجاے مرگی کے بیمار کو فائدہ ہوگا روغن خشخاش مع روغن گل جسوقت سر پر اسکی مالش کیجاے درد سر کو مفید ہوگا علاوہ یہ ہے کہ جہانتک ممکن ہو اسکے استعمال سے بچنا چاہئے کبھی اسکا جوشاندہ اس کانین ٹپکایا جاتا ہے جسمین ایذار شدید ہو پس درد مین سکون ہو جاتا ہے **اعضاے چشم** سبز قسم خشخاش کی آنکھ مین جب درد شدید ہو بطور ضرورت استعمال کیجائے مگر اسمین خطرہ بھی ہے جیسا ہمنے افیون کے بیان مین کہا ہے **اعضاے نفس** گرم کھانسی اور گرم نزلے جو سینہ پر گرتے ہین اونکو نفث الدم کو فائدہ کرتا ہے اور اسکا لعوق بھی بنایا جاتا ہے جو انھین امراض کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً جب وسمین اقاقیا و عصارہ لحیۃ التیس ملایا جاے ابن ماسویہ کہتا ہے کہ تخم خشخاش سیاہ سینہ کو فائدہ کرتا ہے۔ مگر پوست خشخاش اسکا اثر ظاہر ہوتی ہی ہے کہ نفث مین دشواری پیدا کرتا ہے اور جملہ اقسام مین تخم خشخاش کے نفث مین سہولت پیدا کرتے ہین **اعضاے غذا** رطوبات معدہ کو فائدہ کرتا ہے اور خشخاش بحری جسکا نام مقرن ہے جب اسکی جڑکے پانی مین پکائی جاے تا کہ نصف پانی جل جاوے امراض جگر کو نفع کریگی اور اس شخص کو کہ جسکے اندرونی اعضا مین خلط غلیظ موجود ہو تخم خشخاش زبدی سے قے ہو جاتی ہے اور رکھتے مین کہ یہی اثر خشخاش صحرائی کے تخم مین ہے۔ **اعضاے نفض** خشخاش سپید اور سیاہ جسوقت نرم نرم کوٹ کر شراب سیاہ مازو کے ہمراہ

پی جاے اسہال کہنہ کو بند کرتی ہو اور باانیہمہ اسکی طبیعت قوت مسہلہ سے خالی نہیں ہو جو پانی میں بھگونے سے دور ہو جاتی ہو جوشاندہ اسکا جو کوفتی جوش دیا گیا ہو جب اوس کا حقنہ کیا جاے تو دوسنطاریا کو مفید ہو اور جب تخم خشخاش شل ماءالعسل کے ہمراہ پلایا جاے طبیعت کو نرم کرتا ہے اور جسوقت خشخاش زبدی سے بلغم خام کا اسہال ہوتا ہو اور اسیطرح تخم خشخاش و مصر کیو خشک پسیکر یوشی ورا طریہ یعنی سوئیوں پچھڑکتے ہین اور تخم خشخاش بستانی کا شہد کے ہمراہ منی کو زیادہ کرتا ہو ۔

خطمی جسکو ہندی مین خیرو کہتے ہین **ماہیت** ایکقسم اسکی وہ ہو جسکا پھول سپید اور سرخ ہوتا ہو اور سرخ پھول کی خطمی مین جلا زیادہ ہو یونانی زبان مین جو اسکا نام ہو وہ مشتق ہو ایسی لفظ سے جسکے معنی کثیر النفع کے ہین یعنی اسمین بہت سے فائدہ ہین **طبیعت** گرم باعتدال **خواص** اسمین تلئین ہو اور نضج دینے کی قوت ہو اور سخت اعضا کو ڈھیلے کرنے کی اور تحلیل بھی ہو ۔ اور تخم خطمی اور خطمی کی جڑ کی قوت وہی ہو جو خطمی مین ہو اور تجفیف مین خطمی کی جڑ اور اوسکا بیج قوی اور زیادہ لطیف ہو **زینت** سرکہ ملاکر بہق پر طلا کیجاتی ہو اور بعد طلا کرنیکے دھوپ مین بٹھاتے ہین تخم خطمی اس بارہ مین قوی ہو **اورام و بثور** اورام کی تلئین کرتی ہو اور اونکے بڑھنے کو منع کرتی ہو اور اورام دموی کی تحلیل کرتی ہو جراحات مین نضج پیدا کرتی ہو اور اورام پھوٹے ہوے ہون اونکو نفع کرتی ہو ۔ اور خنازیر کو مفید ہو صمغ البطم کے ہمراہ اسکا حمول کرنیسے صلابت رحم کو نفع کرتا ہو ۔ اور زیت کے ہمراہ ملاکر خنازیر پر لگائی جاتی ہو **آلات مفاصل** درد مفاصل مین سکون پیدا کرتی ہے خصوصاً بط کی چربی ملاکر اور عرق النسا کو فائدہ کرتی ہے ۔ اور ارتعاش یعنی بدن کی کپکپی یا رعشہ کو فائدہ کرتی ہے ۔ ورمیان مین **عضل** کے جو پھٹ جانے کا صدمہ پہونچے اور مقدد اعصاب کو فائدہ کرتی ہے ۔

اعضاے سر جب خطمی کا ضماد کیا جاے جو ورم کہ کان کے نرم گوشت مین ہوتے ہین اونکو نفع کرتی ہو **اعضاے چشم** نغنغ اور تہیج جو پلکون مین پیدا ہو اوسکی تحلیل کردیتی ہو **اعضاے نفس** گرم کھانسی کو فائدہ کرتی ہو اور نفث مین سہولیت پیدا کرتی ہو اور نفث الدم کو بسبب اپنی قوت قابضہ کے منع کرتی ہو اور برگ خطمی ورم پستان کو نفع کرتی ہو اور ضماد منفجرات الجنب اور ذات الریہ کے داخل کیجاتی ہو **اعضاے غذا** خطمی کا گوند پیاس مین سکون پیدا کرتا ہو **اعضاے النفض** جوشاندہ خطمی کی جڑ کا جب پلایا جاے پیشاب کی سوزش کو اور آنتونکی سوزش کو نفع کرتا ہو اور مقعد کے اورام کو بھی مفید ہو اسیطرح برگ خطمی بھی یہی اثر رکھتی ہو اور جو اسہال دہی اور خراب ہو اوسکو بھی اسیطرح مفید ہو خطمی کا بیج صمغ البطم ملاکر صلابت رحم کیواسطے بطور حمول کے استعمال کیا جاتا ہو اور رحم کے ملنے اور چسپیدہ ہونے کیواسطے اسیطرح اسکا جوشاندہ نفاس سے پاک کردیتا ہو خطمی کی جڑ کا جوشاندہ جب شراب ملاکر پلایا جاے عسر بول و پتھری کو فائدہ کرتا ہو اور تہمو کا بھی مفید ہو خصوصاً تخم خطمی خطمی کا گوند جس کسم کرتا ہو **سموم** جسوقت خطمی سرکہ اور زیت ملاکر طلا کیجاے ہوام کے مضرت کو فائدہ کریگا جوشاندہ اسکا مع برگ اور پانی ملاکر شہد مکھی کے کاٹنے سے نفع کرتا ہو اور یہ نفع میرے اندازہ مین طلا کرنیسے ہے

خردل بفتح خاء و سکون را و فتح دال آخر مین لام ہو ہندی مین رائی کہتے ہین **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** بلغم کو قطع کرتی ہو اور روغن اسکا مولی کے روغن سے زیادہ گرم ہو اسکے دھوئیں سے ہوام بھاگ جاتے ہین اور جنگلی رائی خلط خراب پیدا کرتی ہو رائی مین جلا اور تحلیل کی بھی قوت ہو اور اکثر مقامات پر رائی کی پتی اور جڑون کو پکا کر کھاتے ہین جسکو کاٹٹر کا ساگ کہتے ہین **زینت** چہرہ کو صاف کرتی ہو اور خون کا دھبہ یا لمس اور خون مردہ کے نشان کو زائل کردیتی ہو جنگلی رائی کا ضماد بہت عمدہ ہو اور زبان کو خشک کردیتا ہو بالخورہ کو نفع کرتا ہو **اورام و بثور** گرم اورام اور جو قروح پیدا ہوا اوسکی تحلیل کردیتا ہو اور گندھک ملاکر خنازیر پر لگائی جاتی ہو **جراح و قروح** تر کھجلی اور داد کو فائدہ کرتی ہو **آلات مفاصل** عرق النسا کو فائدہ کرتی ہو **اعضاے سر** رطوبت سر کا تنقیہ کرتی ہو اور جس شخص کو مرض لیثا غورس کا ہو اوسکے سر پر ضماد کیجاتی ہو رائی کا نچوڑا ہوا پانی کان کے درد اور دانت کے درد کیواسطے ٹپکایا جاتا ہو ۔ اسیطرح اسکا تیل بھی خصوصاً جب اسمین سینگ کو جوش دین ایسی ہی سنبلادون ادویہ کے ہو جو مصفاۃ نامی ناک کی ہڈی کے سدون کی تفتیح کرتی ہو بعض طبیبون نے کہا ہو کہ اگر نہار منہ رائی کھائی جاے فہم کو تیز کرتی ہو **اعضاے چشم**

آنکھ کی جھلی اور پلکون کی خشونت کیواسطے جو سرمہ بنتے ہین اونمین پڑتی ہے **اعضائے نفس** اگر اسکو کوٹ کر ماء العسل کے ہمراہ پئین پرانی کھانسی کو تھنبہ سے کی دور کر دیتی ہے **اعضائے غذا** تلی کو گھٹا دیتی ہے اور پیاس بجھاتی ہے **اعضائے نفض** اختناق الرحم کو فائدہ کرتی ہے باہ کی خواہش پیدا کرتی ہے **حمیات** دورے سے جو تپین آتی ہون انکو اور پرانی تپون کو نفع کرتی ہے،

خصی الثعلب بضم خاء معجمہ و سکون صاد مہملہ اسکو سہ برگ بھی کہتے ہین **ماہیت** جڑ اوسکی سخت اور میٹھی ہوتی ہے **طبیعت** گرم تر اول درجہ مین ہے اور اسمین رطوبت فضلیہ ہے **آلات مفاصل** تشنج اور تمدد جو بدن کے پیچھے کے اعضا مین ہو اونکو اور فالج کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** باہ کی خواہش پیدا کرتی ہے اور باہ پر اعانت کرتی ہے خصوصا شراب کے ہمراہ اور قائم مقام سقنقور کے ہے۔

خصی الکلب یہ بھی مثل خصی الثعلب کے ہوتی ہے اور اسکی دو قسمین ہوتی ہین ایک تو چھوٹی ہوتی ہے اور اسمین دو دو نعج ہوتے ہین ایک جڑ نیچے اور ایک جوڑا اوپر ایک دن مین کا ڈھیلا او نرم اور دوسرا ابھرا ہوا سخت ہوتا ہے دوسری قسم اسکی بڑی ہوتی ہے **خواص** بڑی قسم مین رطوبت فضلیہ ہے اورام بلغمی کی تحلیل کر دیتی ہے قروح چرکین وغیرہ سے قروح کو پاک کرتی ہے اور خارکے پھیلنے کو منع کرتی ہے قروح خبیثہ جنمین آکل پیدا ہو گیا ہو اون کا اندمال کرتی ہے **اعضائے سر** قلاع کو نفع کرتا ہے **اعضائے نفض** جب آدمی اسکی چھوٹی قسم کو کھائے حافظہ اوسکا بڑھجاتا ہے۔ اور اگر عورت چھوٹی قسم کو کھائے نر بچہ جننے والی ہو جائیگی اور یہ بھی کہتے ہین کہ یہ دوا جبتک تر او رتازہ ہو قوت جماع کو زیادہ کرتی ہے۔ اور خشک ہو جانے کے بعد اس قوت کو قطع کرتی ہے ان دونون قسمون مین یہ بھی اثر ہے کہ ہر ایک قسم دوسرے کے فعل کو باطل کرتی ہے اور یہ سب فوائد بڑی اور چھوٹی قسمون کے لوگون نے لکھے ہین۔

خصیہ بضم خاء معجمہ و سکون صاد مہملہ و یای مفتوحہ آخر مین ہای ہوز ہے **ماہیت** یہ عضو نرم گوشت کی قسم سے ہے **اختیار** بہترین اقسام خصیہ کا یہ ہے جس جانور کے خصیہ ہر ایک وصاف مین جید ہون اور وہ جانور جوان بھی ہو اور بڑے بڑے خصیے جیسے پہاڑی بکرے خصوصا قد آور ہو اور خصیہ تیتر ان کا ہضم نہین ہوتے کسی جانور کا خصیہ مثل خصیہ ہائے مرغ کے نہین ہوتا خصوصا جو مرغ فربہ ہون اور اون کے خصیے بھی فربہ ہون کہ یہ بہت اچھی چیز ہے **خواص** خصیہ کی غذا مین وہ جودت نہین ہے جو شیر تیمین یعنی دونون پستان کے کھانے مین ہے سوای خصیہ ہائے مرغ فربہ کے کہ اسکی غذا جید ہوتی ہے اور بہت بھی ہوتی ہے اور جملہ اقسام خصیہ کے جسوقت ہضم ہو جاتے ہین خصوصا وہ قسم کہ بدشواری ہضم ہوتی ہو اوس سے غذائے کثیر بنے گی **اعضائے غذا** اکثر اقسام خصیہ کے بدشواری ہضم ہوتے ہین اور غذائیت اونمین زیادہ ہوتی ہے خصوصا جو جانور بڑا ہو اور گوشت اوسکا غلیظ ہو۔

خربق اسود جسکو ہندی مین سیاہ کٹکی کہتے ہین **ماہیت** سیاہ کٹکی کی شکل یہ کہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لکڑی کے ہوتے ہین اور تیزی و تیرگی نسبت سپید کٹکی کے زیادہ ہوتی ہے اور جو لوگ اسکو درخت سے چنتے ہین اسکے ضرر سے اپنی حفاظت اور بچاؤ اور لہسن کھانے اور شراب پینے سے کرتے ہین اور پتا اسکا مشابہ خیار کی پتی کے ہوتا ہے جسمین سیاہی خیار کے پتے سے زیادہ ہوتی ہے ٹہنی اسکی بڑی اور رنگ مین بنفشی شکل مثل خوشہ انگور کے اسمین پھل ہوتے ہین اور پتلی پتلی رگین سیاہ ایک ہی جڑ سے مثل پیاز کے دونون سرون کے نکلتے ہین اور اونھین جڑونکا استعمال بھی کیا جاتا ہے **مقام روئیدگی** اس نبات کا خشک زمین ہے جسمین تری ہو **مختار** بہتر وہی قسم ہے جو ٹہنی اور پتے کے بیچ مین ہو اور موٹی اور باریک کی درمیانی ہو رنگ اسکا خاکستری توڑنے سے بہت جلد ٹوٹ جائے **تشخیص** یعنی توڑ کر ہو کہ جسکے اندر مثل عنکبوت کے جالے کے کوئی چیز نظر آئے قوت اسکی تیز ہو زبان کو چھیلتی ہو اور سب سے بہتر اسکی وہی قسم ہے کہ پتلی پتلی لکڑیان جو اسکی جڑ کے پاس ہین انکو لیکر تھوڑا پانی نکالا اسکا چھلکا اوتار لین اور ان چھلکون کو لیکر سایہ مین خشک کر لین اور پھر پیسکر چھاننے کے بعد استعمال کرین **مقدار شربت** اسکی تین کرمات ہے اور بہتر یہ ہے کہ اسکا استعمال ہمراہ دوقوا ور قطراسالیون کے ایک درخمی تک کیا جائے **طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** محلل ہے اور ملطف ہے اور جلا کرنے مین قوی ہے تا اینکہ مردار گوشت کو سڑادیتی ہے اور اگر انگور کے درخت کی جڑ کے قریب پیدا ہو اسکی شراب کی قوت مسہلہ ہو جائیگی منجملہ خواص خربق کے یہ بھی ہے کہ بدنکو اپنے مزاج سے بدل دیتی ہے اور بہت اچھا مزاج جیسا حالت جوانی مین ہوتا ہے ویسا پیدا کرتی ہے اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ جس شخص نے

خربق سفید پی لی ہو اور اسکو قے نہ آئے اور نہ دست آئیں مگر اتنا ضرور ہو کہ جو فعل دوائے مسہل کا بعد قے کے ہوتا ہے وہ اسکے فرد و نظاہر ہو۔ خواہ فعل دوائی مسہل کا ہوتا ہو ظاہر ہوگا۔ موافق آثار خربق کے مردوں کیواسطے اور لڑکوں عورتوں کیواسطے جو مردانہ مزاج ہیں اور قوی لوگوں کیواسطے اور جوانوں کیواسطے اور ان لوگوں کیواسطے جنکے بدن میں تروتازگی ہو اور خون کی زیادتی ہو الغرض ایسے ہی بدن کو خربق زیادہ موافق آتی ہے اور جو لوگ ڈرپوک نرم بدن ہیں انکو موافق نہیں ہوتی۔ موافق ہونا خربق کا ماہ نیسان میں زیادہ ہے بعد اوسکے تشرین میں جو ایک مہینہ رومی ہے لیکن واجب ہے کہ خربق کے استعمال سے پہلے تین دن ایسی چیزیں کے کھانے اور پینے سے پرہیز کریں جو غلیظ کریں اور یہ بھی چاہیے کہ اسکے استعمال سے پہلے کھیل کود اور سرود اور ناچ گانے کیطرف توجہ کریں اور بعد غذائے شب کے دو مرتبہ قے کرائیں خواہ تین مرتبہ بعد اسکے خربق کا استعمال کیا جائے زینت سرکہ ملا کر بہق پر لگائی جاتی ہے اسیطرح ونجع یہ اسیطرح خربق سپید بھی دوسون کو گرا دیتی ہے اور جس شخص کو سپید داغ کا مرض ہو اسکو خربق سے استفراغ کرنا مفید ہے اور یہی حال خربق سپید کا ہے اور ام وشوہ ترکھجلی اور داد و سرکہ ملا کر سپید و سیاہ خربق کے دودھ کو ملا کر تے ہیں نفع تو کو فائدہ کرتا ہے اور تقشر جلد پر بھی طلا کیا جاتا ہے اوسکی صلابت کو بھی فائدہ کرتی ہے خربق سے ایک بتی مثل قالب کے بنا کر ناصور کے اندر رکھتے ہیں اور چند روز اوسکو رہنے دیتے ہیں پھر جب وہ بتی نکالی جاتی ہے ناصور کو پھاڑ کر نکلتی ہے

آلات مفاصل طلا ہے اور اوجاع مفاصل کو فائدہ کرتی اور استفراغ کرنا خربق سے دوائے قوی ان سب امراض کی ہو **اعضائے سر** جیسے خربق کو سرکہ میں جوش دیکر کانوں میں ٹپکائیں کانوں کے گونجنے کو فائدہ کریگی اور اگر اس سرکہ سے کلی کریں دانتوں کے درد کو مفید ہوگی اور جس وقت اسکے جوشاندہ کو ایسے کانوں میں ٹپکائیں جنکی سماعت ضعیف ہو قوت سماعت کو قوی کر دیگا وسواس و شقیقہ کہنہ کو بھی فائدہ کرتی ہے اور امراض سر میں مرگی اور ماہیخولیا کو بھی **اعضائے چشم** بصارت کو قوت دیتی ہے جب سر میں داخل کیجائے **اعضائے نفض** سودا کو اور اوسکے غلبہ کو نفع کرتی ہے اور تمام بدن سے اوسکو بدون اکراہ کے نکالتی ہے اور صفرا کو بھی نکالدیتی ہے اور جو فضلہ خون میں شریک ہوتا اونکو نہایت درجہ ہر عضو جو بدن ہے اور سخت اور جلد ہے بھی نکالدیتی ہے واجب ہے کہ خربق کو ابتی ضرورت سے استعمال کریں سقمونیا ملا کر کہ جلدی دست آجائیں اور اوسکے ہمراہ فطر اسالیون اور دو قوتیں شریک کریں کبھی خربق اسطرح پلاتے ہیں کہ پہلے اوسکو سکنجبین یا گلی اور شراب شیریں میں بھگو کر ایک رات رکھ کے چھوڑ دیتے ہیں بعد اسکے جرم خربق کا نکال کر اوسی شراب کے مسود یا چوزہ مرغ کے گوشت کو پکا کر وہی شوربا کھلایا جاتا ہے اور کبھی درمی خربق کی تین اپو دستہ سقمونیا میں ملا کر سرکہ میں کا جتے ہیں بھنے اوپر سطور میں خواص سرخی جہاں لکھی ہو جو تدبیر اور اصلاح لائق تھی اوسکو لکھدیا ہے اور واجب ہے کہ اون سطروں کے پڑھتے وقت بھی اسکو ملاحظہ رکھیں **آنتوں** میں اور مثانہ میں جو ورم ہو اسکو بھی خربق مفید ہے اور حیض اور بول کا ادرار کرتی ہے **ابدال** خربق سیاہ کا بدل نصف وزن اوسکے ماذریون ہے اور دو ثلث وزن اسکے غاریقون ہے اور ابن سرین نے بیان کیا ہے کہ بدل اسکا بھی ہے

خسرو دارو ماسرجویہ کہتا ہے کہ یہ خونجان ہے **طبیعت** گرم خشک ہے

خواص عمل جو رطوبات غلیظہ کو گھلا دیتی ہے **اعضائے نفض** قولنج اور گردہ اور درد سینہ کو فائدہ کرتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے اور اکثر اوسکی گردہ کے درد میں ہے

خربق ابیض سپید شکل کو کہتے ہیں **ماہیت** سپید شکل ریشے اور چھلکے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں جا بجا چھٹے ہوئے مشابہ ہو سپید چیز کے ہوتے ہیں سپید سپید جسمیں کچھ وزن نہیں ہوتا اور خطمی کی جڑوں کے بھی مشابہ بارتنگ کے درخت کے ہوتا ہے اور مثل چقندر صحرائی کے درخت کے لیکن اوس سے چھوٹا ہوتا ہے رنگت میں سرخی ہوتی ہے طول اسکی ٹہنی کا چار انگل تک ہوتا ہے جب کہ اوسکی انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور اندر سے ٹہنی خالی ہوتی ہے اور مثل پیاز کے ایک جڑ سے بہت سی رگیں پھوٹتی ہیں اور پہاڑی مقامات میں پیدا ہوتی ہے اور جب درخت تیار اور پختہ ہو جاتا ہے اور کاٹنے کا زمانہ آتا ہے اوسیوقت توڑ کر رکھتے ہیں اور خشک کر لیتے ہیں **اختیار** مختار اور پسندیدہ خربق سپید کی وہی قسم ہے جسکے سطح کا پھیلاؤ حد اعتدال پر ہو رنگ اوسکا سپید ہو جلدی توڑنے سے ٹوٹ جائے اور ریزہ ریزہ ہو جائے تخم اوسکا بڑا ہو اور رقیق یعنی باریک ہو زبان پر رکھنے سے فوراً لذع شدید پیدا نہ کرے لعاب منہ کا کھینچ لائے اور جو خربق لذع شدید پیدا کرے وہ زہر ہے کہ خناق میں مبتلا کرتی ہے افعال خربق مدبر کے جسکی اصلاح ہوچکی ہو باب خواص میں مذکور ہونگے

طبیعت گرم خشک وسط درجہ سوم مین ہے افعال و خواص خربق سپید مین تلخی زیادہ ہے اور خربق سیاہ مین حرارت کی زیادتی ہے چوہا جسوقت اسکو کھالے مرجاتا ہے اور چوہے کے مارنے کیواسطے عمداً یہ تدبیر کیجاتی ہے کہ اسکو ستو مین پیسکر شہد مین ملاکر چوہے کے مارنے کیواسطے رکھ دیتے ہین۔ جسوقت خربق سپید گوشت کے ساتھ پکائی جاے کہ گوشت خوب گلجاے تو اسکا بہت کم ضرر رہی خربق ہے جو اس طرح پر درست کیجاے پانچ درہمی خربق کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر نو اوقیہ جو برابر سوا بیس تولہ کے ہے آب باران مین تین دن بھگوئین اور صاف کرکے نیم گرم اوس پانی کو پلائین بعد اوسکے ایک طل وہی خربق جسکے ٹکڑے ٹکڑے کاٹ لیے ہون دو قسط آب باران مین تین دن بھگو کر جوش دین کہ تہائی پانی باقی رہجاوے بعد اوسکے خربق کو نکالکر جو پانی جوش دینے سے تیار ہوا ہے اوسمین بقدر دو رطل کے شہد خالص ملاکر قوام درست کرین اور اسی سے ایک ملعقہ بڑا تناول کرین یا گرم پانی مین گھول کر اوسکو پئین اسطرح سے خربق کا استعمال بے ضرر ہے اور بیخوف۔ اسکے بعد چھلکے خربق کے جو ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے ہون اوسکے بعد گلی ہوئی خربق جو رہ رہی ہو اوسکو آب غیرہ مین ڈالکر پلائین تاکہ حلق مین کوئی چیز پھنس نجاے اور نہ معدہ مین بعد اوسکے باریک پسی ہوئی خربق جو ماء العسل کے ساتھ پیتہ کری جاے اور یہ طریقہ خربق کے استعمال کا وہی ہے جو اکثر قتل کرتا ہے اسلیئے کہ مسالک و راہون مین بدن کے جرم خربق کا باقی رہجاتا ہے۔ واجب ہے کہ خربق کے پینے والے کے قریب ایسی چیزین موجود کردیجائین جنسے اوس کا ضرر دفع کیا جاتا ہے جیسے واقع ہونیکا خوف از قسم تشنج وغیرہ خربق کے پینے سے ہوتا ہے جیسے مرغ کا شوربا یا شراب زردقاق تشنج اور سداب اور مسور ملاکر اور خوشبو روغن جو سعد اور سوسن اور نرگس سے بنائی گئی ہون اور یہ بھی چاہیے کہ اوسکے پاس سرکہ تند جسکی بو تیز ہو موجود رہے اور سیب بھی گرم روٹی اور شراب پکائی اور چھینک لانیوالی اس اور پیالہ اور کرسی اور تخت اور فرش بچھونا اور بنگیاں طرح طرح کی اور شاخیں بھی تیار رہین پھر اگر خربق پینے کے بعد بآسانی دست آئین آب سرد نوش کرے اور پاکیزہ خوشبو سونگھے اور غذا ایسی کھاے جسکا کیموس جید ہو اور اگر تشنج یا ضعف عارض ہوگیا ہو پس روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے شراب مین توڑ کر یا ماء العسل مین بھگو کر کھلانا چاہیے اور اکثر دوبارہ روٹی کو سرد پانی مین بھگو کر کھلاتے ہین پھر اگر اثناے عمل کرنے مین خربق کے دست آجائین یا آرہے ہون یا ابھی نہ آئے ہون نہ ہچکی آنے لگے ماء العسل مین موم کو جوش دیکر دینا چاہیے اور دیر تک دوا پینے کے بعد کوئی حرکت ظاہر نہ ہو ماء العسل مین گرم پانی ملاکر گھونٹ گھونٹ پلانا چاہیے جسمین سداب کو جوش دیا ہو یا تیل گرم پانی مین ملاکر قے کرائی جاے اس طرح پر کہ ایک پر کو روغن سداب مین سے چیڑ کر حلق مین ڈالا جاے تاکہ بآسانی قے ہوجاے اور جھوٹے مین نرم نرم جھونکون سے جھلایا جاے پھر اگر کیفیت اختناق کی طاری ہو جوشاندہ خربق کا بقدر تین اوقیہ پلانا چاہیے کہ یہ بات دوائے سابق کی اعانت کریگی اختناق عارضی کو دور کریگی پھر اگر ان تدبیرون سے فائدہ نہو پس تیز حقنون سے عمل کیا جائیگا اور تین ابولوسات خربق کی نہ اس غرض سے پلائی جائین کہ قے آجاے بلکہ اس غرض سے کہ اختناق دفع ہوجاے اور چھینک لانے والی دوائون سے چھینک پیدا کیجاے پھر اگر ہمیشہ یعنی ہر وقت ہچکی اور قے برابر آیا کرے دونون شانون کے بیچ مین جو بڑی گوریا ہے اوسپر پچھنے لگائیے جو التوا اور پیچیدگی عضلات وغیرہ مین پیدا ہوتی ہے دور ہوجاتی ہے اور جن اعضا مین تشنج آگیا ہو اونپر ایسا تیل ملنا چاہیے جسکو گرم کرنیکی پوری طاقت ہو اور آب حمام سے خواہ اور قسم کے آبزن سے بدن کو ملنا اور دھونا چاہیے جراح و قروح سپید کلکی بھی جراح و قروح کے بارے مین وہی فعل کرتی ہے جو خربق سیاہ کرتی ہے زینت اس بارے مین خربق سپید کا فعل ہی ہے جو خربق سیاہ کا ہے اعضاے سر جب خربق کو پیسکر سونگھا جاے چھینک کو بیجان پیدا کرتی ہے اعضاے چشم بصارت کو تیز کرتی ہے اعضاے غذا خربق سپید بقوت قے پیدا کرتی ہے اور اوسکے استعمال مین خطرہ ہے اسلیئے کہ یہ خناق پیدا کرتی ہے اور کبھی خربق خبیص یعنی دوسری چیزین پکوائے اور گھی سے بنائی جاتی ہے ڈالتے ہین اور کھلاتے ہین کہ کہتے ہین جس شخص کو خوف اختناق پیدا ہونیکا خربق کے پینے سے ہو مناسب نہین ہے کہ خالی معدہ پیا سکے بلکے اور بھی لوگ ہین جنکے بدن مین ضعف اور کمزوری ہو عموماً زیادہ اور بافراط اسکا استعمال سے آدمی بھی مرجاتا ہے اور بتے اور موکھ اسکے کھانے سے مرجاتے ہین اور فضلہ براز خربق کے کھانیوالا کا اگر مرغیان کھالین وہ بھی مرجاتی ہین۔

خیار شنبر جسکو املتاس کہتے ہین ماہیت ایک قسم املتاس کی کابلی ہوتی ہے اور ایک قسم اوسکی مصری ہے اختیار بہتر املتاس وہی ہے جو اوسکی پھلی سے نکالا جاے اور براق اور بادسومت ہو اور بہتر پھلی اوسکی بھی وہی ہے جو براق

اور چکنی ہو **طبیعت** معتدل حرارت اور برودت مین ہو اور تر ہو **خواص** محلل ہو اور ملین ہو اور ورام و ثبور اندرونی اور اورام گرم کو فائدہ کرتی ہو خصوصاً حلق کے اورام کو جب آب مکوی سبز مین املتاس ملا کر کلی کرین اور اورام سخت کو پر طلا کیا جاتا ہو۔ پس نفع کرتا ہے **آلات مفاصل** نقرس پر کیا جاتا ہے اور جن مفاصل مین درد ہو اونپر بھی **اعضاے نفس** جب آب کشنیز سبز مین املتاس کو ملکر لعاب اسبغول ملا کر کلی کرین خوانیق کو فائدہ کرتی **اعضاے غذا** جگر کا تنقیہ کرتا ہو یرقان کو اور درد جگر کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** ملین شکم ہو مرۂ محترقہ اور بلغم کو نکال دیتا ہو مسہل اسکا بے اذیت ہو یہانتک کہ حاملہ عورتونکو بھی املتاس پلانے کی صلاحیت ہو اور اونکا مسہل بھی املتاس سے ہو سکتا ہو ابدال بدل اسکا نصف وزن اوسکے ترنجبین اور سہ چند وزن اوسکے جرم منقی کلان اور آٹھوان حصہ اوسی وزن کا تربد اور کبھی منقی کی جگہ ربالسوس اضافہ کرتے ہین

خس بفتح خاے معجمہ آخر مین سین ہو ہندی مین کاہو کہتے ہین **ماہیت** جنگلی کاہو کی قوت خشخاش سیاہ کی ہو **طبیعت** جالینوس کہتا ہو کہ بستانی کاہو کی برودت کچھ زیادہ نہین ہو بلکہ مثل برودت تالاب کے پانیکے ہو اور رطوبت سے زیادہ تر لطیف ہو اور یہ بھی ایک قول ہے کہ اسکی ترطیب اور تجفیف کرنا درتجھوے اور جو رائی کے بیچ مین ہے مین کہتا ہون جس شخص کا یہ قول ہو کہ تیسرے درجہ تک سرد ہو اوسنے یہ بھی حکم کیا ہو کہ غذا اسکی خراب اور تھوڑی بنتی ہو اور یہ قول صحیح نہین ہے اور کیا عجب ہے کہ دوسرے درجہ مین اسکی برودت ہو **خواص** آسمین جلا کی قوت ہو نہ قبض ہو نہ اطلاق یعنی دست لانیکی قوت ہو اسلیے کہ اسمین نہ عکیس مزہ ہو نہ بکٹھا ہو اور یہ دونون مزون کا درمیانی مزہ۔ جو خون کاہو کھانیسے پیدا ہوتا ہو بہت عمدہ ہو بہ نسبت اوس خون کے جو بیکار بقول یعنی ساگ ترکاری وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے بہت خراب ہو وہ ہو جو پکا کر کھایا جاے۔ پانی جو بدل کر بیچ جائین اونکے اختلاف کے ضرر کو کاہو نفع کرتا ہو۔ بے دھویا ہوا کاہو بہتر ہوتا ہے اور دھونے سے اسکا نفع بڑھ جاتا ہو اسیطرح جملہ اقسام بقول کے دھونے سے نفاخ ہو جاتے ہین۔ کاہو سریع الہضم ہو اور بوقت دورہ مے نوشی کے کاہو کا استعمال کیا جاے سکر اور مستی کے جو اعراض ہوتے ہین اونکو منع کرتا ہو صحرائی کاہو مین قوت خشخاش سیاہ کی ہے اورام و ثبور اور اورام گرم اور حمرہ کو طلا کرنیسے فائدہ کرتا ہو بشرطیکہ وہ مقدار مین بڑے اور امراض مین شدید نہون **آلات مفاصل** کاہو کا ضماد دوتی پر کیا جاتا ہو **اعضاے سر** نیند پیدا کرتا ہو اور مرض بیداری کو زائل کرتا ہے اور بالا ہوا کھایا جاے خام تناول کرین اور ہذیان کو نفع کرتا ہو۔ دھوپ سے جلجانیکی ابتدا سر مین ہوجائے اسکو فائدہ کرتا ہو دونون قسمون مین دعدہ بڑے اوسکی بھی دوا ہو **اعضاے چشم** دریائی کاہو کا دودھ طبقہ قرنیہ کے قروح مین جلا پیدا کرتا ہو اور بستانی کاہو کا دودھ اور اوسکے قریب بیج کاہو نما گرمی سے جو آشوب چشم ہو اوسپر کیا جاتا ہو صحرائی کاہو کا دودھ ناصور گوشہ چشم کو نفع کرتا ہو۔ کاہو کے کھانیکی مداومت سے آنکھون مین تاریکی پیدا ہوتی ہو **اعضاے صدر** دودھ کو زیادہ کرتا ہو **اعضاے غذا** پیاس کو اور حرارت معدہ اور سوزش معدہ کو نفع کرتا ہو بستانی کاہو معدہ کے واسطے اچھی چیز ہو زود ہضم ہو مگر کسیقدر کھلنے سے اشتہا پیدا ہوتی ہو کاہو کے کھانیسے یرقان کو فائدہ ہوتا ہے۔ **اعضاے نفض** تخم کاہو منی کو خشک کر دیتا ہے اور شہوت جماع کو ٹھہرا دیتا ہے۔ کثرت احتلام کو نفع کرتا ہے۔ کاہو کا ساگ اس نفع مین تخم کاہو سے کمتر ہے کاہو کا دودھ اگر نصف درہم پیا جاے اکثر کیموس کا مسہل ہوتا ہے بستانی کاہو کا دودھ جسوقت اسکا درخت بڑا ہو جاے فعل مین قریب صحرائی کاہو کے ہو خاص جرم کاہو کا نہ دستونکو روکتا ہو نہ دست لاتا ہو اسلیے کہ نہ اوسمین عکیس مزہ ہو نہ بکٹھا ہو نہ جلا کرتا ہو ہان ادرار ضرور کرتا ہو صحرائی کاہو کا دودھ اور ادرار حیض کرتا ہو **سموم** صحرائی کاہو کا دودھ تیلہ و بچھو کے کاٹنے کو نفع کرتا ہو

خنثی بضم خاے معجمہ و سکون نون و فتح ثاے مثلثہ آخر میں الف ہو **ماہیت** اسکی پتی مثل کراث شامی کے ہو اور اسکی شہنی چکنی ہو جسکے سرے پر ایک پھول ہوتا ہو اور اوسمین جڑین لانبی اور گول مثل بلوط کے ہوتی ہین مزہ مین اسکے تیزی ہو **طبیعت** گرم و خشک ہے اور بعضون نے کہا ہو کہ سرد و تر ہو یہ بعید از قیاس ہو **افعال و خواص** جلاے شدید کرتا ہو محلل ہو خصوصاً اسکی جڑ اور جب گرم کیا جاے تسخین و تجفیف و تحلیل کرتا ہو اور ان افعال مین جڑ اسکی زیادہ موثر ہو اور قوت اسکی مثل گروہ دار بوٹی

HAKEEM SHOUKAT ALI

کے ہو زینت بالحوزہ اور داد لحیہ کو فائدہ کرتا ہے خصوصًا خاکستر اسکے جڑ
کی اگر اسکی راکھ کو طلا کرکے بہق سپید پر دھوپ میں بیٹھیں نفع
کریگی اورام و بثور اسکی جڑ شراب ملاکر تمام اورام غددی پر اور دنبلاوں
پر لگائی جائے اور جبکہ سرد جو ملاکر اسکا ضماد کریں ابتدا میں ورم گرم کو
نفع کریگا جراح و قروح اگر اسکی جڑ کو دردی شراب میں پیکر قروح
خبیثہ اور جرب آلودہ پر لگائیں نفع کریگا آلات مفاصل عضل کے
سست ہوجانیکو اور اسکے کوفتہ ہونے کو فائدہ کرتا ہے اعضائے سر جبکہ
اسکا عصارہ یا کندر اور شہد شراب میں ملاکر کان میں ٹپکایا جائے کان کی پیپ بہنے
کو نفع کرتا ہے اور اگر اوسی عصارہ کو اوس کان میں ٹپکائیں جو بہ جانب مخالف
دانت کے درد کے واقع ہو مثلاً اگر داہنی طرف کے دانت میں درد ہو تو بائیں
کان میں ٹپکائیں پس وہ دانت کے درد کو فائدہ کریگا اعضائے چشم اسکے جڑ کو
عصارہ میں آنکھ کی منفعت ہے اعضائے نفس اگر ایک درم اسکی شراب
ملاکر پلائی جائے پہلو راست اور جیب کے درد کو فائدہ کریگی اور کھانسی کو
اسکی شراب کی دردی میں گھسکر ورم پستان کیواسطے اچھی دوا ہے
اعضائے غذا یرقان کو فائدہ کرتا ہے اعضائے نفض بول اور حیض
کا ادرار کرتا ہے اور پھل اسکا اور پھول جب شراب میں پیسکر دونوں حصوں بچہ و ورم کی
دوا ہے جید ہے سموم تین درم اسکی ہوام کے کاٹنے کیواسطے پلائی جاتی ہے جبکہ
اسکے پھل کو اور پھول کو شراب میں ملاکر پلائیں بچھو کے کاٹنے میں بہت نفع
ہے اور زدار بعہ اور سے کاٹنے سے اور ساتھ اس نفع کے دست بھی لاتا ہے
خولنجان بفتح خائے معجمہ و سکون واو و کسر لام و سکون نون و فتح جیم ہندی
میں کلیجن کہتے ہیں ماہیت یہ جڑ شکل میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں جیسے کہ
ہوتی ہے سرخ اور سیاہ رنگ کی ہوتی ہے ماسرجویہ کہتا ہے کہ یہ بعینہ عصفور دوا ہے
طبیعت دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے افعال و خواص لطیف و محلل
ریاح ہے زینت نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے اعضائے غذا معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے طعام کو ہضم
کرتی ہے اعضائے نفض قوت بخشتی اور گردہ کو مفید ہے باہ کو مہیج ہے [illegible]
خس الحمار جسکو ابو خلسا کہتے ہیں ماہیت اسکی پتی باریک مثل نیل کے
ہوتی ہے شمار میں زیادہ سیاہی مائل اور پتیاں اسکی جڑوں سے ملی ہوئی اور جڑ کے
دونوں پہلو میں ہوتی ہیں اسکی جڑ کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے کہ ہاتھ کو اور
زمین کو سرخ کر دیتا ہے اور جس زمین پر اوگتی ہے اوسمیں مٹی فقط ہوتی ہے جبکہ

ٹیاری زمین کہتے ہیں - یہ دوا جوہر مائی اور ارضی سے مرکب ہے اور یہی
شنگار ہے جسکا بیان حرف شین میں ہو چکا ہے اختیار زرد قسم اسکی قوت
زیادہ رکھتی ہے اور سپید قسم اسکی مائی اور ضعیف ہے طبیعت گرم خشک
اول دوم میں ہے خواص حل لیتا ہے منقی ہے سدہ کی تفتیح کرتی ہے اور سوکھا ہوا جب
اسکا ان افعال میں زیادہ قوی ہے اور اسکی جڑ کی طبیعت تخم کی طبیعت سے
قوی ہے مگر جڑ میں قوت زیادہ ہے خصوصًا سوکھی جڑ میں فولس حکیم کہتا ہے اسمیں قوت
جاذبہ ہے جو بشدت عمق بدن کو جذب کرلیتی ہے تا اینکہ کلے کی نوک وغیرہ کو بھی باہر
کھینچ لاتی ہے اورام سوداوی و سخت ورم کو کسی مقام پہ کیوں نہوں نفع کرتی ہے
جراح اگر اسکو قیروطی میں داخل کرکے استعمال کریں زخموں کا اندمال
کرتا ہے اسیطرح اگر اسکا پانی قیروطی میں ملاکر استعمال کیا جائے آلات مفاصل
خس الحمار کو مع اوسکی تیلی جڑ کے نقرس پر ضماد کرتے ہیں اور اسیطرح افسنتین کیساتھ
سرکہ میں پیسکر عرق النسا پر لگاتے ہیں اعضائے سر عصارہ اسکا بطور سعوط
کے سر کا تنقیہ کرتا ہے - اور شہد ملاکر بطور لطوخ کے لگانے سے قلاع کو نفع کرتا ہے
اعضائے چشم خس الحمار خشک کیا ہوا اگر آنکھ میں لگایا جائے جو نشان کسی
قرحہ وغیرہ کا آنکھ میں باقی رہگیا ہو اوسکو دور کردیتا ہے اور طبقات چشم
کی گندگی کو مٹا دیتا ہے اعضائے غذا جگر کا تنقیہ کرتا ہے سرکہ میں بھگوکر جو
خس الحمار کھلانے سے تلی کے ورم کو فائدہ کرتا ہے اور لگانے سے بھی فائدہ کرتا ہے
اعضائے نفض حیض کا ادرار بقوت کرتا ہے اور زندہ بچہ کو رحم میں
قتل کرتا ہے اور مردہ بچہ کو رحم کے باہر نکال دیتا ہے اور اورام سخت سوداوی
رحم میں ہوں اونکو نفع کرتا ہے حیض کی ادرار کرانیوالی جتنی دوائیں ہیں
اون سب کا اسمیں قوت زیادہ ہے اور رحم کی اصلاح کرنے میں بھی اسکو
بہت قوت ہے مقدار شربت اسکا پینے میں ایک مثقال تک ہے اور حمول
کرنے میں بھی یہی مقدار ہے اور شقاق مقعد پہ قیروطی ملاکر لگایا جاتا ہے
انجوسا بھی اسیکا نام ہے جیساکہ حرف الف میں بیان ہو چکا ہے
خرنوب بضم اول و سکون رائے مہملہ و ضم نون آخر میں بائے موحدہ ہے
اختیار بہتر خرنوب شامی ہے جو خشک ہو طبیعت خرنوب نبطی میں یبوست
اور برودت زیادہ ہے افعال و خواص خرنوب شامی جو خشک ہو مجفف ہے اور بہت
قبض پیدا کرتی ہے اسیطرح اوسکا پھل کہ پھل میں کسیقدر حلاوت ہے اور باوجود
حلاوت کے قبض کرتا ہے اور نبطی میں یبوست اور تجفیف زیادہ ہے اور نفخ میں

کرتی ہو خرنوب نبطی تر و تازہ بھی کھائی جاتی ہو خلط جو اس سے پیدا ہوتی ہو
خراب اور ثقیل ہوتی ہو زینت اگر سون کو خرنوب نبطی خام کو گھس
گھس کر ملین بیشک و تکو دور کریگی اعضاے خرنوب کا جوشاندہ مضمضہ کرنا
دانتونکے درد کیواسطے دوای مفید ہو اعضاے غذا خرنوب شامی جو تر و تازہ
ہو معدہ کیواسطے خراب چیز ہو اور ہضم نہین ہوتی ہو اور معدہ سے دیر مین
اوترتی ہو جالینوس کہتا ہو کاش یہ خراب پھل جہان پیدا ہوتا ہو وہین رہتا اور
اور شہرونمین نہ پہونچایا جاتا نبوت یعنی خرنوب نبطی یرقان کیواسطے اچھی دوا ہے
اعضاے نفض اسکے جوشاندہ مین آبزن کرنا مقعد کو قوی کرتا ہو اور اسمین
اور ارکی بھی قوت ہو خصوصًا وہ خرنوب جو شیرہ انگور مین پرورده کیا جا خرنوب
شامی دست آور اور خشک ہونیکے بعد قبض پیدا کرتا ہو اور خلط کا نفع کرتا ہو
اور خرنوب نبطی سیلان حیض جو بافراط ہو اوسکو نفع کرتا ہو کھانیسے بھی اور
حمول کرنیسے بھی اور نبوت یعنی خرنوب نبطی مڑوڑے کو اسہال کو مفید ہے
خزف بفتح خا و رائے مہملہ آخر مین فای سعفص سو فارسی مین سفال کہتے
ہین اور ہندی مین ٹھیکری جو مٹی کے پکے ہوے برتن سے ٹوٹ کر رہتی ہے
خواص - مجفف ہو جلا زیادہ کرتی ہو - خصوصًا تنور کی ٹھیکری زیادہ
تر لطافت سرطان بحری کے پست پر جو نکلتے ہین انمین ہوتی ہو اور انمین
کا کھنجر قوت مین اوس بھاو مین کے ہو جسپر تلوارون پر جلا دیجاتی ہو زینت
سرطان بحری کا ٹھیکرا مجفف ہو اور کلف اور نمش مین جلا پیدا کرتا ہے
اور امم و شبور ٹھیکری پیکی قرطی بنا کر ... لگائی جاتی ہو جراح و قروح ٹھیکری
سے جو مرہم بنائے جاتے ہین اندمال کی قوت اونمین زیادہ ہوتی ہو ٹھیکری قروح کو
نفع کرتی ہو اور تر کھجلی مین جلا پیدا کرتی ہو خصوصًا سرطان بحری کے پشت پر کی ٹھیکری
آلات مفاصل تنور کا ٹھیکرا پیسکر نقرس پر لگایا جاتا ہو اعضاے چشم ٹھیکری
پیسکر وہ نمک ملا کر جو زمین سے کھود کر نکالا جاتا ہو ناخونہ پر جبکہ لگایا جاوے تو فائدہ کرتا ہو
خفاش بضم خاے معجمہ و فتح فاے مشدد آخر مین شین معجمہ ہو جسکو فارسی مین
شپرہ اور ہندی مین چمگادڑ کہتے ہین ماہیت کہتے ہین کہ شیرزتی سکے دو
کو کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ شیرزتی سکا پیشاب ہو طبیعت شیرزتی
مین جلاے شدید ہو اور حرارت زیادہ ہو افعال و خواص دغن خفاش
باکرہ عورتون کے پستان کے بڑھنے کو منع کرتا ہو اور بالون کے نکلنے کو بھی روکتا
ہو جیسا لوگ کہتے ہین مگر کچھ اسکی صحت نہین ہو اعضاے چشم چمگادڑ کا دماغ

شہد ملا کر ابتداے نزول الماء کو فائدہ کرتا ہو اور خاکستر اسکی جب بطور سرمے
آنکھ مین لگائی جاے ابصار کو تیز کرتی ہو اور شیرزتی خونہ کو اور آنکھوں کی سپیدی کو فائدہ کرتی ہے
خانق الذئب بھیڑیے کی مارنے والی دوا خواص بھیڑیے اور سگ کلاں
کتون کو خناق مین گرفتار کر کے قتل کرتی ہو اور مروڑ پیدا کرتی ہے
آدمی کے بدن مین داخل و خارج کسی طور پر استعمال نہین کیجاتی ہے
خانق النمر چیتے کے مارنیوالی دوا خواص چیتے اور بھیڑیے اور خنزیر
وغیرہ کو قتل کرتی ہو داخل و خارج کسی طور پر استعمال اسکا جائز نہین
سموم کہتے ہین کہ اگر بچھو کے قریب اسکو لیجائین اعضاے بدنی بچھو کے بیکار ہو جاتی
ہو اور بے حس حرکت ہو جاتا ہو اور اسکا بیان بعض الفیفاء مین گذر چکا ہو
خلاف بکسر خاے معجمہ و لام اور آخر مین فاے سعفص ہو اور بفتح اول بھی
پڑھا گیا ہو - بید کو کہتے ہین ماہیت کبھی بید کی پتی کو جب چھیلتے ہین
اوسمین سے ایک گوند پیدا ہوتا ہو جسکا اثر قوی ہو افعال بید کا پھل اور اسکی پتی
دونون قابض بدون لذع کے ہین اور اوسمین تجفیف بھی نوری ہو اور
خاکستر اسکی تجفیف مین شدید ہو جب کوئی تازی پتی بید کی پیسکر کھائیگا
نزف الدم کو بند کر دیتی ہو - کبھی اسکی پتی کو چھیل کر ایسا گوند نکالتے ہین جسمین
جلا و تلطیف زیادہ ہوتی ہو - زینت خاکستر اسکی سرکہ ملا کر طلا کرنیسے مسون
کاٹ و کھا دیتی ہو جراح و قروح بڑے بڑے زخمون پر اسکا ضماد کیا جاتا
ہو خصوصًا اسکی پھول اور پتی کا اور خاکستر اسکی ناخنہ کو دور کر دیتی ہو جبکہ
ملا کر طلا کیجاے اعضاے سر شگوفہ اسکا اور اوسکا پانی اور درد سر مین سکون
پیدا کرتا ہو اور نچوڑا ہوا پانی اسکی پتی کا اوس سے بڑھکر کوئی دوا نہین ہے
اوس پیپ کیواسطے جو کان سے بہتی ہو اعضاے چشم بید کا پھل اور اسکا
پانی حدقہ چشم پر جو چوٹ لگے اوسمین لگایا جاتا ہو - بید کا گوند جسکا اوپر ذکر
ہو چکا ہو ضعف چشم کو بہت فائدہ کرتا ہو اعضاے غذا اسدہ جگر اور یرقان
کو فائدہ کرتا ہو اعضاے نفض پھل اسکا مفید ہو اور اوسکو چھیلکر ... دست آور
خبازی بضم اول و فتح بائے موحدہ و کسر زائے معجمہ ماہیت ایک
قسم ملوخیائی ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ صحرائی قسم خبازی کہتے ہین جو بستانی
کو ملوخیا اور ایک قسم خبازی کی وہ ہو جسکو ملوخیا الشجرہ کہتے ہین ... ہو
اور جسکا لقب الیہو دنام ہو کچھ دوسری بمن کردہ اسی کی اقسام سے ہو اور بیچ
رنگ ہوتی ہو اختیار صحرائی قسم مین لطافت اور یبوست زیادہ ہوتی ہو اور

ماہیت جو بستانی مین ہے ہوا اسکی قوت کو کم دیتی ہے **طبیعت** درجہ اول
مین سرد تر ہے - یہ بھی کہتے ہین کہ بستانی گرم خشک ہے اور اسحق ل کا کہنا
حکیم فوس ہے اور شاید کہ اسکا خیال بقلۃ الیہودیہ کیطرف گیا ہے کہ اوسکا وخبا
نام رکھا جاتا ہے **خواص** اسمین تلیین ہے اور لطافت اسکی تھوڑے سے زیادہ ہے
اور غلاظت اسمین جسقدر ہے زائد ہے - اور صحرائی قسم اسکی زیادہ تر لطیف ہے
اور یبوست مین بھی اسکے زیادتی ہے - اور یہ بھی کہتے ہین کہ بستانی تھوڑی سی
تسخین کرتی ہے - اور بسبب اپنی رطوبت اور برودت کے معدہ سے جلد اوتر جاتی
ہے - خصوصًا اگر مری زیت کے ساتھ کھائی جاوے ہضم ہونیمین اسکے اعتدال
ہے اور رطوبت اسکی جیسا لوگ کہتے ہین کاہو کی رطوبت سے زیادہ غلیظ
ہے - اور روفس حکیم کہتا ہے اور شاید اس حکیم کی مراد بقلۃ الیہود سے ہوگی **ورم و بثور**
نملہ و حمرہ کو نفع کرتی ہے اور صحرائی خبازی کی پتی تیل مین ملا کر آگ کے جلے ہوے
مقام پر لگائی جاتی ہے - اسیطرح اسکا جوشاندہ بطور نطول کے استعمال کیا جاتا
ہے - اور بستانی قسم اسکی ابتداے ورم گرم کو اور زمانہ تزید ورم مین تحلیل کرتی ہے
جراح و قروح جسوقت اسکو بحالت خامی چبا کر نمک کر لو اسپر لگائے فائدہ
کریگی خصوصًا وہ چھوٹے چھوٹے ناصور جو آنکھون مین ہوتے ہین **اعضاے سر** شہد
ملا کر قروح سر پر لگائی جاتی ہے بیخ شب نفع کرتی ہے - اور تلاع کیواسطے اگر اسکو چبا کر
اوسکو روکدیتی ہے **اعضاے چشم** پتی اسکی جب چبا کر تھوڑا سا نمک ملا کر
لگائی جاے تو ناصیر چشم کو فائدہ کرتی ہے - اور گوشت اوگالاتی ہے **اعضاے نفس**
پتی اسکی اور پھول اسکا ہر ایک ملین سینہ کا ہے اور دودھ کو بڑھانیوالی اور کھانسی
جو گرمی اور خشکی سے پیدا ہوا اوسمین سکون پیدا کرتی ہے - بیج اسکا خبازی سے
سینہ کی خشونت دور کرنے مین بہتر ہے **اعضاے غذا** بستانی خبازی
ہے اور سدہ جگر کی تفتیح کرتی ہے **اعضاے النفض** پھول اسکا گردہ اور مثانہ کے قروح
کو فائدہ کرتا ہے پلانے سے جب زیت مین گھیس کر استعمال کیا جاے اور بہونیا
کا بیج خراش اور قروح امعا کو فائدہ کرتا ہے - اور چتلی ہری شاخین خبازی
بستانی کی امعا اور مثانہ کو مفید ہے اور ملین شکم ہین اور پیٹ مین جتنے اقسام
کے درد ہوتے ہین انمین خفت پیدا کرتے ہین اور یہ فائدہ اسوقت ہے جب
خبازی کا پانی پلایا جاے یا اوس پانی سے شربت تیار کیا جاے - جوشاندہ خبازی
کا رحم کی صلابت کو بطور آبزن کے اور حقنہ کرنے کے مفید ہے - اور اسمین
ادرار بول کی بھی قوت ہے - اور جنگلی خبازی کی ایک قسم سور بھی ہے

جو آفتاب کی گردش کی محاذات مین گھومتی ہے یہ قسم خام اور مرہ کی مسہل
ہے اور کبھی اس سے افراط اسہال کیوجہ سے خون کے دست آنے لگتے ہین
سموم برگ خبازی کے ضماد کرنیسے زنبور کے کاٹنے کی سوزش مین فائدہ
ہوتا ہے - خصوصًا ہمراہ زیت کے اور جس شخص کو زہر دیا گیا ہو خبازی کے
بیج کو ہر وقت پی لے کرتا ہے - بیحد فائدہ ہوتا ہے - اور رتیلا کو کاٹنے کو بھی
نہایت درجہ مفید ہے -

خمحم جسکو ہندی مین ماوا کہتے ہین **طبیعت** اسمین حرارت ہے لیکن اسکی خشکی
اور رطوبت مین اسیقدر کمی بیشی ہوتی ہے جتنا نمک و ریوہ اکثر بیشتر ملایا
جاتا ہے **افعال و خواص** اسمین قوت جلائی ہے بسبب نمک کا اور بورقیت
بھی ہے اور گیہون کی خاص قوت منطبہ بھی ہے - اور ترشی کے سبب اسمین قوت
پیدا کرنیکی قوت ہے اور جو مواد اندرون بدن سمائے ہوں انکو باہر کھینچ لاتا ہے اور تحلیل کر دیتا ہے
آلات مفاصل وجع درد مفاصل قدم مثلاً نقرس وغیرہ علاج کیا جاوے اسمین ضماد کیا جاتا ہے تو نفع کرتا ہے

خوخ بفتح خاے معجمہ و سکون واو آخر مین بھی خاے معجمہ ہے ہندی مین آڑو کہتے ہین
طبیعت دوسرے درجہ کے آخر مین سرد ہے اور پہلے درجہ مین تر ہے مگر پہلے
درجہ کے آخر مین اسکی رطوبت نہین ہے **خواص** رطوبت اسکی بہت جلد متعفن
ہو جاتی ہے اور اسمین تلیین کی بھی قوت ہے جسمین تھوڑا سا قبض بھی ہے اور
زیادہ تر قابض وہی آڑو ہے جو خشک در ٹکڑے ٹکڑے کیا ہو اور سیلان مواد
کے منع کرنیکی بھی اسمین قوت ہے کچا آڑو بھی قابض ہے **زینت** جو نیلی ہے کو
جو نورے مین ہوتی ہے اسکی پتی کا ضماد کیا جاتا ہے قطع کر دیتا ہے **اعضاے سر** آڑو
کا پانی نکالنیسے کان کے کیڑے مر جاتے ہین - اور اسکا تیل شقیقہ کو فائدہ کرتا ہے
اور کان کے درد کو گرمی سے ہوے یا سردی سے **اعضاے غذا** خوب پکا ہوا آڑو
معدہ کیواسطے اچھی چیز ہے اور اشتہاے طعام کو برانگیختہ کرنیکی اسمین قوت ہے
واجب ہے کہ آڑو سے پہلے کوئی چیز نہ کھائین ورنہ اسکو معدہ مین فاسد کر دیگا کیونکہ
طعام سے پیشتر آڑو کھائین اور سوکھا ٹکڑے ٹکڑے کیا ہوا آڑو دیر ہضم ہے
غذا جید نہین ہے اگرچہ غذائیت اسکی زیادہ ہے **اعضاے نفض**
آڑو کی پتی کا ضماد ناف پر کیا جاتا ہے - پس پیٹ کے کیڑون کو قتل کرتا ہے
اور اسیطرح اگر عصارہ اسکے مسکو فہ کا پلایا جاوے آڑو کی پتی جو خام نہ ہو پختہ
ہو چکی ہو ملین شکم ہے - کچی پتی قابض ہے - بعضون نے کہا ہے کہ آڑو باہ
کو زیادہ کرتا ہے اور شاید یہ بات بہ نسبت اون ابدان کے صحیح ہو جو گرم خشک مین

خطاف بضم خائے معجمہ و فتح طائے مشددہ آخر مین فائے سعفص ہے جسکو ہندی مین سیاہی کہتے ہین اعضائے سر دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ خطاف کے پہلے بچے کا پیٹ جب چاک کیا جاوے تو اوسمین دو سنگریزے نکلتے ہین ایک کا تو رنگ ایک ہی ہوتا ہے - اور دوسرے سنگریزے مین بہت سے رنگ ہوتے ہین - جب ان دونون سنگریزون کو بچھیا گاؤ کی کھال مین لپیٹ کر مرگی کے بیمار کے بازو پر باندھین یا اوسکی گردن پر باندھ دین بہت نفع ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ کھال مین مٹی نہ لگ گئی ہو یعنے زمین پر نہ رکھی گئی ہو دیسقوریدوس کہتا ہے کہ مینے خود اسکا تجربہ کیا ہے اور اس سے مرگی جاتی رہی اعضائے چشم خطاف کا گوشت کھانا بصارت کو تیز کرتا ہے اور کبھی خشک کرکے اسکا سفوف استعمال کیا جاتا ہے مقدار شربت اسکی ایک مثقال ہے اور خصوصاً اسکے بچے کو ظرف آبگینہ مین جلاکر شہد ملاکر بطور سرمہ کے لگائین آنکھ مین جلا زیادہ پیدا کریگا یہ بھی کہا گیا ہے کہ خطاف کا دماغ شہد ملاکر ابتدائے نزول الماء کو مفید ہے - اور اسیطرح خفاش کا دماغ مفید ہے اعضائے نفس خطاف جلاکر اوسکی راکھ جبڑے پر خناق کیوقت لگائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے اسیطرح جسوقت خطاف کو نمک سود کرکے خشک کرین اور بوزن ایک درہم اسکا سفوف پانی ملاکر پلائین خناق کو نفع کرے گا

خل بفتح خائے معجمہ و تشدید لام اسکو ہندی مین سرکہ کہتے ہین طبیعت مرکب جز حار اور بارد سے ہے اور جز بارد اسکا غالب ہے اور جس سرکہ مین مہیج کی سی تیزی ہو وہ زیادہ گرم ہوتا ہے اور جسمین تیزی نہو وہ سرد تر ہے اور پکانے سے سرکہ کی برودت کم ہوجاتی ہے افعال و خواص تجفیف اسکی قوی ہے اعتدال کرکے ریزش مواد کو بطرف اندرون جسم کے منع کرتا ہے اور تلطیف و تقطیع بھی کرتا ہے کبھی سرکہ پلایا جاتا ہے خواہ جس مقام سے خون جاری ہو اور ٹپکایا جاتا ہو بشرطیکہ خون کے نکلنے کی جگہ ظاہر ہو نہین محسوس ہو یعنے نفث الدم کو منع کرتا ہے مراد یہ ہے کہ اگر خون اندرون جسم سے آتا ہو سرکہ پلانے سے بند ہوجائیگا اور اگر بیرون جسم مین کسی زخم وغیرہ سے آتا ہو سرکہ چھڑکنے سے بند ہوجائیگا جس مقام پر ورم پیدا ہونیوالا ہو سرکہ کے استعمال سے رکجاتا ہے سرکہ ہضم غذا پر اعانت کرتا ہے اور بلغم کی ضد ہے یعنے بلغم کو فنا کردیتا ہے اور صفراوی بیماری کو مفید ہے اور سوداوی مزاج والونکو اسکا ضرر بیشک محسوس ہوتا ہے زینت شہد ملاکر خون کے نشانات پر لگایا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے - مگر زیادہ ملنا سرکہ کا رنگت رو کردیتا ہے اور اورام و بثور اور ورام کے پیدا ہونیکو منع کرتا ہے اور نملہ کو یا حمرہ کو کھانے اور لگانے سے دور کردیتا ہے اور پھر ایکے ورم کے مادہ کو پھیلنے سے منع کرتا ہے اور بہری کو نفع کرتا ہے - نملہ و حمرہ پر جسوقت طلا کیا جاوے دونون کے مادہ کو روکتا ہے کہ ورم پیدا ہو جراح و قروح جسوقت سرکہ مین صوف بھگوکر زخمونپر رکھین اونکے سڑنے کو منع کرتا ہے اور جن قروح کا مادہ پھیلنے والا ہو اوسکو پھیلنے سے روکتا ہے اور تر کھجلی اور داد کو نفع کرتا ہے اور آگ سے جلنے کو جسقدر جلد سرکہ نفع کرتا ہے اتنی جلد کوئی دوا نفع نہین کرتی آلات مفاصل پٹھے کو مضر ہے اور جب گندھک ملاکر نقرس پر اسکا نطول کیا جاے نفع کریگا اعضائے سر جب روغن زیت یا روغن گل مین ڈالکر خوب کھپایا جاے اور ایک کپڑا نیا جسپر شوب پڑا ہو اوسمین بھگوکر سر پر رکھا جاوے اوسوقت سر کو فائدہ کریگا جو گرمی سے ہو اسیطرح مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے ایضاً اگر سرکہ مین سویا جوش دیکر کلی کرائی جاوے یا نطول کیا جاوے دانتون کے ہل جانیکو فائدہ کرتا ہے اور دانتونسے جو خون آتا ہو اوسکو بند کردیتا ہے - سرکہ سے جو بخارات اوٹھتے ہین اونکا کان مین پہونچانے سے سماعت کی دشواری دور ہوجاتی ہے اور مصفاۃ ناف کی ہڈی کے سدے کی بقوت تفتیح کرتی ہے - اور کان کے گونجنے کو دور کرتا ہے - اعضائے چشم شہد ملاکر خون کے اوس سرخ داغ پر لگایا جاتا ہے جو آنکھ کے نیچے پڑ گیا ہو ہمیشہ سرکہ کا کھانا ضعف بصارت پیدا کرتا ہے اعضائے نفس جو شخص سرکہ کی کلی کرے اوسکے جونکین جو بطرف حلق کے جاتی ہین اٹک جاتی ہے - اماۃ یعنے کوے کو فائدہ کرتا ہے اور کوا اوتر گیا ہو اوسکو درست کردیتا ہے - جونک جو حلق مین چمٹ گئی ہو سرکہ کے پلانے سے چھوٹ کر گر پڑتی ہے پرانی کھانسی اور نفث انتصاب کو گرم کرکے فائدہ کرتا ہے اعضائے غذا گرم تر معدہ کو مناسب ہے اشتہا کو کھولدیتا ہے ہضم پر اعانت کرتا ہے یہ سب [illegible] سرکہ مین اس جہت سے ہین کہ معدہ کی دباغت کرتا ہے سرکہ کا بخار دماغ پر پہونچانا استسقا کے تحلیل کرتا ہے صحیح آدمی کو ہمیشہ سرکہ کھانا بیشتر منجر باستسقا ہوجاتا ہے اعضائے نفض رحم مین برودت پیدا کرتا ہے اور سرکہ مین نمک ڈالکر پھر گرم کرکے اون قروح امعا کیواسطے حقنہ کیا جاتا ہے جنکا مادہ پھیلتا ہو - اور یہ حقنہ بعد حقنہ ہائے نرم کے تجویز کرنا چاہیئے سموم جس شخص کو کسی حیوان نے ڈنک مارا ہو اوسی جگہ پر سرکہ ٹپکایا جاتا ہے اور

افیون اور شوکران کی سمیت کو نفع کرتا ہو۔ جو کھجاوی انگور سے نمک لگا کر
بنایا جا دیوانے کتے وغیرہ کے کاٹنے سے نفع کرتا ہو اور کبھی اسی سرکہ کو گرم کر کے
اوسوقت پلاتے ہین جبکہ کوئی دوا مجلاد یہ قتالہ کے کھائی گیا ہو پس نفع کرتا ہو
خنافس کیکڑا یا گینلکا کو کہتے ہین اعضاے سر چین بیت مین کیکڑے کو جس
دہن ورا وسکو کا فیصل پکا مین کانکے درد کو فائدہ کرتا ہو اور اسیطرح جرم
گینگلے کا خشک کرکے کان مین ڈالنے سے ہیل شرا ورد ورد زائل ہوجاتا ہو
خبز بضم خا معجمہ و سکون باے موحدہ و زاے معجمہ روٹی کو کہتے ہین اختیار
واجب ہو کہ روٹی صاف نمک ملی ہوئی آٹا بہ نرمی گوندھا گیا ہو خمیر اچھی طرح
اوٹھایا گیا ہو تنور مین بخوبی پک گئی ہو گرما گرم جیسے تنور سے نکلتی ہو نکال
جاے اور گرم روٹی طبیعت کو قبول نہین ہوتی ہو تنوری روٹی کے بعد خبز فرنی
یعنے بھٹی کی روٹی کا رتبہ ہو۔ اور تمام اقسام اسکے خراب ہین موٹی روٹی باریک
چھلکے سے افضل ہو۔ اور جسقدر زیادہ آٹا صاف کیا جاے بعد کو نکھرے
واجب ہے کہ خمیر کر ڈالین اور اتنی دیر تک بنے دین کہ خمیر درست ہو جاے
اور گوندھنے مین اوسکے بہت نرمی کیجاے اور خوب گوندھے اور نمک خوب ملایا
جاے۔ فرن جو ایک بھٹی چونہ اور پتھر سے یا پکی اینٹ اور چونہ سے نان پز لوگ
بناتے ہین (جیسے) ہندوستان مین نان پاؤ اور بسکٹ پکانیوالون کی بھٹی
ہوتی ہو اوسی بھٹی کی پکی ہوئی روٹی کو خبز فرنی۔ روٹی جو دو حصہ مین اب
اوس تنوری روٹی کے نہین ہو جو ایک مدت دیتے اکیلی تنور مین پکی ہو اور
دونون رخ اوسکے خوب پک گئے ہون اور انگارون پر پکی ہوئی روٹی اکثر
سے کچی رہجاتی ہو اور دھوئی ہوئی روٹی برودت پیدا کرتی ہو اور غذائیت اوسکی
کم ہوتی ہو معدہ کے اوپر ٹھہری رہتی ہو نیچے نہین اوترتی ہو گرم مزاج والون کو
موافق ہوتی ہو سدے نہین پیدا کرتی ہو اور دگرمی پیدا کرتی ہو۔ روٹی
کے دھونیکا طریقہ یہ ہو کہ جو روٹی مین چھلکا اور خمیر الگ الگ ہو اوسکا گودا
نکال کر گرم پانی مین بھگو دین بعد اوسکے جو پانی اوپر کا ہو اوسکو پھینکدین اور
دوسرا پانی ڈالین پھر اوسکو بھی پھینکدین اور جو کچھ قوت خمیر وغیرہ کی روٹی
مین ہو سب نکل جاے اور نہایت درجہ پھول جاے اختیار میدہ کی روٹی مین
غذائیت بہ نسبت اور روٹیون کے زیادہ ہو اور غذا عمدہ بھی ہو لیکن
نفوذ اسکا دیر مین ہوتا ہو خبز خواری یعنے وہ روٹی جو سپید گیہون کو دھو کر اور بھوسی
بالکل نکالکر میدہ بنایا ہو اوسکی روٹی بھی خبز سمید کے قریب قریب ہو اور خشکار یعنے

جو روٹی ٹبے دھوئے ہوئے گیہون کے آٹے سے بھوسی سمیت اور بھوسی
اوسمین زیادہ ہو جلدی نفوذ کرجاتی ہو لیکن اوسکی غذائیت کم ہو اور جو روٹی
خوب نہ پک گئی ہو اوسمین غذائیت زیادہ ہوتی ہو اسیطرح جس روٹی
مین خمیر کم ڈالا ہو لیکن اوسکی غذائیت مین لزوجت ہوتی ہو اور سدہ
بھی ڈالتی ہو۔ اور سواے اوس شخص کے جو زیادہ ریاضت کرتا ہو اور
کسی کو کھانا مناسب نہین ہو۔ انگارون پر پکائی ہوئی روٹی بھی اسی قبیل سے ہو کہ
اکثر پک جاتی ہو بلکہ خام رہجاتی ہو دھوئی ہوئی روٹی جس طریقہ سے اوپر بیان ہوا غذائیت اسمین
کم ہو اور سدہ ڈالنا اسکی شان سے بعید ہو اور نفخ اور ورم قولنج خفت اوسکی ہو اور کبھی
گیہون کی روٹی خبز خشکار کے حکم مین ہو۔ اور موٹے اناج کی روٹی جیسے
کراو مٹر وغیرہ یا دوسرا اناج جسکو اہل عرب نہین پہچانتے تھے اوسکی روٹی
خلط غلیظ پیدا کرتی ہو۔ اور بھربھری روٹی جو چھونے سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی
ہو جیسے روغنی روٹی اوسکی یہ کیفیت ہو کہ نفخ پیدا کرتی ہو اور دیر مین ہضم
ہوتی ہو۔ اور بہتر روغنی روٹی وہی ہو جو بادام ملا کر پکائی جاے اور وہ جب
ہو کہ ایسی روٹی کو سایہ مین خشک کرین پھر دودھ مین آٹا ملا کر جو روٹی
پکائی جاتی ہو اوسکی غذائیت زیادہ ہوتی ہو اور معدہ سے دیر مین اوترتی
ہو اور سدہ ڈالتی ہو۔ روٹی کا ضماد کرنا گرمی زیادہ پیدا کرتا ہو تعجب
گیہون کے ضماد کرنیکے اسلیے کہ روٹی مین نمک کی شرکت ہو نسبت سے گیہون کی
روٹی بہت جلد فربہی پیدا کرتی ہو اور ام دشبور گیہون کی روٹی ماء العسل
اور دیگر اقسام کے عصارات مناسب ملا کر اور ام گرم کی بھی دوا ہو کہ کا کو
ورم کردیتی ہو اور تبرید پیدا کرتی ہو قرح روٹی کو جب پانی اور نمک مین
بھگو کر اوسکا اقسام پر رکھیں نفع کرتی ہو اعصاب کے غدد اگر گرم روٹی کھانے
سے پیاس جلد مجاتی ہو یہ سبب اوسکی حرارت ظاہری کے اور معدہ کے اوپر
ٹھہری رہتی ہو یہ سبب اسکی رطوبت بخاری کے اور بہت جلد آدمی کا پیٹ پھول
جاتا ہو اسی رطوبت بخاری کی وجہ سے گرم روٹی ہضم جلد تر ہوتی ہو اور معدہ سے
نیچے دیر مین اوترتی ہو اعضاے تنفس خبز خشکار طبیعت کو نرم کرتی
ہو۔ اور خبز خواری قبض پیدا کرتی ہو۔ خمیری روٹی ملین ہے اور فطیری یعنے
بے خمیر کی روٹی قبض پیدا کرتی ہو اور انگارون پر پکائی ہوئی روٹی بھی قابض ہو اور پرانی
روٹی جو خشک ہو گئی ہو وہ بھی قابض ہو اگرچہ اوسمین کچھ ورنہ ملا ہو اور موٹے اناج کی روٹی
بھی قابض ہو۔ اور پتلا چھلکا بہ نسبت موٹی روٹی کے زیادہ قبض پیدا کرتا ہو

خبث بفتح خاو سکون باے موحدہ آخرمین ثاے مثلثہ ہے جو کہ لوہے کا میل کو
کہتے مین **اختیار** زیادہ تر قوی تجفیف پیدا کرنے مین ہر ایک جو کہ دھات کا میل
لوہے کا میل ہے جسکو خبث الحدید کہتے ہین **طبیعت** خبث الحدید گرم ہے
درجہ مین خشک ہے اور تانبے کا میل بھی ویسے ہی قریب ہے اور جملہ اقسام کی دھاتو نکا
میل ان دونون سے یبوست مین کم ہے **افعال و خواص** ہر ایک دھات کا
میل خشکی پیدا کرتا ہے اون سب مین خبث الحدید مین تجفیف کی قوت زیادہ ہے
اور ہر ایک دھات کا میل رطوبت کو خشک کر دیتا ہے **اورام** لوہے کا میل
اورام گرم کی تحلیل کرتا ہے **قروح** چاندی کا میل ترکھجلی اور سعفہ کو فائدہ کرتا ہے
اور قروح کا اندمال کرتا ہے اور نواصیر اور بواسیر سے جو رطوبت جاری ہو اوسکو
منع کرتا ہے **اعضاے چشم** خبث الحدید پلکون کی خشونت کو نفع کرتا ہے
اور رانگے کا میل آنکھ کے قروح کو مفید ہے بدلے مردہ سنگ کے **اعضاے غذا**
لوہے کا میل معدہ کو قوی کرتا ہے اور معدہ کی تری کو خشک کر دیتا ہے اور معدہ کے
استرخا یعنے ڈھیلے ہو جانیکو دور کرتا ہے اگر پرانی نبیذ مین داخل کر کے پلایا
جاے اور طلا نام شراب کے ہمراہ بھی یہی اثر رکھتا ہے **اعضاے نفض** خبث الحدید
نواصیر اور بواسیر کی رطوبت کے نکلنے کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً اگر پرانے نبیذ
مین خبث الحدید کو ملا کر مریض کو پلائین اور عورت کے حاملہ ہونیکو منع
کرتا ہے حیض کے جاری ہونیکو قطع کرتا ہے اور یہ دوا آخری درجہ کی نفع مین
حیض روکنے کیواسطے ہے اور اسیطرح پیشاب کے بارہ مین بھی یہی اثر کرتا ہے
اور مخرج براز پر اگر طلا کیا جاے اوسکو مضبوط کر دیتا ہے **سموم** خبث الحدید
سکنجبین ملا کر اوس زہریلی دوا کی مضرت کو فائدہ کرتا ہے جسکا نام افونیطن ہے

خالیدوموں یونانی لغت ہے **ماہیت** بعضون نے کہا ہو کہ یہ دہی ہلدی
کی قسم ہے جسکو ماہیران کہتے ہین اور دیگر اطبا نے کہا ہے کہ اسکی چھوٹی قسم کو ماہیران
کہتے ہین اور بڑی قسم کو زرد چوب یعنے ہلدی کہتے ہین **افعال و خواص** یکقسم
اسکی چھوٹی اوسمین حدت ہے اور قرحہ ڈالدیتی ہے **اورام** و بثور پر طلا کرنا بہ لگائی جاتی ہے
پس نفع کرتی ہے **قروح** چھوٹی قسم اسکی ترکھجلی کو دور کرتی ہے **اعضاے سر** اسکی جڑ کے چبانے
سے دانت کے درد مین سکون پیدا ہوتا ہے **اعضاے چشم** جب اسکے عصارہ
کو کوئلے کی آگ پر اتنا جوش دیا جاے کہ نصف رہجاے اسکے آنکھ مین لگانیسے
بصارت مین تیزی ہو جاتی ہے۔ جسوقت شیر کا بچہ اندھا ہو جاتا ہے
اوسکی ماں اسکی جڑ لیجا کر بچے کے پاس ہو نکالتی ہے پس بچہ کی بصارت
عود کر آتی ہے اور اسیواسطے اس کا نام بھی خطافی رکھا گیا ہے

خمسہ اوراق پانچ پتیونکی یہ نبات ہوتی ہے **ماہیت** یہ وہی
پنطافلون ہے **خواص** تجفیف اسکی قوی ہے نہ حدت پیدا کرتی ہے نہ سوزش
دلذع اور نزف رطوبت کیواسطے اسکا ضماد کیا جاتا ہے پس بند کر دیتی ہے
اورام و بثور جیسے اور خنازیر اور صلابات بلغمی اور وغیرہ بھی
پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے اور اسکی جڑ کا جوشاندہ اون قروح کیواسطے ہے
جنکا مادہ پھیلتا ہو اور سرکہ مین جوش دیکر نملہ کیواسطے پلایا جاتا ہے اور
حمرہ اور داخس اور ترکھجلی کو نفع کرتا ہے **آلات مفاصل** کے درد اور عرق النسا
کو فائدہ کرتا ہے اور تپ لرزہ الماء کو ملا نیسے اور ضماد کرنیسے مفید ہے **اعضاے سر**
اسکی جڑ کا جوشاندہ اوس دانت کو مفید ہے جسمین درد ہوتا ہو جب وہ منہ مین کلی
کیجاے اور قلاع یعنے جوشش دہن کو بھی فائدہ کرتا ہے تپ تلی کی شراب کر تپ کسی
دن مرگی کیواسطے پلائی جاتی ہے **اعضاے نفس و صدر** اسکے جوشاندہ کا غرغرہ
خشونت حلق کیواسطے کیا جاتا ہے اسکی جڑ کا عصارہ پھیپھڑے کے درد کیواسطے
پلایا جاتا ہے **اعضاے غذا** عصارہ اسکی جڑ کا اگر چند روز تک اور شہد ملا کر پلایا
جاے درد جگر اور یرقان کو فائدہ کریگا مقدار شربت اسکی تین یا سات ہے
اعضاے نفض اسکی جڑ اسہال کو اور قروح امعا اور بواسیر کو فائدہ کرتی
ہے اور اسیطرح اسکی جڑ کا جوشاندہ **حمیات** اسکی پتی ماءالعسل خالص
یا شراب ملا کر جو پیچھے لرزے اور بخار کو اور جو تپ نوبت سے آتی ہو اوسکو
مفید ہے **سموم** اسکی جڑ کا عصارہ دواے قاتل ہے۔

خندروس بفتح خاے و سکون نون و فتح دال مہملہ و ضمہ راے مہملہ
و سکون واو آخرمین سین مہملہ ہے جسکو ہندی مین جوار کہتے ہین **ماہیت** یہ ایک قسم حنطہ
رومیہ ہے یعنے روم کا گیہوں ہے **طبیعت** غذا اسکی گیہون کی غذا سے برودت
زیادہ اور غذائیت کم رکھتی ہے اور باانیہمہ غذاے جید ہے اور زیادہ غذائیت رکھتی ہے اور غلیظ ہے

خامالاون یہ مازریون کی ایک قسم ہے یا شخیص سیاہ ہے **خواص** کسی بیماری مین
کھلائی پلائی نہین جاتی مگر خارج بدن پر استعمال کیجاتی ہے اور یہ دوا ادویہ
جالیہ مین داخل ہے کہ ظاہر بدن پر لگانیسے جلا پیدا کرتی ہے اور ضماد کرنیسے
تمکین بھی اسکا اثر ہے **زینت** بہق پر طلا کیجاتی ہے **قروح** داد پر اور ترکھجلی پر طلا
کیجاتی ہے اور ضماد اسکا قروح پر کیا جاتا ہے **اعضاے غذا** سپید قسم کی خرابی
اسکو نافع مریض استسقا کو پلائی جاتی ہے پس نفع کرتی ہے **اعضاے نفض**

سپیدہ قسم کی جڑ پیٹ کے کیڑے کو قتل کرتی سموم سیاہ قسم لیکے بکم کیجئے ویسا ہی جو کہ مقام قانون ہو
خرؤ بضم خائے معجمہ وسکون رائے مہملہ آخر مین ہمزہ ہو جانورونکی بیٹ کو کہتے ہین اسکا بیان زبل کے لغت مین ہو چکا ہو مترجم کہتا ہو کہ زبل و خرؤ مین بظاہر یہی معلوم ہوتا ہو کہ جس جانور کا فضلہ بستہ ہو اور شکل مختلف رکھتا ہو گول ہو جیسا اونٹ و بکری کا جسکو ہندی مین مینگنی کہتے ہین وہ تو زبل ہو اور باقی اقسام کو عموماً خرؤ کہتے ہین پھر اوسمین بھی بعض جانورونکے فضلے کے نام جداگانہ بھی رکھے گئے ہین خواص ہر ایک قسم کی بیٹ مجفف و محلل اور جالی ہے
خراطین کیچوے کو کہتے ہین طبیعت میرے اندازہ اور تخمینہ مین جبکہ طبیعت اسکی گرم ہو اور ورم و دشبو خراطین خشک کو کوٹ کر ... پر ضماد کیا جاتا ہو اور تین دن تک نہین چھڑایا جاتا ہو پس بہت نفع کرتا ہے اعضائے سر جوشاندہ اسکا مرغابی کی چربی ملا کر اگر کان مین ٹپکایا جاے کان کے درد کو دور کردیتا ہو اور کبھی زیت ملا کر جس جانب دانت مین درد ہو اسکی جانب مخالف کے کان مین ٹپکاتے ہین اعضائے غذا جبکہ خشک طلا نام شراب کے ہمراہ پلایا جاے یرقان کو فائدہ کرتا ہو اعضائے نفض آہستہ آہستہ کوٹ کر طلا نام شراب کے ہمراہ ادرار بول کرتا ہو اور پتھری کو فائدہ کرتا ہو
خیربوا چھوٹی الائچی کو کہتے ہین ماہیت یہ چھوٹے چھوٹے دانے صورت مین بڑی الائچی کے ہوتے ہین اور سقالیہ کی طرف سے آتی ہو طبیعت قوت اسکی مثل قوت لونگ کے ہو جلا اور تلطیف کرتی ہو اور بڑی الائچی سے اسمین زیادہ ہے اعضائے غذا معدہ اور جگر بارد کیواسطے اچھی چیز ہو۔ اور چھوٹی الائچی معدہ کیواسطے بڑی الائچی سے بہت بہتر ہو۔ قے کو بند کردیتی ہے
خافیطوس یہ وہی ثمافیطوس ہو یعنے کمر وندھا اسکا بیان ہو چکا ہے

حرف ذال معجمہ

حرف ذال سے جو دوائین شروع ہین اون کا بیان

ذہب سونے کو کہتے ہین طبیعت معتدل اور لطیف ہو خواص تحلیل سونے کا خلط سودا کے امراض کی دواؤنمین داخل کیا جاتا ہو داغ لگانا آدمی کے بدن پر سونے کے آلہ سے بہتر اور کسی دھات کے آلہ سے نہین ہے کہ اسکا زخم جلد اچھا ہو جاتا ہو زینت سونے کو منہ مین رکھنا گندہ دہنی کو زائل کردیتا ہو اور سونیکا چھیلن بالخزرہ اور دوا المسک کی دواؤنمین داخل ہے طلا کی دواؤنمین بھی اور پلانے کی دواؤن مین بھی اعضائے چشم سونے کی سلائی آنکھ مین پھیرنے سے یا جرم سونے کا کسی اور طریقے سے آنکھ مین لگانے سے آنکھ کی تقویت ہوتی ہو اعضائے نفس دل مین جو درد ہو اور خفقان یعنے دل کا اوچھلنا اور خبث نفس کو فائدہ ہوتا ہے۔
ذریرہ اسکا بیان قصب الذریرہ یعنے چرائتہ کے باب مین ہو چکا ہو قروح کہا گیا ہو کہ آگ کے جلنے کی دوا اس سے بہتر نہین ہو کہ ذریرہ کو روغن گل اور سرکہ ملا کر لگائین اعضائے غذا ورم معدہ اور جگر اور استسقا کو نافع ہو
ذنب الخیل چونکہ یہ بوٹی گھوڑے کی دم سے مشابہ ہوتی ہو اسیواسطے اسکا نام ذنب الخیل کہا گیا ہو ماہیت یہ بوٹی گز بھر اور خندقون مین اگتی ہے اور اسکی شاخین پتلی پتلی مجوف مائل بسرخی ہوتی ہین جنمین خشونت اور سختی لکڑی کی ہوتی ہو اور گرہین اوسکی ملی ہوتی جیسے کہ ایک گرہ دوسری گرہ کے اندر سمائی ہوئی ہوتی ہو اور گرہون کے پاس پتیان مثل ... باریک باریک گھنی متکاثف ہوتی ہین یہی پتیان جو درخت اس نبات کے قریب ہو اوسے لپٹ جاتی ہین پھر اوس درخت سے بعد لٹکتے ... کہ مشابہ گھوڑے کی دم کے ہو جاتی ہو۔ جڑ اسکی بہت سخت ہوتی ہو طبیعت پہلے درجہ مین سرد اور دوسرے درجہ مین خشک ہے خواص قابض ہو خصوصاً عصارہ اسکا کہ تجفیف شدید بدون لذع کے کرتا ہو اور ... بہت مفید ہو جراح و قروح قروح اور جراحات کا اندمال عجیب قسم کا کرتی ہو اور اگر پٹھے مین قرحہ یا زخم ہو اوسکو بھی مندمل کردیتی ہو آلات مفاصل اگر اسکو بطور ضماد یا بطور طلا کے استعمال کرین درمیانی مقامات مفاصل مین جو شگاف ہو گیا ہو اوسکو فائدہ کرتی ہو۔ آنت یا پانی اوترنے سے جو بڑھ گئی ہو اوسکو لاغر کردیتی ہو اعضائے غذا ورم معدہ اور جگر اور استسقا کو نافع ہو
ذراریح بفتح اول و دوم وکسرہ رائے مہملہ و سکون یا و آخر مین حائے مہملہ طبیعت بعضون نے کہا ہو کہ اسکی حرارت بہت بڑھی ہوئی ہو اور دوسرے گروہ کا قول ہو کہ گرم خشک دوسرے درجہ کا ہو اور صحیح قول وا ہی ماہیت یہ ایک حیوان یا کیڑا ہو مکھی سے بڑا ہوتا ہو جسپر سیاہ چتیاں سرخی مائل ہوتی ہین خواص حدت اور تیزی رکھتا ہو اور عفونت پیدا کرتا ہو اور محرق ہے زینت طلا کرنیسے مسون کو گرادیتا ہو اسکی قیروطی بنا کر طلا کیجاتی ہے برص خون کی سپیدی کو دور کردیتا ہو اور جو ناخون بیکار بڑھ گیا ہو اسکو

بہت جلد جدا کر دیتا ہے اگر اسکا ضماد کیا جاے اور سرکہ ملا کر طلا کرنیسے بہق و برص کو زائل کر دیتا ہے - اور اگر رائی کے ساتھ پیسکر لگایا جاے تو اوسکو اوکھاڑ لاتا ہے - اسیطرح اگر زیت مین اسقدر پکائین کہ غلیظ ہو جاے اور استعمال کرین اور اورام سرطانی اور اورام پر طلا کیا جاتا ہے پس وہ انکی تحلیل کر دیتا ہے قروح تر کھجلی اور داد پر طلا کیا جاتا ہے اعضاے چشم ابن ماسویہ کہتا ہے کہ یہ خونکو گرا کر دور کر دیتا ہے اعضاے غذا بہت تھوڑی مقدار اسکی اگر پلائی جاے اور ادرار بول زیادہ کرتا ہوتا انیکہ استسقا کو فائدہ کرتا ہے اعضاے نفض تھوڑی مقدار اسکی ادرار بول بخوبی کرتی ہے اور سادویہ مدرہ کی بلا مضرت حیض کو بھی ادرار کرتی ہے اور اسقاط بھی کر دیتی ہے اور بعض طبیبون نے کہا ہے کہ ایک ضماد ذراریح کو اگر وہ شخص تناول کرے جسکو مثانہ مین کسی ایسے مرض کی شکایت ہو کہ جسپر کوئی دوا اثر نہ کرتی ہو فائدہ کریگی اور تین طسوج جو بار بھرتی کے ہوتے ذراریح کے پینے سے مثانہ مین قرحہ پڑتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ مثانہ مین قرحہ ڈالنا ذراریح کا اس سبب سے ہے کہ جو مادہ حاد اور تیز ہے ایک بدن مین بہتا ہے اور جسمین کوئی بدن خالی نہین ہو ذراریح اوس مادہ کا امالہ کرتا ہے - اور باوجود امالہ کے خاصیت قرحہ ڈالنے کی بھی ہے اور سل دہ مین ہے اسکے قرحہ ڈالنے پر معین ہوتی ہے

حرف ضاد معجمہ

حرف ضاد سے جو دوائین شروع ہین اونکا بیان

ضرو بکسر ضاد و سکون راے مہملہ وہ ڈولبان کو کہتے ہین اور ضاد کو فتحہ بھی پڑھا گیا ہے **ماہیت** لوبان ایک مشہور ہے اور رب ضرو جو اوسکی درخت کا گوند ہے مکہ معظمہ کی طرف سے آتا ہے اور اسی نام سے مشہور ہے **طبیعت** تیسرے درجہ مین گرم ہے اور پہلے درجہ مین تر ہے **خواص** بہت جلا کرتا ہے اور محلل ہے اور عمدہ تر بدنسے مادہ کو کھینچ لاتا ہے اور گوند اسکا جو اوس درخت کا ہوتا ہے جسکا کلام ہوا ہے یہ گوند مثل لاذن کے قوت مین ہوتا ہے خوشبو ہے عورتون کی خاص خوشبوئیون مین داخل کیا جاتا ہے **اعضاے سر** رب ضرو منہ سے رطوبت بہنے کو مفید ہے اور قروح جو منہ مین پڑے ہون اون کو فائدہ کرتا ہے **اعضاے نفض** لوبانین قبض شکم کی بھی قوت ہے

ضمیران بفتح ضاد معجمہ و کسر میم جسکو مرزنبان یا ضومران بھی کہتے ہین **ماہیت** یہ شاہ سفرم حاجم یعنے تلسی کا درخت ہے **طبیعت** ابن ماسویہ کہتا ہے کہ اسمین حرارت ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے اور بعض آدمی اسکو سرد کہتے ہین اسلیئے کہ کسی گرم مزاج کو اسکی حرارت سے ایذا نہین پہونچی بلکہ حاجم پہلے درجہ مین سرد ہے اور صحیح یہ بات ہو کہ اسکی قوت مرکب حرارت اور برودت سے ہے اور یہ جائز ہو کہ برودت اسمین غالب ہے **خواص** گرم مزاج والون کو خصوصا اوسوقت مفید ہوتی ہے جب یہ گلاب چھڑک کر استعمال کرتا ہے قروح جلنے کے مقام پر اسکا ضماد کیا جاتا ہے **اعضاے سر** نزلہ کو بہت نفع کرتا ہے حاجم سدہ ہاے دماغ کی تفتیح کرتی ہے **اعضاے نفض** تخم اسکا بھون کر پرانے اسہال کے مرض مین روغن گل اور آب سرد ملا کر بھی پلایا جاتا ہے -

ضرع بفتح ضاد و سکون را دیمین پستان کے اوس خاص مقام کو کہتے ہین جہان سے دہار دودھ کی نکلتی ہے **طبیعت** سرد خشک ہے اس سبب سے کہ مجھے اسمین زیادہ ہوتی ہے **خواص** بختیار غذا اس پستان کی جسمین دودھ بھرا ہو اگر بخوبی ہضم ہو جاے تو بہ نسبت گوشت کی غذا کے ہے اور بہت اچھی غذا اسکی ہی ہے جسمین دودھ بھرا ہوا اور نمک لگا کر کھایا گئی ہو کہ وہ جلدی معدہ سے اوتر جاتی ہے اور جرم اس پستان کا اوس حیوان کے بدن کا جسکا گوشت اچھا ہوتا ہے کہ اوسکی خلط جید بنتی ہے اور غلیظ اور قوی ہوتی ہے

ضفدع بفتح ضاد و سکون فا و فتح دال مہملہ یعنی بہ عربی مینڈک کو کہتے ہین **خواص** مینڈک کی راکھ جس جگہہ سے خون آتا ہو اگر وہان پر رکھی جاے خون کو بند کر دیتی ہے **زینت** اگر نمک و زیت کے ساتھ مینڈک کو پکائین جیسا لوگ کہتے ہین جذام کا فاد زہر ہو جاتا ہے اور جملہ ہوام کا زہر دور کرتا ہے جب بطور کھلانیکے استعمال کیا جاے اور اورام مینڈک کا شوربا و تار ریختے لاکھ کے ورم کو فائدہ کرتا ہے جسوقت اوس پر پکایا جاے **اعضاے سر** کہا گیا ہے کہ نہی مینڈک کا اوبالا ہوا پانی جسوقت اوس سے کلی کیجاے دانت کے درد مین سکون پیدا کرتا ہے - مگر اس قول مین جو خرابی ہے وہ خود ظاہر ہے - مینڈک کا جرم خصوصا اوسکی چربی سے دانت بہ آسانی اوکھڑ جاتے ہین اور مجھے گمان ہے کہ یہ خر مینڈک کی اوسی قسم مین ہے جو شجری بستانی ہوتا ہے کیونکہ اسی قسم کی شہادت طبیب اور صاحبان تجربہ جاننا اس سے اس بات کی تجویز کہ اگر اس مینڈک کے جرم چرتے وقت بہائم کے دانت لگی ہین اون کے دانت گر جاتے ہین جو شخص جرم مینڈک کو کھاے یا اوسکا خون پی لے بدن اسکا کچہ ہو جائیگا اور بدن کا رنگ پیلا ہو جاے گا - اور اسقدر منی اوسکے بدنسے نکلے گی کہ منزل ہوتے ہوتے مرجائے گا - اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ اگر مینڈک کو نمک اور زیت مین پکائیں - فاد زہر اور ہوام اور جذام کا ہوگا یہی قول اچھا ہے

ضان بھیڑ کو کہتے ہین خواص سکے پتے کی ٹوٹ شل گاے کے پتے کے ہے
ضب بفتح ضاد و باے مشدد ہندی مین گوہ کو کہتے ہین ماہیت ضب ایک گوہ اور چیز ہے اور ورل جسکو ہندی مین گوئی کہتے ہین جو ہمارے ملک مین موجود ہے اور چیز ہے اگرچہ ضب مشابہ ورل کے ہے اور احوال مین بھی اسکے قریب ہے اور اس سے قوی بھی اور شاید ضب کا وجود سواے صحراے عرب کے اور مقاموں پر کم ہوتا ہے زینت گوہ کی مینگنی کلف اور نمش پر طلا کیجاتی ہے پس نفع کرتی ہے اعضاے چشم گوہ کی مینگنی آنکھ کی سپیدی اور آنکھ مین پانی اترنے کو فائدہ کرتی ہے
ضبع بفتح ضاد و ضم باے موحدہ و عین مہملہ بجو کو کہتے ہین خواص شیخ نے کتاب سوم بیان امراض خاصہ مین بیان کیا ہے کہ نقرس اور وجع مفاصل مین بجو کا فائدہ کس درجہ تک پہونچتا ہے۔

حرف ظاے معجمہ

حرف ظاے سے جو دوائین شروع ہین انکا بیان
ظلیم اسکا بیان نعام کے لغت مین ہو چکا ہے۔
ظلف بکسر ظاے معجمہ و سکون لام آخر مین فاے سعفص ہندی مین کھر اور فارسی مین سم کہتے ہین زینت گوسفند کا سم جلاکر سرکہ ملاکر جب بالخورہ پر طلا کیا جاے بہت نفع کرے گا۔

حرف غین معجمہ

جو دوائین حرف غین سے شروع ہین ان کا بیان
غبیرا بضم غین معجمہ و فتح باے موحدہ و سکون یاے تحتانیہ و فتح راے مہملہ آخر مین الف ہے فارسی سنجد کہتے ہین طبیعت اول مین درجہ اول کے سرد ہے اور آخر دوم مین خشک ہے خواص ہر ایک رطوبت کے سیلان کو بند کرتا ہے اور اسمین قبض اور بستگی زعرور سے کمتر ہے اور جو صفرا بطرف احشاے اندرونی کے ریزش کرتا ہے اوسکو روک دیتا ہے اور قے کو تسکین اور اگر شراب پینے کے بعد اسکا تنقل کرین مستی کو دور کردیگا اعضاے نفس گرم کھانسی کو فائدہ کرتا ہے اعضاے غذا قے کو بند کردیتا ہے اعضاے نفض خراش امعا جو صفراوی ہو اوسکو فائدہ کرتا ہے اور حبس شکم کرتا ہے قے کو بھی بند کرتا ہے اور زعرور کا بھی یہی فائدہ ہے اور کثرت بول کو بھی مفید ہے

غاریقون مشہور دوا ہے ماہیت ابن ماسویہ کہتا ہے کہ نر اور مادہ دو نوع قسم کی ہوتی ہے اور بعض قسم غاریقون کی وہ ہے جو بیخ انجدان کے مشابہ ہوتی ہے مگر ظاہری سطح اوسکی ایسی کھر کھری نہین ہوتی ہے جیسے ظاہری سطح بیخ انجدان کی کھر کھری ہوتی ہے اور ایک قوم کا یہ قول ہے کہ غاریقون ان درختوں مین پیدا ہوتی ہے جو سڑ گئے ہون اور بطریق عفونت اونمین غاریقون پیدا ہوتی ہے اسکے مزے مین تیزی ممتزج کی سی ہے اور قبض یعنے گرفتگی زبان بھی ہے اور جوہر ہوائی ارضی لطیف بھی اسمین ہے اختیار بہتر وہ غاریقون ہے جو چکنی و سفید ہو اور جلدی ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاے اور بہت خشک بھی نہ ہو اطراف اور کنارے بھی اسکے چکنے ہون اور تلخی مین اسکی کسی قدر شیرینی بھی ہو اور جو غاریقون دلی ہوتی اور اوسمین جھوٹے ریشے نکلے ہوے ہون وہی قسم مادہ کہلاتی ہے اور نر قسم اسکی اچھی نہین ہوتی ہے اور سخت اور سیاہ دونون خراب بہت ہین طبیعت پہلے درجہ مین گرم ہے اور دوسرے درجہ مین خشک ہے خواص محلل ہے اخلاط غلیظہ کی تقطیع کرتی ہے جمیع اقسام کے سدوں کی تفتیح کرتی ہے اور بلطف ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسمین قبض بھی ہے اور پہلے جب منہ مین رکھی جاتی ہے تو شیرینی معلوم ہوتی ہے پھر اوسکے بعد تلخی محسوس ہوتی ہے اور ورم جگر اور ورم کو مفید ہے آلات مفاصل سکنجبین ملاکر عرق النسا مین پلائی جاتی ہے بنظر اپنی خاصیت کے پٹھے کے فضلات کو پاک کردیتی ہے اور عضل کے سست ہو جانیکو مفید ہے اور اگر پڑنے لگے جو چوٹ لگے اوسکو فائدہ کرتا ہے مقدار شربت اسکی تین قیراط ہے جو برابر دو حبہ کے ہے اور اگر تپ ہو ماء العسل یا جلاب کے ہمراہ پلائی جاتی ہے اعضاے سر مرگی کے بیمارون کو نفع کرتی ہے اور دماغ کے فضول کو ہمراہ اپنی خاصیت کے پاک کردیتی ہے اعضاے نفس ربو کو مفید ہے اور بھیپھڑے کے قرحہ کو بھی فائدہ کرتی ہے جب ہمراہ طلا کے پلائی جاے مقدار شربت اسکی ایک درخمی ہے اور اگر تین ابولوسات جو برابر ہونے سات ماشے کے ہے پلائی جاے نفث الدم کو فائدہ کریگی اگر سینہ سے خون آتا ہو اعضاے غذا یرقان کو فائدہ کرتی ہے اور سکنجبین ملاکر تلی کے ورم مین پلائی جاتی ہے اور تنہا اسکو چبائین یا نگل جائین درد معدہ کو مفید ہے اور ہچکی ڈکار کو بند کردیتی ہے اور ایک درخمی اسکی درد جگر مین پلائی جاتی ہے اعضاے نفض اخلاط غلیظہ جو بلغم اور سودا اور سرخ رطوبات کی قسم سے ہون انکو براہ اسہال دفع کرتی ہے اور ایک درخمی سے لیکر دو درخمی تک پلائی جاتی ہے خصوصاً ماء العسل کے ہمراہ اور ادویہ مسہلہ کے اسہال

معین ہوتی ہے اور اونکے اوتر نیکو نہایت دور مقامات بدن میں پہونچادیتی ہے اور ادرار بول اور حیض کرتی ہے اور گردہ میں سکون پیدا کرتی ہے اور اسی غرض سے اسکی مقدار شربت ایک نخمی ہے اختناق رحم کو مفید ہے **حمیات** لرزہ کو اور پرانی تپین جنکا مادہ غلیظ ہو اونکو نفع کرتا ہے کہ اگر ایک مثقال شراب کے قبل دورے کے پلائی جاے لرزہ کو روک دیتی ہے **سموم** ہوام کے کاٹنے کو فائدہ کرتی ہے اگر ایک مثقال اسکی شراب ملا کر ضماد کیجاے نہایت دور و رنجی ہے بس بہت فائدہ کریگی اور جن ہوام کی سمیت میں برودت ہے اونکے کاٹے ہوے مقام پر ضماد کیجاتی ہے

غار بفتح غین والف و آخر میں راے مہملہ ہے **ماہیت** یہ ایک بندق کی شکل پر ہوتا ہے مگر اسکے دانے چھوٹے چھوٹے جن پر سیاہ چھلکے باریک دبانے دو ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور اندر سے مغز سیاہ زردی مائل نکلتا ہے جسکا مزہ تلخ و اور بو پاکیزہ ہوتی ہے پتیا اسکا آس کے پتے سے مشابہ ہوتا ہے مگر آس کے پتے سے بڑا ہوتا ہے پھل اسکا سرخ رنگ ہوتا ہے پہاڑی مقامات پر پیدا ہوتا ہے اور قوت اسکے پھل اور پتے میں ہے **طبیعت** حب الغار میں گرمی زیادہ ہے اور پوست میں اس دانہ کے حرارت کمتر ہے مجملا طبیعت اسکی دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے

افعال و خواص حب الغار میں رخا پہنچنے ڈھیلا کردینے کی قوت ہے اور تمام اجزا میں اسکے تسخین کی قوت ہے حب الغار میں حدت اسکی پتی سے زیادہ ہے اور اوسکی تسخین اور تجفیف قوی ہے مگر حب الغار میں یہ قوت انتہا درجہ کو پہونچی ہے اور ریشا اس درخت کا اون دونوں میں زیادہ ضعیف ہے اور حرارت بھی یہیں کم ہے اور روغن اسکا اخروٹ کے روغن سے زیادہ گرم ہے **زینت** بہق پر شراب ملا کر طلا کیا جاتا ہے **اورام** بارد پر ستو ملا کر اور ورم گرم پر ضماد کیا جاتا ہے یا کھلایا جاتا ہے **آلات مفاصل** جملہ اقسام کے درد عصب کو فائدہ کرتا ہے روغن اسکا تھکن اور ماندگی کو دور کرتا ہے **اعضاے سر** درد سر کو گھٹا دیتا ہے روغن میں بھی اسکے یہی اثر ہے۔ اسیطرح یہ دونون پینے اسکا جرم اور اسکا روغن سردی سے جو کان میں درد ہو اوسکو فائدہ کرتی ہے اور سماعت اگر جاتی رہی ہو اوسکو پھیر لاتے ہے اور کان میں جو آواز گونجنے کی پیدا ہو اوسکو نفع کرتا ہے اور نزلہ کے اقسام جو سر میں ہون اونکو مفید ہے **اعضاے نفس و صدر** ضیق النفس اور نفس انتصاب کو فائدہ کرتا ہے بطور لعوق کے ہمراہ تمدیا طلا نام شراب کے چاٹا جاے۔ اسیطرح جو فضول بطرف پھیپھڑے کے بکثرت ہون اونکو فائدہ کرتا ہے پھیپھڑے کے قروح کیواسطے اسکا لعوق شہد ملا کر بنایا جاتا ہے اور یہی لعوق نفس انتصاب کو بھی مفید ہے خصوصا اگر حب الغار سے بنایا جاے **اعضاے غذا** روغن اسکا درد جگر کو فائدہ کرتا ہے اگر شراب ریحانی کے ساتھ پلایا جاے اسیطرح پوست اسکے بھی فائدہ کرتے ہیں مگر غار اور حب الغار دونون معدہ کو ڈھیلا کردیتے ہیں اور قی کی تحریک کرتے ہیں **اعضاے نفض** روغن اسکا تلی پیدا کرتا ہے اور قی لاتا ہے اور اسمیں یہ اثر حیض اور بول کی قوت ہے جو مثانہ اسکی پتی کا امراض مثانہ اور رحم کو فائدہ کرتا ہے تاانیکہ اگر اوس سے جو مثانہ سے آبزن کیا جاے جب بھی مفید ہے مقدار شربت اسکی مسہل میں دو درم ہمراہ ماء العسل اور سکنجبین کے ہے اور جب اسکی پوست ایک درمی جو برابر ایک درہم کے ہے پلائی جاے پتھری کو ریزہ ریزہ کرتی ہے اور جنین کو قتل کرتی ہے بسبب اوس تلخی کے جو اسمیں بہ نسبت اور دواون کے زیادہ ہے مقدار شربت نو قراط جو برابر نو رتی کے ہے حب الغار بھی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے **حمیات** روغن اسکا اگر بدن پر ملا جاے قشعریرہ یعنے پھریری کو فائدہ کرتا ہے **سموم** شراب ملا کر بچھو کے کاٹنے کیواسطے پیا جاتا ہے اور تر و تازہ غار کا ضماد زنبور اور شہد مکھی کے کاٹے ہوے مقام پر لگایا جاتا ہے اور مجملا یہ ہے کہ جملہ سموم مشروبہ کا تریاق ہے **ابدال** بدل اسکا برگ کلم ہے

غافث فاے سعفص کو کسرہ ہے **ماہیت** یہ ایک نبات خاردار اور کٹیلی گھاس ہے جسکی پتی شکل شہدانج کی پتی کے ہوتی ہے یا مثل نیطافلون کے اور پھول اسکا شکل گل نیلوفر کے ہوتا ہے مستعمل دوا میں یہی پھول ہے یا غافث کے عصارہ کا استعمال کیا جاتا ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے

افعال و خواص لطیف ہے تقطیع بشدت کرتا ہے جلاے زائد بدون جذب اور بدون پیدا کرنے حرارت ظاہری کے کرتا ہے۔ اور اسمیں تھوڑا سا قبض بھی اور تلخی زبان اور عفوصت یعنے کسیلا پن ہے اور تلخی اسکی مثل تلخی صبر کے ہے بلکہ صبر سے زیادہ ہے **زینت** ابتداء داء الفیل اور شروع میں بالخورہ کی دوا ہے جید ہے **جراح و قروح** پرانی چربی ملا کر اون قروح پر لگایا جاتا ہے جنکا اندمال دشوار ہو اور عصارہ غافث تر اور خشک دونون قسم کی کھجلی کو مفید ہے۔ اگر آب شستہ اور سکنجبین کے ساتھ ملائی جاے اسیطرح پھول بھی اسکا یہی فائدہ کرتا ہے مگر عصارہ زیادہ قوی ہے **اعضاے غذا** جگر کے درد اور سدہ کو فائدہ کرتا ہے اور جگر کی تقویت کرتا ہے اور طحال کی سختی اور درد جگر و ورم معدہ کو غافث کی گرمی عصارہ غافث مفید ہے اور سوء القنیہ اور امراض استسقا کو مفید ہے۔

اعضائے نفض شراب کے ہمراہ پلانے سے قروح امعا کو فائدہ کرتا ہو عشیا
پرانی پتھری اور تہائے مزمنہ کو مفید ہو خصوصا عصارہ غافث کا علے الخصوص
جب عصارہ افسنتین کا بھی ہمین ملایا جائے ابدال اسکا ہموزن
اسکے اسارون اور نصف وزن اوسکے افسنتین ہے۔

غاغاطی یہ ایک پتھر ہو وزن مین ہلکا جسکی بو مثل مومیائی وغیرہ کے ہوتی ہو
آلات مفاصل نقرس کو فائدہ کرتا ہو اعضائے سر مرگی کو اسکی
دھونی فائدہ کرتی ہو اعضائے نفض اختناق رحم کو مفید ہو سموم
اسکو دھواں ہوام کو بھگا دیتا ہے۔

غری بکسر غین معجمہ و فتح رائے مہملہ آخر مین الف مقصورہ یہ فارسی مین
سریشم اور ہندی مین سریش کہتے ہین طبیعت جانوروں کی کھال سے جو
سریش بنایا جاتا ہو پہلے درجہ مین گرم خشک ہے۔ اور سریشم ماہی مین حرارت کم
ہو مگر یبوست ہو افعال و خواص ہر ایک سریش مین قوت منفعہ ہو اور
تجفیف کی بھی قوت ہو۔ زینت سریشم غمرہ یعنے ابٹنے مین پڑتا ہو اور برص
کی دواؤن مین بھی داخل کیا جاتا ہو۔ کھال سے بنا ہوا سریش جب جلایا جائے
اور جلانیکے بعد دھو ڈالا جائے قائم مقام توتیا کے ہو جاتا ہو لڑکونکے امراض چشم
علاج مین داخل کیا جاتا ہو اور اعم و شیور کھالون کا بنا ہوا سریشم عضو پر
طلا کیا جاتا ہو۔ اور بدن کے جس مقام کو آگ نے جلایا ہو سریش لگانے سے آبلہ
نہین پڑتا ہو۔ سریشم ماہی اور گائے کی کھال کا سریش جب سرکہ ملا کر داد
اور داد سے ترکھجلی پر لگایا جائے جسمین چھلکے اوترتے ہون بشرطیکہ زیادہ پرانی
نہو یعنے داد اور کھجلی کا مادہ جلد سے گذر کر زیادہ اندرون بدن کے نہ پیوست
ہوا ہو اوسوقت نفع کریگا۔ جسوقت شہد اور سرکہ ملا کر جراحات پر طلا کیا
جائے مفید ہوگا۔ سریشم ماہی ترکھجلی کے مرہم مین پڑتا ہو جسمین قرحہ پڑگئے
ہون اعضائے سر سریشم ماہی قروح سر کے مرہم مین داخل کیا جاتا ہے۔
اعضائے نفس سریشم ماہی سرکہ ملا کر نفث الدم کیواسطے پلایا جاتا ہو اور
جو حریرہ وغیرہ نفث الدم کیواسطے پیتے ہین اوسمین داخل کیا جاتا ہے

غالیون اسکے معنے یونانی زبان مین دودھ بستہ کرنیوالی کے ہین مترجم نسخے جو
قانون مین غالیون بغین معجمہ و الف و لام و یائے مثناۃ لکھا ہو اور صاحب
مخزن کو جو نسخہ کتاب قانون کا ملا ہو اوسمین بجائے یائے مثناۃ کے میم مندرج
تھا لہذا صاحب مخزن نے غالیون اور غالمون دو لغت جدا جدا لکھے ہین اور
خواص اور افعال غالمون کے وہی بیان کیے ہین جو نسخہ حاضرہ مین غالیون کے
ترجمہ کیے جاتے ہین ماہیت غالیون بیائے مثناۃ ایک دوائے خوشبو ہے
افعال و خواص تخفیف پیدا کرتی ہو دودھ کو بستہ کرتی ہو اور اسمین
تھوڑی سی حدت بھی ہو رگون کے شگافتہ ہونے سے جو خون جاری ہو
اسکو بند کرتی ہو جراح و قروح آگ سے جلنے کو فائدہ کرتی ہے۔

غوشنہ بضم غین و سکون واو و کسر شین معجمہ و نون و ہا ماہیت یہ
ایک قسم کماۃ یا فطر کی ہو جسکو بعض چھتر کہتے ہین خشک ہونیکے بعد سمٹ کر
الجھ جاتی ہو شکل اسکی مثل ایک چھوٹے کاسہ کے ہو جو ٹیڑھا ہو گیا ہو۔ اس سے
کپڑے دھوئے جاتے ہین اور کھٹائی کی جگہہ کھائی جاتی ہو اور اسمین لذت
ویسی ہو جیسے اور کھٹائیون مین ہوتی ہو بلکہ اسکی ترشی زیادہ ہو طبیعت
اسکی برودت مثل اور اقسام کماۃ کے نہین ہو خواص اسکی خلط بھی
ویسی خراب نہین ہوتی ہو جیسے اور اقسام کماۃ کی ہوتی ہو اور شاید کہ اسکی طبیعت مین
کسیقدر تحمیر یعنے جلد کی سرخ کرنیکی قوت ہو اور کسیقدر اسمین نمکینی بھی ہے

غرب ایک بہت بڑا درخت ہو جسمین ریشہ بھی نکلتے ہین جیسے برگد کی بون
ہوتی ہو اسکے ریشہ کا استعمال کیا جاتا ہو اور گوند کا بھی۔ اور گوند اسکا جب
نکالا جاتا ہو کہ اسکے درخت کے بعض مقامات کو سوئیون سے گود گود کر سوراخ کر
جاتے ہین اور اوسکے اوپر ایک قسم کا بورق یعنے نمک پیدا ہوتا ہو جو عمدہ اقسام
کا بورق ہو اور قابل خوردنی ہو افعال و خواص پھل اسکا اور پتی اسکی اور اسکے نون
کا عصارہ ایسی دوائے مجفف ہو جو لذع نہین پیدا کرتی ہو اور اوسکا درخت
جلا کر اوسکی راکھ مسون پر لگائی جاتی ہو پس انکو سکھا کر گرا دیتی ہے
عام اسسے کہ وہ مسے منکوس یعنے نیچے اوتے لٹکے ہون یا بیٹھے ہون مترجم مسے
بو اسیر کے علاوہ بو اسیر کے اور مسے جو بدن پر ہوتے ہین کبھی جڑ کی طرف پتلا اور
سر اوسکا موٹا ہوتا ہو اور کبھی اسکے برعکس ہوتے ہین اور تعلق بھی مسون کا کبھی جلد
کے اندر ہوتا ہو اور کبھی اسکے برعکس جو مثل بو اسیر کے بیان مین اسکی تفصیل بخوبی آجائیگی
عفص ریشہ اسکی جڑ کا بالون کے خضاب مین داخل کیا جاتا ہو جراح و قروح
چھلکے اسکے اور پتی اسکی جب پیسکر بدنکے تختے ہوے مقام پر جو زخم ہو یا اور قسم
کے جراحات اور زخم جو تازہ ہون اون پر رکھی جائے فائدہ کرتی ہو آلات مفاصل
جوشاندہ اسکا نقرس کے واسطے نطول جید ہے اعضائے سر جب اسکی پتی کا
سانگ روغن گل ملا کر انار کے چھلکے مین بھر کر آگ پر رکھیں اور جوش آنیکے بعد

کا ئین ٹپکا ئین کان کے درد کو فائدہ کرے گی اسی طرح تازہ چھلکا اُس کا جب اوس کی یہی تدبیر کیجاے یہی فائدہ کرتا ہے- جوشاندہ اس کا بغاکے واسطے غسول جید ہے یعنے اس کے جوشاندہ سے بغا جس سر مین ہو اوس سر کو دھوتے ہین **اعضاے چشم** اس کا گوند اور اس کا پھول تاریکی چشم کو دور کرتا ہے **اعضاے نفس** اس کا پھل نفث الدم کو مفید ہے- اور اس کا پوست بھی یہی فائدہ کرتا ہے **اعضاے غذا** اعصارہ اسکا جونک کو نکال دیتا ہے-

غالیہ یہ ایک دواے مرکب قدیم زمانہ سے چلی آتی ہے جسکو جالینوس نے اختراع کیا ہے **اورام** غالیہ اورام سخت کو نرم کردیتا ہے **اعضاے سر** غالیہ کو روغن بان یا روغن خیری مین گھول کر اوس کان مین ٹپکا ئین جس مین درد ہو- غالیہ کو سونگھنے سے مرگی کے بیمار کو فائدہ ہوتا ہے اور ہوش مین آجاتا ہے- اور مست شراب کی بھی مستی دور ہوتی ہے اور سردی کے درد سر مین سکون پیدا ہوتا ہے اور اگر اسکو شراب مین ملا کر پئین سُکر یعنے مستی پیدا کرتا ہے **اعضاے صدر** غالیہ کا سونگھنا قلب کی تفریح پیدا کرتا ہے **اعضاے نفض** غالیہ رحم کی اون دردکو مفید ہے جو سردی سے ہو جب اسکا حمول کیا جاے اور جو ورم سخت سوداوی یا بلغمی اورام کو بھی فائدہ کرتا ہے- حیض کا ادرار کرتا ہے- رحم مین جو اختناق یعنے تنگی پیدا ہو یا کسی طرف کج ہو گیا ہو اوس کو بھی خاص جگہہ پر اوتار لاتا ہے اور اوس کو پاک اور صاف کردیتا ہے اور حمل رہجانے پر آمادہ کرتا ہے-

تمام ہوئی کتاب دوم منجملہ کتب پنجگانہ قانون کے جو طب مین ہے اور درود خدا کا اوپر بہترین خلائق کے جن کا نام نامی محمد ہے جو نبی خدا ہین اور ان کی آل و اصحاب سب پر

تفسیر و معانی

اون چند کلمات یونانی وغیرہ کے جنکا استعمال فن طب مین ہوتا ہے اور بغیر ترجمہ

بدون ترجمہ مستعمل ہوتی ہین جو از قبیل الفاظ مصطلحہ کے ہین-

مالی قراطون ماء العسل کو کہتے ہین یعنے شہد کو ایک مقدار معین پر پانی ملا کر پلانے سے جو چیز حسب تجویز طبیب تیار کیجاے

افومالی اوسکی ترکیب یہ ہے کہ شہد کو لے کر پانی مین جوش دین اور اوس پانی کو بے پکائے ہوئے رکھ چھوڑین-

اودرومالی اوس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک حصہ شہد اور ایک حصہ آب باران جو بہت دنون کا رکھا ہوا ہو ملا کر دھوپ مین رکھدین-

شراب معسل اوس کی یہ ترکیب ہے کہ شیرہ انگور جس مین کسی قدر خامی کی وجہ سے قبض یعنے گرفتگی زبان ہو پانچ جز اور شہد ایک جز لے کر کسی بڑے برتن مین رکھین تا کہ جوش کھانے سے باہر نکل جاے بعد اوس کے اوس پر تھوڑا سا نمک ڈالین تا کہ اوس کا پھین اوٹھنے لگے پھین کو الگ کرتے جائین جب اوسکا جوش مٹ جاے مرتبان وغیرہ مین اوسکو رکھ چھوڑین

شراب العسل اوس کا طریقہ یہ ہے کہ شراب کہنہ جو قابض ہو یعنے بکٹھی ہو دو جز اور شہد عمدہ ایک جز لے کر برتنون مین بحفاظت بند کر کے رکھین تا کہ درست بن جاے اور درست بننے کی یہ صورت ہے کہ انگور کو لیکر دھوپ مین رکھین اور پھر نچوڑ کر شیرہ کو پکالین-

اوکسومالی اوس کا یہ طریقہ ہے کہ سرکہ پانچ قوطولی جو برابر سوا سیر کے ہے اور نمک دریائی دو سیر اور شہد دس سیر اور پانی دس قوطولی جو برابر ڈھائی سیر کے ہو ان سب کو جوش دیکر تا انیکہ دس جوش یا اوبال آجائین پھر اوتار کر رکھ لین-

اوکسامالی یہ وہ سرکہ ہے جس مین نمک کا پانی ملایا جاے

اردومالی یہ وہ شراب یعنے شربت ہے جو گل سرخ کو نچوڑ کر بنایا جاتا ہے- حمد کرتا ہون مین خدا کی اور شکر بجا لاتا ہون اور وہی خدا ہر امر مین مجھے کافی ہے اور بہتر نگاہبان میرا ہے- فقط

تمت

خاتمہ کتاب از طرف مترجم

الحمد للہ علی احسانہ کہ آج تاریخ ۱۴ رجب یوم پنجشنبہ سنہ ۱۳۰۲ ہجری مین یہ ترجمہ جلد دوم ادویہ مفردہ قانون کا بمقام لکھنؤ تمام ہوا جسکی ابتدا خاص اپنے وطن مالوف قصبہ کنتور مین بتاریخ یکم ربیع الثانی سنہ رواں مین کی تھی اس ترجمہ مین جسکو مینے جلد اول و چہارم اور سوم کے بعد کیا ہے بڑی جانکاہی کی ہے اور جسقدر لغات مشکل و فقرات عبارات اس جلد مین شیخ نے لکھے ہین تمام کتب قانون مین ایسی عمدہ اور طرز اسلوب کے فقرات نہین وارد کیے ہین اور مینے تا امکان ان لغات اور فقرات کا ایسا بامحاورہ اور سلیس ترجمہ کردیا ہے کہ طالبعلم کو استاد معلم کی حاجت ان مقامات مشکلہ کے مطالب سمجھنے مین باقی نرہے۔ اسکا دعوی کرنا کہ مجھسے کسی مقام پر غلطی واقع نہین ہوئی بشریت کے خلاف ہے اور اس کی درخواست کرنی بزرگان باانصاف سے میرے لائق ہے کہ میری نافہمی سے درگذر فرماکر خطاپوشی کو مدنظر رکھین۔ فقط

خاتمۃ الطبع

سزاوار حمد و ثنا وہ حکیم مطلق اور خالق برحق ہے جسکی ادنی ادنی حکمتون اور آسان آسان صنعتون کی کنہ حقیقت کو پہونچنا اور اونکی ماہیت کا جاننا تمامی افہام اور جملہ ادراکات ذوی العقول سے خارج ہے۔ درود نامحدود اور نعت غیر معدود اوس برگزیدہ باری کی جناب مین جسکے دم عیسوی نے ہم سب کو مہلک مرض جہالت و گمراہی سے نجات دی اور ہمین شاہراہ ہدایت و رستگاری دکھا دی صلے اللہ علیہ و آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ المکرمین بمصداق و مفہوم العلم علمان علم الادیان و علم الابدان۔ فی الواقع علم ابدان یعنے طب جسمانی کے فوائد اور منافع کما حقہ بیان نہین ہوسکتے ہر چند علم طب مین بہت سی کتابین مدون ہوئین مگر اب تو علی العموم اطبا کا دارومدار قانون شیخ الرئیس پر ہے اور سب اقوال کی مستند یہی کتاب نفیس ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ کارخانہ اودھ اخبار لکھنؤ کی عالی ہمتی اور دریا دلی سے اس ساری کتاب کا ترجمہ بزبان اردو ہوگیا اور چھپ بھی گیا چنانچہ جلد دوم کتاب مذکور (منجملہ کتب پنجگانہ) کے ہے اور جسمین ادویہ مفردہ کا بیان معہ افعال و خواص و تعریف و شناخت مزاج ادویہ مفردہ کا بیان ہے۔

المختصر یہ کتاب لاجواب مطبع منشی **نول کشور** واقع لکھنؤ مین اس سے پیشتر چند بار طبع ہوئی اور کثرت شائقین نے ہاتھون ہاتھ فروخت ہوئی فی الحال بصد حسن و خوبی و ہزاران خوش اسلوبی تصحیح تمام و تنقیح مالا کلام باہتمام کیسری داس سپرنٹنڈنٹ مطبع بماہ مئی سنہ ۱۹۳۱ء پانچوین بار چھپی **والحمد للہ علے ذٰلک**۔



ندیم بک ہاؤس
میاں چیمبر نمبر ۳، ٹمپل روڈ۔ لاہور فون ۳۶۲۲۶۰۶
۸-I مرکز۔ اسلام آباد ---- فون ۲۱۶۳۱۸

قیمت ۴ جلدیں (۶ حصے مکمل) ۱۲۵۰/- روپے

ISBN 969-479-000-X